Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

16164

42;U

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

GURUKUL KANGRI LIBRARY

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

हिन्दुओं के धार्मिक तथा सामाजिक विषयों का संग्रह

सं०

मौलवी मोहम्मद सनाउल्ल

42

सन् 1899

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حقوق ترجمہ بذریعہ رجسٹری محفوظ ہین +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar
Gurukul Kangri Library

مجموعہ

دھرم شاستر و رواجات ہنود

مولفہ

جان ڈی۔ مین۔ اسکوئر۔ ایٹ لا۔ بیرسٹر ایٹ لا

جسکو

مولوی محمد عباس صاحب مترجم انگریزی (فاضل انگریزی کتاب (طبع پنجم)

اردو زبان مین نہایت محنت کے ساتھ بامحاورہ ترجمہ کیا۔

اور

جس مین فدا حسین خان وکیل ہائیکورٹ نے حوالہ جات تمام نظائر ہر چھار ہائیکورٹ و پریوی کونسل کو جو بعد سنہ ۱۸۹۲ء طبع پنجم کے شائع ہوئی ہے حاشیہ مین حسب موقعہ درج اضافہ کیا

مارچ سنہ ۱۸۹۹ء مطابق اردی بہشت سنہ ۱۳۰۸ف

مطبع آئین دکن حیدرآباد دکن بگمپیازہ مین منیجر مطبع کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مینس ہندو لا انگریزی مین جس درجہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے محتاج بیان نہین ہے صرف اس قدر بتلانا کافی ہے کہ دہرم شاستر کے کل ابواب سے متعلق ایسی جامع کتاب زمانہ حال کی تالیفات مین صرف یہی ایک کتاب ہے۔ اِس کتاب کی ضرورت جیسی اُردو دان لوگون کو تھی وہ ہر شخص جانتا ہے۔ اُردو مین ایسی کوئی کتاب موجود نہین ہے جس مین تمام مسائل دہرم شاستر بآسانی مل سکین وہ کتابین جو بہت قدیم زمانہ کی تالیفات سے ہین اور جن کا ترجمہ اردو مین ہوا ہے اُردو دان حضرات کی کاربرآری کیلئے کافی نہین ہین ان ضرورتون کے لحاظ سے مین نے اس کتاب کو جو ایک کرآمد اور مفید کتاب ہے اپنے صرف سے ترجمہ کرایا اور جہان تک ممکن تھا اُسکی صحت اور طبع مین خود نگرانی کی اور اپنا بہت سا وقت اس کام مین صرف کیا تاکہ اُن حضرات کو جو ملزبی نہین جانتے ہین اس کتاب سے معاملات ہندو شاستر کے متعلق پوری مدد ملے جس کتاب سے یہہ ترجمہ ہوا ہے وہ سنہ ۱۸۹۲ء کی مطبوعہ ہے اور اُسکے بعد سے اُسکا کوئی اور اڈیشن شایع نہین ہُوا اسلئے مین نے نوٹ مین حسب موقعہ اُن نظایر کا بھی اِزالہ درج کر دیا ہے جو سنہ ۱۸۹۲ء کے بعد کے ہین اور شناخت کیلئے لفظ (حاشیہ) شروع مین اور آخر مین لفظ (م) درج کر دیا ہے۔ جس سے حال کے نظایر کا بھی پتہ مل سکتا ہے۔

ترجمہ ایک ایسا مشکل کام ہے کہ کوئی شخص یہہ دعوی نہین کر سکتا کہ اُس کا ترجمہ سہو وخطا سے پاک ہے اور شاید کوئی صاحب ایسا دعوے کر سکین مگر مین اُسکو تسلیم نہین کر سکتا اور اگرچہ اس کتاب کے مستقل مترجم مولوی محمد عباس صاحب نے جو دونو زبانون کے (جس سے ترجمہ کیا گیا ہے اور جس مین ترجمہ ہوا ہے) عالم ہین نہایت محنت اور غور کے ساتھ اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے تاہم مین نے اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اس ترجمہ کے اکثر اجزا کی اپنے لایق احباب مولوی سید حسن صاحب و مولوی ثامن علی صاحب و مولوی عبدالقادر صاحب وکلا ہائیکورٹ اور مسٹر گوبند راو صاحب۔ ایف۔ اے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تصحیح کرائی اور مستقل طور پر محمد عبدالغنی بی اے کے ذریعہ سے ابتدا سے آخر تک اس ترجمہ کی صحت کیگئی تاکہ جس حد تک ممکن ہے کتاب کی عبارت عام فہم وسلیس ہوجائے اور کوئی غلطی باقی نرہے تاہم چونکہ اکثر اصطلاحی الفاظ جو انگریزی مین استعمال کئے گئے ہین اُنکا ہندی الفاظ مین صحیح ترجمہ مختلف ہوسکتا ہے اس لئے اپنے احباب اور جمیع ناظرین کتاب سے میری یہہ التماس ہے کہ اگر اس ترجمہ مین کہین غلطی پائین تو مجھے اُس سے مطلع فرمائین تاکہ مین اُسکی اصلاح طبع آیندہ مین کرسکون۔ مین اپنے اُن تمام احباب کا جنہون نے وقتاً فوقتاً اس کتاب کے متعلق مجھہ مدد دی ہے مشکور رہون کہ اُنکی اور میری مجموعی محنت سے ایک کارآمد کتاب پبلک مین پیش ہورہی ہے۔

فدا حسین خان وکیل
حیدرآباد دکن

۱۵۔ مارچ سنہ ۱۸۹۹ع
۱۱۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۸ف

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین دفتر اوّل مجموعۂ دہرم شاستر و رواج ہنود مؤلفۂ مین صاحب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	باب اوّل	
	حقیقت و اصلیت ہندو شاستر	۱
۱	دہرم شاستر اور اُسکی نسبت مقننان سنسکرت کا استناد۔	۱
۲	مسئلہ مذکورہ عام نہین ہے۔	۲
۳	شاستر مدون و غیر مدون دونون فی نفسہ ایک ہی ہین۔	۳
۴	رواج یا برہمنیت کی قدامت اہم ہے۔	۴
۵	دہرم شاستر کی بنیاد رواج پر ہے۔	۵
۶	بیان مذکورۂ بالا صحیح سند پر نہین ہے۔	۵
۷	ظاہری آثار برہمنون کی سمجھ نہین ہین۔	۶
۸	طریقہ خاندان مشترکہ۔	۷
۹	قانون وراثت۔	۸
۱۰	قانون بتبنیت	۹
۱۱	دہرم شاستر کا محدود تعلق	۱۱
۱۲	برہمنیت نے رواج بدلدیا ہے۔	۱۲
۱۳	علمی نتایج۔	۱۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	دوسرا باب	
	ہندو شاستر کا ماخذ	۱۵
۱۴	اسناد متعلقۂ دہرم شاستر کی جانچ۔	۱۵
۱۵	سمرتیان اور اُن کی تاریخ	۱۶
۱۶	سرتی و سمرتی کی تعریف اور اُسکی وقعت	۱۶
۱۷	سوتر۔	۱۷
۱۸	سوترون کے زمانے۔	۱۸
۱۹	دہرم شاستر عموماً موخر ہے۔	۲۰
۲۰	مجموعۂ منو۔	۲۱
۲۱	مجموعۂ منو کا زمانہ	۲۲
۲۲	یاجنا دلک اور اُسکا اعتبار۔	۲۴
۲۳	نارد سمرتی۔	۲۶
۲۴	دوسرے درجہ کی سمرتیان۔	۲۷
۲۵	استناد سمرتیان۔	۲۸
	سمرتیون کی قدامت۔	۲۹
۲۶	متاکشرا اور اُسکی وقعت جنوبی و غربی ہند مین۔	۲۹
۲۷	جنوبی ہند کے مستندات۔	۳۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۸	مغربی ہند کی دیگر کتب جو ضمیمہ متاکشرا مین	۳۱	
۲۹	منہلا کی مروجہ کتب۔	۳۲	
۳۰	رسالہ جات متعلق بحث تبنیت۔	۳۲	
۳۱	مستندات بنگالہ۔	۳۱	
۳۲	عملداری انگریزی کے بعد مجموعہ ہالہیڈ کا		
	مجموعہ اور جگناتھ ڈائجسٹ۔	۳۵	
۳۳	قانون کے مختلف اسکول۔	۳۶	
۳۴	اسباب اختلاف۔	۳۷	
۳۵	دای بہاگ اور متاکشرا کا اختلاف	۳۸	
۳۶	عورات غربی ہند۔	۳۹	
۳۷	قانون تبنیت کے متعلق مختلف مقامات		
	مین باہم اختلاف۔	۴۰	
۳۸	انگریزی ججون کا اثر اور عدالتی فیصلے	۴۱	
۳۹	قوت رواج۔	۴۴	

تیسرا باب

ہندوؤن کے قانون کا ماخذ

	رواج۔	۴۵	
۴۰	رسوم قابل پابندی۔	۴۵	
۴۱	رواج کی وقعت قوانین حال مین		
	تسلیم کی گئی ہے۔	۴۶	
۴۲	مقامی رواجات کی تدوین۔	۴۶	
۴۳	مختلف استعمالات قانون رواجی۔	۴۹	
۴۴	معاملات جن مین مذہبی اصول پر		
	توجہ نہین کی گئی۔	۵۰	
	مقامی قانون کا متنازعہ تعلق۔	۴۵	۵۱
	قانون شخصی کی تبدیل۔	۴۶	۵۲
	گورنمنٹ کا قانون۔	۴۷	۵۳
	رواج جائز کا ثبوت۔	۴۷	۵۳
	مسئلہ بار ثبوت۔	۴۸	۵۶
	معاہدات سے رسوم وضع نہین	۴۹	
	کئے جا سکتے۔		۵۶
	رواج کا مسلسل ہونا ضروری ہے۔	۵۰	۵۷
	صرف ایک خاندان کا رواج۔	۵۱	۵۸
	رواجات خلاف تہذیب۔	۵۲	۵۹
	رواج خاندانی کی تبدیلی۔	۵۳	۶۱
	مسلمان ہو جانا۔	۵۴	۶۲
	رواجات منسوخ کا برقرار رکھنا۔	۵۵	۶۴
	مقدمہ ابراہیم۔	۵۶	۶۶
	یورپین کی غیر صحیح النسب اولاد	۵۷	۶۸

چوتھا باب

خاندانی تعلقات

شادی اور بیوت

	قانون خاندانی کی بیقاعدگی۔	۵۸	۷۰
	غیر آریا قومون مین تعدد شوہران	۵۹	۷۱
	قوم آریا مین تعدد شوہران	۶۰	۷۳
	رسم تعدد شوہران کی شہادت	۶۱	۷۴
	رام اور سیتا کا واقعہ۔		۷۶
	عقد نکاح کی کمزوری۔	۶۲	۷۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶۳	زمانہ قدیم کا خاندانی قانون۔	۷۷	۷۸	طریقہ ارش۔	۹۶
۶۴	مختلف قسم کے بیٹے۔	۷۸		جہیز کی اصلیت	۹۷
	بارہ قسم کے بیٹون کا تختہ۔	۷۹	۷۹	باقی اقسام کا ماحصل عدم معاوضہ ہے	۹۸
۶۵	بیٹے کی ضرورت۔	۸۰	۸۰	طریقہ برہم و اسور باقی رہگئی ہین۔	۹۹
۶۶	مسئلہ ابوت ہنود۔	۸۰		احتمال متعلقہ طریقہ مذکور۔	۱۰۰
۶۷	نیوگ کی اصلیت	۸۱		قسم گندھرو اور راکشس کا جواز۔	۱۰۰
۶۸	بچے جو بیوہ سے پیدا کرائے جائین	۸۲	۸۱	لڑکی دینے کا اختیار۔	۱۰۱
۶۹	نیوگ کو رسم تعدد شوہران سے کوئی علاقہ نہین ہے۔	۸۴	الف۸	مداخلت عدالت	۱۰۳
۷۰	شوہر کے بھائی کے ساتھ بیوہ کی شادی۔	۸۵	۸۲	اشخاص جو شادی کیلئے منتخب کئے جائین گے۔	۱۰۴
۷۱	بیٹا جو خفیہ طور سے پیدا ہوا ہو۔	۸۷	۸۳	امتناعی احکام مذکورۂ بالا کا تعلق کن اقوام سے ہے۔	۱۰۶
	دوشیزہ یا دولہن کا بیٹا۔	۸۷		قاعدہ انڈوگمی۔	۱۰۷
۷۲	داشتہ عورت کا بیٹا۔	۸۸	۸۴	زمانہ قدیم مین تزویج مختلط کا جواز۔	۱۰۷
۷۳	معینہ بیٹی کا بیٹا۔	۸۹	۸۵	تزویج مختلط متروک ہوگئی ہے۔	۱۰۹
۷۴	تبنیٰ بیٹے۔	۹۰	۸۶	قابلیت جسمی و ذہنی۔	۱۱۰
	کری ترم۔	۹۰	۸۷	تعدد ازواج۔	۱۱۱
	سوائم دت تک و اپادوہ۔	۹۱	۸۸	عورت کا عقد ثانی پہلے جائز نہا۔	۱۱۲
۷۵	دو (یعنی صحیح النسب اور متبنیٰ) کے سوا اب سب متروک ہین۔	۹۱	۸۹	دوسری قومون کا رواج	۱۱۴
۷۶	آٹھ قسم کی شادیان۔	۹۳	۹۰	منگنی۔	۱۱۷
۷۷	مختلف مدارج قانون مصرحہ	۹۴		سپت بدی۔	۱۱۸
	طریقہ پراج۔	۹۴	۹۱	بیقاعدہ شادی۔	۱۱۹
	طریقہ راکشس۔	۹۵		حفاظت زوجہ	۱۲۰
۷۸	طریقہ اسور۔	۹۵		**پانچوان باب**	

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعلقات خاندانی

تبنیت

	تعلقات خاندانی	۱۲۱
	تبنیت	
۹۲	پچھلے تصنیفات مین اسپر بہت کم لحاظ ہوا ہے	۱۲۱
۹۳	بیٹون کی ضرورت -	۱۲۱
	متبنےٰ بیٹون کا ادنے درجہ -	۱۲۲
۹۴	طرق تبنیت کی کم سے کم مقدار -	۱۲۳
۹۵	دنیاوی اسباب کا غلبہ -	۱۲۵
	تبنیت کا طریقہ اُن اقوام مین جو	
	برہمن نہین ہین -	۱۲۶
۹۶	قدیم اقوال متعلق تبنیت -	۱۲۹
	کون متبنےٰ کر سکتا ہے (از فقرہ ۹۶ تا ۱۹۰)	۱۳۰ تا ۱۶۸
۹۷	متبنےٰ کرنیوالا بالضرور لاولد ہو -	۱۳۰
	ایک وقت مین صرف ایک بیٹے کی تبنیت	۱۳۱
۹۸	بن بیاہا یا رنڈوا -	۱۳۲
	حمل کا اثر تبنیت پر -	۱۳۳
۹۹	وارث ناقابل کا متبنےٰ کرنا -	۱۳۳
۱۰۰	نابالغ کا متبنےٰ -	۱۳۵
۱۰۱	عورت کا متبنےٰ -	۱۳۷
	بیوہ کا متبنےٰ -	۱۳۸
۱۰۲	نوعیت اختیار تبنیت	۱۴۰
۱۰۳	اختیار کی پابندی سختی سے ہونی چاہیے -	۱۴۱
۱۰۴	اختیار تبنیت کب اس قابل ہو جاتا ہے	
	کہ اس سے کام لیا جاے -	۱۴۳
۱۰۴ الف	قاعدہ مذکور پر زیادہ غور -	۱۴۵
۱۰۵	نابالغ بیوہ کی جانب سے تبنیت -	۱۴۸
	بے عصمت کا متبنےٰ -	۱۴۸
۱۰۶	کئی بیوا ئین ہون تو کس کو اختیار	
	تبنیت ہے -	۱۴۹
۱۰۷	صرف بیوہ ہی شوہر کیلیے متبنےٰ کر سکتی ہے	۱۵۰
	بیوہ کو اختیار تمیزی کی ضرورت -	۱۵۰
	تبین مدت تبنیت -	۱۵۲
۱۰۸	حکم شوہر کا نہونا -	۱۵۲
۱۰۹	مقدمہ رامناد مین مدراس ہائیکورٹ کی رائے	۱۵۳
۱۱۰	فیصلہ مذکورہ بالا جوڈیشل کمیٹی سے بحال	۱۵۴
۱۱۱	مقدمہ رامناد ناقابل توسیع ہے -	۱۵۶
	مقدمہ ٹراونکور -	۱۵۶
۱۱۲	افسر خاندان کی رضامندی ضرور ہے -	۱۵۷
۱۱۳	مقدمہ کریم پور -	۱۵۸
۱۱۴	جوڈیشل کمیٹی -	۱۵۹
	غیر شریک رشتہ دار کی اجازت کافی نہیں ہے	۱۶۰
	عاقلانہ استعمال اختیار تمیزی -	۱۶۱
۱۱۵	مقدمہ گنٹور -	۱۶۱
	تبنیت کیلیے غرض مذہبی -	۱۶۱
۱۱۶	بحث نسبت منشا بیوہ -	۱۶۳
۱۱۷	کیا مقصد مذہبی لازمی ہے -	۱۶۴
۱۱۸	مغربی ہند مین بیوہ کا اختیار تبنیت	۱۶۵
۱۱۹	جین فرقہ مین رسم تبنیت -	۱۶۷
	پنجاب مین مراسم تبنیت	۱۶۸
	تبنیت مین کون دیسکتا ہے (از فقرہ ۱۲۰ تا	۱۶۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۲۰	صرف والدین تبنیت مین دیسکتے ہین۔	۱۶۸	۱۳۶	بمبئی مین اکلوتے بیٹے کی تبنیت۔	۱۹۲و ۱۹۵
	رضامندی زوجہ بنسبت تبنیت	۱۶۹	۱۳۷	بنگالہ مین اکلوتے بیٹے کی تبنیت	۱۹۷
۱۲۱	شرایط جو اصلی والدین مقرر کرین۔	۱۷۲	۱۳۸	فیصلہ جات بنگال بنسبت تبنیت اکلوتے بیٹے کے۔	۱۹۸
۱۲۲	منظوری گورنمنٹ بنسبت تبنیت۔	۱۷۲			
	کون تبنیت مین لیا جاسکتا ہے۔	۱۷۳	۱۳۹	دو شخص ایک ہی لڑکے کو متبنی نہین کرسکتے۔	۲۰۱
۱۲۳	ممانعت کی اصلیت۔	۱۷۳	۱۴۰	ضروری رسوم تبنیت۔	۲۰۱
	وہ شخص جسکی اس سے شادی نہو سکتی ہو۔	۱۷۴		حاکم کو اطلاع۔	۲۰۲
۱۲۴	قواعد جو عام نہین ہین۔	۱۷۷	۱۴۱	عطاء و قبول۔	۲۰۲
۱۲۵	قاعدہ مذکور کی وسعت سالے کے بیٹے تک	۱۷۸	۱۴۲	شودر کیلئے رسوم مذہبی نہین ہین۔	۲۰۳
۱۲۶	متبنے ہم قوم ہو۔	۱۸۰		حالت اقوام شودر۔	۲۰۵
۱۲۷	ذاتی عدم قابلیت۔	۱۸۱	۱۴۳	اعلیٰ اقوام کی حالت۔	۲۰۶
۱۲۸	حد عمر۔	۱۸۲	۱۴۴	عمداً رسوم ضروری کا ترک کرنا۔	۲۰۸
	قانون بنارس بنسبت عمر۔	۱۸۴		پنجاب و قوم جین۔	۲۰۹
۱۲۹	بنگالہ مین عمر کی قید۔	۱۸۵	۱۴۴ الف	مسئلہ وقعت امر واقعہ۔	۲۰۹
	مدراس مین عمر کے متعلق قاعدہ۔	۱۸۶	۱۴۴	ان قواعد کا انطباق۔	۲۱۱
۱۳۰	حد عمر معمول عام نہین ہے۔	۱۸۷		شہادت تبنیت۔	۲۱۲
۱۳۱	اکلوتا بیٹا۔	۱۸۹	۱۴۵	قیاسات بنسبت تبنیت	۲۱۲
	بڑا بیٹا۔	۱۸۹و ۱۹۴		دت پتر۔	۲۱۳
	دو باپون کا بیٹا۔	۱۹۰	۱۴۶	ڈکری اثبات تبنیت کا اثر بطور امر فیصل شدہ۔	۲۱۳
۱۳۲	فیصلہ جات بنسبت بحث تبنیت اکلوتے بیٹے کے۔	۱۹۱	۱۴۷	امتداد زمانہ کا اثر۔	۲۱۵
	اکلوتا بیٹا متبنے ہو سکتا ہے۔	۱۹۲		امتداد زمانہ کا اثر شہادت پر۔	۲۱۶
۱۳۴	یوروپین رائین۔	۱۹۳		وہ صورتین جنمین تبنیت بوجہ اقبال ناجایز ہوتی ہے۔	۲۱۷
۱۳۵	پنڈتون کی رائے۔	۱۹۳	۱۴۸	اثر قبول۔	۲۱۷
	الہ آباد ہائی کورٹ کی رائے بنسبت تبنیت اکلوتے بیٹے کے	حاشیہ صفحہ ۱۹۲و ۱۹۵			

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۴۹	قانون میعاد سماعت	۲۱۹	
۱۵۰	وہ زمانہ جب سے میعاد محسوب ہوگی۔	۱۵۰	
۱۵۱	تمادی یا اثر مانع تقریر مخالف سے حقوق پیدا ہوسکتی ہین لیکن کوئی شخص متبنےٰ نہین بن سکتا۔	۲۲۳	
۱۵۲	نتایج تبنیت۔	۲۲۳	
۱۵۳	توریث آبائی	۲۲۴	
	توریث ہم جدی	۲۲۴	
۱۵۴	خاص مادری جائداد کی وراثت کا حق متبنےٰ کو۔	۲۲۷	
۱۵۵	پسر صلبی جو بعد کو پیدا ہو۔	۲۳۰	
	حصہ متبنےٰ۔	۲۳۱	
	شود رمین پسر صلبی و متبنےٰ کے حقوق۔	۲۳۲	
۱۵۶	متبنےٰ کے حقوق بروقت تقسیم برادران یکجدی کے ساتھہ۔	۲۳۳	
۱۵۷	متبنےٰ بیٹے کی حالت برادران صلبی کے ساتھہ۔	۲۳۵	
۱۵۸	پس ماندگی۔	۲۳۶	
۱۵۹	خاندان اصلی سے علیحدگی	۲۳۷	
۱۶۰	دوباپون کا بیٹا۔	۲۳۸	
۱۶۱	اس بیٹے کا حق جو بعد تبنیت پیدا ہوا ہو	۲۴۰	
۱۶۲	قاعدۂ مذکور کی اصلیت	۲۴۰	
۱۶۳	اثر تبنیت ناجایز	۲۴۱	
۱۶۴	قانون بنگال	۲۴۳	
	ادای رسوم پر انحصار ہے۔	۲۴۴	
۱۶۵	قاعدہ مبشکردہ کا اصول۔		۲۴۴
۱۶۶	تبنیت کا معاوضہ اور اس کا اثر۔		۲۴۵
۱۶۷	ایسے شخص کو ہبہ کرنیکا جواز جسکی تبنیت ناجایز ہے۔		۲۴۶
۱۶۸	ہبہ بہ رشتہ دار فرضی بحیثیت رشتہ دار۔		۲۴۷
۱۶۹	جہان رشتہ داری ایک مقصد ہے مگر اصل اصول نہین ہے۔		۲۴۸
۱۷۰	تبنیت منجانب بیوہ۔		۲۴۹
۱۷۱	متروکہ کا تصرف بوجہ تبنیت آیندہ معطل نہین رہ سکتا۔		۲۴۹
۱۷۲	کم درجہ کے ورثار کے حق کا زوال۔		۲۵۱
	وارث مرجح کی ملکیت زایل نہوگی۔		۲۵۲
	اس صورت مین جہان وارث متبنےٰ گیرندہ بیوہ ہو۔		۲۵۴
۱۷۴	آیا تبنیت منجانب مادر اسکی ملکیت زایل کردیتی ہے۔		۲۵۵
۱۷۵	مقدمۂ چندربلی و گنیشور کا اصول۔		۲۵۶
۱۷۶	فیصلۂ مدراس۔		۲۵۷
۱۷۷	فیصلۂ بمبئی۔		۲۵۸
۱۷۸	فیصلہ مدراس مختلف وجوہ پر مبنی ہے۔		۲۶۰
۱۷۹	مقدمہ بنگالہ۔		۲۶۱
	نتایج بحث مذکورۂ فقرات بالا۔		۲۶۳
۱۸۰	التوار ملکیت۔		۲۶۴
۱۸۱	پسر متبنےٰ کے حقوق تبنیت سے شروع ہوتے ہین۔		۲۶۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	پچھلے اعمال و افعال کی نسبت متبنّی کہاں تک حجت کر سکتا ہے۔	۲۶۷
۱۸۲	افعال قابض سابق کی نسبت جو مرد ہوا عتراض۔	۲۶۸
۱۸۳	بیوہ اپنے لئے متبنّےٰ نہین کر سکتی۔	۲۶۹
۱۸۴	طریقہ کری ترم متھلا مین رائج ہے۔	۲۷۱
۱۸۵	تعریف کری ترم۔	۲۷۲
۱۸۶	کریترم طریقہ مین شرط رضامندی و دیگر قیود	۲۷۲
۱۸۷	انتخاب مین کوئی قیود نہین ہین۔	۲۷۳
۱۸۸	نتائج بتبنیت طریقہ کری ترم	۲۷۴
۱۸۹	عورتین اپنے لئے بہ طریقہ کری ترم متبنّےٰ کر سکتی ہین۔	۲۷۵
۱۹۰	رسوم طریقہ کری ترم۔	۲۷۶
	مثل کری ترم ایک قسم جنفا مین رائج ہے۔	۲۷۶
۱۹۰ الف	بتبنیت الاتم۔	۲۷۷

چھٹا باب

تعلقات خاندانی نابالغی اور ولایت

۱۹۱	مدت نابالغی۔	۲۷۹
۱۹۲	استحقاق ولایت	۲۸۱
۱۹۳	استحقاق ولی نسبت حفاظت نابالغ۔	۲۸۳
۱۹۴	ایسے طفل کی ولایت جسنے والدین کو ترک کر دیا ہو۔	۲۸۵
۱۹۵	غیر صحیح النسب لڑکے کی ولایت	۲۸۶
۱۹۶	معاہدات کی پابندی کس حد تک نابالغ پر ہو گی۔	۲۸۷
۱۹۷	ڈگریات بنام نابالغ	۲۹۱
	نالشات بمقابلہ ولی۔	۲۹۴

ساتوان باب

قانون قدیم نسبت جائداد

۱۹۸	انگریزی مماثلت کا غلط فہمی کرا دینے والا	۲۹۵
۱۹۹	مختلف طریقے جائداد متفقہ کے۔	۲۹۶
	طریقہ دیہی ملک بنگالہ و متوسط	
	و جنوبی ہند مین۔	۲۹۸
۲۰۲	مشترک نسلون کا بیان۔	۳۰۰
۲۰۳	خاندانہائے مشترکہ ہمیشہ بڑھکر جماعتہائے دیہی نہین ہو جاتے۔	۳۰۱
۲۰۴	جدّی خاندان کی پھیلاو کی روک۔	۳۰۲
۲۰۵	سوسائٹی کی ابتدائی حالت۔	۳۰۳
۲۰۶	ابتدا و اصلیت خاندان جدّی	۳۰۳
۲۰۷	خاندان مشترکہ کی ابتدا	۳۰۵
	خاندان مشترکہ و خاندان جدّی کا فرق	۳۰۵
۲۰۸	تسلسل ضروری نہین ہے۔	۳۰۶
۲۰۹	بحث مسئلہ مذکور۔	۳۰۸
۲۱۰	فرقون کے حقوق۔	۳۱۰
۲۱۱	ترقی خاندان۔	۳۱۱
۲۱۲	عہد و مصنفان قدیم (نسبت مدارج قانون جائداد)۔	۳۱۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۱۳	حق شفعہ۔	۳۱۳	۲۳۴	تشریح قول مذکور۔	۳۳۴
۲۱۴	تاریخ خاندان۔	۳۱۳	۲۳۵	وائے بھاگ۔	۳۳۴
۲۱۵	جائداد مکسوبہ ذاتی کی ابتدار۔	۳۱۴	۲۳۶	رواج کو متنون سے ملانیکی کوشش۔	۳۳۶
۲۱۶	کسب ذاتی کی قدیم صورتین۔	۳۱۵	۲۳۷	توضیح مصرحۂ اصول بنگالہ۔	۳۳۷
۲۱۷	مکسوبۂ ذاتی پر حقوق۔	۳۱۷	۲۳۸	برہمنون کا اثر۔	۳۳۸
۲۱۸	تقسیم کی اصلیت معلوم نہین۔	۳۱۸	۲۳۹	اثر برہمنیت بنگالہ مین زوردار ہے	۳۳۹
۲۱۹	تقسیم کی ابتدار۔	۳۱۹		جمتوابن کا ذاتی رسوخ۔	۳۴۰
۲۲۰	تقسیم کی ترقی۔	۳۲۰	۲۴۰	تقسیم کی نسبت باپ کا اختیار۔	۳۴۱
	تار وار ملیبار۔	۳۲۱	۲۴۱	مساوی حصہ دار کے فوائد کی نوعیت اسکے حصہ مین ہے۔	۳۴۱
۲۲۱	مان کے مرنے تک علیحدگی مین تاخیر کیجاتی ہی۔	۳۲۳	۲۴۲	عورتون کے حقوق۔	۳۴۲
۲۲۲	قیود مذکور منسوخ ہوگئین۔	۳۲۵	۲۴۳	وصیت نامجات۔	۳۴۳
۲۲۳	سمرتی چندرکا (نسبت تقسیم)	۳۲۶		**اخوان پاپ**	۳۴۴
۲۲۴	مصنفان بنگالہ (نسبت ایضاً)	۳۲۶		**خاندان مشترکہ**	
۲۲۵	حقوق مادر۔	۳۲۷			
۲۲۶	نتایج۔	۳۲۷	۲۴۴	تقسیم بحث۔	۳۴۴
۲۲۷	حق انتقال کی وسعت۔	۳۲۸		قیاس نسبت اتحاد خاندان ہنود۔	۳۴۴
۲۲۸	جائداد مشترکہ۔	۳۲۸			
۲۲۹	متاکشرا (نسبت ملکیت پسران	۳۲۹	۲۴۵	افراد خاندان مشترکہ۔	۳۴۵
۲۳۰	وجانیشور کی رائے نسبت ملکیت پسران	۳۳۰	۲۴۶	ہندو مقننین کا خیال نسبت	
۲۳۱	بالکا اختیار نسبت جائداد منقولہ۔	۳۳۱		تقسیم وراثت۔	۳۴۵
۲۳۲	اختیار مذکور بموجب متاکشرا و مصنفین جنوبی ہند۔	۳۳۱	۲۴۷	حصہ داری۔	۳۴۹
۲۳۳	اختیار مذکور نسبت اراضی مکسوبہ ذاتی۔	۳۳۲	۲۴۸	حصہ داری مورث مشترک سے تین درجون تک محدود نہین ہی۔	۳۵۰
	" بموجب سمرتی چندرکا و بیاد چنتامنی	۳۳۳	۲۴۹	تقسیم کا مطالبہ کون نہین کرسکتا۔	۳۵۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	جائداد جو موروث سے بذریعہ ہبہ ملی ہو۔	۳۶۱
۲۵۳	جائداد مکسوبہ بشرکہ۔	۳۶۳
۲۵۴	جائداد جو سرمایۂ مشترکہ مین شریک کردی گئی ہو۔	۳۶۴
۲۵۵	جائداد ناقابل انقسام مشترکہ ہوسکتی ہے۔	۳۶۵
۲۵۶	حصہ دار جداگانہ جائداد رکھہ سکتے ہین	۳۶۶
۲۵۷	مکسوبۂ ذاتی۔	۳۶۷
۲۵۸	حاصلات علم۔	۳۶۹
۲۵۹	خاندان مین اثر تعلیم۔	۳۷۰
۲۶۰	لازم ہے کہ خاندانی اخراجات سے خاص علم سکھایا جائے۔	۳۷۲
۲۶۱	قبضۂ سرمایۂ مشترکہ ثبوت قطعی نہین ہے۔	۳۷۳
۲۶۲	عطایائے سرکاری۔	۳۷۴
	پس انداز جائداد ناقابل انقسام۔	۳۷۵
۲۶۳	جائداد موروثی کا پہر حاصل کرلینا۔	۳۷۷
	نتیجۂ استحصال مکرر۔	۳۷۸
۲۶۴	مکسوبات جو سرمایۂ مشترکہ کی مدد سے ہوئی ہون	۳۷۹
۲۶۵	بار ثبوت۔	۳۸۲
	قیاس نسبت اتحاد ہندو خاندان	۳۸۲
۲۶۶	بار ثبوت	۳۸۴
۲۶۷	تخفیف پیش کردہ۔	۳۸۶
	بار ثبوت مختلف ہوتا ہے۔	۳۸۷
۲۶۸	خاندانی جائداد سے حصول تمتع۔	۳۹۰
۲۶۹	حیثیت منتظم۔	۳۹۳
	معمولی ممبران خاندان کا درجہ	۳۹۴
۲۷۰	حق حساب	۳۹۴
۲۷۱	حساب فہمی کے متعلق اجلاس کامل کی رائے۔	۳۹۵
۲۷۲	حساب فہمی کے نتایج سے سبکدوشی۔	۳۹۹
۲۷۳	خاص انتظام خاندانی۔	۴۰۰
۲۷۴	ضرورت عمل اشتراک۔	۴۰۱
	ایک حصہ دار کی طرف سے نالشات۔	۴۰۳
۲۷۵	باہمی حقوق حصہ داران۔	۴۰۵
۲۷۶	حصہ دار اسامی ہوسکتا ہے۔	۴۰۷
	نوان باب	
	قرضہ جات	۴۰۸
۲۷۷	مضمون قرضہ جات	۴۰۸
	ذمہ داری ادائے دین کے تین اصول	۴۰۸
۲۷۸	باپ کے قرضہ جات۔	۴۰۸
	بیٹے کی ذمہ داری محکوم املاک نہین ہے۔	۴۰۹
۲۷۹	فرض منصبی پسر کا۔	۴۱۰
	ادائی قرضہ کی ذمہ داری جائداد موروثی پر۔	۴۱۲
۲۸۰	ذمہ داری مذکور املاک تک محدود ہے	۴۱۳
۲۸۱	ثبوت املاک۔	۴۱۴
۲۸۲	جائداد مین جسمله جائداد مشترکہ شامل ہے۔	۴۱۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۸۳	ذمہ داری باپ کے مرنیکے بعد پیدا ہوتی ہے	۴۱۶
۲۸۴	بیٹے کی ذمہ داری باپ کے حصہ جائداد تک محدود نہین ہے۔	۴۱۸
۲۸۵	باپ جائداد خاندانی خاص اپنے قرضہ جات کی ادائی کے لئے منتقل کرسکتا ہے۔	۴۱۹
۲۸۶	مقدمہ گرو ماری لال کی ہر جگہ تقلید کیگئی ہے۔	۴۲۲
	فیصلہ عدالت بنگالہ نسبت نابالغان و بالغان۔	۴۲۳
۲۸۷	بیع بر بنا تعمیل ڈگری نفاذ رہن۔	۴۲۴
۲۸۸	عدالتہائے ہند کی رائے نسبت ذمہ داری پسران۔	۴۲۵
	مقدمہ مدن ٹھاکر بنام کنتو لال۔	۴۲۶
۲۸۹	مگر منظوری پریوی کونسل۔	۴۲۸
۲۹۰	شرط متعلق ذمہ داری پسران۔	۴۲۸
۲۹۱	مقدمہ ہرو نرائن بنام رودر پرکاش	۴۳۰
۲۹۲	ان مقدمات کی توضیح۔	۴۳۱
۲۹۳	مقدمہ نانومی بیواسن بنام مدن موہن	۴۳۳
۲۹۴	مقدمہ سنہمو ناتھ بنام گلاب سنگھ	۴۳۶
۲۹۵	مقدمہ بیاجی چٹی بنام سیو اگری زمیندار۔	۴۳۸
۲۹۶	متعلقی کارروائیون کا آزادی کے ساتھ بیان ہوا ہے۔	۴۳۹
۲۹۶ الف	خلاصہ فیصلہ جات مذکورہ۔	۴۴۰
۲۹۷	کیا خریدار صیغہ اجرائے ڈگری کے مقابلہ مین بیٹے قرض کا خلاف تہذیب ہونا ثابت کرسکتے ہین۔	۴۴۲
	خریدار کو ضرور نہین ہے کہ ڈگری سے زیادہ کچھ اور تحقیق کرے۔	۴۴۲
۲۹۸	قرضہ خلاف تہذیب کی اطلاع کا اثر	۴۴۳
۲۹۹	واقعہ خلاف تہذیب کا اثر خریدار نیلام پر۔	۴۴۵
۳۰۰	چارہ کار بر بنا ضابطہ دیوانی۔	۴۴۷
۳۰۱	طریقہ تصفیہ۔	۴۴۸
۳۰۲	لزوم ادائے دین جو املاک کے قبضہ مین آئینسے ہوتا ہے۔	۴۴۹
۳۰۳	املاک کا تعاقب کیا جائیگا۔	۴۵۰
۳۰۴	ذمہ داری قرض مورث	۴۵۲
۳۰۵	ذمہ داری حصہ داران جنکو بلحاظ پس ماندگی جائداد ملے۔	۴۵۳
۳۰۶	مقدمات ہندوستان۔	۴۵۴
۳۰۷	فیصلہ پریوی کونسل۔	۴۵۷
۳۰۸	مقدمات نیابت۔	۴۵۹
	دسوان باب	
	انتقالات	۴۶۲
۳۰۹	تقسیم امر زیر بحث۔	۴۶۲
۳۱۰	اختیار پدر نسبت جائداد منقولہ۔	۴۶۲
	امتیاز نسبت جائداد موروثی منقولہ۔	۴۶۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۱۱	اختیار پدر۔	۴۶۷	۳۲۷	اپنا حصہ علیحدہ کرنیکی نسبت حصہ دار کا استحقاق۔	۴۹۹
۳۱۲	حقیت حین حیاتی۔	۴۶۹		جائداد مشترکہ مین حصہ دار کا حق۔	۵۰۰
۳۱۳	حقوق قابض جائداد ناقابل انقسام بروی قانون متاکشرا۔	۴۶۹	۳۲۸	حصہ دار کا اختیار انتقال۔	۵۰۱
	جائداد ناقابل تقسیم مین بیٹے کے حق سے انکار کردیا گیا۔	۴۷۱	۳۲۹	اجرائڈگری مین حصہ کی قرقی۔	۵۰۲
۳۱۴	اثر عطا یا بنا بر پرورش۔	۴۷۲		حق خریدار۔	۵۰۴
۳۱۵	پریوی کونسل کی راے نسبت مسئلہ مذکور۔	۴۷۳	۳۳۰	حق دائن صیغہ اجرائڈگری اختلاف اسناد نسبت انتقال بارضا۔	۵۰۴
۳۱۶	حق اعتراض نسبت انتقال جائداد۔	۴۷۶	۳۳۱	اختلاف اسناد مدراس مین۔	۵۰۵
۳۱۷	پسر متبنےٰ۔	۴۷۸	۳۳۲	منظوری ہائیکورٹ مدراس	۵۰۷
	انتقال بعد عطا اختیار تبنیت۔	۴۷۸		حد اختیار۔	۵۰۸
۳۱۸	جائداد جداگانہ۔	۴۷۸	۳۳۳	غیر منقسمہ حصہ کی وصیت کی	
	مکسوبۂ ذاتی۔	۴۷۹		ناجوازی۔	۵۰۹
	جو لوگ بلحاظ پیدایش حصہ نہین رکھتے۔	۴۸۱	۳۳۴	فیصلہ جات بمبئی۔	۵۱۰
۳۱۹	رضامندی نسبت انتقال جائداد۔	۴۸۱		حصہ دار اپنا حصہ فروخت کرسکتا ہے	۵۱۱
۳۲۰	ضرورت انتقال جائداد۔	۴۸۳	۳۳۵	حصہ دار اپنے حصہ کا ہبہ یا وصیت	
۳۲۱	ضرورت جو بیع کو جایز کرے۔	۴۸۶		نہین کرسکتا۔	۵۱۲
۳۲۲	قرضہ جات موروثی۔	۴۸۸	۳۳۶	مقدار حصہ کیونکر دریافت ہوگی۔	۵۱۳
	مذہبی عطایا۔	۴۹۰	۳۳۷	بنگال اور ممالک مغربی و شمالی	
۳۲۳	ضرورت کا بار ثبوت۔	۴۹۰		مین اسکے خلاف اصول ہے۔	۵۱۲
۳۲۴	بار ثبوت بحالت ڈگری۔	۴۹۲	۳۳۸	اقتضاء نصفت بحق منتقل الیہ۔	۵۱۵
۳۲۵	انتقال جائداد جہان اور سرمایہ مل سکتا ہے	۴۹۷	۳۳۹	جوڈیشل کمیٹی مین یہہ سوال	
	ثبوت ادائے رقم۔	۴۹۸		کس شکل سے پیش ہوا۔	۵۱۷
۳۲۶	اختیار منتظم۔	۴۹۸	۳۴۰	چارۂ کار بمقابلۂ انتقال۔	۵۱۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۴۱	اقتضار نصف بنا بر تنسیخ انتقال۔	۵۲۰	
۳۴۲	اصول قائم کردہ ہائیکورٹ بنگال۔	۵۲۲	
۳۴۳	شریک ارث کی ذاتی قرض کی نسبت اکیوٹی	۵۲۲	
۳۴۴	اکیوٹی جس موقع پر کہ بیع جبراً جائز ہو۔	۵۲۳	
۳۴۵	ضرورت اقرار واپسی معاوضہ۔	۵۲۴	
۳۴۶	اصول قانون بنگالہ۔	۵۲۵	
۳۴۷	انتقالات منجانب پدر۔	۵۲۶	
	بیٹوں کے حقوق۔	۵۲۸	
۳۴۸	حقوق حصہ داران۔	۵۲۹	
۳۴۹	حصہ دار کا یہہ اقرار کہ وہ دوسرے	۰	
	کو جائداد نہ منتقل کریگا۔	۵۳۰	
۳۵۰	مقدمات ہبہ۔	۵۳۱	
	ہبہ ناجایز۔	۵۳۲	
۳۵۱	قبضہ۔	۵۳۳	
۳۵۲	جواز ہبہ کیلئے قبضہ کا اصول۔	۵۳۷	
۳۵۳	کون امر بمنزلہ قبضہ کے ہے۔	۵۳۸	
	موہوب لہٗ کا وجود ضروری ہے۔	۵۴۰	
۳۵۴	ایسی جماعت کو ہبہ کرنا جنین سے		
	بعض حاصل کرنیکی قابلیت نہ رکھتے ہوں	۵۴۰	
۳۵۴ الف	مسٹر جارمن کا قول۔	۵۴۲	
۳۵۵	فیصلہ جات حال۔	۵۴۳	
۳۵۶	کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے نسبت مسئلہ مذکور	۵۴۵	
۳۵۷	جواز ہبہ بعقابلہ تمر ضخوانان۔	۵۴۷	
۳۵۸	ضرورت ہوا لگی جس موقعہ پر کہ انتقال		
	بالمعاوضہ ہوا ہو۔	۵۴۷	
۳۵۹	فیصلہ جات مدراس۔	۵۴۹	
۳۶۰	فیصلہ جات کلکتہ۔	۵۵۱	
۳۶۱	فیصلہ جات بمبئی۔	۵۵۳	
۳۶۲	متفرقات رہن۔	۵۵۵	
	رہن بلا قبضہ۔	۵۵۶	
۳۶۳	ترجیح فیما بین دستاویز رجسٹری		
	شدہ وغیر رجسٹری شدہ۔	۵۵۷	
۳۶۴	اقرار زبانی یا اظہار۔	۵۶۱	
۳۶۵	طریقہ انتقال۔	۵۶۲	
۳۶۶	شرایط قانون نسبت انتقال۔	۵۶۴	
	طریقہ بیع۔	۵۶۴	
	طریقہ رہن۔	۵۶۴	
	اجارہ یا پٹہ۔	۵۶۴	
	طریقہ ہبہ	۵۶۵	
	گیارہواں باب	۵۶۷	
	وصیت نامجات		
۳۶۷	دہرم شاستر میں وصیت کا وجود نہیں ہے	۵۶۷	
	سپریم کورٹ کی ابتدائی زمانہ کی		
	تمثیلیں۔	۵۶۸	
۳۶۸	مذہبی اثر میں وصیت نامون کی ابتدا	۵۶۹	
	ابتدائی کیفیت وصیت نامجات۔	۵۶۹	
۳۶۹	متفرقات بنگالہ۔	۵۷۱	
	وصیت نامونکا جواز بنگالہ میں قائم ہوگیا۔	۵۷۲	
۳۷۰	نابالغ و منکوحہ عورت کی جانب سے وصیت۔	۵۷۳	

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۷۱	جنوبی ہند کے وصیت نامجات۔	۵۷۴	۳۸۶	ناجوازی سلسلۂ حقیت۔	۵۹۰
	ابتدائی نظائر مشکوک ہین۔	۵۷۵		وفات کے وقت موہوب لہٗ کا زندہ	
	صدر عدالت کا قول۔	۵۷۵		ہونا ضرور ہے۔	۵۹۹
۳۷۲	رجحان رائے۔	۵۷۶	۳۸۷	محاصل جائداد فراہم کرنیکی نسبت	
۳۷۳	عمل مروجہ بدل گیا۔	۵۷۷		ہدایتین۔	۶۰۰
۳۷۴	مسٹر اسٹرنج کی نکتہ چینی۔	۵۷۹		شرائط خلاف قانون۔	۶۰۱
۳۷۵	اپیل مین فیصلہ پریوی کونسل سے بحال رہا	۵۸۰		غیر موثر شرایط۔	۶۰۲
۳۷۶	اس مقدمہ سے کیا تغیر واقع ہوا۔	۵۸۲	۳۸۸	طریقہ وصیت غیر اہم ہے۔	۶۰۳
۳۷۷	فیصلہ جات مابعد۔	۵۸۳		تعمیر کرنیکے لئے ارادہ ہی ہادی ہے	۶۰۴
	صدر عدالت نے پریوی کونسل کے فیصلہ			مہمل و ناجایز شرایط۔	۶۰۵
	کی تقلید سے انکار کر دیا۔	۵۸۳		محرومی وراثت۔	۶۰۶
۳۷۸	فیصلۂ ہائیکورٹ سے موافقت قائم		۳۸۹	وصیت مین شرط قبضہ ضرور	
	کیگئی۔	۵۸۴		نہین۔	۶۰۷
۳۷۹	وصیت نامجات بمبئی مین تسلیم نہین		۳۹۰	قانون وصایائے ہنود۔	۶۰۸
	کیے گئے تہے۔	۵۸۵	۳۹۱	قانون پروبیٹ و اہتمام ترکہ۔	۶۰۹
	بمبئی مین وصیت نامون کا جواز۔	۵۸۶	۳۹۲	ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۱ء کے نفاذ سے	
۳۸۰	وسعت اختیار وصیت۔	۵۸۷		قبل کی حالت۔	۶۱۰
۳۸۱	اختیار ایسا ہونا چاہیے جو حسب			**بارہوان باب**	۶۱۲
	دہرم شاستر ہو۔	۵۸۹		**مذہبی اور خیراتی اوقاف**	
۳۸۲	جائداد منتقل کنندہ۔	۵۹۰			
۳۸۳	وصیت جسمین کوئی وصی مقرر ہو۔	۵۹۲	۳۹۳	ہبہ جات مذہبی کی طرفداری کیگئی ہے	۶۱۲
۳۸۴	باپ کا اختیار نسبت وصیت۔	۵۹۵	۳۹۴	اثر پذیر بروئے وصیت نامہ۔	۶۱۳
	ٹرسٹیون کے ذریعہ سے تعمیل ہو سکتی ہے	۵۹۵	۳۹۵	رسوم و سواسی ممنوع نہین ہے۔	۶۱۴
۳۸۵	وصیت بہ موافقت معمولی قانون متعلقہ			نہ مداومت ممنوع ہے	۶۱۵
	جائداد ہونی چاہیے۔	۵۹۷		نمایشی مذہبی وقف۔	۶۱۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۹۶	قبضہ امانت دار۔	۶۱۶
۳۹۷	امانت ناقص ہے۔	۶۱۶
	قبضہ جائداد امانتی	۶۱۷
	جائداد کا قطعاً نامزد ہو جانا۔	۶۱۸
	اختیارات امین یعنی متولی۔	۶۱۸
۳۹۸	امانت کا پہنچنا۔	۶۱۹
۳۹۹	پانی کے حقوق۔	۶۲۲
	وقف ناقابل انفساخ ہے۔	۶۲۳
	تیرہوان باب	
	معاملات بینامی	۶۲۴
۴۰۰	بینامی کی اصلیت۔	۶۲۴
	مستاجری مانع تعمیر مخالف نہیں ہے۔	۶۲۵
۴۰۱	اصول بینامی۔	۶۲۵
	بثبوت قطعی۔	۶۲۷
۴۰۲	نفاذ حقیت اصلی۔	۶۲۸
۴۰۳	شخص ثالث کو فریب دینا۔	۶۳۰
۴۰۴	قرضخواہون کو فریب دینا۔	۶۳۱
۴۰۵	اصول فیصلہ۔	۶۳۳
۴۰۶	اصلی خریداری جو بینامی کی صورت	
	مین ہوئی ہو۔	۶۳۶
	دیوالیہ۔	۶۳۶
۴۰۷	اثر ذکریات۔	۶۳۷
	چودہوان باب	
	نان و نفقہ	۶۳۹

۴۰۸	اشخاص جو پرورش کے حقدار ہین	۶۳۹
۴۰۹	حق پرورش کسطح نافذ ہوتا ہی۔	۶۴۲
	بیوہ حصہ دار متوفی۔	۶۴۴
۴۱۰	مستقل کفاف کا استحقاق نہین ہی۔	۶۴۵
	جہان جائداد نہو۔	۶۴۶
	بیوہ کی پرورش حصول جائداد پر منحصر	
	ہے یا نہین۔	۶۴۶
۴۱۱	بیوہ کی پرورش بیحی مین۔	۶۴۷
۴۱۲	حقوق پسر۔	۶۴۷
۴۱۳	زوجہ کو شوہر سے نان و نفقہ ملنا چاہئے	۶۴۸
۴۱۴	زوجہ شوہر کے ساتھہ بسر کرنیکی	
	پابند ہے۔	۶۴۹
	غرض جایز کیلئے زوجہ کا گھر سے چلا جانا	۶۵۳
۴۱۵	بیوہ اسکی پابند نہین ہے کہ خاندان	
	شوہر کے ساتھہ بود و باش رکھی۔	۶۵۳
۴۱۶	تمامی ورثار پرورش عورت کے	
	پابند ہین۔	۶۵۵
	حصہ دار کو حق نالش بنسبت دلانے	
	نفقہ کے۔	۶۵۶
۴۱۷	مقدار نان و نفقہ۔	۶۵۶
	درحالیکہ بیوہ صاحب جائداد ہو۔	۶۵۷
	بقایائے نان و نفقہ۔	۶۵۸
۴۱۸	جائداد پر نان و نفقہ کی کس حد تک	
	ذمہ داری ہے۔	۶۵۹
۴۱۹	بصورت عدم اطلاع مشتری پابند ہوگا	۶۶۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۲۰	جہان حق معین ہو گیا ہو۔	۶۶۲
	اثر اطلاع	۶۶۳
	لاوارثی۔	۶۶۴
۴۲۱	حقوق خریدار پر اثر۔	۶۶۴
۴۲۲	تقسیم قرضہ جات۔	۶۶۶
	جائداد پر نان و نفقہ کی ذمہ داری	۶۶۶
۴۲۳	بیوہ کا استحقاق نسبت مکان خاندانی	۶۶۷
۴۲۴	اولاد منتقل الیہ کے مقابلہ مین جو جائداد پر قابض ہو۔	۶۶۸
۴۲۵	نان و نفقہ مین حیاتی۔	۶۷۱
	پندرہوان باب	
	تقسیم	۶۷۳
۴۲۶	تقسیم بحث۔	۶۷۳
	جائداد تقسیم پذیر۔	۶۷۳
	صرف جائداد حصہ داری قابل تقسیم ہے۔	۶۷۳
۴۲۷	وہ جائداد جو اپنی حیثیت مین ناقابل انقسام ہے۔	۶۷۵
۴۲۸	جائداد ناقابل تقسیم۔	۶۷۶
	تقسیم راج۔	۶۷۸
۴۲۹	طریقہ حساب فہمی۔	۶۷۹
	واصلات۔	۶۸۰
	جائداد تقسیم پذیر	۶۸۱
۴۳۰	شرکار کے حقوق۔	۶۸۱
	استحقاق پسر حین حیات پدر	۶۸۱
	استحقاق پوتے کا۔	۶۸۲
۴۳۱	استحقاق بیٹی کا جو تقسیم کے بعد پیدا ہوا ہو۔	۶۸۳
۴۳۲	حق قائم مقامی۔	۶۸۴
	حق قائم مقامی مورث کی مرنے پر پیدا ہوتا ہے۔	۶۸۵
۴۳۳	قانون بنگالہ۔	۶۸۶
۴۳۴	غیر صحیح النسب بیٹے	۶۸۶
۴۳۵	نابالغی مانع تقسیم نہین ہے۔	۶۸۸
	ممبران غیر موجود کے حقوق۔	۶۸۹
۴۳۶	زوجہ کا حق تقسیم۔	۶۸۹
	مان اور بیٹی کا حق۔	۶۹۰
۴۳۷	جنوبی ہند مین یہ قاعدہ منسوخ العمل ہے	۶۹۱
	بمبئی کا رواج۔	۶۹۳
۴۳۸	بنگالہ مین ستورات کا حق۔	۶۹۴
	بنگالہ مین بیوہ کا حق۔	۶۹۴
	جہان اولاد نہو۔	۶۹۴
	سوتیلی مان کا حق۔	۶۹۵
	حقیقی مان کا حق۔	۶۹۶
	بنگالہ مین مان کے حقوق۔	۶۹۶
۴۳۹	دادی کا حصہ۔	۶۹۶
	پردادی کے حقوق۔	۶۹۹
۴۴۰	زوجہ صرف شوہر کی جائداد مین حصہ پاتی ہے۔	۶۹۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۴۱	بیٹی کے حقوق۔	۶۹۹
۴۴۲	اجنبی اشخاص تقسیم کیلئے مجبور نہین کر سکتے۔	۷۰۱
۴۴۳	وارثان ناقابل	۷۰۱
	ناقابلیت ذاتی امر ہے۔	۷۰۲
	رفع ناقابلیت۔	۷۰۳
۴۴۴	اثر فریب۔	۷۰۴
۴۴۵	ممانعت تقسیم۔	۷۰۵
۴۴۶	امتداد زمانہ۔	۷۰۶
	طریقہ تقسیم	۷۰۶
۴۴۷	خاص حصص جو ابتدا مین دیئے جاتے ہین۔	۷۰۶
۴۴۸	جہان جائداد مکسوبہ ہو۔	۷۰۸
۴۴۹	قانون بنگالہ۔	۷۱۰
۴۵۰	باپ کا اختیار نسبت غیر مساوی تقسیم کے۔	۷۱۲
	مقدمہ بہوانی چرن۔	۷۱۴
	نتیجۂ مقدمات۔	۷۱۴
۴۵۱	تقسیم جزئی۔	۷۱۵
	نالش مین کل اشخاص کا فریق ہونا ضرور ہے۔	۷۱۷
۴۵۲	تقسیم مکمل ہونی چاہیے۔	۷۱۸
	تقسیم مکمل قیاس کیجائیگی۔	۷۱۹
۴۵۳	دعوی نسبت تقسیم منجانب یا بمقابلہ اجنبی۔	۷۲۱
	تقسیم کس امر پر مشتمل ہے۔	۷۲۱
۴۵۴	طریقہ نفاذ	۷۲۱
	ارادۂ تقسیم ضرور ہے۔	۷۲۲
	حصے کرنا غیر ضروری ہے۔	۷۲۳
۴۵۵	حصہ داروں مین مکرر اتحاد۔	۷۲۴
	کون لوگ پھر متحد ہو سکتے ہین۔	۷۲۵
۴۵۶	قیاس نسبت اتحاد مکرر۔	۷۲۶
	شہادت۔	۷۲۶
	اتحاد مکرر کا اثر۔	۷۲۶

سولہوان باب

وراثت

مردونکی قائم مقامی کے اصول

		۷۲۷
۴۵۷	وراثت سے جداگانہ حقیت حاصل ہوتی ہے۔	۷۲۷
۴۵۸	قائم مقامی کبھی معرض التوا مین نہین رہتی۔	۲۲۸
۴۵۹	اصول تاثیر مذہبی۔	۷۲۹
۴۶۰	میت کے پنڈ پانی۔	۷۳۱
	سپنڈ۔ شکویا دسمانودک۔	۷۳۱
	شکل قرابت۔	۷۳۲
۴۶۱	اقربائے پدری۔	۷۳۳
	اقربائے مادری۔	۷۳۳
۴۶۲	رشتہ داری اناث۔	۷۳۵
	شجرۂ توریث۔	۷۳۵
۴۶۳	گوتر سپنڈ	۷۳۶
۴۶۴	بندہو۔	۷۳۸
	صرف باپ کے طرف کے بندہو۔	۷۳۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۶۵	صرف مان کی طرف کے بند ہو۔	۷۳۹	
۴۶۶	شمار پورا پورا نہین ہی۔	۷۴۱	
۴۶۷	اصول تقدم۔	۷۴۲	
	رشتہ دارلن مادری کی بمقابلہ		
	رشتہ داران پدری ترجیح۔	۷۴۴	
۴۶۸	اصول تاشیر مذہبی قاعدہ		
	متاکشرا نہین ہے۔	۷۴۴	
۴۶۹	سپنڈ کے معنی	۷۴۴	
۴۷۰	سکولیا شامل ہین	۷۴۶	
	مسئلہ توریث موافق قانون		
	متاکشرا۔	۷۴۶	
۴۷۱	رشتہ داران پدری رشتہ داران		
	مادری کو محروم کرتے ہین۔	۷۴۷	
۴۷۲	بند ہو۔	۷۴۹	
	رشتہ داران مادری باپ کے ذریعہ		
	ہے۔	۷۵۰	
	اقربا بتوسط مادر۔	۷۵۱	
۴۷۳	قدیم اصول وراثت۔	۷۵۲	
	فرض مذہبی نتیجہ وراثت		
	ہے نہ کہ سبب وراثت۔	۷۵۳	
	اخلاف مین پوتا بالراست		
	وارث آخر ہے۔	۷۵۵	
۴۷۵	توریث اقربائے مادری۔	۷۵۶	

ستہرواں باب

وراثت

	عورتون کی قائم مقامی کا اصول	۷۵۹
۴۷۶	عورتون کی قدیم حیثیت۔	۷۵۹
	ابتدا مین عورتون کے کوئی	
	حقوق نہ تھے۔	۷۶۰
۴۷۷	جائداد کی نسبت عورتون کے	
	حق کا پیدا ہونا۔	۷۶۱
	دختر مقررہ۔	۷۶۲
۴۷۸	لڑکیون مین باہم ترجیح کے	
	دلائل۔	۷۶۳
۴۸۰	مان کا حق۔	۷۶۵
۴۸۱	حق بیوہ	۷۶۶
۴۸۲	حق بیوہ کی ابتدا اور	
	اس کا فروغ۔	۷۶۷
۴۸۳	بیوہ کے قبضۂ جائداد کی ابتدا	۷۶۸
۴۸۴	بنوگ کا اثر۔	۷۶۹
۴۸۵	بیوہ صرف جداگانہ جائداد	
	پاتی ہے۔	۷۶۹
۴۸۶	بنگالہ مین بحیثیت حصہ دار	
	بیوہ جائداد پاسکتی ہے	۷۷۱
	بیوہ جائداد مکسوبۂ شوہر پاتی	
	ہے۔	۷۷۱
	تقسیم ناقص۔	۷۷۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۸۸	وجوہ توریث بیوہ۔	۷۷۲		اولاد کا حق۔	۷۹۵
	صرف شوہر کی جائداد پاتی ہے۔	۷۷۳	۴۹۹	خلف اکبر۔	۷۹۵
	بیوہ صرف شوہر کی وارث ہے۔	۷۷۴	۵۰۰	توریث خلف اکبر کی نسبت	
	ماسوائے بمبئی کے۔	۷۷۵		مدراس ہائیکورٹ کی رائے۔	۷۹۸
۴۸۹	بہن کے حقوق کی توریث۔	۷۷۷	۵۰۱	قاعدۂ جٹھانسی۔	۸۰۰
	اقوال نسبت بہن کے۔	۷۷۸	۵۰۲	قواعد مجوزہ۔	۸۰۱
۴۹۰	بمبئی میں بہن کا حق قبول کیا جا چکا ہے۔	۷۷۹		غیر صحیح النسب بیٹے۔	۸۰۱
۴۹۱	بنگالہ میں وارث نہیں ہے۔	۷۸۰	۵۰۴	شودر کا غیر صحیح النسب بیٹا۔	۸۰۲
۴۹۲	بروئے قانون بنارس بھی بہن وارث نہیں ہے۔	۷۸۱		کیا مان بالضرور لونڈی ہونی چاہیئے۔	۸۰۲
۴۹۳	فیصلہ جات مخالف۔	۷۸۲	۵۰۵	غلام کے معنی۔	۸۰۴
	پنجاب میں بہن کا حق۔	۷۸۴	۵۰۶	تعلق کیلئے لازم ہے کہ مسلسل ہو	۸۰۵
۴۹۴	حال میں بہن کا حق مدراس میں تسلیم کرلیا گیا۔	۷۸۴	۵۰۷	غیر صحیح النسب بیٹے کا حصہ۔	۸۰۶
۴۹۵	مدراس کے فیصلہ پر مباحثہ	۷۸۶	۵۰۸	جہاں بیوہ بھی ہو۔	۸۰۷
۴۹۶	توریث خواہر پر غور۔	۷۸۹		غیر صحیح النسب شودر کا حصہ۔	۸۰۸
۴۹۷	مدراس کا فیصلۂ مابعد۔	۷۹۱	۵۰۹	ولد الزنا ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں۔	۸۰۹
	اٹھارہواں باب		۵۱۰	کئی بیوائیں۔	۸۱۱
	وراثت		۵۱۱	بیواؤں کا قبضہ۔	۸۱۲
	سلسلۂ توریث	۷۹۳	۵۱۲	اثر بے عصمتی۔	۸۱۳
۴۹۸	سلسلہ توریث کی جانچ۔	۷۹۳	۵۱۳	ازدواج ثانی۔	۸۱۴
	وقت واحد میں بیٹے۔ پوتے پرپوتے جائداد پاتے ہیں۔	۷۹۴		دختر کے حقوق وراثت۔	۸۱۷
				دختر کس حد تک پابند عصمت ہے	۸۱۷
				بیٹی صرف اپنے باپ کی وارث ہوتی ہے بجز بمبئی کے۔	۸۱۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۱۴	بیٹیون مین باہم ترجیح	۸۲۰
	ترجیح بموجب قانون بنگالہ	۸۲۰
	ترجیح بموجب قانون بنارس	۸۲۰
	ترجیح بموجب قانون متھلا۔	۸۲۱
	ترجیح بموجب سمرتی چندرکا۔	۸۲۱
۵۱۵	کئی بیٹیون کا وارث ہونا۔	۸۲۲
۵۱۶	استثنار۔	۸۲۳
۵۱۷	پنجاب مین بیٹیون اور اُن کی اولاد کا محروم ہونا۔	۸۲۳
۵۱۸	بیٹی کے بیٹے کا درجہ۔	۸۲۴
	اُسکے حق کی ابتدار	۸۲۴
	متھلا مین نواسہ کا حق۔	۸۲۵
۵۱۹	نواسہ تمام بیٹیون کے بعد وارث ہوتا ہے۔	۸۲۶
۵۲۰	نواسہ پورا مالک ہے۔	۸۲۷
	نواسہ حق مفوضہ نہین رکھتا۔	۸۲۷
	نواسی۔	۸۲۸
۵۲۱	ترجیح والدین۔	۸۲۸
	سوتیلی مان۔	۸۲۹
	ناقابلیت مادر بوجہ بےعصمتی۔	۸۳۰
۵۲۳	بہائی۔	۸۳۱
	حقیقی بہائی سوتیلے سے پہلے وارث ہوتا ہے	۸۳۱
۵۲۴	استثنائے مفروضۂ بنگالہ۔	
	جہان بہائی غیر منقسم ہون۔	۸۳۲
	غیر منقسم منقسم سے پہلے پاتا ہی۔	۸۳۳
۵۲۵	بھتیجے۔	۸۳۳
	ترجیح حقیقی کو سوتیلے پر۔	۸۳۴
۵۲۶	سب بالرؤس حصہ پاتے ہین۔	۸۳۵
	بھتیجے کوئی معینہ حصہ بلحاظ پیدائش نہین رکھتے۔	۸۳۵
۵۲۷	بھتیجے کا بیٹا۔	۸۳۶
	بہائی کا پوتا بروے قانون بناس خارج ہے۔	۸۳۶
۵۲۸	نسل پدری۔	۸۳۷
	بہن گوتر سپنڈ۔	۸۳۷
۵۲۹	ترجیح دادا و پردادا کی نسل مین	۸۳۷
۵۳۰	سلسلہ توریث سکولیا و سماونک	۸۳۸
	اسلاف کو ترجیح ہی یا اخلاف کو	۸۳۹
۵۳۱	بند ہونے کی حیثیت سے کون مستحق ہین۔	۸۴۰
	بہن کا بیٹا۔	۸۴۰
	بروے متاکشرا بہن کے بیٹے کا حق۔	۸۴۰
	بہن کا بیٹا وارث تسلیم کیا گیا۔	۸۴۲
۵۳۲	اجلاس کامل بنگالہ نے تسلیم کیا۔	۸۴۲
۵۳۳	جوڈیشل کمیٹی کا خیال ہے کہ اب بھی گنجایش بحث ہی۔	۸۴۳
۵۳۴	باپ کی چچا کی بیٹی کا بیٹا۔	۸۴۴
۵۳۵	بروے متاکشرا ترجیح کا انحصار رشتہ تروی پر ہی	۸۴۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	نقشہ بندھوان۔	۸۴۶	
۵۳۶	ترتیب بلحاظ قانون بنگالہ		
	وسلسلۂ ترجیح بنگالہ۔	۸۴۷	
۵۳۷	بھتیجی کے بیٹے کا حق بموجب		
	فیصلہ بنگالہ۔	۸۴۹	
۵۳۸	فیصلۂ مذکور پر بحث۔	۸۵۰	
۵۳۹	بندھو پرسکولیا کی ترجیح۔	۸۵۱	
	قاعدۂ مخالف۔	۸۵۲	
۵۴۰	مان کے بندھو۔	۸۵۳	
۵۴۱	ادخال جنس اناس۔	۸۵۳	
	بیوائین۔	۸۵۴	
	بیٹیان۔	۸۵۵	
	ان مین باہم ترجیح۔	۸۵۵	
	شجرہائے توریث۔	۸۵۶	
۵۴۲	توریث بعد اتحاد ثانی۔	۸۵۶	
۵۴۳	توریث بروئے قانون نبارس۔	۸۵۸	
۵۴۴	وارث بیرونی (اجنبی)	۸۵۹	
	راجہ۔	۸۵۹	
۵۴۵	لاوارثی۔	۸۶۰	
	اسکا اثر۔	۸۶۰	
	لاوارثی صرف سرکار کے		
	لئے ہوتی ہے۔	۸۶۱	
۵۴۶	جائداد تارک الدنیا۔	۸۶۱	

اُنتیسوان باب

	وراثت سے محروم ہونا	۸۶۳
۵۴۷	اصول محرومیت۔	۸۶۳
۵۴۸	نجات برہمار پراسچت۔	۸۶۴
۵۴۹	خارج القوم ہوجانیکی میعاد	
	اب برطرف کردیگئی۔	۸۶۶
۵۵۰	کن نقائص کو بالضرور	
	پیدائشی سمجھنا چاہیئے۔	۸۶۷
	ضعیف العقلی	۸۶۸
	کون امور پیدائشی ہونا	
	ضرور ہین۔	۸۶۸
۵۵۱	جذام۔	۸۶۹
۵۵۲	لنگڑا ہونا۔	۸۷۰
	کسی عضو کا نہونا۔	۸۷۰
۵۵۳	فحش۔ (بدکاری)	۸۷۲
	فریب۔	۸۷۳
۵۵۴	ناقابلیت صرف ذاتی ہے۔	۸۷۴
۵۵۵	دوسرا وارث بوجہ ناقابلیت	
	وارث اول وارث ہوجاتا ہے۔	۸۷۴
	پسر پیدا شدہ ملعد	۸۷۵
۵۵۶	رفع ناقابلیت۔	۸۷۵
	ازالۂ ناقابلیت	۸۷۶
۵۵۷	اختلاف فیصلہ جات بمبئی۔	۸۷۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	فیصلہ مدراس۔	۸۷۸	
۵۵۸	مقدمات مذکور پر مباحثہ	۸۷۹	
۵۵۹	سلسلہ مذہبی مین داخل ہونا۔	۸۷۹	
	بیسوان باب		
	عورت کی حقیت	۸۸۱	
	اُس جایداد مین جو مرد		
	سے وراثتاً ملی ہو		
۵۶۰	استری دہن کے معنی۔	۸۸۱	
۵۶۱	قیود نسبت اُس جایداد کے		
	جو وراثتاً ملی ہو۔	۸۸۲	
	حین حیاتی جایداد	۸۸۲	
۵۶۲	جایداد آخر مرد مالک کے		
	ورثار پر عود کرتی ہے۔	۸۸۲	
۵۶۳	انتقال کی نسبت اختیار محدود	۸۸۳	
۵۶۴	بیٹی کی حقیت۔	۸۸۵	
۵۶۵	قیدین تمام ورثار اناث سے		
	متعلق ہین۔	۸۸۶	
۵۶۶	بروئے متاکشرا استثنا فرض کیا گیا ہی	۸۸۶	
	تعریف متاکشرا نسبت		
	استری دہن۔	۸۸۷	
	کوئی اصطلاحی معنی نہین ہین۔	۸۸۸	
۵۶۷	مخالف رایین۔	۸۹۰	
	بیاون سے قاعدہ متاکشرا متعلق نہین ہوسکتا۔	۸۹۱	
۵۶۸	بیٹی۔		۸۹۳
۵۶۹	متاکشرا عورت بھی بنسبت جایداد		
	جایداد حاصل کردہ بجنس اناث۔		۸۹۴
۵۷۰	مقدمہ دیلو کنور بائی۔		۸۹۵
۵۷۱	بہنون کے حقوق۔		۸۹۸
	بہنون کے نسبت کہا گیا		
	ہے کہ قطعی طور پر جایداد		
	پاتی ہین۔		۸۹۸
۵۷۲	نتیجہ۔		۸۹۹
۵۷۳	اُس جایداد کی توریث جو		
	عورت وارث کو قطعی حیثیت سے		
	ملی ہو۔		۹۰۱
۵۷۴	توریث بلحاظ میوکہہ۔		۹۰۲
۵۷۵	توریث بلحاظ متاکشرا۔		۹۰۲
۵۷۶	جایداد جو تقسیم پہلی ہو۔		۹۰۳
۵۷۷	عند التقسیم بیوہ مان کی حقیت		۹۰۵
الف ۵۷۷	عورتون کی حقیت جب شوہر نے		
	تقسیم کی ہو۔		۹۰۶
۵۷۸	زوجہ کا اختیار نسبت		
	انتقال۔		۹۰۶
۵۷۹	پورا اختیار تمتع۔		۹۰۸
	عورت بمنزلہ اُمین نہین ہی۔		۹۰۹
۵۸۰	اس پس انداز مین اسکی		
	حقیت جو آخر قابض ذی کیا ہو۔		۹۰۹
	ذخیرہ مین اسکا حصہ۔		۹۰۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	جو قابض آخر نے		۹۰۹	حسبع کیا ہو۔	
	جو باہیں فوت و حوالگی جسبع		۹۱۰	ہوا ہو۔	
۵۸۱	خود پیدا کردہ۔	۵۸۹	۹۱۱	اُس کا اختیار نسبت	۹۲۱
	اُس کا اختیار نسبت			اس ذخیرہ کے جو	۹۲۳
	اُسنے خود پیدا کیا ہو۔	۵۹۰	۹۱۱	وہ جائداد اضافی جو خاص	۹۲۴
	اپنے لئے اُسنے محفوظ کی ہو	۵۹۱	۹۱۲	نقدیات۔	۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۹
			۹۱۳	مقدمہ اسری دست	۹۲۷
۵۸۲	نام ہنس تی۔	۵۹۲	۹۱۳	بقایائے معطلہ۔	۹۳۰
۵۸۳	صریحی اختیار انتقال۔	۵۹۳	۹۱۵	توصیہ یا عطیہ۔	۹۳۰
۵۸۴	منتظم کی حالت اور ہے	۵۹۴	۹۱۵	مقاصد مذہبی۔	۹۳۲
۵۸۵	خیرات۔	۵۹۵	۹۱۶	قرضہ جات شوہر۔	۹۳۳
۵۸۶	قرضہ جات جس مین	۵۹۶	۹۱۶	تمادی عارض ہو۔	۹۳۵
۵۸۷	گزارہ۔	۵۹۷	۹۱۸	ضرورت۔	۹۳۶
۵۸۸	اسکے افعال اُسکی زندگی تک صحیح ہین۔	۵۹۹	۹۱۸		۹۳۶
			۹۱۸		۹۳۸
			۹۲۰		۹۳۸
			۹۲۰		۹۴۰
			۹۲۰		۹۴۰
		۶۰۰			۹۴۱
				مالگزاری سرکار۔	
				جائداد بیع کر سکتی ہے۔	
				جائداد شوہری بیوہ کے ذاتی	
				نرخ پر پابند نہین ہے۔	
				ورثار کی رضامندی۔	
				کسکی رضامندی ضرور ہے۔	
				وارث آیندہ۔	
				بثبوت رضامندی۔	
				بار ثبوت۔	
				اثر اجرائ ڈگری نسبت	
				قرضہ عورات۔	
				بحیثیت قائم مقام جائداد۔	
				جائداد متوفی دیندار	
				ہوتی ہے۔	
				بیوہ کا اختیار نسبت	
				مکسوبات ذاتی۔	
				اختیار بیوہ نسبت جائداد	
				منقولہ۔	
				چارۂ کار بمقابلہ افعال	
				عورت وارث۔	
				کون لوگ دعوی کر سکتے ہین۔	
				کس امر کے لئے نالش	
				کر سکتے ہین۔	
				بربادی سے روکنا۔	
				ترک حق۔	

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶۰۱	نالشات استقراریہ۔	۹۴۲	۶۰۸	استری دہن۔	۹۵۱
۶۰۲	قانون دادرسی خاص۔	۹۴۳	۶۰۹	اس جائداد کی ابتدا اور اُس کا نشو نما۔	۹۵۲
۶۰۳	نالشات تنسیخ تبنیت۔	۹۴۴			
۶۰۴	نالشات تنسیخ انتقالات۔	۹۴۵	۶۱۰	دولہن کی قیمت۔	۹۵۳
۶۰۵	اثر ڈگری استقراریہ۔	۹۴۷	۶۱۱	استری دہن کی نسبت قدیم اقوال۔	۹۵۴
۶۰۶	مقتضائے نصفت نسبت تنسیخ افعال بیوہ	۹۴۸	۶۱۲	لوازم استری دہن (خصائص)	۹۵۵
۶۰۷	انفکاک رہن۔	۹۴۹		سلکا۔	۹۵۵
	گیارھواں باب	۹۵۱	۶۱۳	یوتک۔ ابوتک۔	۹۵۶
	عورت کی حقیت اُس جائداد میں جو مرد سے وراثتاً نہ ملی ہو	۹۵۱		سدویک۔	۹۵۷
			۶۱۴	اختیار انتقال	۹۵۸
				تمت	

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست اسماء غیر تقن مقدمہ

الف

اس فہرست مین جو حوالہ جات دیے گئی ہین وہ کتاب ہذا کی فقرون کے ہین اور ایسے لفاظ مثلاً سری۔ راجہ۔ رانی۔ مہاراجہ۔ مہارانی۔ بابو۔ اس فہرست مین ترک کر دیے گئے ہین۔

آبادی بنام آسا ۴۲۰
آبالدی بنام مسماۃ لکھی مونی ۴۱۷
آباچاری بنام رام چندریا ۱۶۷ و ۳۵۷
اباچندرا بنام پیاری ۲۶۹ و ۲۷۱ و ۲۷۳-
آبائی چرن بنام کالی پرشاد- ۶۰۲-
ابیلک رائے بنام ر. بی رائے- ۳۲۴-
ابوالحسین بنام رگھوناتھ- ۳۶۳-
ابراہیم بنام ابراہیم ۴۹ و ۵۰ و ۵۴ و ۵۶ و ۷
اچل رام بنام اودی پرتاب ۴۹۹ و ۵۰۱
ادی رانی بنام شوننے ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۲
ادی بائی بنام کرشن داس- ۴۱۱ و ۴۱۷
ادی دیو بنام ڈوکرن ۴۵۴ و ۵۹۹
اڈمنسٹریٹر جنرل مدراس بنام انت چاری ۸۷ و ۹۰
اڈمنسٹریٹر جنرل بنگال بنام ابکار- ۳۸۸-
ادری شپا بنام گوروشیدپا- ۴۲۸-
ادورمونی بنام چودری- ۲۵۲- و ۲۸۶
ایڈوکیٹ جنرل بنام فاطمہ- ۳۹۹-
اودی اپا بنام رودروا- ۱۳- و ۵۲۲ و ۵۵۳-

آغا حاجی بنام جگت- ۲۸۰
اگر بلس- ۱۹۳-
احمد بائی- بنام- قاسم بائی- ۵۵ و ۲۶۱
اجے- بنام- گرداری- ۳۲۵
احبب سنگھ- بنام- بجائی- ۳۴۱
اجودہیا- بنام- کاشی گیر- ۲۵۱ و ۲۶۸
اجودہیا- بنام- کاشی- ۳۱۸
اجودہیا بخش بنام مسماۃ رکمی کنور ۳۵۰ و ۳۹۰
اکی چندر- بنام- کالاپور حاجی- ۹۷-
اکوبادا بنام سکرام ۵۹۶-
اکورا- بنام- بوریبنی- ۵۱۲ و ۵۲۳-
الگ اپا بنام رام سامی- ۲۰۱-
المی- بنام- کومو- ۳۸۰-
النگ منجوری بنام سونامونی- ۳۵۴ و ۳۹۰
النگ منجری بنام فقیر چند- ۱۲۰ و ۱۴۳
الدمونی بنام گوکل مونی- ۵۲۲-
الی میلو- بنام- رنگا سامی- ۴۴۲
الی میل آل بنام- اوناچلم- ۱۹۲- و ۴۳۵-
اللہ دیئی بنام- سری ناتھ- ۲۷۶-
الوک سندری بنام حورد- ۴۰۴-
الک مونی بنام بنی اد ہوپ- ۵۹۶-
الور بنام- رام سامی- ۱۴۲-
آلی ہال آل بنام ونکٹو دین- ۴۲۸-
امنجی- بنام- منچہیر ارد- ۳۰۳-
امباؤ- بنام- رتن- ۴۸۸-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابیکا - بنام - سک منی - ۴۵۴ -

امینہ - بنام - راوما بینوڈ - ۵۴۶ -

امیر سنگھ بنام معظم - ۲۷۴ -

امیر تمن - بنام - کیت رامائن ۱۰۳ -

امیر الدولہ - بنام - ناتوری - ۳۵۰ -

امجد علی - بنام - مونی رام - ۵۸۹ -

اماکنو - بنام - اپو - ۴۰۹ و ۴۱۴

امنور بنام ماردن - ۵۹۹ -

امرت بنام لکھنی زاین - ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۶ و ۴۶۸ و ۴۷۱ و ۴۹۴ و ۵۳۱ و ۵۳۲ -

امرت بنام ترمبک - ۲۸۳

انند بنام - کورٹ آف وارڈس ۶۹۹

انند بنام پران کشو - ۴۴۲ و ۴۴۵ -

انت بی بی - بنام - نونت لعل ۴۷۲ و ۴۸۸

انند راو - بنام گنیش - ۱۴۷

انند وائن - بنام - دیوراج جین - ۲۰۱

انت - بنام - راما بائی - ۵۵۰

انت بالاچاری بنام وامودر - ۴۵۴

انتیا - بنام - سیوترامّا - ۴۱۵

انت - بنام ناگا متو - ۳۵۰ و ۳۹۵

انت بنام - میکن ٹاسش - ۴۵۰ -

اینڈرو - بنام جوکم - ۳۹۵ -

انا بنام - سبو بلی ردّی - ۱۷۶ -

انودا - بنام - کالی کمار - ۲۷۴ -

انت موہن - بنام - لیمپ - ۲۶۶ -

انودا بگی بنام - بہاگوتی - ۳۲۴ -

انتما - بنام - کاوری - ۲۱۷ -

انند رائے بنام - کالی پرشاد - ۳۱۳ -

انند چندر - بنام - نیلو منی - ۵۸۱ -

انت چند - بنام - کشن - ۳۴۸ -

انت چندر - بنام - تیتو رام - ۴۹۱ -

ایضاً - بنام - کورٹ آف وارڈس ۶۰۳ -

" - بنام دہی راج - ۵۱ و ۳۱۴

انند موئی بنام مہند - ۵۸۹ -

انندی - بنام - کہیرو - ۴۵۴ و ۴۸۵ -

انند موئی - بنام بوئی کنت ناتھ - ۳۹۸ -

" - بنام - شیپ چندر ۱۰۰

اپاجی - بنام گنگا بائی - ۴۰۸ و ۴۱۱

اپاجی بابوجی - بنام کیشو شام راؤ - ۳۱۴ -

اپاجی نرہو - بنام - رام چندر - ۴۳۲ -

اپاپلے - بنام رنگا پلے - ۴۵۴ -

اپاسامی - بنام - ناگپا - ۳۹۸

اپاؤ اپتر - بنام - رام سوہیین - ۱۴۶ -

اردی شیر - بنام - ہیرا بائی - ۳۹۲

ارموگم - بنام - سبا بتی - ۳۲۴ -

ارناچلم - بنام - ایاسامی - ۱۲۰ و ۱۳۵ و ۳۷۱ -

آرموگا - بنام - رام سامی - ۳۱۹ -

آرموگم - بنام - امّی امّل - ۳۸۶ - و ۳۸۸

ارناچلا - بنام - مونی شامی - ۲۸۶ -

" - بنام - وتیالنگا - ۲۷۴ -

ارن وادی بنام - کپ پتم تل - ۱۱۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اردو - بنام - جگرناتھ - ۳۹۷ -

اصغر - بنام - دل روس - ۳۹۷ -

آشم ملا بنام - کالی کنکر - ۴۲۷ -

آشوتوس - بنام - درگا چرن - ۳۷۸ و ۳۸۷

آشوتوس - بنام - لکی سونی - ۴۱۷ -

اسار پرشوتم - بنام - رتن بائی - ۱۰۷

انگریزی خبرل - بنام - بروڈی - ۳۹۹

انت کماری بنام - چندر - ۵۱۴

انجونا داس - بنام - پرلاد چندر ۸۱ الف

آلک بنام آلک - ۳۶۰

امرتو تعل بنام راجی گنت ۵۱۵ و ۵۱۹ و ۶۰۵

ایابتی - بنام راج کشن - ۴۸۸ -

ایمارام - بنام - مادھو راو - ۱۴۳ -

ایاڈو - بنام - تیلاداچھی - ۱۵۵ و ۱۶۳

امپرس - بنام - اومی - ۸۹ -

ایش چند - بنام - ایشور چند - ۳۵۴ - و ۳۶۹

ایش چندر - بنام - نند نومی - ۱۹۷

ایش چندر - بنام - نند کمار - ۲۷۱ و ۲۷۴ و ۳۲۹

ایشن کشور - بنام - ارش چندر - ۹۴ و ۱۶۶

اچارام - بنام - پرمانند - ۳۷۹

الاتا - بنام - نارائن - ۴۱۴

الیاس - بنام - آگنڈ - ۵۲۰

امام باوڑی - بنام - کملیش دری - ۴۰۳

اندر کنور - بنام - للتا پرشاد - ۴۸۹

اندر دیو نراین - بنام - تلسی نارائن - ۲۷۵ و ۳۱۱

اندرن - بنام - رام سوامی - ۲ و ۵۰۴ -

اندرانی - بنام - سروپ - ۲۷۴ -

اندرانی - بنام - بہاری لعل ۱۴۲ -

ایشان - بنام - بخش علی - ۵۹۶ -

ایشری سنگھ - بنام - بلدیو سنگھ - ۴۹۹ -

اسمعیل - بنام - فدایت - ۵۱ . . .

ایسری دت بنام ہنس بتی - ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۶۰۳

ایسری سنگھ - بنام - گنگا - ۴۲

ایشر چندر - بنام - راس بہاری - ۱۴۴

ایشر چندر - بنام - راگھوب - ۱۹۷

ایشر چندر - بنام - رانی داسی - ۵۵۱

ایاگاری - بنام - شیشما - ۴۱۳

اپاؤ - بنام - سنگن - ۵۶۵

اوبائی - بنام - پنچانن - ۴۰۱ و ۴۰۳

اوبائی چندر - بنام - پیاری ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۳

اوبائی چرن بنام گوبند چندر ۲۶۷ -

اوبائی چرن - بنام - تری لوچن - ۴۰۳ -

اوبنیشوری - بنام - کشن - ۴۶ -

اجودھیا - بنام - رام سرن - ۳۱۸ -

امرت - بنام - الکھی نارائن - ۴۵۹ و ۴۶۰

اندی کندرن بنام - اروناچلا - ۱۴۵ -

اودوی - بنام دہن سونی - ۶۰۴

مقدمہ اودے چرن - ۵۳۷

اومن دت - بنام - کنہیا - ۱۲۳ و ۱۸۶ و ۱۸۷

مقدمہ زمینداری ارکا - ۴۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوریا کنور - بنام - راجو نائی - ۵۲۷

اوسل منی - بنام - سنگورمنی - ۵۹۹

اوبندر لال - بنام - برجہا موہنی - ۱۳۸

اودی رام بنام رانو - ۲۸ و ۴۸ و ۳۰۶ و ۳۲۹ و ۳۳۵ و ۳۸۰ و ۳۸۸ -

اودی رام - بنام - سنکا بائی - ۴۱۱

اودی - بنام - جادب لال - ۳۱۴ و ۳۴۷ و ۴۲۵

اگر چند - بنام - مہادیا سومنا - ۳۶۱

اوجاگیر - بنام - پتیم - ۳۱۶ -

اجی - بنام - ہاتی - ۵۲ -

اوما بائی - بنام - باؤ - ۵۵۰ -

اوما دی بنام - گوکل انند - ۱۲۳ و ۱۳۰ و ۱۴۴ - الف و ۱۴۴ ب و ۵۱۴ -

اوما مہیشور - بنام - سنگارا پرمال - ۳۰۰ -

اوما سندری بنام دوار کا ناتھہ ۲۶۴ و ۴۲۶

اوما سندری بنام سرود بینی ۱۰۷

اوما شنکر - بنام - کالی کومل - ۱۵۴

امید - بنام - اودوی - ۴۷۲

اومان پرشاد - بنام - گندھرب سنگھ ۴۲ و ۴۰۱

امبا شنکر - بنام - تمجا رام - ۳۹۳

امید - بنام ناگنداس - ۹۰

امرت ناتھہ - بنام - گوری ناتھہ ۴۹ و ۱۲۵ و ۲۶۵

امرت - بنام - کلیانداس - ۳۷۰ و ۵۳۰

انودا - بنام - ارسکن - ۲۷۴ -

انوپورنا - بنام - گنگا - ۲۸۰ و ۳۰۴ -

اُنپدر - بنام - نانڈا - ۴۸۸ -

اپندر لال بنام رانی پرسنو موئی - ۱۳۳ و ۱۳۸

اپندر نارائن بنام - گوپی ناتھہ - ۲۶۷ و ۴۵۱ و ۶۰۳

امپا کوچیئن - بنام - بہولا رام - ۸۵

اپورو - بنام - لالہ بندجی - ۲۸۶ و ۲۹۴

اشرف - بنام - برجبشری - ۴۳۵ و ۵۸۶

ایشونت راؤ بنام کاشی بائی - ۴۱۴

ب

باباجی - بنام - باگرتی بائی - ۱۲۳

باباجی - بنام کاشی بائی ۴۵۴

باباجی - بنام - کرشناجی - ۳۲۱

باباجی - بنام واسدیو - ۳۲۹

بابو - بنام - تمآ - ۳۱۰ و ۳۳۲

بابو ولد بنام بہیکاجی - ۶۰۵

بچا جا - بنام - جگموہن ۶۲۲

بچھے بی - بنام - لکھمی - ۴۴ و ۳۹۱

بچے راجو - بنام - ونکٹ اپٹرو - ۵۶۷

بڑا - بنام - اسا بائی - ۴۲۸

بڈل - بنام - چترواری ۲۶۷

بائی گنگا - بنام - بائی شیوکنور - ۱۲۳

بائی رتن - بنام - لالہ منوہر - ۸۹

بائی رلیت بنام - بچن - ۸۱ و ۹۱

بائی - بنام لکھمی داس - ۴۱۱ -

بائی شیو - بنام رتن جی - ۸۹ و ۱۹۱

بائی امرت - بنام - بائی کوشل - ۴۸۸ -

بہار علی - بنام - سوکپا - ۱۹۶

بائی امرت بنام - بائی مانک ۴۸۸

بائی دیا - بنام ننہہ گوبندیال - ۴۰۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بائی دیوکنور۔ بنام۔ امرت رام۔ ۳۸۰ و ۵۳۰

بائی دیوکوری۔ بنام۔ سن کھہ رام۔ ۴۲۳

بائی جمنا۔ بنام۔ بیس نگر۔ ۵۹۸

بائی جمنا۔ بنام بائی جدیو۔ ۴۱۱

بائی کیسر۔ بنام بائی گنگا۔ ۱۹۶

بائی محوشحال بنام لکشمی منا۔ ۳۵۳

بائی منو بائی بنام دوسا مڑاجی ۳۵۳۰ و ۳۶۵

بائی می گوری بنام۔ نارائن داس۔ ۳۵۷

بائی نیچا۔ بنام۔ نورتن داس۔ ۲۵۸

بائی نربدا بنام۔ بھگونت رائے۔ ۵۷۴ و ۶۲۴

بائی سورج۔ بنام۔ دلیپت رام۔ ۳۶۱

بیجناتھہ۔ بنام۔ مہابیر۔ ۵۱۹

بیجن بنام برج بہوکن۔ ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۵۸۹ و ۵۹۵

بلیر کرشنا۔ بنام۔ لکشمنا۔ ۳۰۷

بیسنی بنام روپ سنگھ۔ ۳۰۷

باجی۔ بنام پانڈورنگ۔ ۳۳۴

بکو بائی۔ بنام۔ نیچائی۔ ۵۱۳ و ۵۱۴

بالاجی۔ بنام۔ گوپال۔ ۲۷۴

بنام رام چندرا۔ ۱۶۲

بال کشن بنام چنتامنی ۲۶۷

بلارامی بنام پیرا۔ ۱۵۹ و ۱۹۰۔ الف۔

بلبھدر۔ بنام بشیشر۔ ۳۰۶

بال گوبند بنام رام کمار۔ ۵۹۹

بال گوبند بنام پرتاب۔ ۵۵۰

بال گوبند۔ بنام۔ لال بہادر۔ ۵۵۴

بلناتھہ۔ بنام۔ لچھمن داس۔ ۳۶۳

بال کرشن بنام سوتری بائی ۴۶۸ و ۴۵۴ و ۴۵۶ و ۵۰۹

بال کرشن بنام لکشمن۔ ۲۸ و ۵۲۱

بلبھب۔ بنام سندر۔ ۳۲۹

بالوجی۔ بنام۔ ونکیا۔ ۳۳۴

بلونت راؤ بنام بیابائی ۱۲۰

بما سندری۔ بنام راج کشٹو۔ ۴۶۳ و ۴۹۱

بما۔ بنام۔ انند۔ ۴۵۸

بما۔ بنام۔ ما سندری ۵۹۹

بما۔ بنام۔ کرشن چندر۔ ۳۶۳

بما۔ بنام پدومنی۔ ۴۱۵

بامن داس بنام۔ مسماۃ تاریخی۔ ۱۰۷ و ۱۸۱

بنارسی داس بنام۔ مہارانی کنور۔ ۲۷۴

بینی پرشاد بنام منشی سید۔ ۱۰۰ و ۱۴۴

بینک ہندوستان بنام پریم چند۔ ۳۵۳

بنو۔ بنام۔ کاشی رام۔ ۲۶۷

بینی مادہو۔ بنام۔ جگدمبا۔ ۵۲۶

بپن۔ بنام۔ گنگی۔ ۴۰۸

بابوجی۔ بنام۔ پانڈورنگ۔ ۵۵۷

بابوجی۔ بنام ستیا بھابائی۔ ۳۶۲

بس امل بنام۔ مہراج سنگھ۔ ۲۸۷

بس دیو بنام گوپال۔ ۱۵۰

بشمبھر ایا بنام شیونگیا۔ ۹۴ و ۱۲۰

بسو۔ بنام۔ بسو۔ ۹۷

بسو۔ بنام۔ کشن۔ ۳۹۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بسوکنور بنام ہری داس - ۲۸۶ -

بسونت راؤ - بنام - منتپا - ۵۱ -

بھوانی - بنام - امبابی - ۱۶۶ -

بیابی - بنام - بالاونکیش - ۱۰۷ و ۱۱۸ -

بی بی متہرا - ۳۶۷ -

بیچو نعل - بنام - ولی اللہ ۲۷۴ -

بیچپر - بنام - لکھمی - ۶۸۸ -

بہاری لعل - بنام - اندرامنی - ۱۴۲ -

بہاری لعل - بنام - مادھولعل - ۵۹۱ -

بہاری - بنام - مادھو - ۶۰۴ -

بہیمولا - بنام - موہن - ۶۱۹ -

بہپن بہاری - بنام - برج ناتھہ - ۱۸۰ -

بہپن بہاری - بنام - لعل موہن - ۴۴۲ -

بیرسفرڈ - بنام - رام سُبّا - ۳۱۵ -

برجبیری - بنام - رام کنی - ۵۰۹

بروگا - بنام - نبوکشن - ۴۵۸

بی بی نعمت - بنام - فضل حسین - ۴۰۱

بی بی صولت النسار بنام - رابرڈسنوی - ۱۹۶

بیرتاب بنام - مہاراجہ راجیندر - ۳۴۷ و ۵۱ و ۲۶۲ و ۳۱۰ و ۳۱۵ و ۳۱۸ و ۳۸۰

بہاپا پرشاد بنام - سکریٹری آف اسٹیٹ - ۱۹۷ -

بہگادتی - بنام - کنہیالعل - ۳۸۸ و ۴۱۹ و ۴۲۳

بھاگوت رماّ - بنام - پمنّا - ۵۸۸

بھاگوت پرشاد بنام گرج کنور - ۲۷۹ و ۲۸۹ و ۲۹۲ و ۲۹۹ و ۳۲۴ -

بھاگوتی بنام چودھری بھولاناتھہ - ۵۳۹ و ۵۸۱ و ۵۸۴

بھاگوتی بنام - چودھری - ۳۸۸ -

بھاگرتی بائی بنام کنوجیراؤ - ۲۸ و ۵۷۰

بھاگرتی بائی - بنام - راوہابائی - ۱۲۳ -

بھاگرتی بائی - بنام - بیا ۴۹۰ -

بھگواندداس بنام - راج مل - ۴۴ و ۱۰۷ و ۱۱۸ -

بھگونت سنگھ بنام کلو - ۵۴۹ -

بھیرو - بنام - پرمیشری - ۳۵۳ -

بھلاتہانا - بنام - پربھو - ۹۵ -

بھلوراے - بنام - جھکورائے - ۳۶۳

بھونی - بنام - مہاراج سنگھ - ۸۰ و ۵۰۳

بھرمن گوڑہ - بنام - رُدرپ گوڑا - ۵۶۷ و ۵۷۰

بھاسکر بھاسکاجی - بنام - نارورگھوناتھہ - ۱۲۲

بھاسکر - بنام - نارورگھوناتھہ - ۱۰۷

بھاسکر ترمبک بنام - مہادیورام جی - ۱۳۶ و ۱۳۸ و ۵۶۷ و ۵۷۱ و ۵۷۳ و ۶۸۸ و ۶۲۷ -

بھوباباجی - بنام - گوپالا - ۵۸۷ -

بھونا ناجی - بنام - سندربائی - ۴۷ و ۵۱ و ۴۸۱ و ۵۱۳

بھوانما - بنام - رام سامی - ۴۲۵ -

بھوانی - بنام - مہتاب - ۵۱۱ -

بھیکم - بنام - پورا - ۴۲۳ -

بی منّا - بنام - تیپا - ۱۶۷

بھل داس - بنام - چنی لعل - ۲۴۵ -

بھوبنی - بنام - تیرپورچرن - ۱۹۶

بھابھاسندری - بنام - ایشورچندر - ۳۵۹

بھولائی - بنام - کالائی - ۶۰۲ -

بھولاناتھہ - بنام - اجودھیا - ۲۶۵ و ۲۶۶ -

بھولاناتھہ - بنام - مسماۃ سبرا - ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھولا ناتھ - بنام راکل داس - ۵۳۲

بھوبل - بنام - راجندر - ۴۰۷

بوانیل بنام مسماۃ - تارا مونی - ۳۴۷-

بھوانی چرن - بنام رام کنہتہ - ۳۴۷ و ۳۵۳ و ۳۶۹ و ۴۴۹ و ۴۵۰

بھوانی چرن - بنام پورن - ۴۰۴-

بھونا - بنام - روپ کشور - ۳۲۴

بھون موہی بنام رام کشور - ۱۰۲ و ۱۰۴ و ۱۰۴ - الف - ۱۲۹۹ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۸۱ و ۲۷۵ و ۳۸۲ و ۳۸۴ و ۳۸۸ و ۵۵۶-

بھوبن بنام - ارش - ۳۶۵ و ۳۸۲-

بھوبن - بنام - مدن موہن - ۶۱۵-

بھوبن الیشوری بنام گوری داس - ۵۴۸-

بھوبن مائی - بنام - رام کشور - ۴۲۴-

بھوبن لیسوری - بنام - نیل کومل - ۱۷۹

بھگوان - بنام - اپوچ - ۴۰۳-

بھگوان - بنام - بندو - ۴۱۷-

بھگوان دین - بنام - مینا بائی - ۳۲۹ و ۳۰۹ و ۵۱۰ و ۵۶۷ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۶۹۸-

بھوجنگ راؤ بنام مالوجی راؤ - ۴۷ و ۴۹۹-

بھوجن - بنام - گیا - ۵۴۹-

بھوپال رام بنام - لچھنا کنور - ۵۹۲-

بھوپندر نارائن بنام - نیم چند - ۱۹۶

بھوانی بنام - سولگ نا - ۵۹۱-

بھیا رام - بنام - بھیا اگر - ۱۷۱ و ۴۷۳ و ۴۹۸-

بھیرو بی - بنام توپ کشن - ۴۸۸ و ۵۲۲ و ۵۶۷

بھیرو چند - بنام - رسومنی - ۴۴۷-

بھیرو پرشاد - بنام بسبسٹو - ۳۲۹ و ۳۳۰-

بھیرب چندر - بنام - کالی کشور - ۱۵۰-

بھیرب - بنام گوگا رام - ۲۷۴-

بی بی سلیمان - بنام - عبدالعزیز - ۱۹۷

بی بی سہودرا - بنام - رائے جنگ - ۵۸۸

بیدو موکہی - بنام - ایچا موئی - ۵۲۶

بجیا - بنام - شاما - ۱۰۷

بجیا دیبیا - بنام - مسماۃ لال پورنا - ۵۱۶-

بچیا - بنام - انپورنا - ۵۶۷-

بیکا - بنام - لچھمن - ۳۲۴-

بیکن - بنام - پاروتی - ۳۶۰

بیلاس متی - بنام شیوپرشاد - ۳۶۵

بیلاسو - بنام - دینا ناتھ - ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹

بیمولا - بنام - دنگو - ۵۱۴-

بندا - بنام - کونسلیا - ۹۱-

بندو بنام - بوئی - ۶۰۰-

بندو - بنام - پیاری - ۴۰۱-

بینودے - بنام - پوردان - ۵۱۴

برجن کنور - بنام - لچھمی نرائن - ۵۹۸-

برج - بنام - بلگریو - ۴۰۵-

برج موہن لعل - بنام - رگوراپرکاش - ۱۹۱-

بشمبر - بنام - سدا شیب - ۳۲۰ و ۳۲۱-

بشن چند - بنام - سیدنادر - ۳۹۷-

بشن پرکاش بنام - بابا - ۳۱۸-

بشن پیاری - بنام - سوگند - ۱۱ و ۵۲۲

بشیشر - بنام - سیتل - ۲۶۳-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بشنا تہہ - بنام - چندر - ۳۶۰

بشنا تہہ سنگھ - بنام - رامچرن - ۴۸

بشنو بہاری - بنام - لالہ بیجا تہہ - ۶۰۴ -

بشنو بنام - رادھا سندر - ۵۷۷ و ۶۱۱ و ۶۲۳ -

بسوا ناتہہ - بنام - کلکٹر میمن سنگھ - ۲۷۴ -

بسوا ناتہہ - بنام - کانتو منی - ۵۷۹

بشیشر - بنام - سیتل - ۲۶۳ -

بشیشر - بنام بچیشر - ۲۶۷ - و ۲۹۶ و ۳۲۴ و ۴۰۱ -

بشیشر - بنام - جگیشور - ۵۹۶ سو ۳۶۰ -

بشیشر بنام - رام جوئی - ۵۸۱ -

بسونا تہہ بنام - درگا پرشاد - ۱۹۲ -

بودنگ ٹن - ۱۶۸ و ۱۶۹

بدہ سنگھ بنام - گنیش - ۲۶۵ و ۲۶۷ و ۴۰۲ -

بودہ نرائن بنام - امراؤ - ۴۴۳ و ۵۵۰ و ۵۵۵ -

بودہ راؤ بنام - نرسنگ راؤ - ۴۲۸ -

بوگ راز بنام ٹانجور و نکٹ راؤ - ۳۷۷ -

بومکنا تہہ - بنام - رام کشور - ۱۹۶

بومکند - بنام - کہتیر پال - ۵۷۶

بوڈن بنام - مساۃ نطیفن - ۳۶۰ -

بولو گم - بنام سوار نم - ۲۵۸ -

بولچند - بنام - جانکی - ۹۰ -

بولوکا - بنام - کمار امی - ۴۲۸ -

برائیکن بیری بنام - برائیکن بیری - ۴۰۵

بہچھا - بنام - پانا - ۶۲۲

برہما ویرپا - بنام - دنکما ۳۷۰ و ۴۰۹

برج کشور - بنام - رادھا گوبند - ۴۶۴ -

برہمامائی بنام - جگیس - ۳۵۴ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸

برہمامائی بنام کشٹو موہن - ۶۰۵ -

برج بہوکن جی - بنام - گوکل ساہوجی - ۱۰۷ و ۱۳۰

برجندر بنام - جانکی کنور - ۲۶۲ -

برجندر بنام - جانکی - ۶۱۶ -

برج موہن - بنام - رام رنسنگھ - ۶۰۴ -

برہمو بنام رام دولو - ۴۰۴ -

برندا بنام پیاری - ۶۰ -

برندیان - بنام - چندر کرموکر - ۱۸۱ (لف) و ۹۰ -

برندیونا - بنام - رادھا منی - ۸۰ و ۵۰۴

برہمو - بنام - انند - ۶۰۵

برجو - بنام - گوری - ۵۲۶ -

برجو - بنام - سری ناتہہ بوس - ۵۲۶ و ۵۳۶ و ۶۰۳ و ۶۰۵ -

برو جو کشوری - بنام سری ناتہہ بوش - ۶۹۹ -

برجو موہن بنام ہرو لعل - ۳۹۹ -

برجو ناتہہ بنام - کیلاس - ۴۰۳ -

برجو سندری - بنام - لچھمی کنواری - ۳۹۵ و ۳۹۷

برو ٹن بنام پگوش - ۳۸۸ -

بچی رامیا بنام - جگپتی - ۵۹۸ -

بدری لعل بنام گنٹی - ۲۷۹ و ۳۲۴

بہنس بنام لالہ بہوری - ۴۰۲ -

بکشن - بنام دولہن - ۱۹۶ و ۳۲۱ -

بلا قیداس بنام کیشو لعل - ۵۰۹ و ۵۱۵ و ۵۷۰ -

بلدیو بنام شام لعل - ۳۱۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلب کانتھہ - بنام کشن پری - ۱۲۹ و ۱۴۲

بلی مور - بنام - ونٹر - ۱۶۹ -

بنگشی - بنام - شیو دیشٹ - ۲۷۴ -

بنسی لال - بنام - شیخ اولاد - ۲۳۷ -

بنواری - بنام - مدن - ۳۱۷ -

بوریک - بنام - گردھاری - ۳۱۹ -

برہان - بنام - پنچو - ۵۲۵ -

برتو - بنام - رام پرمیشر - ۳۲۴ -

بسنت - بنام - کنتل - ۴۱۴ -

بزرم - بنام - مسماۃ منتورا - ۱۹۷ -

بہاری - بنام - پنٹنا - ۳۳۲ -

بیجناتھہ - بنام - رام دین - ۳۳۹ -

بیجناتھہ - بنام - گوپل من - ۴۵ -

بانگنتہ - بنام - گوبلا - ۴۰۳

بانگنتہ - بنام - گریش چندر - ۶۰۴ -

بٹس - بنام - لچھمن سنگھ - ۱۲۵

بھگوتی - بنام چودھری بہولاناتھہ - ۱۸۰

پ

پارامنی - بنام - دیونارائن - ۱۰۱ و ۱۲۰ و ۱۸۰

پیاری - بنام - مسماۃ ہرسنبی - ۱۰۰ و ۱۰۷ -

پدارت - بنام - راجہ رام - ۳۳۸

پدمکر و نایک - بنام - مہادیو کرشنا - ۱۹۷ -

پدمانی - بنام - جگدمبا - ۴۵۲

پدماوتی کا مقدمہ ۵۲

پہالاد - بنام - لچھمن بتی - ۴۵۱ -

پاگلی - بنام - شیو نرائن - ۹۱ -

پاکھنڈو - بنام - مانکی - ۹۱ -

پالانی ویلپا - بنام - منارنا - ۳۱۱ و ۳۳۲

پالانی اپا - بنام - ارموگم - ۴۰۱ -

پنچپن دائن - بنام - نیلا کاندین - ۴۲۸ -

پنچکوڑی - بنام - چمسولال - ۳۹۹ -

پانڈیا ملاور بنام پونی ملاور - ۸۵ و ۵۰۴ و ۵۰۸

پانڈورنگ بنام - بہاسکر - ۳۲۹ -

پارم - بنام - لالجی - ۴۰۴ -

پارن چندر - بنام - کرنا موئی - ۱۹۶

پاراسر - بنام - رنگ راجہ - ۱۱۱ و ۱۱۴ و ۱۱۷ و ۵۲۷

پرسرام - بنام - سرجیت - ۲۷۵

پارتی - بنام - سندر - ۱۲۳

پریش منی - بنام - دیناناتھہ - ۵۵۰ و ۵۵۶

پریاسوامی - بنام - سلوکی تیوار - ۳۰۴ و ۳۲۴

پرچیت - بنام - ظالم - ۳۱۶ -

پرمیا - بنام - سوند - ۳۶۲ -

پریمشر داس - بنام - بیلا - ۱۷۹ -

پرما - بنام - ولایودا - ۲۷۴

پارتی - بنام - بہیکو - ۵۱۱ -

پارتی - بنام - کمارن - ۴۰۸

پارتی - بنام - ترلائی - ۴۵۲ و ۵۰۷ -

پٹیل وندراون بنام منی لال - ۱۰۰ و ۱۱۶ و ۱۱۸ و ۱۶۸ و ۱۷۷

پٹیل ہری - بنام حکم چند - ۳۲۶ - و ۳۲۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پٹنی مل - بنام - رائے منوہر - ۴۵۲ و ۴۸۷ -

پاتریوی - بنام - اودی ملاّ - ۴۵۲ -

پالیم ویلو - بنام - پالیم سریا - ۲۵۹ و ۳۱۰

پدامتو - بنام - اپوراؤ - ۴۸۸ -

پدامتولتی - بنام - این تمارپڈی - ۱۴۸ و ۳۳۲ -

پدارامیا - بنام - نگری - ۴۹۹ -

پدرو بنام - ڈامنگو - ۲۶۷ -

پرکس - بنام - موسلی - ۳۵۴ -

پدیا - بنام - رام لنگا - ۲۲۰ و ۳۳۲

پیت کنور - بنام - حیتپر - ۳۹۹ -

پرلاد سین - بنام - بابو بدھو - ۳۵۹ -

پریاسوامی - بنام - پریاسوامی - ۳۹۱ و ۴۲۶ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۸۷ و ۴۹۹ -

پیرماگونڈن بنام - تروملا - ۵۸۸ -

پرکاش چندر بنام - دہن منی - ۱۴۲ و ۱۴۵

پرمال ناگکن - بنام - پوٹی امّال - ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۵

پرمیشور - بنام - پدمانند - ۳۶۵ -

پرشاد - بنام - مہیشری - ۵۰۳

پرتاب - بنام - چتپال سنگھ - ۳۲۰

پرتاب - بنام - سہجاؤ - ۳۳۸

پرتاب نارائن - بنام - ترلوکی ناتھ - ۶۰۵

پرونائر - بنام - ایپن - ۲۲۰ -

پشمبر - بنام - ہریش چندر - ۴۵۱ -

پتاچی چٹی - بنام - سنگلی ویرا - ۲۸۷ و ۲۹۵ و ۲۹۶ - الف

پھولباش کنور بنام لال جگدیشر - ۲۷۴ و ۳۳۷ و ۳۴۳ و ۵۹۶

پھولباش کنور بنام - لالہ جگدیشر - ۲۷۴ و ۳۳۹ -

پھولچند بنام - راگھوبنس - ۳۴۴ و ۵۸۹ و ۶۰۶

پھکر - بنام - رنجیت - ۵۶۷ -

پھولچند بنام - مان سنگھ - ۲۸۶ -

پچودین - بنام - سوب این - ۱۲۹ -

پلاری سٹی - بنام - رامالکشمی - ۱۴۸ -

پرتی سنگھ - بنام - شیو - ۴۶ -

پرتی سنگھ - بنام رانی راجکنور - ۴۱۵ و ۴۱۷ -

پرتی پال - بنام - جواہر سنگھ - ۲۶۲

یتیم - بنام اوجاگر - ۲۵۱

پلاتامون - بنام - اسٹیپل - ۴۰۵ -

پولی - بنام - نورتم - ۵۱۴

پومبنی لاتھ کنا مودہ بنام اپونسبی لادہ کمیٹیت - ۲۲۰ -

پوپنا - بنام - پاپودنیگار - ۲۸۰ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۳۱۰ و ۳۲۰ و ۳۲۲ -

پوناسامی - بنام - دوراسامی - ۵۶ -

پوناسامی - بنام - تاتا - ۳۳۲ -

پونجی - بنام - پران کنور - ۵۷۰ -

پودتی - بنام - پرومال - ۴۳۲ -

پرادہ متولتی بنام - تمارپڈی - ۳۸۴ -

پراگ داس - بنام - ہری کشن - ۵۸۸

پران جیون داس بنام - دیوکنور بائی - ۵۲۵ و ۵۶۷ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۹۸ -

پران جیون بنام - ریوا - ۵۱۳ -

پران کشن - بنام - مسماۃ بہاگوتی - ۶۲۷

پران کشن - بنام متہرا موہن - ۴۵۶ -

پران کشن بنام - نوین مونی - ۶۱۵ و ۶۲۷

پران کشن - بنام - بسو نمبر - ۳۶۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پران کشن بھاگیرتی - ۲۶۱ و ۲۶۷

پران ناتھ - بنام - کالی شنکر - ۳۴۸ -

پران ناتھ بنام - سیورت - ۴۶۳ و ۴۶۷

پران ناتھ بنام راجہ گوبند - ۴۵۸

پران پتی - بنام - مسماۃ پورو - ۶۰۴

پران پتی - بنام - لالہ فتح - ۶۰۱

پران ولبھ - بنام - دیوکشٹن - ۱۵۹ و ۲۸۰

پرتاب نارائن بنام - کورٹ آف وارڈ - ۳۱۱ و ۳۱۱

پران کشن - بنام - ستوسندری - ۴۳۹

پریم چند - بنام - ہلاس چند - ۴۱۲

پرتی سنگھ - بنام - کورٹ آف وارڈ - ۴۶ و ۵۲۵

پرموتو بنام - رادھیگا - ۳۸۱ و ۳۸۸ و ۳۹۵

پرسنو - بنام - بربوسا ۴۲۰ -

پرسنو موئی - بنام - رام سندر - ۱۸۰

پرسنو - بنام - گلاب - ۳۹۷ -

پرسنو - بنام - تارکھ ناتھ - ۳۸۸ و ۶۱۷

پرسنو - بنام - ترپورا - ۶۰۴ -

پوتیرا - بنام - دامودھر ۵۸۴ -

پدوکماری - بنام - جگت کشور - ۶۴ و ۱۰۴ و ۱۵۴ و ۱۷۴

پدمنی - بنام - دوارکا ناتھ - ۵۸۰ و ۵۸۱

پدماکماری - بنام - کورٹ آف وارڈ - ۱۰۴ و ۱۵۳

پدمنابھا بنام - منا - ۴۱۴ -

پدماوتی - بنام - بابو دولار - ۴۸۵ -

پلن - بنام - رام لنگا - ۴۰۶ -

پنچاون ملک بنام - سیب چند - ۴۵۲ -

پنچانند - بنام - لال شان - ۵۲۵ و ۵۶۷ -

پنچ منی - بنام - ٹرای لکو - ۳۸۸ -

پورن دیئی - بنام - جے نرائن - ۵۸۶ -

پوری کیت - بنام - راوناکشن - ۴۰۴ -

پرمانند - بنام - اوماکانت - ۱۰۳

پرمیشور - بنام - مسماۃ گلبی - ۳۲۱

پرشد - بنام - ہنومان - ۲۸۶ و ۳۲۴ و ۴۳۷

پرتاب بہادر - بنام - تلک ہاری - ۲۶۴ -

پٹن وٹل تین - بنام - پٹن وٹل ساگون - ۴۰۸ -

ت

تالیور - بنام - پھول دن - ۴۴۷ -

تالا پرگڑا - بنام - کرادڑی - ۳۷۲ -

تمی رازو - بنام - پنتی نا - ۹۵ -

تانڈورایا - بنام - دیلی - ۳۲۰ و ۳۲۳ -

تانڈورایا - بنام - پدم - ۵۴۲ -

تاراچند - بنام - نوبن چندر - ۳۸۸ -

تاراچند - بنام - ریب رام - ۵۱ و ۲۵۲ و ۲۶۹ و ۳۰۱ و ۳۱۸ و ۵۰۹

تارامنی - بنام - موتی - ۵۰۸ و ۵۲

تارامونی بنام کرپامولی - ۱۵۳ و ۱۵۵

تاراسندری - بنام - کلکٹر میمن سنگھ - ۳۶۰ -

تارسدری بنام - اوجل - ۴۰۲ -

تاراچرن - بنام - سریش چندر - ۱۰۴

تارامنی - بنام - شب ناتھ - ۴۰۱ -

تارانا لکھن بنام - نانا لکشمن - ۵۲ و ۳۱۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تارنی چرن - بنام - مسماۃ - داسی - ۳۴۷

تارنی چرن بنام - والٹسن - ۱۹۷ -

تارنی چرن - بنام - سرودا سندری - ۱۴۵

تارک چندر - بنام - ہرو شنکر - ۱۴۸

تارک چندر - بنام - جوڈیشر - ۲۶۶

تارک ناتھ - بنام - پرسنو - ۳۸۸

تامینا - بنام - پرومال ۳۱۸ -

تین کوڑی - بنام - دینا ناتھ - ۱۵۴ و ۳۷۰

تیہارپا - بنام - سندر جین - ۳۹۹ -

تیج چند - بنام - سری کانت گھوس - ۳۶۵

تیج پرتاب - بنام - چمپا کلی - ۴۵۴ -

تیمکل - بنام - سیال - ۱۹۶ -

تیرا ماتھ بنام - لکشمی - ۳۹۸ -

تنگم پلے - بنام - سوپا پلے - ۴۳۴ و ۴۳۵ -

تنگنی - بنام - رامامدلی - ۱۴۲

تائی - بنام - سنگنی - ۲۲۰ -

تائل - بنام - وینکٹ رائین - ۱۰۴

تلوک چند بنام - جیت مل - ۴۰۶ -

تیلوک - بنام - رام لکھی - ۵۲۴ -

تمپا - بنام - مہالنگا - ۲۱۸ و ۴۷۶ -

تمپا - بنام - پرمیشری اما - ۴۱۱ -

تمی ریڈی بنام - اچا - ۴۸۷ -

تمونی - بنام نیورن - ۵۱۷ -

ترامنگل - بنام - رلاسامی - ۵۵۰ -

تلجارام - بنام - میان - ۳۶۲

تلجارام - بنام - نرہی رام - ۳۷۹ -

ترکم جی - بنام - مسماۃ لارو - ۸۹ و ۵۱۲ -

ترمبک - بنام - نارائن - ۲۷۴ و ۴۵۲ -

ترمبک بالکشن راؤ بنام - نارائن - ۲۸۷ و ۲۹۹ -

ترمبک پوری - بنام - گنگا بائی - ۳۹۸

تکارام - بنام - گنا جی - ۶۱۵

تکارام - بنام - رام چندر - ۳۳۵ -

تلجارام - بنام - متہرا داس - ۵۶۷ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۵۳ و ۵۷۲ و ۵۹۸ -

تلسی رام - بنام - بہاری لال - ۱۰۱ -

ٹ

ٹہاکر - بنام - رائے بالک رام - ۸۰ و ۵۶۷ و ۵۹۷ -

ٹھکرو بنام گنگا پرشاد - ۴۰۱ -

ٹائیگور - بنام - ٹائیگور - ۳۵۰ و ۳۵۳ و ۳۶۵ و ۳۶۷ و ۳۶۹ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۸ و ۳۹۵ و ۳۹۸ و ۴۱۷ و ۴۲۴ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۵۵۶ و ۵۵۸ -

ٹیلک - بنام - تاماچرن - ۵۵۹ -

ٹیلک - بنام - رام جس ۲۷۴

ٹکائیت - بنام - لکائینی - ۴۲۸ و ۴۸۷ -

ٹکائیت کالی - بنام - انند رائے - ۳۱۸ -

ٹیلک - بنام - مدن - ۵۸۹ -

ٹینٹ - بنام - ٹینٹ - ۴۰۵ -

ٹھکرائین - بنام - موہن - ۸۹ و ۴۹۶ و ۵۳۱

ٹہاکر جیت ناتھ - بنام - کورٹ آف وارڈ - ۱۷۴ و ۵۱۸

ٹہاکر کرپال ناتھ - بنام - گورنمنٹ - ۳۱۴ و ۳۵۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹہاکرامراؤ - بنام - ٹہاکرانی مہتاب کنور ۱۲۹ و ۱۴۳
ٹہاکر دریاؤ - بنام ٹہاکر دیبی - ۴۴۶ -
ٹہاکر شیئر - بنام - ٹہکرائن - ۲۶۲ -
ٹہکو - بنام - راما - ۱۰۵
ٹہکرائن - بنام - گورنمنٹ - ۲۶۲ و ۴۰۲ -
مقدمہ ٹپرا (دیکھئے نیل کشٹو دیب بنام بیر چندر)
ٹاڈ - بنام - کنامود - ۲۶۸ -
ٹورٹ - بنام - تاراپرسنو - ۴۳۹
مقدمہ ٹرانکور (دیکھئے رام سامی این بنام بہاگتی امّل)
ٹنڈن - بنام - پوک نارائن - ۴۰۲ -

ج

جعفر - بنام - حاجی - ۳۹۸ -
جادو - بنام - سماۃ رانی - ۳۱۶
جادو - بنام - کرم بنیی - ۲۷۴
جدو منی - بنام - گنگا دہر - ۲۶۱ و ۲۶۴
جادو - بنام - سندرلینڈ - ۲۷۴ -
جادو منی - بنام - کہتر موہن - ۴۱۷ -
جاگا بائی - بنام - وج بہوکنداس - ۲۹۹ -
جگدمبا - بنام - دکینا موہن - ۱۵۰
جگدمبا - بنام - کاما چما - ۵۶۵
جگناتھ - بنام - بدیانند - ۵۴۶
جگناتھ پرشاد - بنام سیتارام - ۳۰۶
جگت نارائن - بنام شیوداس - ۴۷۶ و ۴۹۳
جگموہنی - بنام - نیل منی - ۳۹۷ -
جگرناتھ - بنام - پرشاد سورما - ۳۹۸ -
جگجیوندداس - بنام - امداد - ۳۱۳ -
جگناد - بنام - کونڈا - ۳۲۸ -
جی بوسی - بنام - چہتر - ۳۹۹
جیرام - بنام - موسن دہی - ۹۹ و ۱۰۲
جیرام - بنام - آتمارام - ۴۵۲ -
جیرام بابا جاسیٹہ - بنام - جوما کنڈیا - ۲۹۶ -
جیرام بابا جاسیٹہ بنام - رودوبائی - ۳۵۴
جلال الدولہ - بنام - صمصام الدولہ - ۲۷۴ -
جلی دہر - بنام - رام لال - ۳۲۹ -
جیمس - بنام لارڈ ونفرڈ - ۳۵۴ - الف
جمعیت رام - بنام - بائی جمنا - ۵۱۹ و ۵۶۷ و ۵۹۸
جمعیت رام - بنام پربہوداس - ۳۰۴ -
جمنا - بنام - مچل - ۴۲۴
جمنابائی - بنام - کہیم جی - ۵۱۴
جمنابائی - بنام - رائے چند - ۱۳۱ و ۱۷۱ و ۱۷۴
جمنا - بنام - مدن - ۲۷۷ و ۲۸۰
جانکی - بنام - بکھوری - ۲۷۵ و ۳۱۱
جانکی بائی - بنام - سندر ۲۸ و ۵۷۰
جانکی دیبی - بنام - سداشیو - ۱۰۱
جانکی - بنام - نندرام - ۲۵۱ و ۴۰۹
جانوکی - بنام - گوپال - ۱۳۱ و ۱۳۸ و ۳۹۸ -
جانوکی - بنام - کشٹو - ۲۶۷ -
جانوکی ناتھ بنام - مہیور ناتھ - ۴۳۸ و ۴۴۲ و ۵۱۰
مقدمہ جائداد جارمن - ۳۸۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیبو واکنور - بنام - شیوپرشاد - ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۴۸۷ و ۵۱۹

جٹھا نایک - بنام و نیکٹپا - ۵۹۶ -

جادوب چندر - بنام بنودیہاری - ۴۵۱ و ۵۲۴ -

جواہر - بنام - گیان - ۲۵۱ -

جیمیم - بنام - رامناتھہ - ۴۴۵ -

جیون - بنام - مسماۃ سونا - ۳۸۸ و ۶۱۳ و ۶۱۷ -

جیولال سنگھہ - بنام - گنگاپرشاد - ۳۲۴ -

جتی - بنام - مسماۃ شیو - ۴۸۸ -

جیون - بنام - شاہ کبیرالدین - ۳۹۵

جیبو - بنام - خوب لال - ۴۴۲ -

جوالا - بنام - کانتاپرشاد - ۵۹۹ -

ججوئی امبا - بنام - کامکشی - ۵۰۹ و ۵۱۰

جیون - بنام - رام گوبند - ۳۳۷ -

جیون داس - بنام - فرامجی - ۳۶۲ و ۳۶۵

جیوانی - بنام - جیو - ۱۲۳ -

جیوی - بنام - رام جی - ۴۱۷ -

جودوناتھہ - بنام - برجوناتھہ - ۴۳۹ -

جوگدماکنور - بنام - سکرٹری آف اسٹیٹ - ۴۸۸ -

جوگندردیب - بنام - فتندرو - ۸۰ و ۱۴۶

جگندرناتھہ - بنام - جگوبندہو - ۴۵۲ -

جگندرناتھہ - بنام - ستیانند - ۵۰۸ -

جگندرناتھہ - بنام - نوبن چندر - ۲۷۴ -

جوگندرنندنی - بنام - ہری داس - ۹۱

جوگی سنگھہ - بنام - بہاری سنگھہ - ۱۹۷

جوگ مورت - بنام - سیتل پرشاد - ۴۹۲

جوگل کشور - بنام - شب سہائے - ۴۳۰ و ۴۳۲ -

جوہرابی بی - بنام - استری گوپال - ۳۰۸ -

جوہرابی بی - بنام - سری گوپال - ۳۰۸ و ۴۲۲ -

جوگل - بنام - کالی - ۲۸۱

جوتندر - بنام - جوگل - ۵۹۷

جواہر - بنام - مسماۃ کیلاسو - ۵۳۱

جوالا - بنام - دہرم - ۵۴ -

جوئی چندر - بنام - بہیرب - ۱۰۳

جی چندرو - بنام - بہیرب چندرو - ۱۵۳

جی دیب سورما - بنام - ہرو پتی - ۳۹۸

جے نارائن - بنام - گریش چندر - ۴۵۴ -

جن سونی - بنام - سبوسندری - ۱۳۲ و ۱۳۸ و ۱۴۲

جی مورت - بنام - بلدیو - ۶۰۰ -

جوئی تارا - بنام - رام ہری - ۴۲۴ -

جوڈا - بنام - جوڈا - ۳۹۵ -

جدوناتھہ - بنام بشوناتھہ - ۴۳۷ و ۴۳۸ -

جدوناتھہ - بنام بسنت کمار - ۸۰ و ۶۱۲ و ۶۱۵ و ۶۲۰ و ۶۲۵ و ۶۲۶ -

جگدیب - بنام - دیندیال - ۲۹۰ و ۲۹۶ الف و ۳۰۲ و ۳۰۹

جگجیون - بنام - یوشنکر - ۳۹۳ و ۵۴۲ و ۵۸۶ -

جگموہن - بنام - سرودھا موئی - ۴۳۹ -

جگرناتھہ - بنام - اودی رانی - ۴۲۰ -

جگیشر - بنام رودرو - ۳۹۷ -

جگدمبا - بنام - ہرن - ۲۷۴

جگموہن - بنام - نیمو - ۳۴۷ -

جگموہن - بنام - سام کمار - ۴۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگرناتھہ - بنام - دوبو - ۳۲۰-

جگت موہنی - بنام مسماۃ سکی موہنی - ۳۹۵ و ۳۹۹ -

جگ موہن داس - بنام منگلداس - ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۶۳ و ۲۶۹ و ۳۱۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱

جنگل کشور - بنام - جوتندرو - ۲۹۶ و ۵۹۶ -

جلیشر - بنام - اگرراسے - ۴۹۳ -

جمنا - بنام بجاسندری - ۱۰۰ و ۱۴۶ و ۵۹۹ و ۶۰۳ و ۶۰۵ -

جنارڈین - بنام - نوین چندر - ۴۶ -

جنگی لال - بنام - شام لال ۱۹۷ -

جسونت - بنام - دولی - ۱۸۸

جسودا - بنام - لالہ نیتا - ۱۹۲

جیو - بنام - جاکی - ۳۱۸ -

جے کنور - بنام - بہکاری - ۵۵۳ -

جے منی - بنام - رام جوئی - ۴۸۸ و ۵۲۵

چ

چلاکنڈا - بنام - رتناچلم - ۵۲ و ۲۶۲

چلیل کنڈو تا بنام - چٹھو - ۲۲۰ -

چمیلی - بنام - رام پرشاد - ۳۳۷ -

چندرا - بنام - گنگا - ۳۲۴ -

چندرا - بنام گجرابائی - ۱۷۲ و ۱۷۶ -

چندرابھاگابائی بنام کاشی ناتھہ - ۴۱۱ و ۴۱۷ -

چندراملا - بنام - کمتاملا - ۱۴۳ -

چندو - بنام - رامن - ۴۰۸ -

چندو - بنام - سبّا - ۵۴۷ -

چندواسیکرو ڈو بنام - برہمنا - ۹۸ -

چرن چندر - بنام - نوبہوسندری - ۵۱۴ و ۵۵۰

چودھری اوجاگر - بنام - چودھری یتیم - ۳۱۶ -

چاپلن - بنام - چاپلن - ۴۰۵ -

چترہیرج - بنام - دہرم سی - ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۳۱۰

چکوٹی - بنام - پکی - ۴۰۸ -

چیلی کنی - بنام - سروننی - ۴۵۸ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۵۳۲ -

چلمّا - بنام سبمّا - ۳۵۳

چلاپاپی - بنام - چلاکوٹی - ۱۹۰ الف

چلاپرومال - بنام ویرایرومال - ۲۵۹ -

چلے اتل - بنام - موتیال اتل - ۲۵۴ -

چمن ٹٹی - بنام - متین - ۳۹۷ -

چندربان - بنام - جنگورام - ۵۰۴

چنگل ریڈی - بنام - وینکٹ ریڈی - ۱۹۷

چنیّا - بنام - چلمنا - ۲۸۳

چنوی رپّا بنام - پٹیّا - ۴۰۵ و ۴۰۷ -

چٹی کلّم پرسنا - بنام چٹی کلّم مدو - ۱۲۹

چٹی کلّم - بنام - راجہ رنگ سامی - ۱۹۶ و ۵۸۷

چیت نارائن - بنام - بنواری - ۲۷۴

چھبیلا - بنام - جدوبائی - ۴۵۴

چیدمبرم - بنام - گوری - ۴۵۴

چمناجی - بنام - ڈِنکار - ۵۸۷

چنناگونڈن بنام - کمارا - ۱۳۲ و ۱۳۵ و ۱۳۸ -

چنناگیا - بنام - پدانا گیا - ۱۲۴

چنناراما کرشنا - بنام - میاچی - ۱۵۴ -

چنناسبناسی بنام سورپا - ۴۵۳ -

چنگمرتی (دیکھئے راگنا دو بنام بزور کشور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنا اماں - بنام - پیگرای - ۵۲-
چنا پل - بنام - چوکن - ۳۳۱
چنیا - بنام - گورنا تم - ۳۲۰ و ۵۸۷
چنیا - بنام - پیرومال - ۳۱۱-
چنتا سامی - بنام - کوٹر - ۴۹۳-
چنتا من راو - بنام - کاشی ناتھ - ۲۷۹-
چنتا من راو - بنام - مورو لکشمن - ۳۸۸-
چنتا من راو - بنام - شیورام - ۳۶۱ و ۳۶۲-
چنکور گھونا تھ - بنام - جانکی - ۱۲۰ و ۱۸۰
چکا لنگا - بنام - ایا - ۳۷۷-
چکتل - بنام - سورتی - ۱۳۵-
چندور - بنام - نرسما - ۵۵۳-
چنی - بنام - پرسنو - ۲۶۹-
چنی لعل - بنام - جبو - ۳۷۰ و ۵۸۶-
چھوٹی - بنام - چنو - ۴۹۶-
چھوٹی لعل - بنام - چنو لعل - ۳۹ و ۵۶۸ و ۶۲۷-
چھوٹی رام - بنام - نارائن داس - ۳۲۰-
چودھرانی - بنام - تاریتی - ۴۰۱-
چودھری بھولا ناتھ - بنام - مسماۃ بھاگاوتی - ۵۸۱
چودھری چنتا من بنام مسماۃ نولکھو - ۵۱ و ۲۵۵ و ۲۸۵
چودھری چتر سال - بنام - گورنمنٹ - ۱۹۶-
چودھری پدم - بنام کوراؤدی - ۱۰۱ و ۱۰۳ و ۱۸۳-
چودھری - بنام - ہنومان - ۱۸۶ و ۱۸۷-
چودھری - بنام - رسو مرئی - ۵۸۶
چکن - بنام - پورن - ۲۶۸ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۵

چندی - بنام - کمناٹن - ۲۷۴
چندر - بنام - دوارکا ناتھ ۶۰۳
چندر - بنام - ہرنبس سہائے - ۳۳۷ و ۴۰۳
چندر ناتھ - بنام - بیرب چندر - ۳۶۳ و ۳۶۴
چندر ناتھ - بنام - کسٹو - ۴۰۱-
چندی چرن - بنام - سدیشوری ۳۸۶-
چندرابلی - بنام - بروڈی - ۵۷۹ و ۵۸۱-
چندراک منی - بنام - رام رتن ۴۰۲-
چندرو - بنام - نوبین چندر - ۴۶-
چوتریا بنام - صاحب پرولاد ۴۰- و ۴۳۴-
چرمن - بنام - بالی - ۳۶۳ - و ۳۶۵-
چتر - بنام - بیکو - ۳۴۰-
چتر سین کا تقدیمہ - ۳۹۸-
مقدمہ چندرابلی (دیہی بھوبن ۰۰۰ بنام رام کشور)

ح

مقدمہ حاجی مصطفےٰ - ۳۶۷
حیدر علی - بنام - تصدق ۳۸۸
حاجی عبدل - بنام - منشی امیر - ۳۹۰
مقدمہ وصیت نامہ حاجی اسمٰعیل - ۵۵
حکیم - بنام - بجائی - ۴۰۳-
حکیم خان - بنام گل خان - ۵۴
حسن علی - بنام - ناگل - ۱۲۴
حسین بی بی - بنام - حسین شریف - ۳۹۸-

خ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خداہائی - بنام - بہادر - ۵۲۱

مقدمہ خواجہ - ۰ ۰ ۰ ۴۷ و ۵۵

خوشحال - بنام - بھگوان متی - ۹۱

خورشیدجی بنام - پستن جی - ۳۵۳

خوشحال چند - بنام - بائی منی - ۸۱ و ۸۱ - الف

خوشحال چند - بنام - مہادیو گیری - ۳۹۵ و ۳۹۷

خوشحالی - بنام - رانی - ۵۱۲

خواہش - بنام - سبرجو - ۱۹۱

خوشحال - بنام - رادھانا تھہ - ۲۶۰ و ۲۶۴

د

دیبو مصر - بنام - سری نواس - ۳۹۸

دیبی چرن - بنام - رادھا چرن - ۸۶

دادا جی - بنام - رکھا بائی - ۹۱ و ۴۱۴

داجی - بنام - وٹھل - ۲۷۴ و ۴۵۲ و ۵۵۲

دگائی دیبی بنام - متر انا تھہ - ۳۶۶

دگمبری - بنام - تارا منی ۱۲۵

دلیپ - بنام - گپت - ۵۰۵

دلپت نورتم - بنام - بھگوان - ۵۷۰ و ۵۷۴ و ۵۷۶

دلسکھہ رام - بنام - للو بھائی - ۴۲۲

دھودر - بنام - پرمانند اس - ۵۹۰ و ۶۱۵

دھودر - بنام - سیناجی - ۴۳۵ و ۴۳۷

دھودر - بنام - برجو - ۳۲۵

دھودر - بنام - موتی کانتھہ ۶۰۴

دانا شاہ بنام - اسمعیل شاہ - ۳۶۵

دانو بنام دربو - ۵۱۴

دنکری - بنام - ملاپوری - ۶۱۶

درسو - بنام - بکرماجیت ۲۸۶

داسری - بنام - داسری - ۴۵۲

داس مرسنر - بنام - کونس - ۳۹۵

داٹی پارسی - بنام - داٹی بانگرو - ۵۰۴ و ۵۰۵

دیبی دیال - بنام - ہرر سنگھہ ۱۲۰ و ۱۳۸

دبندر - بنام - برجندر - ۴۴

دبندر - بنام - برجندر کمار - ۳۴۷

دیبی دت - بنام - سولبو درا - ۱۹۶

دیبی پرشاد - بنام - ٹھاکر دیال - ۲۴۶ و ۲۵۰

دیب ناتھہ - بنام - گداور - ۴۰۰

دینیدیال - بنام - جگدیپ ۲۹۰ و ۲۹۶ و ۲۹۶ - الف و ۳۲۴ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۸ و ۳۴۰ و ۳۴۲ و ۴۴۲

دیپ چند - بنام - ہرو یال - ۵۹۱

دیبو دیبیا - بنام - گوبند و دیب - ۱۱

دیبو - بنام - گوری شنکر - ۱۸۸

دل روس - بنام - نواب سعید - ۳۹۷

دینو ناتھہ - بنام - ہری نارائن - ۲۶۶

دیو بائی - بنام - ون بائی - ۳۸۹

دیو بنسی - بنام - دوارکا ناتھہ - ۴۳۵

دیو پرشاد - بنام - لجو - ۵۶۸

دیوکی - بنام - سکھہ دیو - ۵۱۳ و ۵۲۲

دیوکشن - بنام - بدھ پرکاش ۵۵۰ و ۵۵۴ و ۵۵۶

دیوتاری - بنام - دھودر - ۳۲۰

دیو منتی - بنام دوارکا ناتھہ - ۴۳۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیوا - بنام - رام منوہر - ۳۲۴ -

دیوراج - بنام - دینا گگا - ۳۸۷ -

دیوو - بنام - دجی ۴۷۶ -

دیواکر - بنام - نارو ۲۷۴ -

دیاناتھہ - بنام - مُنتور - ۴۶۵ و ۵۳۹ -

دھرفیل - بنام - گرو ۳۹۹ -

دھجی بہت بنام - دھراج رام - ۱۹۷

دھرم چند - بنام - جانکی - ۴۲۱

دھرنی کانتہ - بنام - کستوکماری - ۴۰۱

دھرما دھبو - بنام رام کرشنا - ۱۲۳ و ۱۳۰ و ۱۴۴ - ب

دھرما داس - بنام - نسترنی - ۳۶۶ -

دیپ ناتھہ - بنام - گوبند سرن - ۵۲۰

دونڈو - بنام - بال کشنا - ۵۷۸

دونڈو - بنام گنگا بائی - ۴۹۰ و ۵۶۷

دونڈو گر و بنام - گنگا بائی - ۲۸ -

دویو - بنام - جیوی - ۳۷۰

دنوپ داری - بنام - گپنت - ۲۵۶ - و ۲۵۹ -

دربہگہ - بنام - کمار - ۲۹۶ (الف)

دھرم داس پانڈی بنام سماۃ سامامندری - ۱۷۱ و ۲۶۵ و ۴۳۸

دیال چند - بنام - کشوری - ۳۶۹

دگمبر - بنام - موتی لعل - ۴۶۷ و ۵۲۷ و ۵۳۹

دنکر سیتارام - بنام - گنیش - ۱۱۸ و ۱۷۷

دیناناتھہ - بنام - اولک مُنی - ۳۶۰ -

دنیش چندر - بنام - غلام مصطفیٰ - ۱۹۷

دینو منی - بنام غیرت اللہ - ۳۶۰

دینو بندھو - بنام - دینو ناتھہ - ۲۷۴ -

دیوی دراسی لنگم - بنام - الاترتی - ۹۰ -

دیو - بنام - گپنت - ۵۲۰ -

دیو - بنام - رابرٹس - ۴۰۵ -

دنڈی - بنام - سنت رام ۳۶۲ -

دوبو مائی - بنام - شاما چرن - ۱۷۶ -

دولر چند - بنام - لالہ چھبیل - ۳۲۴ -

درگا - بنام - جنپا - ۲۷۴

درگا - بنام - سماۃ پیجو - ۶۱۳

درگا - بنام - پورن ۵۹۸

درگا بی بی - بنام - جانکی - ۴۶۳ -

درگا چرن - بنام - رام نارائن - ۱۹۶

درگا پرشاد - بنام - کیشو پرشاد - ۱۹۶

درگا پرشاد - بنام - کندن - ۴۴ و ۴۵ ۴

درگا سندری - بنام - گوری پرشاد - ۱۸۱ -

درگا سندری - بنام سرندر کیشور - ۹۷ و ۱۶۸

دوراسامی - بنام - رام اتل - ۵۱۴ -

درگا پرشاد - بنام - کیشو پرشاد - ۱۹۷ و ۳۰۱

درپتی - بنام - ہردن - ۲۶۴

دوراسامی - بنام - اترا اترا - ۳۲۴

دوسا بائی - بنام - اشوری داس - ۳۶۵

دولت کنور - بنام - برمادیو - ۵۱۵ و ۵۱۶

دولت رام - بنام - مہر چند - ۲۹۳ - و ۳۰۸

دکا رام - بنام - لچھمن - ۵۹۶

دکنا - بنام - راس بہاری - ۱۰۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وندیا - بنام چن رسپا - ۳۶۱ و ۳۶۳

وینشور - بنام دیوشنکر - ۵۳۶ -

وینیت سنگھ - بنام - شوبدرا - ۱۹۶

دربھنگہ - بنام - کمار - ۲۹۵ (الف) و ۵۵۱ و ۵۹۶

درگا - بنام - چنچل - ۳۹۸ -

درگا پرشاد بنام - نوارش - ۳۴۵ -

درگوپال - بنام - روپن - ۱۸۶ و ۱۹۱ -

ورما - بنام - کمارا - ۳۴۳ و ۳۱۷ و ۳۷۶

وت زاین بنام - اجیت - ۴۷۳

دوارکا ناتھ بنام - گوپی ناتھ ۲۷۵

دوارکا ناتھ - بنام - دینو بندھو - ۵۵۰ و ۵۵۵

دوارکا ناتھ - بنام - مہندر ناتھ - ۵۵۰ و ۵۵۵

دوارکا ناتھ بنام - تاراپرشنو - ۲۷۴ -

دیامنی - بنام - برندابن - ۲۷۷ و ۲۸۰

دیامنی - بنام - راس بہاری - ۱۰۷ و ۱۴۲

دیارام - بنام - بای امبا - ۸۹

ولب - بنام - منو - ۱۲۹ و ۱۲۸

ڈ

ڈیوبنر - بنام - اوٹی - ۴۰۵

ڈاسن کا مقدمہ ۳۵۴

ڈانزل - بنام - کھیدر ناتھ - ۳۶۶ و ۴۰۰

ڈگلس - بنام - کلکٹر بنارس - ۵۸۹

ڈیوک آف بڈفرڈ بنام کوک - ۴۰۵ -

ڈگڈیل کا مقدمہ - ۳۵۰

ر

روپنا - بنام - راے استی - ۳۳۷

رولیت - بنام - مادھوجی - ۸۱

رابتی - بنام - سیب چندر - ۳۸۸ و ۵۸۰ و ۵۸۴

راکل داس بنام - بندھو - ۴۰۳ -

رادھا - بنام - بشیشر - ۶۱۳ و ۶۱۵ -

رادھا بہرن - بنام - کرپا - ۱۷۴ و ۲۶۷ و ۴۵۲ -

رادھاکشن - بنام - بچا من - ۳۲۴

رادھاموہن - بنام - رامداس - ۶۰۰

رادھا پیاری بنام - درگا مونی - ۴۹۲

رادھا پرشاد - بنام - یوسف - ۲۷۴

رادھا شیئن - بنام - جیرام - ۵۹۲

رادھا بائی - بنام - انند راؤ ۳۱۳

رادھا بائی بنام - چناجی - ۳۹۹

رادھا بائی - بنام - گنیش ۳۸۸

رادھا بائی - بنام - نانا راؤ ۲۵۳ -

رادھا بلب - بنام - جگت چندر ۳۹۷

رادھا بلب ٹاگور بنام - گوپی موہن ٹاگور - ۳۹۴ -

رادھا موہن - بنام - گردھاری لعل - ۵۸۹

رادھا منی - بنام - جدہب نارائن ۱۸۰

مقدمہ رادھی - ۵۹۲

رگھوبر - بنام مساۃ تلسی - ۵۶۷

رگھوناتھ - بنام - سداچرن - ۱۵۶

رگھبر دیال - بنام - بکیا لال ۱۹۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رگھوناده - بنام - برد زد کشور - ۱۱ و ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۴۵ و ۱۷۲ و ۵۵۷ -

رگھوناتھہ - بنام - گوبند - ۳۹۳

رگھوناتھہ بنام - ٹھاکری ۵۹۹

رگھونندن - بنام - گوپی ناتھہ - ۶۲۲ -

رگھوناده - بنام - چنپا - ۳۹۸ -

راہی - بنام - گوونڈ - ۸۹ و ۴۰۸ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ -

رحمت بائی - بنام - ہیر بائی - ۵۵ -

مقدمہ جائداد رحیم بائی - ۵۵

رائے بالکشن - بنام - سیتارام - ۳۰۷ -

رائے بالکرشنا - بنام - مسماۃ سوما - ۱۹۶

رائے لبشن چند - بنام - اسمید اکنور - ۳۰۴ و ۳۵۵ و ۳۵۷

رائے چرن - بنام - پیاری موہنی - ۵۹۹

رائے کشوری - بنام - دبیندر ناتھہ ۳۵۴ - الف -

رائے نارائن بنام - لونت - ۳۲۹ -

رائے سنگھ - بنام - رائے نارائن ۲۶۱ -

رائے شام بلب - بنام - پران کشن - ۴۸۸ -

راجہ - بنام - سوبرایا - ۱۵۵ -

راجگوپال - بنام - ہتو پالیم - ۱۹۷ -

راجہ راؤ گجپتی - بنام - ونکٹا نیلداری - ۴۱۴ -

راجہ درما - بنام - راوی درما - ۵۲ و ۳۹۸ -

راجن - بنام - لبواچٹی - ۱۴۸ -

راجنی کانت - بنام - رامناتھہ - ۴۴۲ -

راجہ رام تیواری - بنام - لچھن - ۲۷۴ و ۳۱۱ و ۳۱۶ و ۳۱۸ و ۳۴۰ و ۳۴۳ و ۳۴۴ -

راج بہادر - بنام - اچمبت لال - ۱۵۰

راج بہادر - بنام - لبشن دیال - ۱۳

راج بلب - بنام - اومیش - ۵۹۱

راج بلب - بنام مسماۃ بنتا - ۳۴۸ -

راج چندر - بنام - گوکل چند - ۴۶ و ۵۳۱ و ۵۳۶

راج چندر - بنام - دہن منی - ۵۱۴ -

راج چندر بنام - شیشو - ۵۸۶

راج چندر - بنام - بلرام - ۵۸۷

راج کمار - بنام - بشیشر ۱۲۴

راج کماری - بنام - گوپال - ۴۲۷ -

راجندر - بنام - شام چندر - ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۴۴۵ -

راجندر نارائن - بنام سرودہ - ۱۰۰ و ۱۴۵

راجندر ناتھہ - بنام جگندر ناتھہ - ۱۴۵ و ۱۴۷ و ۱۴۸

راجندر بنام - شاما چرن - ۲۷۵

راجکشن - بنام - رام جوئی ۵۰

راج کشور - بنام گوبند - ۵۴۲

راج کشور - بنام - گوبند چندر - ۵۲۴

راج کشور - بنام - ہیرو سندری ۴۸۸ -

راج کنواری بنام - گلابی - ۵۱۱

راج کشو - بنام - کشوری ۱۴۶ و ۱۸۱ و ۵۹۱ -

راج نارائن - بنام - ہیرالال - ۲۴۶

راج نارائن - بنام - جگناتھہ ۴۰۴

راجو نمبالکر - بنام - جیونت راو ۱۳۰ و ۱۳۶

راکھل - بنام - مہتاب - ۲۷۴ -

رکھابائی - بنام - راوہابائی - ۱۰۵ و ۱۱۷ و ۱۷۱ و ۱۷۷ -

راما - بنام - لنگا - ۵۸۶ -

رام اوتار - بنام - دہنوری - ۳۶۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رامابائی - بنام - ترمبک - ۴۰۹ و ۴۱۳ و ۴۱۷ -

راماکرشنا - بنام سویکا - ۱۹۰ - الف -

راماکتی - بنام - کلتوراین - ۳۳۱ -

رامالکشمی - بنام - سیوانتائی ۴۷ و ۴۹۹

رامالنگا - بنام - سداسیو - ۱۲۳ -

رامامنی - بنام - مکنتائی - ۸۵ -

رامانامدن - بنام - رنگمال - ۴۲۳

رامانند - بنام - گوبندسنگھ - ۳۳۷

رامان گوڑہ - بنام - شیواجی - ۸۲ -

رامنا - بنام - وٹکٹا - ۲۵۲ و ۳۳۲ -

رامانوجا - بنام - پتین - ۲۰۱ -

رامانگرا - بنام - مہاسندر - ۴۰۲ -

رامانج - بنام - ویرپا - ۲۷۴ -

رامانند - بنام - رگھوناتھ - ۲۶۲ -

رامانند - بنام - رام کشن - ۳۹۳ و ۵۸۸ و ۵۹۱ -

رامانگا - بنام - مہاسندر - ۴۰۴ -

رامپا - بنام - سیتمال - ۵۰۹ -

رام راجہ - بنام - اروناچلا - ۳۶۱ -

رامراؤ - بنام - راج راؤ - ۱۴۸ -

راماسوامی - بنام - ماری متو - ۳۵۹ -

راماسوامی - بنام - سیلاتمل - ۵۹۰ -

راماسوامی - بنام - ویراسوامی - ۶۱۳ -

راماسوامی - بنام - شیشا چلا - ۳۳۱ -

راماسیشین - بنام - اکیلنڈامل - ۵۹۸

راماسوامی - بنام - وٹکٹ راماین ۱۸۰

رام سیشا - بنام - بھاگوت - ۲۵۳

رام سوامی این - بنام - باگتی امّل - ۱۱۲ و ۱۲۹

راماورما - بنام - رامن نائر - ۳۹۸

رام بہٹ - بنام - لکشمن - ۱۸۱ و ۳۱۷ -

رام برہمو - بنام - کامائی - ۴۶ -

رام بھنسی - بنام - سب کنوری - ۱۸۱ و ۱۹۲

رامچندر - بنام ہیمراو - ۵۸۸ و ۵۹۵ -

رامچندر - بنام - بھروجناتھہ - ۱۹۲

رامچندر - بنام - کرشنا - ۳۶۳

رامچندر - بنام - مہادیو - ۳۱۰ و ۴۲۲ و ۴۳۰ -

رامچندر - بنام - نانا جی - ۱۲۲ -

رامچندر - بنام - سگونا بائی - ۴۱۵ -

رامچندر - بنام - سکھارام - ۴۱۲ -

رامچندر - بنام - سوتری بائی - ۴۲۰ -

رامچندر - بنام - وٹکٹ راؤ - ۳۶۵ و ۴۲۸ -

رامچندر - بنام - ہریداس - ۵۹۲ -

رامچرن - بنام - نتھو - ۵۸۷ -

رامچرن - بنام - منگل ۱۹۷

رام کمار - بنام - اچاموئی - ۴۱۰ و ۵۸۶ و ۵۹۰ -

رام کمار - بنام - مکوین - ۳۶۱ و ۴۰۳ -

رام کمار - بنام - جوگندر - ۳۹۷ -

رامدہن - بنام - بہاری - ۵۱۹

رام ویبل - بنام - ستر جیت - ۲۷۵ و ۳۴۸ -

رام وہن - بنام - کشن کانت - ۵۱۹ -

رام ادھین - بنام - ستہراسنگھ - ۵۹۱ -

Gurukula Kangri Library

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رام دولال - بنام - جے منی - ۶۱۵ و ۶۱۶ -

رام گٹی - بنام - کشنو - ۳۸۶ -

رام دین - بنام - کونڈل - ۴۱۲ -

رامندر - بنام - روپ نارائن - ۴۰۴

رامجی - بنام - گھمن - ۱۱۸ و ۱۷۷ -

رام جوئی - بنام - تاراچند - ۵۲۰ -

رام کشن - بنام مسماۃ سری متی - ۱۷۱ و ۱۰۶ و ۱۸۱ و ۱۷۷ و ۳۱

رام کشور - بنام - بھوین - ۱۲۹ و ۳۴۷

رام کشور - بنام - کالی کانتو ۵۹۶

رام کمار - بنام - کشن کنکر - ۳۴۷ -

رام کنہی - بنام - بنکچند - ۳۴۸ -

رام کنہئی - بنام - مرناسی - ۵۰۹

رام کہلاون - بنام مسماۃ اودہ - ۳۶۰

رام کشن - بنام - شیونندن - ۴۵۴ -

مقدمہ رام کماری - ۸۵

رام کنور - بنام - عمر - ۴۸۸ -

رام لال - بنام - سکرٹری آف اسٹیٹ - ۳۶۵ و ۳۸۲

رام لال سیٹھ - بنام - کہنیا لال - ۳۵۶ و ۳۸۸ -

رام لال - بنام - دیبی دت - ۲۵۴ -

رام - بنام - کشن - ۴۰۴ -

رام لوچن - بنام - گھوبر - ۴۵۲ -

رام لنگا - بنام - ویر بکشی - ۴۴۵ -

مقدمہ رامناتھ کیلئے (رنکھیر گلکٹر بدیورا بنام متورا مالنگا)

رامناتھ - بنام - درگا - ۱۳ و ۵۲۳

رام نارائن - بنام - بھوانی - ۲۴ -

رام نارائن سنگھ - بنام - پرتم سنگھ - ۲۴۴ و ۲۴۷ و ۲۵۱ -

رام نارائن - بنام مسماۃ بسبی - ۳۵

رام نرنجن - بنام - پریاگ - ۴۴۷

رام پرشاد - بنام - چھنی رام - ۵۷۶

رام پرشاد - بنام - جوکھورائے - ۶۰۴

رام پرشاد - بنام - شیوچرن - ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۶۵ و ۲۸۵

رام پرتاب - بنام - گوپی کشن - ۳۰۳ -

رام پرشاد - بنام مسماۃ ناگ بنگشی - ۵۹۴ -

رام پہل رائے - بنام - تلاکنوری - ۵۹۲ -

رام پہل سنگھ - بنام - دگ نارائن - ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۹۹ -

رام پیاری - بنام - سولچند - ۵۱۰ -

رام پرشاد - بنام - رادھا پرشاد - ۲۵۱ -

رام راؤ - بنام - الیشونت راؤ - ۴۲۸ -

رام سہائے - بنام - مہابیر - ۳۲۴ -

رام سروپ بنام - مسماۃ بیلا - ۳۵۰ -

رام سندر - بنام - انندناتھ - ۴۰۴ -

رام سندر - بنام - رام سہائے - ۳۳۸ -

رام سندر - بنام - تارک - ۳۹۸

رام سہائے - بنام - لالہ لالجی - ۴۴۳ و ۵۵۰

رام سیو - بنام - رگھوبر - ۳۲۴ -

رام سندر - بنام - سیرنی واہی - ۱۰۴ الف و ۱۷۸

رام تنو - بنام - ایشر چندر - ۳۲۹ -

رام تنو - بنام - رام گوپال - ۳۹۳ و ۳۵۹ و ۳۷۳

رام بچائے - بنام - جگت پال - ۵۵۰ -

رنگاچاریار - بنام نگینا دکشتر - ۳۹۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رنگ ناتکا - بنام - الورسٹی - ۱۰۵ و ۱۱۷ و ۱۴۱ و ۱۴۳ -

رنگ سامی - بنام - کرشنائن - ۳۳۶ -

رنگیل بائی - بنام - ونایک - ۵۸۷ -

رنگو بائی - بنام - بہاگیرتی بائی - ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۳۶ و ۱۴۴ ب -

رنگین - بنام - کلیانی - ۴۱۳ -

رنگن موتی بنام - کاسی ناتھ - ۲۷۱ -

رنگو ونایک - بنام - یمنا بائی - ۴۱۵ و ۴۱۷ -

رانوجی - بنام - کھنڈوجی - ۵۰۸ -

راؤ کرن - بنام - نواب محمدؐ - ۵۵۵ و ۵۹۴ و ۶۰۰ -

راول گورائن بنام - تیزا گورائن - ۲۴۶ -

رتنا سبّو - بنام - پینا - ۴۶۶ -

رتنم - بنام - گووند راجلو - ۳۲۰ -

راج کشن - بنام - تارنی چرن - ۳۴۷ -

راؤجی - بنام گنگا دھر بھٹ - ۳۴۰ -

راؤجی - بنام لکشمی بائی - ۹۹ و ۱۴۳ و ۱۴۸ و ۱۷۴ و ۱۸۰ -

راوت ارجن - بنام - راوت گھنشام - ۵۱ -

رائے چارلو - بنام سونکٹ رامیّا - ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ -

رائے ورنلا تمبی - بنام - مکندا - ۲۵۱ -

راین - بنام کپونا اینگار - ۲۵۹ -

رائپا - بنام - علی صاحب - ۲۸۰ -

رائے - بنام - پدم - ۴۳۹ -

ریڈ - بنام - کرشنا - ۱۹۱ و ۱۹۴

ریاست بنام - آبٹ - ۳۹۹ -

ریاست - بنام - چرواد - ۲۷۴ -

رہیو - بنام - ترنگو - ۳۲۸ و ۳۵۰ -

رتنی - بنام - گنگا نرائن - ۱۹۶ -

ریوتی - بنام - رام جیت - ۳۲۴ -

ریٹو - بنام - لالجی - ۵۵۴ و ۵۹۰ و ۵۹۹

ریون پرشاد - بنام - راد بابی بی - ۳۸۴ و ۴۵۲ و ۴۵۴ و ۴۸۷ و ۴۸۸ -

رام دہنی - بنام - انند - ۴۴۵ -

رندا بائی - بنام - اناچاریا - ۵۷۲ -

رندھا - بنام - ونکٹ رامیا - ۶۱۵ -

رت کرن بنام - سوجن - ۱۳۰

روٹ کارنک بنام جیوی بائی - ۵۸۳ -

روئی - بنام - دیندیال - ۴۰۱ -

روشنا تہہ بنام - رنجو فنی - ۴۰۸ -

روور - بنام - سبھو - ۵۲۵ -

روکو - بنام - مادھو - ۳۶۵

روپ چرن - بنام - انند - ۴۶۵ -

روپ لال - بنام - مہما - ۳۸۸ -

روشن سنگھ - بنام - ہرکشن - ۱۹۶ -

روشن - بنام کلکٹر میمن سنگھ - ۴۰۴ -

روور - بنام - روپ کنوار - ۶۱۷ -

روور پرکاش بنام - بھولا ناتھ - ۱۹۱ -

رگھو ناتھ - بنام - ہری ہر - ۴۹۹ -

رکا بائی - بنام - گنڈا بائی - ۴۱۷ -

رکما بائی - بنام لکا رام - ۵۴۱ -

رکنی - بنام - کیدار ناتھ - ۴۹۱ -

رومیا - بنام - بھاگی - ۵۰۹ -

رنگما - بنام - اچّا - ۹۷ و ۱۰۱ و ۳۱۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رنگ ناتھ - بنام بلی رامیا - ۲۵۵ و ۴۲۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ -

رنجیت - بنام - کنور - ۴۵۴ -

رنجیت - بنام - محمد وارث - ۵۸۶ -

رنجیت سنگھ - بنام - دویا - ۱۲۳ و ۱۸۷

روپین - بنام - عکسی - ۵۱۲ -

روپا بھگ سیٹھ - بنام کرشناجی - ۳۹۵ -

روپچند - بنام - دولت راؤ - ۳۶۳ -

روپچند - بنام - لتو چودھری - ۵۴ -

روپچند - بنام - رکمابائی - ۱۱۸ و ۱۷۷ -

روپ سنگھ بنام بھیکمنی - ۴۸۵ -

رسک - بنام پورنا - ۵۱۳ -

رسک - بنام - چاٹن - ۳۶۹ -

رستم علی - بنام - عباسی - ۴۲ -

رچیتی - بنام - راجندر - ۲۹ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶۵ و ۴۷۱ و ۴۹۸ -

رتن منی - بنام - بروجو موہن - ۴۵۲ -

رادی بہادر - بنام - روپ شنکر - ۱۲۳ و ۱۸۰

رائے رپتی رنجید بنام - کیلوکرپ - ۲۱۷ -

س

سیل - بنام - بوچیر - ۴۰۵

سکانا بنام - رام دولال - ۹۷ و ۱۰۲ و ۴۵۸ و ۵۱۹ -

سبودرا - بنام - گوکلناتھ - ۱۰۷

سندر - بنام - سماتو پارسی - ۵۱۰ و ۵۷۸ -

سبھاپتی بنام - پانی رندی - ۳۵۷

ستیا - بنام - ستیرگن - ۱۴۲ و ۱۴۵ -

سگو بیوہ - بنام - نوبوگہن - ۱۴۵ -

سکھارام - بنام - لکشمابائی - ۳۲۱ -

سدا برت پرشاد - بنام - نلیاس کنور - ۲۴۶ و ۳۰۶ و ۳۲۷ و ۳۴۷ و ۵۹۶ -

سداگوپا - بنام - رتنا - ۳۶۲ -

سداسیو - بنام - واکوبائی - ۳۲۱ و ۳۲۳ و ۳۴۱ و ۳۴۴ و ۵۸۷ و ۵۹۴ و ۶۰۷ -

سداسیو - بنام - ہری سنیشور - ۱۲۰ و ۱۲۸

سداسیو ڈنکر بنام - ڈنکر نارائن - ۲۸۶ - و ۲۸۷ -

سادھو - بنام - بائی زا - ۴۳۴ و ۵۰۴ و ۵۰۶ و ۵۰۷

سکھارام - بنام - گوبند - ۲۸۰ -

سکھارام - بنام - ہری کرشن - ۴۲۲ و ۴۵۴

سکھارام - بنام - سیتابائی - ۱۲۸ و ۴۹۰ و ۵۶۷ -

سکھارام سیٹھ بنام - ستیارام سیٹھ - ۲۹۴ -

سکاوت بنام - ترلک - ۳۴۸ -

سکوارابائی بنام - بہاون جی - ۴۱۷ -

سال بہائی - بنام - سومیشور - ۳۱۹ -

سمباسیون - بنام - کرشنین - ۱۹۶ -

سامناواین - بنام - دھرماراج این - ۳۵۰ -

سامناتھ - بنام - رنگمل - ۴۲۰ -

سامناتھ این بنام - سامناتھ این - ۲۰۱ -

سامی جوشی این - بنام - رام این - ۳۲۷ -

سانڈیل - بنام - میٹ لمیٹڈ - ۳۸۸ -

سنکر پانظام کیا - ۴۰۶ -

سنت کمار - بنام - دیوسرن - ۵۱۹

سنت کمار - بنام - سکھہ ندمان - ۶۰۴ -

سرسوتی - بنام - منو - ۵۰۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرت چندر۔ بنام۔ گوپال چندر۔ ۴۰۳۔

سراونا۔ بنام۔ متین۔ ۳۲۱ و ۳۲۳ و ۳۲۴۔

سرکنیر۔ بنام۔ پرسنومئی۔ ۵۶۔

سروداء۔ بنام۔ تین کوڑی۔ ۱۰۲

سرتاج کنواری۔ بنام۔ رانی دیوراج۔ ۳۱۵۔

سروپی۔ بنام۔ کمہہ رام۔ ۴۹۔

سیشاچلا۔ بنام۔ راما سامی۔ ۳۲۸۔

ساستری۔ بنام۔ دنگوامل ۵۱۹

سوتری بائی۔ بنام۔ لکشمی بائی۔ ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۱ و ۴۱۲

سائمالال۔ بنام۔ سودامنی۔ ۹۹ و ۱۰۵۔

سب کشٹو۔ بنام۔ ایسٹ انڈیا کمپنی۔ ۳۶۵۔

سیدی نظیر۔ بنام۔ اجودھیا۔ ۳۸۴۔

سینول لالہ۔ بنام۔ تنگما۔ ۵۰۹۔

ستیارام۔ بنام۔ فقیر۔ ۵۳۶۔

سینگل آتمل۔ بنام۔ ولائڈو۔ ۵۱۵ و ۵۶۸ و ۶۲۷

سنگل۔ بنام۔ اورل انند۔ ۵۲۰۔

سیٹھ جیدپال۔ بنام۔ سیٹھ ستیارام۔ ۲۶۲۔

سیٹھ مولچند۔ بنام۔ بائی بھنچا۔ ۶۱۷۔

ستیارام۔ بنام۔ پونمل۔ ۴۷۲۔

سیواکامی۔ بنام۔ وینی اتل۔ ۴۷۲۔

سیواجستمبر۔ بنام۔ پارستی۔ ۹۹ و ۴۴۳ و ۵۵۶۔

سب سندری۔ بنام۔ لبومتی۔ ۴۳۹۔

سب چندر۔ بنام۔ رسک۔ ۳۶۲۔

سب چندر۔ بنام۔ سری متی ترپورا۔ ۵۱۹۔

ستیا۔ بنام۔ بدری۔ ۵۲۰۔

سدپا۔ بنام۔ پونیا کوٹی۔ ۲۶۶

سدانیشور۔ بنام۔ شام چند۔ ۶۰۳

سدداسی۔ بنام۔ گورسہائے۔ ۵۹۱ و ۵۹۲۔

سدلنگیا۔ بنام۔ سدوا۔ ۴۰۸ و ۴۱۴۔

سکرچند۔ بنام۔ دول مٹی۔ ۱۹۶ و ۳۲۰ و ۳۲۳

سکی۔ بنام۔ وینکٹ سامی۔ ۴۱۸

سنبوناتھ۔ بنام۔ گلاب سنگھ۔ ۲۸۷ و ۲۹۳ و ۲۹۶ الف

سامنی۔ بنام۔ متل۔ ۵۱۵

سنگما۔ بنام۔ وینکٹاچارلو۔ ۱۴۱ و ۱۴۳۔

سنیمل بنام۔ اڈمنسٹریٹر جنرل۔ ۴۸۸۔

سنتائی۔ بنام۔ تنک پدایں۔ ۴۰۸ و ۴۱۴۔

سیتل۔ بنام۔ مادھو۔ ۳۱۸

ستیارام۔ بنام۔ ظالم سنگھ۔ ۲۷۹۔

ستیارامیا۔ بنام۔ وینکٹ رامنا۔ ۲۷۹۔

ستیارام بھٹ۔ بنام۔ ستیارام۔ ۳۹۸۔

ستیتی رام ایر۔ بنام۔ الگ ری۔ ۲۰۱

مقدمہ سیوگری (دیکھئے متین چٹی بنام سنگیلی)

سیواگری۔ بنام۔ لور۔ ۳۰۶۔

سیواگری۔ بنام۔ ترونگڈا۔ ۲۸۲۔

سیوگنگا۔ بنام۔ لکشمنا۔ ۲۵۱۔

سیوانتنجا۔ بنام۔ ستورام لنگا۔ ۴۷۔

سیورام۔ بنام۔ بھگوان۔ ۸۰۔

سیواسنگو۔ بنام۔ منیال۔ ۵۰۲ و ۵۰۸۔

سیواسنکرا۔ بنام۔ پاروتی۔ ۳۰۴ و ۳۲۴

اسکنر۔ بنام۔ آرڈ۔ ۱۹۲ و ۱۹۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سبھاگ چند۔ بنام۔ بھائی چند۔ ۳۶۱

سبھارام۔ بنام۔ گنگا۔ ۲۷۰ و ۲۷۴۔

سوماسکرا۔ بنام۔ سوبھدراماجی۔ ۱۲۰ و ۱۳۶

سوناتن۔ بنام۔ رتن۔ ۴۶۔

سوناتن بیساکھ۔ بنام جگت سندری۔ ۳۸۱ و ۳۸۵ و ۳۸۷ و ۳۹۵ و ۳۹۷ و ۴۲۴ و ۴۸۴

سونٹ۔ بنام۔ مرزا۔ ۵۴۵

سیامدلی۔ بنام۔ اوچالے۔ ۵۱۳۔

سیاپٹن۔ بنام۔ جنگیا۔ ۳۱۶۔

سیبھدر۔ بنام۔ بھولارام۔ ۲۶۶۔

سیبرامنیا۔ بنام۔ آرموگا۔ ۳۹۸۔

سندرناراین بنام۔ بنیندرام۔ ۱۹۶

سندرکنواری۔ بنام۔ گدادھر۔ ۱۰۲ و ۱۴۵

سورامنی۔ بنام۔ وینکٹ راین۔ ۵۱۳

سورن منی۔ بنام۔ سورن منی۔ ۳۷۱۔

سرندر۔ بنام۔ نندن۔ ۳۲۰۔

سرندرناتھ۔ بنام۔ مسماۃ ایرامنی۔ ۴۶ و ۴۸۸۔

سورجاکنور۔ بنام۔ نتھابخش۔ ۴۲۰۔

سورج منی داسی۔ بنام دینو بندھو۔ ۲۴۷ و ۲۶۴ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۳۵۰ و ۳۸۲ و ۳۸۵ و ۳۸۸ و ۴۱۴ و ۵۸۰ و ۵۸۱

سورج منی۔ بنام۔ سدانند۔ ۲۵۱۔

سترگن۔ بنام۔ ستیارا۔ ۱۴۱ و ۱۴۲۔

سہردلاداسی بنام۔ بہوبن موہن نیوگی۔ ۵۷۷۔

سودامنی۔ بنام۔ بروٹن۔ ۵۸۲

سودامنی۔ بنام جگدیش۔ ۳۰۴ و ۳۸۶ و ۳۸۸ و ۴۳۸۔

سری چند۔ بنام۔ نیمچند۔ ۲۷۴۔

سیرمن چندر۔ بنام۔ گوپال چندر۔ ۴۰۱۔

سری مصر۔ بنام۔ کروڑی۔ ۲۷۴

سری موتی جی منی۔ بنام۔ اتارام۔ ۴۳۹۔

سری متی دیبیا۔ بنام۔ بھولا۔ ۳۷۴۔

سری متی راج کماری بنام۔ نوبو کمار۔ ۱۰۷ و ۱۶۴۔

سری نارائن۔ بنام۔ بہیاجہا۔ ۶۹۸۔

سری نارائن۔ بنام۔ گروپرشاد۔ ۲۶۴۔

سری نارائن متر۔ بنام۔ سری متی کشن۔ ۱۴۲ و ۱۴۴ و ۱۹۷

سری نارائن رائے۔ بنام۔ بہیاجہا۔ ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۲۶۹ و ۶۲۳

سری نارائن۔ بنام۔ سری متی۔ ۶۰۳ و ۶۰۴۔

سری ناتھ گنگولی بنام مہیش چندر۔ ۱۵۰۔

سری ناتھ رائے۔ بنام۔ رتن ملا۔ ۱۸۱ و ۵۸۹۔

سری نواس آین۔ بنام۔ شیشی امل۔ ۱۲۹۔

سری کانتہ سرما۔ بنام۔ راداکانت ۱۸۴ و ۱۸۸۔

سری ناتھی کنور۔ بنام۔ پرسنو کمار۔ ۶۰۵۔

سری متی دیبیا۔ بنام۔ رانی کونڈ۔ ۴۶۵ و ۴۷۱ و ۵۹۲

سری ناتھ گنگوپادھیا۔ بنام مہیش چندر۔ ۱۵۰۔

سیرنواس۔ بنام۔ وینڈیو دینی۔ ۵۲۰۔

سیرنواس۔ بنام۔ رنگاسامی۔ ۵۳۲۔

سیرنواس۔ بنام۔ یلیا۔ ۲۸۷۔

سیرنواس امل۔ بنام۔ وجے امل۔ ۳۶۵۔

سری رام۔ بنام۔ بہاگیرتھ۔ ۳۶۳۔

سری رامو۔ بنام۔ رامیا۔ ۱۲۳ و ۱۲۵۔

سٹال کارٹ۔ بنام۔ گوپال۔ ۲۷۵ و ۳۱۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سٹانڈن - بنام - اسٹانڈن - ۱۶۷ -

سٹانڈنگ - بنام - بورنگ - ۳۵۲ و ۴۰۱ -

سبین - بنام - اکلینڈ اتل - ۵۸۷ -

سبلوا تل - بنام - اماکٹی - ۱۲۰

سبراؤ - بنام - رامراؤ - ۴۵۲ -

سبنا - بنام - ونکٹ کرشنن - ۵۹۶ -

سبرائنا - بنام - سبکا - ۴۰۹ -

سبرائڈو - بنام - گوپال جلو - ۳۲۹

سبیا - بنام - سوریا - ۲۶۱ و ۳۱۸ -

سبرامانیم - بنام - سبرامانیم - ۳۲۴ -

سبرامانیا - بنام - پوناسامی - ۳۴۴ -

سبرامانیا - بنام - سداسیوا - ۳۱۱ و ۳۲۳

سبوگگری - بنام - تنگو - ۲۲۰ و ۲۷۵ -

سبدرا - بنام - بکارادت - ۴۰۶ -

سدانند - بنام - بونوالی - ۳۱۰ -

سدانند - بنام - سورجی سونی - ۲۵۱ و ۲۶۱ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۵۸۵ -

سدرۃ النساء بنام - ماجدا - ۵۵ -

سدشٹ - بنام - سماۃ شیوبرت - ۵۹۴ -

سجی رام - بنام - جنگو بنس - ۶۰۶ -

سکھ باسی - بنام - گمان - ۱۴۸ -

سکھی منی - بنام - مہندر ناتھ - ۴۰۴ -

سنبھو دت - بنام - جوتی - ۵۲۷ -

سنبھو چندر - بنام - گنگا - ۴۵۸ و ۵۳۶ -

سمرن - بنام - چندرمن - ۴۳۷ -

سمرن - بنام - کھیترن - ۴۳۲ -

سندر - بنام - کہان سنگھ - ۴۱ -

سندرا - بنام - تیگ راج - ۳۳۱ -

سندر راج - بنام - جگناوہ - ۲۸۷ و ۳۲۴ -

سندرائن - بنام سیتارامائن - ۳۲۰ -

سنکر لال - بنام - جڈو بنس - ۵۹۴ -

سنتوس رام - بنام - گرایا نک - ۹۱ -

سپ اتل - بنام - کلکٹر ناگپور - ۳۹۷ -

سورب - بنام - سیوگوبند - ۳۴۴ -

سورج سنبھی کنور - بنام - مہیپت - ۶۰۰ -

سورج سنبھی کنور - بنام - شیوپرشاد - ۲۷۹ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۹ و ۲۹۱ و ۲۹۸ و ۳۰۷ و ۳۲۹ و ۳۳۱ و ۳۳۹ و ۳۴۳ -

سورنمی - بنام - سورنمی - ۴۵۴ و ۴۸۷ -

سوریا بکتا - بنام - لکشمی نرسمہا - ۵۲۷ -

سروت - بنام - آشوتوش - ۳۴۴ -

سبونارائن - بنام - مہاراج - ۳۶۰ -

سرنندنن - بنام - سانکا کانت - ۱۰۳ و ۱۷۲

سورش چندر - بنام - جوگل چندر - ۱۹۷ -

سورجا کماری - بنام - گندھرپ - ۵۱۸ -

سرجوکانت نندی بنام - مہیش چندر - ۱۵۴ -

سرسوتی - بنام - پورنو - ۳۸۸ -

سیرا راؤ - بنام - گنگا دھر - ۳۸۵ و ۳۸۷ -

ستاؤ - بنام - ہری رام - ۵۲ -

سٹ پٹی - بنام - اندرنند - ۱۸۴ و ۱۸۶

سوامی ایار - بنام - چکلنگم - ۴۳۵ -

سائمز - بنام - ہیوز - ۴۰۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سید تصوّر - بنام - کنجہاری - ۳۲۳ -

سید تفضّل - بنام - رگھوناتھہ - ۳۲۹ -

ش

شیخ - بنام - روپ سنگھ - ۲۷۵ -

شیخ موسی - بنام - شیخ عیسیٰ - ۳۹۲ -

شاما سندری - بنام - جمونا - ۵۹۹ و ۶۰۰ -

شاما ودو - بنام - دوارکاداس - ۱۰۷ و ۱۶۸

شام چندر - بنام - نارائنی - ۱۰۲ و ۱۵۳ -

شام لال - بنام - بنّا - ۴۲۰ و ۴۲۲ -

شام نارائن - بنام - کورٹ آف وارڈز - ۲۵۴ و ۵۴۲

شام نارائن - بنام - رگھوبر - ۲۵۱

شام کنور - بنام گیا - ۱۵۶

شام سنگھ - بنام - سماۃ امراوتی - ۳۰۱ و ۳۵۲

شنکر بخش - بنام - ہردیو بخش - ۲۵۴ و ۴۲۹ -

شنکر بھارتی - بنام ونکیا نایک - ۳۹۷ -

شیخ ابراہیم - بنام - شیخ سلیمان - ۳۵۳ -

شیخ عظیم الدین - بنام - منشی اطہر - ۱۹۷ -

شیخ محمّد - بنام - امر چند - ۳۹۷ -

شیخ محمّد - بنام - زبیدہ جان - ۳۵۲ -

شیو بخش - بنام - فتح - ۴۴۷ -

شیو چرن - بنام - چکراری - ۲۷۴ -

شیو چرن - بنام - عجم - ۳۳۷ -

شیو داس - بنام - کنول - ۳۴۷ و ۳۵۳

شیو دیال - بنام - جدوناتھہ - ۲۶۴ -

شیو گوبند - بنام - شام نارائن - ۲۵۷ -

شیو غلام - بنام - بڑا - ۲۶۶

شیو غلام - بنام - برن - ۲۶۶

شیو لوچن سنگھ - بنام - بابو صاحب سنگھ - ۵۸۲

شیو ناتھہ - بنام - سماۃ دیامئی - ۵۴۸ -

شیو پرشاد - بنام - لیلا - ۲۷۵ و ۳۱۱ -

شیو پرشاد - بنام - کالیداس - ۳۶۵ -

شیو پرشاد - بنام - قلندر - ۲۶۱ -

شیو پرشاد - بنام - سورج بنسی - ۳۲۴ -

شیو پرشاد بنام - جنگ بہادر - ۲۸۲ -

شیو راج - بنام - مکھیری - ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۴ -

شیو سنگھ - بنام - سماۃ ڈاکھو - ۴۳۸ -

شیو سنگھ رائے بنام سماۃ ڈاکھو - ۳۹ و ۴۴ و ۹۵ و ۱۱۹ و ۱۲۴ و ۱۳۰ و ۴۳۸ و ۵۴۸ و ۵۹۷ -

شیو سنگھ - بنام - برتی - ۵۲۴ -

شیو سہائے بنام سر نگشن ۳۲۷

شیو سرن بنام شیو سہائے - ۳۲۷

شیو سہائے - بنام - امید - ۵۲۰

شیو گیری - بنام - گروا - ۵۰۷ -

شیو اگ - بنام - سید محمّد - ۶۰۴ -

شب الشوری - بنام - متھرا ناتھہ - ۳۹۷ -

شب نارائن - بنام - رام مذہی - ۵۲۴ -

شیو کنوری - بنام - جوگن - ۱۸۶ و ۱۸۸ و ۱۸۹ -

شب پرشاد - بنام - گنگا منی - ۲۶۱ و ۴۳۸ -

شب دئی - بنام - درگا پرشاد - ۳۱۰ و ۴۱۷ و ۴۲۲

شیدا - بنام - سن شد پا - ۵۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شدوجی راو - بنام - نانگوجی راؤ - ۴۷ و ۴۲۵ -

مقدمہ شیوگنگا - (دیکھئے کاتما چار بنام راجہ شیوگنگا)

شیوجی - بنام - دتو - ۱۹۱

شیورام - بنام - گینو - ۳۶۱ و ۳۶۳ -

شیورام - بنام - سایا - ۳۶۳ -

شکھہ ہوئی - بنام - منوہری - ۳۸۵ و ۳۸۷

شوشی - بنام - تارو کشور - ۳۸۵ -

شیر بدہر - بنام - ہیرالال - ۸۱ -

شری گنیش - بنام - کیشوراؤ - ۳۹۷

شدانند - بنام - بونومالی ۲۵۱ و ۲۷۰ و ۳۱۱ و ۵۸۵ -

شمشیر - بنام - وراج - ۱۰۱ و ۱۳۲ و ۱۳۸ و ۱۶۰

شمسل - بنام - شیوک رام - ۳۸۸ و ۶۰۴ و ۶۰۷

شہرت - بنام - بہولاناتھہ - ۳۴۴ -

شوشی موہن - بنام - انکل - ۲۶۶ -

ص

صالح النساء - بنام - مہیش - ۲۷۴ -

ط

طیب النساء - بنام - کمار - ۳۹۷ -

طالعمند - بنام - رکمنا - ۴۲۳ -

ع

عباسی - بنام - دون - ۱۹۲

عبدالقادر - بنام - ٹرنر - ۵۵

عبدالحی - بنام - میر محمد - ۴۰۲

عباسی بیگم - بنام - راج روپ کنور - ۱۹۲

علی حسن - بنام - درجا - ۳۴۹ و ۳۵۳

علیم بخش - بنام - جلوبی بی - ۱۹۷ -

عالم - بنام - اسد - ۲۷۴ -

عایشہ بائی - بنام - حاجی طیب - ۵۵ و ۴۰۱ و ۴۵۴ و ۶۲۱ و ۶۲۴ -

عالم - بنام بجائی - ۴۵۹ -

غریمت - بنام - ہردواری - ۴۰۱ و ۴۰۴ -

ف

فیض محسن - بنام - فخرالدین - ۴۰۱ -

فقیر چند - بنام - موتی چند - ۲۸۶ و ۳۰۶

فقیر محمد - بنام - ترملاچاریار - ۲۰۱ -

فقیر اپا - بنام - چن اپا - ۳۳۴ -

فتندراویب - بنام - راجیشور - ۴۸ و ۹۵ و ۱۶۸

فاطمہ بی بی - بنام - ایڈوکیٹ جنرل بمبئی - ۳۹۵ -

فضل الدین - بنام - فقیر محمد - ۳۶۳ - ۳۹۷

فگر دو - بنام محمد - ۳۹۷

فتنو - بنام بہرت - ۳۶۳ و ۲۹۷

فتح - بنام - دامودہر - ۳۹۵ و ۴۰۰ -

ق

قاسم بائی - بنام - احمد بائی - ۴۳۰ -

قمرالدین - بنام - شیخ بدو - ۱۹۶ و ۳۶۰ -

ک

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کالی چرن - بنام بھگوتی - ۱۹۱-

کالی چرن - بنام - جینو - ۴۳۹-

کالی ناتھ - بنام - چندر ناتھ ۳۸۷-

کنک اما - بنام - نرسما - ۴۴۴-

کنک بنام - کوٹیا - ۱۹۶-

کامنی - بنام پرما - ۱۹۶

کاولی ونکٹا - بنام کلکٹر مچھلی بندر - ۳۲۵ و ۵۴۵ و ۵۹۴-

کلرک کا مقدمہ - ۱۹۳-

کالرن - بنام - سور - ۳۵۱-

کاگن - بنام - اپوگوس - ۳۶۴-

کول من کا مقدمہ - ۳۵۶

کلکٹر بادھورا بنام متورام لنگا - ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۳۰ و ۳۳ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۱ و ۴۵ و ۱۰۱ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۷۷

کلکٹر مچھلی بندر بنام کاولی ونکٹا - ۵۶۱ و ۵۶۳ و ۵۶۷ و ۵۸۵

کلکٹر سورت بنام - درنگ جی - ۱۲۰-

کلکٹر تہانہ - بنام - ہری - ۳۹۷-

کلکٹر ترہت بنام - ہرو پرشاد - ۱۸۹-

کلکٹر شاہجہانپور بنام لکا منی ۷۵-

کالی چند - بنام سور - ۵۹۱-

کالی داس - بنام - سیو چندر - ۳۶۲-

کومل منی - بنام - رام ناتھ - ۴۲۴-

کمار سامی - بنام - سلومل - ۴۰۹-

کولا کا مقدمہ - ۳۶۷-

کپو - بنام شیشپایین ۵۹۸-

کپتل - بنام - رگھ منی - ۴۰۸-

کوسیرات - بنام - سدا برت - ۳۳۷-

کوسی ناتھ میاکہ بنام - ہرو سندری ۳۴۷ و ۳۷۰ و ۵۷۶ و ۵۷۹ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۹۸-

کوسٹن - بنام - لیچر ۴۰۵

کورٹ آف وارڈ - بنام ہیشر - ۶۲۳-

کرودی - بنام - بکداری - ۲۷۵-

کلودیا رائن سامی کا مقدمہ - ۱۹۴-

کنجنی - بنام - گوپی - ۴۱۵-

کنہیا چتی - بنام - لچھمن زسو - ۳۸۷-

کاچار - بنام - بائی رلتور ۵۹۹-

کاچو - بنام - کاچوبا - ۳۶۱-

کاچوائن - بنام - سروپ چند - ۴۲۵-

کدرسا - بنام - رادیا - ۳۶۱-

کاکل گپنیا - بنام - مانچیا - ۲۹۲

مقدمہ کاہنداس - ۴۰۲-

کیتھو - بنام - روپ سنگھ - ۳۲۱-

کیپرت - بنام - کیل - ۵۹۳

کیتی - بنام - کلاداسی - ۸۰-

کالی چند - بنام - مور - ۵۹۱-

کالی بنام - چٹین - ۳۲۹-

کالی چندر - بنام - شب چندر - ۹۴-

کالی چرن - بنام بنکشی - ۳۹۷-

کالی پرشاد - بنام - بیرالی - ۴۹۱-

کالی شنکر - بنام - ونندرو - ۴۳۵-

کالی ناتھ - بنام - دیال کشٹو - ۴۰۴-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کالی - بنام - دنجبئی - ۴۴۶-

کلیان - بنام - سینول - ۳۸۸-

کلیان سنگھ - بنام - سانول سنگھ - ۶۰۴-

کالی چندر - بنام - راج کشور - ۲۷۴-

کالی داس - بنام - کنہیالال - ۳۵۲ و ۳۵۹ و ۵۹۵

کالیداس - بنام - کرشن - ۴۳۱ و ۴۳۳ و ۴۵۸ و ۵۵۵

کالیداس - بنام - نتھو بھگوان - ۲۷۴-

کالکا - بنام - بدری - ۴۴۴ و ۵۵۳

کالی پرشاد - بنام - رامچرن - ۴۳۰-

کالتی - بنام - پلٹ - ۲۱۷-

کلپا - بنام - وینکٹیش - ۳۲۹-

کلیانی - بنام - نارائن - ۳۲۶ و ۳۵۳ و ۵۹۳

کالی چرن - بنام - دکی - ۸۷ و ۹۰-

کالی داس بنام - گووند - ۴۰۳-

کالی پرسنو - بنام - گوکل چندر - ۱۷۲ و ۱۷۹ و ۱۸۱-

کالو دا - بنام - پدیا - ۶۰۳-

کلو - بنام کاشی بائی ۴۱۱-

کمکشی - بنام - چمتمبر - ۴۳۵-

کمکشی - بنام - ناگ رتنم - ۵۲

کملا - بنام - بچا کٹی - ۳۵۹ و

کملم - بنام ستنگوبا - ۵۲-

کمارجو - بنام - سکرٹیری آف اسٹیٹ - ۱۹۷-

کاؤدھنی - بنام - جوئیسا - ۵۷۹ و ۵۸۸ و ۶۰۰-

کیشر - بنام - رن بہادر - ۳۲۰ و ۵۸۸ و ۵۹۳-

کامکا پرشاد - بنام - جگدمبا - ۵۷۶ و ۶۰۶-

کامنی داسی - بنام - چندرا پوڈ - ۴۰۹-

کنہئی - بنام - بدیا - ۸۶ و ۱۹۲-

کنکا - بنام - وینکٹ رتنم - ۳۰۳-

کنک سبیا - بنام - شیشا چالو - ۳۳۱-

کندسامی - بنام - اکمل - ۵۹۹-

کندسامی - بنام - دوراسامی - ۴۵۱ و ۴۵۲-

کنہیا - بنام - رادھا چرن - ۱۴۶-

کنوپشارودئی - بنام - کمی اچن - ۳۴۹-

کنن - بنام - نیلا کندن - ۳۹۸-

کانت نارائن - بنام - پریم لال - ۳۴۰-

کناکرتی - بنام - وینکٹ راماس - ۳۳۲ و ۳۴۰

کرملی - بنام - رحیم بائی - ۱۹۷-

کرناٹک ہنمنتو - بنام ہنمپا - ۳۰۶-

کرشنداس - بنام - سرکاوہو - ۱۰۷ و ۱۶۸-

کارتا - بنام - جے چندر - ۴۹۱ و ۵۳۶-

کارن ابدی - بنام - رتنم ایئر - ۱۱۴ و ۱۱۷-

کارپا - بنام - الگو - ۵۷۸-

کرپن - بنام - ویریل ۲۸۰ و ۲۸۲-

کاسالے - بنام - پالن ایا - ۳۷۷-

کاسی و دلب - بنام - رتن بائی - ۸۹-

کاسی رام - بنام انبارام - ۸۹

کاسی - بنام - گورکشور - ۶۱۳-

کاسی موہن - بنام - راج گوبند - ۴۶۳ و ۴۶۶ و ۴۹۲ و ۴۹۸ و ۵۳۶ و ۵۳۹-

کاشی پرشاد - بنام - بینی دہر - ۱۵۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کاسی بائی - بنام - تاتیا - ۱۳۱ و ۱۳۶

کاسی - بنام - بچی ریڈی - ۲۸۰ -

کاسی - بنام - گولک چندر - ۴۶۵ -

کستور - بنام - اپا - ۲۸۶ -

کستوربائی - بنام - شواجی رام - ۴۱۵ -

کاٹماناچیار - بنام - راجہ شیلیگنگا - ۱۴۶ و ۲۵۵ و ۲۶۲ و ۴۲۶ و ۴۲۸ و ۴۵۹ و ۴۸۵ و ۴۸۷ و ۶۰۵

کچی کلیان - بنام - کچی وجیا - ۴۱۶

کاٹی ران بنام - مسماۃ گیندنی - ۹۱ -

کاٹی پرمال - بنام - ونکابائی - ۴۶۹ و ۵۱۰ -

کاٹماناچیار - بنام - ورانسنگا تیوار - ۸۹ و ۳۴۰ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۹ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۶۰۱ و ۶۰۸

کتوسری - بنام - وٹوبل - ۲۱۰

کیرت - بنام - کلاہل - ۵۶۷ -

کینل - بنام - آبٹ - ۱۶۹

کیرت نارائن بنام - مسماۃ بہونسیری - ۱۲۹

کیری کولتینی بنام - منی رام - ۳۲ و ۱۱۵ و ۴۰۸ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۴۹ و ۵۶۱ و ۵۷۹ -

کیسب رام - بنام - نند کشور - ۴۵۱ و ۵۲۴ -

کیشو - بنام - انک کنڈا - ۴۰۸

کیشو رام کشناجی - بنام - گوبند گنیش - ۱۰۴ و ۱۷۶

کیشور بنام - مسماۃ رام کنوار - ۳۹۳ -

کیشوراؤ - بنام - نارو - ۸۰ و ۲۷۹

کیلیب - بنام ویاس سونی - ۴۰۴ -

کیسر بائی - بنام - دلب - ۴۸۹ و ۵۲۲ و ۵۴۱ -

کیسب - بنام - بشنو پرشاد - ۴۵۴ و ۴۹۱ -

کیول بھگوان بنام - گنپتی - ۲۸۰ -

کہاٹو - بنام - مادھو رام - ۳۶۳ -

کہیم کنور - بنام - اومیا شنکر - ۵۲ و ۴۰۸ -

کہروی سونی بنام - درگا سونی - ۳۵۴ -

کہتر اسونی بنام - کاشی ناتھ - ۴۰۸ و ۴۱۰ -

کہتور - بنام - پرتور - ۴۶۷ و ۴۹۸ -

کتہر چند ر بنام - ہریداس - ۳۹۹ -

کہودی رام - بنام - رکنی - ۵۴۶ -

کہودی رام - بنام - بہنواری - ۱۹۲

کہکندر - بنام - سروپ گیر - ۵۴۶ -

کرپل نارائن - بنام - سکورمنی - ۵۰۴ -

کشن سنگھ - بنام - میرشور - ۳۲۴ -

کشن - بنام - نارمنی - ۵۳۶ -

کشناتھ - بنام - ہری گوند - ۱۵۳ -

کشن سونی بنام اودونت - ۱۸۱

کشنی بنام خیالی - ۶۰۰ -

کشوری بنام [illegible] - ۲۶۶

کشوری - بنام - برہمنی موہن - ۴۳۷ -

کشتو سندری بنام - کشتو موتی - ۳۵۲ -

کشنداس - بنام - کیشو ولد - ۳۰۴

کشن - بنام - جوالا - ۴۶۳ - و ۴۶۶ و ۴۹۳ و ۵۲۴

کشنا سونی بنام - کلکٹر مرشد آباد - ۱۴۶

کشتو موئی - بنام پرسنو - ۵۹۵

کوڈونی - بنام - مہادو - ۵۱۲

کنور ہمنت - بنام سندرداس - ۲۸۶ و ۳۴۳ و ۳۵۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنور نارائن - بنام - دہرینددہر - ۴۲۸
کوجی بیدو - بنام - لکشمی - ۵۱۳ و ۵۲۲ -
کوکل منی - بنام - نانک چندر - ۶۰۵
کولڈیپ - بنام - رنجیت - ۳۲۴
کونتی - بنام - لچھمی - ۳۸۸ و ۴۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۸
کوایری ناگا بشنم - بنام - امنا - ۳۶۳ -
کومالا - بنام - گنگا دہر - ۳۱۸ -
کومبی - بنام - لکشمی - ۲۲۴ و ۳۲۶ -
کونڈیا - بنام - سوبا - ۵۸۷ -
کونڈیا - بنام - گرودیا - ۳۶۳ -
کونڈمی منین - بنام - سنگین رگھنیا - ۵۹۳ -
کونیر راؤ - بنام - گرراؤ - ۴۲۹ -
کنور - بنام - رامچندر - ۳۴۴ -
کنور - بنام - رامچندر - ۳۹۷ -
کنور گلاب - بنام - راوکرن - ۴۹۳ و ۵۳۳ و ۵۵۰ و ۵۹۲ و ۵۹۹ -
کنور راوے - بنام - پھول چند - ۵۸۱ -
کلدیپ نارائن - بنام - مساۃ ادما - ۳۸۹ -
کلدیپ - بنام - راج بنسی - ۱۹۲
کمار سامی - بنام - راگوا - ۲۰۱ -
کنج بہاری - بنام - پریم چند - ۶۱۷ -
کنجی - بنام - بھانکی - ۴۰۴ -
کنواری - بنام - دامودہر - ۴۹۱ -
کنور - بنام - شاماسندری - ۳۲۹ -
کیو کونن - بنام - چینن - ۳۰۶ -
کورنگا - بنام - ملکۂ معظمہ - ۵۲ -

کورامشنکو - بنام - بی بی منی - ۱۲۳ -
کورنا موئی - بنام - گوبند ناتھ - ۶۰۰ -
کوٹر لسپا - بنام - چن ویرودا - ۶۱۷ -
کوٹھ مرتی - بنام - وردنما - ۶۰۳ -
کوٹا راما سامی بنام - نکاری - ۲۶۲ -
کوٹلہ - بنام - شنگرہ - ۲۸۱ -
کنولا - بنام - رام ہری - ۳۴۸ -
کنولا کانتہ - بنام - رام ہری - ۳۹۶ -
کلے لاتھ - بنام - مٹن پوریل - ۵۹۳ -
کرپا سندر - بنام - کنہیا - ۲۶۴ -
کرشنا - بنام - راپیا - ۳۶۵ -
کرشنا - بنام - سامی - ۴۳۰ و ۴۴۳ و ۴۵۰ و ۵۵۷ -
کرشنا - بنام - سبنا - ۴۲۹ -
کرشنا کنکر - بنام - پنچورام ۳۹۲
کرشنا کنکر - بنام - رای موہن - ۳۹۲
کرشنا جی - بنام - گوبند - ۳۶۲
کرشنا جی - بنام - پانڈورنگ - ۲۶ و ۲۸ و ۲۲۵
کرشنا جی لکشمن - بنام وٹھل راؤجی - ۲۹۸ -
کرشنا جی مہادیو - بنام - مورو مہادیو - ۲۶۰ -
کرشنما - بنام - پاپا - ۵۰۴ -
کرشنما - بنام پیروال - ۲۸۷ و ۳۰۰
کرشنا تھہ - بنام - اتمارام - ۳۵۴ - الف -
کرشنا رام - بنام - بہیکی - ۵۷۰ -
کرشنا رانی - بنام انندا - ۳۵۷ و ۳۶۱ و ۳۶۷ و ۳۸۴ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۹۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرشنا راؤ - بنام - گوبند - ۲۷۴-

کرشنیا - بنام - چنیا - ۲۸۱

کرشنیا - بنام - پچا - ۵۲۰+

کرشنائن - بنام - سنوسامی - ۵۰۴ و ۵۰۸-

کرشنا - بنام بالارام - ۳۵۹-

کرشنپا - بنام رام سامی - ۲۵۱ و ۲۶۷ و ۴۵۴

کرشنا اینگار - بنام - دانا ملی - ۱۲۳-

کرشنا گوبند - بنام - ہیم چندر - ۵۹۵

کرشنا منی - بنام - نارنیدرو - ۳۸۲ و ۳۸۵

کدوئی - بنام - جوتی رام - ۸۷-

کل اللہ - بنام - کپو - ۵۳۱ و ۶۱۵-

کلر - بنام - مودودیال - ۳۲۱-

کلیان - بنام - کرپا - ۱۹۰

کلیان الشیری - بنام - دوارکا ناتھ - ۴۱۴

کمار - بنام - سرینواس - ۴۰۱

کمارن - بنام - نارائن - ۷۳ و ۷۵

کمار تارا کیشور - بنام - شوشی - ۳۵۴ و ۳۸۲ و ۳۸۵

کمار اسمہ - بنام کمار کرشنا - ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۷ و ۳۹۵

کمار سامی - بنام - رام لنگا - ۳۹۸-

کمار ویلو - بنام - ویرنا - ۴۹۷ و ۵۲۲-

کملا بابو - بنام - منی شنکر - ۸۱-

کملا - بنام - گرو - ۳۴۷-

کمل منی بنام - بودہ نرائن - ۳۷۵ و ۴۱۹-

کھنڈوجی - بنام - بالاجی - ۳۶۲

کنم اٹا - بنام - کنی کتی - ۴۰۸

کنیا - بنام - مہی لال - ۶۱۷-

کنہیا - بنام - سنجاور - ۲۸۰-

کنی گارو تو - بنام - ارنگ دین - ۲۲۰ و ۲۷۵

کپا - بنام - دوراسامی - ۳۹۸-

کپا - بنام - سنگارویلو - ۴۰۸ و ۵۰۵

کپور چند - بنام - دادا بھائی - ۳۰۳-

کپور - بنام - سیوک رام - ۳۹۳ و ۵۸۶-

کریم - بنام - اوزنگ - ۵۲۷-

کریم النسار - بنام - محبت - ۴۰۷-

کتابلی - بنام - کتا پیپا - ۴۷۶-

کتی - بنام - رادا کشن - ۴۹۴ و ۴۹۶ و ۵۶۷

کنور جی - بنام - موتی ہیر داس - ۱۹۶-

کیلاش - بنام - گرو - ۵۲۴ و ۵۲۵-

گ

گدگپا - بنام - اپاجی - ۱۹۶ و ۵۹۰-

گجپتی - بنام - گجپتی - ۴۳۴ و ۴۵۴ و ۴۸۷

گندارت سنگھ - بنام - لچھمن - ۶۰۵-

گنگا بشیشر بنام - ہیرہتی - ۳۱۱-

گنگا - بنام - گھیسٹا - ۵۱۳ و ۵۲۲ و ۶۲۷

گنگا - بنام - سروداء - ۲۷۴-

گنگا - بنام - ہیرا - ۵۴۷-

گنگا بائی - بنام - انت - ۱۸۳-

گنگا - بنام - وامن جی ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۴۱-

گنگا درایا - بنام پرمیشورا - ۶۱۳ و ۶۱۷-

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گنگا سہائے بنام لیکھراج - ۱۶ و ۳۳ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۴۴ - الف و ۱۴۴ - ب -
گنگیا - بنام - مہالکشمی - ۴۰۲ -
گنگھی - بنام - طہور - ۵۵ -
گنگولی - بنام - سربو منگولا - ۶۲۷ -
گنگو پدھیا - بنام - مہیش چندر - ۶۰۳
گنگو پدھیا - بنام - سربمنگلا - ۵۷۰ و ۶۲۷ -
گنگو بائی - بنام - رامنا - ۳۴۷ و ۳۳۵ و ۳۸۰ -
گنگولو - بنام - انچا - ۲۸۶ و ۳۰۲
گنپت راو - بنام - رام چندر - ۵۸۵
گنراج - بنام - شیو زور - ۳۴۹ و ۳۳۷ -
گنساونت - بنام - نارائن ڈونڈ - ۱۹۷ -
گرگپتی - بنام - سدان - ۴۵۴ -
گتہارام - بنام - موتا کوچن - ۹۰ -
گوری - بنام - چندرامونی - ۴۲۳ -
گوری - بنام - گرسہائے - ۵۹۹ و ۶۰۴
گوری - بنام - رکو - ۴۷۶ و ۴۸۸
گیا - بنام - راج بنسی - ۳۲۴ -
گینڈا - بنام - چپتہ - ۳۹۸ -
گنشام - بنام - گوبند - ۲۵۱ -
گردہاری بنام - کلاہل - ۵۱
گردہر - بنام - دجی - ۳۶۱ -
گردہر لعل - بنام بای شو - ۲۸۰
گردہاری لعل - بنام - کنٹو لعل - ۲۷۹ و ۲۸۵ و ۲۹۶ (الف)
گردردہاری بنام - کلاہل - ۲۴۹ - ۳۲۲ و ۳۳۹ -
گرنیا - بنام - ہنونا - ۴۱۵ -

گریوا - بنام - بہیاجی - ۱۰۷ و ۱۱۸
گریش چندر - بنام عبدالسلام - ۱۹۱
گراج بخش - بنام - قاضی حمید - ۱۹۶
گنانا بہائی - بنام - سری نواس - ۳۰۴ و ۳۵۷ و ۴۰۶ -
گوبردہن - بنام - شام چند - ۳۸۵ -
گوبند - بنام - دلیمر - ۵۸۱ -
گوبند - بنام - مہیش - ۴۵۹ و ۴۶۴ و ۴۶۷
گوبند چندر - بنام - درگا پرشاد - ۵۲۹ و ۵۳۷ - ۲۶۶ -
گوبند چندر - بنام - رام کمار - ۲۷۴ و ۲۷۶ -
گوبند لعل - بنام - ہمندر - ۳۶۵ -
گوبند منی بنام - شام لعل - ۵۸۸ و ۶۰۰ و ۶۰۴
گوبندو بنام - اومیش - ۴۶۶ و ۵۳۷
گوبند ناتہہ - بنام - رام کنی - ۱۸۱ -
گوبردہن - بنام - سنگیسر - ۲۸۴ و ۲۸۵ - ۳۰۶ -
گوکلانند - بنام ودیا وی - ۱۱۳ و ۱۳۰ و ۱۴۵
گوبند چندر - بنام - جے درگا - ۵۹۹ -
گوکی بائی - بنام - لکھی داس - ۴۱۵ و ۴۱۷ -
گوکل بنام - اطواری - ۲۷۴ -
گوکل ناتہہ - بنام - الیشور لوچن - ۳۵۰ و ۳۸۷ -
گلاب کنور بنام - کلکٹر بنارس - ۴۱۶ و ۴۲۰ -
گلاب کماری بنام - الیشو چندر - ۱۹۶
گولا - بنام - کالی - ۳۶۲ -
گولک - بنام - ہوکلا - ۴۲۰ و ۴۲۲ -
گولک - بنام محمد رحیم - ۵۸۷ -
گولک منی - بنام کشن پرشاد - ۶۰۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گونڈا کنور۔ بنام۔ کنور اودے ۔ ۵۸۱ ۔

گلاب ۔ بنام ۔ پھول ۔ ۳۷۹ و ۴۸۵ ۔

گرو بنام ۔ کیلاس ۔ ۲۶ ۔۵

گرو بخش ۔ بنام ۔ لچھنا ۔ ۵۷۴ و ۵۷۹ و ۵۹۸ و ۵۹۸

گرو چرن بنام ۔ گولک منی ۔ ۲۶۱ و ۲۶۴ ۔

گرو داس ۔ بنام ۔ بیجوئی ۔ ۲۷۵ ۔

گرو پرشاد ۔ بنام ۔ مدن ۔ ۱۹۶ ۔

گرو پرشاد ۔ بنام ۔ راس بہاری ۔ ۱۵۳ ۔

گرو پرشاد ۔ بنام ۔ سیب چندر ۔ ۵۷۷

گرو پرشاد ۔ بنام ۔ سیب چندر ۔ ۴۳۹ و ۵۷۶ ۔

گرو پرشاد ۔ بنام ۔ شیودین ۔ ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۲۹ ۔

گروا ۔ بنام ۔ نارائن سامی ۔ ۳۸۰ ۔

گوپال ۔ بنام ۔ دگگاری ۔ ۵۱۲ ۔

گوپال ۔ بنام ۔ کنارام ۔ ۴۵۶ و ۵۴۲ ۔

گوپال ۔ بنام ۔ کشنپیا ۔ ۳۶۲ ۔

گوپال ۔ بنام ۔ کمناٹن ۔ ۲۷۴ ۔

گوپال منت ۔ بنام ۔ نارائن ۔ ۹۸ ۔

گوپال چند ۔ بنام ۔ بابو کنور ۳۹۳ ۔

گوپال داس ۔ بنام ۔ نروتم ۔ ۵۰ ۔

گوپال دت ۔ بنام ۔ گوپال لال ۲۵۱ ۔

گوپال نرہر بنام ۔ ہلمنت ۔ ۱۲۳ و ۱۴۴ ب ۔

گوپال سنگھ ۔ بنام ۔ بھیکن لال ۔ ۲۴۸ و ۲۵۱ ۔

گوپال ایتن بنام رگھپت این ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۴۶ و ۱۴۸ ۔

گوپال راؤ ۔ بنام ۔ ترمک راؤ ۔ ۴۲۸ ۔

گوپال سوامی بنام ۔ چنا سوامی ۔ ۲۵۴ و ۵۱۹ ۔

گوپالا ۔ بنام ۔ نارائن ۔ ۵۶۵ و ۵۸۶ و ۵۹۸ ۔

گوپی ۔ بنام ۔ راج کشنا ۳۶۹ ۔

گوپی ۔ بنام ۔ رائلینڈ ۔ ۲۷۴ ۔

گوپی لال ۔ بنام ۔ مسماۃ چندر دلی ۱۰۲ ۔

گوپی کرسٹ ۔ بنام ۔ گنگا پرشاد ۔ ۲۶۷ و ۳۱۰ و ۳۱۸ و ۳۸۴ و ۴۰۱ ۔

گوپی ناتھ ۔ بنام ۔ جدو ۔ ۳۷۴ ۔

گوپی ناتھ ۔ بنام ۔ کالیداس ۔ ۵۹۲ ۔

گوپی ناتھ ۔ بنام ۔ رام جیون ۱۹۶ و ۱۹۷ ۔

گوپی بنام ۔ مارکنڈ ۔ ۴۰۲ ۔

گوپی چند ۔ بنام ۔ سجن کنور ۔ ۶۰۴ ۔

گوپی ناتھ ۔ بنام ۔ بھاگوت ۔ ۴۰۷ ۔

گوسائین ۔ بنام ۔ مسماۃ کشن سونی ۴۶۳ و ۴۹۲ و ۵۶۸ و ۶۱۳ ۔

گوسوی شیوگر ۔ بنام ۔ روٹ کرنک ۔ ۳۵۰ ۔

گاسلنگ ۔ بنام ۔ گاسلنگ ۳۸۷ ۔

گوسائین ۔ بنام ۔ بشیشر ۳۹۸ ۔

گوسامی ۔ بنام ۔ رومن لالجی ۔ ۳۹۹ ۔

گورا کنوری ۔ بنام گجادھر ۔ ۱۹۱

گورا بلب بنام جگی ناتھ ۱۵۳

گوری کانت بنام بھاگوتی ۔ ۶۰۰

گوری ناتھ ۔ بنام ۔ گلکٹر منگیر ۔ ۳۲۰ ۔

گوری ناتھ ۔ بنام ۔ مدھو منی ۔ ۵۲ ۔

گوری پرشاد ۔ بنام ۔ مسماۃ جے ملا ۔ ۹۷ ۔

گورہری ۔ بنام ۔ مسماۃ رتناسری ۔ ۱۵۳

گورمنی ۔ بنام ۔ بماسندری ۔ ۱۹۱

گورناتھ ۔ بنام ۔ ہرناپورنا ۔ ۱۹۳ ۔

گوری شنکر ۔ بنام ۔ مہاراجہ رامپور ۔ ۲۶۲ ۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ بمبئی - بنام - گنگا ۸۹ -

گووندداس - بنام - مہالکشمی ۴۸۵ -

گووندایر - بنام - دوراسامی ۱۴۳ -

گووندجی - بنام - لکھی داس - ۶۱۵ -

گووندناتھ - بنام - گلال چند - ۱۳۰ -

گریٹ برٹن اسٹیم بوٹ کمپنی - ۴۰۵ -

گردھاری بنام - نندکشور - ۳۹۸ -

گرمین - بنام - دھاری ۶۰۱ و ۶۰۲ -

گرینڈر - بنام - مکناش - ۳۰۴ -

گرگسن - بنام - اوتیادیب ۱۹۶ -

گرداری - بنام - گورنمنٹ بنگال ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۹۴ و ۵۳۱ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۹

گرش چندر - بنام - بروٹن - ۵۸۲ -

گروس - بنام - استراموئی - ۵۸۰ و ۶۰۰ و ۶۰۴

گدادھر - بنام - اجودھیارام - ۲۶۴ -

گری میلا بنام - ونکما - ۴۱۳ -

گلاب داس بنام - کلکٹر سورت ۲۶۲ و ۳۶۵

گمان - بنام - سری کانت - ۴۹۳ -

گمان - بنام - سری کانت نیوجی - ۵۳۱ -

گنیش - بنام - مہیشر - ۵۱ -

گنیش - بنام - نیل کنٹھ - ۴۶۳ و ۵۳۵

گنگا - بنام - جیوی - ۴۱۶ -

گنگادھرادو - بنام - نرسنھا - ۲۵۸ -

گنگادھر - بنام - ایم الدین - ۳۶۵ -

گنگاہری - بنام - راگھوبرام - ۳۶۰ -

گنگما - بنام - چندرپا - ۱۹۱ -

گنگامیا - بنام - کشن کشور - ۱۵۴ و ۵۶۸ -

گنگانرائن - بنام - بلرام - ۳۴۸ و ۵۸۸ -

گنگاپرشاد - بنام - بیج اشوری - ۱۵۴

گنگاپرشاد - بنام - اجودھیا - ۲۵۱ و ۲۸۶

گنگا - بنام شمبھوناتھ ۴۷۹ -

گنگارام - بنام - کالی پڑو - ۳۶۳ -

گنگارام بنام - تاپی - ۳۷۹ -

گنگوتل - بنام - بنسی دھر ۲۵۱ -

گنشی - بنام موران - ۲۷۴ -

گنجوشی - بنام سگونا - ۴۸۵ -

گنپیا - بنام سنکپیا - ۹۶ و ۹۸ -

گنپت نارائن سنگھ کا مقدمہ ۹۰ -

بمقدمہ گنشوڑ دیکھو دلکی نام ونکٹ راما - ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۳ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۷۳ -

گردیال - بنام - کونیلیا - ۴۲۲ -

گروریڈی - بنام چنما - ۳۸۰ -

گروبنام - انند - ۴۷۶ و ۴۹۱ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۹ -

گرونداس بنام - بجیا - ۲۷۵ و ۳۱۱ -

گروگوبند - بنام - انندلال - ۱۵۳ -

گرو بنام - نفر - ۵۸۴ -

گرونارائن - بنام - انند - ۵۱ -

گروناتھ - بنام گرشناجی ۵۷۸ -

گروسامی - بنام - چنامنار - ۲۸۳ -

گروسامی - بنام گنپتیا ۳۰۸ و ۳۲۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرودیا - بنام - تما - ۳۰۸ و ۳۴۴ -

گیا پرشاد - بنام - ہت نارائن - ۶۰۵ -

گیان - بنام - روپ کرن - ۵۶۸

ل

لچھنا - بنام - باپ نما - ۴۱۹ -

لچھمن - بنام - روپ چند - ۱۹۱ -

لچھمن بنام - اکبر ۴۷ -

لچھمن - بنام - لانول - ۴۵۲ -

لچھمن - بنام - ٹپنی رام - ۴۰۷ -

لچھمن - بنام - کوٹیشور - ۳۴۹ -

لکھی - بنام - بیراب ۴۵۸ و ۵۲۲ و ۵۳۶ و ۵۸۱ -

لکھی - بنام - توری ۳۴۹ -

لکھمی چند - بنام - گتوبائی - ۱۱۸ و ۱۲۴ و ۱۴۴ -

لکشمن راؤ - بنام - لکشمی ۱۸۰ و ۱۸۱

لکشمنی امل - بنام - تردو نگڈا - ۴۹۷ و ۵۳۲ -

لکشمن - بنام - دیپ چند - ۳۶۳ -

لکشمن - بنام جمنا بائی - ۲۶۰ و ۲۶۷ -

لکشمن - بنام - رامچندر ۲۵۲ و ۳۱۰ و ۳۳۵ و ۳۸۰ و ۴۲۶ و ۴۲۹ و ۴۴۷ -

لکشمن - بنام - سرسوتی بائی - ۳۰۴ و ۴۱۹ و ۴۲۲ و ۴۳۷ و ۴۸۶ و ۵۸۷ -

لکشمن - بنام - سیتا بھیما بائی - ۲۸۶ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۲ و ۴۳۷ و ۴۸۶ و ۵۸۷ -

لکشمن بہاو - بنام - راد ہا بائی - ۱۸۱ و ۵۸۹ -

لکشمن وینکٹیش - بنام - کاشی ناتھ - ۳۰۸ -

لکشمن داس - بنام - دسرتھ - ۳۶۱ و ۳۶۲ -

لکشمپا - بنام رامیا - ۱۲۰ و ۱۳۰ و ۱۳۶ و ۱۴۴ - الف و ۱۶۳

لکشمی - بنام - سبرامنیا - ۱۸۰ -

لکشمی - بنام - تلسی - ۵۵۱ -

لکشمی بائی - بنام - بالوجی - ۴۱۷ -

لکشمی بائی - بنام گنپت سورو ۲۵۲ و ۳۸۸ و ۴۵۱ و ۴۵۳ و ۵۱۹ و ۵۶۷ و ۵۹۸ -

لکشمی بائی - بنام ہیرا بائی - ۳۸۸ و ۵۸۵ -

لکشمی بائی بنام جیرام - ۵۰۱ و ۴۸۸ و ۵۴۱ -

لکشمی بائی - بنام - ہیرد ہر - ۱۹۲ -

لکشمی نارائن بنام - داسو - ۵۸۶ -

لکشمی - بنام - نرسمہا - ۳۵۸ و ۴۵۲ -

لالہ - بنام - ہیرا - ۴۷ -

لالہ بشمبر - بنام - راجہ رام - ۲۷۵ -

لالہ جوتی - بنام - مسماۃ دورانی - ۵۲۲ -

لالہ پربھو لال - بنام - میلنی - ۱۰۱ و ۱۴۸ و ۱۵۰ و ۲۹۶ و ۵۹۰ -

لالہ امرناتھ - بنام - اچن کنور - ۳۲۰ و ۵۸۹ -

لالہ مدن گوپال - بنام - گکندا کنور - ۴۵۴ و ۵۴۷ -

لال داس - بنام - نیکنجو - ۱۹۵ -

لال سنگھ - بنام - دیونارائن - ۲۸۶ و ۳۲۳ -

لال جی - بنام - فقیر - ۲۸۶ -

لال جیت - بنام - راج کمار - ۴۳۰ و ۴۳۷ و ۴۵۲ -

لالو بھگوان بنام - تربھون موتی رام - ۲۸۰ -

لالہ جنبی دہر - بنام - کنور بندیسوری - ۱۹۶ و ۳۲۳ -

لالو بخیا تھہ - بنام - بشن - ۵۸۸ و ۵۸۹ -

لالہ چتر - بنام - مسماۃ اوما - ۶۰۴ -

لالہ فتح - بنام مسماۃ پران پتی - ۵۵۸ و ۶۰۴ -

لالہ گوبند - بنام - دولت ۴۱۴ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لالہ گنپت - بنام - تورن - ۳۴۵ و ۵۸۷ -

لالہ مہابیر - بنام مکتہ کندن - ۴۴ -

لالہ رادت بنام چادی - ۱۹۶

لالوبائی - بنام - کاسی بائی - ۲۷۲ و ۴۷۶ و ۴۸۸ و ۵۴۱ و ۵۶۹ -

لالوبائی - بنام - مانکنور بائی - ۲۸ و ۳۸۸ و ۳۹۲ و ۴۶۲ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۲ و ۴۷۶ و ۴۸۰ و ۴۸۸ و ۴۹۰ و ۴۹۲ و ۵۴۱ و ۵۶۹ -

لالجا - بنام - جمعہ - ۳۲۹ -

لالجا - بنام - شیخ جمعہ ۴۴۲ -

للتی کنور بنام - گنگا - ۳۱۱ و ۳۳۷ و ۳۴۰ و ۴۰۹ -

للوبائی - بنام - بائی امرت - ۳۶۱ -

لامب بنام - گوبیندمنی - ۵۸۱ -

لیک - بنام - رابنس ۳۵۴ -

لیکھراج - بنام کنہیا - ۳۳۵ و ۳۶۵ -

لیکھراج کنور - بنام - مہاپل سنگھ - ۴۲ -

لیکھراج بنام - مہتاب - ۱۹۷ -

لیلانند - بنام - گورنمنٹ بنگالہ - ۴۲۸ -

لجی - بنام - باباجی - ۳۹۵ -

لوچن - بنام - نیمدھاری - ۲۵۱

لودھرمونا - بنام - گنیش چندر - ۶۰۰ -

لوکناتھ بنام - سامامندری - ۱۵۳ -

لوکھی - بنام - کالی پدو - ۴۰۲ -

لوکی - بنام - اگھوری - ۳۲۴ -

لطف الحق - بنام - گوپی - ۲۷۴ -

لچھمی - بنام - عثمان - ۲۷۹ و ۳۲۴ -

لچھمن - بنام - کالی چرن - ۴۰۳ و ۶۱۳ و ۶۱۵ -

لچھمن - بنام - گردھر - ۲۸۶ -

لچھمن - بنام - موہن - ۱۴۳ و ۱۸۶

لچھمن داس بنام - گردھر چودھری - ۲۹۹ -

لکھی - بنام - تارامونی - ۴۰۴ -

لگھا - بنام - ترمبک - ۳۰۴ -

لکھی - بنام - گوکل - ۳۸۸ و ۵۸۶ و ۵۹۱ و ۵۹۴ و ۵۹۹ -

لکھمی - بنام - امرچند - ۱۹۲ -

لکھمی رلم - بنام - خوشحالی - ۵۸۶ -

للیت - بنام - سرپدھر - ۶۰۶ -

للوبھائی - بنام - کاسی بائی - ۲۷۲ و ۴۷۶ و ۴۸۸ و ۵۴۱ و ۵۶۹ -

لچھمن راؤ - بنام - ترمل راؤ - ۲۶۲ و ۴۵۲ -

لچھمی - بنام - رکمنی - ۳۹۹ -

لکشمنی راؤ - بنام - ملہاراؤ - ۲۶۵ و ۲۶۷ -

م

مکنداس - بنام - گنپت راؤ - ۴۵۲ -

مکڈانلڈ - بنام - لالہ شب - ۳۴۸ -

مدن موہن - بنام - پورنل - ۵۹۲ -

مداری - بنام - مانگی - ۵۹۹ -

مدار صاحب - بنام - سرائی لو - ۳۶۳ -

مادھوریا - بنام - ترتاسوامی - ۶۱۶ -

مادھاسکھہ - بنام - بدری - ۳۱۸ -

مادھوراؤ منوہر - بنام - آتمارام ۲۵۴ و ۴۲۸ -

مادھوراؤ - بنام گنگا بائی - ۴۱۴ -

مادھوراؤ - بنام - بالکرشنا - ۵۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مادھو - بنام - کامٹا - ۳۹۸

مادھوپرشاد - بنام - مہربان سنگھ - ۳۳۸ و ۳۳۹

مادھوراؤ - بنام - لیوڈا - ۴۳۷ -

مادھب چندر - بنام - اوماسندری - ۳۵۰ -

مادھب - بنام - گوبند - ۵۹۱ -

مہابالیا - بنام - تمیا - ۳۲۹ -

مہابیرپرشاد - بنام - رانیاد - ۳۴۸ و ۴۳۷ -

مہابیرپرشاد - بنام - مہیشر ناتھ - ۲۹۳ و ۲۹۹ -

مہابیرپرشاد - بنام - بلدیو سنگھ - ۲۷۹ و ۳۰۰ -

مہادیجی - بنام - وٹھل پاٹیل - ۴۰۵ -

مہاکلشما - بنام - وینکٹ رتنما - ۴۲۱ -

مہالنگا - بنام میرما - ۴۷۶ -

محمد عارف بنام سرسوتی دیبیا - ۱۹۷ -

مہاراج لنگرو - بنام - راجہ راؤ نیتلو - ۲۶۲ -

مہارانی - بنام - نندلال - ۶۰۰ -

مہاشوئی شوشی ناتھ بنام سری متی کرشنا - ۱۴۱ و ۱۴۳ و ۱۴۴

مہتاب - بنام - مہرداد - ۳۹۷ -

مہودا - بنام - کلیانی - ۵۲۹ -

محمدؐ - بنام - حسینی بی بی - ۳۵۲ و ۳۵۹ -

محمدؐ - بنام - کرشنن - ۵۹۹

محمدؐ صدیق - بنام - حاجی احمد - ۵۵ -

مقبول - بنام - سری متی مسند - ۹۶ -

مکندی - بنام - سورب سنگھ - ۳۲۳ و ۳۴۱ -

مالی بنام - پکی - ۲۲۰ -

منوہرداس بنام - منظر علی - ۲۷۴ -

من بائی - بنام کرشنی - ۳۷۹ -

منجیارام - بنام - پران شنکر - ۳۹۸ -

منیجر جی بنام - کونگ سیو - ۴۰۳ -

منگلا - بنام - دینا ناتھ - ۲۳۶ و ۴۲۳

منگلداس - بنام - کرشنا بائی - ۳۸۶ -

منگلداس - بنام - رنچھوڑداس - ۳۸۷ -

منگلداس - بنام - تربھوندداس - ۳۵۶ -

مانک چند - بنام جگت سیٹھانی - ۴۵ و ۱۰۴ - الف ۱۱۹ و ۱۳۸ و ۴۶۱

مانک چندر بنام - بھگوبتی - ۱۳۸ -

مانک ملا - بنام - پاربھی - ۱۸۱ -

منی شنکر - بنام - بائی کملی - ۱۹۶ -

منجما - بنام پدمنابھیا - ۳۵۶ -

منجاتھ - بنام - نارائن - ۴۳۲ -

منجی رام - بنام - نارائنگھ - ۱۹۶

منجو ندیا - بنام - تنگما - ۳۵۲ -

مانکنور - بنام - بھگو - ۴۸۵ -

مانگ بنام - گل - ۴۰۵ -

منوہر گنیش - بنام - لکھمی رام ۳۹۶ -

ماری - بنام - چنمل - ۵۲۲ -

ماردتی نارائن بنام - لیلا چند - ۲۹۰ و ۳۰۸ و ۳۲۴ و ۳۲۹ و ۳۴۹

ماتا - بنام - بھاگیرتی - ۵۸۹ -

متن گنی بنام - جی کلی - ۵۴۹ -

متن گنی گپتا - بنام - رام رتن رائے - ۵۱۲ -

متل - بنام - لکشمی - ۴۱۴ -

متھرا - بنام - ایشور - ۴۷ و ۲۵۵ و ۱۸۳ و ۴۰۶ و ۴۴۱ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میناباائی - بنام - اودے رام - ۵۰۸ -

میر آف لیٹنر - بنام - ایڈوکیٹ جنرل بنگال - ۳۹۹ -

میناچی بنام چیمبرز - ۲۶۰ و ۳۱۸ و ۳۳۷ و ۴۴۸ -

میناکشی نائڈو بنام - اموری کنکا - ۲۸۹ و ۲۹۲ و ۲۹۹ -

مہدی - بنام - اوجد - ۲۷۵ -

میلارام - بنام - تانورام - ۸۵ -

مسلگریا - بنام - شیویا - ۵۸۷ و ۵۸۸ -

میرنگمی زمیندار - بنام - سترو چارلو - ۵۱ -

میاجی - بنام - مہتا - ۳۵۳

مہروانجی - بنام - پونجیا - ۵۵۳

ملر - بنام - رنگناتھ - ۳۱۹ -

میناکشی - بنام - رامنادہ - ۱۲۳ -

میناکشی - بنام - ویرپا - ۳۱۶ -

میر علی رحیم بائی - بنام - رحموبائی - ۱۹۷ -

مرزا جہان - بنام پدشوبہلو - ۲۶۲ -

مرزا جہان - بنام - نواب فسر بہو - ۲۶۲ -

مرزا جہان پناہ بنام - سید صادق - ۱۹۶ -

میٹاکانت - بنام - زنجن - ۳۹۸ -

میٹھی بہائی - بنام - کٹی کرتی ۱۹۵

مودو - بنام کولبر - ۳۴۱ و ۳۴۵

مودو دیال - بنام - کولبرو ۳۱۹ -

مودو سودن بنام - جیدب چندر - ۸۱ - الف -

مودو سودن - بنام - پریتی بلب - ۱۹۷ -

مودو موہن - بنام - فطر النساء ۳۶۰ -

مہابیر کنور - بنام - جیہا - ۲۵۲ و ۳۲۰

مہادی - بنام ہرکنارائن - ۴۳۸ و ۵۷۸ -

موہنداس بنام - کرشنابائی - ۴۶۵ و ۵۲۵ و ۵۳۵

موہندر لال - بنام - رکنی - ۱۰۳ -

مہیش - بنام - چندر موہن - ۵۵۰ -

مہیش - بنام - کیلاش - ۳۹۹ -

مہیش - بنام - اگرا - ۵۹۳ -

مہما - بنام - رام کشور - ۵۸۴ ، ۵۹۵

موہن - بنام - چمن - ۵۰۳ -

موہن - بنام - لچھمن ۳۹۹ -

موہن - بنام - سروسنی ۵۹۱

موہن گیر - بنام - سماۃ جنا - ۴۱۵ -

موہن سنگھ - بنام - چمن رائے ۷۵ -

مہنت - بنام - لبگیت - ۵۹۱ -

مہنت برم - بنام - کاشی - ۳۹۷ -

مہنت گوپال - بنام - کرپارام - ۳۹۸ -

مہنت کشن - بنام - ہردیال - ۳۸۹ -

مکندو - بنام - گنیش - ۳۸۷ و ۴۴۵ -

مکرندیب - بنام - رانی بشیشری - ۱۹۲ -

مکندو - بنام - بیگنتہ - ۱۵۳

موداکنی - بنام - ادی ناتھہ - ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۷۲ -

موتی موہن - بنام - دہن موتی - ۴۸۸ -

من گنی - بنام - گردیر شاد - ۳۹۶

منی رام - بنام - کیسری کولیتی - ۴۱۴ -

من موہنی بنام - مالک - ۴۱۲ -

مدوکرشنا - بنام - تانڈورائے - ۱۹۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مکتا کیشی - بنام - اوماپتی - ۴۵۴-
مولچند - بنام کرشنا - ۲۷۹-
مولجی - بنام - لیلا گوکلداس - ۲۶۷-
منیا - بنام - دھرما - ۵۳۱-
مقدمہ نمبر - -- ۳۵۰
متسیا - بنام - اپن ۱۲۳-
متوپرمال - بنام - تنڈاون - ۲۰۱-
متودریار گھنوادہ متوپتی - بنام - سیوگی نا چیار - ۱۲۹
میتا مودلی - بنام - اپن - ۱۵۹-
متوکمارا پا - بنام - ہنو - ۳۰۸-
متومیناچی - بنام ویلو - ۳۹۸-
متوسامی - بنام - لچھمی دیوما - ۱۲۰ و ۱۲۳-
متوونکٹا - بنام - منارسوامی ۴۲۸-
متوونکڈا - بنام - تمبی سامی ۳۷۲ و ۴۲۸ و ۴۳۲
موریشور - بنام - ونتو - ۳۶۳
مورودیشوتاتہ - بنام - گنیش - ۲۴۴ و ۲۴۸ و ۴۳۰ و ۴۵۲-
مقدمہ ہارلین - ۱۶۹-
موران موئی - بنام - بجائی - ۱۲۳ و ۱۵۴
موتی لال - بنام - بہوپ سنگھ - ۶۰۳-
موتی لال - بنام - متر جیت - ۳۱۱ و ۳۴۷
متر موہن - بنام - سرندر - ۱۹۱
مولوی محمد - بنام - مسماۃ فاطمہ بی بی ۳۶۵-
مولوی محمد - بنام - شیوکرام - ۵۸۴-
مولوی سید - بنام - مسماۃ بی بی ۴۰۱-
مرینا موئی بنام - جگدیشوری - ۱۹۷-
مرینا موئی - بنام - بہوبن موئی - ۶۰۳-
مکلس ٹن - بنام - برون - ۴۰۵-
مدن گوپال - بنام - مسماۃ گوریتی - ۴۴۲-
مدن گوپال - بنام - مسماۃ گورن بی ۲۸۶
مدن گوپال - بنام - رام بخش - ۲۵۲ و ۲۵۷ و ۳۱۸
مدن ٹھاکر بنام کنتو لال - دیکھو مقدمہ گردھاری لال بنام کنتو لال
مدن ٹھاکر بنام - کنتو لال - ۲۸۸ و ۲۹۶ و ۲۹۹ - الف و ۲۹۷ و ۳۲۴-
مدھوبن - بنام - ہری - ۵۴۶-
مہالکھمی - بنام - کرپاشکل ۳۹۳ و ۴۸۸-
مہاشنکر - بنام - مسماۃ اوتم ۸۷ و ۸۹-
مہتابو - بنام - گنیش - ۱۹۲
مجاور - بنام - حسینی - ۳۹۸-
مکنی - بنام - منن بہٹ ۳۵۰
مقدمہ جائداد مولبائی - ۵۵-
ملنا - بنام - علی بیگ - ۳۶۳-
مولجی مائی شنکر - بنام - بائی اوجم - ۴۱۵-
مولجی تاکرسی - بنام - گومتی - ۹۰-
ملکہ جہان - بنام - ڈپٹی کمشنر لکھنو - ۲۶۲
ملکہ جہان - بنام - مرزا جہان - ۴۴-
ملک کل - بنام - مادا چیٹی ۵۸۸-
ملروز رونکٹا - بنام - ملروز لچھیا - ۳۷۱ و ۳۷۵-
ملروز رونکٹا - بنام - چلاکتی - ۳۱۸ و ۳۷۵-
مونڈا چیٹی بنام - تماجو - ۲۱۸ و ۴۴۰ و ۴۷۶
منگنی رام - بنام مہنت گورسہائے - ۱۹۱-
مینا - بنام - پورن - ۶۱۵-

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مینپا - بنام - کستوری - ۲۰۱ و ۲۰۲

منو - بنام - گوپی - ۳۶۹ -

میتری پیپا - بنام - رامیا - ۳۱۳ -

موروری - بنام مکند سیواجی - ۲۶۷ و ۴۵۴

مورارجی - بنام - پاربتی بائی - ۵۵۰ و ۵۵۲

موروگئی - بنام - دیرما کالی - ۸۹ و ۵۱۲ -

موساویو - بنام - میرزا - ۴۰۲ -

مطیع اللہ - بنام - راوہانبوڈ - ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۱ و ۵۹۳ -

متھورا بنام - بوٹن - ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۲۸۶ و ۳۲۰ و ۳۲۱ -

متوڈر گونڈا بنام - دورالنگا تیوار - ۲۶۳ -

متل - بنام - کانکشی - ۴۰۸ -

متل بنام دنگا لکشمی - ۵۲۲ -

میتن چٹی بنام - سنگیلی - ۲۵۱ و ۲۵۷ و ۲۷۹ و ۲۸۲ و ۲۸۴ -

متی رام - بنام - گوپال - ۳۴۴ و ۵۸۶ و ۶۰۶

میا - بنام - ویرل - ۴۲۰ -

متو - بنام - انوا اینگار - ۳۷۷ -

متوکنو - بنام - پرماسامی - ۵۲ و ۱۸۳ -

متورام لنگا - بنام - پریانا نگم - ۳۹۸ -

متودیدوگناوا - بنام دورا سنگا تیوار - ۵۱ و ۵۱۹ و ۵۶۸ و ۵۶۹

متوزیا - بنام - دورا سنگا تیوار - ۱۱ -

متارام - بنام - لکشمی - ۳۱۱ و ۳۱۸ -

متوسامی - بنام - وینکٹ سبا - ۴۰۸ و ۵۰۴ -

متوسامی - بنام - وینکیشر - ۴۱۶ -

متوسوامی - بنام - سبرامانیا - ۴۲۷ و ۴۲۹ -

مینا بائی - بنام - اوتارام ۴۹ و ۵۷ و ۵۰۸

ملکہ معظمہ - بنام - بیرن جی - ۱۹۳

ملکہ معظمہ - بنام - فلیچر - ۱۹۵

ملکہ معظمہ - بنام جائلی - ۵۲ -

ملکہ معظمہ - بنام - کارسن ۵۲ و ۸۹ -

ملکہ معظمہ - بنام - منوہر ۵۲ -

ملکہ معظمہ - بنام - ماری متو - ۴۰۸ -

ملکہ معظمہ - بنام - نسبٹ ۱۹۴

ملکہ معظمہ - بنام - سمبھو - ۸۹ -

ملکہ معظمہ - بنام - برنارڈو - ۱۹۴

ملکہ معظمہ بنام رامنا - ۵۲ -

ن

نبا کمار - بنام - باماسندری - ۵۸۹ -

ناگا بشنم - بنام - شیشما - ۹۸ -

ناگ لنگا - بنام ویلوسوامی - ۴۳۰ -

ناگ لنگا - بنام - سبرامانیا - ۴۳۰ -

ناگ لچھمی - بنام - گوپو ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۶۹ و ۳۷۵ -

ناگ لچھمی - بنام ندراج ۳۷۳ و ۳۷۷ و ۳۷۸ -

ناگیا - بنام - سیاشاستری - ۹۸ -

ناگن بائی - بنام - عبداللہ - ۴۰۱ -

نہال چند - بنام - بائی شوا - ۶۱۵ -

نہال چند - بنام - ہیم چند - ۴۸۸ و ۵۴۱

ناگا لنگا - بنام - وید لنگا - ۵۳۱ -

نیک رام - بنام - سبرجو منبس - ۵۹۹ -

نجین - بنام - چاندربی بی - ۴۲۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نتا - بنام - پونل - ۴۹۷-
ملا تمبی بنام - کمند - ۳۱۰-
نلی اپا بنام - ابراہیم - ۳۶۳-
نامامسوامی - بنام - انمل - ۸۱-
نام نارائن - بنام - رلون ۴۰۰-
نانابلہائی - بنام - اچرت بائی - ۲۵۱ و ۲۵۲
نانابہائی - بنام - جنار دہن - ۸۱-
نانابہائی - بنام - سری سن گوسامی - ۳۹۸-
نانک - بنام - تیلک دئی - ۳۶۲-
نانارائن - بنام - ہری پنت - ۳۱۸-
نانانجارام - بنام - ولب داس - ۳۲۹
نند کمار - بنام - رادا کنواری - ۶۰۵-
نانک - بنام - جی منگل - ۳۲۴-
نانی دیبی - بنام - حفیظ اللہ ۳۶۳-
نانومی بواسین - بنام - مدن موہن - ۲۵۲ و ۲۹۳ و
نارائگنتی - بنام - ونکٹا چلاپتی - ۲۹۶ و ۲۹۹ و ۲۶۳ و ۲۹۹ و ۵۰۰
نارائگنتی - بنام - ونگما - ۲۶۵-
نارائن - بنام - برہمانن - ۳۹۸
نارائن - بنام - لوکناتھ ۳۱۴ و ۱۴۷
نارائن - بنام - ساویڈی ۱۸۰
نارائن چندر - بنام - دت رام ۳۶۰ و ۳۶۳
نارائندر - بنام - راکل ۸۵ و ۵۰۴
نارائن مل - بنام کنور نارائن - ۱۸۱-
نارائنی - بنام - ہرکشور - ۵۲۲-
نارائنی کنور - بنام - چندی دین - ۵۷۱-

نرسمل - بنام - بالارام چارلو - ۳۳ و ۴۶ و ۱۲۳
نرسنا - بنام - گنگو - ۵۰۸-
نرسنا - بنام - گورپا - ۲۹۳-
نرسما - بنام - ونکٹ ریڈی - ۵۹۸-
نرسمہاراو - بنام - انتاجی - ۲۸۰-
نرسمہا - بنام - انتا - ۳۹۸-
نرسمہا - بنام - منگل - ۹۸۷-
نرسملو - بنام - سمومنا - ۳۶۳-
نارائن - بنام - چنتامن ۳۹۷-
نارائن - بنام - گوونڈ - ۲۲۰
نارائن - بنام - کرشنا - ۴۰۱
نارائن - بنام - لکشمی - ۴۵۱ و ۴۲۲ و ۴۸۷
نارائن - بنام - لیونگ ۵۲-
نارائن - بنام - نانومنوہر - ۱۱۸ و ۴۴۱ ب و ۴۵۲
نارائن - بنام - پانڈورنگ - ۴۵۲
نارائن - بنام - واسدیو ۴۲۸
نارائن - بنام - چنگلما - ۲۶۲
نارائن - بنام - نرسو - ۲۸۶-
نارائن بنام - رنگا - ۳۹۸-
نارائن - بنام - رائپا - ۳۰۷-
نارائن - بنام - دیدچلا - ۹۸-
نارائن سوامی - بنام - کپاسوامی - ۱۲۰ و ۱۳۵-
نارائن سوامی - بنام - راماسامی - ۱۸۰-
نارائن سوامی - بنام - سامیداس - ۲۷۹-
نارائنن - بنام - کنن ۳۵۳-

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نرمدا بائی - بنام - مہادیو - ۴۱۶ و ۴۴۲

نرہر گووند - بنام - نارائن ۱۲۲ -

نورتم - بنام - نانکا - ۶۱۵

نورتم - بنام - نرسنداس - ۳۴۷ و ۳۱۸ - ۳۷۹ و ۳۸۰ -

نارائنا - بنام - ویرا راگھوا - ۴۵۴ -

نارائن سوامی بنام - ارنا چلم - ۳۷۱ -

نرسپا - بنام سکھارام - ۵۹۷ -

نرسنگ بھٹ - بنام - چنپا - ۳۰۶ -

نرسمہا - بنام - رامچندر - ۴۵۱ -

ناصر - بنام - ماتا - ۳۵۳

ناچیارائل - بنام - گوپال کرسنا - ۴۲۲ -

نتیسرا ایئن - بنام - نرسمہا ایر - ۱۹۷ -

نتہا - بنام جمنی - ۵۹۶ و ۶۰۵

نتہاجی - بنام - ہری - ۱۳۰

مقدمہ جادو ناتھی بائی - ۷۸ و ۸۰ -

نتھو - بنام - چدی - ۳۳۸ و ۳۴۴ -

نتھونی بنام - مزاج - ۲۷۴ -

ناتھو رام - بنام - شیو ماچھگن - ۱۹۶ -

نول رام - بنام - نند کشور - ۳۱ و ۵۵۰ و ۵۷۳ و ۵۷۵

نواب - بنام - بھگوان - ۴۳۱ -

نواب سید اشرف الدین - بنام - بہاء شاماندری - ۱۹۶ -

نیلکنٹھ - بنام - انند موئی - ۱۰۰ -

نیلکنٹھ بنام - منی - ۱۴۷

نیل کنٹھ دیب - بنام - بیر چندر - ۵۱ و ۲۶۲ و ۲۶۵ و ۴۵۴ و ۴۵۹ و ۴۹۹ و ۵۲۳

نہالو - بنام - کشن ۵۱۱ -

نیلائی کمارو - بنام - مارا کتل - ۵۸۴ -

نہانی - بنام - ہری رام - ۲۷۹ -

ندی - بنام - بسو - ۴۰۳ -

ندہومنی بنام سرودا پرشاد - ۱۶۷

نبلا کندن - بنام - مہادیون - ۲۷۸ -

نیلا منی بنام - راد ہامنی - ۵۰۹ و ۵۱۰ -

نیل مادہب - بنام - بشمبر - ۱۳۲ و ۱۳۸

نیل مادہب بنام - نروتم - ۳۵۰ -

نیل منی بنام - بہتیشر - ۴۱۲ -

نیل منی - بنام - بکرا ناتھہ - ۳۱۳ -

نیل منی - بنام - ادما ناتھہ - ۳۹۲ -

نیل منی سنگھ - بنام - بکرا ناتھہ - ۳۱۴ -

نیل منی - بنام - کالیچرن - ۶۰۴ -

نیل منی سنگھ - بنام - ہنگو - ۴۱۷ -

نمبالکر - بنام - جیونت راو - ۱۰۷ و ۱۳۰

نروانیا - بنام - نروانیا - ۱۹۶ -

نثار - بنام - کنور - ۵۰۸ -

نستارینی - بنام - کمہن لال ۴۲۰ -

نتیاچرن - بنام - گنگا - ۳۸۷ -

نترادئی - بنام - بھولا ناتھہ - ۱۲۹ -

نتیانند - بنام - کرشنا دیال - ۱۴۲ و ۱۴۵

نتو کشوری - بنام - جگندر - ۴۱۵ - ۴۱۷

نتیانند - بنام - شاماچرن - ۳۶۰ -

نتی - بنام - سندری - ۴۱۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوین چندر - بنام - دکو بالا ۴۰۱ -

نوین چندر - بنام - گردیر شاد ۶۰۵

نوین چندر - بنام - مہیش چندر - ۲۷۵

نوین کشوری - بنام - گوبند - ۶۰۳

نوبوکشن - بنام - ہری ناتھہ ۵۹۲ -

نفر داس - بنام - مادہو - ۵۹۲ -

نوبت - بنام - لارڈ کنوز - ۹۰ -

نورتن - بنام - بابو گوری - ۳۲۰

نوبوکشن - بنام - ہیرش چندر ۳۸۷ و ۳۹۸ و ۴۵

نب کمار - بنام - جی دیو - ۲۷۴ -

نوبوکشن - بنام - کالی پرشاد ۱۹۶

مقدمۂ زمینداری ندیا کیلئے دیکھئے (ایشان چند بنام اشور چند)

نفر - بنام - رام کمار - ۵۶۷ -

نگندر چندر بنام - کامنی داسی - ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۵۸۹

نند کمار لال - بنام - رضی الدین - ۲۵۰ و ۲۵۱ -

نند کمار - بنام - رگھو نندن - ۵۹۱ -

نند لال - بنام - بلاقی - ۶۰۰ -

نند لال - بنام - مانی داس ۸۰ و ۸۱ -

نند رام - بنام - کاشی پانڈے - ۱۳۸ و ۳۳۷

نندن - بنام - ٹیلر - ۴۰۳ -

نندن - بنام - لائیڈ - ۲۷۴ و ۲۷۵ -

نانو میان - بنام - کرشنا سامی - ۵۸۵ -

نرسنگ - بنام - مہنت - ۳۵۲ -

نرسنگ داس - بنام - نارائن داس - ۲۶۶ -

نتھو - بنام - چھیڈی - ۳۳۸ و ۳۴۴

نظیر - بنام - مولوی میر الدین ۵۹۶ -

مقدمۂ زمینداری نزود - ۵۱

و

وادلی - بنام - منڈا ۳۲۳ -

وودریوا - بنام - وپولوری - ۴۸۸ -

ولیا تمبورتی - بنام - ویرا راین ۴۸۸ -

ولبرم - بنام - بہائی ہری گنگا ۵۵۰

ولی ناگم - بنام - پچی - ۳۷۱ و ۳۷۷ و ۳۷۸

ویلو - بنام گنگا - ۴۱۴

ورناکوٹ بنام - ورناکوٹ ۲۲۰ -

وردن - بنام - لکھیتی ۳۶۲ -

ورجیون - بنام - گھلچی - ۵۹۱ -

واسدیو ٹپلو - بنام - نرسمہا - ۳۵۹ -

واسدیو سنگارو - بنام - رانی وجیانگرم - ۵۱۰ -

واسدیو ہری - بنام - تاتیا نارائن - ۳۶۱ -

وائدیندا - بنام - اپو - ۱۲۴ -

واسدیو - بنام - وینکٹیش ۳۵۹ و ۳۳۴

ورپوراتھہ - بنام - ولب - ۳۹۸ -

ویداولی - بنام - نارائن - ۲۶۶ -

ویرا پرمال بنام - نارائن پلے - ۱۰۳ و ۱۰۷ و ۱۲۹ و

وجیا - بنام - انجل امل - ۱۳۳ و ۱۴۱ و ۱۴۴ و ۳۷۱

ویلایودا - بنام - سیورامہ - ۳۵۹ -

ولنکی - بنام - ونکٹ رام - ۱۰۲ و ۱۰۴ و ۱۱۵ و ۱۷۴ و ۴۹۳ و ۵۶۷

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویلی اتل - بنام - کتپا چٹی - ۲۸۶ -

وینکٹا - بنام - وٹکمل - ۴۸۸ -

وٹکٹ چلا - بنام - پاروتم - ۵۰۵ -

وٹکٹا پٹی - بنام - لچھمی - ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۵

وٹکا - بنام - سوترا ما - ۱۹۵ -

وٹکٹا - بنام - انتما - ۴۱۷ -

وٹکٹا - بنام - نارپا - ۵۱ و ۴۲۹ -

وٹکٹا - بنام - راج گوپالا - ۴۲۹

وٹکٹا - بنام - سبدرا - ۱۲۰ و ۱۲۳ و ۱۴۳

وٹکٹا - بنام - سیرپا - ۱۱۳ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵

وٹکٹا چارلو - بنام - رنگا چارلو - ۸۱ - الف

وٹکٹا چلا - بنام - چینیا - ۳۳۲ و ۳۴۰ -

وٹکٹا چلا - بنام - تاتمل - ۳۵۲ -

وٹکٹا چلم ایا - بنام - پی نارائن ایا - ۳۹۷ و ۳۹۸ -

وٹکٹا چلاپتی - بنام - سبرامنڈو - ۵۱۲ -

وٹکٹا چلم - بنام - وٹکٹ سوامی - ۱۸۳ -

وٹکٹ لکشما - بنام - رنسیا - ۱۱۴

وٹکٹ اتل - بنام - اندی ایا - ۴۲۳ و ۴۳۷

وٹکٹا پتی - بنام - رام چندر - ۴۲۷ -

وٹکٹ رام - بنام - وٹکٹ لچھمی ۵۰ -

وٹکٹ راما - بنام - میرا بائی - ۳۲۹ -

وٹکٹ راما - بنام - سنتلو ملو - ۲۸۴ -

وٹکٹ رام ایئن بنام - وٹکٹا سبرامنیا - ۳۲۴ و ۳۲۹ و ۵۹۵

وٹکٹ سامی - بنام - کپین - ۳۰۸ و ۳۲۴ -

وٹکیش ایا - بنام - وٹکٹا چارلو - ۱۲۹ -

وٹکٹ رامنا - بنام - رامنا - ۳۵۰ و ۴۴۵

وٹکو پادھیا - بنام - کاوری - ۴۱۷ -

وٹکو - بنام - جہانگا - ۵۲ -

مقدمۂ ویلیٹ نیون - ۱۹۳ -

وجیا - بنام - سری پتی - ۴۱۷ -

وجیا رنگم - بنام - لکشمن - ۱۲۰ و ۴۶۸ و ۵۷۰

وناگ نارائن - بنام گوبندراو چنتامن - ۱۸۰ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۸

وناگ نارائن - بنام - لکشمی بائی - ۴۹۰ و ۵۶۷ و ۵۶۹

ویراہبدراچاری بنام - کپیل - ۴۰۹ -

ویربہدرا - بنام - ہری رام ۳۵۹ -

ویرا کمار - بنام - گوپالو - ۳۷۷ -

ویرا راگھوا - بنام رام لنگا - ۱۲۹ -

ویرا راگھوا آتا بنام سمدرلا ۳۲۴ -

ویرا رائن - بنام - ولی رانی ۲۱۷ -

ویرا رمنی - بنام - سنگارویلو ۴۰۸ -

ویرا سامی - بنام - وردا - ۳۱۹ -

ویرا سنکپا - بنام - رودرپا - ۸۹ -

ویرا سوامی - بنام - اپا سوامی - ۸۷ و ۴۱۴

ویرا سوامی - بنام - ایا سوامی - ۳۲۹ و ۳۳۱ -

ویسا لچھمی - بنام - سبو - ۳۵۰ -

ویسا لچھمی - بنام - انا سوامی ۲۵۲ و ۲۶۳ و ۴۰۹ و ۴۱۵ -

وشنو - بنام - کرشن - ۱۲۴ و ۱۴۸ و ۲۷۸ -

وشنو کیشو - بنام - رامچندر - ۱۹۷ -

وشنو شمبوگ - بنام - ماری اتا - ۴۱۴ -

وسوانادن - بنام - سمی نادن - ۸۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وسوانا تھہ - بنام - کرشناجی - ۴۵۵ -

وسوانادہ - بنام - نگرو - ۴۲۸ -

وسوانادہ - بنام - متومدلی - ۲۰۱ -

وٹھلداس - بنام جلیوبائی ۴۸۸ و ۵۴۱

وٹھوبا - نام - باپو - ۱۰۹ و ۱۱۶

وٹھامٹن - بنام - یمن اما - ۳۳۳ و ۳۱۶ و ۳۳۶ و ۳۸۰

وٹھل - بنام - اٹنت - ۳۱۹ -

وساندامن داس - بنام - یمنا - ۱۷۱ و ۴۰۸ -

وداہ بنام - ونکما - ۴۰۹ -

ولب داس بنام - ٹکر گودھنداس - ۳۸۸ -

وٹھوبائی - بنام وٹھوبائی - ۵۰۶

وینکٹ رایا بنام - شیورام بھٹ ۳۵۳ -

وٹلنگا بنام وجیاٹاٹل - ۸۲ و ۱۲۹ -

وائگلاراج صاحبی - بنام - شیخ مصلح الدین - ۱۹۶

واجد حسین - بنام - ننگو - ۲۷۹ و ۳۲۴

وامن رگھوپتی - بنام - کرشناجی - ۳۰ و ۱۳۶

وناتن - بنام - کیاکدت ۳۵۳ -

والٹن - بنام - رامچندت - ۲۷۵ -

والٹن - بنام - شام لال متر - ۱۹۶ -

ولاک - بنام - رورکمپنی ۳۴۱ -

ولکنسن - بنام - جونگن - ۱۶۹ -

ودیادتو - بنام - کمند - ۴۲۵ -

ودیاپرشاد - بنام - گریش چندر - ۵۵۰

وینڈل - بنام - تانڈا - ۴۸۸

ولب رام - بنام - بجلی - ۶۱۵ -

ہ

ہیگ - بنام - کے ۴۰۵

ہیمن - بنام - کمار گنپتشام - ۱۰۱ و ۱۴۵

ہیت سنگھ - بنام - دیبی سنگھ - ۲۶۶ -

ہنمنت لکشمن - بنام - جیراؤ - ۱۹۶ -

ہنمنت رامچندر - بنام - بھیاچاریا - ۹۸ و ۳۸۰ -

ہنومان - بنام - جیرائی - ۱۳۵

ہنومان کمت - بنام - دولتمند - ۲۸۶ -

ہنمنتا بنام - رام ریڈی - ۱۵۵ و ۱۵۸ و ۱۹۰ - الف

ہرون بنام - رام نیواس - ۲۷۰ -

ہربیج - بنام - گمانی - ۴۲ -

ہردیو بخش - بنام - جواہر - ۲۶۲ -

ہرندرنرائن - بنام - مورن ۱۹۶ -

ہرگوبند - بنام - دھرم ۴۰۸ و ۵۰۴

ہری بنام - مہادجی - ۳۶۲ -

ہری - بنام - نارائن ۱۹۷ -

ہری بھٹ - بنام - دامودر بھٹ - ۵۷۰

ہری داس - بنام - پران ناتھہ - ۴۵۲ -

ہری گوبند - بنام - اکھی کمار - ۴۰۷ -

ہری گوپال بنام - گوکل داس - ۲۷۴ -

ہری ہر - بنام - امن پرشاد - ۳۶۵ .

ہری لال - بنام - پران دلداس ۵۹۸ -

ہری نارائن بنام - گنپت راو ۴۵۲ -

CC-0, Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہری سرنی مائسترا بنام - بھوبنیشری ۱۸۱ و ۱۹۷ و ۳۲۴ و ۵۹۶ -
ہرجیون - بنام - نارنی - ۳۵۲
ہرجیون داس - بنام - پران وللبھداس ۵۶۷ -
ہرسرن داس - بنام - نندنی ۵۱۲ -
مقدمہ ہارون محمد - ۵۵ و ۳۱۹
مقدمہ ہاردی ۳۵۴ - الف
ہاشا - بنام - راگھو ۳۶۱ و ۳۶۴ -
ہانی سنگھ - بنام - کنور جی - ۳۶۳ -
ہنومان - بنام بابو کشن - ۳۳۸ و ۳۴۰ و ۳۴۱
ہیرالال - بنام - مسماۃ کونسلیا - ۴۲۰ -
ہیاکنوری - بنام - مسماۃ اجودھیا ۴۰۹ -
ہیمان گنی بنام - جوگندر - ۴۰۲ -
ہیمان گنی داسی - بنام - کیدار ناتھ - ۴۱۵ - و
ہیمان گنی داسی - بنام - نوبن چند - ۳۹۸ - ۴۳۹ و ۵۷۶
ہیم چند - بنام - تارامونی - ۵۹۱ -
ہیم لوتا - بنام - گولک چندر - ۵۲۱ و ۵۶۷
ہین کنور - بنام - ہنس کنور ۱۸۳ -
ہندری - بنام مونی لال ۵۹۶ -
ہمالیہ بنگ بنام - شملہ بنگ ۳۶۳ -
ہمت سنگھ - بنام - گنپت سنگھ - ۴۱۶ -
مقدمہ ہیمناتھ بوس - ۱۹۴ -
ہلتا - بنام - پدومنی - ۴۸۸ -
ہیرا ناتھ - بنام - بابو رام - ۴۷ -
ہیرا ناتھ - بنام - بابو رام نارائن - ۴۸۵ -
ہیرا سنگھ - بنام - گنگا سہائے ۵۵۰
ہیربائی بنام - جان محمد - ۳۵۲ -
ہالوی - بنام - محمد - ۲۷۵ -
ہالوی - بنام - شیخ واحد - ۲۷۵ -
ہنومنا بنام - تمن بھٹ - ۴۰۸ و ۴۱۴ و ۴۱۹ -
ہنومان - بنام - بھاگ بھٹ ۳۳۸ -
ہگلی بنام - کشانند - ۳۹۸ -
ہری داسی بنام - سکرٹری آف اسٹیٹ ۳۹۹ -
ہرمزجی - بنام - دھن بائی جی - ۳۹۲
ہورڈ بنام - پسٹن جی - ۴۷ و ۳۹۷ -
ہیلیٹ راو بنام - گوبند راؤ - ۱۲۴ و ۱۳۶ و ۱۴۳
ہیجوچل - بنام - رانی چودھرائن ۸۰ -
ہلودھر - بنام - گرو - ۲۷۴ -
ہلودھر - بنام - رام ۴۲۷ -
ہنومان پرشاد بنام بیماۃ بابوئی ۱۹۶ و ۲۷۹ - ۲۹۷ و ۳۲۰ و ۳۲۳ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۴ -
ہنسا پور کی زمینداری کا مقدمہ (دیکھئے) ہیرپرتاب بنام مہاراجہ راجندر
ہنس بی بنام - ایشوری - ۵۸۲ -
ہرجن - بنام - متھورناتھ - ۱۴۵ -
ہربھوجی - بنام - ہرگوبند - ۲۸۰ -
ہردیال ناگ - بنام - راگھوٹ - ۱۴۵
ہرکشور - بنام - جوگل - ۲۷۴ -
ہردے نرائن - بنام - رودر پرکاش ۲۸۷ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۴ و ۳۴۰ -
ہری بہائی - بنام - تھتو - ۸۷ و ۸۹ و ۴۱۷ -
ہری دلبھ - بنام - کیشورام - ۳۷۹ -
ہریداس بنیا بنام رامانجن - ۴۶۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہریش چندر۔بنام۔ گموڑا۔ ۴۵۴۔

ہرکنور۔بنام۔ رتن ۸۹ و ۵۱۲۔

ہرلال بنام۔ جراون۔ ۴۲۸۔

ہردت۔بنام۔ بیرنارائن۔ ۳۱۶۔

ہرومہن بنام الک سونی۔ ۵۸۶۔

ہروسندری بنام۔چندرمنی ۱۲۰۔

ہررشاد۔بنام۔ اشیرواد پانڈے ۴ و ۲۵ و ۲۶۲ و ۲۷۵ و ۳۸۸۔

ہرونا تھ رائے۔بنام۔ رنجیر سنگھ۔ ۳۲۱۔

ہروسندری۔بنام۔ کنور۔ ۳۸۸۔

ہروسندری۔بنام۔ راجیسری ۴۸۸۔

ہری چرن۔بنام۔ نیمی چند۔ ۸۹ و ۹۰۔

ہریداس۔بنام۔ رنگ منی ۵۶۵ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۱ و ۶۰۰۔

ہریداس۔بنام۔ اوپرنا۔ ۵۷۹ و ۶۰۰۔

ہری موہن۔بنام۔گنیش چندر۔ ۵۸۹۔

ہری موہن۔بنام۔شوناتن۔ ۶۱۳ و ۶۲۵

ہری شنکر۔ بنام۔ کالی۔ ۴۰۴۔

ہرست۔بنام۔مصوری بنک۔ ۶۱۳۔

ہائیڈ۔بنام۔ ہائیڈ۔ ۵۵۔

ی

یانولا۔ بنام۔ بچیا۔ ۲۵۸ و ۲۵۵ و ۲۶۲

یرکل امّا۔بنام۔ اناکلا۔ ۱۴۶۔

یرلاگڈا املاک رجنا بنام۔یرلاگڈا درگا۔ ۵۱

یگناسورتی۔بنام۔چاولی۔ ۳۷۱۔

یکیامین۔بنام۔ انگی سوارین ۳۱۶ و ۴۳۱۔

یکناتھ۔بنام۔ دارابائی۔ ۱۹۱۔

نیولا۔بنام۔ رامندرا۔ ۲۴۹ و ۲۵۵ و ۴۶۱ و ۴۹۹۔

یت راج بنام۔تیمل۔ ۴۸۸۔

مقدمہ تیاپورن زمینداری (دیکھئے متوسوامی بنام وینکٹاسبا)۔

ینگ۔ بنام۔ پچی۔ ۴۰۵۔

تمت

CC-0. Gurukul K...

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجموعہ

دہرم شاستر و رواجات ہنود

مولفہ

مسٹر جان۔ ڈی مین

پہلا باب

حقیقت و اصلیت ہندو شاستر

دہرم شاستر اور اسکی نسبت متقدمان سنسکرت کا استناد

صفحہ انگریزی (۱)

ف ۔ تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے کہ ہندو شاستر تالیف کرنیوالون نے نہ صرف یہی خیال کیا ہے کہ شاستر اگلے پنڈتون کی سنسکرت متنون اور شرحون مین مدون تھا بلکہ یہہ بھی تصور کیا ہے کہ وہی پنڈت شاستر مذکور کے حقیقی موجد اور بانی تھے۔ اگلے زمانہ کی جس کتاب نے اہل یورپ کو توجہ دلائی وہ اقوال منو کے نام سے مشہور ہے اور اسی کو لوگ قانون منو کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ گویا یہہ کوئی ایسی چیز تھی جو تعزیرات ہند کے مثل کسی تاریخ معینہ پر نفاذ پذیر ہوئی اور جس نے تمام استناد اس بنا پر حاصل کیا کہ منو اسکا شائع کرنے والا تھا۔ وہ لوگ بھی جو جانتے ہین کہ اس کتاب کو قانون کے درجہ کا کوئی استناد حاصل نہین اور اس مین وہی درجہ ہے جسکو مصنف مذکور نے قانون سمجھا تھا یا جسکو وہ چاہتا تھا کہ قانون ہو جائے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہر اخیال کرتے ہین کہ جو قواعد ہندؤن کے حقوق دیوانی پر موثر ہین اور جنکو ہم سرسری طور پر دھرم شاستر کہتے ہین وہ محض برہمنون کی ایجاد ہین چنانچہ وہ لوگ معترف ہین کہ معارض رسوم موجود ہین اور اون کا ضرور لحاظ کرنا چاہیئے مگر وہ رسوم ایسے قانون کی مقامی خلاف ورزیان سمجھی گئی ہین جسکی پابندی عام طور پر واجب ہے اور جسکی تعمیل عموماً ہونی چاہیئے اور اگر ممکن ہو تو وہ رسمین دبا دیجائین اور مسدود کر دیجائین یا اگر کوئی رواج غیر متنازعہ ثابت ہو تو اُسکی نسبت مغدرت کر دیجائے۔

مسئلہ مذکورۂ بالا عام نہین ہے۔

ف ۔ اِس کے خلاف جن کا علم کتابی نہین ہی بلکہ خاص ہندؤن کے گھرون مین میل جول رکھنے سے آگاہ ہوئے ہین وہ اسبات کے قائل نہین ہین کہ برہمنون کے قانون کو کوئی ایسا عام غلبہ تھا

ص ۲ مسٹر ایلس جنوبی ہندوستان کا ذکر کرتے وقت کہتے ہین "سمرتیون کے قوانین مین جب تک انواع و اقسام کی کاٹ چھانٹ نہین ہوئی اسوقت تک وہ ہرگز ماتل اور دوسرے فرق مماثل کا قانون نہین ہوا۔ (الف) حال کی کتابون مین یہی راے ایسی ہی پرزور الفاظ مین ڈاکٹر برنل و مسٹر نلسن نے مندرج کی ہے۔ (ب)

(الف) دہرم شاستر مولفہ سر تھامس اسٹیرنج مطبوعہ سنہ ۱۸۳۰ عیسوی جلد ۲ صفحہ ۱۶۳۔ اور ملاحظہ ہون پنڈتون کے بیوستے بمقدمہ اندرن بنام راماسامی مورز انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۹۔ مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۔ مقدمۂ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ (پریوی کونسل)

(ب) دیباچہ دائے بھاگ صفحہ ۱۳۔ وبرودا راجیہ صفحہ ۷۔ کمنس دیو آف ہندولا (رائے نلسن نسبت ہندو شاستر) کا دیباچہ اور باب اول نلسنس سینٹک اسٹڈی آف ہندولا (نلسن کی علمی تحقیقات نسبت شاستر ہنود) مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ عیسوی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور سر ایچ ایس مین بالخصوص مغربی شمالی ہندوستان کا حوالہ دیکر لکھتے ہین۔
"میرے نزدیک بڑے ہی مستند لوگون نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ یہہ ہے کہ۔
اوّلاً منوؔ اور اوسکے شارحین کے گرہنتی شاستر مین فی الاصل اوس سے بہت ہی کم رواج موجود تھے جسقدر خیال کیا جاتا ہے۔
دوم قواعد رسوم جو ضبط تحریر مین آگئے اُن کو برہمن مفسرین نے اکثر اصل اور کہین کہین باعتبار مفہوم بہت کچھہ بدلدیا ہے۔
واقعی قانون ہند کا بہت ہی بڑی مقدار کلیات رواج مقامی پر مشتمل ہونا مانا جاتا ہے اور اُن کا وہ مجموعۂ رواج جو ضبط تحریر مین آگیا اِس سے اس حیلہ کے ساتھ دوسرون کے مقابلہ مین الہامی اعتبار رکھتا ہے یہہ نتیجہ حاصل کیا گیا کہ دوسرون پر ایسا سخت اثر پڑے کہ اگر مسدود ہنون تو جذب ہو کے رہجائین۔ آپ کو ہرگز نہ سمجھنا چاہیے کہ یہہ کلیات رسوم اصلاً مبتائن ہین۔ بلکہ سب کے سب ایک ہی صورت رکھتے ہین البتہ تفصیلی حیثیت مین بڑی حد تک مختلف ہین۔" (ج)

شاستر مدون وغیر مدون دونون فی نفسہ ایک ہی ہین

ف میرا یقین ہے کہ جن لوگون نے پوری طور پر مسٹر ایلس اور مسٹر نلسن کی رایون کو مان لیا ہے وہ بھی اِس بات کا اعتراف کرین گے کہ پُرانی سنسکرت تصنیفین (بلحاظ امتداد زمانہ) شاستر کی اوس حالت کی شہادت ہین جو موجودہ حالت کی فطرتی عین ماقبل ہے اور اِس امر کا بھی معترف ہون گے کہ مورخین شرح کرنیوالے ایسے امور بیان کرتے ہین جنکی عام حیثیت (گو تمام ذیلی حیثیات مین نہ سہی) طرز زندگانی ہنود کی ماہیتون سے بخوبی مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً۔ بحالت خاندان غیر منقسمہ سلسلہ وراثت و عمل تبنیت اور مثل اسکے۔

اس آخری قول کے متعلق مجھے بہت کچھہ ثبوت نظر آتا ہے۔ مغربی ہند کے متعلق ہمارے پاس ایک مجموعہ رسوم موجود ہے جو تمام خانگی قواعد پر حاوی ہے اور جسکو مسٹر اسٹیل نے مقامی تحقیقات کے بعد بڑی محنت سے مدون کیا ہے اسکے سوا بہت سے اہم فیصلہ جات بو راڈیل کی رپورٹ مین ہی زندہ گواہونکی

ص ۳

(ج) ولج کمیونیٹیز (کتاب حالات اقوام دیہی) صفحہ ۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہادت پر مندرج ہوئے ہین - ممالک مغربی شمالی اور پنجاب کے نسبت بھی ہمارے پاس اسی قسم کی شہادت ممالک مذکور کے فیصلون مین موجودہ رواجات جین وجاٹ وسکھہ ہندؤن کیلئے ملتی ہے البتہ باقی حصص ہند کے نسبت بہت ہی کم شہادت ہے - لیکن یہ ہر روز کا تجربہ ہے کہ جہان مسلمہ کتب شاستر کے خلاف کوئی مقامی رواج موجود ہوتا ہے تو اُسی کو بلا پس وپیش فوراً منظور کر لیا جاتا ہے جیسا کہ شولاپور مین عورات کا وراثت سے خارج ہونا یا جنوبی ہندوستان مین مرادون مین طلاق اور عورات کے تزویج ثانی کا عملدرآمد ہوتا -

اس امر کی کبھی کوشش نہین ہوئی کہ دہرم شاستر منکشار پلیسار کے ان لوگون سے عمل کرایا جائے جو مارومکاٹیم شاستر کے پیرو ہین یا آنکہ کنارا کے ان لوگون سے جو الیاسنتانا شاستر کے پابند ہین - اسلئے کہ یہہ امر بخوبی معلوم تہا کہ ان کے رواج مختلف ہین اور مقامات پر البتہ دیسی جج دیسی وکلاء کے مدد سے دیسی فریقین کے مقابلہ مین جو اسکے متلاشی رہتے ہین اور قبول کرتے ہین قانون مذکور پر عمل کراتے ہین - اگر یہہ شاستر دراصل عام خیال کے موافق نہوتا تو یہہ امر قیاس مین نہین آتا کہ وہ لوگ جو اظہار واقعات مین بڑی ہی دلچسپی رکہتے ہین اسکے چھپانے پر متفق ہو جاتے -

جیسا کہ کتاب تہامپ (د) ولیم مین لکہا ہے ویسا ہی تطابق مجھے بہی معلوم ہوتا ہے جو ماہل باشندگان شمالی لنکا کے رواج کے ساتھہ اس قانون کے بطور واضح موافق ہونے سے پیدا ہوتا ہے - لیکن سوال یہہ ہے کہ ان رواجون کی ابتدا برہمنون سے ہے یا مقامی ایجاد ہے - ان مین برہمنیت کی بو جو آتی ہے وہ اصلی ہے یا اتفاقی اور جہان رواج کو برہمنیت سے اختلاف ہے وہان دونون مین سے کون قدیم ہے -

رواج یا برہمنیت کی قدامت اہم ہے -

ف - ظاہر ہے کہ یہہ سوال عملاً بہت ہی اہم ہے اور ایسا ہے جس کا جواب اکثر ایک جج کو (گو شاید ناواقفیت سے) ہر مقدمہ فیصل کرنے سے پہلے دینا چاہیئے - مثلاً یہہ یقینی ہے کہ اصول برہمنی کے مطابق اثر مذہبی معیار میراث ہے پس اگر دو مقابل کے دعویدارون مین سے اثر مذہبی کے

ص ۴

(د) ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ - ۴۲ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوا اور ہر طرح پر ایک مرجع معلوم ہو تو رجوع کو تو ضیح کرنی پڑیگی کہ جس طریق پر وہ عمل کر رہا ہے وہ برہمنون کے اصول پر مبنی ہے یا نہین - ایسا ہی تبنیت کے نسبت بھی ہے کہ برہمن محض باسباب مذہب اسکے جواز اور ضرورت کی آزمایش کرتا ہے - پس اگر کوئی تبنیت بحالت عدم ضرورت و سبب مذہبی قایم کیجائے تو حاکم کو یہہ فیصل کرنا ہوگا کہ معاملہ مذکور مین مذہب جزو اعظم تہا یا نہین -

دہرم شاستر کی بنیاد رواج پر ہے -

ف ۵ - میری راے ہے کہ دہرم شاستر قدیم مراسم پر مبنی ہے جو برہمنیت سے پہلے اور اسکے اختیار سے خارج موجود تھے - جب آریا لوگ ہندوستان مین آئے اور اُن کو معلوم ہُوا کہ بہت سے مراسم اُن ہی کے ہین یا یہہ کہ کلیتاً مغایر نہین ہین تو اونہون نے اون کو بلا تبدیل یا متغیر کرکے قبول کر لیا اور صرف اُن ہی رسوم کو خارج کیا جو مثل تعدد شوہران از دواج فاجرانہ وغیرہ قابل تخلیط نہ تھے - آخر الذکر تو محض مقامی طریق پر زندگی بسر کی اور اول الذکر حکمران قوم کے رسوم سے مختلط ہو گئے جب برہمنیت کو فروغ ہُوا اور برہمن مصنفین نے شاستر پر توجہ کی تو اونہون نے پہلے صرف واقعات کو جیسا پایا دیسا منضبط کر دیا اور اُن کے ساتھ کوئی مذہبی مقصد شامل نہ کیا - بعد کو پھر مذہبی جز نمایان ہو کر قانونی خیال کا ہمزاد بنگیا اور اُن مراسم مین تین طرح سے تحریف کر دی -

اول محض دنیاوی اُمور مین ایک پرہیزگاری کا مقصد داخل کر دینے سے -

دوسرے ایسے ضوابط و ممانعات کے ساتھہ اُن امور کی روک کر دینے سے جو مجوزہ مقصد پرہیزگاری کے موافق ہون اور -

تیسرے - بتدریج خود مراسم کی تبدیل سے تاکہ خاص مقاصد مذہبی یا پالسی کو (جو برہمنیت کے منظور نظر تھے) ترقی ہو -

بیان مذکورۂ بالا کسی مرجع سند پر نہین ہے -

ف ۶ - میرے نزدیک اس بات کا خیال کرنا ناممکن ہے کہ کوئی مجموعۂ رواج محض اسوجہ سے کہ برہمن مصنفون کا ارشاد ہے یا اس وجہ سے کہ قوم آریا کا مسلمہ ہے تمام ہندوستان مین مقبول ہو سکتا تہا - جنوبی ہند کے بارہ مین صاف نظر آتا ہے کہ آریا لوگ یا برہمن وہان کبھی اس تعداد مین آباد ہی نہین ہوئے کہ ایسا نتیجہ پیدا کرتے (۵)

(۵) دیکھو تاریخ آریہ مولفہ ہنٹر صاحب باب ۱ صفحہ ۲۳۴ و ۲۶۵ و ولسن ورک جلد ۱ ابواب ۲ و ۳ و ڈیوراینول حصہ دوم صفحہ ۱ حصہ سوم باب ۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم اُس سختی سے واقف ہین جس طرح سے مشرقی قومین اپنے رسوم کی پابندی کرتی ہین اور جو لوگ اُن کے قریب رہتے ہین اُن کی تقلید کا کچھ بھی اثر نہین پڑتا۔ ہمارے پاس یہہ فرض کرنے کی کوئی وجہہ نہین ہے کہ آریا لوگون نے ہندوستان مین مفتوح قوم پر کبھی اپنے رسوم نافذ کرنے کی کوشش کی ہو یا یہہ کہ اگر وہ کوشش کرتے تو کامیاب ہوتے۔ خود برہمنون کے رسائل بھی اس قسم کے خیال کی نفی کرتے ہین۔ قدیم زمانہ کے سوتر لکھنے والون مین ذرہ برابر بھی خود نمائی یا اختلاف نہین ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اون رسوم کو لکھہ رہے ہین جو مشاہدہ مین آئے اور جگہہ جگہہ یہہ شرح کرنے کو ٹھیر جاتے ہین کہ بعض اقطاع کا عمل یا بعض اشخاص کی رائین خلاف ہین ہین (ف) زاید حصہ منو کا مخالفہ مدبر برہمنون کی جانب سے ہے لیکن وہ اس اظہار کی بھی تکلیف کرتا ہے کہ مختلف مقامات اور ذات اور خاندانون کے رواجون پر بھی نظر رکھنی چاہئے (ن) تقلید اور رسوخ نے سوسائٹی کی ترقی عامہ کے ساتھہ ملکر پرانے رواجون کو بہت کچھہ بدلدیا ہے لیکن ایک تعداد رواج کا دوسرے تعداد سے کلیتاً بدل جانا میرے نزدیک فلسفہ و واقعات دونون کے منافی ہے۔

ظاہری آثار برہمنون کے سے نہین ہین۔

ف ۔ ہندو شاستر کی بہت ہی نمیزہ صورتین رواج خاندان غیر منقسمہ سلسلہ وراثت۔ اور عمل تبنیت ہین۔ جن مین سے فی زمانہ دو آخری صورتین برہمنیت سے بہری ہوئی ہین۔

خاندان پر اسکا اثر صرف اسلئے ڈالا گیا ہے کہ وہ متفرق ہو جائے۔

لیکن ہر حال مین مین سمجھتا ہون کہ اس امر کو اطمینان کے قابل ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ برہمنون کو پچھلے کارنامہ شعبہ جات شاستر سے کوئی تعلق نہین رہا ہے۔ جن کا وجود برہمنون یا آریا لوگون کے اثر سے آزاد تھا۔ اور یہہ کہ جہان مذہبی جزو کا شمول ہوا اور

(د) دیکھئے اپاستمب مترجمہ بہولر۔ ابواب ۲ و ۶ صفحہ ۱۴ فقرات ۶ تا ۹ گوتم مترجمہ بہولر باب ۲۸ فقرات ۲۶ و ۴۰ ڈاکٹر جالی سوتر لکھنے والون کے اختلافات مسائل کا حوالہ دیکر لکھتے ہین کہ دشکل ممکن معلوم ہوتا ہے کہ اس اختلاف اصول کے نسبت اسکے سوا کسی اور وجہہ کا پتہ لگایا جائے کہ مختلف زمانون اور ملکون مین رواج عامہ مین اختلاف تھا جن سے موجودہ دہرم سوتر پیدا ہو گئے۔ جالی فقرہ (۴۰)

(ن) دیکھئے فقرہ (۴۰) کتاب ہذا اور انسٹی ٹیوٹس آف منو سنسکرت لٹریچر مولفہ ایم میور صفحہ ۵۰۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوبارہ توضیع ہوئی تو اسطرحکی تبدیل کُلیتاً زمانہ حال کی تھی
یہہ رائے کتاب ہذا مین تفصیل کے ساتھہ درج کیجائیگی اور اس موقع پر مختصراً نفس بحث کا ذکر کر دینا کافی ہوگا۔

طریقہ خاندان مشترکہ — ۹۸ — خاندان مشترکہ ایک نقشہ اُس میلان کا ہی کہ جائداد بحیثیت ایک جماعت کے قبضہ رکھا جائے جسکے نسبت اب یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسی زمانہ مین معمولی طریقہ قبضہ تھا۔ سب سے پہلے اس مسئلہ پر سلاد دینا کی جماعت دیہی نے اسطرف فضلاء کو متوجہ کیا ہے لیکن اب اس امر مین کوئی شبہہ باقی نہین رہا ہے۔ کہ اس قسم کا قبضۂ مشترکانہ سلاد دنین یا آریا اقوام ہی مین محدود نہین ہے بلکہ ہر حصّہ دنیا مین جہان مزارعین کی حیثیت سے لوگون کی بود و باش ہوئی ہے اسکا وجود پایا جاتا ہے۔ (ح)

ہندوستان مین ایسا طریقہ اشتراک بالعموم پایا جاتا ہے۔ عام اس سے کہ بصورت جماعت دیہی ہو یا محض خاندان مشترکہ کی حیثیت مین ہو۔ اس طریقہ کا ماخذ برہمنیت یا آرین ہونے سے قطع نظر کر کے بہت ہی توجہ دلانے والی نظیرین ٹھیک ٹھیک اُن ممالک مین پائی جاتی ہین جہان برہمنون اور آریا لوگون کا رسوخ بہت ہی کم تہا دیہی جماعتون کا نشو و نما ابتدائی قوت کے ساتھہ پنجاب اور اوسکے متصل اضلاع مین ہے۔ اور یہہ ایسا مقام ہے کہ جب آریا لوگ ہندوستان مین آئے ہون گے تو اسپر ضرور اُن کا گذر ہوا ہوگا تاہم معلوم ہوتا ہے کہ برہمنیت اپنی جڑ وہان قایم کرنے مین بالکل ناکام ہوئی۔

ڈاکٹر میور نے مہابہارت سے ایسے بہت سے جملے مقتبس کئے ہین جن سے امر مذکور ثابت ہوتا ہے مثلاً وہ باشندے "جو پانچ ندیون کے درمیان آباد ہین جنمین چھٹا دریائے سندہ بھی شامل ہوتا ہے" یون بیان کئے گئے ہین "وہ ناپاک بہکے جو راستبازی سے بہت دور ہین" "وہان کسی آریا کو دو دن کے لئے بہی نہ رہنے دو۔ وہان نیچ قوم کے برہمن رہا کرتے ہین جو پراجاپتی کے ہم عصر ہین۔ نہ اُن کے پاس وید ہے نہ وید کی رسمین اور نہ کوئی قربانی جو بہیکا وہان برہمن کے جنم مین پیدا ہوتا ہے وہ بعد کو چھتری۔ ویش یا شودر بلکہ بعض اوقات حجام ہو جاتا ہے اور پہر وہی حجام برہمن کا جنم لیتا ہے اور پہر ایک مرتبہ وہی برہمن غلام کا جنم لیتا ہے ہر گھرانے مین ایک برہمن پیدا ہوتا ہے اور دوسرے بہائی بلا رد کے

(ح) دیکھیے لیولی پروپرائٹی اور ریس مین کی تصنیفین۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسا چاہتے ہین ویسا کرتے ہین" (ظ)

یہہ طرز اُن مین ابتک موجود ہے جیسا ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دیناوی قانون مین مذہب کا جز کبھی نہین شامل ہوا۔ پنجاب سے دوسرے نمبر پر دراویڈین اقوام جنوبی مین جماعت دیہی کے بہت ہی مضبوط علامات پائے جاتے ہین اور بالکل ایسے ہی جیسے خاندان مشترکہ مین ہین۔ اسکا نشو ونما ابہی تک بالکل اصلی حالت مین ہے اور ملیبار اور کنارا کی ان اقوام مین جو تعدد ازدواج پر عمل کرتی ہین صرف غیر منقسم ہی نہین بلکہ ناقابل انقسام ہے جن پر برہمنون نے کبھی اپنے لباس کی سنجاف ڈالنے کی بہی کوشش نہین کی۔ اس کے بعد غالباً خاندان غیر منقسمہ کا بہت ہی مستحکم وجود شمالی سیلون کے ٹامل باشندون مین پایا جاتا ہے جو جنوبی ہند سے جلا وطن ہوئے تھے۔

ہمکو برہمنون کے رسوخ کا پتہ صرف اسوقت ملتا ہے جب طریقہ خاندانی مین شکست شروع ہوتی ہے اور بہر وہ شکست بمتابعت رسوخ مذکور بڑہتی جاتی ہے (ی)

قانون وراثت

ف ۔ اس رائے کی تائید بہت ہی مضبوطی کے ساتہہ قانون وراثت سے بہی ہوتی ہے۔ یہ اصول کہ "حق وراثت بسبب شاستر ہنود کلیتاً مالک متوفی کو روحانی فوائد پہنچانیکے لحاظ سے مرتب ہوا ہے" اعلی درجہ کے عدالتی استناد پر قاعدہ مذہب قانونی کے طور سے قایم کیا گیا ہے جو عموماً درست ہی اور اوسکے نسبت شبہہ کرنا کفر ہوگا۔ بنگالہ مین بہی یہہ اصول قطعی اور سختی کے ساتہہ ٹہیک ہے مگر اور دوسرے مقامات پر ایسا نہین ہے (ک) پنجاب کے ہندؤن مین سلسلہ وراثت بنظر رواج قایم ہے کسی روحانی خیال سے نہین ہے (ل) احاطہ بمبئی مین مختلف رشتہ دار بالخصوص عورتین وارث ہوتی ہین

(ظ) ہیور سنسکرت ٹیکسٹ باب دوم صفحہ ۴۸۲ (ی) دیکہیے باب ہفتم فقرہ ۲۳۷ کتاب ہذا۔

(ک) بہت دن ہوئے جب اس بات کو پروفیسر ولسن نے ظاہر کیا تہا۔ دیکہیے اسکی تصانیف باب ۵ صفحہ ۱۴۔ سیرچ لیس مین نے بہی جرأت کرکے اس اصول کے غیر معتبر ہونے کا اشارہ کیا ہے ولج کمیونیٹیز صفحہ ۵۲۔

(ل) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۱ پنجاب کسٹمری ۱۱ باب ۲ صفحہ ۱۰۰ تا ۱۴۲۔

CC-0. Gurukul K

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن سے کوئی صاحب فہم ذرہ برابر بھی مذہبی قابلیت منسوب نہین کرسکتا۔ از روئے منکشرا صنف مذکور مین خون کا میل ہونا معیار وراثت ہے نہ کہ قابلیت مذہبی۔ اور جو لوگ اسکے معتقد ہین وہ چودھوین درجہ کے رشتہ دار کو بھی ہم نسل پر ترجیح دیکر قبول کرتے ہین جسکی تاثیر مذہبی بے انتہا خفیف ہوتی ہے۔ جیسے بہن کا بیٹا جسکی حیثیت قربانی چڑہانے کے لئے بلند مرتبہ رکھتی ہے۔ سب سے پہلے جمتواہن نے اِس اصول کا اظہار کیا کہ وارثین کو باعتبار قابلیت روحانی مستقیم سلسلہ مین قائم کرنا چاہیئے اور پہر اوسکے جانشینون نے اسکی اشاعت کی۔ لیکن اِس سے تمام سلسلہ وراثت کو از سر نو قایم کرنے کی ضرورت داعی ہوئی۔ پس اب بعد مین واقع ہونیکے عوض رشتہ دارون مین ہم نسل بھی غیر مرتب ہوگئے۔ اور رشتہ دارون کی تعریف بھی بدل گئی جس سے وہ لوگ خارج ہوگئے جنکو درحقیقت منکشرا نے نامزد کیا تھا۔ نتیجہ مین وہ طریقہ نکلا جسکا جوہر برہمنیت ہے اور جسکی منطق بے عیب ہے مگر وہ پُرانے زمانہ ہند یا باقی تمام ہندوستان کا طریقہ نہین بلکہ اس سے زیادہ جیسے انگریزی قانون بٹوارہ ہے (م)

بنگالہ مین وراثت کے لئے قربانی چڑہانے کا فرض ہے اور دوسرے مقامات پر اس فرض کے بعد وراثت ہوتی ہے۔

قانون تبنیت

ف ۔ قانون تبنیت اس سے بھی زیادہ کامیابی کے ساتھ برہمنون نے اپنا کرلیا اور اس بارہ خاص مین اپنے سے پہلے رواج کے نشانات مٹانے مین پوری کامیابی حاصل کی۔ کوئی شبہ نہین کہ اُن آریا اقوام مین بھی جو اسلاف پرستی کیا کرتے تھے ابتدائی لزوم یہی رہا ہے کہ بیٹا مراسم مذہبی کے ادا کرنیکو موجود ہو اور جہان حقیقی پسر نہو وہان متبنےٰ اوسکی جگہ پر کام کرے۔ جس سے فطرتاً عمل تبنیت کی رہنمائی ہوتی ہے۔ لیکن تمام خیالات مذہبی سے قطع نظر کرکے بیٹا ہونے سے زندگی مین باپ کو مدد دینے بڑہاپے مین حفاظت کرنے اور بعد مرگ پدری جائداد پر قابض ہونے کے فوائد ایسے ہین جو یکسان محسوس ہونگے اور دوسری قومون کو برابر محسوس

(م) پورا بیان باب شانزدہم فقرہ ۴۵۹ مین دیکھا جائے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتے ہین - ہم جانتے ہین کہ شودر عمل تبنیت کرتے تھے کیونکہ خود برہمن مصنفین ہی
اُن کیلئے خاص قواعد کی گنجایش دیتے ہین - پنجاب اور ممالک مغربی وشمالی کے
رہنے والے چاہے خاص ہندو ہون یا جین یا جاٹ یا سکھ بلکہ مسلمان بھی بلا رسم
مذہبی اور کسی قسم کے مقاصد مذہبی کے تعلق کے بغیر متبنے کیا کرتے ہین - اور یہی لنکا مین
تامل کی نسبت بھی کہا جاسکتا ہے - خود برہمنون کی تصنیفات بھی بغیر اس امر کے
حوالہ دینے کے کہ متبنے کرنیوالے کی روح کو جہنم سے نجات ہوتی ہے معترف ہین کہ بقائے
نام ونسب کیلئے ہی متبنی لینا کافی سبب ہے - بلاشبہ بہت پچھلے زمانہ کی بعض نظیرین
لڑکیون کو متبنے کرنے کے متعلق مذکور ہوئی ہین - یہہ عمل اب تک بھیلون مین رائج ہے
مگر فی الحقیقت مذہبی اسباب سے نہین ہے - اسکے سوا رنکا کے تامل بھی یہہ عمل
کرتے ہین - مین سمجھتا ہون اس مین شبہہ نہین کیا جاسکتا کہ اگر آریا لوگ ہندوستان مین
رسم تبنیت کو اپنے ساتھہ لائے تو اونہون نے اوسکو وہان بھی موجود پایا اور یہہ
کہ جو قومین آریا نہین ہین وہ بھی بھیسہ نوع اس رسم کو اپنے قدیم رواج سے لیتی ہین
برہمنون کی ایجاد سے مستخرج نہین کرتین - یہہ بھی اعتبار کرنے کے اسباب موجود
ہین کہ آریا ہندؤن مین بھی جو ضرورت متعلق تبنیت ابھی بیان کیگئی وہ بروئے مقابلہ زمانہ
حال کی ہے - حال کی تصنیفات کے سوا اس معاملہ کا اوپر کہین بہت کم ذکر ملیگا اور
پُرانے مصنفین امدادی لڑکون مین پسر متبنے کا رتبہ بہت ہی حقیر قرار دیتے ہین مکمل
قواعد کے سلسلہ جو لڑکے کے پسند کرنے پر محدود ہین وہ سب استعارہ کے نتیجے ہین
یعنے یہہ کہ وہ بالضرور عکس پسر ہو - یہہ قواعد ایک ایسے رواج کیلئے مشخص ہوسکتے ہین جو
بغرض ادائے رسوم مذہبی پسر حقیقی کی بناوٹ کی ضرورت بتلاتا ہے مگر بنائے ہوئے
بیٹے کیلئے اُن کے پاس کوئی طریقہ نہین ہے جو یہہ مقصد پیش نظر رکھتا ہو اور
جیسا ہم ثابت کرینگے اکثر حصص ہند مین جہان عمل تبنیت کی جڑ مضبوطی کے ساتھہ
قائم ہے ان قواعد پر اعتنا نہین کیجاتی - پھر بھی برہمنون نے یہہ اعتبار پیدا کردیا ہے
کہ ہر تبنیت کا مقصود یہی ہے کہ اپنے بزرگون کی روح کو پُت سے نجات دلوائے
اور یہہ کہ اُسکا اندازہ صرف اسکے میلان سے کرلینا چاہیئے - اور یہہ کہ ہماری
مسندین لوگون کے دلون مین جسقدر مذہبی عقیدت ہوتی ہے اوسکا خوب

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندازہ کر لیتی ہین جن مین سے ایک بھی عمل تبنیت کے ساتھ غالباً جماؤ کے سوا کوئی اور مذہبی خیال متعلق نہین کرتا (ن)

دھرم شاستر کا محدود تعلق

ف ۱۱ - اگر میری مندرجہ بالا رائین صحیح ہین تو یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو قومین برائے نام ہندو ہین یا آنکہ مذہباً ہندو ہین - (س)

صـ ۱۰

وہ بالضرور کسی ایسے رسالہ کے تابع نہین ہین جو شاستر پر لکھا گیا ہوا ور جو سمرتی سے ماخوذ کیا گیا ہو ممکن ہے کہ اون کے رواجات یکسان ہون لیکن ایسے مختلف اصول پر مبنی ہون گے کہ اظہار کرنے مین بالکل ہی غیر مطابق ہون گے - ممکن ہے کہ تمام برہمن جن کے نسبت شکوک ہون ایک قسم کے مانع تقریر مخالف کے ساتھہ برہمنی تحریرات کے انکار کرنے سے باز رکھے جائین جو اُن کے اضلاع مین رایج ہین - (ع)

لیکن اس قسم کے مانع تقریر مخالف کا اُن لوگون کے مقابلہ مین کوئی اثر نہین ہو سکتا - جو نہ تو صرف برہمن ہین اور نہ آریا ہین - ایک موقع پر ایک بڑے ہی فاضل جج نے مسئلہ وراثت مابین تامل فریقین مین بہت سے عالمانہ اصول سنسکرت قانون پر بحث کر کے اس بیان سے اپنی تجویز کو زوردار کر دیا کہ "اسقدر اضافہ کرنے کی ضرور اجازت دیجائے کہ ہندو شاستر کے اصول کو مراورون سے متعلق کرنا مجھے مثل آدہاتیر اور آدہا بٹیر کے فضول معلوم ہوتا ہے - یہہ موجہ ہوگا کہ اُن کو جائداد غیر منقولہ کے لیوڈل لا (قانون منازعت) سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا جائے - بہرحال اس زمانہ مین ممکن نہین ہے کہ کسی شخص کی فضولی شعور کی پیروی کیجائے" (ف) مجھے اقرار کرنا چاہیئے کہ مین عدم امکان نہین معلوم کر سکتا ہون - شمالی اور مغربی

(ن) منو بڑے بیٹے کو اس دلیل پر ترجیح دیتا ہے کہ صرف وہی بخیال فرض پیدا ہوا ہے باب ۹ صفحہ ۱۰۶ - ۱۰۷ - اس معاملہ پر معقول مباحثہ کتاب ہذا باب ۵ فقرات ۹۲ - ۹۵ مین دیکھو -

(س) بہت سی ڈریویڈین قومین جو ہندو کہلاتی ہین سانپون اور بہوتون کی پرستش کرتی ہین اور وشنو یا شیو کی ایسی ہی مخالف ہین جیسے باشندگان وائٹ چیپل -

(ع) دیکھیئے گوپالین بنام رگھوپاین مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵۵

(ف) ہالوے بے متوذریا بنام وورالنگا مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صـ ۲۴۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان مین عدالتون نے کبھی اپنا یہہ فرض نہین سمجھا کہ ان اصولون کو اُن قانونون سے متعلق کرین جو سمرتیون کو نہین مانتے ہین۔ جین کے نسبت البتہ تحقیق نے یہہ امر ثابت کر دیا ہے کہ اُن کے رواجات چونکہ پکے ہندوون کے مراسم سے بہت ہی مشابہت رکھتے ہین اسلئے جہان اُن کی توسیع کی امید ہوتی ہے وہان پورے طور سے وسیع ہو جاتے ہین کیونکہ وہ دنیاوی اصول پر مبنی ہین نہ کہ دینی (ص)

عدالت بنگالہ جیسا تصور کیا جا سکتا ہے کفر کے متعلق بہت ہی کم صلح کل رہی ہے لیکن درحقیقت اسکو مقبول پاکر کسیقدر توحش ہوتا ہے کہ آسام کے باشندے جو ہمارے ملک بہر سے زیادہ غیر مہذب ہین اُن پر بموجب دہرم شاستر مرتبہ جمتواہن کے حکومت کیجاتی ہے۔ (ق)

ص ۱۱ اس امر کی تحقیقات عجیب و غریب ہوگی کہ ہائیکورٹ بنگال مین جو اپیلین پیش ہوتی ہین اُن کے سوا کوئی اور وجہ بھی اس اعتبار کے لئے ہے یا نہین۔ یہہ ایک اپنی آپ ہی نظیر اور چونکا دینے والی بات ہے کہ اوڑیسہ اور گنجام کے سردار جو اصلیت زبان اور مذہب مین بالکل یکسان ہین اُن کے نسبت خیال کیا گیا ہے کہ شاستر کے مختلف طریقون کے پیرو ہین۔ جو طریقہ ہر ایک سے منسوب کیا گیا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جو عدالتون مین شہرت رکھتا ہے اور عدالتی حیثیت مین جس کے وہ تابع ہین (س)

برہمنیت نے رواج بدلدیا ہے۔

ف ۱۲ ۔ دوسرے جانب جب مین خیال کرتا ہون کہ برہمنون کا شاستر اصولاً اُن رواجات پر قایم کیا گیا ہے جو برہمنون کے

(ص) کتاب ہذا فقرہ ۴۴۔

(ق) دیبو دیبا بنام گوبند رویب ویکلی جلد ۱۶ صفحہ ۴۲۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ ص ۱۳۱

(س) اڑیسہ کے متعلق نوٹ مقدمہ بشن پری بنام سگندا دیکھا جائے فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۳۷ (و ۴۹ و ۵۱) لیکن جس مقدمہ کے متعلق مسٹر گمناٹن نے اڑیسہ سے ۱۳ سنہ ۱۸ء مین رپورٹ کی ہے اسمین بلاشبہ جناب شاہ مکٹ شیرو ستہا دیا گیا۔ شاستر گمناٹن صفحہ ۳۰۶۔ گنجام کے متعلق دیکھیے رگھوندا بنام بروزہ کشور انڈین اپیل صفحہ ۱۵۴ اور وہی مقدمہ سلسلہ مدراس صفحہ ۶۹۔ پھر وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ ص ۲۹۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین ہین تو مجھے بہت ہی کم شک ہوتا ہے کہ اُن رواجون مین بذریعہ شاستر مذکور زیادہ تر تبدیلی کیگئی ہو یا اضافہ کیا گیا ہو۔ جہان اسطرح کے دو رواجات ایک دوسرے کے برابر پائے جاتے ہین جن مین پوری مطابقت نہین ہوتی تو مسئلہ وجود مین جسکی اصلیت الہامی ہوتی ہے بمقابلہ دیگر وہی زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے (ش)

یہہ بات بھی ہے کہ شاستر کا وہ قاعدہ جو اعلیٰ درجہ کی وسعت رکھتا ہے ہمیشہ ترکیب سے اوس طریقہ کو اوٹھا دینے پر مائل رہتا ہے جو کم وسعت رکھتا ہو۔ وحشی قزاقون کو بہت ہی چھوٹا قانون بھی مطمئن کر دیتا ہے۔ اور جب وہ تہذیب مین ترقی کرتے ہین اور نئے اسباب نزاع پیدا ہوتے ہین تو پھر اُن کو نئے قواعد کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اور اگر خاص اُن کے ہان کوئی قاعدہ نہین ہوتا ہے تو اپنے ہمسایون سے حاصل کر لیتے ہین۔ جہان رواج کی شہادت دیجاتی ہے تو کسی دیہاتی کا یہہ کہنا غیر معمولی نہین ہوتا "ہم صرف اپنے ہی قواعد پر نظر رکھتے ہین اور جس مسئلہ مین قاعدہ نہین ہوتا ہی اوسکو پنڈت سے پوچھ لیتے ہین" اور بالیقین پنڈت بھی بہت خوشی سے اپنے شاستر سے کوئی جواب پیدا کر لیتے ہین جس سے دقت برطرف ہو جاتی ہے۔ پہلے پہل تو یہہ اوس پنڈت کے سند پر قبول کیا جاتا ہے اور پھر جماعت دیہی کے رواج مین داخل ہو جاتا ہے۔ اس پیش روی کو یقیناً برہمنون کے رسوخ سے مدد ملتی ہے جسکو وہ اپنے ذہنی تفوق کے ذریعہ سے ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھتے ہین۔ ڈاکٹر جالی لکھتے ہین کہ شاستر کی بہت سی شرحین اور قانون کے مجموعے یا تو ہندوستان کے بادشاہون اور اونکے وزراے اعظم نے لکھی ہین یا اُن کی حمایت و حکم پر لکھے گئے ہین (جالی دفعہ ۲۷) ہندو جج بھی برہمن ہوتے ہین پس مصنفین اور منصفین دونون فطرتاً اپنی راے کے مطابق رواجون مین رنگ آمیزی کرین گے اور خاص اپنی الہیات سے اُن مین اضافہ کرینگے۔ گذشتہ صدی مین بالضرور بہت ہی تیزی کے ساتھہ تبدیلیان واقع ہوی ہونگی اسلئے کہ اُس زمانہ مین بہت سے جھگڑے فیصلہ کیلئے ہماری عدالتون مین پیش ہوے تھے اور اُن ہی عدالتون مین محض پنڈتون کی راے کی موافقت

(ش) دیکھیے مینس ولج کمیونیٹیز صفحہ ۵۲۔

صہ ۱۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے طے ہوئے (ت)

عملی نتایج **ف ۱۳** - اِس تمام بحث کا عملی نتیجہ جہانتک عمدہ بنیاد پر قایم ہوسکتا ہے یون معلوم ہوتا ہے -

اوّل یہہ کہ ہمکو بہت ہی ہوشیاری کے ساتھہ تمام اس قسم کے نام کے شاستر کو تمام اِس قسم کے نام کے ہندوؤن سے متعلق کرنا چاہیئے -

دوم - اس شاستر کے متعلق ہونے پر غور کرنے مین ہم کو کسی رواج کے غیر مشکوک طور پر یکسان ہونے پر قوی اعتماد نکرنا چاہیئے -

سوم - ہمکو یہہ معلوم کرنے پر آمادہ رہنا چاہیئے کہ قواعد (مثلاً وراثت و تبنیت وغیرہ) کو ممکن ہے کہ اُن قومون نے برہمنون سے قبول کیا ہو جنہون نے کبھی اُصول یا اُن اسباب کو نہین مانا جن سے اصلاً یہہ قواعد نکلے اور اسلیئے (بالآخر) ہمکو جلدی سے یہہ نہ تجویز کرلینا چاہیئے کہ رواج جو برہمنون کے عمل سے ضروری وسعت کی رہنمائی کرتا ہے اُسوقت بھی اُسی وسعت کی رہنمائی کریگا جب اجنبی قومین عمل کرینگی - لیکن جب تک اُصول اور عمل قایم نہون یہہ نہوگا اور اُن دونون کے بغیر رواج محض ایک ایسی شاخ ہے جو تنے سے علیحدہ کرلیگئی ہو -

پس ابھی اُس عرق کی ضرورت ہے جس سے صرف قوت نمو پیدا ہوتی ہے (ث)

(ت) دیکھئے فقرہ ۳۸ کتاب ہذا -

(ث) پوری بحث کے لئے جن مقدمات مین کہ ہندو شاستر عدالتہائے برٹش انڈیا مین قاعدہ فیصلہ قرار دیا گیا ہے - ملاحظہ ہو ولیٹ انڈ بھولرس ڈائجسٹ (مطبوعہ بار ثالث) صفحہ ۱ - ۷ جہان وہ امر قایم کرنے مین ناکامی ہوتی ہے جسکو کسی ایسے مذہب سے موافق کیا جاتا ہے جس کے پاس کوئی خاص قاعدہ شاستر ہوتا ہے اور اوسکے حقوق کی تحقیقات بموافق معدلت و نصفت و نیک نیتی عمل مین آتی ہے - راج بہادر بنام بشن دیال - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صہ ۳۴۳ -

CC-0. Gurukul K...

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرا باب

ہندو شاستر کا ماخذ

(۱) سمرتی - فقرہ ۱۵ - (۳) مدارس قانون فقرہ ۳۳
(۲) مفسرین یا شارحین فقرہ ۲۵ (۴) عدالتی فیصلجات فقرہ ۳۵

اسناد متعلقہ دھرم شاستر کی جانچ

۱۴ ف - مین اسباب مین ہندو شاستر کے ماخذ کی جانچ کرنا چاہتا ہون جہانتک کہ پُرانے سنسکرت کے پنڈتون اور اون کے مفسرین کی تصنیفات سے پتہ لگ سکتا ہے - اس صنف بحث مین جن سندون تک پہونچنا ممکن تھا اُن کا حوالہ درج حاشیہ کیا گیا ہے (الف) مین نے ضروری نہین خیال کیا ہے کہ خاص حوالے درج کرون تاوقتیکہ تحریر متن مین اختلاف نہو اور نہ میری یہ کوشش ہے کہ بغرض اظہار علم (جو مجھے حاصل نہین) ہندو مصنفین کی کتابون کا اِس

(الف) ملاحظہ ہو - یم مولرس ان شنٹ سنسکرت لٹریچر - ڈاکٹر بہولر کی تمہید نسبت مجموعہ شاستر مصنفہ ویسٹ و بھولر - کولبروک کی تمہیدین دائے بھاگ اور ڈائجسٹ پر اور اُن کے نوٹ - ترتھاس اسٹرنج کی دھرم شاستر جلد اول صفحہ ۳۱۵ - تمہید نسبت دھرم شاستر مذکور - ڈاکٹر برنل کے دیباچے اپنے تراجم دائے بھاگ اور ورد ھراج و تمہید جلد اول مرلینز ڈائجسٹ -
اسٹنزلر کا اپنے ترجمہ یاجنا ولک پر - تمہید ڈاکٹر جالی نسبت نراوا - واس انڈشی ایر برشٹ صفحہ ۱ - ۱۰ - ضمنی نتایج ماخوذہ پروفیسر ملر اور ڈاکٹر بہولر کو مانا گیا ہے - پروفیسر مونیر ولیس انڈین ونز ڈم - ین منڈلک کی تمہید و ضمیمہ نمبر ۱ - تمہید ڈاکٹر بہولر نسبت اپاستمبہ و گوتم دوسشد - بودھائن و منو - تمہید ڈاکٹر جالی نسبت وشنو - سکرڈ بکس آف دی ایسٹ کی مجلدات ۲ و ۷ و ۱۴ و ۲۵ - کتاب آرسرد ہے کاری فقرہ ۴ - جالی فقرہ ۲ و ۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حد تک حوالہ دون جن کے نسبت نام کے سوا اور کچھہ نہین جانتا ہون مین اس بحث کے متعلق بعض بیانات اون اختلافات پر کرون گا جن کے نسبت عموماً کہا جاتا ہے کہ مختلف "مدارس قانون" کی قائم کرنے والی ہین۔ آخر مین مین اُس اثر کا ذکر کرون گا جو ہماری عدالتی قاعدہ نے ہندو شاستر کی حقیقی وسعت پر ڈالا ہے۔ رواج کا اہم مسئلہ دوسرے باب کیلئے محفوظ رکھا جائیگا۔

سمرتیان اور اُنکی تاریخ۔

۱۵ ۔ سمرتیان۔ ہندو شاستر کی تحصیل مین جس دقت کا ہمین سامنا کرنا ہوتا ہے وہ تحقیق تاریخ ہے جس مین کسی خاص بیان کا حوالہ دینا ہوتا ہے۔ ہندون کی تصنیفات مین علم تاریخ کا وجود مطلقاً مفقود ہے یہہ لوگ وسعت و تعمیم کے ساتھہ مصنوعی جگون سے حساب کرتے ہین جنکو درحقیقت اصلیت سے کوئی ربط نہین ہوتا۔ اور یہہ معلوم کرنا غیر ممکن ہے کہ پُرانے پنڈت کس وقت مین تھے اور آیا وہ کبھی زندہ موجود بھی تھے یا نہین۔ بہت سے اسماء مصرحہ غالباً محض قصہ ہین اور روایتین محض بے قیمت اسلئے کہ اُن کا ماخذ کہانیان ہین۔ قدیم زمانہ کے لوگون کے غیر محدود نام صرف مصنفان متاخر یا اڈیٹرون یا متن کے جمع کرنیوالون نے اختیار کئے ہین۔ بعض کتابون کا سلسلہ بھی حاصل ہو سکنے پر یہہ کہنا ہی خلاف احتیاط ہے کہ کوئی بیان شاستر کسی وجود رکھنے والے واقعہ کو بتلاتا ہے۔ ایک ہندو مصنف کو ہر متن پاک یکسان صحیح ہے۔ وہ کہا ہوا جو عرصہ سے مفقود ہو گئی ہین اب پھر بغیر کسی شرح کے یا ایسے منشاء کے ساتھہ جو اصلی نہین ہے اضافہ کردی گئی ہین۔ متروک رواجات بغیر تلمیح اس امر کے مندرج کئے گئے ہین کہ وہ متروک ہین محض اس خیال پر کہ تحریر مقدس مین جو چیز ایک مرتبہ داخل ہو گئی پھر اسکو محذوف کرنا بیدینی ہے۔ المختصر ہمکو سرمایہ موجودہ کے ذریعہ سے کام کرنے مین بالکل وہی دقت درپیش ہے جو ایک عالم موجودات قدیمہ کو اس امر مین ہوگی کہ تمام قدیم اشیاء جن کا وہ مقابلہ کر رہا ہے اُن کے نسبت یہہ دریافت ہو جائے کہ اپنے اپنے طبقات مین نہین ہین بلکہ سب کی سب ایک عجائب خانہ مین خلط ملط ہو گئی ہین۔

سُرتی و سمرتی کی تعریف اور اُسکی وقعت۔

۱۶ ۔ مستندات قدیمہ مین سے دو بہت بڑی چیزین سُرتی اور سمرتی ہین۔ سلسلہ تقدم و تاخر مین خواہ درمیان

ص ۱۴

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرتی وسمرتی یا غالباً اُن کے بعد پران آتے ہین جن کے نسبت بیان کو بروک یہہ ہے کہ "اُن کا شمار ضمیمہ شاستر مین ہے اور اسطرح پانچوان وید قائم کرتے ہین" (ب)

سُرتی وہ ہے جو بر وقت الہام نظر سے گذرا یا عقل مین آیا ہو اور جس مین چارون وید شامل ہین اور سمرتی وہ بدھ (علم سینہ بہ سینہ) ہے جو رشیون یا زمانہ قدیم کے پنڈتون سے ملی۔ (ج)۔ اول الذکر کا ماخذ الہامی اور اخر الذکر کا انسانی ہے جہان اِن دونون مین مخالفت ہوتی ہے (بشرطیکہ ایسی نزاع قابل ادراک ہو) تو آخر الذکر کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ لیکن عملاً سُرتی کی بہت خفیف قدر ہے یا یہہ کہ قانونی قدر بالکل نہین ہے۔ اِس مین اِس قسم کے قانونی بیانات نہین ہین اگرچہ اِس کے بیان واقعات کا کبھی کبھی رواج قانونی کی قطعی شہادت مین حوالہ دیا جاتا ہے۔ قواعد (بخلاف تمثیلات کے) عمل (چال وچلن) پہلے پہل داخل سمرتی ہوئی ہین۔ پھر تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ سمرتی دو قسم کی ہین۔ ایک وہ جو شرا نظم و نثر دونون مین ہین اور ایک وہ جو محض نظم ہین جب لفظ سمرتی کا استعمال کیا جاتا ہے تو عموماً اس سے مراد دوسری قسم کی تحریر (بوجہ مکمل اور واضح ہونیکے) لیجاتی ہے لیکن صحیح طور پر یہہ لفظ دونون قسمون کو شامل ہے۔ ص ۱۵

اِس اہم تحقیق مین ہم پروفیسر میاکس میولر کے ممنون ہین کہ قاعدتاً اول الذکر آخر الذکر سے قدیم ہے۔ اُن کی راے بالاختصار حسب ذیل ہے۔ (د)

سوترے | ۱۷ | ۔ برہمن کا پہلا فرض یہہ تھا کہ ویدون کی تحصیل کرے۔ یہہ وید لکھے جانے سے پہلے بطور علم سینہ پشتون سے برابر چلے آرہے تھے اور زبانی پڑھائے جاتے تھے جیسے کہ اس زمانہ مین بھی پڑھائے جاتے ہین (ہ) لازماً انہین ویدون کے

(ب) پیر محمد گگا سہائے نام لیکھہ راج نگہ جلد ۹۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۲۸۹

(ج) منو باب ۲ ف ۹ - ۱۰۔ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۲۸

(د) دیکھئے اُن کا خط موسومہ مسٹر مورلی جلد ۱۔ مورلی ڈائجسٹ کا دیباچہ صفحہ ۱۹۶۔ اے ایس لٹریچر صفحات ۱۲۵ - ۱۳۴ - ۲۶۰ - ۳۷۷ ویسٹ اینڈ بہولر ڈائجسٹ صفحہ ۳۱۔

(ہ) دیباچہ اے ایس لٹریچر صفحہ ۴۹۔ انڈین وزڈم صفحہ ۲۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت سے مختلف ترجمے بھی ہو گئے اور نامی اُستادون کی سرکردگی سے جماعتین اور مکتب بھی قائم کئے گئے جو ان مختلف ترجمون سے تعلیم دیتے تھے۔ سہولت تعلیم کے لئے انہون نے سُوترے یا سلسلہ جات قواعد خاص کر نثر مین مرتب کئے اور اس بحث کے باقاعدہ رسالہ جات کے عوض ایک ایسی یادداشت بنا دی جس سے زبانی سبقون کا خلاصہ یاد رہ سکے۔ وید کے ہر حصہ کے لئے سُوترے مُرتب تھے ان مین سے جو قواعد زندگانی یا قانون سے تعلق رکھتے تھے اُن کو دہرم سُوترے کہا جاتا تھا اور پھر اُن مین جماعت یا چرنون کے لحاظ سے اختلاف تھا جن سے وہ ماخوذ ہوئے تھے اور اُن مُعلمین کے نام سے نامزد تھے جنہون نے اُن کو حقیقتاً مرتب کیا تھا یا یہہ کہ جن مین اونکی رایون کا شامل ہونا خیال کیا گیا تہا۔ پس اس طرح پر دہرم سُوترے جو اپاستمب بودہائن اور گوتم وغیرہ کے نام سے موسوم ہین اُن مین خلاصۂ قواعد قانونی مندرجہ چرن درج کیا گیا ہے اور جنہون نے اُن معلمین کو اپنا سرگروہ مانا ہے یا اُن کا نام اختیار کیا ہے۔ اِس قسم کی کتابون کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ ہمارے عیسوی سنہ سے دو سو برس پیشتر موجود تھین۔ پروفیسر میکس میولر ان سُوترون کی تالیف کا سلسلہ چھ سو برس سے دو سو برس تک قبل مسیحی قایم کرتے ہین لیکن ان کتابون کی تالیف ممکن ہے کہ زیادہ زمانہ تک جاری رہی ہو موجودہ سُوترون مین سے کسی خاص کی نسبت یہہ نہین کہا جا سکتا کہ زمانہ مصرحہ بالا سے پیشتر کا ہو۔

سوترون کے زمانے

و ۱۸ - دہرم سُوترے جو **گوتم - بودھائن - اپاستمب وشش** تھا - اور **وشنو** کے نام سے مشہور ہین اُن مین سے آخر الذکر کا ترجمہ تو ڈاکٹر جالی نے کیا ہے اور باقی ڈاکٹر بھولر کے مترجمہ ہین - (و) اور بلحاظ قدامت **گوتم** کا سب سے پُرانا ہے جس سے **بودھائن** نے اقتباس کیا ہے اور وہ سلسلہ امتداد مین دوسرے درجہ پر ہے - اِس کا تعلق سام وید کے مکتب سے تہا - اِسکے لفظ یوانا کے (جو قدیم زبان ہند کی اصطلاح مین یونانی کو کہتے تھے)

(و) سیکرڈ بکس آف دی ایسٹ جلد - ۲ - ۷ - و ۱۴ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

استعمال کرنے سے اسکا زمانہ ۳۰۰ سال پیشتر سنہ عیسوی فرض کیا گیا ہے۔ گو یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس لفظ کے اور معنی بھی رہے ہون گے مگر ڈاکٹر بھولر کا خیال ہے کہ اسکے استعمال پر رائے قائم کرنا صحیح نہو گا۔ لیکن فی الحال تو اسکے سوا اور کوئی امر نہین معلوم ہے جس سے گوتم کے زمانہ کا تخمینی تعین بھی کیا جائے (ز) دوسرا ممبر بودھائن۔ کا ہے جس کے سوترے صرف سیاہ یا جرید کے معتقدین اصلاً پڑھا کرتے تھے لیکن بعد کو بحیثیت سند شاستر مقدس تمام برہمنون نے بھی قبول کر لئے۔ غالباً یہہ شخص اصل مین جنوبی ہند کا تھا۔ ڈاکٹر بھولر خیال کرتے ہین کہ اسکے اور اپاستمب کے درمیان صدیون کا زمانہ گذرا ہے۔ جسکو وہ پہلے صدی عیسوی کے پیشتر بتلاتے ہین۔ (ح)۔ اپاستمب بھی جنوبی ہند اور غالباً اندھر دیس کا باشندہ تہا اور اسی وید کا متبع تھا جسکا بودھائن تھا۔ یہہ شخص اپنی قوت اختلاف کیلئے مشہور ہے جس کے ذریعہ سے وہ ایسے بہت سے عمل خارج کرتا ہے جو پرانے زمانہ کے ہندو شاستر نے مقرر کئے تھے۔ مثلاً مختلف قسم کے بیٹے یانیوگ اور پایئاچ شادی۔ (ط) جو کچھہ اس نے اپنی تصنیف مین مقتبس کیا ہے اسکے سوا اور کوئی امر نہین ہے جس سے وسشٹ تہا کا زمانہ معلوم ہو۔ یہہ شخص یمہ۔ گوتم۔ ہارتیہ۔ اور ایک منو سوترون کے مصنف سے واقف تھا شاید یہہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ وہ بودھائن سے بہی واقف رہا ہو گا۔ ص ۱۷

ڈاکٹر جالی خیال کرتے ہین کہ اوس نے وشنو سے اخذ کیا ہے لیکن اس رائے مین ڈاکٹر بھولر اُن سے متفق نہین ہین۔ وسشٹ تھا کے نسبت معلوم ہوتا ہے کہ وہ شمالی ہند کا رہنے والا تہا۔ (ی)۔

(ز) گوتم پر بھولر کی تمہید۔ صفحہ ۴۵۔ ۴۹۔ و ۵۶۔

(ح) تمہید بھولر نسبت بودھائن صفحہ ۲۹ و ۳۵۔ ایضاً اپاستمب صفحہ ۱۸۔ ۲۲۔ ۴۰۔

(ط) تمہید بھولر بر اپاستمب صفحہ ۱۶ و ۱۸ و ۳۰ و ۳۴۔

(ی) وسشٹ تہا پر بھولر کی تمہید۔ ص ۱۶۔ ۱۷ و ۲۱ و ۲۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دشنو سوتر کے مصنف کے نسبت کوئی روایت نہین پائی جاتی - ڈاکٹر جالی اور بہولر اس خیال مین متفق ہین کہ یہہ اپنی موجودہ صورت مین اضافون کے ساتھہ اُن لوگون کے ذریعہ سے دوبارہ مرتب ہوا ہے جو اوسکی اصلیت سے ناواقف تھے اور چاہتے تھے کہ اوسکو وشنو دیوتا سے منسوب کرین - کتاب مذکور کا زیادہ حصہ کیا باعتبار طرز تحریر اور کیا بلحاظ مطالب بہت ہی قدامت کی علامت رکھتا ہے اور ڈاکٹر جالی کا خیال ہے کہ اُس مین بہت سے ٹکڑے وشش تھا اور لودھا سے لیے گئے ہین - یہہ شخص بھی وشش تھا کیطرح سیاہ یا جرید کا متبع تھا (ک) ھاریتہ ھرنیاکسن - یدکنس - یمتہ - کشیپہ . اور کین کھا - جن کا اقتباس مفسرین نے کیا ہے اور کولبروکس ڈائجسٹ مین بھی ہوا ہے وہ بھی سوترے کے زمانہ کے ہین ان مین ھاریتہ - بودھائن سے مقدم ہے اور ھرنیاکسن اپاستمب کے بعد کا ہے (ل)

دھرم شاستر عموماً موخر ہے ۹ل - دھرم شاستر جو بالکل نظم مین ہین اُن کے نسبت پروفیسر ماکس میولر کا خیال ہے کہ وہ قدیم زمانہ کے دھرم سوترون کے صرف مقفیٰ ترجمے ہین ڈاکٹر بہولر یہہ لکھنے کے بعد کہ "تقریباً ہندؤن کے علم کے ہر صنف مین جہان نثر و نظم متنین پائی جاتی ہین تو قسم آخر الذکر قسم اول الذکر کتابون کی صرف زمانہ حال کی تلخیص ہین" یون بیان کرتے ہین کہ "اس رائے پر اور عام وجوہ سے بھی استدلال ہو سکتا ہے اولاً اگر ہم مندرجۂ بالا تمہیدون کو خارج کر دین تو نظم دھرم شاسترون کے مضامین بالکل دھرم سوترون سے ملتے ہین - البتہ ترتیب مطالب مین کسیقدر فرق ہے اور وہ بھی اُس سے زیادہ نہین ہے جسقدر دھرم سوترے آپس مین ایک دوسرے سے مختلف ہین -

(دوم) دھرم شاسترون اور نظم دھرم سوترون کی زبان بھی تقریباً ایک ہی ہے - دونون قدیم حالتین ظاہر کرتے ہین اور اکثر مقامات پر ایک ہی ہین - ص ۱۸

(سوم) نظم دھرم شاسترون مین بہت سے ایسے اشلوک اور ٹکڑے موجود ہین جو دھرم سوترون

(ک) وشنو پر ڈاکٹر جالی کی تمہید - لکچر ۳۸ ویسٹ اینڈ - بہولر س ڈائجسٹ صفحہ ۳۵ مطبوعۂ بمبئی ۸۴ء

(ل) اپاستمب پر بہولر کی تمہید صفحہ ۲۳ و ۲۷ -

CC-0. Gurukul K

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین ہین اور بعض بظاہر بدلی ہوی شکل مین ہین۔
قسم اول کی مثالین بہت ہی کثرت سے ہین۔ وشش تھا۔ بودھائن۔ اپاستمب اور ھرنیاکسن کے کلپون کا منوسمرتی سے مقابلہ کرنے مین معلوم ہوتا ہے کہ اول الذکر مین سے سوے زیادہ آخر الذکر مین مخلوط ہین۔ ڈاکٹر بہولر اسطرحکی اور مثالین بھی بیان کرتے چلے گئے ہین۔ جن مین منو کی عبارتین محض موجودہ وشش بھاشیہ سوترون کی عبارتون کی ترجمہ بطرز حالیہ ہین۔ مسئلہ سود جائز مین ایک جگہ منو (فصل ۸ فقرہ ۱۴۰) وشش تھا کی عبارت کا اقتباس کرتا ہے اور عبارت متقبسہ اتنک اسکے سوترون مین موجود ہے۔ ڈاکٹر بھولر اپنی رائے مین یون نتیجہ نکالتے ہین کہ۔
غالبا یہی ہوگا کہ دہرم شاستر مثل اسکے کہ جو منو یا یاجناولک سے منسوب ہین وہ پرانے سوترون کی تنظیم ہون گے گو وہ اپنی جگہ پر ان سوترون کی کتابون سے پرانے ہون جو ہمارے زمانہ مین ہین (۴)۔
اسی قسم کی تیسری کتاب نارد کے نام سے مشہور ہے اور یہہ سب انگریزی پڑھنے والون کو ملسکتی ہین (ن) اور بلحاظ زمانہ ان کا سلسلہ اُسی وقت مین ہے جس سے منسوب کیگئی ہین مگر حقیقی زمانہ ایک ایسی چیز ہے جس پر تخمینی تیقن ہی قابل حصول نہین ہے

مجموعہ منو ف ۲۰ - مجموعہ منو کو قدیم سے ہندو پنڈت اور مفسرین سب مین مستند مانتے آئے ہین مگر یہہ رائے اُن کو بوقت ضرورت اوس کے ناقابل استعمال قرار دینے سے باز نہین رکھتی (س) اور اس سے بڑھکر کوئی اور ثبوت قدامت کیلئے پیش بھی نہین کیا جاسکتا۔

---

(۴) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ بمبئی تیسرا چھاپہ صفحہ ۴۲۔
(ن) یاجناولک کو تمام کمال جرمنی مین پروفیسر اسٹنزلر نے ۱۸۴۹ء مین ترجمہ کیا ہے اور پوری دوسری کتاب اور پہلی کتاب کا ایک حصہ ڈاکٹر روروں نے تمام کلکتہ ۱۸۵۹ء انگریزی مین ترجمہ کیا ہے اور پہر پوری کتاب حال مین مسٹر منڈلک نے ترجمہ کی ہے (غبی ۱۸۸۰ء) برہسپتی جسکو ڈاکٹر بہولر اسی دہرمین شامل کرتی ہین وہ صرف جزون مین ہے جو مفسرین نے اور جگناتھ نے اپنے ڈائجسٹ مین دیے ہین۔
(س) دیکھئے دیباچہ سر ڈبلیو جونس صفحہ ۱۱۔ اور فرہنگ آخر کتاب صفحہ ۳۶۳ (مطبوعہ لندن ۱۷۹۶ء) تمہید منڈلک صفحہ ۴۶ پرکیوریم جلد ۱۴۔ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۵۷۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم اس امر پر کوئی رائے نہین قائم کرسکتے کہ اُسکی شہرت ذاتی قابلیت کی وجہ سے ہے
یا یہہ کہ جیسا کہا جاتا ہے اُسکی مقدس اصلیت کی وجہ سے یا آنکہ اُسکو اصلاً مقدس کہنا قدامت
اور شہرت کی وجہ سے ہوا۔ وجود مصنف جیسا کہ خود اس مجموعہ مین بیان ہوا ہے ص ۱۹
وہ بظاہر قصہ کی حیثیت رکھتا ہے یعنے پنڈت منو کی منت کرتے ہین کہ وہ اون کو
قوانین مقدس سے آگاہ کرے اور وہ اپنی پیدائش برہما سے منسوب کرکے اور خلقت
عالم کا حال بیان کرکے یہہ ظاہر کرتا ہے کہ مجموعہ مذکور اسکو برہما سے پہونچا ہے اور اُسنے
دس پنڈتون کو اسطرح پہونچا دیا ہے کہ ان ہی دس مین سے ایک پنڈت مسمی بہرگو
سے اُسنے خواہش کی کہ باقی نو سے اُسکا اعادہ کردین ظاہرا وسکو بھول گئے۔ باقی
کتاب کے نسبت اعتراف ہے کہ منو نہین بلکہ بہرگو کی نقل کردہ ہے (ع)
نوع انسان کا جد اعلیٰ منو آدمی نہ تھا بلکہ محض مغائر اور انسان کا صورت نما تھا۔ یقینی بات
اسیقدر ہے کہ برہمنون کے مکتبون مین ایک منو کا کتب بھی تھا اور جن منتون مین تعلیم
دیجاتی تھی وہ ایک سوتردن کا سلسلہ تھا جسکو منو کے سوترے کہتے ہے۔ اس سلسلہ
کے دہرم سوترے بدقسمتی سے گم ہوگئے ہین لیکن یہہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ
جہان سے منو کا دہرم شاستر ٹپکایا گیا ہے وہین سے اون کا جوہر بھی لیا گیا ہے مگر
اسوقت یہہ نہین معلوم ہوسکتا کہ اس فرقہ نے اپنا نام اصل معلم یعنے منو سے حاصل کیا
یا کہانیون سے ہوا (ف)

مجموعہ منو کا زمانہ | ف ۲۱ | بصورت موجودہ اس کتاب کا زمانہ مسٹر ڈبلیو جونس نے
۱۲۸۰ قبل مسیح شلیجل نے تخمیناً ۱۰۰۰ قبل مسیح مسٹر ایلفنسٹن نے ۹۰۰ قبل مسیح اور پروفیسر
ہیم ولیمس نے تخمیناً پانچسو سال قبل مسیح قرار دیا ہے (ص) پروفیسر مکس ہیولر بلحاظ

(ع) منو باب ۱ فقرہ ۱-۶۰ و ۱۱۹ باب ۳ - فقرہ ۱۶ باب ۸ فقرہ ۲۰۴ باب ۱۲ فقرہ ۱۰۵ - ایک قدیم پنڈت کی یہہ صنعت بیان ایک
قسم کی معمولی صورت کتب ہنود ہے جو زیادہ پرانی ہی نہین ہین ویسٹ اینڈ ہیولر کی تمہید ص ۲۴ -

(ف) اے یس لٹریچر صفحہ ۵۳۲ - جلد امر لینز ڈائجیسٹ کی تمہید صفحہ ۱۹ - انڈین وزڈم صفحہ ۲۱۳ - جالی فقرہ ۴۷ - ہیولر کی تمہید
منو پر صفحہ ۱۴ - ۴۰ - ۹۱ - ۵۷ - ۶۳ -

(ص) انڈین وزڈم صفحہ ۲۱۵ - ایلفنسٹن صفحہ ۲۲۷ - دیباچہ اسٹنز لرنسٹ یجنا ولکیہ صفحہ ۱ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدارج دیدظاہر اس کتاب کو دو سو سال قبل مسیح سے زیادہ پیشتر نہین قرار دیتے (ق)
اس رائے کے نسبت جو اسباب انہون نے بیان کیے ہین ان مین سے ایک
یہہ بھی ہے کہ وہ سلسلہ وار اشلوک جن مین یہہ لکھی گئی ہے تاریخ مذکور سے پہلے مستعمل نہین
ہوئے اور یہہ رائے شک سے دور نہین ہے اس لئے کہ پروفیسر گولڈ اسٹکر نے اس سے بھی کم
زمانہ قائم کیا ہے (س)۔

مسئلہ زمانہ مذکور طے کرنے کیلئے اس امر کا طے کرنا ضرور ہے کہ حال مین جو منو کی تمنسیخ
ہوئی تو وہ اور بہتون سے (جو بلاشبہ وجود رکھتے تھے) پہلے ہوئی یا بعد مین ہوئی۔ تمہید
فاردہ سے واضح ہوتا ہے کہ منو مین دراصل ہزار باب اور ایک لاکھہ اشلوک تھے۔ ص ۲۰
جسکا اختصار فاردہ نے بارہ ہزار اشلوک مین اور پھر سومانی نے چار ہزار اشلوک مین کیا۔
جو نسخہ ہمارے پاس موجود ہے اسکے نسبت خیال کیا گیا ہے کہ تیسرا انتخاب ہے اسلئے
کہ اس مین صرف ۲۶۸۵ - اشلوک ہین۔ ہمکو ایک ورد ملیعنے پرانا انتخاب منو اور ایک
بھرنت یعنے بڑا منو بھی پہنچے ہین (ش) پھر یہہ کہ موجودہ منو وسشٹ تہا سے ایک ایسا قاعدہ
مقتبس کرتا ہے جو حقیقتاً اسی کے نسخہ مین پایا گیا ہے اور وسشٹ تہا اسکے عوض منو
سے ایسے اشعار لیتا ہے جن مین کے دو اب بھی پائے جاتے ہین اور دو کا
پتہ نہین ملتا اور ان آخری دو مین سے ایک ایسی بحر مین ہے جس کا ہمارے
منو کی تالیفات مین پتہ نہین ہے۔ منو مقتبسہ وسشٹ تھا اور وسشٹ تھا مقتبسہ
منو مین جو فاصلہ ہوگا وہ ظاہر اضرور زیادہ ہوگا۔ اور یہہ کہ بودھائن منو سے ایک
ایسی شکل مقتبس کرتا ہے جسکا عکس اب خود اسی نے بیان کیا ہے (ب ۹ ف ۸۹)۔

سنہ ۶۰ علیسوی کی ایک بہت ہی بعد کی کتاب مین بھی منو کے اشعار لیے گئے ہین
جو موجودہ کتب مین جزوی طور پر مل سکتے ہین۔ خود مجموعہ منو مین جو ترمیمین موجود ہین وہ بھی
واقعہ مذکور کی باطنی شہادت ہین۔ مثلاً یہہ ناممکن ہے کہ گوشت کہانے (ت) یا عورتون کے

(ق) اے لیس لٹریچر صفحہ ۶۱ - ۲۴۴۔
(س) ویسٹ انڈیا اورس ڈائجسٹ صفحہ ۴۲۔
(ش) ڈاکٹر جالی کہتے ہین کہ یہہ خطابات تاریخی نہین ہین اور بالعموم جن مصنفین سے ان کو نسبت دیگئی ہے وہ ان
لوگون سے کہین بعد کے ہین جن کے نام تو یہی تھے مگر یہہ خطابات نہ تھے۔ ف ۶۵
(ت) منو باب ۵ فقرہ ۲۵ باب ۵ ف ۵۷۔ باب ۱۱ فقرہ ۱۵۶ - ۱۵۹۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عقد ثانی (ش) کے مسائل کی مطابقت کیجا سکے۔ مردون کے نسبت بھی بعض عبارتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ بحالت حیات زوجہ اولی دوسری شادی نہین کرسکتے ہین لیکن اور عبارتون مین عقد ثانی صراحتاً معین و مقرر کیا گیا ہے (خ)۔ اسلیئے وہ متنین جو برہمن مرد اور شودر عورت (ذ) مین نکاح کا حوالہ دیتی ہین یا ایک بیوہ کے لئے بنظر افادۂ شوہر (ض) بچہ کے حاصل کر لینے کا حوالہ دیتی ہین بظاہر مختلف زمانون کی ہین۔ اگلے نسخون مین ڈاکٹر بہولر نے یہ رائے مان لی ہے کہ ہمارے پاس جو منو اسوقت موجود ہے وہ مجموعہ مذکور کی بہت موضر صورت (ترتیب) ہے۔ ترجمہ حالیہ کی تمہید مین اُنہون نے از سر نو تمام مسئلہ کی جانچ کی ہے اور مختلف نتایج پر پہنچے ہین اس امر کا اعتراف کر کے کہ منوسمرتی بہت ہی قدیم مواد پر مبنی ہے وہ یون نتیجہ نکالتے ہین "بہرگیو سام تہیہ۔ دہرم شاستر کا پہلا اور بہت ہی پرانا نسخہ ہے جو از سر نو مرتب ہوا اور داخل منو کیا گیا اور جو منو دہرم سوتر کے نام سے معروف ہے"۔ اس ترجمہ کے زمانہ کو وہ مابین صدی دوم قبل مسیح و صدی دوم مسنہ عیسوی قرار دیتے ہین (ظ)

یاجناولک اور اوسکا اعتبار

ف ۲۲ مستند اور ممتد ہونیکے اعتبار سے دوسرا درجہ یاجناولک کا ہے۔ مگر ایسے سوتروں کا پتہ نہین ملتا جو اس کتاب کے مطابق ہون اور پروفیسر اسٹنزلر خیال کرتے ہین کہ کتاب مذکور منو پر مبنی ہے۔ اس پر بہت سی شرحین ہوئی ہین جن مین سب سے زیادہ مشہور متاکشرا ہے اور عملاً جہان اس شاستر کی پابندی کیجاتی ہے وہان اس کا وہ درجہ ہے جس سے ہندو قانون کی ابتدا ہوتی ہے۔ لیکن اسکے اصلی مصنف کا پتہ نہین چلتا۔ ایک یاجناولک کے نسبت یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اُسنے سفید یاجروید کو آفتاب سے حاصل کیا اور اسطرح پر یہہ مصنوعی ذات بحیثیت مصنف شاستر ظاہر کیگئی ہے۔ اسمین شک نہین کہ ان دونون مین باعتبار زمانہ بہت ہی

(ش) منو باب ۵ فقرہ ۱۵۷ و ۱۶۰ - ۱۶۵ باب ۹ فقرہ ۶۵ و ۶۷ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۹۱

(خ) منو باب ۵ فقرہ ۱۶۷ باب ۸ فقرہ ۲۰۴ باب ۹ فقرہ ۷۷ - ۸۷ و ۱۰۱ و ۱۰۲

(ذ) منو باب ۳ فقرہ ۱۳ - ۱۹ باب ۹ فقرہ ۱۴۸ - ۱۵۵ - ۱۷۸ - باب ۱۰ فقرہ ۶۴ - ۶۷ -

(ض) منو باب ۹ ف ۵۶ - ۶۶ و ۹ - ۱۲۰ و ۱۴۳ و ۱۶۲ و ۱۶۵ و ۱۶۷ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۲۰۳

(ظ) منو پر بہولر کی تمہید صفحہ ۹۲ - ۱۱۷ - وسشٹ تہا پر بہولر کی تمہید صفحہ ۱۸ - ۲۰ -

صہ ۲۱

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑا فاصلہ ہے مگر ڈاکٹر بہولر اس خیال کے جانب مائل ہین کہ جو دھرم شاستر یاجناولک کے نام سے مشہور ہین - اُن سوُترون پر مبنی ہونگے جو اُس مکتب سے شایع ہوئے جو بعد مصنف وید قائم ہوا ایسا ہے کہ شاید خود اسی مصنف ہی نے شایع کیے (ا) مگر یہہ امر محض قیاس ہے منو کی طرح ایک پُرانے اور ایک بڑے یاجناولک کی نسبت بھی کہا جاتا ہے کہ اُس کتاب کے بھی مختلف نسخے موجود ہین - اور اسکی تاریخ بھی وسیع حدود مین محض تخمینی معین کیجاسکتی ہے مگر اس مین شک نہین کہ وہ منو کے بہت بعد کی ہے جیسا کہ حوالجات پرستش گنیش وسیارگان وروایج دستاویزات (جو کسی دہات کی تختیون پر ہون) واوقاف خانقاہ سے ظاہر ہوتا ہے اسکے سوا اور عبارتین جنمین سر برہنہ ہونے اور زرد کپڑے پہننے کا ذکر ہے اُن کی نسبت قیاس کیا گیا ہے کہ بودہ کے طرف اشارہ کرتی ہین (ب) صر ۲۲

پروفیسر ولسن کہتے ہین "اسکی عبارتین تمام حصص ہند مین اُن کتابون پر پائی گئی ہین جنکی تاریخ دسوین اور گیارہوین صدی ہے پس اُن کے اس کثرت اور بالعموم مستند ہوجانے مین ظاہر ہے کہ بہت زمانہ گذرا ہوگا اسلیے اِس کتاب کی تاریخ بالضرور ان کتابون سے بہت آگے کی رہی ہوگی" اُن کا خیال ہے کہ ایک سکہ نہ کا مصرحہ یاجناولک کا تعلق کانرکی کے سکون سے ہے اور اس لیے تعین تاریخ ۱۲۰ء کے بعد ہوتا ہے مگر ڈاکٹر بہولر اس قیاس کو بہت مشکوک سمجھتے ہین - یاجناولک کی عبارتین پانچ تنتر مین بھی پائی جاتی ہین جسکو پانچوین صدی عیسوی سے بعد کا نہین کہہ سکتے (ج) اسکے سوا وہ کل اگنی پران مین اخذ کیا گیا ہے جسکی نسبت فرض کیا گیا ہے کہ آٹھوین صدی سے پہلے کا ہے - (د) اس لیے فی الجملہ یقین ہوتا ہے کہ کتاب مذکور ۱۴ سو سال سے

(ا) یاجناولک باب (۱) فقرہ (۱) باب (۳) فقرہ (۱۱۰) - اے یس لٹریچر صفحہ ۳۲۹ ویبٹ اینڈ بہولرس ڈائیجسٹ صفحہ ۴۰ -

(ب) یاجناولک باب ۱ فقرہ ۲۷۰ و ۱ ۲۷ و ۲ ۲۷ و ۴ ۲۸ و ۳۱۸ باب ۲ فقرہ ۱۸۵ -

(ج) وکسنس ورکس فقرہ ۴ صفحہ ۸۹

(د) ایضاً باب ۳ صفحہ ۸۷ و ۹۰ - دیکھئے اسٹنزلر کی تمہید صفحہ ۱ - اے یس لٹریچر صفحہ ۳۲۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ کی ہے لیکن بھی کہنا ممکن نہین کہ کسقدر پرانی ہے (ک)

نارد ف۲۳ - کامل اور منظوم دہرم شاسترون مین سے سب کا آخری جو ہمارے پاس موجود ہے جسکا ایک حصہ ویسٹ بھولر مین ہے وہ نارد سمرتی ہے جسکا حال مین ڈاکٹر جالی نے مکمل ترجمہ کیا ہے - کتاب مذکور حسب معمول الہامی پنڈت (رشی) نارد سے منسوب ہے اور اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ نارد نے دوسری تلخیص منو سے (جس مین چار ہزار اشلوک ہین) منتخب کیا ہے - لیکن بہت سی اہم صورتون مین اسکو منو سے اختلاف بھی ہے جن کو ڈاکٹر جالی و بھولر نے بیان کیا ہے لیکن ان دونون نے جو امور بیان کئے ہین اُن سے بھی زیادہ اہم امر وہ درجہ ہے جو پسر متبنےٰ کے نسبت یہہ قائم کرتا ہے یعنے منو پسر متبنےٰ کو تیسرا درجہ دیتا ہے اور نارد نوان درجہ دیتا ہے اور اس لئے قرابتی وراثت کی فہرست سے اسکو خارج کرتا ہے (و) ص۲۲

یہہ یقیناً - (میری راے مین غالباً) ممکن ہے کہ اس بارہ مین درحقیقت نارد نے اس متن کی پیروی کی ہو جو منو کی اصلی اور صحیح متن تھی - اس امر خاص کے سوا (بشرطیکہ ایسا ہو) زمانہ حال کی نظر مین تمام نارد موافق منو ہے - اور اسکے بعض قواعد ضابطہ کے

(ک) نتایج مندرجہ بالا دراصل وہی ہین جو مسٹر وی مین منڈلک نے اپنی تمہید صفحہ ۴۸ و ۵۹ مین قایم کئے ہین وہ کہتے ہین "دیاجاولک سمرتی کی جانچ اور دوسرون کے ساتھہ اُن کا مقابلہ کرکے مین کہہ سکتا ہون کہ میرے خیال مین اسکا زمانہ منو وشنو تہا گوتم کنکہہ - لکھیتہ - اور ہاریتہ کے بعد کا ہے - اور تقریباً وشنو کی معاصر ہے مگر پرسرا اور دوسری اور کتابون سے متقدم ہے منو - گوتم کنکہہ - لکھیتہ اور پرسرا کی طرح اسکی نسبت نہین معلوم ہوتا کہ کسی زمانہ مین بنیاد آرین قانون کو جداگانہ قرار دیتی ہو - لیکن چونکہ اسمین ہادیانہ اور قومی مسائل غیر موجود ہین اور اسکے علاوہ پائے جاتے ہین اس لئے وید مذکور کے پندرہ سکھون کی اصل رہنا بنگی - یہہ سکھے جیسا چرن دیا ہا اور دیگر اسناد سے معلوم ہوتا ہے بالخصوص ممالک شمال غربی پر مستولی ہی" پھر صفحہ ۴۹ مین وہ کہتے ہین "دیاجاولک بھی خود سمرتی گردن مین سے ہے اور اپنے لکھے سے خارج کوئی خاص اختیار نہین رکھتا ہی" یہہ آخری بیان اس واقعہ کے بالکل خلاف ہے کہ جملہ اقطاع ہند کے مفسرین اسکا حوالہ دیتے ہین اور اسکے سند پر بھروسہ کرتے ہین - ڈاکٹر جالی کا بیان ہے کہ دیاجاولک کی منظوم سمرتی کی تالیف کا زمانہ پہلی صدی عیسوی سے کم نہین کہا جاسکتا فقرہ - ۴۹ -

(و) منباب - ۹ فقرہ - ۱۵۹ - نارد باب ۱۲ - فقرہ - ۴۶ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاص انگریزی اصول مباحثہ سے بڑہے ہوئے معلوم ہوتے ہین (ز) اسی طریقہ کے تطابق سے یہہ بھی معین ہوتا ہے کہ نارد بمقابلہ یاجنا ولک بہت ہی موخر ہے۔ مگر بخلاف اسکے اسکا زمانہ متک شرا سے اسقدر زیادہ ہے کہ کتاب مذکور مین جگہہ جگہہ پر صرف اُس کا اقتباس ہی نہین ہوا ہے بلکہ الہامی مصنفین کی حیثیت سے ماخوذ ہُوا ہے۔ اُسکی رائین بھی بمقابلہ کاتیاین - ورہسپتی - یمہ - و دیگر سمرتیان محولہ مفسرین بہت ہی پُرانی وضع کی معلوم ہوتی ہین پس حسب رائے ڈاکٹر جالی نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ نارد سمرتی کا زمانہ پانچوین یا چھٹی صدی مین یا شاید اس سے بھی ادہر یعنی تقریباً یاجنا ولک اور اُس زمانہ کے بیچا بیچ جب کہ سمرتیون کی تنظیم مسدود ہوئی معین کیا جائے۔ حال مین ڈاکٹر بہولر نے ایک بہت دلچسپ پتہ نارد کے ایک ایسے جزو کا نکالا جو اُس سے بھی زیادہ بے اثر ہے جسکا ترجمہ ڈاکٹر جالی نے کیا ہے۔ بظاہر یہہ وہ نسخہ ہے جو پچھلے مفسرین مین متداول تھا۔ اسلئے کہ اُس مین اسطرحکی متنین پائی جاتی ہین جن مین وہ لوگ اُسکو نارد سے منسوب کرتے ہین حالانکہ کتاب مذکور کی موجودہ تلخیص مین اُن کا پتہ بھی نہین ہے۔ مگر بدقسمتی یہہ ہے کہ جزو مذکور پانچ باب ۱۹ صفحہ سے زیادہ نہین ہے (ح)

دوسرے رتبہ کی سمرتیان **ف ۲۴** - نارد سے بھی مابعد ایک قسم کی وہ سمرتیان ہین جن کو ڈاکٹر بہولر ان الفاظ سے بیان کرتے ہین "منظوم دہرم شاستر کی دوسری شکل"

اس عنوان کی ذیل مین وہ کہتے ہین "انواع و اقسام کی سمرتیان جو انگیرا - اتری - وکشہ دیولا - پرجاپتی یمہ - لکہتہ - وِیاس - شنکہہ - شنکہہ لکہتہ - درو ہاساتاپہہ - کے نام سے ہین - یہہ سب کی سب بہت ہی مختصر اور بہت ہی کم کارآمد ہین - اور یہہ کہ وہ محض تزویر نہین ہین - بلکہ درحقیقت مطول رسالہ جات کا انتخاب یا موخر ترجمہ ہین اور جیسا خیال کیا گیا ہے ویسا اس سے مستخرج ہوتا ہے یعنے وجنانیشور جیسے پرانے مفسرین یاجنا ولک و منو نے جو بعض اشعار مقتبس کئے ہین وہ اُن مین پائے جاتے ہین حالانکہ وہ اصلی کتابین نہین ہوسکتین جو اِن مصنفون کے پیش نظر رہی ہون اس لئے کہ دیگر

(ز) دیکھئے نارد باب فقرہ ۵۰-۵۷-

(ح) جالی فقرہ ۵۴-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اشعار مقتبسہ اُن مین نہین ہین۔ ورد ہاساتاپہ سمرتی کے متعلق شروع مین خود مصنف بیان کرتا ہے کہ وہ بڑی کتاب کا خلاصہ لکھتا ہے" (ط) کوئی شک نہین کہ جو متنین اِن کتابون مین موجود ہین وہ قدیم ہوسکتی ہین اگرچہ وہ نسخے جن مین یہہ درج ہین اردے مقابلہ آخر زمانہ کے ہین۔ اکثر نام جو فہرست بالا مین درج ہین اون کو یاجناولک نے حقیقی ماخذ قانون شمار کیا ہے (ک) اسلئے ان کا وجود ضرور تھا اگرچہ وہ زمانہ مصنف مذکور سے بہت پہلے موجودہ صورت مین نہ رہے ہون۔

استناد سمرتیان۔ **ف ۲۵** مفسرین وہ تمام کتابین جو سمرتیون کے مد مین آتی ہین اپنی آزادانہ استناد کے دعوے مین باہم متفق ہین اور اسی کا اعتراف بھی ہوا ہے ایک سمرتی مین دوسری سمرتی سے اقتباس ہوا کرتا ہے جیسے کہ ایک جج دوسرے جج کی رائے اخذ کرتا ہے مگر کتاب کا ہر حصہ یکسان وزن رکھتا ہے اور اس نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ مسلمہ صداقت کا قول ہے اس مین بھی شک نہین کہ بلحاظ امتداد زمانہ یہہ سمرتیان اپنے بیانات مین بہت ہی بڑے اختلاف ظاہر کرتی ہین اور غالباً جزو خصائص مقامی مین بھی ایسا ہی ہے پراسر نے جو اس صنف کی آخری کتابون مین سے ہے فرق مذکور اور اسکے سبب کا امتیاز کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ تعلیم منو کو کرتا یوگ یعنے پہلے جگ مین۔ گوتم کو تریتا یعنے دوسرے جگ مین سنکہہ اور لکھتہ کو دیواپر یعنے تیسری جگ مین اور خاص اپنے یعنی کالی کو گنہگار جگ (کلجگ) مین قرار دیتا ہے۔ آخر الذکر اب تک جاری ہے (ک) اسکی کتاب کا قانونی جز بدقسمتی سے گم ہوگیا ہے جسکی نسبت قیاس ہے کہ تاریخی اصول پر مبنی تھا۔ ص ۲۵

(ط) ولسیٹ انڈیہولرس ڈائجیسٹ صفحہ ۵۰ سمرتیون کی پوری فہرست انگلش رپورٹس انڈین اپیلس مجلد ضمیمہ صفحہ ۲۷ صفحہ ۱۳ مین دیکھیے۔ جلد امریزڈائجیسٹ صفحہ ۱۹۳ ہٹوکس ہندو لا صفحہ ۵۔ انڈین وزڈم صفحہ ۲۱۱۔ منڈلک باب ۱ جاے ۱۹۱۴ء

(ک) منو۔ اتری۔ وشنو۔ ہاریتہ۔ یاجناولک اُشنا۔ انگیرا۔ یمہ۔ اپاستمب۔ سمورت کاتیائن۔ ورہسپتی پراشر۔ ویاس۔ سنکہہ۔ لکھتہ۔ دکش۔ گوتم۔ وساتاپ۔ اور وشن تہا وہ ہین جنہون نے دہرم شاستروں کو شایع کیا۔ یاجناولک باب ۱ فقرہ ۴ وہ۔ ان کتابون کی مجتہدانہ جانچ منڈلک کی ضمیمہ اول مین دیکھیے۔

(ک) تمہید سر تھامس اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۲۔ جو منو اسوقت ہمارے پاس ہے وہ کل چار جگ قرار دیتا ہے۔ باب ۱ فقرہ ۸۱-۸۶۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متاخرین کا قول ہے کہ سمرتیان ایک مجموعہ قانون پر مشتمل ہین جسکا ایک جزو دوسرے جزو کا ضمیمہ ہے اور ہر حصہ بشرطیکہ اچھی طرح سمجھا جاوے دوسرے سے مطابق ہونے کی قابلیت رکھتا ہے (ل) شاید ایک حد تک یہہ صحیح ہوگا کہ کوئی دہرم سُوتر یا دہرم شاستر کامل مجموعہ قانون پر حاوی نہین ہے (م) مگر ان مین جو اختلافات ہین وہ بحیثیت شئے قابل تطابق ہین اور نہ اونکی مطابقت کیجا سکتی ہے۔

سمرتیون کی قدامت تمام سمرتیون کو بلا بحث قبول کر لینے سے بھی اسیقدر نکلتا ہے کہ (اول) جب کہ اون کی قدامت اسقدر بزرگ ہوگئی تہی کہ اصلی واقعات مبینہ فراموش ہوگئے اور یہہ کہ نیم الہامی ہونے کا ایک طوق اُن کے مصنفین کے گردنون مین پڑا ہوا تھا۔ اور (دوم) جبکہ موجودہ قانون ایک ایسی آزاد بنا اعتبار پر قائم ہوگیا کہ بمقابلہ اُن اسناد کے قایم رہ سکے جنپر وہ مبنی تھا۔ تو اسکو زمانہ حال کے علم الہیات سے ایک مناسبت تامہ پائی جاتی ہے جس کے تمام مسائل متنازعہ شدید اُن ہی سندون پر محول کئے گئے ہین جو جسقدر باہم مختلف ہین اسیقدر اُن احکام کے بھی خلاف ہین جن پر اُن سے استدلال کیا جاتا ہے۔

متک شرا اور اسکی وقعت بنارس و جنوبی و غربی ہند مین **۲۶** ۔ تمام تفسیرون سے زیادہ قابل وثوق بجنیانشر کی تفسیر ہے جو متک شرا کے نام سے مشہور ہے (ن) اسکی سند شہر ولا و بنارس مین بہت ہی وقیع ہے اور جنوبی و غربی ہندوستان مین جن قانون قائم کرنیوالی کتابون کا ذکر کیا گیا ہے اُن مین یہہ سب سے بالا ہے۔ پہلا مین جن کتب نے قانون جاری کیا وہ بھی اسی پر مبنی ہین صرف بنگال مین البتہ ایک حد تک جمتواہن اور

(ل) یہہ امر مشکوک ہے کہ منو دیدون کے سوا جملہ متنون کو ضرورتاً صحیح خیال کرتا ہو اور اسلئے وہ قابل تطابق ہون۔ دیکھئے باب ۲ فقرہ ۱۴ و ۱۵۔

(م) ویسٹ اینڈ بہولر کی تمہید جلد ۲ صفحہ ۳ و ۳۲۔ دیباچہ اسٹنزلر صفحہ ۴۔

(ن) اس کتاب کا وہ حصہ جس مین وراثت کا ذکر ہے سٹرکو لبروک کے ترجمہ کی وجہ سے طلبا مین رائج ہے جسکا کارروائی عدالتی کا ترجمہ گمناٹن نے کیا ہے جو اُن کے مولفہ قانون ہنود مین پہلی جلد کا آخری حصہ ہے۔ پوری کتاب کی فہرست مضامین بورا ڈیل کی رپورٹون کی پہلی جلد کے آخر مین ملیگی (کتاب ۱۸۲۵ء)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۲۶ اوسکے مقلدین کی تصانیف اسپر فوقیت لیگئی ہین اور گجرات مین میو کہہ کو اسپر ترجیح دیکر قبول کیا گیا ہے - ایسے امور بہت ہی کم ہین جنپر ان دونون مین باہم اختلاف ہوا ہے (س) زمانہ حال کی تحقیقات نے یجنانیشر کا زمانہ گیارہوین صدی عیسوی کا آخری حصہ قرار دیا ہے (ع) اس کتاب مین ان مصنفین نے جن کو دوسرے بلاد مین خاص اعتبار حاصل ہے بار بار اختلاف کیا ہے گو وہ خفیف ہی ہے -

یجنانیشر کے کسقدر بعد کا ایک اور مفسر اپرارکہہ ہے جو کوکن کا رئیس تہا اور جسکی حکومت سنہ ۱۱۴۰ء اور سنہ ۱۱۸۶ء کے بابین تھی - اسکی رائین متک شراسے بہت ہی ملتی جلتی ہین مگر یہ رئیس کتاب مذکور کا نام نہین لیتا ہے - اسکی کتاب کشمیر مین بڑی ہی مستند ہے اور موخر موجزون مین اُسکا حوالہ بہت ہی عزت کے ساتہہ دیا گیا ہے - اسکے اُس حصہ کا ترجمہ مسٹر راج کمار سرودہے کاری نے کیا ہے جس مین سلسلہ وراثت کا ذکر ہے (ف)

جنوبی ہند کے مستندات

ف ۲۷ - جنوبی ہند کے انضامی کتب مین خاص خاص سمرتی چندریکا دائے بہاگ سرسوتی ولاس - اور بیوہار نرنی ہین (ص) سمرتی چندریکا کو دیوننند بہٹ نے اسوقت لکہا جب بیجانگر کا خاندان دکن مین موجود تہا - اسکی تاریخ ڈاکٹر برنل اور جالی نے وسط صدی سیزدہم عیسوی قرار دی ہے لیکن راج کمار سرودہی کاری ایک صدی پیشتر بتلاتے ہین - اسکا صرف ایک ہی ترجمہ ابتک شایع ہوا ہے جو کرشناسوامی آیار کا ہے (مدراس ۱۸۶۷ء) ڈاکٹر برنل کہتے ہین (ق) کہ ڈاکٹر گولڈاسٹکر نے بہی اسکا ایک نسخہ اور ایک ترجمہ تیار کر لیا تہا مگر وہ طبع نہین ہوا ہے - سرسوتی ولاس کی تدوین اوائل سنہ ۱۶۰۰ء یا حسب بیان راج کمار سرودہے کاری اوائل سنہ ۱۴۰۰ء مین اوڑیسہ کے کسی بادشاہ مسمی بہ پرتاب دیو کے ذریعہ سے ہوئی ہے - اب حال مین اس کا ترجمہ ریورنڈ

(س) کولبروکس نوٹ - سر اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۳۱۷ - ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱ - کرشنا جی بنام پانڈورنگ جلد ۱۲ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۶۵ - کلکٹر مدیورا بنام متورا لنگا جلد ۱۲ مورزانڈین اپیلس صفحہ ۴۳۷ - وہی مقدمہ جلد ۱ ویکلی رپورٹر کلکتہ صفحہ ۱۷ - وہی مقدمہ جلد ۱ بنگال لا رپورٹ ہای کورٹ پریوی کونسل) صفحہ ۱ -

(ع) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۷

(ف) سرودہے کاری صفحہ ۴۲۶ - ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۸ اجالی فقرہ ۱۳

(ص) دیکہئے کلکٹر مدیورا بنام متورا لنگا - (مخالف) فقرہ ۲۶ نوٹ (ص)

(ق) تمہید برودا راجہ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسٹر فولکس نے کیا ہے (ر) منجملہ کتب مندرجہ بالا دو اور کتابون کے ترجمہ کیو جہ سے ہم مسٹر برنل کے ممنون ہین - دائے بھاگ کی تدوین مادھویا نے کی ہے - جو کئی راجگان بیجانگر کا وزیر اعظم تھا اور جسکا زمانہ چودھوین صدی کا نصف آخر تھا - بیوہار نرنی کو وردا راجہ نے مدون کیا جسکی نسبت اسکا مولف یہہ ریمارک کرتا ہے " اس سے زیادہ کہنا ممکن نہین ہے کہ وہ غالباً بلا دتامل کا باشندہ تھا اور سولھوین صدی کے آخر اور سترھوین صدی کے اوائل مین موجود تھا - ص ۲۷

مغربی ہند کی دیگر کتب جو ضمیمہ متکشرا ہین - ف ۲۸ - مغربی ہندوستان مین یہہ کتابین متکشرا کا ضمیمہ ہین بیوہار مایوکھ اور بیر متر ودیا - ان مین سے متکشرا اول درجہ پر ہے اور بلاد مرہٹہ و شمالی کنارا اور تناگری واقع گجرات اور ظاہرا بندر بمبئی مین اسکا بڑا اعتبار ہے لیکن جب اختلاف رائے ہوتا ہے تو میوکھہ کا قول مرجح ہوتا ہے (ش) احمد نگر پونا اور خاندیس مین اگرچہ میوکھہ کو متکشرا پر فوقیت نہین دیجاتی - لیکن برابری کے ساتھہ مانا جاتا ہے (ت) میوکھ کا ترجمہ مسٹر بوراڈیل نے کیا تھا اور اب بہرحال مین مسٹر منڈلک نے کیا ہے اوسکا مدون نیلکنٹھ ہے جو خاندانی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹہ تھا لیکن بنارس مین بود و باش اختیار کی - وہ تقریباً سنہ ۱۶۰۰ع مین تھا اور اسکی کتابین سنہ ۱۷۰۰ع مین مستعمل ہوئین بیر متر ودیا کا مولف متر امصر ہے اور میوکھ کی طرح اکثر امور مین متکشرا کا پیرو ہے - اسکی تالیف کا تعین سترھوین صدی کے اوائل مین ہوتا ہے (ث) اس کا

(ر) سرسوتی ولاس پر فولکس کا دیباچہ باب ۷ -

(ش) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحات ۳۹ و ۱۱ و ۱۹ - کرشناجی بنام پانڈورنگ (مخالف) فقرہ ۲۶ نوٹ (ص) لالو بہائی بنام مان کنور بائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۸ - بالکشن بنام لچھمن بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵ - جانکی بائی بنام سندر اگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس صفحہ ۶۱۲ و ۶۲۳ - شمالی کونکن مین بھی کہا جاتا ہے کہ میوکھہ کا استناد بمقابلہ متکشرا بڑھا ہوا ہے سکھارام بنام سیتا بائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳ - جانکی بائی بنام سندر کتاب مذکور جلد ۱۴ صفحہ ۶۲۴ -

(ت) بھاگی رتی بائی بنام کھنجیرا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵ و ۲۹۴ -

(ث) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۲۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترجمہ حال ہی مین (۱۸۷۹ء) مین گلاب چندر سرکار شاستری نے کیا ہے اور بجاے بنارس کے زیادہ تر اسکا استاد بمبئی مین ہے۔ اور مغربی ہند مین بمقابلہ میسو کہہ بہت ہی کم وقعت رکھتا ہے (خ) مغربی ہندوستان کی اور بھی بہت سی مستند کتابون کا ذکر ڈاکٹر بہولر کے دیباچہ مین ہے لیکن چونکہ اُن کا ترجمہ نہین ہوا ہے لہذا مین اُن کا ذکر نہین کرتا ہون۔

ص ۲۸ ستہلا کی مروجہ کتب۔ **ف ۲۹**۔ ستہلا (یعنی ترہت و شمالی بہار) مین متکشر استند ہے اگرچہ وہان کے پنڈت بیاد چنتامنی اور بیوہار چنتامنی مولفۂ ویاچسپتی مصر (جنکے قوانین کے نسبت وہ کہتے ہین کہ "ستہلا نے بمقابلہ دیگر قوانین اب تک برابر اُن کا احترام کیا ہے") اور رتناکر اور بیاد چندر پر حوالہ دینے کے عادی رہے ہین۔ (ذ) کتاب اول الذکر کی تاریخ ۱۷۹۶ء ہے مین مسٹر کولبروک دس بارہ پشت اُوپر کی بتاتے ہین (یعنی پندرہوین صدی کا وسط) بیوہار چنتامنی کا ترجمہ پرسنو کمار ٹیگور نے کیا ہے دوسری کتابون کے متعلق مین صرف اُن کا نام جانتا ہون

رسالہ جات متعلق بحث تبنیت۔ **ف ۳۰**۔ تبنیت کے متعلق دو خاص کتابین یعنے دتک چندرکا اور دتک مامانسا بمقابلہ دیگر تالیفات کے جو اس مضمون کے متعلق ہین زیادہ مستند ہین جسکی شاید یہہ وجہ ہے کہ سب سے پہلے انگریزی وکلا اور ججون کا دسترس ان پر بوجہ مسٹر سدرلینڈ کے ترجمہ کروانے کے ہوا۔ مسٹر گمناٹن ان کے نسبت کہتے ہین۔ (ض) "جو مسائل قانون تبنیت سے علاقہ رکھتے ہین اُن کے لئے دتک چندریکا اور دتک مامانسا تمام ہندوستان مین یکسان محترم ہین اور جہان اُن مین اختلاف ہوتا ہے تو بنگالہ اور جنوبی پنڈتون مین آخر الذکر کے اصول پر

(خ) کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا مورز انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۸ و ۴۶۶ (مخالف) فقرہ ۲۶ نوٹ کا صفحہ و ہونڈو گرو بنام گنگا بائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۹۔

(ذ) رچپتی بنام راجندر مورز انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ و ۱۴۶ جگناتھ ڈائجسٹ پر کولبروک کا دیباچہ صفحہ ۱۹۔

(ض) دیباچہ گمناٹن باب ۲۳ صفحہ ۴۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عمل کیا جاتا ہے اور بلاد متہلا و بنارس مین اول الذکر کو مسلم ہادی قبول کیا جاتا ہے"۔ مقدمہ
رامنا دمین جوڈیشل کمیٹی نے اس بیان کو مان لیا ہے (ظ)۔ اور اس مین شک نہین کہ
اسیوجہ سے اس سے کہین زیادہ اُن کا اعتبار ہو گیا ہے جتنی کہ وہ فی الحقیقت ہین
اسکے خلاف بمقابلہ احاطہ بمبئی مسٹر منڈلک استقلال کے ساتھہ بیان کرتے ہین کہ "دتک
ہمانسا کا سرکاری حمایت سے ترجمہ ہو جانے پر بھی برسون تک اسکی اصل کا علم نہ تھا۔ اور اب صد ۲۹
لوگ زنیا سند ہو۔ بیر متر ودیہ ۔ کو ستیوبہ۔ دہرم سند ہو۔ اور میو کھ سے ہدایت
حاصل کرتے ہین۔ ہمانسا یا چندر کا سے نہین لیتے"۔ (ض)

مسٹر مگناٹن کو جنوبی ہند کا کوئی خاص علم نہین ہے۔ اور یہہ ممکن ہے کہ مدراس پریسیڈنسی
مین ان کتابون کے مقبول ہونے کے نسبت انہین ایسی غلط فہمی رہی ہو۔ (الف)
غالباً اُن کا یہہ یقین کہ دتک چندر کا جنوبی ہند مین مستند تھی اس قیاس سے ہو کہ اِن کا
مدون دیوانند بھٹ ہی جو بہت بڑی جنوبی کتاب یعنے اسمرتی چندریکا کا مصنف ہے
لیکن اس مین شک کرنے کیلئے قوی اسباب معلوم ہوتے ہین۔ اسلئے کہ اصل کتاب
کا آخری شعر صراحتاً ظاہر کرتا ہے کہ مصنف کا نام کویرہ تھا لیکن چونکہ مصنف سمرتی چندریکا
کی تصنیف کا معترف ہے (جسکی نسبت قیاس کیا گیا تھا کہ دیوانند بھٹ کی مشہور تصنیف
ہے) اس لئے آخر الذکر کے نام کو مسٹر سدرلینڈ نے اپنے ترجمہ مین جگہہ دیدی (ب)

(ظ) کلکٹر یورا بنام متورام لنگا جلد ۱۲ مورز انڈین اپیلس صفحہ ۴۳۷ وہی مقدمہ جلد ۱۰ ویکلی رپورٹر پریوی کونسل
رولنگ صفحہ ۱۷۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۔

(ض) دیباچہ منڈلک صفحہ ۳، دیکھو رائے محمود جلد ۹۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۳۲۲۔ ویسٹ بہولر کہتے ہین کہ دتک ہمانسا
اور دتک چندر کا اب بمبئی مین بطور ضمیمہ مستعمل ہین مگر ادنیٰ درجہ کی سند ہین۔ بمبئی ہائیکورٹ کے
ایک فیصلہ اجلاس کامل مین جہان نے یہہ بیان کیا کہ کتب مذکور کو نسبت تبنیت عدالت نے ہادیانہ
حیثیت مین قبول کیا ہے اور اسبارہ مین وہ مسٹر منڈلک کی توجیہات پر عملدرآمد عدالت کے
بدلنے سے انکار کرتے ہین۔ وامن رگھوپتی بنام کرشناجی جلد ۱۴ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۲۵۹۔

(الف) دیکھو نلسنس سٹیٹک اسٹڈی صفحہ ۸۸۔

(ب) اسٹوکس ہنڈو لا ۶۶۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب مسٹر منڈلک ظاہر کرتے ہین (ج)۔ کہ سمرتی چندر کا نام کی کئی کتابین مختلف مصنفون کی تھین نظر بران اس قیاس کیلئے بہت ہی قوی باطنی شہادت ہے کہ دتک چندر کا اور سمرتی چندر کا مصنفہ دیوانند بہٹ مختلف مصنفون کی تصنیف تہین۔ لیکن کتاب اول الذکر کو جو مرتبہ بنگالہ مین حاصل ہے اُس سے بھی اسی قیاس کا ثبوت ملتا ہے کہ اُسکا مصنف کویرہ ہے جو بنگالہ کا تہا۔

نند پنڈت جو دتک مامانسا کا مصنف ہے وہ خاندان بنارس مین سے تہا جسکی نوین پشت کے اخلاف (بقول مسٹر منڈلک) ہند کے بالائی حصہ مین ابتک موجود ہین اسلئے وہ بالضرور ۲۵۰ یا ۳۰۰ برس اُودہر رہا ہوگا (د)۔

ص ۳۰

مستندات بنگالہ

۱۳ ۔ بنگالہ مین متکشرا اور اوسکے بعد کی کتابین کوئی سند نہین رکہتین۔ البتہ اُن اُمور مین استناد ہوتا ہے جن مین قانون ملک مذکور باقی تمام ہندوستان سے موافق ہو۔ لیکن جن امور مین اتفاق نہین ہوتا تو جس طرح دوسرے مقامات پر وجنانیشرا (متکشرا) ماخذ عمل قرار دیا جاتا ہے اسی طرح بنگالہ مین رسالہ جمتواہن لیا جاتا ہے مگر اس مصنف کی اصلیت اور اسکے زمانہ کا حال بہت ہی کم معلوم ہے۔ اور خیال کیا گیا ہے کہ اسکے اکثر اجزا متکشرا کی تردید کرتے ہین اور رگھونندن نے صراحتاً اسکا نام لیا ہے اور تقلید کی ہے جو سولہوین صدی کی ابتدا مین موجود تھا۔ بخلاف اسکے مصنف مذکور گووندراجہ کی ٹیکا سے اقتباس کرتا ہے جو بارہوین صدی مین مدون ہوئی ہے اور اس لئے اسکی تاریخ تیرہوین اور پندرہوین صدی کے مابین ہونی چاہیئے (ہ) اور اسکی سند ضرور سب پر غالب رہی ہوگی اسلئے کہ خفیف فروعات کے سوا کبھی اسکی رایون پر بحث نہین کی گئی بلکہ بنگالی مصنفون کی خاص کتب مین اسکے رسالہ پر شرحین ہوتی آئی ہین۔ دائے بہاگ اور جگناتھ ڈائجسٹ پر کولبروک نے جو دیباچہ لکہا ہے

(ج) دیباچہ منڈلک صفحہ ۳۷۔ اس رائے مین ڈاکٹر بہولر اُن کے موید ہین۔ ویسٹ اینڈ بہولر س ڈائجسٹ نوٹ ۱۰۔ ڈاکٹر جالی بھی موید ہین فقرہ ۲۲

(د) ڈاکٹر منڈلک صفحہ ۷۲۔ و ۸۸۔

(ہ) جالی فقرہ ۲۲۔ سرود ہے کاری (۴۰۳)

CC-0. Gurukul K

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۲

اُس مین اِن کتابون کے خصائص درج ہوئے ہین - وائے تتو مصنفہ رگھونندن کا ترجمہ
گلاب چندر سرکار نے کیا ہے - مکتب بنگالہ کی اور جس کتاب کو مین انگریزی زبان مین جانتا ہون
وہ دائی کرم سنگرہ مولفہ سیر کرشن ترک النکار ہے کہ جسکا ترجمہ مسٹر وینچ نے کیا ہے گو یہہ
بہت ہی قریب زمانہ کی کتاب ہے اور اسکا مؤلف گذشتہ صدی کے اوائل مین موجود
تھا لیکن بہت ہی مستند مانی گئی ہے - یہہ کتاب بالخصوص وائے بھاگ کے برہمنی خیالات
کی پیروی کرتی ہے اور اُن کو اُبھارتی ہے -

عملداری سرکار انگریز کے بعد کے مجموعے
ہال ہیڈ کا مجموعہ اور جگناتھہ ڈائجیسٹ -

ف ۳۲ - اس بحث کو ترک کرنے سے پہلے چند
تفطیق اُن دونون بندہن گرنتھون کی نسبت کہنے

چاہئین جو یورپین اثر سے مرتب ہوی ہین - میرا مقصود بوادارنب سیتو سی جو جسب
خواہش وارن ہسٹینگس مرتب ہوئی اور بالعموم اپنے مترجم کے نام پر ہال ہیڈ -
کے مجموعہ کے لقب سے مشہور ہے - اور دوسری کتاب بوادبھنگارنب ہے جو بہ اشارہ
سر ولیم جونس - جگناتھ ترک پنچانن نے تالیف کی اور اسکا ترجمہ مسٹر کولبروک نے کیا جو جگناتھہ
یا کولبروکس ڈائجیسٹ کے نام سے مشہور ہے کتاب اول الذکر اپنے انگریزی لباس مین
محض بے قیمت ہے اسلئے کہ مسٹر ہال ہیڈ نے (جو سنسکرت دان نہ تھے) اصل سنسکرت
سے اوسکا ترجمہ نہین کیا بلکہ ایک فارسی ترجمہ سے کیا ہے جو اُن کے ترجمان نے
کر دیا تھا - چنانچہ سر ڈبلیو جونس اس کے نسبت کہتے ہین "اصل سنسکرت کا ایک
نامربوط و بے بصیرت خلاصہ ہے جس مین اکثر لازمی امور درج نہین کئے گئے اور
بعض بے نتیجہ باتین متنون کو بڑہانے اور تفسیر کرنے کے فضول خیال کے ساتھہ درج
کیگئی ہین - (د) - مگر کتاب آخر الذکر مین یہہ نقص نہین ہے جسکا ترجمہ ایسے شخص نے
کیا ہے جو محض سنسکرت ہی کا فاضل جید نہ تھا بلکہ بہت بڑے سنسکرت کے
اُن قانون دانون مین سے ایک تھا جو سرزمین انگلستان مین کبھی پیدا ہوئے مگر
خود مسٹر کولبروک نے پہلے ہی اپنی ناپسندیدگی جگناتھ کی کوششون کے متعلق
ظاہر کر دی کہ وہ اکثر فضول نزاعون مین پڑتا ہے مختلف مکتبون کے متن کی بڑا آہنگ

صہ ۳۱

(د) دیباچہ کولبروکس ڈائجیسٹ صفحہ ۱۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رایون پر بحث کرتا ہے اور اس امر کی تفریق نہین کرتا کہ اُن مین سے وہ کون مسئلہ ہے جو ہر ایک مکتب کا مسلمہ ہو اور آیا اُن مین سے کوئی اس زمانہ مین شایع ہے یا نہین چنانچہ اسی صورت سے ڈائجسٹ پر یہ نکتہ چینی وارد کر دی کہ "ایک وکیل کے لئے بہت اچھی کتاب قانون ہے اور ایک جج کے لئے بدترین کتب ہے (ز) اس کے خلاف مسٹر جسٹس دوارکانا تھ متر جو بنگالہ کے بہت ہی بلند مرتبہ مقنن تھے وہ جگناتھ اور اسکی کتاب کی بڑی ہی ستایش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ "مین اس امر کے اعتراف کی جرأت کرتا ہون کہ باستثنائے ہر سہ مصنفان مکتب بنگالہ یعنے مصنف دائے بھاگ دائے تتو و دائے کرم سنگرہ جگناتھ ترک پنچانن کا استناد (جہانتک مکتب بنگالہ سے تعلق ہے) باقی جملہ قانون ہنود کے مصنفین سے بالا ہے عام اس سے کہ زندہ ہون یا مر چکے ہون اور اس مین سے خود مسٹر کولبروک کو بھی مستثنے نہین کرتا ہون (ح) ص ۳۲

بالیقین مجھے دکھائی دیتا ہے کہ جگناتھ کی کتاب کسیقدر ناواجب طور پر نامقبول ہے مگر چونکہ وہ قدیم متنون کی مخزن ہے جو انگریزی دانون کو اور کہین نہین مل سکتین اس لئے محض بے بہا ہے۔ خود اوسکی تشریح ایک باریک موازنہ اختلافات آرا رہے جو بالعموم تمام ہندو مقنن کرتے ہین مگر جگناتھ ہمیشہ اپنے مستندین کا نام لکھدیتا ہے اور اس لئے دیکھنے والے کو تھوڑی سی زحمت مین معلوم ہو جاتا ہے کہ اُن کا تعلق کس مکتب سے ہے۔ جہان اوسکی ذاتی رائے پائی جاتی ہے تو اوسپر بالعموم بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ مکتب بنگالہ کی صحیح رائے دے رہا ہے۔

قانون کے صرف دو مکتب

ف ۳۳ - (۳) (قانون کی مختلف مکتب) اصطلاح "مکتب قانونی" جو مختلف حصص ہند کی مختلف قانونی رایون سے متعلق کیجاتی ہے اسکو پہلے پہل مسٹر کولبروک نے لکھا ہے (ط)۔ مسٹر کولبروک ظاہر کرتے ہین کہ درحقیقت صرف دو ہی ایسے مکتب ہین

(ز) دیباچہ ڈائجسٹ صفحہ ۱۱۔ دیباچہ دائے بھاگ جلد ۲۔ اسٹریچ ہندو لا صفحہ ۱۷۶ دیباچہ کتاب مذکور صفحہ ۱۸

(ح) کری کولیسی بنام موتی رام جلد ۱۳ بنگال لا رپورٹ ہای کورٹ صفحہ ۵۰۰ وہی مقدمہ جلد ۱۹ ویکلی رپورٹر کلکتہ صفحہ ۳۹۴۔

(ط) جلد ۱۔ اسٹریچ ہندو لا صفحہ ۲۱۵۔ جس طریقہ سے یہ اختلاف نکلے اس کیلئے بمقدمہ رامنادو کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا جوڈیشل کمیٹی کا ریمارک دیکھا جائے۔ جلد ۱۲ مورز انڈین اپیلس صفحہ ۴۳۵ وہی مقدمہ جلد ۱۰ ویکلی رپورٹ۔ (پریوی کونسل) صفحہ ۱۷ وہی مقدمہ جلد ۱ بنگال لا رپورٹ مذکور (پریوی کونسل) صفحہ ۱۔

CC-0. Gurukul K

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن مین قاطبتاً اختلاف رائے ہو۔ ایک وہ جو متکشرا کے پیرو ہین اور دوسرے دائے بہاگ کے مقلد ہین۔ جن کا شمار اوّل الذکر مین ہے اُن مین پہر خفیف اختلاف آرا کی وجہ سے تفریق ہوئی ہے لیکن اصولاً درحقیقت ایک ہی ہین۔ کوئی شک نہین کہ ہر حصہ ہند مین اگرچہ عملاً اسی قانون کی حکومت ہو مگر پنڈت بلحاظ ترجیح اُن ہی مصنفون کا حوالہ دیتے ہین جن کا زمانہ اُن سے قریب ہوتا ہے اور جن کو وہ اچھی طرح جانتے ہوتے ہین جیسا کہ انگلش یا آئرش یا امریکن مقننین عام اصول قانون کے کسی مسئلہ مین بحالت امکان حصول اپنے ہی مستندین کا حوالہ دیتے ہین۔ اسی لحاظ سے یہہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ جسقدر مصنف ہین اسیقدر مکتب قانونی بھی ہین اور دیلی تفریق اس حد کو پہونچ گئی ہے جسکی نسبت کوئی سبب اور وجہ بیان کرنا ممکن نہین رہا ہے۔ مثلاً مسٹر مُرلی نبگالہ۔ متہلا۔ بنارس۔ مہارشٹرا اور دراویڈ کے مکتبون کا نام لیتے ہین اور پھر آخر الذکر کو دراویڈ۔ کرناٹک اور اندہر پر منقسم کرتے ہین۔ (ی) چنانچہ مدراس ہائیکورٹ ..... اور جوڈیشل کمیٹی بنارس اور دراویڈ کے قانونی مکتبون مین فرق کرتے ہین۔ (ک) اسکے سوا اندہرا اور دراویڈ کے مکتبون مین بھی ایک قسم کی مبائنت تقریباً تسلیم کر لیگئی ہے (ل)۔ مگر اس کے خلاف مسٹر برنل استعمال اصطلاحات کرناٹک و اندہر پر مسخر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ معنون سے عاری ہین البتہ دریویڈین مین بہت ہی اچھا لغوی مفہوم ہے مگر قانونی کنایہ بالکل نہین ہے۔ عملاً البتہ وہ مسٹر کولبروک کے ہم خیال ہین کہ حقیقی تفریق صرف پیروان متکشرا اور پیروان دائے بہاگ مین ہے۔ ص ۳۳

اسباب اختلاف۔ **۳۴** ف۔ اس مضمون پر بحث کرتے وقت ہمکو اُن قانونی اختلافات کی بہی تفریق لازم ہے جو سنسکرت مصنفون کے اختلافات رائے سے پیدا ہوتے ہین اور اُن قانونی اختلافون کو بہی دیکھنا چاہیئے جو اس واقعہ سے پیدا ہوتے ہین کہ انکی رائین یا تو بالکل ہی نامقبول ہوئین یا محدود درجہ تک مانی گئین۔ صورت اولی کے متعلق تو بے شک مختلف مکتب قانونی ہین مگر دوسری صورت مین مکتب نہین ہین۔ میرے خیال مین

(ی) مرلیز ڈائجسٹ کا دیباچہ صفحہ ۲۲۱۔ اس بارہ مین مسٹر راج کمار سروہے کاری کی رائے بھی اون کی موئد ہے صفحہ ۴۰۹ جو گیارہوین صدی مین سریکر کی تعلیم من مسائل قانونی کے اختلافات رائے کا پتہ چلاتے ہین صفحہ ۳۳۴

(ک) دیکھو مقدمہ تبنیت رامناد جلد ۲ مدراس ہائیکورٹ صفحہ ۲۰۶ و جلد ۱۲ مورر انڈین اپیلس صفحہ ۳۹۷ سبر انوٹ (س)

(ل) نراسمل بنام بالارام چارلو مدراس ہائی کورٹ صفحہ ۴۲۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ ثابت ہوجائے گا کہ اختلافات قانونی بنگالہ و بنارس پہلی صورت مین آجاتے ہین (م) اور مقامی اختلافات جو پنجاب اور جنوبی ہند اور غربی ہند مین ہین وہ دوسری صورت مین داخل ہوتے ہین۔

داے بہاگ اور متکشرا کا اختلاف

۳۵ - جو شخص داے بہاگ کا متکشرا سے مقابلہ کرتا ہے وہ معلوم کریگا کہ دونون کتابین بہت ہی خاص امور مین ایک دوسرے سے اختلاف رکھتی ہین اور کلیتاً مختلف اصول کے محتاط اجتہادون کی بنا پر مبتائن ہین۔ اس کتاب مین اپنے محل پر اِن کے متعلق بحث کیجائیگی لیکن یہان بھی بالاختصار لکھا جاتا ہے۔

(اوّل) داے بہاگ وراثت قائم کرنے کے لئے بقاعدۂ حاکمانہ اصول افادۂ بدہی قائم کرتا ہے اِس لئے بند ہو پدری رشتہ دار کی ترجیح کو خارج کرتا ہے جس سے دوسرے قواعد مین تفریق ہوتی ہے اور بند ہو کو اُن اصول پر جو اس سے مختص ہین مرتب و محدود کرتا ہے۔ (ن) ص ۳۴

(دوم) اسکو اس مسئلہ سے قطعاً انکار ہے کہ جائداد مین پیدایش سے حق پیدا ہوتا ہے جو خاندان مشترکہ کا پشتیبان ہے۔ اسی وجہ سے وہ باپ کو مطلقاً جائداد کا مالک کہتا ہے اور اختیار دیتا ہے کہ جس طرح چاہے صرف کرے اور باپ کے جیتے جی بیٹے کا بھی کوئی حق تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے (س)

(سوم) داے بہاگ بھائیون اور خاندان مشترکہ کے دوسرے قرابتدار رشتہ کا کو خیال کرتا ہے کہ وہ اپنے حصہ گویا افتراق کی حیثیت مین حاصل کئے ہوئے ہین اور اس لئے گو تقسیم نہوئی ہو مگر اُن کو حق ہے کہ جسطرح چاہین انکو منتقل کرین (ع)

(م) تمہید در داراجیہ جلد ۱ نیلسنس ویواف ہندو لا صفحہ ۲۱۔ دیباچہ منڈلک صفحہ ۷۰ دیکھو محمود کا یادگار مقدمہ گنگا سہائے بنام لیکھہ راج سنگھ۔ الہ آباد انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۹۰۔

(ن) دیکھو فقرہ ۴۵۹۔

(س) ایضاً فقرہ ۲۲۴ و ۲۳۵۔

(ع) ایضاً فقرہ ۲۴۱۔

CC-0. Gurukul K

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(چہارم) چاہے آخری اصول کا نتیجہ ہو یا آزاد وجوہ ہون مگر بحالت مشترکہ وہ بیوہ کے حصہ شوہر پانے کے حق کو بھی تسلیم کرتا ہے بشرطیکہ وہ لاولد مرا ہو۔ اور یہہ بھی اختیار دیتا ہے کہ بیوہ اپنے لئے تقسیم کرالے۔ (ف)

یہہ بالعموم کہا جاتا ہے کہ مسئلہ وقعت امر واقع شدہ عام طور سے کتب بنگالہ سے متعلق ہے لیکن یہہ غلطی ہے کیونکہ جہان مسئلہ مذکور جمبتواہن کے موافق ہوتا ہے وہان وہ اسکو اس غرض سے استعمال کرتا ہے کہ اس صریح ممانعت پر کہ باپ اپنے بیٹون کے اجازت کے بغیر کچھہ منتقل نکرے فتح حاصل کرلے۔ (ص)

مین واقف نہین ہون کہ اُس نے اِس مسئلہ کو کسی اور صورت مین بھی متعلق کیا ہے یا نہین مگر بنگالہ کا کوئی مقنن رضامند نہوگا کہ اس قسم کے کسی حیلہ کی منظوری دے مثلاً شریک بھائی خاندانی جائداد کو اپنے حصہ سے زیادہ اپنے خانگی فائدہ کے لئے جُدا کردے یا بیوہ بلا مرضی شوہر متبنےٰ کرے یا کوئی لڑکا اپنین یا شادی کے بعد متبنےٰ کیا جانیوالا ہو یہہ اُصول وہین متعلق کیا جائے گا جہان کا قانونی درجہ آزادانہ استدلال اخلاقی سے گھٹا دیا گیا ہو۔

عورات غربی ہند۔ ف ۳۶ ۔ جملہ دلائل مندرجہ بالا مین باقی حصص ہند جمبتواہن اور اوسکے مقلدین سے اختلاف کرنے پر متفق ہین۔ بروے مقابلہ اون کے باہمی اختلافات تھوڑے اور خفیف ہین۔ سب سے زیادہ اہم اختلاف عورتون کے حق وراثت کے متعلق مغربی ہند اور دیگر بلاد مین ہے جہان ملکشرا کی پیروی کیجاتی ہے مثلاً بہن جو اور کہین وارث نہین مانی جاتی وہ احاطہ بمبئی مین سلسلہ وراثت مین اعلےٰ درجہ پر مانی جاتی ہے۔ اسکے سوا اور عورتین بھی وارث مانی گئی ہین جنکو اور مقامات پر کچھہ بھی رتبہ نہین۔ (ق)

تاریخ ہند کے ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ مرہٹہ رانیان کیسا رفیع مرتبہ رکھتی تھین اور

(ف) دیکھو فقرہ ۲۴۲ و ۴۳۸۔

(ص) دائے بھاگ باب ۲ فقرہ (۳۰)

(ق) ہیوہارمیوکھہ باب ۲۰ فقرہ ۱۹ ویسٹ اینڈ بھولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۷ و ۱۳۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس لئے گمان غالب ہے کہ یہہ مسئلہ (جو دیگر اقطاع ہند مین پھیلا ہوا ہے کہ جب تک کوئی صریح حکم نہو عورتین وراثت کی قابلیت نہین رکھتین) مغربی ہندوستان مین کبھی نہین مانگیا یہان عورتین استدلال سے وارث نہین ہوتی ہین بلکہ اُن قواعد کے مخالف ہوتی ہین جو دوسرے مقامات پر اُن کے سلسلہ مذکور مین داخل ہونے کے متعلق ہین اِن کے معاملہ مین صریح قانون کبھی رواج قدیم پر غالب نہین ہوا (س)

قانون تبنیت کے نسبت مختلف مقامات مین باہم اختلاف

ف ۳۷ ۔ اور معاملہ جس پر بہت زیادہ اختلاف ہے وہ قانون تبنیت ہے مثلاً بیوہ کا یہہ حق کہ کسی لڑکے کو اپنے متوفی شوہر کا متبنےٰ کرے۔

متہلا مین کوئی بیوہ متبنےٰ نہین کر سکتی۔ بنگالہ اور بنارس مین باجازت شوہر متبنےٰ کر سکتی ہے۔ جنوبی ہند و پنجاب مین بلا اجازت شوہر اُسکے سپنڈون کی مرضی سے کر سکتی ہے مغربی ہند مین عورت بلا مرضی احد سے متبنےٰ کر سکتی ہے (ش)۔

متبنےٰ ہونیوالے شخص کے متعلق یہہ ہے کہ سنسکرت مصنفین اعلےٰ طبقہ کے لوگون کو بیٹی یا بہن کے بیٹے کو متبنےٰ کرنے کی ممانعت کرتے ہین مگر پنجاب مین یہ امر جائز ہے اور جنوبی ہند مین گو فی زمانہ ناجائز قرار دیا گیا ہے بالعموم اسی پر عمل ہے۔ (ت) مت ۳۶

اِن تمام صورتون مین غالباً ہم اِس امر کا پتہ لگا سکین گے کہ اِس کا وجود زمانہ قدیم مین اُسوقت بھی تہا جب تبنیت مین مذہبی حیثیت نہ تھی اور اُن قواعد سے آزاد تہا جو رسم مذہبی قرار پانے کے بعد قائم کئے گئے۔ میرے نزدیک اِس راے کی اس واقعہ سے زور کے ساتھ تصدیق ہوتی ہے کہ پنجاب اور جنوبی ہند مین رسم مذکور کا رواج ایکسہی طرح کا ہے۔ اور اس بات کا بھی پورا یقین ہے کہ ان دونون مین سے کسی مقام نے دوسرے کا تتبع نہین کیا ہے اور یہہ بہی یقینی ہے کہ پنجاب مین رسم تبنیت محض دنیاوی انتظام ہے قوی وجہ کے ساتھ یہہ بہی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جنوبی ہند مین

(س) دیکھو فقرہ ۴۷۲ و ۴۸۸ نظایتہ ۴۹۰ و ۵۱۳ و ۵۴۱ ۔ کتاب ہذا۔

(ش) دیکھو فقرہ ۱۰۱ کتاب ہذا۔

(ت) دیکھو فقرہ ۲۳ و ۱۲۴ کتاب ہذا۔ (حاشیہ) نہایت تفصیلی بحث انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ (۲۹۴) و جلد ۱۲ صفحہ (۱۵۱) مین حال مین ہوئی ہے۔ مترجم

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی مقصود بالا کے سوا اور کچھ نہین ہے۔ (ث)

مگر اس بحث مین ایک اور اہم امر یہ ہے کہ قدیم پنڈتون کی تصنیفات یا قدیم شرحون سے اُن اختلافات کی تائید نہین ہوتی بلکہ اُن کا وجود موخر رسالون سے شروع ہوتا ہے یا آنکہ صرف رسوم مرقومہ مین پایا جاتا ہے۔ اِس قسم کے اختلافات کا بیان کرنا (جو مختلف قانونی مکتبون سے شایع ہوئے) ربط سبب وعلت کو برہم کرنا ہے جیسے ہم کینٹ اور مڈل سیکس کیلئے مختلف مکتب قانونی ایجاد کر سکتے ہین کہ گیول کنڈ اور کسٹمس آف لندن مین شمار ہو جائین۔ خود ہندو مصنفین بھی واقعات نہین بدل سکتے۔ بعض موقعون پر وہ کوشش کرتے ہین کہ تطابق واقعات مین کسی حکم پاک کی تحریف کرین (خ) لیکن دوسری صورتون مین اور بالخصوص غربی ہند مین خود واقعات ہی مخالف ہین۔ ہم جسقدر زیادہ ان نامون کے قانونی مکتبون کی مختلف کتابون کا (مکتب بنگالہ کے سوا) مطالعہ کرتے ہین اُسی قدر زیادہ یقین ہوتا ہے کہ سب کے اُصول بعینہ ایک ہی ہین۔ البتہ مختلف اضلاع کے مقامی رواجات مختلف ہین اُن رواجون مین سے بعض کی نسبت تو مصنفین بہت شدت سے کوشش کرتے ہین کہ اپنی قواعد مین لے آئین لیکن اورون کو نا امید ہو کر خاموشی کے ساتھ ترک کر دیتے ہین۔ جنکا حساب نہین بتا سکتے اُن سے محض لاعلمی ظاہر کر دیتے ہین (ذ)

انگریزی ججون کا اثر۔

۳۸ (۴) عدالتی فیصلے۔ خوشامدانہ طریقہ سے نہین

(ث) دیکھو فقرہ ۹۵+۔ کتاب ہذا۔

(خ) تمثیل کے لئے دو طریقہ دیکھئے جس مین چار متنازعہ رائین بیوہ کے متبنےٰ کرنے کے حق کی نسبت صرف کوشش تہا کہ استناد پر نتیجہ پذیر ہوئی ہین کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا مورز انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۵ و وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر کلکتہ (پریوی کونسل) صفحہ ۱۷۔

(ذ) مثلاً بیواؤن اور بیٹیون کا عقد ثانی غربی اور جنوبی ہند مین یکسان رائج ہے دیکھو فقرہ ۸۹ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن جو فیصلے دیسی قانون پر ہماری عدالتون مین ہوئے ہین اون کے نسبت
بہت کچھ کہا گیا ہے عام اِس سے کہ وہ بسپردگی سیویلین ہوئے یا ججون کے
تحت مین ہوئے ہون - اِن کے نسبت یہہ خیال کیا گیا ہے کہ جو مسائل اُن کے
روبرو پیش ہوئے اُن مین یوروپین خیال داخل کر دیا گیا اور یہہ کہ جو اختلافات
سنسکرت کی قانونی کتابون اور اوس قانون مین پایا جاتا ہے جسپر اُونہون صہ ۳۷
نے عمل کیا اُن کو ججان مذکور کے رسوخ سے منسوب کیا گیا ہے - کوئی شک نہین
کہ ایک یا دو مشہور موقعون پر یہی حالت ہوئی مگر یہہ شاذ ہین - میرا یہہ یقین ہے کہ
اُن کا رسوخ جانب خلاف پر صرف ہُوا اور ایک حد تک اوس نے مشیا نہ نگہداری
مسائل کو ظاہر کیا جنکا مسائلی قالب تو باقی تھا مگر روح نکلتی جاتی تھی اسکے سوا مشکل سے اور کوئی
بات رہی ہوگی - یہہ امر بھولا ہوا نظر آتا ہے کہ تمام مسائل قانونی مین انگریزی جج محض اُن
پنڈتون کے بیوستھون کے پابند تھے جو اُن کی عدالتون مین مقرر کیے جاتے تھے
اور جن سے مشورہ لینا اُن پر فرض کیا گیا تھا (ض) اُس زمانہ کی رپورٹین جب کہ تمام مسائل
قانونی پر علانیہ بحث ہوتی تھی اگر کسیقدر جانچ کے ساتھ دیکھی جائین تو معلوم ہو جائے گا
کہ جب شبہہ پڑا تو ہمیشہ پنڈتون سے مشورت کیگئی اور ایک عرصہ تک بالالتزام اُن ہی کے
بیوستھون کی پیروی کیگئی ہے - تو پھر اگر اُسوقت دہرم شاستر کے مطابق فیصلے نہین
ہوئے تو اس مین ججون کا قصور نہین ہے بلکہ پنڈتون کا قصور ہے - پنڈتون کا فطرتی میلان
اپنے ہی شاستر کے استناد کو ممتاز کرنیکے لئے رہا ہوگا چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ وہ ہمیشہ
اپنی رائے کی تائید مین کوئی متن مقتبس کرتے ہین حتی کہ اوس امر کے متعلق بھی متن کا حوالہ
دیتے تھے جہان وہ منطبق نہوتا تھا اِس کے سوا اُس سے کہین بڑھکر ججون کا بھی اُسی
جانب میلان تھا پنڈت چاہے متعصب ہی کیون نہو لیکن بہرحال ہندو ہوتا تھا ہندوؤن ہی مین
رہتا تھا اور ایسے قانون مین مشورہ دیتا تھا جسکا وہ خود اور اوسکا خاندان اور اوسکے دوست
پابند رہا کرتے تھے اور وہ سنداً اپنی رائے کے لئے ایک متن پاک کو گرنتھ پہونچا تا تھا

(ض) عدالتون مین سرکاری طور پر جو پنڈت مشیر تھے وہ بذریعہ ایکٹ (۱۱) بابتہ سنہ ۱۸۶۴ء
برخاست ہوئے -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر غالب ہے کہ ادسی کی رائے صحیح ہو گو اوسکی محولہ متن تائید نکرے یا مخالف ہو۔ مگر
انگریزی جج اس قسم کا مجبور کرنیوالا رسوخ نہین رکھتے تھے اور اونکو حلف دیا جاتا تھا کہ
ہندؤن مین ہندو قانون پر عمل کرین جسکی تعمیل پر وہ مستعد تھے چاہے قانون مذکور کیسا ہی
اجنبی و ناواجب معلوم ہو۔ پہلے پہل وہ بلا پس و پیش پنڈتون کے زبانی بیوستھے ص ۳۸
قبول کر لیا کرتے تھے اور جب تک ایسا کیا گیا کوئی زحمت نہین ہوئی۔ لیکن جب معلومات
مین ترقی ہوئی اور سرچشمے کھل گئے اور ججون نے خود معاملات کی تحقیقات کرنی
شروع کی تو پنڈتون کو اپنی رایون کے موافق باب و شعر کے حوالہ دینے
پڑے اور پھر بھی یہہ دریافت ہوا کہ اُن کے مسلمات تصدیق نتایج نہین کرتے
یا آنکہ جب کسی امر کے متعلق اُن کی رائے کا کسی دوسرے امر قیاسی کی متعلقہ
رائے سے مقابلہ کیا گیا اور مطابقت نہین ہوئی تو علم منطق نے تقاضا کیا کہ اُن مین
باہم مطابقت ہو جائے۔ اسکے علاوہ بعض اوقات بیوستھون اور متنون مین ایسا
سخت اختلاف ہوا کہ جہل یا بدنیتی پر محمول کرنا پڑا اور اصل واقعہ یہہ تھا کہ قانون سندون
سے بڑہ نکلا تھا۔ دیسی جج واقعات کو پہچان سکتے تھے مگر انگریزی جج اس سے
عاجز تھے یا یہہ کہدیا کرتے تھے (وہ جملہ جس کو مین نے اکثر بنچ سے سُنا)
اُن کا فرض ہے کہ قانون کا تحفظ کرین۔"

بنگالہ مین یہہ امر خندان وقیع نہ تھا کیونکہ جمتواہن نے وہان زنجیر قید کو توڑ دیا
تھا البتہ جنوبی ہند کیلئے ماننا پڑا کہ منکشر اپنی وہ آخری کلام ہے جسکو شاستر کے معاملہ
مین۔ ماننا چاہیئے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ ایک مفید ترقی کی حالت پیدا ہوئی جس مین جب
تک خود وہ لوگ قبر سے اُٹھکر نہ آئین کوئی آواز نہ سُنی جائے گی گویا بالکل یہہ حالت
ہی کہ کوئی جرمنی بذریعہ اُن تحقیقات لائبریری کے جو فلیٹ گران ولی ہراکٹن نے
کی انگریزی قانون پر عمل پیرا ہو اور لارڈ کوک پر ختم کرے۔ (ظ)

(ظ) ۱۸۶۳ء مین اس فقرہ کا خلاصہ مین نے ایک ہندوستانی اخبار مین لکھا تھا مین یہہ اس لئے ظاہر
کئے دیتا ہون کہ مبادا خیال کر لیا جائے کہ مین نے بلا اعتراف سیچ لیس ہینس ولج کمیونٹیز کی ایک
بہت ہی دلچسپ عبارت سے اخذ کر لیا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوت رواج۔ ف ۳۹ ۔ مغربی اور جنوبی ہند مین قانون مرقومہ اور قانون غیر مرقومہ کے اختلافات ایسے مجسم ہین کہ اُن کو ترک نہین کیا جا سکتا بنا بران بورا ڈیل کی رپورٹ مین بہت سے اہم مقدمات کے متعلق ہم دیکھتے ہین کہ عدالت نے صرف اپنے پنڈتون ہی کی راے نہین لی ہے بلکہ اُن کی حقیقی رواج کے متعلق سرداران اقوام کی بہی شہادت قلمبند کی ہے۔ حسب الحکم سرکار مسٹر اسٹیل نے ہندو اقوام کے قوانین و رواج کا جو مجموعہ مرتب کیا وہ بھی اسی طرح کی کوشش تھی۔ بمبئی پریسیڈنسی کے متعلق ہندؤن کے قوانین کی جو بے ترتیبی ظاہر کیگئی ہے غالباً وہ اسی طرح دوسرے اضلاع مین بھی پائی جائیگی بشرطیکہ عدالتین زحمت کر کے اسپر توجہ کرین بہت ہی حال مین ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کی عدالتون نے اس اصول پر کام کرنا شروع کیا ہے کہ کسی امر کو تسلیم نہین کرتین اور نتیجہ مین اس امر کا کھوج مل گیا ہے کہ جب حقیقی رواجات موجودہ اضلاع مذکور ٹھیک ٹھیک وہی ہوتے ہین جو متکسٹ اور اوسکی مماثل کتابون مین درج ہوئے ہین تو وہان مذہبی اصول کا مطلقاً پتہ نہین ملتا۔ جو برہمنون کے قانون مین بہت ہی رفیع ہین۔ بالآخر رواج خود ہی ٹھیک اُن موقعون پر متغیر ہو گئے جہان اُن کے تغیر کی امید تھی۔ (غ)

(جب کوئی وجہ نہو تو قانون کچھ نہین کر سکتا)

ص ۳۹

(غ) دیکھو پنجاب کسٹمس صفحہ ۵ و ۱۱ و ۷۸۔ شیو سنگھ رائے بنام واکھو جلد ۴ نارتھ ویسٹ پراونسس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۳۸۲۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸۔ چھوٹے لال بنام چنو لال جلد ۴۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس صفحہ ۱۵۔ وہی مقدمہ جلد ۴۔ انڈین لا رپورٹس سلسلہ کلکتہ صفحہ ۴۴۷۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسرا باب

ہندؤن کے قانون کا ماخذ

رواج

من ۴۰

رسوم قابل پابندی

ف ۴۰۔ اگر میرا یہہ قیاس ٹھیک ہے کہ آیا وہ حصّہ قانون موجودہ رواجات قدیم پر مشتمل ہے جن کو کم وبیش آریا اور برہمنون کے رسوخ نے بدلدیا تو یہہ نتیجہ ہوگا کہ محض یہہ امر کہ رواج قانون مرقومہ یعنے برہمنون کے مجموعہ کے موافق تھا اسبات کی وجہ نہین ہوسکتا کہ اوسکا الزام ان لوگون پر کیون نہو جن کے ذریعہ سے اسکا مسلّم ہونا ظاہر ہوا ہے۔ چنانچہ خود برہمن مصنفین زوردار الفاظ کے ساتہہ اس کے مقر ہوئے ہین۔

منو کا بیان ہے "رواج قدیم اعلیٰ قانون ہے" اور یہہ کہ "مقدس پنڈتون نے خوب سمجھکر کہ قانون رواج قدیمی پر مبنی ہے پچھلے عمدہ رواجون کو پرہیزگاری کی جڑ مانکر شامل کرلیا"۔ (الف) اس امر کو وہ یون قائم کرتا ہے "ایک بادشاہ کو جو قانون ظاہر سے واقف ہو لازم ہے کہ خاص قواعد جماعتہائے انسانی۔ قوانین ورواجات اضلاع مراسم تجّار۔ قواعد خاندانہائے مخصوص کی تحقیقات کرکے اُن ہی کے خاص قوانین کو نافذ کرے"۔ (ب)

کلوک بہٹ (بحیثیت مفسر) اس مین یہہ بھی اضافہ کرتا ہے "اگر وہ (یعنی قوانین)

(الف) منو باب ۱ فقرہ ۱۰۸ و ۱۱۰۔

(ب) منو باب ۸ فقرہ ۴۱ دیکھو ورہسپتی مقتبسہ ہیوارمیو کہہ باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۱۳-۱ اور دسش تہا ودیگر اسانید مقتبسہ میولر انیشنٹ سنسکرت لٹریچر صفحہ ۵۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احکام خدا کے منافی نہون" جس سے بلاشبہ وید کی متنین مبینہ برہمنان مراد ہین مگر مسودہ
یہہ قید نہین لگائی جیسا کسی قدر آگے کی عبارت سے ظاہر ہے "جسپر اچھے لوگون
اور نیک برہمنون کا عمل رہا ہے بشرطیکہ وہ قانونی رواجات ملک و اضلاع و اصناف
مردم اور خانوادون کے خلاف نہو تو اسکا تعین ہونا چاہیئے (ج) یاجناولک بھی ایسا ہی
کہتا ہے (د) "نئے مفتوحہ ملک مین بادشاہ کو اخلاقی و مذہبی رسوم اور عدالتی قوانین
اور حالات اور اقوام مردم پر جن سے وہ متعلق ہون نظر رکھنی چاہیئے" اور متکشرا اس
مضمون کی متن مقتبس کرتا ہے کہ وہ اعمال بھی جن کی تعلیم صریحی احکام پاک پر ہو منسوخ
ہو سکتے ہین اور اگر عام رائے خلاف مین ہو تو ترک کر دینا چاہیئے (ہ)

جز ۴۱

روج کی وقعت قوانین حال مین تسلیم کی گئی ہے

ف ۴۱ - ہماری عدالتون اور توضیع آئین و قوانین نے بھی رواج کو پورا اثر دے رکھا ہے۔ رامناتھ کے مقدمہ مین جو ڈیسل کمیٹی نے لکھا تھا "ہندوؤن کے قانون مین رواج کا صریحی ثبوت تحریری متن قانون سے زیادہ وقعت رکھتا ہے (و)" اور حال کے تمام ایکٹ جو تعمیل قانون کے لئے وضع ہوئی ہین رواج کے متعلق اسی قسم کا پتہ دیتے ہین بشرطیکہ وہ انصاف و معدلت دیتک نیتی کے خلاف نہو یا آنکہ حقیقی طور پر لغو نہ قرار دیا گیا ہو۔ (ز)

مقامی رواجات کی تدوین

ف ۴۲ - بڑے ہی افسوس کا مقام ہے کہ مقامی رسوم صحیح طور پر جمع کرنے مین بہت ہی کم کوشش ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے کہ ہر جنیت

(ج) منو باب ۸ فقرہ ۸۶۔

(د) یاجناولک باب ۱ فقرہ ۳۴۲

(ہ) متکشرا باب ۱ فقرہ ۳ و ۴ دیکھو دیباچہ منڈلک صفحہ ۴۳ و ۷۰۔ رگھونندن باب ۱ صفحہ ۳۳۔

(و) کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا جلد ۲ سورز انڈین اپیلیس صفحہ ۴۳۶ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر کلکتہ (پریوی کونسل) جلد ۱ صفحہ ۱۷ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ (پریوی کونسل) صفحہ ۱

(ز) بمبئی کے متعلق دیکھو بمبئی ریگیولیشن رولز نمبری ۴ بابتہ ۱۸۲۷ء دفعہ ۲۶۔ ایکٹ نمبر ۲ بابتہ ۱۸۶۴ء دفعہ ۱۵۔ برہما کے متعلق ایکٹ نمبری ۱۷ بابتہ ۱۸۷۵ء دفعہ ۵۔ ممالک متوسط۔ ایکٹ نمبری ۲۰ بابتہ ۱۸۷۵ء دفعہ ۵ مدراس۔ ایکٹ ۴ بابتہ ۱۸۶۳ء دفعہ ۱۶۔ اور ۵۔ ایکٹ نمبری ۱۸ بابتہ ۱۸۷۶ء دفعہ ۳ پنجاب ایکٹ ۱۲ بابتہ ۱۸۷۸ء دفعہ ۱ دیکھو سندر بنام کہمان سنگھ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۱۳۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہند کا قانون ہے پنڈتون اور رجون کے ہاتھ سے اسقدر پرورش پای کہ اجماعاً اُس کا اعتراف کرنا پڑا بلکہ وہ لوگ بھی معترف ہوئے جو زیادہ تر واقف تھے۔ حکام مال جنکو لوگون سے روزانہ روابط حاصل تھے وہ واقف تھے کہ بہت سے قواعد جو عدالت مین پاک تسلیم کئے گئے ہین وہ کسی جھوپڑے مین کبھی نہین سنے گئے۔ لیکن اُن کا مقامی علم بہت کم بہم ہوا یا آنکہ عدالتی صیغہ نے اسکی بہت کم قدر کی۔ مین مسٹر اسٹیل کے مجموعہ رواجات مروجہ دکن کو مستثنے کہہ چکا ہون۔ ص ۴۲

پنجاب اور اودہ مین بہت ہی قابل قدر مجموعۂ رواج دیہی و قومی نسبت گدی نشینی وانتظام اراضی بذریعہ افسران بندوبست مرتب ہو گیا ہے اور اس کو اس ایکٹ کے ذریعہ سے عدالتی قاعدہ سے نسبت دیدی گئی ہے کہ جو امور اس مین درج ہین اُنکو صحیح ماننا چاہیئے (ح) بہت سی اور دلچسپ خصوصیتین قانون پنجاب کی اس کتاب مین پائی جائین گی جسکا مین اکثر حوالہ دونگا اور جسمین اِن رسوم اور اُن کے متعلقہ فیصلہ جات چیف کورٹ پنجاب کا خلاصہ درج ہے اور بحکم گورنمنٹ پنجاب

(ح) یہہ ذخیرہ اصطلاحاً واجب العرض (بیان تحریری یا عرضی) اور رواج عام (معمول عام یا رسم) کہا جاتا ہے۔ دیکھو پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۹۔ ایکٹ نمبری ۳۳ بابتہ سنہ ۱۸۷۱ء دفعہ ۶۱، ۱۷ بابتہ سنہ ۱۸۷۶ء دفعہ ۱۷ لیکراج کنور بنام مہپال سنگھ۔ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۶۳۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۴۷ ہربھج بنام گمانی انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۹۳۔ اسری سنگھ بنام گنگا دیکلی رپورٹر کلکتہ ۸۷۶۔ بمقدمہ اومن پرشاد بنام گندھارب سنگھ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۷۔ وہی مقدمہ کلکتہ۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰ جوڈیشل کمیٹی نے اس عمل کے طرف توجہ دلائی (جو اودہ مین پیدا ہوا تھا) کہ مالک زمین کو اجازت دیجائے کہ واجب العرض پر اپنی رائین لکھین تاکہ وہ سرکاری تحریر رواجات ہو جائے جو ایک غیر طرفدار کی تحقیقات کا نتیجہ ہون انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۵۔ جو واجب العرض عرصہ تک دفتر مین رہی ہو اور جن فریقون پر اُس کا اثر ہوا ہو نہون نے اسپر کوی بحث نہ کی ہو تو وہ قطعی شہادت رواج ہے گو اسپر کسی زمیندار دیہہ کے دستخط نہون۔ رستم علی بنام عباسی انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تین جلدون مین شایع ہوئی ہے (ط) جو خاص دلچسپی ان رسوم سے نکلتی ہے
وہ اسی واقعہ مظہرہ سے ہے کہ برہمنیت کو پنجاب مین کبھی فروغ نہین ہوا (ی)
پس جب ہم کسی رواج کو پنجاب اور سنسکرت قانون مین عام پاتے ہین تو بھی اسکا
ہوسکتا ہے کہ اسکو ضرورتاً اصل مین برہمنت سے کوئی سروکار نہین ہے (ک)۔
ایک اور بہت بڑی دلچسپ کتاب تہسادلم۔ جسکی نسبت میرا یقین ہے کہ اسپر کسی مصنف
کی نظر نہین پڑی وہ تہسادیلم یعنی تامل باشندگان جفنا واقع جزیرہ لنکا کے رواج کے بیان
مین ہے۔ یہہ مجموعہ ۱۷۹۷ء مین ڈچ گورنمنٹ کے احکام پر مرتب ہوکر پیش ہوا جسکو بارہ
مدلیارون یعنے سربرآوردہ رئیسون نے پسند کیا اور قطعاً اُن کے ایک مستند
اظہار رواجات کی حیثیت مین شایع ہُوا (ل)
اب ہم یہہ تو جانتے ہی ہین کہ لنکا مین قدیم سے تامیل لوگ علی الاتصال آتے رہے
ہین پہلے تو بخیال فتح آئے اور بعد کو تجارتی لحاظ سے آئے۔ اور یہہ بھی ہمین معلوم
ہے کہ جنوب کی دریویڈین قومون مین برہمنون یا آرین لوگون کا اثر انگریزی افسرون کے
برہمنون کو مشیر مقرر کرنے تک بہت ہی کم تھا۔ (م) اسلیے تہسادیلم مین جو رواج ص ۴۳

(ط) کسٹمری لا پر نوٹس ۸ (جو عدالتہائے پنجاب مین نافذ ہے) مصنفہ چارلس بولنائس صاحب جج چیف کورٹ
اور ڈبلیو یچ رائیکن صاحب (مطبوعہ لاہور ۱۸۷۶ء) مین اوسکو اختصار کے ساتھہ پنجاب کسٹمس کہتا ہون۔ پنجاب
کسٹمری لا مصنفہ سی ایل ٹپر سی ایس (کلکتہ سنہ ۱۸۸۱ء)
(ی) کتاب ہذا فقرہ ۔۸
(ک) پنجاب کی نسبت ٹپر صاحب کہتے ہین "پنجاب مین برہمن قانون رواج کے سونپنے والے نہین ہین اور
اسکو حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ مجلس اقوام مین (بشرطیکہ کوئی ہو) جائین یا گروہ کے سردارون سے ملین"۔
مین خیال کرتا ہون کہ یہ وہ رواج نہین ہے جس نے قانون کو بدلدیا ہو بلکہ خصوصاً قانون برہمنان اور بالعموم قانون
مسلمانان ہے جس نے رواج کو بدلدیا ہے جلد ۲ پنجاب کسٹمری لا صفحہ ۸۲ و ۸۵۔
(ل) جو نسخہ میرے پاس ہے وہ سنہ ۱۸۶۲ء کا مطبوعہ ہے اور اُس مین انگریزی عدالتون کے فیصلے بھی ہین
اسکو مسٹر یچ لیف متوکسٹنا نے تالیف کیا تھا اور اونہون ہی نے مجھے دیا۔
(م) کتاب ہذا فقرہ ۔۶۔

CC-0. Gurukul

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درج ہوئے ہین وہ دو یا تین صدی کے پیشتر کے تامیل باشندگان جنوبی ہند کے رواجون کی بہت ہی قوی شہادت ہوسکتے ہین یعنے اسوقت جب کہ سنسکرت مصنفین بالیقین اُن کا پتہ نہین لگا سکتے تھے۔

ہندؤن کے قانون کی حالت کے متعلق ایک اس سے بھی پہلے زمانہ کی غیر مشکوک شہادت احاطۂ مدراس کے ساحل مغربی کے نمبودری برہمنون کے رواجون مین پائی جاتی ہے۔ انکی نسبت یون روایت کیجاتی ہے کہ ایک منتظم جماعت معینہ راجہ پرسرام کے ذریعہ سے ملیبار مین شایع کئے گئے جس سے اسبات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ لوگ بارہ یا پندرہ صدیون کے پہلے وہان سکونت پذیر ہوئے ہون گے۔ پس جبکہ اون کو ایک ایسی جماعت مین جگہ ملی جس پر بالکل ہی مغائر طریقہ سے حکومت کیجاتی تہی۔ تو صحیح طور پر خیال کیا جاسکتا ہے کہ جس شکل کا قانون ہنوز اسوقت نمبودریون مین رائج ہے وہ وہی ہے جبکہ مشرقی ہند کے برہمنون مین اُن لوگون کی جلاوطنی کے وقت رائج تہا۔ اسلئے کہ اُسکی قدیم حیثیت بالکل اِس قسم کے نتیجہ کی موافقت کرتی ہے (س)

جنوبی ہند کے اکثر دلچسپ رواج (جو ابتک موجود ہین) مڈیورا مینول مصنفہ مسٹر نیلسن اور رپورٹ مردم شماری مدراس بابتہ سنہ ۱۸۷۱ء مولفہ ڈاکٹر کارنش مین درج پائے جاتے ہین۔ اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسا اچھا مواد موجود ہے بشرطیکہ اسکی جستجو کیجائے۔

مختلف استعمالات قانون رواجی

فصل ۴ ۔ ہندوستان مین مسائل رواج چار طرح سے پیدا ہوتے ہین۔

(اول) نسبت اقوام جن سے یہہ نام کا ہندو قانون کبھی متعلق نہین ہوا۔ مثلاً جلاوطن پہاڑی قومین اور وہ باشندے جو ملیبار کے قانون مارومکاتیم کی پیروی کرتے ہین یا کنارا کی الیا سنتانا قانون کے پابند ہین۔

(دوم) جو معترف ہین کہ ہندؤن کے قانون کی پیروی کرتے ہین مگر دینی دستورون کو نہین مانتے۔

(س) دیسو دیون بنام سکریٹری آف اسٹیٹ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰ و ۱۸۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(سوم) وہ قومین جو جملہ امور کی پیروی کی معترف ہین
(چہارم) جو پہلے قانون ہنود کے پابند تھے مگر وہ اب اُن کے لئے واجب العمل نہین رہا۔

معاملات جن مین مذہبی اصول پر توجہ نہین کیگئی

ف ۴۴ - بلاشبہہ پہلی صورت مندرجۂ بالا اس کتاب مین مطلق نہین سما سکتی - اور دوسری اور تیسری حالت کے مابین جو فرق ہے وہ بہت ہی اہم ہے اسلئے کہ جو منافقانہ توافق اُن دونون مین ہے اُس سے غالباً اُن معاملات مین غلط نتایج پیدا کرنے کی رہنمائی ہوگی جن مین فی الحقیقت مخالفت ہے - مثلاً کلکتہ کے ایک پُرانے مقدمہ مین جہان مسئلہ وراثت سکھ کا تعلق تھا جواز شادی سکھ کا مسئلہ چھڑ گیا اور عدالت نے یہ رائے قائم کی کہ "چونکہ سکھ بھی ہندؤن کی ایک ذات ہین اسلئے اپنے قانون ہنود کے رو سے حکم نافذ کرنا چاہیئے - (ع)

انواع اقسام کے مقدمات پنجاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ سکھون کا قانون اصلاً ہندؤن کے قانون سے مختلف ہے اور خاص امور تبنیت وغیرہ مین اختلاف ہے جس کے لحاظ سے ممکن ہے کہ اختلاف مذہب اختلاف رواج کا سبب ہو جائے - ایسے ہی اختلافات جاٹون (ف) اور نیز ممالک مغربی و شمالی کے متشرع ہندؤن مین پائے جاتے ہین (ص)

جین کے متعلق اب یہ اچھی طرح سمجھ لیا گیا ہے کہ گو اُن کی اصلیت ہنود سے ہے اور عموماً قانون ہنود ہی مین لپٹے ہوئے ہین لیکن وہ کسی الہامی حکم وید کو نہین مانتے ہین اور سرادھ - یعنے میت کیلئے رسم نہین ادا کرتے جو سنسکرت قانون کا مذہبی جُز ہے - پس اس جُز سے جو اصول نکلتے ہین وہ اُنکی

(ع) جگموہن بنام رام کمار ۲ مرلینر ڈائجسٹ ۴۳ -
(ف) جاٹ (سنسکرت یادؤ) ایک جلاوطن قوم کے اخلاف ہین - منگنس انسٹیٹیوٹا باب ۱ فقرہ ۶۶
(ص) دیکھو پنجاب کسٹمس - پنجاب کوڈ کے اثر نفاذ اور مقامی قانون بننے کیلئے ملکہ دو بنام مرزا جہان جلد مورس انڈین اپیلس صفحہ ۲۵۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ پریوی کونسل صفحہ ۵۵ -

CC-0. Gurukul K...

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پابندی نہین کرتے اسلئے کہ اُن کے رواجات بہت سی صورتون مین بالکل ہی مختلف ہین - (ق)

مجھے قوی شبہہ ہے کہ جنوبی ہند کی بہت سی دریوڈین قومین اِسی مدمین داخل ہوتی ہین - (ر)

مقامی قانون کا تنازعہ تعلق -

۴۵ - جو لوگ تمام وکمال ہندو قانون کی تعمیل کے معترف ہین اُن مین بھی مباحث پیدا ہوتے ہین -

(اوّل) اِس غرض سے کہ اُس قانون کا کوئی خاص اُصول مقرّر کیا جائے جسکے ذریعہ سے حکومت کرنی چاہیئے

(دوّم) کسی مقامی قومی یا خاندانی مستثنیات قانون مذکور کے جواز کو معین کیا جائے - درحقیقت ہر ایسا ہندو جو کسی خاص قلمرو ہند مین سکونت رکھتا ہو اُسکی نسبت یہہ مانا جاتا ہے کہ مسائل قانون ہنود معروفۂ قلمرو مذکور کا مطیع ہے - چنانچہ بنگالہ مین دائے بھاگ شمالی بہار اور تیرہت مین بیاہ چنتامنی - گجرات مین میوکھ اور دوسرے مقامات پر بالعموم متکشرا کے ذریعہ سے حکومت کیجاتی ہے (ش) ص ۴۵

مگر یہہ قانون محض مقامی قانون نہین ہے بلکہ ذاتی قانون اور ہر خاندان کی (جس سے اُس کا تعلق ہوتا ہے) حالت کا جزو ہو جاتا ہے - جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ جب کوئی خاندان کسی دوسرے مقام پر نقل کرتا ہے جہان اور قانون ہوتا ہے

(ق) بھگوانداس بنام راج مل - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱ شیو سنگھ رائے بنام داکھو جلد ۶ فیصلجات ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی صفحہ ۳۸۲ - انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۸۷ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸ - دیکھو وہ مقدمات جن مین ایسا اختلاف رواج کافی نہین مانا گیا لالہ مہابیر بنام کندن ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۱۶ - درگا پرشاد بنام کندن انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۵۵ - وہی مقدمہ جلد ۲۱ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۱۴ وہی مقدمہ جلد ۱۳ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۲۳۵ باکے بی بنام کمہان جلد ۳ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۵۵ -

(ر) دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۲ - و ۱۱ -

(ش) دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۲۶ - تا ۳۱ - آسام اور اوڑیسہ کی نسبت - جس کے بارہ مین خیال کیا گیا ہے کہ قانون بنگالہ اور گنجام قانون مدراس کا تابع ہے - دیکھو فقرہ ۱۱ کتاب ہذا -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو خاندان مذکور خاص اپنا ہی قانون ساتھ لیجاتا ہے (ت) - مثلاً کوئی خاندان کسی ایسے حصہ ہند سے جہان متکشرا یا متھلا کے قانون پر عمل ہوتا ہے - بنگالہ مین نقل کرے تو محض اسوجہ سے کہ اُس نے بنگالہ مین سکونت اختیار کی ہے قانون بنگالہ کا متبع نہوگا - اور یہہ قاعدہ جسقدر وراثت اراضی سے متعلق ہوگا اُسیقدر خالص اور ذاتی قرابتداران افراد خاندان سے بھی متعلق ہوگا - اِس صُورت مین یہہ قاعدہ اصُول عامہ مین مستثنےٰ معلوم ہوتا ہے کہ آئین مقامی معاملات متعلقہ اراضی پر حکومت کرتا ہے اور قانون سکونت ذاتی قرابتدارون پر حکم رکھتا ہے - اِسکا سبب یہی ہے کہ ہندوستان مین مقامی قانون نہین ہے اور ہر شخص پر اُس کی شخصی حیثیت کے قانون سے حکومت ہوتی ہے ایسا ہی قاعدہ مندرجۂ بالا ہر ایسے خاندان سے متعلق ہوسکتا ہے جس نے قانونی رواجات سے کوئی خاص قاعدہ وراثت مختص بالذات یا اُس کے مثل حاصل کرلیا ہے اگرچہ وہ اوسکے اصلی یا اختیار کردہ سکونت سے مختلف ہو - (ث)

قانون شخصی کی تبدیل — ف ۴۶ — صہ ۴۶

- جب اسطرح کا اصلی فرق قانون ایک دفعہ قائم ہوگیا تو خیال ہوتا ہے کہ پھر اسکا سلسلہ جاری رہتا ہے - اور اپنی منازعت ثابت کرنے کا بار ان لوگون پر ہوتا ہے جو اِس امر کے مدعی ہوتے ہین کہ وہ قانون توافق قانون مسکن نو کی وجہ سے ساقط ہوگیا ہے (خ) - مگر خیال مذکور اِس توضیح سے برطرف

(ت) یہہ قانون بالضرور وہ قانون نہوگا جو فی الحال مقام سکونت اصلی مین رائج ہے بلکہ وہ ہوگا جو جلا وطنی کے وقت شائع تھا - وسش دیون بنام سکریٹری آف اسٹیٹ جلد ۱۱ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۱۵۷ و ۱۶۲

(ث) رچی پٹی بنام راجندر جلد ۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۱۳۲ - بیجناتھہ بنام گوپل مین جلد ۲۴ ویکلی رپورٹ صفحہ ۹۵ سرندرناتھہ بنام ہیرامونی جلد ۱۲ مورس انڈین اپیلس مانک چند بنام جگت سٹھانی جلد ۱ کلکتہ ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۵۱۵ -

(خ) سرندرناتھہ بنام ہیرامونی جلد ۱۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۸۱ و وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ (پریوی کونسل) صفحہ ۲۶ - وہی مقدمہ جلد ۱۰ ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر صفحہ ۹۵ پرتھی سنگھہ بنام شیو جلد ۸ ویکلی رپورٹر صفحہ ۲۶۱ -

CC-0. Gurukul

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوسکتا ہے کہ خاندان مذکور نے اپنے مذہبی اور اخلاقی رواجات کو جہان سکونت اختیار کی اُس مقام کے موافق کر دیا ہے۔ یا آنکہ اپنے آئین کو برقرار رکھکے انتقال جائداد کے اُس آئین کو قبول کر لیا ہے جو اُسی ذات کے اشخاص ضلع مذکور مین نسبت توریث جائداد بالعموم رائج ہے (ذ)

گورنمنٹ کا ایکٹ | بیشک محض یہہ امر کہ بذریعہ ایکٹ سرکاری ایک ضلع مین جس طریق کے قانون سے حکومت کیجاتی ہے اسکے ساتھہ دوسرے ضلع کو جس مین مختلف قانون کی حکومت ہو شامل کیا جاسکتا ہے مگر اس سے یہہ خیال نہین پیدا کیا جاسکتا کہ ہر ایک ضلع نے دوسری ضلع کے رواجات کو قبول کر لیا ہے (ض)

رواج جایز کا ثبوت۔ | ۴۷ - دوسرا سوال اُن رواجات کے جایز ہونے کا ہے جو عام قانون ہنود کے خلاف ہون اور اُن کو وہ لوگ عمل مین لائین جو عام قانون کے زیر حکومت ہونے کے معترف ہون۔ مسٹر آسٹن نے جو رائے نسبت قانون رواجی اختیار کی ہے اسکے مطابق یہہ ہے کہ (ظ) کوئی رواج اسوقت تک ہرگز لازمی نہوگا جب تک کہ شاہی اختیار کے عدالتی یا آئینی ایکٹ کے ذریعہ سے قانون نہو جائے وہ الفاظ جن سے رائے مذکور ظاہر ہوتی ہے مدراس ہائی کورٹ کی ایک تجویز مین ملینگے (غ)۔

مگر اس قسم کی رائے کی اب تائید نہین ہوسکتی۔ اور اسپر یہہ صریح اعتراض ہے کہ وضع قوانین کی عدم موجودگی مین کوئی رواج بھی پہلے پہل عدالتی طور پر نہین مانا جاسکتا تھا پس اسکی تائید مین جو فیصلہ ہوگا وہ اپنے قابل پابندی ہونے کا ادعا کرے گا مگر صحیح رائے تو

(ذ) راج چندر بنام گوکل چندر جلد اول فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۴۳ (۵۶) چندر بنام نوبن سندر جلد ۲ ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۹۰۷۔ رام برمو بنام کامنی جلد ۶ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۹۵ و ہی مقدمہ جلد ۳ ویمن صاحب کی دیوانی و فوجداری رپورٹ کلکتہ صفحہ ۳ جونارالدین بنام نوبن چندر مارشل رپورٹ صفحہ ۲۳۲۔ سرندرناتھ بنام ہیرامونی جلد ۱۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۹۶ سپریم نوٹ ۱۰ (ض) پرتھی سنگھ بنام کورٹ آف وارڈ ویکلی جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۲

(ظ) آسٹن باب ۱ فقرہ ۱۴۸۔ باب ۲ فقرہ ۲۲۹۔

(غ) ٹاراسنل بنام بالا راما چارلو جلد ۱ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۴۲۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ معلوم ہوتی ہے کہ قانون اور رواج دونون باہم اور مکرر ایک دوسرے پر
عمل کرتے ہین۔ کسی خاص طریقہ کے عمل کا لزوم اور اسکی مناسبت کا اعتبار۔ اسکی پیروی
کرنے مین سیرت کی موافقت پیدا کردیتا ہے اور موافقت سیرۃ کسی خاص طریقہ کے
عمل سے یہہ اعتبار پیدا کرتی ہے کہ اُس کام کا کرنا لازمی اور ٹھیک ہے۔ جب کسی
ایک وجہ سے یا دونو وجہون سے کوئی موافق و مبرم رواج کسی فرقہ خاص کی زندگانی
اور معاملات کو مشکل و مہذب کردے تو وہ ایک ایسی رسم ہوجاتا ہے جو شخصی قانون کی
جزو ہے۔ اور ایسی ہی رسم اس قابل ہے کہ عدالتین اُسکو مانین اور نافذ کرین۔ بشرطیکہ
اُس سے فوائد عامہ کو نقصان نہ پہنچتا ہو یا حکومت کرنے والی قوۃ کے کسی صریح قانون
کے مخالف نہو (الف)۔ چنانچہ اسی وجہ سے جب ایک خاص رواج گدی نشینی پیش
ہوا تو ہائیکورٹ مدراس نے کہا "اس سے پہلے کہ کوئی رواج معترفہ مقبول عدالت
ہو اور اسطرح پر قانونی اعتبار حاصل کرے۔ قانون یہہ چاہتا ہے کہ رواج کا قابل
اطمینان ثبوت اسطرح مل جائے۔ کہ وہ زمانہ دراز تک مسلسل عملاً رائج رہا ہے جس سے
ظاہر ہوتا ہو کہ عام رضامندی نے اُسکو کسی خاص خاندان یا ذات یا ضلع یا ملک پر حکمرانی
کرنے والا تسلیم کرلیا ہے اور طریقہ عمل جسپر رواج کا انحصار ہے مشکوک نہین رہا بلکہ
یقینی طور پر ثابت ہوگیا" (ب)۔

(الف) اس مضمون پر خوجون کے مقدمہ مین بحث کیگئی ہے۔ دیکھئے سرار کن پریز اور مل کیسس ۱۸۵۳ء
پریوی کونسل (بابتہ ۱۸۵۳ء) صفحہ ۱۱۰ ہورو بنام پستنجی ۔ ایضاً ۔ ۔ ۔ ایضاً ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۵۳۵۔ تاراچند بنام
رب رام جلد ۳ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۵۶ بھاؤ ناجی بنام سندرابائی جلد ۱۱ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ
صفحہ ۲۴۹۔ متھورا بنام لیسو جلد ۴ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۵۴۵۔ سیوی گنی درویٹ رام باب ۱
صفحہ ۳۳-۳۶-۱۶۵-۱۷۵ دیباچہ پنجاب کسٹمس۔

(ب) سیوانا جا بنام متورام لنگا جلد ۳۔ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۷۵-۷۷۔
اپیل مین بحال رہا۔ سب نومنی راما لکشمی بنام سیونا ناتھ جلد ۱۴ مورز انڈین اپیلس
صفحہ ۵۷۰۔ وہی مقدمہ جلد ۱۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۳۹۶ وہی مقدمہ جلد ۱۷ اودیکلی رپورٹر
صفحہ ۵۵۳ منظور کردہ بمبئی ہائیکورٹ سندھوجی راؤ بنام نانکوجی راؤ جلد ۱۰ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ
صفحہ ۲۲۴ نیز دیکھو بھوجنگر بنام مانوجی راؤ جلد ۵ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۱۶۱۔

مت ۴۷

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ فیصلہ اپیل مین بحال رہا اور جوڈیشل کمیٹی نے لکہا (ج) ہندوستان کے خاص
اقطاع اور خاندانون مین جو رواجات عرصہ دراز سے قایم چلے آتے ہین - حکام عالیمقام
اُن کو مستحکم کرنے کی نصفت و ضرورت سے بخوبی واقف ہین - مگر خاص رواجات
کی حیثیت جو معمولی قانون وراثت کو بدلدیتے ہین ایسی ہونی چاہیے کہ قدیم ہون اور
مسلسل رایج چلے آئے ہون اور یہہ بھی لازم ہے کہ اُن کا تعین - غیر مبہم اور صریح شہادت
پر کیا جائے کیونکہ صرف اسی قسم کی شہادتین اسبات کا ذریعہ ہین کہ رواجات کے وجود کا عدالتون
کو یقین ہوجائے اور یہہ کہ اُن مین قدامت و تیقن بھی پایا جائے اس لئے کہ اسی پر اُن کے
قانونی اعتبار کا انحصار ہے" چنانچہ اسی کے مطابق مدراس ہائی کورٹ نے جنوبی ہند
کے ایک مقدمہ کی تحقیقات کرتے وقت جس مین بیان کیا گیا تھا کہ برہمن اپنے
بہن کے بیٹون کو متبنے کرسکتے ہین یون حکم دیا" (اوّل) شہادت ایسی ہونی چاہیے جو رواج کا مسلسل و یکسان ہونا
ثابت کرے اور پہر اس اعتبار کیلئے یہہ بھی لازم ہے کہ شہادت ہی سے حاصل ہو (دوم) اس قسم کے
اکٹون کی شہادت - اون اکٹون کو تسلیم کرنا فیصلہ جات عدالتی و پنچایتی اس قسم کی اکٹون کی حمایت
بیانات اشخاص تجربہ کار و کاملین جن کو اعتبار ہو کہ اس قسم کے اکٹ قانونی اور جایز
ہین تو وہ سب جایز ہون گے لیکن یہہ واضح رہے کہ گو اُن کا جواز ہو لیکن اگر رواج
مبینہ کی حقیقی تمثیل سے اُن کی تایید نہوگی تو آخری قسم کی شہادت بہت ہی کم باوقعت
ہوگی" (د) بالآخر یہہ ہے کہ رواج پیش شدہ قطعی ہونا چاہیے تاکہ جب اوسکو تمثیلات
مصرحہ سے متعلق کیا جائے توصریح و یقینی اور موجہ ہو (ہ)

(ج) ۱۴ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۵۸۵ -

(د) گوپالین بنام رگھوپتی این جلد ۷ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۲۵۰ و ۲۵۴ - ہیرانا تھ بنام بابو رام
جلد ۹ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۲۹۴ و ہی مقدمہ جلد ۷ ویکلی رپورٹر صفحہ ۳۱۶ کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا - جلد ۱۲
مورز انڈین اپیلس صفحہ ۴۳۶ و ہی مقدمہ جلد ۱۱ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۷۰ و ہی مقدمہ جلد ۱
بنگال لا رپورٹ (پریوی کونسل) صفحہ ۱ - اور ہرپرشاد بنام شیو دیال جلد ۳ - انڈین اپیلس صفحہ ۲۸۵ و ہی مقدمہ
جلد ۲۴ ویکلی رپورٹر صفحہ ۵۸ و شیو بنام کرشنن جلد ۷ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۳ -

(ہ) لچھمن بنام اکبر جلد ۱ - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۴۴۰ - لالہ بنام ہیرا جلد ۲ - ایضاً صفحہ ۴۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسئلہ بار ثبوت۔ **ف ۴۸** ۔جہان کسی قوم یا خاندان پر بذریعہ قانون بطور مسلمہ حکومت ہوتی ہے لیکن اُس قانون کے ناقص ہونے کی وجہ سے کسی خاص رواج کے وجود کا بھی پتہ دیا جاتا ہے تو بالیقین بار ثبوت اُن لوگون پر ہوتا ہے جو وجود رواج کے قائل ہوتے ہین مثلاً ایک ایسا رواج جو تبنیت کی مخالفت کرتا ہو اور تبنیت کی وجہ سے وراثت کو مسدود کرتا ہو تو وہ قائم کر دیا جائے گا اگرچہ دوسرے کسی خاندان مین جو قانون ہنود کا تابع ہو غالباً اُسکی تائید کیلئے بہت ہی قوی شہادت کی ضرورت ہوگی۔ (ف) لیکن اگر وہ قوم و خاندان اصلاً ہندو نہو اور اُس نے ایک حصہ رواج ہنود کو اختیار کر لیا ہو تو بار ثبوت کو منتقل کر کے اس فریق پر ڈالا جائے گا جس نے بیان کیا ہے کہ کوئی خاص مسئلہ شخصی قانون کا جز ہو گیا ہے۔ خاندان بیکنت پور مین ایک مرتبہ اِس قسم کا مقدمہ واقع ہوا تھا مگر خاندان مذکور اصلاً ہندو نہ تھا بلکہ اُس نے جُزاً رواجات ہنود کو اختیار کر لیا تھا۔

صد ۴۹ ایک جانشینی کے مسئلہ مین جب کہ ایک متبنےٰ نے جائداد کا دعوے کیا تو جوڈیشل کمیٹی نے یہ طے کیا کہ بار ثبوت ان لوگون پر ہے جنہون نے تبنیت پر یہ ظاہر کرنے کیلئے اعتبار کیا کہ وہ رسوم ہنود مین سے ہے جسکو کہ خاندانی قانون مین داخل کر لیا گیا ہے البتہ اگر خاندان مذکور پر بذریعہ قانون ہنود بالعموم حکومت کیگئی ہوتی تو دعویدار اُس پر یہ بہ کر سکتا تھا اور اُسوقت بار ثبوت اثباتِ رسم خاندانی اُس شخص پر ہوتا جس نے ویسا بیان کیا تھا۔ (ز)

معاہدہ سے رسوم وضع نہین کیے جا سکتے۔ **ف ۴۹** ۔خود حیثیت مقدمہ مذکور سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی خاص قاعدہ پر عمل کرنے کے نسبت چند اشخاص مین عہد ہو جانا کوئی نئی رسم نہین پیدا کر سکتا کہ جسطرح وہ پابند ہین اسی طرح اور لوگ بھی پابند ہو جائین (ح) اور نہ کسی

(ف) بشونا تہ سنگہ بنام راجمن موزمدار فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۲۰

(ز) فنندر دیب بنام راجیسور جلد ۱۲۔ انڈین اپیلس صفحہ ۷۲ وہی مقدمہ جلد ۱ کلکتہ ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۴۶۳۔

(ح) بنابائی بنام تاتام جلد ۸ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۴۲۰ ۔۔۔۔۔ وہی مقدمہ جلد ۲ ویکلی رپورٹ ۱۰۱۱ (فیصلہ پریوی کونسل) ابراہیم بنام ابراہیم جلد ۹ مورس انڈین اپیلس ۴۲۰ وہی مقدمہ جلد ۱ ویکلی رپورٹ (فیصلہ پریوی کونسل) صفحہ ۱ سروپی بنام کمہرام فیصلہ جات ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۲۔ بہاونی بنام مہاراج سنگھ جلد ۳۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۷۳۸۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاندانی رواج کی وہان پابندی ہوسکتی ہے جہان خاندان وجائداد (جس مین رواج کو دخل دیا گیا ہے) اسقدر جدید ہو کہ رواج قدیم کے خیال کی بھی راہ نہو (ظ) اور نہ کوئی اسطرح کا رواج مثل توریث خلف اکبر جس نے کسی خاص خاندانین منتقلی جائداد کی حکومت کی ہو اُسکی پیروی کسی دوسرے خاندان مین بھی کیجائے جس نے اُسکو خرید کرلیا ہو۔ دوسرے لفظون مین یہہ مطلب ہے کہ رواج جائداد کا ساتھہ ندے گا (ی)

رواج کا مسلسل ہونا ضروری ہے

ف ۵۰ - جواز رواج (بحیثیت قدیم) کیلئے لازم ہے کہ رواج مسلسل چلا آیا ہو۔ ایک اچھی طرح سے پھیلے ہوئے مقامی رواج کے مقدمہ مین تسلسل کا نہونا اس امر کی شہادت ہوگی کہ رواج مذکور قانونی وجود نہ رکھتا تھا۔ مگر یہہ خیال کرنا مشکل ہے کہ اس قسم کا رواج جو کسی زمانہ مین پورے طور سے قائم رہا ہو یون دفعتاً منقطع ہوجائے۔ بہرحال خاندانی رواج کے مقدمہ مین ایسا نہین ہے جسکی بنیاد تھوڑے اشخاص کی رضامندی ہے اسلئے جہان کہین یہہ معلوم ہوا کہ افراد خاندان کسی جائداد سے جسکی حیثیت مثل راج کے ہے مستفید ہین اور بیس سال سے بحیثیت جائداد خاندان مشترکہ برتاؤ کرتے آئے ہین گویا معمولی قوانین جانشینی نے توریث پر عمل کرایا ہے تو پریوی کونسل نے یہہ طے کیا کہ ہر قسم کی صورت غیر قابل انقسام جو ابتدا سے حاصل رہی ہو منقطع کردی گئی۔ اُنہون نے کہا "ویرلارڈ شپ کوئی اصول یا سند نہین پاتے کہ کسی معمولی جائداد کے طریقہ توریث کو قانونی امر فرض کرین جو محض رواج خاندانی کے تابع ہو اُس سلسلہ کو منقطع نکیا جاسکے تاکہ معمولی قانون جانشینی داخل کیا جائے۔ اِس قسم کے خاندانی رواجات رواج ملک کے خلاف ہین جو مقامی قانون ہے اور جس کے وہ تمام اشخاص پابند ہین جن کے حدود مقامی مین وہ شایع ہے۔ رواجات خاندان کی یہہ حیثیت ہونی چاہیئے کہ وہ یقینی دوامی اور جاری ہون اور اُن کا ایسا انقطاع جو بخوبی معین ہوگیا ہو بالیقین رواجات مذکور کا نابود کرنے والا سمجھا جائے گا

(ظ) امرتہ ناتہہ بنام گوری ناتہہ جلد ۱۳ مدراس انڈین اپیلس صفحہ ۲۴۵-۵۴۹ - وہی مقدمہ جلد ۱۵ ویکلی رپورٹ (کونسل) صفحہ ۱۰

(ی) گوپال داس بنام نرو تم جلد ۲ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۱۹۵ (۲۳۰)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ اُس صورت مین ہوگا جب اتفاقی اسباب سے انقطاع رواج ہوجائے جس کا اثر اس سے کم نہین ہوسکتا جیسا خود خاندان کی متحدانہ رضامندی سے بالارادہ اُسکا بندوبست کرنے مین ہوتا لیکن ایسے موقع پر اگر قانون اُن رواجون کو زور دینے اور برقرار کرنے کی کوشش کرے گا تو بہت ہی الجھاؤ اور بہت سی نزاعون کا راستہ کھل جائے گا جو کہ علانیہ متروک کردیے گئے ہین اور اُن کے ترک کے مطابق جیسا کہ اس مقدمہ مین ہے ایک عرصہ تک عمل رہا ہے (ک)۔

صرف ایک خاندان کا رواج

۵۱ ف۔ مقدمات بالا پھر سوال قائم کرتے ہین (جسکی نسبت پہلے ہی شک کیا گیا تھا) کہ آیا کوئی خاص خاندان کوئی ایسا رواج رکھہ سکتا ہے جو گرد نواح کے اضلاع کے قانون سے مختلف ہو اور اُسی قسم کے لوگون سے متعلق ہوسکتا ہو (ل) اس قسم کے خاندانی رواج کے ثبوت کا کوئی امر مانع نہین معلوم ہوتا مگر صرف ایک ہی خاندان کا رواج اور وہ بھی اس قسم کے خاندان کا جو چندان وقیع نہو تو بیشک اسکی قدامت اور تسلسل اور بلحاظ ضرورت قانونی عام انتظامات سے اسکا متمیز ہونا (جو ایک لازم رواج کے قائم ہونیکے لئے ضرور ہے) ثابت کرنے مین بڑی ہی دقت ہوتی ہے اور جہان کوئی بڑا خاندان ہوتا ہے اور اسکے کارنامون کی بہت سی پشتون تک تصدیق (تائید) ہوتی آئی ہے تو یہہ دقت باقی نہین رہتی۔ پٹرا کے راج مین یہہ رواج مکرر قایم کیا گیا ہے کہ راجہ اپنے افراد خاندان مین کسی کو جو براج (ولیعہد) اور ایک کو بڑا ٹھاکر (سردار) نامزد کرتا ہے جن مین سے اول الذکر راجہ کی وفات پر راج پاتا ہے اور دوسرا جو براج کی جگہہ حاصل کرتا ہے (ن) اسکے سوا تربت مین

صلہ ۵

(ک) راج کشن بنام رام جی جلد ۱ کلکتہ ہای کورٹ رپورٹ صفحہ ۱۸۴۔ وہی مقدمہ جلد ۱۹ ویکلی رپورٹر صفحہ نیز دیکھو کار روائی عدالتی۔

(ل) ایم ایم بنام ابراہیم ۹ مورس انڈین اپیلس جلد ۲۴ وہی مقدمہ ۱۰ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل)۔

بسونت راؤ بنام من ٹپلا بمبئی ہای کورٹ رپورٹ ضمیمہ صفحہ ۴۲ (۲ بج) تاراچند بنام رت رام جلد ۴ مدراس ہای کورٹ رپورٹ ۵۸۔ مدھاوراؤ بنام بالکرشناہ بمبئی ہای کورٹ رپورٹ (اپیلیٹ سول جوسن وکش) صفحہ ۱۱۲

(م) اس امر کی تفصیلی بحث مقدمہ بہاؤ ناناجی بہندرا بای جلد ۱۱ بمبئی ہای کورٹ رپورٹ صفحہ ۲۶۹۔ اور اسمٰعیل بنام فدایت جلد ۳۔ انڈین لا رپورٹس سلسلہ الہ آباد صفحہ ۲۲۳۔ مین دیکھیے۔

(ن) نلکستو دیپ بنام بیرچندر جلد ۱۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۲۳۵ وہی مقدمہ جلد ۱۲ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۲۱ وہی مقدمہ جلد ۳ بنگال لا رپورٹ (پریوی کونسل) صفحہ ۱۳۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی ایک رواج ہے جس کے رو سے راجہ اپنی زندگی مین ہی غولت گزین ہوکر راج اپنے بڑے بیٹے یا قریب کے کسی مرد رشتہ دار کے حوالہ کردیتا ہے - (س) اکثر مقدمات جائداد جن مین تملیک بلحاظ اولاد اکبر ہوا کرتی ہے وہ جائداد کی نوعیت پر منحصر معلوم ہوتے ہین گویا وہ ایک قسم کی بادشاہت ہے جو اپنی ترکیب کے لحاظ سے ناقابل انقسام ہے - (ع) لیکن اگر جائداد راج ہی نہو تو بھی (اگر قائم کردیا جائے) صرف رواج کفایت کرتا ہے - (ف) - اور جہان کوئی غیر قابل انقسام راج ضبط سرکار ہوجاتا ہے اور پھر اُسی خاندان کے کسی مرد یا شخص غیر پر بحال کیا جاتا ہے تو مرکوز یہی رہتا ہے کہ وہ بلوازم راج بحال ہوا ہے جن مین سے بڑے لزوم عدم انقسام و لحاظ ولد اکبر ہین - (ص) مگر یہ خیال اسوقت قائم نہ رہیگا جب بعد ضبطی طریقہ تصفیہ راج و طریقہ بحالی اس ارادہ کے موافق ہون کہ آئندہ اس کے لئے قابل انقسام ہونیکے معمولی لوازم ہون گے (ق)

فصل رواجات

۵۲ - جو رواجات کہ فحش یا سیاست مدن کے خلاف ہون تو نہ وہ نافذ ہون گے اور نہ اُن کی منظوری دیجائیگی (س) مثلاً کسبند کا تسلیم شدہ

ص ۵۲

(س) گنیش بنام مہیشر جلد ۶ مورز انڈین اپیلس صفحہ ۱۶۴ جسکو بہ تحت جلد ۷ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۲۲۸ (۲۷۱) دیکھنا چاہیئے بحیث راج - گووند نرائن بنام انند جلد ۶ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۲۸۲ (۳۵۴) انند بنام دھیراج جلد ۵ مورز انڈین اپیلس ۸۲

(ع) راج ہی قابل انقسام ہوسکتا ہے دیکھو گرداری بنام کولاہل جلد ۲ مورز انڈین اپیلس صفحہ ۳۴۴ - وہی مقدمہ جلد ۶ کلکتہ ویکلی رپورٹر (منفصلہ پریوی کونسل) صفحہ ۱ -

(ف) راوت ارجن بنام راوت گھنشام جلد ۵ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۱۶۹ چودھری چنتامن بنام نولکھو جلد ۲ - انڈین اپیلس صفحہ ۲۶۳ وہی مقدمہ جلد ۴ ویکلی رپورٹر صفحہ ۲۵۵ بالکارجونا بنام یار درگا جلد ۱۷ - انڈین اپیلس ص ۱۳۴ وہی مقدمہ جلد ۱۳ - انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس صفحہ ۴۰۶ -

(ص) بیر پرتاب بنام مہاراجہ راجندر (مقدمہ بہنسا پور) جلد ۱۲ مورز انڈین اپیلس وہی مقدمہ جلد ۹ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۱۵ متاوادوگتا بنام دوری سنگھ جلد ۱۸ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس صفحہ ۹۹ - وہی مقدمہ جلد ۳ سلسلہ مدراس انڈین لا رپورٹ -

(ق) وینکٹانرسمہا بنام ناریا - (مقدمہ نرفو) جلد ۲ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس ص ۳۸ - وہی مقدمہ جلد ۲ - انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس ۱۲۸ - میرنجی زمیندار بنام ستروچارلا راما بھدرا جلد ۸ اپیل ۵۴ - وہی مقدمہ جلد ۱۴ - انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس ۲۳۷ -

(ر) منو باب ۸ فقرہ ۴۱ میور ایس یل ۵ تمثیلات مصرحہ فقرہ ۴۱ نوٹ (ز)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رواج ہی نہین ہے اور ناچنے والی عورتین ہی اسکی عزت نہین کرتی ہین بلکہ تعلقات کسبی واشنا بذریعہ قانون مثل دیگر عہود مرتب ہوئے ہین - (ش) قانون انگریزی کے ذریعہ سے بھی بلاشبہہ کسب ناجایز نہین ہے کہ اوسکی ممانعت کیجائے یا اوسکو قابل سزا قرار دیا جائے اور مین کہتا ہون کہ ایک علیحدہ فرقہ کسبیان ہند کے نسبت خاص قواعد جو موجود ہون وہ کیون اسوقت تسلیم نہ کئے جائین اور اُن پر کیون عمل نہو - (ت) لیکن کسب ہندؤن کے رائے مین بھی فحش اور رذالت مین تنزل پیدا کرنیوالا ہے (ث) اس لئے یہہ ظاہر ہے کہ کوی انگریزی عدالت کسب کو اس نظر سے نہ دیکھی گی کہ بلحاظ معاہدہ اُسکی تایید کرے چنانچہ یہہ مان لیا گیا کہ انگریزی قاعدہ کو بھی اسقدر وسعت دیجائے کہ مکان وغیرہ دینے یا اوسکی مثل (اس غرض سے کہ اس مین وہ اپنا پیشہ کرے) کسبی کے ساتھ جو عمل کیا جائے اُسکو شکست کردی چنانچہ بحسب دفعات تعزیرات ہند ۳۷۲ و ۳۷۳ کسی کسب خانہ مین نابالغ لڑکی کو رقاصہ بنانیکے لئے لیجانا یا اسی غرض سے اُسکو علیحدہ کرنا قابل سزا ٹھہرادیا گیا ہے (ذ) - بلکہ

(ش) دیکھو بیوہار چنتامنی ۱۰۱ -

(ت) تارامونی بنام سوتی جلد ۸ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۲۰۲ - (۳۲۵) شیدا بنام حسن شی دادا رپورٹ صدر عدالت بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ اکمل شی بنام ناگاراتھہم جلد ۵ مدراس ہای کورٹ رپورٹ صفحہ ۱۶۱ - چلاکنڈا بنام رتناچالم جلد ۲ مدراس ہای کورٹ صفحہ ۷۸ -

(ث) جلد ۲ مگناٹن صفحہ ۱۳۲ سیوالنگو بنام منسل جلد ۱۲ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۷۷ - تارا نامکن بنام نامالکشمن جلد ۱۴ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۹۰ - کمالم بنام سداگویا سوامی جلد ۱ مدراس انڈین لا رپورٹ ۲۵۶ - لیستوکنو بنام پاپر سوامی جلد ۱۲ - مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۱۴ -

(خ) گوری ناتھ بنام سودھو موتی جلد ۱۸ ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۵۵ وہی مقدمہ جلد ۱ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۳ دیکھو ستناد بنام ہرمن رام رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۱ -

(ذ) پدماوتی جلد ۵ مدراس ہای کورٹ صفحہ ۱۵۱ بنام جیلی جلد ۶ بمبئی ہای کورٹ (سول کازکوٹ) صفحہ ۶۰ چینا آیای بنام نیگراے جلد ۱ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۶۸ بہرکیف دیکھیے ریگ بنام رامنا جلد ۱۲ سلسلہ مدراس صفحہ ۲۷۳ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بمبئی گورنمنٹ نے تو یہان تک سختی کی کہ اگر اس ذات کے لوگ اپنے پیشہ مین شریک
کرنے کی غرض سے پنچنے کرین تو ایسے پنچی کا کوئی حق نہ تسلیم کیا جائیگا (ض) مگر اس قسم کے قاعدہ
عام کی صحت کے متعلق حال کی ایک مقدمہ مین عدالت بمبئی نے شک کیا اور عدالت مدراس نے صریحی انکار کیا (ظ)
لہذا بمبئی مین تو یہہ مانا گیا کہ ایسے قومی رواجات جو عورت کو شوہر چھوڑ دینے اور اوسکی مرضی کی بغیر دوسری شادی
کر لینے کا اختیار دیتے ہین وہ نحش سے معرا ہین (غ) اور اس امر مین شک کیا گیا کہ آیا
عورت کو شوہر کے زندگی مین اوسکی مرضی سے دوسری شادی کر لینے کا رواج صحیح
ہے یا نہین - (الف) یہہ تو مشہور ہی ہے کہ نایرون مین ازدواج عورت پر عفت کو
لازم نہین کرتا اور نہ مرد کو کوئی حقوق دیتا ہے مگر یہان عدالت نے جو کچھ تسلیم کیا ہے
وہ یہہ ہے کہ وہ رواج نکاح کے فسخ کر دینے کا نہین ہے بلکہ اوسکو نکاح ہی نہین مانا
جاتا - (ب) ایک مقدمہ مین پریوی کونسل کے روبرو مغربی ساحل ہند کے متعلق ایک
اس قسم کا رواج پیش ہوا تھا کہ اسکے رو سے مذہبی مقام کے متولی مجاز تھے کہ
اپنے حق کو بیچڈالین مگر جوڈیشل کمیٹی نے معلوم کیا کہ ایسے رواج کا تعین نہین ہوا تھا اور
یہہ اعلان کیا کہ مصالح عامہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے ہر ایک مقدمہ مین وہ اس
رواج کو ناجایز تصور کرتی ہے - (ج)

ص ۵۳

رواج خاندانی کی تبدیل **ف ۵۳** - جن مقدمات کا ذکر فقرہ ۴۳ کے پہلے کیا گیا ہے اُن مین سے

(ض) متہرا بنام بسو جلد ۴ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۵۴۵ -

(ظ) تارا نا نکمن بنام نانا لکشمن جلد ۱۴ - انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی صفحہ ۹۰ و نکو بنام مہالنگا جلد ۱۱
مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۳۹۳ - دیکھو فقرہ ۱۸۳ -

(غ) جن بنام کرسن جلد ۲ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ ۱۲۴ - دیکھے آر بنام منوہر بمبئی ہائیکورٹ
(سول کورٹ) ۱۷ - اوجی بنام ہاتی - جلد ۷ بمبئی ہائی کورٹ (اپیلیٹ سول جورسڈکشن) ۱۳۲
نرائن بنام لیونگا جلد ۲ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۴۰ -

(الف) کیمکر بنام ادمی شنکر جلد ۱۰ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۳۸۱

(ب) کولا کا بنام ریک جلد ۶ مدراس انڈین لا رپورٹ ۳۷۴ -

(ج) راجہ درما بنام رادی درما جلد ۴ - انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس صفحہ ۷۶ وہی مقدمہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۵ مدراس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چوتھی قسم اسوقت پیدا ہوتی ہے جب ایسے واقعات پیش آئین کہ جس قانون نے پہلے کسی خاندان پر حکومت کی ہو وہ قابل نفاذ نہ رہے۔ ایک حیثیت مین تو یہہ ہے کہ کہ ہر نیا قانون جو اس قسم کے خاندان پر حکومت کرنیکے لئے قرار دیا گیا ہو وہ بلحاظ قدامت ناقص ہوگا جو قیام رواج کیلئے لازم ہے۔ دوسری جانب یہہ ہے کہ قانون معینہ زمانہ قدامت کی صورت رکھتا ہو تو پھر اسوقت اسکے تعین مین خاندان کی قوۃ کا سوال ہوگا ہم نے بخوبی دیکھا ہے کہ جب کوئی خاندان کسی حصہ ہند سے ہٹکر دوسرے حصہ مین جا رہتا ہے تو یا اپنے رواجات باقی رکھتا ہے یا رواجات مقامی قبول کر لیتا ہے (د) اور یہی قاعدہ اس خاندان پر منطبق ہوتا ہے جو اپنے عقائد کو بدل دیتا ہے۔ پس اگر ص ۵۴ ان نئے عقائد مین کسی خاص صورت کے قانون کی پابندی کا لزوم ہوتا ہے تو اس صورت کا قانون ان کے لئے واجب التعمیل ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس مین اس قسم کا کوئی لزوم نہین ہوتا تو خاندان کو آزادی ہوتی ہے کہ چاہے اپنے پرانے قانون کا اسقدر حصہ جو تغیر حالت کے مغائر نہو قائم رکھے یا چاہے تو کسی اور فرقہ کے رواجات کو قبول کر لے جن سے نئے عقائد میل کھا سکتے ہون۔

مسلمان ہو جانا۔ **۵۴** ۔ جب کوئی ہندو مسلمان ہو جاتا ہے تو نیا طریقہ زندگانی قبول کرتا ہے جس پر ایک مسلمہ قانون نافذہ ہند کے ذریعہ سے حکومت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ تغیر مذہب کے وقت جو جائداد اوسکے قبضہ مین تھی وہ اون لوگون کو ملیگی جو بروئے قانون ہنود مستحق ہون لیکن جو جائداد بعد کو حاصل ہو وہ اون لوگون کو ملیگی جو بروئے قانون مسلمانان مستحق ہون گے (ہ) پہلی شکل کے متعلق میرا خیال ہے کہ ضرور اون مقدمات تک محدود ہونی چاہیئے جن مین بروئے قانون ہنود اسکے ورثار کو وہ حقوق حاصل ہون جو شکست نہو سکین کیونکہ اگر وہ بذریعہ ہبہ و وصیت اپنے رشتہ دارون کو محروم الارث کرنے کا مجاز ہوگا تو یہہ معلوم کرنا

(د) فقرہ ماقبل ۲ (۴)

(ہ) جلد ۲ ڈبلیو گمنائن صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ - جوالا بنام دھرم جلد ۱ - مورز انڈین اپیلس صفحہ ۵۳۷ ۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشکل ہے کہ وہ ایک ایسے قانون کا پابند ہو کر جو جداگانہ قسم کا سلسلہ وراثت قائم کرتا ہے اُن کو کیون نہ محروم الارث کر دے اس مشکل کا آخری جز مسلمہ پریوی کونسل ہے چنانچہ ایک ایسے مقدمہ مین جس مین اس امر کی منازعت تھی کہ ایک خاندان جو کئی پشتون سے مسلمان ہو گیا تھا اُسپر اب بھی بروئے قانون ہنود حکومت ہوتی تھی حکام عالیمقام نے فرمایا "یہہ مقدمہ اس قابل ہے کہ اس مین اور ابراہیم بنام ابراہیم (۱) کے مقدمہ مین فرق کیا جائے (ف) اُس مین فریقین دیسی عیسائی تھے اور اس قسم کا کوئی قانون وراثت نہین رکھتے تھے جو رسوم پر مبنی ہو چنانچہ اس کے عدم موجودگی پر کمیٹی نے وہ قانون منطبق کیا جس کے ذریعہ سے (جیسا کہ شہادت سے ثابت ہوا) خاص خاندان پر حکومت کرنے کا منشا تھا۔ مگر قانون مصرحہ ہند نے وسعت کے ساتھہ بیان کر دیا ہے کہ مسائل جانشینی و وراثت مین بمقابلہ ہنود قانون ہنود اور بمقابلہ مسلمانان قانون مسلمانان کا استعمال کیا جائے گا۔ ابراہیم بنام ابراہیم (۱) کے مقدمہ مین لارڈ کنگس ڈون نے جو تجویز (بہ صفحہ ۲۳۹) کی ہے اس مین بیان کیا ہے کہ اس قاعدہ کے نسبت بالضرور یہہ سمجھنا چاہیئے کہ محض نسلاً ہندو اور مسلمانون سے متعلق نہین ہے بلکہ مذہباً بھی متعلق ہے" گمنٹن کے اصول قانون ہنود جلد ۲ صفحات ۱۳۱ و ۱۳۲ کے دونو مقدمات جو ہندو سے مسلمان ہو جانیکے بیان مین ہین اور اس اصل کو قائم کرتے ہین کہ ورثار بروے قانون ہنود متوفی کی صرف وہ تمام جائداد لینگے جو تغیر مذہب کے وقت تھی۔ وہ بھی اس مشکل کے لئے سند ہین کہ بعد کی جائداد کا فیصلہ بروئے شریعت اسلام ہوگا۔ اس مقدمہ مین کوئی ایسی بات نہین ہے جس سے قطعاً معلوم ہو سکے کہ کب اور کس طرح مورث نے جائداد حاصل کی تھی چنانچہ اس مقدمہ مین بھی مثل مقدمات محولہ جانشینی کے متعلق ہندوؤن اور مسلمانون مین کوئی جھگڑا نہ تھا اور جو کچھہ جائداد اس کے پاس تھی اسکے نسبت اعتراف کیا گیا ہے کہ اولاد کو ملتی رہی تھی جو سب کے سب اس کے مثل مسلمان تھی۔ لیکن یہہ اصول کے خلاف معلوم ہوتا ہے کہ اُن مین جانشینی کا فیصلہ

(ف) ۹۔ مورز انڈین اپیلس ۱۹۵ وہی مقدمہ اویکلی رپورٹر (پریوی کونسل)

(۱) مورز انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ و جلد ۱ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل جمبنٹ) صفحہ ۵۰۱ (م)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون مسلمانان کے سوا اور کسی طرح پر کیا جائے - یہہ امر کہ کسی خاندان کا (جو ہندو سے مسلمان ہو گیا ہو) کئی پشتون تک رسوم و رواجات ہنود کا پابند رہنا اور اس پابندی کے سبب سے کسی خاص رواجی قانون وراثت کا قائم کر لینا ایک ایسا سوال ہے کہ جہان تک حکام عالیمقام کو علم ہے اس کا کبھی تصفیہ نہین کیا گیا اس اپیل کے فیصلہ کے لئے یہہ بھی قطعاً ضروری نہین ہے کہ سوال مذکور کا تصفیہ بصیغہ نفی کر دیا جائے اور حکام عالیمقام اس سے پرہیز کرتے ہین - لیکن یہہ ضرور کہین گے کہ قانون عامہ کو قابو مین رکھنے کے غرض سے (بشرطیکہ قانون مسلمانان اس قسم کے قابو کا معترف ہو جائے) ضرورت ہے کہ خاص رواجات کا اس سے زیادہ قوی ثبوت دیا جائے جیسا اس مقدمہ مین دیا گیا ہے" (ف)

رواجات ہنود کا برقرار رکھنا

۵۵ - جوڈیشل کمیٹی کی یہہ توضیح اس امر کی ضرورت نہین رکھتی تھی کہ اُسکے روبرو فیصلہ ہو جائے اس لئے کہ اس نے تو مان لیا کہ اگر اصول قانون ہنود کو اسکے دعوی پر منطبق کیا جائے تو مدعی کو بھی یکسان ناکامی ہوگی اور نہ اس نے یہہ طے کرنا قطعاً مان لیا کہ جو مسلمان ہو گئے ہون وہ رواجات ہنود برقرار نہین رکھہ سکتے بلکہ کمیٹی موصوفہ جُزاً اپنی راے اس قسم کے رواجات برقرار رکھنے کے خلاف مین رکھتی ہے جسکی دلیل یہہ ہے کہ مسئلہ مذکور کا کوئی فیصلہ نہین ہُوا - بہرحال ایک مقدمہ مین جو جو بمبئی مین یہہ امر دوسرے طریقہ پر کر فیصل ہو چکا ہے یہہ خوجے اس قسم کے لوگ ہین جو دراصل ہندو تھے لیکن تخمیناً چار سو برس کے پیشتر مسلمان ہو گئے مگر پھر بھی بہت سے ہندوؤن کے رواجات قائم رہے جن مین سے ایک سلسلہ وراثت بھی ہے جو قرآن مجید کے خلاف ہے -

ص ۵۶

(ف) جوالا نام دہرم جلد ۱ مدراس انڈین اپیلس صفحہ ۵۱۱ و ۵۳۷ - دیکھئے حلیم خان بنام گل خان جلد ۵ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۸۲۶ جس مین عدالت نے قوی سبب کے ساتھہ فیصلہ مقدمہ روپ چند بنام لاتو چودھری جلد ۴ کلکتہ لا رپورٹ کی بنیت شک کیا ہے جس مین بیان کیا گیا تھا کہ یہہ قائم شدہ قانون ہے کہ ان مسلمانون کے نسبت جو ہندو ملک مین بود و باش رکھتے ہون خاندان مشترکہ اور ہم مائدہ ہونے کا احتمال پیدا ہوتا ہے - دیکھئے دوسرا فقرہ -

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس قسم کی ایک اور ذات میمن کچھیون کی ہے اور اُن کی بھی ایسی ہی کیفیت اور رواج ہے۔ ۱۸۴۷ء مین بمبئی کی عدالت عالیہ مین یہہ مسئلہ پیش ہوگیا تھا کہ آیا اِس سلسلہ وراثت کی تائید کیجاسکتی ہے یا نہین اور سر رسکن پری نے ایک مجتہدانہ تجویز مین فیصلہ کردیا کہ اُسکی تائید کیجاسکتی ہے۔ چنانچہ بمبئی کے اکثر مقدمون مین کیا سپرم کورٹ اور کیا ہای کورٹ دونون مین اسی فیصلہ کی پیروی کیگئی ہے اور اُسکی نسبت خیال کیا جاسکتا ہے کہ پوری طرح قایم ہوگیا (ن) مگر یہہ بھی تسلیم کرلیا گیا ہے کہ فیصلہ جات مذکورہ یہہ امر نہین قایم کرتے ہین کہ خوجون نے قانون خاندانی ہنوکو پورا پورا اختیار کرلیا ہے اور نہ کافی شہادت کے بغیر یہہ مانا جاسکتا ہے کہ وہ قانون تقسیم جائداد کے پابند تھے اور وہ بھی اس حد تک کہ قانون مذکور باپ کے جیتے جی خاندانی جائداد مین بیٹے کو حصہ کا دعوی کرنے کا مجاز کرتا ہے (س) لیکن اگرچہ یہہ مقدمات اس حد تک مان بھی لیے جاین کہ اِن سے اِس بات کا تصفیہ ہوتا ہے کہ مذہب مین قرآن کا لزوم لازم نہین ہے کہ قانون دیوانی کا لزوم کرے تو بھی ایسے بہت سے مقدمات ہین جن مین مذہب و قانون کی تفریق نہین ہوسکتی۔ پس ایسی صورت مین پریوی کونسل کا اجتہاد پورے طور سے سربرہوگا اور جس شخص نے مذہب قبول کیا ہے اُسکو ہر ایسے رواج پر بہرہ سہ کرنے سے باز رکھیگا جو مخالف

(ن) خوجون کا مقدمہ سر رسکن پری کے ایشیای مقدمات متعلقہ سپرم کورٹ بمبئی (سنہ ۵۳) صفحہ ۱۱ گنگابای بنام تھا ور جلد ۱ بمبئی ہای کورٹ رپورٹ صفحہ ۱۷ تا ۴۷۔ مولبای جلد ۲ بمبئی ہای کورٹ رپورٹ صفحہ ۲۹۲ رحیم بای جلد ۱۲ بمبئی ہای کورٹ صفحہ ۲۹۴ رحمت بای بنام ہیربای جلد ۳ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۳۴ سدرۃ النسا بنام مجاد اجلد ۳ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۶۹۴۔ حاجی اسمعیل کا وصیت نامہ جلد ۶ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۴۵۲ عایشہ بای بنام حاجی طیب جلد ۹ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۱۵۔ عبدالقادر بنام ٹرنر۔ انگلش رپورٹس انڈین اپیلس مجلد ضمیمہ ۱۵۸۔ محمد صدیق بنام حاجی احمد جلد ۱ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۔ مقدمہ ہارون محمد جلد ۱۴ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۸۹

(س) احمد بھای بنام قاسم بھای جلد ۱۳ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۵۳۴۔ سپرم کورٹ کی تردید جلد ۱۲ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۸۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون ہو۔ مثلاً تفرّد از دواج عیسائی قانون کا ایک لازمی جُز ہے پس اب اگر کوئی مسلمان یا ہندو عیسائی ہو جائے تو بعد تغیر مذہب زوجہ اولے کی زندگی مین دوسری شادی نہین کر سکتا اور اگر شادی کرلے تو اس دوسری شادی سے جو اولاد ہوگی وہ صحیح النسب متصور نہوگی۔ گو اس کے خلاف ہندؤن یا مسلمانون کا کوئی رواج موجود ہو (ع) مگر اُسکا تغیر مذہب اُن شادیون کو ناجایز نکرے گا جو ہو چکی ہونگی اور نہ واقعہ تغیر سے پہلے جو اولاد ہوئی ہوگی اسکے صحیح النسب ہونے پر اثر ڈالیگی لیکن عیسائی ہونے کے بعد متعدد از دواج سے جو اولاد ہوگی اُسپر کیا اثر پڑے گا؟ یہہ سوال گو کبھی پیدا نہین ہوا لیکن بہت ہی دلچسپ ہوگا۔

مقدمۂ ابراہیم

ف ٥٦ قاعدہ مصرحہ بالا کے دوسرے جُز (ف) کی توضیح مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم محولہ بالا مین ہوگئی ہے (ص) اس مقدمہ مین یہہ ظاہر ہوا کہ دیسی عیسائیون کے (جو اصلاً ہندو تھے) مختلف طبقے ہین بعضون نے ہندو کے طریقے اور رواجات کلیتاً یا مخصوصاً اختیار کئے ہوئے ہین اور بعض جو مشرقی ہند کے رہنے والے کہے جاتے تھے اور جو عموماً ملواحن کہتے تھے اونہون نے ہر صورت مین یورپین طریقے قایم کرلئے خاندان مذکور کا مورث اعلیٰ خالص ہندو خون رکھتا تھا اور دیسی عیسائیون کے اس طبقہ سے تعلق رکھتا تھا جنہون نے دیسی رواجات برقرار رکھے تھے۔ لیکن جب اسکو فروغ ہوا اور صاحب جائداد ہوگیا تو یورپین پوشاک و رواجات کو اختیار کرلیا۔ اوس نے مشرقی ہندوستان کی عورت سے شادی کی اور مشرقی ہند کے طبقہ مین ایک رکن کی حیثیت سے شامل و تسلیم کرلیا گیا۔ اُسکے مرنے پر یہہ سوال پیدا ہوا کہ آیا اُسکی جائداد کی نسبت یہہ تصور کیا جائیگا کہ کسی ہندو خاندان

(ع) دیکھئے انڈیا بنام ہاملٹ لا رپورٹ انڈین اپیلس پریوی کونسل اینڈ ڈائیورس صفحہ ۱۳۰ - اسکنر بنام اردی جلد ۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۳۰۹-۳۲۴ وہی مقدمہ جلد ۱ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۲۵ - وہی مقدمہ جلد ۱ ویکلی رپورٹر صفحہ ۷۷ -

(ف) ماقبل فقرہ ۵۳ -

(ص) جلد ۹ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۱۹۵ - وہی مقدمہ جلد ۱ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۱ دیسی عیسائیون پر اب بذریعہ قانون وراثت ہند حکومت ہوتی ہے پونوسامی بنام دوراسامی جلد ۲ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۰۹ دیکھئے سیرکیس بنام پرسنومئی جلد ۶ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۷۹۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غیر منقسمہ کی مشترکہ جائداد ہے اور خالص قانون ہنود کی تابع ہے یا نہین اور اگر
یہہ نہین تو آیا کسی رواجی قانون کے ذریعہ سے حکومت ہوگی جو ہندو یا یورپین قانون
کے مثل ہو؟ شکل اوّل تو فوراً ہی خارج ہوگئی اور حکام عالیمقام نے فرمایا (ق) یہہ
مسئلہ وراثت نہین ہے بلکہ مسئلہ شرکت میراث ہے وراثت کے متعلق بروے
قانون ہنود عمل کیا جاسکتا ہے یا اور کسی ایسے قانون کے ذریعہ سے عمل ہوسکتا ہے
جسکا مورث اعلیٰ مطیع ہوسکتا ہو۔ لیکن شرکت میراث جن معنون مین کہ اس موقع
پر حکام عالیمقام اس اصطلاح کو استعمال کرتے ہین (یعنے وہ اُن حقوق ولوازم کی
توضیح کرنے والی ہے جو خاندان غیر منقسمہ کی کیفیت سے پیدا ہوتے ہین) وہ قانون ہنود
کی موضوعہ ہے اور اُس کے ذریعہ سے بالضرور اس پر عمل کیا جائے گا پس بلحاظ شرکت
میراث اِس مقدمہ کو خیال کرکے سُوال یہہ ہوتا ہے کہ کسی ہندو خاندان کے کسی رکن
کا کیا مرتبہ ہے جو عیسائی ہوگیا ہو؟ حکام موصوف یہہ سمجھتے ہین کہ وہ فوراً ہی خاندان
سے جدا ہوجاتا ہے اور خاندان اوسکو ذات باہر خیال کرتا ہے اور جہانتک اُسکا
تعلق ہوتا ہے وہ بند جس مین تمام خاندان جکڑا ہوا ہوتا ہے صرف ڈھیلا ہی نہین
ہوتا بلکہ کھُل جاتا ہے اِس لئے جیسا حکام موصوف کو معلوم ہوتا ہے کہ جو لوازم
اُس بند سے علاقہ رکھتے ہین اور اوسکا نتیجہ ہین وہ بھی بالضرور اسکے ساتھ برطرف
ہوجاتے ہین۔ شرکت میراث کا خاتمہ اُس علیحدگی سے ہوسکتا ہے جو تقسیم کے
ذریعہ سے ہو اور بالضرور حکام موصوف کا خیال ہے کہ اُس کا خاتمہ اُس علیحدگی سے
ہوسکتا ہے جو قانون ہنود کا مسلمہ و موضوعہ ہے۔ نظر برآن حکام ممدوح کی یہہ رائے
ہے کہ کسی ہندو کے عیسائی ہونے پر قانون ہنود کوئی حاوی اور لازمی زور اُس
شخص پر رہنے سے باز رہتا ہے جس نے تغیر مذہب کر دیا ہے اس لئے کہ جس
طرح اُس نے پُرانے مذہب کو ترک کر دیا اسی طرح پُرانے قانون کو بھی چھوڑ سکتا
ہے جس کا کبھی پابند تھا یا اگر اوسکو مناسب معلوم ہو تو پُرانا قانون قائم رکھہ سکتا ہے
گو پُرانا مذہب ترک کر دیا ہو۔" اِس کے بعد پھر حکام موصوف نے واقعات مقدمہ پر توجہ

ص ۵۸

(ق) جلد ۹ مورس انڈین اپیلس ص ۲۳۷ دہی مقدمہ جلد اویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی ہے اور عیسائیون کے مختلف فرقون کے مختلف رواجات ظاہر کئے ہین اور
ابراھیم کی پیشکردہ شہادت کو جو درحقیقت ایک فرقہ سے متجاوز نہوکے دہرے
مین ہورہی تھی تحریر کرکے یون لکھا ہے (سا) "یہہ امر فریقین کے مناسب
نہین ہے کہ جائداد کے متعلق کوئی نیا قانون وضع کیا جائے جس سے تملیک
مہذب ہو۔ حکام موصوف اس مین کچھہ شک نہین کرتے۔ مگر یہہ وہ سوال نہین
ہے جسپر مقدمہ کا انحصار ہو بلکہ سوال یہہ ہے کہ آیا درحالیکہ مختلف قوانین جائداد
مختلف فرقون سے متعلق ہوتے ہین تو فریقین کو یہہ نہین سمجھا جاسکتا کہ اونہون نے
جو قانون متعلق جائداد اختیار کیا ہے آیا وہ محض تملیک کی صورت مین ہے یا
یہہ کہ اوس فرقہ کی اور صورتون کے لئے بھی ہے جس سے اُن کا تعلق ہے
اس مقدمہ خاص مین یہہ سوال ہے کہ آیا جائداد قانون میراث ہنود کی متبع تھی یا نہین
جہان تک حکام موصوف کو معلوم ہے قانون نے کسی نو عیسائی کو تبدیل ملت کی ممانعت
نہین کی ہے۔ زحمت تبدیل قائم مقامی جو تبدیل ملت کا نتیجہ ہو وہ اس زحمت سے کچھہ
بھی زیادہ نہین ہے جو اکثر تبدیل مقام سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس لئے توجیہہ
زحمت مذکور اُس تبدیل کے قانونی ہونے کے خلاف مین مستعمل نہین ہوسکتی اگر درحقیقت
اس قسم کی تبدیلی ہوجائے تو اسکی نسبت یہہ کیون خیال کیا جائے کہ قانون مین
وجود نہین رکھتی۔ حکام موصوف کی یہہ رائے ہے کہ میتھیو ابراہیم کیلئے صحیح یہہ تھا
کہ (گو وہ خود دونون طرح پر کیا بلحاظ اصلیت اور کیا اس لحاظ سے کہ اپنی طفولیت
ہی مین دیسی عیسائی تھا اور معاملات جائداد مین رواجات و قوانین ہنود کی پابندی
کرتا تھا) اپنے عیسائی فرقہ کو بدل دیتا اور اس فرقہ کا عیسائی ہوجاتا جس فرقہ کی
اسکی بیوی تھی۔ ہر حیثیت مین اس کے خاندان کی معاشرت و انتظام مشرقی ہند
کے خاندان کے مثل تھا اور اس قسم کے خاندان مین اتحاد خاندان غیر منقسمہ
جن معنون مین ذکر ہوچکا ہے نامعلوم ہے

یورپین کی غیر صحیح النسب اولاد

۵۹ - اسی اصول پر جہان کسی یورپین کے غیر صحیح النسب لڑکے

ص ۵۹

(سا) جلد ۹ - مورس انڈین اپیلس صفحہ ۲۴۲ وہی مقدمہ جلد اویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو ہندو عورتون سے ہوتے ہین اور رواج کے تمام حیثیتون مین ہندؤن کے عادات و رواج کو اختیار کر لیتے ہین تو یہہ مانا گیا ہے کہ تمام امور مین اُن کے ساتھ ہندؤن کے مثل برتاؤ کیا جائے اور اسی قسم کا ہندؤن ہی کا قانون مستعمل ہو" وہ (معمولی معنون مین جس مین قانون ہنود کے متن لکھنے والون نے اس اصطلاح کا استعمال کیا ہے) متحد ہندو خاندان نہ تھے ایسا خاندان جسکا اپنی زندگی مین باپ ہندو تھا اور ابتدا سے بیٹے ایک معنون مین پیدائش سے شریک میراث تھے (گو یہہ لقب قابل تبدیل ہے) مگر وہ ایک عیسائی باپ اور دو مختلف ہندو ماؤن کے بیٹے تھے اور اس طرح پر اُن کی جائداد مین بطریق خاندان مشترکہ ہنود اپنے کو شریک میراث قرار دیتے تھے" (ش) یہہ مانا گیا کہ اُن کے حقوق تملیک وحقوق مادری کا اندازہ بالضرور بذریعہ قانون ہنود کیا جائے جس مین ایسے حقوق مانے گئے ہین اور انگریزی قانون کے رو سے ہنود جو ان سے انکار کرتا ہے (ت) اس کے خلاف اُس فرقہ کا بڑا حصہ جو مشرقی ہندوالون کے نام سے مشہور ہے اور جس کا حوالہ مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم مین دیا گیا ہے وہ یورپینون کے غیر صحیح النسب بیٹون کا ہے جو دیسی یا کم ذات عورتون سے پیدا ہوئے اور جنہون نے اپنے باپون کے اقربا اور بود و خبر گیری کے وجہ سے یورپینون کا طریقہ زندگانی اختیار کر لیا ہے۔ یہہ لوگ جیسا کہ بیان ہو چکا قانون انگریزی کے محکوم ہون گے۔ صہ ۶۰

(ش) مینہایوی بنام اوتارم جلد ۵ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۴۰۰ و ۴۲۰ و ہی مقدمہ جلد ۲ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۴

(ت) وہی مقدمہ جلد ۲ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۱۹۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چوتھا باب

خاندانی تعلقات

شادی اور بنوت

صہ ۶۱ قانون خاندانی کی بیقاعدگی

ف ۵۸ قانون ہنود کا کوئی جز ایسا بیقاعدہ نہین ہے جیسا وہ حصہ ہے جو خاندانی تعلقات پر عمل کرتا ہے۔ اس مین صرف یہی نہین ہے کہ پرانے طریقہ اور طریقہ مجریہ حال کے سلسلہ مین انقطاع ہو بلکہ مختلف اجزاے طریقہ سابقہ بصورت موجودہ ایک دوسرے کے معارض ہین۔

ہم ایک قانون وراثت مین دیکھتے ہین کہ وہ پندرہ پشتون تک کے غیر منقطع نسب نامہ کے ساتھ اسلاف نرینہ کے پتے لگانے کا امکان بتلاتا ہے اور اسی کے ساتھ ایک خاندانی قانون بھی ہے جس مین کئی قسم کی مسلمہ شادیان محض زناکاری اور بے عصمت کرنے کی خوش آیند باتین ہین جس مین بارہ قسم کے بیٹے تسلیم کئے گئے ہین مگر ان مین سے اکثر خاص اپنے باپ سے خون کا تعلق نہین رکھتے ہین۔ مجھے علم نہین ہے کہ ابتک اسکو مربوط و موافق کرنے کی کوشش عمل مین آئی ہو یا ان صریحی اختلافات کی پوچھ گچھ ہوئی ہو۔ تاہم اسقدر کہا گیا ہے کہ اس طریقہ کی بعض خصوصیتون کو عمل تعدد شوہران پر محمول کیا جاسکتا ہے جسکی نسبت قیاس کیا گیا ہے کہ کسی زمانہ مین بہت ہی عام تھا۔ (الف)

(الف) بلاشبہہ مین ان رایون کا حوالہ دیتا ہون جو مسٹر مکلنن نے اپنی کتاب اسٹڈیز ان دی اینشنٹ ہسٹری مین پیش کی ہین (سنہ ۱۸۷۶ء) اور وہ دو مضمون جو فارٹنائٹلی ریویو کے پرچہ جات مئی جون سنہ ۱۸۷۷ء مین شایع ہوے۔ مکلنن پیاٹری ارکل تھیوری مطبوعہ سنہ ۱۸۸۵ء

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ عمل مذکور کا مثبتہ وجود واقعات کے شمار مین نہ آئیگا مجھے
اس مین بھی شک ہی کہ تعدد شوہران کا عمل جو کہا جاتا ہے (ب) وہ کبھی ان
اقوام مین رائج بھی تہا یا نہین جنپر طریقہ زیر بحث سے حکومت ہوتی ہی حالانکہ اُن پر
اسی طریقہ کی حکومت تھی - یہہ امر بخوبی ممکن ہے کہ اُن کی تاریخ کے بہت ہی ابتدائی
صد ۶۲ زمانہ مین اسکا رواج رہا ہو لیکن اگر اسکو فرض کرنے کے لئے وجہ ملجائے تو یہہ حالت
محض غیر متعلق ثابت ہوگی اسلئے کہ وہی اُس خاندانی قانون کے قائم ہونے سے
پہلے طریقہ مذکور کو ترک کر چکے تھے جو ہمکو سابق کے سنسکرت مصنفین کے زمانہ
مین نافذ دکہائی دیتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ اگر وہ قانون اصولی طور سے شمار مین
آبھی جائے تو تعدد شوہران کی بحث سے کوئی سروکار نہین رکہتا بہرحال حقیقی واقعات
کی تحقیق مین اس بحث کی دلیل صاف ہوجائیگی -

غیر آریا قومون مین تعدد شوہران -

۵۹ - غیر آریا اقوام ہند مین مسئلہ تعدد شوہران کا پہیلا اور حال
کا وجود خارج از بحث ہے اسلئے کہ وہ خصوصیت کے ساتہہ پہاڑی
قومون مین عام ہے جو غالباً اصلی قومین ہین لیکن یہہ بہت ہی کثرت کے ساتھ صحرائی باشندون
مین ہے (ج) نیز ون مین یہہ دستور ہے کہ بعد نکاح عورت خاص اپنے ہی مکان مین

(ب) تعدد شوہران سے (جو صحیح طور پر کہا گیا ہے) میرا مقصود وہ رواج ہے جسکی بنیاد پر وقت
واحد مین ایک عورت کئی شوہرون کی قانونی ملک ہو جیسا کہ تو ڈون مین دستور ہے - یا وہ طریقہ
جسکی بنیاد پر وہ عورت جو قانوناً ایک شوہر کی منکوحہ ہے یہہ حق رکہتی ہے (جسپر وہ کوئی اعتراض نہین
کرسکتا) کہ اپنی مرضی سے اور لوگون کو بھی داخل نکاح کرلے جیسا نیرون مین ہے - مین اُن حالات کو
جو محض عیاشی ہین خارج کرتا ہون - ہسپانیہ اور اطالیہ مین کوئی شخص اصطلاح تعدد شوہران کو عمل کیولیر
سروٹی کے معنون مین استعمال نکرے گا - مین اُن معاملات کو بھی خارج کرتا ہون جن مین عورت مجاز
ہے کہ اپنے آپ کو کسی مرد کے حوالہ کردے جو نیم روحانی ہونیکا مدعی ہو جیسا کہ مہاراجگان بمبئی
کا مقدمہ - اور نیز مذہبی آئین کی صورت مین منکوحہ عورات کے مخلوط بہ کسب ہونے کے مشتبہ
معاملات - دیکہئے ڈبائس (مطبوعہ ۱۸۶۲ء) صفحہ ۳۰۲ ولسن ورکس باب ۱ صفحہ ۲۶۳ -

(ج) پنجاب مین یہہ اب بھی سیورا ج لاہول اور اسپتی مین پایا جاتا ہے پنجاب کسٹمری لا جلد ۲ صفحہ
۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۹۱ - یہان شوہران مشترک ہمیشہ حقیقی بہائی ہوتے ہین -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہتی ہے اور یہان جتنے آدمیون سے چاہتی ہے آشنائی کرلیتی ہے۔ (د) اور وہ
کے تہرے "بلا امتیازی جماعتون کی صورت مین باہم بود و باش رکھتے ہین اور جہان
دو آدمی بہی گنجا معلوم ہون تو یہہ عقد صرف برائے نام ہوتا ہے" (ہ) مدیورا
کے مغربی کلانون مین "ہمیشہ یہہ واقع ہوا کرتا ہے کہ ایک عورت کے دس۔ آٹھ
چھ یا دو شوہر ہوتے ہین اور جب اوس سے کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے تو سب کے
سب مشترکاً و منفرداً اُسکے باپ مانے جاتے ہین اور اس سے زیادہ عجیب یہہ ہے
کہ جب اِس قسم کے خاندان کے بچے جوان ہوتے ہین تو وہ کسی نامعلوم وجہ سے
اپنے کو دس آٹھ یا چھ (جیسی کہ صورت ہو) باپون کے بیٹے نہین کہتے بلکہ آٹھ اور
دو یا چھ اور دو یا چار اور دو باپون کے بیٹے کہتے ہین"۔ (و) مدیورا کے کنھا لوگون
مین "ایک عورت یکے بعد دیگرے جتنے مردون کے ساتھ چاہے قانوناً شادی
کرسکتی ہے اگرچہ وہ ایک وقت مین دو شوہر نہ رکھہ سکے لیکن تو بھی وہ بلا ممانعت
آشناؤن پر اپنی عنایت رکھہ سکتی ہے بشرطیکہ وہ اُسی ذات کے ہون۔ (ز)۔
تبت کی طرح نیلگری کے ٹوڈاؤن مین بھی زوجہ تمام حقیقی بہائیون کی ملک ہے
اور اُن کے گہرون مین رہتی ہے (ح) اِسی قسم کا ایک رواج تیارون یا کھجور کی کاشت
کرنے والون ساگنین ملیبار و ترا ونکور مین پھیلا ہوا ہے۔ (ط) مدیورا کی ایک ذات
تاتیار نامی مین یہہ رواج ہے کہ بہای چچا بہتیجے اور دوسرے رشتہ دار اپنی بیویان
بالاشتراک اختیار کرتے ہین اور اگر راضی نہین ہوتے تو اُن کے پیشوا رواج مذکور
قایم رکھنے پر مجبور کرتے ہین مگر خاندان کے باہر وہ پرہیزگار رہتے ہین۔ (ک)

ص ۶۳

(د) ملنن صفحہ ۱۴۷۔
(ہ) لب بک اوریجن آف مین (مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۷۳۔ ماخوذ از پیپل اف انڈیا مصنفہ کے دوالٹن
باب ۲ صفحہ ۸۵۔
(و) مدیورا مینول طبع ثانی صفحہ ۵۴۔
(ز) ایضاً ..... ایضاً ..... صفحہ ۳۴۔
(ح) بریکس پریٹیو ٹربس صفحہ ۱۰۔
(ط) رپورٹ مردم شماری مدراس صفحہ ۱۶۲۔
(ک) ڈوبائس صفحہ ۳ مدیورا مینول صفحہ ۸۲ باب ۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوم آریا مین تعدد شوہران

ف - یہہ یقین کرنا بہت ہی دشوار ہے کہ رسم تعدد شوہران اپنی ذلیل حیثیت مین جواز دواج عورت کو مختلف خاندانون کے متعدد شوہرون کے ساتھہ جایز کرتی ہے - ہندوستان کی آریا قوم مین کبھی عموماً ہی ہو - اس قسم کا طریقہ جیساکہ مسٹر مکلنن ظاہر کرتے ہین - (ل) بالضرور عورتون مین ایک طریقہ قرابتداری پیدا کریگا جیساکہ فی الواقع ساحل مغربی ہند کی تعدد شوہران جایز رکھنے والی قومون مین موجود ہے اب دیکھیے کہ آرین ہندو رواجون مین بہت ہی زیادہ توجہ دلانے والی شکل وہ سختی ہے جس مین مردون کے ذریعہ سے قرابت کا پتہ لگایا جاتا ہے - نگالہ کے سوار جہان کا تغیر نسبتاً زمانہ حال کا ہے چودھوین درجہ کا بھی پدری وارث ہم نسل کو خارج کردیتا ہے یہہ قاعدہ اگر اُن کے مذہبی طریقہ پر مبنی نہین ہے تو اوس سے تعلق ضرور رکھتا ہے جسکا پہلا اصول یہہ تھا کہ اسلاف مذکور متوفی کی ایک بہت بڑی حد تک پرستش کیجائے (م)

ص ۶۴ اِس نے بلاشبہہ یہہ خیال قایم کردیا تھا کہ اسلاف مذکور کو بالکل پورے یقین کے ساتھہ پہچانا جاسکتا تھا - اسلاف اُناث کی پرستش صرف اُن کے شوہرون کے ساتھہ مین کردیجاتی تھی - البتہ اسپر پورا یقین کرسکتے ہین کہ یہہ طریقہ بہت ہی قدیم زمانہ کا تھا اِس لیئے کہ مردہ کیلیئے بعینہ اسی طرح کے مذہبی عمل کے چڑھاؤن کی اشاعت ہم یونانیون اور رومیون مین بھی پاتے ہین اور اعتبار کے ساتھہ کہہ سکتے ہین کہ ایک رواج جو تینون قومون مین مشترک تھا وہ پہلے زمانہ قدیم کے ذخیرہ مین موجود تھا جس سے ہندو یونانی اور رومی یکسان مستفید ہوئے - اور کوئی شک نہین کہ مسٹر مکلنن یونانیون مین بالخصوص بحالت تحقیقات مقدمہ اور سیٹس بہت سے علامات قرابتداری اُناث بتلاتے ہین لیکن اگر مجھے اسقدر کہنے کی

(ل) اسٹڈیز صفحہ ۱۲۴ و ۱۲۵ - مسٹر مارگن نے جو اعتراضات (صفحہ ۵۱۵) صورت عامہ مصرحہ مکلنن نسبت قرابتداری اُناث کیے ہین وہ جیساکہ متن مین بیان ہوا اس شکل کی محدود صورت مین متعلق نہین ہوتے -

(م) منو باب ۳ فقرہ ۸۱-۹۱ و ۱۲۲-۱۲۵ و ۱۸۹-۱۹۳ و ۲۳۱-۲۸۲-۲۸۴ - پرنسپلس اب سوشیلجی باب ۱ صفحہ ۳۰۴ - ضمیمہ ۱ - میولرس انشنٹ لٹریچر صفحہ ۳۸۶ - انڈین وزڈم صفحہ ۲۵۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجازت دیجائے تو کہہ سکتا ہون کہ یہہ تمام تمثیلات کسی زندہ قانون کی صدا نہین ہین بلکہ مُردہ قانون کی گذشتہ وکمزور صداہاے بازگشت ہین (ن) مین اس امر سے کسیطرح مُنکر نہین ہون کہ دوسری یعنی ٹوڈون کے قسم کی رسم تعدد شوہر ان آریا ہندون مین رہی ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ زمانہ قدیم ہی مین جس کے متعلق گونہ شہادت ہے رسم مذکور بہت ہی شاذ ہو گئی تھی اور جہان اسکا وجود تھا وہان بھی بالکل مذموم ہو گئی تھی اس کے سوا یہہ بھی ہے کہ جن اُمور کو ہم پُرانے قوانین ہنود مین پاتے ہین اُن مین اسکا حوالہ نہین ہے۔

رسم تعدد شوہران کی شہادت

فا ۶ تو پھر اس بحث کی حقیقی شہادت کیا ہے

وہ قدیم علامت تعدد شوہران جس کا مجھے علم ہے رگ وید کی ایک بحن مین پائی جاتی ہے جو دو اسونون کی مدح مین ہے "اے اسونون تمہارے رعنا گھوڑے وہ گاڑی سنبھالے ہوئے ہین جنکو بنظر وقار تمنے منزل پر پہلے پہنچنے کے لئے آراستہ کیا اور وہ دوشیزہ جو تمہارا انعام تھی تمہارے ہی محبت سے آگئی اور یہہ کہکر کہ تم میرے مالک ہو اُسنے تمہاری خاوندی کا اعتراف کر لیا" (س) اس سے ظاہر ارسم "سویمور" کا انکشاف ہوتا ہے کیونکہ ایک بڑے مرتبہ کی دوشیزہ ہنرمندی کے فاتح کو بطور انعام اپنی حوالگی کرتی ہے اور اسیصورت سے وقت واحد مین کئی چاہنے والون کی بی بی ہو گئی ہے۔

دروپدی کا واقعہ

دروپدی کے مشہور واقعہ سے بھی اس امر کی پوری مطابقت ہوتی ہے جس کو (حسب بیان مہابھارت) پانچ پنڈو شہزادون مین سے سب سے بڑے نے تیراندازی مین جیت لیا تھا اور پھر وہ سب بھائیون کی زوجہ ہو گئی۔ جہانتک میرا علم ہے یہی ایک قطعی نظیر ہے جس مین ایک آریا عورت کی نسبت کئی مردون کی قطعی اور قانونی زوجہ ہو جانا نقل کیا گیا ہے اور کوئی شک نہین جیسا پروفیسر ماکس میولر کہتے ہین۔ (ع) آخر کی روایت ایسی ہی قوی

(ن) دیکھیے ٹیولن لامیریں فیج مندآریا اور سیمٹک (دیگر فیج مندا شیای اقوام جیسے عرب وغیرہ) جہان جہان پہلے (ڈی اسٹین کے خوش بیان کے موافق سائبیفک زمین بھی اُن کے ساتھ پھیلتی گئی۔ انسانی جھوے (ابتدائی مخلوق مین دوسری قومین بھی موجود تھین جو قوانین کی پابند تھین اگرچہ وہ قوانین عام طور پر مسلمہ نہ تھے تاہم بہت وسیع حصہ پر مانے جاتے تھے اُن کی ترتیب اُن کی ماؤن کے حقوق پر منحصر تھی۔

جہان جہان آریا لوگ آباد ہوے اپنے ساتھ ایسے خاندان لائے جو زیر حکومت باپ کے ہوتے تھے۔

(س) ویبر کی تاریخ ہند باب ۲ صفحہ ۵۰۲

(ع) انشنٹ سنسکرت لٹریچر صفحہ ۴۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہی ہوگی کہ مصنفین اسکی تحریر پر مجبور ہوئے حالانکہ یہہ ایسا امر تھا جو برہمنون کے قانون کے سخت خلاف تھا۔ لیکن خاص صورت معاملہ اسکی نسبت یہہ ظاہر کرتی ہے کہ عام رائے کے خلاف تھا۔ اور جو عمل جاریہ کے نسبت کسیقدر روایت بعیدہ پر صادق آتا تھا۔ چنانچہ مسٹر کملن نے اس کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے مین اُسی کو نقل کرتا ہون (ف) دروپدی کے باپ کی نسبت مولفین آخر بیان کرتے ہین کہ وہ شہزادون کی خواستگاری دروپدی پر ہل گیا اور کہا" تم قانون سے تو واقف ہی ہو پس ہرگز ایسا خلاف قانون عمل نہ کرو جو روج اور ویدون کے برخلاف ہو" اسکا جواب یون تحریر ہوا ہے" اے بادشاہ قانون حیلہ ورہے اور ہم اس کے راستہ سے واقف نہین۔ ہم اوس راہ پر چلتے ہین جس پر آباواجداد چلتے رہے ہین" پہر اُن مین سے ایک شہزادہ ایک تمثیل پیش کرتا ہے۔ ایک پُرانی روایت مین نقل کیا گیا ہے کہ گوتم کی خاندان کی یا تیلا جو تمام عورتون مین اخلاقی طور سے سربرآوردہ تھی وہ سات جوگیون کے ساتھ رہتی تھی۔ اور ایک منی کی دختر مسماۃ وارسکی نے دس بھائیون کے ساتھ ہم بستری کی جو پراچیتس کہلاتے تھے اور جن کی روحین کفارہ سے پاک کردی گئی ہین۔" اب اس بیان سے رواج مصرحہ قدیم معلوم ہوتا ہے کہ مفقود ہوگیا۔ مگر صرف مخصوص تمثیلات جن پر استدلال ہوسکتا تھا بالیقین معاملات تزویج نہ تھے۔ وہ خاص التفات کی مثالین ہین۔ جن کے رشتی لوگ مجاز تھے جو سلسلہ تزویج سے خارج ہوگئے تھے اور جن کی روحانی قابلیت سے ناممکن ہوگیا تھا کہ کوئی گناہ سرزد ہو (ص) یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ شاہزادگان پانڈو چہتری تھے جن کو عورتون کے ساتھ برتاو کرنے مین ایک بڑی حد تک اباحت حاصل تھی اور جن کے لئے آسان ترین عقد و مناکحت کے طریقہ جایز رکھے گئے تھے۔ (ق) اگر اُن قدیم لوگون مین تعدد شوہران کی رسمین موجود تہین جن کو

صـ ۶۶

(ف) فورٹ ریویو مئی ۱۸۷۷ء صـ ۶۹۸۔

(ص) دیکھیے اپاستمب باب ۲ و ۶ صفحہ ۱۳ صـ ۸ تا ۱۰۔ اور ۱۱ فقرہ ۲۰-۶۲ کتاب ہذا

(ق) منو باب ۳۔ فـ ۲۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آریا نے فتح کیا تو یہہ فطرتاً ایسی ہون گی جیسے کہ انگریزی نائٹ جنہون نے پیل کے باہر تو وطن اختیار کیا وہ ہیرنس ہیرنس ہو گئے۔

رام اور سیتا کا واقعہ اس کے خلاف رامائن کی ایک عبارت مین (سا) جہان رام اور اوس کے بھائی سے ملاقات کرتا ہے جو سیتا (زوجہ رام) کے ساتھ پھر رہے تھے دیوزاد بہت ہی خلیقانہ حمیت کے الفاظ مین یون مخاطب کرتا ہے" افسوس پستہ قد تم کیون جوگیون کے بھیس مین اور تیر و کمان و شمشیر سے مسلح اپنی بیوی کے ساتھ صحرائے دنڈکا مین آئے ہو؟ تم دونو جوگی ایک عورت کے ساتھہ کیون رہتے ہو۔ تم کیون اے بدکار بدبختو متقی پنڈتون کو تباہ کرتے ہو؟" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوزاد نے تعدد شوہران کو اُسی نفرت کی نظر سے دیکھا ہے جو دروپدی کی باپ نے ظاہر کی تھی۔

عقد نکاح کی کمزوری **۶۲** مہابھارت کی اور عبارتون کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جو زن و مرد کے درمیان تعدد شوہران کی نسبت کسیقدر اُن کے تعلقات مین حد درجہ کا فسق اور عصمت کی ضرورت کا ثبوت دیتی ہین چنانچہ یہہ کہا گیا ہے "کہ ابتدا مین عورتین مطلق العنان تہین اور آزادانہ اپنی خوشی پر پڑی پھرتی تہین اور اگرچہ وہ اپنی طفلانہ معصومیت سے شوہرون کو چھوڑ بیٹھتی تہین لیکن کسی جرم کی مجرم نہین ہوتی تہین اس لئے کہ زمانہ قدیم کا طریقہ ہی یہہ تھا۔ یہہ پرانا رواج اب بھی جنگلی خلقت کے لوگون کا قانون ہے جو شہوت و غضب سے مبرا ہین۔ رواج مذکور کی سند سے تائید کیگئی ہے اور بڑے بڑے رشیون نے اسکی محافظت کی ہے اور شمالی کورسون مین ابتک جاری ہے۔" ڈاکٹر مور اور اس مین یون اضافہ کرتے ہین "بہرحال سوئی تکیتو نے اس رواج کو مسدود کر دیا جسکی رگ حمیت ایک موقع پر یون جوش مین آئی تھی کہ ایک برہمن اسکی مان کا ہاتھہ پکڑکر کہتا تہا کہ وہ اسکے ساتھہ چلی چلے اس موقع پر اس کا باپ بھی موجود تھا اور اُس نے اس امر سے بھی مطلع کیا کہ سوئی تکیتو کے رنجیدہ ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے اس لئے

ص ۶۷

(سا) ویلر کی تاریخ ہند باب ۲ صفحہ ۲۴۱۔ مسٹر منڈلک بہ صفحہ ۳۹۷ کہتے ہین کہ اصل عبارت مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے ظاہر ہو کہ دیوزاد نے ان بھائیون کو مشترکہ عورت رکھنے پر الزام دیا ہو۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ رواج مذکور ایسا رواج تھا جو زمانہ قدیم سے شایع چلا آیا تھا لیکن سوہی تیکیتو عمل مذکور کی برداشت نہ کرسکا اور اوس نے موجودہ قاعدہ کا رواج دیا۔ یعنی اگر کوئی زوجہ یا شوہر غیر سے اختلاط کی باتون مین مشغول ہو تو اسکے بعد وہ گناہ کا مجرم ہوگا۔ (ش) اسیطرح پنجاب کے گاندہر بہنون کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ اپنی حقیقی بہنون اور بیوون کو خراب کرتے ہین اور اپنی جورو دوسرون کو دیدیتے ہین اور رقم کی عوض جنس کی طرح ان کو بیچتے اور کرایہ پر چلاتے ہین اور چونکہ اُن کی عورتین اس طرح اجنبیون کے حوالہ ہوجاتی ہین اس لئے اُن مین حیا نہین رہی ہے اور اُن سے اسی کی توقع کیجاسکتی ہے (ت) بالکل اسی طریقہ سے جنوبی ہند کے کرآور (جن مین تعدد شوہر ان کی رسم نہین ہے) روپیے کی ضرورت پر اپنی جوروون اور بیٹیون کو رہن اور بیع کردیتے ہین۔ (ث) کوئی شک نہین کہ ایسی محبت مین عصمت و پاکیزگی سے مطلقاً آگاہی نہوگی۔ لیکن ان ہی عبارتون سے یہہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہر زوجہ ایک ہی شوہر رکھتی تھی گو اس عمل مین اسکو حد درجہ کی آزادی دینے کیلئے شوہر رضامند تھا۔ (خ)

زمانہ قدیم کا خاندانی قانون۔

۶۳ جب ہم مولفان قانون پر توجہ کرتے ہین تو پورے طور سے یقین ہوتا ہے کہ ایک وقت مین کوئی عورت ایک سے زیادہ شوہر نہین رکھہ سکتی۔ لیکن ہم کو یہہ بھی نظر آتا ہے کہ بیوقوت اور شادی کو باہم کوئی علاقہ نہین ہے۔ کسی شخص کا بیٹا ضرور نہین ہے کہ اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہو اور نہ یہہ ضرور ہے کہ اپنے باپ کی جورو سے ہو۔ خاندان کی یہہ کیسی حالت ہے کہ نسب کو دبدہے مین ڈالتی ہے جو ایک ایسے طریقہ جائداد کے ساتھہ اصلاح پذیر ہوتی

(ش) مورخ اے ایس ٹی باب ۲ صفحہ ۱۴۱ طبع ثانی پہلی عبارت مکلنن سے لیگئی ہے صفحہ ۱۷۳ و ۳۹۴ و ۳۹۲
نوٹ از طبع اول باب ۲ صفحہ ۳۳۶۔ نیز دیکھئے مہابھارت کی اور عبارتین منتخب جلد ۲ جگناتھہ ڈائجسٹ صفحہ ۳۹۲
(ت) مورخ اے ایس ٹی باب ۲ صفحہ ۴۸۲ و ۴۸۳
(ث) رپورٹ مردم شماری مدراس صفحہ ۱۶۶
(خ) جو عبارت ڈاکٹر مور سے لیگئی ہے اسکے نسبت ڈاکٹر منڈلک کہتے ہین "مجھے پوری باب سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی گروس کی اس زمانہ مین وہی کیفیت تھی جواب ملیبار مین نیروون کی ہے حتی کہ کوئی آدمی واقف نہ تھا کہ اُس کا باپ کون ہے" لیکن اُن کو اسکا بھی اعتراف ہے کہ یہہ اور اسکے مماثل رواجات اس زمانہ کا پتہ دیتے ہیں جو ویدون کے تالیف کے پیشتر تھا کیونکہ پہلی ویدمین بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسم شادی کا بخوبی استقرار ہوچکا تھا صفحہ ۳۹۵۔ ۳۹۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو حسب و نسب کے ٹھیک ٹھیک علم پر موقوف ہے؟ میرے یقین مین اس کا جواب صرف یہہ ہے کہ قانون مین بیٹا اوس مرد کیلئے معین کیا گیا ہے جو مان کا قانونی مالک تھا۔ اِس کے علاوہ خود رشتہ فرزندی مین یہہ قابلیت ہے کہ وہ شخص جس کا بیٹا بنایا جائے تعین کردے اور اگر آزادی ہو تو خود بیٹے کے ذریعہ سے تعیین ہوگی۔ اگر میری یہہ رائے صحیح ہے تو پھر یہہ مسئلہ کہ لیوریٹ (لاولد شوہر متوفی کے بھائی سے شادی کرنیکی رسم) تعدد شوہران کی باقی رکھنے والی ہے پیوند زمین ہو جائے گا۔

ص ۶۴

مختلف قسم کے بیٹے۔ ف ۶۴ ۔ مختلف قسم کے بیٹے جنکو پچھلے مصنفین نے تسلیم کیا ہے حسب ذیل ہین۔

صحیح[۱] (اورس) معینہ[۲] بیٹی کا بیٹا۔ (پتری کا پتر) زوجہ[۳] کا جنا ہوا بیٹا (کشیتج) مخفی الولد[۴] گڑھا ج۔ یعنے جس کا اصلی باپ معلوم نہو) کنواری[۵] عورت کا بیٹا (کنینین) حاملہ[۶] دولہن کا بیٹا (سہودھ) اُس عورت کا بیٹا جس نے دوبارہ نکاح کیا ہو (پانربھو) وہ بیٹا جو شودر عورت سے ہو (نشادہ) یا جو داشتہ سے ہو (پراسو) متبنی[۹] بیٹا (دتک) بنایا ہوا بیٹا (کری تریم) مول[۱۱] لیا ہوا بیٹا (کرتیاک) عاق[۱۲] کیا ہوا بیٹا (پادوڈھ) یعنے جسے اُس کے اصلی والدین نے چھوڑ دیا ہو۔ وہ[۱۳] بیٹا جو خود اپنے کو دوسرے کا بیٹا بنائے (سوایم دتک)۔ (ذ)

ان مین سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری پانچ قسم کے بیٹے ہرگز اپنے باپ کے اصلی بیٹے نہین ہو سکتے اور باقی نو مین سے صرف پہلی اور آخری قسم کے دو ضرور تا ہو سکتے ہین اب جو سات باقی رہے بعض ضرور تا

(ذ) بودھائن باب ۲ ف ۱۰ تا ۲۴۔ گوتم باب ۲۸ فقرہ ۳۲ و ۳۳۔ وشش ٹھا باب ۱۷ فقرہ ۹ تا ۲۲۔ وشنو باب ۱۵ فقرہ ۱ تا ۲۷۔ نارد ہ باب ۱۳ ف ۱۷ تا ۲۰ و ۴۵ تا ۴۷۔ منو باب ۹ ف ۱۲۷ لغایتہ ۱۴۰ و ۱۵۸ تا ۱۸۴۔ دیولا جلد ۳۔ جگناتھہ ڈائیجسٹ۔ ۳۱۵ ایضاً صفحہ ۱۵۴۔ . . . . . ۔ یاجناولک باب ۲ ف ۱۲۸ تا ۱۳۲ متکشرا باب ۱ ف ۱۱۔ پچھلے مصنفون مین صرف اپاستمب ہی ایسا ہے جو محض اورس بیٹے کو تسلیم کرتا ہے باب ۲ و ۶ ف ۱۳ تا ۱۱۔ مختلف مصنفین نے بیٹون کے جو مدارج قرار دیے ہین وہ تختہ ذیل سے واضح ہون گے +

دیکھو صفحہ مابعد۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بعض غالباً ہرگز اس کے پیدا کئے ہوئے نہین ہین اس کے سوا اکثران مین سے زوجہ کے بچے بھی نہین ہین لہذا مسئلہ حل طلب یہ ہے کہ کیونکر وہ اس کے بیٹے

| | | |

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھے گئے ہین؟ پس اس کا جواب دینے کے لئے ضرور ہے کہ ہم ہندؤن کے خیال
البوت کی تحقیقات کرین۔

بیٹے کی ضرورت **۶۵** ۔زمانہ حال مین بچے اہل دول کیلئے نعمت اور غربا کیلئے
وبال ہین۔ زمانہ قدیم مین اولاد اُناث کو یحسان مرتبہ حاصل تھا لیکن اولاد نرینہ کی جو شی
کے ساتھ قدر کیجاتی تھی۔ کسی قوم کا خاص وجود جس کے گرد و پیش دشمن ہون مردون
کے مسلسل تناسل پر منحصر ہوگا بیماری یا بڑھاپے مین بن بیٹے کا باپ اپنے آپ کو غیر محفوظ
اور بے امداد پائیگا اور دیکھے گا کہ جب وہ کاشت سے معذور ہو گیا تو اسکی اراضی
پر اغیار متصرف ہو رہے ہین۔ آریا لوگون مین اولاد نرینہ کی ضرورت اس دنیا کے
باہر بھی وسعت رکھتی ہے اور دوسرے عالم مین اُن کی خوشی کا انحصار اسپر ہے
کہ اخلاف مین سلسلہ اولاد نرینہ باقی رہے تاکہ وہ وقتاً فوقتاً چڑھاوے دیتا رہے ص ۶۹
جس سے اُس کی روح حفاظت مین رہے اسی وجہ سے سنسکرت پنڈتون کی
تصانیف مرد کا پہلا فرض یہہ بتلاتی ہین کہ وہ صاحب اولاد نرینہ ہو اور جو لوگ بے اولاد
مرتے ہین اُن پر لعنت و نفرین کرتے ہین۔ (ض) پس جہان بیٹے کا لزوم اس
طرح پر ہو تو ہم کو یہی امید ہو سکتی ہے کہ ایک بیٹا حاصل کر لینے کیلئے ہر قسم کی تدبیر کیجاتی
رہی ہوگی۔ جو کچھ کہ ابتدائی زمانہ کے تعلقات قرابت اُناث ابھی بیان کئے گئے
ہین اوس سے یقین ہوگا کہ اوسکی روک نہ ظاہری حالت ہو سکتی تھی اور نہ پرہنگار کی
مسئلہ البوت ہنود۔ **۶۶** ۔منو مین بالاکثر مضمون مباحثہ طلب ملکیت طفل ہے
وہ کہتا ہے "وہ لوگ اولاد نرینہ زن کو شوہر کا بیٹا سمجھتے ہین لیکن اُس شوہر کے
متعلق وید مین اختلاف آرا ربیان ہوا ہے بعض لوگ یہہ لقب طفل کے اصلی
پیدا کرنے والے کو دیتے ہین اور دوسرے اشخاص اوس شخص کو کہتے
ہین جو شادی کر کے عورت کو قبضہ مین لایا" وہ اس امر مین اپنی حجت اس شبہہ
کے ساتھہ پیش کرتا ہے کہ کوئی اجنبی کسی غیر کی زمین پر تخم ریزی کر دے یا گلے
غیر سے آلستہ ہون"۔ آگے بڑھ کر وہ اس اظہار کے ساتھ نتیجہ پر جاتا ہے "اسیطرح

(ض) دسش تھا باب ۱ ف ۱ تا ۴ و شنو ترجمہ بہولر یا جالی باب ۱۵ ف ۳ تا ۴۶ منو باب ۹ ف ۳۶ و ۳۷ و باب ۹ ف ۴۵ و تک تا باب ۳

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ آدمی جو عورتون پر شوہرانہ استحقاق نہین رکھتے اور اُن کہیتون مین تخمریزی کرتے ہین جو ملک غیر ہین تو اوسکا ثمرہ شوہرون کیلئے ہوگا اور اصل پیدا کرنیوالا مستفید نہوگا اور جب تک کہ کوئی خاص معاہدہ مالکان زمین و تخم مین نہو ظاہر ہے کہ ثمرہ مالک زمین کی ملک ہوگا اس لئے کہ جس مین قابلیت قبول تھی وہ تخم سے زیادہ وقیع ہے۔ لیکن اس دنیا مین مالکان تخم و زمین بالاشتراک بمعاوضہ تخم بروے اقرار فصل کے مالک سمجھے جاوین گے تاکہ اُسمین بانٹ لین۔ (الف) یہہ معارض راوین جنکا منو نے حوالہ دیا ہے غالباً وہ متنین ہین جنکو قدیم سوتر لکھنے والون نے بیان کیا ہے (ب) ان عبارتون مین سے جو وید سے نقل کیگئی ہین ایک مین یہہ ہے کہ ایک مرد نے بہت ہی سادگی و صفائی کے ساتھہ کہدیا تھا کہ وہ آیندہ اپنے بیٹیون کو اجازت ندے گا کہ غیر مردون سے نزدیکی کرین اس لئے کہ اُس کو یہہ رائے پہنچ چکی ہے کہ "دودریمہ مین بیٹا اسکا ہے جس نے پیدا کیا" اس زمانہ مین یہہ کہنا ہے کہ اس امر مین کوئی شبہہ نہوگا کہ جو بیٹا دوسرون سے زوجہ پیدا کرائے وہ شوہر ہی کا ہوگا۔ ص ۷۱

نیوگ کی اصلیت ۶۷ - یہہ اس اصول پر تھا۔ یعنے یہہ کہ لڑکا چاہے جس کے نطفہ سے ہو مگر وہ مان کے شوہر کی ملک ہوگا۔ یہہ کشیترج (یعنی وہ بیٹا جو غیر سے زوجہ نے پیدا کرایا ہو) بیٹون کی سلسلہ وار فہرست مین بہت بڑا مرتبہ رکھتا ہے۔ چنانچہ مہابھارت اور وشنو پران مین مذکور ہوا ہے کہ راجہ ساودا اس نے لاولد ہونے کی وجہ سے کیونکر وشش تھا کو ترغیب دی کہ اُسکی عوض وہ اُسکی بیوی دمایانتی سے بیٹا پیدا کراوے۔ اسی طرح پر راجہ کلنگ کی نسبت کہا گیا ہے کہ اس نے بوڑھے رشی درگھا تماس سے

(الف) منو باب ۹ ف ۳۲-۴۴-۴۸-۵۵ و ۱۸۱ باب ۷ نارد باب ۱۲ ف ۵۶-۶۰ قانون وراثت حب و را مسترد دیا مولفہ گوپال چندر سرکار شاستری کلکتہ صفحہ ۱۴۰ ف ۴۔

(ب) اپاستمب مترجمہ بہولر باب ۲ ف ۶ و ۷ اور نوٹ بودہائن مترجمہ بہولر باب ۲ صفحہ ۲۵۲ وشش تھا باب ۱۷ ف ۶ و ۷۔ گوتم باب ۱۸ ف ۱۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خواہش کی کہ اوس کے عوض بیٹا پیدا کراوے۔ اور پانڈو کے سیاسی ہونیکے بعد اوسکی بیوی نے غیرون سے جو لڑکے پیدا کرائے تھے ان کو اُنھوں اپنا مان لیا۔ مہابھارت کی وہی عبارت جو ظاہر کرتی ہے کہ کیونکر سوی میکیو نے اختلاط زن وشو کا خاتمہ کیا یہہ بھی بتلاتی ہے کہ جس زوجہ کو اسکا شوہر اسبات پر معین کرے کہ غیر سے تعلق کرکے تخم اُگالے اور وہ انکار کرے تو وہ گنہگار ہوگی (ج) چنانچہ اسی طرح پر قانونی کتابین صریحی منظوری دیتی ہین کہ جو مرد عنین یا مخبوط الحواس یا مبتلاے مرض لاعلاج ہو اُسکی عورت غیر سے بچے پیدا کرالے اور جو بچے پیدا ہون گے وہ ناقابل شوہر کی ملک ہون گے (د) مگر اس کے متعلق کوئی قاعدہ نہین بیان ہوا ہے کہ شوہر کی حیات مین جو شخص بچہ کشی پر معین ہو وہ قریبی رشتہ دار ہو یا یہہ کہ کوئی رشتہ بھی رکھتا ہو۔ (ہ) درحقیقت جو مثال ابھی بیان ہوئی اُسمین اصل پیدا کرنے والا جس سے استمداد کیگئی صرف یہی نہ تھا کہ اُس خاندان کا نہو بلکہ وہ اس ذات کا بھی نہ تھا۔ یعنی اصل مالک چہتری تھا اور اسکا مددگار ذات کا برہمن تھا۔

بچے جو بیوہ سے پیدا کرائے جاوین | ف ۶۸ ایسے شخص کی بیوہ سے بچے پیدا کرانا جو لاولد مرا ہو درحقیقت صرف بحث مذکورۂ بالا کی وسعت ہے (ف) لیکن دونون

(ج) مورہ اے یس ٹی باب ۱۴۵ و ۱۹۴ ولسن ورکس باب ۳ صفحہ ۳۱۰ میولرس اشنٹ ۱۰ سنسکرت لٹریچر ۵۶ جلد ۳ جگناتھہ ڈائیجسٹ صفحہ ۲۵۲۔

(د) رادھہ باب ۲ صفحہ ۱۲۔ منو باب ۹ فقرہ ۶۲ و ۱۶۷ و ۲۰۳ فقرہ ۱۶۲ ظاہر کرتا ہے کہ آدمی وہ بیٹا ہی اختیار کرسکتا ہے جو دوسرے سے جنوایا گیا ہو اور وہ بھی جو خود جنوایا ہو۔

(ہ) اپاستمب جو نیوگ کا سخت مخالف ہے یون کہتا ہے (باب ۲ و ۱۰ صفحہ ۲۷ و ۲) کہ وہ عورت جو ہم قوم ہو) اُس کا شوہر اپنے ہم قوم کے سوا اپنے لیے بچے پیدا کرانیکی غرض سے اُسکو دوسرے کے حوالہ نکریگا یہان مذکورۂ بالا شوہر کے مرنے پر بچہ پیدا کرانیکی ممانعت ہے اور اگر ایسا نہین ہے تو یہہ ایک پرانے رواج کی پیچھا بقا ہے

(ف) یہی لیوریٹی رسم ہے جس کا گلنن نے حوالہ دیا ہے دیکھو فورٹ ریویو مئی ۱۸۷۶ء کسی شخص کے عوض اسکی بیوی سے بچہ پیدا کرانیکا رواج عام نیوگ کہا جاتا تھا (یہہ سلسلہ توکیل) اور لیوریٹی اسی کی ایک خاص صورت ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورتون مین اختلاف ہوا ہے یعنی آخری صورت مین پہلے پہل تصنع کا جز شامل کیا گیا
اور پہلی صورت مین شوہر ابوت کے تصنع کے سبب سے باپ نہین ہوا بلکہ اس
وجہ سے باپ ہوا کہ مان کا مالک تھا البتہ اس کے مرنے کے بعد اگر کسی اور صناعت
سے یہہ نہ سمجھا جاتا کہ اسکی ملکیت زوجہ پر باقی ہے تو ملکیت مذکور منقطع ہو جاتی (ز)
اس لئے جب تک شوہر اپنی زندگی مین صراحتاً ہدایت نکردے متبنے کرنے کی
کارروائی ایسی ہوگی جیسے اصلی لڑکا پیدا کرنے کا امکان تھا۔ یا یہہ کہ اس طرح پر
بالعوض پیدا کرایا گیا ہے جسکو وہ غالباً منظور کر لیتا چنانچہ اسی سبب سے جبکہ بیوہ
صاحب اولاد ہوتی تھی تو کبھی اس قسم کا تعلق پیدا کرنے کی اجازت نہین دیگئی
اور نہ اوس سے بڑھ کر اوسکو جاری رکھا گیا ہے جسقدر مقصد حمل کیلئے ضرور تھا۔
اور نہ یہہ امر قابل جواز تھا کہ ایک بیٹے سے زاید پیدا کرایا جائے اگرچہ ایک زمانہ
مین یہہ خیال کیا گیا تھا کہ دوسرا بیٹا جائز طور پر پیدا کرایا جا سکتا ہے (ح) محض
اپنی آزاد خواہش کی بنیاد پر بھی بیوہ کو اجازت نہ تھی کہ جس سے چاہے تعلق
کرلے اور تا امکان لازم تھا کہ متوفی کا حقیقی بھائی پیدا کرنیوالا ہو لیکن اگر وہ
نہ مل سکے تو کوئی قریب کا سپنڈ پیدا کرنیوالا قرار پاتا تھا (ط) یہہ عمل یا تو اختراع
ابوت کے زیادہ کرنے کیلئے ہوتا تھا یا شاید بیوہ کے متعلق ذاتی خیالات کو
اور بھی دور تک خارج کرنے کیلئے تھا اس کے سوا مجاز ہونے کی بھی ضرورت
تھی اگرچہ صراحتاً اسکا ذکر نہین ہوا کہ کون مجاز کرتا۔ مہابھارت کی ایک روایت
مین یہہ ہے کہ ویاس متوفی بھائی کی مان ساتیادت کی تحریک پر اپنی بھائیونکی
دونو بیوون سے بچے جنواتا ہے۔ (ی)

(ز) منو ب ۹ ف ۴۵ ورھسپتی جلد ۳ جگناتھ ڈائجسٹ صفحہ ۴۵۸۔

(ح) منو ب ۹ ف ۵۸-۶۳ و ۱۴۳ و ۱۴۷۔ نارد ب ۱۲ ف ۶۲ و ۸۰-۸۸ یہ جلد جگناتھ ڈائجسٹ ۴۸۸

(ط) گوتم ب ۱۸ ف ۴-۷، ب ۲۸ ف ۲۳ منو ب ۹ ف ۵۹۔ نارد ب ۱۲ ف ۸۰-۸۸
یاجنا ولک ب ۲ ف ۱۲۸۔ منو بھائی یا اور شخص کو مجاز کرتا ہے یاجنا ولک کوئی رشتہ دار یا غیر کو
کلوک بھٹ اپنی شرح مین لفظ سپنڈ اضافہ کرتا ہے جو لفظ مبہم وغیرہ کو محدود کرتا ہے۔

(ی) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد دوم صفحہ ۳۷۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوتم کہتا ہے کہ بیوہ اپنے گرو سے بالضرور اجازت حاصل کرے۔ نارد کا قول ہے کہ بیوہ اپنے روحانی والدین یا رشتہ دارون کی طرف سے ماذون ہے منوصرف اوسکا مجاز ہونا بیان کرتا ہے جس مین کلوک بھٹ یہہ جوڑ لگاتا ہے "اپنے شوہر یا روحانی رہنما کے طرف سے" یاجناولک آخر الذکر کی دیتا ہے (ک) لیکن یہہ بالکل صاف ہے کہ خاص بہائی بھی خارجی اذن کے بغیر اُس عمل کو انجام نہین دیسکتا۔

نیوگ کو رسم تعدد شوہران سے کوئی علاقہ نہین ہے۔

۶۹۔ اگر میری یہہ راے صحیح ہے تو ظاہر ہے کہ لیویریٹ* پر آریا ہندون نے جس طرح عمل کیا وہ رسم تعدد شوہران کو باقی رکھنے والا نہ تھا لیویریٹ اپنے بہائی کی بیوہ کو زوجہ نہین بناتا۔ اُسنے اپنے بہائی یا قریب کے رشتہ دار کی عوض وہی کیا جسکی نسبت برادر مذکور یا اور اشخاص اپنی زندگی مین اُسکو مجاز کرتے اور اسی سے بیشک اِس بات کی بھی توضیح ہوتی ہے کہ کیون اسطرح کے پیدا کئے ہوئے بچے متوفی کے ہوتے تھے اور پیدا کرنیوالے کے نہ تھے اگر یہہ رسم تعدد شوہران کا بقیہ ہوتا تو اولاد رسم مذکور باقی رکھنے والے شوہر کی ملک ہوتی اور ایسی زوجہ اوسکی زوجہ خاص ہوجاتی یہہ طریقہ ہندون کے لئے بھی فطرتی رہا ہوگا اور جیسا کچھہ ابھی معلوم ہوجائے گا عمل مذکور حقیقتاً وجود رکھتا تھا (ل) لیکن یہہ ہندؤن کا نیوگ قطعاً جداگانہ چیز ہے۔

اور وہی تصریح جو حالات لیویریٹ کی اصلیت ظاہر کرتی ہے۔ اس کے استیصال کی بھی توضیح کرتی ہے جیسے ہی کسی شادی مین باہمی وفاداری وعقیدت و پاکیزگی کا خیال پیدا ہوا تو اولاد پیدا کرانے کی اجازت دینے کا خیال نفرت انگیز ہوجائیگا اور جب عمل مذکور مسدود ہوگیا تو بیوہ کو ماذون کرنے کا رواج بھی باقی نرہیگا۔ گو وہ پہلے کی نسبت دوسری صورت مین کچھہ زیادہ عرصہ تک جاری رہ سکے ہم دیکھہ سکتے ہین کہ زمانہ تالیف منو مین تعلقات زن وشو مین ایک بڑی حد تک ص ۷۴

(ک) گوتم ب ۱۸ ف ۵ نارده ب ۱۲ ف ۸۷-۸۰ منو باب ۹ ف ۵۹ یاجناولک ب ۲ ف ۶۸۔

(ل) فقرہ (۷۰) کتاب ہذا *لاولد شوہر متوفی کے بہائی سے شادی کی رسم م)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درستی ہوگئی (م) اور ہم سمجھہ سکتے ہین کہ یہہ کیون کر ہوا کہ ایسے عمل کی ممانعت کی متنبن داخل ہوگئین جس کو پچھلی متنین منظور و مرتب کئے ہوئے تہین (ن) جب تقسیم زیادہ عام ہوگی تو نیوگ بھی ناپسند ہوجائے گا لیکن جب تک خاندان غیر منقسمہ حالت مین رہیگا تو بعد کا پیدا شدہ بیٹا ایک ایسا زاید شخص جسکو کھلانا پڑیگا اور جس کے دو ہاتھ اسلئے ہونگے کہ کام کرے اور اپنے نام کے باپ کیلئے جو رسمین وارد ہون اون کے بجالانیکا فرض اپنے اوپر لے لیکن جون ہی عمل تقسیم کی نمود ہوئی تو اسکو استحقاق ہوگا کہ اپنے حصّہ کا دعوی کرے اور بالعموم اپنے باپ کی جگہہ لے لے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین بیوہ کو حق تھا کہ اپنے متوفی شوہر کی جائداد کا انتظام کرے (س) مگر یہہ فطرتی امر ہے کہ رشتہ دار ون نے ایسے کام کی روک کی ہوگی جو اُن کے حقوق کو شکست دینے پر مائل ہو۔

شوہر کے بھائی کیساتھ بیوہ کی شادی۔

(ف) ۔ شوہر متوفی کے بھائی سے دراصل بیوہ کی شادی کا ہونا بشیک لیویریٹ سے بالکل ہی علیحدہ ہے اسکی اجازت منو نے اسی حالت مین دی ہے جب ایک لڑکی بحالت باکرہ بیوہ ہوگئی تھی (ع) جیسا کہ اکثر حصص ہند مین ابتک عمل ہے چنانچہ اُسکا وجود جنوبی ہند کی ایک جنگلی قوم موسوم بہ انڈیار مین دریافت ہوا ہے اور اوڑیسہ اور پنجاب کے جاٹ خاندانون (برہمن اور راجپوت دونون) مین ہے اور نیز ممالک متوسط کے بعض قسم کے راجپوتون مین بھی ہے۔ پنجاب مین اس قسم کی شادیان بہت ہی ادنی درجہ مین شمار ہوتی ہین اور اولاد کو پورا حق وراثت نہین دیتی ہین (ف) اس قسم کی شادیان

(م) منو ب ۳ ف ۴۵ و ۵۵ ۔ ۶۲ ب ۹ ف ۱۰۱ ۔ ۱۰۵ ۔

(ن) منو ب ۹ ف ۶۴ ۔ ۶۸ ۔

(س) منو ب ۹ ف ۲۱۰ و ۱۴۶ و ۱۹۰ ۔

(ع) منو ب ۹ ف ۶۰ و ۷۰ ۔

(ف) رپورٹ مردم شماری مدراس ۱۸۷۱ پنجاب سنسس ص ۹۴ و لیال فورٹ ریویو جنوری ۱۸۷۷ء ص ۱۳۱ سرود ہے کاری ص ۲۸۵ و نوٹ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعض صورتون مین باقیات عمل تعدد شوہران ہوسکتی ہین۔ لیکن میرے
نزدیک وہ بہت ہی زیادہ مساوی توضیح کے قابل ہین۔ اور فی نفسہ رواج مین
کوئی امر خلاف فطرت و فتنہ انگیز نہین ہے۔ یکے بعد دیگرے دو بھائیون سے
کسی عورت کی شادی محض اسکا عکس ہے کہ ایک شخص یکے بعد دیگرے دو بہنون ص ۷۵
سے شادی کرلے اور یہہ رسم اس قسم کا ازدواج ہے کہ گو خلاف قانون ہے
لیکن کسی طرح برطانیہ اعظم مین بھی قلیل الوقوع نہین ہے اور ہماری بعض نوآبادیون
مین تو بالکل ہی جائز ہے جو شادی زوجہ متوفی کی بہن کے ساتھ ہو اسکے نسبت یہ فرض
کیا گیا ہے کہ بیچ قومون مین صرف اسوجہ سے زیادہ تر عام ہے کہ سالی اپنی بہن
کی زندگی مین بالاکثر ایک مستقل فرد خاندانی ہوجاتی ہے اور اُسکا سلسلہ اسکی
وفات کے بعد بھی رہتا ہے اور اسطرح پر فطرتاً وہ مان اور زوجہ کی حیثیت سے اپنی
بہن کی جگہ لے لیتی ہے۔ پس بالکل انہین واقعات سے کسی ہندو غیر منقسم خاندان
کے لئے برعکس نتیجہ پیدا ہوگا کیونکہ شوہر کے مرنے پر بیوہ اُسی مکان مین اپنے دیور کے
ساتھ رہیگی اور وہ اپنے متوفی بھائی کے تمام امور کو اپنے قبضہ مین کریگا۔ وارث کی
حیثیت سے نہین بلکہ بلحاظ بزرگی منتظم خاندان کی حیثیت مین رہیگا (ص) کسی زمانہ
مین جب عورتین محض متاع سمجھی جاتی تھین (ق) تو متوفی کی بیویان منتظم کے حوالہ

(ق) پنجاب کے بعض قرعون مین یہہ رواج ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کے بڑے بھائی کے ساتھ شادی نہین کرتی بلکہ اس کے
چھوٹے بھائی کے ساتھ شادی کرتی ہے۔ پنجاب گزٹیر لاجلد ۲ صفحہ ۹۴۔

(س) تقسیم مین عورتون کو تقسیم کرنیکی ممانعت (منو باب ۹ ف ۲۱۹۔ گوتم ب ۲۸ ف ۴۵) اس زمانہ کا پتہ دیتی ہے جبکہ
عورتون کو متاع خاندانی کا ایک جز تصور کیا جاتا تھا اور شاید وہ عجیب عبارتین جو ایک شخص پر کسی شخص کی بیوی
یا بیوہ لے لینے سے اسکے قرض کا ادا کرنا لازم گردانتی ہین۔ اسی اصول پر مبنی ہونگی جلد ۱ جگنا تھ وغیرہ
صفحہ ۳۲۱ تا ۳۲۳۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۴۷۶۔ نارد ب ۳ ف ۲۱۔ ۲۶ و بیوہار میو کہہ ب ۵ صفحہ ۴ ف ۱۶ و
پرنسپلس اوسوشیالجی جلد ۱ صفحہ ۶۸۔ اور فقرہ ۳۰۲) جسمین نارد کہتا ہے
(ب ۳ ف ۲۳ و ۲۴) "جب چار ون ذاتون مین عورتین اور متاع ساتھ ہی ہوتی ہین
جو کسی شخص کی بیوی لیتا ہے وہ اوسکی جائداد بھی لیتا ہے۔ زوجہ کی نسبت یہہ خیال کیا گیا
ہے کہ وہ متوفی کی املاک ہے"۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوجاتی ہین اور وہ اون کی کفالت کا پابند ہوتا ہتا تاریخ اسکانڈی نوین مولفہ کملن کی تمثیل یہہ ہے "اب بورک مورڈلیسہ کے ساتھ رہتا ہے اور بہائی کی بیوہ کو زوجہ بناتا ہے اور اسکا مال و متاع بھی لیتا ہے۔ اُس زمانہ کا یہی طریقہ تھا اور دوسری متاع کی طرح بیویان بھی ترکہ مین ملتی تہین" صرف فرق یہہ ہے کہ ہندو مورڈلیسہ ہمیشہ ہندو بورک کے ساتھ گہر مین رہتی رہی ہوگی اور جب اُسکا شوہر مرجاتا ہوگا تو بورک لازماً اُسکا محافظ اور ولی جایز ہوجاتا ہوگا۔ اسطرح شوہر ہوجانا ایسا فطرتی ہے کہ تعجب ہوتا ہے کہ اسکا وقوع کیون زیادہ تر عمومیت کے ساتھ نہین ہوتا۔

صہ ۷۶

بیٹا جو خفیہ طور سے پیدا ہوا۔ **۱۷۶** یہی اصول یعنی یہہ کہ بیٹا مان کے مالک کی ملک ہوتا ہے دوسری صورتون مین بھی بہت ہی زیادہ سہولت کے ساتھ دکھلایا جاسکتا ہے وشنو نے خفیہ بیٹے کی اس طرح توضیح کی ہے "جو بیٹا گہر مین مخفی طور پر پیدا ہو اسکا چھٹا درجہ ہے اور وہ اُسکا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا" (ما) منو بھی ایسا ہی کہتا ہے اور تفسیر کلوک بہٹ سے واضح ہوتا ہے کہ مان کنڈا عورت سمجھی گئی ہے اور اوسکی شوہر کی عدم موجودگی اسبات کا یقین دلاتی ہے کہ وہ باپ نہ تھا تاہم لڑکا اُسی کی ملک ہوتا ہے۔ (ش)

دوشیزہ یا دولہن کا بیٹا۔ ہر کنواری عورت کا بیٹا (کنین) کے بارہ مین جو اس کے باپ کے گہر پیدا ہوا ہو یہہ ہے کہ اگر وہ عورت شادی کرلے تو بیٹا شوہر کا ہوجاتا ہے اور وارث ہوتا ہے۔ اور اگر وہ شادی نکرے تو لڑکا اس کے باپ کی ملک اور اُسکا وارث ہوتا ہے جسکی حفاظت مین وہ رہتی ہو (ت)

(ما) وشنو ب ۱۵ ف ۱۳ و ۱۴۔

(ش) منو ب ۹ ف ۱۷۶ قانون وراثت حسب ویرامترودیہ مولفہ گوپال چندر سرکار شاستری کلکتہ ۱۸۷۶ء ب ۲ صفحہ ۲ ف ۵۔

(ت) وشنو ب ۱۵ ف ۱۱ و ۱۱۲ و سش تھ ب ۱۷ ف ۱۴ نارد ب ۱۳ ف ۱۷ و ۱۸۔ ویرامترودیہ صفحہ ۱۱۳ مین لکھا ہے کہ بچہ عورت کے باپ کا یا شوہر کا ہے جس کے لحاظ سے بوقت تولد شادی کیگئی ہو یا نہ کیگئی ہو۔ پنڈت نے بہی وانجانتی مین یہی رائے اختیار کی ہے۔ جالی ف ۱۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی طرح اگر کوئی حاملہ نوجوان عورت شادی کرے عام اس سے کہ اُس کا حمل معلوم ہو یا معلوم نہو تو جو مرد بچہ اُسکے رحم مین ہو گا وہ دولھا کا ہو گا اور کہا جائیگا کہ وہ بیٹا بی بی کے ساتھ ملا ہے (سمہودھا) - (ث)

جو عورتین دوبارہ شادی کرتی ہین اُن کے بیٹے (پانربھاؤ) اور اُن بیٹون کے متعلق جو بیوفا عورتون سے ہون نارد وہی قاعدہ بیان کرتا ہے "اُن کے لڑکے پیدا کرنے والیکی ملک ہین بشرطیکہ وہ اسکے قبضہ مین آگئے ہون اور وہ اوس قیمت کا معاوضہ ہین جو شوہر کو دیگئی ہو لیکن ایسی عورت کے بچے جو نہ بیچی گئی ہو اُس کے شوہر ہی کے ہون گے (خ) کوئی شک نہین کہ ایسی عورت کے بچے جس نے دراصل دوسرے شوہر سے شادی کی ہو قوی دلیل کرساتھ اسی دوسرے شوہر سے متعلق ہون گے - (د)

ولد داشتہ

ف ۲۷ یہی خیال ولد داشتہ پر حکم کرتا ہوا نظر آتا ہے جس کو بعض مصنفین نے شودر کے بچہ کا ہم رتبہ قرار دیا ہے (ذ) کسی اعلیٰ طبقہ کے مرد کا شودر کے ساتھ شادی کرنا ہو قانون حال مین (گو قدیم سے نہ تھا) ایسا قبیح مانا گیا ہے کہ اُس کا بیٹا صرف گذارہ کا مستحق سمجھا جاتا ہے اور وارث نہین ہوتا (ب) اور جو بیٹا اُس داشتہ سے پیدا ہوا اسکا درجہ اچھا نہین - (ج) لیکن داشتہ سے شودر کے جو بیٹا پیدا ہو وہ بعض امور کے لحاظ سے ہمیشہ وراثت کا مستحق ہے - بہر نوع فرق یہہ مانا گیا ہے

ص ۷۷

(ث) منو ب ۹ ف ۱۷۳ - وشنو ب ۱۵ ف ۱۷ - نارد ب ۱۳ ف ۱۷ -

(خ) نارد ب ۱۲ ف ۵۵ تعریف پانربھاو کیلئے دیکھئے وشنو ب ۱۵ ف ۷-۹ منو ب ۹ ف ۱۷۵ نارد ب ۱۲ ف ۴۶-۴۹ دکش تہا ب ۷ ف ۱۳ -

(د) کاتیاین جلد ۳ جگناتہہ ڈائجسٹ ۳۳۶ -

(ذ) دیکھئے بودھائن ب ۲ صفحہ ۲ ف ۲۱ و ۲۲ - وشنو ب ۱۵ ف ۲۷ - نوٹ -

(ب) منو ب ۲ ف ۱۳ صفحہ ۱۹ ف ۱۴۵ - ۱۵۵ و ۱۲۸ - گوتم ب ۲۸ ف ۳۹ - ویوا جلد ۳ جگناتہہ ڈائجسٹ صفحہ ۱۳۵ و محاکمہ دیگر اسناد جلد ۳ جگناتہہ ڈائجسٹ صفحہ ۱۱۵ - ۱۳۳ - یاجناولک ب ۲ ف ۱۲۵

(ج) متاکشرا ب ۱ صفحہ ۱۲ ف ۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اس غرض سے وہ اس عورت سے پیدا کرایا گیا ہو گا جو کلیتاً پیدا کرنیوالے کے قبضہ مین تھی جو لڑکا کسی رذیل طبقہ کے مرد نے پیدا کرایا ہو اُسکی نسبت منو کہتا ہے "لونڈی بچہ یا غلام زادہ جو لونڈی کے پیٹ سے ہو" (د) اور اسی طرح نارد کہتا ہے" وہ اولاد نہین ہے کہ ایک مرد کسی ایسی عورت کے ساتھ تعلق رکھے جو دوسرے کے گھر مین ہو علماء اسکو زناکاری کہتے ہین کہ کوئی عورت ایسے مرد سے تعلق رکھے جو اجنبی کے گھر مین ہو (ہ) کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ بصورت آخر عورت اُسکے قبضہ سے خارج ہے اور اس لئے اولاد اُس سے متعلق ہوگی جو اوس عورت کا مالک ہے۔

معینہ بیٹی کا بیٹا۔

۷۳ معینہ بیٹی کے بیٹے کی حالت کسیقدر پیچیدہ ہے لیکن مجھے اسی طرح سے وہ بھی لایق توضیح نظر آتی ہے۔ وہ بطور جایز اپنے شوہر کو بیاہی گئی لیکن پھر بھی اسکا بیٹا اُس کے باپ کا بیٹا ہو گیا بشرطیکہ باپ اولاد نرینہ سے خالی ہو۔ زن مذکور کا لڑکا اس کے باپ کا لڑکا کچھ اس وجہ سے نہین ہوا کہ اُس کے شوہر سے اقرار ہو گیا تھا بلکہ محض باپ کے ارادہ کی وجہ سے بغیر اسکے کہ رضامندی کی درخواست کیگئی ہو یا رضامندی حاصل ہوی ہو۔ اسیوجہ سے تائید کیگئی تھی کہ کوئی مرد ایسی لڑکی کے ساتھ شادی نکرے جو بن بہائی کی ہو۔ اسلئے کہ مبادا اوسکا باپ لڑکی کے پہلے لڑکے کو لے (و) وششٹھ ویدکی ایک عبارت مقتبس کرتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے" جو لڑکی بن بہائی کی ہو وہ پھر اپنے خاندان مین ذکور کے حیثیت سے باپ اور دوسرے اشخاص کے پاس واپس آتی ہے یعنے واپس ہوکر وہ اُن کا بیٹا ہو جاتی ہے" (ز) اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت مین باپ نے اُس پر قبضہ اس حد تک

(د) منو ب ۹ ف ۱۷۹۔
(ہ) نارد ب ۱۲ ف ۶۱۔
(و) گوتم ب ۲۸ ف ۱۹ و ۲۰۔ منو ب ۳ ف ۱۱
(ز) وسشٹھ ب ۱۷ ف ۱۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حدیث قائم رکھا ہے کہ اگر چاہے تو اُسکے بیٹے کو اپنا کرلے (ح) اور بالیقین جب ایسے اقرار کے ساتھ کہ قبضہ مذکور محفوظ رہیگا شادی ہوئی تو یہی نتیجہ ہوا۔ (ط) مدراس مین ساحل ملیبار کے نمبودری برہمنون مین بعینہ اسی قسم کا رواج ابتک موجود ہے۔ ان کے نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ مشرقی ہند سے بارہ پندرہ سو برس پیشتر جلاوطن ہوئے ہین اور اپنے ساتھ ہندؤن کے قانون کا ایک متنوع قاعدہ لیتے آئے جسکی صورت متکثر اکی عوض زیادہ تر سوتروں کے مصنفین کا بتہ دیتی ہے (ی) جب کوئی نمبودری اولاد نرینہ سے محروم ہو تو وہ اپنی بیٹی سروس وتّھاتم کی شادی مین دیسکتا ہے اور اس قسم کی شادی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو وہ ہر مقصد کیلئے اُسکے خسر کا بیٹا اور وارث ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی بیٹا نہو یا اس قسم کی اولاد مین ناکامی ہو تو زوجہ کے خاندان کی جائداد شوہر نہین پاتا بلکہ وہ اُسکے خسر کے خاندان کو واپس ہوجاتی ہے۔ (ک)

متبنّے بیٹے۔ **ف ۴۷** ۔ باقی تمام بیٹے متبنّے بیٹے ہین اور ظاہرا اپنے حقیقی مان باپ کی اصلی جائداد ہین ان کی حالت کا تذکرہ دوسرے باب مین جداگانہ کیا جائیگا۔ لیکن اسوقت کی تحقیقات مین امر تشریح طلب یہہ ہے کہ دونون صورتون مین یعنی دئے ہوئے بیٹے اور خریدے ہوئے بیٹے مین لڑکا نابالغ تہا اور اُس پر جو استحقاق تھا وہ اُن لوگون نے دے ڈالا جو اُس پر قابض تھے اور دوسرا مجاز نہ تھا کہ دیسکے (ملاحظہ ہو ف ۱۱۹)۔

کری تریم اور بنائے ہوئے بیٹے کی حالت مین لڑکا پوری عمر کا تہا اور اس لیے

(ح) اوس مین شادی کے بعد بھی باپ اپنی بیٹی کا مختار ہوتا ہے اور بیماری یا بیوی کے مرنے پر اگر ضرورت ہو تو اپنی لڑکی کی خدمات کا دعوی اپنے گھر کے کاروبار کیلئے کرسکتا ہے دیکھئے پالمال بنچ (نمبر ۱۹ صفحہ ۲۴۲) مین رسوم شادی کا مضمون جو "اس زمانہ کی روی" کا ایک سلسلہ ہے۔

(ط) بودھائن ب ۲ فصل ۲ ف ۱۱

(ی) واسودیون بنام سکریٹری آف اسٹیٹ جلد ۱۱ مدراس انڈین لا رپورٹس صفحہ ۱۵۷ و ۱۶۰

(ک) جلد ۱۱ مدراس انڈین لا رپورٹس صفحہ ۱۵۸ و ۱۶۲۔ کماران بنام نرائن جلد ۹۔ ایضاً صفحہ ۲۶۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود تصفیہ کرنے کی قابلیت رکھتا تھا۔

سوائے موت تک اپاوڈا خود دئے ہوئے بیٹے کی صورت مین یا چھوڑے ہوئے بیٹے کی حالت مین وہ چھوڑ دیا گیا تہا یا والدین نے اُس کے ساتھ بُرا برتاو کیا تہا یا وہ اون کو کہو چکا تہا اس لئے اُن کا قبضہ اختتام کو پہنچ گیا تہا۔ (ل) ص ۷۹

دو کے سوا باقی اب سب باطل ہین۔

۷۵ - یہہ سب بیٹے صحیح النسب اور متبنے بیٹے کے سوا ایک عرصہ سے باطل ہو گئے ہین۔ (م) مگر ممکن ہے کہ پرانے رواج کی نشانیان اب بھی اضلاع دور دراز مین باقی ہون۔ جگناتھ کہتا ہے کہ کہ اوڑیسہ مین اب بھی بعض لوگون کا یہہ عمل ہے کہ بہاوج سے بچہ پیدا کراتے ہین لیکن خود اُسکی رائے اس عمل کے جواز کے خلاف بہت ہی قوت کے ساتھ درج ہوئی ہے۔ مسٹر کولبروک کہتے ہین کہ اُن کے زمانہ مین بھائیون کا تقرر شوہر یا عین یا غیر موجود بھائیون کیلئے بچے پیدا کرنے کے واسطے اوڑیسہ مین موجود تھا۔ اس بارہ مین مسٹر راج کمار سروادہی کاری کا یہہ قول ہے کہ "اس بارہ مین جسقدر تحقیقاتین ہم نے کی ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اوڑیسہ کے اعلےٰ طبقہ کے لوگون مین یہہ عمل شدت سے مردود ہے اور اگر ادنےٰ طبقہ مین

(ل) بودہائن ب ۲ فصل ۲ ف ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۱ - وسشٹھ ب ۱۷ ف ۱۷ تا ۲۰ و شنو ب ۱۵ ف ۱۸ تا ۲۶ - منو ب ۹ ف ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۴ و ۱۷۷ اگلے پنے فقرہ ۹۴ - اسی طرح رودم مین بھی دو قسم کے متبنے تہے - اوڈا بشیو بطور صحیح اُس لڑکے کو کہا جاتا تہا جو دوسرے کے قبضہ مین ہو اور ڈتو گیشیو اُس شخص کو کہا جاتا تہا جو سوئی حورس (یعنی اپنے اختیار مین ہو۔

(م) ورسپتی جلد ۱ جگناتھ ڈائجسٹ ۲۷۱ - اودیتا پران - ایضاً ... ... ایضاً ... ... ص ۲۷۲ و ۲۸۸ - اپروکا سرودہی کاری کا محاکمہ ص ۵۱۲ - دیوار میو کبہ ۱۲ فصل ۱ ف ۴۶ - تک مانساب ۱ ف ۶۴ - سمرتی چندرکا ب ۱ ف ۷ تک چندرکا باب ۱۰ و جلد ۱ بورا ڈیل رپورٹ ص ۴۵۶ - کتابنے فقرہ ۹۴ مشل دائے بہاگ وغیرہ کے موخر کتابون مین اُن کا ذکر ہونا - اس امر کا ثبوت نہین ہو سکتا کہ اسوقت بھی اُن کو مانا جاتا تھا دیکھئے ماقبل فقرہ - ۱۵ - سرودہی کاری صفحہ ۵۱۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتا ہی ہے تو ایسی صورت مین ہوتا ہے کہ عدالتی نظر مین کوئی وقعت نہین رکھتا
وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ بعض امرا اور راعزہ کے طبقہ مین (اوڑیسہ مین) عمل ہیوگ سے
صورت حالیہ (یعنے بڑے بھائی کی بیوی سے شادی کرنا) قبول کرلی ہے (ن)
جس سبب سے کشتج بیٹے کو گم نامی مین ڈالدیا اوسی نے ضرورتاً اوروں کو بھی مفقود
کردیا۔ عقد نکاح کی ترقی پذیر سختی نے شوہر سے انکار کرادیا ہے کہ جو اولاد خاص اسکے
نطفہ سے اوسکی بیوی سے نہین پیدا ہوئی وہ اسکی نہین ہے یا کم از کم جسکی نسبت
یہہ قیاس نہ کیا جاتا ہو کہ اسطرح پر پیدا ہوئی ہے۔ اس سے کنین۔ گرڑھاج۔ اور
سہودہ بیٹون کی فہرست سے خارج ہوجائین گے تاوقتیکہ آخری صورت ص ۸۰
مین وہ بیٹا جسکا شادی سے پہلے ادراک ہوا ہو بعد شادی پیدا ہو (ل) اور جب
دوسری شادی ممنوع ہوجائیگی۔ (ملاحظہ ہو فقرہ ۸۸) تو پانر بھاو کا بھی یہی نتیجہ
ہوگا (ع)

بیٹی معین کرنے کا رواج بھی بے عمل ہوجائیگا اس لئے کہ اس کے
خاتمہ تک ایسی لڑکیلئے جس کے بھائی نہون شوہر تلاش کرنے مین دقت ہوگی
غالباً یہہ اسی زمانہ مین ہوا جبکہ غیر معینہ بیٹی کا بیٹا اس بڑے درجہ مین شمار ہوا
جو اب اسکو فہرست ورثار مین حاصل ہے (ف) ملیبار کے نمبودریون مین معینہ
بیٹی کا بیٹا اسوقت اپنی مان کے باپ کا وارث مانا جاتا ہے جہان کہ
لڑکی کی شادی بطریقہ سروس وداتم ہوئی ہو اور جس کے الفاظ یہہ ہون "مین

(ن) جلد ۳ بنگناہہ ڈائجسٹ صفحہ ۲۸۰ و ۲۸۹ و ۲۷۶ نوٹ سرودہی کاری صفحہ ۵۲۸
(ل) کلکٹر ترچناپلی بنام لکھنی انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۲۸۳ و ۲۹۳ وہی مقدمہ جلد ۱۴ بنگال لا رپورٹس صفحہ
۱۱۵۔ وہی مقدمہ جلد ۲۱ ویکلی رپورٹس صفحہ ۳۵۸۔
(ع) صدر عدالت بنگال نے تو مان لیا ہے کہ مقامی رواج کیوجہہ سے اس قسم کا بیٹا وارث
ہوسکتا ہے بنارس کے ناگوری برہمنون کی ایک تمثیل خاص مین اس رواج سے انکار کردیا گیا ہے
موہن سنگھ بنام چمپن راے جلد ۱ فیصلجات صدر دیوانی عدالت صفحہ ۲۸۔ (۳۷)
(ف) دیکھئے فقرہ ۴۸۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس باکرہ کو جو زیور سے آراستہ ہے اور جسکے کوئی بھائی نہین ہے تمہارے حوالہ کرتا ہون اور جو لڑکا اس سے پیدا ہوگا وہ میرا ہوگا (ص) ایک مقدمہ مین جو ڈیشل کمیٹی نے اس شبہہ کا اظہار کیا کہ آیا اس قسم کا بیٹا جائز طور پر اب بھی اُن حصص ہند مین جہان کے لوگ صحیح المذہب ہین پیدا کیا جا سکتا ہے یا نہین (ق) لیکن یہہ مشکوک ہے کہ اس شبہہ کی کوئی حقیقی بنیاد پائی جائے مختلف الذات لوگون مین شادی ہونا متروک ہو جانے سے اسیطرح پر نشاد کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسطرح صرف پانچ قسم کے متبنیٰ بیٹے رہ جائینگے جسکو آیندہ بحث کیلئے محفوظ رکھا جاتا ہے ملاحظہ ہو ص ۹۳۔

آٹھ قسم کی شادیان

۷۶ مندرجہ بالا بیانات سے واضح ہوگا کہ قدیم قانون ہنود کے لحاظ سے ثبوت کسی نوع سے شادی پر مبنی نہ تھی۔ خود قانون مناکحت کے خیال سے واضح ہو جائیگا کہ زمانہ قدیم مین اس سے کچھہ علیحدہ مطلب تھا جواب ہے منو نے آٹھ قسم کی شادیان بیان کی ہین اور نارد اور یاجنا ولک نے اس سے کم کہی ہین (سا) دیاہ کے طریقے برہم۔ دیو۔ ورش۔ پراجاپتی واسور و گندھرو ورکھش اور راکھوان سب سے ذلیل طریقہ پساچ ہے۔ ایک عالم وید کو دختر دینا جو صرف ایک ملبوس پہنے ہوئے ہو جس کو پدر دختر خود دعوت دیتا ہے اور عزت کے ساتھہ اُنکا استقبال کرتا ہے وہ اُس طریقہ تزویج کا نام ہے جسکو برہم کہا جاتا ہے وہ طریقہ جسکو پنڈت لوگ دیو کہتے ہین وہ عطائے دختر ہے جسکو اُسکے باپ نے رسم ہوم شروع ہونے پر خوش نما پوشاک پہنائی ہو اور جو اس پیشوائے منصرم کیلئے ہو جو عمل مذہبی مذکور کو انجام دیتا ہے جب باپ دولہا سے دو گائین یا دو جوڑے

ص ۸۱

(ص) کمارن بنام نرائن جلد ۹ مدراس انڈین لا رپورٹس ۲۶۰۔
(ق) ہٹاکر جیب ناتھہ سنگھہ بنام کورٹ آف وارڈس جلد ۲ - انڈین اپیلس صفحہ ۱۶۳۔
جلد ۲۳ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۴۰۹ وہی مقدمہ جلد ۱۵ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۹۰
(سا) منو ب ۳ ف ۲۰-۴۲۔ نارد ب ۱۲ ف ۳۹ تا ۴۵ یاجنا ولک ب ۱ ف ۵۸-۶۱۔ اپاستمب۔ ب ۲ ب ۱۱ و ۱۲۔ اور وشش تھا باب ۱ صفحہ ۲۸ تا ۳۶۔ پراجاپتی اور پساچ اقسام کو ترک کرتے ہین۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گامین اُس غرض سے جو شاستر نے مقرر کی ہین لیکر بیٹی دیدیتا ہے تو ایسی شادی کو ارش کہتے ہین وہ طریقہ تزویج جسکو پراجاپتی کہتے ہین یہہ ہے کہ جب واجبی غرض کیساتھ باپ لڑکی کو صاف صاف یہہ کہکر دیتا ہے "ایسا ہو کہ تم دونون ملکر اپنے فرائض مذہبی و اخلاقی کو ادا کرو" جب دولہا جسقدر امکان مین ہوتا ہے باپ اور اوسکے اقربا اور خود لڑکی کو مال و دولت دیکر لڑکی بحیثیت عروس زبردستی اختیار کرتا ہے تو ایسی شادی کو اسور کہتے ہین۔

گندھرو | کسی لڑکے اور لڑکی کا باہمی خواہش سے باہمدگر تعلق پیدا کرنا وہ شادی ہے جس کو گندھرو کہتے ہین یہہ شادی عاشقانہ ہم آغوشی کی غرض سے ہوتی ہے اور میلان طبعی سے قایم ہوا کرتی ہے۔

راکشس بیاہ | کسی لڑکی کا جبراً گھر سے پکڑلیجانا (جبکہ وہ روتی ہو اور مدد کیلئے پکارتی ہو) اقربا اور احباب لڑائی مین کشتہ و زخمی ہو گئے ہون اور اون کے مکان توڑ ڈالے گئے ہون۔ ایسی شادی ہے جسکو اصطلاحاً راکشس کہا جاتا ہے جب عاشق پوشیدہ طور پر لڑکی سے ہم صحبت ہو جاتا ہے چاہے سوتے مین یا سخت شراب کے نشہ مین یا بدحواسی مین تو اس گنہگار تعلق کو پیساچ کہا جاتا ہے جو آٹھون اور سب سے ذلیل قسم کی شادی ہے"

مختلف مدارج قانون مصرحہ | **۷۷** ۔ ظاہر ہے کہ یہہ طریقے مختلف منشاء تعلق ازدواج پر مبنی ہین اور مختلف مدارج سوسائیٹی سے تعلق رکھتے ہین اور اونکا تعلق قدامت پورے طور سے اس سلسلہ کی مناسبت کے خلاف ہے جس مین وہ مذکور ہوئے ہین۔ تین آخری قسمین اُس زمانہ کو ظاہر کرتی ہین جبکہ والدین کے حقوق بہ ترجیح اپنی بیٹیون کے ظاہر نہ تھے یا آنکہ اُون پر وا نہ کیجاتی تھی اور جبکہ مردون نے اپنے لئے عورتین (جنکو بمشکل زر کہا جاسکتا ہے) زور و غا اور اغوا سے فراہم کر لی تھین۔ لیکن پہر بھی یہہ تینون قسمین جہالت کے اختلافات بتلاتی ہین۔

طریقہ پیساچ - | قسم پیساچ ایک بڑی حد تک مثل اورنگوٹانگ (ایک قسم کے بندر) کی دفعتاً شہوت کے ہے نہ کہ انسانی فعل۔

صہ ۸۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیال ازدواج کی ابتدا اسوقت تک نہین ہوئی ہوگی جبکہ شادی کا نام اس تعلق کو دیا جاتا تھا جس تعلق کو اگر ہم ہنگامی بیان کرین تو مبالغہ ہوگا۔

طریقہ راکشس۔ طریقہ راکشس محض گرفتار کر لینے کی شادی ہے جس کے وجود کا پتہ عمل اگزوگمی (اپنے فرقہ مین شادی کرنیکی ممانعت کے رواج) کے ساتھ مسٹر مکلنن نے بہت ہی دور کے زمانہ اور مقامات مین لگایا ہے یہ اسوقت تک مینا لوگون مین ہے جو ممالک متوسط کی ایک رہزن قوم ہے اور برار کے گونڈون مین بھی ہے اور وہ بھی صرف برائے نام نہین بلکہ حقیقی معاملہ اور اسیطرح ٹھیک جس طرح اور کسی قسم کی رہزنی ہے۔ (ث) راکشس اور گندہرو اقسام کا تعلق اس امر سے ثابت ہے کہ جنگی قوم کے لئے دونون کو جایز خیال کیا گیا ہے (ت) اس حیثیت مین آخری قسم پہلی قسم سے بڑھی ہوئی ہے یعنے وہ ایک حالت سوسایٹی کو اختیار کرتی ہے جس مین دوستانہ (گو شاید کہ خفیہ) اختلاط مرد و زن مین شادی ہونے سے پہلے ممکن ہے اور جس مین عورت کے میلان کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ دونون قسمون کی نسبت مستقل تعلق کا اعتراف کیا گیا ہے مگر درحقیقت تعریفات مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو ظاہر کرے کہ ان مین سے کسی کے معاملہ مین استقلال ضروری جزو ہے۔ شادی کی باقی تمام شکلین اس امر پر متفق ہین کہ لڑکی پر ان باپ کا قبضہ پورے طور پر مانا گیا ہے اور شادی کا وجود اسپر مشتمل ہے کہ قبضہ بطرف شوہر منتقل ہو جائے۔

قسم اسور ۷۸ ۔ قسم اسور یا خرید کی شادی جس کو سنسکرت مصنفین بہت ہی ذلیل شمار کرتی ہین (ث) غالباً سلسلہ قدامت مین بمقابلہ اقسام مذکورہ دوسرے نمبر پر تھی۔ یعنے جب زوجات کا بہم کرنا چوری یا رہزنی سے ممکن نہا ص ۸۳

(ث) لیال ایشیاٹک اسٹڈیز جلد ۱ ص ۱۶۳۔ ویوہار میوکھہ و بیجا ولک مع تمہید و ضمیمہ جات مولفہ مسٹر ولک ص ۴۴۔ اس رواج کے پنجاب مین باقی رہنے کی نسبت دیکھئے پنجاب کسٹمری لا باب ۲ ص ۹۱

(ت) منو باب ۳ ف ۲۶۔

(ث) منو باب ۳ ف ۴۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا آنکہ اُس مین زحمتین پیش ہوئین اور اُسکے ساتھہ ہی اِسکی بھی ضرورت ہوئی کہ زوجات دوسری قوم سے حاصل کی جائین (خ) تو دوسرا طریقہ حصول ہی خرید کا تھی۔ اور کوئی شک نہین کہ یہی طریقہ اُسوقت تک باقی رہیگا جبکہ اگر خاندان مین نہین تو قوم ہی مین شادی کرنے کی اجازت دیجاے بشرطیکہ کوئی ناکتخدا لڑکی خاص اپنے ہی خاندان کے ہاتھہ مین قیمتی متاع ہوجاے خواہ وہ خادمہ ہی کی حیثیت مین ہو (جبتک اُسکی شادی نہو)۔

یا بحیثیت زوجہ امکانی (جہان کہ موازنہ ذکور و اُناث نے زوجات کا بہم کرنا دشوار کردیا ہو) پس جب زوج و زوجہ کے تعلقات مین ملائمت بڑہجائیگی تو ازدواج خریداری کسب سے اپنی شباہت رکھنے کی وجہ سے بدنام ہوجائے گا۔ (ذ)

اس بنیاد پر منو کہتا ہے "وہ جو باپ کہ قانون سے واقف ہو اسکو اجازت نہ دو کہ اپنی لڑکی کو شادی مین دینے کے لئے کوئی عطیہ قبول کرے گو وہ قلیل ہی مقدار کا ہو اس لئے کہ جو شخص طمع سے بغرض مذکور عطیہ قبول کرتا ہے وہ اپنی اولاد کا بیچنے والا ہے (الف)

طریقہ ارش۔ قسم ارش جو پسندیدہ اقسام مین سے ہے اسکی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ محض اسور کی باقی رکھنے والی ہے اور اس مین اصلی قیمت دخترکی ایک خفیف یا نام کی قیمت کا عطیہ رہجاتا ہے۔ (ب)۔

دوسرا طریقہ علامت بیع سے محفوظ رہنے کا (درحالیکہ اُسکی اصلیت کو خارج کیا) معلوم ہوتا ہے کہ قیمتی عطیہ (مثلاً کوئی رتبہ یا سوگائین) قبول کرنا اور فوراً ہی دینے والے کو واپس دیدینا جسطرح ہمارے ہندوستانی افسر قیمتی نذرانہ کو صرف چھونے کے بعد

(خ) اس ضرورت کے لئے دیکھئے فقرہ ۸۲۔ کتاب ہذا۔

(ذ) دیکھو ٹیولن (۱۸۶۸ء) صفحہ ۱۲۔ (مثل قوم ٹسکن کے جہیز کی تلاش)

(الف) منو باب ۳ دفعہ ۵۱ باب ۹ فقرہ ۹۸ و ۱۰۰۔

(ب) منو باب ۳ دفعہ ۲۹۔ یگنیاولک ب ۱ دفعہ ۵۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور پیش کرنیوالیکے ملازمین فوراً ہی اٹھا لیتے ہین۔ اس انتظام کی نسبت اپاستمب کا بیان ہے کہ ویدون مین مذکور ہے "تاکہ قانون کی تعمیل ہو جائے"۔ بظاہر یہہ قدیم قانون تہا جس کے رو سے عقد شادی مذکور ایک طرحکی بیع تھی۔ (ج)

جہیز کی اصلیت۔ بہر حال آخری اصلاح یہہ معلوم ہوتی ہے کہ خواستگاری کرنیوالے کی جانب سے جو تحفہ والدین حاصل کرتے تھے وہ دلہن کے فائدہ کیلئے ہوتا تھا یعنی وہی جہیز ہو جایا کرتا تھا۔ منو کہتا ہے "جب نقد یا جنس کنواری لڑکی کو دیا جائے اور اسکی رشتہ دار اسکو اپنے استعمال کیلئے وصول نکرین تو وہ بیع نہین ہے بلکہ محض نشان خلوص و محبت زوجہ ہے" (د) یہہ تحفہ جسکو دلہن کی فیس کہا جاتا تھا (سلکہ) ایک خاص طریقہ سے خاص دلہن کے بہائیون کو منتقل ہو جاتا تھا یعنے اسکے ورثائے اناث کو ملنے کے عوض اس کے اصلی خاندان مین عود کر جاتا تھا۔ گوتم کا بیان ایک اور طریقے سے بتلایا جاتا ہے جسکی رو سے استحقاق حصول فیس مذکور مرتب ہوا تھا کہ وہ فیس عورت کی زندگی مین اسکے بہائیون کو واپس دیدیجاتی تھی لیکن دونون رایون مین صاف طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی چیز ہے جسپر خاندان زوجہ کو خاص حقوق حاصل ہین پس اگر خاندان مذکور اپنے حق قبضہ کو ترک بھی کر دیتا تھا تو اسکی واپسی کے حق کو محفوظ رکہتا تھا (ہ) غالباً یہی سبب تھا کہ جہان کوئی لڑکی جوان ہو جاتی تھی تو اپنے لئے خود شوہر پسند کر لینے کا اختیار عمل مین لاتی تھی اور ایسی حالت مین دولہا اسکے باپ کو تحفہ عروسی نہین دیتا تھا کیونکہ اتنے زمانہ تک اس لڑکی کو روک رکہنے سے جب کہ وہ خود صاحب اولاد ہو سکتی تھی اسنے اپنے اس اختیار کو زایل کر دیا جو لڑکی پر

(ج) اپاستمب سب ۲ و ۴ فصل ۱۳ دیکھو ڈاسی انڈین آرٹشٹ صفحہ ۱۵ اجوردی کمیٹو اور جرمنی مراکاف کا مقابلہ کرتا ہے۔

(د) منو باب ۳ سب ۵۴ داسی انڈین آرٹشٹ صفحہ ۱۵۰۔ دیکھو ایک صورت جو بمبئی مین اسی قسم کی تسلیم کیگئی ہے مقدمہ ناتہی بای جلد ۱۲ بمبئی انڈین لا رپورٹس صفحہ ۹ مسٹر مکلنن بالکل اسی قسم کی ایک رواج کی اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہین۔ مجادلہ اکسنس صفحہ ۶۰۔

(ہ) داسی انڈین آرٹشٹ صفحہ ۱۷۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل تھا" مگر اس کے خلاف جب واپسی کا حق اسطرح جاتا رہا تو اس لڑکی کو اجازت نہونی چاہیئے تھی کہ جو زیور اُسنے خاص اپنے خاندان سے حاصل کیا ہے اس کو ساتھ لیجائے (د) اگر شادی سے پہلے لڑکی مرجاتی تھی تو جو تحفہ دولہا کیطرف سے آتا تہا وہ بعد منہائی اُن اخراجات کے جو ہوچکے ہون اُسی کو واپس دیدیا جاتا تہا (نہ)

باقی اقسام کا ماحصل عدم معاوضہ ہے ف ۹ - باقی تین طریقون (یعنی برہم - دیو - پرجاپتی مین اور جنکا ابہی ذکر ہوا اُن مین حقیقی فرق یہہ ہے کہ جب ایک جانب سے والدین نے لڑکی کو خود دوسرے کے سپرد کر دیا تو دوسرے جانب سے وہ معاوضہ نہین پاتے - طریقہ دیو کے نسبت صراحتاً بیان ہوا ہے کہ وہ منعم کار (پجاری) یعنی برہمن کیلئے مخصوص ہے - طریقہ برہم مین منو دولہا کے نسبت کہتا ہے کہ "عالم وید" اسلئے یقینی ہے کہ وہ بہی برہمن ہی ہو غالباً ان قسمون کی ابتدا برہمنون سے ہوئی - یعنی جب غیر کے ساتھ شادی کا جواز تہا تو برہمن کا جو احترام کیا جاتا تہا اُس نے اسکو فطرتاً اس امر پر متوجہ کیا ہوگا کہ وہ بلا معاوضہ خاص اپنی فاطمیون کے اعتبار پر قبول کیا جائے اور اُسیوقت مین اس امر کا بہی استقرار ہوا ہوگا کہ وہ اپنی ذات مین بہی بلا معاوضہ شادی کرے - اور جب برہمنون نے اس عمل کو عموماً اختیار کیا ہوگا تو نیچ قوم کے لوگون نے بہی اپنی عزت سمجہکر اُنکی تقلید کر لی ہوگی جیسے سینٹ جارج کے ملہو در اسکو یر مین شادی ہونے کی وہ لوگ خاص توقیر کرتے ہین جو اُس فیشن ایبل مقام مین اتفاق سے صاحب مکان نہین ہوتے ہین - حقیقت یہہ ہے کہ ہر شخص اس امر کا قیاس کریگا کہ برہم شادی اپنی تعریف کے لحاظ سے اس قابل نہین ہے کہ شودر مین رائج ہو اور بالیقین منو بہی خیال کرتا معلوم ہوتا ہے کہ صرف آخری ہی چار قسم کی شادیان تین کم ذات فرقون سے متعلق ہو سکتی ہین (ح) لیکن اس مین بہی شک نہین کہ برہم شادی

(د) منو باب ۹ فقرہ ۹۰ تا ۹۳ -

(نہ) یاجنا ولک ب ۲ ص ۱۴۶ - متکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۲۰ -

(ح) منو باب ۳ فقرہ (۲۲ تا ۲۶ -

ص ۸۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی زمانہ سے کسی خاص فرقہ کا معمول رہنے سے باز رہگئی ہے اور صدر عدالت مدراس نے بھی طے کیا ہے کہ شودرمین محض اسوجہ سے کہ بغیر ادای تحفہ منجانب شوہر دلہن دیدیجاتی ہے اُنکی شادی برہم طریقہ کی ہے (ظ)

صرف برہم اور اسور باقی رہگئی ہین۔ **ف ۸۰**۔ ان مختلف اقسام ازدواج مین دو یعنی برہم اور اسور کے سوا اب سب ممنوع ہین منو پہلے چار قسمون کو پسندیدہ اور آخری چار قسمون کو غیر پسندیدہ سمجھتا ہے۔ گندہرو اور راکشس کے متعلق وہ فوجی شخص کو اجازت دیتا ہے۔ نارد ہر حال مین راکشس کی ممانعت کرتا ہے اور پیساچ اور اسور کی دونون قطعاً ممانعت کرتے ہین (ی)

نارد کے زمانہ سے بہت ہی اس طرف کے زمانہ مین کُل یا بعض ناپسندیدہ شادیون کا وجود اُن قواعد سے ثابت ہوتا ہے جو اسطرح کے زوجہ کی متاع (استری دہن) کی تملیک بطور خاص قرار دیتے ہین۔ (ک) یہہ عموماً بیان کیا جاتا ہے کہ اس زمانہ مین صرف طریقہ برہم قانونی طریقہ شادی ہے اور غالباً اعلیٰ طبقہ مین یہہ ویسا ہی ہوگا جیسا مسٹر اسٹیل نے اپنے قول کو محدود کر دیا ہے (ل) مگر کوئی شک نہین کہ اسور اب تک رائج ہے اور جنوبی ہند کے شودر لوگون مین اگر قسم مذکور کلیتاً شایع نہین ہے تو بھی بہت ہی عام ہے۔ (م)

صہ ۸۶

(ظ) سیوارام بنام ہیگوان فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۴۴۔

(ی) منو باب ۳ فقرا ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ تا ۴۱ نارد باب ۱۲ فقرہ ۴۵۔

(ک) مٹکشرا باب ۲ فصل ۱۱ ۱۱۔

(ل) گبلن باب ۱ صفحہ ۴۳ مصمون کولبروک صفحہ ۱۴۲ (۱۸۵۸ء) اسٹیل صفحہ ۱۵۹ منڈلک صفحہ ۳۰۱۔

(م) جلد ۳ جگناتھ ڈائجیسٹ صفحہ ۶۰۵ جلد ۱۔ اسٹرنجس ہندو لا صفحہ ۴۳ داسی انڈشی اربرشٹ صفحہ ۱۵ مسٹر جے ڈبلیو برانسن بیرسٹر کے زبانی جو اپنے پیشہ کا تجربہ اور مقامی تجربہ خوب رکھتے ہے اور جنوبی ہند کے السنہ و رواجات سے خوب واقف تھے مدراس کی عدالتون مین اکثر بیان مذکور بطور حجت نقل کرتے سنا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ عدالت و وکلا نے اسکو قبول کر لیا جگناتھ یا جناولک سے ایک عبارت نقل کرتا ہے جسکا یہہ مفہوم ہے کہ طریقہ اسور سوداگرون اور رذیلون کے لئے مختص ہے مگر اسٹرنجس کے نسخہ مین اسکا پتہ نہین ملتا اسکو بوباب فقرہ ۶۱ ہونا چاہیے۔ دیکھو جلد ۳ جگناتھ ڈائجیسٹ صفحہ ۶۰۴۔ مقدمہ متاع ناتھی بابی جلد ۳ میمی انڈین لا رپورٹس صفحہ ۹ مدراس مین برہمنون مین بھی اس قسم کی شادی جائز قرار پائی ہے۔ وسوانتھن بنام سامی نتھن جلد ۱۳ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۸۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احتمال متعلق طریقہ مذکور

تاہم وہان اور شودر لوگون مین بھی یہہ قرار پایا ہے کہ یہہ فرض کرنا اس قول کے خلاف نہوگا کہ شادی کا وہ طریقہ ناپسندیدہ ہے اور یہہ کہ جو لوگ کسی غرض سے اسکا اعتبار کرتے ہین انکو چاہیئے کہ ثابت کرین اسی مسئلہ کو بنگال کے متعلق ہای کورٹ کلکتہ نے فیصل کیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ترہت کے کسی مقدمہ مین جو ڈیشل کمیٹی نے اس کو تسلیم کر لیا ہے (ن) مغربی ہند کے ایک مقدمہ مین شاستریون نے بیان کیا ہے کہ اگرچہ اسور شادی کی ممانعت ہو چکی ہے لیکن پھر بھی برہمنون اور دوسرے اشخاص کیلئے دنیا کا رواج رہا ہے کہ اس قسم کی شادیان کرین اور اوسکی وجہ سے کبھی کوئی شخص ذات سے خارج نہین ہوا (س)

قسم گندہرو اور اوسکا جواز

چہتریون مین گندہرو شادی کا جواز معلوم ہوتا ہے کہ صدر عدالت بنگالہ نے ۱۸۱۷ء مین بتلا دیا ہے اور اس راے کو ۱۸۵۰ء اور ۱۸۵۳ء مین صدر عدالت و صدر عدالت نے اختیار کیا ہے (ع)

بہرحال مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ طریقہ اس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جب تصور ازدواج کوئی خیال استحکام یا استثنا نہین وارد کرتا تہا۔ لیکن اسکی تعریف سے زناکاری کے سوا اور کچھہ نہین نکلتا اور یہہ کہنا مشکل ہے کہ کیونکر اس زمانہ مین اس طریقہ کے تعلق کو (تمام حالات و نتایج کیساتھہ) شادی سمجھا جائے گا۔ یہی راے راجپوتون کے ایک مقدمہ مین الہ آباد ہای کورٹ نے بہی بلا پس و پیش ظاہر کی تھی جبکہ اس طریقہ کی شادی کی اولاد نے اپنے صحیح النسب ہونیکا دعوی کیا اور مقبول نہوا (ف)

صد ۸۷

(ن) کیشتی نام کلادہی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۰۱ جدوناتہہ نام بسنت کمار جلد ۱۱ بنگال لا رپورٹ صفحات ۲۸۶ و ۲۸۸ دہی مقدمہ جلد ۱۹ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۶۴ ٹہاکر نام رای مالک رام جلد ۱۱ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۷۵ دہی جلد ۱۲ ویکلی رپورٹ (پریوی کونسل) صفحہ ۳۔

(س) کیشو راؤ نام نارو جلد ۲ بوراڈیل رپورٹ صفحہ ۱۹۸ (۲۱۵-۲۲۱) وندلال نام تاپی داس جلد ۱ بوراڈیل رپورٹ صفحہ ۱۸ (۱۹ و ۲۰)

(ع) ہجمو چل نام رانی بھدرن محاکمہ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۳۴۰ دہی مقدمہ جلد ۷ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۳۵۵ جلد ۳ جگناتھہ ڈائجیسٹ صفحہ ۶۰۶ جگندر دیب نام فقند رودیب جلد ۱۴ مورز انڈین اپیلس صفحہ ۳۷۵۔

(ف) بہاوانی نام مہاراج سنگھہ جلد ۳۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۷۳۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدراس ہائی کورٹ کا خیال ہے کہ گندھرو شادی اُس حال مین جایز ہو گی جبکہ وہ مراسم ازدواج کیساتھ انجام پذیر ہو جس مین رسم ہوم اور آگ کے ذریعہ سے ہوم مذہبی ادا کرنا لازمی امر ہے (ص)

ظاہر ہے کہ اس قسم کی رسمی کارروائی منو نے جو خلاف قانون انتظام بیان کیا ہے اوس سے بہت ہی مختلف ہے۔ جن متنون کا تجویز ہائی کورٹ مین حوالہ دیا گیا ہے وہ بلاشبہہ موخرین کی اُس کوشش کا نتیجہ ہین کہ زمانہ حال کی اعلےٰ ترتیب سوسایٹی رواجات قدیم کی عزت کرے۔

لڑکی دینے کا اختیار۔ **ف ۸۱** ۔اُن لوگون کے متعلق جو لڑکی دینے کے مجاز ہین نارد کا یہہ قول ہے کہ "باپ یا باپ کی رضامندی سے بھائی۔ دادا۔ مامون۔ اقربا۔ یا رشتہ دار لڑکی کو شادی مین دیسکتے ہین۔ اگر یہہ نہون تو بشرط قابلیت مان شادی کردیگی اور اگر وہ ناقابل ہو تو ورکے رشتہ دار شادی کردینگے۔ اگر اُن مین سے بھی کوئی نہو تو لڑکی بادشاہ سے درخواست کریگی اور اوسکی اجازت حاصل کرکے خود لڑکی اپنی مرضی سے اپنے لئے شوہر پسند کریگی" (ق)

اگر باپ نے زوجہ اور لڑکی کو چھوڑ دیا ہو تو مان کو جایز ہو گا کہ بیٹی کی شادی کردے (سا) لیکن اور کسی صورت مین عقد شادی بدون رضامندی پدر قابل پابندی نہو گا (ش)

سوتیلی مان کے مقابلہ مین نانا کو لڑکی کے دینے مین حق ترجیح حاصل ہے (ت)

(ص) برندابن بنام رادھامنی جلد ۱۲ مدراس انڈین لا رپورٹس صفحہ ۲۷ پریوی کونسل جلد ۱۳ مورز انڈین اپیلس صفحہ ۵۰۶۔

(ق) نارد باب ۱۲ دفعہ ۲۰ تا ۲۲ یاجناولک باب ۱ دفعہ ۶۳۔

(سا) بائی رکمیت بنام جی چندھر رپورٹ دیوانی صدر عدالت بمبئی صفحہ ۴۳ وہی مقدمہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۰ نتھو بھائی چند بنام بائی مانی جلد ۱۱ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۴۷۔

(ش) نندلال بنام تاپی داس جلد ابو رادیل رپورٹ صفحہ ۱۴ (۱۶) نانا بھائی بنام جاروہن جلد ۱۲ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۱۰

(ت) رام بنسی بنام سوبھ کنوری جلد ۷ ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۲۱ وہی مقدمہ جلد ۳ دنیس رپورٹ کلکتہ صفحہ ۲۱۹ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہان فطرتی محافظ عورت ہو تو بالالتزام اس معاملہ مین اُسکو اختیار نہین دیا جاتا کیونکہ
اس امر سے ظاہر ہے کہ خود وہ مان جو محافظ فطری مین باپ سے دوسرے درجہ پر ہے
بیٹی کو شادی مین دینے والے رشتہ دارون کی فہرست مین بہت ہی ادنے
درجہ رکھتی ہے (ش)

لیکن مدراس ہائیکورٹ نے اُس مامون کو جو علیحدہ ہو بلا مشورہ لڑکی کی ماں کے
بہانجی کو شادی مین دیدینے کا مجاز کرنے سے انکار کر دیا ہے اور تسلیم کیا ہے
کہ یاجنا ولک کی عبارت (بل فقرہ - ۶۴) صرف خاندان ہفت سمہ تک محدود نہین
کیجا سکتی بلکہ حکام ہائیکورٹ کا خیال ہے کہ مان کے سامنے کسی مرد رشتہ دار کا
تعین محض اس مقصود سے تھا کہ ہندو شاستر نے جس محافظت و صلاح کو عورت کے
غیر مختار ہونے کی حالت مین ضروری بتلایا ہے اُس کا سرانجام کرے۔

اب یہ غیر خود مختاری قانون کے زور سے عملاً مسدود ہو چکی ہے جہان
خود مان لڑکی کی محافظ اور قانوناً اوس جائداد پر قابض ہو گئی ہے جس سے
اخراجات شادی بالفرض ادا ہون گے وہان حکام ہائیکورٹ مذکور نے یہہ خیال
کیا ہے کہ وہ مستحق ہے کہ ایک جانب اُس سے مشورہ کیا جائے اور دوسرے
جانب کسی مرد رشتہ دار سے مشورہ لیا جائے لیکن جب ایک فریق کے
پسندیدہ شوہر کو بلا وجہ موجہ دوسرا فریق نامنظور کریگا تو غالباً عدالت دخل دیگی
اور مجبور کرے گی کہ لڑکی کی شادی کسی موزون خواستگار سے کر دیجائے (خ)

جہان محافظ اس طرح پر شادی کرنیوالا ہو جو ظاہراً لڑکی کیلئے مضر ہو تو عدالت
کو اسوقت خاص دخلدہی کا اختیار ہوگا جب کہ اُسکا عمل نادرست و منفعتی اسباب کی
وجہ سے وقوع مین آیا ہو مگر اس قسم کی مداخلت اُسوقت بہت ہی شاذ اور رُک

(ش) جلد ۷ ویکلی رپورٹر صفحہ ۳۲۳۔
(خ) ناماسوایم بنام انامل جلد ۱۰ مدراس ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۳۳۹۔ رکھیت بنام مدکاوجی جلد
بورا ڈویژن رپورٹ صفحہ ۶۸۰ (۷۳۹) کملا ہو بنام منی شنکر ایضاً صفحہ ۶۸۹ (۷۴۶)

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمات مین جایز ہوگی جب کہ محافظ خود باپ ہو۔ (د)

دفعہ ۸۱ مداخلت عدالت۔ (الف) قواعد مندرجۂ بالا جہان تک کہ شادی کو معاہدہ سے تعلق ہے بہت ہی ضروری ہین اور لڑکی کو شادی مین دیدینے کیلئے ایسے شخص کی کوشش جو اس کے دینے کا اختیار نہ رکھتا ہو عدالت سے ایسے شخص کی درخواست پر مسدود کر دیجائیگی جو دینے حق رکھتا ہو (الف)

لیکن جہان درحقیقت شادی ہوچکی ہو تو ایک بہت ہی جداگانہ سوال پیدا ہوتا ہے (ب) چنانچہ حال ہی مین مدراس مین اس قسم کا ایک بہت ہی زوردار مقدمہ پیدا ہوا تھا۔ اس مقدمہ مین ماں نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنی لڑکی کی شادی کرادی تھی۔ اور اس برہمن کو جس نے کہ رسم زوجاج ادا کی اس امر کی جھوٹی اطلاع دیدی تھی کہ لڑکی کا باپ اجازت دیچکا ہے۔ مگر یہہ امر فی الواقع دریافت ہوگیا کہ ماں نے اپنی بیٹی کے فوائد کے لئے امانتانہ عمل کیا اور فطری محافظ ہونے کے لحاظ سے اس امر کی خواہشمند ہوئی کہ بیٹی کیلئے ایک موزون شوہر بہم پہنچائے باپ نے شادی سے انکار کردیا۔ اسلئے لڑکی کی شوہر نے اس حکم کے حصول کا دعوے کیا کہ شادی قابل ابطال نہین اور ہائی کورٹ نے اسی کے جانب فیصلہ کیا حکام انکورٹ نے فرمایا "دو قانونی شکلین خارج از منازعت قایم کیجاسکتی ہین۔

۱ یہہ کہ جہان قانونی محافظ کی جانب سے لڑکی شادی مین دی گئی ہو اور رسوم شادی کی بطور واجب تعمیل ہوئی ہو۔ (ج) تو شادی ناقابل ابطال ہوگی اور۔

۲ جہان لڑکی کو دغا یا جبر سے لیجاکر شادی کرلی گئی ہو۔ اور وہ کسی فطری یا قانونی محافظ کی طرف سے نہ دیگئی ہو تو وہان رسم مذہبی کی حکمت مین فریب ہوگا اور اس لئے

(ذ) شریدہر بنام ہربلال جلد ۱۲ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۴۸۰

(الف) دیکھو آراے مندرجہ جلد ۱۱ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۵۳

(ب) وینکٹاچارلو بنام رنگاچارلو جلد ۴ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۳۱۶

(ج) جو شادی درحقیقت بہ لوازم واجبی انجام پذیر ہوی ہے اسکی جانب مین جو قیاس ہے اسکے لئے دیکھئے برندابن چندر اکر موکر جلد ۱۲ کلکتہ انڈین لا رپورٹس صفحہ ۱۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ جائز رسم مذہبی نہوگی (د)

تیسری قانونی شکل جو ہمارے سامنے کے مقدمہ مین پیش ہے اور نہایت اہم ہے وہ یہہ ہے کہ ماں اور دختر بطور محافظ فطری کام کرتی ہو اور بنظر بہبود دختر بلا جبر و فریب اپنی لڑکی کی شادی مین دے اور رسوم شادی پر بطور واجب عمل ہوا ہو تو ایسا از دواج کیونکر نکیا جائے گا۔ یہہ رائے سندی تائید بھی رکھتی ہے (ہ) اور اصولاً بے ضرر ہے

اشخاص جو شادی کیلئے منتخب کئے جائینگے

۸۳ - شادی کرنیکے لئے لوگون کا انتخاب دو قاعدون مین محدود ہے۔

اوّل یہہ کہ بالضرور خاندان کے باہر منتخب کیا جائے۔

دوم یہہ کہ بالضرور ان کا انتخاب ذات مین ہی ہو۔ پہلا قاعدہ ایک خاص صورت اس عجیب ممانعت کی ہے جو ایک ہی خاندان یا فرقہ مین شادی کے متعلق کیگئی ہے اور جس کا وجود تقریباً تمام دنیا مین پایا جائیگا۔ مسٹر مکلنن اسکو اگروگی کا نام دیتے ہین۔

مسنسکرت مصنفین کے ارشاد کے مطابق اُن لوگون کو شادی کی ممانعت ہے جو مثل سپنڈ رشتہ داری رکھتے ہون۔ جہان مشترک مورث مرد ہو وہان اس رشتہ داری کو ۶ درجہ تک وسعت دی گئی ہے اور جہان عورت ہو تو ۴ درجہ تک ممانعت مین اختلاف ہے۔ منو اور یاستمب اس حالت مین بھی چھ درجہ تک کی ممانعت کرتے ہین۔ اور گوتم۔ وشنو۔ وششٹھ۔ سنکھہ نارد۔ یاجنا ولک چار درجون تک محدود کرتے ہین اس حد کے متعلق مصنفان بالا ایک اور قاعدہ اضافہ کرتے ہین کہ دولہا دولہن ہرگز ایک ہی گوتر یا پرور کے نہون

ص ۹۰

(د) دیکھئے نارمیس من رنجونا داسی بنام پرہلاد چندرا جلد ۶ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۲۵۴

(ہ) محاکمہ ڈلریت بنام جی چند ریول۔ رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۳۴ وہی مقدمہ جلد مذکور بن بس صفحہ ۱۸۱۔ مادھوسودن بنام جادب چندر جلد ۳ دیکلی رپورٹ صفحہ ۱۹۴۔ نبدرا بن چندر بنام چندر اکر موکار جلد ۱۲۔ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۴۰۔ خوشحال چندر بنام بای منی جلد ۱۱ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۴۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یعنی یہہ کہ وہ ہرگز ایک خاندان کے نہون اور نہ ایک ہی مورث کے نام لیوا ہون (و)

حسب قواعد مندرجۂ بالا مدارج شمار کرنے مین شخص زیر بحث کو مستثنے کر دینا چاہیئے - یعنی دولہا یا دولہن سے شروع کیجئے اور پھر باستثنائے ہر دو اوپر کی جانب چھہ یا چار پشتین گن جائے اس لئے کہ ان کی رشتہ داری مورث کے ساتھ علی الترتیب باپ یا مان کے توسط سے ہے اگر مورث مشترک تک دونون طرف سے مدارج مذکورہ کے شمار مین نہ آئے تو وہ سپنڈ نہین ہین اور ان مین عقد نکاح ہو سکتا ہے (ز)

چنانچہ اس طریقہ سے ۲۱۲۱ ممکن رشتہ دار ناسزاوار عقد ہین - اور اس سے زیادہ مشکلین جو مفسرین کے اختلاف آرا کی وجہ سے متبنے لڑکے کے معاملہ مین پیدا ہوئین انکو زیادہ تر پیچیدہ کر دیتی ہین جو کہ دو خاندانون مین شادی ہونے سے ممنوع ہے یا یہہ جہان رشتہ داری کا پتہ سوتیلی مان کے ذریعہ سے لگایا جاتا ہے (ح)

دوسری جانب ان قواعد کی پابندی کو مغربی اور جنوبی ہند مین ان مصنفین نے کمزور کر دیا ہے جو ضلع یا خاندانی رواج کے جواز کو تسلیم کرتے ہین جسکے رو سے ممنوعہ مدارج مین بھی مناکحت کی اجازت ہے وہ عموماً بہائیون اور بہنون کی اولاد مین باہم شادی کا حوالہ دیتے ہین مثلاً کسی شخص کی شادی ماموں کی بیٹی یا پھوپھی کی بیٹی سے ہو (ط) ایک ایسا رواج جو کوئی صریح سند نہین رکھتا اسکی نہی

صہ ۹۱

(و) منو باب ۳ صفحہ ۵ اپاستمب ۱ باب ۲ و باب ۵ صفحہ ۱ فصل ۱۱ و ۱۶ و ۱۵ - گوتم باب ۴ ف ۳ و ۵ - وشنو باب ۲۴ ف ۱۰ - نارد باب ۱۲ فقرہ ۷ - یاجنا ولک باب ۱ ف ۵۲ و ۵۳ - منڈلک صفحہ ۱۱۴ - کہا جاتا ہے کہ جس عورت کی شادی مدارج ممنوعہ مین کر دیجائے تو اگرچہ وہ بنا بر مقاصد مذہبی یا از دواج دولہا کی زوجہ نہین ہو سکتی تو بھی دوسرا اوس سے شادی نہین کر سکتا اور اوسکا گذارہ اوسی غیر مشروع شوہر کو ادا کرنا ہوگا منڈلک صفحہ ۵۰۸ مدارج ممنوعہ کیلئے دیکھئے پنجاب کسٹمری لا جلد ۲ صفحات ۱۲۰ و ۱۷۴ -

(ز) منڈلک صفحہ ۳۷۴ - متکشرا محاکمہ ویسٹ اینڈ بہولر صفحہ ۱۲۱ و فقرہ ۴۶۹ - اسناد مقتبسہ بالا ظاہر فرق ہی کہ بعض مستثنی شمار کرتی ہین اور بعض شامل شمار کرتے ہین -

(ح) دیکھئے منڈلک صفحہ ۳۵۲

(ط) دیکھئے اسناد محاکمہ کردہ منڈلک صفحات ۴۰۳ و ۴۱۳ و ۴۱۶ تا ۴۲۴ و ۴۴۸ =

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجازت دیتا ہے کہ کوئی شخص خاص اپنی بہن کی بیٹی سے شادی کرے (ی)
بھانجی سے شادی کرنا بمبئی ہائیکورٹ نے زنا تسلیم کیا ہے اور مدراس ہائیکورٹ نے اس
امر کا اعتراف کرکے کہ برہمنون مین جیسی قواعد کی سختی ہے ویسی شودرون مین نہین
ہے اور یہہ کہ بھائی کی بیٹی سے شادی کرنے کی مثالین موجود ہین - یہہ بیان
کیا ہے کہ اسطرح عمل کی اجازت رواج نے نہین دی ہے (ک)

ف ۸۳ - امتناعی سنسکرت متنین جنکا اوپر حوالہ دیا گیا ہے
امتناعی احکام مذکورہ بالا کا تعلق کن اقوام سے ہے۔

دو جنمی قومون سے تعلق رکھتی ہین اور ان مین بھی (مسٹر
وی ین منڈلک کا بیان ہے) کشتری ویش نہ گوتر رکھتے ہین اور نہ صاحب
پرورہین اور ہزارون برہمن مختلف حصص ملک مین اسی درجہ کے ہین - شودر
لوگون مین ممانعت شادی بالضرور رواج یا سنسکرت قواعد کے خود اختیار
کر لینے سے پیدا ہو گئی ہے نہ قواعد کی اصلی سودمندی سے - (ل)

لیکن خاندان ہی مین شادی کرنے کے خلاف ایسا ہی قاعدہ نیلگری کے
کروسبہ لوگون - ممالک متوسط کے مینا لوگون اڑیسہ کے کونڈون اور جنوبی ہند کے
دراویڈ قومون مین پایا گیا ہے (م)

مدیورا مین چکلی قوم کی عورتین دست راست کے فرقے اور مرد دست چپ
کے فرقے سے تعلق رکھتے ہین - (ن) جو بظاہر اُس زمانہ کی یادگار ہے جب مرد
کو دوسری قوم مین شادی کرنی ہوتی تھی - اسیطرح سرداران مارو رہی اہم بدین
عورتون سے شادی کرنے کے عادی ہین اور ان شادیون سے جو اولاد نرینہ پیدا ہو

(ی) منڈلک

(ک) رامن گوداِنبام شیواجی محاکمہ منڈلک صفحہ ۴۳۸ - تہی لنگا نبام وجیانتھل جلد ۶ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۴۳۳
(حاشیہ) بمبئی احاطہ کے کنبیون کے ایک فرقہ کرڑ مین شادی کا رواج اس طریقہ سے ہی تسلیم کیا گیا ہے کہ دولہا
اپنے سالے کے لئے لڑکی بہم پہونچا دے اور اگر وہ اس شرط کا ایفا نکرے تو ادسکا زوجیت اضخ کر دیا جائے
دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۰۰ -

(ل) منڈلک صفحہ ۴۱۲ و ۴۳۱ -

(م) بریک صفحہ ۵۱ - لیال فورٹ ریویو جنوری ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۰۶ - ہنٹر اوڑیسہ باب ۲ صفحہ ۸۱ -

(ن) مدیورا مینوال طبع دوم صفحہ ۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسکو بھی لازم ہے کہ اہم بدین سے شادی کرے۔ باقی لڑکیان ضرور ہے کہ مارو سے شادی کرین (س)

انڈوگمی | اس کے بالکل عکس قاعدہ انڈوگمی کا وجود اس ضلع کی اور قومون مین پایا جاتا ہے۔ مثلاً کلانون مین بہت ہی اچھی تزویج اسے خیال کرتے ہین کہ مرد اپنے باپ کے بھائی یا بہن کی پہلی بیٹی سے شادی کرے اور اگر اس سے قاصر رہے تو پھر اپنی خاص پھوپی یا بھتیجی سے تزویج کرے۔ مارورون مین بھی بھائیون کی اولاد صہ ۹۲ مین باہم شادی ہونا جایز ہے (ع) زمانہ قدیم کے سکیا شہزادون کا اپنی حقیقی بہنون سے ازدواج جو ناجائز تھا اور گاندھرا برہمنون کا اپنے بہنون اور بہوؤن سے (ف) اسی طرح کا تعلق بھی عجیب مثالین اس اصول کی مخالفت کی پیش کیجاتی ہین۔

زمانہ قدیم مین تزویج مخلوط کا جواز | **ف ۸۴**۔ مختلف ذات کے لوگون مین باہم تزویج کی ممانعت بروی مقابلہ زمانہ حال کی ہے۔ ابتداءً ایک ذات کے مرد اور کم ذات عورت کی (گو وہ شودر ہی ہو) شادیان تسلیم کیجاتی تھین (ص) جن کی وجھ سے بہت ہی قوی رجحان اس تخلیط مراسم آریا و باشندگان قدیم مین پیدا ہوگا جس کا قرین یقین ہونا مین بیان کرچکا ہون (ق) اس قسم کی غیر مساوی شادیون سے جو لڑکے پیدا ہوتے تھے وہ بھی صاحب درجہ اور وارث ہوتے تھے۔

(س) مدیو رامینول طبع دوم صفحہ ۴۲

(ع) ایضاً ایضاً صفحہ ۴۰ و ۵۰۔

(ف) ویلر کی تاریخ ہند باب ۳ صفحہ ۱۰۲۔ مور اے یس ٹی باب ۲ صفحہ ۴۸۳۔

(ص) قدیمین صرف اپاستمب ہی غیر مساوی الدرجہ تزویج کو نہین مانتا باب ۲ و ۶ فصل ۱۳ ف ۴ و ۵ یاد رکھنا چاہیے کہ یہہ کسی نوع کی اعانتی بیٹی کو تسلیم نہین کرتا۔ مگر مین اس فرق کو اسوقت تک بیان نہین کرسکتا بجز اسکے کہ اصل متن مین سے چند فقرے نکل گئے ہین۔

(ق) مین تسلیم کرتا ہون کہ زمانہ قدیم کے اصلی باشندے شودر ہین لیکن اس امر سے واقف ہون کہ اس معاملہ مین بہت زیادہ قیل و قال ہے۔ دیکھیے مور اے یس ٹی باب ۱۴ ف ۱۵۹ و ۲۸۹۔ ۲۹۵ باب ۲ ص ۳۶۸ و ۴۵۵ و ۴۸۵۔ لیسن انڈین الرٹ باب ۱ ص ۷۹۔

نوٹ ایک ہی قوم کے کسی خاص فرقہ مین شادی کرنا (خلاف اگزوگمی) ۱۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مساوات کے ساتھ نہین بلکہ اس تناسب سے جو اُن کی مان کی ذات کے لحاظ سے مقرر ہوتا تھا۔ (س) یہہ قاعدہ بھی ظاہرا ایک ایجاد تھا۔ بودہائن عموماً اسکو یون بیان کرتا ہے "اُس بیٹے مین جو مساوی درجہ کی زوجہ سے پیدا ہوا ہو اور اُس بیٹے مین جو کم درجہ کی زوجہ سے ہو باہم مقابلہ کیا جائے اگر کم درجہ والی کی بیٹے مین عمدہ اوصاف پائے جائین تو بڑے بھائی کا حصہ اُسی کو ملیگا (ش)

تمام مصنفین شودر عورت اور چھتری و ویش مرد مین شادی کی اجازت دیتے ہین لیکن شودر عورت اور برہمن مین شادی ہونے کے متعلق بڑا ہی جھگڑا ہے۔ سوتر لکھنے والے (مصنفین) مین اس قسم کی شادی کے جواز مین کوئی جھگڑا نہین ہے لیکن اولاد کے مدارج کی نسبت سخت اختلاف ہے۔ بعض متنین تو اسکو مثل اعلےٰ درجہ کے بیٹے کے حصہ دار قرار دیتی ہین اور بعض کے نزدیک اُن کی وراثت اعلےٰ درجہ والے کے نہونے پر منحصر ہے۔ بعض جائداد مین خفیف حصہ دلاتے ہین اور بعض یہہ کہتے ہین کہ گذارہ سے زیادہ کے مستحق نہین ہین۔ (ت) منو کے بیان مین جو جھگڑا ہے وہ اس سے بھی بڑھا ہوا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعہ موجودہ مختلف زمانہ کی متنون سے بنا ہے۔ بعض متنون مین شادی کی ممانعت ہے اور بعض مین اجازت ہے۔ بعض بیٹے کی وراثت کو جایز قرار دیتے ہین اور بعض مین اسکی ممانعت ہے۔ (ث) لیکن شاید سب سے زیادہ قوی اور ممکن مسلمہ خبر تزویج مذکور کے متعلق وہ ہے جو منو نے خود دی ہے جس مین وہ اعتراف کرتا ہے کہ تزویج مذکور کی اولاد سات پشتون مین اعلیٰ درجہ پر پہنچ سکتی ہے (خ)۔ ص ۹۳

(س) منو باب ۹ ف ۱۴۹-۱۵۴۔

(ش) بودہائن باب ۲ فصل ۲ ف ۸ دیکھئے گوتم باب ۲۸ ف ۳۵-۳۸

(ت) بودہائن باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۶ و ۷ و ۲۱ گوتم باب ۲۸ فقرہ ۳۹ وسشٹھ باب ۱۷ صفحہ ۲۱ و ۲۵

(ث) منو باب ۳ فقرہ ۱۲-۱۹ باب ۹ فقرہ ۱۴۹-۱۵۵ نارد باب ۱۲ فقرہ ۴-۶ یجنیاولک باب ۶ فقرہ ۵۶ و ۵۷۔ سمرتی چندریکا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۸۔

(خ) منو باب ۱۰ فقرہ ۶۴ (فقرہ ۲۴ بھی دیکھئے)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہرحال یہہ بات ہمیشہ مانی گئی ہے کہ کوئی شودر مرد اپنے سے اعلیٰ ذات کی عورت کے سات بیاہ نہین کرسکتا۔ (ذ)

۸۵ف تزویج مختلط متروک ہے

۸۵ف۔ مختلف فرقون کے لوگون مین باہم تزویج کا ہونا ایک عرصہ سے متروک ہوگیا ہے۔ (الف) مگر کوئی شک نہین کہ اسی طرح کے خیالات نے تمام دیسی جماعت مین رخنہ اندازی کرکے بیشمار فرقے کر دئے ہین جو نہ باہم اکل و شرب کرتے ہین اور نہ شادی کرسکتے ہین۔ (ب)۔

اب یہہ کہنا ناممکن ہے کہ پہلے پہل کس زمانہ مین مختلط شادیان معدوم ہوئی ہین۔ اس قسم کی شادیون کے استقرار کے متعلق منکشتر ابھی یاجنا ولک کی تقلید کرتا ہے حالانکہ عبارت "بمنظوری قانون تمثیلین پیدا ہوتی ہین" سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا خاتمہ ہورہا ہے (ج)

کسی ناپسندیدگی کے بغیر ان کا تذکرہ وائے بہاگ۔ سمرتی چندرکا۔ سرسوتی ولاس۔ ویرمترودیا۔ مادھویہ اور وردھاراج نے بھی کیا ہے۔ (د)

لیکن تاہم حال کی تصنیفات مین قریب قریب یقین ہے کہ محض بنظر تکمیل مضمون اس امر پر بحث کیگئی ہے۔ نہ اسلئے کہ فی الحقیقت اسطرح کے عمل کی حمایت کیگئی ہو۔ ص ۹۴

غیر صحیح النسب ہونا (ولدالحرامی) فی نفسہ شادی کیلئے کوئی ناقابلیت نہین ہے

(ذ) منو باب ۳ فقرہ ۱۳ و باب ۹ فقرہ ۱۵۰۔

(الف) ورہت نارد یاجنا جلد ۲ جگناتھ ڈائجسٹ صفحہ ۱۴۱۔ وائے کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۲۔ فقرہ ۷۔

(ب) کہا جاتا ہے کہ ایک ذات کے (برہمن یا شودر) مختلف فرقہ کے لوگون کے مابین تاوقتیکہ مقامی رواج اجازت نہ دیتا ہو شادی جائز نہین ہے میلا رام بنام تہانورام جلد ۹ ویکلی رپورٹس صفحہ ۵۵۶۔ نرائن دھارا بنام راکھل جلد ۱ کلکتہ انڈین لاء رپورٹ صفحہ ۱۰۴۔ وہی مقدمہ جلد ۲۳ ویکلی رپورٹس صفحہ ۳۴۴۔ کنترا پانڈیا تا بے ورنام پوتا تائے جلد ۱ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۴۷۸۔ جلد ۱۳ بمبئی لاء رپورٹس انڈین اپیلس صفحہ ۱۴۱۔ وہی مقدمہ جلد ۴ مدراس جورسٹ صفحہ ۳۲۸ وہی مقدمہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۲۔ اباما گچپن بنام ہولارام وہی جلد ۱۲ ویکلی (پریوی کونسل) صفحہ ۱۴۱۔ رامانی بنام کلکتائی جلد ۱۴ انڈین اپیلس صفحہ ۳۴۶۔

(ج) منکشتر باب ۱ فصل ۸ فقرہ ۲۔

(د) وائے بہاگ باب ۹۔ سمرتی چندرکا باب ۴ فصل ۲۔ فقرہ ۲۔ ۹ قانون وراثت پروے و پراشر مادھویہ مؤلفہ گوپال چندر سرکار صفحہ ۱۰۱۔ فقرہ ۱۲ ویرمترودیا صفحہ ۱۸۔ سرسوتی ولاس فقرہ ۱۶۳۔ ۱۶۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہان ایک یا دو یا تین ازدواج ولد الحرام ہون اور اُن کی ذات والے درحقیقت اُن کو ایک ہی ذات کا مانین تو شادی جایز ہوگی۔ (ہ)

قابلیت جسمی و ذہنی **۸۶۹**۔ بڑا اور اصلی مقصود ازدواج یہہ ہے کہ اولاد زیادہ پیدا ہو اور جہان تک دولہا کے انتخاب کا تعلق ہے قابلیت جسمانی ایک لازمی ضرورت ہے۔ لیکن کسی عینین کے ساتھہ شادی کرنا ایسا قطعاً باطل نہین ہے۔ جیسا ہلمور گان مین ہوگا۔ (و)

ذہنی ناقابلیت بھی اسی درجہ مین ہے۔ جبتک کہ شادی معاہدہ پر منحصر ہے مین خیال کرتا ہون کہ کوئی عدالت ایسے اقرار کو قابل پابندی نہ قبول کرے گی جو کسی مجنون یا مجنوط کے ساتھہ شادی کرنے کیلئے کیا جاے لیکن اگر شادی ہو چکی ہو تو جایز ہوگی اور مجنون یا مجنوط اگرچہ خود وارث ہونیکے قابل ہون گے لیکن اُن کی اولاد اپنا حصہ لیگی۔ (ز)

ازدواج ہنود ایک مذہبی فرض کی ادائی ہے (ح) نہ یہہ کہ کوئی معاہدہ ہوا سلیئے راضی ہونیوالے ذہن کی ضرورت نہین ہے اور اسکی عدم موجودگی خواہ بوجہہ صغر سنی ہو یا ناقابلیت کی وجہہ سے ہو ایک ناچیز امر ہے۔ (ط)

(ہ) رام کماری جلد ۱۸ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۶۴۔

(و) نارد باب ۱۲ فقرہ ۸-۱۹۔ منو باب ۹ فقرہ ۷۹ و ۲۰۳۔ جالی فقرہ ۲۸۰۔ عقد سے علیحدہ ہو جانے کے لئے دیکھیے فقرہ ۱۰۰۔ کناہی بنام بدیا جلد ۱۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۵۴۹۔

(ز) گوتم باب ۲۸ فقرہ ۴۴۔ نارد باب ۱۳ فقرہ ۲۲۔ منو باب ۹۔ فقرہ ۲۰۱-۲۰۳ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۹۰۸۔ دابی چرن بنام رادھا چرن۔ مرلی ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۹۔

(ح) منو باب ۲ فقرہ ۶۶ و ۶۷۔ باب ۴ فقرہ ۳۶ و ۳۷۔ اور باب ۵ فقرہ ۱۵۹ بھی دیکھہ لیجئے۔

(ط) مرلی ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۹۔ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۹۰۸۔ عدالتی کارروائی انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۱۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعدد ازدواج

ف ۸۷ - عقد نکاح کا اثر اس نظر سے کہ وہ فریقین کو ایک عہد کا پابند کرتا ہے ایک ایسی بات ہے جس کے متعلق ہندو قانون مین ایک بڑی حد تک تبدیل ہوئی ہے لیکن اسکا قدیم تسلسل صاف طور سے اُن رواجات کے مطابق تہا جو اسوقت غیر آریا اقوام مین موجود ہین - کندہ لوگون مین "جب تک زوجہ اپنے شوہر کے ساتھ وفادار رہتی ہے اسوقت تک نہ وہ دوسری شادی کرسکتا ہی نہ اُسکی اجازت کے بغیر داشتہ رکہہ سکتا ہی" (ی) یہی قاعدہ احمد آباد کے بنجریون اور ویدانگر کے نائکرون مین رائج ہے - (ک) اور تہاویلم سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ٹامل جلاوطنون مین بہی ہے جو سیلون مین ہین (ل) - منو کی ایک متن یہہ بتلاتی ہے کہ ایک زمانہ ایسا بہی تہا کہ دوسری شادی کا جواز صرف اُس شخص کے لئے تہا جسکی پہلی بی بی مرچکی ہو (م) ص ۹۵

ایک اور متنون کا مجموعہ خاص وجوہ ظاہر کرتا ہے جس کے رو سے مرد کو دوسری زوجہ کرنے کا حق ہوتا ہے مگر ظاہر ہوتا ہے کہ اُن وجوہ کے علاوہ زوجہ بلا رضامندی مجبور نہین کیجا سکتی (ن) لیکن اور عبارتین تعدد ازدواج کی بلا روک ٹوک مختلف اقوام مین بہی اجازت دیتی ہین (س) البتہ پہلی شادی کو صرف ذاتی عیش کیلئے نہین بلکہ اس بنا پر کہ اُسکا انعقاد بنظر فرض ہوتا ہے ایک خاص بزرگی دیگئی ہے اور پہلی بیوی کو اور بیبیون پر ترجیح ہوتی ہے اور نیز اُسکے پہلے بیٹے کو

(ی) ہنٹرس اورڑیسہ باب ۲ صفحہ ۸۴ -

(ک) مہاشنکر بنام اوتم بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۴ (۵۷۲) منڈلک صفحہ ۴۰۶

(ل) تہاویلم باب ۱ فقرہ - ۱۱ -

(م) "اسطرح پر مقدس آگ روشن کرنے اور اپنی بی بی کی مراسم جنازہ ادا کرنے کے بعد (جو اُس سے پہلی مرگئی ہو) وہ پہر شادی کرسکتا ہی اور شادی کی آگ روشن کرسکتا ہی" منو باب ۵ فقرہ - ۱۶۸ - و باب ۹ فقرہ - ۱۰۱ و ۱۰۲

(ن) منو باب ۹ فقرہ - ۷۷ - ۸۲ - ایاستمب باب ۲ فصل ۵ فقرہ - ۱۲ - ۱۳ - دکن کی بعض قومون مین اب تک اسکا رواج شایع معلوم ہوتا ہے - اسٹیل صفحہ ۳۰ - ۱۶۸ - اور بنگال مین کالی چرن بنام دوکہی کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۹۲ -

(س) منو باب ۳ فقرہ - ۱۲ - و باب ۸ فقرہ - ۲۰۴ باب ۹ فقرہ - ۸۵ - ۸۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے سوتیلے بھائیون پر فضیلت ہوتی ہے (ع)

یہہ امر قرین یقین ہے کہ ابتدا گردوسری بیویان یہودی پادریون کی لونڈیون کی طرح صرف اعلیٰ درجہ کی داشتہ خیال کیجاتی تہین مگر اب یہہ کلیتاً طے ہو گیا ہے کہ تعدد ازدواج کی نسبت کسی ہندو کو قطعاً کوئی روک نہین ہے اور بلا رضامندی زوجہ پاکی لحاظ کے بغیر محض اپنی خواہش سے مکرر شادی کرسکتا ہے (ف)

لیکن خاص مقامی رواج کے سوا اور کسیطرح بیوی کو طلاق نہین دیسکتا (ص) اور نہ اسکے علیحدگی ہو جانیسے جسکا نتیجہ ذات سے خارج ہوتا ہے عمل ازدواج فسخ ہو سکتا ہے

عورت کا عقد ثانی پہلے جائز تھا۔

ف ۸۸ ۔ مطلقہ یا بیوہ ہونے کے بعد دوسری شادی کی ممانعت کی پرانے قانون منو دیا رواج مین کوئی اصلیت نہین ہے ڈاکٹر میور نے ویدون سے جو عبارتین نقل کی ہین وہ بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت دیتی ہین۔ (ر) اس کے سوا اُن عورتون کی دوسری شادی کیلئے جنہون نے اپنے شوہرون کو بوجھ موجھ چھوڑ دیا ہو یا جنکو اُن کے مردون نے چھوڑ دیا ہو یا جن کے شوہر مر چکے ہون۔ مصنفان قدیم صراحتاً منظوری دیتے ہین (ش) مگر

صہ ۹۶

(ع) دیکھئے منو باب ۳ فقرہ ۱۲ و ۱۴ و باب ۹ فقرہ ۱۰۷ و ۱۲۲ - ۱۲۵ - اور فقرہ ۴۹۹ -

(ف) دائے بھاگ باب ۹ فقرہ ۶ نوٹ اسٹریانجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۵۶ - اسٹیل صفحہ ۱۶۸ - ہری بھائی بنام بوراڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۹ (۶۵) ویراسامی بنام اپاسوامی مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۷۵ -

(ص) آسام مین اس قسم کے رواج کا اعتراف ہو گیا ہے - کدومی بنام جوتی رام کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۵ -

(ق) اڈمنسٹریٹر جنرل بنام انداچاری مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۶۶ - ایکٹ نمبری ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ عیسوی قایم کردہ ہے فقرہ مابعد ۱۱۲ ملاحظہ کیجئے

(ر) داسی اندلشی اُپر بر سٹ اب اسکو بذریعہ ایکٹ نمبری ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ عیسوی قایم کردہ ہے فقرہ مابعد ۱۱۲ ملاحظہ کیجئے

(ش) نارد باب ۱۲ فقرہ ۹۷ - ۱۰۱ فقرات ۱۸ و ۱۹ و ۲۴ و ۴۶ - ۴۹ و ۶۲ بھی دیکھئے دیوالا جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷۰ - بودھائن باب ۲ فقرہ ۲۰ - وششٹھ باب ۱۷ - فقرہ ۱۳ - کاتیائن جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکے خلاف مین منو کی قوی سند موجود ہے - اور مین خیال کرتا ہون کہ بعض اور مثالون مین سے ایک مثال یہہ بھی ہے کہ موجودہ متنین تبدیل و تحریف سے ناقص ہو گئی ہین - منو ظاہر کرتا ہے کہ ایک شخص صرف ایک باکرہ سے شادی کر سکتا ہے اور بیوہ دوسری شادی نہین کر سکتی - (ت) اور اس سے اُسنے صرف اُس صورت کو مستثنےٰ کیا ہے کہ جب کسی لڑکی کا شوہر زفاف سے پہلے مر جائے تو اسکی شادی متوفےٰ دولہا کے بھائی سے ہو سکتی ہے - (ث)

اِس کے خلاف دو اور متنین اسطرح کی نظر آتی ہین جو عقد ثانی کو قبول کرتی ہین چاہے بیوہ کا ہو یا ایسی زوجہ کا ہو جو چھوڑ دی گئی ہو - (خ)

غالباً موجودہ عبارت منو مین کچھہ رہگیا ہے

وجہ تضاد یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اصل متن سے اس باب کے ابتدائی حصّہ کا کوئی جزء متروک ہو گیا ہے باب ۹ فقرہ ۷۶ مین اُس زوجہ کی نسبت جسکا شوہر باہر ہو یہہ حکم ہے کہ آٹھہ چھہ یا تین سال بلحاظ اصلی اسباب غیر حاضری اُسکا انتظار کرے - لیکن یہہ کچھہ نہین کہا گیا کہ اس زمانہ کے بعد کیا ہونا چاہیئے کلوک بہٹ تفسیر مین یہہ بڑھاتا ہے کہ بعد مرور مدتہائے معینہ لازم ہے کہ وہ بھی اُس کے پیچھے چلی جائے (ذ)

اب اگر ہم اسکے متعلق حصّۂ نارد کو دیکھین جس کے سامنے منو کی قدیم متنین موجود تہین (الف) تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہہ بیان کرتا ہے "پانچ صورتین ہین جن مین عورت دوسرا شوہر اختیار کر سکتی ہے یعنی جبکہ اسکا شوہر

(ت) منو باب ۸ فقرہ - ۲۲۶ - باب ۵ فقرہ - ۱۶۱ - ۱۶۳ - اسی مضمون کے لئے دیکھیے اپاستمب باب ۲ و ۱ فصل ۱۳ فقرہ - ۴ -

(ث) منو باب ۹ فقرہ - ۶۹ و ۷۰ و گوتم باب ۱۸ فقرہ - ۷۰ و ششٹھہ باب ۱۷ فقرہ - ۷۴ - عورت کیلئے دوسری شادی کرنے کی ممانعت نہین کرتا -

(خ) منو باب ۹ فقرہ - ۱۷۵ و ۱۷۶ - دیکھیے گیلن - اٹیوڈ ٹس بزبان فرانس صفحہ ۳۴ و ۱۰۴ -

(ذ) بظاہر اس کا مدار متن ملحقہ ششٹھہ پر ہے - باب ۱۷ صفحہ ۷۵ - ۸۰ جو اسی مضمون پر مشتمل ہے -

(الف) دیکھیے کاتیل فقرہ - ۲۱ و دیباچہ نارد -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہلاک ہوجاے یا لمبی موت سے مرجاے یا غیر ملک مین چلا جاے یا عنین ہو یا ذات
باہر ہوگیا ہو" اسکے بعد پھر وہ مدتین بیان کی گئی ہین جن کے گذرنے تک اُسکو اپنے
غایب شوہر کے لیے ٹھیرنا چاہیے اور تمام عبارت کا مطلب اس حکم مین نکالا ہے ص ۹۷
کہ جب مدت گذر جاے تو وہ دوسرے مرد سے رجوع ہوجاے (ب) اُس کے
پیچھے نکلجانے کے متعلق کچھہ نہین لکھا ہے اس لیے کہ غیر حاضری متذکرہ بالا کے
بعد غالباً اُسکا جانا ناممکن و بیکار ہوگا۔ اگر اسی طرح کی عبارت منو کے فقرہ ۷۶ کے
بعد ہوتی تو متن فقرات ۱۷۵ و ۱۷۶ ممکن الفہم و موافق ہوجاتی۔ جب دوسری شادی
کی اجازت نہ رہی تو معلوم ہوتا ہے کہ ان عبارتون کو ترک کردیا گیا اور دوسری
مخالف عبارتین داخل کردی گئین جس سے متن فقرات ۱۷۵ و ۱۷۶ بیمعنی ہوگئی
لیکن وہ اس توضیح کیلیے باقی رکھی گئی ہین "غیر منکوحہ عورت کا بیٹا" جسکو اعانتی
بیٹون کے فہرست مین جگہہ مل چکی تھی۔ یہہ بات قرین یقین ہے کہ اس بارہ مین
تغیر رواج برہمنی راے کے زور پر ہوگیا اور شادی ایک قسم کی نظر تقدیس سے
دیکھی جانے لگی جس کا اثر پائدار تھا۔ اسی قسم کی ایک وجہہ سے وہ اختلاف راے
پیدا کردیا ہے جو بعد طلاق شادی کے جواز کے متعلق ہے جو پروٹسٹنٹ
اور رومن کیتھلک ملکون مین شایع ہے۔ اگر یہہ پوچھا جاے کہ دوسری شادی
کے مسئلہ کی بالکل ضد مین کیون قانون کو بالکل اختلاف ہے تو صرف ایک
جواب جو مین دیسکتا ہون یہہ ہے کہ مردون نے ہمیشہ قانون شادی کا قابل
بنایا ہے تاکہ وہ اپنے حسب دلخواہ ہوجاے۔

دوسری قسم کا رواج | ف ۸۹ - جب ہم اصلی باشندون یا اون لوگون کے
رواجون کی جانچ کرتے ہین جو برہمنون کے اثر مین نہین آے تو ایک ایسا
قاعدہ رائج ملتا ہے جیسا کہ نارد نے بیان کیا ہے۔

پنجاب کے جاٹون مین صرف بیوہ ہی نہین بلکہ وہ زوجہ جو شوہر کی جانب سے
مطلقہ یا متروک ہوگئی ہو دوبارہ شادی کریگی اور اسکو تمام وہ حقوق حاصل ہونگے

(ب) نارد باب ۱۲ - فقرہ ۹۷ - ۱۰۱ - نیز ملاحظہ ہون اسناد قبل نوٹ (ن)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ایک جایز بی بی کیلئے ہون

جنوبی کنارا کے لنگایتون مین بھی یہی قاعدہ موجود ہے (ج)

مغربی ہند کی تمام ادنی قومون مین زوجہ یا بیوہ (جس کو مرہٹے پاٹ اور گجراتی نانز کہتے ہین) مجاز ہے کہ دوسری شادی کرے۔ وہ صورتین جن مین زوجہ کمر شادی کرسکتی ہے مسٹر اسٹیل نے یون بیان کی ہین جسکہ مرد عنین ثابت ہو یا زوج و زوجہ ہمیشہ لڑتے رہتے ہون یا شادی بیقاعدگی سے انجام پذیر ہوئی ہو یا باہمی رضامندی سے مرد عورت کے گلے کا زیور توڑ ڈالے اور اسکو ایک فارغخطی (طلاق نامہ) دیدے۔ یا شوہر بارہ برس تک غیر حاضر اور مفقود الخبر رہا ہو اور بارہ سال تک اُسکا کچھہ حال نہ معلوم ہو۔ اور اگر اس مدت کے بعد وہ واپس آجائے تو عورت کی مرضی پر منحصر ہے کہ اُن دونون مین سے چاہے جس مرد کے پاس رہے مگر جو شخص ترک کیا جاتا ہے اسکو شادی کے اخراجات مسترد کردئے جاتے ہین۔ بیوہ کا پاٹ زوجہ سے زیادہ مغزز مانا گیا ہے لیکن جو بچے پاٹ سے پیدا ہوتے ہین وہ بالکل اُسیطرح سے صحیح النسب متصور ہوتے ہین جسطرح پہلی بیوی کے بچے (د) بمبئی کی عدالتون نے حقوق

ص ۹۸

(ج) پنجاب کسٹمری لا جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ و ۱۷۴ و ۱۹۰ و ۱۹۲ و ۱۹۳ - پنجاب کسٹمس صفحہ ۹۵ - در اسنگپا بنام رد رپا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۴۰ -

(د) اسٹیل صفحہ ۲۶ و ۱۵۹ و ۱۶۸ - ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ طبع دوم صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۶ - و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۷ جو بیوستھے صفحات ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۳۹ و ۱۴۱ مین درج ہوئے ہین وہ بظاہر شاستریون کے ہین جنہون نے اس قسم کے عقود ثانی کو ناجایز قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے ہری بہائی بنام نتھو بوا ڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۹ - (۶۵) نوٹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طلاق وعقد ثانی کو بہ تکرار تسلیم کرلیا ہے - (ہ) اسی طرح پر جنوبی ہند مین عقد بیوہ اور طلاق بہت ہی نیچ ذاتون مین مثل ویلالنس ساکن (پالنی) مارا اور (بشرطیکہ عورت سنجونا تھن سمت کی نہو) - کلان - پلان - (و) تالاب کھودنے والے - کمہار حجام اور دھیڑ چمارون مین بالعموم رائج ہے (ز) ان سے اچھی ذات کے لوگون مین (مثلاً تیلی جولاہے اور ایک خانہ بدوش کاہن قوم مین جنکو بہاٹ راج بھی کہتے ہین اور جو چھتری ہونے کے مدعی ہین) بعض مقامات پر رواج مذکور ہے اور بعض جگہون مین نہین ہے - (ح) برہمنون اور چھتریون مین اس کا بالکل رواج نہین ہے اور نیز اعلےٰ ذات کے شودرون مین اسپر عمل نہین ہے مثل گلہ بان وکومٹی ومتصدیون یا پانچ ذاتون کے اہل حرفہ جو

(ہ) طلاق کیلئے دیکھئے کاسی رام بنام انبارام بوراڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۸۷ (۴۲۹) کاسی دہول لیہہ بنام رتن بائی ایضاً ایضاً - صفحہ ۴۱۰ (۴۵۳) مہاشنکر بنام اوتم بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۴ (۵۷۲) دیارام بنام بائی امبا رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۳۶ -

سکلو بنام کرشن بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ - سکھو بنام سمبھو بمبئی انڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۴۷ - گورنمنٹ بمبئی بنام گنگا بمبئی انڈین لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۳۰ - ملکہ معظمہ بنام اومی بمبئی انڈین لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۲۶ - شادی بیوہ کے لئے دیکھئے - ہرکنور بنام رتن بائی بوراڈیل جلد ۱ صفحہ ۴۳۱ (۴۷۵) تری کمجی بنام لارولارو بوراڈیل رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۱ - (۳۹۷) بائی رتن بنام لالہ منوہر رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۸۶ - بائی شیو بنام رتن جی رپورٹ صدر عدالت بمبئی حصہ اول صفحہ ۱۰۳ - دیکھئے کارروائی عدالت بمقدمہ راہی بنام گوبند بمبئی انڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ -

(و) مدیورا مینول حصہ دوم صفحہ ۳۳ و ۴۰ و ۵۸ کٹا بانا پچیر بنام دوراسنگھہ تہوار مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۲۹ - سورو گائی بنام درامکالی مدراس انڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶

(ز) رپورٹ مردم شماری مدراس صفحہ ۱۵۷ و ۱۵۹ و ۱۶۴ و ۱۷۱ -

(ح) رپورٹ مردم شماری مدراس صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۳ و ۱۵۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برہمنون کے مساوی ہونیکے مدعی ہین اور جنیو پہنتے ہین (ط) اسی طرح بنگال ہائی کورٹ نے جواز عقد ثانی بیوہ کو تشو دورون مین تسلیم کیا ہے۔ (ی) جس حد تک طلاق و عقد ثانی بیوہ کا شیوع ہے غالباً وہ ایسی ہی پوری نسبت کے ساتھ ہٹک اُس حد تک ہے جہان تک دیگر اقوام نے برہمنون کے عادات اختیار کر لئے ہین ہمارا یہ شادی بیوہ کو اتفاقی سمجھتا ہے۔ (ک) اور ہم بخوبی کہہ سکتے ہین کہ ابتداءً تمام قابل اقوام مین اسکا رواج تھا۔* صد ۹۹

منگنی

ف شادی کو منگنی کے ساتھ مخلوط نکرنا چاہیئے اسلیئے کہ شادی ایک مکمل امر ہے اور منگنی صرف ایک معاہدہ ہے منو کہتا ہے "جو لوگ اچھے تھے اونہون نے جبکہ ایک شخص سے اقرار ہو چکا تھا تو پھر نہ پرانے زمانہ مین اور نہ حال ہی مین لڑکی کو کبھی دوسرے شخص کے شادی مین دیا (ل)

منگنی توڑنا

لیکن نارد اور یجنا ولک معترف ہین کہ باپ کو حق ہے کہ اگر کوئی زیادہ اچھا خواستگار ملجائے تو پہلے خواستگار کی منگنی کالعدم کردے فریقین کو اجازت ہے کہ اپنے معاہدہ سے ہٹ جائین بشرطیکہ بعض مصرحہ نقصانات پائی جائین (م)

نقص کا نتیجہ

نارد کا قول ہے کہ جو شخص بلا وجہ موجہ اپنے معاہدہ سے پھر جائے وہ مجبور کیا جاسکتا ہے کہ اپنے مرضی کے خلاف بھی لڑکی سے شادی کرے۔ لیکن یہہ امر فیصل ہو چکا ہے کہ وہ معاہدہ شادی (منگنی) کی تعمیل پر خاص طور سے مجبور نہین کیا جائے گا اور اوسکا چارہ کار یہی ہے کہ ہرجہ کی نالش کیجائے (ن) اِس

(ط) رپورٹ مردم شماری مدراس صفحات ۱۳۷ و ۱۴۰ و ۱۴۳ و ۱۴۹ و ۱۵۲۔

(ی) ہری چرن بنام تنای چند۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸

(ک) ہمادیلم باب ۱ فقرہ (۱۰)۔

(ل) منو باب ۹ فقرہ ۹۹۔

* حیال یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اگرچہ بموجب رواج مروجہ اُس قوم کے جس مین بیوہ ہوا زوراج ثانی جایز ہو مگر دوسری شادی کے بعد وہ اُس جائداد سے جو اوسکو شوہر اول سے پہنچی ہو محروم ہو جاتی ہے۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۹۔

(م) نارد باب ۱۲ فقرہ ۳۰ تا ۳۸ یاجنا ولک باب ۱ فقرہ ۶۵ و ۶۶۔ و سشٹھ جلد ۲ جگناتھ ڈائجسٹ صفحہ ۴۸۷ و ۴۹۰

(ن) نارد باب ۱۲ فقرہ ۳۔ امید بنام ناگن داس جلد ۷ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ اور نیل کیسس صفحہ ۱۲۲ نوبت نام لارڈ کنور فیصلہ جات الہ آباد ہائیکورٹ صفحہ ۱۰۲ مقدمہ گنپت نراین سنگھ جلد ۱ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۷۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تالش مین معاہدہ فسخ شدہ کے تمام اخراجات قابل حصول ہون گے (س) مگر یہہ بھی یقینی ہے کہ یہہ دعوی اُس حالت مین قایم نہو سکے گا جبکہ مدعی ہی کے خود رائی یا غفلت کیوجہہ سے معاہدہ کی تکمیل نہوئی ہو (ع)

غالبا اصلی وقت ان دونون چیزون کے امتیاز مین ہوئی ہے جنکو بعض اوقات ایک ہی نام سے پکارا جاتا ہے یعنی منگنی جو صرف شادی کرنیکا وعدہ ہے اور سچائی سے قول ہارنا جو خود ایک جزو شادی کا ہے منگنی بالاکثر بہت سے رسوم کیساتھہ انجام پذیر ہوتی ہے لیکن اس سے اسکی حیثیت نہین بدلتی۔ ایسا ہی اصلی شادی مین بھی انواع و اقسام کے رسوم ہوتے ہین اور بہت سی پاک متنین پڑہی جاتی ہین۔

سپت پدی۔ لیکن اس عقد کا جزء اعظم یہہ ہوتا ہے کہ دولہا دلہن سات قدم پہرتے ہین اور ساتوین قدم کے ختم پر یہہ سمجہا جاتا ہے کہ اصلی شادی ہوگئی (ف) لیکن اس سے پہلے تک اسکو نامکمل اور قابل انفساخ سمجہا جاتا ہے اس کے سوا یہہ بھی لازم نہین ہے کہ قطعیا یہی عمل ہو یہہ بھی ایک صورت ہے کہ جسپر عمل کرنے سے تکمیل ہوتی ہے لیکن اگر یہہ معلوم ہو جائے کہ رواج قوم یا ضلع کے لحاظ سے کوئی اور طریقہ شادی کا مکمل کرنیوالا خیال کیا جاتا ہے تو پہر اُس طریقہ کی پابندی اس ارادہ کیساتھہ کہ ازدواج کی تکمیل ہو جائے گی کافی ہے (ص)

صفحہ ۱۰۰ بعض فرقون مین یہہ رواج ہے کہ بعد عقد حقیقی۔ ہم بستری سے پہلے ایک اور رسم کی

(س) منکشر باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۲۸ مولجی ٹہاکرسی بنام گومٹی جلد ۱۱ ایمی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۴۱۲۔

(ع) دیوی وراسالنگم بنام الاترتی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۷۴۔

(ف) منو باب ۹ فقرہ ۲۲۷۔ نارد باب ۱۲ فقرہ ۲۔ یمہ جلد ۲ جگناتہہ ڈائجسٹ صفحہ ۴۸۸۔ قانون وراثت جیہ دیر مترودیہ مولفہ گوپال چندر سرکار شاستری باب ۲ فقرہ ۴ فصل ۲ مضامین کو بروک صفحہ ۱۲۸ دیکھئے مقدمات محولہ ذیل

(ص) منو باب ۳ فقرہ ۳۵۔ دیکھئے ہیوستہ مندرجہ جلد ۲ مرلینڈ ڈائجسٹ صفحہ ۴۵ گنیارام بنام منہا کوچین جلد ۴ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۲۹۸۔ وہی مقدمہ جلد ۲۳ ویکلی رپورٹر صفحہ ۱۷۹۔ کالی چرن بنام دکہی جلد ۵ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۶۹۲۔ منڈلک صفحہ ۴۰۴۔ وہری چرن بنام نمی چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۸۔

جب تشہیر واقعہ شادی ثابت ہو جائے تو بصورت نہونے اسکے خلاف شہادت کے یہہ قیاس کیا جائیگا کہ تمام ضروری رسمین ادا کیگئی ہین۔ برندابن چندر بنام چندر کرموکر جلد ۱۲ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۴۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ادائی لازمی ہے۔ پس اگر وہ شخص جس نے ابتدائی رسوم کو ادا کیا ہو اب اس دوسرے رسم کے ادا کرنے سے انکار کرے تو لڑکی جایز طور پر دوسری شادی کر سکتی ہے (ق) لیکن اس قسم کے رواج کا ظاہر اقانونی نتیجہ یہہ ہوگا کہ جب تک دوسری رسم بھی ادا نہو کوئی پابندی عقد نہین ہے اور نہ شادی مکمل ہے مگر جہان اس قسم کے رواج کا وجود نہو وہان شادی کامل ہو جاتی ہے گو زفاف نہ واقع ہوا ہو اور گو ایک فریق کے عیسائی ہو جانے سے دوسرا پابندی عقد کو ترک کر دے (ر)

بیقاعدہ شادی۔ **۹۵** جو شادی حقیقی طور پر درست طریقہ سے انجام کو پہنچی ہو وہ جایز اور قابل پابندی ہے گو اس سے پہلے کسی اور شخص سے اقرار شادی ہوا ہو اور اوس سے نقض معاہدہ کر کے شادی کیجائے (ش) یا آنکہ اس شخص کی رضامندی کے بغیر شادی ہوئی ہو جسکی رضامندی حاصل کرنا ضرور تھا (ت) اسلئے کہ یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس مین ضرورت مجبور کرتی ہے کہ یہہ مثل منطبق کیجائے" رواج اس امر کی اجازت دیتا ہے جو عموماً نکرنا چاہیئے"

جب ایک دفعہ شادی مکمل ہو جائے اور کوئی فریق دوسرے کیساتھ رہنے سے انکار کرے تو پہر تکمیل معاہدہ کی نالش نہوگی بلکہ اعادہ حقوق زن و شوہر کی ہوگی

نفاذ ڈگری کسطرح ہوگا ایک عرصہ ہوا جب سے یہہ طے کر دیا گیا ہے کہ ایسا دعوے نہو دین ہو سکتا ہے لیکن اس امر مین بڑا جھگڑا تھا کہ ڈگری کا نفاذ کسطرح پر ہوگا (ث) مگر اب یہہ مسئلہ بذریعہ دفعہ ۲۶۰ ضابطہ دیوانی (ایکٹ

(ق) بھول چند بنام جنو کی جلد ۲۵ ویکلی رپورٹر صفحہ ۳۸۶۔

(ر) اڈمنسٹریٹر جنرل بنام انند اچاری جلد ۹ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۴۶۶

(ش) خوشحال بنام بیگوان موتی جلد ۱ بوراڈیل رپورٹ صفحہ ۱۳۸ (۱۵۵)

(ت) بائی رلیت بنام جے چند رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۴۳ وہی مقدمہ جلد ۱ مورین لیس صفحہ ۱۸۱۔

(ث) دیکھئے گنھارام بنام موہیتا کوچن جلد ۱۴ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۲۹۸ وہی مقدمہ جلد ۲۳ ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۷۹۔ جوگندر و نندنی بنام ہری داس جلد ۵ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۵۰۰ پہمندو بنام منکی جلد ۱۲ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۵۰۶ داداجی بنام رکمابائی جلد ۱ بمبئی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۳۰۱۔ بندا بنام کونسلیا جلد ۱۳۔ الہ آباد انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۲۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۴) سنہ ۱۸۸۲ عیسوے کے طے ہو گیا ہے جس کا منشا یہہ ہی کہ جہان اُس فریق کو جسپر ڈگری کا نفاذ ہوا ہو تعمیل ڈگری مذکور کا موقع ملا ہو اور وہ عمداً اوس سے قاصر رہے تو اُسکی تعمیل بذریعہ قید یا بذریعہ ضبطی جائداد دونون طرح سے عمل مین آئے گی (خ) ※

حراست زوجہ۔ بادی النظر مین شوہر اپنی زوجہ کا قانونی محافظ ہے اور مستحق ہے کہ چاہے وہ کم عمر ہی کیون نہو لیکن اپنے ہی گھر مین رہنے کی خواہش کرے۔ مگر یہہ استحقاق دائمی نہین ہے جہان رواج یا اقرار کی بنیاد پر تا بلوغ اُس کا اپنے باپ کے گھر مین رہنا قرار پایا ہو۔ (ذ)

(خ) حسب دفعہ مذکور مثل انگلستان کے عدالت ہر ایسے امر پر لحاظ کریگی جو منجانب زوجہ کوئی موجہ اعتراض قایم کرے اور اس قسم کے اعتراض کی نسبت شوہر کو مناسب ہدایت کا پابند کرائیگی یا نہگی بنام شیونرائن جلد ۸۔ الہ آباد انڈین لا رپورٹ صفحہ ۷۸۔

*(حاشیہ) اگر اعادہ حقوق شوہری کی ڈگری حاصل کیجائے مگر اسوجہہ سے جاری نکرائی جائے کہ زوجہ خود اوس کے گھر آجاے اور کچھ عرصہ تک شوہر کے پاس رہکر عورت چلی جائے تو مدعی نئی نالش واسطے نفاذ اپنے حقوق کے دائر کر سکتا ہے کوئی امر مانع نہو گا۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۶ ۳ نسبت تصفیہ عذرات زوجہ دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۱۱ جو حال مین ہوا ہے۔

(ذ) کاتی رن بنام گنپت جی جلد ۲۳۔ ویکلی رپورٹر صفحہ ۷۸۔ سنتوش رام بنام گیپر امالک نیفا صفحہ ۲۲ دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۲۱۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانچوان باب

تعلقات خاندانی

تبنیت

صہ ۱۰۲

پچھلے تصنیفات مین اس مضمون پر بہت کم لحاظ ہوا ہے۔

ف ۹۲ ہندو دھرم شاستر کے متعلق انگریزی زبان مین جس قدر تصانیف ہین اُن مین اور پرانی قانونی کتابون مین مضمون تبنیت کو جگہہ دینے مین ایک عجیب نامناسبت سے کام لیا گیا ہے ہر شخص سوتر لکھنے والے (مصنفین) سے لیکر وائے بھاگ تک تمام کتابون کی متنین پڑہ جائے لیکن یہہ نہین معلوم کرسکتا کہ ہندو قانون مین تبنیت بھی کوئی امر اہم ہے البتہ دو رسالہ جات مترجمہ مسٹر سدرلینڈ سے یہہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ انگریز لوگ بمطلق اصلیت کو نہین پہنچے ہین۔ جگناتھہ ڈائجیسٹ مین بھی یہہ مضمون صرف ۳۲ صفحون مین لکھا گیا ہے۔ اصل یہہ ہے کہ قانون تبنیت جیسا کہ وہ اس زمانہ مین مروج ہے بعض پرانی تصنیفات کی صرف حالیہ ترقی ہے اور یہہ کہ صریح اسناد کی عدم موجودگی موشگافی اور باریک بینی کی بے انتہا ترقی کا باعث ہوئی۔ یہہ نتیجہ کہ ہر تبنیت کے ساتھہ انتقال جائداد لازمی ہے اس کا باعث ہوا کہ ہر امر متنازعہ عدالت مین پیش کیا جائے۔ اور نئے قواعد معلوم اور وضع کیے جائین۔

گو یہہ فرض کرلیا گیا ہے کہ اس عمل سے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہین تاہم یہہ امر مشتبہ ہے کہ اگر کہین متبنے وارث نہ ہوا ہوتا تو شاید ہی کبھی اسکی بابت کچھہ سنائی دیا ہوتا۔ آخر غرباہی روحین نجات دلوانیکے لئے رہتے ہین لیکن وہ متبنے کرنیکے عادی نہین ہین۔

بیٹون کی ضرورت

ف ۹۳ ۔ مین وہ فوائد جنکو تمام پچھلی قومین بیٹون کے ہونیسے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کرنا چاہتی تھین اور وہ ضرورت مخصوصہ اولاد نرینہ کی جس کے لئے آریا قوم کے لوگ اپنے مذہبی طریقہ سے مجبور کئے گئے تھے جسکا ہم پہلے ذکر کر چکے ہین (دیکھو فقرہ - ۶۵) چھ ضرورت پچھلے قانون منو نے بخوبی پوری کر دی تھی جسنے بارہ قسم کے بیٹے قائم کر دئے تھے اور جن مین سب لعدم موجودگی صحیح النسب بیٹے کے رسوم آخری یعنی کریا کرم وغیرہ کی (متوفی کی ناکامی کو روکنے کی غرض سے بجا آوری کے قابل ہوتے تھے (الف)

واضح ہوتا ہے کہ معینہ بیٹی کا بیٹا بھی مقاصد مذہبی کیلئے کامل طور سے حقیقی بیٹے کے مثل ہوتا ہے (ب)

جہان چند بھائیون مین کسی ایک کے بھی بیٹا ہوتا ہے وہ سب بھائیون کا بیٹا سمجھا جاتا ہے چنانچہ اس موقع پر کلوک بھٹ ایک واقعی تشریح اضافہ کرتا ہے کہ "جہان اس قسم کا بھتیجا وارث ہوگا وہان اُس کے چچاؤن کو متبنےٰ لینے کا اختیار نہین ہے" یہی رائے چند یسورا اور دوسرے شارحین نے بھی قائم کی ہے (ج)

متبنےٰ بیٹون کے ادنےٰ درجے - پس ظاہر ہے کہ اگلے زمانہ مین پانچ قسم کے متبنےٰ بیٹے ضرور تا دوسرے ہی درجہ پر رکھے گئے ہون گے -

اپاستمب صاف لکھتا ہے کہ کسی لڑکے کو دینا یا قبول کرنا اور کسی لڑکے کو خرید یا فروخت کرنے کا حق مسلمہ نہین ہے (د)

(الف) منو باب ۹ فقرہ - ۱۸۰ بالخصوص فقرہ - ۱۶۱ (جیسا کہ کلوک بھٹ نے بیان کیا ہے) صرف ایک تحریف معلوم ہوتی ہے کہ جب معاونتی بیٹون کا رواج نرہا تو اوسکو داخل کر دیا گیا ورہسپتی دت تک چندر کا باب ۱ فقرہ - ۸ -

(ب) وشنو باب ۱۵ فقرہ - ۴۷ - منو باب ۹ فقرہ - ۱۲۷ - ۱۳۹ -

(ج) وششٹھ باب ۱۷ فقرہ - ۸ وشنو باب ۱۵ فقرہ - ۴۲ - منو باب ۹ - فقرہ - ۱۸۲ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ - دتک چندر کا باب ۱ فقرہ - ۲۱ -

(د) اپاستمب باب ۲ صفحہ ۱۳ باب ۶ فقرہ - ۱۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا تیائن ایام مصیبت مین (نہ اسکے علاوہ) کسی لڑکے کے دیدینے یا بیچڈالنے کی اجازت دیتا ہے (۷)۔

ایسی ہی تحقیر متبنے بیٹون کی اس درجہ سے بھی ثابت ہے جو اُن کو بیٹون کے سلسلہ مین دیا گیا ہے۔ نقشہ مندرجہ فقرۂ (۶۴) سے معلوم ہوگا کہ منجملہ چودہ قوال کے صرف پانچ مین دت تک کو ابتدائی چھ درجون مین جگھ دیگئی ہے۔ اور یہ محض ترتیب کی ضرورت سے نہین ہے کیونکہ وے سب بلا استثنا چھ ابتدائی بیٹون کو وہ حقوق و راثت دیتے ہین جنسے باقی چھ کیلئے انکار کیا گیا ہے بلاشبہہ منو بھی منجملہ اُن پانچ کے ایک ہے جو پسر متبنے کے جانب دار ہین لیکن یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ آیا اس بارہ مین اُس کے مضمون مین کوئی تحریف تو نہین کیگئی۔ یاجنا ولک اور نارد جو منو سے موخر ہین وہ متبنے کو آخر کے چھ درجون مین جگھ دیتے ہین نارد نے صاف لکھا ہے کہ اُسکی تصنیف منو پر مبنی ہے اور اسٹنزر صاحب نے یاجنا ولک کا جو حاشیہ لکھا ہے اُس کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے واقعی ایسا ہی کیا ہے نقشہ مذکورہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ دونو باہمد گر بہ نسبت اورون کے موجودہ مجموعۂ منو سے بہت ہی قریب الرائے ہین یہ کسوٹی جو ہمارے پاس ہے اگر اُن کے سامنے موجود ہوتی تو ایسے معتبر قول سے اُن کا اختلاف شمار مین لانا مشکل ہوتا۔ بہرکیف صرف یہ حالت بتاتی ہے کہ اس امر مین اختلاف آرا واقع ہوا ہے بتلاتی ہے کہ یہ کوئی اہم مسئلہ نہین خیال کیا گیا تھا۔ ص ۱۰۴

طرق تبنیت کی کم سے کم مقدار۔ **۹۴** ۔ اُن اسباب سے جو مین نے فقرۂ (۷۵) مین کافی طور سے بیان کئے ہین اعانتی بیٹون کے تعداد مین کمی واقع ہوئی تو فطرتاً اُن متبنے بیٹون کی جو تنہا رہگئے تھے قدر مین ترقی ہوگئی ہوگی ایسا ہی جہان ایک بھائی کے بیٹا موجود ہوتا تھا تو گو وہ اپنے چچا کے لئے تمام ضروری روحانی برکات حاصل

(۷) دتک مامانساباب ۱ فقرہ ۔ ۷ و ۸ مکتشر اباب اصفحہ ۱۱ فقرہ ۔ ۱۰ ۔ اس ممانعت کو دینے والے سے متعلق کرتا ہے نہ کہ بیٹا قبول کرنیوالے سے اپرک نے اس کے خلاف رائے قائم کی تھی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرسکتا تھا تاہم بقایائے نسل اور نام روشن کرنیکے لئے ایک متبنےٰ لینے کی ضرورت بھی ہوگئی (د)

جب تفریق اور مکسوبۂ ذاتی کی کثرت ہوگی تو ان آخری مقاصد کی فطرتاً زیادہ خواہش ہوگی اور ایسی صورت مین صرف ایک یہہ بات باقی رہیگی کہ یہی کم قدری تبنیت کی شکل مین بھی ہمکو ظاہر ہوتی ہوئی معلوم ہو (نا)

اس کے تفصیلی حالات غالباً اُس مقام مین ملینگے جہان برہمنون کے اختیارات کی ترقی کا بیان ہے اور جہان بعد کی اس شان و شوکت کا ذکر ہے جو مذہبی اصول کو دیگئی ہے۔ اگر اصلی مقصود متبنےٰ لینے کا یہہ تھا کہ سالانہ سرادہ وغیرہ سے مورثان کی روحین خوش رکھی جائین تو اسکے یہہ معنی ہین کہ سرادہ کرنیوالا روحون کو یہہ سمجھانا چاہتا ہے کہ وہ انہی کی اولاد مین ہے اور وہ یہہ بھی چاہتا ہے کہ اُنکو یہہ باور کرائے کہ وہ اصلی بیٹا ہے نہ مثل اُس شخص کے کہ جو بیٹا معلوم نہو سکی اسی مقام سے وہ قانونی کلیہ پیدا ہوا ہے شونک کی اس فقرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ متبنےٰ کو "بیٹے کا عکس" (مثل پسر) ہونا چاہیئے (ح)

(د) وتک چندر کا باب ۱ فقرہ ۲۲ بیوستھا درپن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۷۳۹۔

(نا) باضافہ اسناد عامہ محاکمہ ماقبل فقرہ ۵۔ ملاحظہ کیجئے دربارہ تبنیت طریقہ کرمتاک جلد ۱ اسٹیٹ بنج ہندو لا صفحہ ۱۳۲۔ ائی۔ین۔سی۔ صفحہ ۷۲۔ ایشان کشور نام ہیرش چندر جلد ۱۳ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۴۲۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۱۔ سوایم وتک کے لئے بسیٹی آپا نام شیو لنگپا ہیگی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸۔ اس قسم کیلئے جسکو پالک پتر کہتے ہین۔ دیکھئے کالی چندر بنام شیب چندر دیکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ دوسرے طریقے اگر رواج مقامی اجازت دے تو جایز ہو سکتے ہین جیسا کرتیا طریقہ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ ابتک گوشائیگون مین موجود ہے ڈبلیو مگناٹن جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۔

(ح) وتک مانسا باب ۱۹ فقرہ ۱۵ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ یہہ استعارہ ہی غلط ہو ڈاکٹر بہولر اشلوک کا یون ترجمہ کرتے ہین "پھر اُسکو چاہیئے کہ بچہ کو اراستہ کرے جو (اب) متبنےٰ کرنے والے کے صلبی بیٹے سے مشابہ ہے" یعنے جو پچھلے رسم ایجاب وقبول سے بیٹے کے مشابہ ہوگیا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۱۰۵

متبنّے ایسا شخص ہونا چاہیئے جسکی مان متبنّے گیرندہ سے شادی کرسکتی ہو (ط)
اُسکو اسی ذات کا ہونا چاہیئے - وہ ایسی عمر کا ہونا چاہیئے کہ متبنّے گیرندہ کے خاندان
مین اُس کے تمام رسوم کی تکمیل کیجا سکے - اسکی اپنے اصلی خاندان سے قطعاً
علیحدگی ہوگئی ہو - اُسکو نئے خاندان کا ایسا پورا اجزء ہوجانا چاہیئے کہ اُسکی شادی اُس
خاندان مین نہو سکے - خاندان مین اُس کا داخل ہونا لازمی طور سے آزادانہ خواہش
اور محبت کا باعث معلوم اور اصول خود غرضی سے مبرّا ہونا چاہیئے -
یہہ تمام قیود اس لیئے ہین کہ متبنیت کی دوسری صورتین خارج اور صرف وتک
باقی رہے -

دینادی اسباب کا زور

۹۵ - ہرگز یہہ کبھی نہ قیاس کرنا چاہیئے کہ متبنیت کی تحریک
مذہبی نے دینوی جہت کو ہمیشہ علیحدہ رکھا ہو جن شاستریون نے قواعد بنائے وہ
روحانی خیال سے سخت متاثر تھے لیکن جن لوگون نے اُن کی متابعت کی وہ یقیناً
بجز اِس کے کہ ایک وارث پیدا کرین تاکہ انطاف خاندانی (جو ہندوؤنمین بڑی ہی
شدت سے ہین) اُسپر مبذول رکھین دوسرے مطلب سے ناواقف تھے
خود مصنفین سنسکرت نے اس وجہہ کی صحت کو تسلیم کیا ہے -
متبنیت کے واسطے رسمی طور سے جیسا کہ بودہائن نے لکھا ہے متبنّے گیرندہ لڑکیکو
الفاظ ذیل کے ساتھ لیتا ہے "فرایض مذہبی کی تکمیل کے واسطے مین تجھکو لیتا ہون
اور مین تجھکو اپنے بزرگون کی نسل کے قائم رکھنے کیلئے لیتا ہون" (ی)
ایک اور قول سے جسکو بعضون نے منو سے منسوب کیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس
شخص کو جسکے کوئی بیٹا نہو میت کے پنڈ پانی دینے اور رسوم نیک کی بجا آوری
اور اپنے نام کو روشن رکھنے کیلئے مجبوراً ایک متبنّے لینا چاہیئے خواہ وہ
کسی قسم کا ہو - (ک)

(ط) کتاب ہذا فقرہ ۱۲۳ - معلوم ہوگا کہ اس قاعدہ کی اصل غرض سخت مشتبہ ہے -
(ی) ڈاکٹر بہولر نے ٹنڈک پر جو مضمون لکھا ہے اُس مین پوری عبارت کا ترجمہ کیا ہے -
(ک) ونک چندر کا باب ۱ فقرہ ۹ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصنف دنک چندر کا اس حد تک اجازت دیتا ہے کہ جہان روحانی ضرورت نہ بھی ہو تب بھی نام روشن کرنے اور آیندہ نسل باقی رکھنے کیلئے ایک لڑکے کو متبنے لیا جاسکتا ہے بلکہ متبنے لینا ضرور ہے" (ل)

ہندوؤن کی تاریخ مین کوئی شک نہین کہ لڑکیون کو متبنے کرنیکی مثالین پائی جاتی ہین (م) اور تہا ویلم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کی تبنیت کا رواج جنوبی ہند کے ٹامل خاندانون مین تھا (ن) ص ۱۰۶

اس زمانہ مین بھی بہیل لڑکیون کو زوجہ بنانیکے لئے جبراً لیجاتے ہین اور پھر سرگرم سوانگ کے ساتھ جس سے وحشیون کو دلچسپی ہے ان کو ایک خاندان مین متبنے کرتے ہین تاکہ دوسرے خاندان مین اُن کی شادی کرسکین - (س)

تبنیت کا طریقہ اُن اقوام مین جو برہمن نہین ہین -

کری ترم طریقہ تبنیت کو جو متہلا مین ابتک رائج ہے اور جو اکثر بشدت اُن صورتون سے مشابہ ہے جو جفنا مین مروج ہین مذہبی خیالات سے کوئی واسطہ نہین ہے اور کلیتاً غیر برہمنی ہے اُن اقوام مین جن پر برہمنون کا اثر کم پڑا ہے ہم دیکھتے ہین کہ تبنیت کا رواج یکسان ہے مگر اُس قسم کے قواعد نہین ہین جو مذہبی بناوٹ سے پیدا ہوتے ہین - ایک سنسکرت کے عالم نے فی الواقع لکہا ہے کہ شودر متبنے نہین کرسکتے اس لئے کہ وہ مذہبی مراسم کو درست طور پر بجالانے کی قابلیت نہین رکہتے ہین (ع) مگر اصل یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ متبنے کیا کرتے تھے گو صراحتاً اُن بندشون سے آزاد تھے جن مین اعلیٰ اقوام جکڑی ہوئی ہین - وہ متبنے کرنے ہی کے مجاز نہ تھے بلکہ اُن پر لازم تہا کہ بہن یا بیٹی کے بیٹے کو متبنے کرین جنکو متبنے آکر نیکی

(ل) ایضاً باب ۱ فقرہ - ۲۲ -

(م) دنک مانسا باب ۷ فقرہ - ۳۰ - ۳۸ -

(ن) تہا ویلم باب ۲ فقرہ - ۴ -

(س) ایلیاٹ ایشیاٹک اسٹڈیز صفحہ ۱۶۳ -

(ع) محاکمہ دیپتی دنک مانسا باب ۱ - فقرہ - ۲۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرون کو ممانعت تھی اور وہ جس عمر کے لڑکے کو چاہتے تھے (حتی کہ کتخدا کو بھی) فرزندی مین لے سکتے تھے (ف)

یعنے وہ اُن لوگون کو مستثنے کرتے تھے جن مین مذہبی قابلیت کی ظاہرداری نہین ہوتی تھی بلکہ پورے طور سے اور مقاصد کے لائق ہوتے تھے چنانچہ پنجاب مین تبنیت کی رسم عموماً جاٹون سکھون بلکہ مسلمانون مین بھی اوسی طرح جاری ہے جیساکہ دوسرے حصہ ہائے ہند مین ہے لیکن اُن کا مقصود صرف وارث بنانا ہے اس معاملہ مین دوسری جنم لینے کا پیچیدہ مذہبی تصور کام مین نہین لایا گیا اور ان مین کوئی مذہبی رسوم عمل مین نہین لائے جاتے نہ اکلوتے بیٹے یا بیٹی یا بہن کے بیٹے کا استثنا ہے نہ عمر کی کوئی قید ہے لیکن اس آخر زمانہ مین خود بخود میلان اس جانب معلوم ہوتا ہے کہ یہہ برہمنی قواعد شامل کئے جائین۔ کیمبل صاحب جسٹس نے اُس طریقہ کے بیان کرنے مین جو اس کارروائی مین اکثر ظہور پذیر ہوتے ہین جو تشریح کی ہے وہ دلچسپ ہے "سکھون کے زمانہ مین جب زمین کی بہت کم قیمت تھی اور نوجوان بڑے قیمتی تھے کسی فرقہ مین سنئے لڑکے کا داخل ہونا غالباً بنظر اطمینان دیکھا جاتا تھا لیکن ہمارے باضابطہ بندوبست کے زمانہ مین زمین کی قیمت دریافت ہوئی اس لئے برادری فطرتاً اپنے غیر وارث شریک سے تقسیم کرانے کا موقع ڈھونڈیگی اور ایک زاید شخص کو منافع مین حصہ نہ لگانے دیگی اس لئے کہ ایسے لوگون کی بہت زیادتی ہونی شروع ہوئی تھی۔ پس ہر فرقہ کی اصل جماعت اس امر پر رجوع ہوگی کہ جس چیز کو وہ رواج دینا چاہتے ہون اسکو بحیثیت رواج داخل کرلین اور تاوقتیکہ ایسے لوگ ہون جو بلحاظ اعتراض اپنا بچاؤ کرین آیندہ کیلئے خواہشات عامہ بلاتکرار داخل کرنیجائین" (ص) صفحہ ۱۰۷

(ف) دیکھئے فقرہ ۱۲۴ و ۱۲۹۔

(ص) پنجاب کسٹمس صفحہ ۷۸ - ۸۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منحرف جین اور مغربی ہند کی قوم تلبدا کولی مین بھی تبنیت کا رواج ہے لیکن شاید مذہبی تعلق نہین ہے اور اسیوجہ سے جو رکاوٹین کہ اوس سے پیدا ہوتی ہین وہ بھی مفقود ہین۔ (ق)

گنجام کے اوریارا حاوٗن مین جو چہتری ہین مراسم تجہیز و تکفین کی بجاآوری ہمیشہ ایک مہابرہمن کے ذریعہ سے ہوتی ہی جسکو بالاستقلال خاندان سے متعلق کیا جاتا ہے اور پتیر برہمن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔* (ر) پہر بھی جیساکہ پیچھے راجہ ہمیشہ متبنے کرتے ہین تاکہ ایک پرانی شرط پوری ہو جائے۔ جفنامین ٹامل لوگ لڑکا اور لڑکی دونون کو متبنے کرتے ہین اور اُن کے خاندان مین نیا جنم لینے کا ایسا کم خیال ہے کہ متبنے کرنے والون کی حقیقی بیٹی سے متبنے شادی کر سکتا ہے جہان لڑکا اور لڑکی دونون متبنے ہوتے ہین تو وہ باہم ازدواج کر سکتے ہین۔ (ش) اس معاملہ کی دنیاوی صورت اس لحاظ سے اور بھی زور کے ساتھ دکہلائی گئی ہے کہ جو شخص متبنے کرتا ہے اسکو لازم ہے کہ اپنے ورثار کی رضامندی حاصل کرلے۔ اگر وہ رضامند نہ

(ق) شیوسنگہ بنام واکہو فیصلہ جات ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۸۲ و ۳۹۲۔ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۸۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۸ بہالا تہاتا بنام پرہو بھی انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۷۔

(ر) یہہ رواج اکثر اُن مقدمات مین ثابت کیا گیا ہے جس مین مین وکیل تہا۔ مثلاً بخشی جانشینی سیرگڈہ و مقدمہ تعلقہ چنپا کیڈی (تمیراجو بنام پانٹنا مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۰۱ رگہنادہ بنام بروزو کشور انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۱۵۴۔ وہی مقدمہ مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱ و ۲) مگر رواج مذکور کا کسی رپورٹ مین لحاظ نہین کیا گیا ہے۔ اسکو پوری طور سے شہادت مین پیش کیا گیا ہی اسکا ذکر ایک بہت ہی حال کے مقدمہ مین ہوا ہے مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱

* (حاشیہ) دیکہو حال کا ایک فیصلہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۹

(ش) تہاویلم باب ۲ فقرہ ۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اُن کے حقوق وراثت پر کوئی اثر نہین پڑتا (ت) پس مین نے فقرہ (۱۰) مین جو صورت بیان کی ہے اُس کی تائید کیلئے یہہ واقعات بہت قوی معلوم ہوتے ہین یعنے یہہ کہ محض مسئلہ روحانی ہی (برہمنون کے اصول سے بھی) مقصود تبنیت نہین ہے اور یہہ کہ اسکو بہت ہی بڑی اور ممکن احتیاط کے ساتھ صرف غیر آریا اقوام سے متعلق کیا جا سکتا ہے یا آنکہ ان لوگون سے جو صحیح مذہب ہنود سے منحرف ہین (ث)

قدیم متنین متعلق تبنیت۔ **۹۶** ۔ تمام سنسکرت قانون تبنیت کا اظہار صرف دو متنون اور ایک استعارہ سے ہوا ہے یہہ استعارہ (بشرطیکہ وہ اپنے ترجمہ کی حیثیت مین غلط نہو) شونک کا ہے کہ متبنّے ہونیوالا "یا بالضرور" بیٹے کے مثل ہو (ملاحظہ ہو فقرہ-۹۴ نوٹ)

دوسری متنین منو اور وسشٹھ کی ہین منو کہتا ہے (خ) "وہ جسکو کہ اسکا باپ یا مان دوسرے کی فرزندی مین دے (بشرطیکہ قبول کنندہ لاولد ہو) اگر ایسی قوم کا ہو اور محبت کے ساتھ جدا کیا جاتا ہو تو خیال کیا جاتا ہے کہ دیا ہوا بیٹا ہے اور اس دینے کی تکمیل پانی چھوڑنے سے ہوتی ہے" وسشٹھ کہتا ہے کہ (ذ)

(ت) تہسا دیلم باب ۲ فقرہ-۱ و ۵ و ۶ و کتاب ہذا فقرہ-۱۱۷- نوٹ-

(ث) جب کوئی خاندان ہندو اصل سے ہو اور گو کلیتاً نہو لیکن جبراً ہندو مت قبول کیا ہو تو بار ثبوت اُن لوگون پر ہے جو تبنیت کو اس اظہار کی غرض سے قایم کرتے ہین کہ وہ جزو قانون ہنود رواج خاندانی مین ضم کر دیا گیا ہے اور جہان کسی خاندان پر بروے قانون ہنود حکومت ہوتی ہے یہہ ممکن ہے کہ کوئی رواج مانع تبنیت وضع کر دیا جائے۔ بہرحال ظاہر ہے کہ اس قسم کا مانعت کرنیوالا رواج قایم کرنا بہت دشوار ہے (فتند رادیب بنام راجیسور داس جلد ۱۲- انڈین اپیلس صفحہ ۷۲- وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳)

(خ) منو باب ۹ فقرہ-۱۶۸-

(ذ) جلد ۳ جگناتھ ڈائجسٹ صفحہ ۲۴۲- جو عبارت کہ بودھائن کے گریاستر کی ڈاکٹر ہولٹزمن نے جرنل اسوسیشن بنگال ۱۸۶۶ء مین (کناک سمرتی) ترجمہ کی ہے وہ لفظاً لفظاً یہی ہے لیکن ذات یا رشتہ داری کی حدبندی نہین کرتی ہے تبنیت کے متعلق کناک کی عبارت بھی دیکھو جسکا ترجمہ مضمون مذکورہی مین ہوا ہے جلد ۵- داس انڈمنٹ پریوی کٹ باب ۱۰ صفحہ ۵ فقرہ-۸-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹا جو منی و خون سے بنا ہو وہ اپنے باپ اور مان سے مثل نتیجہ ایک سبب کے پیدا ہوتا ہے اور والدین کو اختیار ہے کہ چاہے اوسے بیچین یا چھوڑ دین مگر کسی کو اجازت ندو کہ اکلوتے بیٹے کو دے یا قبول کرے اسلئے کہ اسکو نسل بڑھانے کیلئے بالضرور باقی رہنا چاہیئے تاکہ نرگون کا سرادہ وغیرہ ہو سکے پھر بھی اجازت ندو کہ کوئی عورت اپنے خاوند کی رضامندی کے بغیر بیٹا دے یا قبول کرے جو متبنے کرنا چاہتا ہے اسپر لازم ہے کہ اپنے اقربا کو جمع کرے اور بادشاہ کو عاجزانہ اطلاع دے اور پھر الفاظ وید کے ساتھ آگ کی پوجا کر کے اپنے مکان مسکونہ کے بیچ بیچ مین مثل اپنے لڑکے کے تبنیت سے ایسا لڑکا لیلے جو اوس سے قریب کا رشتہ رکھتا ہو اور اگر ایسا قریبی رشتہ دار نہو تو اسے جو دور کا رشتہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر شریہ ہو تو دور کے رشتہ دارون سے مثل شودرون کے برتاو کرے۔ قوم کا ہونا لازمی ہے اسلئے کہ ایک بیٹے کے ذریعہ سے متبنے کرنیوالا بہت سے اسلاف کو نجات دلاتا ہے" یہہ دونون متبنین صرف دتک طریقہ سے متعلق ہین کرتی کرم جو متہلا کے سوا اور کہین رائج نہین ہے اسپر آیندہ بحث کیجائے گی مگر ان مراتب ابتدائی سے جو ایک قانونی حالت پیدا ہو گئی ہے اوسپر حسب مدات ذیل غور کیجاتی ہے

(اول) کون متبنے کر سکتا ہے۔

(دوم) کون تبنیت مین دیسکتا ہے ملاحظہ ہو فقرہ - ۱۱۹ -

(سوم) کون متبنے کیا جا سکتا ہے ملاحظہ ہو فقرہ - ۱۲۳ -

(چہارم) تبنیت کے لازمی رسوم ملاحظہ ہو فقرہ - ۱۴۰ -

(پنجم) شہادت تبنیت ملاحظہ ہو فقرہ - ۱۲۵ -

(ششم) نتایج تبنیت ملاحظہ ہو فقرہ - ۱۵۲ -

متبنے کرنیوالا بالضرور لاولد ہو

۹۷ - (اول) کون متبنے کر سکتا ہے تبنیت ہر شخص خود کر سکتا ہے یا اسکے جانب سے اوسکی بیوہ کر سکتی ہے۔ لیکن دونون صورتون مین شرط مقدم یہہ ہے کہ وہ وقت تبنیت لاولد ہو (الف) لفظ اولاد

(الف) تبنیت کے متعلق ہی قاعدہ روم و یونان مین بھی شایع تھا قدیم زمانہ کی تبنیت کے متعلق صرف ہی ایک مثال ہے جس کا ذکر وید مین ذکر ہی جہان وسوامتر نے سونندہ بیٹے رکھنے پر بھی سنلپ کر متبنے کیا بیوہار میوکھ۔ یا جناولک صفحہ ۴۰۴

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اون دسیع معنون مین مستعمل ہوا ہے جو قانون ہنود مین مخصوص ہین ملاحظہ ہو فقرہ (۴۹۸)
پس جسکہ اگر کسیکا بیٹا پوتا یا پرپوتا موجود ہو تو وہ تبنیتے کرنے سے ممنوع ہے۔ اسلیے کہ
ان مین سے ہر ایک وارث قریب ہے اور اس لایق ہے کہ کامل طور پر اوسکے
تجہیز و تکفین کو ادا کرے (ب) لیکن اگر سگا پوتا یا بیٹی کا بیٹا موجود ہو تو تبنیت
ممنوع نہین ہے (ج) اِس سے بھی کم اون لوگون کی اولاد کا وجود ہے جو
مر چکے ہون (د)۔

ایک وقت مین صرف ایک بیٹے کی تبنیت۔

نند پنڈت اس مضمون پر بحث کرتے وقت پران کی ایک روایت کی سند پر کہتا ہے کہ تبنیت صلبی بیٹے کے زندہ موجود ہونے پر بھی جایز ہو سکتی ہے بشرطیکہ بیٹے کی رضامندی سے ہو چنانچہ بنگالہ مین اس قسم کی تبنیت کا جواز تسلیم کر لیا گیا ہے بلکہ یکے بعد دیگرے دو ایسی تبنیتون کا جواز بھی مانا گیا ہے جس مین سے آخری تبنیت پہلے تبنیتے کے جیتے جی لیگئی ہو (ہ)

صفحہ ۱۱۰

مگر مخالف قاعدہ کا استقرار اب ہوا ہے اور یہہ طے ہو گیا ہے کہ کوئی شخص ایک ہی وقت مین دو تبنیتے نہین کہہ سکتا گو وہ مجاز ہے کہ جتنے دفعہ چاہے تبنیتے کرے بشرطیکہ ہر مرتبہ کے سلسلہ وار تبنیتے کرنے مین وہ لاولد ہو۔ (و)*

(ب) دتک مامانسا باب ۱ فقرہ ۱۳ دتک چندرکا باب ۱ فقرہ ۶۔
(ج) یف مگناٹن صفحہ ۱۴۹ جلد ۱ ڈبلیو مگناٹن صفحہ ۶۶ نوٹ۔
(د) کنکہہ دتک مامانسا باب ۱ فقرہ ۴۔ دتک چندرکا باب ۱ فقرہ ۶۔
(ہ) سکولتا بنام رامدولال فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ (۴۳۴)
گوری پرشاد بنام جمالا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶
(۱۷۴) اسٹیل صفحہ ۴۵۔ و ۱۸۳۔
(و) رنگما بنام اچما مورس انڈین اپیل جلد ۴ و ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷
(پریوی کونسل) صفحہ ۵۷۔ مگر تبنیت ناجایز ہوگی اس لیے کہ وہ دوسرے شخص کو تبنیتے
کرنے کے نقص اقرار کیوجہ سے ہوی ہے جسمان کہ ایسے اقرار پر عمل نہین
ہوا تھا۔ اسٹیرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۱۵۔

* نیز دیکھو امدین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی اصول پر دو یا زیادہ بیٹون کی ایکساتھہ تبنیت سب کیلئے ناجایز ہے (ز)
اور جہان پر تبنیت بوجھہ وجود پسر حقیقی یا متبنّے ناجایز ہے تو متبنّے کی وفات
سے کسی ایسے معاملہ کا جواز نہوگا جو کلیتًا ابتدا سے ناجایز ہو (ح)

مسٹر سدرلینڈ کہتے ہین جس کو مسٹر گنناتھ نے بہی پسند کیا ہے کہ اگر صلبی
یا متبنّے بیٹا ذات باہر ہو جائے اور اس قابل نرہے کہ ضروری رواسم تبنیت
کو ادا کرے تو تبنیت جایز ہوگی چنانچہ اسطرح کا عمل درآمد بمبئی مین ہے (ط)

لیکن از روے ایکٹ نمبری ۲۱ بابتہ ۱۸۵۰ء کوئی بیٹا تبدیل مذہب کیوجھہ سے
اپنے قانونی حقوق سے محروم نہین ہوتا اسلئے کوئی متبنّے بوجھہ تبنیت اسکی جگھہ پر
جو خارج القوم ہوگیا ہو قایم نہین ہو سکتا پس اگر اس قسم کا سوال پیدا ہو جائے تو ممکن ہے کہ
عدالت ایسی تبنیت تسلیم کرنیسے انکار کرے جس سے دیوانی حقوق حاصل نہون۔ البتہ یہ
سوال اسوقت اہم ہو جائیگا جب حقیقی بیٹا لاولد مرجائے۔

بن بیاہا یا رنڈوا۔ ف ۹۸ یہ کہا گیا ہے کہ بن بیاہے یا رنڈوے کا متبنّے کرنا
جایز نہین ہے خواہ اسوجھہ سے ہو کہ اس قسم کا آدمی گرہست (صاحب مکان یا کنبدار)
کے حکم مین داخل نہین ہے یا یہ کہ تبنیت کی اجازت صرف وہان دیگئی ہے جہان جایز
طریقہ سے تولید مین ناکامی ہوئی ہو۔ لیکن اب اسکو فیصل شدہ سمجھنا چاہیئے کہ تبنیت
ہر دو صورتہاے مذکورہ مین جایز ہوگی (ی) صـ ۱۱۱

(ز) اکہی چند بنام کلاپرجاجی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۸ و ہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲
صفحہ ۴۰۶ درگا سندری بنام سرندر کیشو۔ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶۔
(ح) باسو بنام باسو فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۰۔
(ط) جلد ۲ ڈبلیو گنناتھ صفحہ ۲۰۰۔ اسٹیل صفحہ ۱۸۱ و ۱۸۲۔
(ی) مسٹر سدرلینڈ سس سنا پسس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۶۴ و ۶۷۱ جگناتھ
ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۲۔ ڈبلیو گنناتھ جلد ۱ صفحہ ۶۶ و جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ گنپا بنام سنگپا بمبئی سلیکٹ
رپورٹ عدالت دیوانی صفحہ ۲۰۲ ناگپا بنام سبا شاستری مدراس ہائی کورٹ رپورٹ
جلد ۲ صفحہ ۳۶۷۔ چندو اسنکہار ودو بنام برام بنا مدراس ہائی کورٹ
رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۰۔ گوپال اننت بنام نرائن گنیش بمبئی انڈین
لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۹۔ رائے جسٹس محمود انڈین لا رپورٹ سلسلہ
الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حمل کا اثر تبنیت پر

ایک مقدمہ مین صدر عدالت مدراس نے یہ طے کیا کہ جو تبنیت بتبنے کرنے والے کی زوجہ کے ایام حمل مین کیجاے وہ جایز نہین تہی کیونکہ اس وجہ سے نہین کہ بعد کو اُس کے لڑکا پیدا ہوا۔ (جسکی نسبت معلوم نہین ہوتا کہ پیدا ہوا تھا) بلکہ اس وجہ سے کہ ماحصل اختیار تبنیت یہ ہے کہ بتبنے کرنے والا اولاد سے نا امید ہو (ک)

یہ اصول (اگر صحیح ہو) بہت بوڑہے ہونے یا بستر مرگ پر لیٹنے تک ہر شخص کو بتبنے کرنے سے ممنوع کریگا۔ اس کے سوا اصول مذکور ان قواعد کے بھی خلاف ہے جو اُس صورت کے لئے قرار پاے ہین کہ جب بیٹا تبنیت کے بعد پیدا ہو ملاحظہ ہو فقرہ (۱۵۵)۔

چنانچہ اسی کے مطابق ایک اور حال کے (سنہ ۱۸۸۱ء) مقدمہ مین جہان تبنیت اس بنیاد پر ناجایز قرار پائی تھی کہ اُسوقت زوجہ حاملہ تھی اور اوسکا شوہر حمل سے آگاہ تہا عدالت نے مقدمہ محولہ بالا کو منسوخ کرکے تبنیت کو جایز قرار دیا اور حکام عالیمقام نے یہہ ظاہر کیا کہ قاعدہ مذکور کا منطقی نتیجہ یہہ ہوگا کہ ایام حمل مین تبنیت کو معطل کردیا جائے اور وہ بھی صرف زوجہ ہی کے حمل مین نہین بلکہ بیٹون اور پوتون کی ہوائون کے ایام حمل مین بھی اس لئے کہ وہ جو اولاد اپنے وسیع معنون مین تبنیت کیلئے کامل ہے (ل)

وارث ناقابل کا بتبنے کرنا۔

۹۹ جہان کوئی شخص اپنی ذاتی نا قابلیت کی وجہ سے لایق وراثت نہو۔ مثلاً اندہا۔ عنین یا مجذوم۔ وغیرہ ہو تو جسکو وہ بتبنے کریگا اُس اصل وارث سے زیادہ حقوق نہین رکھہ سکتا اور صرف نان نفقہ کا مستحق ہوگا (م)۔

(ک) نرائنا بنام ویدا چالا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باجہ سنہ ۶۶ صفحہ ۹۷۔ اسٹیل صفحہ ۴۳۔

(ل) ناگا بہاتا بنام شیما مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۰۔ ہنمنت رام بنام بہیما چاریا۔ بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵۔

(م) دتک چندر کا باب ۶ فقرہ ۸۱ سیوا چم برا بنام پراسکتی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتبہ سنہ ۵۷ء صفحہ ۲۱۰۔ پنجاب مین جو شخص اندہا عنین اور لنگڑا ہو وہ بھی بتبنے کرسکتا ہے اگرچہ برہمن ایسے شخص کی استحقاق تبنیت سے انکار کرتی ہین جو عنین محض ہو۔ پنجاب کسٹمری لا باب ۲ صفحہ ۱۵۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسٹر سدرلینڈ کی یہہ رائے تھی کہ خود تبنیت جایز ہوگی اور اس صورت مین متبنے صرف اپنے متبنے کرنیوالے باپ کی خود حاصل کی ہوئی یا علیحدہ جایداد پائے گا۔ (ن)

مگر دوسرے جانب اُن دو مقدمات مین جنکا گمناتن نے تعریف کے ساتھ ذکر کیا ہے بنگالہ کے پنڈتون نے یہہ طے کیا ہے کہ کسی مخدوم کے متبنے کرنے کی حیثیت کا انحصار اسپر تھا کہ کفارہ ضروری کو پورا کر دے اور جب اُسنے ایسا ہی کیا تو تبنیت جایز تھی۔ لیکن اگر وہ اسطرح نکرتا یا آنکہ بیماری قابل کفارہ نہوا تو تبنیت جایز نہ ہوتی۔ (س) ص ۱۱۲

یہہ رائے اس دلیل پر قائم تھی کہ کفارہ دینے تک وہ اس قابل نہ تھا کہ ضروری مراسم مذہبی کو ادا کرے پس اسی کے موافق بنگال ہای کورٹ نے یہہ بھی فیصلہ کیا کہ جب کسی بیوہ نے جو داشتہ کی حیثیت سے رہی ہو متبنے لیا تو وہ جایز نہوا اس لیے کہ حیثیت مذکور نے اُسکو کسی مذہبی رسم مین حصہ لینے کے قابل نہین کیا (ع)

بمبئی مین یہہ بحث کیگئی تھی کہ اُس بیوہ کا متبنے لینا ناجایز ہے جس نے اپنا سر نہین منڈایا اور اسلیئے وہ ناپاک تھی۔ لیکن یہہ معلوم ہوا کہ اُس نے بعض کفارے دیدیئے تھے جنکو عند المشورہ قبل تبنیت شاستریون نے کافی بتلا دیا تھا مگر عدالت نے اُن کی رائے پر بحث کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا۔ (ف)

پریوی کونسل کے روبرو ایک مقدمہ مین یہہ حجت پیش ہوئی تھی۔ اور ظاہرا مقبول ہوئی کہ اگر متبنے کرنیوالے نے ناپاکی کی حالت مین متبنے کیا

(ن) مسٹر سدرلینڈس سٹاپس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۱۶۴ و ۱۶۷۔
(س) ڈگلیو گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ سٹاکسٹنجا ب ۲ فصل ۱۰ فقرہ ۱۱۔
(ع) سیا لال بنام سودامنی بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲۔
(ف) راوجی ونائگ راو بنام لکشمی بای بمبئی انڈین لا رپورٹس جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ و ۳۹۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تبنیت ناجایز ہوگی (ص)۔

مگر اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ نہین کیا گیا اس لئے کہ ان واقعات کی جن سے یہہ بحث پیدا ہوتی تھی تجویز نفی مین کر دیگئی۔ پس جبکہ کوئی مقدمہ پیدا ہو تو لازم ہوگا کہ پہلے ہی سے یہہ سوال قایم کر لیا جاے کہ کون سی مذہبی رسمین تبنیت کیلئے ضروری ہین اور کون اس مین شریک ہو سکتا ہے (ق)

نابالغ کا متبنے۔ **ف** ۔ متبنے کرنے کے متعلق نابالغ کی حیثیت کا قانون یا اسکا کسیکو متبنے کرنیکا اختیار دینا بھی غیر طے شدہ ہے۔ بہت سے اکٹ جو کورٹ آف وارڈس سے متعلق ہین ان سب مین یہہ ممانعت درج ہے کہ ناقابل زمیندار بلا منظوری کورٹ مذکور متبنے نکرے۔ (ر)

صہ ۱۱۳ گو یہہ مانا گیا ہے کہ احکام مذکور اسوقت تک بالکل متعلق نہین ہو سکتے۔ جب تک کہ کورٹ آف وارڈس کا اصلی قبضہ نہو لیکن وہ جہان متعلق ہوتے ہین کہ ان تبنیت کا اختیار دینے کی ممانعت کرتے ہین اور یہہ کہ جو تبنیت احکام مذکور کے خلاف ہو وہ کلیتاً ناجایز ہوگی (ش)۔

(ص) ہم ستانام سداشیو جلد ۹ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۵۰۶ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی) جلد ۱

(ق) اس کے لئے دیکھئے فقرہ ۲۰۲ و ۲۰۳ اور ان دلائل کے متعلق جن کی بنیاد پر نا قابلیت وراثت قایم ہوتی ہے دیکھئے باب ۱۹۔

(ر) بنگال رگیولیشن نمبر ۱ بابتہ ۱۷۹۳ء دفعہ ۳۲ - نمبر ۲ بابتہ ۱۸۰۳ء دفعہ ۳۷ (ممالک مغربی و شمالی) مدراس رگیولیشن نمبر ۹ بابتہ ۱۸۰۴ء دفعہ ۲۵ - ایکٹ نمبر ۲۵ بابتہ ۱۸۵۸ء دفعہ ۴۷ - ایکٹ نمبر ۴ بابتہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۴۷ - ایکٹ نمبر ۹ بابتہ ۱۸۷۶ء دفعہ ۶۱ - یہہ آخری اکٹ ہی ممانعت اختیار تبنیت کو وسیع کرتا ہی

(ش) جمونا بنام ماسندیرای انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۷۲ - وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ - سنکلکنٹہ بنام انند مئی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۲۱۸ انند مئی بنام شیب چند رمورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۲۸۷ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۹ - مگر دیکھئے (پانٹی فکس جسٹس) مالی پرشاد بنام منشی سید ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۸ - یہہ قبول کر لیا گیا ہے کہ بمبئی کے اکٹ نمبر ۲ بابتہ ۱۸۶۳ء دفعہ ۶ جلد ۲ کی متعلقہ عبارت کا تعلق صرف گورنمنٹ اور اس شخص کے درمیان ہے جو متبنے ہونے کا مدعی ہو اور فریق ثانی بعد ابطال تبنیت اس سے مستفید نہین ہو سکتا۔ واسدیو نت بنام رام کرشن بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بروے ایکٹ نمبری ۹ بابتہ ۱۸۷۵ء (متعلق بلوغ) دفعہ ۳ ہندوؤن مین ا
حد نابالغی پورے ۱۸ سال تک ہے باستثنائے اُن صورتون کے جن
کہ کورٹ آف جسٹس سے محافظ مقرر ہو یا آنکہ جہان نابالغ زیر اختیار کورٹ آف
وارڈس ہو کہ ایسی صورت مین ۲۱ سال کے اختتام تک نابالغی رہتی ہے
بہرحال بنگالہ اور بمبی مین دونون صورتون کے متعلق یعنی کسی نابالغ کا حقیقی
طور پر متبنے کرنا یا آنکہ اُسکا متبنیت کیلئے مختار کرنا جایز تسلیم کیا گیا ہے بشرطیکہ
وہ عمر تمیز کو پہنچ گیا ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ اس رائے کو جوڈیشل کمیٹی نے
بھی پسند کر لیا ہے۔

جسٹس متر صاحب کا ارشاد تہا کہ "نابالغ کا ہر فعل خواہ مخواہ بیکار و باطل
نہین ہے۔ صرف وہ افعال جو اُس کے فوائد کو نقصان پہنچانے والے ہون
البتہ قابل پرسش ہین اور بعد بلوغ نابالغ اُن پر اعتراض کر سکتا ہے لیکن کسی
اولاد نہدو کے معاملہ مین متبنیت سے اس قسم کی کوئی ضرر رسان صورت مستنبط
نہین ہو سکتی اور ہندو شاستر کی رو سے جو نابالغ کہ سن شعور کو پہنچ گیا ہو وہ
لایق ہی نہین ہے بلکہ اُسپر لازم ہے کہ نجات کیلئے جو مذہبی مراسم اسپر فرض
کئے گئے ہین اُن کو بجا لائے تو اس صورت مین جو متبنیت کیگئی ہو اُسکو ہم غیر
نہین قرار دے سکتے اور وہ بھی محض اس وجہ سے کہ متبنے کرنے والا باپ
عدالت کی نگاہ مین نابالغ ہے۔" (ت)

مگر اس تجویز مین یہہ نہین بیان کیا گیا ہے کہ ہندو کب سن شعور کو پہنچتا ہے یا اُ
کے لئے کوئی مدت معین ہے یا آنکہ وہ ہر شخص کی کسی خاص حیثیت پر منحص ص۱۱۴

(ت) راجندری نرائن بنام سرودا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۸۔ پٹیل وغیرہ
بنام منی رام بمبی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۵۔ جموتا بنام بامانڈ
انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۸۳۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپوٹ جلد
صفحہ ۲۸۹۔ پیری بنام ہرمبنی ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷۔ دیوا
صفحہ ۷۷۰ جس مین معارض رائین بیان ہوئی ہین۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۱۱۴

عموماً ہندو قانونی کتابین اصطلاحات سن شعور و بلوغ کو تبدیل پذیر تبلاتی ہین اور ظاہر کرتی ہین کہ سولھوین سال مین اُن کا حصول ہوتا ہے مگر ایک اور ذیلی تقسیم بھی کیگیی ہی یعنے چوتھے سال کے ختم تک شیر خوارگی نوین سال تک طفولیت پندرہوین سال کے ختم تک نابالغی۔

حسب بیان جگناتھ بھہ فرق تمیشیہ وکفارہ وغیرہ کے لحاظ سے ہے اُسنے بھہ بھی ایک رائے بیان کی ہے کہ قانونی حیثیت کی مدت کا تعین اس درجہ کے لحاظ سے ہونا چاہیئے جس مین نوجوان درحقیقت معاملہ فہم ہوجاتا ہے۔ (ث) شاید جسٹس متر صاحب کا یہہ مقصود ہو کہ تبنیت اُس حال مین جایز ہوگی جب کہ وہ کوی لڑکا جسکی عمر ۱۰ اور ۱۶ کے درمیان ہو عمل مین لائے اور جسکی نسبت ظاہر ہوگیا ہو کہ اپنے فعل کی ماہیت کو سمجھتا تھا (خ)

اصلی فیصلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نابالغ کے طرف سے اختیار تبنیت دینے کے متعلق ہے لیکن کوی شک نہین کہ جس تبنیت کو وہ خود عمل مین نہ لاسکتا ہو اُس کے لئے مجاز بھی نہین کرسکتا مگر برعکس اِس قاعدہ کے پیروی کرنی کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اس لئے کہ جو فعل ہوجائے ممکن ہے کہ جایز نہو گو اُسکا مجاز کرنا ناجایز ہو۔

عورت کا متبنے کرنا۔ **فائل** تبنیت چونکہ صرف شوہر اور اُس کے فوایدکے لئے قرار ہای ہے اِس لئے وہ مقتدر ہے کہ بلا منظوری زوجہ عمل مین لاگیا ہے وہ راضی ہی ہو (ذ) اسی سبب سے زوجہ شوہر کے سوا کسی اور کیلئے متبنے نہین کرسکتی اور جو تبنیت

(ث) جگناتھ ڈائجیٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۱-۲۹۳- جگناتھ ڈائجیٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵-۱۱۷- متاکشرا نسبت افراض مقتبسہ بیوسہاورپن صفحہ ۷۷۰-

(خ) ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۵ع (بلوغ) مسئلہ کو طے نہین کرتا اسلئے کہ دفعہ ۲ کا منشا یہہ ہے کہ ایکٹ مذکور معاملہ تبنیت کسی شخص پر موثر نہوگا۔

(ذ) ڈنک مانسا باب ۱ فقرہ ۲۲- رنگا بنام اچامورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۷ صفحہ ۵۷-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاص وہ اپنے لئے کرے وہ (بجز اُسکے جہان کہ تریم طریقہ کی اجازت دیگئی ہے) قطعاً ناجایز ہوگی۔ (ا)

اِس کے سوا وہ اپنے شوہر کی حیات مین اُسکی رضامندی کے بغیر اُس کے لئے متبنےٰ نہین کرسکتی (ب) *

بیوہ کا متبنےٰ کرنا | اور شوہر کے مرنے کے بعد اِس کے لئے متبنےٰ کرنیکی قدرت اُسکی مرضی سے یا بلا مرضی ایک ایسی بات ہے جس کے متعلق چار مختلف رائین پیدا ہوئی ہین جس مین سے ہر ایک اُس مقام کے لئے قانون ہے جہان وہ رائج ہے کل اسکول وسشٹ کے متن کو مستند قبول کرتے ہین جو کہتا ہے" اور نہ کسی عورت کو یہہ اجازت دو کہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی بیٹا دے یا قبول کرے" (د) ص ۱۱۵

مکتب متہلا۔ | مگر متہلا کا اسکول ظاہر اسکا یہہ مطلب لیتا ہے کہ شوہر کی منظوری بوقت تبنیت ہونی چاہیئے اور اِس لئے کوئی بیوہ بطور دتک قطعاً متبنےٰ نہین کرسکتی (ج)

مکتب بنگالہ۔ | بنگالہ کا اسکول متن مذکور سے یہہ مطلب نکالتا ہے کہ ایک صریحی اجازت کی ضرورت ہے جو شوہر اپنے حیات مین دیدے۔ اور اس اجازت مین یہہ قائم ہو کہ اسکے مرنے پر تعمیل کیجائے۔ (د)

مکتب مرہٹہ۔ | مگر میوکھہ اور کونستبھہ و دیگر رسالہ جات جنکی مرہٹہ اسکول پر حکومت ہے وہ متن مذکور کی یون تشریح کرتے ہین کہ اسکا تعلق صرف اس تبنیت سے ہے جو شوہر کے حیات مین کیجائے اور اُس سے یہہ مطلب نہین ہوسکتا کہ اختیار بیوہ کو

(ا) چودھری پودم بنام کنور اودے مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۶ و وہی مقدمہ جلد ۱۲ ویکلی رپورٹر۔ (پریوی کونسل) صفحہ ۱ و وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ (پریوی کونسل) جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱۔ قوم طوائف مین عورت کا متبنےٰ لینا مختلف اصول پر ہے دیکھو فقرہ مابعد ۱۸۳۔

(ب) دتک مامانسا باب ۱ فقرہ ۔ ۲۷۔

* (حاشیہ) اگر جینون مین کسی بیوہ کو جائداد شوہری قطعی طور پر ملے جسے منتقل کرنیکی وہ مجاز ہو تو اپنے لئے کسی لڑکے کو متبنےٰ کرسکتی ہے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۸۲۔

(ج) دتک مامانسا باب ۱ فقرہ ۔ ۱۶ و یواد چنتامنی صفحہ ۴۷ جلد ۱ ڈبلیو مگناٹن صفحہ ۹۵ و ۱۰۰ اجیرام بنام موسن دہمی جلدہ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۳۔

(د) جلد ۱ ڈبلیو مگناٹن صفحہ ۹۱ و ۱۰۰ جلد ۲ ڈبلیو مگناٹن صفحہ ۱۷۵ و ۱۸۲ و ۱۸۳۔ جانکی و بیا بنام سدا شیو جلد ۱ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۱۹۷ (۲۶۲) تارامنی بنام دیوزاین جلد ۳ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۳۸۷ (۵۱۶)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محدود کرے جسکو عام قانون اس کے شوہر کی روح کیلئے مفید تبلاتا ہے (ک) متن مذکور کی یہی تشریح بالکل اسی نتیجہ کے ساتھ ساحل مغربی کے بمبو دری برہمن بھی کرتے ہین (ملاحظہ ہو ف ۴۲) (و)

مغربی ہند۔ چوتھی اور متوسط رائے وہ ہے جو جوڈیشل کمیٹی نے اس مقدمہ مین قائم کی تھی جسمین سے یہہ اقتباس کیا گیا ہے کہ جنوبی ہند مین منظوری شوہر کی کمی اسکے سپنڈ پوری کر سکتے ہین:۔

کتب بنارس۔ بنارس اسکول کا اصول جو کہ شمالی ہند مین شایع ہے بہ نسبت ضرورت منظوری شوہر وہی معلوم ہوتا ہے جو بنگال کا ہے اگرچہ اس بارہ مین بہت ہی بڑا اختلاف رائے اس لحاظ سے پہلا ہوا ہے کہ دیر متردویہ جو اقربا کی رضامندی کافی سمجھتا ہے وہ اس ملک مین مستند ہے (ز)

صہ ۱۱۶ نتیجہ یہہ ہے کہ بیوہ کے متبنے کرنے کے متعلق متہلا مین کسی قسم کی رضامندی کافی نہین ہے۔ مغربی ہند مین کوئی رضامندی ضروری نہین ہے بنگالہ اور بنارس مین شوہر کی منظوری درکار ہے اور جنوبی ہند مین شوہر یا سپنڈ کی رضامندی کافی ہے۔ صرف

(ک) کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا جلد ۱۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۳۵۴ وہی مقدمہ جلد ا بنگال لا رپورٹ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ جلد ۱ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۱۷ منڈلک صفحہ ۴۶۳۔

(و) جلد ۱۱ مدراس انڈین لا رپورٹ صفحات ۱۶۷ و ۱۷۸ و ۱۸۷۔

(ز) دیر متردویہ مولفہ گوپال چندر مصر باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۸ جلد ۱ ڈبلیو مگناٹن صفحہ ۹۱ و ۱۰۰ جلد ۲ ڈبلیو مگناٹن صفحہ ۱۸۹ شمشیر بنام دلراج جلد ۲ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۱۶۹ (۲۱۶) ہیمن بنام کمار نالپس پریوی کونسل کیسس صفحہ ۲۰۳۔ چودھری پدم سنگھ بنام اودی سنگھ جلد ۱۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۳۵۰ کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا جلد ۱۲ مورس انڈین اپیلس صفحہ ۴۴۰۔ وہی مقدمہ عدالت تحت مین جلد ۲ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ ۲۱۶ جلد ۲۔ اسٹرنج ہندو لا صفحہ ۹۲ تلسی رام بنام بہاری لال جلد ۱۲۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۳۲۸۔ جہان یہہ بھی قرار پایا تھا کہ موزون سند کی ضرورت برنبار مسئلہ وقعت امر واقعہ رفع نہین ہو سکتی۔ سیبل لالہ پرمہو لال بنام میسلنی جلد ۴ کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۴۰۱ و ۴۱۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مغربی اور جنوبی ہند کی صورتین اور بہی بحث چاہتی ہین لیکن اون کے جانچنے سے پہلے اچھا ہوگا کہ اور حالات متعلقہ تبنیت بیوہ کا تصفیہ کیا جائے جسپر کل شاستر متفق ہین *

نوعیت اختیار۔

۱۰۲ یہہ ضرور نہین ہے کہ اختیار تبنیت کسی خاص طریقہ سے ہو۔ وہ تحریراً یا تقریراً (ح) یا بذریعہ وصیت نامہ دیا جا سکتا ہے (ط) مشروط بہی ہو سکتا ہے۔ یعنے کسی خاص معاملہ کے واقع ہونے پر متبنے کرنیکا اختیار جائز سمجہا جائیگا (بشرطیکہ بوقت وقوع واقعہ مذکور تبنیت عمل مین لائی گئی ہو) مثلاً بیوہ کو اختیار تبنیت دینا درحالیکہ کسی زندہ بیٹے اور بیوہ مین نا اتفاقی ہو ناجایز ہوگا اس لئے کہ بحالت حیات پسر خود باپ بہی متبنے نہین کر سکتا تہا۔ (ی) البتہ زندہ بیٹے کے مرنے پر متبنے کرنیکا اختیار جایز ہوگا اور ایسا ہی اسوقت بہی جایز ہوگا جب یکے بعد دیگرے کئی بیٹے متبنے کرنیکا اختیار دیا گیا ہو بشرطیکہ جب تک پہلا مر نہ جائے دوسرے کو متبنے نکیا جائے۔ (ک)

* (حاشیہ) ایسا رواج ذات کا جس کے بموجب بیوگان کو عمل تبنیت کی ممانعت ہو نہایت صاف ثبوت سے اسطرح پر ثابت کرنا چاہیئے کہ شرکاء ذات کے ایمان مین ایسی تبنیت ممنوع سمجہی جاتی ہے قبل اسکے کہ عدالت اسکے نفاذ کا حکم دے یہہ امور ثابت ہونے چاہئین انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۰۔

(ح) بیوسہتا ا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس صفحہ ۱۰۴۔ سندر کماری بنام کدا دہر مورس انڈین اپیلس صفحہ ۶۴۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ (پریوی کونسل) صفحہ ۱۱۶۔

(ط) سرودا بنام تنکوری کلکتہ ہای کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۳۔

(ی) مساۃ سوکنا بنام رامدولال (فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۳۲۴ (۴۳۴) گوپی لال بنام مساہ چندرولی ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۲ (مقدمات پریوی کونسل)

(ک) شام چندر بنام نرائنی فیصلہ جات بنگال صدر عدالت جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ (۲۷۹) بہوبن موی بنام رام کشور مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۳ صفحہ ۱۸۹ جمنا بنام بہاسندری انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس صفحہ ۷۲ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ ولنکی بنام وینکٹ رام (مقدمہ کنٹور) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱ وہی مقدمہ مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷۴۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سختی کے ساتھ پیروی ہونی چاہیئے۔

۱۰۳ - جو اختیار دیا جائے اسکی سختی کے ساتھ پابندی ہونی چاہیئے نہ اُس سے اختلاف کیا جانا چاہیئے اور نہ اوسکو وسعت دیجانی چاہیئے اگر بیوہ کو یہہ ہدایت ہو کہ کسی خاص لڑکے کو متبنےٰ کرے تو وہ دوسرے کو متبنےٰ نہین کرسکتی چاہے طفل مذکور قابل حصول بھی نہو۔ اگر اسکو ہدایت ہو کہ صرف ایک بیٹا متبنےٰ کرے تو جیسے ہی وہ کوئی متبنےٰ کرلے اختیار جاتا رہیگا اور پھر دوسرا متبنےٰ نکر سکیگی چاہے پہلے بیٹے کے متبنےٰ کرنے مین ناکامی بھی ہو جائے۔ (ل)

صہ ۱۱۷ جب کوئی شخص اپنی زوجہ کو حاملہ چھوڑکر مرے اور زوجہ کو اختیار دیدے کہ وہ بیٹا جو پیدا ہونیوالا ہے مرجائے تو وہ متبنےٰ کرلے یہہ طے کیا گیا ہی کہ اگر اُسکے لڑکی پیدا ہُو تو وہ متبنےٰ نہین کرسکتی (م)

اسی طرح تجویز ہُوا کہ کسی بیوہ کو حین حیات پسر کسی لڑکے کے متبنےٰ کرنیکی ہدایت (جو خلاف قانون اور ناقابل تعمیل تھی) یہہ اختیار نہین دیتی ہے کہ بیٹے کے مرنے پر متبنےٰ کرے (ن)

البتہ عام اختیار متبنےٰ کرلے کا مجاز کرتا ہے کہ کسی ایسے شخص کو متبنےٰ کرلیا جائے جسکا شریک ہونا خاندان مین جایز ہو۔ (س) کسی موصی کی یہہ ہدایت کہ اسکی بیوہ متبنےٰ کرے "مگر بسبب صلاح نیک و رائے مہتمم" جس کو اُسنے مثل ایجنٹ

(ل) چودہری بدم نیام کنور اودے مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۶ و ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۱۲ صفحہ ۱ لیف مگناٹن کنسیدرشینس آن ہندو لا صفحہ ۱۵۶ و ۱۷۵۔ ڈبلیو مگناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۹۔ پرمانند بنام اومانت فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ (۴۰۴) گرناتھہ بنام ارنا پرن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۳۳۲۔ امرتائن بنام کتھرامائن مدراس انڈین لا رپورٹس جلد ۴ صہ ۶۵

(م) مہندرلال بنام رُکمنی کاریٹن کلکتہ ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۴۲ و بیوستہ درپن صفحہ ۸۱۴

(ن) بے چندر بنام بہروپ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۴۱۔

(س) فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقرر کیا ہو۔ صرف ایک ہدایت قرار پای ہے اور اس لئے جو بتنیت اُس کے مشورہ کے بغیر عمل مین آئے وہ جائز ہوگی۔ (ع) ※

آیا پلے کا مقدمہ | ایک مقدمہ مین جو مدراس مین فیصل ہُوا۔ اختیار بیوہ حسب ذیل الفاظ مین شوہر کے وصیت نامہ مین درج تھا "اگر آیا پلے کو موجودہ لڑکے کے سوا کوئی اور بیٹا پیدا ہو تو تمکو اُسے میری نسل مین رکھنا چاہیئے" موصی کے مرنے پر آیا پلے کے دوسرا بیٹا نہین ہُوا۔ سر تھامس اسٹرینج نے فیصلہ کیا کہ بیوہ پابند نہین ہے کہ غیر معین عرصہ تک انتظار کرے اس لئے بیوہ نے جو دوسرے لڑکے کو بتبنے کیا تھا اُسکا جواز اونہون نے تسلیم کر لیا۔ (ف)

اس فیصلہ پر منصف کمنڈریشن آن ہندولا نے بڑے زور سے راے زنی کی ہے۔ (ص) اسکی یہہ حجت ہے کہ اختیار مخصوص تھا اور اس کے رو سے آیا پلے کے بیٹے کے سوا اور کسی کو بتبنے نہین کیا جا سکتا تھا۔ اور بیوہ کو اس وقت تک ٹھہرنا ضرور تھا کہ اُس سے (یعنی آیا پلے سے) اور کسی اولاد کا امکان فطرتی باقی نہ رہتا اور یہہ کہ پھر اختیار ساقط ہو جاتا اس لئے کہ اس مقصود مین ناکامی ہونی چہیئے اختیار مذکور کا عمل ہو سکتا تھا۔ بہرکیف سر تھامس اسٹرینج نے اُس وصیت نامہ کی یہہ تاویل کی ہے کہ اُس سے اس ابتدائی خواہش کا ثبوت ملتا ہے کہ بتبنے قائم مقامی کرے جس کے ساتھ یہہ خواہش معین بھی شریک ہے کہ وہ بیٹا آیا پلے کا ہو۔ اس تاویل مین کوئی شک نہین کہ سر اسٹرینج اور عدالتون کے

صہ ۱۱۸

(ع) سریندر نندن بنام سیلج کانتہہ۔ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۳۵۔

※ (حاشیہ) اسی قسم کا ایک فیصلہ حال مین بھی ہوا ہے جس مین یہہ تجویز ہوئی ہے کہ موصی کے اسطرح دیگر اشخاص کو زوجہ کے ساتھ شریک کرنے سے غرض یہہ تھی کہ اختیار تمیزی دربارۂ انتخاب عاقلانہ طور پر صرف کیا جاے نہ اس نیت سے کہ یہہ امر کوئی شرط ضروری بتنیت کی ہو کہ اوصیا رسوم مذکور مین شریک ہون۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۸۹۔

(ف) ویرا پرمل بنام نراین پلے سر تھامس اسٹرنجس نوٹس آف کیسس جلد ۱ صفحہ ۹۱۔

(ص) گمناتیس کمنڈریشنس آن ہندولا۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقابلہ مین جو دوسرے نظائر مندرجہ بالا مین ہوئی ہین بہت ہی فیاض تھے۔

اختیار تبنیت کب اس قابل ہوجاتا ہے کہ اس سے کام لیا جائے۔

۱۰۴ ۔ تبنیت کے استحقاق مین ایک اور قید بعض ایسے مقدمات کے ذریعہ سے پریوی کونسل کی طرف سے عمل مین آئی ہے جن سے اس امر کا تصفیہ ہوگیا ہے کہ بیوہ اُس حالت مین شوہر کے لئے متبنےٰ نہین کرسکتی جب کہ وہ ایک ایسا بیٹا چھوڑ گیا ہو جو اپنا وارث جائداد چھوڑ کر مرا ہو۔ پہلا مقدمہ جس مین کہ یہہ مسئلہ پیدا ہوا یہہ ہے کہ بنام رام کشور اچاری کا تھا (ق) گور کشور ایک بیٹا مسمی بہ بہوانی اور ایک بیوہ مسماۃ چندر بلی چھوڑ کر مرگیا اور بیوہ کو اُسنے خاص طور پر مجاز کیا تھا کہ اگر بیٹا مرجائے تو وہ متبنےٰ کرلے بہوانی نے شادی کی بالغ ہوا اور ایک بیوہ چھوڑ کر مرگیا مگر کوئی اولاد نہ تھی۔ اسوقت چندر بلی نے مسمی رام کشور کو متبنےٰ کیا جس نے بہوانی کی بیوہ پر جائداد کے دلاپانے کا دعوے کیا۔ پریوی کونسل نے طے کیا کہ بعد کی تبنیت کی وجھہ سے بیوہ جائداد سے محروم نہین کیجاسکتی۔ اور لارڈ گنگس ڈون نے فرمایا "کہ جس زمانہ مین چندر بلی نے اُسپر عمل کرنا چاہا اُسوقت اختیار مین یہہ قابلیت نہ تھی کہ اُسکی تعمیل کیجائے"۔ حکام عالیمقام نے اعتراف کیا کہ گور کشور نے مدت کے متعلق کوئی حد نہین مقرر کی تھی کہ اس زمانہ مین اسکے اختیار پر بیوہ کاربند ہوتی مگر یہہ فرمایا "کہ یہہ ظاہر ہے کہ کوئی حد ضرور معین ہونی چاہیئے اور بہتر ہوتا اگر بہوانی کوئی اصلی بیٹا یا متبنےٰ چھوڑ جاتا اور یہہ کہ ایسا بیٹا ہی ایک بیٹا چھوڑ کر مرتا اور چندر بلی کی حیات مین وہ بالغ ہوجاتا تو بشکل یہہ ارادہ ہوتا کہ پے در پے کئی وارثون کے مرنیکے بعد آخری متبنےٰ کرنیوالے کے پردادا کیلئے متبنےٰ کیا جائے جبکہ ایک بیٹے کے تمام مقاصد مذہبی اُن کی اتنی بڑی ترکیب کے لحاظ سے ختم ہوگئے ہون گے۔

(ق) مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۲۷۹۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۳ صفحہ ۱۵۔ اسی مقدمہ کا حوالہ ایک دوسرے امر کے متعلق فقرہ (۱۷۲) کتاب ہذا مین دیکھیئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہر حال کچھہ بھی قصد ہو مگر کیا قانون اس عمل کی اجازت دے گا۔ ہم سمجھتے ہین کہ حکام ماتحت کی یہہ رائے تہی کہ اگر بہوانی کشور بیٹا چہوڑتا یا یہہ کہ بطور جایز اسکی بیوہ برخلاف اختیار قانونی اس کے لئے متبنے کرتی تو چندربلی کو جو اختیار تبنیت دیا گیا تھا اسکا خاتمہ ہو جاتا مگر یہہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ اس قسم کے نتیجہ کے لئے کون سے اسباب قرار پا سکتے ہین جو ہمارے سامنے کے مقدمہ سے یکسان متعلق نہون"۔ یہی سوال بیوہ بہوانی اور چندربلی کے مرنے پر پیدا ہوا۔ رام کشور اس جائداد پر قابض ہو گیا جو گور کشور اور بہوانی نے چہوڑی تھی اس کے دلانے کے لئے اسپر ایک رشتہ دار بعید نے دعوے کیا۔ یہہ مسلمہ تہا کہ اگر اسکی تبنیت جایز ہے تو وہ قابض رہنے کا مستحق ہے اور ہائیکورٹ بنگال نے اسی کے جانب مین فیصلہ کر دیا (س) اس فیصلہ مین پریوی کونسل کی تجویز کے اثر کو اس پر محدود کر دیا گیا جس کو وہ درحقیقت فیصل کر چکی تھی یعنے یہہ کہ مدعی کو اس جائداد کا کوئی حق نہین ہے جس کا دعوی کیا گیا مگر جب باری آئی تو یہہ فیصلہ بھی جوڈیشل کمیٹی نے منسوخ کر دیا۔ (ش) اور حکام عالیمقام نے فرمایا کہ "گو بیوہ کی جگہہ پر کسی نئے وارث کا قائم ہونا کوئی شک نہین کہ اس مقدمہ مین مسئلہ تصفیہ طلب تھا اور اوس قائم مقامی کو ناجایز کر دیا جا سکتا تھا لیکن تمام اور مقاصد کے لئے تبنیت کو جائز مان لیا گیا۔ یہہ وہ رائے ہے جو عدالتہائے تحتانی کی تجویز سے لیگئی ہے۔ مگر حکام عالیمقام نہین خیال کرتے کہ یہی مقصود رہا ہو۔ بلکہہ وہ فیصلہ کی نسبت سمجھتے ہین کہ جائداد پر بیوہ بہوانی کو حق دینے سے اختیار تبنیت کا خاتمہ ہو گیا تھا اور وہ قابل تعمیل نہ تھا البتہ اگر پچھلے فیصلے کے بغیر یہہ مسئلہ اُن کے سامنے پیش ہوتا تو اُن کی بھی وہی رائے ہوتی"۔ ان دونون مقدمات پر پھر مدراس کے ایک

(س) پدو کماری بنام جگبت کشور کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵۔

(ش) پدم کماری بنام کورٹ آف وارڈس۔ انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۲۲۹۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ مین غور ہوا اور اُن کی تقلید کیگئی - (ت) جبکہ واقعات اس امر کے سوا بالکل ایک ہی ہے کہ بیوہ نے اپنے شوہر کے سپنڈون کی اجازت پر عمل کیا تہا - جو بعد مرنے اصلی بیٹے کے حین حیات اُس بیٹے کی بیوہ کے حاصل ہوی تہی - اسکے مرنے پر رشتہ داران بعید نے دعوی کیا اور یہہ حکم حاصل کر لیا کہ تبنیت قطعاً ناجایز تہی اور اُن کے عود ہونے والے حقوق کی حائل نہین ہو سکتی تہی - بلاشبہہ یہی اصول اُس سے بھی قوی دلیل کے ساتھ متعلق ہوگا جیسا کہ بمبئی مین ایک بیوہ کے اپنے شوہر کے لئے متبنے لینے کے خود مختارانہ حق کے خلاف منطبق ہو سکتا ہے - (ث)

صہ ۱۲۰

قاعدہ مذکورہ پر اور زیادہ غور

۱۰۴ - (الف) اس اصول کا انطباق مقدمات مختلف الواقعات مین بمقام بنگالہ دو مقدمون مین کیا گیا ہے - پہلے مقدمہ مین (خ) شوہر نے اپنی بیوہ کو اختیار دیا تہا کہ یکے بعد دیگرے پانچ بیٹے متبنے کرے - اُس نے کرسٹوچرن کو متبنے کیا جو وقوع تبنیت سے ۱۲ سال کے بعد ظاہر انا کتخدا مرا - پہر اُس نے

(ت) تہل بنام وینکٹ رام انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۷ - وہی مقدمہ مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵ - تاراچرن بنام سریش چندر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۶ - وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۲ -

(حاشیہ) مان کو جبکہ اُسکا لڑکا بغیر بیوہ یا اور کوئی قریب رشتہ دار چہوڑے اختیار ہے کہ علاوہ اُن کے فوت ہو جائے تبنیت کرنیکا اختیار رہے اور ایسی حالت مین جبکہ ایک شخص مان اور دادی کو چہوڑ کر فوت ہو گیا تہا اور اسکی دادی و مان نے علیحدہ علیحدہ دو لڑکون کو متبنے لیا تو اُس لڑکے کی تبنیت جسکو مان نے لیا تہا جایز اور دوسرے کی ناجایز قرار دیگئی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۱ - لیکن اسکے خلاف دیکہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۶۴ - و جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰ -

(ث) دیکہئے ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجیسٹ صفحہ ۹۸۷-۹۹۱ - کیشو رام کرشن بنام گوبند گنیش بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۴ -

(خ) رام سندر بنام سرنبی داسی ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک اور لڑکے کو متبنے کیا جسکا حق اسکے شوہر کی جائداد پر قابض ہونے کے متعلق شوہر کے ایک رشتہ دار بعید کی طرف سے معرض بحث مین آگیا۔

ہائیکورٹ مین جو مسئلہ پیدا ہوا یہہ تھا کہ بروے فیصلہ مقدمہ بہوبن مئی (ذ) اختیار بیوہ نسبت تبنیت ثانی ناقابل نفاذ تہا اسلئے کہ کرسٹوچرن بہت دن تک زندہ رہ چکا تھا کہ تمام اعمال فوائد روحانی متوفی کیلئے بجالائے اور یہہ امر اخذ کیا جاتا ہے کہ اسنے اعمال مذکور ادا کر دیے ہون گے۔

چنانچہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ تبنیت ثانی جایز تھی اور حکام ہائیکورٹ نے فرمایا کہ "متبنے بیٹا جو کافی عمر بلوغ رکھتا ہو اور ہر عمل مذہبی حسب احکام شاستر بجالاتا ہو وہ تمام فوائد روحانی (جسکے بخشنے کی قابلیت بیٹے کو حاصل ہوتی ہے) اپنے متوفی باپ کی روح کو نہین بخش سکتا۔ اس لئے کہ ان خدمات کی نسبت تاکید ہے کہ بعض معینہ اوقات پر ادا کیجائین اور ان کا بجالانا ہر سلسلہ وار موقع پر متوفی باپ کیلئے تازہ فائدہ بہم کر لیتا ہے"۔ بہوبن مئی کے مقدمہ مین حکام ہائیکورٹ نے اپنی رائے یون بیان کی کہ پریوی کونسل کا یہہ مقصود نہ تھا کہ تمام مقاصد کے لئے اختیار قابل نفاذ تھا بلکہ صرف یہہ مقصود تھا کہ بہوانی کشور کی بیوہ کو مالکانہ حقوق سے محروم رکھے مگر یہہ رائے زیادہ تر حال کے فیصلہ جات جوڈیشل کمیٹی کے بعد بحال نہین رہ سکتی۔ لیکن جو مقدمہ کہ ہائیکورٹ کے روبرو تھا وہ پریوی کونسل کے ان تینون مقدمون سے علیحدہ تھا جن مین بہوبن مئی کے مقدمہ کی تقلید کیگئی تھی۔ اور ان کا تذکرہ کیا گیا تہا (الف) اور اس حیثیت مین کہ کرسٹوچرن کے بعد بیوہ کے سوا اور کسیکو جائداد بحیثیت وارث نہین ملتی تھی جسنے کہ متبنے کیا تھا۔ پس بصورت مذکور یہہ مقدمہ ان چارون مقدمات کے ساتھہ قایم رہتا ہے جنپر بحث کیگئی اور کوئی شک نہین کہ لارڈ

(ذ) فقرہ ماقبل ۱۰۴ کتاب ہذا۔

(الف) انگلش لارپورٹس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۲۲۹۔ انگلش لارپورٹس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۔ انگلش لارپورٹس انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۶۔

صد ۱۲۱

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنگس ڈون کے صریحی الفاظ کے حدمین داخل ہوجاتا ہے جنکا ارشاد ہے کہ (ب)
"اگر بہوانی کشور ناکتخدا مرجاتا تو اُسکی مان چندر بلی دیبی وارث ہوتی اور مسئلہ تبنیت
جداگانہ وجھہ پر قائم ہوتا۔ اختیار تبنیت کو کام مین لانے سے وہ اپنی خاص
ذاتی املاک کے سوا اور کسی سے محروم نہوتی اور اسطرح پر یہہ مقدمہ معمولی قواعد
کی حدمین آجاتا۔ اسی قول آخری پر فیصلہ نگال ہائیکورٹ مبنی تھا۔ (ج)
اسمقدمہ مین جگت سیٹھ نے ۱۸۶۵ء مین قضا کی اور گوپال چند نامی متبنےٰ
اور مسماۃ پران کماری بیوہ کو چھوڑ گیا اور گوپال چند بہی گوپی چند نامی ایک بیٹا
چھوڑکر ۱۸۶۸ء مین مرگیا۔ اور پھر گوپی چند بہی ناکتخدا اور بے اولاد مرگیا۔ اُس کے
مرنے پر پران کماری نے جو وارث تھی مسمی جین مل کو متبنےٰ کیا۔ مدعی نے جو
گوپی چند کا ایک ہمجدی دور کا رشتہ دار تھا اس حکم کے حاصل کرنیکا دعوے
کیا کہ پران کماری کے قضا کرنے پر جائداد کا وہ مستحق ہے اور یہہ کہ تبنیت
جین مل جائز نہین ہے حکام ہائی کورٹ نے ظاہرا یہہ تسلیم کیا کہ اگر جگت سیٹھ
نے تبنیت کے لئے مجاز کیا ہوتا تو تبنیت ناجائز ہوتی۔ مگر اس مقدمہ کے
فریقین جین ہین اور قانون جین کے رو سے بیوہ بغیر اجازت شوہر کے
متبنےٰ کرنے کی مجاز ہے (د)
پس حکام ہائی کورٹ نے تجویز کیا کہ یہہ صورت مقدمہ پدم کماری دیبی بنام کورٹ
آف وارڈس سے علیحدہ ہے (ہ) لہذا حکام موصوف نے اسکو لارڈ کنگس ڈون
کے قول مقتبسہ بالا مین داخل کیا۔ لیکن اگرچہ جین قوم کی بیوہ بلا اختیار
عطیہ شوہر متبنےٰ کرسکتی ہے تاہم قیاس کرنا مشکل ہے کہ بیوہ مذکورہ وہ عمل کرسکتی
تھی جس کے لئے اُس کے شوہر نے اُسے مجاز نہین کیا۔ بمبئی اور مدراس دونون

(ب) مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۳۱۱۔
(ج) مانک چند بنام جگت سیٹھانی کلکتہ انڈین لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۱۸ و ۵۳۶۔
(د) مابعد فقرہ ۱۱۹۔ کتاب ہذا۔
(ہ) انگلش لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۲۲۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ص ۱۲۲ مقامات پر ایسی نیوگیت ممنوع ہے جس مین شوہر کی ممانعت ثابت دیا مستنبط ہوسکے (سوال) کیا وہ حالت اُس سے بہتر ہوگی جہان قانون کی رو سے شوہر کی ہدایت پر (بشرطیکہ کیگئی ہو) عمل کرنا ممنوع ہو؟

نابالغ بیوہ کی جانب سے نیوگیت

۱۰۵ - وہ بیوہ جسکو واجبی طور سے شوہر نے مجاز کردیا ہو نابالغی مین بھی متبنے کر سکتی ہے اس لئے کہ یہہ فعل اُسکے شوہر کا ہے اور وہ اُسکا ایک ذریعہ ہے - (ز) مین خیال کرتا ہون کہ یہی قاعدہ اُن مقدمون سے بھی متعلق ہوگا جن مین اسکے سپنڈون کی اجازت درکار ہو اور وہ اجازت دیدین - بیان کیا گیا ہے کہ مغربی ہند مین بیوہ بلوغ سے پہلے متبنے نہین کر سکتی (ح) میرے خیال مین اس اختلاف کی وجہ یہہ ہے کہ وہان متبنے کرنا بیوہ کا فعل ہے جس کیلئے رضامندی اور اجازت کی ضرورت نہین ہے -

بے عصمت کا متبنے کرنا

بے عصمت عورت اپنے شوہر کے صریحی مختار کرنے پر بھی متبنے نہین کر سکتی کیونکہ اُسکی فاجرانہ زندگی ایک رسوائی پیدا کرتی ہے جسکی وجہ سے وہ ضروری رسوم کے ادا کرنے کے قابل نہین رہتی لیکن کہتے ہین کہ یہہ ناقابلیت کفارہ (پراشچت) کے مناسب جو مکافات ہین اُنکی بجاآوری سے دور ہوسکتی ہے البتہ اُنکی بجاآوری ایام حمل مین نہین ہوسکتی اسلئے جب تک حمل رہے بے عصمت بیوہ متبنے نہین کر سکتی (ط)

(د) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۳ فقرہ ۱۱۰ و ۱۱۸ کتاب ہذا

(ز) مگناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۸۰ - بیوستہا درپن مولفہ شاہ چرن سرکار ۱۸۶۷ء مندا کنی بنام اوناتھ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹ -

(ح) اسٹیل صفحہ ۶۸ -

(ط) تھوکو بنام روم بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۴۶ - و ۴۵۶ (۴۸۸) - سالال بنام سادامنی بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ - منظور کردہ مسٹر جسٹس متر کری گولی تنی بنام موتی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۴ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷ - بذریعہ کفارہ نتایج فحش برطرف کرنے کے امکان کے متعلق دیکھئے مسٹر جسٹس مکھرجی کا بیان وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس صورت مین کہ ایک ویش قوم کی بیوہ نے بربنا اختیار عطیہ شوہر متبنے کیا تو مدراس ہائیکورٹ نے ظاہرا یہہ خیال کیا (گو کہ اس امر کا فیصلہ ضرورنہ تھا) کہ جبکہ میت گھر مین موجود ہونے کی حالت مین رسم تبنیت ادا کیگئی تھی اور اسلئے بیوہ ناپاکی کے حالت مین تھی تو تبنیت ناجایز تھی (ی) آیا شودر دن سے بھی یہی وجہ ناقابلیت متعلق ہوسکتی ہے؟ اسکا تصفیہ اس سوال پر منحصر ہے کہ آیا اُن مین کچھہ مذہبی رسوم بھی لازم ہین یا نہین۔ (ک)

۱۰۶ کئی بیوائین۔ - جہان کئی بیوائین ہون اور اُن مین سے کسیکو بطور خاص مختار کیا گیا ہو تو وہ بے شک بلا رضامندی دیگر بیوگان عمل کرسکتی ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ صرف وہی اُسپر عمل کرسکتی ہے (ل) اگر کئی بیواؤن کو اختیار دیا گیا ہو تو بڑی بیوہ کے انکار پر چھوٹی بیوہ بلا رضامندی بیوہ اوّل الذکر متبنے کرسکتی ہے (م) ص ۱۲۳

بمبئی مین یہہ کہا گیا ہے کہ جہان کئی بیوائین ہون تو اُن مین سے بڑی بیوہ چھوٹی بیوہ کی رضامندی کے بغیر متبنے کرنیکا استحقاق رکھتی ہے البتہ چھوٹی بیوہ بڑی کی رضامندی کے بغیر متبنے نہین کرسکتی الا جبکہ بیوہ آخر الذکر بدروش ہوجکی وجہ سے وہ کلیتاً ناقابل ہوجائیگی (ن) *

(ی) رنگ بنام امورستی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۲۔

(ک) دیکھئے اسکے متعلق فقرہ ۱۴۲ کتاب ہذا۔

(ل) اسٹریچ ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۱۔

(م) مندا کنی بنام ادی ناتھہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۔

(ن) اسٹیل صفحہ ۴۸ و ۱۸۷۔ ویٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۹۷۷ و ۹۹۹ رکمابائی بنام رادھابائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (اپیلیٹ صیغہ دیوانی) جلد ۵ صفحہ ۱۸۱۔

* (حاشیہ) بموجب دھرم شاستر آن واحد مین دو بیوگان دو لڑکون کی تبنیتین ایک ہی شخص کے واسطے عمل مین نہین لاسکتی ہین اور یہہ قاعدہ طے شدہ ہے کہ ایسی تبنیت ناجایز ہے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۲ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صرف بیوہ ہی شوہر کیلئے تبنیتے کرسکتی ہے۔

ف ۱۰۷ - یہہ ایک عجیب بات ہے کہ جب شوہر کا یہہ حق مسلم مانا گیا ہے کہ وہ اپنی عورت کو اختیار تبنیت کے ساتھہ اپنا نایب کرسکتا ہے تو یہہ نہین ہے کہ وہ کسی اور کو نایب کرے۔ (س) اُن صورتون مین کہ جہان سپنڈ کی منظوری شوہر کے اختیار دینے کے عوض کافی ہے تو انکی رضامندی کی خواہش کرنی چاہیئے اور بیوہ کو اُسپر عمل کرنا چاہیئے اور جہان اختیار نہ دیا جاے یا مطلق نہو تو مساوی طور پر خود بیوہ اُسکا سرانجام کرسکتی ہے (ع) غالبًا اِس کا سبب یہہ ہے کہ بیوہ کو صرف شوہر کا رنجٹ ہی نہین تصور کیا جاتا بلکہ یہہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا وہ نصف زندہ ہے (ف) اسلئے وہ اپنے اختیار تمیزی سے کام لیتی ہے جس کو نہ کوئی اور سرانجام دیسکتا ہے اور نہ اُسپر کسی کا قابو ہوسکتا ہے۔

بیوہ کے اختیار تمیزی کی ضرورت۔

کوئی شک نہین کہ یہہ ایسی اُصول پر ہے کہ تبنیت کے لئے ایک صریحی اختیار یا محض ہدایت شوہر بحق بیوہ جملہ مقاصد قانونی کیلئے اسوقت تک قطعًا بیکار ہے جب تک اُسپر عمل نہ ہوجاے۔ اور بیوہ کو جب تک وہ اُسپر عمل کرنا پسند نکرے تعمیل کے لئے مجبور نہین کیا جاسکتا۔ (ص) صد ۱۲۴

اگر وہ اُسپر مختارانہ عمل نکرے بلکہ زور جسمانی اور اخلاقی دباؤ سے کرے تو تبنیت ناجایز ہے (ق)۔

(س) ہوسے کسی موصی کی ہدایت کہ تبنیتے کرے بیٹے کے لئے تبنیتے کرنے کا اختیار دیتی ہے نہ کہ موصی کیلئے کرشن داس بنام لاکا دہو بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۵۔

(ع) مگناٹنس کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۲۰۲۔ اسٹریج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۴۔ ویراپرمل بنام نرائن پلے سرتھامس اسٹرنجس نوٹس آف کیسیس جلد ۱ صفحہ ۱۰۳ بھگوانداس بنام راج مل بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۱۔

(ف) دیکھئے ورہسپتی جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۸۔

(ص) دیامولی بنام راس بہاری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۰۱۳۔ رامن داس بنام تارینی مدراس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۹۰۔ اداسندری بنام سوروبنی کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۸۸۔

(ق) رنگمانیکا بنام آلورمسٹی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۴ - د ۲۲۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنانچہ ایسا ہی ایک مقدمہ مین تجویز کیا گیا ہے جہان کہ بیوہ نے جائداد سے محروم ہونے کے متعلق اپنے فعل کے قانونی اثر سے لاعلم ہوکر متبنے کیا تھا (ر) عدالت اختیار کو اس حد تک بھی تسلیم نہ کرے گی کہ اسکے جواز کا اظہار کرے (ش) جب تک وہ عمل کرتی ہے اسکا وہی مرتبہ ہے جو اُس حالت مین ہوتا جب کہ اوسکو اختیار ندیا جاتا۔ اگر بیٹے کی عدم موجودگی مین وہ اپنے شوہر کی وارث ہوتی تو وہ اُسوقت تک اس قسم کی وارث ہے جبکہ وہ خود اُس درجہ سے نیچے اُترنا پسند کرے اور خاص اپنے حق کے درجہ مین ہے نہ یہہ کہ مثل ایسی کسی لڑکے کے جو آیندہ متبنے ہونیوالا ہے (ت) اور اگر وہ وارث نہین ہے تو وہ کسی کی دعویدار نہین ہوسکتی کہ جائداد کے انتظام مین دخل دے یا قابضون پر حکومت کرے گویا اسکو کوئی اختیار ہی نہین ہے مگر اُسکو زوردار کرنے کا طریقہ صرف یہی ہے کہ اختیار مذکور پر عمل کیا جائے۔ (ث) اگر کوئی شوہر اپنی زوجہ کو ہدایت کرے کہ وہ کسی خاص لڑکے یا کسی خاص باپ کے بچہ کو متبنے کرے تو اُسپر لازم نہین ہے کہ شخص آخر الذکر جو شرایط کرتا ہے اُنکو مان لے (خ)۔

اِس امر کے متعلق ایک سوال تو پیدا ہوا تھا لیکن اسکا تصفیہ نہین ہوا کہ آیا جو بیوہ متبنے کرنیکی مجاز کیگئی ہو وہ یہہ بھی کرسکتی ہے کہ متبنے نکرے۔ عدالت نے خلاف تبنیت کسی حکم امتناعی سے انکار کر دیا اور یہہ معاملہ وہین ختم ہوگیا (ذ)

(ر) بیابای بنام بالا بھئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ ضمیمہ اول۔

(ش) پیاری بنام ہرنبسی ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۲۷۔ سریمتی راج کماری بنام نوبو کمار۔ جلد ۱ نائر کلکتہ سپریم کورٹ صفحہ ۱۳۷۔ مقدمات اپیل ہائی کورٹ بنگالہ سلسلہ مارشل صفحہ ۶۴۱۔

(ت) یومن داس بنام تاریینی مورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۶۹۔ ناسخ مقدمہ بجایا بنام شاما فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۸ء صفحہ ۷۶۲۔

(ث) سوبدرا بنام گوکلنا تہ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۳ (۱۶۶)

(خ) شام دہو بنام دوارکا داس بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲۔

(ذ) ایشر پرشوتم بنام رتن بائی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر مقدمہ مذکور چلتا تو فیصلہ کے وقت نوعیت اختیار بیوہ کے جانچنے پر اثر پڑتا کہ آیا اُسکو صراحتاً اختیار تبنیت دیا گیا تھا یا محض اجازت دیدی گئی تھی کہ تبنیت اپنے اختیار تمیزی سے کرلے یا یہ کہ اُسکا شوہر اس معاملہ مین کُلیتاً ساکت رہا تھا اور اوسکا اختیار محض سپنڈون کی رضامندی سے پیدا ہُوا یا یہ کہ (ساحل مغربی کے متعلق) خاص اس کے خود مختارانہ اختیار سے ہوا۔

تعین مدت نہین ہے۔ کسی مدت کا تعین بھی نہین ہے کہ جس مین بیوہ کو اختیار معطیہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ (الف)

صہ ۱۲۵ بنگال کے ایک مقدمہ مین اُس تبنیت کی تائید ہوئی ہے جو شوہر کے مرنے کے پندرہ برس کے بعد عمل مین آئی تھی اور بمبئی کے مقدمات مین زمانہ مذکور کی حد بیس ۲۰ پچیس ۲۵ باون ۵۲ اور اکہتر ۷۱ سال تک تھی۔ (ب)

حکم شوہر کا نہونا۔ **۱۰۸** ۔ اختیار معطیہ شوہر نسبت تبنیت کا نتیجہ دیکھنے کے بعد اب اُس طریقہ کی جانچ باقی رہتی ہے جس مین عند الضرورت اسکو فراہم کیا جاسکتا ہے۔ اسکا وجود صرف جنوبی و مغربی ہند اور بعض شمالی حصص ہند (فقرہ ۱۰۱۔ و ۱۱۰۔ و ۱۱۹) مین ہوسکتا ہے مدراس مین موازنہ رائے ہمیشہ یہ رہا ہے کہ اجازت منجانب شوہر نہونے پر سپنڈون کی رضامندی

(الف) گماشتس کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۵۷۔ سر تھامس اسٹرینجس نوٹس آف کیسس مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۱۔ رام کشن بنام استری موتی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ (۴۸۹ و ۴۹۶)

(ب) مرلیز ڈائجیسٹ باب ۲ صفحہ ۱۸۔ بہاسکر بنام نارو رگھوناتھ بمبئی سلیکٹ رپورٹس صدر عدالت دیوانی صفحہ ۲۴۔ برج بہوکن جی گوکلت ساوجی بورا ڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۲۰۲) نیلکر بنام جیونت راو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ (اپیلیٹ جنس دیوانی) صفحہ ۱۹۱۔ گریدوا بنام بھاجی رگھوناتھ بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۸۔ دیکھو وکنہا بنام اماشنکر بہاری ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۲۱ جس مین یہ نافذ کیا گیا ہے کہ بیوہ اجازت تبنیت کے متعلق بارہ سال کے بعد عمل نہین کرسکتی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کافی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ تک یہہ مسئلہ بالیقین استدلال کیلئے کہا ہوا تھا۔ لیکن رامناد زمیندار اور اُسکے بعد کے بعض اور مقدمات مین (جو فیصلہ رامناد پر مبنی تھے) پریوی کونسل نے اپنی تجویز سے اُسکو قطعی طور پر طے کر دیا۔

مقدمہ رامناد۔ ۱۰۹ مقدمہ رامناد مین (ج) تبنیت متنازعہ ایک بیوہ کی طرف سے عمل مین آئی تھی جس نے ایک زمینداری کیلئے جو اوسکی علیحدہ جائداد تھی اپنے شوہر کا وارث قبول کیا تھا تبنیت مذکور بمنظوری (ابتدای یا مابعد) کثیر تعداد سپنڈگان قابض آخر عمل مین آئی تھی۔ اور اگر وہ جملہ سپنڈ نہ تھے تو درحقیقت تعداد مین تمام اُسوقت کے زندہ لوگون سے زیادہ تھے۔ سوال فیصلہ طلب صرف یہی تھا کہ آیا جنوبی ہند مین کتنی تعداد سپنڈگان کی منظوری اُس تبنیت کو جائز کر سکتی ہے جسکو بیوہ بلا اجازت شوہر عمل مین لائی ہو۔

مدراس ہائیکورٹ کا فیصلہ۔ مدراس ہائیکورٹ نے تمام اسناد کی پوری جانچ کے بعد یہہ نتیجہ نکالا کہ اس قسم کی تبنیت جایز ہے۔ عدالت موصوفہ نے زیادہ تر اس قیاس پر بھروسہ کیا کہ قانون تبنیت حقیقتاً بہای یا سپنڈ سے بچہ پیدا کرانے کے پرانے اصول پر مبنی اور اُسی سے مستخرج ہے۔ چنانچہ اس قیاس سے استدلال کر کے حکام ہائیکورٹ نے فرمایا۔ (د) ہمکو اسوقت کے قاعدہ کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر رضامندی کی ضرورت اخلاقی احکام سے کچھ بڑھی ہوئی ہے اور اگر یہہ بات ہم کو بھولنا نہ چاہیئے کہ تمام ہندو مصنفین مین تمام مصنفون کی کتابون کے شامل جو کسی قطعی طریقہ کی شرح کرتی ہین اور جسکی نسبت ادعا کیا جاتا ہے کہ انکشافات الہامی و اخلاقی اور اعتقادات الہیہ پر مبنی ہین۔ وہ اُلجھی ہوئی حیثیت مین خلط ملط

(ج) کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ بحال راہمورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ (فیصلجات پریوی کونسل) جلد ۱ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ (پریوی کونسل) صفحہ ۱۷۔

(د) مدراس ہائیکورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۳۱۔ مین اپنا یہہ یقین بیان کر چکا ہون کہ دو چیزین قطعاً ایک دوسرے سے آزاد ہین دیکھیئے فقرہ ۶۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین۔ تو سپنڈون مین سے ایک کی منظوری کافی ہے لیکن اگر سپنڈ بجاے سپنڈ خیال کے وسواسی قیاس سے بحیثیت ایک جوڈیشل شخص کے جسے تمام اختیارات شوہر کے دے گئے ہون سمجھے جاین تو یہہ امر صحیح قانون دانی کے خلاف ہوگا کہ ہر ایک ممبر کی منظوری ضروری سمجھی جاے۔ اسکے خلاف اکثر ممبرون کی رضامندی ہر ایسے معاملہ مین تمام اشخاص کی رضامندی سمجھی جائیگی جو بظاہر اس مقصود کے مخالف نہو جس کے لئے جماعت کا قیام کیا گیا۔

فیصلہ مذکورۂ بالا جوڈیشل کمیٹی سے بحال رہا۔

فال۔ جوڈیشل کمیٹی نے اس فیصلہ کو قطعی حکم و قاعدہ کی بنیاد پر بحال رکھا لیکن اس قیاس مفروضہ کے قبول کرنے سے انکار کیا جو بحیثیت بحسب احکام دتک اور بیوہ کے ساتھہ مقاربت کرکے متوفی شوہر کیلئے بچہ پیدا کرانے کے متعلق کیا گیا تھا اس کے بعد حکام عالیمقام جوڈیشل کمیٹی نے یہہ فرمایا۔ (۷)

"بہرحال اس کا ضرور اعتراف کرنا چاہیئے کہ مسائل مندرجہ رسالہ جات قدیم اور نیز مبلغہ مسٹر کولبروک مین ایک حد تک ابہام ہے جسکی وجہ سے اُن کے عمل انطباق مین بڑی دقتین اور زحمتین ہوتی ہین۔ یہہ سوال کہ وہ کون سے اقربا ہین جن کی رضامندی شوہر متوفی کے قطعی اختیار کی ضرورت کو پورا کرے پہلی چیز ہے جو متوجہ کراتی ہے۔

جائداد غیر منقسمہ۔ جہان شوہر کا خاندان خانوادہ ہنود کی باقاعدہ حالت مین ہو یعنے غیر منقسمہ ہو تو سوال مذکور کا حل مقابلتاً سہل ہے۔ ایسی حالت مین بیوہ بپابندی قانون تمامی اسکولون کے (جو اس متنازعہ اختیار بتبنیت کو بیان کرتے ہین) اپنے شوہر کے حصہ جائداد مشترکہ سے منتفع نہین ہوتی۔ البتہ نان و نفقہ کا استحقاق رکھتی ہے۔ اور گو پدر شوہر (اگر زندہ ہو) بحیثیت افسر خاندان محافظ فطری بیوہ۔ مقتدر ہو سکتا ہے کہ اپنی تنہا رضامندی سے بیوہ کو

(۷) مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۴۴۱۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۔ ویکلی رپورٹر (فیصلہ پریوی کونسل) جلد ۱ صفحہ ۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیار تبنیت عطا کرے پھر بھی اگر باپ نہو تو تمام بھائیون کی رضامندی (جو بحالت نہونے تبنیت کے شوہر کا حصہ لین گے) غالبًا درکار ہوگی اسلئے کہ یہہ امر خلاف انصاف ہوگا کہ بیوہ کو اُن کے فوائد کو اسطرح زائل کرنے دیا جائے کہ وہ اُن کی مرضی کے خلاف کسی نئے حصہ دار کو داخل کرلے۔

علیحدہ جائداد۔ لیکن اُس حال مین (جیسا کہ اس مقدمہ مین ہے) کہ بیوہ کو دراثتًا علیحدہ جائداد شوہر ملی ہو وہان کسی قاعدہ کے قائم کرنے مین بڑی ہی دقت ہے۔ اختیار تبنیت جب فی الحقیقت شوہر نے ندیا ہو صرف اُسوقت کام مین لایا جاسکتا ہے جب اس کے لئے وہ بنیاد ہو کہ جو مسلمہ ہنود ہین اور اُن مذہبی فرایض کی بجاآوری مین بے پروائی کا انکشاف ہو۔ حکام عالیمقام نہین خیال کرتے کہ اس قول کے لئے کوئی وجہہ ہو کہ ہر رشتہ دار کی منظوری لازمی ہے چاہے دور ہی کا کیون نہو۔ ضرورت منظوری رشتہ داران اس وجہہ سے معلوم ہوتی ہے کہ عورتون مین خود مختار کی قابلیت نہین مانی گئی ہے نہ یہہ کہ ضرورت حصول رضامندی جملہ اشخاص جن کے ممکن اور موعود فوائد جائداد تبنیت سے زائل ہون گے۔ اس لئے ایسے مقدمہ مین حکام ممدوح خیال کرتے ہین کہ رضامندی خسر جسکو قانون محافظ فطری اور سرپرست محترم بیوہ کا ظاہر کرتا ہے کافی ہوگی۔ (و)

اُس صورت کے لئے کوئی مستحکم قاعدہ قائم کرنا سہل نہین ہے جس مین خسر موجود نہو۔ پس اس طرح ہر مقدمہ احالات خاندان پر منحصر ہوگا۔ اور جو کچھہ کہا جاسکتا ہے وہ اسیقدر ہے کہ رشتہ دارون کی رضامندی کی ایسی شہادت ہونی چاہیئے جو اسبات کے ظاہر کرنے کو کافی ہو کہ بیوہ نے عمل مذکور ٹھیک اور اصلی طور پر ادا سے فرض مذہبی مین کیا ہے اور وہ نہ تو تلون مزاجی اور نہ کسی خراب ارادہ سے ہوا ہے۔ اس مقدمہ مین کوئی تنقیح یہہ سوال نہین پیدا کرتی

(و) جہان مقدمہ ہوا تھا یہی قرار پایا۔ دھنو بابنام بابو بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ رضامندیان مول لیگئی ہین اور صحیح طور پر حاصل نہین ہوئین کسی متبنے بیٹے کے حقوق مین منجانب بیوہ مذکور کسی ناجایز علیحدگی کے ذریعہ سے جو اُس تبنیت کے قبل وہ عمل مین لائے فرق نہین آتا اور بغرض حصول رضامندی نامناسب طور پر جو تحائف دئے گئے ہون گو ممکن ہے کہ وہ عدم ضرورت تبنیت کے لیے قوی شہادت ہون تاہم وہ تبنیت کے جایز ہونے ثبوت تک نہین پہنچتے ہین۔

صریحی یا بالکنایہ ممانعت

"پھر حکام ممدوح کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب تک احکامات تائیدی بنسبت اختیار تبنیت بیوہ برضامندی اقربا شوہر ایک بڑی حد تک اس خیال پر مبنی ہین کہ اس شایستہ کام مین جب تک اسکی ممانعت نہو یہی مفہوم ہوگا کہ رضامندی ہے پس اختیار مذکور ایسی حالت مین مستنبط نہین ہوسکتا جبکہ شوہر نے براہ راست قطعی ممانعت کردی ہو یا یہ کہ جسطرح پر اُسنے اپنی جائداد کا انتظام کیا ہو اُس سے مستخرج ہوسکے یا نسل مین کوئی ایسا موجود ہو جو پورے طور سے فرایض مذہبی کو ادا کرسکتا ہو۔ یا کوئی اور ایسے خاندانی اسباب ہون جو تبنیت کے لزوم مذہبی کے واسطے بغرض تکمیل و ادائے مراسم مذہبی ورثار کو محروم کرنے کیلئے کوئی بہانہ نہون" (نما)

مقدمہ رامناد ناقابل توسیع ہے۔

والا کوئی شک نہین کہ اس قسم کی تبنیت کی تمام بعد کی تمثیلون مین (جس مین کہ بیوہ نے بلا اختیار صریح منجانب شوہر متبنے کیا ہو) یہہ کوشش رہی ہے کہ مقدمہ کسی نہ کسی مسند رجئہ بالا تحریر مین لایا جائے یا اُس سے خارج کیا جائے۔ مین تحریر اسلئے کہتا ہون کہ حقیقی طور پر جس امر کا تصفیہ ہُوا وہ اسیقدر ہے کہ اکثر افراد سنیڈ کی منظوری کافی ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق مدراس کے ایک مقدمہ مین جو فیصلہ نالش رامناد

(نما) رامناد کے مقدمہ مین جو کچھ قرار دیا گیا ہے پنجاب مین بالکل اُسی پر عمل ہوتا ہے۔ وہان تبنیت کو اس نظر سے دیکھا جاتا ہے گویا محض طریقہ انتقال جائداد یا جائداد کے استحقاق کیلئے کسیکو پیدا کیا گیا ہے اور بیوہ برضامندی شوہر یا برضامندی اقربا شوہر متبنے کرلیتی ہے لیکن کسی حال مین صریحی ممانعت شوہر کے خلاف متبنی نہین کرسکتی۔ پنجاب کسٹمس صفحہ ۸۳۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے تھوڑے ہی دن بعد واقع ہوا یہہ کوشش کیگئی تھی کہ اس اصول کو یہان تک وسعت دیجائے کہ سنڈون کی منظوری کلیتاً غیر ضروری ہے اور یہہ کہ بیوہ اپنی ہی اختیار سے مبتنے کر سکتی ہے لیکن عدالت نے اوس سے زیادہ قانون کو موثر کرنے سے انکار کیا جسقدر اوس تجویز مین تھا یعنی" اکثر سنڈون کی رضامندی نسبت مبنیت کے تھی جو شوہر کے لئے عمل مین آئی تھی -(ح)

مقدمہ ٹراونکور- ف ۱۱۲ - دوسرا مقدمہ عدالت ھاے ٹراونکور مین پیدا ہوا جس مین بیوہ نے بلا رضامندی برادر شوہر جو مشترک رہتا تھا اور بر رضامندی غیر شریک اقربا اسکے مبتنے کیا تھا - جس مین عدالت نے تجاویز ہائی کورٹ و پریوی کونسل نسبت مقدمہ رامناد کا اندازہ کرکے اختیار مذکور کے ناکافی ہونے کا فیصلہ کر دیا-

افسر خاندان کی رضامندی ضرور ہے-

چیف جج نے یہہ بیان کرکے کہ بروے قانون ہنود عورت کلیتاً ایک حراست کی حالت مین ہے جو اپنے باپ کی قبضہ سے نکلکر شوہر کے قبضہ مین آتی ہے اور پھر اوس کے مرنے پر افسر خاندان کی نگرانی مین منتقل ہو جاتی ہے یہہ ظاہر کیا کہ خسر کے موجود نہونے پر سب سے بڑا بھائی جو زندہ ہو بالضرور افسر خاندان ہوگا - چیف جج نے فرمایا کہ" پس مجھے یہہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایسا رشتہ دار جسکی اس عمل مین قانوناً رضامندی درکار ہے وہ شخص ہے جو بیوہ کی خبرداری کا استحقاق رکھتا ہے اور اس قابل ہو کہ اسکی اولاد اناث کے اخراجات شادی ادا کرے - البتہ غیر شریک رشتہ دار کی حالت مین مقدمہ کی دوسری صورت ہوتی کیونکہ بالخصوص اسپر نگرانی کرنے کا کوئی مدعی نہین ہو سکتا نہ اُسکو گذارہ دینے پر مجبور ہو سکتا ہے - مگر یہہ بالکل صاف معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ خاندان مشترکہ ہے اسلئے فطری افسر خاندان اور محافظ محترم بروے شاستر زندہ بھائی ہے اور جہان ایک سے زیادہ بھائی ہون تو سب سے

(ح) اروندادی بنام کیام مل مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۸۳ - پرسار بنام رنگراج مدراس ہائیکورٹ رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑا بھائی ہے - مجھے اس امر کا اعتراف ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ پرورش بیوہ کا ذمہ اور دوسرے فرایض خاندان کا اختیار کر لینا اس حق کے ساتھہ شامل نہین ہے کہ ایک اجنبی کو مع استحقاق جائداد خاندان مین داخل کرنیکے متعلق بیوہ کو صلاح دے - (ط) واضح ہو کہ یہہ توجیہہ پریوی کونسل نے منظور کر لی اور مقدمہ ذیل مین اسی پر کاربند ہوئی - ص ۱۳۰

مقدمہ برہم پور - ف ۱۱۳ - دوسرا مقدمہ بھی اسی سطح کا تہا جو حسب تصریح بالا پریوی کونسل کمیٹی کے ملاحظہ مین آیا بلکہ بالکل ہی مقدمہ ٹراونکور کے ہم شکل تہا یعنی خاندان غیر منقسمہ تہا اور جسکی رضامندی اس مین بھی درکار تھی - اس مقدمہ مین (جو زمیندار پداکمڑی کا تھا) چھوڑکر مرا تہا ان کے سوا اور کوئی سپنڈ نہ تھے - متوفی اور اوسکا بھائی باہم شریک تھے اس لیے بصورت عدم تبنیت وہی بھائی وارث بھی تہا - بیوہ نے پداکمڑی کے زمیندار کے بیٹے کو بلا رضامندی برادر متوفی متبنےٰ کیا - بیوہ نے تحریراً اپنے شوہر کے طرف سے مجاز تبنیت ہونے کا دعوے کیا - اور یہہ بھی ظاہر کیا کہ اوس کے بغیر بھی اوسکو اون سپنڈون کے طرف سے کافی منظوری حاصل تھی جو فیصلہ رامناد مین داخل ہین - عدالت تحتانی نے دونون امور اسکے خلاف فیصل کیے -

ہائی کورٹ - مگر اپیل مین ہائیکورٹ کا رجحان اختیار کے ثابت ہونے پر ہوا لیکن فیصلہ ماتحت کو اس دلیل پر منسوخ کیا کہ پداکمڑی کے زمیندار کا بیٹا دینا کافی طور پر اسکی رضامندی کا ثبوت ہے - عدالت موصوفہ نے صراحتاً فیصلہ کیا (ک) اور اوسکا اسطرح فیصل کرنا بھی ضرور تہا -

(ط) راماسوامی ایین بنام بھگانی امل مدراس جورسٹ جلد ۸ صفحہ ۵۸ -

(ی) رگھوناوہ بنام بروزہ کشور - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ - صفحہ ۱۵۴ - وہی مقدمہ مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۹۱ -

(ک) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۰۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(اوّل) یہہ کہ ایک سپنڈ کی منظوری کافی ہے۔

(دوم) یہہ کہ وارث قریب کے استحقاق متعلقہ جائداد پر لحاظ نہین ہونا چاہیئے تہا اور خاص صورت مین منظوری دینے والا سپنڈ نہ صرف دور کا وارث تہا بلکہ قطعاً وارث مابعد بھی تہا کیونکہ غیر شریک ہونے کے سبب سے وہ بیوہ کے زندگی مین وارث نہین ہوسکتا تہا۔

جوڈیشل کمیٹی۔ ۱۱۴ ۔ اپیل ہونے پر جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کیا کہ سند تحریری بنائی گئی تہی اسلئے مسئلہ قانونی پر بحث کرنا ضرور نہ تہا لیکن چونکہ کمیٹی موصوفہ کی یہہ رائے تہی کہ ہائیکورٹ کی رائین غیر صحیح ہین اسلئے اُس سے کمیٹی موصوفہ نے اختلاف ظاہر کیا۔ (ل)

پہلے اُس نے اس رائے کا اعادہ کیا کہ جو وقائع بیوہ سے بچہ پیدا کرانے کے عمل سے مستخرج ہوتے ہین (جسپر مسٹر ہالوے نے پہر اپنی رائے کو قایم کیا تہا) وہ عدالتی فیصلہ کی دلیل ہونے کے قابل نہین ہین۔ اِس کے سوا یہہ بھی بیان کیا کہ عمل مذکور کی تشبیہہ اُن نتایج کی تایید نہین کرسکتی جو اِس سے مستخرج کئے جاتے ہین۔ اکثر روایتون مین رشتہ دار معین کا ذکر ہے۔ لیکن کسکے معینہ؟ اگر ہم زمانہ گذشتہ کے اُدہر توجہہ کرین اور جو کچہہ اُس زمانہ مین واقع ہوا ہے اسکی موشگافی کرین تو اِس قیاس کیلئے کوئی قوی وجوہ نہ ملینگے کہ کوئی ہندو بیوہ جو اپنے شوہر متوفی کیلئے بچہ پیدا کرانے کی خواہشمند ہو وہ اسبارہ مین کبہی آزاد تہی کہ محض اپنے اختیار تمیزی سے کسی سپنڈ یعنے رشتہ دار کو (گو دور کا ہو) اپنے بستر پر بلائے (م)

اور یہہ کہ خود رضامندی شخص مذکور اُس کے عمل کیلئے کافی اختیار ہو۔

"پس اجازت قطعی اس سے زیادہ اور کچہہ نہین قایم ہوسکتی کہ بروے قانون

(ل) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۲

(م) گوتم تصریحاً بیان کرتا ہے کہ "جس بیوہ کے شوہر کا بہائی زندہ ہو اسکا دور کے رشتہ دار سے بچہ حاصل کرنا۔ بچہ کو محروم الارث کرتا ہے باب ۲۸ فقرہ ۲۳۔ دیکھئے فقرہ ۶۸۔ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدراس (جو اس حیثیت مین سخت قانون بنگالہ و وسیع قانون بمبئی کے بین مین ہے) وہ بیوہ جو اجازت شوہر نہ رکھتی ہو بشرط اجازت واجبی قرابتدار متوفی متبنے کر سکتی ہے اور اگر اس مسئلہ کا تصفیہ ضروری ہو (حالانکہ اس مقدمہ مین نہین ہے) تو حکام عالیمقام اس بات پر رضامند نہ ہون گے کہ ٹراونکور کے مقدمہ مین جو اصول قائم کیا گیا ہے اس سے اختلاف کرین۔

غیر شریک رشتہ دار کی اجازت کافی نہین ہے

یعنے یہہ کہ بحالت خاندان غیر منقسمہ اجازت ضروری اسی خاندان سے حاصل کرنی چاہیئے کیونکہ مشترکہ و غیر منقسمہ خاندان ہندو سوسائٹی کی ایک رسمی بات ہے۔ ایک منقسمہ خاندان ہنود معمولاً مشترکہ ہے اور صرف جائداد ہی مین نہین بلکہ غذا اور پرستش مین بھی۔ اسلئے صرف متعلقات جائداد مشترکہ ہی نہین بلکہ جو کچھ اُن کے باہم خورد و نوش و فرایض مذہبی کی بجا آوری سے متعلق ہے اُسکا انتظام بالضرور بذریعہ ممبران خاندان یا بذریعہ منتظم ہونا چاہیئے جسکو صراحتاً یا کنایتاً خدمت انتظام سپرد کیگئی ہو۔ ایک ہندو زوجہ بعد شادی داخل ہو کر اس خاندان کی ممبر ہو جاتی ہے۔ اور بیوہ ہونے کے لحاظ سے اپنی پرورش کا جو دعوے وہ رکھتی ہے وہ اسی خاندان پر ہوتا ہے اور وہی وہ خاندان ہے جس مین سخت تعبیر قانون کی رو سے بھلی رکھنا چاہیئے۔ اور اس خاندان کے ممبرون مین سے اسکو ایسے مشیر۔ اور محافظ تلاش کرنے چاہیئے جسکی اسکو قانوناً ضرورت ہو۔ پس اس نتیجہ کے خلاف مین وجوہ مذکور قوی معلوم ہوتے ہین کہ اس قسم کے مقصود کے لئے (جیسا کہ زیر غور ہے) بیوہ ایک غیر منقسمہ خاندان سے نکلکر اجازت مطلوبہ ایک جدا اور اپنے شوہر کے دور کے رشتہ دار سے حاصل کرنے (ن)

(ن) جہان تمام شاخہائے خاندان شوہر متوفی ایک دوسرے سے علیحدہ ہون تو ہائیکورٹ مدراس نے یہہ تسلیم کیا ہے کہ ایک ممبر منقسم کی واقعی اجازت کافی ہے بشرطیکہ باسباب ناقابلیت کسی دوسرے ممبر کی منظوری معرض التوا مین آگئی ہو۔ پرسر بنام رنگراج مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عاقلانہ استعمال اختیار تمیزی

مقدمہ موجودہ مین اس قسم کی منظوری کے کافی ہونے کے خلاف اس کے سوا ایک اور وجہ ہے - یہہ تو سب کا مسلمہ ہے کہ کسی قرابتدار شوہر کی اجازت درکار ہے - کسی فعل کے مجاز کرنے کا یہہ مفہوم ہے کہ اختیار تمیزی کا عمل ہو عام اس سے کہ اُس فعل کو کرنا ہو یا نہ کرنا ہو - مگر مقدمہ موجودہ مین اس اختیار تمیزی کے عمل کا پتہ بھی نہین ہے اور جو کچھہ ہم جانتے ہین اسقدر ہے کہ مہادیوی نے اس امر کا اظہار کرکے اُس کے پاس شوہر کی تحریری اجازت نسبت تبنیت موجود ہے راجہ پداکمڑی سے متبنّے کرنیکے لئے بیٹا طلب کیا اور اس کے حاصل کرنے مین کامیاب ہوئی - اور کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے ظاہر ہو کہ راجہ نے کبھی یہہ خیال کیا تھا کہ وہ متبنّے کرنے کی ایسی اجازت دے رہا ہے کہ جس اجازت کی اوس بیوہ کو جو اپنے شوہر کی اجازت نہین رکھتی ہی ضرورت ہی" - راحت مقتبسہ آخر غالباً اسلئے کہ بیوہ کے لئے (جیسا کہ اس مقدمہ مین ہوا) اُس بحث کو دشوار کردیگی یعنی (اول) یہہ کہ اوسکو قطعی اختیار منجانب شوہر متبنّے کرنے کے لئے ہے -

۱۳۳ (دوم) یہہ کہ اگر ایسا اختیار نہوتا تو باجازت قرابتداران اُسکی تکمیل ہوتی چنانچہ اس کے بعد کے ایک مقدمہ مفصلہ جوڈیشل کمیٹی مین تبنیت منجملہ دیگر امور کے اس بنیاد پر منسوخ کردیگئی کہ منظوری ممبر انتظامی خاندان (جو اور امور مین کافی تھی) بیوہ نے اس بیان کے ساتھہ حاصل کی تھی کہ اسکو شوہر متوفی کی اجازت نسبت تبنیت حاصل ہے حالانکہ درحقیقت ایسی کوئی اجازت اُسکو نہین دیگئی تھی -

مقدمہ گنٹور - ۱۱۵ ایک اور مقدمہ کے متعلق جو برہم پور کے مقدمہ کے بعد ہوا ہر شخص کا خیال تھا کہ تمام باتین اسطرح پر موافق ہین کہ جواز تبنیت خارج از بحث ہوگیا ہے - اس مین خاندان منقسمہ تھا تمام سینڈون کی منظوری تھی اور قابضان جائداد کو کسی قسم کا استحقاق نہ تھا - لیکن ہائیکورٹ نے اس بنیاد پر تبنیت کو منسوخ کردیا کہ منجانب بیوہ یہہ نہین ثابت کیا گیا تھا کہ اس قسم کی رضامندی تھی جس سے حسب الفاظ تجویز پریوی کونسل بمقدمہ رامناد (یعنے یہہ امر کہ بیوہ نے حقیقی اور درست طور پر بادائے رسوم مذہبی متبنّے کیا ہے) ظاہر ہوتا"

تبنیت کے لئے غرض مذہبی

اور یہہ کہ منجانب بیوہ کسی قسم کی تردد یا خواہش کا شوہر کیلئے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی مذہبی رسم بطور واقعی درست طور پر ادا کرنے کے متعلق اظہار نہین ہوا۔ ظاہرا اوس کا یہہ مقصود تھا کہ اپنی حیات تک جائداد پر قابض رہے۔ اور اوس کے بعد قبضہ کا سلسلہ مدعی مقدمہ حال پر جاری رہے۔ اپیل مین تجویز مذکور منسوخ ہوگئی اور حکام پریوی کونسل نے یہہ امر ظاہر کرنے کے بعد کہ اُنکی راے سے ہائیکورٹ نے جو استنباط کیا ہے وہ موافق واقعات مقدمہ کے نہین ہے یون فرمایا "پس جب یہہ صورت ہے تو کیا کوئی دلیل ہے کہ تجویز مقدمہ را مناد کی کوئی عبارت منطبق کیجائے جیسا کہ ہائی کورٹ نے کیا ہے؟ شاید عبارت زیر بحث اسقدر صاف نہین ہے جسقدر کہ اوس کو صاف کیا جاسکتا تھا۔ بہر نوع حکام موصوف نے نوعیت اجازت قرابتدار (جسکی ضرورت تھی) بحث کر رہے تھے مسئلہ مدعا طلب پر بحث کرنے کے بعد جو اس مقدمہ مین پیدا نہین ہوتا۔ یعنی یہہ کہ آیا اس قسم کی تبنیت بحالت جائداد خاندان مشترکہ ایک یا زیادہ سپنڈون کی رضامندی سے ہوسکتی ہے یا نہین حکام ممدوح اس امر پر غور کرنیکے لئے آمادہ ہوے تھے کہ بحالت جائداد منقسمہ کون سی منظوری ضرور ہوگی اور پھر یہہ امر بیان کرنے کے بعد کہ غالبا اجازت خسر کافی ہوگی۔ انہون نے فرمایا "جس حالت مین خسر موجود نہو اوس مین کوئی قاعدہ محکم قائم کرنا آسان نہین ہے۔ اس لئے اس قسم کے ہر مقدمہ کا انحصار حالات خاندانی پر ہونا چاہیے۔ اور جو کچھہ کہا جاسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ ایسی شہادت ہونی چاہیئے (واضح طور پر) کہ بیوہ کی اغراض سے متعلق نہین ہے۔ بلکہ منظوری قرابتداران کے لئے جو اس اظہار کے لئے کافی ہو کہ بیوہ نے درست اور واقعی طور پر رسوم مذہبی کی ادای کے ساتھہ بتبنے کیا ہے اور متلون مزاجی یا کسی فاسد ارادہ سے نہین کیا ہے۔ اس مقدمہ مین کسی تنقیح سے یہہ امر نہین پیدا ہوتا ہے کہ منظوریان خریدی گئی تھین اور واقعی طور پر نہین حاصل کیگئی تھین حکام

مس ۱۳۴

(س) کرنا بدھی بنام رنسامیار انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۷۳ و مقدمہ مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰۔ وینکٹ لکشما بنام نرسہ مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵۴۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممدوح کا خیال ہے کہ ان مقدمات کے غور مین نازک مسئلون کا مثل خاص اغراض
ذہنی بیوہ وغیرہ کے داخل کرنا خطرناک ہے اور مقدمہ سابق مین اس کمیٹی کا مقصود
جو کچھہ قائم کرنا تھا وہ اسیقدر تھا کہ سپنڈون کی منظوری کا ثبوت ایسا ہونا چاہیئے
جو اس استنباط کی تائید کرے کہ بیوہ نے جو متبنے کیا وہ کسی تملون مزاجی یا فاسد
ارادہ سے نہ تھا یا یہہ کہ کسی سپنڈ کے فوائد کو شکست کرنے کی غرض سے نہ تھا بلکہ
اچھے خیال سے تھا کہ اسکو ایک خاندانی کو نسل اسلیئے کہا جاسکے کہ شوہر متوفے کیلئے
بذریعہ تبنیت (اگر ضرورت ہو) ایک وارث قایم کرے پس اگر ایسا ہی ہو تو اس قیاس
کیلئے جملہ اسباب مہیا ہون گے کہ مقدمہ موجودہ مین بھی بیوہ اور سپنڈون کی
جانب یہی خیال تھا۔ اور حکام ممدوح خیال فرماتے ہین کہ اسطرح کے مقدمہ مین یہہ
ضرور قیاس کرنا چاہیے کہ بیوہ نے درست ارادون سے عمل کیا جو ایک ہندو
عورت کو امادہ کرتے اور ہر حال مین یہی قیاس کرنا چاہیئے تاوقتیکہ اسکے
خلاف ثابت نکیا جائے (ع)

بحث نسبت نشان بیوہ | ۱۳۵ | ۱۶ | ۱۱ | ۱۰ | ۹ | ۸ | ۷ | ۶ | ۵ | ۴ | ۳ | ۲ | ۱ |

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی تھا کہ اپنے درجہ اور بزرگی کو بڑہائے اور اپنے متوفی شوہر کی جائداد کسی دور کے رشتہ دار کے قبضہ مین جانے سے باز رکھے" عبارت بالا سے جو کچھ مستخرج ہوتے اسکے خلاف جو نتایج قایم کئے جائین حکام عالیمقام کی بہت ہی بڑی تعظیم کے ساتھ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جوڈیشل کمیٹی کا یہہ مطلب نہ تھا کہ ایسی شہادت اہم اور قابل ادخال ہوگی۔ اُن کی تمام تجویزون کا صحیح نتیجہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالتی فیصلہ کی طرح کہ عمل تبنیت صحیح ہے ایک یا زیادہ سپنڈون کی منظوری درکار ہے مگر اس فیصلہ کی بھی مثل دیگر فیصلہ جات کے اس اظہار کے ساتھ شاید تردید کیجاسکتی ہے کہ اُس کا عمل فریب سے یا رشوت دیکر کر لیا گیا ہوگا لیکن اگر وہ حقیقی طور پر اچھے ججون کے ذریعہ سے ہوا ہو تو استحقاق تبنیت کے لئے نتیجہ خیز ہوگا کیونکہ تجویز عدالت پر اغراض واد خواہ کا اثر نہین پڑسکتا۔ جو اسباب کہ بیوہ کو آمادہ کرتے ہین ممکن ہے کہ طفلا یا فاسد ہون لیکن خاندان جس امر کا فیصلہ کرتا ہے محض عمل کی شایستگی کے نسبت ہے نہ یہہ کہ وجوہ کی شایستگی کے نسبت۔ (ف)

کیا مقصد مذہبی لازمی ہے

ف ۱۱۷ - اس کے بعد جیسی کہ توقع ہوسکتی تھی ہندو مقدمہ بازون کی تیز فہمی اس جانب مبذول ہوئی کہ سپنڈون کی منظوری کو بیکار قرار دیا جائے چنانچہ ایک تبنیت جو ایک ایسے ممبر منتظم کی منظوری سے عمل مین آئی تھی جو خاندان غیر منقسمہ کا ایک ہی بالغ سپنڈ تھا وہ اس بنیاد پر ساقط کر دیگئی کہ منظوری مذکور اُسنے اپنی منفعت کے لئے دی تھی۔ (ص) لیکن جس موقع پر کہ منظوری صاف و حقیقی ہو تو مین تسلیم کرون گا کہ اس دلیل سے اسپر کوئی اعتراض نہین وارد ہوسکتا کہ اسکا قیام بمقاصد مذہبی نہین ہوا ہے۔ اور یہہ تو مین کہہ ہی چکا ہون کہ برہمنی خیالات کے مطابق یہی تبنیت کیلئے صرف

صـ ۱۳۶

(ف) وٹھو بابنام بامبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۴ - پٹیل وندراون جی کشن بنام منی لال ایضاً ایضاً صفحہ ۵۶۵۔

(ص) کرونا ابدہی بنام رتنم ایار۔ انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۷۳ مدراس انڈین لا رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ - دیکھئے پراسر بنام رنگراج مدراس انڈین لا رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذہبی وجوہ ہی نہ تھے بلکہ مختلف آریا قوموں اور نیز غیر آریا قوموں میں بھی اس معاملہ کے متعلق کوئی مذہبی اعتراض نہ تھے۔ (ق)

آلبتہ جب کوئی مذہبی کام بطور جزو لاینفک حقوق دیوانی سے تعلق رکھتا ہے تو اسکا بھی انجام ہوتا ہے کہ کام کو پورے طور پر انجام دیا جا سکتا ہے عام اس سے کہ بلحاظ مذہب ہو یا بلحاظ نتائج حقوق دیوانی جو صرف ایسا ہی نہیں ہے بلکہ اگر امر مذکور درحقیقت انجام پذیر ہو جاتا ہے تو چاہے فاعل کا کچھ ہی مقصود ہو مگر نتایج حقوق دیوانی ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ ہنود میں شادی بھی ویسا ہی فرض ہے جیسا کہ تبنیت۔ لیکن اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا کہ جواز شادی یا کہ اوس کے قانونی نتایج پر فریقین ازدواج کا کچھ بھی اثر پڑ سکے۔ جب بموجب لسٹٹ وکارپوریشن ایکٹ کے یہ امر ضروری ٹھیرایا گیا کہ امیدوار خدمت کو اطلاع حاصل کرنا لازم ہے تو اس امر کی تحقیقات کا لزوم وجواز نہ تھا کہ آیا وہ مرد دیندار روحانی فوائد مدنظر رکھتا تھا یا دنیوی فوائد مقصود تھے۔

مغربی ہند میں بیوہ کا اختیار تبنیت۔

۱۱۸ ۔ مغربی ہند میں بیوہ کا اختیار نسبت تبنیت بمقابلہ جنوبی ہند بڑھا ہوا ہے میو کہہ متن وشٹہ کی شرح کرتے وقت وہ نتیجہ

(ق) دیکھئے فقرہ ۹۴ و ۹۵ میں بیان کر چکا ہوں (فقرہ ۶۵) کہ شمالی سیلون کے ٹامل باشندوں میں خود شوہر بھی اگر متبنے کرنا چاہے تو لازم ہے کہ اپنے ورثار کی رضامندی حاصل کرے اور ورثار کو ضرور ہے کہ اپنی رضامندی کا ثبوت اسطرح پر دیں کہ اپنی اپنی انگلیاں آب زعفران میں ڈبو دیں۔ اور اگر یہ لوگ رضامند نہوں تو اون کے حقوق وراثت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تہا ویلم باب ۲ فقرہ ۱ و ۵ و ۶۔ غالباً جنوبی ہند کا یہی اصلی قانون تھا گو ممکن ہے کہ جب برہمنی خیال تبنیت بلا مخل نہیں بلکہ فرض کے طور پر داخل ہوا ہو تو یہ رفت گذشت ہو گیا ہو۔ لیکن ضرورت حصول رضامندی سپنڈ نسبت تبنیت بذریعہ بیوہ اور اوسکا کافی ہونا پرانے قانون کا بقیہ ہو سکتا ہے پھر اگر ایسا ہی ہے تو اس قیاس کیلئے ایک اور سبب ہے کہ مقاصد مذہبی کو نہ تو خود تبنیت سے کوئی سروکار تھا اور نہ حصول رضامندی اقربا سے بحث تھی نمبودری برہمنوں کے متعلق دیکھئے۔ مدراس انڈین لا رپورٹس جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(مصرحہ فقرہ - ۱۰ کتاب ہذا) نکالتا ہے جو کہ نند پنڈت کے پیدا کردہ نتیجہ کے بالکل ہی برعکس ہے - آخر الذکر کا استنباط یہہ ہے کہ بیوہ کبھی متبنےٰ نہین کرسکتی اس لئے کہ وہ رضامندی شوہر کبھی نہین حاصل کرسکتی - اور اول الذکر کا استنباط یہہ ہے کہ ممانعت کی وسعت صرف منکوحہ تک ہے اسلئے کہ صرف وہی اس قسم کی منظوری حاصل کرسکتی ہے (۱۳۷)

بمبئی ہائیکورٹ مین اکثر مقدمات مین اسناد کو جمع کیا گیا اور اُن پر غور کیا گیا اور اون کے رو سے یہہ قرار پایا -

(اول) یہہ کہ بلاد مرہٹہ اور گجرات مین جو بیوہ کہ تنہا یا بالاشتراک اپنے شوہر کی جائداد کی وارث ہو وہ اپنے شوہر کیلئے بلا اجازت شوہر و بلا رضامندی اقربا یا قوم یا حاکم متبنےٰ کرسکتی ہے - قابلیت مذکور مین اضافہ پریوی کونسل کی اس تحریر سے ہوا ہے جو انہون نے مقدمہ مین کیا گیا تھا یعنی "اور سنسے حقیقی طور پر باداے رسوم مذہبی عمل کیا ہے اور متلونانہ یا رشوت دیکر نہین کیا ہے" (ش)

(دوم) یہہ کہ جب شوہر نے صراحتاً ممانعت تبنیت کردی ہو تو وہ متبنےٰ نہین کرسکتی (ت)

(س) بیوہار میوکھہ باب ۲ فصل ۵ فقرہ - ۱۷ و ۱۸ - ڈاکٹر بہولر کہتے ہین کہ اصل دلیل جو اس رائے کے متعلق مصنفان رکھتے ہین وہ متن شونک کا ترجمہ ہے جسکو وہ بجاے "وہ مرد" یون پڑھتے ہین کہ "وہ عورت جس کی اولاد نہو یا جس کے بیٹے مرچکے ہون متبنےٰ کرسکتی ہے" اس لئے کہ غلط پڑھنے کا ثبوت اس کے بعد کے اشلوک (۱۳ و ۱۴) سے ثابت ہوتا ہے جن مین متبنےٰ کرنیوالے کا حوالہ بصیغہ مذکر دیا گیا ہے - دیکھئے شونک سمرتی -

(ش) رکمابای بنام رادھابای بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ (اپیل سول جوریسڈکشن) صفحہ ۱۱۸ - بھگواندا س بنام راجمل بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۷ - راجی بنام گہامن بمبئی اینڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۹۸ - دنکر ستیارام بنام گنیش تہوارام - ایضاً صفحہ ۵۰۵ - گربو بنام ہیم جی رگھناتھ بمبئی اینڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۸ - اس قسم کی رشوت دینے کا بار رشوت بالکل اوس شخص پر ہے جو بیان کرے گا - پٹیل وندرا دن جی کشن بنام مہتی بمبئی اینڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۵ -

(ت) بیابای بنام بالاڈنکیٹیش بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ ضمیمہ اول -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(سوم) شوہر کی حیات مین بلا رضامندی شوہر متبنے نہین کرسکتی (ث)
(چہارم) جو بیوہ استحقاق جائداد نرکہتی ہو اور اوس کا شوہر اپنی موت کے وقت اوس سے خدا نرہتا ہو وہ اس امر کی قابلیت نہین رکھتی کہ شوہر کیلئے اسکی اجازت کے بغیر یا اسکے شریک حصہ دار کی رضامندی کے بغیر متبنے کرے (خ)
بمبئی ہائیکورٹ نے ایک اور استحقاق کا اظہار کیا ہے یعنے جہان کسی بیوہ کے عمل متبنیت کا یہ اثر ہو کہ شخص ثالث جو جائداد کا حقدار ہونیوالا ہے محروم ہو جائے تو وہان اس شخص کی رضامندی بالضرور چاہیے (ذ) اس مسئلہ پر عنقریب زیر عنوان نتایج متبنیت بحث کیجائیگی۔ (الف)

۱۳۸ (پنجم) یہ عمل متبنیت بیوہ جو اور حیثیتون مین جایز ہو وہ اس وجہ سے ناجایز نہین قرار پاسکتا کہ جس شوہر کیلئے متبنے کیا گیا وہ نابالغ تھا۔ (ب)

مین فرد مین رسم متبنیت

۱۱۹ - قوم جین مین بیوۂ بے پسر کو وہی اختیار متبنیت حاصل ہے جو شوہر کو ہے جبکہ وہ متبنے کرنا چاہے اور اسمین نہ شوہر کی منظوری ضرور ہے اور نہ کسی اور شخص کی رضامندی درکار ہے۔ (ج) اس فرقہ کے متعلق عدالت کا بیان ہے "اپنے مردون کے ساتھ برتاؤ کرنے مین یہہ برہمنون سے

(ث) نرائن بنام نانا منوہر بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (اپیل سول جورسڈکشن) جلد ۷ صفحہ ۱۵۳۔
(خ) رام جی بنام گیامن و دنکر بنام گنیش مندرجہ بالا۔
(ذ) روپ چند بنام رکھا بائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (اپیل سول جورسڈکشن) جلد ۸ صفحہ ۱۱۴۔
(الف) دیکھئے فقرہ ۱۷۱۔ کتاب ہذا۔
(ب) پٹیل وندراون جی کشن بنام منی لال بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۵۔
(ج) گووندناتھ بنام گلال چند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ (۳۲۲) شیوسنگھ بنام گوکھا کہو فیصلہ جات ہائیکورٹ ممالک مغربی بحال رہا۔ انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۸۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸۔ لکھمی چند بنام گنوبای انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱۹۔ مانک چند بنام جگت سٹھانی کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بطور خاص مختلف ہین اور لاش کے مدفون کرنے یا جلانے کے بعد کے تمام رسوم کو ترک کر دیتے ہین۔ اسکے سوا تولید پسر کے متعلق بھہ خیال نہین کرتے ہین کہ وہ اسلاف کی آیندہ حالت پر کسیطرح موثر ہے اس لئے تبنیت محض ایک دنیاوی انتظام ہے اور اس مین روحانی مقاصد نہین ہین" (د)

پنجاب مین مراسم تبنیت

پنجاب مین بھہ رسم مختلف صورتین رکھتی معلوم ہوتی ہے گرگاباترنا مین بیوہ بلا رضامندی احدے متبنے کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ لڑکے کو شوہر کی نسل پدری سے منتخب کرے۔ اسکے سوا وہ کسی اور کو جب تک کہ نسل مذکور کا شخص اجازت ندے متبنے نہین کر سکتی۔ رُہتک اور دوسرے اضلاع مین شوہر کی اجازت ضروری ہے چنانچہ تین مقدمات مین عدالت پنجاب نے رضامندی شوہر نہونے کی وجھہ سے تبنیت کو منسوخ کر دیا۔ جس مین سے دو مقدمے علی الترتیب لاہور و دہلی کے تھے مگر یہہ نہین معلوم ہوتا کہ تیسرا مقدمہ کہان کا تھا (ہ)*

صرف والدین تبنیت مین دے سکتے ہین۔

ف ۱۲۰ (دوم تبنیت مین کون دیسکتا ہے)

چونکہ عمل تبنیت کا یہہ اثر ہوتا ہے کہ متبنے اپنے اصلی خاندان سے نکلکر متبنے کرنے والے خاندان مین آ رہتا ہے اور اسوجھہ سے بطور اہم و ناقابل تغیر طریقہ سے اسکے زندگی کے فوائد پر موثر ہوتا ہے اور چونکہ تقریباً ہمیشہ رسم تبنیت کم عمری مین واقع ہوتی ہے جبکہ وہ اس معاملہ مین خاص اپنی تمیز سے کوئی کام

(د) فیصلہ جات ہائیکورٹ مغربی و شمالی جلد ۶ صفحہ ۳۹۲۔

(ہ) پنجاب کسٹمری لا جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ و ۱۷۸ و ۲۰۵ جلد ۳ صفحہ ۸۷ و ۸۹ و ۹۰۔

* (حاشیہ) اگرچہ ان لوگون مین بیوہ کو اپنے خاوند کی جائداد قطعی طور پر ملے۔ اور اسکو جب خواہش اپنی حق اسکے علحدہ کرنے کا ہو تو اسکا کسی لڑکے کو اپنے لئے متبنے کرنا جسکو ایسی جائداد مل سکے جایز ہوگا لیکن جبکہ تبنیت بلا اجازت شوہر عمل مین آئے اور متبنے جائداد شوہر بیوہ کا دعوے برنبار تبنیت و وصیت نامہ بیوہ کرے تو اس رواج کا ثابت کرنا بذمہ مدعی ہوگا کہ ایسی تبنیت جایز تھی اور وہ مستحق پانے جائداد کا بموجب رواج خاندان کے تھا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۲۔ م۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین لیسکتا۔ پس نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ صرف وہی لوگ اسکو تبنیت مین دیتے ہین جو
مختار طفل ہوتے ہین۔ وسشٹہ کی رو سے۔ (و)
ص ۱۳۹ مان اور باپ دونون مختار ہین کہ طفل کو تبنیت مین دین مگر مان اپنے خاوند کی رضامندی
کے بغیر نہین دیسکتی ہے۔ (ز)
منو کہتا ہے کہ "وہ جسکو کہ اسکا باپ یا مان (برضامندی شوہر خود) دوسرے شخص
دیتے ہین انکو یہہ سمجھا جاتا ہے کہ دیا ہوا بیٹا ہے" جو الفاظ کہ خطوط وحدانی مین
ہین وہ کلوک بھٹ کی شرح کے ہین۔
رضامندی زوجہ نسبت تبنیت۔ متن وسشٹہ کے متعلق مختلف قسم کی توضیح کیگئی ہے (ح)
بعض سمجھتے ہین کہ قطعاً زوجہ کی رضامندی درکار ہے۔ دوسرون کا بیان ہے کہ اگر
زوجہ کی رضامندی نہو تو پسر متبنےٰ اپنی اصلی مان کا بیٹا باقی رہتا ہے اور اسکے رسوم
کریاکرم وسرادہ ادا کرتا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ الفاظ مذکور کے یہہ معنی ہین کہ مان یا باپ
مین سے کوئی بھی بیٹا دیدینے کا مختار ہے مگر زوجہ اختیار مذکور حین حیات شوہر
اسکی منظوری سے عمل مین لاسکتی ہے۔ یہہ آخری بیان وہ ہے جسکو کہ اس زمانہ مین
قبول کیا گیا ہے۔ اور یہہ پورے طور پر طے شدہ ہے کہ صرف باپ کو پورا اختیار
ہے کہ تبنیت مین دیدینے کیلئے بیٹے کو بغیر رضامندی زوجہ کے بھی علیحدہ کرے
گو بالعموم اسکی رضامندی بھی چاہی اور حاصل کیجاتی ہے۔ (ط)

(و) ڈائجسٹ مولفہ جگناتھ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲۔
(ز) منو باب ۹ فقرہ ۱۶۸۔
(ح) ڈائجسٹ مولفہ جگناتھ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۷ و ۲۶۱۔ بیوہار میوکھہ باب ۵
اسٹیل صفحہ ۴۵ و ۱۸۳۔
(ط) دتک مانسا باب ۴ فقرہ ۱۳ تا ۱۷۔ باب ۵ فقرہ ۱۳ نوٹ۔ ڈائجسٹ مولفہ جگناتھ
جلد ۳ صفحہ ۲۴۴۔ والملک منجاری بنام فقیر چند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ
جلد ۵ صفحہ ۳۵۶ (۴۱۸) وچنکو رگھناتھ بنام جانکی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱
صفحہ ۱۹۹ ومتکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر زوجہ درحالیکہ شوہر زندہ اور منظوری دینے کی قابلیت رکھتا ہو اسکی رضامندی کے بغیر لڑکے کو نہین دیسکتی البتہ اسکے مرنے کے بعد یا یہہ کہ بالاستقلال اس کے مفقود الخبر ہونے کی صورت مین مثلاً تارک الوطن ہو جانے یا اس کے کسی اور سلسلہ مذہبی مین داخل ہو جانے پر۔ یا یہہ کہ لایعقل ہو جانے کی حالت مین دیسکتی ہے۔ (ی)

بشرطیکہ شوہر مذکور قانوناً بیٹا دینے کے قابل رہا ہو اور اُسنے بیٹے کو تبنیت مین دینے کے متعلق کوئی صریحی ممانعت نہ کی ہو۔ (ک)

لیکن بنگالہ کے ایک مقدمہ مین پنڈتون نے یہہ قرار دیا (اور دیسا ہی سطے بھی ہوا) کہ ایسی تبنیت ناقص ہوگی جس مین بیوہ نے اپنے متوفی شوہر کی صریح منظوری کے بغیر مثل دوا سے مشائن کے اپنے اکلوتے بیٹے کو دیدیا ہو۔ (ل) مگر رپورٹ سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ آیا فیصلہ اس امر پر مبنی تہا کہ لیسر متبنے اکلوتا

(ی) دتک مامانسا باب ۴ فقرہ ۱۰۔ ۱۲ و دتک چندرکا باب ۱ فقرہ ۳۱ و ۳۲ ستکشرا باب ۱ فصل ۲ فقرہ ۹۔ ووناچیلم بنام آپاسوامی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ و بہوروسندری بنام چندرسونی مقدمات اپیل ہائیکورٹ بنگالہ بسلسلہ مارشل مولفہ سیوسٹر باتبہ سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۹۳۸۔ ورنگو بائی بنام بہاگیرتی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ و مہالسا بائی بنام وٹھوبا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ضمیمہ ۲۶۔

(ک) نرائن سوامی بنام کپوسوامی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۳

(حاشیہ) حال مین پھر ایک مقدمہ مین یہی طے ہوا ہے کہ ہندو بیوہ اپنے لیسر کو بلا اجازت خاص اپنے شوہر کے تبنیت مین دیسکتی ہے گو وہ اکلوتا بیٹا ہی کیون نہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۔ م

(ل) دیبی دیال بنام ہرہر سنگھ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۰ و (۴۰۷)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۱۴۰

بیٹا تھا یا اسکی بنیاد یہہ تھی کہ بیٹا کا فی اختیار کے بغیر دیدیا گیا تھا کسیقدر مفہوم ہوتا ہے کہ پہلی ہی صورت غالبا ہوگی بمبئی مین قطعاً قرار دیا گیا ہے کہ چاہے باپ کا اپنے اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دینا جایز ہو یا نہو لیکن ہر حال مین ایسا ہی نامناسب ہی جیسا کہ بیوہ کی نسبت بدون صریح رضامندی شوہر یہہ نہین مانا جاسکتا کہ اس قسم کا بیٹا دینے کی وہ مختار ہے (۴)

حکام ہائیکورٹ کی ظاہر ایہہ رائے تھی کہ بیوہ بیٹا دینے مین خود مختارانہ عمل نہین کرتی ہے بلکہ نایبانہ عمل کرتی ہے اور یہہ کہ اس قسم کے اختیار سے ایسی حالت مین انکار ہو سکتا ہے جبکہ اس سے اسطرح پر کام لیا جاے جسکی نسبت قیاس کیا جاسکے کہ شوہر منظور نکرتا۔

باپ اور مان کے سوا اور کوئی رشتہ دار تبنیت مین لڑکے کو نہین دیسکتا ہی* مثلاً بھائی اپنے بھائی کو نہین دیسکتا۔ (ن)

نہ دادا یا اور کوئی شخص دیسکتا ہے۔ (س)

اور نہ مان باپ اپنا یہہ اختیار کسی اور کو تفویض کر سکتے ہین مثلاً بیٹے کو تاکہ اُن کے مرنے پر وہ اپنے بھائی کو تبنیت مین دیدے کیونکہ جب عمل مذکور کیا جائیگا تو ضرور ہے کہ والدین کی منظوری ہو۔ (ع) اور اسی لئے یتیم تبنیت نہین ہو سکتا

(۴) لکشمپا بنام رامپا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۴ و سوشیکھر بنام سیدراجی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۲۴۔

(ن) بیوستہ در پن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۸۲۵ و تارامونی بنام دیونرائن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۷ و (۵۱۶) و سونو سوامی بنام لچھمی دیوی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۹۷۔ ملاحظہ ہو گنا ٹنس کنسٹرکشنس آن ہندو لا صفحہ ۲۲۳۔ ترویدی و پرابرل بنام نرائن پلے سر تھامس اسٹرینجس نوٹس آف کیسس مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۱۔

(س) کلکٹر مورت بنام دھرسنگھجی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۵۔

(ع) بسیئی ایا بنام شیو لنگیا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸۔

* (حاشیہ) حال مین ایک مقدمہ مین یہہ طے کیا گیا ہے کہ مان سے مراد حقیقی مان ہی ہے پس اگر سوتیلی مان لڑکے کو تبنیت مین دیدے تو وہ تبنیت ناجایز ہوگی کیونکہ اسکو کوئی اختیار بموجب دھرم شاستر کے ایسا کرنیکا نہین ہی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۴۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکہ نہ خود وہ اپنے آپ کو دیسکتا ہے اور نہ کوئی اور شخص مختارانہ اسکو دیسکتا ہے
لیکن قانون جس امر کی منظوری دینے سے انکار کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ جو اختیار تبنیت کی
نسبت دینے تبنیت کے ایک شخص مجاز کو خاص طور پر دیا گیا ہے وہ اسکو شخص غیر
مجاز کو دے البتہ جہان منجانب شخص مجاز ضروری منظوری دیدی گئی ہو تو بموجب منظوری
مذکور جسمانی افعال کے لیئے دوسرا شخص مجاز کیا جا سکتا ہے (ص)

شرایط جو اصلی والدین مقرر کریں۔

۱۲۱ - وہ شخص جو مجاز ہے کہ لڑکے کو تبنیت مین دے اپنی رضامندی کو بعض شرایط پر بھی منحصر کر سکتا ہے اور یہہ شرط کیا گیا ہے کہ جہان ان شرایط کی تعمیل نہو تو تبنیت ناجایز ہے۔ مثلاً جہان کوئی باپ بذریعہ تحریر کسی کو اپنے بیٹے کے تبنیت مین دینے کا اقرار کر دے اور بشرط کر دے کہ متبنے کرنیوالا فریق پہلے گورنمنٹ انگریزی کی اجازت حاصل کرے پس جب ایسی منظوری کے بغیر تبنیت ہوئی تو ناجایز قرار پائی ہے حالانکہ اور صورتوں کے لحاظ سے اجازت مذکور ضروری نہ تھی (ق)

ص ۱۴۱

منظوری گورنمنٹ۔

۱۲۲ - ایسے شخص کے متبنے کرنیکے متعلق جسکی جائداد زیر گارڈین کورٹ آف وارڈس ہو ریونیو بورڈ کی منظوری درکار ہے۔ (س)

ایک مرتبہ یہہ خیال کیا گیا تھا کہ انعامدارون و زمینداروں اور مشروط الخدمت جاگیرداروں کیلیئے بھی سرکاری منظوری کی ضرورت ہے جنکی جائداد بدون لاوارث ہونے کی صورت مین سرکار کے ہاتھہ مین جائیگی چنانچہ لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ

(ف) سیالومل بنام اماکنی مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ - دبلو نت را
بنام بیابای بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ (ابتدای صیغہ دیوانی) صفحہ ۸۳-
جلد ۱۱ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۲۶۸-

(ص) وجیارونگم بنام لکشمن بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ - (ابتدائے صیغہ دیوانی)
صفحہ ۲۴۴ - وینکٹا بنام سیدرامدراس انڈین لا رپورٹ صفحہ ۵۴۹-

(ق) رنگو بای بنام بہاگیرتی بای بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۷-

(س) ملاحظہ ہو بعد فقرہ ۱۰۰ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس اصول پر اکثر عمل بھی ہوا لیکن یہہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ان صورتون مین معمول تھا کہ حاکم وقت سے منظوری طلب کیجائے اور اس کے حاصل ہونے پر نذر پیش کیجائے تاہم منظوری مذکور ایک استحقاقی امر خیال کیجاتی تھی اور خود تبنیت کے جایز ہونے کی سند کیلئے شرطانہ تھی حالانکہ بعض صورتون مین دیسی حکومت اپنی دست درازی کے ساتھہ ممکن تہا کہ متبنےٰ کو وارث ہونے کی اجازت دینے سے انکار کردیتی (ش)

مانعت کی اصلیت۔ ۱۲۳ تیسری کون تبنیت مین لیا جاسکتا ہے تبنیت کیلئے منتخب کرنے مین جو موانعات ہین وہ سب برہمنی ایجاد معلوم ہوتے ہین اور اون کا انحصار اس اصول پر ہے کہ چونکہ مقصود تبنیت یہہ تھا کہ اسلاف متوفی کے لئے رسوم مذہبی ادا کئے جائین لہذا شناخت بنوت کو بالضرور تا امکان قربت ہونا چاہیے (لاحظہ ہو فقرہ ۹۴ کتاب ہذا) اسوجہہ سے اولاً قریب ترمرد سپنڈ کا انتخاب ہونا چاہیئے بشرطیکہ اور وجوہ سے مناسب ہو۔ اور اگر ممکن ہو تو بہائی کا بیٹا ہو اسلئے کہ قانونی نظر مین گویا وہ چچا کا بیٹا ہے۔ اگر اس قسم کا قریب کا سپنڈ نہ ملے تو پہر دور کا سپنڈ منتخب کیا جائے اور اگر یہہ بھی نہو تو پہر اوس خاندان کا کوئی شخص لیا جائے جو متبنےٰ کرنیوالے خاندان کی روحانی رہنمائی کا پیرو ہو مگر شودرون مین اون کی ذات کا کوئی ایک شخص منتخب ہو سکتا ہے۔ (ت) غالباً اس ۱۴۲

(ش) اسٹیل صفحہ ۱۸۳۔ وبہاسکر بہاساجی بنام نارو رگھناتھہ۔ بمبئی سلیکٹ رپورٹ صدر عدالت دیوانی صفحہ ۲۴۔ ورامچندر بنام ناناجی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (اپیلیٹ سول جورسڈکشن) جلد ۷ صفحہ ۲۶۔ ونرہر گووند بنام نرائن بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۰۷ ورنگوبای بنام بہاگیرتی بای بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۷۔ ملس امپاریان انڈیا صفحہ ۱۲۷۔ ملس انڈین پالسی صفحہ ۱۰۔ سر سی جکسنس ونڈیکشن آف لارڈ ڈلہوزی صفحہ ۹۔ جس اعلان لارڈ کیننگ مشروطی مالکون اور جاگیرداردن کے متبنےٰ کرنے کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔

(ت) دتک چندرکا باب ۲ فقرہ ۲ و ۲۸ و ۲۹ و ۶۷ و ۷۴ و ۷۶ و ۸۰۔ دتک چندرکا باب ۱ فقرہ ۱۰ و ۲۰ باب ۲ فقرہ ۱۱ ساکشر باب ۱ فقرہ ۱۳ و ۱۴ و ۳۶ دیوار میو کہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۹ و ۱۶ و ۱۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قاعدہ کو اس خیال سے اور بھی تقویت ہوئی کہ دیگر افراد خاندان کے مقابلہ مین یہہ امر خلاف انصاف تھا کہ قریب رشتہ دار کے ممکن ہوتے ہوئے غیر شخص خاندان مین داخل کیا جائے - انداز معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ایک قطعی حکم تھا لیکن بعد کو گھٹکر وہ صرف ایک سفارش رہگیا - اور اب یہہ قرار پایا ہے کہ قریب رشتہ دار کی موجودگی مین بھی جو اور طور پر مناسب ہو غیر کی تبنیت جایز ہے - (ث) -

وہ جسکی ماں شادی کر سکتی ہو | دوسرا امر یہہ ہے کہ ایسے کسی شخص کو متبنےٰ نہین کیا جا سکتا جسکی ماں کو متبنےٰ قانوناً نکاح مین نہ لا سکتا ہو - (خ) اس قاعدہ کی اصلیت اور طرز لزوم پر مسٹر دی نے بہت بڑی لیاقت و زور کے ساتھ نکتہ چینی کی ہے (ذ) وہ کہتے ہین "دتک چندرکا - دتک مانسا سیمکار کو سنسکار دھرم سندھو اور دتک نرنی مین یہہ ممانعت موجود ہے اور اسانید مذکور اپنی رایون کو ان امور پر قایم کرتے ہین -

(اول) متن شونک کی رو سے طفل متبنےٰ بالفور رکس پسر ہو - اور اسپر یہہ تشریح منطبق کرتے ہین کہ یعنے بذریعہ نیوگ وغیرہ متبنےٰ کرنیوالے سے پیدا ہونے کی

(ث) گنا ٹمنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۶۸ - اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹۸ و ۱۰۲ و مقدمہ گوکلانند بنام اوما دی بنگال لا رپورٹ ہائیکورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۵ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۴ - بجال رہا و سب نومن اما دئی بنام گوکل نند انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۴۰ - وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷ و بابا جی بنام بہاگیرتی بائی بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۷۰ - ورم واگو بنام رام کرشن بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ - ان اسناد کی نسبت ماننا چاہئے کہ مقدمہ اومن دت بنام کنہیا سنگھ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ (۱۹۲) پر غلبہ کرتا ہے جو کہ رتما قسم ہی کی تبنیت تھی -

(خ) دتک مانسا باب ۵ فقرہ ۲۰ -

(ذ) صفحات ۴۷۸ - ۴۹۵ و ۵۱۴ - مسٹر منڈلک کے استدلال کی پوری جانچ کے بعد ہائیکورٹ مدراس نے قاعدہ مذکور کو دوبارہ بحال رکھا - ملاحظہ ہو - مقدمہ منکشی بنام رامنا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابلیت رکھتا ہو"۔ (الف) اس تشریح پر مسٹر دی مین منڈلک نے بکثرت اعتراضات وارد کئے ہین اور جیسا کہ مین دکھلا چکا ہون (ملاحظہ ہو فقرہ ۹۴ نوٹ) ممکن ہے متن مذکور ابتدا اگر اور ہی کچھہ معنی رکھتی ہو۔

(دوم) وہ اس متن پر بہروسہ کرتے ہین جو مختلف طور پر شونک۔ دردہ۔ گوتم اور بہراوج سے منسوب کی گئی ہے اور جس مین یہہ درج ہے کہ شودر بہن یا بیٹی کا بیٹا متبنے کرین مگر تینون اعلے ذات والے لوگ نکرین اور نیز شاکل کی متن پر اعتماد کیا جاتا ہے جو صریحاً وحشی قوم کے لوگون کو ان رشتہ دارون کے متبنے کرنے کی ممانعت کرتا ہے یعنی بیٹی کا بیٹا بہن کا بیٹا اور خالہ کا بیٹا۔ (ب) متن اول کے متعلق مسٹر دی مین منڈلک حجت کرتے ہین کہ یہہ ترجمہ صحیح ہے "شودرون کو بہن یا بیٹی کا بیٹا متبنے کرنا چاہیئے"، بہن کا بیٹا بعض مقامات پر مثل بیٹے کے متبنے نہین کیا جاتا۔ ان تین قومون مین جو برہمن سے مشروع ہوتی ہین، مسٹر موصوف ظاہر کرتے ہین کہ میو کہہ جب ترجمہ صحیح متن کے یہہ معنی بتلاتا ہے کہ صرف شودر کو ابتدا مٹی یا بہن کے بیٹے کو متبنے کرنا چاہیئے لیکن یہہ معنی نہین ہین کہ اس قسم کی تبنیت کی برہمنون کو ممانعت ہے اس رائے کی تائید دویت نرنی اور نرنی سندھو بھی کرتے ہین۔ (ج) متن شاکل کی نسبت وہ یون بیان کرتے ہین (بہ صفحہ ۴۹۵) کہ اسکی سند بمقابلہ رواج و اسناد متعددہ کوی وزن نہین رکھتی۔ پھر بھی یہہ بات باقی رہجاتی ہے کہ پانچون محولہ بالا رسالہ جات صاف و صریح طور پر قاعدہ مذکور قائم کرتے ہین۔ چنانچہ اسطرح جو قاعدہ قایم کیا گیا ہے اوسکو مسٹر سدرلینڈ دونو گماشتون

(الف) دتک ممانسا باب ۵ فقرہ ۱۵ تا ۱۷۔ دتک چندرکا باب ۲ فقرہ ۷۰ و ۸۰۔ مین اور اسناد کا حوالہ دینے مین معذور ہون مگر مسٹر دی مین منڈلک کہتے ہین کہ وہ لوگ ان ہی متنون پر اعتماد کرتے ہین صفحہ ۴۸۹۔

(ب) دتک ممانسا باب ۲ فقرہ ۳۲ و ۴۷ و ۱۰۷۔ دتک چندرکا باب ۱ فقرہ ۱۷ و ۷۔

(ج) بیوار میو کہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۹ و ۱۰۔ منڈلک صفحہ ۵۳ تا ۵۶۔

صہ ۱۴۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور دونو اسٹریخ صاحبان بیان کرتے ہین (د) اور صرف تین دو جنمی قومون مین محدود ہونا زبردست سلسلۂ اسانید کے ساتھہ جملہ حصص ہند مین بحال رکھا گیا ہے یعنے بیٹی بہن خالہ کے بیٹے کی تبنیت ممنوع ہے (ہ) اسی دلیل پر حقیقی یا سوتیلے بھای یا چچا اور ماموں کی یعنے خواہ باپ کے بھای ہون یا مان کے بھای تبنیت ناجایز ہے (و) اور اس سے کوئی اختلاف نہین واقع ہوتا کہ بوجہ تبنیت خود متبنے کرنیوالا اپنے اصلی خاندان سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ اسلئے کہ تبنیت اس قرابت کو برطرف نہین کرتی جو مدارج ممنوع مین ازدواج کے روکنے کا کام دیگی (ز) اس قاعدہ کو بالضرور اور

صہ ۱۴۴

(د) مسٹر سدرلینڈس سا پسس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۶۴ - گنا ٹیس کنسٹرکشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۵۰ - گنا ٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۶۷ - اسٹریخ ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۳ سمرتی ما نسا فقرہ ۸۴ -

(ہ) مقدمہ بای گنگا نبام بای شیو کنور بمبی ہائیکورٹ سلیکٹ رپورٹ صفحہ ۳۷ و نرسمل نبام بالا رام چارلو مدراس ہای کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۲۰ - وجیوانی نبام جیو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۶۲ - وگوپال این نبام رگھوپتی این مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵ ورامالنگا نبام سدا شیو مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ - وہی مقدمہ وبکلی رپورٹر (فیصلہ پریوی کونسل) جلد ۱ صفحہ ۲۵ - جس مین حاشیہ پر فریقین کو ویش لکھا ہے حالانکہ درحقیقت مین شودر ہین - دیکھیے مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۶۷ - وکورا شکو نبام بی بی منی مورلینڈ ڈائیجسٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲ - گوپال نرہر نبام نہمنت بمبی انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ - جس مین جملہ اسانید کی جانچ کیگئی ہے - وہاگیرتی بای نبام رادہا بای بمبی انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۸ - وپاروتی بای نبام سندر - انڈین لا رپورٹ سلسلہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱ - بحال رہا - انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۶ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۱ -

(ز) دتک مانسا باب ۵ فقرہ ۱۷ - بچنت سنگھ نبام ابھیا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ - (۳۱۵) متوسوامی نبام لچھمی وما فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۹۶ سری راملو نبام رامیا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵ -

(ح) متھیا نبام این فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۱۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلاشبہ یہہ سمجھنا چاہیئے کہ صرف اُن عورتون کے بیٹون کو خارج کرتا ہے جو متبنے کرنیوالے سے اصلی رشتہ داری اس قسم کی رکھتی ہون کہ وہ اسکی بیویان ہونے کے قابل نہون کوئی شخص بطور جایز اپنے بھائی یا بھتیجے کی بیوی سے شادی نہین کرسکتا مگر بھائی کا بیٹا متبنے کرنے کے لئے بہت ہی مناسب ہے اور اسیطرح سے بھتیجے کا بیٹا بھی ہے (ح) سالا یا اُسکا بیٹا بھی متبنے ہوسکتا ہے (ط) اور اسیطرح سالی کا بیٹا بھی - (ی) یا خالہ کی بیٹی کا بیٹا متبنے کیا جاسکتا ہے (ک) یہہ قواعد جو عام نہین ہین

۱۲۴ - یہہ قاعدہ بھی برہمنون کی ایجاد معلوم ہوتا ہے وہی اسمانید جو اوسکو اعلیٰ ذاتون کے لئے قرار دیتے ہین یہہ بھی کہتے ہین (ل) کہ شودر بیٹی یا بہن کے بیٹے کو متبنے کرسکتے ہین - میو کہہ بھی اُن کے نسبت یہی کہتا ہے کہ اس قسم کا شخص متبنے کرنے کیلئے بہت ہی مناسب ہے (م) اور بداہتاً انتخاب کیلئے فطرتی موزون شخص ہے - شودرون مین خالہ کا بیٹا ہی متبنے کیا جاسکتا ہے - پنجاب مین اس قسم کی تبنیتین جاٹون مین بہت ہین بلکہ اسکی وسعت برہمنون اور دہلی وغیرہ شہرون کے نہایت پابند مذہب ہندو باشندون تک

(ح) مقدمہ مورن مای بنام بجای ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر ۱۲۲ -

(ط) کرشنگر بنام ونم پلے فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۱۳ - ورنگا نایگم بنام نای شیو یا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۹۴ - رودے بہدر بنام روپ شنکر بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۶۲ -

(۱۲۴) سری رالمو بنام رامیا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵ -

(ی) بای گنگا بنام بای شیو کنور بمبئی ہائیکورٹ سلیکٹ رپورٹ صفحہ ۳۷ و ۷۶ -

(ک) مقدمہ وینکٹ بنام سبہدر مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۴۹ -

(ل) بنگالہ مین کایستہ شودر ہین اور اسیطرح کی تبنیتین عمل مین لاسکتے ہین ملاحظہ ہو مقدمہ راج کمار لال بنام بشیشر دیال کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۰۸ -

(م) یاجنوالکیہ باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۱۰ و ۱۱ -

* حال مین انگلورٹ الہ آباد نے یہ غلط اور ارادیہ قرار دیا ہے کہ خالہ کے بیٹے کی تبنیت ناجایز نہین ہے مگر اس رائے کے خلاف ہے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۹۵ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گئی ہے (ن) *

ایسی تبنیتین جین لوگون مین بھی جایز ہین (س) اور بلا شبہہ جنوبی ہند کے برہمنون مین بھی بہت ہی عام ہین - ۱۸۷۳ء مین طے کیا گیا تھا کہ ایسے عمل تبنیت کی قوت قانونی رواج کے درجہ کو نہین پہونچی ہے (ع) لیکن ۱۸۸۱ء مین ایک جدید تحقیقات ۱۴۵ صہ
مین ہائیکورٹ نے ظاہر کیا کہ جنوبی ہند برہمنون مین اس قسم کی تبنیت جایز ہے (ف) کمبو دری برہمنان ملیبار کے اسیطرح کے عمل تبنیت نے بھی عدالتی منظوری حاصل کر لی ہے - (ص) مغربی ہند مین بھی ان کا ماذون ہونا دریافت ہوتا ہے - یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ دکن مین چھوٹے بھائی کو متبنے کیا جا سکتا ہے اور گو مامون اور چچا کی تبنیت ممنوع ہے مگر اس ممانعت کیلئے ایک جداگانہ وجہہ ہے (ق)

قاعدہ مذکور کی وسعت سالے کے بیٹے تک

۱۲۵ - نند پنڈت نے اس قاعدہ کو تنہا وسعت دی ہے وہ ایک متن دردہ گوتم مقتبس کرتا ہے کہ "تینون اعلیٰ قوسون مین بہن کے بیٹے کو کہین بیٹا نہین کہا گیا ہے" اور کہتا ہے کہ اس موقع

(ن) جینا ناگیا بنام پدا ناگیا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۲ -

(س) پنجاب کسٹمس صفحہ ۷۹ تا ۸۳ - پنجاب کسٹمری لا جلد ۲ صفحہ (۱۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۲۰۵ و ۲۱۰)

(ع) شیوسنگہ بنام واکہو فیصلہ جات صدر عدالت ممالک مغربی و شمالی جلد ۶ صفحہ ۱۰۲ بحال رہا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۸۷ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸ - حسن علی بنام ناگمل انڈین لا رپورٹ سلسلہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۸ - لکھمی چند بنام واتوبای انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱۹ -

(ف) گوپالن بنام رگھو پٹیائن مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ - اسٹرنج ہندو لا صفحہ ۱۰۱ - گبلن جلد ۱ صفحہ ۸۹ - نیلسنس دیوآف دی ہندو لا صفحہ ۹۰ -

(ص) ویدناد بنام اپو مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۴ - دشنو بنام کرشن مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳ - عدالتی کارروائی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ -

(ق) اسٹیل صفحہ ۴۴ ہوئیکیت راو بنام گوبند راو بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صہ ۱۵ و منڈلک صفحات ۴۷۴ و ۴۹۵ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائیجسٹ صفحہ ۸۸۷ -

* بقالان و بوہرہ برہمنان ممالک مغربی و شمالی مین بھی اس قسم کی تبنیت جایز قرار دیگئی ہے انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۳ و ۱۵ صفحہ ۳۲۷ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لفظ بہن کے بیٹے مین بہائی کا بیٹا شامل ہے مگر چونکہ بہائی کا بیٹا صرف غیر ممنوع ہی نہین ہے بلکہ اسکی نسبت خاص طور پر تاکید کیگئی ہے کہ وہ قابل تبنیت ہے لہذا یہ عجیب نتیجہ نکلتا ہے کہ بہن کو ہرگز بہائی کا بیٹا نہ متبنّے کرنا چاہیئے۔ چنانچہ بامبئی شمالی مین اس رائے پر عمل ہی ہوا ہے جہان عدالت نے ایک ایسی بیوہ کے متبنّے کو خارج کر دیا جو شوہر کی اجازت پر عمل پیرا ہوئی تھی اور اپنے حقیقی بہائی کے بیٹے کو منتخب کیا تھا (س) البتہ اگر یہہ تبنیت شوہر کرتا اور خاص زوجہ کی طرف سے نہوتی تو پوری طور پر جایز ہوتی۔ (ش) معلوم ہوتا ہے کہ یہی اصول اس مقدمہ کی بھی بنیاد تھا جو رپورٹ مین آچکا ہے اور سر ایف گمناٹن نے اسپر بہت ہی طولانی بحث کی ہے (ت) جس مین ایک شخص تین بیوائین چھوڑ کر مرا اور انکو مجاز تبنیت بھی کر گیا۔ چونکہ وہ باہم متفق نہو سکتی تہین اسلئے گرو کو اطلاع دی گئی اور اوسنے ایک ایسے لڑکے کے متعلق رائے دی جو زوجۂ ثانی کے چچا کا بیٹا تھا۔

دوسرا سوال جو پیدا ہوا یہہ تھا کہ آیا اوس لڑکے کو خود وہ (بیوہ ثانی) متبنّے کر سکتی تھی یا نہین۔ بحث یہہ کیگئی تھی کہ یہہ ناممکن ہے کیونکہ وہ اپنے خاص چچا سے زنا کے بغیر ایک لڑکے کی ماں نہین ہو سکتی تھی۔ پنڈتون کی رائے مختلف تھی اس لیے کوئی فیصلہ نہین ہوا اور دوسری بیوہ نے اپنا حق بڑی بیوہ کے حوالہ کر دیا بہرکیف سر ایف گمناٹن اس اعتراض کی طرفداری بلا پس و پیش کرتے ہین مگر انکی نہایت تعظیم کے ساتھ مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اعتراض مذکور ہندؤن کے اصول تبنیت مین ایک اور ایجاد داخل کرتا ہے جسکی کوئی اصل نہین ہے۔ اصلی اختراع یہہ ہے کہ متبنّی کرنیوالا باپ کو حقیقی

۱۴۶ ط

(س) دیکھو مانا باب ۲ فقرہ ۳۳ و ۳۴۔ بتس بنام لچھمن سنگہ فیصلہ جات صدر عدالت ممالک مغربی شمالی صفحہ ۱۱۷۔

(ش) دیکھیے اسناد مقتبسہ فقرہ ۱۲۳۔ کتاب ہذا نوٹ (ح و ط)

(ت) دیگری بنام تارا موتی۔ گمناٹینس کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۰۷ ضمیمہ ۱۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مان سے پیدا کرائے - اسلئے ضرور ہے کہ وہ ایسی عورت ہو جو قانوناً اسکی زوجہ ہوسکے مگر اس امر کی صناعت نہین ہے کہ حقیقی باپ بھی - متبنےٰ کرنیوالی مان سے بچہ پیدا کرائے حقیقی بیٹا صرف اس خاص زوجہ ہی کا بیٹا نہین ہوتا جس سے پیدا ہوا ہو بلکہ سب بیبیون کا بیٹا ہوتا ہے اور مصنفان دتک مامانسا اور دتک چندرکا کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ یہی نتیجہ اوس تبنیت سے بھی نکلتا ہے جب کئی بیویان ہون - (ث) یہہ صناعت بمشکل اس حد تک وسیع ہوسکتی ہے کہ گویا تمام بیویون سے وہ پیدا ہوا لیکن درحقیقت یہہ معلوم ہوگا کہ قانون ہنود تبنیت کے معاملہ مین زوجہ کیلئے کوئی توجہہ نہین کرتا اور اوسکے ساتھ متبنےٰ کا رشتہ وقوع تبنیت سے پیدا ہوتا ہے البتہ موازنہ استناد و بحث اس خیال کے مخالف معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے ساتھ رشتہ داری متبنےٰ ہونے والے لڑکے کی پسند پر موثر ہوتی ہے (خ)

متبنےٰ ہمقوم ہو - **۱۲۶** - لازم ہے کہ متبنےٰ بھی اسی قوم کا ہو جس کا متبنےٰ کرنیوالا باپ ہے یعنی یہہ کہ برہمن شاستری (چھتری) کو متبنےٰ نہین کرسکتا اور نہ شاستری (چھتری) برہمن کو متبنےٰ کرسکتا ہے - غالباً یہہ قاعدہ رواج قدیم کی تجدید ہے جیسا میدہاتتھی اور دوسرے اشخاص الفاظ منو "یکسان ہوتا" (مسٹر جسٹس سر ڈبلیو جونس "ایک ہی قوم کا ہونا") کے صرف یہہ معنی بتلاتے ہین کہ مناسب قابلیتین رکھتا ہو گو مختلف قوم کا ہو (ذ) منو کے زمانہ مین دوسرے قوم کی عورتون سے شادی کیجاسکتی تھی اور اسطرح

(ث) منو باب ۹ فقرہ ۱۸۳ - دتک مامانسا باب ۲ فقرہ ۶۹ - دتک چندرکا باب ۱ فقرہ ۲۳ - اور ایسا ہی پنڈتون نے اس مقدمہ مین بیان کیا مگنا ٹنس کمنڈ و نشنس آن ہندو لا ضمیمہ ۱۱ -

(خ) اس رائے کو مدراس ہای کورٹ نے منظور کرلیا - سری راملو بنام راما مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷

(ذ) منو باب ۹ فقرہ ۱۶۸ - متکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۹ - بیوہار میوکھ باب ۵ فصل ۵ فقرہ ۴ - دتک مامانسا باب ۲ فقرہ ۲۳ - دتک چندرکا باب ۱ فقرہ ۱۲ تا ۱۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمام عورتون کے لڑکے صحیح النسب ہوتے تھے اور باہم وارث ہوتے تھے گو
ص ۱۴۷ اُن کے مختلف حصص ہوتے تھے (الف) ان بیٹون مین سے ہر ایک بالفرور
اس قابل تھا کہ اپنے باپ کی رسم کریا کرم وغیرہ کو ادا کرے گو شاید وہ قابلیت مختلف
ہوتی تھی - اس لئے قابل تعجب ہوگا اگر کوئی شخص اوس عورت کا بیٹا بننے نکر سکے
جسکو کہ وہ اپنے عقد نکاح مین لاسکتا ہو - بودھائن ذات کا کوی حوالہ نہین دیتا اور
وسشٹھ صرف یہہ کہتا ہے کہ "قومیت معلوم ہونا چاہیے" ملاحظہ ہو فقرہ - ۹۶ -
جو رجیح دینے کے لئے فطرتی طور پر کافی ہے اور مصنفین کا تیائن شونک
یاجنا ولک اور یاسک جو غیر مساوی ذات کی تبنیت کی ممانعت کرتے ہین - معترض ہین
کہ اس قسم کی تبنیتین ہوتی ہین اور بقاے نسل پر موثر ہین گو مقاصد مذہبی (ادائے
رسوم وغیرہ) کے کام کی نہین ہین - اور اسلئے وہ کہتے ہین کہ اسطرح کا متبنے نان ونفقہ
پانیکا محض ہے - (ب) اسی سے میرا قیاس ہے کہ اُن کے خیال مین متبنے اپنے
اصلی خاندان سے عملاً جُدا ہو جاتا تھا - پس غالب ہے کہ جب تک مخلوط شادیان جائز
ہین کم ذات بیٹون کی تبنیت بھی جایز رہی (ج)
اور جب امر اول مسدود ہو گیا تو امر آخر بھی مسدود ہو گیا - مین خیال کرتا ہون کہ زمانہ
حال مین کسی برہمن کا شاستری (چتری) کو متبنے کرنا محض فضول ہوگا - جس سے
نہ تو متبنے اپنے اصلی خاندان سے علیحدہ ہوگا اور نہ متبنے کرنیوالے خاندان پر اُسکا
کچھہ حق ہوگا - اسطرح کا مقدمہ کبھی پیدا نہین ہُوا اور پُورا یقین ہے کہ کبھی نہوگا -

ذاتی عدم قابلیت **۱۲۷** - چونکہ خاص وجہ تبنیت یہہ ہے کہ رسوم کریا کرم
سرانجام پامین پس یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص بوجہ ناقابلیت ذاتی اُن رسوم کو

(الف) منجملہ باب ۹ فقرہ - ۱۴۸ - تا ۱۵۶ =
(ب) ملاحظہ ہو وای کرم سنگرہ باب ۷ فقرہ - ۲۳ و ۲۴ - مقتبسہ نارد -
(ج) شمالی سیلون مین اب تک یہی صورت ہے - جب کوئی لڑکا کسی مرد کا متبنے ہوتا ہے تو اوسکی
ذات مین شامل ہو جاتا ہے اور اگر کسی عورت کا متبنے ہوتا ہے تو اپنے اصل باپ کی ذات
پر رہتا ہے ملاحظہ ہو ہتسا دیلم باب ۲ فقرہ - ۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انجام نہین دیسکتا وہ بتبنے کرنیکے لایق نہوگا (د) اِس امر کے متعلق ہندو مقننین نے کچھ نہین لکھا ہے اور غالباً یہہ کبھی اُن کے ذہن مین نہین آیا کہ اس قسم کی بھی تبنیت ہو سکتی تھی - اِس لیے اسطرح پر جو بتبنے کیا گیا ہو وہ بتبنے کرنیوالے کی جائداد پانیکے لایق نہوگا - اور اسطرح پر اسکی نسل اور نام قایم رکھنے سے دہرم کے امر مین ناکام ہوگا جسکا بجالانا تبنیت کا مقصود ہے -

صد ۱۴۸

حد عمر - ۱۲۸ تبنیت کیلئے منتخب کرنے مین ایک اور قید عمر کی اُن رسوم سابقہ کی ادای کے لحاظ سے پیدا ہوتی ہے جو اس کے اصلی خاندان مین ادا ہوئی ہون (ہ) اِس امر کے متعلق رہنمای کرنیوالی سند کاکا ران کی وہ عبارت ہے جسپر نند پنڈت نے اعتماد کیا ہے مگر اسکو دت تک چندر کا و نیلکنٹھ و دیگر مصنفین بھی متفق کہتے ہین اور جسکی نسبت اعتراف کیا گیا ہے کہ اکثر نسخون مین درج نہین ہے وہ قطعی طور پر کہتا ہے کہ جس لڑکے کی عمر پانچ سال سے زاید ہو یا جسکی رسم مونڈن اصلی خاندان مین ادا ہو چکی ہو وہ ہرگز بتبنے نہین کیا جا سکتا (و)

دتک مانسا - دتک مانسا مین اس عبارت کے متعلق ایک طولانی شرح لیکھی ہے جس کے نتایج یہہ ہین -

(د) مسٹر سدرلینڈس سنا پسس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۵ - بیوستہ ورین صفحہ ۸۲۸ - و ۱۳۰

(ہ) مرد کیلئے جو آٹھ رسمین ہین وہ دتک مانسا مین کولبروک کے نوٹ مین دیکھئے باب ۴ فقرہ ۲۳ وڈ ایجسٹ مولفہ جگناتھ جلد ۳ صفحہ ۱۰۴ - ان مین سے مونڈن پانچوین رسم ہے اور اپنین یعنے جنیو پہنا آٹھوین رسم ہے - رسم اول الذکر پیدایش کے دوسرے یا تیسرے سال مین ادا ہے اور آخر الذکر برہمنون مین حمل سے آٹھوین سال مین ادا ہوتی ہے لیکن پانچوین سال ہی ہو سکتی ہے اور بصورت تعویق سولوین سال تک بہی ہو سکتی ہے - شاستریون مین رسم اپنین کے ابتدائی اوقات گیارہ اور ویشیون مین ۱۲ سال ہین لیکن ان مین سے بحالت تعویق علی الترتیب ۲۲ و ۲۴ سال تک بہی ہو سکتی ہین - شودرون مین شادی کے سوا کوی رسم نہین ہے -

(د) دتک مانسا باب ۴ - فقرہ - ۲۲ - دتک چندر کا باب ۲ فقرہ - ۲۵ - بیوہار میو کہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ - ۲۰ - متکشرا باب ۱ فصل ۱۱ - فقرہ - ۱۳ - نوٹ جالی فقرہ - ۱۶۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(اول) عمر مین پانچسال سے زاید ہونے کی قید قطعی ہے۔
(دوم) یہہ کہ جسکا مونڈن* ہو چکا ہو اسکو متبنے نکرنا چاہیے کیونکہ ظاہرا وہ دوبا پون کا بیٹا ہوگا۔ گمگ
(سوم) یہہ کہ اگر کوئی اور نہ ملے تو اُس لڑکے کو متبنے کیا جا سکتا ہے جس کا مونڈن ہو چکا ہو اور اسصورت مین بذریعہ ادائے رسم پتر یشٹی (یعنی رسم ہوم اولاد ذکور) رسوم سابقہ کو بالضرور باطل کر دینا چاہیئے اور دیگر رسوم کے متعلق یہہ ہے کہ جو مونڈن سے پہلے ہون وہ بیکار محض ہین مگر رسم اُپنین کی ادائی ایک قطعی روک ہے (نا)

جگناتھ۔ جگناتھ بظاہر متن مذکور کی نسبت قبول کرتا ہے کہ اسکی قطعی پابندی کیجاے اور وہ از سر نو رسم مونڈن ادا کرنے کے حق کو تسلیم نہین کرتا۔ اسلئے مونڈن کے بعد یا پانچ سال گذرنے کے بعد متبنے کرنے کو وہ ناجائز خیال کرتا ہے۔ (ح) ص ۱۴۹

دنک چندر کا۔ دوسری جانب مصنف دنک چندر کا متن کا لکا پران کو صحیح قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور اسکا بیان ہے کہ اگر وہ بالفرض صحیح بھی ہو تو دوبارہ رسم مونڈن متبنے کرنے والے خاندان مین ہونا ممکن ہے اور جو نتیجہ کہ اُسنے نکالا ہے یہہ ہے کہ صرف اُس عمر کی قید جس مین کہ رسم اُپنین ادا ہوگی اہم ہے جب تک تینون اعلی ذاتون مین یہہ رسم اور شودرون مین رسم ازدواج متبنے کرنے والے کے خاندان مین ادا ہو سکتی ہے اُسوقت تک کسی خاص وقت کی کوئی قید نہین ہے (ط)

(نا) دتک مماانسا صفحہ ۳۰ تا ۵۶ ۔ گمگا ٹٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۲ ۔ تشریح مسٹر سدر لینڈ بسبت دتک مماانسا فقرہ ۳۰ ۔ کو الفاظ طفل نچالہ کے معنی اندرون شش سال کرنا غلطی ہے بلکہ اس کے یہہ معنی ہین کہ اسکی پانچوین سالگرہ نہوئی ہو۔ رائے محمود صاحب جسٹس ۔ گنگا سہائے بنام لیکھراج انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۱۰ ۔

(ح) ڈائجیسٹ مولفہ جگناتھ جلد ۳ صفحہ ۱۴۸ و ۲۴۹ نغایتہ ۲۵۱ و ۲۶۳ ۔ ملاحظہ ہو گمگا ٹٹنس کنسٹرکشن آف ہندو لا صفحہ ۱۳۹ نغایتہ ۱۴۶ و ۱۹۴ ۔

(ط) دنک چندر کا باب ۲ فقرہ ۲۰ نغایتہ ۳۳ گمگا ٹٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۲ ۔

* رسم موتراشی ۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسٹر ڈبلیو گمناٹن کی یہہ راے ہے کہ دتک ممانسا اور دتک چندرکا نے جو قواعد قائم کئے ہین اُن کی پیروی علی الترتیب اُن اضلاع مین ہونی چاہیئے جن مین وہ نافذ ہین یعنے دتک ممانسا کی پیروی بنارس مین اور دتک چندرکا کی بنگالہ اور جنوبی ہند مین — (ی)

جو کچھہ مصنف دتک چندرکا کی نسبت بیان کیا جا چکا ہے (ملاحظہ ہو فقرہ ۳۰) اُس سے کوئی وجہہ نہین پائی جاتی کہ کسی خاص سند سے جنوبی ہند مین اُسکو نسبت دیجائے - اسیطرح بنارس مین دتک ممانسا کی سند بھی مساوی طور پر شبہہ معلوم ہوتی ہے *

قانون بنارس بنسبت عمر

۱۵۹ - اس معاملہ کے متعلق بپابندی قانون بنارس صرف الہ آباد ہای کورٹ مین فیصلہ جات ہوئے ہین جن مین سے پہلا فیصلہ سنہ ۱۸۶۸ء مین ہوا (ک) جس مین یہہ قرار پایا تھا کہ بروے دتک ممانسا ۶ سال کے اندر تک تبنیت جایز تھی اس موقع پر عدالت نے دتک ممانسا اور کالکا پران کی سند قبول کی تھی جسپر کہ قاعدہ مذکور مبنی ہے لیکن قاعدہ مذکور کے معنون مین عدالت نے بوجہہ تشریح مسٹر سدرلینڈ (دیکھو فقرہ ۱۲۸ - نوٹ) غلطی کی چنانچہ سنہ ۱۸۸۶ء مین پھر سوال مذکور پیدا ہوا اور جسٹس محمود صاحب نے مجتہدانہ طریق سے اسکی جانچ کی (ل) اور جو نتایج کہ مغز الیہ نے اخذ کئے حسب ذیل ہین - ص ۱۵۰

(ی) گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۳ -

(ک) ٹہاکر امراؤ سنگہ بنام ٹہکرانی مہتاب کنور رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی بابتہ سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۳ - (الف) راے جسٹس محمود صاحب انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۱۲ -

(ل) گنگا سہاے بنام لیکھراج سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ و ۳۱۶ و ۳۲۴ - و ۳۲۷ - و ۳۲۸ -

* (حاشیہ) بنسبت اس امر کے اسوقت تک اختلاف راے ہے کہ آیا اُس حصہ مین جہان دہرم شاستر بنارس جاری ہے دتک ممانسا مستند ہے یا نہین جسٹس بنرجی اسکو اس حصہ ہند مین بدرجہ اعلی مستند خیال کرتے ہین مگر اکثر حکام اجلاس کامل ہائیکورٹ الہ آباد کو اس سے اختلاف ہے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۴ م)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"مین تجویز کرتا ہون کہ صحت عبارت کالکا پران کی جسپر حد عمر پنجالہ واسطے تبنیت کے کلیتاً مبنی ہے ثابت نہین کیگئی اور اگر وہ صحیح بھی تصور کیجائے تو اُس تعبیر کی نسبت جو نند پنڈت نے اپنی دتک ممانسا مین کی ہے یہہ ثابت نہین کیا گیا کہ وہ عموماً متعلق ہوسکتی ہے۔

یہہ کہ تعبیر مذکور صرف اون برہمنون سے متعلق کیجاسکتی ہے جنکی نسبت یہہ مشار ہو کہ وہ پوجاری بنائے جائین۔

"یہہ کہ اس تعبیر سے دتک ممانسا مطابق دتک چندرکا کے ہوجائیگی۔

یہہ کہ دیگر انواع و اقسام کی اور بھی نمائشی تاویلات عبارت مذکور کی دیگر اسناد مین کیگئی ہین واسطے اغراض اس سوال کے ایسے اسناد کا حوالہ دیا جاسکتا ہے اور چونکہ اس معاملہ کو اُن اسناد مین ایسا تصور کیا گیا ہے لہذا مدعی کی تبنیت کو محض اس بنیاد پر منسوخ کر دینا خطرناک ہوگا کہ تبنیت کے وقت اسکی عمر پانچسال سے زائد تھی" اس کے بعد وہ اپنی رائے لکھتے ہین کہ دو جنمی اقوام مین عمر کا لزوم صرف اسوقت کیلئے ہے جبکہ رسم اپنین کی ادائی کیجاسکتی ہے اور یہہ کہ اسکی ادائی جایز تبنیت کیلئے آخری حد ہے اور شودرون مین عملاً شادی تک رسم تبنیت ادا کیجاسکتی ہے۔

بنگالہ مین عمر کی قید

۲۹ ۔ (الف) بنگالہ اور جنوبی ہند کے فیصلہ جات اس رائے کی تائید مین ہین جو دتک چندرکا نے قائم کی ہے۔ بنگالہ کے بعض ابتدائی مقدمات مین پنڈتون نے اس امر سے اتفاق کرتے وقت کہ عمر پنجالہ کوئی ایسی قطعی حد نہین ہے جس کو وسعت نہ دیجاسکے۔ ظاہر یہہ خیال کیا ہے کہ اگر رسم مونڈن اصلی خاندان مین ادا ہوچکی ہو اور اصلی باپ کے نام سے ہوگئی ہو تو پھر اسکے بعد تبنیت ناجایز ہوگی (م)

(م) کرت نرائن بنام بہونی اسیری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ا صفحہ ۱۶۱ (۲۱۳) جو توضیح اس فیصلہ کے متعلق کیگئی ہے اسکے لئے دیکھئے (گمناٹنس ہندو لا جلد ا صفحہ ۷۵) گمناٹنس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ ۔ و مقدمہ دولابھ بنام منو فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ صفحہ ۵۰ (۶۱)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۱۵۱

چنانچہ ۱۸۳۸ء مین صدر عدالت کے پنڈت نے عمر کے متعلق ایک سوال کے جواب مین کہا کہ "تینون اعلیٰ برنون (ذاتون) یعنی برہمن چھتری اور ویش کے متعلق مدت معینہ تبنیت علی الترتیب اُن کی رسم جنیو کے قبل ہے اور شودرون مین شادی ہونے سے پہلے ہے۔ (ن)۔

یہ رائے اسکے بعد کئی مقدمات مین بحال رہی ہے اور اب اسکو بعید از شک سمجھنا چاہیئے۔ (س)

مدراس مین عمر کے متعلق قاعدہ

یہی قاعدہ مدراس مین بھی بہ تکرار پنڈتون اور عدالت (دونون) نے قایم کیا ہے۔ (ع)۔

مسٹر ہالس نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اپنین کے بعد بھی تبنیت جایز ہوگی بشرطیکہ

(ن) بلکانتہ بنام کشن پریہ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۲۱۹ (۲۷۰)

(س) نتراوئی بنام بہولاناتھ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۵۵۳۔ رام کشور بنام بہوبن فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۲۹ و ۲۳۶۔ نگرانی مین بحال رہا فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۶۰ء حصہ اول صفحہ ۴۸۵ و ۴۹۰۔ لیکن ایک دوسرے امر پر پریوی کونسل نے منسوخ کر دیا۔ سب نومن بہوبن مئی بنام رام کشور جس مین حکم جواز تبنیت بربنا عمر کے متعلق کوئی جھگڑا نہین ہوا تھا۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۴۷۹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۳ (فیصلہ پریوی کونسل) صفحہ ۱۵۔

(ع) اسٹریچ ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۷ و ۹۱۔ اسٹریچ ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۸۷ و ۱۱۰۔ سوتودر بنام گنگا ستوپتی عرف اناسوامی بنام سیوا گمی فاچیر فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۰۶۔ پریوی کونسل مین ۲۸۔ اپریل ۱۸۲۸ء کو بحال رہا چیٹی کولم پرسنا بنام چیٹی کولم سودو فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۰۶۔

سیتو اسین بنام شیشوم مل فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۱۸۔ ویر پرمل بنام نراین پلے سر تھامس اسٹریجس نوٹس آف کیسیس جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ وہی لنگا بنام وینا تھل مدراس انڈین لا رپورٹس جلد ۶ صفحہ ۴۳ پچو وائن بنام سیٹین مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شخص متبنےٰ اسی گوتر کا ہو جسکا کہ متبنےٰ کرنیوالا ہے - وہ اپنی رائے اس دلیل پر قایم کرتے ہین کہ جہان گوترمین اختلاف ہو تو اُپنین مانع ہے اسلئے کہ اُسکی وجہ سے وہ شخص قطعی طور پر اپنے اصلی خاندان مین قایم ہو جاتا ہے اور اسلئے ادائے رسم دت ہوم (ملاحظہ ہو فقرہ - ۱۴۱ -) کو ناممکن کر دیتا ہے لیکن جہان ایک ہی گوتر ہو تو دت ہوم کی ادائی گو مناسب ہے لیکن متبنیت کے لئے لازم نہین ہے - یہہ رائے عدالت ٹرانکور مین برہمنون کے ایک مقدمہ مین قایم کیگئی تھی جس مین اُپنین کی ادائی متبنیت سے پہلے ہو چکی تھی مگر عدالت نے اعتراض کو غیر اہم تصور کیا - اسلئے کہ متبنےٰ لڑکا متبنےٰ کرنے والے شخص کے بھائی کا بیٹا تھا - (ف)

مدراس ہائیکورٹ نے بھی پوری تحقیقات اسناد اور مقامی رواج کی شہادت پر تجویز مذکور کی تقلید کی - (ص)

پانڈیچری مین بروئے رواج متبنیت ہر صورت مین رسم اُپنین کے بعد تسلیم کیجاتی ہے (ق)

حد عمر مبنےٰ عام نہین ہے **۱۳۰** - یہہ روک وہان بھی نہین ہے جہان برہمنی ساخت

ابوت متبدلہ سے لاعلمی ہے - پنجاب مین قید عمر نہین ہے (ر)

فرقہ جین مین ۳۲ سال تک مدت ہے اور ہالوی صاحب جسٹس کا قول ہے کہ عمر کی قید ہی نہین ہے (ش)

صلہ ۱۵۲

(ف) اسٹرنجس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ - راماسوامی ایئن بنام بہاگاتی امال مدراس جورسٹ جلد ۸ صفحہ ۵۸ -

(ص) درارا گونبام رام لنگا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۴۸ - ناسخ فیصلہ وینکٹ سایا بنام وینکٹ چارلو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۸ -

(ق) گیلن جلد ۱ صفحہ ۹۴ -

(ر) پنجاب کسٹمس صفحہ ۸۲ -

(ش) رتہہ کرن بنام سوجن مدراس جورسٹ جلد ۹ صفحہ ۲۱ محولہ مقدمہ شیو سنگہ بنام واکھو جلد ۶ فیصلجات ہائیکورٹ مغربی و شمالی صفحہ ۴۰۲ - گووندناتہہ بنام گلال چند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ (۳۲۲)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی طرح مغربی ہند کے متعلق مصنف میوکھ کہتا ہے "اور میرے باپ نے کہا ہے کہ ایک کنبذا آدمی جو صاحب پسر ہو متبنے ہو سکتا ہے (ث)"

اس تحریر کے موافق صدر عدالت سورت کے پنڈتون نے رپورٹ کی "کہ یہ قاعدہ کہ پانچ سال سے کم عمر کا لڑکا متبنے کیا جائے اُن صورتون سے متعلق ہے جن مین کوئی رشتہ داری نہین ہوتی لیکن جب کوئی رشتہ دار متبنے کیا جاتا ہو تو کوئی ممانعت موجود نہین ہے کہ بالغ یا کہ جسکی شادی ہو گئی ہو اور صاحب عیال ہو بشرطیکہ اُس مین عام قابلیت موجود ہو اور اوسکو متبنے کرنیوالا چاہتا ہو متبنے نہ کیا جا سکے (ث) اسیطرح مسٹر اسٹیل کہتے ہین "پونا کے شاستری اس ضرورت کو نہین تسلیم کرتے ہین کہ رسم تبنیت موسنج اور شادی سے پہلے ہو" اور تبنیت کے لئے مسٹر موصوف عمر مناسب کے متعلق مختلف توجیہین کرتے ہین جسکا سلسلہ (۵) سے (۵۰) تک ہے اور بالآخر یہ ہے کہ "کوئی حد عمر کی نہین ہے البتہ متبنے ہونیوالا متبنے کرنیوالے سے بڑا ہونا چاہئے" (خ) مگر ان تمام مستندین مین سے کوئی امتیاز قومیت متبنے کو نہین بتلاتا۔ سورت کے مقدمہ مین معلوم ہوتا ہے کہ فریقین برہمن تھے یا کم از کم چھتری تھے اور بعض مقدمات مین جس مین کنبذا شخص کی تبنیت بمبئی ہائیکورٹ مین جائز تجویز کیگئی ہے فریقین شودر تھے۔ لیکن فیصلہ مین اس امر پر توجہ نہین ہوئی (ذ)

(ت) بیوہارمیوکھ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۱۹۔ اسکا باپ شنکر بھٹ ہے جسکی کتاب دویت نرنی دکن مین خاص سند ہے ناتہاجی بنام نرسی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۷۰۔

(ث) برج بہوکن جی گوکلت ساوجی بوراڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۵ (۲۱۷)

(خ) اسٹیل صفحہ ۴۴ و ۱۸۲۔ منڈلک صفحہ ۱۷۱۔ مگناٹینس ہندولا جلد ۱ صفحہ ۵۰ روم مین بھی یہی صورت تھی۔

(ذ) راجو بنام جیونت راو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱۔ ناتہاجی بنام ہری بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۷۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حال کے مقدمات مین کسیقدر شک کے بعد یہہ طے ہو گیا ہے کہ ایک کتنہ ا برہمن قانوناً متبنے کیا جاسکتا ہے اور اس سے کوئی فرق متعلق جواز تبنیت نہین واقع ہوتا عام اس سے کہ وہ اسی گوتر کا ہو یا نہو جسکا کہ متبنے کرنیوالا ہے۔ (الف)

اکلوتا بیٹا

۱۳۱ ۔ اکلوتے لڑکے کو متبنے کرنے کی ممانعت کا انحصار دشتہ لودہائن اور شونک کی متنون پر مبنی ہے (ملاحظہ ہو فقرہ ۔ ۹۶) یعنی "اکلوتے لڑکے کو گود لینے یا دینے کی اجازت نہو اسلئے کہ بزرگون کے سرادہ وغیرہ کرنے کیلئے اوسکو باقی رہنا چاہیئے" (ب) شونک کا قول ہے "کوئی شخص جو ایک لڑکا رکھتا ہو کبھی اوسکو نہ دے"۔ ان ہی سے نند پنڈت قبول کرنے کی ممانعت بھی مستنبط کرتا ہے اور کہتا ہے کہ گناہ قطع نسل کے جس سے دشتہ بھی نفرت کرتا ہے لینے والے اور دینے والے دونون مرتکب ہوتے ہین (ج)۔

خلف اکبر

بعض مستندین نے ممانعت مذکور کو خلف اکبر تک وسیع کیا ہے اسلئے کہ اسکی قابلیتین بالخصوص اپنے ہی باپ کے فوائد کے لئے معین کیگئی ہین (د)

(الف) سداشیو بنام ہری مینشور بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰ ۔ لکشمیابنام رامیا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ ۔ دہرم داگو بنام رام کرشن بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۸۰ ۔ بمبو دری برہمنون مین کنبہ ذا کا اختیار تبنیت صرف اُسصورت مین ہی جب تبنیت کرتریم طریقہ کی ہو (دیکھو فقرہ ۔ ۴۲) مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۶

* (حاشیہ) بوجہ پسر متبنے مظہرہ کے یا اسکے اپنے اصلی خاندان مین ابتدا ئر کہ پدری پاسکے سے تبنیت ناجایز نہین ہوتی ۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۴ ۔ م ۔

(ب) ایسا ہی روم مین بھی تھا کہ اکلوتا لڑکا متبنے آ نہین کیا جاسکتا تھا اسلئے کہ اس سے عرض ہی باقی نہین رہتی

(ج) دتک مانسا باب ۴ فقرہ ۔ ۱ تا ۶ ۔ دتک چندرکا باب ۶ فقرہ ۔ ۲۷ و ۲۸ منکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۱۱ ۔ بیوہار میوکہہ باب ۴ ۔ فصل ۵ فقرہ ۔ ۹ و ۱۶ ۔ منڈلک صفحہ ۵۰۲ ۔

(د) منکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۔ ۱۲ بحوالہ منو باب ۹ فقرہ ۔ ۱۰۶ ۔ قانون تبنیت گوپال چندر مصرکا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۔ ۸ ۔ سرسوتی ولاس فقرہ ۔ ۳۶۸ ۔ و ۳۶۹ ۔ اسٹریج ہندولا جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ کمنٹنس ہندولا جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ ۔ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۔ ۴ ۔ پریوی کونسل نائکن بنام پوتی امال فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۳۴ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اسیطرح دو مین سے ایک بیٹے کی متبنیت ممنوع کیگئی ہے اس لئے کہ اس عمل سے باپ کے پاس صرف ایک بیٹا رہجائیگا جس کی وجہ سے یہہ اتفاق پیش آسکتا ہے کہ وہ مطلقاً بے اولاد ہو جائے لیکن آخری قول مسلم ہے کہ گو ممانعت ہے مگر موکد نہین ہے (ظ) اور حال مین ایسا ہی فیصلہ خلف اکبر کی متبنیت کے متعلق ہوا ہے۔ (و) بسبب تغیر قواعد منہود جو وقت ان متنون کی ہوسکتی ہے اسپر مسٹر وی مین منڈلک نے بہت طولانی بحث کی ہے اور اُن کی یہہ رائے ہے کہ وہ صرف سفارش کرنیوالی ہین ممانعت کرنیوالی نہین ہین اور اُن کی خلاف ورزی سے آدمی گنہگار ہوتا ہے مگر جواز متبنیت مین خلل نہین آتا ہے (ز)

دوبا پون کا بیٹا۔ **۱۳۲** ۔ یہہ امر ہر جگہہ کا مسلمہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حالت مین اکلوتا بیٹا متبنےٰ کرنے پر کوئی اعتراض نہین ہے جبکہ وہ دو اے مشابین یا دوبا پون کے بیٹے کی حیثیت مین لیا گیا ہو۔ عام اس سے کہ اپنے اصلی خاندان کی قرابت قائم رکھنے کے لئے تحریری اقرار ہوا ہو۔ (ح) یا یہہ صورت ہو کہ ایک بھائی کے اکلوتے بیٹے کو دوسرے بھائی نے متبنےٰ کیا ہو تو ایسی حالت مین معلوم ہوتا ہے کہ دوہری قرابت بغیر کسی خاص معاہدہ کے بھی قائم رہیگی۔ (ط)

صہ ۱۵۴

(ظ) دتک مماانسا باب ۴ فقرہ ۸۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۵۔ گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۷۔
(و) جالکی نام گوپال کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶۵۔ کاشی بائی نام تاتیا بمبی انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۱۔ جمنا بائی نام راے چندرا ایضاً صفحہ ۲۲۵۔
(ز) منڈلک صفحہ ۴۹۶ لغایتہ ۵۰۸۔ جس مین وہ اکلوتے بیٹے کی متبنیت کی نظیرین ویدون کے زمانہ سے لیکر اب تک بیان کرتے ہین۔
(ح) گمناٹنس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۹۲۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۶۔ بیوستہا مندرجہ مقدمات ناپس پریوی کونسل جلد ۲ صفحہ ۲۰۶۔ شمشیر نام دراج فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ (۲۱۶) مے منی نام سب سندری۔ فلٹن صفحہ ۵۷۔
(ظ) دتک مماانسا باب ۲ فقرہ ۳۷ و ۳۸۔ باب ۶ فقرہ ۳۴ لغایتہ ۳۶ و ۴۷ و ۴۸ و تک چندرکا باب ۱ فقرہ ۲۷ و ۲۸ باب ۳ فقرہ ۱۷ باب ۵ فقرہ ۳۳۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۶۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۰۷۔ اسیٹل صفحہ ۴۵۔ و ۱۸۳۔ سرود ہے کاری صفحہ ۵۳۵۔ پرمل نائکن نام پوتی امال فیصلہ صدر عدالت مدراس باتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۳۴۔ رائے عدالتگو کل نند نام امادئی بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۱۵ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۰۔ نلما دہب نام شہر مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ (پریوی کونسل) صفحہ ۲۹۔ چنا گوندن نام کمارا مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۰۷۔ امادئی نام گوکل نند انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۴۲ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷ بیوہار مینوکہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۲۱ و ۲۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن دوسری صورتون مین یہہ امر بہت بحث طلب ہے کہ آیا اکلوتے لڑکے کی تبنیت قطعاً ناجایز ہے یا محض گناہ ہے۔ جنوبی ہند مین تو جواز تبنیت کا پلہ بھاری ہے بنگالہ کے فیصلہ جات تقریباً بالاتفاق جواز کے مخالف ہین۔ مغربی ہند کے فیصلہ جات مین ایک ایسا اختلاف ہے جن سے بظاہر یہہ امر طے شدہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی تبنیتین جایز نہین ہین۔ غرض کہ تمامی اضلاع مین ان ہی متنون پر بہروسہ کیا گیا ہے اور کوئی خاص رواج ایسا نہین پایا جاتا جو اُن کی تکمیل کرے لیکن مختلف حصص ہند کے قوانین مین باہم کوئی فرق ہے یا نہین! یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکو صرف پریوی کونسل کا فیصلہ طے کرسکتا ہے۔ اور میرے لئے صرف اتنا مواد مہیا کردینا کافی ہے جس پر فیصلہ کیا جاسکے۔

فیصلہ جات مدراس — **۳۴ ق** — یہہ مسئلہ بحیثیت رکارڈ مدراس سنہ ۱۸۰۱ء مین سرتہامس اسٹرینج کے روبرو بمقدمہ ویراپرمال بنام نرائن پلے پیش ہوا۔ (ی)

جس مین ایک اکلوتے بیٹے کی تبنیت پر اعتراض کیا گیا تہا لیکن درحقیقت اعتراض مین کچھہ بھی نہ تھا اسلئے کہ وہ چھوٹی بیوی کا بیٹا تہا اور دوسری بیوی کا بیٹا اسکا بڑا بھائی اُسوقت زندہ موجود تھا۔ رکارڈ موصوف نے بحوالہ متن وششٹہ جگناتھ کی اس رائے پر۔ (ک) کہ اگر اس قسم کی تبنیت کیجائے تو جائز ہوگی یہہ فرمایا۔

"موجودہ پنڈتان بنگالہ کی یہہ رائے ہے کہ جس شخص کے ایک ہی بیٹا ہو اسکو نہ چاہیئے کہ دوسرے کو دیدے اور نہ یہہ چاہیئے کہ خلف اکبر کو دیدے تاہم بلاشک اکلوتے بیٹے کی تبنیت بھی جایز ہے۔ لیکن لینے والے اور دینے والے دونون گنہگار ہین" معلوم ہوتا ہے کہ یہہ راجہ تانجور کے مقدمہ مین طے ہوا ہے۔ اس اہم مقدمہ مین شخص متبنّے اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اور یہہ غلطی ہے اگر کوئی شخص خیال کرے کہ اس موقع پر قاعدہ تبنیت سے ۱۵۵ ص

(ی) سرتہامس اسٹرینجس نوٹس آف کیسیس جلد ۱ صفحہ ۹۱ و ۱۲۵۔
(ک) ڈائجیسٹ مولفہ جگناتھہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو انحراف کیا گیا تھا اوسکی تائید مرہٹون کے رواج یا پالسی پر مبنی تھی - اس امر
پر بہت ہی غور ہوا ہے جسکی ایک جزو کی کارروائی سر ڈبلیو ایم جونس کے
مبارک توسط سے عمل مین آئی ہے اور فی الحقیقت ایسے طریقہ سے جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ تردد گورنمنٹ صحیح طور پر دفع کیا گیا - یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
بالعموم پنڈتان بنگالہ و بنارس کی یہہ رائے تھی کہ تمامی بلاد مین اکلوتے بیٹے
کو متبنےٰ کرنا جایز ہے گو احکام شاستر کے انحراف کرنے سے متبنےٰ دینے
والے ماں یا باپ اور متبنےٰ لینے والا دونون گنہگار ہوتے ہین جس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین لینا یا دینا مناسب نہین ہے *
اکلوتا بیٹا متبنےٰ ہو سکتا ہے یا فی الحقیقت راماون اور اوسکے ساتھ کے دوسرے رائے
کرنیوالے پنڈت بیان کرتے ہین کہ "راجہ کو اکلوتا بیٹا تبنیت کے لئے نہین
دیا جا سکتا تھا - مگر تبنیت کے ناجایز قرار دینے کی عوض بظاہر اُن کا مطلب
یہہ ہے کہ عمل مذکور بمطابقت احکام شاستر نہین ہو سکتا تھا اس لئے کہ
صراحتاً بیان کرتے ہین کہ بہت سے ایسے رواج ہین کہ قایم ہین اور اُن
پیروی کیجاتی ہے لیکن وہ شاستر مین نہین ہین مگر تاہم وہ جایز خیال کئے
ہین - اس اظہار رائے کی نسبت اسوقت خیال ہوا تھا کہ کاشی ناتھہ و دیگر پنڈت
بنارس کی موافقت ہے جو کہتے ہین کہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت اُن افعال
سے ہے جس کو رواج نے جایز کر دیا ہے گو بروے شاستر گناہ وارد ہو

* (حاشیہ) اکلوتے بیٹے کی تبنیت کے متعلق تمام اسناد و نظائر مذکورہ بالا اور نیز دیگر تمام اسناد و نظائر کے
ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے غور کر کے یہہ طے کر دیا ہے کہ ایسی تبنیت گو ایک گناہ ہے مگر ناجایز نہین ہے حکام
تفصیلی بحث اس امر کے متعلق کی ہے خصوصاً سر جاج ایچ ساچ صاحب چیف جسٹس اور جسٹس محمود صاحب نے
رائین لکھی ہین - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۷ - مگر حکام ہائی کورٹ بمبئی اب بھی رائے ہائیکورٹ الہ
کو نہین مانتے اور قرار دیتے ہین کہ ایسی تبنیت ناجایز ہے اور وہ اسوجہہ سے بھی جایز نہین ہو سکتی کہ
کے اصلی والدین کے بعد تبنیت اور لڑکے پیدا ہو گئے وہ اپنی رائے سابق (مندرجہ فقرہ ۱۳۷ نوٹ ب)
کرتے ہین انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۵۸ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ دلائل جن سے تنجور کے پنڈتون کے رائے کی تائید ہوتی ہے اور جنکو بیوہ راجہ تلساجی نے پیش کیا اور نیز وہ دلائل جو بذریعہ گورنمنٹ آف فورٹ سینٹ جارج حاصل ہوئے۔ سپریم گورنمنٹ نے طے کیا کہ سرفوجی کے اکلوتے ہونے کا اعتراض ایسی کافی وجھہ پر مبنی نہین ہے کہ اسکی تبنیت و وراثت کو ناجایز کردے۔

و ۱۳۴ بورد پین رائین۔ سر تھامس اسٹرینج اپنی دوسری جلد مین اُن پنڈتون کی رائین لکھتے ہین جو کہتے ہین کہ نہ اکلوتا بیٹا متبنےٰ کیا جاسکتا ہے اور نہ خلف اکبر متبنےٰ ہوسکتا ہے۔ ان کے ساتھ مسٹر کولبروک کی توضیح بھی ہے جو کہتے ہین ص ۱۵۶ کہ اکلوتے لڑکے کی تبنیت جایز نہین ہوسکتی ہے بجز اسکے کہ وہ بھائی کا بیٹا ہو جو اپنے اصل باپ اور نیز متبنےٰ کرنیوالے کیلئے فرایض پسر ادا کرتا ہے۔ اسلئے کہ قطعاً دیڈالنا ممنوع ہے۔ اسکے سوا مسٹر ایلس کا یہہ ریمارک بھی تہا کہ جب کما حقہ کسی عمل کی تکمیل ہوجاے تو پھر وہ نہین منسوخ ہوسکتا۔ (ل) بنچ نے جو رائے بیان کی ہے اسکو وہ متن مین مکرر بیان کرتے ہین کہ جو ممانعت خلف اکبر و اکلوتے بیٹے کے متعلق ہے وہ محض ہدایتی ہے اور ان دونون صورتون مین سے کسی ایک صورت کی تبنیت گود دینے والے کیلئے ایک گناہ ہے لیکن پھر بھی ہر قانونی مقصد کیلئے جایز ہے (۴)

و ۱۳۵ پنڈتون کی رائے۔ ۱۸۱۷ء مین مدراس کے ایک مقدمہ مین یہہ سوال پیدا ہوا تہا کہ آیا اکلوتا ہونے کے لحاظ سے واجب تہا کہ کوئی شخص اپنے بڑے بھائی کے بیٹے کو بترجیح پسر عم متبنےٰ کرے؟ اس سوال کا پنڈتون نے جواب دیا کہ "کسی شخص کیلئے جایز نہین ہے کہ اکلوتے بیٹے کو کسی کی تبنیت مین دے اور نہ یہہ جایز ہے کہ کوئی شخص کسی کے اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین قبول کرے"

(ل) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۸۷، ۱۰۶، ۱۰۷۔ اسی طرح کی صدر عدالت مدراس کی کارروایان ۱۸۲۴ء و ۱۸۲۵ء مین جایز رہی ہین۔ دیکھیے اسٹرینج مینول فقرہ ۹۹۔

(۴) اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسلیئے یہہ بھی جایز نہین ہے اور اسیوجہہ سے لازم نہین کہ چچا کے چھوٹے بیٹے پر ترجیح دیکر بڑے بھائی کے بیٹے کو تبنیتے کیا جائے۔ لیکن اگر اس قسم کی تبنیت واقع ہو جائے تو گو کہ تبنیت مین لینے اور دینے والے گنہگار ہونگے تاہم تبنیت جایز ہے۔ (ن) اس موقع پر معلوم ہوتا ہے کہ پنڈتون نے بھائی اور غیر کے اکلوتے بیٹے کے فرق کو ملحوظ نہین رکھا ہے باقی اور حالتون مین وہ سرتھامس اسٹرینج سے متفق ہین۔

خلف اکبر۔ ۱۸۵۱ء مین صدر عدالت مین ایک مقدمہ پیش ہوا جس مین ایک چچا نے اپنے بھائی کے بڑے بیٹے کو تبنیتے کیا تھا۔ پنڈتون نے اپنی اس رائے کا حوالہ دیکر جو انہون نے ۱۸۴۸ء مین اس اظہار کے ساتھہ دی تھی کہ بڑے بیٹے کی تبنیت ناجایز ہے مگر یہہ رائے دی کہ بقاعدہ کلیہ ویسا ہی ہوگا لیکن اس صورت مین نہین۔ جہان شخص تبنیتے بھائی کا بیٹا ہو۔ عدالت نے اس رائے کا اور نیز سرتھامس اسٹرینج کی رائے کا حوالہ دیکر بیان کیا کہ مقدمہ حالیہ مین چچا نے تبنیتے کیا ہے اور اسکی تکمیل بھی ہو چکی پس گو یہہ عمل قابل ترک تھا۔ مگر تاہم اوسکو جایز تجویز کرنا چاہیئے۔ (س) ۱۵۷

۱۸۵۴ء مین پھر یہی سوال خلف اکبر کے متعلق پیدا ہوا لیکن اس مین بھائی کا بیٹا نہ تھا اور صدر عدالت کے پنڈتون نے پھر اوسکو ناجایز قرار دیا اور ان کی رایون کے بھروسہ پر رسول جج نے دعوے کو خارج کر دیا۔ مگر پھر صدر عدالت نے محض اس بنیاد پر فیصلہ منسوخ کر دیا کہ تبنیت بلحاظ رضامندی و امتداد زمانہ ثابت ہو چکی تھی اور قانونًا ناجایز ہونے کے پیوستہ پر توجہہ نہین کی (ع)

۱۸۶۲ء مین مقدمہ مذکور کا فیصلہ تصحیح کیلئے مدراس ہائیکورٹ مین پیش ہوا اور سابق کے مقدمات پر نظر ثانی کرکے یہہ تجویز ہوئی کہ اکلوتے لڑکے کی

(ن) اردناچلم بنام ایاسوامی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۵۴

(س) پرمل ناکمن بنام تپی اتال فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۳۴

(ع) جوگل بنام سوریتھی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۳۱۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تبنیت جایز ہے۔ (ف)

الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے نسبت تبنیت اکلوتے بیٹے کے۔

اسی قسم کا نتیجہ حال مین ہائیکورٹ الہ آباد کے ججون نے بھی بغلبہ آراء نکالا ہے صرف جسٹس ٹرنر کو اختلاف تھا (ص)*

بمبئی مین اکلوتے بیٹے کی تبنیت

۱۳۶ و - بمبئی مین سند کے متعلق اختلاف ہے مسٹر اسٹیل کہتے ہین کہ اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین نہ دینا چاہیئے بجز اسکے کہ چچا کو دیا جائے یا یہ کہ فریقین کی رضامندی سے دیا جائے جس سے مین قیاس کرتا ہون کہ اُن کا مطلب دوائے مشائن ہے۔ (ق) لیکن ایسی حالت مین جہان ایک شخص کے دو بیٹے تھے۔ اور اوس نے دونون کو تبنیت مین دیدیا تو پنڈتون نے تبنیت کو ناجایز قرار دیا اسلئے کہ گنہگار صرف دینے والا ہے نہ کہ قبول کرنے والا۔ (س) اور سنہ ۱۸۶۲ء مین ہائیکورٹ نے صراحتاً فیصل کردیا کہ اگر مکمل ہوجائے تو اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز ہے گو نامناسب ہی (ش) دوسرے جانب بعد کے ایک مقدمہ مین حکام ہائیکورٹ مذکور نے تجویز کیا کہ دہنو کا ۱۵۸

(ف) چناگوندن بنام کاما۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۴ - مقدمہ زاین سوامی بنام کپاسوامی (مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۳) مین بھی اسی کی پیروی کیگئی۔

(ص) ہنومان بنام جرای۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ - اسٹریٹ اور محمود صاحب جسٹس نے اسمین شک کیا ہے انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۱ بنام (حاشیہ) سب سے آخری فیصلہ الہ آباد ہائیکورٹ کا جسکی رو سے تبنیت اکلوتے بیٹے کی جایز قرار دیگئی ہے۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۶۷ (حاشیہ فقرہ ۱۳۳)۔

(ق) اسٹیل صفحہ ۴۵ و ۱۸۳۔

(س) ہوبٹ راؤ بنام گوند راؤ بورا ڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۵ و ۸۶ (۸۳)

(ش) مہالسا بائی بنام وٹھوبا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷، صفحہ ۲۶ - راجو نمبالکر - بنام جیونت راؤ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (سول جورسڈکشن) جلد ۴ صفحہ ۱۹۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ قاعدہ کلیہ کہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت نہین ہوسکتی ایک ایسا قاعدہ ہے جسکو کلکتہ ہائی کورٹ نے بھی ایک تجویز مین مکرر بحال رکھا ہے اور توضیح کی ہے۔ (ت) یہہ توضیح بلاشبہہ محض ایک ضمنی تحریر تھی ۱۸۷۷ء مین یہہ اعتراض کہ شخص متبنے اکلوتا بیٹا تھا۔ ہائیکورٹ تک پہونچایا گیا لیکن غیر موجہہ ہونے کیوجہہ سے ترک کردیا گیا (ث) ۱۸۷۵ء مین یہہ سوال پیدا ہوا کہ آیا کسی بیوہ کا اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دینا جایز ہے یا نہین۔ لیکن جس سوال کا تصفیہ ضروری تھا وہ یہہ تھا کہ آیا متوفی شوہر کے طرف سے مجاز ہونے کا احتمال ہوسکتا تھا یا نہین؟۔ اس غرض کے لیے اس امر پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا عمل مذکور درست ہے یا نہین۔ چنانچہ تمام قانون اور اس مسئلہ کے جملہ نظایر کو ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس نے بخوبی جانچا اور حقیقتاً جو امر طے پایا وہ یہہ تھا کہ اکلوتے لڑکے کو تبنیت مین لینا یا دینا اسطرح نامناسب تھا کہ شوہر کی رضامندی کا احتمال نہین ہوسکتا۔ مگر چیف جسٹس نے اس قسم کی تبنیت کی جواز کے نسبت مخالفانہ راے دی گو یہہ تسلیم کیا کہ پرانے زمانہ کی صدر عدالت نے اس قسم کے مقدمات کو جایز تسلیم کیا ہے۔ اس فیصلہ کی پیروی بالکل اسی صورت کے ایک مقدمہ ۱۸۸۲ء مین کیگئی (خ)

۱۸۸۳ء مین خلف اکبر کی تبنیت کا جواز معرض بحث مین آیا اور ہائیکورٹ نے یہہ قبول کرکے کہ اس قسم کی تبنیت کی ممانعت محض ناصحانہ تھی اسکو ممانعت اکلوتے پسر کے ساتھہ مقابلہ کیا جسکو اسنے ناقابل وقطعی ٹھہرایا مگر یہہ بھی محض ضمنی تحریر تھی (ذ)

(ت) بہاسکر ترمبک بنام مہادیو رامجی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (ابتدائی اصل جورسڈکشن) جلد ۶ صفحہ ۴۔

(ث) رنگو بائی بنام بہاگیرتی بائی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۹۔

(خ) لکشیما بنام رامیا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴۔ سوماسکھاٹا بنام شیوبھٹ رامجی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۲۴۔

(ذ) کاشی بائی بنام تاتیا بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۲۱۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائیجیسٹ کے مصنفون کی رائے ہے کہ تبنیت قسم مذکور بمبئی مین ناجایز ہے چنانچہ مستندات بالا کے علاوہ دو غیر شایع شدہ مقدمات کا حوالہ دیتے ہین جن مین سے ایک مین اکلوتے لڑکے کی تبنیت قوم لنگایت مین ناجایز قرار پای تھی اور دوسرے مین بسبب اصول عامہ تصفیہ ہوا تھا کہ قسم مذکور صرف اس حالت مین جایز ہوسکتی ہے جب کسی خاص رواج کی بنیاد پر ہو۔ (الف)

صد ۱۵۹ اور پھر قطعی طور پر اسی عدالت نے ۱۸۸۹ء مین بہ اجلاس کامل یہہ تصفیہ کیا کہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت قطعاً ناجایز ہے۔ عدالت موصوفہ نے یہہ قرار دیا کہ اجلاس کامل نے قوم لنگایت کے متعلق تو یہہ فیصلہ کردیا کہ بسبب قانون ہنود اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دینا ناجایز تھا پس اسکا اثبات بروے مسئلہ وقعت امر واقعہ نہین کیا جاسکتا۔ (ب) پس اس فیصلہ نے بمبئی مین بحث کو قطعاً ختم کردیا۔ *

بنگالہ مین اکلوتے بیٹے کی تبنیت نہین ہوسکتی۔

ف ۱۲۷۔ بنگالہ مین تقریباً تمام مستندات اکلوتے بیٹے کی تبنیت جایز ہونے کے خلاف مین ہین۔ (الف) مگناٹن اور مسٹر سدرلینڈ بلا پس و پیش اسکے خلاف مین راے رکھتے ہین۔ (ج) اور چھوٹے مگناٹن صاحب راے مذکور کی تایید مین متعدد پیوستھون کا حوالہ

(الف) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائیجیسٹ صفحہ ۹۰۹ و ۹۱۲ و ۱۰۴۰

(ب) وامن رگھوپتی بنام کرشناجی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۹۔

* (حاشیہ) اس راے کی اب تک بمبئی ہائی کورٹ مین بسختی تقلید کیجاتی ہے اور اس راے سے جو الہ آباد ہائی کورٹ نے اب قایم کی ہے (دیکھو حاشیہ فقرہ ۱۳۳) حکام ہائیکورٹ بمبئی کو اختلاف ہے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۵۸۔ البتہ صرف لنگایتون مین ایسی تبنیت (اکلوتے بیٹے کی) جایز قرار دیگئی ہے۔ بسوا بنام بنگن گوڑہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۸۔ ۴

(ج) مگناٹن کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۲۳ و ۱۴۷ و ۱۵۰۔ مسٹر سدرلینڈس ناپس آف لا آف ایڈاپشن صد ۲۶۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیتے ہین اور صرف اسی صورت کو مستثنے کرتے ہین جہان تبنیت دوا ئے
شاستر قسم کی ہو۔ (د) اور فیصلہ جات بھی اسی مضمون کے ہین۔
فیصلہ جات بنگال نسبت تبنیت اکلوتے بیٹے کے۔ **۱۳۸** ۔ مقدمہ شمشیر مل بنام دلراج کنور (ہ) مین مدعی کا دعوے ایسی تبنیت پر مبنی تھا جو کالعدم تھی اس لئے کہ بیوہ نے بلا اجازت شوہری تبنیے کیا تھا بہرحال صدر عدالت نے دوسرے فریقون کے دعوون کے متعلق جن مین سے ایک کا نام تیج مل تھا اور وہ اکلوتا بیٹا تھا جو تبنیے ہوا۔ پنڈتون سے سوال کیا کہ تبنیت مذکور جایز تھی یا نہین۔ انہون نے جواب دیا کہ جواز تبنیت تیج مل اور اوسکے استحقاق جائداد کا انحصار اس امر پر تھا کہ آیا اسکو دیا گیا اور قبول کرنیوالے نے اس شرط پر قبول کیا یا نہین کہ وہ دونون شخصون کا بٹیار ہیگا۔ پس اگر اسطرح نہین دیا گیا تو تبنیت خلاف قانون ہوگی اور کوئی استحقاق جائداد کا بھی نہوگا مگر پھر اس مسئلہ پر نہ فیصلہ چاہا گیا اور نہ کیا گیا۔ بعد کے ایک اور مقدمہ مین مدعی نے جو اکلوتا بیٹا تھا۔ بحیثیت تبنیے دعوے کیا اور اسکی تبنیت اسی بنیاد پر ناجایز قرار پائی اور دعوے خارج ہوگیا۔ اور نظر ثانی مین بھی فیصلہ بحال رہا۔ چنانچہ جب اسکو ایک نئے پنڈت کے پاس پیش کیا گیا تو اسنے اپنے ماسبق کے بالکل خلاف رائے دی اور ایک جج نے یہہ بھی خیال کیا کہ تبنیت گو نامناسب تھی مگر جایز تھی لیکن اور ججون نے اس سے اختلاف کیا اور فیصلہ سابق ہی بحال رہا۔ (و) صفحہ ۱۶۰

(د) گنناٹیس ہندولا جلد ۲ صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۹۲ و ۱۹۵۔
(ہ) فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ (۲۱۶)
(و) نندرام بنام کاشی پانڈے فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ (۳۱۰) وہی مقدمہ گلکتہ مارلن رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۱۷۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۷۰ (۸۹) اس مقدمہ کا حوالہ چیف جسٹس اسکاٹ لینڈ نے بمقدمہ چنا گنڈن بنام کمار۔ دوسری طرح پر استناداً غلط طور پر دیا ہے۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۷۔

CC-0. Gurukul K... War

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی فیصلہ اور ایک مقدمہ مین بھی کیا گیا جس مین کہ مدعا علیہ قابض اکلوتا بیٹا تہا اور اس کے استحقاق کا انحصار جواز تبنیت پر تھا۔

اس موقع پر پنڈتون نے ظاہر کیا کہ اسکا اکلوتا ہونا عدم جواز تبنیت کیلئے کافی ہے کیونکہ ایسے شخص کی تبنیت ممنوع ہے اور اس قاعدہ کی خلاف ورزی لینے والے اور دینے والے کیلئے فعل مجرمانہ تھا۔

اس کے بعد یہہ ظاہر کیا گیا کہ وہ بطور دوائے مشائن دیا گیا تھا لیکن ظاہر یہہ ہوا کہ اسکو مان کی طرف سے بعد وفات پدر دیا گیا تہا اور پنڈتون نے کہا کہ بیوہ بلا صریح اجازت شوہری اسطرح اپنے بیٹے کو نہین دیسکتی تھی اور اجازت اسکو حاصل نہ تھی۔ پس عدالت نے مدعی علیہ کا قبضہ اوٹہا دیا۔ (ز)

اس کے خلاف ایک اور مقدمہ متدائرہ سپریم کورٹ بنگالہ مین حکام نے فرمایا کہ "بلاشبہہ بحسب قانون ہنود اکلوتے بیٹے کی تبنیت قابل الزام ہے لیکن جب ہو جائے تو جایز ہے" بہر حال حکام موصوف اسکو جایز قرار دینے کے بہ نسبت اسکے متعلق یہہ کہنے کیلئے بڑھے کہ عدالت موصوفہ تصور کریگی کہ پدر اصلی اور متبنے کرنیوالے باپ مین باہم اقرار تھا کہ متبنے دونون کا بیٹا ہوگا جسکی وجہہ سے وقت جاتی رہے (ح)

بالآخر ۱۸۶۸ء مین یہی مسئلہ ہائیکورٹ بنگالہ کے روبرو پیش ہوا کہ جس مین حق مدعی جواز تبنیت پر منحصر تھا اور وہ اکلوتا بیٹا ہی تھا۔

اس مقدمہ مین مقدمہ مدراس و دیگر مقدمات کا حوالہ دیا گیا لیکن یہی قرار پایا

(ز) دیبی دیال بنام ہرسنگہ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۰ (۴۰۷)

(ح) جے منی بنام شب سندری فلٹسن صفحہ ۵۷۔ بنگال کے ایک مقدمہ مین ایک تبنیت جایز قرار پائی تھی جس مین کہا گیا تھا کہ متبنے اپنی تبنیت کے وقت اکلوتا تہا اور اسکا بڑا بھائی پہلے مر چکا تہا۔ جو مباحثہ اس مسئلہ پر ہوا وہ رپورٹ مین درج نہین ہے دلاپ بنام منو فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۔ (۶۱)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ تبنیت قطعاً ناجایز تھی۔ جسٹس مستر کا کہنا تھا کہ "جواز تبنیت کے شرایط لازمی مین سے یہہ بھی ہے کہ عطائے فرزند ایک شخص فہمی اختیار کے طرف سے عمل مین آئی ہو اور قانون ہنود صاف طور پر کہتا ہے کہ اکلوتے بیٹے کے باپ کو اپنے بیٹے پر ایسا قطعی اختیار نہین ہے کہ اسکو بیچڈالے یا کسیکو دیدے (ملاحظہ ہو دتک مانسا باب ۴ فقرہ - ۵) پس اس طرحکی عطا ایسی ہی ناجایز ہوگی جیساکہ کسی مان کا بلا رضامندی پدر اپنے بچہ کو دیدینا۔ صہ ۱۶۱

یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ممانعت زیر بحث جس طرح دینے والے سے متعلق ہے اسیطرح قبول کرنیوالے سے بھی متعلق ہے اور بصورت خلاف ورزی فریقین کو جرم "قطع نسل" کی دھمکی دیگئی ہے قانون ہنود مین بقائے نسل خاص مقصد تبنیت ہے پس اگر تبنیت کرنیوالا ایک ایسے لڑکے کو جو اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہے تبنیت کرکے قطع نسل کا گنہگار ہوتا ہے تو بلاشک مقصد تبنیت فوت ہوجاتا ہے" (ظ)

یہہ تمام مضمون ۱۸۷۸ء مین پہر بنگال ہائیکورٹ نے بڑی جفاکشی کے ساتھ جانچا اور قرار دیا کہ از روے دہرم شاستر مروجہ بنگالہ اکلوتے بیٹے کی تبنیت

(ظ) اپیندر لال بنام رانی پرسنامای بنگال لا رپورٹ (اپیلیٹ سول جورسڈکشن) جلد ۱ صفحہ ۲۲۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۷۴۳ - شب نومنی اپیندر لال بنام پرواسومای بنگال لا جانکی بنام گوپال کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ - وبذریعہ ہائی کورٹ بمبئی بہاسکر ترمبک بنام مہادیو رامچی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (اپیلیٹ سول جورسڈکشن) جلد ۶ صفحہ ۴ - دیکھئے جملہ معترضہ جوڈیشل کمیٹی تلمادھب بنام شمیر مورز انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۰ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (فیصلہ پریوی کونسل) جلد ۱۲ صفحہ ۲۹ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹر (فیصلہ پریوی کونسل) جلد ۳ صفحہ ۲۷ - بعد کے ایک مقدمہ مین ایک شخص کے تین بیٹے تھے جن مین سے ایک ایک بیوہ چھوڑکر مرگیا۔ جس نے اپنے شوہر کے لیئے تبنیت کیا۔ ہائیکورٹ نے طے کیا کہ اس صورت مین باقی دو بیٹون کی تبنیت پر کوئی اعتراض نہین ہے۔ مانک چند بنام جگت سیٹھانی کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۱۸ و ۵۳۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ناجایز ہے اور یہہ ممانعت شودرون اور اعلیٰ ذات والون سے یکسان متعلق ہی (ی)
پس یہہ قبول کیا جاسکتا ہے کہ اس معاملہ مین بنگالہ کا قانون مدراس کے قانون سے
مختلف ہے۔

دو شخص ایک ہی لڑکے کو متبنےٰ نہین کرسکتے۔

۱۳۹ - دو شخص ایک ہی لڑکے کو متبنےٰ نہین کرسکتے چاہے وہ دونون حقیقی بھائی ہی کیون نہون تاہم مصنف دنک ممانسا نے بیان کیا ہے کہ دو سگے بھائی بالاشتراک تیسرے بھائی کے بیٹے کو متبنےٰ کرسکتے ہین تاکہ وہ دو اے مشائن (یعنے دونون کا بیٹا) ہوجائے۔ مسٹر ڈبلیو گمناٹن ایک پرزور رائے اس قسم کی کارروائی کے جایز ہونے کے خلاف ظاہر کرتے ہین۔ (ک)

رسوم تبنیت۔

۱۴۰ - چھلم ضروری رسوم تبنیت انکو وششٹہ نے حسب ذیل بیان کیا ہے۔

"جو شخص متبنےٰ کرنیوالا ہو اسکو چاہیے کہ کسی قریب کے رشتہ دار کو یا رشتہ دار کے قریب رشتہ دار کو بعد جمع کرنے اپنے اقربا کے حاصل کرے اور بادشاہ پر اپنا ارادہ ظاہر کرے اور مکان کے بیچ مین الفاظ مقدس کی تلاوت کے ساتھ رسم ہوم ادا کرے۔ (ل)

صہ ۱۶۱ ایک اور بڑی رسم جو محض رسم مذکورہ بالا کی توسیع ہے۔ شونک اور بودھا ین کی ان عبارتون مین درج ہے جنکا حوالہ مصنفین اس معاملہ مین ہادیانہ سندون کے نام سے دیتے ہین۔ (م)

(ی) مانک چند نام بھگوتی کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۴۳۔
(ک) دنک ممانسا باب ۱ فقرہ ۳۰ و باب ۲ فقرہ ۴۰ لغایتہ ۴۷۔ گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ "
(ل) منکشر اباب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۱۳۔
(م) ہومار یسوکھ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۸۔ و ۲۶ لغایتہ ۴۲۔ دنک ممانسا باب ۵ فقرہ ۲۔ و ۴۲۔ دنک چندرکا باب ۲۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۱۸ بھی دیکھئے۔ سٹیل صفحہ ۴۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان رسمون مین لڑکے کو دینے اور قبول کرنیوالے پر بہت زور ڈالا گیا ہے۔ بودائن کا قول ہے "پہران رسوم کو اگنہوتر پر لکیرین کرنے سے شروع اور پانی کے گہڑے رکھکر ختم کرکے اسکو چاہیئے کہ لڑکا دینے والے کے پاس جاے اور یہہ کہکر کہے میرا بیٹا بنیدے درخواست کرے دوسرا یہہ جواب دے کہ مین اسکو دتا ہون اور اُس کو ان الفاظ کے ساتھ قبول کرے۔ مین تجھے اپنے فرایض ادا کرنے کے لیے لیتا ہون اور مین تجھے اپنے بزرگون کی نسل قایم رکھنے کے لیے لیتا ہون"

حاکم کو اطلاع۔ ان متنون مین لفظ بادشاہ کی شارحین نے یہہ تعبیر کی ہے کہ اس سے قصبہ یا گانون کا سردار مراد ہے۔ بہرحال وہ اس امر مین متفق معلوم ہوتے ہین کہ اطلاع دینا اور اسکی اجازت حکم جواز تبنیت کیلیے قانونی لوازم نہین ہین بلکہ محض عمل مذکور کی تشہیر اور نزاع و شک وراثت کیلیے ہے (س)

عطا و قبول۔ ف ۱۴۱ ۔ عطا کرنا اور قبول کرنا قطعاً ضروری ہین اور یہی عاملانہ اجزا رسم مذکور ہین اسلیے کہ یہ وہ جزو ہے جو ایک لڑکے کو ایک خاندان سے دوسرے خاندان مین منتقل کرتا ہے۔ (ع)

بعض مستندین کا قول ہے کہ اور کوی رسم ایسی لازمی نہین اور یہہ کہ اسکا نہونا تبنیت کو قطعاً باطل کردے گا۔ خود رسم دت ہوم بھی اگرچہ اعلیٰ ذاتون مین بڑا ہی ضروری حصہ ادا رسم کا ہے تاہم یہہ طے پایا گیا ہے کہ وہ ایک غیر لازم رسمی امر ہے (ف)

(ن) بودائن باب ۲ فقرہ ۷۔ نغایتہ ۹۔ جرنل ایشیاٹک سوسایٹی بنگال بابتہ ۱۸۶۶ء شوتک سمرتی۔

(س) مسٹر ہملنڈس سنا پسس آف ہندو لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۶۷۔ و ۶۷۵۔ سرتھامس اسٹرنجس نوٹس آف کیسس جلد ۱ صفحہ ۱۱۷ منظوری سٹر کیلیے دیکھیے ماقبل فقرہ ۱۲۲۔

(ع) مہاشویا شوسی ناتھہ بنام سری متی کرشنا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۵۰۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۸۱۔ رنگنا یکا بنام الور سٹی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۴۔

(ف) ویراپرمل بنام نرایں پلے۔ سرتھامس اسٹرنجس نوٹس آف کیسس مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۱ و ۱۱۷۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۵۔ ڈائجسٹ مولفہ جگناتھہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴۔ و ۲۴۸۔ گمانبام ونکٹ چارلو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۵۔ سترا گن بنام ستیہ ابنا پس پربوی کونسل کیسس صفحہ ۲۹۰۔ گمانبام مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۹۔ گبلن جلد ۱ صفحہ ۹۳ دیکھیے دیسی سندات مقتبسہ جالی فقرہ ۱۵۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Har

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر اسبارہ مین استناد مین اختلاف ہے۔ چنانچہ دتک مانسا رسم مصرحہ وششٹہ وشونک کو جو کہ رسم دت ہوم کو شامل کرتے ہین بیان کرنے کے بعد یہہ بیان کرتا ہے "اسلئے پانچون لڑکون کا پدری تعلق تبنیت سے صرف اُن امور کے ادا کرنے سے پیدا ہوتا ہے جو وششٹہ یا شونک نے قرار دئے ہین کسی اور طرح سے نہین ہوتا" (ص)

اور وہ اس باب کو یہہ کہتے ہوئے ختم کرتا ہے کہ "اسلئے یہہ امر مسلم ہو گیا ہے کہ تبنے سے تعلق پدری مناسب رسوم کے ادا کرنے سے پیدا ہوتا ہے یعنے عطا وقبول ودت ہوم وغیرہ سے اور اگر ان مین سے ایک بھی رہجائے تو تعلق پدری پورا نہین ہوتا (ق)

اسیطرح دت تک چندر کا نسبت پیروان تتری ویدکے رسوم مصرحہ بودہائن کا جن مین رسم دت ہوم بھی شامل ہے بیان کرکے کہتا ہے اگر کوئی رسم مبنیہ ادا نہ کیجائیگی تو یہہ کہا جائیگا کہ شخص متبنے اسیقدر جائداد کا مستحق ہے جو اوسکی شادی کیلئے کافی ہو" (س)

مگر مدراس کا ایک پنڈت کہتا ہے کہ رسم دت ہوم صرف برہمنون پر فرض ہے دوسری قومون سے متعلق نہین ہے اور مسٹر کولبروک و مسٹر ایلس اس راے کو صحیح مانتے ہین۔ (ش)

اسیطرح مسٹر اسٹیل بھی کہتے ہین کہ "شودر کوئی ایسی رسم نہین ادا کرسکتے جسمین وید کے منترون کی ضرورت ہے۔ (ت)

ان عبارتون کے جانچنے سے بیشک یہہ معلوم ہوگا کہ دت ہوم اُنہین قومون کیلئے لازم ہے جن کیلئے وہ قرار دیگئی اور غالب ہے کہ شودرون کیلئے وہ قرار نہین پائی۔

شودر لوگون کیلئے مذہبی رسوم نہین ہین۔

۴۲۵ متعدد مختلف فیصلون کے بعد اب یہہ امر طے شدہ

(ق) دتک مانسا باب ۵ فقرہ ۵۶۔

(س) دتک چندرکا باب ۲ فقرہ ۱۶ و ۱۷ باب ۶ فقرہ ۳۔ گنا ٹس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۹۸۔

(ش) اسٹریرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۸۷۔ لغایتہ ۸۹۔

(ت) اسٹیل صفحہ ۴۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معلوم ہوتا ہے کہ شودر لوگون کے لئے کسی حال مین کسی مذہبی رسم کے ادا کرنیکی ضرورت نہین ہے البتہ اعلیٰ قومون مین ابھی تک غیر طے شدہ معلوم ہوتا ہے۔ ۱۸۳۴ء مین حکام جوڈیشل کمیٹی نے فرمایا تھا کہ اگرچہ تبنیت کے لئے تحریری دستاویز اور مذہبی رسوم کی بجا آوری لازم نہین ہے پھر بھی اس قسم کی دستاویزین عموماً دیجاتی ہین رسوم ادا ہوتے ہین۔ رسم تبنیت ادا ہونے کے اوقات کی تمام واقعات خاندانون مین مثل زمینداروں اور مالدار برہمنون کے اطلاعدیجاتی ہے۔ اسلئے جہان ۱۶۴ آنکی ادای نہین ہوتی تو بتائید تبنیت جو ثبوت دیا جاتا ہے اوسکی نسبت سخت شبہہ کرنا عدالت کیلئے لازم ہوجاتا ہے۔ (ث)

اس مقدمہ بنگالہ کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ فریقین برہمن تھے اور یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ کوئی مذہبی رسم نہین ادا کیگئی۔ مگر صدر عدالت اور پریوی کونسل دونون مقامات مین ان رسوم کی غیر موجودگی کی نسبت اسطرح لحاظ کیا گیا کہ وہ محض شہادت کیلئے ہین نہ یہ کہ ان سے تبنیت ناجایز ہوجائے۔

لیکن بطور واقعہ دونون عدالتون نے یہہ تجویز کیا کہ تبنیت عمل ہی مین نہین آئی۔ بہت ہی حال کے ایک مقدمہ متدائرہ پریوی کونسل مین جو ایک شودر کی تبنیت سے متعلق تھا۔ اور ہائیکورٹ بنگالہ نے اسکی نسبت یہہ سوال صریح قایم کیا تھا کہ آیا شودر بلا ادائے رسوم مذہبی مثل رسم دت ہوم وغیرہ متبنے کیا جاسکتا ہے یا نہین بصیغہ اپیل حکام جوڈیشل کمیٹی نے فرمایا (بمقدمہ استری متی جی منی بنام استری متری شب سندری (ملاحظہ ہو فلٹنس رپورٹ سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۵۷) سپریم کورٹ کلکتہ مین یہہ قرار پایا تھا کہ جشادی کے سوا اور کوئی مذہبی رسوم شودر لوگون مین ضروری نہین ہین۔ (خ)

(ث) سنترگن بنام سبتر پیس پریوی کونسل کیسس صفحہ ۲۸۷ و ۲۹۰۔ وہی مقدمہ مذکورہ صدر عدالت۔ سنبامنی سبتر یا بنام سوترگن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۱ (۲۶)

(خ) سری نراین متر بنام سری متی کشن بنگال لا رپورٹ (فیصلہ پریوی کونسل) جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۱ و ۱۸۷ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۳۔ وہی مقدمہ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس مجلد ضمیمہ صفحہ ۱۴۹۔ مذبیعہ ہائی کورٹ بنگال لا رپورٹ (اپیلٹ سول جورسڈکشن) جلد ۲ صفحہ ۲۷۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر حکام عالیمقام نے جو رائے دی اسمین امر مذکور نہ تو پیدا ہوا اور نہ اوس کا تصفیہ کیا گیا

حالات اقوام شودر۔

دوبارہ پہر بنگالہ مین سوال مذکور شودرون مین پیدا ہوا اور رائیکوٹ نے بحوالہ عبارت دتک زنی متقنبسہ بیوستہ درپن یہہ فیصلہ کیا کہ شودرون مین بھی ادائے دت ہوم تبنیت کیلئے لازم ہے اور چونکہ رسم مذکور کی بجاآوری اس مقدمہ خاص مین نہین ہوئی تھی لہذا تبنیت ناجایز قرار دیگئی (ذ)

حال کے ایک اور مقدمہ مین جو کہ شودرون ہی مین تھا عدالت نے اس فیصلہ کی نسبت یہہ ظاہر کیا کہ اُس مین خاص واقعات پر تجویز کیگئی تھی (حالانکہ دراصل ایسا نہ تھا) اور دونون مقدمات مین ایک اور فرق اس بنیاد پر نکالا کہ "مقدمہ موجودہ مین پسر متبنے بھائی کا بیٹا ہے جو اُسی خاندان کا ممبر ہے اور اُسکے متعلق محض عطا و قبول جواز تبنیت کیلئے کافی ہین" (الف) صہ ۱۶

بالآخر خاص یہہ مسئلہ اجلاس کامل مین پیش ہوا اور اسوقت یہہ ثابت ہوا کہ دتک زنی کی عبارت جسپر پہلے اس امر مین اعتبار کیا گیا تھا کہ وہ شودرون مین رسم دت ہوم کو لازم گردانتی ہے اب بالکل برعکس ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ ایک ضروری جزو عبارت مذکور کا ترک ہوگیا تھا پس اجلاس کامل سے جو استصواب کیا گیا تھا اُسکا یون جواب دیا گیا کہ ملک بنگالہ کے شودرون مین لڑکے کو تبنیت مین لینے اور دینے کے سوا اور کوئی رسم لازمی نہین ہے۔ (ب)

(ذ) بہیرب ناتھ بنام مہیش چندر بنگال لا رپورٹ (اپیلیٹ سول جورسڈکشن) جلد ۴ صفحہ ۱۶۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۸۔ محولہ پسندیدہ مقدمہ۔ سیام لال بنام سدامنی بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۶۔

(الف) نہتیانند بنام کشن دیالی بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۰۔ مسئلہ پیش شدہ آخر کے متعلق دیکھئے ماقبل فقرہ ۱۲۹ کتاب ہذا۔

(ب) بہاری لال بنام اندرمنی بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۵۔ پرپوی کونسل مین بحال رہا سنہ منی اندرمنی بنام بہاری لال انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۴۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۷۰۔

بحسب مقدمہ دیامای بنام راس بہاری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۰۱۔ پرکاش چندر بنام دہن موتی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۳ عیسوی صفحہ ۹۶۔ اکورینام راماسوامی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۲ صفحہ ۶۷۔

یگنک تہنی بنام راموہدالی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۵۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اعلیٰ اقوام کی حالت

۱۴۳ ۔ بلاشبہہ یہہ ایک جداگانہ سوال ہے کہ آیا یہی قاعدہ تین اعلیٰ قومون سے بھی منطبق ہوتا ہے یا نہین ۔ مدراس مین تو صراحتاً طے ہوگیا ہے کہ برہمنون مین بھی دت ہوم یا اور کوئی مذہبی رسم غیر ضروری ہے (ج) اور یقیناً اسی قاعدہ کا اشارہ نیاپس کے مقدمہ مین جسکا حوالہ فقرہ ماقبل مین دیا گیا ہے کیا گیا تھا اسکا تصفیہ نہین کیا گیا اور جگناتھ کی رائے بھی یہی ہے (د)

تجویز مقدمہ مدراس ایک بعد کے فیصلہ مین بھی بحال رہی جس مین فسر یقین چہتری قوم کے تھے ۔ (ہ)

اس سے بھی زیادہ حال کے ایک مقدمہ مین جسمین فسر یقین برہمن تھے عدالت موصوفہ نے گو سند تجویز مذکور مین شبہہ ظاہر کیا لیکن تبنیت کو اس بنیاد پر بحال رکھا کہ درحقیقت رسم دت ہوم ادا کر دی گئی تھی گو اسکی بجا آوری عطاء و قبول کے پانچ سال بعد ہوئی (و)

اس مقدمہ سے ظاہر ہے کہ عطا و قبول کا وقوع اس شرط پر ہوا تھا کہ باضابطہ تبنیت آئندہ کیجائیگی ۔ یہہ تبنیت جبکہ ہوچکی تو پہر دت ہوم کی رسم بھی کماحقہ ادا کیگئی ۔ مگر یہہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ آیا اگر بلا ادائے رسم دت ہوم یا بلا ارادہ ادائے رسم مذکور یا اسکو آئندہ کسی وقت پر معلق رکھہ کے تبنیت مکمل کر لیجاتی تو بھی ایسا ہی فیصلہ ہوتا یا نہین ۔ (بمزید احتیاط آئندہ بطور ضمیمہ ادا کیجا سکتی ہے ؟) ص ۱۶۶

۱۸۸۴ء مین ایک ایسا مقدمہ پیدا ہوا جس مین ایک برہمن نے بلا ادائے رسم دت ہوم اپنی ہی گوتر کا ایک لڑکا متبنیٰ کیا تہا عدالت نے مقدمہ سنگما نام وینکیٹ چارلو کو بہت ہی کم وقیع مانا اور ظاہر کیا کہ اس مین فسر یقین مین سے کسی نے

(ج) سنگما نام وینکیٹ چارلو مدراس ہائیکورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ ۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۶ تردید اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ ۔

(د) ڈائجسٹ مولفہ جگناتھ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۸ ۔

(ہ) چندرا لانبام کمنا مالا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۰ ۔

(و) وینکیٹ بنام سبہدر مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۴۸ ۔ مقدمات مندرجہ فقرہ ۱۴۴ بہی دیکھے جائین ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحث نہین کی تھی اور جگناتھ کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ جنوبی ہند مین مستند نہین ہے مگر یہہ تجویز کیا کہ مقدمہ مذکور مین تبنیت جایز تھی اسلیئے کہ فریقین ایک ہی گوتر کے تھے۔

اِس مقدمہ مین مسٹر ایلس کی سند مندرجہ اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ پر بھروسہ کیا گیا (ز)

اِس مقدمہ اور نیز اسکے بعد کے ایک مقدمہ رنگ نائکم بنام الور سٹی (ح) مین جج ون نے جو ڈشیل کمیٹی کی اِس تحریر پر بھروسہ کیا تھا جو مقدمہ مہاشوی شوشی ناتھ بنام سری متی کرشن۔ (ط) مین لیگئی تھی اور جس مین حکام عالیمقام نے فرمایا تھا کہ

"جو کچھہ طے ہوا وہ اسیقدر ہے کہ شودر لوگون مین لڑکے کو تبنیت مین لینے اور دینے کے علاوہ اور کوی رسوم ضروری نہین ہین مگر لڑکے کو تبنیت مین دینے اور لینے کا طریقہ بطور قانون ہنود ورواج قایم چلا آتا ہے اور یہہ صاف ظاہر ہے کہ دوجنمی قومون مین اس طرحکی تبنیت عملاً نہین ہوسکتی کیونکہ اُن کے لیے بعض مذہبی رسوم حضوصاً دت ہوم ضروری ہے"۔ یہی اُصول پنڈتون نے بھی بنگالہ کے دو مقدمات مین قایم کیا ہے کہ تینون اعلیٰ قومون مین رسم دت ہوم لازمی ہے۔ (ی)

اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ جسٹس مسٹر صاحب نے بھی یہی بیان کیا تھا۔ (ک)

(ز) گوندایار بنام دوراسوامی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۔

(ح) مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۴ و ۲۱۹۔

(ط) انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ (۲۵۶)

(ی) النک منجری بنام فقیر چند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۶ (۴۱۸) بلبھ کانتہ بنام کشن پری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۲۱۹ (۲۷۰)

(ک) لچھمن بنام موہن ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۷۹۔ مقدمہ ہٹاکر امراؤ بنام ٹھکرانی بہی دیکھا جائے الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ بابتہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی کے ایک مقدمہ مین بھی یہی قاعدہ عام فرض کرلیا گیا تہا مگر بہائی کے بیٹے کو متبنے کرنے کی صورت مین ترک کر دیا گیا تہا۔ پھر بھی پنڈتون نے یہہ کی ایک خاص متن کی بنیاد پر تبنیت کو جائز قرار دیا تھا یعنی دہیٹی یا بہائی کے بیٹے کو متبنے کرنے مین صراحتاً ضرور نہین ہے کہ رسم دت ہوم یا دیگر رسوم ادا کئے جائین کیونکہ ان صورتون مین صرف زبانی الفاظ سے تکمیل ہوجاتی ہے (ل) الہ آباد مین جہان ایک اسی قسم کا مقدمہ دکہنی برہمنون مین واقع ہوا تہا بعض حکام عدالت کی راے کا رجحان اس جانب معلوم ہوتا ہے کہ کسی مذہبی رسم کو ضروری نہ قرار دین لیکن فیصلہ اس استقرار کے ساتھ محدود تھا کہ جب بیٹی یا بہائی کا بیٹا ہو تو محض لینا اور دینا کافی ہے (م)

ص ۱۶۷

ان مختلف فیصلہ جات کا جہانتک توافق ممکن ہے اس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ دوجنمی قومون مین اگر لڑکا متبنے کرنیوالے کا ہم گوتر نہو یا خلاف مین کوئی رواج نہ ثابت کیا جاسکتا ہو تو رسم دت ہوم کی ادای ضروری ہے مدراس مین بھی برہمنون کے متعلق اس قاعدہ کو محدود کرنیکے لئے ایک معتبر سند موجود ہے۔

عمداً ترک رسوم۔ **ف ۱۴۴** ۔ ہر حال مین یہہ امر نہایت صاف ہے کہ اگر ترک رسوم عمداً عمل مین آئے اس غرض سے کہ تبنیت کو قطعاً ناتمام رکہا جائے یا اگر موت یا دوسرے کسی سبب سے کوئی رسم جو مرکوز خاطر رہی ہو عمل مین نہ لائی جاسکے تو ایسی حالت مین کوئی تبدیل نہ واقع ہوگی گو رسوم ترک کردہ کا متروک کرنا جایز بہی

(ل) بہبت راو بنام گوند راؤ بورا ڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۷۵ و ۸۷۵ (۸۳) اسٹیل صفحہ ۴۵۔ یہہ بہت سے دیگر اسناد مقتبسہ ڈاکٹر جالی (فقرہ ۱۵۹) کے موافق ہے ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۹۲۳ و ۱۸۳۔ بمقدمۂ راو جی دنانک راو بنام لکشمی بائی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱۔ مین عدالت نے اگرچہ امر مذکور کا فیصلہ نکیا مگر اس مضمون کی ایک پرزور راے ظاہر کی کہ برہمنون مین رسم دت ہوم لازمی ہے۔

(م) ایمارام بنام مادہو راؤ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو سکتا ہو کیونکہ طرفین کی رضامندی جو جائز و مکمل تبنیت کیلئے ضرور ہے وہ ہرگز واقع نہین ہوئی۔ (ن)

علاوہ برین اُن صورتون مین ہی جن مین محض عطا و قبول کافی ہین ضرور ہے کہ دراصل عطا و قبول عمل مین آئے۔ اسلئے کہ محض ایک نرخی انتقال پسر بہ تبادلہ افعال باہمی کافی نہوگا۔ (س)

صہ ۱۶۸

پنجاب و قوم جین | پنجاب اور قوم جین مین کسی رسم کی ضرورت نہین ہے اس لئے کہ یہہ معاملہ صرف ایک دیوانی معاہدہ ہے (ع)

سیلون | اور شمالی سیلون کے مدلیارون مین صرف یہہ رسم پائی جاتی ہے کہ بتنے کو نیوالا اب زعفران پی لے۔ (ف)

مسئلہ وقعت امر واقعہ | (الف) اکثر مقدمات بحث کردہ سابق مین جہان یہہ ماننا ضرور تھا کہ تبنیت بہ خلاف دستوری قاعدۂ مقررہ مستمدین قدیم عمل مین آئی ہے وہان اس امر کی کوشش کیگئی کہ بروے مسئلہ وقعت امر واقعہ تبنیت مذکور بحال رکھی جائے چنانچہ بنگالہ کے سوا اور اضلاع مین اس قاعدہ کا وجود پریوی کونسل نے صراحتاً تسلیم کرلیا ہے (ص)

(ن) گنگا ٹیمس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۹۷۔ ایشر چندر بنام راس بہاری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ باتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۰۰۱۔ بنی پرشاد بنام منشی سید عبدالحی وکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۹۲

(س) سری نرائن متر بنام سری متی کشن بنگال لا رپورٹ (اپیلٹ سول جورسڈکشن) جلد ۲ صفحہ ۲۷۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۶۔ مہاشوی شوشی ناتہ بنام سری متی کرشن انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۵۰۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۸۱۔

(ع) پنجاب کسٹمس صفحہ ۸۲۔ پنجاب کسٹمری لا جلد ۳ صفحہ ۸۲۔ لکھمی چند بنام گنگو بائی الہ آباد انڈین لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۱۹۔

(ف) تہا ویلم باب ۲۔

(ص) اماوئی بنام گوکل نند انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۵۳۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن حدود کے متعلق جنمین قاعدہ مذکور متعلق کیا جاسکتا ہے - بمبئی والہ آباد کے
کئی مقدمات مین بحث ہوئی ہے - احاطۂ بمبئی مین اِس قاعدہ کی نسبت کہا گیا ہے
کہ اُسکا صحیح انطباق بالضرور اُن مقدمات مین محدود ہونا چاہیئے جن مین عطاء و نزول
کی بابت استناد کی ضرورت نہو اور نہ تبنیت کے متعلق ہی حکمی ممانعت ہو بلکہ اُن
مقدمات مین جنمین حکم شاستر محض ہدایتی ہو لازمی نہو یا اوسکی رو سے تبنیت کے لیے
بمقابلۂ دیگر ان کوئی خاص شخص زیادہ مناسب ہو تو وہان قاعدۂ مذکور کا انطباق
مفید طریقہ سے اور مناسب طور پر کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ فرض اخلاقی و سفارشی
ترجیح پر توجہ نکیجائے - (ق)

الہ آباد کے ایک مقدمہ مین (س) نام پچھلے مقدمات پر جسٹس محمود صاحب نے نظر ثانی
کرکے یہہ فرمایا -

"بلاشک تبنیت مین امور ضابطہ و رسوم ترجیح متعلق انتخاب و دیگر امور مین جو اخلاقی
و مذہبی باتون کی حد تک پہنچتے ہین عام طور پر یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسے معاملات
شاستر مین ہدایتی طور پر نسبت اِس امر کے جسکو مین شاید طریقہ عمل تبنیت کہہ سکتا ہون
تصور کیے گئے ہین بلاشک ایسے معاملات سے جو اصلیت تبنیت پر موثر نہین ہین مسئلہ
وقعت امر واقعہ کا بربنائے عام وجوہ عدل انصاف و نیک نیتی کے اور بلالحاظ سند
کسی قول خود دہرم شاستر کے متعلق ہوگا فی الحقیقت ایسی صورتین ہو سکتی ہین کہ جن مین
صریح عبارت اقوال سے وہ امر جو دیگر طریقہ جات مین بطور معاملہ ضابطہ کے تصور کیا جائیگا
ایک ایسا معاملہ تاکیدی حکم یا امتناع کا ہو جائے جو اصل معاملہ پر موثر ہو"

ص ۱۶۹

بالبروے دہرم شاستر چونکہ تبنیت از قسم عطا ہے لہذا تین خاص باتین بلالحاظ
امور ضابطہ کے اُس کے لئے ضروری ہین - قابلیت دینے کی اور قابلیت لینے کی

(ق) لکشمابنام راماد ابمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۸ بحال رہا اور اوسکی تقلید
کیگئی دیکھو رائے عدالت بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ و بمبئی انڈین لا رپورٹ
جلد ۱۰ صفحہ ۸۶ -

(س) گنگا سہائے بنام لیکھراج سنگھ الہ آباد انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ و ۲۹۶ و ۲۹۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور قابلیت اس بات کی کہ متبنےٰ کیا جاسکے یہہ مجکو ایسے امور معلوم ہوتے ہین جو واسطے جواز معاملہ کے ضروری ہین اور اسطرحکے ہین جو مسئلہ وقعت امر واقعہ کی حد سے خارج ہین"

ان قواعد کا انطباق | **۱۴۴** - (ب) بنابر قواعد مذکور مسئلہ وقعت امر واقعہ کا اصول ایسے موقعون پر بے اثر خیال کیا گیا ہے جہان عطار یا قبول ایسی مان کی طرف سے عمل مین آئے جو ضروری اجازت نہ رکھتی ہو (ش) یا جہان طفل متبنےٰ ایسا ہو جسکی مان کے ساتھ متبنےٰ کرنے والے کی شادی نہو سکتی ہو (ت)۔

اور موثر اون موقعون پر مانا گیا ہے جہان ایسے رشتہ دار کو جسکا حق مرجح تہا چہوڑکر شخص غیر کے بیٹے کو ترجیح دیگئی تھی (ث) یا جہان کہ عمر معینہ دت تک مانسا سے تجاوز ہو گیا ہو (خ)

اس کے خلاف اصول مذکور سے ایسی حالت مین کوئی مدد نہین ملتی جس مین اس سوال پر مختلف رائین قائم کرنا ممکن ہو کہ آیا کوئی خاص ہدایت ایسی لازمی ہی یا نہین جو لب لباب تبنیت ہو۔ مثلاً ستعدد عدالتون نے نہین بلکہ ایک ہی عدالت نے مختلف اوقات مین مقدمات تبنیت اکلوتے لڑکے مین (ذ) یا بحالت مقدمات ممبر ایک اعلی قوم کے جہان کہ مقررہ رسوم مذہبی کو ترک کر دیا گیا ہو (الف) مسئلہ وقعت امر واقعہ کے منطبق کرنے مین اختلاف کیا ہے تو بلاشبہہ بالکل ہی مختلف خیالات پیدا ہوتے ہین جبکہ ممانعت صریح کو مختلف رواجات نے شاد یا ہو۔ صفحہ ۱۰۷

غالباً اوس عدالت کے سوا جو سند میوکھہ واعمال مسلمہ میوکھہ کی پابند ہو اور

(ش) رنگابائی بنام بہاگیرتی بائی بمبئی انڈین لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ نرائن باباجی بنام نانا منوہر بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۳

(ت) گوپال نرہر بنام ہنمنت گنیش بمبئی انڈین لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۔

(ث) اُمادی بنام گوکل نند انگلش لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۴۰۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷۔

(خ) گنگا سہا بنام لکہیراج سنگہ الہ آباد انڈین لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۵۴۔

(ذ) ماتبل فقرہ ۱۳۱ التفاتیہ ۱۳۸ کتاب ہذا۔

(الف) ماتبل فقرہ ۱۴۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی عدالت ایک کتخدا برہمن کی تبنیت کو جائز نہ رکھے گی (ب)

قیاسات نسبت تبنیت **ف ۱۴۵** (پنجم شہادت تبنیت) بثوت تبنیت کیلئے

کسی خاص شہادت کی ضرورت نہین ہے پس جو لوگ تبنیت پر اعتماد کرتے ہین وہ بالضرور مثل دیگر واقعات کے اسکو بھی ثابت کرین گے خواہ مدعی ہون یا مدعا علیہ (ج)

البتہ ایک حیثیت سے وہ عمدہ حالت مین ہین یعنے بوجہ خاص مذہبی اغراض اہل ہنود یہہ احتمال کیا جاسکتا ہے کہ ایک بے پسر ہندو تبنیت کا خیال کرے گا اور یہہ احتمال اسوقت اور بھی بڑہیگا جب شخص مذکور معمر یا مریض ہو۔ اور اپنے بعد جائداد چہوڑ جانیوالا ہو تو اوسکو نسل چلانے والے وارث کی فطرتاً خواہش ہوگی۔ اور اس سے بہی زیادہ یہہ کہ خاندانی نزاعون کے لحاظ سے غالباً جو شخص اس کے بعد وارث ہونیوالا ہے اسکو وہ پسند نکرتا ہو۔

جن مقامات پر شاستر متکشر اپر عمل ہوتا ہے اور بہی ایک صورت پیدا ہوگی یعنے اسکی بیوہ یہہ فرض کرکے کہ ایک وارث چہوڑ گیا ہے اپنے گذارہ کیلئے ایک ہمدرد شخص کی محتاج ہوگی جو شاید درکار کن خاندان ہو پس اگر وہ شوہر اس سے الوف ہوگا تو فطرتاً خواہشمند ہوگا کہ بیوہ کو ایک زیادہ فائدہ مند حالت مین یعنی بحیثیت والدہ اور محافظ بتنے بیٹے کے چہوڑے۔ (د)

(ب) دہرم واگو بنام رام کرشن چمپاجی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۸۰۔
(ج) تارینی چرن بنام سروداسندری بنگال لا رپورٹ (اپیلیٹ سول جورسڈکشن) جلد ۳ صفحہ ۱۴۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۸۔ ہردیال ناگ بنام رائے کرشنو ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۷۰۔
(د) کلکتہ رپورٹس ہائیکورٹ اوریجنل سائڈ جلد ۱ صفحہ ۲۴۹۔ ہرادہن بنام متہرانا تہہ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۴۱۴۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۷ صفحہ ۱۰۔ جس مین پریوی کونسل نے متفق فیصلہ جات عدالتہائے ماتحت کو منسوخ کردیا۔ اور تبنیت کے خلاف فیصلہ کیا۔ سندر کماری بنام کدادہر مورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۶۴۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۴ صفحہ ۱۱۶۔ رگہوناوہ بنام بروزا کشور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۱۷۷۔ وہی مقدمہ مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۱۔ دیکھیے قوت قیاس موافق تبنیت رائے جسٹس متر صاحب راجندر نرائن بنام سروداوی ویکلی رپورٹر جلد ۱۵۔ صفحہ ۵۴۸۔ ہرنچل سنگہ بنام کمار گنیشم نیا پس پریوی کونسل گیسیس جلد ۲ صفحہ ۲۲۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسیطرح پر صورت معاملات بالعکس بھی ہوسکتی ہے مثلاً متبنے کرنیوالے باپ کی نوجوانی اور اپنی بیوی سے کوئی اولاد وغیرہ پیدا ہونیکا احتمال غالب جس سے کہ تبنیت کا وقوع خلاف قیاس ہوجائے (ہ)

دفعہ پنجم | کوئی تحریر ضرور نہین ہے گو بڑی جائداد یا بلند مرتبہ شخص ہونے کی صورت مین تحریر کا ہونا ایک ایسی بات ہوگی جسکی سخت جانچ کی ضرورت ہوگی اور نیز اصل واقعہ کے لیئے قوی شہادت درکار ہوگی۔ (و) صفحہ ۱۷۱

اور نہ ہر حال مین یہی ضرور ہے کہ واقعہ تبنیت کی صریح شہادت پیش کیجائے۔ اسلیئے کہ جب تبنیت کو ایک زمانہ دراز ہوجائے اور متبنے کے ساتھ افراد خاندان کی طرف سے اور عام کاروبار مین مثل متبنے فرزند کے برتاؤ ہوا ہو تو ہر طرح پر قیاس کیا جائیگا کہ ہر امر جو ثبوت و تسلیم کی صورت حال ثابت کرنے کیلیئے ضرور تھا وہ ہوچکا۔ (ز)

اثر امر فیصل شدہ | ۴۶ ل۔ یہہ تجویز کیا گیا ہے کہ جب کسی ایسے دعوے مین جس مین نزاع تبنیت ہو فیصلہ موافق تبنیت ہو تو وہ اُن لوگون کے مقابلہ مین بھی تبنیت کی سرسری شہادت ہوگا جو فریق مقدمہ نہ تھے۔ (ح)

اور یہہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ ایک جایز و باضابطہ فیصلہ عدالت مجاز کا جو ایک مبسلہ

(ہ) سابتری بنام ستر گھن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۱ (۲۶) بحال رہا۔ پریوی کونسل کمیس جلد ۲ صفحہ ۲۸۰

(و) نیا پس پریوی کونسل کمیس جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ - اندی کدارن بنام اروناچلم فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۵۳۔

(ز) پرکاش چندر بنام دہن موہنی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۹۶۔ نتیانند بنام کرشن دیال بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ اوہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۰۔ راجندر ناتھہ بنام جگندر ناتھہ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۵ صفحہ ۱۴۱۔ ہردیال بنام رائے کرشٹو ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۷۔ سابو بوا بنام نونا گھن ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۰۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ ضمیمہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۔

(ح) سیتا رام بنام جگ بندو ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۶۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متبنے بیٹے کی حالت کے نسبت ہوا ہو ایسا فیصلہ ہے جو ناطق ہے اور تمام دنیا کے مقابلہ مین اسوقت تک واجب التعمیل و قطعی ہے کہ غیر مبنی یا سازشی ثابت کیا جائے اور یہہ کہ اسی طرح سرسری فیصلہ بہی گو قطعی نہو مگر اُن واقعات کی بادی النظر شہادت ہے جن مین فیصلہ کیا گیا اور اسبات کیلئے کافی ہے کہ عدم اثبات کا بار ثبوت فریق مخالف پر ڈالے۔ (ط)

لیکن اب یہہ قاعدہ باقی نہین رہا ہے۔ شخصی حیثیتون کے سوالات کے متعلق عدالتہائے ہند کے فیصلہ جات کی قطعیت کو جسٹس ہالوے صاحب نے مدراس کے ایک مقدمہ مین خوب جانچا ہے جس مین ایک ڈگری نسبت مسئلہ تقسیم کے مثل فیصلہ قطعی کے مانی گئی تھی (ی)

اور نیز ویسا ہی اسکے بعد کے ایک مقدمہ بنگالہ مین ہوا (ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴ جو اجلاس کامل مین سپرد کیا گیا تھا۔ اسی فیصلہ کی سند پر قرار پایا تہا جہان آیندہ وارث نے ایک بیوہ پر بحیثیت زوجہ مورث دعوے کیا تھا کہ جائداد علیحدہ نکرنی پائے اور اُن کا حق وراثت آیندہ کیلئے قائم کیا جائے اور عدالت نے تجویز کیا تہا کہ بیوہ مذکور کا شوہر متبنے تہا اس لئے مدعی دوسرا وارث تھا۔ اور فیصلہ مذکور اُس شخص کے مقابلہ مین بحال رہا جو تبنیت سے انکار کرتا تہا مگر نالش مین شریک نہ تھا۔ چنانچہ پیکاک صاحب چیف جسٹس نے مسٹر جسٹس ہالوے کی تجویز کا حوالہ دیکر یہہ فرمایا کہ

"اُنہون نے جو نتیجہ پیدا کیا ہے اس سے مین بالکل متفق ہون یعنی جب کوئی عدالت مجاز کسی ہندو خاندان کے اشتراک یا عدم انقسام کا فیصلہ کردے یا مسئلہ صحیح النسبی و تبنیت و تقسیم جائداد یا نسبت کسی خاص خاندان کے

ص ۱۷۲

(ط) کستومنی بنام کلکٹر مرشد آباد فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۵۵۰۔
راج کرشنو بنام کشوری ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴۔

(ی) یرکلا بنام انا کل مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۶۔ مقدمہ گوپال این بنام رگھوپتی این میکہئے مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قاعدہ جانشینی کے یا کسی اور ایسی قسم کی بحث مین جو ابین فریقین مقدمہ ہو فیصلہ صادر کرے تو فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ ہوگا جو کہ اُن اشخاص غیر پر جو فریق مقدمہ نہ تھے نہ اُن کے قائم مقام تھے ناطق ہو بلکہ مین اس سے بھی بڑھ کر یہہ بات کہتا ہون کہ ڈگری ایک ایسے مقدمہ کی بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت مین قابل ادخال بھی نہونی چاہیئے۔ (ک)

بطور شہادت ڈگری مذکور ایک امر اہم ہے۔

لیکن اگرچہ ڈگری مذکور خود قطعی نہو اور نہ قابل ادخال شہادت ہو پھر بھی وہ کارروائی جس مین کہ ڈگری مذکور واقع ہوئی بہت ہی اہم ہے۔ مثلاً جب تبنیت واقع ہونے کے متعلق نزاع ہو تو اس امر کا ثابت کرنا بہت ہی اہم ہوگا کہ اُس شخص نے جو اپنے کو متبنّے بیان کرتا ہے کسی جائداد کی نسبت اپنا حق مالکانہ یا حق حصہ داری ظاہر کیا تھا اور اُسنے مقدمات دائر کیے تھے یا اُسپر مقدمات دائر ہوئے تھے یا جائداد کے متعلق صیغہ مال یا عدالت فوجداری مین کارروائیان ہوئی ہین۔ ایسا ہی اُسکا ان اُمور مین حاضر رہنا دوسرے فریق کو فائدہ دیگا۔ اسیطرح اُن لوگون کی نسبت جنہون نے اس کے حق سے انکار کیا ہے ثابت کیا جائے کہ وہ اون معاملات سے آگاہ ہین یا اُن مین شریک رہے ہین تو اسکی تائید مین شہادت اور بھی قوی ہو جائیگی۔

۱۷۳ صد

استداد زمانہ کا اثر۔ ۱۷۴ صد۔ استداد زمانہ دو طرح پر موثر ہو سکتا ہے۔ اولاً وقوع تبنیت کے احتمال کو قوی کرنے مین اور ثانیاً تبنیت کو منسوخ کرنے کی کوشش روکنے مین

(ک) کنہیا بنام رادھا چرن ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۳۸۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ ضمیمہ صفحہ ۶۶۲۔ جسکی تقلید مقدمہ جوگندر دیب بنام فنندر دیب مین کیگئی مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۶۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۰۴۔ کنتم ناچیر بنام راجہ شیو گنگا مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۳۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۲ صفحہ ۳۱۔ جمنا داس بنام بامسندری۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۷، ۴۷۔ وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلی صورت مین اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ تبنیت جایز تھی اور دوسری صورت مین اُن نتایج کی روک کرتا ہے جو ناجایز قرار دینے سے پیدا ہوتے ہین۔

امتداد زمانہ کا اثر شہادت پر۔

اولاً یہہ ظاہر ہے کہ جب تبنیت مبینہ کو ایک زمانہ گذر گیا اور خاندان مین اور اُس سوسائٹی مین جس مین خاندان کا میل جول ہے اوسکا بحیثیت تبنیت جائز و واقعی برتاو کیا گیا تو یہہ امور فی الحقیقت اُن لوگون کی راے کی قوی ثبوت ہین جو واقف حالات ہون کہ ہر امر ضروری نسبت جواز تبنیت عمل مین آگیا تھا۔ یہہ امر بھی اس شہرت کے مماثل ہے جسپر ہمیشہ نزاع مقدمات مناکحت وصحیح النسبی مین اعتبار کیا جاتا ہے۔ (ل)

لیکن یہہ بھی ظاہر ہے کہ وقعت شہادت اس شہرت پر منحصر ہے جو زمانہ دراز سے چلی آئی ہو نہ یہہ کہ خود وقت تبنیت کی ہو۔ پس اگر یہہ معلوم ہو کہ تبنیت کو پوشیدہ کیا گیا تھا یا آنکہ ایک جانب سے اظہار ہوا تھا مگر جانب دیگر سے مجہول رکھا گیا تھا اور اسکی بنیاد پر نہ کوئی عمل کیا گیا تھا اور نہ کوئی طریقہ برتاو بخلاف اُس برتاو کے جبکہ تبنیت قایم بکیجاتی نسبت مظہرہ متبنے لڑکے کے اختیار کیا گیا تھا تو ایسی حالت مین کوئی شہرت نہین ہے اور اس حالت کو جسقدر زیادہ زمانہ گذرتا ہے اُسیقدر زیادہ خلاف تبنیت شہادت بہم ہوتی ہے *

(ل) راجندر وناتھ بنام جوگندر وناتھ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۱۶۔ انندراو سیواجی بنام گنیش الیشونت بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۳۔

* (حاشیہ) جبکہ تبنیت اسوجہ سے ناجایز ہو کہ بیوہ نے دراصل بلا اجازت شوہر عمل کیا تھا تو بیوہ مذکور تبنیت مذکور سے اسوجہ سے انکار کرنیسے ممنوع نہین ہے کہ اسنے ۱۸ ماہ تک تبنیت کو باثر تصور کیا اور بدین غرض کہ بوجہ طریق عمل کے امتناع مانع تقرر مخالف ہو اور اُس سے کوئی تبنیت ناجایز تبنیت جایز کے درجہ کو پہنچے یہہ لازم ہے کہ خاندان تبنیت کنندہ کا طرز عمل عرصہ دراز تک قایم رہا ہو اور حیثیت متبنے کی بلحاظ اسکے اصلی خاندان کے اسطرح تبدیل ہو گئی ہو کہ نامبردہ کا اپنے خاندان سابق مین پھر داخل ہونا غیر ممکن ہو گیا ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۵۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ صورتین جن مین تبنیت بوجھ اقبال ناجایز ہوتی ہے

ثانیاً شہرت مذکور ایسے موقع پر کچھہ بھی موثر نہوگی جہان واقعات مقبولہ سے ظاہر ہو جائے کہ جایز تبنیت عمل مین نہین آئی ہی مثلاً جبکہ برہمنون مین بہن کے بیٹے کی یا کسی لڑکے کی تبنیت ایسے شخص کی جانب سے عمل مین آئی ہو جس کے ایک زندہ بیٹا موجود ہو لیکن ممکن ہے کہ ایسے واقعات ہون یا اس طریقہ کا برتاؤ ہو سکتا ہے (گو یہہ تبنیت کو جایز نہین کر سکتے) کہ بعض لوگون کو منازعت سے باز رکھے۔

اس قسم کی روک دو طرح سے پیدا ہوگی ایک تو بوجھہ امر مانع تقریر مخالف دوسرے قواعد تمادی کی وجھہ سے۔

صہ ۱۷۴

اثر قبول۔ ۱۴۹ ۔ (اولاً) بحالت نقصان حقوق منجانب شخص دیگر یا بوجھہ دعوے حق منجانب غیر کسی شخص کی محض مجہول رضامندی کوی مانع نہین ہے کہ اپنے واقعی حقوق قانونی کیلیے شخص اول الذکر عدالت مین چارہ جوئی کرے بشرطیکہ قانوناً تمادی عارض نہو کیونکہ قانون نے ایک میعاد معین کر دی ہے جس کے اندر اگر وہ چاہے تو بغرض تحفظ حقوق چارہ جوئی کر سکتا ہے اور اس میعاد سے استفادہ حاصل کرنے مین کوئی ناانصافی ہی نہین ہے لیکن یہہ ایک جداگانہ حیثیت ہے جب اسکی رضامندی بمنزلہ ایک موثر رضامندی کے ہو کہ دوسرے شخص کی جانب سے عمل ہو سکے اور جسکی نسبت شخص مذکور منصفانہ طور پر شکایت کر سکتا ہو یا اگر وہ خاص اپنے طریق عمل سے دوسرے کو اس امر کے باور کرنیکی جرأت دلاوے کہ جو حق کہ اسکو واقعی طور پر حاصل ہے اسکی نسبت وہ حق نہین رکھتا ہے یا یہہ کہ وہ اپنے حق سے دست بردار ہو گیا ہے یا اسیطرح کے بیانات یا افعال سے دوسرے کو ایسی ترغیب دلاوے کہ وہ کوئی ایسا فعل کرے جسکو وہ کسی اور صورت مین نکرتا یا اس امر کی ترغیب دے کہ شخص مذکور اس فعل کو بغیر کسی خطرہ کے انجام دیسکتا ہے۔ تو آیندہ وہ مجاز نہوگا کہ اُن حقوق مین سے اپنے لیے کسی حق کا دعوے کرے جنکو نئی صورت معاملات نے ناقص اور برخلاف اسکے کر دیا ہے جسکا خود وہی باعث ہوا ہے۔ یہہ قاعدہ دونون صورتون مین یکسان ہے چاہے حق متدعویہ قانونی ہو یا محض اصول انصاف پر مبنی ہو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس لئے کہ یہہ امر خلاف انصاف ہوگا کہ جب اُسنے اپنی ہی طرز عمل سے دوسرے کو ترغیب دلائی ہو کہ اسکی حیثیت کو بدل دے تو پھر بعد کو وہ مجاز کیا جاے کہ اُسی امر کی شکایت کرے جو خود اُسی کا کیا ہوا ہے (۴)

ہندوستان مین مقدمات تبنیت ناجایز سے یہی اصول متعلق کیا گیا ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین جس مین ایک برہمن نے اپنے بہانجے کو متبنے کیا تھا یہی قرار پایا کہ تبنیت قطعاً ناجایز تھی ایک اور مقدمہ مغربی ہند مین جس مین برہمن نے بعد رسم اُپنین و رسم شادی متبنے کیا تہا عدالت نے مسئلہ ناجوازی تبنیت کے تصفیہ کرنے سے انکار کردیا۔ ان دونون مقدمات مین عدالت کی یہہ راے تہی کہ فریق معترض تبنیت پر اعتراض کرنے سے ممنوع تہا اس لئے کہ وہ صرف رضامند ہی نہ تھا بلکہ ایک حالت مین بوقت وقوع تبنیت ترغیب بہی دی تہی اور اتفاق کیا تھا اور ایک دوسرے موقع پر شخص متبنے کے ساتھ مثل ممبر خاندان برتاو کرنے سے اسکو ترغیب دی تھی کہ اپنے اصلی خاندان کے حق سے دست بردار ہوجاے جسکا وہ بصورت نہونے ان واقعات کے دعوے کرسکتا تہا۔ (ن)* صد ۱۷۵

(۴) رامراو بنام راجہ راؤ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ - یداستہو لیتی بنام تما ریڈی ایضاً صفحہ ۲۷ - راجن بنام لسواچیٹی ایضاً صفحہ ۴۲۸ - جس مین انگریزی مقدمات کی جانچ ہوی اور قانونی اور اصول انصاف (ایکوٹی اینڈ گڈ کانشنس) حقوق مین فرق بتلایا گیا ہے اور وہ طریقہ دکہلایا گیا ہے جن مین اُن کی مخالفت ہوتی ہے۔ ترک چندر بنام ہروشنکر ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۷ - قانون شہادت ہند دفعہ ۱۱۵۔

(ن) گوپالین بنام رگھوپتین مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵ - سداشیو بنام ہری بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰ - راؤجی وناتک راؤ بنام لکشمی بائی بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ و ۳۹۶ - پلاری ستی بنام رام لکشمن فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۹۲ - اپواین بنام رام سبایین فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۵۴ - دیکھیے مقدمہ سکلہہ بالمی بنام گمان الہ آباد انڈین لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ - جس مین کچھہ صاف نہین ہے کہ آیا عدالت کا منشا اس امر کا قایم کرنا ہے کہ جب بطور جایز ایک مرتبہ کوئی تبنیت ہوجاے تو وہ منسوخ نہوگی یا یہہ مقصود ہے کہ جب کسی شخص نے کوئی تبنیت دیدہ و دانستہ کرلی ہو تو پھر اسکے اصلاً ناجایز ہونے کا دعوے کرنے سے ممنوع ہوگا۔

* (حاشیہ) حال کا ایک فیصلہ اسی قسم کا دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۸

CC-0. Gurukul Kangri ... Varanasi

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہرکیف حال کے ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ مدراس نے تمام اصول کا اعتراف کرکے اس کے انطباق کو اُن مقدمات سے مختص کیا جن مین ایک فریق نے دیدہ و دانستہ اور بالارادہ ایک غلط امر کا یقین بطور صحیح واقعہ کے دوسرے فریق کے ذہن نشین کردیا ہو۔ لیکن جس موقع پر کہ فریقین کسی خاص تبنیت کے جایز ہونے کا غلط یقین رکھتے ہون وہان کوئی ایسا امر نہین پیدا ہوتا ہے جو بطور مانع تقریر مخالف کسی وارث متبنّے کنندہ کو جواز تبنیت پر معترض ہونے سے باز رکھے۔ (س)

اصول مذکور کا محدود و تعلق مقدمات تبنیت مین خاص طور پر منصفانہ ہے چاہے ناجوازی تبنیت اسطرح کی بھی ہو کہ شخص متبنّے اپنے اصلی خاندان سے قانوناً خارج نکیا گیا ہو پھر بھی خاندان مذکور مین عود کرنے کیلئے اسکو قانونی کارروائی پر ضرور تاً متوجہ کیا جائے گا جس مین ممکن ہے کہ قانون میعاد سماعت اسکو مغلوب کردے یا یہہ ہو کہ تغیر حالات کی وجہ سے جب اپنے اصلی خاندان مین عود کرے تو اپنی حیثیت کو اُس سے بدلا ہُوا پائے جو خاندان سے جدا ہونیکی صورت مین ہوتی۔ (ع)

الغرض یہہ ضرور یاد رہے کہ مانع تقریر مخالف محض شخصی ہے اور اوسکا اثر اُس شخص پر نہین ہوسکتا جو ایک آزاد استحقاق کی بنیاد پر دعویدار ہو اور جسپر افعال شخص مذکور کی پابندی لازم نہو۔ (ف)

قانون میعاد سماعت **۱۴۹** ۔ (دوم) قانون میعاد سماعت بعض ایسے مقدمات مین بھی روک ہوگا جن مین تبنیت متنازعہ کو منسوخ کرنے کی کوشش کیگئی ہو یعنے اُس جائداد کے دلاپانے کا دعوے ممنوع ہوگا جسپر بحیثیت متبنّے وہ قابض ہو۔ صـ ۱۷۶

(س) وشنو نبام کرشنا مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۰۔

(ع) دیکھئے رائے عدالت مقدمہ راجندر ناتھہ نبام جوگندر ناتھہ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۷۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۱۶۔

(ف) لالہ پربھولال نبام مسٹن کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس موقع پر ایک بہت ہی اہم سوال یہہ ہے کہ میعاد مذکور کا حساب کس زمانہ سے ہوگا۔؟

جواب یہہ ہے کہ جو فریق اسکو منسوخ کرانے کا مدعی ہے جب تبنیت سے اسکو نقصان پہنچے تو اسی زمانہ سے میعاد کا شمار ہوگا لیکن جہان کوئی شخص اس صورت مین جبکہ متبنےٰ نہو تا عین مابعد قابض جائداد ہونیکا مستحق ہوتا تو ایسی صورت مین یقیناً شمار میعاد اسوقت سے ہوگا جبکہ قابض ہونیکا استحقاق پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ ہر حال مین اسوقت سے شخص متبنےٰ کا قبضہ بالضرور مخالفانہ ہوگا۔ لیکن وہ صورتین اس سے بھی زیادہ دشوار ہین جن مین کہ پسر متبنےٰ قابض ہے اور وہ شخص کہ جس کے حقوق پر تبنیت نے اثر ڈالا ہے وارث آیندہ ہے جو عین مابعد قابض ہونیکا استحقاق نہین رکھتا ہے۔ اس قسم کی نظیر کسی بیوہ کے اس حالت مین متبنےٰ لینے سے ہوگی جبکہ وہ خود اپنے شوہر کی وارث ہو۔

وہ زمانہ جب سے میعاد محسوب ہوگی۔

۱۵۰۔ اس بارہ مین ایک صریح مباحثہ استناد کے متعلق ہوا تھا۔ اور ۱۸۶۹ء کے قبل کے کئی مقدمات مین یہہ قرار پایا تھا کہ میعاد کا شمار اسوقت سے ہوگا جبکہ متبنےٰ کو بحیثیت متبنےٰ کے ان لوگون کی اطلاع سے قبضہ ملا ہو جن کے حقوق پر تبنیت کا اثر پڑتا ہو اور وہ بھی ایسے عام طور سے کہ ان کو اپنے حقوق کی حفاظت کیلئے موقع ملا ہو (ض) بنگال ہائیکورٹ کے اجلاس کامل مین جو مقدمہ اسقدر اپیش ہوا تھا اوس مین تمام سلسلہ اسانید پر نظر ثانی کیگئی۔ مقدمہ مذکور مین مورث ایک بیوہ چھوڑ کر مرا تھا جس نے ۱۸۲۴ء مین متبنےٰ کیا اور جو ۱۸۶۱ء تک زندہ رہی۔ ۱۸۶۲ء مین مورث کے نواسہ نے مقدمہ شروع کیا اور جائداد کا اس بیان کے ساتھ

(ض) بھرب چندر بنام کالی کشور فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ باتبہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۳۶۹۔ اور بہت سے مقدمات مین اسکی پیروی کیگئی جنکی جانچ اس مقدمہ مین ہوئی ہے جسکا حوالہ اسکے بعد دیا گیا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دعویدار رہوا کہ تبنیت ناجایز تہی - یہہ امر مسلمہ تہا کہ شخص متبنےٰ اور اسکا بیٹا جو اسوقت مدعا علیہ تہا - بربنا تبنیت ۱۸۲۴ء سے قابض رہے ہین پس مدعی کا دعوے بوجہ تمادی خارج کر دیا گیا لیکن فیصلہ مذکور اجلاس کامل مین منسوخ ہوگیا اور اجلاس کامل سے یہہ تجویز ہوئی کہ بیوہ کی وفات تک میعاد سماعت شروع ہی نہین ہوئی تہی (ق) * فیصلہ مذکور بروے قانون میعاد سماعت ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء ہوا تہا مگر ایکٹ نمبر ۱۰ وابتہ ص ۱۷۰ سنہ ۱۸۷۱ء کے ضمیمہ (۲) مد ۱۲۹ مین یہہ عبارت موجود تہی "بغرض استقرار یا تنسیخ تبنیت کے تاریخ وقوع تبنیت سے یا اگر مدعی چاہے تو تاریخ وفات پدر تبنیت کنندہ سے ۱۲ سال"

ایک نالش بغرض دلاپانے جائداد کے دائر ہوئی جو بمقابلہ مدعی ایک ایسے شخص کے قبضہ مخالفانہ مین تہی جسکو کہ آخری شخص قابض کی بیوہ نے بطور جایز متبنےٰ کیا تہا اور شوہر کی وفات یا زمانہ تبنیت سے ۱۲ سال سے بہت زیادہ زمانہ گذر چکا تہا لیکن بیوہ کو مرکر بارہ سال سے بہت ہی کم مدت ہوئی تہی - اور پسر متبنےٰ مقدمہ دائر ہونے سے پہلے بطور جایز ۱۲ سال سے زیادہ عرصہ کا قبضہ مخالفانہ رکہتا تہا اور خود مدعیان بہی سمجہتے تہے کہ وہ بحیثیت متبنےٰ جایز طور پر قابض ہے مدعیون کی یہہ بحث تہی کہ اُن کو بیوہ کے مرنے سے بارہ سال کے اندر قبضہ پانیکی نالش کرنیکا استحقاق حاصل تہا بالکل اسی طور پر جیسے کہ بیوہ مذکور جائداد کو مدعی علیہ پر منتقل کر دیتی - اور مدعی علیہ کی یہہ بحث تہی کہ حسب مد ۱۲۹ دعوے مین تمادی عارض ہی اور یہہ کہ مدعی بلا تنسیخ تبنیت کچہہ نہین پا سکتا تہا - پس فی الواقع جو تنقیح قرار دیگئی وہ صرف متعلق جواز تبنیت تہی - اسکے بعد جوڈیشل کمیٹی نے تجویز ہائیکورٹ بنگال کو منسوخ

(ق) سری ناتہہ گنگوپادہیا بنام مہیش چندر بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۴ - سب تو من سری ناتہہ گنگولی بنام مہیش چندر -

* (حاشیہ) اسی بحث کے متعلق حال کا فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۷ جن مین حکام عالیمقام پریوی کونسل نے تمام نظائر پر غور کرنیکے بعد یہہ قرار دیا ہے کہ جب بغرض کامیابی مدعی تبنیت دوم مابہ البحث ہو تو گو مدعی اپنے حق کی استقرار کیلئے ہی نالش کرے مگر ایسی نالش ایک نالش تنسیخ تبنیت ہے -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرکے یہہ قرار دیا کہ تمادی عارض تھی اسلئے کہ "تنسیخ تبنیت کے لئے" کے الفاظ سالہاسال سے ہندوستانی مقننین کے معمولی محاورہ مین اُن کارروائیون کے معنون مین مستعمل تھے جو جواز تبنیت مبینہ کو زیر بحث کر دیتے ہین اور وہ بلا امتیاز دعاوی دخلیابی اراضیات و نالشات استقراریہ سے متعلق کرتے ہین موجودہ قانون تمادی ایکٹ (۱۵) بابتہ ۱۸۷۷ء کی مد ۱۱۸ کی رو سے ایسی نالش کے لئے چھہ سال کی میعاد ہے کہ "واسطے استقرار اس امر کے کہ بیان کی ہوئی تبنیت ناجایز ہے یا درحقیقت وقوع مین نہین آئی" اور میعاد کا آغاز اسوقت سے ہوگا "جبکہ بیان کی ہوئی تبنیت کا حال مدعی کو معلوم ہوا ہو"۔

مگر حکام ممدوح نے یہہ کہنے سے درگذر کیا کہ آیا تبدیل الفاظ جو آخر کے ایکٹ مین ہوا ہے وہ پالسی کی تبدیل کو ظاہر کرتا ہے یا کسیقدر تغیر قانون مین اسکی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ بہرکیف حکام ممدوح نے آگے بڑھکر بڑے زور کے ساتھہ اس احتمال کے خلاف مین اپنی راے ظاہر فرمائی کہ ایک ہی قانون دو مختلف قسم کی میعادین اُس مقدمہ سے متعلق کریگا جس مین سے ایک دعوے تو استقرار ناجوازی تبنیت کے لئے ہو اور دوسرا اوسی ناجوازی کی بنیاد پر بغرض دلاپانے قبضہ اراضی کے ہو۔ پس اگر نئے قانون کے متعلق یہی وہی سوال پیدا ہو تو یہہ دلیل کہ اسی قسم کی تاویل اسکے لئے بھی ہوگی کم از کم مطبوع تو ضرور ہی ہوگی (ر)

حال مین الہ آباد ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ مد ۱۱۸۔ ایکٹ نمبری (۱۵) بابتہ ۱۸۷۷ء اُن ہی نالشات سے متعلق ہے جو استقرار حق مذکور کیلئے ہون جو نالشات کہ متعلق حصول قبضہ جائداد ہین ان مین جداگانہ میعاد سماعت سے عمل کیا جائیگا (ش)

(ر) جگدیب چودہرانی بنام دکھن موہن انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۸۴ و ۹۴۔ جس مین مقدمہ راج بہادر بنام اچمیت لال سلسلہ مذکور جلد ۶ صفحہ ۱۱۰۔ رائے عدالت بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶۔

(ش) باسدیو بنام گوپال الہ آباد انڈین لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۴۴۔

صفحہ ۱۷۸

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اسی قسم کا ایک فیصلہ اسکے بعد کلکتہ ہائیکورٹ سے بھی ہوا ہے (ت) *

تمادی یا مانع تقریر مخالف سے حقوق پیدا ہو سکتے ہین لیکن متبنے نہین بن سکتا

ف ۱۵۱ - اس موقع پر یہہ توضیح ضرور ہے کہ اگر کوئی شخص متبنے نہو تو نہ قاعدہ مانع تقریر مخالف اور نہ قانون میعاد اسکو متبنے بنا سکتا ہے قوانین مذکور اس طرح پر بعض حقوق کا تحفظ اسکے لئے کر سکتے ہین جو اسکے لئے ہوتے اگر وہ متبنے کیا جاتا - یعنے خاص لوگون کا منہ بند کرنے سے اگر اُن کا مقصود انکار تبنیت ہو - یا اس تبنیت سے خارج کر دینے کے بابت جو دعوے ہو اسکو روک دینے سے لیکن جب اس شخص کے لئے جو متبنے ہونیکا مدعی ہے یہہ ضرور ہو جاتا ہے کہ اُن حقوق کے متعلق دعوے کرے جو اسکے قبضہ مین نہین ہین تو وہ قطعاً مجبور کیا جائیگا کہ اپنی تبنیت کا جواز اُن لوگون کے سوا اور تمام لوگون کے مقابلہ مین ثابت کرے جو اسپر بحث کرنے سے باز رکھے گئے تھے -

نتایج تبنیت -

ف ۱۵۲ (ششم) عموماً نتیجہ تبنیت کو یون کہا جا سکتا ہے کہ وہ پسر متبنے کو اپنی اصلی خاندان سے خارج کر کے متبنے کرنیوالے خاندان مین منتقل کر دیتا ہے جہان تک کہ حقوق وراثت و فرائض و لوازم اُس سے متعلق ہین لیکن وہ خون کے تعلق کو نہین مٹا سکتا اور نہ جو ضعف اُس سے پیدا ہوتا ہی اسکو محو کرتا ہے اسلئے ایک پسر متبنے اپنے اصلی خاندان مین شادی کرنے کی ویسی ہی ناقابلیت رکھتا ہے کہ گویا وہ اس سے علحدہ ہی نہین ہوا اور نہ وہ اپنے خاندان مین سے کسی ایسے کو متبنے کر سکتا ہے جسکو اپنے خاندان مین رہنے کی ۱۷۹

(ت) لالہ برہو لال بنام میسلن کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۱ -

* (حاشیہ) حق دائر کرنے نالش تنسیخ تبنیت کا جو بجانب کسی ہندو بیوہ کے ہوئی ہو بطور ایک قاعدہ عام کے قریب ترین وارث مابعد کو ہے اور اگر وہ بلا وجہ کافی نالش دائر کرنیسے انکار کرے یا بوجہ اپنے فعل یا عمل کے وہ ایسا کرنے سے محروم ہو یا بیوہ سے سازش رکھتا ہو یا فعل بیجا منظہرہ سے اتفاق کرے تو اُسکا وارث عین مابعد قیاسی متخص کرنے نالش تنسیخ تبنیت کا ہوگا انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۶ اور اسکے خلاف دیکھو جلد ۲۰ سلسلہ مذکور صفحہ ۲۰۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالت مین نکر سکتا۔

وراثت کے متعلق یہہ سوالات پیدا ہوتے ہین۔

(اوّل) جہان ایک ہی پسر متبنّے ہو۔

(دوم) جہان متبنّے کرنیوالے باپ کے اور صحیح النسب اولاد بھی ہو۔

پہلی صورت مین توریث یا تو پدری سلسلہ مین آبائی ہوگی یا یکجدی طور پر نہین تو مادری سلسلہ مین ہوگی۔

توریث آبائی | ف ۱۵۳ ۔ جہان صرف ایک ہی پسر متبنّے ہو جو پورے طور پر معین کیا گیا ہو تو حقیقی بیٹے کی طرح وہ مستحق ہے کہ متبنّے کرنے والے باپ اور متبنّے کرنے والے کے باپ و دادا بلکہ دور کے رشتہ دارون تک کا وارث ہو۔ (ف)

توریث یکجدی۔ | لیکن اس امر مین بڑی حد تک مباحثہ ہوا ہے کہ آیا وہ یکجدی لوگون کی وراثت کا بھی مستحق ہے یا نہین۔ جو نقشہ بیٹون کے متعلق دیا گیا ہی (خ) اسکے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ چودہ مستندین محولہ مین سے آٹھ پسر متبنّے کو چھٹے درجہ کے بعد قرار دیتے ہین اور سب کے سب کہتے ہین کہ ابتدائی درجہ کے چھ بیٹے باپ کی اور ایک جدی اشخاص کی جائداد کے وارث ہوتے ہین اور آخری چھ صرف باپ کے وارث ہوتے ہین۔ پس اس سے وہ لوگ جو آٹھ مستندین مذکور پر بھروسہ کرتے ہین یہہ حجت پیش کرتے ہین کہ متبنّے صرف ابائی توریث رکھتا ہے اور وہ لوگ جو باقی چھ پر اعتماد کرتے ہین یہہ کہتے ہین کہ متبنّے یکجدی توریث

(ف) دتک مانسا باب ۶ فقرہ ۳ و ۸ ۔ دتک چندرکا باب ۵ فقرہ ۲۵ ۔ باب ۳ فقرہ ۲۰ ۔ گورملب بنام جگن ناتھ ۔ گمناٹنس کنسیڈرشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۵۹ ۔ مکندو بنام بیگنٹہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۸۹ ۔ سریف گمناٹن کی ہیرائے ہی کہ بنگالہ مین متبنّے بیٹا حقیقی بیٹے سے بھی اچھے درجہ مین تہا اسلئے کہ باپ کی جائداد پر اسکے حقوق بالکل ناقابل بطلان تہے جو کہ حقیقی کو نصیب نہین ۔ گمناٹنس کنسیڈرشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۵۷ و ۲۲۸ ۔

(خ) ملاحظہ ہو فقرہ ۶۶ ۔ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی رکھتا ہے۔ مگر درحقیقت اصل بات یہہ ہے کہ مستندین کی دونون جماعتین قانون تحفیت کے مختلف تاریخی زمانون کو ظاہر کرتی ہین۔ اول الذکر اُس زمانہ سے تعلق رکھتی ہین جبکہ پسر متبنے نے وہ تمام حقوق نہین پائے تھے جو کہ موخر زمانہ مین اسکی تسلیم کیے گئے۔

دنک چندر کا حسب معمول یہہ کہکر کوشش کرتا ہے کہ تمام عبارتین مطابق ہوجائین "اسی طریقہ سے کسی ایک پیشوائے مقدس کا ارشاد کہ ویا ہوا بیٹا اقربار کا وارث ہوتا ہے اور دوسرے بزرگ کا یہہ ارشاد کہ وہ اس طرح کا وارث نہین ہوتا مگر ان دونون اقوال کا توافق اس فرق کو معلوم کرنیسے ہوسکتا ہے کہ اُس مین نیک قابلیتین ہین یا کہ اُسکے خلاف"۔ صہ ۲۸۰

بہر وہ بحث کو یہہ کہکر ختم کرتا ہے کہ جہان صحیح النسب بیٹا اپنے بھائی یا دوسرے اقربار کی جائداد کا وارث ہوسکتا ہو وہان پسر متبنے بحالت عدم موجودگی پسر صحیح النسب وارث ہوگا (ذ)

متاکشرا۔ منو کی تقلید کرتا ہے جو متبنے کو اوّل درجہ کے بیٹون مین جگہہ دیتا ہے اور بلاشبہہ اسکو محض خاص نہین بلکہ وہان عام وارث بناتا ہے جہان اُسنے معارض منون کی توضیح کی ہے کہ وہ خصائل نیک و بد کے فرق پر مبنی ہین (الف)

اسکے خلاف دائے بھاگ دیولا کا متعلد ہے جسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ متبنے کو صرف باپ کا وارث بناتا ہے نہ کہ وارث تجدی۔ (ب)

مگر معلوم یہہ ہوتا ہے کہ یہہ غلط فہمی ہے۔ اس مین شک نہین کہ دیولا مختلف بیٹون کو شمار کراتا ہے تاکہ متبنے کو نوین نمبر پر لائے مگر پھر وہ کہتا ہے "یہی بارہ بیٹے بنظر مقصد اولاد پیش کیے گئے ہین چاہے خود اُس شخص کے پیدا کیے ہوئے ہون یا دوسرے سے پیدا کرائے گئے ہون یا متبنے لئے گئے ہون۔ یا بخوشی دے گئے

(ذ) دنک چندر کا باب ۵ فقرہ ۲۲ لغایت ۲۴

(الف) متاکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۳۰ لغایت ۳۴

(ب) دائے بھاگ باب ۱۰ فقرہ ۷ و ۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہون - ان مین سے ابتدائی چھ افراد کے وارث ہین اور باقی چھ صرف باپ کے وارث ہوتے ہین" اب اگر الفاظ "ابتدائی چھ" اصلی تعداد سے متعلق نہین ہوتے ہین بلکہ قومون کی جدید ترتیب سے تعلق رکھتے ہین تو متبنے ابتدائی چھ بیٹون مین داخل ہوجاتا ہے - (ج)

جگناتھ پہلے بظاہر پسندیدہ خصایل نیک کی بنیاد پر پسر متبنے کو توریث یکجدی کا دعویدار قرار دیکر بالآخر عمل موجودہ کو یون بیان کرتا ہے "متبنیت مین دیا ہوا لڑکا جو ان اخلاق کو پورا کرتا ہے جو اوس کے قوم کیلئے معین کئے گئے ہون اپنے مدری چچا ون اور باقی لوگون کی وراثت لیتا ہے - (د) یہی رائے سر ایف مگناٹن مسٹر ڈبلیو مگناٹن دسر تھامس اسٹرینج اور مسٹر سدرلینڈ بھی رکھتے ہین (ہ)

حق مذکور صریح فیصلہ کے ذریعہ سے بھی تسلیم ہوچکا ہے - دو مقدمون مین حق ایک متبنے کا دوسرے متبنے کے وارث ہونیکا تسلیم کیا گیا تھا - (و)

اور مقدمات مین متبنے کو اسکا مستحق قرار دیا گیا تھا کہ اپنے متبنے کرنیوالے باپ کے

صہ ۱۸۱

(ج) کتاب مذکور مولفہ جمتواہن (ترجمہ کولبروک) باب ۱۰ فقرہ ۷ - نوٹ رائے عدالت بمقدمہ پدو کماری بنام جگت کشور کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۳ -

(د) جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۰ و ۲۷۲ مگناٹنس کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۶۲ -

(ہ) مگناٹنس کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۲۸ و ۱۳۲ مگناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۸ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ - اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۷ - اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ - مسٹر سدرلینڈ سس سنا پسس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۶۸ و ۶۷۷ -

(و) شیام چندر بنام نرائنی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ (۲۷۹) بحال رہا - نیا پس پریوی کونسل کیسس جلد ۳ صفحہ ۵۵ (اس فیصلہ کا اسقدر حصہ جس مین پہلے متبنے کی موجودگی مین دوسرے متبنے کی اجازت ہی بالضرور دیا سمجھنا چاہیے مگر ایک نوٹ سے یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ متبنے کا یہ حق قایم کرتا ہے کہ اپنے متبنے کرنیوالے کے ہم نسل لوگون کا بھی وارث ہو) گوہری بنام رتنا سری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۳ (۲۵۰) جے چندر بنام بھرپ چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۹ء دیکھو فیصلہ اب اوس صاحب جسٹس بمقدمہ گردگوبند بنام انندلال بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹ بنگال کالی) جلد ۲۳ صفحہ ۴۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہائی کی جائداد مین حصہ لے - (ز)

ایک بعد کے مقدمہ مین تجویز کیا گیا کہ متبنے مستحق ہے کہ اس شخص کی جائداد مین حصہ لے جو بردے تبنیت اس کے دادا کا چچیرا بہائی تھا - اسکے علاوہ متبنے اتنا ہی حصہ لیتا ہے جتنا میح النسب بیٹا جبکہ وہ اپنے متبنی کرنیوالے باپ کے اور وارثون کے ساتھ حصہ لیتا ہے (ح) اور ایسا ہی اسکی اولاد بھی کرتی ہے خواہ مرد ہون یا عورت - (ط)

اسیارہ مین ایک بہت ہی بعد کے مقدمہ مین متبنے کا یہ حق قرار پایا تھا کہ وہ اپنے متبنے کرنیوالے باپ کے تمام سپنڈون کا بھی وارث ہوتا ہے - خواہ آخر الذکر بذریعہ ذکور اول الذکر سے تعلق رکھتے ہون یا بذریعہ اناث (ی)

خاص مادری جائداد کی وراثت کا حق متبنے کو -

۱۵۴ - ایک اور سوال جسپر اس زمانہ تک عجیب معارضہ رائین رہین" وہ متبنے کے اس حق کی بابت ہے کہ متبنے اپنے متبنے کرنیوالے باپ کی زوجہ یا زوجات کے خاندان مین وراثت پائے - بادی النظر مین خیال کیا جائے گا کہ اسکو بالضرور حق ہونا چاہیئے -

اصول تبنیت یہہ ہے کہ جو لڑکا متبنے کیا جاتا ہے وہ ایسی تکمیل کے ساتھ ہر مقصد وارادہ مین اپنے باپ کا بیٹا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ جایز ازدواج سے پیدا ہوا تھا - اور باپ کا جایز بیٹا اسکی تمام بیبیون کا بیٹا ہے لہذا مین قیاس کرتا ہون کہ اون مین سے کسی کا یا سب کا وارث بھی ہوگا - (ک) چنانچہ ایسا ہی قرار بھی پایا ہے کہ اگر ایک زوجہ کوئی متبنی کرے تو وہ سب کا بیٹا ہو جاتا ہے اور سبکی جائداد پاتا ہے - (ل) یہی نتیجہ بالضرور

(ز) لوکناتھ بنام شیام سندری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۳ء کشناتھ بنام ہری گوبند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۸ گوروپرشاد بنام راس بہاری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۶۰ء باب ۱ صفحہ ۱۱۴

(ح) تارامونی بنام کرپاموی ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۲۲ -

(ط) فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۳ء و بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۸ -

(ی) پدو کماری بنام جگت کشور کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵ - بحال رہا - سب نومنی پدم کماری بنام کورٹ آف وارڈس (پریوی کونسل) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ -

(ک) منو باب ۹ فقرہ ۱۸۳ - وشنو سمرتی باب ۲ فقرہ ۶۹ - وشنو چندرکا - باب ۱ فقرہ ۲۳ تا ۲۶ -

(ل) تین کوری بنام وینا نائک ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس موقع کیلئے بھی ہونا چاہیئے جہان کہ زوجہ نے متبنےٰ نکیا ہو بلکہ خود مرد نے کیا ہو

دیسی مصنفین۔ | مصنفین دتک چندرکا اور دتک مانسا اس امر کو صاف طور پر بیان کرتے ہین۔

اوّل الذکر کا قول ہے" جہان کئی مائین ہوتی ہین وہان پنڈدانم کے وقت وہ لڑکا جو کہ دو باپون کا بیٹا ہے پہلے اصلی مادری اجداد کا نام مادری اجداد مذکور کے اغراز کیوجہ سے لیتا ہے اور اوسکے بعد متبنےٰ کرنیوالی مان کے اجداد کے لیکن قطعی متبنےٰ صرف اپنے متبنےٰ کرنیوالی مان کے باپ اور اسکے دوسرے بزرگون کو پنڈدان دیتا ہے۔ اسلئے کہ وہ اسیقدر قابلیت رکھتا ہے کہ صرف اسی مان کے متعلقہ رسوم کریاکرم کو ادا کرے" (م) صہ ۱۸۲

اور آخر الذکر کا یہہ بیان ہے کہ متبنےٰ کرنیوالی مان کے اسلاف دئے ہوئے پنڈون کی بھی مادری اجداد ہین اسلئے کہ جو قاعدہ پدری کے لئے ہے وہی متبنےٰ کے مادری اجداد کے لئے بھی صادق آتا ہے"۔ (ن)

اور ایک ابتدائی باب (باب ۱ فقرہ ۲۲) مین پنڈت کہتے ہین "محض بوجہ عمل تبنیت شوہر کی برتری کی وجہ سے نسبت فرزندی متبنےٰ مثل پسر زوجہ اُسیطرح مکمل ہے جس طرح کسی دوسری صورت مین اُسکی حقیقت شوہر کی قبول کردہ ہی"

مسٹر سدرلینڈ ان عبارات کے اثر کے متعلق اسطرح کہتے ہین کہ "اسیطرح وہ نسبت رشتہ داری مادر متبنےٰ کنندہ کے صلبی صحیح النسب بیٹے کا قائم مقام ہوتا ہے جس کے بزرگ اسکے بھی مادری بزرگ ہین۔ (س)

اسی مضمون کا ایک فتویٰ مسٹر گمناٹن نے بیان کیا ہے جس مین ایک بہن کا متبنےٰ بیٹا اس بہن کے بھائی کا وارث تجویز کیا گیا تھا یعنے وہ متبنےٰ کرنیوالی مان کے خاندان مین وارث ہوا۔ (ع)

(م) دتک چندرکا باب ۳ فقرہ ۱۶ و ۱۷۔
(ن) دتک مانسا باب ۶ فقرہ ۵۰ نغایتہ ۵۲۔
(س) مسٹر سدرلینڈ سنا پسس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۶۸۔
(ع) گمناٹنس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۸۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکے خلاف خود مسٹر ڈبلیو گمناٹن اس بات کا فیصلہ کرتے ہین کہ پسر متبنےٰ اس جائداد کا وارث نہوگا جو متبنےٰ کرنیوالے باپ کی زوجہ کو اسکے رشتہ دارون سے ملی ہو۔

فیصلہ جات۔ اور اسکے متعلق وہ بنگالہ کے ایک مقدمہ کا حوالہ دیتے ہین جس مین کہتے ہین کہ مسئلہ مذکور طے ہوا تھا۔ (ف) مگر یہہ غلطی تھی چنانچہ وہ بتکرار کئی مرتبہ بتلائی گئی اور جیسا کہ مسٹر گمناٹن نے تصور کیا تھا ویسا کوئی فیصلہ صدر عدالت مین نہین ہوا تھا بلکہ پنڈتون کی ایک غیر ضروری رائے تھی جو غیر متعلق متن دائے بھاگ پر مبنی تھی۔ چنانچہ بعد کو اس فرضی فیصلہ پر دو صحیح فیصلے بانکار حقوق متبنےٰ النسبت خاص جائداد مادری مدراس و بنگالہ مین صادر ہوئے (ص)

تاہم بالکل ہی مغائر صرف اسی اصول پر جو ایسے فیصلہ کے لئے موزون ہو سکتا تھا یہہ طے ہوا تھا کہ متبنےٰ کرنیوالی مان کے اقربا اسکے متبنےٰ کے وارث ہونگے (ق)

اور پسر متبنےٰ اپنی متبنےٰ کرنیوالی مان کے استری دھن کا وارث ہوگا (ر)

بالآخر الہ آباد ہائیکورٹ نے طے کیا کہ پسر متبنےٰ کو وہ تمام حقوق جو حقیقی بیٹے کے ہوتے ہین سلسلہ پدری اور سلسلہ مادری دونون مین حاصل ہونگے اور اسلئے وہ اس جائداد کا ہی وارث ہوگا جو اسکی متبنےٰ کرنیوالی مان نے اپنے باپ کے ترکہ مین پائی ہو (ش)

اس فیصلہ کی تقلید بنگال ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ مین کی ہے جس مین مدعی نے ایک جائداد کا دعوے بحیثیت پسر متبنےٰ دختر الف کے کیا تھا جو پسر الف کو پہنچی تھی۔

(ف) گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ جس مین مقدمہ گنگا میا بنام کشن کشور فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۸ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(ص) میرن سی بنام بجائی ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر صفحہ ۱۲۱ چارام کرشن بنام مناچی مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۴۵۔

(ق) گنگا پرشاد بنام برجیسری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۰۹۱۔

(ر) بتن کوری بنام وینا ناتھ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۹۔ اور ایسا ہی بمبئی کے پنڈتون نے بھی طے کیا ہے ویسٹ اینڈ بہوارس ڈائجسٹ صفحہ ۵۱۳۔

(ش) شام کنور بنام گیا الہ آباد انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس اس تجویز سے سابق کا فیصلہ بنگال اور اسکی تقلید سے جو فیصلہ مدراس مین ہوا تھا اصولاً منسوخ ہو گئے اور جو عام اصول الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا تھا وہی پورے طور سے مقبول و قائم کیا گیا۔

تاہم بصیغہ اپیل جوڈیشل کمیٹی نے بھی اس فیصلہ کو بحال رکھا جس سے وہ اختلاف جو اسّی سال سے چلا آرہا تھا قطعی طور پر طے ہو گیا۔ (ت)

اور اسی کے مطابق ایک دختر کا متبنّے اور دوسری دختر کے حقیقی بیٹے کے ساتھ نانا کے ارث مین برابر کا حصہ دار قرار پایا۔ (ث)

پسر صلبی جو بعد کو پیدا ہوا

۱۵۵ - ایسی صورتین کہ جہان صحیح النسب اور متبنّے بیٹے ساتھ ساتھ موجود ہون جایز طور پر صرف اسطرح پیش آسکتی ہین کہ جہان صلبی بیٹا تبنیت کے بعد پیدا ہو کیونکہ ایسے شخص کا متبنّے کرنا جو فرزند نرینہ رکھتا ہو قطعاً ناجایز ہے (دیکھئے فقرہ ۹۷ کتاب ہذا) اور اسطرح پر جو شخص متبنّے ہو گا وہ مطلقاً کسی حصہ کا محق نہو گا البتہ اُس ایک بچن کی سند پر جو منو سے منسوب کیگئی ہے یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اسکو اپنے رسم شادی کے انجام پذیر کرانیکا استحقاق ہو گا جسکی نسبت مین خیال کرتا ہون کہ اُسمین حق پرورش بھی شامل ہے۔ لیکن بچن مذکور اگر اس زمانہ مین نافذ ہے تو میرے خیال مین بجائے ناجایز تبنیتون سے متعلق ہونے کے زیادہ تر اسکا تعلق بیقاعدہ تبنیتون سے ہے جس سے حالت مین کوئی تغیر نہ پیدا ہو گا۔ (خ)

حصہ متبنّے

بہرکیف جہان پسر صحیح النسب ایسی تبنیت کے بعد پیدا ہو جو بوقت وقوع جایز تھی تو وہ متبنّے اُس پسر صحیح النسب کے ساتھ حصہ پانیکا مستحق ہو گا اور بمقابلہ پسر مذکور جیسا کہا گیا ہے کبھی ربع اور کبھی ثلث حصہ لیگا۔ (ذ)

(ت) اوما شنکر بنام کالی گوبل کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ - بحال رہا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۳۸ - وہی مقدمہ کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲ -

(ث) سرجو کانت نندی بنام مہیش چندر کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۷۰ -

(خ) دتک چندرکا باب ۶ فقرہ ۱ و ۲ - دتک چندرکا باب ۶ فقرہ ۳ -

(ذ) دتک چندرکا باب ۱۰ فقرہ ۱ و دتک چندرکا باب ۵ فقرہ ۱۶ و ۱۷ - متکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۲۴ و ۲۵ - ودیائبھاگ باب ۱۰ فقرہ ۹ - وجگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ و ۱۷۹ و ۲۰۱ - بیوار میہ کہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۲۵ - دیکھو گنا ٹس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ -

صہ ۱۸۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈاکٹر ولن کہتے ہین کہ یہہ فرق صرف ظاہری ہے اور تمام متنون کا مقصود ایک ہی ہے یعنی جائداد کی تقسیم چار حصون پر ہونا چاہیئے جس مین سے ایک حصہ متبنے کا ہے جسکے یہہ معنی ہین کہ متبنے کل جائداد کا ربع پاتا ہے یا پسر صلبی کے حصہ کا ایک ثلث لیتا ہی (الف) بہرحال متن کے اصلی معنی کچھہ ہی ہون لیکن یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ فرق رواج سے پیدا ہوگیا ہے جس کے بموجب بنگالہ مین متبنے کو کل جائداد کا ثلث اور دوسرے اضلاع مین جنمین دھرم شاستر بنارس جاری ہے کل جائداد کا ربع حصہ ملتا ہے (ب)

مدراس۔ اور مدراس ہائیکورٹ نے بہ سندسر سوتی ولاس یہہ طے کیا ہی کہ ربع حصہ جسکا وہ پانیوالا ہے وہ کل جائداد کا ربع نہین ہے بلکہ اس حصہ کا ربع ہے جو پسر صلبی کو ملا ہو۔ جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ جائداد پانچ حصون پر منقسم ہوگی جسمین سے ایک حصہ متبنے لیگا اور باقی پسر صلبی کو ملیگا۔ اسی قسم کی تاویل متن مذکور کے متعلق بمبئی مین بھی کیگئی ہے۔ (ج)

نند پنڈت ایک اور تشریح کرتے ہین کہ اسکو چوتھا حصہ ملنا چاہیئے یعنی اس حصہ کا ربع جو بحیثیت پسر صلبی اسکو ملتا یعنی نصف کا ربع یا کل کا ثمن (د)

اور جہان بعد کئی صلبی بیٹے پیدا ہون تو بلاشبہہ حسب اصول قائم کردہ حصص مختلف ہو جائینگے۔ فرض کرو دو صلبی بیٹے ہون تو حسب اصول مسٹر گمناٹن بنگالہ مین پانچ اور بنارس مین جائداد کے سات حصہ کئے جائینگے اور مطابق اصول سرسوتی ولاس جائداد نو حصون پر منقسم ہوگی۔ اور ان سب صورتون مین متبنے کو صرف ایک حصہ ملیگا۔ اور بقول نند پنڈت کے اسکو بارہوان

(الف) ولسنس ورکس باب ۵ صفحہ ۵۲۔
(ب) دائے کرم سنگھ باب ۷ صفحہ ۲۳۔ ڈبلیو گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۰۔ ڈبلیو گمناٹنس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۸۴۔ ایف گمناٹنس کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۳۷۔ تارامونی بنام کریامانی ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۲۳۔ اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۹۔
(ج) ایاوٗ بنام نیلاتوچی مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵۔ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۳۷۳
(د) دتک مانسا باب ۵ فقرہ ۴۰۔ مسٹر سدرلینڈس سنا پسس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۷۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصہ ملیگا۔ (ک)

مغربی ہند کی مختلف قومون مین متبنّے کے حقوق مختلف ہوتے ہین یعنے ربع ثلث اور نصف سے لیکر صفر تک اسلئے کہ متبنّے اگر نیوالا آزاد ہے کہ صلبی بیٹا پیدا ہونے پر متبنّے کو بطور تحفہ کچھہ دیدے اور نکال باہر کرے۔ (گ)

شودرمین پسر صلبی و متبنّے کے حقوق۔

نوٹ۔ دہ گوتم کی ایک متن کی رو سے پسر متبنّے و پسر صلبی جو بعد پیدا ہوا ہو برابر کے حصہ دار ہین گے مگر دنک چندر کا مین مذکور ہوا ہے کہ اس متن کا تعلق صرف شودرون سے ہے اور دنک مانسا مین اسطور سے بیان ہوا ہے کہ وہ اس صورت سے متعلق ہے جب پسر صلبی جو بعد پیدا ہوا ہو خصائل حمیدہ سے عاری ہو۔

ہائیکورٹ مدراس نے بہ تقلید آرار مسٹر ڈبلیو گمناٹن و سر تھامس اسٹرینج یہہ فیصلہ دیا ہے کہ یہہ جنوبی ہند کے تمام شودرون مین رائج ہے۔ اور مسٹر گبلن کہتے ہین کہ پانڈیچری مین ہر طبقہ کے لوگون مین یہہ قاعدہ موجود ہے اور شمالی سیلون مین ابتک یہی قاعدہ ہے۔ بابو شاما چرن کہتے ہین۔ کہ بنگالہ مین اس قاعدہ کا تعلق صرف کم درجہ کے شودرون سے ہے (نا)

(ک) گمناٹنس کنسیڈریشنس آن ہندو لا صفحہ ۱۵۱۔ گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۰۔ ڈاکٹر جالیس ٹیگور لیکچر صفحہ ۱۸۲۔

(گ) اسٹیل صفحہ ۴۷ و ۱۸۶۔

(نا) دنک مانسا باب ۵ فقرہ ۴۳۔ دنک چندر کا باب ۵۔ فقرہ ۳۲۔ اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۹۹۔ ڈبلیو گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۰۔ نوٹ۔ گبلن جلد ۱ صفحہ ۹۲ ہتاوپلم باب ۲ فقرہ ۲۔ بیوستہ درین صفحہ ۹۷۹۔ راجہ بنام سبارائے مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۷۔ صفحہ ۲۵۳۔ ایک دادا منسوبہ طریق الاتم جکا رواج مدراس کے بعض ایسے اضلاع مین ہے جہان کی زبان تلنگی ہے حقیقی بیٹے کے برابر حصہ پاتا ہے۔ ہنومان تما بنام رامادیمی مدراس انڈین لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متبنے کے حقوق بروقت تقسیم برادران یکجدی کے ساتھ۔

۵۶۹ ل - ایک نادر مسئلہ جسکے متعلق کلکتہ مین فیصلہ ہوا تھا (ح) یہہ ہے کہ آیا کمی درجہ پسر متبنے بابر مقاصد وراثت متبنے کرنیوالے کے پسر صلبی متولد ہونے کی صورت سے محدود ہے یا یہہ کہ اسکا تعلق فوائد برادران پدر متبنے کنندہ اور اُن کی اولاد سے بھی ہے۔ اس مقدمہ خاص مین شجرہ حسب ذیل تھا۔

الف

ب		ج		د
مدعا علیہ نمبر ۱	مدعا علیہ نمبر ۲	مدعا علیہ نمبر ۳	مدعا علیہ نمبر ۴	سادھوچرن متبنے مدعی

صفحہ ۱۸۶

یہہ خاندان دھرم شاستر متاکشرا کا تابع تھا۔ اور مدعی نے الف۔ ب۔ ج اور د کے مرنے پر تقسیم کا دعوے کیا۔ عدالتہائے ابتدائی و اپیل مین جو اعتراض پیش کئے گئے تھے وہ یہی ثابت کرنیوالے تھے کہ وہ کسی حصہ کا مستحق نہین ہے لیکن اس بحث مین ناکام ہونے کیوجہ سے مدعا علیہم نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا کہ اسکا حصہ ثلث نہین بلکہ سدس ہوگا اور ہائیکورٹ نے بھی دتک چندرکا کے فقرات ۲۴ و ۲۵ باب ۵ پر اعتماد کرکے اس رائے کو قبول کرلیا چنانچہ جسٹس مارکبی نے یہہ ہی دکھلایا کہ فقرہ ۲۴ کے ترجمہ مین مسٹر سدرلینڈ نے چند سطرین چھوڑ دی ہین درحقیقت وہ دونون فقرے حسب ذیل ہین۔

"فقرہ ۲۴ لہذا بھائی وغیرہ کی قرابت سے جسکی بنیاد پر صلبی صحیح النسب بیٹا ایک بھائی یا دوسرے عزیز قریب کی جائداد کا وارث ہوگا تو ایسی صورت کا متبنے بیٹا بھی اپنا واجبی حصہ پاتا ہے اور جس صورت مین کہ مورث کے اور بیٹے ہون تو پوتا (جو بدرجہ تبنیت ہم) جسکا باپ مرچکا ہو پسر متبنے کا حصہ پاتا ہے اور جہان ایسا بیٹا نہو تو متبنے کو پوری جائداد بھی ملجاتی ہے جو الفاظ بخط جلی لکھے گئے ہین وہ مسٹر سدرلینڈ نے ترک کردئے ہین۔

اگرچہ اس بارہ مین فریقین اپیل مین کوئی نزاع نہین ہے کہ مسٹر سدرلینڈ کے ترجمہ مین

(ح) رگھوانند داس بنام سادھوچرن کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۲۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تصحیح ہونی چاہیئے۔

"فقرۂ (۲۵) اسطرح ہے" چونکہ یہہ ایک پابند کرنیوالا قاعدہ ہے کہ پوتا اپنے باپ کے حصہ مقررہ کا وارث ہوتا ہے تو متبنےٰ لڑکا جہان کہ اُسکا متبنےٰ کرنیوالا باپ صلبی بیٹا اپنے باپ کا ہو مساوی حصہ کا اپنے چچا کے ساتھ مستحق ہوگا گو وہ چچا ہی مثل اپنے بھائی کے صُلبی بیٹا اپنے باپ کا ہو۔ اسلیئے ایک پوتا جو متبنےٰ لڑکا کا ہو تمام صورتون مین اپنے چچا کے ساتھ مساوی حصہ کا مستحق ہوسکتا ہے۔ مگر اسکو عام قاعدہ نہ کہنا چاہیئے کیونکہ جہان پوتے کا باپ متبنےٰ ہوا ہوگا تو یہہ تناقض واقع ہوگا کہ وہان وہ ربع حصہ پائیگا لیکن پوتا اگر (اُسکا) اسطرح کا بیٹا ہو تو دادا کے میراث مین چچا سے برابر کا حصہ لیگا اور اسی کے بموجب جو حصہ از روئے قانون اسکے مثل باپ کے لئے مقرر ہوگا اپنے باپ کے اس حصہ مقررہ مین شخص زیر بحث (یعنی متبنےٰ کے ہوئے شخص کا پسر متبنےٰ) وارث ہوگا۔ پس اس صورت سے جو کچھہ پیش کیا گیا ہے وہی درست ہے۔ اور استدلالاً یہی قاعدہ پروتے سے بھی متعلق ہوسکتا ہے" الفاظ "متبنےٰ کے ہوئے شخص کا پسر متبنےٰ" اصل مین نہین ہین لیکن اگر ہم ان الفاظ کو خارج ہی کردین اور دونون فقرون کو اُن کی صحیح عبارت کے لحاظ سے خیال کرین تو بھی وہ صاف طور پر ظاہر کرتے ہین کہ تقسیم مین پسر متبنےٰ اور پسر صلبی کا متبنےٰ بیٹا دونون ایک ہی درجہ رکھتے ہین اور ہر ایک اتنا ہی حصہ پاتا ہے جو ایک متبنےٰ کے لیئے مناسب ہے یعنی اس حصہ کا نصف جو وہ اپنے حقیقی پسر ہونے کی حالت مین پاتا"۔

اسکے بعد فاضل جج اس اعتراض کی طرف متوجہ ہوئے کہ بروے دہرم شاستر متاکشرا مدعی کا متبنےٰ کرنیوالا باپ بروے حق پیدائش جائداد مین ایک ثلث حصہ پر متصرف ہوا تھا جو بذریعہ حق قائم مقامی مدعی پر منتقل ہوا۔ چنانچہ اسکا جواب انہون نے صفحہ ۴۳ پر یہہ دیا کہ بروے شاستر متاکشرا بحالت خاندان مشترکہ کوئی معینہ حصہ کسی ممبر خاندان کیلئے نہین مقرر کیا گیا ہے۔ اور یہہ کہ ہر خاندان کا حصہ بوقت تقسیم بالضرور بلحاظ مدارج ہر ممبر و حالت خاندان کے قائم ہوگا۔ پھر اگر پسر صلبی کا متبنےٰ صرف اُس حصہ کے نصف کا مستحق ہے جو اُسی باپ کے پسر اصلی کا حق ہے تو

صد ۱۸۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس سے کوئی فرق نہین پڑا کہ اگر اسکا (مدعی کا) باپ پہلے ہی تقسیم چاہتا تو دوگنا حصّہ پاتا اور پہر تمام حصہ محصلہ اسپر منتقل ہوتا۔ مگر پہر اسی سُوال پر رجوع ہوا کہ بوقت تقسیم اِسکے ذاتی حقوق کیا تھے۔

متبنّے بیٹے کی حالت برادران صلبی کے ساتھ

۱۵۷ ۔ وسشٹھ کی متن جسپر تمام مستندین بہروسہ کرتے ہین یہہ ہے (باب ۱۵ فقرہ ۹) "جب کوئی بیٹا متبنّے کر لیا جائے اور پہر بعد کو صُلبی بیٹا پیدا ہو تو لے پالک مذکور چوتھے حصّہ کا حصّہ دار ہوگا"۔ اسپر مصنف دنک مانسایہہ اضافہ کرتا ہے (دیکھئے باب ۱ فقرہ ۱) "اور اسکی عدم موجودگی مین پورے کا مستحق ہوگا"۔ یعنے متبنّے کرنیوالے باپ کی پوری جائداد کا مستحق ہوگا۔ ص ۱۸۸

یہہ بالکل صاف ہے اسلئے کہ پسر متبنّے پسر صُلبی کا قائم مقام ہے اور اگر پسر صُلبی موجود ہو تو اسکا وجود جائز طور پر نہین مانا جا سکتا لیکن ہر شخص اس اعتبار پر کہ اس کے کبھی بیٹا نہوگا متبنّے کر سکتا ہے مگر ممکن ہے کہ بعد کو اُسے اپنی غلطی معلوم ہو اور اِس صورت مین بڑا حصّہ پسر صلبی کو اور چھوٹا حصّہ اُس بیٹے کو دینا انصاف کی بات ہے۔ جسکو اگر صورت معاملات آیندہ معلوم ہو سکتی ہوتی تو ہرگز متبنّے نکیا جاتا لیکن کیا اُن الفاظ یا اصُول قاعدہ مذکور مین کوئی بات ایسی ہے جو ظاہر کرے کہ جو شخص بوجہ تبنیت اپنے متبنّے کرنیوالے کا ایک ہی بیٹا ہوا اِسکے حقوق خاندان مین اسوجہ سے گھٹ جائین گے کہ اور صلبی بیٹے پیدا ہو چکے ہین۔ گو متبنّے کرنیوالے کے نہون بلکہ اسکے بھائیون کے ہون۔؟

یہہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اور کوئی سند اس حالت کے متعلق خود وسشٹھ کے متن مین یا یہہ کہ کسی شرح مین بجز دنک چندرکا کے جسکا حوالہ دیا گیا ہے نہین ہے لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آخر الذکر ایک بالکل ہی جداگانہ تعبیر رکھتی ہے۔

فقرات ۱۴ و ۲۵ تمام متبنّے لڑکون کے حقوق عامہ سے متعلق ہین نہ کہ اُس خاص حالت متبنّے سے جہان کہ متبنّے کرنیوالے باپ کے بعد تبنیت اور صُلبی بیٹے پیدا ہون تعلق رکھتی ہین۔ مصنف مذکور صرف متن وسشٹھ ہی کی تفسیر نہین کرتا بلکہ منو اور دوسرون کی متنون پر بھی شرح کرتا ہے جن مین سے بعض یہہ کہتے ہین کہ پسر متبنّے صرف پدری سلسلہ مین میراث پاتا ہے اور دوسرون کا قول ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ پدری اور یکجدی دونون مین وارث ہوتا ہے - وہ ان باتون کو اس معمولی قاعدہ سے مستخرج کرتا ہے کہ آخری صورت مین پسر خوش سیرت مقصود ہے (فقرہ ۱۵۳)۔
مجھ معلوم ہوتا ہے کہ فقرہ ۱۵۴ صرف یہہ اصول عام بیان کرتا ہے کہ چاہے جداگانہ علاحدہ مشترک سے کتنا ہی دور رہو مگر پسر متبنےٰ بحیثیت پسر متبنےٰ پورے حقوق رکھتا ہے نہ کہ صرف ایک ایسے متبنےٰ کے حقوق جو صلبی بیٹون کے ساتھہ حصہ لینے کے لئے مجبور کیا گیا ہو۔

فقرہ ۱۵۵ کا ابتدائی حصہ صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ صلبی بیٹے کا متبنےٰ بیٹا اس قسم کے صلبی بیٹے کے بھائی کے مساوی حصہ پاتا ہے۔

اس کے بعد مصنف مذکور اس سوال کو متعلق کرکے کہ آیا ہر ایک متبنےٰ پوتا اسطرح پر وارث ہوگا یا نہین یہہ جواب دیتا ہے کہ کچھہ لازمی نہین ہے اگر کوئی متبنےٰ خود بھی کسیکو متبنےٰ کرے تو اسکا بیٹا اس سے زیادہ کچھہ نہین پا سکتا۔ صہ ۱۸۹

یعنی اگر پہلے متبنےٰ کئے ہوئے بیٹے کے ساتھہ صلبی پسر ہی ہون تو اسکو خود ہی ربع حصہ ملیگا اسلئے اسکا متبنےٰ اس سے زیادہ اور کچھہ نہین پا سکتا۔ یا یہہ کہ جیسا سمرتی چندریکا اسکو بیان کرتا ہے۔

"شخص زیر بحث (یعنی غرضی پوتا بروے تبنیت) صرف وہی پائیگا جو کچھہ کہ اسی کے حاصل حیثیت کے باپ (یعنی پسر متبنےٰ) کیلئے قرار پایا ہے"

اور حصہ کی مقدار اس امر پر منحصر ہوگی کہ آیا پہلے متبنےٰ کرنیوالے باپ یا مورث اعلیٰ کو بعد تبنیت صلبی لڑکے پیدا ہوئے تھے یا نہین۔ پس اگر ہوئے ہون تو وہ صرف چہارم پائیگا اور پھر اسکا بیٹا چاہے صلبی ہو یا متبنےٰ زیادہ نہ پا سکیگا۔

پس ماندگی۔

۱۵۸ - جب صلبی و متبنےٰ بیٹے باپ کے بعد زندہ ہون اور پھر صلبی لاولد مرجائے تو مدراس مین یہہ تجویز کیا گیا ہے کہ پسر متبنےٰ بذریعہ پس ماندگی تمام جائداد پاتا ہے۔ (ط)

البتہ بنگالہ مین جب صلبی بیٹا بیوہ یا بیٹی وغیرہ چھوڑ مرے تو اوسکی دوسری صورت ہوگی

(ط) مدراس ایگزامینر رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۹ - نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاندان اصلی سے علیحدگی

دفعہ ۱۵۹ - تبنیت سے لڑکا بلحاظ حقوق دیوانی و فرایض مذہبی وغیرہ اپنے اصلی خاندان سے قطعاً علیحدہ ہوجاتا ہے اور اپنے خاندان کے ان لوگون کے رسوم کریاکرم ادا کرنے سے باز رہتا ہے جن کیلئے تبنیت سے پہلے سرادھ وغیرہ کے رسوم ادا کرتا اسکے سوا اور تمام حقوق اسطرح پر زائل کردیتا ہے گویا کبھی اس خاندان مین پیدا ہی نہین ہوا تھا - (ی)

اور اسکے برعکس اسکے اصلی خاندان کے لوگ اسکی میراث نہین پاسکتے - (ک) اور نہ بھ اُن کے دیون کا ذمہ دار ہے - (ل)

لیکن ہر حال مین اگر متبنےٰ کرنیوالا متبنےٰ کا رشتہ دار ہو تو آخر الذکر تبنیت کی وجھ سے صرف اپنے درجہ رشتہ داری کو بدل دیگا اور اپنے متبنےٰ لینے والے باپ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے اپنے اصلی والدین کا بھی رشتہ دار ہوجائیگا اور اس صورت مین ممکن ہے کہ باہمی حقوق وراثت باقی رہین - بہرحال قاعدہ صرف یہی ہے کہ وہ اُن حقوق کو زائل کردیتا ہے جو اُسے بحیثیت پسر حقیقی حاصل تھے - البتہ خون کا میل معہ اُن نا قابلیتون کے جو اُسکی رو سے ضروری ہین معدوم

ص ۱۹۰

(ی) منو باب ۹ فقرہ ۱۴۲ - دتک حمانسا باب ۶ فقرہ ۶ - لغایتہ ۸ - دتک چندرکا باب ۲ فقرہ ۱۰ لغایتہ ۲۰ متاکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۳۲ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۲۱ دیکھئے کنٹر جلد ۱ گہلن صفحہ ۹۱ متعلقہ پانڈیچری - بعض حصص پنجاب مین حقوق متبنےٰ اپنے اصلی خاندان مین اُسوقت ہوتے ہین جب باپ اولاد صلبی چھوڑے بغیر مرجاتا ہے - پنجاب کسٹمری لا حصہ سوم صفحہ ۸۳ راما وجو جب طریقہ الاتم منسوب بہ پدر کیا گیا ہو جسکا رواج مدراس کے بعض شودر قومون مین ہے - اپنے اصلی خاندان مین حق زائل نہین کرتا - بلارامی بنام پیرا - مدراس انڈین لا رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ - ہنومان تمانبام رامارینڈی مدراس انڈین لا رپورٹس جلد ۴ صفحہ ۲۷۲

(ک) ڈبلیو گمناٹنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۶۹ - راین بنام گپانا ینگر مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۰ -

(ل) پران ولبھ بنام ولوکرسٹن سلیکٹ رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۴ کاشی پرشاد بنام بنسی دھر صدر رپورٹ ممالک مغربی و شمالی صفحہ ۳۴۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین ہوتا اسلئے وہ تبنیت کے بعد ہی اُس سے شادی نہین کرسکتا جس سے تبنیت کے پہلے بھی نکرسکتا تھا (م)

اور نہ اپنے اصلی خاندان مین سے کسی ایسے شخص کو گود لیسکتا ہے جسکو اگر وہ اپنے خاندان مین رہتا تو بوجہ رشتہ داری تبنیتہ نکرسکتا۔ (ن) اور ایسے ہی سادی طور پر اپنے تبنیتہ کرنیوالے خاندان مین بھی مدارج ممنوعہ مین شادی کرنیکے قابل نہین ہے۔ (س)

دوباپون کا بیٹا۔ ف ۔اس قاعدہ مین کہ تبنیت سے طفل اپنے خاندان سے جدا ہوجاتا ہے ایک استثنا وہ ہے جسکو دوائے مشائین یا دوباپ کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ یہہ اصطلاح دوہری منظوری پر مشتمل ہے۔ ابتدا معلوم ہوتا ہے کہ اصطلاح مذکور اُس بیٹے پر صادق آتی تھی جسکو کوئی شخص دوسرے کی بیوی سے اسکے واسطے اور اسکے عوض پیدا کرتا تھا۔ اور اُسکی نسبت دونون خاندانون مین وارث ہونیکا مستحق ہونا تسلیم کیا گیا تھا۔ اور ایسے بیٹے کا فرض تھا کہ اپنے اصلی باپ اور مصنوعی باپ دونون کیلئے مراسم کریا کرم ادا کرے (ع)

چنانچہ متاکشرا مین جہان کہین یہہ اصطلاح مستعمل ہوئی ہے یہی معنی لئے گئے ہین مگر اسطرح کے لڑکے اب متروک ہین۔ (ف)

ایک اور معنی یہہ ہین کہ وہ لڑکا ہے جو صراحتاً یا کنایتہً یہہ سمجھکر تبنیتہ کیا گیا ہو کہ دونو باپون کا بیٹا ہوگا۔ مگر اسکا وقوع بھی مختلف صورتون سے ہوتا ہے ایک وہ ہے جسکو انتیہ یا ہنگامی تبنیت سے موسوم کیا گیا ہے جس مین کہ لڑکا

(م) دتک چندرکا باب ۶ فقرہ ۱۰ دتک چندرکا باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۸ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ ۳۰۔

(ن) سوشیا مودیلی بنام اوپن فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۱۷

(س) دتک چندرکا باب ۶ فقرہ ۲۵ و ۳۸۔

(ع) بوہائی باب ۲ فصل ۱۲ فقرہ ۱۲۔ نارد فصل ۱۳ فقرہ ۲۳۔ دتک چندرکا باب ۲ فقرہ ۳۵

(ف) متاکشرا باب ۱ فصل ۱۰۔ اسٹیرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۸۲ و ۱۱۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی اور گوتر سے اسوقت لیا جاتا ہے جب اوسکی رسم مونڈن (موتراشی) اصلی
خاندان مین ادا ہوچکتی ہے چنانچہ جب متبنے دونون باپون کیلئے رسوم ادا کرتا ہے
اور دونون خاندانون مین وراثت پاتا ہے مگر اسکا بیٹا البتہ اپنی اصلی گوتر ہی مین
واپس ہوجاتا ہے اس قسم کی تبنیت اب متروک معلوم ہوتی ہے (ص) صد ۱۹۱
بہرصورت مین کسی ایسے مقدمہ منفصلہ سے واقف نہین ہون جس مین
اس کا وجود تسلیم کیا گیا ہو۔
ایک اور صورت یہہ ہے کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کے بیٹے کو متبنے کرے
جس کو بعض مقاصد کے لئے خیال کیا گیا ہے کہ اپنے چچا کا ہی بیٹا ہے اور جب
وہ اکلوتا بیٹا ہو تو قانون ان اصول متنازعہ مین موافقت پیدا کرتا ہے کہ کسی شخص
کو اپنے اکلوتے بیٹے کو نہ دینا چاہیئے اس تبنیت کی اجازت دیکر کہ بھائی کا بیٹا
متبنے کیا جائے البتہ ایسے طفل متبنے کے لئے ضرور ہے کہ دونون باپون کے
رسوم ادا کرے اور جب صلبی بیٹا نہو تو اسکی نسبت یہہ بھی قبول کرتا ہے کہ دونون
کا وارث ہے لیکن مسٹر اسٹرنج اپنے مجموعہ مین کہتے ہین کہ دوائے مشاین
بلحاظ اس معنی کے بھی متروک ہے اور ایسا ہی مدراس کے ایک مقدمہ مین طے
کیا گیا تھا مگر اس بیان کی تردید مین جو قوی اسناد ہین وہ غالب معلوم ہوتی ہین (ق)

(ص) اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ - ڈیلیو کمنا مٹس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ - دیکھیئے
ہیوسہا پنڈتان بمقدمہ شمشیر بنام دراج فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ (جلد ۲ صفحہ ۱۶۹)
(۲۱۶) و نک مانسا باب ۶ فقرہ - ۱۱ لغایتہ ۱۳ و نک چندر کا باب ۲ فقرہ - ۳۷ -
(ق) اسٹرنج مینول فقرہ - ۹۹ - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۹ء
صفحہ ۸۱ - و نک چندر کا باب ۵ فقرہ - ۳۳ - بیوہار میوکھ باب ۴ فصل ۵ - فقرہ
۲۲ - و ۲۵ - و نک مانسا باب ۶ فقرہ - ۳۴ لغایتہ ۳۶ و ۴۷ و ۴۸ دیکھیئے وہ سندین
جو فقرہ - ۱۳۲ - کتاب ہذا مین مقتبس ہوئی ہین - مسٹر منڈلک کہتے ہین
کہ چاہے جو شکل قائم ہو مگر عملاً اسطرح کی تبنیتین متروک الاستعمال ہین دیکھیئے
صفحہ ۵۰۶ - کہا جاتا ہے کہ ممالک مغربی و شمالی مین اس قسم کی تبنیتین بہت ہی
عام ہین ڈاکٹر جالی کے لکچر (۱۸۸۳ء) صفحہ ۱۶۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنانچہ ساحل مغربی کے نمبودری برہمنون مین (فقرہ-۴۲ کتاب ہذا) وداے مشاین بالعموم وبلا صورت خاص مثل تبنیت معمولی رایج ہے - (س)

اُس بیٹے کا حق جو بعد تبنیت پیدا ہوا ہو۔

۱۶۱ - جب بعد تبنیت وداے مشاین کے حقیقی باپ کے صلبی بیٹا پیدا ہوتا ہے تو متبنّے وداے مشاین پسر حقیقی کا نصف حصہ پاتا ہے اور اگر متبنّے کرنیوالے باپ کے بیٹا پیدا ہوتا ہے تو متبنّے مذکور اُس حصہ کا نصف پاتا ہے جو شاستر نے پسر متبنّے کے لئے اس صورت مین قرار دیا ہے جب متبنّے کرنے والے باپ کے بعد تبنیت صلبی بیٹا پیدا ہوا اُس یعنی ربع یا ثلث کا نصف مطابق مسائل مختلف شاستروں کے (فقرہ-۱۵۵)

مگر میوکہہ درحالیکہ دونون گھرون مین بعد تبنیت صلبی بیٹے پیدا ہو جائین صرف اسیقدر اجازت دیتا ہے کہ متبنّے اپنے متبنّے کرنے والے خاندان مین وارث ہو اور معمولی حصہ اسوقت مین دیتا ہے جب تبنیت معمولی قسم سے عمل مین آئی ہو یعنے ربع یا ثلث حصہ - (ت)

مگر اس صورت کے متعلق کوئی قاعدہ نہین قرار دیتا جبکہ صلبی بیٹے صرف ایک ہی خاندان مین پیدا ہون۔

قاعدہ مذکور کی اصلیت

۱۶۲ - غالباً وہ قانون جس نے حق وراثت متبنّے کو اصلی خاندان سے زایل کر دیا کچھہ تبدیل ابوت کے بنا پر نہین وضع کیا گیا بلکہ محض بخیال انصاف کہ جو شخص تلاش معاش دوسرے خاندان مین بھیجدیا جائے اور اُسکی خدمات اُس خاندان سے جاتی رہین جن مین وہ پیدا ہوا تو یہہ نہ چاہیے کہ وہ دونون خاندانون مین وارث ہو۔

چنانچہ پنجاب مین اس امر کے متعلق یہی راے قایم کیگئی ہے اور وہان یہہ بھی قایم کیا گیا ہے کہ اگر حقیقی باپ بلا وارث مرجاے تو رواج دیہی طفل مذکور

(س) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۷ - و ۱۷۸ -

(ش) دتک چندر کا باب ۵ فقرہ-۳۳ و ۳۴ -

(ت) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۵ فقرہ - ۲۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوہری وراثت حاصل ہونے کی تائید کرے گا۔ (ث)

پانڈیچری مین متبنےٰ ہوجانے پر بھی حقوق وراثت اصلی خاندان مین محفوظ رہتے ہین بشرطیکہ متبنےٰ کرنیوالے خاندان مین اسکو کافی معاش نہ ملے اور ایسی حالت مین تو بہرصورت حق ہوتا ہے جب اصلی باپ اور بھائی لاولد مرجائے بہرکیف اصول مذکور کسی خاص رواج پر مبنی نہین ہے بلکہ اس راے پر ہے جو قرابتی مقنن نے ہندؤن کے متنون کے متعلق قایم کی ہے (خ)

ہتادیلم مین صرف یہہ درج ہے کہ "طفل متبنےٰ جسکو مثل وارث پرورش و تعلیم کیا گیا ہو وہ اپنے اصلی والدین کی وراثت کا حق کھو دیتا ہے کیونکہ پھر وہ اصلی خاندان کے متعلق نہین سمجھا جاتا اور اسی سے وہ انکا وارث بھی نہین ہوسکتا"

یہہ نہین درج ہے کہ آیا اسکے حقوق اُس حالت مین بھی کہ اصلی خاندان مین کوئی وارث نہو تازہ ہون گے یا نہین بلکہ وہ اسی حد تک حقوق زائل کرتا ہے جس قدر دوسرے حقوق اُسے حاصل ہوتے ہین اس لیے اگر اُسکی تبنیت منجانب شوہر ہوتی ہے تو اصلی ماں کی وراثت بھی پاتا ہے اور اگر زوجہ کی طرف سے ہوتی ہے تو وہ حقیقی باپ کا ترکہ بھی لیتا ہے (ذ)

اثر تبنیت ناجایز

ف ۱۶۳ ۔ ایک بہت ہی اہم سوال جو اس شکل مین بخوبی صاف ہے مگر جو ابھی تک طے شدہ نہین معلوم ہوتا وہ اثر تبنیت ناجایز کی نسبت ہے۔ بادی النظر مین تو یہہ خیال کیا جائیگا کہ اوس سے متبنےٰ کرنے والے خاندان مین کوئی حقوق نہین قایم ہوتے اور اصلی خاندان مین سلب نہین ہوتے۔ پس دعوے استقرار حقوق خاندان اول الذکر مین یا اُن کی مقاومت اخرالذکر مین

ص ۱۹۳

(ث) پنجاب کسٹمس صفحہ ۸۱ ۔ پنجاب سٹمری لاحصہ سوم صفحہ ۸۳ ۔
(خ) گبلن جلد ا صفحہ ۹۵ ۔ بحوالہ دتک ممانسا باب ۱ فقرہ ۳۱ و ۳۲ ۔ اور باب ۶ فقرہ ۹ متاکشرا باب ۱ فصل ۱۰ فقرہ ۱۰ (نوٹ) و فقرہ ۳۲ نوٹ ۔
(ذ) ہتادیلم باب ۲ فقرہ ۲ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بالضرور تغیر کیفیت پر منحصر ہوگا اور اگر وہ تبنیت جسپر تغیر مذکور متحصر تہا نا جایز ہو تو یہ معلوم ہوگا کہ گویا کوئی تغیر نہین واقع ہو سکتا تہا۔ مگر دوسری حالت مین یقیناً بہت ہی زیادہ استناد ہے۔ مین فقرہ (۱۲۶) کتاب ہذا مین بیان ان متون کا کر چکا ہون جنمین قوم کے متبنے کو حق پرورش دینے پر مشتمل ہین اور جن کی نسبت کہا گیا ہے کہ اُس زمانہ کی باقیات ہین جب اس قسم کی تبنیتین درحقیقت جایز تہین گو دوسری تبنیتون کے مقابلہ مین کم موثر تہین (الف)

ایک بچن بہی جو منو سے منسوب کیجاتی ہے یہ قاعدہ قایم کرتی ہے کہ "جو شخص بلالحاظ قواعد معلنہ متبنے کرتا ہے تو وہ اُسکو صرف مراسم شادی سے بہرہ مند کریگا نہ یہ کہ حصہ دار دولت و مال"

مگر اس بچن کی توضیح یون ہوئی ہے کہ وہ ظاہرا اُس شخص سے متعلق ہے جو بلالحاظ طریقہ مناسب متبنے کرتا ہے۔ (ب)

سر تہامس اسٹرنج متہائے مذکور کے اس بچن کے حوالہ مین لکہتے ہین کہ کوئی شخص ان اسباب کے لحاظ سے متبنے کیا جاسکتا ہے جو اسکے حقوق کو ایک خاندان مین زائل کر دینگے بدون اسکے کہ دوسرے خاندان مین حق پرورش سے زیادہ کسی شی کے پانیکا مستحق کرین مگر صاحب موصوف اس شکل کے نسبت ایک حاشیہ مین سوال کرتے ہین اور مسٹر سدرلینڈ کی اس رائے کا حوالہ دیتے ہین کہ اگر تبنیت صحیح ہو تو اصلی حقوق باقی رہینگے (ج)

ایک پرانے مقدمہ مین صدر عدالت مدراس کے پنڈتون نے یہہ قرار دیا تہا کہ کسی کنیا سمیت زائد از سی سال کو متبنے کرنیکے تین بچے ہی ہون جایز نہین ہے لیکن وہ اپنے متبنے کرنیوالے خاندان مین حق پرورش پانیکا مستحق ہے۔ یہہ مسئلہ ہائیکورٹ کے سامنے پیش کیا گیا اور اُسنے منظور کیا مگر یہہ منظوری

(الف) راونی بنام انبابائی مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۶۷
(ب) ونک ما نسا باب ۵ فقرہ ۴۵ ونک چندرکا باب ۲ فقرہ ۱۰۔ اور باب ۳ فقرہ ۳۰
(ج) اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۸۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدالتانہ نہ تھی اس لئے کہ عدالت موصوفہ نے خیال کیا کہ بر بنیاد دگریات سابقہ وہ تبنیت
مذکور کو جائز سمجھنے کی پابند تھی۔ چنانچہ اس نے واقعی طور پر مدعی کو بحیثیت متبنے پورے
حقوق دیدئے۔ (د)

اسکے بعد ایک مقدمہ مین جس مین بیوہ نے بلا اجازت متبنے کر لیا تھا یہہ قرار
پایا کہ تبنیت قطعاً ناجائز تھی جس سے متبنے کو حق پرورش پانیکا ہی استحقاق
نہ تھا عدالت کا ارشاد تھا "استدلالاً اور درایتاً اس امر مین بمشکل شک
کیا جاسکتا ہے کہ جہان ناجائز تبنیت یا دوسرے الفاظ مین یہہ کہ تبنیت
عمل مین نہ آئی ہو تو قانوناً کوئی دعوے حق نسبت قانونی تعلق تبنیت کے
صحیح طور سے نہین قایم کیا جاسکتا" عدالت نے یہہ رائے بھی ظاہر کی تھی
کہ (صورت مذکورہ مین) مدعی کے اصلی حقوق بالکل محفوظ ہین۔ (ہ) *

بنگالہ ف ۱۶۴ ۔ بنگالہ مین بھی صورت مذکور دوبار اتفاقاً پیدا ہوئی تھی
مگر کسی موقع پر تصفیہ نہین ہوا۔ پہلے مقدمہ مین جو سپرم کورٹ کے روبرو تھا
کالول صاحب چیف جسٹس نے فرمایا کہ "ایک فریق کہتا ہے اور دوسرے کو
انکار ہے (مگر کوئی فریق اپنے قول کی تائید مین نہ شہادت پیش کرتا ہے
نہ سند لاتا ہے) کہ وتک یعنے لے پالک اپنے اصلی باپ کے وارث
ہونے کے حق کو زائل کر دیگا گو وہ بوجہ عدم اختیار کافی دوسرے خاندان
مین کماحقہ متبنے نہ ہوا ہو۔

گو یہہ مسئلہ خلاف عقل معلوم ہوتا ہے تاہم شاستر ہنود مین معتبر ہے اور
ہمنے جو تحقیقات کی ہے اسکی رو سے اعتبار کرتے ہین کہ اسبارہ مین

(د) ایاوٗ بنام نیلاتی چی مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵۔
(ہ) راونی بنام انبابائی مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۶۳۔ منظور کردہ
ولبر فورس چیف جسٹس لکشمیا بنام راماوا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷۔
* (حاشیہ) حال مین ایک فیصلہ اسی بحث کے متعلق ہوا ہے (دیکھو حاشیہ
نمبر ۱۴۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۵۔ م۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھرم شاستر کی صحیح حالت یہی ہے کہ بلاشبہ ایسی صورتین ہوسکتی ہین جن مین کوئی شخص جسکی تبنیت ناجایز ثابت ہو ممکن ہے کہ اصلی خاندان کے ایک ممبر ہونے کی حیثیت کو زائل کردے۔ چنانچہ ایسی صورت مین بعض پرانی متنین اسکو (یعنے ایسے متبنے کو) غلام سے تعبیر کرتی ہین یعنے وہ اُس خاندان مین صرف حق پرورش پانیکا مستحق ہے جس مین کہ ناقص طور سے متبنے کیا گیا۔

ادائے رسوم پر انحصار ہے

لیکن ایک بڑے ہی فاضل شخص نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اصلی خاندان مین عود کرنیکا عدم امکان محض عطار و قبول طفل ہی پر منحصر نہین ہے بلکہ اُس درجہ پر جس مین کہ رسوم تبنیت کی سرانجامی ہوئی منحصر ہے اور یہہ کہ اسبارہ مین برہمنون اور شودرون مین فرق ہے۔

ایک برہمن جسکی رسم جنیو دوسرے خاندان مین ادا ہوئی ہو اپنے اصلی خاندان مین عود نہین کرسکتا اور شودر اگر جایز طور پر متبنے ہوا ہو دوسرے خاندان مین رسم شادی کے ادا ہونے سے پہلے ہر وقت اپنے اصلی خاندان مین واپس ہوسکتا ہے۔ اور اگر یہہ بھی مان لیا جاے کہ کوئی شخص صرف اسوجہہ سے کہ دتک یعنے دیا ہوا بیٹا ہے (کسی اور رسم کے ادا ہونے سے قطع نظر کرکے) اپنے خاندان مین عود کرنے کے قابل نہین رہتا تو بھی قاعدہ مذکور اس صورت تبنیت سے متعلق نہوگا جو اسوجہہ سے ناجایز ہے کہ بیوہ کو متبنے کرنیکا اختیار نہین ہے کیونکہ دتک کے مکمل ہونے کے لئے عطار و قبول دونون لازم ہین۔ اور کوئی بیوہ جب تک کہ باضابطہ طور سے مجاز نہ کیگئی ہو اپنے شوہر کیلئے متبنے نہین کرسکتی اور اسلئے اُسکا غیر مجاز ہونا اگر تبنیت کو ناجایز کرتا ہے تو اُسکی عطار کو بھی ناجایز کرتا ہے۔ (و)

ص ۱۹۵

قاعدہ پیش کردہ

۱۶۵ ۔ عبارت بالا مین بظاہر بعوض الفاظ "در رسوم تبنیت" در رسوم بعد تبنیت ہونا چاہیئے اس قاعدہ پیش کردہ کا اصول یہہ معلوم ہوتا ہے

(و) سری متی راج کماری بنام نونیو کمار بولناتھ کلکتہ سپریم کورٹ باتبہ ۱۸۵۶ء لغایت ۱۸۵۹ء جلد ۱ صفحہ ۱۳۷ ۔ مقدمہ مذکور رمقدمات اپیل ہائیکورٹ بنگالہ مرتبہ سدرلینڈ باتبہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۶۴۱ ۔ نوٹ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ کوئی شخص اپنے اصلی خاندان مین جگہہ نہین پاسکتا تاوقتیکہ لازمی رسوم اُسی خاندان مین ادا نہون اور یہہ کہ اگر غیر صحیح خاندان مین ادا ہوجائین تو پھر صحیح خاندان مین مکرر نہین ادا ہوسکتے۔ مگر یہہ کہ جہان تبنیت کے ہونے پر رسوم مذکور عمل مین نہ آئے ہون تو شخص متبنے عود کرسکتا ہے بشرطیکہ جایز عطار وقبول کی تکمیل نہوئی ہو۔ اور جہان عطار وقبول بطور جایز عمل مین آگئے ہون تو ظاہرا وہ عود نہین کرسکتا گو کسی امر کے ناقص رہجانے کی وجہہ سے تبنیت اس حد تک ناجایز ہو کہ بحیثیت متبنے جو فوائد حاصل ہونے چاہئین وہ حاصل نہوتے ہون۔

تبنیت کا معاوضہ اور اوس کا اثر۔

۱۶۶ ۔ بنگالہ کے ایک اور مقدمہ مین عدالت نے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرنے سے انکار کردیا کہ بیٹا دیکر اسکے معاوضہ مین سالانہ وظیفہ حاصل کیا جائے۔ حکام عدالت نے فرمایا تہا کہ یہہ کرتک قسم کی تبنیت ہوگی جو اس زمانہ مین جایز نہین ہے۔ اسلئے معاہدہ مذکور اگر قابل تعمیل ہوجائے اور عدالت اسکو تسلیم کرے تو شخص متبنے کی ذات اور اُسکی جایداد پر اس حد تک نقصان عاید ہوتا ہے کہ اگر ثابت کیا جاسکتا ہو کہ لڑکا دیا نہین گیا بلکہ خرید کیا گیا تو غالبا تبنیت منسوخ کردی جائیگی اور جبکہ ایسی تبنیت منسوخ کردیجائیگی تو وہ شخص اپنے متبنے کرنیوالے خاندان ہی مین اپنی حیثیت کو نہ کہوئیگا بلکہ اپنے خاندان مین بہی حق وراثت زائل کردیگا (ف)

صفحہ ۱۹۶

صورت مذکورہ مین عطار وقبول کامل ہونا چاہیے لیکن اگر اس عمل کا طریقہ جایز ہی نرہے تو یہہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ کیسی جایز عطار وقبول عمل مین آسکتا ہے بجز اسکے کہ متبنے نے خود اپنے کو تبنیت مین دیا ہو یا یہہ کہ وہ چھوڑا ہوا لڑکا ہو۔ یہہ کہا جاسکتا ہے کہ آیا یہہ پوری شکل تبنیت ناقص اُس زمانہ کی یادگار نہین ہے جب بعض اقسام تبنیت نامطبوع ہورہے تہے گو رایج وجایز تہے۔ مدراس ہایکورٹ نے جو رائے قرار دی ہے کہ تبنیت یا تو جملہ مقاصد کیلئے موثر ہو یا محض ہیچ ہو

(ف) الیشان کشور بنام ہریش چندر بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۲ ضمیمہ۔ وہی مقدمہ ویکلی رپور جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس مین یہہ قابلیت و معقولیت ہے کہ اسپر عمل کیا جائے اور ایسی ہی کہ ہر فریق کا حقیقی انصاف ہوتا ہے۔

ایسے شخص کو ہبہ کرنیکا جواز جسکی تبنیت ناجایز ہے۔

۱۶۷ - تبنیت کا جایز ہونا اکثر اوقات عطایا ہبہ کے جایز قرار دینے مین اہم ہوتا ہے۔ فرض کیجئے کسی ایسے شخص کو ہبہ کیگئی جسکی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ متبنےٰ ہے۔ مگر بعد کو یہہ تبنیت ناجایز ہو جائے تو اب سوال یہہ ہے کہ یہہ ہبہ کالعدم ہوگی یا قایم رہیگی۔؟ اس کا جواب دہرم شاستر کے کسی خاص مسئلہ پر منحصر نہین ہے بلکہ اس عام اصول پر منحصر ہے جو اسطرحکی تمام صورتون مین متعلق ہوگا۔

جب کسی ایسے شخص کو ہبہ کیجائے جسکی نسبت کہا گیا ہو کہ کوئی خاص حیثیت یا رشتہ داری رکھتا ہے تو ہبہ قطعاً اجنبی سمجھ کے کیجائیگی اور اسکی مفروضہ حیثیت یا رشتہ داری محض ایک تعبیری امر ہوگا اور ایسی صورت مین اگر یقین کامل ہے تو ہبہ فائق رہتی ہے گو تعبیر صحیح نہو۔

مثلاً چارلس ملر اسٹانڈن اور کیارولس الزبتہ اسٹانڈن چارلس اسٹانڈن کے صحیح النسب بیٹا بیٹی کو ہبہ کیا گیا۔ مگر ظاہر یہہ ہوا کہ درحقیقت وہ صحیح النسب نہ تھے تاہم اُن کے دعوے قایم رکھے گئے (ح)

پس جہان اس مضمون کا وصیت نامہ تھا کہ "مین اقرار کرتا ہون کہ اپنی جائداد کو جسکو دیتا ہون جسکو مین نے متبنےٰ کیا ہے۔ میری بیبیان حسب شاستر رسوم ادا کرینگی اور اسکو پرورش کرینگی" اس کے بعد ایک فقرہ تھا کہ اس کے مرنے تک کوئی اور متبنےٰ نہ کیا جائے۔ اسکی نسبت پریوی کونسل نے یہہ قرار دیا کہ اگر بیوائین اُن رسوم کو ادا ہی نکرتین یا اُن کو غیر موثر طور پر انجام دیتین تو بھی ہبہ جایز تھا (ظ) *

(ح) اسٹانڈن بنام اسٹانڈن - ویسلی جونیر رپورٹس چانسری جلد ۲ صفحہ ۵۸۹ -

(ظ) ندھو مونی دیبیا بنام سرودا پرشاد - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۵۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۹۱ -

* (حاشیہ) جبکہ ایک ہندو موصی نے یہ ہدایت کی کہ ایک لڑکا متبنےٰ کیا جائے اور یہہ اور تحریر کیا کہ اس لڑکے کو جبکہ کل امور جو میرے وصیت نامہ مین درج ہین عمل مین آجائین مین بقیہ اپنی جائداد بطور وارث کے اوسکو دیتا ہون اور اسکو اپنا وارث مقرر کرتا ہون تجویز ہوئی کہ تبنیت ایک شرط قابل تھی اور یہہ کہ جب لڑکا متبنےٰ نہین ہوا تو وہ بموجب اس وصیت کے جائداد نہین پا سکتا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹ - اور خلاف اسکے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۲ و متعلق دست برداری حقوق متبنےٰ - دیکھو انڈین لا رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسیطرح پروردہ لڑکا یعنی جسکو کسی خاندان مین سے لیا گیا ہو۔ جسکی پرورش کیگئی تعلیم دیگئی۔ شادی کردیگئی ہو اور زندگی ہی مین مثل پسر ظاہر کیا گیا ہو مگر حقیقی تبنیت عمل مین نہ آئی ہو تو اس سے اوسکو حقوق وراثت نہین حاصل ہوتے (ی) لیکن اگر ایسے لڑکے کو پالنے والے باپ کی جانب سے ہبہ کیجاے اور وہ دوسری حیثیتون مین صحیح ہو تو محض اس بنیاد پر منسوخ نہین ہوسکتی کہ اسکی نسبت یہہ غلط خیال تھا کہ پروردہ لڑکا اسکے کریا کرم کو ادا کرسکیگا۔ (ک)

ہبہ بہ رشتہ ملفرضی بحیثیت رشتہ دار۔

۱۶۸۔ ایسے شخص کو بھی ہبہ کیجا سکتی ہے جسکی نسبت خیال کیا گیا ہو کہ کوئی خاص رشتہ رکھتا ہے اس طریقہ سے کہ رشتہ داری کا وجود ہبہ کی شرط ماقبل ہو۔ یا یہہ ہو کہ جو شخص اوس سے مستفید ہونیوالا ہے اس کے استقرار کے لئے ایک ضروری حد ہے تو ایسے موقع پر البتہ اگر رشتہ داری نہوگی تو ہبہ موثر نہین ہوسکتی۔

ایک ہندو نے ایسے حالات مین متبنےٰ کیا جنکی نسبت قرار پایا کہ متبنےٰ کرنا ان حالات مین جایز نہ تھا ساتھہ ہی ساتھہ اُسنے طفل مذکور کے حق مین ایک انگیکار پتر کی بھی تکمیل کردی تھی جس مین بعد اظہار تبنیت یہہ مضمون درج تھا "مین اس انگیکار پتر کے ذریعہ سے تمکو مجاز کرتا ہون کہ میرے متبنےٰ کی حیثیت سے میرے مرنے کے بعد تم میرے اور میرے بزرگون کیلئے بل دان اور پنڈ دان کرو اسکے سوا تم اس تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے مالک ہوگے جس کا مین مالک ہون اور جو میرے بعد رہجاے" جوڈیشل کمیٹی نے اسکی نسبت تجویز کیا کہ ہبہ معہ تبنیت ناقص رہی اسلئے کہ ظاہرا واہب کا یہہ ارادہ تھا کہ بحیثیت متبنےٰ اپنی جائداد اُس لڑکے کو دیدے جو بذریعہ تبنیت وارث ہونے کی

(ی) اسٹریچی ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۳۔ اسٹیل صفحہ ۱۸۴۔ بہیمن بنام تیا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۲۴

(ک) بھاچاری بنام رامچندر ایامدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابلیت رکھتا تھا۔ (ل) *

ایسا ہی ایک موصی نے اپنی بیوی کیلئے سالانہ وظیفہ بدین شرط مقرر کیا تھا "جب تک وہ میری بیوہ کی حیثیت سے رہے اور شادی نکرے" مگر بعد وصیت نامہ اور موصی کے مرنے سے پہلے اُسنے اس بنیاد پر طلاق حاصل کی کہ عقد نکاح ابتدا ہی سے باطل تھا۔ پس یہہ قرار پایا کہ وہ وظیفہ سالانہ نہین لیسکتی۔ اسلئے کہ اسکے حصول کی قابلیت اُسی کو تھی جو موصی کے بیوہ کا درجہ رکھے (۴)

سنہ ۱۹۸

جہان رشتہ داری ایک مقصد ہے مگر اصل اصول یہہ نہین ہے۔

۱۶۹ ۔ ایک متوسط حالت وہ ہے جہان کہ موہوب الیہ کی فرضی حالت ایک وجہہ ہوتی ہے لیکن یہہ ضرور نہین ہے کہ اسکے حق مین ہبہ کرنے کیلئے وہی ایک وجہہ ہو۔ اگر کوئی شخص ایسے شخص کو ہبہ کرے جسکی نسبت وہ غلط طور پر اپنی زوجہ یا اپنا بیٹا ہونا فرض کرتا ہے تو یہہ ہبہ کچھہ تو اسوجہہ سے کرتا ہے کہ اسکا فرض ہے کہ اپنے قریب کے رشتہ دار کی

(ل) فقندر دیب بنام راجیشور داس انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۷۲ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳۔ درگا سندری بنام سرندر کیشو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶۔ کرشن داس بنام لاڑکو اہو انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۵۔ شام وہو بنام دوارکا داس ایضاً صفحہ ۲۰۲۔
پٹیل وندراون جیکیشن بنام منی لال انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۷۳۔

* (حاشیہ) جب کہ ایک وصیت نامہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موصی کی صاف یہ نیت تھی کہ قبل تبنیت کے جزو کثیر اپنی جائداد کا اُس لڑکے کو دے جسکو وہ متبنےٰ کرنا چاہتا تھا اور یہہ بنام طفل مذکور بہ استعمال اسکے نام کے کیا گیا اور وہ لڑکا بطور پسر متبنےٰ کے منتخب نہین کیا گیا اور یہہ یہہ ایسے وجوہ سے کیگئی کہ جن سے گو متبنےٰ کرنا قرین قیاس تھا تبنیت سے بالکل علیحدہ تھی تجویز ہوئی کہ یہہ قابل نفاذ ہے باوجود اسکے کہ تبنیت عمل مین نہین آئی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۲۔

(م) متعلقہ بوڈنگٹن۔ انگلش لا رپورٹس (چینسری ڈویژن) جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۷۔ بحوالہ کتاب مذکور جلد ۲۵ صفحہ ۶۸۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرورش کرے اور کچھہ اسوجھہ سے کہ جوش محبت اُن کی نسبت پیدا ہو گیا ہے۔ اِس موقع پر یہہ جایز ہو گا گو رشتہ داری کا کبھی وجود نہو اسیطرح بدرجہ اولے یہہ جایز ہو گا جبکہ رشتہ داری کا وجود بروقت یہہ موجود ہو گو بروقت نفاذ یہہ باقی نرہا ہو (ن) لیکن جہان کوئی یہہ وصیتی کسی شخص کو ایسی خاص حیثیت مین کیا گیا ہو جسکو اُسنے جھوٹ اختیار کیا تھا اور اس عطا کا سبب محض اسی حیثیت کے اختیار کرنے پر تھا تو قانون اوس سے مستفید ہونے کی اجازت ندے گا اور اسلیے وہ یہہ وصیتی کی بنا پر مطالبہ نہین کر سکتا۔" پس اسی سے جو یہہ ایسی مرد یا عورت کو کیا گیا ہو جسنے فریب سے موصی کو ترغیب دی ہو کہ ازدواج ثانی اس کے ساتھہ کرلے اور موصی واقعات سے ناواقف ہو تو یہہ مذکور ناجایز ہو گی (س)

ثبوت منجانب بیوہ

۱۷۰ دفعہ ۱۷۰ جو بیوہ نے اپنے شوہر کیلئے بعد مرنے شوہر کے کی ہو وہ اُس دوہرے واقعہ کی وجہ سے خاص لحاظات پیدا کرتی ہے یعنی شخص متبنے کو بالعموم بہ نسبت شخص قابض زیادہ استحقاق ہوتا ہے اور اُسکے خلاف قابض مذکور کا استحقاق تاریخ تبنیت تک پورے طور سے جایز ہوا کرتا ہے* پس اس قسم کے سوالات دو طرح پر پیدا ہوتے ہین۔ ص ۱۹۹

(اول) متعلق استحقاق جائداد۔

(دوم) متعلق جواز افعال جو تاریخ فوت شوہر سے تاریخ تبنیت تک واقع ہوئے ہون

متروکہ کا تصرف بوجہ تبنیت آیندہ معطل نہین رہ سکتا۔

۱۷۱ یہہ تو ظاہر کر دیا گیا ہے۔ (ع) کہ کوئی بیوہ جو متبنے کرنے کیلئے مجاز کیگئی ہو جب تک متبنے نکرنا چاہے

(ن) متعلقہ بودنگٹن بل نور بنام ونسٹر کتاب مذکور جلد ۲۲ صفحہ ۶۱۹۔ ولکنسن بنام جوگہن جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ دیکھی متفق

(س) راسے لارڈ کاٹن ہم۔ جلد ۵ صفحہ ۳۰۔ بہ تقلید کنل بنام ایٹ دیسی جونیر رپورٹس جانسری جلد ۴ صفحہ ۲۰۰

(ع) دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۱۰۷۔

* (حاشیہ) جب بروقت وفات مورث ایک بیٹا اور دو بیوائین اسکی موجود تہین اور اونسے ایک بیوہ کو جسکے بطن سے پسر مذکور نہ تہا) یہہ اختیار دیا کہ بصورت لاولد فوت ہونے پسر مذکور کے وہ متبنے کرلے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا بعد پسر مذکور کے بیوہ نے پسر مذکور کے دو متبنے کرلے چنانچہ مسمی گوکل کا تھین ہے کہ بیوہ کو جائداد مورث ملسکتی ہے یا نہین ہائیکورٹ نے تجویز ہوئی کہ پسر متبنے اس تبنیت کے ذریعہ سے کسی دراثت کو علاوہ اس بیوہ کے جسنے اسے متبنے کیا تہا نہین پا سکتا اس لیے اس تبنیت کا یہہ اثر نہین ہو سکتا کہ ماورحقیقی پسر متوفی کو اس جائداد سے محروم کرے خواہ یہا ہائیکورٹ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۵۔ اسیطرح کا فیصلہ بمبی ہائیکورٹ کا دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۲۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کو عمل مذکور کے لیے مجبور نہین کیا جا سکتا۔ مگر ترکہ کا تصرف اسوقت تک کہ بیوہ اپنے حق کو استعمال مین لاے ملتوی نہین رہ سکتا۔ کیونکہ شوہر کے مرتے ہی وراثت دوسرے وارث پر منتقل ہو جاتی ہے عام اس سے کہ وہ وارث بیوہ ہی ہو یا کوئی اور شخص ہو اور پھر بیوہ وارث ترکہ مذکور ایسے پورے حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے کہ گویا متبنے کرنے کے اختیار کا وجود ہی نہ تھا مگر اس اختیار کو عمل مین لانیسے ممکن ہے کہ اسکی جائداد اس سے علیحدہ کیجاے اور جیسے ہی اس اختیار پر عمل ہو جائیگا تو پسر متبنے اس درجہ مین قائم ہو جائیگا کہ گویا وہ متبنے کرنیوالے باپ کا حقیقی بیٹا ہے اور اسکا حق اس تاریخ سے شمار کیا جائیگا جبکہ اسکے باپ نے وفات پائی اور اس حد تک کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس باپ کی جائداد پر قابض ہو جسپر (اگر بروقت وفات پدر کے اسکا وجود ہوتا) وہ حق ترجیحی رکھتا تو وہ اس قابض سے واپس لیگا۔

یہہ صورت بہت ہی عام صورتون مین سے ہے کہ بیوہ متبنے کرے جو خود ہی اپنے شوہر کی وارث ہوتی ہے مگر اس تبنیت کا نتیجہ یہہ ہے کہ بحیثیت بیوہ اسکی محدود ملکیت فوراً موقوف ہو جاتی ہے اور پسر متبنے فی الفور جائداد کا پورا وارث ہو جاتا ہے اور بیوہ کے حقوق گھٹ کر استحقاق نان و نفقہ رہجاتا ہے۔ البتہ اگر پسر متبنے نابالغ ہو جیسا کہ عموماً اتفاق ہوتا ہے تو وہ اسکی ولی کی حیثیت سے اسکی عوض قابض رہیگی (ف)

جہان کئی بیوائین ہون اور بالاشتراک قابض ہون تو جو بیوہ منجانب شوہر متبنے

(ف) دہرم داس پانڈے بنام شام سندری۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ وہی مقدمہ دبلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴۳۔ کوئی شک نہین کہ جو جائداد استری دہن کے طور پر بیوہ کے قبضہ مین ہوتی ہے اس مین سے وہ کچھہ نہین لیتا۔ (دیکھیے ڈائجیسٹ مولنہ بھولا دویٹ صاحبان) صفحہ ۱۱۷۴۔ عدالت متبنے کو جائداد دیتے وقت وہ تمام ضروری امور عمل مین لائیگی جس سے بیوہ کا گذارہ محفوظ ہو جاے ورنہ یہ سند اس بنام مینا بائی۔ دیکھیے نوٹ ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹۔ جمنا بائی بنام راے چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کی مجاز ہوگی وہ اجازت مذکور پر عمل کرنے سے اپنی اور دوسری بیواؤنکی ملکیت زائل کردیگی - البتہ اضلاع مرہٹہ مین جہان اجازت درکار نہین ہوتی یہہ قرار دیا گیا ہے کہ بڑی بیوہ اپنی مرضی سے بٹینے کرکے چھوٹی بیوہ کی ملکیت کو اسکی رضامندی کے بغیر زائل کرسکتی ہے - چنانچہ عدالت کا ارشاد تھا کہ یہہ امر خلاف انصاف معلوم ہوتا ہی کہ بڑی بیوہ کو چھوٹی بیوہ کی مرضی کے خلاف بٹینے کرنیکی اجازت دینے سے اخراج الذکر کے فوائد پامال کردیے جائین - لیکن اسکے خلاف جب بٹینت کی نسبت یہہ خیال کیا گیا ہے کہ ایک مذہبی فرض کی تعمیل اور عمل نیک ہے جسکی نسبت اگر ممانعت نہو تو یہہ ایما پایا جائے گا کہ شوہر کی رضامندی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوگا کہ چھوٹی بیوہ کا فرض ہے کہ اپنی رضامندی ظاہر کردے اسلئے کہ وہ اپنی بسر اوقات کیلئے صرف نان و نفقہ کی مستحق ہے لیکن اگر وہ انکار کرے تو بڑی بیوہ اسکی رضامندی کے بغیر بٹینے کرسکتی ہے" (ص)

گو اس امر کا تصفیہ نہین ہوا لیکن الفاظ عدالت سے مترشح ہے کہ عدالت کو یہہ خیال نہین تہا کہ چھوٹی بیوہ بہی بڑی بیوہ کے مثل استحقاق رکہہ سکتی ہے اور کوئی شک نہین کہ بٹینت بدرجہ اولے ان لوگون کے حقوق بہی زائل کردیگی جو بیوہ کے بعد مین ہین - مثلاً حق دختر یا پسر دختر وغیرہ - (ق)

کم درجہ کے وارث **ق ۱۷۲** - بالکل اسیطرح بٹینت اس شخص کی ملکیت کو بہی زائل کردیگی جسکا حق بیوہ سے مرجح ہے بشرطیکہ اسکا حق بیٹے کے بعد ہو - مثلاً احاطہ مدراس مقام برہم پور مین جہان ایک شریک بہائی اپنے بہائی کے بعد جو آخری قابض تہا ایک غیر قابل انقسام زمینداری کا مالک ہوا تو قرار پایا کہ اسکی ملکیت اس بٹینت سے زائل ہوگئی جو بیوہ بسبب اجازت قابض آخر

(ص) راکہم بائی بنام رادہا بائی رپورٹ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ و ۱۹۱ - ذریعہ عدالت انڈین لا رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۴۷ دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۱۷۷ -

(ق) رام کشن بنام سری متی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ (۳۸۹) -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسکے انتقال کے بعد عمل مین لائی تہی (سا) *

وارث مرج کی ملکیت زائل نہین ہوگی۔

اسکے خلاف اگر جائداد ایک مرتبہ اُس شخص کے قبضہ مین چلی گئی ہو جو ایک صُلبی بیٹے کے مقابلہ مین حق ترجیحی رکھتا ہو تو تبنیت اُسکے یا اُسکے قایم مقام کے حق کو زائل نکرے گی چاہے از قسم مذکور ہو یا من قبیل اُناث لیکن اگر قایم مقام مذکور وہی بیوہ ہو جو متبنے کرتی ہے تو اس کا حق زائل ہو جائے گا۔

اُس قاعدہ کی دونون شقین فیصلہ جات پریوی کونسل مین بیان ہوئی ہین۔

مقدمہ چندربلی۔

پہلے مقدمہ کی یہہ صورت تہی کہ بنگالہ مین گورکشور نامی ایک زمیندار چندربلی بیوہ اور بہوانی نامی ایک بیٹا چہوڑکر مرگیا۔ اپنے مرنے سے پہلے

(سا) رگھوناوہ بنام بروزو کشور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۱ - اِس صورت کے واقعات کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ ہائیکورٹ بنگالہ کو بمقدمہ کالی پرسنو بنام گوکلچندر (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۱۷۹) غلط فہمی ہوئی جس مین کہ عدالت نے بیان کیا تہا (دیکھئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۹) کہ جائداد متنازعہ اس متقدمہ مین خاندان مشترکہ نہی اور باقی ماندہ افراد خاندان مشترکہ نے نامنصفانہ طور پر اُسپر قبضہ کر لیا تہا اور بیوہ مالک کو علیحدہ کر دیا تہا جو از روئے دہرم شاستر متاکشرا مستحق تہی کہ اُسکی وارث ہو" جائداد مذکور اگرچہ ناقابل انقسام تہی مگر مشترکہ نہی اور بیان کیا گیا تہا کہ چونکہ بہائی جُدا جُدا نہ تھے اسلئے بیوہ گذارہ کے سوا اور کوئی حق نہین رکھتی تہی - سرسندر نندن بنام میلاج انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۵ و ۳۹۳ مندا کنی بنام ہاوی ناتھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل مجلد ضمیمہ صفحہ ۶۹ چندر بنام گجرابای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۶۳ -

* (حاشیہ) - ایک شخص جسکو ایسی بیوہ نے متبنے کیا ہو جو بموجب اختیار اپنے شوہر کے کاربند ہو یا بندباش اقرار کا نہین ہے جو عورت نے اسکے پدر اصلی سے بوقت تبنیت کیا ہو - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسنے ایک دستاویز لکھی تہی جس مین زوجہ کو ہدایت تہی کہ اگر خاص اُسکے اولاد نہو تو بتبنے کرے - بہوانی زمینداری کا مالک ہوا شادی کی جوان ہوا اور لاولد مرگیا اور اپنے بعد بہوین موئی بیوہ چہوڑی - تب چندربلی نے رام کشور کو اپنی اجازت کی بنیاد پر بتبنے کیا اور اُسنے بیوہ بہوانی پر جائداد کا دعوے کیا یہہ امر ملحوظ رہے کہ از روے دہرم شاستر بنگالہ بیوہ اپنے اُس شوہر کی وارث ہوتی ہے جو لاولد مرا ہو گو شریک بہائی بہی موجود ہو پس جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا کہ دعوے مدعی بالضرور خارج ہونا چاہیئے اسلیئے کہ اُسکی بتبنیت نے بمقابلہ بیوہ بہوانی کوئی حق جایز اسکو نہین عطا کیا - حکام عالیمقام جوڈیشل کمیٹی کا یہہ ارشاد تھا " اس مقدمہ مین بہوانی کشور اتنے عرصہ تک زندہ رہا کہ وہ تمام رسوم مذہبی جو ایک بیٹے کو اپنے باپ کیلیئے ادا کرنا چاہیے ادا کر سکتا تہا اور یہہ قیاس کرنا چاہیئے کہ اُسنے ایسا ہی کیا - وہ موروثی جائداد کا بطور وارث مالک ہُوا تہا جسپر اُسکو پورا اختیار انتقال حاصل تھا ممکن تھا کہ اُسکو وہ منتقل کر دیتا اور یہہ بہی ممکن تھا کہ اولاد نرینہ نہونے پر کوئی بتبنے کر لیتا تاکہ وہ جائداد کا مالک ہو جائداد کی نسبت اپنے باپ کے ہر ارادہ کو جو رہے ہون ساقط کر سکتا تہا - بہوانی کشور کے مرنے پر اوسکی زوجہ بطور وارث مالک ترکہ ہوئی اور وہ اُسصورت مین بہی جبکہ اُسکے بہائی ہوتے اونکو محروم کر کے وارث ہوتی اُسکو بحیثیت بیوہ اُسکی کل جائداد پر حق معین حاصل ہوا اور یہہ عجیب بات ہوگی اگر بہوانی کشور کا کوئی بہائی (جو بذریعہ تبنیت بنایا گیا ہو) اس حالت مین پوری جائداد اوسکی بیوہ سے لے سکے جبکہ حقیقی بہائی کوئی حصہ نہین پا سکتا - اگر رام کشور کو کوئی جائداد موروثی مل سکتی ہے تو اُسکو بالضرور حقیقی بیٹے کی جگہہ پر قایم مقام ہونے کی حیثیت سے حاصل ہوتی ہے نہ یہہ کہ بشمول اُسکے اُسکے اُسکے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شادی کرنے اور اپنا وارث ایک بیوہ چھوڑ جانے اور اُس بیوہ کا بحیثیت بیوہ اپنے شوہر کی جائداد مین ایک ملکیت حاصل کرنے کے بعد ایک نیا وارث جو ازروے تبنیت قائم کیا جائے اس ملکیت کو باطل کرکے وہ جائداد بطور پسر متبنے حاصل کرسکتا ہے جسکو کہ صحیح النسب پسر گود کشور نہ لے سکتا تہا جہان تک ہم معلوم کرسکے ہین یہہ امر قطعاً خلاف عقل اور دہرم شاستر کے تمام اصولون کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پسر متبنے وراثتاً مالک ہوتا ہے نہ بروے وصیت۔ اور قاعدہ دہرم شاستر یہہ ہے کہ وراثتاً جو شخص مالک ہو نیوالا ہو وہ بالضرور کل جائداد کے اخیر مالک کا وارث ہو۔ اس مقدمہ مین بہوانی کشور آخری مالک کل جائداد کا تھا اور اسکی زوجہ کو بطور اُسکی بیوہ اور وارثہ کے استحقاق حاصل ہوا اور اسکے مرنے پر وہ شخص جو مالک ہوگا پہر وہی شخص ہوگا جو بہوانی کشور کے مرنے پر وارث ہوتا۔

اسوقت تک کہ وارث متبنے کرنیوالی بیوہ ہو۔

اگر بہوانی کشور ناکتخدا مرجاتا تو اسکی مان چندربلی اُسکی وارث ہوتی اور اسوقت مسئلہ تبنیت بالکل ہی جدا گانہ وجہ پر قائم ہوتا۔ اختیار تبنیت کو عمل مین لانے سے وہ اپنے سوا اور کسیکی ملکیت زائل نکرسکتی اور اسطرح پر مقدمہ معمولی قاعدہ مین آجاتا مگر نہ کسی مقدمہ کا حوالہ دیا گیا ہے نہ مستند کتابون سے کوئی فیصلہ ملاحظہ کرایا گیا اور نہ کوئی ایسا اصول بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہو کہ بیوہ کو محض اجازت تبنیت دیدینے سے ایک وارث پسر متوفے کا استحقاق جو بذریعہ قبضہ حاصل ہوگیا ہو ساقط و زائل ہوسکتا ہے (س)

مقدمہ گنٹور۔

حکام عالی مقام نے ختم مقدمہ مقتبسۂ بالا پر جس مقدمہ کا ذکر کیا ہے وہ۔ وہ مقدمہ تہا جو درحقیقت اون کے روبرو فیصلے کیلئے ۱۸۶۶ء مین پیش ہوا تہا۔ اس مقدمہ مین گنٹور احاطہ مدراس کا ایک زمیندار ایک بیوہ ایک شیرخوار لڑکا اور کئی لڑکیان چہوڑکر مرا تہا بیٹا مالک ہوا مگر وہ نابالغ اور ناکتخدا ہی مرگیا اسوقت اسکی مان مالک ہوئی جس نے بلا اجازت شوہر متوفے مگر باجازت شوہر کے جملہ سپنڈ لوگون کے ایک لڑکا متبنے کیا۔ یہہ مقدمہ فیصلہ مقدمہ رامناد سے پہلے کا تہا (دیکہیئے فقرہ ۱۰۹ کتاب ہذا) مگر گورنمنٹ نے تبنیت کو قبول کرنے

(س) بہوبن موہی بنام رام کشور۔ مورس لا انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۷۹ و ۳۱۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) صفحہ ۱۵۔

ص ۲۰۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انکار کردیا اور وہ کبھی قابض نہین ہوا مان کے مرنے پر کلکٹر نے ظاہر اوراثت کو یہہ سمجھکر کہ اسکا سلسلہ آخری سمعز زمیندار سے شمار کرنا چاہیئے اسکی لڑکیون کو قابض کردیا۔ اور ہائیکورٹ مدراس نے ان دلائل پر جنکا بیان کیا جا چکا ہے تبنیت کو ناجایز قرار دیا۔ مگر اپیل مین جوڈیشل کمیٹی نے تبنیت کو قبول کرلیا اور بتبنے کا حق مثل وارث مالک ہونیکا تسلیم کرلیا۔

جوڈیشل کمیٹی نے یہہ قرار دیا تہا کہ احاطہ مدراس مین اس عمل کیلئے کہ بیوہ بجائے لاولد پسر متوفے۔ بتبنے کرے سنیڈون کی منظوری ایسی ہی موثر ہے جیسے کہ اس موقع پر بلا حجت ہے جہان کوئی اولاد نہو۔ اور اثر تبنیت کے متعلق حکام جوڈیشل کمیٹی کا یہہ ارشاد تہا کہ "اگر بیوہ کو تحریری اجازت بتبنے کرنے کے واسطے دیگئی ہو تو اس امر سے کہ وراثت پہنچ چکی کوئی فرق نہ پیدا ہوتا بجز اسکے کہ مقدمہ ہذا کل نظیر مقدمہ چندربلی مین داخل ہوجائے (جو کہ مورس کی دسوین جلد مین شایع ہوا ہے) جس مین یہہ تجویز ہوئی تھی کہ جب بیٹا بیوہ چہوڑکر مرا اور اسکو وراثت حاصل ہوگئی تو مان اس ملکیت کو جو اسطرح حاصل ہوگئی بذریعہ تبنیت زائل نہین کرسکتی گو وہ تبنیت بہ تعمیل اجازت تحریری منجانب شوہر عمل مین آئی ہو۔ مگر نظیر مذکور مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے جس مین کہ تبنیت سے حقیت مادر تبنیت کنندہ مین نقص واقع ہوا ہے اور بلاشبہہ یہہ فرق نظیر مذکور صریحاً معلوم ہوتا ہے۔ (ت)

آیا تبنیت منجانب مادر اسکی ملکیت زائل کردیتی ہے۔

وہ ۱۷ ۔ ہر دو مقدمات چندربلی و گنٹور متعقبسہ بالا مین معلوم ہوتا ہے۔ جوڈیشل کمیٹی نے یہہ فرض کرلیا ہے کہ منجانب شوہر متوفی جو عورت بتبنے کرے وہ ہمیشہ خاص اپنی ملک کو زائل کردیگی چاہے وہ بحیثیت زوجہ شخص متوفے جس کے لئے بتبنے کرتی ہے قابض ہو یا اس شخص کے بیٹے کی مان کی حیثیت سے قابض ہو۔

(ت) ولنکی بنام وکٹ رام انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۷ ۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۲۱۔ بیکنٹ سنی بنام کشن سندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲ و ۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن بہت ہی حال کی ایک اپیل پیش شدہ پریوی کونسل مین یہہ بیان ہوا تھا کہ بحیثیت مذکور دونون مقدمون مین فرق کیا جاسکتا ہے - مقدمہ اول الذکر مین تبنیت ایسے بیٹے کو پیش کرتی ہے جو بحیثیت وراثت اپنے خاص باپ کا وارث ہوتا ہے اور نیز ایسے وارث کی حیثیت سے جو بیوہ پر مقدم ہے - مگر مقدمہ آخر الذکر مین تبنیت اس بیٹے کو ظاہر کرتی ہے جو آخری قابض کا بھائی ہے اور اسی آخری قابض تک وراثت کا سلسلہ ملایا گیا ہے اور مان بمقابلہ بھائی کے اپنے بیٹے کی وراثت مین حق ترجیح رکھتی ہے پس وہ اسکی ملکیت کو کیسے پامال کرسکتا ہے اگر تبنیت کی نسبت یہہ سمجھا جائے کہ وہ زمانہ حیات متوفی سے تعلق رکھتی ہے تو تبنیت مذکور سے اسکو ایک شریک بھائی ملتا ہے جو بلحاظ باقیماندگی بہ ترجیح مادر مالک ہوسکتا ہے - لیکن یہہ ظاہر ہوگا کہ اب اس قسم کی ساخت تسلیم نہین کیجاتی ہے (دیکھئے فقرہ - ۱۸۱ کتاب ہذا) خاص صورت مین مسئلہ مذکور کو فیصل کرنا غیر ضروری تہا لیکن پورے طور سے قابل توجہہ ہے - (ث) جب تبنیت مقدمہ جنکا ہائیکورٹ بنگالہ کے روبرو پہر پیش ہوئی تو ججون کا ظاہر ایہہ خیال معلوم ہوا کہ اس طرح کا بیٹے اپنے مناسب موقع اور درجہ پر صرف مان کے بعد مالک ہوگا (خ) ایک اور بہت ہی بعد کے مقدمہ مین ہائیکورٹ بمبئی نے مقدمہ گنٹور کی نسبت یہہ قرار دیا کہ وہ جوڈیشل کمیٹی کی اس راے کا شاہد ہے کہ تبنیت منجانب مادر اسکی ملکیت کو زائل کردیگی اور اس راے کے مطابق حکم دیا گیا - (ذ)

مقدمہ بالا کا اصول - **۱۷۵** - یہہ امر واضح ہوگا کہ ہر دو مقدمات مدراس مین

(ث) راماسوامی بنام وینکیٹ رامین انگلش رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ - و ۲۰۸ -
(خ) پدوکماری بنام جگت کشور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵ و ۶۴۴ - ایک دوسرے مسئلہ پر بحال رہا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ -
(ذ) جمنا بائی بنام راے چندر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ جسکی تقلید مقدمہ راوجی دنانک راؤ بنام لکشما بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ و ۳۹۷ مین بہی کیگئی -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن مین کہ متبنے کا حق پریوی کونسل نے تسلیم کر لیا اون مین جائداد راست اُس شخص سے منتقل ہوئی تھی جسکے لیئے تبنیت کیگئی تھی۔ مقدمہ برہم پور مین (دیکھیئے کتاب ہذا فقرہ ۱۷۲) آخری مرد قابض وہ شخص تھا جس کے لیئے تبنیت کیگئی اور مقدمہ گنٹور مین (دیکھیئے فقرہ ۱۷۳ کتاب ہذا) مالواسطہ جائداد حقیقی بیٹے کو پہنچی تھی۔ اور اُسکے لاولد فوت ہونے پر زمینداری متبنے کرنے والیکے پاس واپس پہنچی جو اسکی ماں اور اسکے باپ کی بیوہ تھی بہرحال دو مختلف صورتون مین پیدا ہوتی ہین۔ صہ ۲۰۵

(اول) جس مین کہ جائداد الف پر منتقل ہوئی جو ب کا لڑکا تھا جسکے لیئے تبنیت عمل مین آئی تھی (مثل مقدمہ گنٹور) مگر اسکے مرنے پر جائداد بیوہ کی علاوہ (جسنے کہ متبنے کیا تھا) ایک غیر شخص کو پہنچی۔

(دوسرے) جس مین کہ جائداد الف سے پہنچی تھی اور ب کیلیئے تبنیت عمل مین آئی تھی جو الف کا بھجدی رشتہ دار تھا۔ اب فرض کرو کہ ب کا پسر متبنے ہر حال مین الف کا وارث ہوتا بشرطیکہ الف کے مرنے سے پہلے تبنیت عمل مین آئی ہوتی۔ تو سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اگر تبنیت مذکور مرنے کے بعد عمل مین آئی ہے تو وہ اشخص کو جائداد سے محروم کر دیگا یا نہین جو مثل وارث الف کے مالک ہوا ہے۔

تجویز یہی ہوئی ہے کہ محروم نکرے گا۔

فیصلہ مدراس **۱۷۶** ۔ امر اول مدراس کے ایک مقدمہ مین فیصل ہوا تھا اس مقدمہ مین نارائن ایک بیوہ (مدعا علیہا نمبر ۱) اور ایک بیٹا سیتپا (جو دوسری زوجہ سے تھا) چھوڑ کر مرا تھا۔ سیتپا نا کتخدا مر گیا اور اسکے مرنے پر سوتیلی مان نے سوتی سوامی کو متبنے کیا جو بالی نامی ایک شخص کا بیٹا تھا بالی نے بحیثیت ولی اپنے بیٹے کے استقرار تبنیت کی نالش کی اور ہائیکورٹ نے تبنیت کا جواز تسلیم کر لیا۔ بحث مین یہہ امر پیش کیا گیا تھا کہ مدعا علیہا اول سوتیلی مان ہونے کی حیثیت سے سیتپا کی وارث نہ تھی اور یہہ کہ اسکا وارث بالی تھا۔ اسپر عدالت نے یہہ تجویز کیا کہ تبنیت جائداد کا حق نہین دیتی ہے۔ حکام نے فرمایا اگر یہہ بھی خیال کر لیا جائے کہ نارائن کی زوجہ منجانب شوہر اجازت تحریری نسبت تبنیت سنہ ۱۸۷۰ء مین (بتاریخ وفات سیتپا) اپنے پاس بہم رکھتی تھی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا کہ اُسنے حاصل کرلی تھی تاہم اِسکی نسبت یہہ دیکھنا ہے کہ آیا پھر بھی اسکی طرف سے بروے دہرم شاستر کوئی بتبنیت بطور جایز عمل مین لائی جاسکتی تھی یا نہین - ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مقدمہ اُس اصول کا محکوم ہے جو پریوی کونسل نے بمقدمہ مندرجہ موزز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ (دیکھیئے کتاب ہذا فقرہ ۱۷۲) قایم کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تبنیت نہین ہوسکتی تھی چنانچہ سیتپا اپنے باپ کی جائداد کا وارث ہوا تھا اور اُسکی نسبت اوسکو کلی اختیار منتقل کرنیکا حاصل تھا خواہ کسیطرح پر منتقل کردیتا یا اگر اسکے حقیقی بیٹا ہوتا تو بتبنیے کرلیتا کہ اِسکے بعد وارث ہو اور یہہ بھی ممکن تھا کہ جائداد کی نسبت اسکا باپ جو ارادے رکھتا تھا انکو ساقط کردیتا" - چنانچہ سیتپا کے بعد دوسرا جواب تسلیم کیا گیا ہے وہ بالی ریڈی تھا جو نابالغ مدعی کا حقیقی باپ تھا اور کئی اور بیٹے رکھتا تھا چنانچہ ۱۸۷۰ء مین بالی ریڈی پر جو جائداد منتقل ہوئی تھی وہ ابتک اوسکے قبضہ مین ہے اور ہمکو بروے نظیر پیش کردہ ضرور قبول کرنا چاہیئے کہ جائداد بسر ستونی جو اسطرح اسکو پہنچی تھی اُسکو زائل و شکست نہین کیا جاسکتا - (الف) حس ۲۰۶

فیصلہ بمبئی - **ف ۱۷۷** - دوسرا مسئلہ بمبئی اور بنگالہ دونون مقامات پر پیدا ہوا مقدمہ بمبئی کے واقعات یہہ تھے -

الف

انندرام — سوبہارام

سرجابائی

بدری داس متبنے سرجابائی — رکمابائی

انندرام اور سوبہارام شریک بھائی تھے اور دونون لاولد اور بیوائین چھوڑکر مرگئے انندرام نے پہلے انتقال کیا تھا اسلئے تمام حقوق سوبہارام کو پہنچے اور جب آخر الذکر نے انتقال کیا تو کل جائداد اسکی بیوہ رکمابائی کو پہنچی - سوبہارام کے انتقال کے

(الف) اتمابنام بالوبالی ریڈی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۸ - جسکی پیروی مقدمہ دوبوموی بنام شام چرن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۶ - مین کیگئی کیسرام کرشن بنام گوونڈ گنیش انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۴ - چندر بنام گجرابائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعد سرجابائی بیوہ انند رام نے ایک لڑکا بتبنے کیا۔ اوسپر ایک قرضخواہ کی وجہ سے یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا اسکو سوبہارام کی جائداد ملی یا نہین۔ بحث یہہ کیگئی کہ مقدمہ مندرجہ مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ نے (دیکھئے فقرہ ۱۷۲ کتاب ہذا) یہہ اصول قائم کیا ہے کہ ایسی تبنیت ہرگز جایز نہین قرار پاسکتی جو ایک مرتبہ کی حاصلہ جائداد کو زائل کرنے پر مورث ہو۔ جسٹس ہیلوول صاحب نے اسپر یہ رک کیا "کہ اس مقدمہ مین الف نے بروے تبنیت ایسی جائداد کا دعوے کیا تہا جو ب کوج سے وراثتاً حاصل ہوئی تہی پس اگر الف حقیقی بیٹا ہی ہوتا تو ہی ب اج کا وارث ہوتا نہ کہ الف اور یہی تجویز ہوا کہ ایسی صورتون مین الف حقوق ب کو زائل نہین کرسکتا اسبارہ مین اب تک کیلئے کوئی گنجایش نہوگی اور اس مقدمہ مین جو فیصلہ ہوا وہ اس بحث کی تائید نہین کرسکتا جو علاوہ برآن فیصلہ مقدمہ رکمابای بنام رادہابای کے بہی خلاف ہی (ب) کہ تبنیت کسی صورت مین بہی ایک مرتبہ کے حاصل کئے ہوئے حقوق کو زائل نہین کرسکتی" ان ہی جج صاحب نے پہر ایک پرزور رائے اس امر کے متعلق ظاہر کی کہ تبنیت اس دلیل پر جایز نہین ہوسکتی جو کہ جوڈیشل کمیٹی نے مقدمہ رامنا دمین ظاہر کی (ج) جج موصوف نے جوڈیشل کمیٹی کی رائے کو اجمالاً یون بیان کیا۔

"دوسرے الفاظ مین یہہ ہے کہ جب جائداد بتصرف بیوہ مین پہنچ گئی تو وہ بلا رضامندی ورثا آیندہ بتبنے کرسکتی ہے لیکن جب جائداد بیوہ کے سوا اور لوگون کو ملی ہو اور تبنیت کا فوری اثر یہہ ہو کہ ان لوگون کے حقوق کو زائل کرے تو مقتضاے انصاف یہہ ہے کہ ان لوگون کی رضامندی سے تبنیت عمل مین آئے یہہ تجویز بہت ہی منصفانہ اور موجہ معلوم ہوتی ہے" جج موصوف نے اس مقدمہ کو

ص ۲۰۷

(ب) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی (صیغہ اپیل دیوانی) جلدہ صفحہ ۱۸۱۔ فقرہ ۱۷۱ کتاب ہذا بہی ملاحظہ طلب ہے۔

(ج) کلکٹر مدیورا بنام متورام لنگا مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷۔ مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ (فیصلہ پریوی کونسل) مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ (فیصلہ پریوی کونسل) دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۱۱۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ رکمابائی بنام رادہابائی سے اس تحریر کے ساتھہ ممیز کیا تہا کہ دونون بیوان پر فرمن یکسان تہا کہ اپنے شوہر کے آیندہ خوشحالی کیلئے ضروری امور عمل مین لائین پس چھوٹی بیوہ نے جو اپنی رضامندی نہ ظاہر کرنے کے لزوم مذہبی سے پہلوتہی کردی اور بڑی بیوہ نے اسکی رضامندی کے بغیر متبنے کرلیا تو کوئی حق نہین ہے کہ چھوٹی بیوہ ناانصافی کی شکایت کرے - لیکن اس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ عذر ناانصافی اسیطرح اُس موقع پر بہی ناقابل لحاظ قرار دیا جائے جب اُس شخص کی طرف سے پیش کیا جائے جسپر اسطرحکا کوئی مذہبی لزوم نہین ہے - کوئی شک نہین کہ مقدمہ رکمابای بنام رادہابای مین بہت وسعت کے ساتھہ یہہ قرار دیا گیا تہا کہ بلاد مرہٹہ مین ہندو بیوہ بلا رضامندی اقربا شوہر اسکے لیے متبنے کرسکتی ہے - بشرطیکہ عمل مذکور مناسب اور درست ادائے رسم مذہبی کے ساتھہ ہُوا ہو اور رذیلون مزاجی یا ذلیل مقصد سے نہ کیا گیا ہو مگر جن ججون نے اُس مقدمہ کا فیصلہ کیا اُن کو اس تبنیت سے سروکار نہ تہا جسکا اثر یہہ ہو کہ وہ اس حقیت کو جو ایک رشتہ دار کو سوائے بیوہ کے حاصل ہو زائل کردے اور نہ اُن مقدمات منفصلہ مین جنپر انہون نے بہروسہ کیا اس قسم کی تبنیت کا جواز امر تنقیحی قرار پایا تہا -

صہ ۲۰۸

مجہے نہین معلوم ہوتا کہ جن اسناد کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ایسی تبنیت کے جواز کی تائید کیلئے کافی ہون - (د) جس سے بداہتاً ایسی ناانصافی ہوئی ہو -

فیصلہ مدراس اس سے مختلف ہے -

۱۷۸ - بطور امر واقعہ کے عدالت نے طے کیا کہ بیوہ سوبہارام نے اجازت دیدی تہی اسلئے تمام بحث مندرجہ بالا زائد

(د) روپ چند بنام رکمابای رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی (صیغہ مرافعہ دیوانی) جلد ۸ صفحہ ۱۱۴ اسی استدلال کی مقدمہ رامچی بنام گہمن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صہ ۲۹۸ مین پیروی کیگئی - ونکر بنام گنیش ایضاً ... ... ایضاً ... ... صفحہ ۵۰۵ - میٹیل وندراون جگیشن بنام منی لال انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ازکار روائی عدالت تھی۔

بلاشبہہ یہہ امر واضح ہوگا کہ عدالتہائے بمبئی و مدراس نے مختلف وجوہ پر توجہہ کی ہے عدالت مدراس نے یہہ خیال کیا کہ سوال مذکور پریوی کونسل کی نظیر سے طے ہوگیا ہے۔ لیکن دونون مقدمات مین فرق یہہ تھا کہ مقدمہ چندربلی مین اگر حقیقی بیٹا ہوتا تو متبنّے نے جس جائداد کا دعوے کیا تہا اُسکا وارث نہوتا۔ اور مدراس کے مقدمہ مین بلاشبہہ وہ وارث ہوتا۔

چنانچہ بمبئی ہائیکورٹ نے اس امر کے طرف اشارہ کیا تہا۔ (ہ) مگر اسکی تجویز اس بنیاد پر مبنی تہی کہ خود تبنیت ہی ناجایز تہی۔ البتہ اس قسم کا اعتراض مقدمہ بنگالہ مین نہین کیا جاسکتا تھا جسکی تجویز ہر دو مقدمات محولہ بالا سے بالکل ہی مختلف دلائل پر مبنی تہی اس مقدمہ کے واقعات حسب ذیل تھے۔

مقدمہ بنگالہ۔ **ف ۷۹** ع اور ب شجرہ ذیل مین غیر منقسم حقیقی بہائی تھے جو اپنی جائداد پر قانون بنگالہ کے محض نام کے افتراق سے قابض تہے۔ ع نے اپنے وصیت نامہ کی رو سے اپنا حصّہ اپنی بیوہ ب د کو حین حیات لکھدیا۔ الف نے ۱۸۲۵ء مین انتقال کیا۔

ب ۱۸۴۵ء مین مرا	ع ۱۸۵۱ء مین فوت ہوا
ک ۱۸۵۵ء مین فوت ہوا	ب د زوجہ ۱۸۶۴ء مین مری
زوجہ بامانندری جسنے ۱۸۷۶ء مین کالی پرسنو مدعی کو متبنّے کیا	دختر اپنے باپ کے بعد اور ماں سے پہلے لاولد مر گئی

اور اسکے بعد نواسون کو (اگر کوئی ہون) لکھدیا اور اسمین تولیت و وصایا اور وظائف سالانہ کی قید کردی۔ مگر لڑکی بیوہ کی زندگی ہی مین لاولد مر گئی اور اسکے مرنے پر بیوہ نے وصیت نامہ لکھکر جائداد بنام مدعی علیہ بحیثیت وصی مذہبی اغراض کیلئے لکھدی۔ ک ہی اپنی بیوہ کو بتبنیت کی اجازت تحریری دیکر ۱۸۵۵ء مین مر گیا۔ اب اگر بیوہ مذکور اس اجازت کو

(ہ) مقدمہ رام سندر بنام سربنی داسی مین اس امر کے متعلق ہائیکورٹ بنگالہ نے جو ریمارک کیا ہے وہ بھی دیکھئے ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قبل انتقال ب دعمل مین لاتی تو کوئی شک نہین کہ جو لڑکا ک کیلئے متبنے ہوتا وہی اپنے دادا کے بھائی ع کا بھی وارث ہوتا۔ اور استحقاق رکھتا کہ ب د کے وصیت نامہ کو منسوخ کرائے اور ع کی اس تمام جائداد کا دعویدار ہو جسکی نسبت اسنے کوئی وصیت نہ کی ہو۔ لیکن ۱۸۷۶ء تک وہ اختیار کام مین نہین لایا گیا پس جب متبنے نے دعوے دائر کیا تو عدالت نے یہہ تجویز کیا کہ وہ مالک نہین ہو سکتا۔ ب د کے مرنے پر تمام جائداد ع بالضرور اس شخص کو پہنچتی جو اسوقت وارث ع کا ہوتا یا اگر اسطرح کا کوئی وارث نہوتا تو لازماً بطور لاوارث جائداد داخل سرکار ہو جاتی۔

مگر تمام مقدمات پر نظر ثانی کر کے عدالت نے یہی تجویز کیا کہ اس امر کے تجویز کرنے کیلئے کوئی ایسی سند نہین ہے کہ جو جائداد ایک مرتبہ کسی آخری مالک مطلق سے وراثتاً کسیکو پہنچی ہو ایسے شخص کی تبنیت سے باقی نرہے جو اگر قبل اسکی وفات کے واقع ہوتی تو ایک بہت ہی قریب کا وارث کر دیتی حکام کا خیال تہا کہ وراثت کسی مخفی تاخیر کی صورت مین نہین باقی رہ سکتی اس شرط پر کہ وہ ایک وارث سے دوسرے وارث پر کسی ایسے واقعہ کے وقوع پر جو شاید کبھی واقع نہوا کسی غیر معین زمانہ آیندہ مین ہونیوالے واقعہ کے وقوع پر متبدیل ہو سکے۔ (د)

فیصلہ کے بعض فقرات اس سے زیادہ واضح ہین جسقدر کہ اسصورت مین ہوتی جبکہ عدالت کو واقعات مقدمہ برہم پور متدائرہ پریوی کونسل مین غلط فہمی ہوتی (ز) مگر خود فیصلہ معہ دیگر

(د) کالی پرسنو بنام گوکلچندر۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵۔ اسی کے پیروی بعد کے ایک مقدمہ مین بھی کیگئی جس مین یہہ قرار پایا کہ اس سے کوئی فرق واقع نہین ہوتا کہ تاخیر تبنیت اس شخص کی فریب سے ہوئی ہو جو بحالت قصور تبنیت مذکور جائداد پر قابض ہو گیا۔ نیلکومل بنام جوتندرو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۸۔ بحال رہا۔ مقدمہ بھوبنس واری بنام نیلکومل۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۷۔ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۔

(ز) دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۱۷۲۔ نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمات محولہ حسب ذیل نتایج کی رہنمائی کرتا معلوم ہوتا ہے۔

نتایج بحث مذکورۂ بالا۔ اولاً جہان آخری مرد قابض کیلئے تبنیت عمل مین آئی ہو وہان پسر متبنےٰ ایسے ہر شخص کی ملکیت کو زائل کردے گا جس کا استحقاق اس سے کم درجہ مین ہو بشرطیکہ وہ انتقال سے پہلے متبنےٰ کر لیا گیا ہو۔

دوم۔ جہان تبنیت آخری مرد قابض کیلئے تو عمل مین نہ آئی ہو مگر منجانب کسی ایسی بیوہ کے ہو جو قابض ماسبق کی بیوہ ہو تو شاید تبنیت مذکور اس بیوہ کی ملکیت کو زائل کردیگی مگر اس شک کے ساتھہ جو فقرہ ۱۷۴ کتاب ہذا مین درج ہے۔ صہ ۲۱۰

سوم۔ کسی اور صورت مین تبنیت جو ایک شخص کیلئے عمل مین آئی ہو کسی دوسرے شخص کی ملکیت کو جسکو اور شخص کے وارث ہونے کی حیثیت سے جائداد ملی ہو زائل نکریگی۔

یہہ تمام قواعد موافق انصاف طبعی کے معلوم ہوتے ہین۔

پہلی صورت مین مقصود تبنیت یہہ ہے کہ متوفی کیلئے وارث بہم پہنچایا جائے جو اپنے قایم ہو جانے پر ہر ایسے وارث سے متقدم ہوتا ہے جو کسیقدر دور کا ہو اسکے سوا وہ جو خود متبنیٰ متوفی کیلئے ادا کرتا ہے اُن کا کافی طور سے معاوضہ جائداد سے ہو جاتا ہے۔

دوسری صورت مین وہ بیوہ جو کہ متبنےٰ کرتی ہے ایک امتیاز عمل مین لاتی ہے جسکا مقصود ممکن ہے کہ اپنے لئے ایک مرجح وارث قرار دیتا ہو۔ اور اسکے نتایج فی الحقیقت اُسکو اٹھانا چاہیئے۔

مگر تیسری صورت مین کوئی وجہ نہین ہو سکتی کہ کیون وہ تبنیت جو الف کو فایدہ پہنچانے کی غرض سے کیگئی ہو جائداد ب پر قابض ہونے مین خلل انداز ہو جسکو اس سے کچھہ بھی فایدہ نہین پہنچتا۔ اور جسکا مشورہ بھی اس سے نہین لیا گیا۔ نہ اسکی تکمیل کا وہ ذریعہ ہوا۔ (ح)

(ح) بحال رہا اور اسکی تقلید کیگئی رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۷۲۴ و ۳۹۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

التوا ر ملکیت پسر۔ **ف ۱۸۰** ۔ بنگالہ مین جہان باپ کو اپنی جائداد کے منتقل کرنیکا پورا اختیار ہوتا ہے وہان بیوہ کے لئے اجازت تبنیت کے ساتھہ وہ یہہ ہدایت بھی شامل کرسکتا ہے کہ حین حیات بیوہ اسکی ملکیت مین مداخلت نکیجائے یا کوئی اور ایسی شرط بہی جو اُس فائدہ مین کمی کردے جسکو دوسری حالت مین پسر متبنےٰ ضرور لے لیتا شامل کرسکتا ہے۔ (ط) اُن بلاد مین جہان دہرم شاستر متاکشرا پر عمل ہوتا ہے جہان بیٹا بروئے پیدائش اپنے باپ کی جائداد مین فائدہ مستقل حاصل کرتا ہے تو وہان اگر کوئی شخص کامل وغیر مشروط تبنیت عمل مین لائے تو پہر کسی فعل سے چاہے بذریعہ طریقہ عمل ہو یا بذریعہ وصیت نامہ اُس مین کمی نہین کرسکتا۔ مگر جہان ایک شخص نے اپنی جائداد کے کسی ایک حصّہ کو بطور جایز منتقل کردیا تہا اور اسی معاملہ کی ضمن مین ایک لڑکے کو متبنےٰ کیا تہا تو پسر متبنےٰ کا باپ رجحانیکہ شرایط وصیت نامہ سے آگاہ اور ان پر رضامند تہا اور نیز یہہ حکم رکہتا تہا کہ موصی بلا رضامندی مذکورہ تبنیت عمل مین نہ لاتا تو ایسی صورت مین یہہ تجویز ہوتی کہ بمقابلہ پسر متبنےٰ وصیت نامہ جایز تہا۔ (ی) صد ۲۱۱

لیکن اگر کسی وصیت نامہ کے ذریعہ سے تمام جائداد موصی منتقل کردیگیی ہو اور متبنےٰ کا کچہہ خیال نہ رکہا گیا ہو تو غالباً یہہ تجویز کیا جائیگا کہ کسی بعد کی تبنیت نے وصیت نامہ کو باطل کردیا۔ (ک) بمبئی مین یہہ قرار پایا ہے کہ اگر لڑکے کے باپ مان تبنیت مین

(ط) رادہامونی بنام جدب نراین فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۳۹۔ پرسنو موئی بنام رام سندر فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۶۲۔ سیین بہاری برج ناتہہ موکہوپادیہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۵۷۔

(ی) لکشمی بنام سبرامنی۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۰۔ نراین سوامی بنام راماسوامی سلسلہ مذکور جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۲۔ ونائک نراین بنام گووندراؤ چنتامن ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۴۔

(ک) رائے کوچ صاحب چیف جسٹس ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ (۲۳۰) جس مین ایک پنڈت کا ایک بیوستہا نقل کیا گیا ہے۔ مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۲۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیتے وقت بیوہ سے اس امر مین صراحتاً رضامندی ظاہر کرین کہ وہ اپنے حین حیات جائداد پر قابض رہیگی اور یہ کہ وہ اُن ہی شرایط پر لڑکے کو قبول کرتی ہے تو اقرار مذکور کی پابندی کرنی ہوگی کیونکہ وہ فطری ولی کی حیثیت سے کیا گیا ہے اور اُن اختیارات کے اندر ہے جو اِس قسم کے ولی کو قانوناً حاصل ہین - (ل)

چنانچہ بعد کے ایک مقدمہ متدائرہ پریوی کونسل مین اس قسم کے اقرار نامہ کے اثر کی نسبت بہت کچھ بحث کیگئی مگر اسکا فیصلہ نہین ہوا - کمیٹی نے اس سے زیادہ فیصلہ کرنے سے انکار کر دیا کہ اقرار مذکور کلیتاً بیکار نہین ہے اور اسلیے لڑکے کے جوان ہونے پر اوسکی توثیق کیجا سکتی ہے - (۲)

پس جو اقرار خود پسر متبنّے نے اپنے بالغ ہونے کے بعد کیا ہو اور جس سے کہ اپنی حقوق بیوہ کو دئے ہون وہ بدرجہ اولیٰ جایز ہوگا - (ن)

اور تبنیت کے بعد وہ اپنے تمام حقوق متبنّے کرنے والے خاندان مین ترک کر سکتا ہے مگر اِس سے وہ حیثیت پسر حاصل نہوگی جسکو وہ اپنے اصلی خاندان مین ترک کر چکا اُسکے قطع تعلق کرنے سے دوسرا وارث مالک ہو جائیگا - (س) *

(ل) چنکو رگھوناتھ بنام جانکی بائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ - مقدمہ راوجی ونائک اور بنام لکشمی بائی مین اسکی تقلید ہوئی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱ و ۳۹۸ -

(۲) راماسوامی بنام وینکٹ رامائن انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۱ - مدراس ہائیکورٹ نے بعد مین ایک پر زور رائے اِس امر کے متعلق ظاہر کی ہے کہ لڑکے کا باپ اس قسم کا جو اقرار نامہ لکھدے وہ اسکا پابند نہوگا - لکشن راو بنام لکشن امّال انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ - نرائن بنام شیو بہدی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۱۱۷ - دیکھیے رائے عدالت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۵۹ -

(ن) تارامنی بنام دیونرائن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۰ (۵۱۶) دھرم شاستر سولفر گنناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ - بھگوتی بنام چودھری بہولا ناتھ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۶۳ -

(س) روی بہدر بنام روپ شنکر رپورٹ بورا ڈیل جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ - و ۶۶۲ و ۶۶۵ (۷۱۳)

* (حاشیہ) حال کا فیصلہ متعلق ترک استحقاق بتبنّے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۹ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پسر متبنے کے حقوق تبنیت سے شروع ہوتے ہین

۱۸۱ ۔ بیوہ کے ذریعہ سے بعد انتقال شوہر جو تبنیت عمل مین آتی ہے اسکے متعلق دوسرا سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ اس زمانہ کے متعلق ہے جب سے متبنے کے حقوق پیدا ہوتے ہین چنانچہ کہا گیا ہے کہ اسطرح پر جو شخص متبنے کیا جائے اسکو ایسا بیٹا سمجھنا چاہیئے جو بعد وفات پدر پیدا ہوا ہو۔ اور یہہ کہ اسکے حقوق زمانہ انتقال پدر سے محسوب ہون گے اور اسکی نسبت سمجھا جائیگا کہ اسوقت پیدا ہوا تھا یا یہہ کہ تاریخ اجازت تبنیت سے محسوب ہون گے اور یہہ سمجھا جائیگا کہ اسوقت وہ حمل کی صورت مین تہا۔ ص ۲۱۲

چنانچہ ایک طویل فیصلہ صدر عدالت بنگالہ مین تمام اسناد متعلقہ امر مذکور کی جانچ کیگئی اس فیصلہ کی ناراضی سے اپیل ہی ہوی اور پریوی کونسل نے اسکو کلیتاً بحال رکہا جس کے لحاظ سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ مسئلہ مذکور طے ہوگیا ہے (ع)

اس مقدمہ مین امر تصفیہ طلب یہہ تہا کہ آیا کوئی ایسی بیوہ جسکو متبنے کرنے کی اجازت حاصل ہو اس اجازت کی وجہ سے ممنوع ہے کہ خاص اپنے لئے جائداد شوہری کا دعوے دائر کرے۔ بحث یہہ پیش کیگئی تہی کہ اسکو بیوہ حاملہ سمجھا جائے جو صرف اپنے اس بیٹے کی جانب سے دعوے کرسکتی ہے جو اس سے پیدا ہونیوالا ہے۔ مگر عدالت نے اس قسم کی خیالی تشبیہہ پر عمل کرنے سے انکار کردیا۔ اور یہہ قرار دیا کہ اگرچہ بیٹا بعد تبنیت فوراً ہی پورے حقوق پسر مُبلبی پر فائز ہوجاتا ہے لیکن اس کے حقوق کا شمار کسی پچھلے زمانہ سے نہین ہوسکتا اسوقت تک کہ اسکی تبنیت عمل مین آئے یہہ اتفاق ہوسکتا تہا کہ وہ کبھی نہ متبنے کیا جائے لیکن جب متبنے ہوگیا تو نئے خاندان مین اسکی مصنوعی ولادت کسی تاریخ کی نہین ہوسکتی بہرحال یہہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ پسر متبنے کو بالضرور وہ تمام معاملات تسلیم کرنا پڑینگے

(ع) بامنداس بنام تارینی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۵۳۳۔ مورز انڈین اپیلیس جلد ۷ صفحہ ۱۹۹۔ دیکھیے مقدمات جمع کردہ مورلی ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۶ نرائن مل بنام کوٹرنرائن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱۔ رام بہٹ بنام لکشمن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو اُسکے بننے کرنیوالے باپ کے انتقال اور اسکے تاریخ تبنیت کے بعد عمل میں آئے ہیں

بحلے اعمال و افعال بیوہ کی نسبت وہ کس حد تک حجت کر سکتا ہے

اُن افعال کے جو انکی جانچ بلحاظ اُن کی ماہیت کے و نیز نوعیت حق اُس شخص کے جس کا وہ قائم مقام ہوتا ہے کیجائیگی جہاں شخص مذکور (جیسا کہ اکثر اتفاق ہوتا ہے) عورت ہو چاہے بیوہ یا بیٹی یا ماں تو اسکی ملکیت معمولی قیود سے محدود ہوتی ہے جو کہ اس ملکیت کو مقید کر دیتے ہیں جو وراثتاً ایک مرد سے عورت پر منتقل ہوتی ہے۔ یہ قیود اپنے وجود میں تبنیت سے بالکل ہی علیحدہ ہیں اور تبنیت کا اسیقدر اثر ہے کہ جو شخص اُنپر اعتراض کر سکتا ہے وہ دفعتاً موجود ہو جاتا ہے حالانکہ بحالت عدم وجود تبنیت بیوہ کے مرنے تک اسکا حال معلوم نہوتا۔ لیکن اگر بیوہ نے کچھ جائداد کو زیر بار مواخذہ کر دیا ہو یا یہ کہ اُسنے ایسے انتقالات کئے ہوں جو اُسکے اختیارات قانونی سے خارج ہیں تو بیٹا اُن کو فوراً منسوخ کرا سکتا ہے۔ اور اگر وہ اُسکے اختیارات کے اندر ہوں تو بیٹا اُن کا اسیطرح پابند ہوگا جسطرح ایک وارث آیندہ کا ہوتا ہے۔ (ف) ص ۲۱۳

اور وہ اُنکا بھی پابند ہوگا جو پورے طور سے اسکے اختیاری بھی نہوں بشرطیکہ بیوہ نے اُن اشخاص کی رضامندی حاصل کر لی ہو جو بوقت انتقالات مذکور دوسرے درجہ کے وارث تھے اور معاملت کو جائز کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں (ص)

(ف) کشن متی بنام اودنت فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۰ (۳۰۴) رام کشن بنام استری متی فیصلہ جات مذکور جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ (۴۸۹) مورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۷۸۔ درگا سندری بنام گوری پرشاد فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۷۰۔ سری ناتھ رائے بنام رتن ملا کتاب مذکور ۱۸۵۹ء صفحہ ۴۲۱۔ مانک للا بنام پاربتی ایضاً صفحہ ۵۱۵۔ لکشمن راؤ بنام لکشمی امال انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰۔ رائے عدالت مورس انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۴۴۳۔ لکشمن بھاؤ بنام راؤ بابا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹۔

(ص) رانچ کرسٹو بنام کشوری ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر ایک صورت اس سے بہت ہی متجاوز ہے یعنی ایک بیوہ نے بربنا اجازت شوہر ایک طفل کو متبنےٰ کیا اور پھر اسکے وارث کی حیثیت سے مالک جائداد ہوئی اور کسیقدر جائداد منتقل بھی کی اور پھر ایک دوسرا لڑکا متبنےٰ کر لیا عدالت نے تجویز کیا کہ انتقال مذکور بمقابلہ پسر متبنےٰ ثانی صحیح تھا۔ (ق)

یہہ فیصلہ بلا تحقیقات جواز انتقال نظیر مقدمہ چندر بلی پر مبنی تھا۔ (ر) مگر معلوم ہوتا ہے کہ عدالت کے خیال مین یہہ نہین آیا کہ مان ایک محدود ملکیت کے سوا اور کچھہ نہین رکھتی جو بنا بر سند مقدمہ محولہ تبنیت سے زائل ہو گئی اور بیٹے نے وہ تمام حقوق حاصل کر لیے جو جائز طور سے منتقل نہین کیے گئے تھے یا انکے بحالت قیام ملکیت مذکورہ ممنوع تھے۔ (ش)

افعال قابض سابق جو مرد ہو **۱۸۲** - جن کسی ایسے مقدمہ سے واقف نہین ہون جس مین سوال مذکور ایسی صورت مین پیدا ہوا ہو جہان تبنیت سے کسی مرد کی ملکیت زائل ہوئی ہو (جو مرد ہونے کی وجہ سے قابض مطلق رہا ہو) مگر مین قیاس کرتا ہون کہ یہی قاعدہ وہان بھی صادق آئیگا۔

یعنے جب تک تبنیت عمل مین نہ آئی ہو وہ جائز طور پر قابض ہے اور ایسی ملکیت رکھتا ہے جو اسکو معمولی طور پر ایک ہندو مالک کے حیثیت سے اختیارات

(ق) گوبند ناتھہ بنام رام کنای ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۸۴۳ - بحال رہا رائے عدالت کالی پرسنو بنام گوکلچند رانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۔ رائے عدالت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۴۔

(ر) بہو بن موی بنام رام کشور۔ مور رانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹۔ مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۵۔ دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۱۷۲۔

(ش) عورت نے اپنے ملکیت کے زمانہ مین جو افعال و اعمال کیے ہون اُن کے اثر کیلیے دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۵۷۸۔ متبنےٰ کرنے سے پہلے جو ڈگری بمقابلہ بیوہ صادر ہوئی ہو اسکے اثر کے متعلق دیکھیے مقدمہ ہری سرن متر بہو نیشری۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۵۔ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ص ۲۱۴ انتقال دیتی ہے اور کوئی شک نہین کہ وہ اس بات کی قابلیت رکھتا ہے کہ اسکی جگہہ پر دوسرا قائم مقام ہوجائے لیکن بخلاف اسکے ممکن ہے کہ اسکا کوئی قائم مقام ہی نہو اور یہہ امر ناقابل برداشت ہوگا کہ کسی آنیوالے واقعہ کی وجہہ سے جو ممکن ہے کہ کبھی واقع نہو اسکو اپنی خاص ملک کی معاملت سے باز رکھا جائے۔ اور جب کوئی واقعہ آیندہ پیش آجائے تو بہت ہی بے انصافی ہوگی کہ مشتری کو اُن حقوق سے محروم کردیا جائے جنکو اُسنے ایسے شخص سے اور ایسے وقت مین حاصل کیا جسکو اُسوقت دینے کی پوری قابلیت تہی۔ پس جہان ایک زمیندار کے آخری قابض کا بہائی ۱۸۶۹ء مین مالک ہوا تہا اور بعد کو زمیندار متوفی کیلئے تبنیت عمل مین آنے سے خارج ہوگیا تو پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اس سے واصلات زمانہ گذشتہ کے متعلق محاسبہ نکیا جائیگا حکام عالیمقام نے ارشاد فرمایا کہ

"اُسوقت رگہناتہہ بوجہہ نہونے اصلی پسر یا متبنے آدے کونڈا کے بلاشک مستحق زمینداری کا تہا۔ تبنیت ۳۰ نومبر ۱۸۷۰ء کو عمل مین آئی اور عرضیدعوے سے واضح ہوتا ہے کہ مدعی کو اسوقت وجہہ مخاصمت پیدا ہوئی عرضی نالش ۱۵ دسمبر ۱۸۷۰ء کو داخل ہوئی تھی اور کوئی ثبوت نہین ہے کہ اُس سے قبل درخواست قبضہ کی گیگئی تھی حکام کی رائے یہہ ہے کہ حساب واصلات صرف آغاز نالش سے شمار ہونا چاہیئے۔ (ت)

بیوہ اپنے لئے متبنے نہین کرسکتی۔

ف ۸۳ ۔ اس امر کے بیان کی چندان ضرورت نہین ہے کہ بپابندی دہرم شاستر معمولی تبنیت منجانب بیوہ ہمیشہ شوہر اور اسکے فائدہ کیلئے ہونی چاہیئے۔ اور اگر خاص اُسنے اپنے لئے متبنے کیا ہو تو

(ت) رگہوناتہہ بنام بروز وکشور۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ و ۱۹۳ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹۔ مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۱۔ خود منجانب پدر جو انتقالات جائداد عمل مین آئین اُن کیلئے دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تبنیت پسر متبنّے کو اُس جائداد مین اُس کے مرنے پر ہی کوئی حق ندیگی جو شوہر سے دراثتاً اسکو پہنچی ہو (ث) *

اور نہ درحقیقت خاص اُسکی جائداد مین حق ہوگا جو اُسنے حاصل کی ہو اسلئے کہ اس قسم کی تبنیت کی نسبت سوائے متہلا کے کرتیرم طریقہ کے اور کہین نہین تسلیم کیا گیا ہے کہ اُس سے کوئی نئی حالت پیدا ہوتی ہے -

البتہ مدراس اور مغربی ہند کی طوائیفون مین - لڑکیون کی تبنیت کا دستور ہے تاکہ وہ متبنّے کرنیوالی ماؤن کا پیشہ کرین - اور جو لڑکیان کہ اسطرح متبنّے کیجاتی ہین وہ اُن کی جائداد کی بہی مالک ہوتی ہین - ان لوگون کے ہان تبنیت مین کوئی خاص رسوم ضروری نہین ہین بلکہ قرار محض کافی ہے (خ) صد ۲۱۵

کلکتہ اور بمبئی مین اس قسم کی تبنیتین ناجایز قرار دی گئی ہین - (ذ)

حال مین پونا مین ایک برہمن نے لڑکی متبنّے کرنے کی کوشش کی تہی تاکہ درحقیقی بیٹی کی جگہہ حاصل کرے مگر عام دہرم شاستر کی رو سے وہ ناجایز قرار دیگئی اور رواج

(ث) چودہری پدم بنام کوئرا ودے مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۰ - متقدمہ مذکور دیگلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱ و متقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ (پریوی کونسل)

* (حاشیہ) جین لوگون مین بیوہ اپنے لئے متبنّے کر سکتی ہے لیکن اس امر کا بار ثبوت متبنّے پر ہوگا کہ وہ ایسی تبنیت کی ذریعہ سے جائداد شوہر بیوہ بہی پا سکتا ہے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۲ م (دیکھو حاشیہ فقرہ - ۱۱۹ -)

(خ) ونکٹا چلم بنام ونکٹا سوامی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتبہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۶۵ - اسٹرینجس مینول فقرہ - ۹۸ و ۹۹ - اسٹیل صفحہ ۱۸۵ و ۱۸۶ - کسی خاص رواج کے ہونے پر ایک معمولی تبنیت کی مشابہت مین صرف ایک لڑکی متبنّے کیجا سکتی ہے - ونکو بنام مہالنگا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۳ - متو کنو بنام پرماسوامی کتاب مذکور جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴ -

(ذ) ہنکور بنام ہنس کنور سورلی ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ متہرا بنام ایسو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۴۵ لیکن متقدمہ تارا نانا لکشمن بنام نانا لکشمن سلسلہ مذکور جلد ۱۴ صفحہ ۹۰ ہی دیکھیے -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقامی نے اسکی منظوری ندی (الف) *
طریقہ کریتیرم متہلا مین رائج ہے ف ۱۸۴ - (کریتیرم طریقہ کی تبنیت) از روے
دتک مانسا طریقہ کریتیرم عام دہرم شاستر کی روسے اتنک تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے
کہ قاعدہ زمانہ موجودہ ہر قسم کے بیٹون کو سواے پسر صلبی یا دئے ہوئے بیٹے کے
جسمین کریتیرم شامل ہے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے - (ب)
لیکن السنہ راے یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہہ طریقہ اب متروک ہے البتہ صرف
متہلا مین رائج ہے (ج) اور ساحل مغربی کے نمبودری برہمنون مین معمولی قسم
کی تبنیت کے ساتھہ ساتھہ یہہ بھی ہے (د)
متہلا مین اسکے باقی رہنے کا سبب مسٹر گناٹن نے اس قاعدہ کی طرف
منسوب کیا ہے جو وہان پایا جاتا ہے جسکی رو سے بیوہ کو اجازت شوہری پر بھی
تبنیت کی مانعت ہے - چون کہ انسان کا رجحان اسی پر ہے کہ تبنیت مین مرتے
دم تک التوا کرے - پس جو طریقہ کہ دفعتاً اور تیزی کے ساتھہ عمل مین لایا جا سکتا ہے

(الف) گنگا بائی بنام امنت - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۹ -
* (حاشیہ) حال مین ہائیکورٹ مدراس مین کنچنیون کی تبنیت کے متعلق جواز و ناجوازی کی بحث پیش
ہوئی تھی جسکا تصفیہ سر امنیا یار صاحب جسٹس نے نہایت تفصیل کے ساتھہ کیا ہے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷ -
(ب) دتک مانسا باب ۲ فقرہ - ۶۵ -
(ج) مسٹر سدرلینڈ س سناپسس آف دی لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۶۳ - و ۶۷۴ - جگناتھہ
ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۶ - اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ - دیکھئے حاشیہ
مقدمہ ست بتی بنام اندرا نند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲
صفحہ ۱۷۳ (۲۲۱) نادہو یہ ودائے بہاگ فقرہ - ۳۲ -
مسٹر سرو دہی کاری کہتے ہین کہ اس قسم کی تبنیت اب بہار بنارس
اور دوسرے مقامات مین رائج ہے اور نوٹ مقدمہ سری کانت سرما بنام رادھا کانت
فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۱۵ (۱۹) کا حوالہ دیتے ہین -
(د) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۴ و ۱۷۶ - دیکھئے کتاب ہذا
فقرہ ما قبل ۴۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ فطرتی طور پر منظور نظر ہو گیا۔ (ط)

مگر منو وری برہمنون مین یہہ باعث وجود قاعدہ مذکور کیلئے نہین ہو سکتا جو بیوہ کو بلا اجازت شوہر ہی متبنے کرنے کی اجازت دیتے ہین۔ (د)

غالب یہہ ہے کہ ہر صورت مین کرتیم کو بمقابلہ دتک کامیابی رہی ہے اس لئے کہ اسکے قواعد آسان ہین اور اسی وجہ سے اسکو عمل مین لانا آسان ہے۔

تعریف کرتیم

۱۸۵ ۔ منو نے کرتیم بیٹے کی یون تعریف کی ہے (نا) کہ "اسکی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ بنایا ہوا (یا متبنے) بیٹا ہے جسکو کوئی شخص مثل اپنے بیٹے کے لیتا ہے لڑکا ذات مین برابر کا ہوتا ہے۔ بیٹے کی سی خصلتین پائی جاتی ہین۔ اور قابلیت (بجا آوری مراسم کریا کرم وغیرہ متبنے کنندہ کے اور گناہ (ترک رسوم مذکور) سے آگاہ ہوتا ہے"۔ صد ۲۱۶

شاکشرا یہہ تعریف بھی اضافہ کرتا ہے "دیکھا گیا ہے کہ ترغیب دیگئی ہو اور یتیم ہو ماں باپ کا ہو کیونکہ اگر وہ زندہ ہون گے تو وہ اُن کے زیر حکومت ہو گا۔" (ح)

کرتیم طریقہ مین شرط رضامندی و دیگر قیود۔

۱۸۶ ۔ اس طریقہ مین متبنے کی رضامندی ضروری ہے (ط) اور یہہ بھی ضرور ہے کہ رضامندی مذکور حین حیات پدر متبنے کنندہ دیجائے (ی)

(ط) دہرم شاستر مولفہ مکناٹن جلد ۱ صفحہ ۹۷۔

(د) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۴ و ۱۷۶

(نا) منو باب ۹ فقرہ ۱۶۹۔

(ح) شاکشرا باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ ۱۷۔

(ط) مسٹر سدرلینڈس سناپسس آف دی لا اف اڈاپشن صفحہ ۶۷۳ بودھائن باب ۲ فصل ۲ و ۱۴۔ دہرم شاستر مولفہ مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۹۶

(ی) ست پتی بنام آندرانند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ درگوپال بنام روپن فیصلہ جات مذکور جلد ۶ صفحہ ۲۷۱۔ (۳۴۰) لہمن نام سوہن ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس سے لازم ہوتا ہی کہ متبنے بالغ ہوا اور اسی وجہ سے عمر کی کوئی قید نہین معلوم ہوتی۔ اس امر کی ضرورت نہین ہی کہ ابتدائی رسوم متبنے کرنیوالے کے خاندان مین ادا کی جائین اور یہہ امر کوی مانع نہین ہی کہ رسوم مذکور شمول اپنین اصلی خاندان مین ادا ہو چکی ہون (ک) بلکہ شادی ہوجانا بھی مانع متبنیت نہین ہے کیونکہ کیشو بامصر نے اس قسم کی متبنیت کی بحث مین بیان کیا ہے کہ ہر شخص اپنے حقیقی باپ کو بھی متبنے کرسکتا ہی (ل)

انتخاب مین کوئی قیود نہین ہین۔

۱۸۷ - اس قسم کی متبنیت اور قسم دتک کے مابین ایک بڑا فرق یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسمین متبنے کرنیوالے خاندان مین نئی پیدایش کی ساخت اور اس ساخت کے نتیجہ مین جو قیود ہوتے ہین وہ نہین ہین۔ ایک کری تریم بیٹا "اپنے استحقاق کو اصلی خاندان سے ضایع نہین کرتا اور نہ متبنے کرنیوالے باپ کا خاندانی اختیار کرتا ہے۔ بلکہ صرف رسوم کریا کرم ادا کرتا ہے اور وراثت لیتا ہے" (م)

اسی بنا پر کوئی شخص بھی جو متبنے کرنیوالے کا ہمقوم ہو متبنے کیا جاسکتا ہی عام اس سے کہ جب تبنیہ بالا باپ ہو یا بھائی ہو۔

ضلع متہلا کے ایک مقدمہ مین پنڈتون نے بیان کیا تہا اور عدالت نے تجویز کیا کہ چہوٹے بھائی کا بڑے بھائی کو متبنے کرنا جایز نہین ہے۔ (ن)

مگر مسٹر گمناٹن ظاہر کرتے ہین کہ مقدمہ مذکور مین جن اسناد پر اعتبار کیا گیا تہا وہ خاص طور سے طریقہ دتک سے متعلق تہین۔

(ک) اسٹریچ ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۰۴۔ دہرم شاستر مولفہ گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۹۶۔ شیو کنوری بنام جوگن ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۵۔ مقدمہ مذکور ویمس رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۱

(ل) دہرم شاستر مولفہ گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۷۶۔ چودہری بنام ہنومان فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۲ (۲۳۵) اومن دت بنام کہنیا فیصلہ جات مذکور جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ (۱۹۲)

(م) جگناتھ ڈائجیٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۶۔ نوٹ دہرم شاستر مولفہ گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۷۶۔

(ن) رنجیت سنگھ بنام اودیا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ (۳۱۵) دہرم شاستر مولفہ گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۷۶۔ نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹی کا بیٹا اور اسیطرح بہن کا بیٹا بھی متبنے کیا جاسکتا ہے۔ (س) اسیوجہ سے کریتم قسم کی تبنیت سے اس ممانعت کو کوئی تعلق نہین جو اکلوتے بیٹے یا خلف اکبر کو متبنے کرنے کی نسبت ہے (ع)

مقدمہ محولہ آخر مین یہہ تجویز کیا گیا تہا کہ جہان بہائی کا بیٹا موجود ہو وہان کسی اور کو متبنے نہین کیا جاسکتا لیکن پنڈتون کی رائے خاص طور سے اُن بچنون پر مبنی تھی جو تک طریقہ پر صادق آتی ہین اور جو نسبت طریقہ دتک کے ایک زمانہ گذرا کہ رائج نہین ہین اسلئے گمان غالب ہے کہ بچن ہائے مذکور طریقہ کریتم سے بھی غیر متعلق قرار دیجائین گی جس کے قواعد بہت ہی زیادہ آسان ہین۔

نتائج تبنیت طریقہ کریتم **۱۸۸** ۔ توریث کے متعلق یہہ ہے کہ کریتم کے حقوق وراثت اصلی خاندان سے زائل نہین ہوتے وہ اس حد تک دو باپون کا بیٹا ہوجاتا ہے کہ اپنے متبنے کرنیوالے کی وراثت لیتا ہے مگر اُس باپ کے باپ کا وارث نہین ہوتا اور نیز دوسرے جدی رشتہ دارون یا زوجہ پدر متبنے کنندہ یا اُس کے (یعنی زوجہ کے) رشتہ دارون کا وارث نہین ہوتا (ف) اور نہ اسکے بیٹے وغیرہ متبنے کرنیوالے باپ کی جائداد مین کوئی حصہ پاتے ہین

(س) اومن دت بنام کنہیا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ (۱۹۲) چودہری بنام ہنومان فیصلہ جات مذکور جلد ۶ صفحہ ۱۹۲ (۲۳۵)

(ع) اومن دت بنام کنہیا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ (۱۹۷) دہرم شاستر مولفہ گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ جس مین پنڈتون کی رائے اس واقعہ پر مبنی تہی کہ متبنے کرنیوالا تبنیت مین دینے والے کا چچا تہا۔

(ف) دیکھئے حاشیہ مقدمہ سری ناتہ سرما بنام رادہا کانت فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۱۵ (۱۹) دہرم شاستر مولفہ گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۷۶۔ دیبو بنام گوری شنکر فیصلہ جات مذکور جلد ۳ صفحہ ۳۰۷ (۴۱۰)۔ سری نرائن رائے بنام ہیا جہا فیصلہ جات مذکور جلد ۴ صفحہ ۲۳ (۲۹ و ۳۴) سیبو کور بنام جگن دیکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۵۔ وہی مقدمہ دیمنس رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جو رشتہ داری متبنے کرنیوالے اور متبنے کے مابین ہوجاتی ہے وہ اُن ہی دونون تک محدود رہتی ہے اور جانبین مین کسیطرف زیادہ نہین بڑہتی ہے (ص) منبودری برہمنون مین (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ-۴۲) جہان مقصود متبنیت بقاے نسل متبنے کنندہ ہوتا ہے وہان پسر متبنے کو ایک خاص ہدایت شادی کرنے اور الم (خاندان متبنے کنندہ) کیلئے اولاد پیدا کرانے کی کیجاتی ہے (ق)

۱۸۹ عورتین اپنے لئے بطریقہ کریترم متبنے کرسکتی ہین۔

-یہہ بیان کیا جاچکا ہے کہ متہلا مین کوئی عورت بعد وفات شوہر اسکے لیے متبنے نہین کرسکتی چاہے اوسنے اجازت حاصل کی ہو یا نہ کی ہو۔ صہ ۳۱۸

لیکن وہ خود آزاد ہے کہ متبنے کرے جسکو کوئی عورت بجز متہلا کے اور مقامات مین نہین کرسکتی یعنے اپنے لئے متبنے نہین کرسکتی اور یہہ متبنیت وہ شوہر کی زندگی مین بہی کرسکتی ہے اور اسکے بعد بہی کرسکتی ہے اور شوہر و زوجہ بالاشتراک اور بالانفراد بہی متبنے کرسکتے ہین۔ (ر) اگر کوئی عورت پسر متبنے معین کرے تو وہ بمنزلہ اس کے بیٹے کے ہوتا ہے جو اوسکے رسوم کریاکرم بہی ادا کرتا ہے اور اسکی جائداد کا وارث ہوتا ہے لیکن وہ اسکے شوہر کا پسر متبنے نہین ہوتا۔ نہ اُس کے رسوم کریاکرم ادا کرتا ہے اور نہ اُسکی جائداد کا وارث ہوتا ہے۔ اور اگر شوہر و زوجہ بالاشتراک متبنے کرتے ہین تو وہ رشتہ مین دونون کا بیٹا ہوتا ہے اور دونون کی جائداد کا وارث ہے۔ اگر شوہر ایک لڑکے کو متبنے کرے اور زوجہ کسی اور کو متبنے کرے تو وہ رشتہ مین علی الترتیب دونون کے بیٹے ہوتے ہین اور بالاشتراک نہ تو اُن کے رسوم کریاکرم کو ادا کرتے ہین اور نہ بالاشتراک اُن کی جائدادین پاتے ہین (ر)

(ص) مقدمہ جیونت دولی دیکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۵۵۔
(ق) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۸ و ۱۷۵ و ۱۷۹۔
(ر) دیکھیے پنڈتون کا بیوستہا مقدمہ سری زائن راے نام بہیا جہا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صہ ۲۳ (۲۹۱ و ۳۰۴) و دہرم شاستر مولفہ گمناتن جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ کلکٹر تہوت بنام ہرنشاد دیکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۰ شیبو کوری جگن کتاب مذکور جلد ۸ صفحہ ۱۵۵۔ مقدمہ مذکور دینس رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسوم طریقہ کریتم۔

ف ۹۰ ۔ کریتم تبنیت کے جواز کیلئے کوئی رسوم یا رسم ہوم ضروری نہین ہین"

طریقہ یہہ ہے کہ کسی نیک ساعت مین متبنے کرنیوالا اشنان کرکے متبنے ہونیوالے کو جو اشنان کئے ہوئے ہوتا ہے اور جسکو بعض قابل قبول چیزون دیدی جاتی ہین مخاطب کرکے کہتا ہے "میرا بیٹا ہوجا" وہ جواب دیتا ہے "مین تیرا بیٹا ہوگیا ہون" اشیاء کا دینا محض رسمی امر ہے لازمہ تبنیت نہین ہے صرف فریقین کی رضامندی درکار ہے اور کوئی معینہ صورت ادائے کلمات بھی لازم نہین ہے (ش)

ایسی ہی ایک قسم جفنا مین رائج ہے۔

یہہ ایک عجیب بات ہے کہ یہہ طریقہ تبنیت جو صرف متہلا مین موجود ہے اور جو مغربی ہند کے ہمنو دریون مین بھی ہے وہ اپنی ہدایتی شکل مین اُس رواج سے بھی قریب قریب مشابہ ہے جو فی الحال جفنا مین ہے۔

وہان بھی رسوم مذہبی نہین ہین مفروضہ نئی پیدائش بھی نہین ہے۔ اور ویسا ہی حق تبنیت شوہر و زوجہ کو ہے اور متبنے کرنیوالے کی وراثت کے بھی وہی نتایج ہین (ت)

مسٹر گنناٹن نے جو تشریح کی ہے وہ تبنیت طریقہ کریتم کی باقی رہنے کی دلیل ہوسکتی ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۱۸۴) مگر اُس سے اصلیت نہین معلوم ہوتی۔ صاف طور پر یہہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ متہلا اور سیلون دونون مقامات مین طریقہ مذکور کا آغاز محض دنیاوی اسباب سے ہوا ہے اور برہمنی اصول سے علیحدہ اور اُن سے پہلے موجود تھا۔ جن کی ترقی نے کریتم تبنیت کو مفقود کردیا لیکن

(ش) رودرادہر متقتبہ حاشیہ تاکشرا باب ۱۱ فصل ۱۱ فقرہ ۱۰۔ دہرم شاستر ہوئلفہ گنناٹن جلد ۱ صفحہ ۹۸۔ کلین بنام کرپا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۹ (۱۱) درگوپال بنام اودین فیصلہ جات مذکور جلد ۶ صفحہ ۱۷۱ (۳۴۰)

(ت) ہتا دیلم باب ۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی قسم کی تبنیت سیلون مین جاری رہی جہان اس قسم کا رسوخ نہین پہلا تھا۔ غالباً جنوبی ہند کی ٹامل اقوام کے رواج کے تحقیقات سے یہہ بات ظاہر ہوگی کہ مشابہ رسوم موجود ہین۔

تبنیت الاتم۔

۱۹۰ الف۔ مدراس پریزیڈنسی کی قوم ریڈی مین ایک رواج جو تبنیت الاتم کی نام سے مشہور ہے جاری ہے یعنے تبنیت ایک داماد کی جو بلحاظ امداد کاروبار جائداد خاندانی کیجاتی ہے۔ جس مین کوئی شائبہ مذہبی متعلق نہین معلوم ہوتا۔ لیکن یہہ امر یقینی نہین ہے کہ ایا اسطرح کی تبنیت وہان بھی ہوسکتی ہے یا نہین جہان بیٹا موجود ہو اور یہہ کہ وہ شخص جو اسطرح متبنّے کیا جاتا ہے اپنے اس قسم کے باپ کی زندگی مین تقسیم کا دعوے کرسکتا ہے یا نہین۔

بعد وفات متبنّے کنندہ وہ پورے حقوق فرزندی کا مستحق ہوتا ہے بلکہ اُن صُلبی بیٹون کے مقابلہ مین بھی مستحق ہوتا ہے جو تبنیت مذکور کے بعد پیدا ہوئے ہون (ش)

یہہ بیٹا اپنے اور اپنے اولاد مین جائداد کو اپنی مکسوبہ سمجھکر لیتا ہے اور اسلئے جملہ موانعات انتقالات سے آزاد ہے (خ)

مگر جائداد مذکور اسکے رشتہ دارون پر منتقل ہوتی ہے نہ کہ متبنّے کرنے والے کے ورثاء پر۔ (ذ) اور اسکے حقوق وراثت اسکے اصلی خاندان مین بھی قائم رہتے ہین۔ (الف)

(ش) ہنومنتا بنام رامی ریڈی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۷۲۔
(خ) چیلاپاپی بنام چیلاکوتی۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۷، صفحہ ۲۵۔
(ذ) رام کرشن بنام سبکا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۲۔
(الف) بالا رامی بنام پیر اسلسلہ مذکور جلد ۶ صفحہ ۲۶۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھٹا باب

تعلقات خاندانی

نابالغی اور ولایت

صفحہ انگریزی (۲۲۰)

مدت نابالغی

۱۹۱ - دہرم شاستر کی رو سے نابالغی ۱۶ سال کی عمر مین ختم ہو جاتی ہے البتہ اس بارہ مین اختلاف رائے تہا کہ آیا سولہوین سال کی ابتدا مین ختم ہوتی ہے یا پہر کہ اُس کے تمام ہونے پر - ہندو مصنفین پہلی رائے کو قبول کرتے معلوم ہوتے ہین (الف) اور بنگالہ مین ہمیشہ یہی قانون قرار دیا گیا ہے (ب) اور مدت آخرالذکر کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ متہلا اور بنارس کا قاعدہ ہے جسکی تقلید جنوبی ہند اور ظاہرا بمبئی مین بھی ہوئی ہے (ج)

مگر اس کے علاوہ اور بھی مختلف مدتین بذریعہ قوانین خاص مقاصد کیلئے معین ہوئی ہین جن پر بحث کرنا اس مجموعہ کی وسعت سے باہر ہے - اور اُن اختلافات کی اہمیت ہی

(الف) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۳ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۱۵ - متاکشرا نسبت قرضہ جات مقتبسہ میوستہا ورپن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۷۷۰ - دے بہاگ باب ۳ فصل ۱ فقرہ ۱۷ - نوٹ دنک مانتا باب ۱ فقرہ ۴۷ -

(ب) دہرم شاستر مولفہ گنناٹن جلد ۱ صفحہ ۱۰۳ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ و ۲۸۸ - نوٹ - کالی چرن بنام ہیگوتی بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۳۱ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۰ - متہورموہن بنام سریندر و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ -

(ج) دہرم شاستر گنناٹن - ضمیمہ اسٹریج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۲ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۷۶ و ۷۷ - لچھمن بنام روپ چند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۴ (۱۳۶) شیوجی بنام دادو - بامبے ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۱ و ۲۹۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بوجہ نفاذ ایکٹ نمبری (۹) بابتہ ۱۸۷۵ء جلد ترجاتی رہیگی جس مین بطور قاعدہ عام جملہ باشندگان برٹش انڈیا و ریاست ہائے متحدہ کیلئے یہہ قاعدہ قایم کیا گیا ہے کہ ہر ایسا نابالغ جسکی ذات یا جائداد کیلئے بذریعہ عدالت ولی مقرر کیا گیا ہو یا آیندہ مقرر کیا جائے یا یہہ کہ جو نابالغ کورٹ آف وارڈس کی تحت مین ہو تو مدت نابالغی اکیسوین سال کے اختتام پر ختم ہو جائیگی باقی اور تمام صورتون مین اٹھارہ سال ختم ہونے پر پوری ہوگی (د) * لیکن جہان کوئی ولی بذریعہ عدالت مقرر ہوا ہو تو نابالغی ۲۱ سال تک ہی رہیگی خواہ ولی مذکور اپنا کام کرتا رہے یا نہ رہے اور خواہ اسنے سرٹیفکٹ حاصل کیا ہو یا نکیا ہو (ہ) صلا ۲۲

(د) خواہش بنام سر جوانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۹۸ - ریڈ بنام کرشنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۱ - اس امر کے متعلق کہ تا وقتیکہ سرٹیفکٹ کی اجرائی حقیقتاً عمل مین نہ آئے تقرر کی تکمیل ہوتی ہے یا نہین دیکھئے ایکٹ نابالغان بمبئی نمبری ۲۰ بابتہ ۱۸۶۴ء مقدمہ ایک ناتہہ بنام واروبای - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۵ -

وبروے ایکٹ بنگالہ نمبری ۴۰ بابتہ ۱۸۵۸ء - مقدمہ منگنی رام بنام مہنت گرسہائے انگلس لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۵ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۷ - ایک کلکٹر جو بنابر ایکٹ ۴۰ بابتہ ۱۸۵۸ء دفعہ ۷ مقرر کیا گیا ہو وہ حسب معنی دفعہ ۳ - ایکٹ نمبری ۹ بابتہ ۱۸۷۵ء محافظ ہے لیکن جسکا تقرر بنابر دفعہ ۱۲ عمل مین آیا ہو وہ محافظ نہین ہے - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۹ -

(ہ) رودر اپرکاش بنام بہولا ناتہہ مکرجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۱۲ - گریس چندر بنام عبدالسلام سلسلہ مذکور جلد ۴ صفحہ ۵۵ -

* (حاشیہ) ایسے نابالغ کی جائداد کا جو شریک ایسے ہندو خاندان مشترکہ کا ہو جو نابالغ قانون متاکشرا ہوا اور جس کے پاس کوئی علیحدہ جائداد نہو جب ایکٹ ۸ بابتہ ۱۸۹۰ء (ایکٹ ولی و نابالغان) مقرر نہین کیا جا سکتا البتہ صرف ذات کا جب ایکٹ مذکور مقرر ہو سکتا ہے انڈین لا رپورٹ جلد ۱۹ بمبئی صفحہ ۳۰۹ و کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۶

مگر جہان تک کورٹ آف وارڈس کا عمل ہو تو یہہ ناقابلیت اسیوقت تک رہتی ہے جب تک کورٹ آف وارڈس کا دخل نابالغ کی جائداد پر رہے اسکے بعد نہین رہتی (و) مگر ایکٹ مذکور کسی شخص پر دربارہ شادی وجہیز و طلاق یا تبنیت موثر نہوگا۔

استحقاق ولایت

۱۹۲ - (ولایت) دہرم شاستر نابالغ کی ولایت کو مالک ملک ہونے کے لحاظ سے حکمران کے سپرد کرتا ہے - اور ضرورتاً یہہ فرض طفل کے رشتہ دارون کو دیا جاتا ہے جن مین سے باپ اور اسکے بعد مان فطری ولی ہے اگر ان نہو یا اس قابل نہو کہ سپردگی مذکور کا کام کرے تو نابالغ کا کوئی رشتہ دار مقرر ہونا چاہیئے - مگر پدری قرابتدار کو مادری قرابتدار پر ترجیح ہے (نا) لیکن بلاشبہہ ایسے خاندان غیر منقسمہ مین جو تابع متاکشرا کے ہو تمام انتظام جائداد

(و) برج موہن لال بنام رودر اپرکاش انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷، صفحہ ۹۴۴-

(نا) منو باب ۸ - اشلوک ۲۷ - ایضاً باب ۹ - اشلوک ۱۴۶ - و ۱۹۰۰ - و ۱۹۱۱ - بگنناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۴۲ - تا ۵۴۴ - سر ایف مگناٹن صفحہ ۲۵ - اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۷۱ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۷۲ تا ۷۵ - گنگا بنام چندر پا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۰۰ - دہرم شاستر مولفہ ڈبلیو مگناٹن جلد ۱ صفحہ ۱۰۳ - مودو کرشن بنام ٹانڈا دراے فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۰۵ - مہتابو بنام گنیش فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۳۲۹ - بنارشاستر متہرا یہہ قرار پایا ہے کہ مان کو اپنے طفل نابالغ کی ذات کا محافظ ہونے کیلئے بمقابلہ پدر ترجیحی استحقاق ہے - جمنو دا بنام للا نتیا - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳ - سوتیلی مان کے استحقاق کی نسبت دیکھئے مقدمہ لکھمی نام اومر چندر رپورٹ بورا ڈیل جلد ۲ صفحہ ۴۱۴ - (۱۶۳) رام بنسی بنام سیہہ کنواری ویکلی رپورٹر جلد ۷، صفحہ ۳۲۱ - وہی مقدمہ ویمن صاحب کی دیوانی اور فوجداری رپورٹ کا سلسلہ (کلکتہ) جلد ۳ صفحہ ۲۱۹ - وہی مقدمہ انڈین جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ بائی شیو بنام رتن جی رپورٹ صدر عدالت بمبئی صفحہ ۱۰۳ - پنجاب کے متعلق دیکھئے پنجاب کسٹمری لا حصہ دوم صفحہ ۱۳۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بشمول حصہ نابالغ قریب کے مرد رشتہ دار کو ہوگا مان کو نہوگا - اور جہان خاندان منقسم ہو تو دوسری صورت ہوگی - (ح)

لیکن محافظت طفل کا جو حق مان کو حاصل ہوتا ہے اس مین کوئی مداخلت نہوگی (ط) اگر شوہر کا کوئی ایسا رشتہ دار موجود ہو جو سپنڈ کا درجہ رکھتا ہو تو وہی بیوہ نابالغہ کا ولی ہوگا اور اُسکے باپ یا اور رشتہ دارون پر ترجیح رکھیگا - (ی)

مان کا استحقاق دوسری شادی کرنیسے جاتا رہتا ہے (ک) اور باپ کا استحقاق تبنیت مین دیدینے سے زائل ہوجاتا ہے - (ل)

۲۲۲ اور کوئی شک نہین کہ ہر ولی چاہے جسطرح مقرر کیا گیا ہو کسی کافی وجہ سے علیحدہ کر دیا جاسکتا ہے (م)

دہرم شاستر کی کتابون مین ولایت کی بحث مین بہت ہی کم تحریرین پائی جاتی ہین

(ح) ایمیل امال بنام اردناچلم - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶۹ - بسونا تھیہ بنام درگا پرشاد مورلینز ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۴۹ - گوراکوئری بنام گجادھر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۹ - لیکن اگر محافظ صحیح انکار کرے تو اسکے طرف سے وہ دعوے کرسکتی ہے - مکند دیب بنام رانی بشیشری فیصلجات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۵۹ -

(ط) گلدیب بنام باج منسی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۷ء صفحہ ۵۵ -

(ی) کہدی رام کمرجی بنام بنواری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۸۴ -

(ک) بائی شیو بنام رتن جی رپورٹ صدر عدالت بمبئی صفحہ ۱۰۳ -

(ل) لکشمی بائی بنام شریدیر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱ -

(م) ایمیل امال بنام اردناچلم ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶۹ - گورمونی بنام ہاسندری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۶۰ء جلد ۱ صفحہ ۵۳۲ اسکنر بنام آرڈے - مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۹ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۷ - کنای بنام بدیا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۵ - عباسی بنام فنی سلسلہ مذکور جلد ۱ صفحہ ۵۹۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور معاملہ مذکور خاص طور پر بذریعہ قانون ترتیب دیا گیا ہے - (ن)

استحقاق ولی نسبت حفاظت نابالغ **و ۱۹۳** - ولی کا حق نسبت قبضہ طفل ایک قطعی حق ہے جس سے اس کو بلا وجوہ کافی محروم نہین کیا جا سکتا چاہے خود نابالغ ہی کی خواہش کیون نہو - اور خصوصاً ولایت والدین کی صورت مین تو ظاہر ہے کہ اُنکو اپنے بچہ کی حفاظت جائداد کی ہر چیز کی حفاظت سے بہت ہی بڑھکر عزیز ہو گی - چنانچہ ہندوستانی عدالتون مین ایسے اکثر مقدمات ہوئے ہین جہان ماں یا باپ کے استحقاق حصول طفل کی نسبت اس بنا پر نزاع ہوئی ہے کہ اسنے اپنا مذہب بدلدیا لہذا اپنے طفل کے لئے ولی مناسب نہین رہا یا جہان کہ طفل نے اپنا مذہب

(ن) ملاحظہ ہون اکٹھائے کورٹ آف وارڈس - بنگال رگیولیشن نمبری (۲۶) بابتہ ۱۷۹۳ء و نمبری ۵۲ بابتہ ۱۸۰۳ء و نمبری ۶ بابتہ ۱۸۲۲ء - مدراس رگیولیشن نمبری ۵ بابتہ ۱۸۰۴ء و اکٹ نمبری ۲۰ بابتہ ۱۸۶۴ء - بنگال اکٹ نمبری ۴ بابتہ ۱۸۷۰ء نابالغ جو کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین نہین ہین - اکٹھائے نمبری ۴۰ بابتہ ۱۸۵۸ء و نمبری ۴ بابتہ ۱۸۷۲ء

تعلیم و شادی نابالغان اکٹھائے نمبری ۲۶ بابتہ ۱۸۵۴ء و نمبری ۲۱ بابتہ ۱۸۵۵ء و نمبری ۱۴ بابتہ ۱۸۵۵ء رام بنسی بنام سیہہ کنواری ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۲۱ - وہی مقدمہ وین صاحب کی دیوانی و فوجداری رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۹ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ - رامچندر بنام بردجوناتھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۲۹ - کارروائی کیلئے دیکھئے اکٹ نمبر ۹ بابتہ ۱۸۶۱ء اکٹ نمبری ۱۳ بابت ۱۸۷۴ء نسبت محافظ و یتامی و نیز اکٹ نمبری ۸ بابت ۱۸۹۰ء جہان قانون کا مقصود ہوتا ہے کہ کسی آئین کی رو سے کوئی محافظ مقرر کیا جائے تو اسکو حق مختارانہ اختیار اس سے زیادہ نہین ہوتا جس قدر بنا بر آئین ہو سکتا ہو - بشرطیکہ اس کا تقرر واجبی طور پر عمل مین لایا گیا ہو - عباسی بیگم - بنام راج روپ کنور - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بدلدیا اور پھر اپنے مان یا باپ کے ساتھ رہنے پر رضامند نہین تھا۔ پہلی صورت کے متعلق تو یہہ طے ہو گیا ہے کہ یہہ امر کہ مان یا باپ نے اپنا مذہب بدلدیا۔ عام اس سے کہ وہ تبدیل عیسائیت سے ہوئی ہو یا یہہ کہ کوئی عیسائی ہو گیا ہو۔ فی نفسہ ایسا امر نہین ہے کہ اسکو اپنے طفل کی حفاظت سے محروم رکھے۔ البتہ اسوقت مختلف صورت ہو گی جب تبدیل مذکور بنا بر فسق و فجور عمل مین آئی ہو اور اسوجہ سے ظاہر ہو گیا کہ اسکا مکان طفل کے رہنے کے قابل نہین رہا۔ (س)*

لیکن مان کے تبدیل مذہب مین دوسری صورت ہو سکیگی۔

ص ۲۲۳ باپ کا مذہب ایک ایسا قانون قایم کر دیتا ہے جو خود اسپر اور اسکے خاندان اور اسکی جائداد پر حکومت کرتا ہے" چنانچہ بالکل اسی ضرورت سے ہندوستان مین ہر لڑکے کی نسبت بحالات معمولی یہی قیاس کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے باپ کا مذہب اور اسکا خلق اور مروت رکھتا ہے اور اسلیئے معمولاً و بحالت عدم اقتدار دلی کا فرض ہے کہ طفل مذکور کو اسی مذہب کی تربیت کرے" نظر برآن جس موقع پر مان کا مذہب بدلنا یہہ اثر رکھتا ہو کہ اور دن کا تبدیل مذہب کرائے اور اسلیئے لڑکے کی قانونی حیثیت تبدیل ہو جائے تو عدالت ایسی مان کو حفاظت طفل مذکور سے علیحدہ کر دیگی۔ اور نیز نابالغ کی مظہرہ خواہش تبدیل مذہب مثل اپنی مان کے خواہ مخواہ صورت مذکور کو نہ بدلیگی تاوقتیکہ شاید ایسی حالت واقع ہو کہ نابالغ کی زیادہ عمر اور حیثیت پختگی مذہب اس امر کو نامناسب و ناممکن کر دین کہ اسکو پچھلی حالت پر برقرار کرنے کی کوشش کیجائے (ع)

کسی باپ کے حقوق اس امر کی ہدایت کے متعلق کہ اوسکی اولاد کو فلان مذہب کی تعلیم دیجائے اسکی حیثیت پدری سے ایسے لازم و ملزوم ہین کہ اگر بذریعہ اقرارنامہ وہ اُن سے انکار بھی کر دے تو بھی اقرار مذکور کا وہ پابند نہین ہو سکتا عام اس سے

(س) آر بنام بیز بجی۔ پری صاحب کے مقدمات سپریم کورٹ بمبئی (سنہ ۱۸۵۳ء) صفحہ ۹۱۔
* (حاشیہ) حال کا فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۰۔
(ع) اسکنر بنام آرڈے۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۹۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ وہ اقرار شادی سے پہلے ہوا ہو اور شادی ہو جانے کیلئے لازمی شرط ہی ہو (ف) البتہ جس موقع پر باپ نے اپنی زندگی ہی مین اقرار پر عمل ہو جانا جایز رکھا ہو اور اسکے خلاف کوئی خواہش ظاہر کئے بغیر مر گیا ہو تو اُن حالات کے لحاظ سے یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے اس قسم کی خواہش کو ترک کر دیا تہا کہ اسکی اولاد کو اُسی کے مذہب کی تعلیم دیجائے بالخصوص جب یہ معلوم ہو کہ اولاد کا مادری مذہب پر قایم ہونا باعث فواید دنیاوی ہوگا۔ (ص)

ایسے طفل کی ولایت جس نے والدین کو چھوڑ دیا ہو۔

۱۹۴ ۔ایسی صورت جیمین کہ طفل نے بالارادہ اپنے والدین کو چھوڑ دیا ہو اکثر اُس موقع پر واقع ہوئی ہے جہان لڑکا عیسائی ہو گیا ہو۔ ایک زمانہ مین عدالتہاے کلکتہ و مدراس کا یہہ عمل رہا ہے کہ طفل کو اپنے مرضی کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دیدی ہے ۔بشرطیکہ شخصی جانچ سے اُنہون نے یہہ اطمینان حاصل کر لیا ہو کہ اسکی خواہش والدین سے جدا رہنے کی ہے اور یہہ کہ طفل مذکور اس قابل ہے کہ امر مذکور کے متعلق ہوشمندانہ فیصلہ کر سکے ۔ ۲۲۴

اسکے خلاف مین پہلے پہل بمبئی کی سپریم کورٹ نے قاعدہ قایم کیا جبکہ اُسنے بارہ سال کے ایک لڑکے کی نسبت حکم دیا تہا کہ باپ کو واپس دیدیا جائے اور اس امر سے انکار کر دیا کہ لڑکے کے علم و لیاقت متعلق مذہب عیسوی کی جانچ کرے یا انکہ اسکی اس خواہش کی تنقیح کرے کہ وہ مذہب عیسوی کی تعلیم دینے والے کے ساتہہ رہنا پسند کرتا ہے۔ (ق)

چنانچہ اس راے کو سر جسٹس پاٹسن نے بہی بحال رکہا جن کے سامنے

(ف) بمقدمہ ری اگرابلیس ۔انگلش لا رپورٹ چینری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۴۹۔ باپ کا یہ حق انگلستان مین لڑکے کی ۲۱ سال کی عمر تک قایم رہتا ہے ۔ مقدمہ مذکور در رپورٹ مذکور جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۷۔

(ص) بمقدمہ کلارک کتاب مذکور جلد ۲۱ صفحہ ۸۱۷۔ بمقدمہ واے لیٹ نیول کتاب مذکور جلد ۲ یا تہ سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۹۹۔

(ق) آر بنام نزبتہ مقدمات سرار سکن پری (سپریم کورٹ بمبئی) صفحہ ۱۰۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسئلہ مذکور کو سر ارسکن پری نے پیش کیا تہا۔ (ر)

اور اسی کی تقلید سپرم کورٹ مدراس نے بہی گلوورز این سوامی کے مقدمہ مین ۱۸۵۸ء مین کی۔ جس مین کہ سر کرسٹوفر رالنس اور سر آڈم بٹلسٹن نے یہہ رائے کیا کہ ہندو لڑکا سمجہ چہاردہ سال جو اسکاٹ لینڈ کے مشنری کے پاس چلا گیا ہو اسکو باپ کے پاس واپس کر دینا چاہیئے گو وہ عیسائی ہو گیا ہو اور رہنے ہی مضطر ہو کہ اپنے نئے حامی کے پاس رہے۔ (ش) ۱۸۶۳ء مین اسی قسم کا ایک فیصلہ کلکتہ مین سر ماروٹنٹ ویلز نے کیا جس مین کہ ایک لڑکا بالارادہ مشنریون کے ساتہہ رہنے کو چلا گیا تھا اور اسکی عمر پندرہ سال اور دو مہینہ کی تہی۔ (ت) ان تمام مقدمات کی جانچ حال مین ہای کورٹ مدراس نے کی اور اُن کو قبول کر کے قرار دیا کہ بموجب اکٹ نمبری ۹ ۱۸۷۵ء والدین کا اختیار ۱۸ سال کی عمر تک قائم رہتا ہے (ث)

اس موقع پر یہ بہی بیان کر دینا چاہیئے کہ بموجب مجموعہ تعزیرات ہند ولی جائز کی حفاظت سے کسی چہاردہ سالہ نابالغ لڑکے یا شانزدہ سالہ نابالغ لڑکی کو پہسلا لیجانا ایک جرم فوجداری ہے (خ)

غیر صحیح النسب لڑکے کی ولایت **۱۹۵** - ایک ولد الحرام طفل کی فطری ولی اسکی مان ہے صد ۲۲۵

(ر) آر بنام ترجمہ مقدمات سر ارسکن پری (سپرم کورٹ بمبئی) صفحہ ۱۰۹

(ش) یہہ مقدمہ مشہور نہین ہوا مشنریون کی طرف سے مین وکیل تہا۔ شرح دستخط۔ مین۔

(ت) بمقدمہ ہمناتہہ بوس کلکتہ ہائیکورٹ رپورٹ۔ اورینٹل سائڈ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱

(ث) ریڈ بنام کرشنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۱ - ایسا کوئی اقرار جس کے بموجب باپ حقوق نگرانی طفل کو دوسرے کے سپرد کر دے قابل پابندی نہین ہے اور اس بارہ مین ایک غیر صحیح النسب بیٹے کی مان کی وہی حیثیت ہے جو صحیح النسب باپ کی ہے۔ ریگ بنام برنارڈو اپیل سول جورسڈکشن (۱۸۹۱ء) صفحہ ۳۸۸۔

(خ) تعزیرات ہند دفعات ۳۶۱ و ۳۶۳۔ رضامندی یا خواہش نابالغ محض بیکار ہے وہ مقدمات جو دفعات مذکورہ کے تحت مین درج ہین۔ شرح تعزیرات ہند مولفہ مین صاحب۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن جب اُسنے اجازت دیدی ہو کہ طفل مذکور اُس سے جُدا کر لیا جائے اور باپ یا اُسکے مقرر کئے ہوئے اشخاص کے ذریعہ سے پرورش پائے تو پھر عدالت اجازت نہ دیگی کہ وہ عورت اپنے حقوق کا استقرار کرے۔ خصوصاً اس حالت مین جبکہ اعلیٰ طبقہ زندگانی و تعلیم سے محروم کر کے نتیجہ طفل کے مضر ہونیوالا ہو (ذ) خود اس عورت کی اوارگی بنفسہ اس بات کی کافی وجہ ہوگی کہ اسکو رڈ کا ندیا جائے جو اوطرح پر بطور مناسب پرورش پا سکتا ہے۔ (الف)

معاہدات کی پابندی کس وقت نابالغ پر ہوگی

۱۹۶ وہ معاہدات جو خود نابالغ سے عمل مین آئے ہون کالعدم نہین ہین بلکہ بدرجہ نہایت قابل انفساخ ہین۔ اگر معاہدات کسی ضروری غرض سے کئے گئے ہون تو اُن کی پابندی قطعاً اُسپر ہوگی اور بعد بلوغ ہمیشہ وہ اُن کی توثیق کر سکتا ہے چاہے صراحتاً ہو یا رضامند ہو جانے اور اُن سے مستفید ہونے کی وجہ سے کنایتاً ہو۔ (ب) * طفل مذکور اپنے ولی جائز کے اُن افعال کا بھی پابند ہوگا جو اُسکے انتظام جائداد کے متعلق کئے گئے ہون بشرطیکہ نیک

(ذ) سرکار بنام ظہیر مقدمات سرار سکن پرے (سپریم کورٹ بمبئی) صفحہ ۱۰۹۔ متی بہائی کو لکھارتی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتہ سنہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۵۴۔ لال داس بنام نکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۷۴۔

(الف) وکما بنام سوت راما انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۶۷۔

(ب) رتی بنام گنگا نراین ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۔ بیدو ناتہ بنام رام کشور رپورٹ مذکور جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۶۔ درگا چرن بنام رام نرائن ایضاً صفحہ ۱۷۲۔

* (حاشیہ) نابالغ پر بسبب اوس تمسک کے جو اوسنے اپنی نابالغی مین لکھدیا ہو اور بعد بلوغ اسکو تسلیم نکیا ہو نالش نہین ہو سکتی لیکن ضامن (اگر کوئی ہو) ذمہ دار ہے بمقابلہ نابالغ معاہدہ کالعدم ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۹۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیتی سے اُس کے فائدہ کیلئے اسطرح کئے گئے ہون کہ اگر وہ بالغ ہوتا تو دانائی اور احتیاط کے ساتھہ اُن کو عمل مین لاتا۔ (ج) لیکن ایسے موقع پر پابندی نہوگی

(ج) کامی نانی بنام سپیر تا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۹۹۔ تمام کل بنام سبامل ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰۷۔ مانی شنکر بنام بائی مولی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶۔ ناتھورام بنام شوا چھگن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۲۔ قمرالدین بنام شیخ بہادر ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۳۴۔ مقبول بنام سری متی سند بنگال لا رپورٹ (صیغہ مرافعہ دیوانی) جلد ۳ صفحہ ۵۴۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۹۶ گردیرشاد بنام مدن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ باتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۹۸۰۔ سند رزاین بنام بندرام انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۶۔ روشن سنگھ بنام ہرکشن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۳۴ سکھر چند بنام دل پتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳۔ نروانیا بنام نروانیا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۶۵۔ محافظ کے اختیار اجازت دینے کے لئے دیکھئے مقدمہ نیوکشن بنام کالی پرشاد فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ باتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۶۰۷۔ گوپی ناتھہ بنام رام جیون ایضاً صفحہ ۹۱۳۔ بی بی صولت النسا بنام رویت میسوی کتاب مذکور صفحہ ۱۵۷۔ متعلق معاہدات جن مین منظوری ضابطہ ضروری ہے دیکھئے مقدمہ دیبی دت بنام سوبھدرا۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۳۔ بانکی رام بنام تارا سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۵۲۔ درگا پرشاد بنام کیشو پرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۰۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۵۶۔ رے بالکرشن بنام مسماۃ معصومہ بی بی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۸۲۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۲۔ دُن پت سنگھ بنام سُبھدرا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۲۰۔ ہرندرزاین بنام موران کتاب مذکور جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۔ بیچندر زاین بنام نیمی چند کتاب مذکور جلد ۱۵ صفحہ ۶۲۷۔ گراج بخش بنام قاضی حمید انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴۰ دستاویزات جن کی تکمیل ایک ہندو بیوہ نے بحیثیت مادر الف نابالغ کی تھی بحالت عدم شہادت مخالف یہہ قرار پایا کہ اُن کی تکمیل بحیثیت محافظ طفل عمل مین آئی تھی۔ والٹن بنام شام لال مترا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۸۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جبکہ فعل مذکور اس کے مفید نہ معلوم ہوتا ہو۔(د) * تاوقتیکہ بالغ ہونے پر
صد ۲۲۶ وہ اسکو تسلیم نہ کرے (ہ) اور جہان فعل ایسے شخص کا ہو جو لڑکے کا ولی نہین ہے
بلکہ جس جائداد مین اسکا حصہ ہے اسکا منتظم ہے تو بھی طفل مذکور پابند ہوگا بشرطیکہ جن صورتون
مین فعل مذکور عمل مین آیا ہو ضروری و درست اور احتیاط سے کیا گیا ہو۔(و) غرضکہ

(د) سیباسو بن نبام کرشنین فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۲۵۲۔ نواب
سید اشرف الدین بنام مسماۃ شاما سندری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۳ء
صفحہ ۵۳۱۔ نوبوکشن بنام کالی پرشاد فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۶۰۷۔ لالہ بنسی دہر
بنام کنور بت سندری مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۵۴۔ محافظ اُن قرضون کو
ادا کر سکتا ہے جن مین تمادی عارض نہوئی ہو بشرطیکہ حقیقی طور پر واجب الادا ہون۔
چودہری چترسال بنام گورنمنٹ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۵۰۔

(ہ) چتی کولم بنام راجہ رنگاسوامی مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۳۱۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴
صفحہ ۱۷ (فیصلہ پریوی کونسل) گلاب کنوری بنام ایش چندر مورز انڈین اپیل جلد ۸
صفحہ ۴۴۰ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۴۷ (فیصلہ پریوی کونسل) قمرالدین بنام شیخ بہادر و کتاب مذکور جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۴ و ہیبا بنام پیرپورا چرن
مورلی دھر جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ سنگونی بنام گردپرشاد۔ ایضاً صفحہ ۱۸۸۔ ایسی تکمیل معاہدہ کے
متعلق کہ جو ذاتی قابلیت کو علیحدہ کر دینے کے بعد ہوئی ہو اور جسکی منظوری عدم
قابلیت کے آجانے پر ہوئی ہو۔ دیکھیے مقدمہ گریکین بنام آدیتا دیب
انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۷ صفحہ ۲۲۳۔ اس حالت مین تصدیق کرنے سے کچھہ اثر نہوگا جبکہ جائداد تصدیق
کرنیوالے کے قبضہ سے جا چکی ہے۔ لالہ راوت بنام چادی فیصلہ جات صدر عدالت
بنگالہ بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۳۱۲۔

(و) ہنومان پرشاد بنام مسماۃ بابوئی مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۳۔

* (حاشیہ) ولی کو ایسے اقرار قرضہ کرنے کا منجانب نابالغ کے اختیار ہے
جس سے شمار میعاد شروع ہو سکے بشرطیکہ بتاریخ اقرار قرضہ مین تمادی عارض نہو گئی ہو انڈین
لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۲۱۔ اور اسکے خلاف سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر صورت مین ولی یا منتظم کا اختیار اس جائداد کے متعلق کارروائی کرنے مین جو اسکی تحویل مین ہو محدود ہے اور وہ نابالغ کو محض ذاتی اقرار سے پابند نہین کرسکتا* مثلاً جبکہ ایک ولی نے ایک حصہ جائداد کو جائداد پر جو قرض تھا اسکو ادا کرنیکے لیے فروخت کردیا تھا اور مان لیا گیا کہ جو عمل اسنے کیا وہ مناسب تھا۔ اور جو حصہ کہ بیچا گیا وہ سرکاری لگان سے مبرا تھا جسکی وجہ سے زیادہ قیمت ملی لیکن بیعنامہ مین یہہ شرط داخل تھی کہ اگر زمانہ مستقبل مین سرکار کوئی لگان اسپر تجویز کریگی تو نابالغ اور اُس کے ورثا نقصان مشتری کو پورا کردین گے اور یہہ کہ رقم نقصان مذکور غیر بیع شدہ حصہ جائداد پر بمنزلہ قرض ہوگی اور نیز بالغ اور اُس کے ورثا اپنی ذات سے اسکو ادا کرین گے چنانچہ بعد بلوغ سرکار نے زمین مذکور پر لگان مقرر کردیا اور مشتری نے بنا بر تعداد معاہدہ مذکور نالش دائر کی پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ ذاتی اقرار نابالغ کیلئے بعد بلوغ قابل پابندی نہ تھا اس لئے کہ اقرار مذکور ولی کے اختیار سے خارج تھا حکام محدود نے یہہ خیال کیا تھا کہ حتی الامکان اراضی کیلئے اسکی پابندی ہوسکتی تھی اس لئے کہ نتیجہ اقرار ایک حصہ اراضی کا محفوظ رکھنا تھا جو اور صورت مین بیع ہوجاتی مگر اس امر کا تصفیہ ضرور تھا اسلئے کہ ایک خاص قانون کی بنیاد پر اراضی مذکور ہر قسم کے بار سے سبکدوش کیگئی تھی (نسا) جہان کوئی فعل ایسے شخص سے صادر ہو جو قابض جائداد کا ہو اور اس کا مقر نہو کہ بنجانب صہ ۲۲۷

*(حاشیہ) ولی جائداد نابالغ کو اُس کے مفید اغراض کیلئے رہن کرسکتا ہے لیکن ایسے روپیہ کی عوض جو پیشتر قرض لیا گیا ہو اور جس کے ادا کا نابالغ ذمہ دار نہو مکفول نہین کرسکتا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۱۔ اسیطرح مان بحیثیت ولی پسر نابالغ اپنے شوہر کی جائداد کو واسطے ادا کرنے اسکے قرضہ کے فروخت کرسکتی ہے اور محض بیعنامہ مین نابالغ کا ذکر نہونیسے وہ بے اثر نہین ہوجاتا بشرطیکہ یہہ ثابت ہو کہ مان کا یہہ منشا رہا کہ حقوق پسر کو منتقل کردے اور نہ محض اُس حق کو جو خود اسکو حاصل تھا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۶۔
(نسا) واگھیلا راج سانجی بنام شیخ مصلح الدین انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۸۹۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱۔

*(حاشیہ) حال کا فیصلہ اسی بحث کے متعلق دیکھو بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۷۶۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نابالغ عمل کر رہا ہے بلکہ اپنے ہی مستقل مالک ہونے کا مدعی ہو اور اپنے ہی طرف سے عمل کرتا ہو تو ڑکے پر جو کہ درحقیقت استحقاق رکھتا ہے کوئی پابندی نہو گی (ح) * کوئی شک نہین کہ بر بنا نابالغی کسی فعل پر خود نابالغ ہی معترض ہو سکیگا اور جن لوگون سے اسکا معاملہ ہے وہ ہمیشہ پابند ہون گے گو طفل مذکور پابند نہو (ط) جہان نابالغ بعد بلوغ کسی بیع کو فسخ کرانے کا دعوے کرے تو اسپر لازم ہو گا کہ زر ثمن واپس کردے بشرطیکہ بیع مذکور سے اسکی جائداد کو فائدہ پہنچا ہو یا آنکہ وہ جائداد حاصل کیگئی جسپر بار قرض تہا اور اسی کے چھڑانے کے لئے بیع کا عمل ہوا (ی)

ڈگریات بنام نابالغ - **ف ۷۹** - ایک نابالغ جسکی طرف سے کسی مقدمہ مین اسکا وکیل (نائب) حاضر ہوا اس مقدمہ کے نتیجہ کا ہی پابند ہو گا چاہے نتیجہ ڈگری مخالف اس کے ہو یا مصالحت ہو جائے یا مقدمہ سے دست برداری کر لیجائے (ک)

(ح) بہار علی بنام سنوکیا ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۳ -

(ط) کنگ بنام کنا دیا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۸۴ - ہنمنت لکشمن بنام جیراؤ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰ - محمد عارف بنام سرسوتی دیبا - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۹

(ی) بخش بنام دلہن ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۷ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ (صیغہ مرافعہ دیوانی) جلد ۳ صفحہ ۴۲۳ - پران چندر بنام کاردنامای کتاب مذکور جلد، صفحہ ۹۰ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۸ - بای کیسر بنام بای گنگا - ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۸۱ (صیغہ مرافعہ دیوانی) مرزا پنا بنام سید صادق ہائیکورٹ رپورٹ الہ آباد جلد، صفحہ ۲۰۱ - کنوربی بنام موتی ہریداس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ - نیز مقدمہ گدچا بنام اپاجی کتاب مذکور جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ -

(ک) کمارا جو بنام سکریٹری آف اسٹیٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۹ چنگل ریڈی بنام وکٹر ریڈی کتاب مذکور جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۴ - تارینی چرن بنام واٹسن ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۴ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ (صیغہ مرافعہ دیوانی) جلد ۳ صفحہ ۴۳۷ - مادہو سدن بنام پرتہی بلب ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۱ - بھجی لال بنام شام لال کتاب مذکور جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۰ - لکھراج بنام مہتاب مورز انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد، صفحہ ۱۱۷ - رمنا بای بنام جوگوندس پریہی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۵ - اسپلج پر محافظ دعوی دائر کرنے سے پہلے ہی دعوون کی نسبت بر رضامندی سمجھوتہ کر لینا ہر گز نالش نہیں رام جیون فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۹۱۳ - اثر دست برداری

* (حاشیہ) اس حال کا فیصلہ اسی بحث کے متعلق دیکھو کلکتہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۰۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

البتہ عدالت ڈگری برنبار صلح اسوقت تک نہ صادر کریگی جب تک اس امر کو دریافت نہ کرلے کہ وہ نابالغ کے فائدہ کیلئے ہے - اور بغیر ایسی منظوری عدالت کے طفل مذکور اس صلحنامہ کا پابند نہوگا بلکہ جو ڈگری اس صلحنامہ کی بنا پر صادر ہوئی ہو وہ اسکی درخواست پر منسوخ ہوجائیگی - (ل)

جب کوئی اسطرحکی ڈگری جسکی پابندی طفل مذکور پر لازمی ہو حاصل ہوجائے تو قرضخواہ اس ڈگری کے استفادہ سے اس بنیاد پر محروم نکیا جائیگا کہ اسنے غلطی سے بجائے طفل کے اس ولی کی ذات پر ڈگری جاری کرائی جو منجانب نابالغ قائم مقام تہا (م)

اور محض یہہ امر کہ کوئی کارروائی جزءً بتوسط عدالت دیوانی عمل مین لائی گئی ہو (مثلاً ڈگری برنبار بیع بالوفار) بمقابلہ طفل زیادہ ترجائز نہوگی تاوقتیکہ طفل مذکور باضابطہ فریق نہ بنایا جائے اور اس زمانہ مین وہ اسکی ماہیت کے متعلق سوال وجواب کرسکتا ہو - (ن)

البتہ وہ صلحنامہ یا ڈگری ہر وقت منسوخ ہوسکتی ہے جو فریب سے حاصل کیگئی ہو اس ایسے مقدمات بہی پیدا ہوسکتے ہین جن مین کوئی ولی محض بے پروائی سے جو ادائے فرض منصبی مین غفلت کی حد تک پہنچتا ہو بغیر کسی فریب کے فوائد نابالغ کو محفوظ نرکہے

(ل) رامچرن بنام منگل - ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۲ - ضابطہ دیوانی ایکٹ نمبری ۱۴ - باتبہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۶۲ - راج گوپال بنام متویالم انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰۳ کرم علی بنام رحیم بہائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۷ -

(م) ہری بنام نرائن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۷ -

(ن) بجرنگ بنام مسماۃ ماتورا ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹ -

(س) لیکہراج بنام مہتاب سورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۳ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۷ - بی بی سالومن بنام عبدالغفور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۸۷ - ایشن چندر بنام نندا مونی کتاب مذکور جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۷ - رگھوبر دیال بنام بہکیا لال کتاب مذکور جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قاصر رہے اور اسوجہ سے ایسے مقدمہ مین جو لایق کامیابی تہا ناکام ہوجائے۔
پس اس کے متعلق یہہ سوال کہ نابالغ جوان ہونے پر یہہ ڈگری منسوخ کراسکتا ہی یا نہین
پیدا تو ہوگیا ہے لیکن پیدا نہین ہوا (ع)
کسی متبنے کا حقیقی باپ اسکا ایسا ولی نہین ہے کہ اسکی جانب سے کسی مقدمہ
کی پیروی کر کے طفل مذکور کو پابند کرسکے الا جبکہ خاص طور پر اسکا تقرر عمل
مین آیا ہو۔ (ف)
اور اگرچہ خاندان غیر منقسمہ مین کسی نابالغ کا قایم مقام مہتمم خاندان جائز طور پر منجانب
نابالغ ہوسکتا ہے لیکن محض یہہ امر کہ مہتمم مذکور نے مقدمہ چلایا یا جوابدہی کی فی نفسہ
اس بات کے ظاہر کرنے کیلئے کافی نہین ہے کہ جسطرح پر چاہیئے منجانب نابالغ کوئی
قایم مقام اسکا حاضر تہا۔ (ص) البتہ اگر عدالت نے کسیکو قایم مقامی نابالغ کی اجازت
دیدی ہو تو بروے ایکٹ نمبر ۴۰ بابتہ ۱۸۵۸ء سرٹیفکیٹ نہونے کی وجہ سے
اس کے افعال ناجایز نہ قرار پائین گے۔ گو اس قسم کے سرٹیفکیٹ کا نہونا (جبتک
اسکی تردید نکیجائے) اس امر کی شہادت ہوسکتی ہے کہ فی الحقیقت کوئی

(ع) منگنی رام بنام مہنت گرسہائے۔ انگلش رپورٹ انڈین
اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۴۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۷ صفحہ ۳۶۱۔
(ف) سری نرائن متر بنام سری متی کشن بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱
صفحہ ۱۷۱۔ (پریوی کونسل)
(ص) پدماکر و نائک بنام مہادیو کرشن انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۔ مقدمہ گن سانت بنام نرائن ڈھنڈ
راج مذکور جلد ۷ صفحہ ۴۶۷۔ مین شک کیا گیا۔ وشنو کیشو بنام
رامچندر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجازت نہین ہوئی ہے - (ق) *

محض نہونا اس نقشہ کا جسکے مطابق نابالغان کی تعریف کیجاتی ہی ڈگری کے جواز پر کوئی اثر مذالیگا بلکہ حقیقی طور پر اُن کی قائم مقامی کیگئی ہو اور اُن پر دعوے دائر ہوسکے ہون (ر) *

کوئی ڈگری جو کسی مقدمہ مین جس مین کہ نابالغ بطور مناسب ولا تاً فریق ہو فریب یا اور اسباب سے حاصل کیگئی ہو اس قابل ہوگی کہ منسوخ کردیجائے لیکن جبتک کہ وہ منسوخ نہو جاے نابالغ کیلئے قابل پابندی ہوگی اور یہ بھی ضروری ہی کہ ڈگری مذکور کی تنسیخ کیلئے تاریخ ڈگری یا اختتام نابالغی سے ایک سال کے اندر کارروائی عمل مین آئی لیکن جہان نابالغ کی قائم مقامی بطور مناسب عمل مین نہ آئی ہو تو جہانتک اسکا تعلق ہی ڈگری مذکور نافذ ہوگی جسکی نسبت اسکو ضرورت بھی نہین ہی کہ نوٹس دی بلکہ اپنے استقرار حقوق کیلئے جو مدت کہ بصورت عدم ڈگری ہوتی اسی مدت مین کارروائی کرسکتا ہے - (ت)

نالشات بمقابلہ ولی - ولی اس قابل ہی کہ اس کے خیرخواہانہ یا ناجایز افعال سے جو نقصانات ہوے ہون ان کے متعلق نابالغ پر نالش کرے - (ث) دیون ذمگی نابالغ کی متعلق ولی اسی حدتک ذمہ دار ہی جسقدر سرمایہ نابالغ کا اسکے ہاتھ مین آیا ہو (خ)

(ق) جوگی سنگھ بنام بہاری سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۰ - علیم بخش بنام جہانبی بی کتاب مذکور جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۴۸ - درگا پرشاد بنام کیشو پرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۷ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۶ - بنام جلبت چندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۴ - پرمیشر داس بنام بیلا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۸ - ان مقدمات کی نسبت جو منجانب نابالغ بدون اجازت کورٹ آف وارڈس دائر ہوے ہون دیکھئے مقدمہ وشن چندر بنام غلام مصطفےٰ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۸۹ -

(ر) جوگی سنگھ بنام بہاری سنگھ و بابا پرشاد بنام سکریٹری آف اسٹیٹ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ - سر کشیو چندر بنام جگت چندر کتاب مذکور جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۴ - نانے سوامین بنام نرسمایا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۰ -

ہری سرن ہیم نرائن بنام بہونیشوری دیبی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۵ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۰ -

* (حاشیہ) جبکہ یہہ عذر کیا جاے کہ نابالغ بوقت ارجاع نالش بالغ تہا تو اس عذر کا تصفیہ بربنا واقعات ہوگا اور جب ولیہ ان ہو تو وہ خواہ بحیثیت ولیہ نابالغ خواہ بحیثیت بیوہ پدر نابالغ مجاز نالش ہے دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۸۴ -

* اس بحث کے متعلق حال کا فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۳۴ و ۵۳۵ م

(ش) ایکٹ نمبری ۱۵ بابتہ ۱۸۷۴ء فصل ۲ فقرہ ۱۲ - منگنی رام مارواڑی بنام مہنت گرسہاے - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۳ وہی مقدمہ دیکھی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۷ -

اس قسم کی ڈگری کے طریقہ تنسیخ کی نسبت دیکھئے مقدمہ میر علی رحیم بہائی بنام رحمو بہای - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۴ -

(ت) داجی ہمت بنام دیبیراج انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ -

(ث) ایشر چندر بنام مرکب فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱ و ۳۴۹ -

(خ) - شیخ عظیم الدین بنام منشی اظہر و بعلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتوان باب

قانون قدیم نسبت جائداد

صفحہ انگریزی (۲۳۰)

انگریزی مماثلت کا غلط فہمی کرا دینے والا اثر۔

۱۹۸ - جو طالب علم ہنود کے ضوابط جائداد کو سمجھنا چاہین انہین لازم ہے کہ جو خیالات انگریزی قانون سے پیدا ہوئے ہون اُن کو اپنے ذہن سے خارج کر دین اسلئے کہ وہ صرف بیکار ہی نہون گے بلکہ غلط فہمی پیدا کرین گے۔ انگلستان مین ملکیت قانوناً متنہا۔ آزاد اور بے روک ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ مشترکہ بھی ہو مگر قیاس اسکے خلاف ہی کیا جائیگا اور محدود بھی ہو سکتی ہے مگر خاص صورتون مین اور خاص شرایط کے ساتھہ۔ لیکن ہندوستان مین اسکے برعکس ملکیت مشترکہ کا قاعدہ ہے اور جب تک اسکے خلاف نہ ثابت کیا جائے یہی قیاس کیا جائیگا کہ ہر ایک صورت مین ملکیت مشترکہ موجود ہے۔ اگر کوئی شخص کسی جائداد پر جداگانہ قابض ہو تو دوسری پشت مین اسکی معاودت صورت مشترکہ مین ہو جائیگی۔ قطعی اور بے روک ملکیت ایسی کہ اُسکا مالک جو چاہے اُسکی نسبت کرے بالکل ہی شاذ ہے۔

باپ کو بیٹے منع کر سکتے ہین۔ بھای بھائی کو روک سکتے ہین اور عورت کو اسکے درثار آیندہ باز رکھہ سکتے ہین اگر کوئی جائداد اسکے حاصل کرنیوالے کے ہاتھہ مین آزادانہ حیثیت سے ہے تو وہ اسکے درثار کے ہاتھون مین مقید حیثیت حاصل کریگی۔ شخصی جائداد کا طریقہ مغرب مین ہے اور (مشرق) مین جائداد متفقہ کا قاعدہ ہے۔ اور گو کہ دونون طریقون کا فرق صریح متضاد الفاظ مین دکھلایا جا سکتا ہے مگر پھر بھی کسیقدر یقین ہے کہ دونون کا ماخذ ایک ہی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ (الف)

لیکن ہندوستان مین ماضی وحال کے طریقے ہمیشہ جاری ہین اور انگلستان مین ایک عریض خلیج نے اُن کو جُدا کر دیا ہے اور وہ پل جسنے دونون کو ابتدا مین ملا رکھا تھا نظر قدامت مین اب صرف چند تختے رہگئے ہین۔

مختلف طریقے جائداد متفقہ کے — ف ۱۹۹ — ہندوستان مین متفقہ جائداد کے تین طریقے پائے جاتے ہین یعنے خاندان جدی وخاندان مشترکہ وجماعت دیہی۔ صد ۲۳۱

دو اوّل الذکر طریقے کسی نہ کسی شکل مین تمام ہندوستان مین عرضاً وطولاً متابع ہین اور آخر الذکر مغربی شمالی حصہ ہند مین اب تک موجود ہے اور جنوبی ہند مین گو مفقود ہوتا جاتا ہے لیکن پتہ ملسکتا ہے اور گو ہم یقین کر سکتے ہین کہ پہلے رہا ہوگا لیکن اب بنگالہ اور بالائی حصص جزیرہ نمائے ہند سے مفقود ہوگیا ہے اور بعض مقامات پر پنجاب پہاڑی اقوام ونارران ساحل مغربی مین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تھا ہی نہین۔ دو آخر الذکر طریقون مین کامل مشابہت ہے۔

جماعت دیہی ایک متفقہ مجموعہ ہے جسکے افراد خاندان ہین اور خاندان مشترکہ ایک ایسا متفقہ مجموعہ ہے جس کے افراد اشخاص ہین۔ اور ان دونون مین جو تغیر ہوگیا ہے اسکے وجوہ بھی یکسان ہین اور تغیر کے اسباب بھی قابل شناخت ہین۔ یہہ اسطرف مائل کرنیوالا کلیہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک طریقہ دوسرے طریقہ سے پیدا ہوگیا ہے یعنی جماعت دیہی کا طریقہ خاندان مشترکہ کی سے پیدا ہوا یا یہہ کہ خاندان مشترکہ بڑی جماعت کی تجزی ہوجانے سے ہوگیا لیکن کلیہ مذکور خطرناک ہوگا۔ اور کوئی شک نہین کہ ان ہی اسباب نے دیہی اور خاندانی طریقے پیدا کردیے البتہ یہہ یقینی ہے کہ بہت سے ایسے دیہات ہین جو ایک ہی خاندان سے نہین بنے اور بہت سے ایسے مقامات ہین جہان خاندانی طریقہ سے کوئی ایسا رجحان نہین ظاہر ہوا کہ دیہی طریقہ ہوجائے۔

پنجاب کی دیہی جماعتین — ف ۲۰۰ — ہندوستان کے طریقۂ دیہی کا علم زیادہ تر فائدہ کے ساتھہ پنجاب مین حاصل ہوسکتا ہے اسلئے کہ یہہ بات وہین ہے کہ ہم طریقہ مذکور کو

(الف) دیکھئے مین ورلج کمیونیٹیز صفحہ ۸۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت ہی مکمل اور متبدلہ حالت مین پاتے ہین - اُس سے تین نمایان شکلین ظاہر ہوتی ہین جو ٹھیک ٹھیک تغیرات خاندان غیر منقسمہ پر منطبق ہوتی ہین -

اتحاد کی بہت ہی قریب کی صورت وہ ہے جو کمیونل زمینداری دیہہ (زمینداری مشترکہ) کے نام سے مشہور ہے - اس طریقہ مین زمین اسطرح زیر تصرف ہوتی ہے کہ جملہ حصہ دار دیہہ مثل جائداد مشترکہ اپنا رسدی حصہ بلا قبضہ یا استحقاق حصص جداگانہ لیتے ہین اور ہر مالک کی مقدار فوائد اُسی کا وہ حصہ ہوتا ہے جو بروئے رواجی قانون وراثت مقرر ہے صد ۲۳۲ جو لگان کہ مزارعین دیتے ہین وہ مع دیگر جملہ فوائد اراضیات دیہہ کے ایک مشترک سرمایہ مین ڈالدیا جاتا ہے اور بعد وضع اخراجات باقی سرمایہ بلحاظ حصص مالکان پر تقسیم کردیا جاتا ہے - (ب)

یہہ طریقہ خاندان غیر منقسمہ کی اصلی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے -

دوسری شکل پٹی داری دیہہ کی ہے جس مین مقبوضات جدا جدا ہوتے ہین اور ہر حصہ دار اپنی اپنی اراضی کا انتظام کرتا ہے مگر اندازہ حصہ بروئے حق جدی قائم ہوتا ہے اور وقتاً فوقتاً اسی اصول پر قابل تبدیل بھی ہے (ج)

اسکا تطابق بنگالہ کے خاندان غیر منقسمہ کی حالت سے ہوتا ہے -

یہہ متبدلہ حیثیت مابین مقبوضات مشترکہ و مقبوضات منفردہ تقسیم ثانی کے طریقہ مین پائی جاتی ہے جو اب تک پشاور کے پٹھانون کے فرقہ مین رائج ہے - اور اسی رواج کے مطابق ابتداءً مقبوضات علیحدہ خاندانون کو بربنائے اصول مساوات قطعیہ دیے جاتے تھے - لیکن جب زمانہ نے ہر ایک مقبوضات کے نمبرون مین عدم مساوات پیدا کردی تو فصلی تبدیلی اور تقسیم ثانی مقبوضات کی عمل مین آنے لگی (د)

(ب) پنجاب کسٹمری لا صفحہ ۱۰۵ و ۱۶۱ - یہہ شکل وہی ہے جسکا سر ایچ ایس مین نے ذکر کیا ہے کہ سر دیا اور اسکے نواح مین رائج ہے انسٹنٹ لا صفحہ ۲۶۷ - ایونس بوسینیا صفحہ ۴۴ -

(ج) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۰۶ و ۱۵۶ -

(د) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۲۵ و ۱۷۰ دیکھیے مماثل رواجات قانون قدیم مین صفحہ ۲۶۷ - ولج کمیونٹیز ہند لا الی باب ۶ و ایس ریشیا باب ۱ صفحہ ۱۸۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب جائداد شخصی کا ادراک ہونے لگیگا اور حصص کی معاملت رہن و بیع سے عمل مین آنے لگے گی تو یہہ عمل خود ہی مفقود ہو جائیگا اور پھر خاندان کا حصہ خاص اسی کا ہو جائیگا

تیسری اور آخری شکل دیہی بھیا چارہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہہ شکل پٹی داری کی شکل سے اس حد تک مطابق ہے جہانتک کہ ہر مالک کے علیحدہ قابض ہونے کا تعلق ہے اور اس حیثیت مین مختلف ہے جہان کہ حقیقی مقدار مقبوضات ٹھیک ٹھیک بیان کر دی گئی ہین۔

تمام تعلق حق موروثی جاتا رہا ہے اور کوئی تبدل بمنصہ حصہ داران باہمی کسی شخص کو اپنا حصہ بڑہا لینے کا مستحق نہین کرتا اسلئے کہ اسکے حقوق متعلق ہونے کے عوض قطعی ہو گئے ہین اور سب گانون کی وسعت اور جو لوگ وہان قابض ہین اُن کے نمبرون کے لحاظ سے اب اُن حقوق کا اندازہ نہین ہو سکتا ہے (ہ)

یہہ ویسی ہی حالت ہے جیسی کہ خاندان کے ممبرون مین باہم تقسیم ہو جانے کے بعد ہوتی ہے۔ صـ ۲۳۳

طریقہ دیہی ملک بنگالہ و متوسط و جنوبی ہند مین۔

۲۰۱ ۔ دیہی اسباب جنہون نے بنگالہ مین خاندان مشترکہ کو شکست کر دیا ہے ملک مذکور مین طریقہ دیہی کو بھی معدوم کر دینے کا سبب ہوئے ہین۔

ممالک مغربی اور متوسط ہند مین مسلمانون مرہٹون اور پنڈاریون کی لڑائیون اور غارت گری نے نہ صرف دستورات دیہی کو معدوم کر دیا بلکہ حق ملکیت قدیم کی تمام صورتون کو زائل کر دیا (و)

لیکن جنوبی ہند کے ٹامل اقوام مین ابتک اس قسم کی جماعتون کا پتہ ملتا ہے (ز) گانون کے زمیندارون کو وہان ایک ایسے گروہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جسکو میراث دار کہتے ہین جن کے حقوق کی وسعت و نوعیت صاف صاف نہین معلوم ہوتی

(ہ) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۰۶ و ۱۶۱۔

(و) دیکھئے سر جے لارنس کی اسپیچ جنکا پنجاب کسٹمس مین حوالہ دیا گیا ہے صفحہ ۱۳۸

(ز) ایلفنسٹن انڈیا صفحہ ۶۶ و ۲۴۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

البتہ یقینی ہے کہ اُن کو دوسرے باشندگان دیہہ پر سرکاری رعیت ہونے مین
حق ترجیحی ہوا کرتا ہے - اور حق مذکور اسطرح کا ہوتا ہے کہ اگر ہر جدید بندوبست مین
اُس سے استفادہ کرنے مین غفلت کرین تو بھی زائل نہین ہوتا (ح) اُن کو بالاشتراک
یہہ استحقاق ہوتا ہے کہ قابض رعایا سے کوئی فیس اور عطیہ حاصل کرین اور
مشترک اراضیات مین حصّہ لین - (ظ)

بعض مواضعات اسوقت تک بطور حصّہ داری ایک جماعت مالکان کے قبضہ مین
ہین جو اصلی مالک ہونے کے مدعی ہوتے ہین اور یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حصص
کی باہمی تبدیل و تقسیم ثانی اب تک رائج ہے - گو تیزی کے ساتھہ اسکا استیصال ہو رہا
ہے (ی) مدراس مین سرکار کا مطالبہ ہر قابض سے جداگانہ ہوا کرتا ہے اور

(ح) رامانج بنام پیتائن فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۲۱ - الاگپا
بنام راماسوامی کتاب مذکور بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۰۱ - ہاوس آف کامنس کی پانچوین
رپورٹ جسکا اقتباس مقدمہ متوپرل بنام ٹنڈاون سراسٹرنج نوٹس آف
کیسس جلد ۱ صفحہ ۳۲۰ (۲۷۵) مین ہوا ہے - فقیر محمّد بنام تروملاچاریار -
انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ -

(ظ) متوپرل بنام ٹنڈاون - سراسٹرنج نوٹس آف کیسس جلد ۱ صفحہ ۳۰۰
(۲۶۰) کمارسوامی بنام راگو فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۳۸
وشوناتھہ بنام منو مُدہیلی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۱۴۱
مونی اپا بنام کستوری ایضاً بابتہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۵۰ - پنجاب مین یہہ حق شریک
حصّہ دار کو حاصل ہو سکتا ہے گو وہ کسی اراضی موضع پر قبضہ رکھنے سے
باز رہا ہو - پنجاب سسٹمس صفحہ ۱۰۸ -

(ی) مدیورا مینول حصّہ پنجم صفحہ ۱۲ - وینکٹ سوامی بنام سُبارائر - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس
جلد ۲ صفحہ ۱۵ - انندائن بنام دیوراجا ایضاً صفحہ ۱۷ - سامی ناتھین بنام سامی ناتھین
ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۵۹ - سیتارامیر بنام الاگری ریونیو رجسٹر
مدراس (۱۸۶۷ء سے ۱۸۷۴ء تک) صفحہ ۱۸۹ جلد ۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنجاب کی طرح تمام دیہہ پر نہین ہوتا لیکن شک نہین کہ کسی زمانہ مین اسکے خلاف عملدرآمد رہا ہے - سر جی کیمبل ایک ایسی نظیر بیان کرتے ہین جس مین گورنمنٹ نے یہہ خیال کیا تھا کہ اسکی مالگذاری افراد رعیت سے حسب معمول وصول ہوتی ہے لیکن معلوم یہہ ہوا کہ دیہہ نے درحقیقت اس معاملہ کو اپنے ہی ہاتھہ مین لے لیا تھا - اور باقاعدہ طور پر حسب عملدرآمد قدیم مختلف قابضون پر دوبارہ تقسیم کر لیا تھا - (ک) صہ ۲۳۴

مشترک نسلون کا بیان **۲۰۲** - ان جماعتہاے دیہی مین اکثر شریک حصہ دار وہ اشخاص ہین جو درحقیقت ایک ہی مورث اعلیٰ کی اولاد ہین - اور اکثر اور صورتون مین وہ نسل کا اشتراک بہی ظاہر کرتے ہین جسکی غالباً کوی اصلیت نہین ہے - (ل) کیونکہ اس امر کا پورا یقین ہے کہ بعض صورتون مین اشتراک نسل نہین ہوسکتا اسلیئے کہ وہ مختلف قوم کے ہوتے ہین اور نیز مختلف مذہب رکہتے ہین - (م)

لیکن یہہ ایک مشہور بات ہے کہ ہندوستان مین محض میل جول اصلاً مشترک ہونیکا اعتبار پیدا کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ حالات پیش نہ آئین جو علانیہ اس تشخیص کو ناممکن کر دین - مین نے ایک گواہ کو یہہ کہتے سنا ہے کہ فلان شخص اسکا رشتہ دار ہے اور پھر جرح کرنے پر اسی نے یہہ بیان کیا ہے کہ اوس کا ہمقوم تھا - اور اوس کے ذہن مین خیالات کا یہی اثر تہا کہ یہ دو باتین نہین ہین بلکہ

(ک) لینڈ ٹینورس کا بڈن کلب صفحہ ۱۹۷ -

(ل) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۳۶ و ۱۶۴ و لیج کمیونٹیز مولفہ مین صاحب صفحہ ۱۲ و ۱۷۵ - ارلی انسٹیٹیوشنس صفحہ ۱ و ۶۴ - ایشیاٹک اسٹڈیز مولفہ لئل صاحب باب ہنٹرس آرٹیکل باب ۲ صفحہ ۷۲ - کتاب میلکنن صفحہ ۲۱۴ - یہہ امر ضرور یاد رکہنا چاہیئے کہ کسی دیہہ کے حصہ دار تعداد جماعت مین باشندگان دیہہ مذکور سے بہت کم ہوا کرتے ہین -

(م) ولیج کمیونٹیز مولفہ مین صاحب صفحہ ۱۷۶ - سونی اپا بنام کستوری فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۵۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک ہی ہے - سر ایچ - پی - مین نے ایک تمثیل دی ہے - جس مین کہ بعض مشنریون نے مختلف مقامات سے نئے عیسائیون کو جمع کر کے دیہات مین بسا دیا تہا - انہون نے بہت جلد برادرانہ عادات و زبان دیہات مذکور اختیار کر لی اور کوئی شک نہین کہ چند روز مین شجرہ مرتب کر لین گے کہ قرابت دار ہو جائین (ن) -

یہہ ظاہر ہے کہ ایک حقیقی جماعت نسل کو بالضرور محض اتفاق پر بھروسہ کرنا چاہیے اگر کوئی خاندان کسی غیر آباد ضلع مین بود و باش اختیار کر لے تو اسکے پھیلاؤ سے ممکن ہے کہ ایک جماعت یا کئی دیہی جماعتین مرتب ہو جائین اور یہی نتیجہ اس حالت مین بھی ظہور پذیر ہو سکتا ہے جب کوئی خاندان اسقدر صاحب قوت ہو جائے کہ اپنے ہمسایون کو نکال دے یا ان کو مغلوب کر کے ماتحت کر لے جن ممالک مین کہ کثرت سے آبادی تھی وہان کئی خاندان پہلے ہی سے اپنے بچاؤ کے لئے ایک ہو جاتے تھے اور پھر کسی زمانہ مابعد مین معمولی طریقہ سے اس امر کو تبلانا شروع کرتے ہے کہ کسی غرض کے لئے وہ متفق ہو گئے تہے جو خاندان کہ ان مقامات پر آباد یا پیدا ہوئے جو پورے طور سے آباد تھے وہ ایسی نئی جماعتین نہ بنا سکے کہ جنکی بنیاد قبضہ اراضی پر ہوتی - ص ۲۳۵

خاندانہائے مشترکہ ہمیشہ ترکیب جماعتہائے دیہی نہین ہو جاتے -

۲۰۳ - جس طرح پر کہ اس امر کا پورا یقین ہے کہ دیہی جماعتین ہمیشہ ایک ہی خاندان مشترکہ سے نہین پیدا ہوئی ہین اسی طرح یہہ بھی یقین ہے کہ کوئی خاندان مشترکہ ضروری طور پر مائل نہین ہوا ہے کہ پھیلکر جماعت دیہی ہو جائے - مثلاً نائر جن کے خانگی قواعد موجودہ خاندان مشترکہ کی پوری پوری صورت مین ہین - انہون نے کبھی جماعت دیہی کی ترتیب نہین کی ہے - ہر ایک تاروا اڑا اپنے ہی مکان پر کھجور کے درختون مین بود و باش رکھتا ہی جس کے گرد وہان کے کھیت ہوتے ہین لیکن اپنے ہمسایون سے دور خود مختار رہتا ہے -

(ن) ارلی انسٹیٹیوشنس مولفین صاحب صفحہ ۲۳۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ صورت خاندان کی خاص ترکیب سے پیدا ہوتی ہے۔ جو اپنی اصلیت کا ہر نسل مین عورتون ہی تک پتہ بتاتی ہے جو ایک ہی موروثی مکان مین بسر کرتی ہین۔ مردون کا پتہ نہین دیتی جو فطرتی طور پر اُس سے جُداگانہ مگر ایک ہی درخت کی شاخون کی حیثیت مین پرتو ڈالین گے۔

کنندہ۔ اس سے کثیر ہی بات کنندہ لوگون کی نسبت بھی کہی جاسکتی ہے جن مین جدّی خاندان نہایت عمدہ حیثیت مین پایا جاتا ہے اور اگرچہ وہ قبائل و اقوام کی صورت مین رہتے ہین اور ایک ہی مورث اعلیٰ سے سلسلہ ملاتے ہین اور ایک ہی سرگروہ کے معترف ہوتے ہین اور گو اُن کے جھونپڑون پر ہندؤن کی موضع ہونیکا دھوکا ہوتا ہے مگر اُن مین ایک جوہر اتحاد کی ضرورت ہے وہان نہ اتحاد تسلط ہے اور نہ جمعیت حقوق۔ ہر خاندان اپنی جائداد جداگانہ رکھتا ہے اور کبھی کسی دوسری طرح پر قابض نہ تھا۔ جو زمین کو قبضہ مین ہوتی ہے اُس کا وہ قطعی مالک ہوتا ہے اور جو زمین کہ چھوڑ دیتا ہے پھر اُس سے منتفع نہین ہوتا سرگروہ کو رسوخ تو ہوتا ہے مگر کوئی اختیار نہین ہوتا۔ خاندان باہم قریب قریب رہتے ہین مگر ان مین میل جول نہین ہوتا۔ اسلئے کہ وہ ایک ہی درخت کی شاخین نہین ہین بلکہ مختلف ٹہنیون کے مجموعہ ہین۔ (س)

اور اُنکی ابتدا پر بھی اُن کی حیثیت ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ اُن کے پاس زمین اسقدر زیادہ اور اُن کی ضرورت اس قدر کم ہے کہ اسکی کبھی ضرورت ہی نہین ہوئی کہ کسی شخص کو فائدہ جماعت کیلئے مجبور کیا ہے۔ صص ۲۳۶

جس مقام پر سرمایہ مشترکہ محدود ہے وہان ضرورت ہوئی ہے کہ اسکی خوشحالی کیلئے قواعد مرتب کئے جائین لیکن جس مقام پر کہ ہر شخص بقدر ضرورت حاصل کرسکتا ہے کوئی یہہ زحمت نہ گوارا کرے گا کہ قواعد مرتب کرے اور اگر بنائے بھی جائین تو اُن کی پابندی کوئی بھی نہ کرے گا۔

جدی خاندان کی پھیلاؤ کی روک

۲۰۴ ۔ وہی اسباب جنہون نے خاندان مشترکہ کو

(س) ہنٹرس اڑیسہ باب ۲ صفحہ ۷۲ و ۷۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

پھیلا کر جماعت دیہی ہو جانے سے باز رکھا ہے ظاہرا خاندان جدی کو بھی اس پایہ پر پہنچنے سے روکتی ہیں جسپر فطرتاً ترقی کر کے وہ خاندان مشترکہ ہو جاتے۔ مثلاً کندہ لوگوں میں باپ کے مرنے پر اتحاد خاندانی جو پہلے پورے طور سے ہو گھٹ جاتا ہے جائداد تقسیم ہو جاتی ہے اور ہر لڑکا ایک نیا افسر خاندان ہو جاتا ہے (ع)

چنانچہ یہی عمل نیلگری کی پہاڑی قوموں اور کولون میں بھی رائج ہے۔ (ف)

سوسائٹی کی ابتدائی حالت

۲۰۵ پس واضح ہو گا کہ سوسائیٹی کی ابتدائی حالت کا پتہ لگانے میں گو قدیم نہیں مگر قدیم میں سے ایک قسم کا اتحاد جدی خاندان ہے۔ سر ایچ ایس مین (ص) کے یہہ الفاظ ہیں "اسی طرح پر تمام شعبہ جات جماعتہائے انسانی ایسے ہی مشترکہ خاندان سے بنے ہوں یا نہ بنے ہوں جو ایک ہی اصلی آبائی مکان سے نکلتے تھے۔ لیکن جہاں کا خاندان مشترکہ ارین قوم کا ہے۔ (ق) وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایسے ہی مکان سے نکلا ہے اور جب وہ گھٹتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بسطح کے بہت سے مکانوں میں تقسیم ہو جاتا ہے"

ابتداء اصلیت خاندان جدی

۲۰۶ خاندان جدی کی تعریف یوں ہو سکتی ہے۔ ص ۲۳ "اصلی یا متبنّے اولاد کی ایک جماعت جو مجتمع حالت سے بڑے مورث یعنی باپ یا دادا

(ع) ہنری اڈیسہ باب ۲ صفحہ ۹۷۔

(ف) برکلیس پری میٹو ٹرائبس آف دی نیلگری صفحہ ۹۹ ۳۹۔ ۴۲ و ۶۸۔

(ص) اریلی انسٹی ٹیوشنس صفحہ ۱۱۸۔ باوجودیکہ حال میں مسٹر میکلنن نے سر ایچ ایس مین کی رائے پر حملہ کیا تھا۔ لیکن میں نے یہہ صفحے یوں ہی باقی رکھے ہیں۔ بیاٹری ارکل تھیری (مسئلہ جدی) ۱۸۸۵ء۔ اس کتاب کا جواب جہاں تک اسکا اثر ہندو شاستر پر پڑتا تھا مصنف حال نے ایک مضمون کے ذریعہ سے دیدیا ہے جو لاکوارٹرلی ریویو میں شایع ہوا نمبر ۱ صفحہ ۸۵۔ اور عام جواب کے لئے دیکھئے نئلنا کوارٹرلی ریویو بابتہ جنوری ۱۸۸۶ء

(ق) یہہ قابلیت کوئی شک نہیں اس مقصود سے ہی کہ ان صورتوں کو مستثنے کرے جہاں خاندان مشترکہ شوہروں کے متعدد ہونے کی حیثیت میں ہو۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا پردادا کی ماتحتی مین ہو۔

حکم قانون چاہے جیسی صورت رکھتا ہو لیکن ایسی جماعت کا افسر ہمیشہ عملاً خود مختار ہوتا ہے اور اگر ہمیشہ اس سے محبت نہین بھی ہوتی ہے تو عزت ضرور کیجاتی ہے غالباً یہہ امر نسبت کسی مقررہ قانون کے زیادہ موثر ہے۔ (ر) اسی طرح سے جو قطعی اختیار خاندان ایک رومن باپ کو حاصل تہا وہ مشہور ہے۔ اور بالکل ایسا ہی اختیار ایک زمانہ مین ہندو باپ کو بھی تہا۔ چنانچہ منو کا قول ہے "تین شخص یعنی زوجہ۔ بیٹا۔ غلام۔ کی نسبت شاستر کا حکم ہے کہ اپنی کوئی جداگانہ دولت نہین رکھتے اور جو دولت کہ وہ پیدا کرتے ہین وہ ہمیشہ اسی شخص کے لئے ہوتی ہے جس سے وہ متعلق ہوتے ہین"۔ (ش)

اور ایسے ہی بیٹے کی نسبت نارد کا قول ہے "وہ بالغ و خود مختار اس صورت مین ہے جب والدین مر چکے ہون مگر ان کی زندگی مین خود مختار نہین ہے گو سن و سال کے لحاظ سے بوڑہا ہو گیا ہو۔ (ث)

مگر یہہ اصول اقوام آریہ ہی مین مختص نہ تھا بلکہ گذشتہ لوگون کی نسبت کہا جاتا ہے کہ "ہر خاندان مین اختیار کلی اسی کیلئے ہوتا ہے جو گھر کا بزرگ ہو اور اسطرح پر بیٹے اپنے باپ کی زندگی مین جائداد نہین پاتے۔ اور تمام لڑکے اور انکی بیویان اور بچے باپ ہی کے ساتھہ کہاتے ہین جسکو کہ ان سب کی مان تیار کرتی ہے" اسی قسم کے رواج کی ایک علامت جغنا کے ٹامیلی باشندون مین موجود ہے

(ر) ارلی انسٹی ٹیوشنس صفحہ ۱۱۶۔ انشنٹ لا صفحہ ۱۳۳۔ اسی موقع سے ہندوؤن کے قانون وراثت کی ابتدا معلوم ہوتی ہے کہ پنڈ دان تیسری پشت تک قائم ہوتا ہے۔ دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۷۴۔

(ش) منو باب ۸ فقرہ ۴۱۶ نارد باب ۵ فقرہ ۳۹۔ شنکہہ دلکہت جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶۔

(ث) نارد باب ۳ فقرہ ۳۸۔ نیز دیکھو شنکہہ دلکہت جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۳

(خ) ہنٹرس اڑیسہ باب ۲ صفحہ ۷۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

جہان تمام حاصلات پسران غیر متاہل بہ استثنا اُن تحائف کے جو اُن کو دیدئے جائین سرمایہ مشترکہ مین داخل ہوتی ہے۔ (ذ) اور جیسے ہی اُن کی شادی ہو جاتی ہے تو یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک ایک نئے خاندان کا افسر ہو گیا۔

خاندان مشترکہ کی ابتدار

ف ۲۰۷۔ جدی خاندان سے خاندان مشترکہ ہو جانا (جس موقع پر کہ ہوتا ہے) مورث مشترک یا افسر خاندان کی موت پر ہوتا ہے اگر خاندان متحد رہنا پسند کرے تو بڑا بیٹا واقعی افسر ہوگا۔ (ض) لیکن یہہ ظاہر ہے کہ اسکا درجہ جد متوفے کے درجہ سے بہت ہی الگ ہوگا

خاندان مشترکہ خاندان جدی کا فرق۔

۲۳۸ مد

اسلئے کہ پہلا فطری اختیار سے افسر خاندان تہا اور دوسرا صرف مقررہ اختیار سے افسر ہو سکتا ہے (وہ افسر ہے مگر مساوی درجہ کا)۔

اس لئے پہلی صورت یہہ ہے کہ وہ بحسب پسند یا بحسب انتخاب فطری افسر ہوا ہے نہ کہ بربنار استحقاق۔ سب سے بڑا فطرتی طور پر افسر ہے مگر لازمی طور پر نہین اور اس کو اس صورت مین کہ کوئی دوسرا افسری کیلئے زیادہ موزون ہو علیحدہ بہی کیا جا سکتا ہے۔

اسوجہہ سے نارد کا قول ہے (الف) "سب سے بڑے بہائی کو رضامندی سے باپ کی طرح باقی لوگون کی پرورش کرنے دو یا چہوٹے بہائی کو جو لایق ہو اسلئے کہ خاندان کی خوشحالی کا انحصار قابلیت پر ہے" اور اسیطرح پراشر نے تو ڈانے ہی جواب دیا تہا جب اُس سے پوچہا گیا تہا کہ اسکے بعد بیٹون مین سے کون اسکی جگہہ ہوگا "جو سب سے زیادہ عقیل ہو" (ب)

دوسری صورت یہہ ہے کہ اُسکے اختیار کی وسعت بدل گئی یعنے اسکو اب اس

(ذ) تہا دیلم باب ۴ فقرہ ۵۔
(ض) منو باب ۹ فقرہ ۱۰۵۔
(الف) نارد باب ۱۳ فقرہ ۵۔
(ب) برکس پری میٹیو ٹرائبس صفحہ ۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظر سے نہین دیکھتے ہین کہ وہ مالک جائداد ہے بلکہ وہ منتظم سمجھا جاتا ہے۔ (ج) وہ خاص اپنے جورو بچون کیلئے ایک مستقل حاکم کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن ہم جدیون کے مقابلہ مین ایک جمہوری سلطنت کے پریسیڈنٹ سے زیادہ نہین ہے اور نیز خاص اپنے اولاد کے لئے بھی ظاہر ہے کہ اس کا اقتدار تدریجاً اضعف ہونے پر مائل رہیگا۔ اس لئے کہ جس جائداد کا وہ منتظم ہے اُس مین مثل دیگر افراد خاندان وہ بھی حصہ رکھتے ہین۔ اور جو قیود کہ معاملت جائداد مین بمقابلۂ دیگر اقربا اوسکو روکنے مین وہی تبدریج معاملت مذکورہ مین بمقابلہ خاص اُسکی اولاد کے سد راہ ہون گے۔ اور وہ بھی اُسکو اسیطرح دیکھین گے کہ وہ منتظم ہے نہ کہ باپ۔ نزاع ظاہری جو اکثر ہندو پنڈتون کے متون مین اقتدار پدری کی نسبت ہے شاید اسکا پتہ اسی ماخذ مین ملسکے۔ جو لوگ باپ کو افسر خاندان جدی سے تعبیر کرتے ہین وہ اُن لوگون سے زیادہ اقتدارات اُس سے متعلق کرین گے جو افسر خاندان مشترکہ سے تعبیر کرتے ہین۔

تسلسل ضروری نہین ہے۔ **ف ۲۰۸** ۔ ہم دیکھ چکے ہین۔ (د) کہ خاندان جدی سے خاندان مشترکہ مین داخل ہونیکا زینہ ایسا ہے کہ سوسائٹی کی بعض صورتون مین ہرگز قائم ہی نہین ہوتا۔ اسکے برعکس خاندان مشترکہ مین کسی صورت سے لازماً خاندان جدی کی تقدیم نہین ہوتی۔ مثلاً یہہ کہ نائرون کا طریقہ خیال جدی کو کلیتاً خارج کرتا ہے جسکا مقصود عورتون کے ذریعہ سے قرابتداری کا پتہ لگانا ہے نہ کہ مردون کے ذریعہ سے مسٹر کملنن کا خیال ہے کہ نائرون کا طریقہ لازماً آبائی طریقہ قرابت کا متقدم تھا۔ اُن کی رائے ہے کہ زمانۂ قدیم مین رشتہ نامربوط مابین ذکور و اُناث بحیثیت تعدد شوہران قائم ہُوا۔ جس مقام پر اسکا وجود اپنی بہو وہ صورت مین تھا جس مین کہ ایک عورت بلا قیام رشتہ مردون سے میل جول کرتی تھی وہان جماعت خاندانی صرف عورت اور اُسکے بچون سے مرکب ہوتی تھی اور پھر ان بچون مین جو عورتین ہون اون کے بچے ہی شامل ہوتے تھے۔ پس یہی نائرون کا طریقہ ہے اور ایبک کنڈرون اور ملیبار کے تاروارٹین

ص ۲۳۹

(ج) ارلی انسٹی ٹیوشنس مولفۂ مین صاحب صفحہ ۱۱۶۔

(د) کتاب ہذا فقرہ ۲۰۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

موجود ہے۔

یہان قرابتداری صرف عورتون کے ذریعہ سے ممکن تھی۔ جب عورت اسی خاندان کے کئی مردون کے قبضہ مین چلی گئی تو امکانی اُبوت کا دائرہ بہت ہی تنگ ہوگیا۔ ایسی حالت مین زوجہ اپنے شوہرون کے گھر رہنے لگتی تھی۔ اور ان کے گھرون مین اور نیز اپنے گھر مین بچے جنتی تھی۔

یہہ بچے اس سطح پر شناخت ہوتے تھے کہ شوہرون مین سے کیسکی اولاد ہین مگر یہہ یقین نہین ہوسکتا تہا کہ کس خاص مرد کے بچے ہین۔ پس یہی صورت بذریعہ ذکور قرابت ہونے کی پہلی ابتدا ہوئی۔ اور اسوقت تبت و سیلون و نیلگری کے تودؤن وغیرہ مین جو صورت موجود ہے وہ اسی طریقہ تعدد شوہران کی ایک قسم ہے۔

جہان کوئی عورت کئی بہائیون کی زوجہ ہوتی تھی تو اُن مین سے بڑا جس سے کہ پہلی شادی ہوئی تھی قدرتی طور پر زوجہ مذکور پر خاص حقوق رکہتا تہا اور یہہ سمجہا جاتا تہا کہ جو بچے ابتدا مین پیدا ہوئے اُن کا باپ وہی ہے۔ بتدریج یہہ خاص استحقاق تبدیل ہوکر ایک جداگانہ حق ہوجاتا تہا اور اسطرح ایک مستقل طریقہ ایک ہی شوہر سے شادی کرنے کا پیدا ہوجاتا تہا اور خاندان جدی کا وجود ممکن ہوتا تہا۔ (۷) درحقیقت یہی رائے ڈاکٹر میر ہی پیش کرتے ہین مگر کسیقدر غیر مکمل حیثیت مین (و)

ص ۲۴۰ پس چونکہ تصرف جائداد ہمیشہ اُن اشخاص کے خاندانی رشتہ دارون مین متصور ہوتا ہے جن کے قبضہ مین وہ جائداد ہوتی ہے اسلئے نتیجہ یہہ ہوگا کہ اولاً جائداد تمام فرقہ کے قبضہ مین ہوگی پہر اُن لوگون کے قبضہ مین آئیگی جو مادر مشترکہ سے حق رشتہ داری

(۷) اسٹڈیز ان انشنٹ ہسٹری مولفہ میکلنن۔ پٹری ارکل تہیوری۔ اسبارہ مین مفصل مباحثہ پرنسپل آف سوشیالجی مولفہ اسپنسر کی جلد ۱ باب ۳ تا ۸ مین دیکہئے۔ فورٹ نائٹ لی ریویو بابتہ مئی و جون ۱۸۷۷ء۔ انشنٹ سوسائٹی مولفہ مارگن حصہ سوم۔ اسٹانی لینڈ ویک متعلق "وسعت رشتہ داری و شادی" باب ۲ و ۸ و ۹ و ۱۰ ہسٹری آف ہومن میرج (مولفہ مسٹر ایڈورڈ ویسٹر مارک) باب ۴ و ۵۔ کتاب مسمی کائولیوسکی زبان فرانس باب ۱ تا ۵۔

(و) انڈین ازر کسٹ صفحات ۲۰ تا ۲۱ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مولف مسٹر میکلنن کی کتاب ہری میٹو میرج کو نہین دیکہا اس لئے وہ اس مسئلہ کو رد کرتے ہین۔ لیبک کی بنا کم تصورات (جو کہ قدیم زمانہ تہیسع کو کیمونل میرج کہتا ہے) پر قائم کرتا ہے اور ہمن مولفہ لیبک باب ۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھتے ہون اور اسکے بعد ایک خاندان کے قبضہ مین آئیگی چاہے کئی مردون سے سلسلہ ملایا جائے یا ایک سے ملایا جائے۔

اس مسئلہ کے مطابق خاندان جدی ہمیشہ ایک وسیع خاندان مشترکہ سے (بجائے اس کے خلاف ہونے کے) نکل آئے گا۔

اس مسئلہ پر بحث کیگئی ہے۔ ۲۰۵ ۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ان تصورات کا بطلان اس اظہار پر مشتمل ہے کہ ایک وجہ جو کوئی خاص نتیجہ پیدا کرنے کیلئے کافی ہو ایک ایسی وجہ ہے جس نے ہمیشہ وہی نتیجہ پیدا کیا ہے تو یہہ یقینی امر ہے کہ تعدد شوہران اور جائداد جماعت اُناث کا طریقہ اس بات کا میلان رکھتا ہے کہ بدلکر ایک ہی شوہر کے اختیار کرنے اور جائداد کے شخصی ہوجانیکا طریقہ ہوجائے۔ ہم دیکھہ چکے ہین کہ یہہ عمل لنکا کے کنڈ لوگون کے سرگروہون مین ہورہا ہے اور ٹوڈے بھی اسی پر مائل ہین۔ (نہ)

مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک ہی شوہر پر اکتفا کرنا اعلیٰ طبقہ کی نائر لوگون کی عورات مین عام ہوتا جاتا ہے۔ (ح) اور یہہ یقینی ہے کہ اگر ہماری عدالتین جایز رکھتین تو

(نہ) کتاب میکلین صفحہ ۱۹۵۔ بریکس پیٹیو ٹرائبس صفحہ ۹۔ مسٹر لوئس مارگن اسی قبیل کی بہت سی تمثیلین امریکہ کی انڈین اقوام کے تجاور کی نسبت بیان کرتے ہین۔

(ح) مسٹر وگرام اپنی کتاب ملیبار لا اینڈ کسٹمس کے تیسرے دیباچہ مین لکھتے ہین "لیکن اس تعدد شوہران کو اب مردہ کہا جاسکتا ہے اور اگرچہ نائر شادی کی اولاد کو ابھی تک باپ کے بجائے زیادہ تر ماں کی اولاد کہا جاتا ہے۔ پھر بھی شادی کی تعریف یون ہوسکتی ہے کہ ایک معاہدہ ہے جو باہمی رضامندی پر قایم ہوا ہے اور جس خواہش قابل انفساخ ہے۔ بہت ہی خوبی کے ساتھہ کہدیا گیا ہے کہ عقد تزویج (گو غیر رسمی ہے) کی کسی اور مقام پر ایسی سختی کے ساتھہ ادا کیجاتی ہو اور اسکو معزز سمجھتا ہو جیسا کہ ملیبار مین ہے۔ کسی اور مقام پر اسکا ایسا سخت تحفظ نہین ہوتا اور نہ اس مین غفلت کرنے پر ایسا وحشیانہ انتقام لیا جاتا ہے"۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملیار کے تاوار ایک عرصہ ہوچکا ہوتا کہ خاندانون کی حیثیت مین آجاتے جن مین سے ہر ایک کا افسر مرد ہوتا - اسی طرح یہہ بہی یقین ہے کہ خاندان جدی مین یہہ قابلیت ہے کہ پہلے اور اسکا میلان بہی ہے کہ پہلکر وسیع خاندان مشترکہ ہوجائے اسلئے کہ اُنکی نظیرین روزانہ ہمارے مشاہدہ مین آتی ہین -

ہر ہندو جو بغیر کسی چیز کے ابتدا کرکے خاص اپنی مکسوبہ دولت حاصل کرتا ہے وہ ایک خالص اور غیر ذمہ دار بزرگ ہے - لیکن ہمکو معلوم ہے کہ دو تین پشتون مین اُسکی اولاد پہلکر ایک خاندان مشترکہ ہوجاتی ہے یعنی بالکل مسٹر کملنن کی تشبیہہ کے مطابق کہ مثل بڑ کے درخت جو ایک ہی پودہے سے شروع ہوتا ہے -

ممکن ہے کہ جماعتہاے دیہی اور جنوبی ہند کے خاندانہاے غیر منقسمہ کی ابتدا اُن فرقون سے ہوئی ہو جن مین تعدد شوہران کا رواج تہا - اسلئے کہ ہمارے پاس اقوام دراویدین مین رسم تعدد شوہران کے حال ہی مین موجود ہونیکا ثبوت موجود ہے (دیکہیے فقرہ - ۹۵ کتاب ہذا) - ص ۲۴۱

مگر اسی سبب کو اسی قسم کے انتظامات سے جو شمالی ہندوستان کی آریا قومون مین موجود ہین متعلق کرنا ایک دشوار امر ہے - کیونکہ ہمکو معلوم ہے کہ ان قومون مین دیہی اور خاندانی طریقے بالضرور بہت ہی قدیم زمانہ کے ہین اسلئے کہ ایک بالکل ایسا ہی طریقہ ان اقوام کی ان ہی رشتہ دار قومون مین پایا جاتا ہے جو تاریخ نویسی شروع ہونے سے پہلے اُن سے پہیل گئی تہین - یہہ کہنا غیر ممکن ہے کہ مورثان اقوام مشترکہ عامل رسم تعدد شوہران نہ تہے لیکن تقریباً یہہ یقینی ہے کہ اُن کی اولاد نہ تو ویسی ہے اور نہ جس زمانہ کا پتہ رواجات سے ملتا ہے اس مین رسم مذکور کے عامل رہے ہتے (دیکہیے فقرہ - ۶ کتاب ہذا) -

پس یہہ قیاس کرنا دشوار ہے کہ رسم تعدد شوہران لازمی طور پر طریقہ جائداد کی متقدم ہوسکتی ہے جو اس قابل ہے کہ دنیا کے تمام حصص مین بالکل اسکی برعکس صورت مین رائج ہو -

فرقون کے حقوق -

۲۱۰ - حسب ذیل معروضات مجھے اس قابل معلوم ہوتے ہین کہ جامع مشہور امور کو ظاہر کرسکین اور جملہ خاندانون سے چاہے جس طرح پیدائی کی ترتیب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی ہو کیسان متعلق کیے جا سکتے ہین -

مین معترف ہون کہ ایک ابتدائی فرقہ اپنے آپ کو کسی حصہ ملک مین پاکر اُس حصہ کو فرقہ کی جائداد سمجھہ سکتا تہا - یعنی وہ سمجھتے تھے کہ فرقہ مذکور اجتماعاً اسبات کا استحقاق رکہتا ہے کہ تمام حصہ مذکور سے مستفید ہو اور وہ بھی اس لحاظ کے ساتہہ کہ اسی قسم کی دوسری جماعت حصہ مذکور سے مستفید ہونے پائے - (ط)

اُن کے خیال مین ہرگز کبہی یہہ بات نہین آئی کہ کوئی ممبر قوم یہہ حق رکہتا ہے کہ اسی فرقہ کے دوسرے شخص کو کسی حد زمین سے مستقلاً محروم کر دے بلکہ وہ بالاشتراک اسپر شکار کرتے تھے اور بالاشتراک مویشی چرایا کرتے تھے - جب زراعت کرتے تھے تو ہر شخص جسقدر حصہ چاہتا تہا کاشت کر لیتا تہا - اور جو کچہہ اوس سے حاصل ہوتا تہا اس مین وہ اپنی خاندان کی گذران کرتا تہا لیکن زمین ہمیشہ مشترک سب لوگون کی ملک ہوتی تہی -

جب تک مردم شماری اور زمین مین یہہ تناسب قائم رہا کہ ہر شخص جسقدر حصہ چاہے حاصل کرے تو جو زمین اسکے مصرف مین آجاتی تہی اور ضرورت ہوتی تھی کہ زمین مذکور مین کوئی اور حصہ شامل کیا جائے تو جماعت کیلئے کوئی سبب نہ تھا کہ اُسے باز رکہے کیونکہ اسکے حقوق محض اس سبب سے غیر محدود معلوم ہوتے تہے کہ اون کو محدود کرنے مین کسی شخص کا نفع نہ تھا - اور یہی سبب علی الدوام خاندانون مین شکست ہی کرتا گیا - وہ لوگ ایک دوسرے سے باہمی پناہ کے طالب ہوا کرتے تہے - لیکن جیسے ہی ایک ٹکڑی مین یہہ قوت ہوگئی کہ خود اپنا تحفظ کر لے تو وہ کسی دوسری طرف نکل جاتی تہی تاکہ اپنے جرگہ کیلئے خورش تازہ بہم پہنچائے یا اپنی فصلون کیلئے غیر مزروعہ زمین حاصل کرے (ی)

صہ ۲۴۲

یہی حالت ہوقت کی ہندوستانی پہاڑی قومون کی ہے -

رہ کی ترقی -

لیکن جب مردم شماری وجہہ معاش کو تنگ کر دیتی تہی تو دوسری صورت ہوتی تھی خواہ اصلی فرقہ کی ترقی کی وجہہ سے ہو یا انکہ ہمسایہ مین دوسرے فرقون کے

(ط) یہہ اس قسم کا حق ہے جس کے قدیم باشندگان امریکہ بمقابلہ باشندگان حال امریکہ مدعی ہوتے ہین -
(ی) دیکہئے علیحدگی ابراہیم اویلنات کتاب جنسرہ باب ۱۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

ہو جانے سے ہو۔ اُسوقت کسی شخص کا غیر محدود حصہ زمین کو استعمال مین لانا دوسرے شخص کے استعمال کیلئے محدود ہو جاتا تھا۔ اور پھر یہہ ہوتا تھا کہ کوئی شخص یا خاندان کافی طور پر یہہ زور رکھتا تھا کہ جداگانہ حصہ کو قبضہ مین کرے مگر یہہ نہ تھا کہ ہر ایک شخص کسی دوسرے کے مقبوضات مین خلل انداز ہو۔ جماعت مذکور اپنے حق کو معلوم کرلیتی تھی تاکہ اپنے مین سے ہر فرد کیلئے گذارہ معین کر دے۔ اور یہہ گذارہ اصول نسادی پر تقسیم کیا جاتا تھا اور ہر خاندان کو بحسب ضرورت دیا جاتا تھا۔ طریقہ تقسیم یہہ ہوتا تھا کہ یا تو تمام حاصلات کو ذخیرہ مشترکہ مین ملا لیا جاتا تھا۔ اور پھر اسی کی تقسیم مثل گاؤن کے مشترکہ زمینداری کے عمل مین آتی تھی۔ یا ہر خاندان کے جدا جدا حصص ارضی بلحاظ تعداد اشخاص مثل پٹی داری دیہہ دیدئے جاتے تھے۔ صورت آخر الذکر مین غالباً مساوات بوجھہ تبادلہ و تقسیم مکرر حصص قائم ہوئی تھی جیسا کہ اوس کے میر اور پٹہانون کے فرقون مین ہوا کرتا ہے۔

کسی زمانہ مین یہہ سوقت کم و بیش ختم ہو جاتی تھی اور جب افراد سوسائٹی خاص اپنے حصص کی ترقی شروع کرتے تھے وہ زائل ہونے پر مائل ہو جاتی تھی۔

ممالک پنجاب کی نسبت یہہ دریافت ہوا ہے کہ اُن مقامات پر جہان زراعت کا انحصار کنوؤن پر ہی جماعت قائم نہین رہی ہے (ک) پس رفتہ رفتہ حصص مذکور کو اسطرح پر دیکھا جاتا تھا کہ خانگی جائداد ہین۔

جماعت کا تصور مشترکہ فوائد متعلقہ پنچ دیہہ اور مشترکہ ذمہ داری مطالبات سرکاری تک محدود ہوگا اور یہی موضع بیچارہ ہے۔ اگر سرکار بعوض کل دیہہ کے ہر شخص سے جداگانہ تصفیہ کرنا پسند کرے تو افراد جماعت بالکل اسی درجہ مین ہو جائین گے جیسے کہ جنوبی ہند کے میراث دار ہین۔ صد ۲۴۳

ترقی خاندان۔ **فصل ۲۱۱** - اس تمام زمانہ مصرحہ بالا مین طریقہ خاندان مین یکسان تبدیلی ہوتی رہتی تھی۔ اور وہی اسباب جو فشار و شکستگی قوم کا باعث ہوتے ہین خاندان کو بھی تنگ و شکستہ کر دیتے ہین اور وہی خیالات ملکیت مشترکہ جو فرقہ کو پورے

(ک) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۲۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قطعہ زمین پر مالکانہ نظر ڈالنے کا باعث تھے خاندان کو بھی اپنے حصّہ پر وہی نظر رکھنے کا سبب ہوتے تھے۔ اور وہی خیال شخصی جائداد جو موضع کو حصص پر منقسم کرادینے کا باعث ہوتا تھا وہی تقسیم کیوجہ سے خاندان مین شکستگی پیدا کر دیتا تھا۔ لیکن چونکہ اب اتحاد دیہہ کے بہ نسبت خاندان مین زیادہ قوی ہین اسلئے دیہہ کی نسبت خاندان کا اتحاد زیادہ استوار ہوتا تھا۔ پس درحقیقت ہمکو اسیقدر اصلیت معلوم ہوتی ہے۔

ہندو مصنفان قدیم **۲۱۲** ۔ تمام ہندو مصنفون سے ہمکو بہت ہی کم اطلاع قدیم مدارج قانون جائداد کی نسبت ملتی ہے۔ جس حدتک کہ جائداد مشترک راضی ہی۔ اسکو مصنفان قدیم نے ایک ایسے طریقہ مین نافذ پایا جو غالباً اُن کے مورثان اعلیٰ کے داخل ملک ہونے سے پہلے موجود تھا اور جس کا وہ ایسی صورت کے سوا بہت ہی کم ذکر کرتے ہین جسکو کہ اُنہون نے مشاہدہ کیا یا جس مین کسی اختراع کی کوشش کی۔ مین نے جہان تک عبارتین دیکھی ہین اُن مین گو اشتراک دیہی کا کہین اشارہ ہی نہین ہے۔ منو چرآگاہ مشترکہ اور طریقہ تصفیہ نزاع حدبندی مواضعات کا ذکر کرتا ہے لیکن وہ اس حالت کا ذکر معلوم ہوتا ہے جبکہ جائداد کا قبضہ فرادہ حیثیت مین تھا۔ (ل) لیکن ہمکو بعض متفرقہ تلمیحین ضرور اس مضمون کی اطلاع پر ملتی ہین کہ حقوق خاندانی اپنی جائداد مین دوسرے اعضاء خاندان کے حقوق سے محدود ہے مثلاً جب تک کوئی زمین کسی خاندان کے قبضہ مین ہوتی ہی تو جماعت اسکو اپنی ہی مصرف کیلئے منقسم کرتی ہی جس سے ظاہر ہے کہ جماعت مذکور بغیر عام رضامندی کے کسی غیر کو نہین حوالہ کرسکتی ہی۔

غالباً متاکشرا مین جو دو گمنام بچنین مقتبس ہوئی ہین اُن کا اصلی مفہوم یہی ہے وہ بچنین یہ ہین "اراضی چھ طرح سے منتقل ہوتی ہے۔ بر بنا رضامندی اہل قبیلہ و اقربا و ہمسائیگان و ورثا رعطائے زر داب" جائداد غیر منقولہ کی متعلق بیع کی اجازت نہین ہے البتہ برضامندی شرکا رہن کیجاسکتی ہے (م)

(ل) منو باب ۸ فقرہ ۲۳۷ تا ۲۶۵۔ ڈاکٹر جالی کا لکچر صفحہ ۸۸۔

(م) متاکشرا باب انصل افقرہ ۳۱ و ۳۲۔ مچولو چنتامنی صفحہ ۳۰۹ بھی دیکھیے یہ امر واضح ہو جائیگا کہ اس موضع پر اور دیگر مقدمات مین وجنانیشور مین متنون کی ایسی تشریح ہوئی ہے جو اُن کے حلیہ قانون سے موافق کردی ہے لیکن زیادہ تر نزدیک بہ یقین یہ ہے کہ وہ یقین کسی زمانہ مین ایسے قانون کی نقلی توضیح تھین جو اسکے زمانہ مین جاری نہین رہا تھا۔ دیکھیے واس انڈسمی از برکٹ صفحات ۲۴ و ۳۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

یہی مفہوم برہسپتی کی بچن کا بھی ہے جس نے متاکشرا سے اخذ کیا ہے (دیکھیے باب اول فصل اول فقرہ - ۳۰) یعنی "جو اقربا جدا ہون وہ مثل اقربائے غیر جدا کے جائداد غیر منقولہ کے معاملہ مین برابر ہین اسلئے کہ ایک کو کل جائداد پر اختیار نہین ہوتا کہ کسیکو ہبہ کر دے یا بیع کر ڈالے یا رہن کر دے۔

یہہ ایک ظاہر بات ہے کہ تفریق خاندان مین آیندہ حقوق کا خاتمہ کر دیگی مگر ان حقوق پر موثر نہوگی جو افراد مفترق بالاشتراک دوسرے حصہ داران موضع کے ساتھہ آیندہ اپنی باری سے حاصل کرنیوالے ہون - نظر برآن وہ ایسے عمل کو روک سکتے ہین جو آیندہ ملکیت پر موثر ہون چنانچہ پنجاب مین ابتک یہی قانون ہے (ن) شاید یوشنس کی متن کا جسکا بیان ہے کہ "اراضی اقربا مین ہزار وین حصہ تک بھی ناقابل تقسیم ہی" (س) اسی غرض کے لئے حوالہ دیا جا سکتا ہے۔

حق شفعہ۔ **فقرہ ۲۱۳** - ایک اور وسعت حقوق حصہ داران کا وقوع ہوا تھا جبوقت کہ ہر ذیلی حصہ قابل بیع ہو گیا تھا - لیکن افراد جماعت کو ایک حق شفعہ حاصل تھا تاکہ اراضی کو اپنی ہی جماعت مین رکھین یہہ حق ابتک پنجاب مین قانوناً موجود ہے اور تسلیم کیا جاتا ہے (ع) اور اسی قسم کا ایک حق متعلق ٹامل باشندگان شمالی سیلون تہا دیلم مین مذکور ہوا ہے۔ (ف)

تاریخ خاندان۔ **فقرہ ۲۱۴** - باستثنائے پریشان و مشکوک اشارات مصرحہ بالا سنسکرت مصنفین خاندان کی تاریخ ایسے وقت کی بیان کرتے ہین

صہ ۲۴۵

(ن) پنجاب کسٹمس صفحہ ۳۷۔

(س) متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ - ۲۶ - و اس انڈ شی اربرکٹ صفحہ ۲۱ -

(ع) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۸۶ - اکٹ نمبری ۱۲ ۱۸۷۸ء دفعہ ۲ -

(ف) تہا دیلم باب ۱۰ فقرہ - ۱ و ۲ - حق شفعہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بائع کے "ورثا یا شرکا اور ائس قسم کے ہمسایون تک وسیع تہا جن کی اراضی اُسکی اراضی سے ملی ہوئی ہو اور اگر اراضیات مذکور رہن کیگئی ہون تو وہ رہن بھی لے سکتا تہا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب وہ خود مختارانہ متحد ہو گئے تھے اور تمام خارجی حقوق سے بے روک تھے۔ مگر ان مصنفین کے بیانات خاص اپنی ہی افراد جماعت کی متعلق بہت ہی ضعیف ہین خاندان غیر منقسمہ کی ظاہر یہہ حالت تھی کہ ہر شخص اسپر بحث کرتا۔ مگر یہہ مصنف صرف ان ہی صورتون پر نظر کرتے ہین جو خود خاندان کے زوال کے لئے قائم ہوئی ہین۔ صورتہائے مذکور یہہ ہین اکتساب ذاتی۔ تقسیم وہبہ۔

جائداد مکسوبۂ ذاتی کی ابتدا

۲۱۵ ۔ قدیم حالت سوسائٹی ہند مین جائداد مکسوبہ ذاتی کا وجود نہ تھا۔ (ص) اسلئے جہان خاندان خالص جدی طریقہ کا تہا وہان تمام جائداد باپ کی ملکیت ہوتی تہی اور دیگر افراد خاندان جو کچھہ پیدا کرتے تہے وہ بہی اسی کیلئے ہوتا تہا اور شریک سرمایہ مشترکہ ہوتا تہا۔ (ق)

جب خاندان مشترکہ کی ابتدا ہوئی تو جائداد مکسوبہ ذاتی کا امکان ہوا جس کا عروج تدریج ہوتا گیا۔ جب تک خاندان کی بود و باش ایک ہی مکان مین رہی اور ارا ضی مشترکہ کے پیداوار سے پرورش رہی اسوقت تک جداگانہ اکتساب کی گنجایش ممکن نہ تھی بلکہ سب کی محنت ایک ہی ذخیرہ مشترکہ مین شامل ہوتی رہی اور اگر کسی ایک کو اسباب کا خاص سلیقہ بہی ہوا کہ کپڑے تیار کرے یا آلات زراعت بنائے تو بہی اسکا ہنر مشترکہ فائدہ کیلئے ہی کام مین لایا جاتا تہا اور اسی قسم کے باہمی تبدل کار ہی مفید سے اسکا معاوضہ کیا جاتا تہا۔ یا انکہ خاندانی جائداد مین ترقی یا خاندانی مکان مین زیادتی آسایش کیجاتی تہی۔

لیکن جب تہذیب کو ترقی ہوئی اور تجارت کو فروغ ہوا تو محنت کے نئے طریقے دریافت ہو گئے جنکو جائداد مشترکہ سے کچھہ بہی تعلق نہ تہا۔ چونکہ خاندان کو اپنے افراد پر صرف یہی ایک حق تہا کہ زراعت مین ان کی مدد حاصل کرے اور گہر کے معمولی کام کاج لے اسلئے کسی خاص ہنر مین کوشش کرنے کیلئے اسوقت تک مجبور نہین کر سکتے تہے جب تک اسکے لئے کوئی خاص معاوضہ مقرر نہ کیا جاوے۔ یہہ امر بہی تسلیم کیا جاتا تہا کہ جو ممبر خاندان اپنے حقوق جائداد خاندانی کو ترک کر دینا پسند کرے تو

(ص) وایس انڈسٹی لا لیکچرز صفحہ ۲۸

(ق) منو باب ۹ فقرہ ۲۱۶ ۔ کتاب ہذا فقرہ ۲۰۶ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ترک کرکے اپنی جداگانہ منفعت کیلئے اپنے ہی خاص پیشہ پر عمل کرسکتا تہا۔ (س) لیکن سب لوگون کے فوائد کے لحاظ سے ممکن تہا کہ اس ممبر کو جس مین وہ خاص وصف ہو اس اجازت کے ساتھ قبیلہ ہی مین رکہا جائے کہ وہ اپنی مخصوص دستکاری کے ثمرات سے خود ہی متمتع ہو۔ اس کے خلاف اس حالت مین خاندان کا نقصان ہی ہوتا تہا جب شخص مذکور خاندان ہی کے صرف پر گزران کرتا تہا اور اور مناسب حصہ اپنی محنت کا خاندان کی امداد مین شامل نہ کرتا تہا یا آنکہ اگر اسنے ایک قابل قدر حصہ جائداد خاندانی کو اس کمائی کی غرض سے صرف کردیا ہو جس کا بالآخر وہ اپنی جداگانہ ملک ہونیکا دعویدار ہو۔ صلا ۲۴۶

آن ہی متنازعہ فوائد کے تصفیہ کی خواہش نے مسئلہ جائداد مکسوبۂ ذاتی کو پیدا کردیا۔

کسب ذاتی کی قدیم صورتین۔ **و ۲۱۶** کسب ذاتی کی قدیم صورتین وہ منافعے معلوم ہوتے ہین جو علم شجاعت سے حاصل ہوتے تہے اور وہ برہمنون اور چہتریون کیلئے مخصوص تہے۔ جو دولت کہ زوجہ کے ساتہہ حاصل ہو یا رشتہ دارون اور دوستون سے تحفتہً ملی ہو یا آبائی تلف شدہ جائداد جو ایک ہی ممبر خاندان کی تنہا کوشش سے پہر حاصل ہوگئی ہو ان سب کا شمار جائداد مکسوبہ ذاتی مین ہوتا تہا چنانچہ منو یہہ قاعدہ کلیہ مقرر کرتا ہے "جو کچہہ ایک بہائی نے اپنے ہنر یا محنت سے بغیر استعمال کرنے جائداد موروثی کے پیدا کیا ہو وہ اپنی رضامندی کے بغیر اسکو ترک نکرے گا کیونکہ اسکو اسنے خاص اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے" (ش) لیکن ہم دیکہہ سکتے ہین کہ ابتداءً کسب ذاتی کی حمایت نہین ہوئی تہی اور منو کا قاعدہ حاصل کنندہ کے موافق ہونے کی عوض کسیقدر اس کے خلاف مین تہا۔

کاتیائن اور برہسپتی ایسے منافع علمی کو مکسوبہ ذاتی ماننے سے انکار کرتے ہین

(س) منو باب ۹ فقرہ ۲۰۷۔ یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۱۱۶۔ دایس انڈسٹی اربرکٹ صفحہ ۲۹ و ۴۳۔
(ش) منو باب ۹ فقرہ ۲۰۶ تا ۲۰۹۔ گوتم باب ۲۸ فقرہ ۲۷ و ۲۰۔ نارد باب ۱۳ فقرہ ۶ و ۱۰ و ۱۱
و ایس جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو خاندانی صرف سے تعلیم دینے کی وجہ سے حاصل ہوا ہو۔ (ت) اسیطرح پر وہ اس ایسے منافع شجاعت کو بھی محدود کرتا ہے جو جائداد مشترکہ کی اعانت سواری واسلحہ وغیرہ کی وجہ سے حاصل ہوا ہو۔ بلکہ صرف یہہ اجازت دیتا ہے کہ حاصل کنندہ دوگنا حصہ رکھہ لے۔ (ث)

یہہ بھی مشکوک معلوم ہوتا ہے کہ آیا ابتداءً حاصل کنندہ اپنے تمام مکسوبات پر علیحدگانہ قابض رہنے کا مستحق تہا۔ وششٹہ کا قول ہے "اگر بہائیون مین سے کوئی ایک اپنی ہی کوششون سے کچھہ پیدا کرے تو اسکو دوگنا حصہ ملتا ہے"۔ اس قول کی نسبت ڈاکٹر میر خیال کرتے ہین کہ یہہ اس زمانہ کا پتا دیتا ہے جبکہ حاصل کنندہ کو صرف یہی فائدہ حاصل تہا کہ وہ بوقت تقسیم اپنی خاص محنت کے ثمرات سے ایک زاید حصہ لے لینے کا استحقاق رکھتا تہا۔ (خ) پس اگر یہہ توضیح صحیح ہو تو متن وہاں مصرحہ بالا اس سے ایک درجہ بڑہ کے ظاہر کرتا ہے اسلئے کہ وہ حقوق حاصل کنندہ کو صرف اُن ہی صورتون مین روکتا ہے جب ذخیرہ خاندان سے کوئی امداد (گو خفیف ہی کیون نہو) کیگئی ہو۔ مثلاً جہان کسی جنگجو نے لڑائی مین خاندان کی تلوار یا رتہہ کے استعمال سے غنیمت پائی ہو۔ مگر بعد کے زمانہ مین اس قسم کی روک کی تمام علامتین مفقود ہوگئین۔ متن وشنٹہ کے اصلی معنی جاتے رہے اور یہہ توضیح کیگئی کہ وہ منو کے قاعدہ کو وسعت دیتا ہے نہ یہہ کہ اسکو محدود کرتا ہو نہ وہ یہ قاعدہ قایم کرتا ہے کہ کوئی فرد خاندان جس نے موروثی جائداد کو خاص منفعت حاصل کرنیکے لئے استعمال کیا ہو

ص ۲۴۷

(ت) جگناتہہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳ و ۳۴۰۔

(ث) جگناتہہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۔ دیوہر میمو کہہ باب ۴ فصل ۷ فقرہ ۱۲۔

(خ) وششٹہ باب ۱۷ فقرہ ۵۱۔ وایس انڈسٹی اربرکٹ صفحہ ۲۹۔ و ۳۰۔ ڈاکٹر برنل نے دردہراج صفحہ ۳۱ کا جو ترجمہ کیا ہے وہ یون ہے "اگر اُن مین سے کسی کے پاس مکسوبہ ذاتی جائداد ہو تو اسکو دو حصے لے لینے دیجئے"۔ جمتواہن نے بہی ظاہرا متن مذکور کے یہی معنی لئے ہین۔ دایبہاگ باب ۲ فقرہ ۴۱۔ کتاب ہذا کا فقرہ ۲۶۵۔ دیکھا جائے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مستحق ہوگا کہ اسکے صلہ مین دوگنا حصہ پائے۔ (ذ) مگر یہہ توضیح صاف طور پر مقصود الفاظ شاستر قدیم کے خلاف ہے لیکن بہرحال بنگالہ مین اب یہی قاعدہ ہوگیا ہے جیسا آگے چلکر فقرہ ۲۶۴ مین معلوم ہوگا۔

مکسوبہ ذاتی پر حقوق۔ **۲۱۷** ۔ یہہ امر نہین معلوم ہوتا ہے کہ حاصل کنندہ کو ابتدا ہی سے اپنے مکسوبات پر پوری ملکیت اس حد تک ہوتی ہو کہ جسطرح مناسب سمجھے اسکو منتقل کردے بلکہ ابتدا مین وہ فائدہ جو اسنے ایک خاص مکسوبہ چیز سے حاصل کیا ہو اسکی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ بوقت تقسیم ایک حصہ کی صورت مین اسکو حاصل ہوتا تہا۔ (الف) اور جب تک خاندان غیر منقسمہ رہتا تھا تو اسکو صرف یہہ استحقاق ہوتا تھا کہ اپنے جداگانہ منافع کو جداگانہ استعمال مین لائے اگر وہ مشترکہ حیثیت مین فوت ہوجاتا تہا تو وے غالباً شریک سرمایہ مشترکہ ہوجاتے تھے۔ (ب) اور غالباً ایسے موقع پر اسکو منتقل کرنے کی یہی اجازت تہی جبکہ انتقال مذکور استعمال جائداد کیلئے مناسب طریقہ ہو۔ اور اسی سے وہ فرق معلوم ہوگا جو منتقولہ اور غیر منتقولہ جائداد مکسوبہ ذاتی مین دیکہا جاتا ہے۔ چنانچہ حق انتقال جائداد اول الذکر بالعموم مسلمہ شارحین ہے لیکن استدلالاً متاکشرا مین بچن کا حوالہ دیتا ہے کہ اگرچہ جائدادہائے غیر منقولہ یا دوپائے (یا غلام) خود ہی کسی شخص نے حاصل کئے ہون مگر اُن کی ہبہ یا بیع تمام بیٹون کے صد ۲۴۸

(ذ) متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۲۹ - دائے بہاگ باب ۶ فصل ۱ فقرہ ۲۴ - تا ۲۹ -

(الف) وشنو باب ۱۷ فقرہ ۱ - یاجاولک باب ۲ صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۰ اور وہ متنین جن کا اسکے نوٹ (وی) مین حوالہ دیا گیا ہے۔

(ب) ساحل مغربی کے نمبودری برہمنون کی فی الحال یہی صورت ہے۔ (دیکھئے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۲ - ان کی نسبت ملاحظہ ہو فقرہ ۴۲ - کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجماع کے بغیر نہین ہوسکتی۔ (ج)

حسب شاستر موجودہ ملیبار ایک تاروار کا ممبر جداگانہ کسب کرسکتا ہے اور اپنی جائداد مین جسطرح چاہے مکسوبات کو منتقل کرسکتا ہے لیکن جو کچھہ اسکے وفات کے وقت بچ رہے وہ جائداد خاندانی کا جزو ہوجاتا ہے۔ (ذ) تہاویلم کی رائے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان غیر منقسمہ کا ممبر بمقابلہ جائداد آبائی اپنی مکسوبہ جائداد کے منتقل کرنے کا زیادہ اختیار رکھتا ہے لیکن کوئی اختیار قطعی نہین رکھتا (ذ) تقسیم کی اصلیت معلوم نہین۔

۲۱۹ ۔ جہان تک جائداد کا تعلق اراضی سے ہے وہان تک جائداد خاندانی کی تقسیم اسوقت تک نہین ہوسکتی جب تک کہ ہر خاندانی مقبوضہ اراضی کی نسبت یہہ نہ سمجھہ لیا جاے کہ وہ قطعی طور پر خاندان کی جائداد ہوگئی

(ج) تمام کشرا باب افصل افقرہ ۲۷۔ سٹر کولبروک نے اس متن کو ویاس کی جانب منسوب کیا ہے۔ وواد چنتامنی کے صفحہ ۳۰۹ مین اسکو پرکاش سے منسوب کیا گیا ہے۔ اور جگناتھ اسکا اقتباس یاجناولک سے کرتا ہے دیکھئے جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۔ جنوبی ہند مین جس حدتک اس کو قانون کا مرتبہ ہے وہ غیر طے شدہ ہے دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۱۸۔ ورا متر ودیہ مین جائداد غیر منقولہ و مکسوبہ ذاتی مین بیٹون کی رضامندی اوسی طرح مذکور ہوئی ہے جسطرح کہ اون ممبران خاندان کی منظوری جو علیحدہ رہتے ہین جداگانہ جائداد غیر منقولہ کیلئے اس لحاظ سے ہوتی ہے کہ شہادت رہے لیکن قانوناً ضروری نہین ہے دیکھئے قانون ورا متر ودیہ (بحسب ورامتر ودیہ) مؤلفہ گوپال چندر سرکار شاستری صفحہ ۸۷ فقرہ ۲۲۔

(د) کلاتی بنام پلت ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲۔ صفحہ ۱۶۲۔ ویرا رائن بنام ولیارانی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۴۱۔ رے ریس نمبیار بنام کیلو کرپ سلسلہ مذکور جلد ۴ صفحہ ۱۵۰۔ بموجب قانون الیاسنتان جنوبی کنارا۔ اس قسم کے مکسوبات پیدا کنندہ کے ذاتی قائم مقامون پر منتقل ہوتے ہین انتقا بنام کاویری انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۷۵۔

(ذ) تہاویلم باب ۲ فقرہ ۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور قبیلہ کے تمام دعوؤن سے بری ہے۔ اور نہ تقسیم کیلئے اسوقت تک کوئی قوی وجہ ہو سکتی ہے۔ جب تک زیادہ حصہ جائداد اراضی ہی پر مشتمل ہو اسلئے کہ وہ افراد خاندان کیلئے بحالت اجتماع عمدہ ذریعہ بسر ہوگی بمقابلہ اسکے کہ وہ علیحدہ علیحدہ اجزا مین منقسم کردیجاے اسر خاندان کا اثر اور اتحاد کا قوی جوہر جو معمول اقوام مشرقی ہے وہ کمزور دیکی اتحاد کے معدوم ہونے کے بعد بھی عرصہ تک اشتراک خاندانی کی حفاظت پر مائل ہوگا چنانچہ بلیار اور کنارا مین اسوقت بھی کوئی استحقاق تقسیم نہین پایا جاتا ہے۔ بعض صورتون مین جہان کہ خاندان بہت بڑھ گیا ہے اور مختلف اضلاع مین اسکی ملکی جائداد ہے وہان مختلف شعبہ جات پھوٹ کر جداگانہ تاروار ہوگئے ہین اور بالاستقلال جائداد ص ۲۴۹ مین بھی علیحدگی ہوگئی ہے۔ مگر یہہ امر صرف عام رضامندی سے ہوسکتا ہے اور نہ تو ایک ممبر خاندان اور نہ ایک کو چھوڑ کر جملہ ممبران خاندان تقسیم کیلئے اس شخص پر کوئی زور ڈال سکتے ہین جسکو اعتراض ہو۔ (و)

یوشنس کی بچن جو اوپر مقتبس ہوچکی (ز) اور جو اقربا مین تقسیم اراضی کی ممانعت کرتی ہے ظاہرا اسوقت کی شہادت دیتی ہے جب ہندو خاندان مشترکہ مثل تاروار بلیار ناقابل انقسام تہا۔ (ح)

تقسیم کی ابتدا۔ **۲۱۹** ۔ جب مکسو باوات ذاتی عام محفوظ ہوجاین تو تقسیم کی خواہش ہونی شروع ہوجائیگی۔ اسلئے کہ جب کسی شخص کو یہہ معلوم ہوگا کہ وہ زیادہ تر تعجل کے ساتھہ بمقابلہ دیگر افراد خاندان دولت پیدا کر رہا ہے تو فطرتاً خواہشمند ہوگا کہ اسکی محنت پر ان لوگون کے جو دعوے ہین اُن سے نجات حاصل کرے اور کلیتاً

(و) مندا چٹی بنام تماجو ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۸۰۔ تمپا بنام مہالنگا کتاب مذکور جلد ۴ صفحہ ۲۸۔ یہی قاعدہ بمبو دری برہمنون سے بہی متعلق ہوتا ہی جن پر قدیم طریقہ کے قانون ہنود کے ذریعہ سے حکومت ہوتی ہے۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۲ کتاب ہذا فقرہ ۔ ۴۲۔

(ز) کتاب ہذا فقرہ ۔ ۲۱۲۔

(ح) دیکھیے واس انڈ شی اربرکٹ صفحہ ۳۱ و ۴۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی دولت خاص اپنے ہی اولاد کو پہنچائے - اس زمانہ مین جو تقسیمین ہو جاتی ہین ان کے لیے سب سے زیادہ عام سبب یہی ہے -

برہنیت نے متغیر کر دیا

لیکن جدائی کے خلاف مین خاندانی خیال بدینوجہ کہ جو کچھ ایک حاصل کرتا ہے اسکو اور سب .. کہو دیتے ہین اسقدر قوی ہے (ط) کہ اگر برہمنون کا زیادہ تر خارجی قوی رسوخ نہوتا تو گمان غالب ہے کہ رواج مذکور کو اپنے وجود کیلئے سخت زحمتین کرنی پڑتین یہہ تاہم بالیقین اسکے لئے ہی رہا جس عرصہ تک خاندان مشترکہ رہتا تھا تو اسکے تمام مذہبی رسوم افسر خاندان ادا کرتا لیکن جیسے ہی افتراق ہوا تو رسوم کی تعداد بالکل اُسی تعداد کسرات کی مناسبت سے بڑھ گئی جس مین کہ تجزیہ ہوا تھا - اور اسیوجہ سے برہمنون کے وظایف وخدمات مین بحساب رسدی ترقی ہو گئی - چنانچہ مصنفان سنسکرت اسی وجہ سے تقسیم کی ہمیشہ بے تکلفانہ حمایت کرتے ہین -

منو کا قول ہے (ی) "یا تو ملجلکر رہنے دو یا اگر وہ رسوم مذہبی کے خواہشمند ہین تو علیحدہ رہنے دو اسلئے کہ رسوم مذہبی جدا جدا مکانون مین زیادہ ہو جاتے ہین لہذا اُن کا جدا ہونا جایز ہے اس قول کی تشریح مین کلوک اسقدر اور اضافہ کرتا ہے "اور نیز مستحسن بھی ہے"

اور اسیطرح گوتم کا قول ہے - (ک) "اگر تقسیم واقع ہو تو بہت ہی زیادہ روحانی قابلیت حاصل ہو جاتی ہے"

نقسیم کی ترقی - **فقرہ ۲۲۰** - بہر حال یہہ بہت ہی آہستگی سے ہوا ہے کہ جو تقسیم

صہ ۲۵۰

(ط) مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ بنگالہ مین ہی جہان خاندان کی گرہ اسقدر ڈھیلی ہے کوئی شخص فطری محبت ولطف کے سوا اور طرح تقسیم کیلئے زور نہین دیسکتا اور مدراس مین مجھے ہمیشہ یہہ دریافت ہوا ہے کہ خصومت خاندانی یا تو سبب دعوی تقسیم ہوئی ہے یا اسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے -

(ی) باب ۹ فقرہ - ۱۱۱ -

(ک) باب ۲۸ فقرہ - ۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورت حالیہ تک پہنچا۔ ممکن ہے کہ ابتدار مین کسی ممبر خاندانی نے اپنے ہی اغراض کی بنا پر خاندان کو ترک کیا ہو اور برائے نام کوئی حصہ یا ایسی مقدار رقم لیکر باہر نکل گیا ہو کہ دوسرے ممبران خاندان نے اسکی جدائی قبول کرلی (ل) اور اس بات کا بھی زیادہ تر گمان غالب ہے کہ جسوقت تک خاندان جدی طریقہ پر قائم رہا اُسوقت تک ممکن نہ تھا کہ بیٹا اپنے باپ کو کوئی حصہ لینے کیلئے مجبور کرے یا جو کچھ وہ پسند کرتا ہی اُس سے زاید حصہ لینا چاہے۔ اس مسئلہ کا کہ جائداد از روئے پیدائش ملتی ہے ان معنون مین کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے سامنے مساوی درجہ رکھتا ہے اُسوقت وجود نہ تھا۔ بلکہ بیٹا اپنے باپ کا محض ایک متعلق ہوا کرتا تھا اور اسکے خلاف مین جائداد کے متعلق کوئی حقوق نہین رکھتا تھا۔ (م) اُسوقت خاندان ایسی ہی حالت مین تھا جیسے اسوقت ملیبار کا تاروا ڑ ہوتا ہے۔

تاروا ڑ ملیبار۔ جہان جائداد افسر خاندان کو پہنچتی ہے اور محض اسطرح پر نہین کہ وہ خاندان کا ایجنٹ یا خاص حصہ دار ہوتا ہے بلکہ اسطرح پر کہ تقریباً وہی پورا حکمران ہے دوسرے افراد خاندان کا صرف یہہ حق ہوتا ہے کہ جب تک خاندانی مکان مین گنجایش رہے اُسی مین بسر کرین۔ اندازہ اخراجات کا تعین اور مختلف افراد خاندان پر اُسکی تقسیم ایک ایسا امر ہے جو بالکل کرناون کی اختیار تمیزی پر منحصر ہے اور کسی جونیر ممبر کو حق نہین کہ حساب و کتاب کا دعوے کرے یا کسی خاص جزو آمدنی کو اپنے لئے طلب کرے۔ بہرحال جیسا ہم دیکھہ چکے ہین تقسیم کی درخواست کبھی نہین کیجاسکتی۔ (ن)

(ل) کتاب ہذا فقرہ ۲۱۵۔ نوٹ (ر) پدتا بنام رام لنگم۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۶
(م) منو باب ۸ فقرہ ۴۱۶ کتاب ہذا فقرہ ۲۰۶۔
(ن) کنی گارا تو بنام ارنگا دین ہا ئیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۔ سبو ہیگا دی بنام ٹونگو کتاب مذکور جلد ۴ صفحہ ۱۹۶ کتاب ہذا فقرہ ۲۱۸۔ حاشیہ (و) ورناکوٹ بنام ورناکوٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۲۸۔ جداگانہ گذارا وقات کیلئے دیکھئے مقدمہ پیروناژ بنام ایاپن الیفا صفحہ ۲۸۲۔ نرائی بنام گوند انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵۲۔ کرناون کو بوجہ انتظام نامعقول ہٹا دینے کے اختیار کی نسبت دیکھئے مقدمہ پونم ملا تھ کنہا سوڑ بنام پونم ملا تھ کنہا تھ۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۔ صفحہ ۱۶۹۔ ان صورتون کی متعلق جہان کوئی تاروا ڑ مختلف ذیلی تقسیمون مین شامل ہوگیا دیکھئے مقدمہ چل لالل کنڈو تھا نام چاہتھو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۹۔ ممالی بنام پکی کتاب مذکور جلد ۴ صفحہ ۴۲۸ جس حالت مین کہ ایک ممبر خاندان تحسب استحقاق گذارہ اپنی جائداد علیحدہ رکھے۔ دیکھئے مقدمہ تہایا بنام شنگنی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس امر کا پورا یقین ہے کہ قانون منود کے ابتدای زمانہ مین کوئی بیٹا اپنے باپ کو تقسیم کیلئے مجبور نہین کر سکتا تہا۔ منو نے صرف اس تقسیم کا ذکر کیا ہے جب باپ مرجائے اور صراحتاً بیان کر دیا ہے کہ جب تک والدین زندہ ہون بہائیون کو جائداد پر کوئی حق نہین ہے اور کلوک بہٹ نے ایک تشریح مین یہہ بہی اضافہ کیا ہے کہ "تاوقتیکہ خود باپ تقسیم کر دینا پسند نکرے" (س) صد ۲۵۱

کوئی شک نہین کہ یہہ اضافہ اسلئے کیا گیا تہا کہ خود حقیقی یا مصنوعی منو نے اپنی جائداد کو اپنے بیٹون پر تقسیم کر دیا تہا اور یہہ واقعہ وید مین مندرج ہے کہ منو نے تقسیم کیا اور اس قسم کی تقسیم کیلئے اس واقعہ کو پنڈتون نے سند اً پیش کیا ہے۔ (ع)

بودہائن۔ گوتم۔ اور دیولا نے بہی جدی جائداد کی تقسیم مین باپ کی رضامندی کو ضروری تبلایا ہے۔ (ف) اور شنکہہ و لکہت باپ کی منظوری کو وہان بہی ضروری کہتے ہین جہان بیٹے صرف اپنی ہی مکسوبہ جائداد کی تقسیم کے خواہشمند ہون۔ (ص) مگر اسکے بعد تقسیم بلا رضامندی پدر بہی جایز ہو گی بشرطیکہ وہ معمر یا مسلوب الحواس یا مریض ہو یعنے جب وہ اس لائق نرہا ہو کہ اپنی پدری اختیار کو عمل مین لا سکے۔ (ق)

(س) منو باب ۹ فقرہ ۱۰۴۔ وششٹہ باب ۱۷ فقرہ ۲۳۔ تا ۲۹۔ بہرحال منو کی ایک متن (باب ۹ فقرہ ۲۰۹) متاکشرا (باب ۱ فصل ۶ فقرہ ۱۱) مین اس شہادت مین مقتبس ہوئی ہے کہ جو جدی جائداد باپ کے قبضہ مین ہو اسکی علحدگی کی نسبت بیٹے مجبور کر سکتے ہین۔ سر ڈبلیو جونس نے (بیٹون کی عدم بہائیون کا) جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح نہین ہے۔ دیکہئے ویسٹ اینڈ بہولر س ڈائجسٹ باب ۲۳ طبع اول۔ خود متن مین علحدگی کا ذکر نہین ہے بلکہ مکسوبہ دانی کا ذکر ہے اور اسمین اشتراک کے باقی رہنے پر غور ہوا ہے نہ یہہ کہ اسکے زوال کیلئے اور متن مذکور یہہ بہی ظاہر کرتی ہے کہ کون سی جائداد سرمایہ مشترک مین داخل ہوتی ہے اور کونسی نہین داخل ہوتی۔

(ع) اپاستمبہ باب ۱۴ فقرہ ۱۱۔ بودہائن باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۱۔

(ف) بودہائن باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۴۔ گوتم باب ۲۸ فصل ۲ دیولا جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۲

(ص) جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶ و ۵۳۳۔

(ق) شنکہہ یا ہرتہا بحوالہ متاکشرا باب ۱ فصل ۲ فقرہ ۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب اِس امر کا اعتراف ہوا کہ موروثی جائداد مین باپ اور بیٹے دونون کو مساوی ملکیت حاصل ہے تو ایک آخر کوشش اُسوقت کیگئی تھی جب کہ جدی خاندان بلکہ خاندان مشترک ہو گیا تھا۔ (ر) پس اسوقت یہہ قاعدہ ہو گیا کہ بیٹے جدی جائداد کی تقسیم کے خواستگار ہو سکتے ہین مگر جائداد مکسوبہ ذاتی کے تقسیم کا مطالبہ نہین کر سکتے۔ (ش) اسوقت سے خاندان مشترکہ دائمی قائم مقامی کے ساتھ جماعت ہونے سے باز رہا اور محض ایک حصہ داری ہو گئی جو مرضی پر اختتام پذیر تھی۔

ف ۲۲۱ ۔ مصرحہ بالا ترتیب حقوق بالکل ہی صاف ہے لیکن زیادہ تر مشکل اُن قدیم قیود علیحدگی کے بیان کرنے مین ہے جن کا تعلق مان سے ہے۔ اس مین کوئی شک نہین معلوم ہوتا کہ ابتدا مین بھائیون کا حق نسبت تقسیم جائداد خاندانی صرف باپ ہی نہین بلکہ مان کے مرنے تک معرض تعویق مین رہتا تھا۔ (ت) گوتم ۔ نارد ۔ اور برہسپتی مان کے حین حیات تقسیم کی اجازت دیتے ہین لیکن اس امر کو لازم قرار دیتے ہین کہ اس سے اولاد ہونیکی امید نہ رہی ہو یا یہہ کہ منجانب شوہر اس سے ہم بستری موقوف ہو گئی ہو۔ (ث) صہ ۲۵۲

آخری قید جو زمانہ آخر کی بھی ہے اسکی یون توضیح کیجا سکتی ہے کہ بغرض حفظ فوائد اُس اولاد کے جو بعد پیدا ہوئی ہو لگائی گئی ہے۔ (خ) قید مذکور کا

(ر) کتاب ہذا فقرہ ۔ ۲۰۷ ۔ ایضاً فقرہ ۔ ۲۲۹ ۔

(ش) ویاس جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۵ ۔ وشنو باب ۱۷ ۔ فقرہ ۔ ۲۱ ۔

(ت) منو باب ۹ فقرہ ۔ ۱۰۴ ۔ شنکھہ ولکھت ۔ جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۳۳ ۔ یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۔ ۱۱۷ ۔ متاکشرا باب ۱ فصل ۳ فقرہ ۔ ۱ تا ۳ ۔ داے بھاگ باب ۳ فقرہ ۔ ۱

(ث) گوتم باب ۲۸ فقرہ ۔ ۲ ۔ نارد باب ۱۳ فقرہ ۔ ۳ جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۸ ۔

(خ) داے بھاگ باب ۱ فقرہ ۔ ۵ ۔ سرسوتی ولاس صفحہ ۱۲ فقرہ ۔ ۶۱ مین مذکور ہے کہ اسکو باپ کے نامزد کیلئے داخل کیا گیا ہے تاکہ جسوقت تک وہ دوسری شادی کرنے کی خواہش کر سکتا ہو اسوقت تک اسکو جہیز کی تقسیم سے محفوظ رکھا جائے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ عمل ہوگا کہ اسوقت تک کیلئے علیحدگی کی ممانعت کرے جبکہ آیندہ اولاد کا ہونا یا اس کا امکان معدوم ہو جائے۔

لیکن ایسی صورت مین کیون ممانعت مذکور وفات مادر تک وسیع کیجاے جبکہ باپ مر چکا ہو؟ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ممانعت مذکور اسوقت ضرور تھی جبکہ بیوہ کو کسی رشتہ دار کے ذریعہ سے بچے پیدا کرانیکا مجاز کیا جاتا تھا لیکن مجھہ پر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اسوقت کی شہادت دیسکتی ہے جبکہ بیوہ اپنے شوہر کی جائداد مین حق حین حیاتی رکھتی تھی گو شخص مذکور اولاد چھوڑ ہی کر مرا ہو۔

یہہ اکثر کہا گیا ہے کہ جس بنیاد پر بیوہ کا حق وراثت منحصر ہے یعنی یہہ کہ وہ اپنے شوہر کا نصف زندہ جسم ہے وہی اسکو بیٹون کے بعد کے عوض اُنکے سامنے ہی وارث ہونے کی وجہہ ہوگی۔ (ذ)

اب بروے تہسا ویلم یہہ اصلی قاعدہ ہو گیا ہے کہ جہان باپ اولاد چھوڑ کر مرے تو مان تمام جائداد لے لیتی ہے اور لڑکیون کو اونکا جہیز دیتی ہے لیکن جب تک وہ زندہ ہے بیٹے کوئی مطالبہ نہین کر سکتے۔ (الف)

اس قسم کی صورت معاملات جسکا کبھی وجود تھا شاید اُسکا پتہ اُس بچن شنکہ ولکہت مین مل سکے۔ (ب) جس مین بعد ممانعت علیحدگی بدون رضامندی پدر یون مذکور ہوا ہے کہ "جن بیٹون کے باپ زندہ ہون وہ خود مختار نہین ہین اور نہ بعد وفات پدر حین حیات مادر خود مختار ہین"۔ اور اسیطرح نارد بھی بیٹون کی اطاعت کو چاہے وہ بوڑہے ہو گئے ہون والدین کی زندگی بھر قائم رکھتا ہے اور بحالت ہونے باپ کے مان کا اختیار خلف اکبر کے اختیار پر بالا رکھتا ہے (ج)

(ذ) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۹۷

(الف) تہسا ویلم باب ۱ فقرہ ۹۔

(ب) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۳۳۔

(ج) نارد باب ۳ فقرہ ۳۸، ۴۰ یہ وہ بالغ و خود مختار اُس صورت مین ہی جب مان باپ مر چکے ہون اور اُنکے جیتے جی وہ بے اختیار ہی چاہے سن رسیدہ ہو گیا ہو والدین مین سے باپ زیادہ تر صاحب اختیار ہی اسلئے کہ غم محبت زیادہ وقیع ہوتا ہی اور جب باپ نہو تو مان ذی اختیار ہی اور جب وہ بھی نہو تو بڑا بیٹا۔

یہہ لوگ کسی بے اختیار شخص کی قبضہ مین رہنے کے پابند نہین ہین بلکہ حکم دینے اور رہن اور بیع کرنیکے بھی مستحق ہین۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

صد ۲۵۳

۲۲۲ - جب ہم شارحین کے طرف متوجہ ہوتے ہین جنہون نے

فقرہ مذکور منسوخ ہوگئین

اپنے زمانہ مین اپنی شرحین لکہین جب یہہ تمام قیدین مفقود ہوگئین تہین تو معلوم ہوتا ہے کہ عبارت مندرجہ بالا نے اُن کے لئے اپنے معنے کہو دئے - مگر کوئی ہندو متقن اسبات کا قائل نہین ہے کہ کوئی متن مقدس موجودہ قانون سے اختلاف کرسکے کیونکہ معمولاً وہ اُن امور کے برابر کرنے کی کوشش کرتے ہین جو برابر نہین ہوسکتے ہین عام اس سے کہ خواہ مخواہ کی توضیحات سے ہو یا متناقض عبارتون کو سادہ طور پر قائم کردینے سے بغیر اس کوشش کے کہ اُن مین باہم دگر جو تعلق ہے اسکی توضیح کرین -

متاکشرا - جو متنین اوپر لکہی گئی ہین ان مین سے اکثر کو متاکشرا بھی وقت تقسیم پر بحث کرتے وقت مقتبس کرتا ہے جن کے رو سے یہہ بات قائم ہوتی ہے کہ باپ کی زندگی مین تین طریقون سے تقسیم ہوسکتی ہے

اوّل یہہ کہ جب وہ خود تقسیم کی خواہش کرے -

دوم یہ کہ اسکی مرضی کے خلاف بھی جبکہ مان اور باپ دونون اس قابل نرہین کہ اون سے اولاد پیدا ہوسکے -

سوم یہہ کہ جب باپ بُرائیون کا عادی ہو یا جسمانی و ذہنی بیماریون مین مبتلا ہو (د) اور اسیوجہہ سے وہ بغیر کسی اعتراض یا توضیح کے وہ عبارت مقتبس کرتا ہے جس مین ہدایت ہے کہ تقسیم بعد انتقال والدین واقع ہونا چاہیئے - (ہ)

لیکن موروثی جائداد مین باپ اور بیٹے کے حقوق پر بحث کرتے وقت وہ ان متنون کی نسبت کہتا ہے کہ اِن کا تعلق صرف باپ کی مکسوبہ جائداد سے ہے اور یہ نتیجہ یون نکالتا ہے "درحالیکہ مان مین یہہ قابلیت ہو کہ اور بچے پیدا کرسکے اور باپ مین دنیاوی محبت موجود ہو اور وہ تقسیم نہ چاہے تاہم بیٹے کی رضامندی سے دادا کی جائداد تقسیم ہوجاتی ہے" (و)

(د) متاکشرا باب ۱ فصل ۲ فقرہ ۷ - ویرمترودیا صرف پہلی اور تیسری صورتون کو تسلیم کرتا ہے (دیکھئے کتاب مذکور صفحہ ۴۹ فقرہ ۴ -

(ہ) متاکشرا باب ۱ فصل ۳ فقرہ ۱ و ۲ -

(و) متاکشرا باب ۱ فصل ۶ فقرہ ۵ و ۷ و ۸ و ۱۱ - یہی مضمون میرکہہ کا بھی ہے دیکھئے کتاب مذکور باب ۴ فقرہ ۱ تا ۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمرتی چندرکا

ف ۲۲۳ سمرتی چندرکا منو کی عبارت (باب فقرہ ۱۰۴) کی نسبت بیان کرتا ہے کہ تقسیم کو والدین کے مرنے تک معرض تعویق مین ڈالنا ہی جسکے یہہ معنی ہین کہ باپ کی جائداد باپ کے اور ماں کی جائداد ماں کے مرنے پر تقسیم ہوسکتی ہے۔ (ن) لیکن بیٹون کے اس حق کی پیچیدہ نزاع کا نتیجہ کہ باپ کے جیتے جی ٹھیک تقسیم ہوجائے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت تک باپ اس قابل ہو کہ بچے پیدا کرسکے اور معاملات خاندان کا انتظام کرے اسوقت تک بیٹون کو کوئی ایسا خودسرانہ اختیار نہین ہے جو ان کو مستحق کرے کہ باپ کو تقسیم کے لئے مجبور کرین۔ (ح) ص ۲۵۴

جیسا آگے چلکر معلوم ہوگا۔ (ظ) جنوبی ہند مین یہہ معاملہ بہت ہی تھوڑے عرصہ کے پیشتر تک زیر بحث تھا۔

مصنفان بنگالہ۔

ف ۲۲۴ ۔ مصنفان بنگال اسکول کو بنارس اسکول والون نے جو شرح کی ہے اسکے بالکل ہی برعکس توضیح کرنی پڑی ہے آخرالذکر کا یہہ خیال تھا کہ بیٹے باپ کے ساتھہ بالاشتراک مالک ہین اور وہ اُن متنون کی شرح بھی کر دیتے تھے جو حق تقسیم کو روکنے یا معرض تعویق مین ڈالتی تہین۔ اور اول الذکر کا خیال تھا کہ باپ جداگانہ مالک ہے اور وہ اون متنون کی شرح کر دیتے تھے جو تقسیم کو جایز کرتی تہین جس طریقہ سے کہ یہہ لوگ اس نتیجہ کو پہنچے وہ دائے بہاگ کے پہلے باب مین مذکور ہے۔ جمتواہن اُن تمام متنون کو جو بیان کرتی ہین کہ بیٹے باپ کے جیتے جی تقسیم کیلئے اصرار نہین کرسکتے اپنی اس رائے کی تائید مین لیتا ہے کہ بیٹون کے لئے ملکیت اُن کی ولادت سے نہین پیدا ہوتی بلکہ باپ کے مرنے سے ہوتی ہے پس موروثی جائداد مین بھی باپ کی حیات مین اسکی رضامندی کے بغیر تقسیم نہین ہوسکتی البتہ اسکے مرنے پر عام اس سے کہ حقیقی موت ہو یا قانونی موت مگر پہلے پہل بیٹون کی ملکیت پیدا ہوتی ہے اور اسکے ساتھہ ہی

(ن) سمرتی چندرکا باب ۱ فقرہ ۱۲ تا ۱۷۔

(ح) سمرتی چندرکا باب ۱ فقرہ ۱۹ تا ۲۳۔ و فقرہ ۲۸ تا ۳۸۔

(ظ) کتاب ہذا فقرہ ۴۳۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by-Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حق تقسیم بھی پیدا ہو جاتا ہے (ی)

حقوق مادر

۲۲۵ - اس شرط کو کہ مان ناقابل اولاد ہو گئی ہو اس اسکول کے مصنفین نے یہ مانا ہے کہ جہان جائداد موروثی ہو وہان باپ کے اختیار تقسیم کو اس دلیل پر روکنے والی ہے کہ درحالیکہ مان قابل اولاد ہے اور موروثی جائداد علیحدہ کر دیگئی تو بعد کی اولاد قوت بسری سے محروم ہو جائیگی - (ک)

وہ لوگ ممانعت تقسیم کا لفظی تاویل باپ کے مرنے پر ہی درحالیکہ مان زندہ ہو کرتے ہین اور اس شرح کی تردید کرتے ہین کہ ممانعت مذکور کا تعلق مان کی جداگانہ جائداد سے ہے (ل)

ص ۲۵۵ البتہ بعد کے مفسرین جائز نہین رکھتے کہ قاعدہ مذکور ابتک نافذ ہے اور نہ بنگالہ کے اس معمول اصول پر تجات حاصل کرتے ہین کہ گو اخلاقاً غلط ہے لیکن قانوناً جائز ہے اب علیحدہ تو مان کے مرنے کی ضرورت ہے نہ اسکی منظوری درکار ہے - (م)

نتائج -

۲۲۶ - اس طویل تحریر کا نتیجہ یہ ہے کہ اب بالعموم ہر وقت باہمی حصہ دارون مین حق تقسیم قبول کر لیا گیا ہے لیکن مصنفین بنگالہ نہین جائز رکھتے کہ بیٹے اپنے باپ کے ساتھہ باہمی حصہ دار ہین - باقی تمام مقامات پر خاندان مشترک کے افراد باہمی حصہ دار سمجھے جاتے ہین عام اس سے کہ وہ جدی طور پر ایک دوسرے کے رشتہ دار ہون یا ہم ذات ہونے کی وجہ سے رشتہ رکھتے ہون -

---

(ی) دائے بھاگ باب ۱ فقرہ - ۱۱ تا ۳۱ و ۳۸ تا ۴۴ و ۵۰ باب ۲ فقرہ - ۸ - رگھونندن باب ۱ صفحہ ۱۴ و باب ۲ صفحہ ۲۶ و ۳۴ و ۳۵ - معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب مین یہی قاعدہ ہو گیا ہے دیکھئے پنجاب کسٹمری لاحصہ دوم صفحہ ۱۶۸ - و حصہ سوم صفحہ ۱۲۲ -

(ک) دائے بھاگ باب ۱ فقرہ - ۴۵ - و دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ - ۱ -

(ل) دائے بھاگ باب ۳ فقرہ - ۱ تا ۱۱ - و دائے کرم سنگرہ باب ۷ فقرہ - ۱ - دیکھئے - ایف گمناٹن صفحہ ۳۷ و ۷۰ و دہرم شاستر سولنہ گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۴۹ -

(م) جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۷۸ - و دہرم شاستر گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۵۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حق انتقال کی وسعت

ف ۲۲۷ - بلاشبہہ حق انتقال مساوات کے ساتھ اسیطرح بڑہ رہا ہے جس طرح دیہی جائداد سے شخصی جائداد ہوتی جاتی ہی جب کوئی نئی شکل جائداد پیدا ہوئی تو اسکے پورے طور سے اُن قیود سے بچ جانے کے پہلے جو بطور مناسب اسکو پابند کرنے سے باز رہگئے تہے ایک گردش ایام ضرور پیش آئی - ہم اسباب کے اعتبار کرنیکی وجہہ معلوم کر چکے ہین کہ ایک وقت ایسا بہی تہا جب متفرق قرابتداروں کے حصص اراضی پورے طور سے اُن کے اختیار مین نہ تہے - البتہ نارد کے زمانہ سے پہلے اُس قسم کی تمام قیدین مفقود ہو گئی تہین - (ن) چنانچہ ایسا ہی واضح ہو گا کہ ابتدا مین بیٹے مجاز نہ تھے کہ اپنی مکسوبہ جائداد کو منتقل کرین اور یہ امر اب تک طے نہین ہوا ہے کہ آیا بروئے دہرم شاستر متاکشرا باپ کو اپنی مکسوبہ اراضی پر پورا اختیار ہے یا نہین - (س) اسکے برعکس بحیثیت افسر خاندان باپ کا اعلی اختیار برائے نام شاید اسکے اس مدعیانہ حق مین پایا جا سکے گا کہ اپنی مرضی کے موافق موروثی جائداد منقولہ کو منتقل کرے (ع) ممکن ہے کہ بیٹون کی اس قطعی فرض کا پتہ بہی کہ باپ کا قرض ادا کرین اسی مبدا مین مل سکے - (ف)

جائداد مشترکہ -

ف ۲۲۸ جائداد مشترکہ کے متعلق جو ہر خیال مذکور سے بہی لازماً یہہ نتیجہ نکلا کہ کوئی ایک مالک اسکو منتقل نہین کر سکتا جو اسکے ساتہہ اور ون کی بہی ملک ہی تاوقتیکہ وہ رضامند ہون یا ایسی ضروری صورتون مین جس سے اُن کی رضامندی کنایتاً سمجہی جا سکتی ہو لیکن اسبارہ مین کہ جائداد کے مالکان مشترک کون ہین اور نیز اس اختیار کے متعلق جو ہر ایک مالک مشترک کو اپنے خاص حصہ پر حاصل تہا بہت ہی اہم اختلاف رائے پیدا ہوا امر اول الذکر سلسلہ حیثیت پدر بمقابلہ پسران مین پیدا ہوا تہا جس مقام پر کہ خاندان مشترکہ

ص ۲۵۶

(ن) کتاب ہذا فقرہ ۲۱۲ - نارد باب ۱۳ فقرہ ۴۳ -
(س) کتاب ہذا فقرہ ۲۰۶ و ۲۳۳ -
(ع) ایضاً فقرہ ۲۳۱ -
(ف) ایضاً فقرہ ۲۷۸ -
(ص) ویاس جگناتہہ ڈائجیسٹ جلد ۱ صفحہ ۵۴۸ جگناتہہ ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جدی کی نرتی سے پیدا ہوا۔ وہان بالضرور افسر خاندان کا اختیار جداگانہ ہوگا۔ مثل اسکے کہ وہ اپنے بچون کا باپ سمجھا جاتا تہا یا یہہ کہ محض ایک شراکت کا منتظم تصور ہوتا تہا۔ (ق) وہ بچنین جن کی ابتدا خاندان کی ابتدائی منزل مین ہوئی تہی بالضرور اسکو اُن بچنون کے مقابلہ مین وسیع اختیارات دینگی جو کہ بعد کی منزل مین پیدا ہوئین۔ مثلاً جیسکہ نارد یہہ کہتا ہے۔ "عورتین بیٹے غلام اور خدمتگار مطیع ہین مگر افسر خاندان اپنی موروثی جائداد کو منتقل کرنے مین کسی کا تابع نہین ہے" (ر) ظاہر ایہ اُس بچن کا حوالہ دیتا ہے جو کسی زمانہ مین باپ کے ایک خانگی ستمگار ہونے پر صادق آتی تہی مگر بحیثیت افسر خاندان مشترکہ عرصہ ہوا کہ اسپر بلحاظ مذکور صادق نہین آتی۔ تنیر کی ہر منزل مین اصلی مصنف جو صرف اپنے ہی پیش نظر واقعات کا ذکر کرتے ہے وہ بہت ہی صاف صاف اور بلا پس و پیش بیان کرتے تہے مگر جب مفسرین کا زمانہ آیا اور اُن کو ایک موافق شکل متنازعہ بچنون سے اخذ کرکے قایم کرنی پڑی جن مین سے ہر ایک کو اُن کا فرض تہا کہ یکسان منزہ و راست خیال کرین تو قیل و قال شروع ہوگئی۔ جو لوگ چاہتے تہے کہ اختیار پدری کو گھٹا دین وہ آخر کی بچنون کا حوالہ دیتے ہے اور جو اسکے اختیار کو بڑہانا چاہتے تہے وہ قدیم بچنونکا حوالہ دیتے تہے پر جو کچہہ گذرا وہ ٹھیک ٹھیک یہی ہے۔

متاکشرا۔ **۲۲۹** ۔ مصنف متاکشرا اس بارہ مین ایک مفصل بحث کرتا ہے کہ آیا ملکیت پسر ابتدائے تقسیم سے پیدا ہوتی ہے یا مالک سابق کے انتقال پر یا آنکہ پہلے ہی سے بوقت پیدایش ملکموجود رہتی ہے۔ (ش) وہ دو گمنام بچنون کا حوالہ دیتا ہے "باپ تمام جواہر و موتی و مرجان اور جملہ اشیاء (جائداد منقولہ) کا مالک ہے مگر جملہ جائداد غیر منقولہ کا نہ باپ مالک ہے اور نہ دادا" دوسری بچن یہ ہے "باپ کی عنایت سے کپڑے اور زیورات مستعمل ہوتے ہین مگر جائداد غیر منقولہ باپ کی نوازش پر ہی صرف ہین

ص ۲۵۷

(ق) کتاب ہذا فقرہ - ۲۰۷ -

(ر) نارد باب ۳ فقرہ - ۳۶ -

(ش) متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ - ۱۷ - تا ۲۷ قانون وراثت بحسب ویرمترودیا مولفہ گوپال چندر مسر سرکار باب ۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین آسکتی" (ت) وہ اپنی رائے فقرات ۲۷ و ۲۸ مین یون قایم کرتا ہے۔ "لہذا یہہ ایک طے شدہ امر ہے کہ آبای یا موروثی جائداد مین ملکیت پیدایش سے حاصل ہوتی ہے۔ گو باپ کو بنابر افعال لازمی خدمت مقاصد مصرحہ متن ہاے قانون مثلاً محبت سے یہہ کرنا پرورش خاندان اور اسکو تباہی سے بچانے وغیرہ مین سوائے جائداد غیر منقولہ کے جملہ املاک کو خود مختارانہ منتقل کرنیکا اختیار ہے لیکن جائداد غیر منقولہ کے متعلق وہ اپنے بیٹون اور دیگر اشخاص کے اختیار کا پابند ہے عام اس سے کہ وہ اسی کی مکسوبہ ہو یا باپ یا دیگر اسلاف سے وراثتاً ملی ہو اسلئے کہ یہہ حکم ہے کہ "گو غیر منقولہ اور دوپائے (غلام) خود کسی شخص کے مکسوبہ ہون لیکن اُن کی ہبہ یا بیع بلا رضامندی جملہ پسران نہونی چاہیے۔ جو پیدا ہو چکے ہین اور جو کہ اسوقت نہین پیدا ہوے ہین اور نیز وہ جو کہ رحم مادر مین ہین۔ ان سب کو ذریعہ پرورش درکار ہے لہذا کوئی ہبہ یا بیع نہونی چاہیے" اسکے ساتھہ ایک استثنا یون مذکور ہے "ایام قحط مین خاندان کیلئے اور بالخصوص مذہبی مقاصد کیلئے ایک تنہا شخص بھی جائداد غیر منقولہ کی عطا یا رہن یا بیع کو انجام دیسکتا ہے"۔

دجنا نیشور کی رائے نسبت ملکیت پسران

ف ۲۳۰ ۔ دجنا نیشور کی اس رائے کی تقلید تمام مصنفین نے باستثناے مصنفین بنگال کی ہے اور اب وہ بالکل ہی غیر متنازعہ ہے کہ موروثی جائداد غیر منقولہ مین باپ کے ساتھہ بیٹون کی ملکیت از روے پیدایش مساوات کے ساتھہ ہے (ث) لیکن دوسرے امور یعنی نسبت اختیار پدر متعلق جائداد

(ت) متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۱۔ ان متنون مین سے پہلی متن متقبسہ جمتواہن باب ۱۱ فقرہ ۲۲ یاجناولک سے لیگئی ہے مگر حال کے نسخہ مین اسکا پتہ نہین ملتا۔ اسکے سوا یہہ یاجناولک کے باب ۲ فقرہ ۱۲۱ کے خلاف بھی ہے جس کا اقتباس فقرہ ۲۳۲ کتاب ہذا مین ہوا ہے۔

(ث) سمرتی چندرکا باب ۸ فقرہ ۱۷ تا ۲۰ مادھویہ فقرہ ۱۵۔ ۱۶۹۔ وردھمان صفحہ ۶۱۴ دیوبھٹ میوکھہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۳ و ۴۔ دیوادچنتامنی صفحہ ۳۰۹۔ اس امر کے متعلق کہ آیا جو اراضی موروثی جائداد منقولہ سے خریدی گئی ہو وہ موروثی غیر منقولہ جائداد کے حالات رکھتی ہے یا نہین دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۲۵۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

موروثی منقولہ یا اسی کی مکسوبہ اراضی پر اسکے محدود اختیارات کی نسبت اسطرح کا
صہ ۲۵۸ اتفاق نہین ہے اور خود اُسکی رائے مین بھی اسبارہ مین بہت ہی تزلزل معلوم
ہوتا ہے۔

باپ کا اختیار نسبت جائداد منقولہ۔

۳۳۱ نسبت جائداد منقولہ ظاہر ہے کہ افسر خاندان عام
اس سے کہ اپنی پدری حیثیت مین ہو یا بحیثیت مہتمم ہو بالضرور
خاندان پر بہت ہی بڑا اختیار رکھتا ہے۔ روپیہ اور اشیاء جو بیع یا تبادلہ کی غرض
سے سامنے آئے لازم ہے کہ وہ معمولی انتظام جائداد کی طرح اُن کو بھی منتقل
کرنے کا اختیار رکھے لباس و زیورات وغیرہ کو وہ افراد خاندان پر تقسیم کرسکتا ہے
اور پھر اپنے اختیار تمیزی سے اُن کا دوبارہ مطالبہ کرسکتا ہے۔ خانگی ظروف
و آلات تجارت و زراعت کو خریدیگا اُن کا تبادلہ کریگا اور موقع پڑنے پر اُن کو علیحدہ
بھی کردیگا۔ زمانہ قدیم مین جائداد منقولہ اسی قسم کی اشیاء مین محدود تھی اور اس
زمانہ مین بھی ہزار مین سے ایک ہندو خاندان بھی اور کسی قسم کی جائداد منقولہ نہین
رکھتا ہے۔ خود وہی تمثیل جو بچن مین ظاہر کیگئی یعنی جواہرات و موتی و مرجان اُن
اشیاء کو بتلاتی ہے جن پر باپ کا لازمی طور پر خاص اختیار ہونا چاہیئے اسی
بچن کے متعلق میوکھہ کا قول ہے "اس سے باپ کی خود مختاری صرف بالیون
اور انکو ٹھیلیون وغیرہ کے پہننے اور دوسری طرح پر استعمال مین لانے کی مراد ہے
لیکن اس حد تک نہین کہ انکو ہبہ یا منتقل کیا جائے۔ نہ یہہ غرض ہے کہ اسکی ملکیت اسوجہ
سے کہ اسکو بیٹا پیدا ہوا ہے موقوف کیجائے۔ چنانچہ یہی معنی خود اس بچن سے بھی ظاہر
ہوتے ہین جس مین جواہرات کا ذکر ہوا ہے یا اور اسی قسم کی چیزون کا جو استعمال
سے خراب نہین ہوتین" (خ)

اختیار مذکور بموجب متاکشرا و مصنفین جنوبی ہند۔

۳۳۲ ۔ متاکشرا کے ایک دوسرے حصہ مین (ذ)
بغیر کسی تشریح کے یاجناولک کی ایک بچہ بچن مقتبس ہوئی ہے

(خ) ویوادرمیوکھہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۵۔
(ذ) متاکشرا باب ۱ فصل ۱۰ فقرہ ۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(دیکھئے باب ۲ فقرہ-۱۲۱) "وہ اراضی جو دادا کی پیدا کردہ ہو اور آمدنی معینہ یا ان اشیا
مین جو اسکی ملک ہون - باپ اور بیٹے کی ملکیت یکسان ہے" ظاہر ایہہ اس خیال کی
تردید کرتی ہے کہ باپ کو جائداد منقولہ کے منتقل کرنے کا کوئی قطعی اختیار ہے
گو آگے چل کر (باب افضل ا فقرہ-۲۴ مین) وہ یہ عام اصول قائم کرتا ہے "دوسرے صد ۲۵۹
بچون مذکور باپ کو اختیار ہے کہ اس قسم کی چیزون کو دے ڈالے گو وہ اسکے
باپ کی مکسوبہ ہون" فقرہ-۲۷- مین جسکا اقتباس ہو چکا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
وہ اس اختیار استحقاق علیحدگی جائداد منقولہ کو اسی ضرورت یا مناسب مقاصد کے لئے
محدود کرتا ہے کہ افسر خاندان کے معمولی اختیارات کی حد مین آجائے ظاہر اسی
فقیر کو ایک روپیہ دے ڈالنا ایک بات ہے اور باقی بنک مین دے ڈالنا دوسری
بات ہے - بالآخر یہہ ظاہر کرنا بہت ہی اہم ہے کہ جنوبی ہند کے متاخر مصنفین سے
جو متاکشرا کے پیرو ہین ایک نے بھی اس قسم کا فرق نہین کیا ہے - یہہ مصنف مقررہ
بالا بچن یا جاولک کا حوالہ دیتے ہین اور ایک اسی طرح کی اور بچن برہسپتی سے
منقبس کرتے ہین جو موروثی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کو بلحاظ استحقاق پسر بر بنا رحم
پیدائش ٹھیک ایک درجہ مین رکھتے ہین - (الف)

اختیار مذکور نسبت اراضی مکسوبہ ذاتی -

۲۳۳ - نسبت امر دوم یعنی ایک باپ کے اس اختیار مین
روک ہونا کہ وہ اپنی مکسوبہ اراضی کو منتقل کرے - اسبارہ مین
وجنانیشور کو خود ہی برابر کا اختلاف ہے - جو عبارت منقبس ہو چکی ہے اس مین اس
روک کا وہ بہت ہی غیر محدود الفاظ مین مدعی ہوتا ہے اور پھر اسی غیر محدودگی کے
ساتھہ بعد کی عبارت مین اس سے انکار کرتا ہے - (ب) "ایسی حالت مین پوتے کو

(الف) سمرتی چندرکا باب ۸ فقرہ-۱۷ تا ۲۰- مادھوبہ فقرہ-۱۵ و ۱۶ و وردھراج فقرہ-۴۸ تا ۵۰ بالکل
اسی قسم کی رائے کا الجہاؤ جیسا کہ متاکشرا مین باپ کے اختیار جائداد منقولہ کی نسبت ہے
ویرمترودیہ مین بھی ہے دیکھئے صفحہ ۶ فقرہ-۹ و صفحہ ۴۷ فقرہ-۱۷ و صفحہ ۱۶ فقرہ-۳۰- اس بارہ مین
اس زمانہ کے فیصلجات بھی فقرہ-۳۱۰ کتاب ہذا مین ملاحظہ ہون -
(ب) متاکشرا باب افضل ۵ - فقرہ-۹ و ۱۰ و ۱۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منع کرنیکا حق حاصل ہے۔ اگر اسکا شریک باپ اُن اشیاء کو عطا کرنا یا بیچڈالنا چاہے جو دادا سے ارث مین ملی ہین لیکن اُس حالت مین کوئی حق مداخلت نہین ہے اگر وہ متاع باپ ہی کی مکسوبہ ہو بلکہ اِس کے خلاف اسکو قبول کرنا چاہیئے اسلئے کہ وہ مطیع ہے۔ نظر برآن فرق یہہ ہے کہ اگرچہ از روئے پیدایش اسکو باپ اور دادا کی جائداد مین حق حاصل ہے پھر بھی چونکہ بلحاظ ملکیت پدری وہ اپنے باپ کا تابع ہے اور چونکہ باپ کا حصّہ غالب ہے اسلئے کہ اُسی نے اسکو کمایا تھا۔ لہذا بیٹے کو باپ کی اپنی مکسوبہ جائداد کو منتقل کرنے پر رضامند ہونا چاہیئے لیکن چونکہ دادا کی جائداد مین بالعموم دونون کو حق ہے اسلئے بیٹے کو حق مانعت حاصل ہے"۔ دوسرے فقرہ مین وہ منو کے فقرہ ۲۰۹۔ (باب ۹) کو اس اظہار کیلئے اخذ کرتا ہے کہ باپ کو مجبور نہین کیا جاتا کہ مکسوبہ ذاتی مین بیٹون کو حصّہ دے۔ صفحہ ۲۶

سمرتی چندرکا۔ سمرتی چندرکا اسبارہ مین بہت ہی صاف ہے کہ بلا استثناء تمام جائداد مکسوبہ ذاتی پر باپ کو آزادانہ اختیار اس حد تک حاصل ہے کہ اپنی ہی مرضی سے چاہے کسیکو دیدے یا خود ہی مستفید ہو اور اسپر وہ کاتیائن اور برہسپتی کی متنون کا حوالہ دیتا ہے جو اسکے قاعدہ ہونے کو ایسی صفائی کے ساتھہ بیان کرتے ہین جیسا کہ ممکن ہے۔ (ج)

بیاوہارمیوکھ۔ اِس کے خلاف بیاوہارمیوکھ جو ہمیشہ بہت ہی سختی کے ساتھہ حقوق خاندانی کو قائم کرتا ہے وہ اسی بچن کا اپنے اتفاق رائے کے ساتھہ اِس بنا پر اقتباس کرتا ہے کہ متاکشرا نے اسپر اعتماد کیا ہے کہ اپنی مکسوبہ اراضی کی معاملت کے متعلق وہ روکتی ہے (د) لیکن مصنف مذکور ایک ابتدائی باب مین یہہ عام قاعدہ

(ج) سمرتی چندرکا باب ۸ فقرہ ۲۲۔ تا ۲۸۔ مسٹر کولبروک سمرتی چندرکا اور بادھوہ دونون کی نسبت یہہ حوالہ دیتے ہین کہ بالکل ہی متضاد اصول قائم کرتی ہین۔ (دیکھو اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۳۹ و ۴۴۱) مین خیال کرتا ہون کہ جن عبارتون کا وہ حوالہ دیتا ہے وہ جزئی حالت مین ہین جن کا ابتک ترجمہ بھی نہین ہوا ہے۔ اور مجھے وہ ملی بھی نہین۔

(د) بیاوہارمیوکھ صفحہ ۳۰۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیان کرتا ہے "جائداد مکسوبہ ذاتی کو اُسکا مالک اپنی خوشی کی موافق دیسکتا ہے"
(دیکھیے کتاب مذکور صفحہ ۷۶) اور پھر صفحہ ۲۲۹ مین صراحتاً باپ کی نسبت اسی
قاعدہ کا اعادہ کرتا ہے۔

تشریح بچن مذکور۔ **۲۳۴** ۔ گمان غالب یہہ ہے کہ جس بین پر متاکشرا اور بہاد چندیشور
نے اعتماد کیا ہے وہ اُس قسم کی متنون مین سے تہی جو کسی شخص کی جانب سے
کل جائداد منتقل کر دینے کی اسطرح پر کہ اسکا خاندان مفلس ہو جاے ممانعت کرتی
ہین (ک) مگر ہمارے خیالات کے لحاظ سے اِس قسم کی ممانعت غیر ضروری ہوگی
لیکن ہندوستان مین جہان برہمنون کے ساتھہ سخاوت کرنا اول درجہ کی نیکی
سمجھا یا گیا ہے اور فقیرانہ سنیاسی بننے کی زندگانی کو تبلایا گیا ہے کہ مسلک
دنیداری کی مناسب تکمیل کرنے والی ہے۔ (ف)

پس وہان یہہ ہدایت کہ سنجی ہونے سے پہلے عادل ہونا چاہیے۔ غیر موجہ نہین
ہو سکتی البتہ یہہ امر کہ ہدایت مذکور جہان تک کہ اراضی مکسوبہ ذاتی کا تعلق ہی ایک
اخلاقی نصیحت سے کچھہ بڑہکر ہے یا نہین ایک ایسا امر ہے جسکو اسوقت تک قطعی
طے شدہ نہین سمجھہ سکتے۔ (نا) صد ۲۶۱

دائے بہاگ۔ **۲۳۵** ۔ جب ہم جمتواہن پر نظر کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے
کہ کسیقدر فریبانہ چالاکی کے ساتھہ بعینہ اُن ہی مقدمات سے متاکشرا کے بالکل
ہی خلاف نتیجہ نکالتا ہے۔ وجنانیشور کی طرح یہہ مصنف بھی مفصل باریک بینی
کے ساتھہ بیٹے کے حق جائداد کی اصلیت پر بحث کرتا ہے اور متنون کا نتیجہ یون
ظاہر کرتا ہے "کہ بیٹون کو زندہ والدین کی متاع مین کوئی حق ملکیت نہین ہے

(ک) نارد باب ۴ فقرہ ۴ و ۵۔ برہسپتی۔ جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۸۔
وکشن جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰۔ قانون وراثت
گوپال چندر سرکار شاستری صفحہ ۸۹۔

(ف) منو باب ۹۔

(نا) دیکھیے فیصلہ جات زمانہ حال فقرہ ۳۱۸ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

البتہ اُن کے مرنے کے بعد دونون کی جائداد کا استحقاق ہے" (ح) جو محاکمہ وہ اختیار کرتا ہے وہ یون ہے کہ وہ منو اور دیولا کی اُن بچنون پر اعتبار کرتا ہے جو بلا رضامندی پدر باپ کی حیات مین تقسیم کی ممانعت کرتی ہین اور جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ باپ جائداد کا کلیتاً مالک ہے۔ (ط) اِس کے بعد اِس بچن پر بحث کرتا ہے کہ "باپ جواہرات و موتی و مرجان اور جملہ دیگر اشیاء (جائداد منقولہ) کا مالک ہے لیکن جملہ جائداد غیر منقولہ کا نہ باپ مالک ہے اور نہ دادا" اسپر وہ یہہ حجتین کرتا ہے۔

(۱) جب دادا کا بھی نام آگیا ہے تو بچن مذکور کا تعلق اسکے اسباب سے بھی یعنی موروثی جائداد سے ضروری ہے۔

(۲) یہہ کہ اس قسم کی جائداد کے متعلق "باپ کو اختیار ہے کہ ہبہ کر دے یا زمین وغیرہ کے سوا اسیطرح اور تمام چیزون کو منتقل کر دے البتہ جائداد غیر منقولہ یا آمدنی معینہ اور غلامون پر ایسا اختیار نہین ہے"۔

(۳) یہ کہ زمین کے متعلق بھی "ایسی عطیہ یا دوسرے جزوی انتقال جائداد کے خلاف مین ممانعت نہین ہے جو پرورش خاندان کے قابل نہو۔ ورنہ لفظ جملہ (اگر ایک خفیف جزو کا ہبہ بھی ممنوع ہو) بے معنی ہو جائیگا"۔

مصنف مذکور وہ بچنین بھی جنین کئی مالکان مشترک مین ایک کا منتقل کرنا ممنوع ہے یعنی یہ کہ جن مین بلا رضامندی پسران اپنی مکسوبہ جائداد کا بیع کرنا باپ کو منع ہے اس ساوی توضیح کے ساتھہ خارج کرتا ہے کہ اُن سے صرف اخلاقی گناہ معلوم ہوتا ہے "اسلئے جبکہ اس امر سے انکار کر دیا گیا ہے کہ کوئی ہبہ یا بیع عمل مین آئے تو ایسا عمل کرنے سے بچن ناقص ہو جاتی ہے مگر ہبہ یا انتقال کا تعدم نہین ہے کیونکہ ایک واقعہ جو عمل مین آچکا سو بچنون سے بھی نہین بدلا جا سکتا"۔

(ح) دائے بھاگ باب ۱ فقرہ ۳۰۔ دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۱۸ رگھونندن باب ۱ صفحہ ۵ تا ۱۴۔ و باب ۲ صفحہ ۲۶۔

(ط) دائے بھاگ باب ۱ فقرہ ۱۲ تا ۳۴۔

(ی) دائے بھاگ باب ۲ فقرہ ۲۲ تا ۳۰۔ دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۱۸ تا ۲۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رواج کو بچنون سے ملانے کی کوشش۔

۲۳۶ ۔ کوئی شک نہین کہ یہ استدلال پہلے اصولون کے خلاف ہے جن مین تاریخی اور قانونی مباحثہ تھا منو اور ورہا بیٹون کی خواہش پر جبری تقسیم کی ممانعت کرتے ہین تاکہ خاندانی جماعت پھوٹ سے محفوظ رہے ۔ اگر باپ خاص اپنی مرضی سے اسبات کا مجاز ہو کہ جائداد کو کلاً یا جزاً منتقل کردے تو تمام مقصود ممانعت فوت ہو جائے گا ۔ جمتواہن سے پہلے جو مصنفین گذرے ہین اُن کی تصنیفات مین سے ایک مین بھی یہہ بیان نہین پایا جاتا کہ اس کو اس قسم کا کوئی حق حاصل تھا یا آنکہ اسکے قریب قریب کوئی حق رکھتا تھا ۔ (ک) ہر ایسی سند جس مین انتقال جائداد کا ذکر ہے صراحتہً اس قسم کے حق کے وجود سے انکار کرتی ہے ۔ منطقی طور پر یکسان حجت کیجا سکتی ہے کہ ملیبار کے تاروا ڑکا کرنا دن اس زمانہ مین بھی اپنی جائداد کا قطعی مالک ہے اسلئے کہ کم درجہ کا کوئی ممبر خاندان حصہ کا مطالبہ نہین کرسکتا ۔

پس غیر منحل حیثیت جائداد اول الذکر دعوے کو ایسا ہی پورا جواب دیگی جیسا کہ آخر الذکر کو دیتی ہے اس بیان کی متعلق کہ جو بات ممنوع ہے وہ پھر بھی جایز ہو سکتی ہے مسٹر ڈبلیو کمنا ٹن ظاہر کرتے ہین کہ ایک کمسو بہ ذاتی جائداد کی نسبت جو کلیتاً اپنی ہی ہو کسی نامناسب مگر قانونی طریقہ سے عمل کرنے اور ایک موروثی اراضی کے متعلق جس مین بیٹون کے ساتھ اپنا بھی حصہ ہو کوئی نامناسب اور خلاف قانون عمل کرنے مین فرق ہے اور اُن کی یہ رائے تھی کہ اول الذکر کو باپ اپنی خواہش کے مطابق منتقل کرسکتا ہے مگر آخر الذکر مین صرف وہ اپنا حصہ منتقل کرسکتا ہی ۔ (ل) لیکن

(ک) مستثنیات مین صرف نارد کی بچن ہی جس کا اقتباس فقرہ ۲۲۸ ۔ کتاب ہذا مین کیا گیا ہی اور وہ بھی اگر لفظی معنی لئے جائین تو اس زمانہ کا حوالہ دیتی ہی جو طریقہ خاندان مشترکہ کے قبل ہی ۔

(ل) دیباچہ جلد اول دہرم شاستر مولفہ گمناٹن صفحہ ۶ فقرہ ۲ تا ۱۵ ۔ رائے ایٹ صاحب چیف جسٹس مورلی ڈائجیسٹ صفحہ ۲۰۰ تا ۲۰۴ ۔ رائے پیکاک صاحب چیف جسٹس بنگال بنام دینا ناتھ بنگال لا رپورٹ (سینہ ابتدائی دیوانی) جلد ۴ صفحہ ۷۸ ۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۰ فیصلہ جات زمانہ حال کے متعلق دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۴۶ ۔

صد ۲۶۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

استدلال کی خرابی اس سے پیدا ہوئی ہی کہ جمتواہن نے اس امر کو ضروری خیال کیا کہ بنگالہ مین جو رواج شایع ہوا تہا اسکو بچنون کے الفاظ سے منطبق کردے حالانکہ ان بچنون کا تعلق ان معاملات سے تہا جو باقی نہ رہے تہے۔ وہ ایک انقلاب کا عذر خواہ تہا جو بالضرور اسکے لکہنے سے پہلے پورا ہو گیا ہوگا۔ لیکن اسکی تحریر سے اس انقلاب نے وہ استواری حاصل کرلی جو ایک فرضی تطابق روایت کے شایان تھی۔ اگر متاکشرا سے بہی بعد کی قانونی کتابین جس زمانہ مین کہ ہماری عدالتین قایم ہوئین موجود نہوتین تو بہت ہی کم شبہہ ہوسکتا ہے کہ انگریزی ججون کی ہوشمندانہ منطق وقوع انقلاب تسلیم کرلینے سے انکار کردیتی۔ ص ۲۶۳

ف ۲۳۷ ۔ غالباً کوئی ایسا مواد موجود نہین ہے جو ہم کو اس بات پر آمادہ کرے کہ خیال عوام و قانون خاندانی مین جو تغیر ہوا اُسکے اسباب کا پتہ لگا سکین جو متاکشرا اور دائے بہاگ مین اختلاف ہونے سے ظاہر ہوا۔ کوئی شک نہین کہ زیادہ تر سوسائٹی کی طبعی ترقی کا سبب تہا۔ ایک ایسی قوم مثل ہنود جو تجارتی ہوشیاری سے پُر تہی اور جو گنگا کے نشیبی حصہ مین آباد ہوئی تھی وہ اپنے نشوونما کو روایت قدیم کے مجرائے تنگ سے محدود پانے لگی اور جیسے ہی زمین کی نسبت یہ سمجہا جانے لگا کہ وہ رہن و بیع ہونے والی چیز ہے ویسے ہی وہ روکین جو انتقال کی نسبت قانون قدیم نے قایم کی تہین ناقابل برداشت معلوم ہونے لگین لیکن مین قیاس کرتا ہون کہ برہمنی رسوخ نے بہی بہت ہی قوت کے ساتہہ اسی میلان کی مدد کی۔

رف ۔ پریوی کونسل مین نے اسی قسم کے انتقال پر ایک سلٹک قانون مین بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ "جب یہہ مصنف معترف ہے کہ بعض وجوہ سے ایک سرگروہ اپنے گروہ کی اراضی بخشش یا معاہدہ مین دیسکتا ہے تو اسکا مذہبی میلان اُس کے صحیح عقیدہ مین شک پیدا کرتا ہے کیا اسکا یہ منشا یہ امر قایم کرتا ہی کہ عموماً اراضی علیحدہ کیجاسکتی ہے یا یہہ کہ محض برعایت کلیسا منتقل ہوسکتی ہے؟ یہہ مشکل تاویل ایک غرض ذاتی رکہتی ہے۔ خود مجہے اس امر کی ترغیب دیگئی ہے کہ قانون پر عیسائی کلیسا کا اثر عموماً غلط محل پر چاہا گیا ہے اور یہہ کہ مورخان

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

قانون نے آزاد معاہدات شخصی جائداد۔ وصیتی قائم مقامی کے خیالات ان ممالک مین پہیلانے سے ایک بڑی حد تک اس کے حصہ سے قطع نظر کردی ہے جو سلطنت روم سے خارج ہین اور جن مین وہ فرقے آباد تھے جو قرابتداری کے قدیم بندون مین جکڑے ہوئے تھے۔ عموماً اس امر پر علماء کا اتفاق ہے کہ پارسیون ہی نے ان اقوام کو وصیت نامون اور اوقاف کی شناخت گرامی برہمن کے رسالہ مین کم از کم مجھے اسقدر بتلاتے ہین کہ اوقاف کی تقدیس کے ساتھہ ہی انہون نے معاہدات کی تقدیس پر بھی اصرار کیا اور یہہ بھی مشہور ہے کہ جرمنی ممالک مین ان کی مذہبی سوسائٹیان عام یا لوگون کی زمین کے قدیم وعظیم موہوب الیہون مین قائم تھین۔ وصیت نامہ۔ معاہدہ۔ اور جداگانہ املاک درحقیقت مثل مذہبی خیرات کے موہوب الیہ کلیسا کیلئے لازم تھی" (۴) ص ۲۶۴

برہمنون کا اثر۔ ف ۲۳۸ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس عبارت کا ہر لفظ اس اثر پر منطبق ہونے کے قابل ہے جو برہمنی رسوخ نے دہرم شاستر پر ڈالا ہے اظاہر کہ قانون جیسا کہ منو نے وضع کیا اسکو کہہ سکتے ہین کہ برہمنون کو دان دینے کا قانون ہے۔ اسلئے کہ پیدائش سے مرتے تک ہر شخص کی زندگی کے ہر فعل کیلئے لازم ہے کہ برہمنون پر بخشش کیجائے اور ہر گناہ جو اس سے سرزد ہوا اسکا کفارہ برہمنون کو دان دینے سے ہو سکتا ہے۔ مقاصد مذہبی کیلئے بڑے بڑے اوقاف جو ہندوستان کے ہر حصہ مین پائے جاتے ہین ان سے ظاہر ہے کہ یہہ احکام فضول نہین ہین۔ موجودہ طرز معاشرت ہندوستان کا روزانہ تجربہ اس قسم کی عطیات کے اثر مین عملی اعتقاد ثابت کرتا ہے" اور جو قاعدہ شاستران کا سد راہ ہوگا وہ قطرتاً تا حد امکان مٹا دیا جائے گا۔ جیمس ہاد کرتے ہین کہ راجہ کی کیبنٹ مین برہمن ہی وزیر تھا اور برہمن ہی اسکی عدالت کا جج تھا تو ظاہر ہے کہ یہہ محض ایک مسئلہ تھا اس ذریعہ کا جو اپنے مقصد حاصل کرنیکے لئے اختیار کیا جاتا تھا۔ مصنفان قدیم نے بھی خیرات و مبرات کو ضروری امور سے

(۴) اریا انسٹیٹوسنس مولفرین صفحہ ۱۰۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مخلوط کرکے جن سے انتقال جائداد خاندانی عمل مین آئے وہ راہ بتادی ہے (ن) اور بجھ بھی ایک دوسری کوشش اس امر کی تھی کہ قابض جائداد کو تمامی اختیار سے آزادی دلوادی جائے - مگر بنگالہ مین اس اصول سے اس پر اثر ڈالا گیا کہ باپ جائداد کا قطعی مالک ہے اور پھر اسکی یہہ وسعت بھی موثر ہوئی کہ ہر ایک ہمجدی ممبر اپنے حصہ پر بحیثیت عام رعیت کے قبضہ رکھے لیکن شریک رعیت کی حیثیت سے نہین عورتون کے ساتھہ جو ہمیشہ گرووں کی منظور نظر رہی ہین اس اجازت سے جو رعایت کیگئی ہے کہ وہ وارث بنین اور خاندان غیر منقسمہ مین جبراً تقسیم کرائین اسکی نسبت مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی مسلک کا ایک زاید مرحلہ ہے - مذہبی مقاصد کیلئے بستر مرگ پر کے عطیات کا جو جواز ہوا اور وہ بتدریج مستحکم ہوکر کامل طریقہ وصیت ہوگیا - (س) اس نے عام قانون جائداد ہندو کے تنزل کو پورا کردیا -

اثر برہمنیت بنگالہ مین زور دار ہے ۲۳۹ - کوئی شک نہین ہے کہ متقنین بنگالہ مین برہمنیت شدت سے تھی - میرا خیال ہے کہ یہہ امر ثابت کیا جاسکتا ہے کہ یہی رسوخ تھا جس نے اثر مذہبی کو متعلق کرکے جو بالکل ہی زمانہ حال کی ایجاد تھا اس ملک کے قانون وراثت کو کلیتاً از سر نو مرتب کردیا - (ع) ہم یہہ تو بسہولت دیکھہ سکتے ہین کہ یہہ رسوخ بمقابلہ جنوبی و مغربی ہند بنگالہ مین کیون اسقدر زبردست تھا جہان برہمنون کی ایسی کثرت نہ تھی - اور نیز پنجاب کے مقابلہ مین بھی جہان معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے برہمنیت غایب تھی - (ف) لیکن یہ دیکھنا مشکل ہے کہ اسی قسم کا طریق عمل بنارس مین کیون فروغ پذیر ہوا جو برہمنیت کا خاص ماوا و ملجا ہے -

صہ ۲۶۵

(ن) کاتیائن جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۶ - متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ - ۲۸ - دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ - ۶۳ -
(س) دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۳۶۸ -
(ع) ایضاً فقرہ - ۴۶۸ -
(ف) سنسکرت ٹیکسٹ مولفہ مور صفحہ ۴۸۲ - کتاب ہذا فقرہ - ۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جمتواہن کا ذاتی رسوخ شاید یہہ زیادہ تر جمتواہن کے ذاتی خصائل و رسوخ سے ہُوا قیاس کیا گیا ہے کہ دائے بھاگ کی تالیف بنگالہ کے ایک ہندو راجہ کے دباؤ مین ہوئی ہے اور شاید اسی کے نام سے موسوم بھی ہے۔ تقریباً بالکل اسیطرح جسطرح کہ تربونین کی بڑی کتاب جسٹی نین کے نام سے ہو گئی۔ (ص) مگر یہہ قیاس کرنا منافی فلسفیت ہوگا کہ جن تغیرات کا ہمنے ذکر کیا وہ اسی نے ایجاد کئے۔ البتہ اگر اس مین یہہ معلوم کر لینے کی سمجھہ رہی ہو کہ درحقیقت تغیرات کا وقوع ہوا۔ تو اُن کے قایم کرنیکی زیرکی اور پھر اس قیام کے اعتراف کی جرأت سے ظاہر ہے کہ جو کتاب ایسی ہدایت سے لکھی جاتی وہ بعینہ دائے بھاگ کی صورت مین ہوتی۔ واقعتاً اس امر کو نئے طریق پر قایم کرنا ہوتا تہا اور پھر اسکا استدلال یہہ ثابت کرنے پر مائل تہا کہ نیا طریقہ۔ پرانا تہا۔ اس مملکت مین اسکی سند ضرورتاً قطعی قبول کیجاتی تہی اور بعد کے تمام رسالہ جات قانونی مین پھر وہی ایک امر تازہ ہو جاتا تہا۔ اسکے خلاف بنارس کے قانون دان اپنی برہمنی قوت کی وجہہ سے عبودیت کیساتھہ اپنی پرانی ہی قانونی کتابون کی تجدید کرتے رہے اور یہہ امر سوچنے کی جرأت و پرواہ نہ کی کہ کس حد تک تطبیق واقعات سے باز رہگئے ہین یعنی بالکل اسیطرح جیسا کہ نسبتاً اس زمانہ کی کتابون مین بہی ہم دیکھتے ہین کہ بارہ قسم کے بیٹون پر مفصل بحثین کیجاتی ہین حالانکہ ایک زمانہ ہو گیا کہ دو کے سوا اور متبول نہین رہے اس کے برعکس بلاشبہہ بنگالہ اور بنارس مین خود وہی رسالہ جات تبدیل رواج کو کسی خاص مقدمہ کی نسبت پنڈتون اور ججون کی رائے نافذ کرنے سے بدلدیتے تھے

ص ۲۶۶

(ص) دیکھئے کولبروک کا دیباچہ نسبت دائے بھاگ۔ ڈاکٹر جالی کا بیان ہے کہ فرضی راجہ کی فسانہ سازی کا طریقہ اب قایم ہو گیا ہے۔ لکچر صفحہ ۲۲۔ اُن کا بیان ہے کہ دائے بھاگ اور متاکشرا کے مسائل مین جو اختلاف ہے وہ اس واقعہ سے پیدا ہو سکتا ہے کہ جمتواہن اُن مفسرین کا مقلد ہے جو وجنانیشور کے پہلے تہے ایضاً صفحہ ۲۵۔ مجھے اس قسم کے کسی قیاس سے دشوار معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مسائل کی یکسان ترقی پذیر صورت کے متعلق کچھہ کہا جا سکے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جوان لوگون کے پاس بغرض فیصلہ پیش ہوتا تہا اگر جمتواہن کے برابر کے استناد کا کوئی اور مصنف جنوبی ہند مین پیدا ہو جاتا تو جن رواجات کو نافذ پاتا اُن کا صاف صاف ذکر کر دیتا اور بچپنون کی نظر فریب رنگ آمیزی سے تصویر کھینچ دیتا تو غالباً جیسا کہ متاکشرا بنگالہ مین منسوخ العمل ہے ویسا ہی مدراس مین بھی پایا جاتا۔

تقسیم کی نسبت باپ کا اختیار

ف ۲۴۰ - جب جمتواہن خاص اپنے اطمینان کے مطابق یہہ امر قائم کر چکا کہ باپ پورے طور سے جائداد کا مالک ہے اور اسکے مرنے تک بیٹون کو کوئی حق نہین ہے تو لازماً یہہ نتیجہ نکلا کہ اگر باپ تقسیم کرنا پسند کرے تو وہ اپنی جائداد کو جسطرح چاہے اپنے بیٹون پر منقسم کر سکتا تہا۔ مگر اس نے نتیجہ مذکور پیدا کرنے سے انکار کر دیا جس سے بڑہ کے اور کوئی واقعہ اس کے استدلال کے مصنوعی طریقہ کو ثابت نہین کر سکتا۔ خود اسی باب مین جس مین وہ یہہ امر قائم کرتا ہے کہ باپ کی قطعی ملکیت اسکو مجاز کرتی ہے کہ جسطرح چاہے موروثی جائداد کو صرف کرے۔ یہہ بہی بیان کرتا ہے کہ اگر وہ اسکو تقسیم کرنا پسند کرے تو لازم ہے کہ عام اصول مساوات کے لحاظ سے عمل کرے اور خود اپنے لئے بہی دو اگنے حصہ سے زیادہ نہ محفوظ کرے (ق) ایسی ملکیت کے متعلق جو پیدایش سے حاصل ہوتی ہے ایک غرض کیلئے اعتراف کرتا ہے۔ اور دوسری غرض کیلئے انکار کر دیتا ہے غالباً اسکا یہہ سبب تہا کہ کسی شخص کی جائداد کی غیر مساوی تقسیم اسکی حیات مین عام نہین ہوئی تہی اسکے سوا اسکی ترغیب کیلئے بہی کوئی خاص سبب نہ تہا۔ بہر حال اسکا نتیجہ یہہ تہا کہ ایسی بہت سی صورتون مین اتحاد خاندان کو قائم رکہا جائے جن مین کہ پھوٹ واقع ہو جاتی۔

مساوی حصہ دار کے فوائد کی نوعیت اسکے حصہ مین ہے۔

ف ۲۴۱ - دوسرا امر جسکے متعلق جمتواہن نے مصنفان قدیم سے اختلاف کیا وہ اُس فائدہ کی نوعیت کے متعلق

(ق) دائے بہاگ باب ۳ فقرہ ۱۵ تا ۲۰ و ۴۷ و ۵۶ تا ۸۲۔ اس تمام مضمون پر جو بحث کیگئی ہے اسکے لئے دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۴۴۹ و ۴۵۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۲۶۷

تہا جو جائداد مشترکہ مین ایک مسلمہ شریک حصہ دار کیلئے ہوتا تہا جسکے متعلق آیندہ تفصیلی بحث کیجائیگی۔ (س) لیکن اس جگہہ اس قدر کہنا کافی ہے کہ متاکشرا اور اوسکے معتقدین کا خیال ہے کہ کوئی شریک تقسیم سے پہلے ایسا حصہ معینہ نہین رکہتا ہے کہ اپنے شریک حصہ دارون سے الگ خود اپنے تصرف مین رکہے۔ (ش) وہ لوگ ہر شریک حصہ دار کو یہہ سمجہتے ہین کہ تمام جائداد مین ایک مالکانہ حق دوسرے اور حصہ دارون کے اسی قسم کے لحاظ سے رکہتا ہے۔ جمتواہن اس کے خلاف اس قسم کے عام حق سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اُن کی جائداد ایک مجموعی غیر متحقق حقوق پر شامل ہے۔ (ت) اسی لئے وہ یہ محبت کرتا ہے کہ ویاس کی وہ بچن جو بیوہ یا رہن کو مختلف شرکارین سے کسی ایک شریک کی جانب سے منع کرتی ہے وہ لفظاً ان معنون مین نہین لیجاسکتی کہ ہر شخص اس اختیار کے ساتہہ جائداد رکہتا ہے کہ اپنی مرضی کی مطابق اسکو منتقل کرے۔ (ث)

عورتون کے حقوق

ف ۲۴۲ قانون بنگالہ کی دوسری خصوصیت جسنے بالفرد راتحاد خاندانی کے ٹوٹنے مین مدد دی ہے وہ وہ رعایت تہی جو اُسنے عورتون کے حقوق کی نسبت ملحوظ رکہی۔ مکتب بنارس کے موافق کوئی بیوہ اُس وقت تک وارث نہین ہوسکتی تہی جب تک کہ اسکا شوہر تنہا اور جداگانہ مالک نرہا ہو (خ) یہہ نتیجہ جائداد مین اسکے فوائد کی نوعیت کی وجہہ سے پیدا ہوا۔ جب تک وہ علیحدہ نہوتا تہا اسکا کوئی حصہ نہوتا تہا البتہ تقسیم سے ایک حصہ پانیکا مستحق تہا۔ پس اگر وہ اس حق پر عمل کرنے کے بغیر مرجاتا تہا تو اُسکا حصہ ڈوب جاتا تہا اور پس ماندون کے

(س) کتاب ہذا فقرہ ۳۴۸۔

(ش) ویاس جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵۵۔

(ت) دائے بہاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۲۶-۵۱۔

(ث) دائے بہاگ باب ۲ فقرہ ۲۷۔ جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۵ و ۱۸۹۔ دائے کرم سنگرہ باب ۱۱

(خ) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۳۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۷

حصص مین (جنکا ملنا ممکن ہوتا) اضافہ کرتا تھا۔ لیکن دائے بھاگ کے مطابق بیوہ لاولد شوہر کی وارث ہوتی تھی چاہے وہ منقسمہ حالت مین مرا ہو یا غیر منقسمہ۔ یہی امر اس استقرار کا منطقی نتیجہ رہا ہوگا کہ ہر شریک اپنی زندگی مین ایک معین حصہ رکھتا تھا گو وہ غیر متحقق ہو۔ لیکن اگرچہ جمتواہن اسپر اسوجہ سے بہروسہ کرتا ہے کہ وہ اسکے مخالفین کا جواب ہے ص ۳۴۴ پھر بھی وہ استحقاق کو قدیم پنڈتون کی متنون پر قایم کرتا ہے۔ گمان غالب یہہ ہے کہ اس حیثیت مین درحقیقت وہ قانون قدیم کی تجدید کرتا ہے (ذ) کوئی شک نہین کہ مان کو حصہ حاصل کرنیکا حق دینے مین اسکی یہہ کیفیت تھی۔ لیکن نتیجہ یہہ ہے کہ اور حصص ہند سے زیادہ کثرت کیساتھ بنگالہ مین جائداد عورت کے قبضہ مین آتی ہے۔ اور ہم نہین کرتے ہین کہ نستنا پر ہمن ہی مستفید ہوتے ہین۔

وصیت نامجات

۲۴۳ و ۲۴۳ - اب مین نے اُن تغیرات کا کھوج لگا دیا جو ہندوستان مین قانون جائداد کے متعلق اسوقت تک ہوئے جبکہ انتظام انگریزون کے ہاتھہ مین آیا۔ مین نے وصیت نامون کے مضمون کو ابھی ہاتھہ نہین لگایا ہے۔ مجملہ قدیم تصنیفات مین طریقہ وصیت کی فائدہ مند بنیاد دیکھی جاسکتی ہے لیکن ترقی کی تمام شہادتین انگریزی عدالتون کے دفترین ملینگی۔

اسکے بعد کے ابواب مین اس قاعدہ کی پوری جانچ کیجائیگی جسطرح کہ ہماری عدالتون نے اسکو قایم و وسیع کیا ہے۔

(ذ) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۱ تا ۲۶ کتاب ہذا فقرہ ۲۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آٹھوان باب

خاندان مشترکہ

تقسیم بحث۔ | ف ۲۴۴ ۔ خاندان مشترکہ یا حصہ داری پر جو اس باب کا مضمون ہے صد ۲۶۹
ہم کو ان امور کے متعلق غور کرنا ہوگا۔

اولاً۔ اسکے افراد کون لوگ ہین۔

ثانیاً۔ حصہ داری کی جائداد کیا چیز ہے۔

ثالثاً۔ جائداد مکسوبہ ذاتی اور پھر جب وہ قائم ہو جائے تو اسکا بار ثبوت۔

رابعاً۔ وہ طریقہ جس مین کہ جائداد مشترکہ سے متمتع ہوتے ہین۔

تاریخی بحث جو پچھلے باب مین مذکور ہوئی اسنے ظاہر کر دیا کہ ابتداءً ہر ہندو خاندان اور اسکی جائداد صرف مشترکہ ہی نہ تھی بلکہ ناقابل تقسیم تھی۔

مگر یہہ حالت اسوقت برطرف ہو گئی جب تقسیم نے خاندان مین پھوٹ کر دی اور جبکہ جائداد علیحدہ علیحدہ قبضہ مین جانے لگی عام اس سے کہ بحیثیت حصہ ممبر منقسم یا اس حیثیت سے کہ اُس شخص کی جُداگانہ مکسوبہ تھی جو بحالت اتحاد گذران کرتا تھا۔

قیاس بسبب اتحاد۔ | لیکن یہہ قیاس ابتک قائم ہے کہ افراد خاندان ہنود بحالت اتحاد گذران کرتے ہین تاوقتیکہ اسکے خلاف نہ ثابت ہو جائے ۔ اور یہہ قیاس ہر ایک صورت مین ضرورتاً بدل جاتا ہے۔ قیاس اتحاد جیسے جیسے بھائیون کے مقابلہ مین حقیقی بھائیون مین زیادہ قوی ہے۔ اور مورث اعلیٰ سے جسقدر دور ہوتے جاتے ہین قیاس مذکور ضعیف ہوتا جاتا ہے۔" (الف) جہان پر کہ افتراق چاہے اشخاص مین ہو یا جائداد مین قائم ہو گیا ہو۔

(الف) مورو وشنو ناتھ بنام گنیش ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۴ - و ۴۶۸ - اشیٹنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وان وہ ایک ہنگامی معاملہ سے زیادہ نہین ہوسکتا - وہ شخص ہی جو کہ اپنے بھائیون کے ساتھہ اتحاد نہ رکھتا ہو اگر صاحب اولاد ہو تو ایک نئے خاندان کا افسر ہوجاتا ہی جسکے افراد خود وہ اور اُسکے بچے اور بچون کے بچے ہوتے ہین - اور اسطرح پر وہ جائداد جو پہلے مالک کی ذاتی مکسوبہ تھی جیسے ہی اُسکے ورثا پر منتقل ہوتی ہے تو اُس حالت کے تمام نتایج سمیت اُن کی مشترکہ جائداد ہوجاتی ہے (ب)

صفحہ ۳۷۰

افراد خاندان مشترکہ

ف ۲۴۵ - یہہ ظاہر ہے کہ جن افراد سے ایک ہندو خاندان مشترکہ مرتب ہے اسکی تعداد کی نسبت کوئی تعین نہین کیا جاسکتا - اور نہ مورث مشترک سے اسکے اخلاف تک جو فاصلہ ہے اوسکا تعین ہوسکتا ہے اور اسیوجہہ سے اُن کے آپسمین رشتہ داری کا جو بعد ہے اسکی بھی حد نہین کیجاسکتی - مگر ہندؤن کی حصہ داری (جسکو ٹھیک طور پر یہہ خطاب دیا گیا ہے) بہت ہی محدود جماعت سے مرتب ہے - جب ہم کہتے ہین کہ ایک ہندو خاندان مشترکہ ایک حصہ داری سے مُرتب ہے تو اوس سے وہ تمام تعداد اشخاص مراد نہین ہوتی جنکا سلسلہ مورث اعلےٰ سے ملایا جاسکتا ہے اور جن مین کبھی تقسیم واقع نہین ہوئی ہے بلکہ ہم صرف اُن ہی لوگون کو شامل کرتے ہین جو بوجہہ رشتہ داری یہہ حق رکھتے ہین کہ جائداد مشترکہ پر قابض اور اُس سے متمتع ہون اُسکے متعلق ایک دوسرے کے افعال کو روکے رہین اور اپنے قرضون کا اُسپر بار ڈالین اور اپنی مرضی سے اسکی تقسیم کرالین - اس جماعت سے خارج اُن لوگون کا بھی ایک حاشیہ ہے جنکو ادنیٰ حقوق حاصل ہوتے ہین - مثلاً حق گذارہ یا جو بعض واقعات کے لحاظ سے یہہ امید رکھہ سکتے ہین کہ حصہ دارون مین شامل ہوجائین - پس حصہ داری کی تعریف کرنے مین کسیقدر ضرور ہوگا کہ پہلے ہی سے اُن امور کو سوچ رکھا جائے جنکو اسکے بعد زیادہ تر تفصیل کیساتھہ بیان کرنا ہوگا -

ہندو متقنین کا خیال نسبت تقسیم وراثت

ف ۲۴۶ - ہندو متقنین ہمیشہ تقسیم وراثت کی نسبت یہہ برتاؤ کرتے ہین کہ گویا وہ ایک ہی جسم کے اجزاء

(ب) رام نرائن بنام پرتم سنگھہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۷ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین - (ج) جسکا سبب یہہ ہے کہ معمولی حیثیت اُس جائداد کی جس سے انہین گذر کرنی ہوتی ہے جائداد مشترکہ ہی ٹہیرتی ہے اور یہہ کہ وہ لوگ صرف اسی مقدار حصہ کو جو ہر ممبر جائداد مین رکہتا ہے اِس اظہار کیساتہہ بیان کر دیتے ہین کہ بوقت تقسیم وہ کسقدر حصہ کا مستحق ہوگا -

قائم مقامی - مثل قائم مقامی کے کوئی چیز کسی ہندو خاندان غیر منقسمہ مین نہین ہوتی ہے - (د) زن و مرد ملاکر اس قسم کے خاندان کی تمام جماعت ایک قسم کا کارپوریشن بنا دیتی ہے جس کے بعض افراد حصہ دار یعنی وہ اشخاص جنکو استحقاق ہوتا ہے کہ بوقت تقسیم کسی حصہ کا مطالبہ کرین اور باقی اشخاص صرف گذارہ کے مستحق ہین - بمبار اور کنارا مین جہان تقسیم کی اجازت نہین ہے وہان خیال وراثت ہرگز کسی فرد خاندان کے ذہن مین پیدا نہین ہوتا بلکہ ہر شخص کو محض یہی استحقاق ہے کہ خاندانی مکان مین سکونت رکہے اور پرورش پائے اور اُس مقدار دولت و اعتبار سے تمتع حاصل کرے جو اسکے ایک ایسے خاندان سے متعلق ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جسکو کم و بیش دولت حاصل ہے (دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۲۲۰) اور جب وہ مرجاتا ہے تو اُسکے حقوق باقی نہین رہتے اور جو اور پیدا ہوتے ہین اُن کے حقوق پیدا ہو جاتے ہین لیکن ہر شخص کا حق محض اس کے داخل خاندان ہونے سے پیدا ہوا کرتا ہے - نہ کہ کسی خاص شخص کے قائم مقام ہونے سے - اموات پس ماندون کے سود مند حصہ کو بڑہا سکتی ہین یعنی اُن لوگون کی تعداد گہٹنے سے جو سرمایہ مشترکہ مین

صہ ۲۷۱

(ج) جمتواہن اور مادہویہ کی تصنیفین دایہ بہاگ اور دایہ وی بہاگ کے نام سے مشہور ہین جن کے معنی صرف تقسیم ترکہ کے ہین - دیکہئے مقدمہ بہیمل داس بنام جینی لال - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۸ جس مین چچا سے تقسیم کرا لینے کے متعلق بہتیجے کے حق پر بحث ہوئی تہی کہ گویا وہ جائداد کے سامنے اُن کے قائم مقام ہونیکا دعوے رکہتا تہا -

(د) حصہ داری اور پس ماندگی ہی بروے دہرم شاستر واقعات ہین جنکو دیسی عیسائی (کرستان) ہونیکی صورت مین باستثنائے حقوق معطیہ سابقہ بذریعہ ایکٹ قائم مقامی (سکیسشن ایکٹ) منسوخ کر دیا گیا ہے - ٹیلس بنام سبالدانہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی حق رکھتے ہین جسطرح پر کہ پیدائشین اُن کے حصص کو حقدارون کی تعداد مین اضافہ کرنے سے گھٹا سکتی ہین۔ لیکن اگرچہ یہہ امر کہ الف جو (ب) کا بیٹا ہے اسکو وہ داخل خاندان کر دیتا ہے لیکن وہ اسکو جائداد کا کوئی مقررہ حصہ نہین دیتا اسلیے کہ خود ب کوئی حصہ نہین رکھتا اور نہ (ب) کے انتقال پر وہ کسی چیز کا وارث ہوتا ہے کیونکہ (ب) نے کوئی ایسی چیز نہین چھوڑی جسکا کوئی وارث ہو سکے۔ باقی تمام ہندوستان مین یہی خاندان غیر منقسمہ کی یہی حیثیت ہے باستثنائے اسکے کہ کسی خاص حد تک ہر فرد نرینہ کو اور بنگالہ مین ہر زن و مرد کو یہہ حق ہے کہ اگر چاہے تو تقسیم کا مدعی ہو جائے۔

لیکن تقسیم اختیار کرنے تک جائداد مذکور افراد خاندان کو بلحاظ پس ماندگی پہنچتی رہتی ہے۔ نہ بلحاظ وراثت۔ جب تقسیم کا وقت آجائے تو کسی خاص شخص مثلاً بیٹے یا پوتے وغیرہ کی حیثیت یا بیٹون اور پوتون مین سے کسی ایک کی حیثیت بہت ہی اہم ہوگی اسلیے کہ حیثیت مذکور اُسکا وہ حصہ قرار دیگی جسکا وہ اسوقت استحقاق رکھتا ہے۔ لیکن جب تک تقسیم کا وقت نہ آئے وہ یہہ نہین کہہ سکتا کہ مین اس قسم کے معینہ حصہ جائداد کا مستحق ہون۔ کیونکہ دوسرے سال مین تقسیم پر جس حصہ کے دعوے کا استحقاق ہوگا ممکن ہے کہ بہت ہی کم ہو جائے اور ہر سال بہر کے بعد بلحاظ واقعات توالد و ممات بڑہجائے۔ مثلاً فرض کیجئے کہ ایک خاندان مین صرف الف اور اسکے بیٹے (ب اور ج) ہین۔ ص ۲۷۱

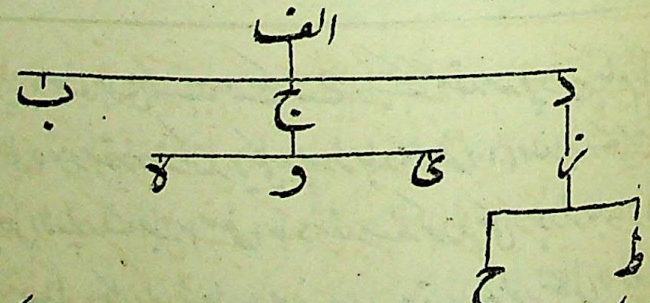

پس تقسیم پر ہر ایک کو ثلث ملیگا لیکن اگر د اسوقت پیدا ہو گیا ہے جبکہ خاندان مین اشتراک باقی تہا تو ہر ایک کو صرف ربع ملیگا پھر فرض کیجئے کہ اب بہی خاندان غیر منقسم را تو الف کے مرنے پر تینون بیٹون کے حصص ممکنہ بڑہکر ایک ثلث ہو جائین گے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اگر پہر بہی لاولد مرجائے تو حصص مذکور بڑہکر نصف نصف ہوجائینگے جب ج اور د نے شادی کی تو ان کے بیٹے ہ - د - ن - داخل خاندان ہونگے اور جائداد مین حصہ حاصل کرینگے لیکن وہ حصہ بہی حالت خاندان پر منحصر ہوکر انتقال پذیر حصہ ہوجائے گا - اگر ج دو بیٹے ہ اور د - چہوڑکر مرے اور وہ مدعی تقسیم ہوں تو ہر ایک کو نصف کا نصف ملیگا - لیکن اگر ی - پیشتر پیدا ہوچکا ہو تو ہر ایک کو صرف نصف کا ثلث ملیگا - اگر وہ اپنے دعوے تقسیم کو یہان تک ملتوی رکہین کہ د - ن - ج اور ط - سب مرجائین تو اُن مین سے ہر ایک کو جملہ جائداد کا ثلث حصہ ملیگا -

عموماً کہا جاتا ہے کہ خاندان غیر منقسمہ مین ہر فرد خاندان جائداد مشترکہ مین اپنی اولاد کو صرف اپنا خاص حصہ پہنچاتا ہے اور یہہ کہ اس قسم کی اولاد کو اُنکے باہم بالرؤس حصہ پہنچتا ہے لیکن دیگر افراد خاندان کی اولاد کے ساتہہ وہ بالاصول حصہ پاتے ہین -

متاکشرا - لیکن یہہ بالضرور ہمیشہ یاد رکہنا چاہیئے کہ یہہ محض اس امر کا بیان ہے کہ بوقت تقسیم اُن کے کیا حقوق ہونگے - تقسیم تک اُن کے حقوق جائداد مشترکہ مین محض مشترک تمتع حاصل کرنے کے ہین جس مین یہہ بہی اضافہ کیا گیا ہے کہ جن بلاد مین متاکشرا پر عمل ہوتا ہے وہان اولاد نرینہ کو حق ہے کہ اگر مورث انتقالات کرے تو اسکو وہ منع کرین (ہ) بہرحال یہہ بیانات بنگالہ کے متعلق تبدیل طلب ہین -

بنگالہ - بنگالہ مین خاندان کو مشترکہ اور بیٹون کو شریک جائداد قبول کرکے بربنا دیم تاہم کسی شریک حصہ کا حق اسکے مرنے پر دوسرے شریک حصہ کو نہ پہنچیگا بلکہ متوفی حصہ دار کی

صہ ۳۷۳

(ہ) اس مضمون پر جو بحث ہوئی ہے اسکے لئے دیکہیے مقدمہ اپودیہ نہام رام سہائی مودرس انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۷ ومقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ (۱) سدابرت پرشاد بنام پہول باش کنور - بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱ ومقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۰ - رام نراین بنام پرتم سنگہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹ - مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۷ - راج نراین بنام ہیرالال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۲ ہیمیل داس بنام چنی لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۹ - ویمبی پرشاد بنام ٹہاکردیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ - راؤل گورائن بنام تیرا گورائن بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۰ ضمیمہ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد کا جز رہیگا اور اسکے منتقل البہم یا فطری ورثار کو پہنچیگا۔ (و) ایک غیر منقسم بہائی کا حصہ اسکی بیوہ بیٹی اور نواسے کو ملیگا اور اسطرح بالکل اپنے خاندان کے خلاف کسی دوسرے کے خاندان مین پہنچ سکتا ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۸۶)

حصہ داری۔ **فقرہ ۲۴۷** ۔اب یہ اسی محل پر ہے کہ حصہ داری اور خاندان غیر منقسمہ کی عام جماعت مین ہم ایک بہت اہم فرق پاتے ہین۔ فرض کیجئے کہ کل جائداد ایک ہی مورث سے پہنچی جو زندہ ہی ہے اور اسکے اخلاف مین پانچ پشتین ہین تو کسی طرح پر یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ تقسیم پر ان پانچون پشتون مین سے ہر ایک شخص ایک حصہ کا مستحق ہوگا اور اگر وہ مورث مشترک مرجائے اور جائداد ایک درجہ نیچے اترے تو بھی یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ وہ ان تمام پشتون پر بلحاظ پس ماندگی منتقل ہوگی جائداد مذکور ایک یا کئی شاخون کے قائم مقامون کو پہنچ سکتی ہے اور نیز ایسے شخص کی بیوہ کو بھی پہنچ سکتی ہے جو کئی شاخون کا پس ماندہ ہو جس سے کہ دوسرے شاخون کے قائم مقام بالکل ہی علیحدہ ہو جائینگے لیکن ہر حال مین یہہ سوال ہوگا کہ وہ کون لوگ ہین جنہون نے بلحاظ پیدائش جائداد مین کوئی حصہ لیا ہے۔ (ز) جواب یہہ ہوگا کہ وہ لوگ وہ ہین کہ جو مالک جائداد کو پنڈدان کرین یعنی وہ تین بلسلہ وار نرینہ پشتین جو مالک جائداد کے عین مابعد ہین۔ (ح) اسلئے جس شخص کے بیٹے پوتے اور پروتے زندہ ہون تو یہہ سب اسکو ملاکر ایک حصہ داری قائم کرتے ہین صد ۲۷۴

(و) رائے ٹرنبا جسٹس سورجی موني واسی بنام وینوبندو۔ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۵۳ و مقدمہ مذکور و بکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) یہہ بھی اپرک ہی کی راے معلوم ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تقسیم سے کوئی جدید حق نہین پیدا ہوتا پس اسکا صرف یہی اثر ہے کہ ہر پچھلے مالک کے حق جائداد کو آشکارا کر دے۔ جالی صاحب کا لکچر صفحہ ۸۷ و ۱۱۴ نوٹ۔

(ز) یہہ اصول بنگالہ مین مطابق نہوگا جہانکہ بیٹون کو برابر پیدائش باپ کی جائداد مین کوئی حصہ نہین پیدا ہوتا۔ دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۳۵۔

(ح) منو باب ۹ فقرہ ۱۸۶۔ قانون وراثت بمبے و پریوی کونسل مولفہ گوپال چندر سرکار شاستری صفحہ ۱۲ فقرہ ۱۶۔ کتاب ہذا فقرہ ۴۶۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوران اخلاف مین سے ہر شخص کو استحقاق ہے کہ اسکو پنڈدان کرے اور اسی لئے اُن مین سے ہر ایک از روئے پیدائش جائداد مین حصہ لیتا ہے لیکن کسی پروتے کا بیٹا اسکو پنڈ نہ دیگا اسلئے جب تک مورث زندہ ہے وہ حصہ داری سے خارج ہے لیکن درحالیکہ والد سے سلسلہ اخلاف مین نئی کڑیان لگتی چلی جائین اور اسطرح پر کہ مورث سے برابر اوپر کے سرے کی ابتدائی کڑیان علیحدہ ہوتی جائین تو جب تک کہ اصول پس ماندگی پر عمل ہے حق جائداد اُن لوگون سے جو اوپر کے سلسلہ مین ہین ان لوگون کو جو نیچے کے سلسلہ مین ہین پہنچتا رہیگا۔ اور چونکہ ہر جدید ممبر کو ایک حصہ ملتا ہے اسلئے اُس کے اخلاف اُس سے تین پیڑھی نیچے تک اُس حصہ مین بروے پیدائش متمتع ہوتے ہین پس حصہ داری پھیلتی اور بڑھتی جائیگی یہان تک اسکے ممبر اُن لوگون کو شامل کرسکینگے جو مورث مشترک سے غیر محدود فاصلہ ہوجانے کی وجہ سے علیحدہ ہوگئے ہین لیکن یہہ امر ہمیشہ اس شرط کا پابند ہے کہ کوئی ایسا شخص جو حصہ کا دعویدار ہو ٹھیک اس مورث سے جسنے کہ حصہ پایا ہے تین پشتون سے زیادہ فاصلہ پر نہو۔ جب کوئی انقطاع تین سے زیادہ درجون کا کسی شخص قابض جائداد اور اُس شخص مین واقع ہو جو اسکے بعد مالک ہونیکا مدعی ہو تو سلسلہ اسی طرف رک جاتا ہے اور پس ماندگی ان ہی جدی لوگون اور اُن اخلاف مین محدود ہے جو تین درجون کے اندر ہوتے ہین۔ چنانچہ یہی امر بمبئی اور مدراس کے دو مقدمون مین طے کیا گیا ہے۔

حصہ داری مورث مشترک سے تین درجون تک محدود نہین ہے۔

۲۴۷ ۔ پہلے مقدمہ مین دعوی تقسیم کی مخالفت اس بنیاد پر کی گئی تھی کہ مدعی پیدا کنندہ جائداد متنازعہ کی چوتھی پیڑھی سے خارج تھا اور مدعا علیہ اسکے اندر ہی تھا۔ بحث یہہ تھی کہ مشابہت قانون وراثت ایک آبائی خلف کو جو پروتے سے متجاوز ہو اُن لوگون سے دعوے تقسیم کرنیکی ممانعت کرتا ہے جو بحیثیت خلف مالک اصلی جائداد خاندانی کلاً یا جزواً قابض رہے ہے (ظ) ویسٹ صاحب جسٹس نے بیان کیا تھا کہ "دہرم شاستر تقسیم کو

(ظ) مورودشوناتھہ بنام گنیش ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۴ و ۴۴۹۔

ص ۲۷۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی نوبت پر جبکہ مورث مشترک سے جائداد پہنچی ہو کلیتاً ضروری نہین سمجھتا تاہم اس ترکیب کے منتجہ کا دباؤ جو ہم پر ڈالا گیا ہے وہ پروتے کو مجبور کریگا کہ ہر حال مین اپنے حصہ دارون سے تقسیم کرلے الاّ جبکہ اسکی خود ہی یہہ خواہش ہو جائے کہ اپنی اولاد کو بینوا چھوڑ دے جہان دو پروتے بحیثیت خاندان متحد اکٹھے گذران کرین تو ہر ایک کا بیٹا بحسب قانون مناکشر الحاظ پیدایش جائداد موروثی مین اپنے باپ کا ہم ملک ہوگا تاہم اگر یہہ بحث درست ہو تو یہہ ملکیت مشترکہ پورے طور سے الف یا ب کے بیٹے سے (جب ایک کے سامنے دوسرا مرجائے) چلی جائیگی۔ اگر کوئی حصہ دار مرجائے اور ایک پروتے کے بیٹے کے سوا زیادہ تر قریب کا کوئی خلف نچھوڑے تو کوئی شک نہین کہ اسکو متوفی کا کوئی نسب کا وارث مثل برادران و پسران برادران فوراً وراثت و تقسیم سے خارج کردیگا لیکن اگر اسقدر فاصلہ نہوا ہو کہ آبائی قائم مقامی کے سلسلہ کو منقطع کرے اور نہ اُس جائداد کی تقسیم کا حق ساقط ہوا ہو جس مین کہ متوفی حقیقی قبضہ اور تمتع کے ساتھہ شریک حصہ تھا (ی) تو سلسلہ قائم مقامی مین ہر بیٹا اپنے باپ کے ساتھہ اسکے حصہ مین ہم ملک ہوجاتا ہے اور اس سلسلہ مین کوئی رخنہ ہرگز ایسا نہین ہے جو دوسرے کو پوری طرح سلسلہ قائم مقامی مین اول کا قائم مقام ہونے سے باز رکھے" یہی اصول تفصیل کے ساتھہ مسٹر جسٹس نانا بھائی ہریداس نے بیان کئے ہین۔ (ک) "تمثیلاً یہہ صورت لیجئے کہ الف اصلی مالک جائداد متنازعہ ایک بیٹا ب اور ایک پوتا ج (جو دونون خاندان غیر منقسمہ کے ممبر ہین) چھوڑ مرے اور ب علی الترتیب ج و د بیٹے اور پوتے کو چھوڑ کر مرجائے اور پھر ج ایک بیٹا ا اور د پوتے ہ اور و چھوڑ کر مرجائے۔

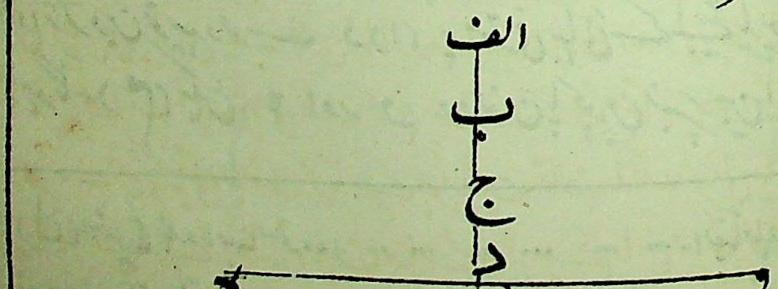

(ی) رائے جگناتھہ۔ جگناتھہ وائیجیٹ جلد ۳ صفحہ ۴۴۶ تا ۴۵۰
(ک) ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۲۷۶

جائداد خاندانی کی کوئی تقسیم عمل مین نہ آئی ہو اور د د ہ و د بحالت اتحاد گذران کرتے ہون تو کیا ہ اور د - د کو مجبور کرسکتے ہین کہ اُن کو جائداد موروثی کا حصہ دیدیا جائے؟ جو قانون کہ اس حصہ ہند مین رائج ہے اُسکے مطابق تو مجبور کرسکتے ہین اسلئے کہ جائداد موروثی مین بیٹے باپ کے ساتھہ مساوی طور پر حصہ رکھتے ہین (ل) اسیطرح فرض کیجئے کہ ب اور ج - الف اور د کو بحیثیت ممبران خاندان غیر منقسمہ چھوڑکر مرجائین اور پھر الف بھی مرجائے جسپر تمام جائداد د کو ملے جس کے پھر دو بیٹے ہی ہون ہ اور د پس وہ یا اُن مین سے کوئی جائداد کے موروثی ہونے کی وجھہ سے اس تقسیم کیلئے د پر نالش کرسکتا ہے - اب پھر فرض کیجئے کہ ب اور ج مرجائین اور اُن کے بعد الف و د د و (۱) بحیثیت ممبران خاندان غیر منقسم باقی رہین -

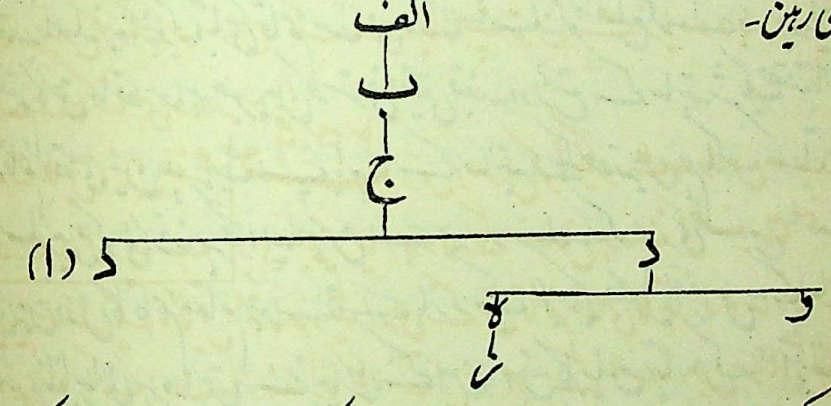

اسکے بعد الف مرجائے اور تمام جائداد بالاشتراک د اور د (۱) کو پہنچے اور د کے دو بیٹے ہون ہ اور و جنکو چھوڑکر د مرجائے پس اس صورت مین راستہ کہلاہوا ہے کہ د (۱) پر ہ اور و یا د و نا بشرطیکہ دعوے سے پہلے د مرجائے نسبت تقسیم جائداد مشترکہ موروثی مقدمہ دائر کردین تو یہہ دعوے د (۱) پر متوفی بھائی کے بیٹے یا پوتے کی جانب سے ہوگا - (م) لیکن ہ اور و دونون پانچوین نمبر پر ہین اور نا اصل مالک

(ل) اسٹریچی ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۷۷ ... ... ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۱۶ - متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۷ ایضاً باب ۱ فصل ۵ فقرہ ۳ و ۴ و ۵ و ۱۱ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۶ فقرہ ۱۳ -
(م) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۲۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد سے چھٹے نمبر پر ہے اور د و د (۱) کا چوتھا نمبر ہے۔ بہرحال اب اگر یہہ فرض کیا جائے کہ د کے بعد الف مرجائے اور د (۱) اور د کے دو بیٹے ہ اور و باقی رہین تو اس صورت مین ہ اور و اس جائداد کی نصف کے متعلق جو الف سے منتقل ہوئی ہے د (۱) پر دعوے نہین کرسکتے اسلئے کہ جائداد مذکور صرف د (۱) کو وراثتاً پہنچی تہی درحالیکہ ہ اور و کو پردادے کے بیٹے ہونے کی وجہ سے د (۱) نے محروم کردیا تہا جو الف کا باقی ماندہ پس ماندہ پردادا تہا اور قائم مقامی کا حق اس سے آگے نہین بڑہ سکتا تہا۔ (ن)

قاعدہ۔ پس ان اسناد سے اسبارہ مین جو قاعدہ کہ مین مستنبط کرتا ہون وہ یہہ نہین ہے کہ تقسیم کا مطالبہ وہ شخص نہین کرسکتا جو پیدا کنندہ یا اصل مالک جائداد سے چار پشتون سے زیادہ تجاوز رکہنے والا ہو بلکہ قاعدہ مذکور یہہ ہے کہ تقسیم کا وہ شخص مطالبہ نہین کرسکتا جو آخری مالک سے چار پشتون سے زیادہ دور ہو چاہے اصل مالک سے کتنا ہی دور ہو۔" ص ۲۷۷

اس قاعدہ کے مطابق ناقابل انقسام زمینداری مین بہی عمل ہوا ہے۔

ف ۲۴۹ اس اصول کو ہائیکورٹ مدراس نے بہی تسلیم کرلیا اور اسکے متعلق ہونے کی نسبت سخت جانچ کیگئی۔ یہہ مسئلہ ایک ناقابل انقسام زمینداری کے حق قائم مقامی کا تہا۔ دعویدار کا ہورث مشترک اور اصل مالک الف تہا زمینداری کا انتقال ح کے سلسلہ مین ہوتا آیا تہا جس کا آخری قابض م تہا جو لاولد مرا اور اپنے بعد ایک بیوہ چہوڑی جو کہ مدعا علیہا ہے

الف

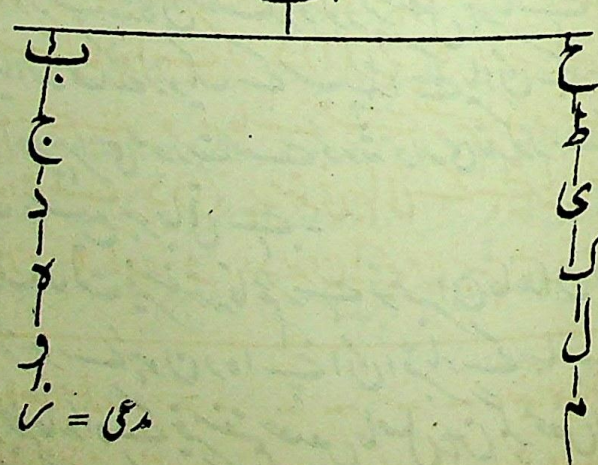

(ن) شرح جگناتہہ نسبت بچن ۳۷۰۔ جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۸۔ لاکورٹ مولفہ نارٹن جلد ۱ صفحہ ۲۹۲ ایسٹرینج مینول فقرہ ۳۲۳۔ ایسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۲۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدعی نہا تہا جس کا اقربار ۴ مین سب سے زیادہ قریب کا مرد وارث ہونا مسلمہ تہا۔ خاندان بہی غیر منقسمہ تہا۔ یہہ امر مقبولہ تہا کہ بربنا ر دہرم شاستر متاکشرا ایک غیر منقسم شریک حصّہ بمقابلہ بیوہ قابض ہوگا۔ اور منجانب بیوہ یہہ بحث کیگئی تہی کہ "صرف وہی غیر منقسم اقربار ہم ارث ہوتے ہین جنہون نے بلحاظ پیدایش متوفی کیساتہہ جائداد مشترکہ مین حصّہ مالکانہ پایا ہو۔ اور یہہ کہ اسکے وہ حصّہ دار جو عند التقسیم زندگی ہی مین جائداد کے حصّہ دار ہوئے ہوتے۔ مگر یہہ کہ حصّہ داری قسم مذکور صرف اُن ہی اقربا مین ہوسکتی ہے جو قریب کے سپنڈ ہون (یعنی درجہ چہارم سے امتجاوز نہون) پس نتیجہ یہہ ہے کہ رسپانڈنٹ (مدعی) متوفی کا ہم ارث نہ تہا"۔ عدالت نے بحث کے جز اول کو قبول کرلیا۔ مگر دوسرے جز سے انکار کردیا اور یہہ قرار دیا کہ زمینداری گو ناقابل انقسام تہی مگر پہر بہی حصّہ داری کی جائداد تہی اور یہہ کہ ممبران خاندان غیر منقسمہ کو وہی حق بروے پیدایش حاصل تہا جو اور کسی ایسی جائداد مین ہوتا جس مین صرف ایک ہی شخص کے متمتع ہونے کی قید ہوتی۔ صہ ۲۷۸

حصہ دارون کی تعریف

پہر اس امر کے متعلق کہ حصّہ دار کون لوگ ہوتے ہین۔ حکام نے یہہ فرمایا "ہمکو یکسان طور پر یہہ بہی یقینی معلوم ہوتا ہے کہ ہم میراث لوگون کی قید کی نسبت یہہ قرار دینا چاہیئے کہ اس مین وہ غیر منقسم جدی رشتہ دار ہی شامل ہین جو سلسلہ مذکور مین اس شخص کے اخلاف ہون جو قابض آخر کے مورث کے ساتہہ شریک حصّہ تہا۔ کیونکہ غیر منقسمہ حصّہ داری کا فائدہ جو اس قسم کے حصّہ دار کو پہنچا ہو تو اسکے نزدیک کے سپنڈ ہی ہم ارث ہوتے ہین اور جب اسکے مرنے پر حصّہ اسکے بیٹے یا بیٹون یا اور سپنڈگان سلسلہ مذکور پر منتقل ہوتا ہے تو اسی طرح اس قسم کے خلف یا اخلاف کے نزدیک کے سپنڈ اسکے یا اُن کے ساتہہ ہم ارث ہوجاتے ہین اور پہر اسی صورت سے ورثہ داری مذکور نئے سپنڈون سے لیکر خلف آخر تک وسیع ہوجاتی ہے۔

پس ظاہر اجبتک حالت غیر منقسمہ قائم رہے تو ممبران خاندان جو اس طور پر فائدہ حصہ داری پر فائز ہوئے ہون وہ اپنے اُن اقربار کے ساتہہ ہم ارث (ہم ورثہ) ہون گے جنکو جملہ جائداد کے غیر منقسم حصص حاصل ہین مگر محض اس قسم کا ایک عزیز قریب اور اُس کے نزدیک کے سپنڈ (جو سلسلہ مذکور مین ہون) اسوقت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم درثہ نہین ہوسکتے جبکہ تیسری پشت تک سلسلۂ ذکور مین اخلاف نہ چھوڑکر سب کے سب مرگئے ہون اور وہ یا دے اور اُسکے سپنڈگان مذکور بلحاظ پس ماندگی پورا حق متروکہ اسطرح نہ حاصل کرلین کہ گویا جائداد مذکور شرکاء ارث کی حقیقی تقسیم سے بہنچی ہے" پس عدالت نے یہہ قرار دیا کہ مدعی ایک غیر منقسم حصہ دار ہونے کی وجہ سے جیوے سے پہلے قائم مقام ہوگا (س) مقدمہ مذکور مین یہہ امر واضح ہوگا کہ مورث مشترک سے مدعی تک چھٹی پشت تہی اور مدعا علیہا کا شوہر بھی اتنا ہی فاصلہ رکھتا تہا۔

اپرتی بندہ وسپرتی بندہ جائداد ف ۲۵۰ - یہی اصول یعنی جائداد بعض رشتہ دارون پر بلحاظ ولادت منتقل ہوتی ہے اور اور رشتہ دارون کو نہین پہنچتی — تقسیم جائداد کو دو قسمون پر منقسم کرتا ہے جنکو بندو متفنین اپرتی بندہ اور سپرتی بندہ کہتے ہین اور جن اصطلاحون کا ترجمہ غیر مسدود اور مسدود (یا قابل انسداد) کچھہ زیادہ خوش آیند الفاظ نہین ہین۔ متاکشرا مین ان اصطلاحون کی یون تشریح ہوئی ہے (ع) "باپ یا دادا کی دولت اُسکے بیٹون یا پوتون کی جائداد بیٹے اور پوتے ہونے کے لحاظ سے ہوجاتی ہے اور یہہ ایک ایسی وراثت ہے جو قابل انسداد نہین ہے"

صد ۲۷۹

(س) اینوپل بنام رامندو رایا بیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۹۴ و ۱۰۶ نیز ملاحظہ کرو بنگالہ مین گرو وداری بنام کلاہل رپورٹ صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۹ (۱۲) جس مین ان لوگون مین تقسیم ہوئی تہی جو مورث مشترک سے چار پانچ اور چھہ پشت دور تہے۔

(ع) متاکشرا باب افضل افقرہ ۳ قانون وراثت حسب ویرمترودیہ مولفہ گوپال چندر سرکار صفحہ ۳ - بیوہار میو کہہ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۲ - رائے عدالت نند کمار لال بنام رضی الدین بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۱ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷ - دیبی پرشاد بنام ٹہاکر دیال - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۲ - مکتب بنگالہ یا متہلا کے مصنفین نے ان اصطلاحون کا استعمال نہین کیا ہے - دہرم شاستر مولفہ منڈلک صفحہ ۳۵۹ ڈاکٹر جالی کے لکچر صفحہ ۱۷۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن اگر اولاد نرینہ نہو تو جائداد اصل مالک کی وفات پر اُس کے والدین یا چچا وٗن یا بہائیون یا اور باقی لوگون پر منتقل ہوتی ہے اور اسطرح پر وجود حقیقی پسر اور اصل مالک کا باقی ہونا مانع قائم مقامی ہین اور اُن کے نہونے پر پہر جائداد اس قائم مقام کو پہنچتی ہے جو چچا یا بہائی ہونیکے لحاظ سے مستحق ہو اور یہی ایک توریث ہے جو قابل انسداد ہے ان مین جو فرق ہے وہ وہی ہے جو کسی انگریزی متقنن کے یہہ الفاظ ادا کرنے وقت پیش نظر ہوتا ہے مثلاً وہ جائدادون کی نسبت کہے کہ منتقل ہوئین یا عارضی طور پر دیگئین یا کسی وارث کی نسبت کہے کہ وارث قانونی ہے یا وارث مقرر ہے ہے - غیر مسدود بلکہ ناقابل انسداد جائداد (اپرتی بندہ) وہ ہے جس مین وارث آیندہ محض اپنی وجود کی بنیاد پر حصہ رکھتا ہے پس اگر وہ کافی عمر تک زندہ رہے تو بالضرور وارث ترکہ ہوتا ہے بشرطیکہ اسکے حقوق بذریعہ ہبہ یا وصیت تلف نہ کردیے جائین اور اگر وہ مرجائے تو اسکے حقوق اسکے بیٹے پر منتقل ہوجائین گے بشرطیکہ وہ خود سپنڈون کے سلسلہ آخری مین نہو - اسصورت مین وہ بیٹا غیر مسدود وراثت کے سلسلہ سے خارج ہے - مگر اسکے خلاف وہ شخص جو کسی غیر مسدود بلکہ ناقابل انسداد جائداد کے ظاہری سلسلہ وراثت مین دوسرے نمبر پر وارث ہو تو کسی اعلی وارث مثل پسر و بیوہ وغیرہ کے درمیان مین آجانے سے کسی وقت وہ اپنی آپکو محروم پائیگا - اسلئے کہ اسکے حقوق پہلے پہل اصل قابض کے مرنے پر پیدا ہوئے اور پہر اسوقت کی موجودہ حالت خاندان کے لحاظ سے اُن کی جانچ کیجائیگی - اور جو اوس سے نزدیک کا کوئی وارث اسوقت موجود ہو تو وہ شخص اول کو کلیتاً خارج کردیگا اور اگر وہ قائم مقام ہونے سے پہلے مرجائے (گو اگر زندہ رہتا تو قائم مقام ہوتا) تو اسکے ورثار اسوقت تک کچھہ نہ پائین گے کہ وہ خود بھی متوفی کے بعد کے وارث ہون - دوسرے الفاظ مین یہہ کہیے کہ جو حقوق خود اسکو حاصل ہون اُنکو کسی دوسرے پر منتقل نہین کرسکتا (ف) صہ ۲۸۰

(ف) ہائیکورٹ بنگالہ نے قاعدہ شاستر متاکشرا حال مین یون بیان کیا ہے کہ اصول پابندگی (پس ماندگی) دو قسم کی جائدادون پر محدود ہے (۱) جو کچھہ بحیثیت متروکہ اپرتی بندہ ملا ہو اور جو کچھہ کہ اسکے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو (۲) وہ جائداد جو جائداد مشترکہ ایسے شرکا کی ہو جو مدرشامل ہوئے ہون اور جو جائداد کو بطریقہ وراثت سے حاصل ہوئی ہو (یعنی مختلف نواسون کے ذریعہ سے) وہ نتیجہ مذکور کے تابع ہوگی جیسا کہ بنام شیو پرشاد - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد موروثی۔

۲۵۱۔ دوسرا مسئلہ مشترکہ جائداد کا ہے اسکی پہلی قسم وہ ہے جو جائداد موروثی کے نام سے مشہور ہے اس اصطلاح کے یہ معنی بھی لئے جاسکتے ہین کہ وہ جائداد جو ایک مورث سے کسی شخص کو پہنچی ہو چاہے وہ دور کا ہو اور چاہے مرد ہو یا عورت ہو۔ اور جہان وقت واحد مین جائداد کئی شخصون کو مثلاً بھائیون۔ بیٹون پوتون اور بھتیجون وغیرہ کو پہنچی ہو اور قبضہ اور تمتع کے حقوق بھی یکسان ہون تو وہ بھی یقیناً اسی قیاس پر جائداد مشترکہ ہوگی لیکن یہہ وہ نہین ہے جسکو عموماً جائداد موروثی کہا جاتا ہے بلکہ لفظ مذکور اپنے اصطلاحی معنون مین اس جائداد کے متعلق مستعمل ہوتا ہے جو کسی شخص کو اسطرح پر پہنچتی ہے کہ اس شخص کی اولاد کو (ص) بمقابلہ شخص مذکور جائداد مین کچھہ حقوق حاصل ہوتے ہین۔ مثلاً اگر کوئی باپ یا بندہ دہرم شاستر متاکشرا جائداد جدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ آیا وہ موروثی جائداد ہے یا نہین۔ اور اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر اسکی توریث مثل جائداد اپرتی بندہ ہوئی ہے تو موروثی جائداد ہے اور اگر اسکی توریث مثل جائداد سپرتی بندہ ہوئی ہے تو موروثی نہین ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ۔ ۲۵۰) اس فرق کا سبب یہہ ہے کہ پہلی صورت مین وارث کو جائداد مین حقیقی طور پر اسکی وراثت مین آنے کے پہلے سے حصہ حاصل تہا اور اسلئے اسکی خاص اولاد نے پیدائش سے اس حصہ مین حق استفادہ حاصل کیا۔ پس اسی وجہ سے جب جائداد فی الحقیقت اسکو پہنچی تو اسنے اسکو بلحاظ حصہ حاصلہ قبول کیا۔ البتہ دوسری صورت مین اسکے لئے جائداد ان کے منتقل ہونے سے پہلے فی الجملہ کوئی حصہ نہ تہا اسلئے جب وہ صورت واقع ہوئی تو اسنے جائداد کو اولاد کے تمام دعوون سے بالکل ہی بری اور بمقابلہ دیگر اشخاص زیادہ زوردار حیثیت مین پایا لہذا وہ تمام جائداد جو کسیکو ایسے مرد مورث کے ذریعہ سے راست پہنچتی ہے جو اس سے تین پشتون سے زیادہ اوپر نہو وہ موروثی جائداد ہے اور فوراً ہی اپنی اولاد کے ساتہہ وہ شخص بحیثیت مشترکہ قبضہ کرتا ہے لیکن

ص ۲۸۱

(ص) مین بالجملہ یہہ بھی کہتا ہون کہ لفظ "اولاد" اس کتاب مین بیٹون پوتون اور پرپوتون سب کیلئے مستعمل ہوگا۔ دیکھئے کتاب ہذا فقرہ۔ ۴۹۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہان کوئی جائداد یکیدی رشتہ دار مثلاً بہائی بھتیجے چچازاد بہائی یا چچا سے پہنچی ہو نو وہ موروثی جائداد نہین ہے۔ (ق) پس نتیجہ یہ ہے کہ خود اسکے اخلاف اس مین اسکے ساتھہ حصہ دار نہین ہین۔ اور اسکی معاملت کے متعلق نہ تو وہ اسکو روک سکتے ہین اور نہ اسبات پر مجبور کر سکتے ہین کہ اُن کو بھی کوئی حصّہ دیا جاے (ر) اسی اصول پر جو جائداد کسی شخص کو کسی عورت سے وراثتاً یا اُس کے ذریعہ سے مثلاً نواسہ سے پہنچی ہو یا جو کسی ایسے مورث سے ملی ہو جو تین پشتون سے زیادہ دور ہو یا جو کہ کسی گروہ ہم مکتب کے وارث ہونے سے ملی ہو تو وہ موروثی جائداد نہو گی (ش) اور جو جائداد کہ جدّی ہو اور اسوجہ سے مشترکہ جائداد ہو تو وہ بلحاظ خانہ

(ق) اس امر کے ظاہر کرنے کی بیشکل ضرورت ہے کہ مین وراثت کا ذکر کر رہا ہون نہ کہ باقی ماندگی کا جو حصہ زائد بعد فوت برادر غیر منقسم باقی بھائیون پر عائد ہوتا ہے وہ موروثی جائداد ہی اور اسکی جملہ نتایج کے تابع ہی گنگو مل بنام بنسی دہر۔ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۱۷۰۔

(ر) رائدرنل بمبئی بنام مگند۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۵ ۴۔ نند کمار لال۔ بنام رضی الدین بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۳۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۷۔ جواہر بنام گٹن رپورٹ ہائیکورٹ آگرہ جلد ۳ صفحہ ۷۸۔ لوچن نیمدہاری ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۰۔ پیتم بنام اُجاگر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۲۔ جالی کے لکچر صفحہ ۱۲۱۔

(ش) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۶۱۔ ڈائجسٹ ویسٹ و بہولر صاحبان صفحہ ۱۰۷۔ رائے عدالت بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۲۔ ہائیکورٹ مدراس نے یہہ طے کیا ہی کہ جو جائداد نانا کی طرف سے پہنچے وہ بھی موروثی جائداد ہی ہے کو باتلاف حق پسر کسی پر منتقل نہین کیا جا سکتا۔ مذکورہ بالا سندون کا کوئی حوالہ نہین دیا گیا تھا مگر پریوی کونسل نے دوسرے امر پر فیصلہ مذکور منسوخ کر دیا (موتھائن چٹی بنام سنگیلی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸۔ سیوگنگا بنام نکشن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰) جب پہر ہی صورت پیدا ہو تو ہمارے مدرکہنا کارآمد ہو گا کہ جائداد ایسے موقع پر جائداد موروثی ہوتی کی وجہ سے مشترکہ جائداد ہو جاتی ہی جہان جائداد مذکور پدری مورث سے پہنچی ہو۔ دیکھئے متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۳ و ۵ و ۲۱ و ۲۴ و ۲۷ و ۳۳ و باب ۱ فصل ۵ فقرہ ۲ و ۳ و ۵ و ۹ و ۱۱ رائے اجبلس ستر مقدمہ گنگا پرشاد بنام امجد بیپار پرشاد انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۴ رائے عدالت جیوا کنور بنام شیو پرشاد انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۔ نانا بھائی بنام اچرت بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۱ کتاب ہذا فقرہ ۲۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اولاد موروثی ہوگی لیکن ہمجدیون کے مقابلہ مین نہوگی اسلئے کہ وہ پیدائش سے
اُسمین حصہ نہین رکھتے۔ (ت) اس کے خلاف کسی جائداد کے موروثی ہونے
مین اسوجھ سے کمی نہوگی کہ وہ جداگانہ یا مکسوبہ ذاتی مورث ہی جس سے کہ منتقل
ہوئی۔ (ث) کیونکہ جبوہ ایک مرتبہ منتقل ہوآئی تو اُسکی اصلیت اُن لوگون کیلئے ص ۲۸۲
جنپر وہ منتقل ہوئی غیر اہم ہوگئی البتہ اُن لوگون کیلئے اہم ہے جنکو وراثتاً نہین
پہنچی ہے۔ مثلاً ایک باپ جس کے الف اور ب دو بیٹے تھے ایک مکسوبہ ذاتی
جائداد رکھتا تھا۔ الف بیوہ چھوڑکر باپ کی زندگی ہی مین مرگیا اور پھر اسکے مرنے
پر ب نے جائداد لے لی۔ بیوہ الف نے بحیثیت جائداد موروثی اُس مین سے
حق پرورش پانے کا دعوے کیا۔ پس عدالت نے یہ تسلیم کیا کہ ہر ایسے مسئلہ
مین جو اور اس کے بیٹون مین پیدا ہو جائداد مذکور موروثی ہوگی لیکن بمقابلہ
الف ایسا نہوگا۔ اسلئے کہ اسکی زندگی مین جائداد کلیتاً باپ کے اختیار مین تھی اور
الف کے لئے نہ وہ موروثی جائداد تھی اور نہ مشترکہ تھی۔ اور پھر اسکے مرنے پر
بیوہ کو اپنے شوہر سے زیادہ کوئی حق نہ تھا۔ اور نہ بیوہ کے حقوق مین اس
تبدیل ہیئت سے کوئی اضافہ ہوا کہ جائداد ب کے اختیار مین آئی (خ) جسملہ
پس انداز جائداد موروثی اور تمام خرید کی ہوئی وفوائد جو جائداد موروثی کی آمدنی
یا اسکی بیع سے ہوئے وہ سب اسی سرمایہ کی حیثیت مین ہون گے

(ت) اجودہیا بنام کاشی گیر۔ رپورٹ ہائیکورٹ مغربی وشمالی جلد ۴ صفحہ ۳۱۔ گوپال سنگھ
بنام ہیکن لال فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۹۴۔ گوپال دت بنام
گوپال لال۔ ایضاً صفحہ ۱۳۱۴۔
(ث) رام نرائن بنام پرتم سنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹۔ ومقدمہ
مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۷۔ رائے عدالت انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۵۰۔
(خ) جانکی بنام نند رام۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس سے کہ پیدا ہوئے - (ذ) اسی اصول پر دریا کے کنارہ پر کے گاؤن مین جو اضافے ہون وہ بہی موروثی جائداد ہین بشرطیکہ خود گاؤن بہی موروثی رہا ہو (الف)

(ذ) شدانند بنام بونومالی ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ - و مقدمہ مذکور برطبق نگرانی سرزمین شدانند بنام سرجومونی ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۵۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۶ پریوی کونسل مین ایک اور امر کے متعلق منسوخ ہو گیا - سب نومن سرجومونی بنام سدانند بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۴ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۷ - و مقدمہ مذکور مدراس جورسٹ جلد ۸ صفحہ ۴۶۶ - گہنشام بنام گوبند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۰ (۲۴۰) امرت ناتہہ بنام گوری ناتہہ - مورس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۵ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر (پریوی کونسل) جلد ۱۵ صفحہ ۱۰ - کرسپنا بنام راماسامی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۵ - جگموہن داس بنام منگلداس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۹ - مقدمہ گنگا پرشاد بنام اجودہیا پرشاد مین ہائیکورٹ بنگالہ نے اس امر کو بہی تصور کیا کہ غیر طے شدہ ہے کہ آیا جو جائداد موروثی جائداد کی آمدنی سے قبل ولادت پسر خرید کیگئی ہو تو وہ بعد کے پیدا شدہ بیٹے کو پہنچنے پر جائداد موروثی ہو گی یا نہین جسٹس متر صاحب کی پرزور رائے یہہ تھی کہ وہ جائداد موروثی نہو گی - یہہ بہی تسلیم کیا گیا کہ جو جائداد بعد ولادت خرید ہو گی اسکی دوسری صورت ہو گی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ - وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۷۴ - مدراس مین یہہ قرار پایا ہے کہ جو جائداد آمدنی جائداد موروثی سے خرید کیجائے وہ موروثی جائداد ہی جسکو ایک ایسے بیٹے کا حق تلف کر کے کسی اجنبی کو نہین دیا جا سکتا جو بوقت ہبہ ماں کے پیٹ مین تہا - عدالت نے مسٹر جسٹس متر کی رائے مصرحہ بالا کی پیروی سے انکار کر دیا - دیکہئے مقدمہ رامنا بنام ونکٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶ - ناقابل تقسیم زمینداری کی آمدنی جو پس انداز ہو یا اُس پس انداز سے جو جائداد خرید کیجائے اسکے لئے دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۲۰۲ معلوم یہہ ہوتا ہے کہ جائداد منقولہ جو کسی پرورانیتاً منتقل ہوئی ہو اور پہر مدلکہ اراضی کی حیثیت مین آجائے تو اسکی تمام خصائص جائداد موروثی غیر منقولہ حاصل ہو جاتے ہین - شیام نرائن بنام رگہبر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۸

(الف) رام پرشاد بنام رادہا پرشاد - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۰۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد منقسمہ

دفعہ ۲۵۲ - جہان پر جائداد موروثی کئی مالکان مشترک پر تقسیم ہوگئی ہو تو کوئی شک نہین کہ اگر ان مین سے کسی کی اولاد بوقت تقسیم بقید حیات ہو تو حصہ اسکو ملیگا وہ بلحاظ اولاد بحیثیت جائداد موروثی اُسکے قبضہ مین رہے گا کیونکہ اولاد کے حقوق اس مین شامل ہوگئے ہین - اور تقسیم صرف جدا ہونیوالے ہی لوگون کے دعاوی کو قطع کرتی ہے باپ اور اسکی اولاد مشترک رہتے ہین (ب) لیکن صاف طور پر طے نہین ہوا ہے کہ آیا اس موقع پر بھی یہہ قاعدہ منطبق ہوگا یا نہین جہان تقسیم کا وقوع قبل ولادت ہوا ہو -

ص ۲۸۳

جائداد جو موروثی سے بذریعہ ہبہ ملی ہو

کلکتہ کے ایک مقدمہ مین یہہ طے ہوا تھا کہ جب کسی باپ نے مختلف ہبہ نامون کے ذریعہ سے اپنی جائداد کو بیٹون پر تقسیم کردیا ہو تو اولاد ہونے کے لحاظ سے ہر ایک کا حصہ جائداد موروثی ہوگا مگر یہہ نہین معلوم ہوتا کہ آیا ہبہ کے وقت اولاد موجود تھی یا نہین البتہ بیٹے نے یہہ حجت پیش کی تھی کہ برنبار ہبہ وہ اُسکی مکسوبہ جائداد تھی لیکن عدالت نے اسکے قبول کرنے سے انکار کردیا - اور اسناد ہنود کی پوری جانچ کے بعد حکام نے فرمایا کہ "ہم خیال کرتے ہین کہ متاکشرا کی رو سے جائداد از قسم اراضی جو دادا کی مکسوبہ ہو اور اُسنے اپنے بیٹون پر تقسیم کردی ہو تو اس عطائے جائداد مذکور اسطرح پر بیٹون کی ذاتی مکسوبہ جائداد نہین ہوجاتی ہے کہ وہ اسکو پوتون کی مرضی کے بغیر اور انکا نقصان کرکے ہبہ یا بیع کردین - اس جائداد کی نسبت یہہ نہین کہا سکتا کہ بلا نقصان جائداد پدر (یعنی موروثی) حاصل کیگئی ہے - کیونکہ یہہ جائداد اس جائداد مین سے صرف دی ہی نہین گئی تھی بلکہ وہ معاوضہ حصہ غیر منقسمہ

(ب) لکشمی بائی بنام گنپت موردبا ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی (ابتدای دیوانی) جلد ۵ صفحہ ۱۲۹ - چتر بھوج بنام دہرم سی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸ کلکتہ مین بہت ہی حال مین یہہ امر طے ہوگیا - رپورٹ سے نہین معلوم ہوتا کہ بیٹا تقسیم سے پہلے پیدا ہوا تھا یا بعد کو پیدا ہوا لیکن مین خیال کرتا ہون کہ بعد ہی کو پیدا ہوا - اور مونی بنام چودہری - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد سابق تھی جسکا استحقاق معلوم ہوتا ہے کہ باپ کو حاصل تہا۔ پس نہیں مانا جاسکتا
کہ وہ صرف باپ کی عنایت سے دیگئی تہی بلکہ وہ اس لحاظ سے دیگئی تہی کہ باپ
نے اپنا کچھہ حصّہ یا حق حصّہ داری جائداد جدّی تفویض کرکے یہ جُداگانہ حصّہ قبول
کرلیا تہا۔ اور ہم خیال کرتے ہین کہ باپ نے اسکو اس لزوم کے ساتہہ اختیار
کیا تھا جسکا کہ حصہ غیر منقسمہ (جسکا وہ معاوضہ تہا) تابع ہوسکتا تہا" (ج) یہی توجیہ
یکسان حیثیت سے اس اولاد کی حمایت مین بہی نظر آتی ہے جو ہبہ کے وقت ص ۲۸۴
پیدا نہ ہوئی ہو۔ اسیطرح مدراس مین بہی قرار پایا کہ کوئی باپ اس بنا پر کہ اسنے
خاص اپنے ہی باپ کے وصیت نامہ پر جائداد پائی ہے جائداد مذکور بحیثیت جائداد
مکسوبہ ذاتی نہین لیتا۔ عدالت نے فرمایا تہا کہ "ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اس تنازع
مین اسکی کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکی نوعیت ظاہر باپ کے وصیت نامہ پر قبول کرلینے
سے بدل گئی اور اس تکرار کے لئے تو اور بہی کم وجہہ ہوگی کہ اس کا اس صورت مین
جائداد حاصل کرنا اس حصّہ سے زیادہ فائدہ دیگا جو وراثتاً پہنچتا" (د)

حال مین بمبئی مین بعد نظر ثانی جملہ مقدمات یہہ طے کیا گیا ہے کہ جہان کوئی دادا اپنی
مکسوبہ جائداد اپنے ایسے بیٹے کو بذریعہ وصیت دیدے جس کے خود بہی اولاد نرینہ
موجود ہو اور ایسے شرایط سے جس سے یہہ ارادہ ظاہر ہو کہ منتقل الیہ کو کلیتاً جائداد
ملے اسطرح جس جائداد کی وصیت ہوگی وہ بحیثیت جائداد موروثی اولاد پر منتقل
نہین ہوتی ہے جس کے متعلق اُن کو استحقاق بہی ہو کہ تقسیم کے لیے باپ پر

(ج) مدن گوپال بنام رام بخش - ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۱ و ۷۳ - تانوجی بابو اسن بنام مدن موہن
انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۵ - مقدمہ مہابیر کنور بنام جوہا (ویکلی رپورٹر
جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۸) مین معلوم ہوتا ہے
کہ مسٹر جسٹس جیکسن نے مخالف رائے ظاہر کی ہے لیکن ظاہر ہوتا ہے کہ اس مقدمہ
مین ہرگز موروثی جائداد نہ تھی - اس امر کے متعلق کہ "ہبہ بوجہہ محبت" کیا ہے دیکھئے مقدمہ
لکشمن بنام رامچندر - انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱ -

(د) تاراچند بنام ریب رام ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰ و ۵۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۸

دعوے دائر کرین - (ا) اسی اصول کے ایک اور مقدمہ تابع قانون متاکشرا مین تقلید کیگئی جس مین کہ باپ نے جائداد منسوبہ ذاتی کی اپنے تین بیٹون اور بیوہ کو بالاشتراک وصیت کی تہی - دو بیٹے جدا ہو گئے مگر تیسرا اپنی ماں کے ساتھہ ہی رہا اور اوس کے مرنے پر بلحاظ حق باقی ماندگی اسکا حصہ لے لیا - پس عدالت نے بعد نظر ثانی فیصلہ محولۂ بالا یہہ قرار دیا کہ حصہ بیوہ جو بیٹے تک پہنچا اسکی نسبت بالضرور یہہ سمجھنا چاہیے کہ بیٹے کے ہاتھہ مین وہ موروثی جائداد کی حیثیت رکھتا ہے اسلئے کہ اصلاً وہ جائداد پدری کا جز تہا - (ف) بیوہ کے حصہ کی چاہے کیسی ہی نوعیت ہو مگر اوسکی توریث اُن لوازم کی جن کا تعلق اصل مقام سے جہان سے کہ حصہ مذکور پیدا ہوا تابع تہی - جس موقع پر ایک شخص نے برنہاد تقسیم جائداد خاندانی کا حصہ حاصل کیا تہا جو اپنی پوری قیمت پر رہن تہا اور جسکو اسنے بعد مین خاص اپنی کمای سے فکہہ مین کرا لیا تہا وہان بھہ قرار پایا کہ جائداد غیر زیر بار جو اسکے قبضہ مین تھی وہ موروثی تہی - (ز)

جائداد منسوبہ بمشترکہ

۲۵۳ - دوم یہ کہ موروثی ہونے کے بغیر بہی جائداد مشترکہ ہو سکتی ہے - جہان کہ ممبران خاندان مشترکہ کوئی جائداد سرمایۂ مشترکہ کی امداد سے پیدا کرین یا باہمی مشقت سے حاصل کرین تو اس قسم کی جائداد اُن لوگون کی مشترکہ جائداد ہوگی جنہون نے اسکو حاصل کیا ہے چاہے جائداد موروثی مین اضافہ کیا گیا ہو یا آنکہ اصل جائداد موروثی کے مدد کے بغیر پیدا کیگئی ہو - (ح) اور یہ امر کہ آیا اولاد

ص ۲۸۵

(ا) جگمہن داس بنام منگلداس انڈین لا رپورٹ سلسلۂ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸ -

(ز) نانا بہائی بنام اچرت بائی انڈین لا رپورٹ سلسلۂ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۲ و ۱۳۳ -

(ز) وسالچی بنام انناسوامی ہائی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۵۰ -

(ح) منو باب ۹ فقرہ ۲۱۵ - یجنا ولک باب ۲ صفحہ ۱۲۰ - متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۱۵ - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۶ - سراج منگناٹن صفحہ ۳۵۱ و ۳۶۲ - رام شیشیا بنام بہاگوت - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ - رام پرشاد بنام شیوچرن مورس انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۰ - راوہا بائی بنام نارائن - انڈین لا رپورٹ سلسلۂ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ بذیل فقرہ ۴۵ - ایکٹ (نمبر ۱۵ بابتہ ۱۸۸۲ء) انتقال جائداد جو لوگ جائداد غیر منقولہ سرمایۂ مشترک سے خرید کرتے ہین وہ کوئی خلاف معاہدہ نہونے کی صورت مین مستحق ہین کہ اپنے اپنے حصص مشہ کہ کے لحاظ سے جائداد مذکور کو حصہ رسدی حاصل کرین اور اسیطرح وہان بہی استحقاق ہے جب کئی آدمی اپنے اپنے سرمایہ سے بالاشتراک مشتری ہون -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیدا کنندگان مشترک محض بر بنا پیدائش بلا ثبوت اس امر کے کہ اس مین ان کی کچھ شرکت تھی جائداد مذکور مین حصہ پائین گے یا نہین ایک ایسا سوال ہے کہ جہان تک ہمکو علم ہے کبھی پیدا نہین ہوا۔ اگر صرف ایک شخص نے کوئی دولت محض اپنی محنت سے بلا امداد جائداد موروثی پیدا کی ہو تو کوئی شک نہین کہ اوسکی اولاد کا اس مین کوئی حصہ نہو گا اور اگر کئی بھائیون نے ملکے حاصل کی ہو تو جائداد مذکور ان مین مشترک ہوگی اس مین بھی شک نہین کہ تمام ہمجدیون کے لئے جائداد مذکور جائداد مکسوبہ ذاتی کا حکم رکھیگی۔ اور یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ تا وقتیکہ وہ خود ہی بالارادہ اولاد کو حصہ مین شریک کرین وہی حکم اُن کے لئے بھی کیون نہ رکھے۔ ہائیکورٹ بمبئی کی بھی ایک مقدمہ مین یہی رائے ہوئی جہان جائداد بذریعہ تجارت حاصل کیگئی تھی حکام نے فرمایا "ایسی کوئی شہادت موجود نہین ہے جس سے یہہ ظاہر ہو کہ فریقین شرکار ایک معمولی مشترکہ تجارت کے تھے جو معاہدہ پر مبنی تھی اگر بیٹون کو کاروبار پارچہ فروشی مین بشمول اپنے باپ کے حق مشترکہ حاصل تھا تو ظاہرا اسکی وجہ یہہ تھی کہ وے شرکار ایک خاندان غیر منقسمہ کے تھے جو اُس حیثیت سے کارخانہ کو مشترکاً چلاتے تھے اگر جائداد کارخانہ خاندانی تینون شرکار کی مساوی کوشش سے حاصل کی گئی تھی اور اُسمین اپنی مکسوبہ جائداد کے سوا اور کسی سرمایہ سے مدد نہ کیگئی تھی تو کوئی شک نہین کہ جائداد کارخانہ مذکور معہ اوس کے متبعات کے جائداد مکسوبہ ذاتی متصور ہوگی باوجودیکہ اسپر قبضہ مشترکہ تھا اور بوقت تقسیم جائداد مذکور ظاہر القبضہ مختلف شرکار کے جائداد مکسوبہ ذاتی قایم رہیگی گو منجملہ اون کے ایک شخص باقی دو کا باپ ہی کیون نہو۔" (ط)

صہ ۲۸۶

جائداد جو سرمایہ مشترکہ مین شریک کر دی گئی ہو

۲۵۴ ۔ تیسرے جو جائداد اصلاً مکسوبہ ذاتی ہو وہ اگر بالارادہ مالک بوا گذاشت حقوق جداگانہ نسبت جائداد مذکور سرمایہ مشترکہ مین شریک کر دیگائے تو جائداد مشترکہ بن سکتی ہے چنانچہ اس اصول کو پریوی کونسل نے متواتر تسلیم کر لیا ہے اور شاید سب سے زوردار مقدمہ وہ تھا جس مین کہ مالک نے حقیقی طور پر قانونی استحقاق جائداد بسبب ایکٹ تعلقداران اودھ بابتہ ۱۸۶۹ء

(ط) چتر بھوج بنام دہرم سی انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸ و ۴۴۵ ۔

* حاشیہ اگر باپ ہندو خاندان مشترکہ کا ہبہ نامہ کسی جائداد کا کسی بیٹے کے نام کر دے تو جائداد مذکور کی نسبت نہین خیال کیا جا سکتا کہ وہ موروثی نہین رہی ہے دیکھو نوٹس الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کرلیا تھا اور اسکے طرز عمل سے قرار دیا گیا تھا کہ اسنے جائداد کو موروثی جائداد کی حالت مین قائم کردیا ہے (ی) مگر ایسا نیا استحقاق پیدا کرنیکے لیے بالفرض مالک اصلی کے جداگانہ حقوق سے دست برداری کا صریح ارادہ ثابت کرنا چاہیے اور اُن افعال سے استنباط ہونا چاہیے جو مہر و محبت سے عمل مین آئے ہون چنانچہ ایک چھوٹے بھائی کے ساتھ جو پیدائشی مجنون تھا۔ سالہا سال تک بڑا بھائی یہہ سلوک کرتا رہا کہ گویا اُسمین کوئی نقص ہی نہ تھا۔ دفاتر مال مین اسکا نام بحیثیت مالک مشترک داخل تھا اور دستاویزات بھی اسکے نام سے دی اور لی جاتی تھین۔ اور ظاہر ابرسون تک اسکی نسبت خاندان کا یہی برتاو رہا کہ وہ اچھا ہو جانے والا ہے لیکن بالآخر ایک خاندانی انتظام کی رو سے بحیثیت نا قابل اسکو ترک کردیا گیا۔ اور پریوی کونسل نے تسلیم کیا کہ طریق عمل سابقہ ایسا نہین سمجھا جاسکتا جو تازہ حقوق دینے کے مقدار مین ہو جنکو اطفل مذکور برنبا وراثت نہین پا سکتا تھا۔ (ک)

جائداد نا قابل انقسام مشترکہ ہوسکتی ہے۔

۲۵۵ قابلیت تقسیم جائداد مشترکہ کے عام نتایج مین سے ایک ہے لیکن یہہ نہ فرض کرنا چاہیے کہ جائداد مشترکہ و جائداد

(ی) ہرپرشاد بنام شیو دیال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۵۵ - شنکر بخش بنام ہردیو بخش انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۷۱ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۷ - رائے عدالت رام پرشاد بنام شیو چرن مورس انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۶ - چلیا مل بنام متیال مل مدراس جورسٹ جلد ۶ صفحہ ۱۰۸ - (پریوی کونسل) شام نرائن بنام کورٹ آف وارڈس ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۷ - گوپال سامی بنام چنا سامی انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۵۸ رائے عدالت - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۹ - ایضاً سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۲ - ۳۹۸ و ۴۰۱ - ہادھو راؤ منوہر بنام آتمارام انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۱۹ -

(ک) لالہ مدن گوپال بنام کیکہسند اکنور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۸ صفحہ ۹ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۱ -

ذکر ہو چکا ہے کہ عدالت ابتدائی بمبئی نے فیصلہ کیا تھا کہ اگرچہ جائداد کسوبہ مذریعہ اقرارنامہ کے جائداد موروثی اور اسکی نتایج کی پابند ہو جاتی ہے مگر منافوجات منسل از جائداد مذکور موروثی نہین ہوتے (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶) مگر یہہ رائے منسوخ ہوگئی اور تجویز ہوئی کہ وہ جائداد بھی موروثی سمجھی جائیگی جلد ۲۱ صفحہ ۳۴۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۲۸۷

قابل تقسیم کی اصطلاحین ایسی ہین کہ باہم تبدیل بدل ہوسکین - کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نا قابل انتقال زمینداری کبھی جائداد مشترکہ نہین ہوسکتی تھی لیکن ایسا نہین ہے اور اس سے متمتع ہونیکا جو طریقہ ہے وہ ضرورتاً دوسرے ممبران خاندان کے حقوق کو بہت ہی کم کردیتا ہے البتہ دو صورتین ایسی ہین جن مین اُسکی مشترکہ حیثیت اہم ہوجاتی ہے - اول لازمی سبب سلسلۂ قائم مقامی - ثانیاً ہر قابض قائم مقام کو جو اختیارات انتقال جائداد حاصل ہین ان امر اول الذکر کی نسبت پریوی کونسل نے بہ تکرار مان لیا ہے کہ کسی زمینداری پر قائم مقام ہونیکا سلسلہ اس امر پر منحصر ہے کہ آیا وہ جائداد گو نا قابل انقسام ہے لیکن جائداد مشترکہ خاندانی کا جز رہی ہے یا آنکہ قابض کی جُداگانہ و مکسوبہ ذاتی ہے - (ل) دوسرے امر کی نسبت عدالتہائے مدراس نے زمانہ حال تک یہی عملدرآمد رکھا ہے کہ قابض زمینداری نا قابل انقسام تابع دہرم شاستر تا کثر انسبت انتقال جائداد اُن ہی ممانعات کا پابند ہوگا جسطرح کسی اور موروثی جائداد کی نسبت ہے - مگر یہہ طریقہ فیصلہ جات حال کے ایک فیصلہ پریوی کونسل کی بنیاد پر منقطع ہوگیا ہے اسی مضمون پر آگے چلکر زیادہ تفصیل سے بحث کیجائیگی - (م)

حصہ دار جُداگانہ جائداد رکھہ سکتے ہین -

۲۵۶ - اس امر کے ظاہر کرنیکے لئے جائداد خاندانی مشترکہ کی جانچ مکمل نہوگی کہ کونسی جائداد جو کہ جائداد مشترکہ نہین ہے جُداگانہ

(ل) کتیم ناچیر بنام راجہ شیو گنگا مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ و ۵۸۹ و ۶۱۰ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱ (پریوی کونسل) بنوبل بنام بوچیا مورس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۳ و ۳۳۶ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل) چودھری چنتامنی بنام نولکھو انگلش لا رپورٹ ... ... انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۵ - بنوبل بنام رامن وہ ربا بیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۹۲ و ۱۰۳ - پریاسوامی بنام پریاسوامی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۶۱ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ - رنگی نائکا بنام بلی راما فیصلہ پریوی کونسل ۵ - جولائی سنہ ۱۸۷۹ء

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افراد خاندان کے قبضہ مین آسکتی ہے - جو جائداد کہ مشترکہ نہو وہ بالضرور جائداد جداگانہ ہوگی یا مکسوبہ ذاتی ہوگی یا وہ جائداد جسکو اسطرح پہنچ گئی ہے کہ وہ اسی خاندان غیر منقسمہ کے ممبرون کے جملہ دعاوی سے بری رہ سکتی ہے - ان تینون صورتون مین سے آخر صورت کی متعلق تو بحث ہوچکی ہے (ملاحظہ ہو فقرہ - ۲۵۱ و ۲۵۲ کتاب ہذا)

صہ ۲۸۸ جداگانہ جائداد کے اصلی معنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا قابض ان لوگون کے ساتھ متحد ہنے سے باز رہا ہے جنکی تعلق سے یہہ جائداد جدا ہے - لیکن عموماً ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک جماعت سے علیحدہ ہوجاتا ہے مثلاً اپنے بھائیون سے - اور دوسرون سے متحد ہوجاتا ہے مثلاً خاص اپنی ہی اولاد سے متحد ہوجاتا ہے - پہلی حالت مین تو اسکی جائداد جداگانہ ہے اور دوسری صورت مین مشترکہ ہے - (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ - ۲۵۲) اس کے خلاف جائداد مکسوبہ ذاتی کوئی ایک شخص پیدا کرسکتا ہے گو وہ متحدہ حالت مین ہی ہو اور جبکہ وہ حاصل ہوجائے تو زمانہ بہر کے مقابلہ مین موثر ہوگی مین اس شاخ قانون کی پرانی تاریخ تو بیان ہی کرچکا ہون (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ - ۲۱۵ تا ۲۱۷) اور ذیل کی توضیحات سے واضح ہوگا کہ بذریعہ فیصلہ جات زمانہ حال اسکے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا -

مکسوبہ ذاتی - ف ۲۵۷ - یاجنا ولک نے تمام مسئلہ مکسوبہ ذاتی کو مختصراً یون بیان کیا ہے - "جو کچھہ شریک بلا نقصان جائداد پدری بطور خود بحیثیت تحفہ دوست سے یا بطور عطیہ عروسی حاصل کرے اس مین ہم ارث لوگون کو کوئی دخل نہین ہے - (ن) اور نہ وہ شخص جو کہ ایسی جائداد آبائی حاصل کرتا ہے جو علیحدہ کرلیگئی ہو اسکو دیگر حصہ دارون کو دیگا - اور نہ وہ جائداد جو بذریعہ علم حاصل کیگئی ہو" (س) اسکی اسمرتی چندرکا

(ن) تحفہ جات احباب و شتہ دارون کیلئے دیکھیے منو باب ۹ فقرہ - ۲۰۶ - نارد باب ۱۳ فقرہ ۶ و ۷ مدن گوپال بنام رام بخش ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۷ - کتاب ہذا فقرہ - ۲۵۲ - متاکشرا باب ۱ فصل ۵ فقرہ ۹

(س) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ - ۱ - دائے بھاگ باب ۶ صفحہ ۱ - دائے کرم سنگرہ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۱ تا ۱۲ - ویوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۷ فقرہ - ۱ تا ۱۴ - رگھونندن باب ۵ صفحہ ۱ تا ۱۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شرح کرتا ہے کہ جائداد پدری سے ہر غیر منقسم ہم ارث کی جائداد مراد ہے۔ (ع) اور متاکشرا یہہ اضافہ کرتا ہے کہ الفاظ "بلا نقصان جائداد پدری" کو بالضرور ہر ہر سے متعلق کرنا چاہیئے "بالآخر جو کچھہ کسی دوست سے بمعاوضہ کسی احسان کے بحوالہ ارث حاصل ہوا ہو۔ یا جو کچھہ اس شادی مین وصول ہوا ہو جو بطریقہ اسور وغیرہ انجام پذیر ہوئی ہو (ف) یا جو کچھہ جائداد آبائی سے بذریعہ خرچ متاع پدر حاصل ہو۔ یا جسکا کسب اس علم کے ذریعہ سے ہو جو بصرف جائداد موروثی حاصل کیا گیا ہو۔ تو ان سب مین تمام بھائی بندون اور باپ کا حصہ ہوگا" (ص) مصنف متاکشرا بچن یا جنا ولک کو کمسوبہ ذاتی کی اسطرح تعریف کرنے سے وسیع کرتا ہے کہ "جو کچھہ خود کسی شریک نے بلا نقصان متاع پدری یا مادری حاصل کیا ہو"۔ اسی بنیاد پر ہائیکورٹ مدراس نے حال مین فیصلہ کیا ہے کہ جو جائداد کسی کو نانا سے وراثتاً پہنچی ہو وہ کمسوبہ ذاتی نہین ہے اور اس فیصلہ کو پریوی کونسل نے بحال رکھا ہے۔ (ق) غرضکہ ہر صورت مین تمام بحث یہہ ظاہر کرنے کیلئے ہوئی ہے کہ استفادہ "بلا نقصان جائداد" ہوا ہو۔ زمانہ قدیم مین میراث مشترکہ کی ذراسی امداد بھی (چاہے یا بواسطہ ہو) نقصان مذکور متصور ہوتی تھی اور ہر جائداد مشترکہ کا قبضہ قطعی طور پر یہہ بات ثابت کرنیوالا متصور ہوتا تھا کہ امداد مذکور عمل مین آئی ہے ٭

ص ۲۸۹

(ع) سمرتی چندرکا باب ۷ فقرہ ۲۸۔

(ف) شیوگوبند نبام شام نرائن۔ رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۵۔

(ص) متاکشرا باب افضل ۴ فقرہ ۶۔

(ق) متاکشرا باب افضل ۴۔ فقرہ ۲۰۔ رگھونندن باب ۵ صفحہ ۵۔ متائن چیٹی بنام سنگیلی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۱۲۷ و انڈین لا رپورٹ سلسلۂ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۰۷۔ مدراس ہائیکورٹ نے جو نتیجہ نکالا تھا کہ اسطرح پر جو جائداد وراثتاً پہنچے وہ پانیوالے اور اسکے بیٹے کی مشترکہ جائداد ہوگی اس سے تعبیر کرنے کیلئے پریوی کونسل نے انکار کیا کتاب ہذا فقرہ ۲۵۱۔

٭ اس بحث کے متعلق حال کا فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ و زبدۃ النظائر الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۸۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدالت مدراس ہمیشہ زور کے ساتھہ کمسوبہ ذاتی کے خلاف مین مائل رہی ہے لیکن حال کا میلان فیصلہ جات ہوشمندانہ خیال قانونی کی طرف ہے اور الفاظ کے عوض اسکے معنی کی پیروی کیگئی ہے۔

۵۸۹ حاصلات علم

شلاً فوائد علمی و شجاعت کی نسبت (جو معلوم ہوتا ہے کہ کمسوبہ ذاتی کی قدیم صورتین ہین) مانا جاتا تہا کہ جائداد مشترکہ ہین بشرطیکہ تحصیل علم خاندان مشترکہ کے خرچ سے ہوئی ہو یا بہادر اپنے باپ کی تلوار کام مین لایا ہو۔ (فقرہ ۲۱۶ کتاب ہذا)۔

ایک ایسے مقدمہ مین اس امر کے متعلق قانون کی سخت چہان بین کیگئی جس مین ایک دختر طوائف کی بتنے کرنیوالی مان نے اس بنیاد پر اسکی جائداد کا دعوی کیا تہا کہ جائداد مذکور اس ہنر سے کسب ہوئی تہی جو مان کے خرچ سے سکہایا گیا تہا۔ اور ہائیکورٹ مدراس نے سول جج کی بہت ہی مجتہدانہ تجویز کو منسوخ کرکے یہہ فیصلہ کیا کہ اگر کمسوبات مذکور کی نسبت یہہ تصور کیا جائے کہ فوائد علمی ہین تو وہ حاصل کنندہ اور اسکی مان کی مشترکہ جائداد ہین۔ (س) لیکن اگر اس دختر طوائف کے کمسوبات محض کسبی پیشے کے نتایج ہوتے اور کسی خاص تعلیم کی امداد نہوتی تو یقیناً اور فیصلہ ہوتا۔ (ش) بعد کے ایک مقدمہ مین ایک وکیل کے کمسوبات اس بنیاد پر قابل تقسیم قرار پائے کہ وہ اس تعلیم سے ہوئے تہے جو خاندانی خرچ سے دلائی گئی تہی حالانکہ یہہ بہی دریافت ہوا کہ اسنے اپنے باپ سے معمولی تعلیم کے سوا اور کچہہ نہین پایا تہا۔ جسٹس ہالوے نے مقدمہ طوائف کی نسبت بیان کیا تہا کہ مین تجویز ہائیکورٹ کی پوری طرفداری کرتا ہون جسکا مین ذمہ دار ہون اور بالخصوص اس بیان کی نسبت کہ اس شخص کے معمولی حاصلات علم جسنے خاندان سے پرورش پائی بالیقین قابل تقسیم ہین"۔ (ت) ایک اور وکیل کے مقدمہ مین بمبئی کے چیف جسٹس نے

صہ ۲۹۰

(س) چلاکوندا بنام رتناچلم۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۶۔ دہرم شاستر گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۶۷۔
(ش) بولوگم بنام سورنم۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۳۰۔
(ت) گنگادہر بنام نرسما ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فیصلہ جات مقدمات بالا کو تعمیماً قبول کیا تہا۔ مگر وہان درحقیقت یہہ مسئلہ پیدا ہی نہین ہوا کیونکہ یہہ واضح ہوا کہ اُسنے وکالت اور کاروبار مہاجنی کو ملا دیا تہا اور یہہ کہ وہ خاندانی جائداد مشترکہ نہی جسکو وہ کام مین لاتا تہا۔ (ث)

خاندان مین اثر تعلیم

۲۵۹ - بہرحال یہہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ کیون کوئی شخص جس نے اخراجات خاندانی سے تعلیم و پرورش پاکر بذریعہ علم کے مکسوبات حاصل کئے ہون وہ اس شخص سے کمتر حیثیت مین ہو جسنے کہ اسی طرح پر تعلیم و پرورش پائی ہو اور بعد کو مکسوبات ذاتی حاصل کئے ہون۔ جمتواہن اسکو بیان کرتا ہے کہ جہان پر بنا امداد جائداد مشترکہ یہہ کوشش کیگئی ہے کہ مکسوبات جُداگانہ کو جائداد مشترکہ مین شامل کیا جائے وہان یہہ ضرور ثابت کرنا چاہیئے کہ سرمایہ مشترکہ خاص طور پر بمقصد مکسوبات کیلئے کام مین لایا گیا تہا۔" اُسکا محض اسوجہہ سے اشتراک نہین ہوتا کہ جائداد ممکن ہے کہ خورش یا اور ضروریات کیلئے صرف مین آئی ہو کیونکہ وہ مان کی چہاتی سے دودہ پینے کے مثل ہے"۔ (خ) یہہ مفہوم اچہا معلوم ہوتا ہے اگر اخراجات مشترکہ کسی ہندو خاندان کا کوئی ممبر انگلستان بہیجا جائے تاکہ وکالت یا سول سروس کیلئے تعلیم پائے تو قرین انصاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مکسوبات زائدہ بمعاوضہ اخراجات زائدہ داخل سرمایہ مشترکہ ہون۔ اور یہہ قبول کیا جاسکتا ہے کہ جب خرچ زاید دیا گیا تو اسکی بازدہی پیش نظر کر لیگئی تہی مگر ایسے موقع پر صورت برعکس ہے کہ جب سب کے سب بالکل ایک ہی مرتبہ پر اقامت کرین اور معمولی پرورش و تعلیم کے سوا اور کچہہ نہو جو اس قسم کی زندگی کرنے والے لوگون مین عام ہے چنانچہ اسی کے مطابق مدراس کے ایک مقدمہ مین جہان ایک ہندو نے بہت بڑی تاجرانہ دولت کمائی تہی۔ صد ۲۹۱

(ث) بای منچہہ بنام نروتم داس ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی (اپیل دیوانی) جلد ۶ صفحہ ۱ و ۶۔

(خ) دائے بہاگ باب ۶ فصل ۱ فقرہ ۴ ۴ تا ۵۰۔ اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۷۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکے دعوے قبضہ مکسوبہ ذاتی کو جایز رکہا گیا اگرچہ یہہ مسلمہ تہا کہ ابتدائے عمر مین
اسکی پرورش ہوئی تہی اور موروثی ذرائع سے تعلیم دیگئی تہی اور شادی کی گئی تہی (ذ)
اسیطرح بنگالہ کے ایک مقدمہ مین جہان مکسوبہ ذاتی کا عذر کیا گیا تہا اور مدعا علیہ
نے خاندانی خرچ سے پرورش پائی تہی مگر یہہ ثابت کیا گیا کہ حصول جائداد مین اسنے
کوئی ایسا سرمایہ صرف نہین کیا جو خاندان مشترکہ کا ہو اور علی الظاہر اسکے حاصلات ایک
سودمند ملازمت سے ہوئے تہے - تو یہہ قرار پایا کہ عذر درست تہا - اسپر جسٹس
میتر صاحب نے فرمایا "عدالت ماتحت مین مدعی کا یہہ بیان تہا کہ مدعا علیہ نے جائداد
مشترکہ سے تعلیم پائی ہے نظر بر آن وہ مستحق ہے کہ امداد تعلیم سے مدعا علیہ نے
جو کچہہ پیدا کیا ہے اسمین شریک ہو لیکن یہہ بحث دہرم شاستر مین کہین منظور نہین
کی گئی اور مجہے انصاف مین کوئی چیز ایسی نہین ملتی جس سے اسکی تائید ہو" - یہہ
مقدمہ بصیغہ اپیل پریوی کونسل مین بہی بحال رہا جہان یہہ بحث کیگئی تہی کہ جو جائداد
ایک کامیاب تاجر پیدا کرے وہ جائداد مشترکہ ہے اسلئے کہ اسکو سرمایہ مشترکہ سے
تعلیم دیگئی تہی - مگر اس واقعہ سے انکار کیا گیا اور رائیس کمیٹی کا یہہ ارشاد ہوا - (الف) چونکہ
حکام عالیمقام کی یہہ رائے ہے لہذا اس امر پر غور کرنا ضروری نہین ہے - کہ آیا کسیقدر
تعجب خیز امر قانونی جو اپیلانٹ نے پیش کیا ہے - (جسکو اگر بہ عبارت صریح بیان
کیا جائے تو یہہ ہے کہ اگر کسی ہندو خاندان مشترک نے کوئی تعلیم خواہ کیسی ہی
ہو سرمایہ مشترک سے پائی ہو تو وہ اسکے بعد سے ہمیشہ کے لئے اس قابل نہین
رہتا ہے کہ بذریعہ خود اپنے ہنر و محنت کے کوئی جائداد علیحدہ حاصل کرے) قابل
پذیرائی ہے یا نہین و اسطے تائید اس امر کے نہایت قوی اور صریح سند درکار ہوگی
اُن وجوہ سے جو حکام ممدوح نے تحریر فرمائے ہین حکام ممدوح کے نزدیک اسبات کی
ضرورت نہین ہے کہ کتب ہائے مستند یا اسناد پر جنکا حوالہ دیا گیا ہے لحاظ
کیا جائے یہہ کہنا کافی ہو سکتا ہے کہ مطابق رائے حکام عالیمقام کے کسی
قول محولہ سے اوس امر کی تائید نہین ہوتی ہے کہ جسپر استدلال کیا گیا ہے" اسکی

(ذ) جیلا پرومل بنام ویرا پرومل مدراس جورسٹ جلد ۴ صفحہ ۵۴ - اپیل مین بحال رہا ایضاً صفحہ ۲۴۰ -
(الف) دہنگ داری بنام گنپت بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ نوٹ - و مقدمہ مذکور دیکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۲۲

صفحہ ۲۹۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعد مقدمہ بنگالہ کی نسبت منظوری کے ساتھہ حوالہ دیکر کہ وہ بمقابلہ مدراس و بمبئی کے وسعت کے ساتھہ قانون قائم کرتا ہے اس ارشاد کے ساتھہ تجویز ختم کیگئی ہے "ہمکو کہنا ہے کہ بعد ازین بورڈ ہذا کو اس امر پر لحاظ کرنا ہو کہ آیا زیادہ تر محدود اور پر احتیاط توضیح قانون متعلقہ امر ہذا قرار دادہ عدالت بنگال اوس سے زیادہ صحیح ہے یا تین کہ جو ظاہرا قاعدہ مسلمہ عدالتہائے مدراس ہے"۔ (ب)

ف ۲۶۰ لازم ہے کہ خاندانی اخراجات سے خاص علم سکھایا جائے۔

حال مین جملہ مقدمات مصرحہ لا کی جانچ بمبئی ہائیکورٹ مین ہوئی۔ (ج) اور حکام نے فرمایا کہ ہمکو بہ تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قول مسٹر صاحب جسٹس کا کہ وہ مسئلہ جسپر ہم غور کررہے ہین دہرم شاستر مین کسی جگہہ پر منظور نہین کیا گیا ہے ٹھیک طور پر صحیح نہین ہے اون اقوال سے جنکا حوالہ ہمکو دیا گیا ہے ہماری راے مین بطور قاعدہ دہرم شاستر کے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ معمولی مکسوبات علم اوس صورت مین قابل تقسیم ہین جب علم مذکور بخرچ خاندان سکھلایا گیا ہو اور اوسوقت مین سیکھا گیا ہو جبکہ خاندان سے پرورش ہوتی تہی لیکن اوس حالت مین صورت دیگر ہے جب علم بخرچ ایسے اشخاص کے سکھلایا گیا ہو کہ جو شریک خاندان طالب علم نہون لیکن پھر بھی یہہ بحث باقی رہتی ہے کہ آیا لفظ علم مستعملہ اقوال مذکور کی تعبیر زمانہ حال مین یہہ ہونی چاہیئے کہ اوس سے مراد زیادہ تر تعلیم خاص کسی پیشہ کی ہے اور نہ محض عام تعلیم تجویز جوڈیشل کمیٹی مقدمہ پالیم بنام پالیم کے الفاظ "کوئی تعلیم" سے اور نیز اوس راے سے جو ایک حاکم عالیمقام نے اثنائے استدلال مین ظاہر کی ہے یعنی یہہ کہ طوائف کا مقدمہ جو مدراس مین ہوا تہا ایک مقدمہ تعلیم خاص کا

(ب) پالیم والو بنام پالیم سوریا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۷۔ دہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۵۲۔

(ج) لکشمن بنام جمنا بائی انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵۔ و ۲۴۲ منظور ہوا اور اُسکی تقلید کیگئی۔ دیکھئے مقدمہ کشن جی مہادیو بنام مورو مہادیو انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تہا اور وہ خواہ مخواہ کسی مقدمہ تعلیم عام سے متعلق نہین ہے یہہ مستنبط ہوتا ہے
کہ اگر بحث مذکور روبرو حکام عالیمقام کے پہر پیش ہوگی تو اُسپر بالخصوص بلحاظ نوعیت
ومقدار تعلیم کے جو بخرچ خاندان دیگئی ہو غور کیا جائیگا۔ صد ۲۹۳

غرضکہ عدالت نے توضیحات شروع فقرہ بالا کو منظوری کے ساتہہ منقلس کرکے
یون فرمایا کہ "ہم خیال کرتے ہین کہ اقوال دہرم شاستر کی خلاف ورزی نہوگی بلکہ
وہ مطابق حالات تمدن ہنود زمانہ حال کے ہوگی۔ اگر ہم یہہ تجویز کرین کہ جب دہرم شاستر
مین ایسے علم کی مکسوبات کا ذکر ہوتا ہے جو خاندانی خرچ سے سکہلایا گیا ہو تو اُن
کا مقصود اس خاص شعبۂ علم سے ہے جسکے وسیلہ سے روپیہ حاصل کیا گیا ہو
اور نہ عام تعلیم ابتدائی جو ضروری زینہ حصول جملہ علوم ہے"۔

تنبیہ سرمایہ مشترکہ قطعی نہین ہے۔

۲۶۱ ۔ اسی اصول پر اگرچہ قبضہ مسلمہ یا وجود سرمایہ مشترکہ
اِس امر کا بار ثبوت پیدا کنندہ مکسوبات ذاتی پر ڈالے گا
کہ سرمایہ مذکورہ اُسکی دولت کا مدار نہین ہے۔ (د) پہر بہی خود یہہ واقعہ
قطعی نہین ہے۔ سپرم کورٹ بنگالہ کے ایک مقدمہ مین جسٹس گرانٹ نے
بیان کیا تہا کہ "جب کوئی جائداد وراثتاً پہنچی ہو تو وہ جائداد اس قابل نہین
ہے کہ اسکو ایسی بنیاد تصور کیا جائے جسکی ترقی نے دولت محصلہ مابعد قائم
کی ہو تو یہہ دولت علی الظاہر بالضرور مکسوبہ متصور ہوگی ایک موروثی جہوپڑا
جو نہ تو مبدل کیا گیا ہو اور نہ اس قابل ہو کہ ایک قابل حصول مقدار رقم سے
بدلدیا جائے جس مین کہ پیدا کنندہ دولت کو یہہ حقیر فائدہ حاصل تہا کہ جب
اُسنے اپنی محنت سے فائدہ اٹہانا شروع کیا باقی خاندان کے ساتہہ بود و باش
کرتا رہا اسی طرح اور بہی حقیر باتین ہین" (ہ) کوئی شک نہین کہ اگر یہہ ظاہر ہوا

(د) شب پرشاد بنام گنگا موتی ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۱۔ پران کرستو بنام بہاگیرتی ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۸
سیبا بنام سیبا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۵۱۔

(ہ) گردہرن بنام گوکل موتی۔ رپورٹ سپرم کورٹ کلکتہ مولفہ فلٹن صفحہ ۱۶۵ و ۱۸۱۔ رآے عدالت میناچی بنام چیمبر قیصلہ
صدر عدالت مدراس مابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۶۳ جادو موتی بنام گنگا دہر بولنا سپرم کورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۰۰۔
ہرسترن صفحہ ۵۲۱۔ احمد بہائی بنام قاسم بہائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۴ مورس انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۵۰۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ آمدنی جائداد مشترکہ ایسی کافی ہی کہ بعد ادائے اخراجات ضروری خاندان کے بیچ رہتا تھا جس مین سے مکسوبات ذاتی کسب کیئے جا سکتے تھے تو اسکے خلاف تجویز کیا جاتا۔ (د) جو خریداری اس رقم سے کیجائے جسکو بکفالت جائداد مشترکہ قرض لیا گیا ہو تو وہ خاندان مشترکہ کی ملک ہوگی اور اسکے ممبر بالاشتراک قبضہ کے ذمہ دار ہون گے۔ (ہ) لیکن اگر وہ قرض صرف قرض لینے والے کی اعتماد پر ہو یا آنکہ بر بنا بر اقرار خاص قرض لینے والے کے ذاتی نفع و نقصان کیلئے سرمایہ مشترکہ سے قرض لیا گیا ہو تو دوسری صورت ہوگی۔ (ح)

صہ ۲۹۴

عطائے سرکاری۔ ۲۶۲ - جو جائدادین بہ تعمیل اختیار حکمرانی سرکار سے عطا ہون وہ پانیوالے کی مکسوبہ جائداد ہین چاہے عطیات مذکور کلیتاً عطیات جدیدہ ہون یا ایسی جائداد ضبط شدہ خاندانی ہو جو کسی ایک ممبر کے قبضہ مین ہی اور اب اسکے نام بحال ہوئی۔ (ط) لیکن جہان ایک ممبر خاندان جبراً دوسرے کا

(د) سدانند بنام سدرج مونی ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۶۔
(ہ) شیو پرشاد بنام کلندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۷۶ (۱۰۱)
(ح) راے نرسنگھ بنام رائے نرائن ہائیکورٹ رپورٹ مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۲۱۸
(ط) کتا ناچیر بنام راجہ شیو گنگا سورس انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۶۰۶۔ مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲ (پریوی کونسل) بیر رتناب بنام مہاراجہ راجیندر۔ سورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱ (مقدمہ ہنسا پور) و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱ (پریوی کونسل) اودھ تین منعد ضبطی ۱۸۵۸ء عطا کرنے کی نسبت دیکھو ایکٹ نمبر ۱ بابتہ ۱۸۶۹ء (اودھ اسٹیٹ ایکٹ) دیکھئے مقدمہ ہیکراج سہکرن بنام سرکار سورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۴۔ ہرپرشاد بنام شیو دیال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ (۵۵) ہرپریو بخش بنام جواہر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۷۸۔ ایضاً جلد ۶ صفحہ ۱۶۱۔ برجندر بنام جانکی کنور ایضاً جلد ۱ صفحہ ۱۔ نہالچند بنام ہیکراج انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۴۵۔ گوری شنکر بنام نہار اجہ بلرام پور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱۔ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۴۳۔ ملکہ جہان بنام ڈپٹی کمشنر گلھنو انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۶۳۔ مرزا جہان بنام نواب افسر ہو اپیل صفحہ ۷۶۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۷۔ سٹیٹ بے دیال بنام سیتلہ بخش انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۲۱۵۔ رامانند بنام رگھوناتھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۸۴۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۹۔ بریہی پال بنام جواہر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۔ عطیہ جاگیر قیاساً صرف حیاتی ہے۔ گلاب داس بنام کلکٹر سورت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۴۔ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۸۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قبضہ اٹھا دے جو موروثی زمینداری پر قابض ہے اور کوئی قانونی ضرر نہین ہے نہ ایسے شخص کی طرف سے عطیہ جدیدہ ہے جو قانونی حق دینے کا مجاز ہو تو قابض جدید بذریعہ کسب ذاتی نہین پاتا ہے بلکہ بسلسلہ حق سابقہ حاصل کرتا ہے۔ (ی) اور جہان کوئی ضبطی سرکار بعد کو منسوخ ہو جائے اور شخص ثالث کو کوئی عطیہ نہ کیا جائے تو یہہ قرار پایا ہے کہ حق قدیم نے عود کیا تاکہ جو لوگ اسکے دعوے کرنے کے قابل ہو سکتے ہین وہ اُس سے مستفید ہون۔ (ک) اسیطرح عطیہ جو کسی قابض جائداد کے نام سرکار سے عمل مین آئے اور جو محض حصول حق مالگذاری سرکار کا کام دیتا ہے اور سرکار مین حق واپسی کو مرتفع کرتا ہے تو یہہ محض جائداد قدیم کا باقی رکھتا ہے۔ (ل)

پس انداز جائداد ناقابل انتقام۔

ایک اور امر جو حال ہی مین فیصل ہُوا یہہ ہے کہ آیا بروئے قانون متاکشرا ایک قابض جائداد ناقابل انتقام جو کچھہ پس انداز کرے وہ اسکی مکسوبہ جائداد ہے یا نہین۔ پس یہہ کلیتاً طے شدہ ہے کہ گو ایک ناقابل انتقام زمینداری ان معنون مین جائداد مشترکہ ہو سکتی ہے کہ جملہ اہل خاندان کو ایک مشترک اور مستقل فائدہ اُس حقیت مین حاصل ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۵۵) لیکن اسکی سالانہ آمدنی اور اُس آمدنی کا مجموعہ کلیتاً قابض زمینداری کی جُداگانہ جائداد ہے اور جس طریقہ سے وہ اپنی آمدنی کو صرف کرے اُس کے متعلق کوئی قرابت دار دعوے حساب فہمی نہین کر سکتا اور نہ جو کچھہ اُس سے سالانہ منافع ہوئے ہون اُن مین حصہ کا دعوے کر سکتا ہے اُسکی مرضی چاہے جسقدر کم یا جسقدر زیادہ اپنی آمدنی کو صرف کرے۔ اگر وہ اسکو پورا صرف کر دیتا ہے

ص ۲۹۵

(ی) تیولا بنام پوچیا۔ مورس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۳۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔ (پریوی کونسل)

(ک) مرزا جہان بنام بادشاہ بہو۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۴۔ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۔

(ل) نرائن بنام چنگلما۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو فضول نہین ہے اور جو کچھہ کسی کام مین لگا دیتا ہے وہ اُسکے جیتے جی پورے طور سے اُسی کے اختیار مین ہے (م) اسلئے اس قسم کے پس انداز مین کسی شرکت نہین ہوسکتی اور نہ حق باقی ماندگی ہوسکتا ہے۔ (ن) پس اگر کوئی زمیندار مدراس مین لاولد مرجائے تو مین سمجھتا ہون کہ اسکی بیوہ بہائیون یا اُن کی اولاد سے پہلے اسکے پس انداز کو پائیگی اور اگر وہ صاحب اولاد مرا ہوگا تو قطعی طور پر اُن ہی کو ملیگا۔ مقدمات مقتبسہ بالا مین سے ایک مین ہائیکورٹ مدراس کی یہی رائے معلوم ہوتی ہے جس مین حکام نے فرمایا ہے کہ "چاہے یہ پیدا کیا گیا ہو کہ زمیندار کا جداگانہ پیدا کیا ہُوا سرمایہ ہے یا درحقیقت ایسا ہے کہ اُس کے مکسوبات جو اس موروثی جائداد کی ذریعہ سے ہوئے اُن کا صرف وہی مالک تھا تو سرمایہ مذکور اُس کے بیٹون پر جائداد خاندانی کی طرح قابل تقسیم ہوگا" (س) اسطرح جب کوئی پولی گار ایسا قرض چھوڑ کر مرے جسکی ادائی خاندان کیلئے لازم ہو اور ساتھہ ہی ساتھہ ایسی جائداد بھی چھوڑ مرا ہو جو پس انداز سے خریدی گئی ہو تو یہہ قرار دیا گیا کہ خریدار بہائے مذکورہ اُسکی ایسی جداگانہ جائداد ہین جسکی نسبت قرضخواہ استحقاق رکھتے ہین کہ اُس سے اپنے قرضون کو ادا کرلین۔ (ع) البتہ جو پس انداز اور زمیندار ان ماسبق سے پہنچا ہوا اسکے لئے دوسرا قاعدہ ہوگا اور وہ اُن

(م) مہاراجو لنگرو بنام راجہ راو پنٹالو ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۱ و ۴۱ لچھمن راو بنام ترمل راو مدراس جورسٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۱۔

(ن) دیکھئے مقدمہ نیلکسٹو دیب بنام بیر چندر مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۰ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳۔ (پریوی کونسل) و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل) (مقدمہ ہیٹرا)

(س) ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۱۔

(ع) نگوٹا رام سوامی بنام بنگارسی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۴۵۔ اس امر پر دونون مجمون کا اتفاق مجازی پولی گار کی صورت مین تھا لیکن جہان حقیقی پولی گار ہو اس کے قاعدہ کیلئے متفق نہ تھے ملاحظہ ہون صفحات ۱۵۵ و ۱۶۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اخلاف کی مشترکہ جائداد ہوگا جن مین سے ایک رکن تو خود موجود وہ زمیندار ہے اور باقی ارکان اسکے بھائی اور اُن کی اولادین ہین۔

جائداد موروثی کا پہر حاصل کرلینا۔ **۲۶۳** - خود حاصل کرنیکا دوسرا طریقہ جو شایداب صد ۲۹۶ نہین پیدا ہونیوالا ہے وہ یہہ ہے کہ جب کوئی حصہ دار بلا امداد دیگر حصہ داران و بلا امداد سرمایہ خاندانی اپنے شرکا رہم ارث کی رضامندی سے کوئی ایسی موروثی جائداد دوبارہ حاصل کرتا ہے جسکو غیرون نے چھین لیا تہا اور جسکو خاندان نہ حاصل کرسکا تہا۔ (ف) مگر ایک مقدمہ کو اس قاعدہ کی تحت مین لانیکے لئے لازم ہے کہ جائداد غیرون کے قبضہ مین چلی گئی ہو اور وہ اُسپر بمخالفت خاندان قابض ہون۔ یہہ کافی نہین ہے کہ وہ جائداد کسی ایسے شخص کے قبضہ مین ہو جو بحیثیت ممبر خاندان اُسپر قبضہ رکہنے کے استحقاق کا مدعی ہو یا کوئی غیر شخص جو اسطرح کا ہو کہ بوساطت خاندان (مثلاً بذریعہ رہن) قبضہ رکہنے کا مدعی ہو۔ نیز اسی طرح محض ذاتی فائدہ کیلئے کسی ہم ارث کا مکرر جائداد حاصل کرنا صرف اُس موقع پر جائز ہے جہان "حصہ دارون" کی غفلت اپنے حقوق کا دعوے کرنے کی نسبت ایسی ہوئی ہو جس سے ظاہر ہو جائے کہ وہ جامداد کے مکرر حاصل کرنیکا ارادہ نہین رکہتے ہین یا کم از کم اسکے حصول سے بے پرواہین اور اسطرح خاموشی کے ساتہہ رضامند ہون کہ حاصل کرنیوالا اپنے ذرایع اور کوشش سے کام لے یا آنکہ مکرر حاصل کرنیوالے کے حصہ دارون سے صریح تصفیہ ہو جائے "اگر حصول مکرر ہم ارث لوگون کی باہمی واقفیت سے نہوا ہو تو بہی کم سے کم نیک نیتی سے اور بلا فریب اُن کے حقوق کے اور بلا پیش بندی اُن کے ارادہ حصول جائداد تلف شدہ کے ہونا چاہیئے" بالآخر اُسکو واقعی قبضہ جائداد حاصل کرنا چاہیئے نہ یہہ کہ حصول قبضہ کیلئے

(ف) منو باب ۱۰ فقرہ ۲۰۹ - متاکشرا باب افضل ۴ فقرہ ۲ و ۶ دائے بہاگ باب ۶ فصل ۲ فقرہ ۳۱ - تا ۳۷ - دائے کرم سنگرہ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۶ تا ۹ رگھونندن باب ۵ فقرہ ۲۹ تا ۳۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صرف ڈگری ہو۔ (ص)

نتیجہ استحصال مکرر۔ اس استحصال مکرر کے نتیجہ کی نسبت متاکشرا مین اختلاف معلوم ہوتا ہے یعنے باب ۱ فصل ۵ فقرہ ۱۱ مین مصنف مذکور بحوالہ منو باب ۹ فقرہ ۲۰۹ - جائداد بازیافتہ کو حاصل کرنیوالی کی جداگانہ ملک کہتا ہے اور باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۱۱ مین شنکہ کی ایک بچن مقتبس کرتا ہے جس سے یہہ امر قایم ہوتا ہے کہ "اگر جائداد مذکور راضی ہو تو حاصل کرنیوالا ربع حصہ پاتا ہے اور باقی علی السویہ بھائیون پر تقسیم ہو جاتی ہے" ڈاکٹر میر اس اختلاف کو مطابق کرنے کیلئے یہہ فرض کرتا ہین کہ پہلی بچن اُس صورت سے متعلق ہے جب حصول جائداد باپ کے ذریعہ سے ہوا ہو اور دوسری بچن کا تعلق اس صورت سے ہے کہ جب کئی بھائی یا دیگر حصہ دارون مین سے کسی ایک کے ذریعہ سے جو سب ایک درجہ مین ہون جائداد حاصل ہوئی ہو۔ (ق) لیکن مستندین بنگال آخری قاعدہ کو اراضی کی صورت کے سوا باقی تمام صورتون مین ہر ایک مکرر حاصل کرنے سے متعلق مانتے ہین (ر) یہہ بھی بیان کر دینا چاہیئے کہ مکرر حاصل کرنیوالا پہلے ربع لیکر پھر باقی مین دوسرون کے ساتھہ برابر کا حصہ بھی پاتا ہے (ش) صد ۲۹۷

(ص) وسالجی بنام انا سوامی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۵۰ - بشیشور بنام سیتل ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۳ - وہی مقدمہ نگرانی مین بحال رہا - بشیشر بنام سیتل ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۹ - بلاقی بنام کورٹ آف وارڈس ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۳ - جگموہن داس بنام منگل داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸ - متو و وہوگندہ بنام دورا سنگھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۹۹ - و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۰۰ - نراگنی بنام وینکٹ چلاپتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۵۹ -

(ق) داس انڈسی ارر کسٹ صفحہ ۲۵ - برہسپتی - جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۲ -

(ر) دائے بھاگ باب ۶ فصل ۲ فقرہ ۳۶ - ۳۹ - دائے کرم سنگرہ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۷ و ۸ - مگناٹن جلد ۱ صفحہ ۵۲ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ -

(ش) دائے کرم سنگرہ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۹ - جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مکسوبات جو سرمایہ مشترکہ کی مدد سے ہوئے ہون

۲۶۴ - مکسوبہ ذاتی اور جائداد مشترکہ کے بین بین ایک وہ صورت ہے جو ششٹہ کی ایک بچن پر منحصر ہے جسکی رو سے جائداد جو حصہ دار واحد نے بصرف میراث حاصل کی ہو قابل تقسیم سمجھی جاتی ہے البتہ حاصل کرنیوالے کا دوگنا حصہ ہے - (ت) یہ بات تو بیان ہی کر دی گئی ہے (دیکھئے فقرہ - ۲۱۶ کتاب ہذا) کہ غالباً بچن مذکور کا تعلق مکسوبات ذاتی سے ہے اور یہ کہ حقوق بڑہانے کی عوض جس نے کہ جائداد مشترکہ سے کام لیا ہو وہ حاصل کنندہ کے حقوق کو گھٹا دیتی ہے - لیکن سمرتی چندر کا اور مادھویہ دونون بچن مذکور کو حاصلات علمی تک محدود کرتے ہین جبکہ اون کا قابل تقسیم ہونا اس تعلیم کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے جس سے وہ حاصل ہوئی ہون اور جو خاندانی اخراجات سے دلائی گئی تہی - (ث) جو اصول عامہ اسکے متعلق وجنانیشور نے قایم کئے ہین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس خیال کو دور کرتی ہین کہ کوئی خاص اور قطعی فائدہ بصرف جائداد خاندانی کسی ہم ارث کو حاصل ہو سکتا ہے (ج) مسٹر ڈبلیو گمناٹن کا بیان ہے کہ بروئے شاستر بنارس اس قسم کا کوئی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا چاہے کسی شخص کی ذاتی محنت کیسی ہی کیون نہو - البتہ بنگالہ مین اس قاعدہ کا وجود ہے - (ذ) اور کوئی شک نہین کہ اس ملک مین یہہ قاعدہ مکرر قایم کیا گیا ہے - (الف) لیکن اسکی انتہا اور جن صورتون سے اسکا تعلق ہے

ص ۲۹۸

(ت) اور اگر کسی بھائی نے خود اپنی محنت سے کچھہ پیدا کیا ہو تو وہ دوگنا حصہ پائیگا ششٹہ باب ۱۷ صفحہ ۵۱ - متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ - ۲۹ - دے بھاگ باب ۶ فصل ۱ فقرہ - ۲۷ تا ۲۹ رگھونندن باب ۱ صفحہ ۲ باب ۵ صفحہ ۱۸ -

(ث) سمرتی چندر کا - باب ۷ فقرہ - ۹ مادھویہ صفحہ ۴۹ - نیز ملاحظہ ہو بیوستھا مندرجہ گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۶۷ =

(خ) متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ - ۱ تا ۶ -

(ذ) گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۵۲ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۷ نوٹ - ۱۵۸ - ۱۶۰ نوٹ - ۱۶۲ - نوٹ -

(الف) گداوہر بنام اجودھیا رام فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۶ (۷) کشل بنام رادھا ناتھہ فیصلہ جات مذکور جلد ۱ صفحہ ۳۳۶ (۴۴۸) دوپتی بنام ہرادھن فیصلہ جات مذکور جلد ۳ صفحہ ۹۸ - کرپاسندھو بنام کنہیا فیصلہ جات مذکور جلد ۵ صفحہ ۳۳۵ (۳۹۳) رائے عدالت اودھانند بنام دوارکا ناتھہ بنگال لا رپورٹ (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ =

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن کی تشریح کرنے کی بہت ہی کم کوشش ہوئی ہی۔ ایک مقدمہ متدارکہ سپریم کورٹ بنگالہ مین سر لارنس پیل چیف جسٹس نے حسب ذیل قاعدہ قائم کیا تھا "جو اُصول کہ مستند مین قائم کرتے ہین اُن سے اِس عدالت کا طریق عمل بکسان مطابق ہے یعنے یہہ کہ محض ایک منتظم جائداد مشترکہ اُسکی وجہ سے کسی زاید حصہ کا مستحق نہین ہے اور جو کوئی تنہا حصہ دار مشترک جائداد مشترکہ کی ترقی مین ہر ممکن اور جفاکشی کرتا ہے اُس سے کسی زاید حصہ کا حق قائم نہین ہوتا اور یہہ کہ بلا امداد سرمایہ یا محنت مشترکہ جُداگانہ جائداد کا حاصل کرنا ایک جُداگانہ حق دیتا ہے اور علیحدہ جائداد قائم کرتا ہے اور یہ کہ اکتساب جائداد جُداگانہ جس مین سرمایہ مشترکہ اور محنت مشترکہ سے مدد لیگئی ہو حاصل کنندہ کو دوہرا حصہ لینے کا حق دیتا ہے اور اُس کسب سے جداگانہ حیثیت متعلق کرنے کو روکتا ہے۔ اور آخر اُیہہ کہ سرمایہ مشترکہ سے اُس جائداد کا اتصال جو دوسری صورت مین علیحدہ رکہی جاسکتی تہی اوسکو جائداد مشترکہ ہی کی صورت دیتا ہے نہ کہ حیثیت جائداد جُداگانہ"۔ جسٹس گرانٹ نے بہی اس اضافہ کے ساتہہ یہی قرار دیا کہ اس صورت مین قانون بنگالہ اور متاکشرا باہم موافق ہین اور یہہ کہ حاصل کنندہ کو دوہرے حصہ کے استحقاق کیلئے اُسیقدر ضرور ہے کہ "اُسکو سرمایہ مشترکہ کے ذریعہ سے بہت ہی خفیف مدد ملی ہو"۔ (ب) سپریم کورٹ بنگالہ نے بہی اِس فیصلہ کا منظوری کے ساتہہ حوالہ دیا ہے۔ (ج) کہ وہ جُداگانہ اور مشترکہ مکسوبات کیلئے قاعدہ اور استثنا قائم کرتا ہے۔ پہلا اصُول جو سر لارنس پیل نے قایم کیا ہے کہ حاصل کنندہ کو دوہرے حصہ کا مستحق کرنیکے لئے جائداد مکسوبہ کو جداگانہ ہونا چاہیئے وہ متاکشرا کے موافق ہے جو وشسٹہ کی بچن کا

(ب) گروچرن بنام گولک مونی۔ رپورٹ فلٹن صفحہ ۱۶۵۔
(ج) سرجی مونی داسی بنام وینو بندو۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۵۳۹ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۶۸-۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حوالہ دینے کے بعد بیان کرتا ہے "مصنف (یا جناوالک) اس مسئلہ کے متعلق ایک استثنا پیش کرتا ہے۔ لیکن اگر سرمایہ مشترکہ کو ترقی دیجائے تو ایک مساوی تقسیم مقرر کیگئی ہے"۔ اور کہتا ہے کہ ایسی صورت مین حاصل کنندہ کو دوہرا حصہ نہین دیا جاتا۔ (د) دوسرا اصول جو جسٹس گرانٹ نے قایم کیا ہے کہ جو امداد سرمایہ مشترکہ سے لیگئی ہو وہ بالضرور خفیف ہونا چاہیئے وہ بھی دائبھاگ کے موافق معلوم ہوتا ہے۔ واضح ہوگا کہ جمتواہن حاصل کنندہ کے دوہرے حصہ کے اصول کو وشسٹھ کی اس بچن پر مبنی نہین کرتا جسکی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ وہ ٹیک مکسوبہ ذاتی سے متعلق کرتا ہے بلکہ وہ ویاس کی اس بچن پر مبنی کرتا ہے۔ "بھائی بند اس دولت مین حصہ لیتے ہین جسکو اُن مین سے کوئی اپنی بہادری وغیرہ سے پیدا کرے اور اس مین مشترکہ جائداد کا چاہے ہتیار ہو یا گاڑی استعمال ہوا ہو"۔ (ہ) مگر اس موقع پر اکتساب کا باعث واجب الاجر خوبھائی ہی ہے اور جو امداد سرمایہ مشترکہ سے لیگئی وہ محض بے حقیقت ہے اور یہی راے اوس بیوستھا کے موافق بھی ہے جو پنڈتون نے مقدمہ پرتاب بہادر بنام ملک دہاری مین دیا تھا۔ (و) اُن متعدد بھائیون مین سے جو بحیثیت حصہ داری خاندانی باہم گذران کرتے ہون اگر کوئی بھائی بذریعہ سرمایہ مشترکہ کوئی جائداد پیدا کرے تو جائداد مکسوبہ مذکور سب بھائیون کی مشترکہ ملک ہوگی لیکن اگر ذرائع کسب جو مشترکہ جائداد سے حاصل کئے گئے ہین وہ خفیف ہون اور اسکی ذاتی محنت معقول ہو تو حاصل کنندہ کے لئے دو حصہ اور باقی بھائیون کیلئے صرف ایک ایک حصہ ہوگا"۔ یہہ دونون امور بعد کے فیصلہ جات ہائیکورٹ بنگالہ مین بحال رکھے گئے ہین (ز)

ص ۲۹۹

(د) مناکشر باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۳۰ و ۳۱۔
(ہ) دائے بھاگ باب ۲ فقرہ ۱۴۔ باب ۶ فصل ۱ فقرہ ۲۸ و ۱۴۔
(و) فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ (۲۳۶)
(ز) سری زائن بنام گرو پرشاد ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۱۹۔ شیو دیال بنام جدو ناتھ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱۔ رے کالول صاحب چیف جسٹس جدو مونی بنام گنگا دھر رپورٹ بو لنائس کلکتہ سپریم کورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۰۰۔ بیوستھا درپن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۵۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بار ثبوت

۲۶۵ ۔ فیصلہ جات ہائیکورٹ بنگالہ مین اسبارہ مین بادی النظر مین (نہ فی الحقیقت) بہت اختلاف ہے کہ اس صورت مین بار ثبوت کس پر ہے جب ایک شخص جائداد کے مشترکہ ہونے کا مدعی ہو اور دوسرا مکسوبہ ذاتی کہکر باز رکھتا ہو۔ یا اسکے برعکس بلاشبہہ عام اصول تو یہی ہے کہ چونکہ ہر ہندو خاندان جبتک اسکے خلاف ثابت نہو مشترکہ فرض کیا جائیگا اسلیئے اگر اسکے سوا متدعیہ مین کچھہ معلوم نہو کہ ایک ممبر خاندان جو مسلمہ طور پر یا قیاساً مشترک ہے وہ جائداد پر قبضہ رکھتا ہے پس اگر وہ بیان کرے کہ جائداد مذکور اسی کی مکسوبہ ہے تو وہ ایک ایسے امر کو بیان کرتا ہے جو قاعدہ عامہ سے مستثنے ہے اور اس لیئے یہہ بار اسی پر پڑیگا کہ استثنار کو ثابت کرے۔ (ح) لیکن اسکے خلاف ایک مدعی کی حالت جو جائداد خاندان مشترکہ مین حق قائم کرنا چاہتا ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے نہین ہے کہ مدعی اپنے مقدمہ کو ثابت کرے۔ کیونکہ وہ ایک اپنے موافق مطلب قیاس سے ابتدا کرتا ہے لیکن یہہ ضرور ہے کہ قیاس مذکور دوسرے واقعات مثبتہ یا مسلمہ کے ساتھہ ہو اور واقعات مذکور اس حد تک اس قیاس کو دفع کرسکتے ہون جو معمولی حالت خاندان ہنود سے پیدا ہوتا ہے کہ بار ثبوت فریق ثانی پر جا پڑے۔ (ط) ص ۳۰۰

قیاس نسبت اتحاد ہندو خاندان۔

پس ایک ہندو خاندان کی حالت کی نسبت قیاس کی کیا حد ہے؟ "ہر ہندو خاندان کی باقاعدہ حالت مشترکہ ہے اور قیاساً اسطرح کا ہر خاندان خورد و نوش پوجا پاٹ اور جائداد مین شریک ہے۔ اور بحالت عدم ثبوت تقسیم یہی قانونی قیاس یہی ہے لیکن ممبران

(ح) لکشمن راو بنام ملہار راؤ نیا پس پریوی کونسل کیسیس جلد ۲ صفحہ ۶۰ و ۶۳۔
(ط) بہولا ناتھہ بنام اجودھیا بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۶ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۶۵۔ بدھ سنگھہ بنام گنیش بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۷ (پریوی کونسل) و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۶۔ رائے عدالت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۱ و ۳۰۹۔ ایضاً جلد ۱۳ صفحہ ۶۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاندان ہر سہ امور مذکور یا اُن مین سے کسی مین علیحدگی اختیار کر سکتے ہین" (ی) * الّا اس امر کے متعلق کوئی قیاس نہین ہے کہ کوئی خاندان اس بنیاد پر کہ مشترکہ ہی مشترکہ جائداد یا کسی ایک جائداد پر قابض ہے لیکن جہان یہہ ثابت کر دیا جائے یا تسلیم کیا جائے کہ کوئی خاندان مشترکہ کسی مشترکہ جائداد پر قابض ہے اور جائداد متنازعہ منکسوبہ ہے یا اُسکا قبضہ اسطریقہ سے ہے جو اس حیثیت کے موافق ہے تو "قیاس قانونی یہہ ہے کہ جو جائداد اُن کے قبضہ مین تھی وہ مشترکہ جائداد تھی تاوقتیکہ شہادت سے ثابت نکر دیا جائے کہ ایک ممبر خاندان جُداگانہ جائداد رکھتا تھا" اور یہہ کہ قیاس مذکور کو محض یہہ ظاہر کرکے رد نہین کیا جا سکتا کہ "جائداد مذکور صرف ایک ممبر خاندان کے نام سے خریدی گئی تھی اور یہہ کہ اسکی متعلقہ رسیدین اسی کے نام سے ہین۔ اسلیے کہ یہہ سب باتین ٹھیک ٹھیک اس قیاس کے موافق ہین کہ جائداد مذکور مشترکہ ہے اور نیز اگر وہ مشترکہ ہی جائداد ہوتی تو بھی اُسکے ساتھہ اسی طریقہ کا برتاؤ ہوتا" (ک) * یہہ اختلاف رائے اُس حد کی

(ی) رائے عدالتکیل ٹوڈیب بنام بیرچندر (مقدمہ پیوی) مورس انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۰ (۵) و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳ (پریوی کونسل) و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل) نراگنٹی بنام ونگما مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۹۲ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۰ (پریوی کونسل)

* (حاشیہ) قیاس اشتراک جن صورتون مین عدالت قائم نکریگی بلکہ جو شخص جائداد کو مشترک بیان کرے ان پر بار ثبوت ہوگا اسکے لیئے حال کے فیصلہ جات دیکھو انڈین لا رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۹۰

(ک) دھرم داس بنام مسماۃ شام سندری مورس انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ و ۲۴۰ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴۳ (پریوی کونسل) امرت ناتھہ بنام گوری ناتھہ مورس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۰ (پریوی کونسل) رام پرشاد بنام شیوچرن مورس انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۰ و ۵۰۵ -

* (حاشیہ) اسی کی تائید مین حال کا فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۶ و کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نسبت پیدا معلوم ہوتا ہے جہان تک کہ بحالت خاندان مشترکہ قیاس کو دسعت دیجاتی ہے لیکن جہان جائداد مشترکہ کی کوئی اصلیت نہ تو تسلیم کیجاتی ہے اور نہ ثابت کیجاتی ہے اور کسیقدر جائداد مجدد آیا بنظر تمتع ایک یا زیادہ ممبرون کے قبضہ مین ہوتی ہے تو علی الظاہر (نہ کہ بالالتزام) وہ خیال استفادہ مشترکہ کے موافق نہین ہوتا۔

ص ۳۰۱

بار ثبوت۔ ۲۶۶ - صدر عدالت بنگالہ نے اس امر کی نسبت حسب ذیل قاعدہ قرار دیا تہا "جہان خود مدعی کو اقبال ہو کہ جائداد ہائے متنازعہ کا اکتساب بصرف سرمایہ پدری نہین ہوا ہے اور مدعا علیہ ہرگز اس بات کو قبول نکرے کہ اُن کا اکتساب مشترکہ محنت اور مدعی یا اسکے باپ کی مدد سے ہوا ہے تو مدعی پر فرض ہوگا کہ اپنے ساتات نسبت اس امر کے کہ ابتدا گر جائداد مشترکہ حصہ داری سے خریدی گئی ثابت کرے کیونکہ محض خورد و نوش مین فریقین کا متحد ہونا حصہ داری مشترکہ کی نسبت ایسا کافی قیاس نہین پیدا کرتا جو مدعیون کو بار ثبوت سے سبکدوش کردے" (ل) اور ہائیکورٹ بنگالہ کا یہہ قول تہا "کہ مشترکہ جائداد بنانے کیلئے لازم ہے کہ معاوضہ خرید جائداد یا تو موروثی سرمایہ سے لیا گیا ہو یا مشترکہ جائداد یا مشترکہ محنت سے حاصل کیا گیا ہو لیکن ان شقون مین سے کوئی بہی قیاس قانونی کا مواد نہین ہے۔ اسلئے کسی دوسرے واقعہ کی طرح اسکو بہی شہادت سے عدالت پر منکشف کرنا چاہیئے۔ پس جس فریق کا نفع اس امر کے ثابت کرنے مین ہو اسکو شہادت پیش کرنے کے قابل ہونا چاہیئے یعنی جو مدعی کسی خاندانی جائداد مشترکہ کے حصہ کا دعویدار ہو کر عدالت مین آئے تو اس سے پہلے کہ اپنے مقدمہ مین کامیاب ہو لازم ہے کہ کوئی بنیاد قائم کرے۔ اور بالضرور کم از کم ثابت کرے کہ جن مدعا علیہم پر وہ دعوے

(ل) کشوری بنام چمپن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۱۱ جس مین دہرم شاستر مگناٹن کی دوسری جلد صفحات ۱۵۲ تا ۱۵۶ کا حوالہ دیا گیا ہے منظور کردہ سر ایف مگناٹن صفحہ ۶۰ سبیہدر بنام بولو رام دیکھی رپورٹ اسپشل نمبر صفحہ ۵۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۳۰۲

کرتا ہے وہ خاندان مشترکہ پر شامل ہین اور یہہ کہ جائداد زیر بحث بوقت اکتساب جائداد مشترکہ ہوگئی تہی یا بعد اکتساب کسی زمانہ مین خاندان اُس سے مشترکاً متمتع ہوا ہے - پس اِس مقصود کی نسبت اُس کیلئے یہہ ثابت کردینا کافی ہوگا کہ وہ خاندان جس سے مدعا علیہم کو تعلق ہے کسی قدیم زمانہ مین (جو بہت زیادہ دور کا زمانہ نہو) حقیت مشترکہ مین گذران کرتا تہا اور یہہ کہ جائداد زیر بحث یا تو جائداد پدری تھی جس سے اُسطرح خاندان متمتع ہوتا تہا یا آنکہ اسکا اکتساب سرمایہ مشترکہ سے ہوا تہا - اس مقدمہ مین پرنسپل صدر امین نے یہہ تجویز کی ہے کہ مدعی نے خاندان کے مشترکہ ہونیکا کوئی ثبوت اس امر مقبولہ سے زیادہ نہین دیا ہے کہ تینون اشخاص بہائی بہائی تہے اور نیز مدعی نے اس امر کے متعلق بہی کسی قسم کا ثبوت نہین دیا ہے کہ برادران مذکور کسی وقت کسی جائداد مین مشترکانہ تمتع کے ساتہہ بسر کرتے تہے - یا اس سے کمتر ثبوت کہ یہہ جائداد باستعمال صرف سرمایہ مشترکہ حاصل کیگئی تہی - ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ صدر امین مذکور کا اِس بنیاد پر مدعی کے مقدمہ کو بلا تحقیقات مزید خارج کردینا بالکل صحیح تہا" - (م) لیکن بار ثبوت کے متعلق اس مقدمہ مین جو اصول قائم ہوئے اُن سے سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس نے مارک چندر بنام جوڈیشر (ن) کے مقدمہ مین انکار کردیا - اور یہ قرار دیا کہ "چونکہ قانون کا قیاس یہہ ہے کہ جملہ جائداد جو خاندان کے قبضہ مین ہو وہ مشترکہ جائداد ہے تو یہہ قاعدہ کہ مالکان مشترک مین سے ایک کا قبضہ سب کا قبضہ ہے اس

(م) شیو غلام بنام برن بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۴ (اپیل صیغہ دیوانی) و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۹۸ - شیو غلام بنام برّا -

(ن) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۳ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۸ - انند موہن بنام لیمب - مقدمات مارشل رپورٹ ہائیکورٹ بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۶۹ - ہیت سنگہ بنام دیبی سنگہ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸ - رنگہ داس بنام نراین داس رپورٹ مذکور جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ - سدپا بنام پونیا کوٹی - رپورٹ صدر عدالت بمبئی صفحہ ۱۰۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حد تک متعلق ہوگا کہ اگر اُن مین کوئی ایک شخص کسی جائداد کا قابض پایا جائے (درحالیکہ خاندان جائداد مین شریک قیاس کیا گیا ہے) یہہ قیاس نہوگا کہ بلحاظ مکسوبہ ذاتی وہ جداگانہ جائداد پر قابض تہا بلکہ یہہ قیاس ہوگا کہ خاندان مشترکہ کے ایک ممبر کی حیثیت سے قابض تھا" مگر اس قاعدہ پر غور کیا گیا اور بعد کے دو مقدمات مین ہائیکورٹ کے دوسرے ججون نے اُس سے اختلاف کیا اور اس اور اس کے بعد پہر ہائیکورٹ نے بعد کے دو اور مقدمون مین اُسپر پہر غور کرکے تسلیم کر لیا۔ ان مین سے ایک عدالت اپیل کا فیصلہ تھا اور دوسرے مقدمہ مین صرف ایک ہی جج نے اس لحاظ سے کہ وہ قطعی طور پر طے پا چکا ہے مسئلہ مذکور کو اجلاس کامل مین پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ (ع)

تخفیف پیش کردہ ف ۲۶۷ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وقت اس کوشش کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ ایک ایسی جداگانہ شکل قانونی قائم کیجائے جسکے تحت مین ہر ایک مقدمہ کو لایا جائے چاہے اسکے واقعات کیسے ہی مختلف کیون نہون۔ یہہ کہنا صحیح ہے کہ ہندو خاندان مشترکہ قیاس کیا گیا ہے جو بالکل اس بیان کے مساوی ہے کہ جہان ایک خاندان کی نسبت اور کچھہ نہ معلوم ہو تو گمان غالب یہی ہے کہ اُس خاندان کے افراد کبھی ایک دوسرے سے جدا نہین ہوئے ہین۔ ایک واقعہ کے احتمال کیلیے یہہ ایک قطعی بیان ہے لیکن کسی حصہ جائداد کی نسبت جو ایک ممبر خاندان کے قبضہ مین

صد ۳۰۳

(س) بہولا ناتھہ بنام اجودہیا۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۶ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۶۵ - و بینا ناتھہ بنام ہری نراین بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۹ -

(ع) گوبند چندر بنام درگا پرشاد بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۷ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۸ - شوسی موہن بنام آکہل ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۲ - و بیداولی بنام نرائن - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عموماً یہہ کہنا کہ وہ قیاساً جائداد مشترکہ ہے گویا بہت سی مختلف شکلون مین سے ایک نہ ایک کا دعوے کرنا ہے کہ یا تو وہ جائداد موجودہ حیثیت مین موروثی تھی یا اُسکا اکتساب بذریعہ وامداد جائداد موروثی ہوا تہا۔ یا متفقہ محنت یا سرمایہ مشترکہ کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ یا دونون کے ذریعہ سے تہا۔ یا یہہ کہ اوسکا اکتساب بلا امداد دوسرے سرمایہ یا دوسرے ممبرون کے محض ایک ممبر کے ذریعہ سے عمل مین آیا اور پہر اوسکو سرمایہ مشترکہ مین شامل کردیا گیا۔ اب یہہ تمام شکلین اپنے اپنے احتمالات مین مختلف ہین اور نیز واقعات کے لحاظ سے بہی مختلف ہین۔ جن سے کہ اون کا قرار داد ہوتا۔ خود مدعی ہی کا بیان یا اسکی شہادت اِن مین سے بعض کی نفی کرسکتی ہے جسطرح پر کہ مدعی علیہ کا بیان اُن مین سے بعض کا اعتراف کرسکتا ہے۔ جبتک معلوم نہو کہ مدعی اور مدعی علیہ کیا صورت پیش کرتے ہین اسوقت تک یہہ کہنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ قیاس کیا ہے۔ اور بنگالہ کے مقدمات مین جو کچہہ قرار دیا گیا ہے کل اسیقدر ہے جو بڑے زور و شور سے خاندان غیر منقسمہ کے حقوق کے خلاف ہے۔

بار ثبوت مختلف ہوتا ہے

جیون کا قول ہے "بیان کرو کہ تمہارا کیا معاملہ ہے۔ کیونکہ جب ہمکو یہہ معلوم ہوگا کہ فریق ثانی نے اس مین سے کسقدر قبول کرلیا ہے تو اسوقت ہم یہہ کہہ سکین گے کہ آیا تمکو کس مقدار مین مقدمہ کے کسی جزو کو ثابت کرنے کی ضرورت سے نجات ملی یا نہین"۔ مثلاً اگر مدعی کا یہہ مقدمہ تہا کہ جائداد موروثی ہے اور مدعی علیہ یہہ تسلیم کرے کہ جائداد مذکور اُسکے باپ کے روپئے سے خرید کیگئی تہی مگر ساتہہ ہی پہر یہہ بیان کرے کہ خریداری اُسی کے نام سے خاص اسی کے جداگانہ نفع کے لئے عمل مین آئی تہی تو بار ثبوت اسی پر ہوگا۔ (ف) پہر اگر صورت

(ف) گوپی کرشٹ بنام گنگا پرشاد۔ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۳ شیشہ بنام لچمیپت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۳۳۔ و مقدمہ مذکور کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۷۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۳۰۴

معاملہ یہہ ہو کہ جائداد متنازعہ جائداد خاندانی کے منافع سے خرید ہوئی ہو اور یہہ بہی تسلیم کیا جائے کہ خاندانی جائداد موجود ہے جسکا مدعا علیہ ہی منتظم ہے تو بہی بار ثبوت اسی پر ہوگا کہ اکتساب جداگانہ کا ثبوت دے (ص) اور ایسا ہی وہان بہی ہوگا جہان جائداد کسی ممبر خاندان مشترکہ نے پیدا کی ہو اور خاندانی جائداد کے وجود کی اصلیت تسلیم کیگئی ہو۔ (ق) اور اگر یہہ انکار کردیا جائے کہ جائداد خاندانی کبہی وجود نہ رکہتی تہی یا یہہ کہا جائے کہ مدعا علیہ شخص قابض نہین ہے تو مین خیال کرتا ہون کہ اگر مدعی ثبوت نہ دیگا تو ناکام رہیگا۔

ممکن ہے کہ مقدار شہادت جو دوسرے فریق پر بار ثبوت ڈالنے کیلئے ضرور ہو وہ خفیف ہی ہو لیکن یہہ ضرور ہے کہ ہر مقدمہ کے واقعات کے لحاظ سے مختلف ہو۔ اسکے خلاف اگر جائداد کی نسبت یہہ بیان کیا جائے کہ ابتداءً مکسوبہ ذاتی تہی مگر سرمایہ مشترکہ مین شامل کردیگئی ہے تو بحالت ثبوت بہت ہی اچہا مقدمہ ہوگا۔ (دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۴۰۲) لیکن اسکا بار ثبوت شدت کے ساتہہ اسی فریق پر ہوگا جسنے ایسا بیان کیا ہو۔ اور ایسا ہی اسوقت بہی ہوگا جب جائداد کی نسبت یہہ تسلیم کیا جائے کہ ایک ہی ممبر خاندان نے بلا صرف سرمایہ خاندانی پیدا کی ہے گو مدعی یہہ بیان کرے کہ اسنے ایسی امداد دی تہی کہ جس سے وہ جائداد مشترکہ ہو گئی۔

ایسے موقع پر یہی جہان ظاہر ہوا تہا کہ خاندان ایک موروثی جائداد اپنے مشترکانہ قبضہ مین رکہتا تہا لیکن بعض ممبران خاندان نے خاص اپنے سرمایہ سے

(ص) لکشمن راو بنام ملہار راؤ۔ بنا پس پریوی کونسل کیسس جلد ۲ صفحہ ۶۰۔ پدرو بنام ڈامنگو فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۸۔ جانکی بنام کستو مقدمات مارشل اپیل کلکتہ ہائیکورٹ صفحہ ۱۔

(ق) پران کرستو بنام بہاگیرتی ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۸۔ مولجی لیلا بنام گوکلداس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸۔ صفحہ ۱۵۴۔ لکشمن بنام جمنا بائی۔ ایضاً جلد ۶ صفحہ ۲۲۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جُداگانہ جائداد بہی پیدا کی اور بلا تعلق دیگر ممبران خاندان اُس کے ساتھہ خاص اپنی ملک ہونے کا برتاؤ رکھا تو پریوی کونسل نے یہہ قرار دیا کہ "ایسی صورت معاملات اگر کلیتاً اس معمولی قیاس قانونی ہنود کی تردید نہین کرتی تو اسکو اچھی طرح ضعیف کرنیوالی ضرور مانی جاسکتی ہے جو خاندان مشترکہ کے ایک ممبر کے نام پر جائداد ہونے کی نسبت ہے اور نیز جو لوگ اُس جائداد کے مشترکہ ہونے کے مدعی ہین جس مین سے اونہون نے اپنے حصہ دار کو بہی مجاز کیا تہا کہ تجارت کرے اور خاص مالک معلوم ہونیکے لئے اپنی ہی اوپر ذمہ داری ڈالے اونپر لازم کرتی ہے کہ اپنا حق صاف اور زوردار وجوہات سے قائم کرین" (ر) زیادہ ترقوی یہہ ہے کہ جہان کسب ذاتی اور حقیقی تقسیم کا اعتراف کیا جائے مثلاً اگر کوئی ممبر خاندان بعد کو ایک ایسے حصہ جائداد کا دعوے دائر کرے جو کسی ایک ممبر کے ہاتہہ مین بحیثیت جائداد مکسوبہ ذاتی رہ گیا ہو اور پہہ بیان کرے کہ درحقیقت وہ مشترکہ جائداد ہے یا اگر کوئی ممبر خاندان بعض ممبرون مین تقسیم ہونیکا اعتراف کرے لیکن یہہ بیان کرے کہ دوسرے ممبران خاندان غیر منقسم رہے تو بار ثبوت اسی شخص پر ہوگا کہ ایسی صورت کو ثابت کرے (ش)

صہ ۲۰۵

(ر) بدہ سنگہ بنام گنیش سنگہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۷ و ۳۲۷ و مقدمہ مذکور دیکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۶ - مراری وٹھوجی بنام مکند شیواجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ -

(ش) بادل بنام چترد ہاری دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۵۸ - بنو بنام کاشی رام (پریوی کونسل) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ - رادہا چرن بنام کرپا سلسلۂ مذکور جلد ۵ صفحہ ۴۷۴ - اہایہ چرن بنام گوبند چندر سلسلہ مذکور جلد ۹ صفحہ ۷۲۳ - اوپندر نرائن بنام گوپانا تہہ ایضاً صفحہ ۸۱۷ - باتا کرشن بنام چنتامنی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲ بعد کے دو مقدمات مین یہہ قرار پایا کہ محض یہہ واقعہ کہ ایک ممبر خاندان سرمایہ مشترکہ سے جُدا ہوگیا یہہ قیاس نہین قایم کراسکتا کہ دوسرے افراد خاندان بہی آپسمین جُدا ہوگئے ہین - دیکھئے مقدمہ مخالف کرشنپا بنام راماسوامی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاندانی جائداد سے حصول تمتع۔

ف ۲۶۸ چوتھا امر تنقیح طلب اس طریقہ سے تعلق رکھتا ہے جس مین جائداد خاندان مشترکہ سے حصہ دار متمتع ہوتے ہین اس طریقہ مذکور کو بلحاظ حیثیت جماعت خاندان بالضرور مختلف ہونا چاہیئے بلیدار اور کنارا مین جہان جائداد قابل تفریق نہین ہے وہان ممبران خاندان کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ جائداد پر حق رکھنے کی نسبت کسیقدر جائداد مین سے حق رکھتے ہین۔ کیونکہ افسر خاندان کامل قبضہ کا مستحق ہوتا ہے اور اسکے انتظام مین پورا مقتدر ہوتا ہے اور جونیر ممبر صرف بود و باش اور خورد و نوش کا استحقاق رکھتے ہین اور اس حالت کے سوا حساب فہمی ہی نہین کر سکتے کہ منتظم کی مدگرداری کے لحاظ سے اسکو علیحدہ کرنیکی استدعا کر سکین نہ آمدنی کے کسی خاص حصہ کا دعوے کر سکتے ہین اور نہ یہہ خواہش کر سکتے ہین کہ اُن کا گذارہ یا خاندان کا خرچ بمناسبت آمدنی ہونا چاہیئے غرضکہ اس معاملہ مین قطعی اختیار تمیزی منتظم ہی کو ہوتا ہے (ت)

متاکشرا

جو خاندان متاکشرا کے تابع ہے وہ اس امر کے سوا اسی حیثیت مین ہوتا ہے کہ حق تقسیم و حق حساب فہمی جو لازمہ حق تقسیم ہے رکھتا ہے ایک تجویز مین جسکا ہمیشہ حوالہ دیا جاتا ہے لارڈ ولیٹ بری نے فرمایا تھا۔ "دفعہ قانون ہنود مین بلحاظ صحیح مفہوم خاندان غیر منقسمہ کوئی ممبر خاندان نابینک وہ شریک ہے۔ مشترکہ اور غیر منقسمہ جائداد کی نسبت نہین ثابت کر سکتا ہے کہ وہ شخص کوئی مقررہ حصہ رکھتا ہے۔ کوئی ممبر خاندان غیر منقسمہ اس مقام پر نہین جا سکتا جہان محاصل وصول ہوتا ہے اور نہ تحصیل یا وصول کرنیوالا کوئی مقررہ حصہ لینے کا دعوے کر سکتا ہے بلکہ محاصل جائداد غیر منقسمہ کو بالضرور بمطابقت اصول خاندان غیر منقسمہ تہیلی یا صندوق مشترک تک لانا چاہیئے اور پھر وہان سے بموجب طریقہ تمتع افراد خاندان غیر منقسمہ

صد ۳۰۶

(ت) کتاب ہذا فقرہ ۲۲۰۔ ٹاڈ بنام کنہ ہاڈ۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صرف ہونا چاہیئے۔ (ث) ❋

بنگالہ۔ بروئے قانون بنگالہ بعض لحاظات سے مشترکہ خاندان کی حالت بہت ہی کم گوارا ہے اور دوسرے لحاظات سے ظاہرا بمقابلہ خاندان محکومہ متاکشرا زیادہ تر گوارا ہے۔ جہان بحیثیت افسر خاندان غیر منقسمہ جائداد کسی باپ کے قبضہ مین ہوتی ہے تو اوسکے بیٹون کو اسپر یا جائداد پر گذارہ کے سوا اور کوئی قانونی استحقاق نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ جسطرح چاہے اسکو منتقل کرسکتا ہے اور اولاد تقسیم کی درخواست نہین کرسکتی (دیکھیئے کتاب ہذا فقرہ ۲۲۴) لہذا نہ تو اولاد محکوم کرسکتی ہے اور نہ اوسکے انتظام کا محاسبہ طلب کرسکتی ہے۔ لیکن جیسے ہی وہ جائداد منتقل ہوتی ہی تو بھائی یا دوسرے شرکا رشتہ برائے نام جداگانہ حیثیت مین اپنے اپنے حصون پر

(ث) اپو ویر بنام رام سباین۔ مورس انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۸۹۔ و مقدمہ مذکور دیکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱ (پریوی کونسل)

❋ (حاشیہ) درحالیکہ دو اشخاص مشترکا قابض اراضی ہی جن مین سے ایک دخیل واقعی ایک جزو کا تہا جسکو وہ اسطور پر کاشت کرتا تہا کہ گویا وہ اوسکی علیحدہ جائداد ہی دوسرے حصہ دار نے اسی اراضی پر بغرض کرنے ایسے کام کے جو متناقض اس کام کے تہا جو منجانب حصہ دار اول اوسپر پہلے سے ہو رہا تہا مداخلت کرنا چاہا۔ مگر حصہ دار اول المذکر نے مزاحمت کی اور اس اقدام مداخلت کو روکا تجویز ہوئی کہ چونکہ حصہ دار شریک دخیل نے صرف اس غرض سے مزاحمت کی کہ وہ استعمال منفعت خیز اراضی کا اپنے لئے اور زراعت مناسب قایم رکہے اور مزاحمت مذکور بانکار حق حصہ دار دیگر نہین کیگئی تہی لہذا مزاحمت مذکور کوئی وجہ کارروائی منجانب حصہ دار دیگر بغرض حصول ڈگری دخل مشترکہ خواہ ہرجہ کے نہین ہے نہ عطا کرنا حکمنامہ کا چارہ کار مناسب ہے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱ پریوی کونسل۔

نیز یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایک شریک ہندو خاندان مشترک کا مستحق ہے کہ دعوے قبضہ مشترک ایک حصہ دار کے کرے اور کچہہ ضرورت نہین ہے کہ وہ تالش تقسیم دار کی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۷ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابض ہو جاتے ہین اور جائداد ہر ایک کا حصہ قبول کرتی ہے حالانکہ اسوقت بھی وہ غیر منقسمہ رہتی ہے اور ہر ایک کے خاص قائم مقام مذکور و اناث اور نیز منتقل الیہ تک پہنچتی ہے۔ (خ) اسبارہ مین ہنوز تاریکی ہے کہ کس حد تک یہ اصول اپسمین حصہ دارون کے حقوق کو بڑہاتا ہے لیکن بادی النظر مین ہر شخص خیال کریگا کہ بروے قانون بنگالہ ہر حصہ دار کو استحقاق ہوگا کہ وہ عمل کر سکے جو بموجب قول لارڈ ولیسٹ بری کوئی حصہ دار بروے قانون بنارس نہین کر سکتا یعنی "مشترکہ اور غیر منقسمہ خاندانی جائداد کی نسبت یہہ ثابت کرنا کہ وہ اسمین ایک مقررہ حصہ رکھتا ہے" * مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایک عبارت مین سپریم کورٹ بنگالہ نے بشکل تسلیم کیا ہے جس مین کہ اسنے بنگالہ کی نسبت حسب ذیل مسائل کو بطور علامات جائداد مشترکہ مقبوضۂ خاندان غیر منقسمہ درج کیا ہے "اولاً یہہ کہ ہر حصہ دار کو یہہ حق حاصل ہے کہ تقسیم کی استدعا کرے لیکن تاوقتیکہ ایسی تقسیم عمل مین نہ آئے اور نیز ایک ایسی تقسیم بھی جسکی محض ابتدا رہوئی ہو حقوق حصہ داران کو مختلف کرتی نہین معلوم ہوتی اسوقت تک جملہ (جائداد) سرمایہ مشترکہ ہی رہتی ہے اور حصہ دار مساوات کے ساتھہ اسکے ہر جزو سے مستفید ہوتے ہین۔ ثانیاً ایک اصلی حصہ دار کی وفات پر اسکے ورثار اسکی جگہہ ہو جاتے ہین اور اُن حقوق پر فائز ہوتے ہین جو اسکے موت کے وقت ہون۔ نیز حقوق مذکور اسکی زندگی مین کسی غیرون کو پہنچ سکتے ہین عام اس سے کہ بذریعہ انتقال ہون یا بتعمیل قانون قرقی وغیرہ" ص ۳۰۷

(خ) رائے لارڈ جسٹس ٹرنر۔ سورج مونی داسی بنام دینو بندو۔ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۵۲۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) دائے بھاگ باب ۱ فقرہ ۲۸ نوٹ۔ باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۵ و ۲۶۔ دائے کرم سنگرہ باب ۱۱ فقرہ ۲ و ۳ و ۷، جگناتھہ دائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ کتاب ہذا فقرہ ۲۴۱۔ رگھونندن اس اصول کو بہت ہی زور کے ساتھہ قائم کرتا ہے کہ ہر حصہ دار غیر منقسمہ جائداد و جملہ جائداد غیر منقسمہ اوسکی ہر حصہ پر مساوی حق رکھتا ہے۔ باب ۱ صفحہ ۲۱ تا ۲۹۔

* (حاشیہ) خاندان مشترکہ اہل ہنود کا کوئی ممبر یہہ نہین کہہ سکتا کہ وہ خود کسی خاص حصہ جائداد مشترکہ پر قابض ہے قبضہ نامبردہ قبضہ خاندان ہے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورت ہو۔ لیکن ہر حال مین جو لوگ کہ اصلی حصہ دار کی جگہہ پر (وراثتاً یا بردے انتقال یا بتعمیل قانون) ہو جاتے ہین وہ اُسکے جملہ حقوق حاصل کر سکتے ہین جن مین بلاشبہہ حق مطالبہ تقسیم بھی شامل ہے۔ ثانیاً بحالت اشتراک جس قدر سرمایہ مشترکہ مین اضافہ ہو وہ اُس مین شریک ہو کر اُسکا جزو ہو جاتا ہے اور بوقت تقسیم مساوی طور پر قابل تقسیم ہے۔ اس سے بحث نہین کہ سرمایہ مشترکہ کے کس صرف یا کن لوگون کی محنت سے اُس کا حصول ہوا تھا۔ اور اس قاعدہ مین صرف یہی ایک استثنار ہے کہ جب کسی حصہ دار نے کوئی جُداگانہ جائداد یا بامداد سرمایہ مشترکہ پیدا کی ہو تو اُس جائداد مین پیدا کرنیوالا دوگنا حصہ لے گا۔ اور جو اضافہ کہ غیر محصلہ آمدنی کے مجموعہ سے ہو وہ ظاہر اقاعدہ کلیہ ہی کے تحت مین ہوگا" (ذ)

حیثیت منتظم **۲۶۹** جسوقت تک کہ منتظم خاندان مشترکہ مقاصد خاندانی کیلئے جائداد کا انتظام کرتا ہے تو اُس لزوم کی بنیاد پر کفایت شعاری یا بچت کرنے کا پابند نہین ہے جیسا کہ ایک معاوضہ پانیوالے ایجنٹ یا امین کیلئے ہے۔ مثلاً جہان خاندانی تعلق مین تقسیم کیوجہ سے برہمی ہو جائے تو حسابات اِس اصول پر لئے جائین گے کہ کیا خرچ ہوا اور کیا باقی ہے نہ کہ اس اصول پر کہ اگر کفایت شعاری اور سلیقہ سے کام لیا جاتا تو کیا صرف ہوتا (الف) جسکا بلاشبہہ یہی سبب ہے کہ منتظم اپنی جائداد کے ساتھہ عمل کرتا ہے لہذا اگر وہ فضول خرچی کے ساتھہ بسر کرنا پسند کرتا ہے تو دوسروں کیلئے چارہ کار یہی ہے کہ جدائی اختیار کرلین۔ اسکے خلاف وہ یقیناً اِس بات کا

(ذ) سورجی موٹی داسی بنام وینو بندو۔ سورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۲۶ و ۵۳۹۔ و مقدمہ مذکور و بکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) ایک وصیت نامہ کی بنیاد پر پریوی کونسل نے پھر منسوخ کر دیا لیکن ان شکلون پر بحث نہین کیگئی۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ چکن بنام پوران وبکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۸۳۔

(الف) تاراچند بنام ریب رام ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۷۔ چونی بنام پرسنو مقدمات اپیل ہائیکورٹ بنگال بسلسلہ مارشل صفحہ سوسٹری صفحہ ۲۳۱۔ جگموہن داس بنام منگلداس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذمہ دار ہے کہ ان کے ان جملہ رقمی حصص کا معاوضہ دیدے جن کو اسنے درحقیقت
خرچ کیا ہو یا جن کو ان مقاصد مین صرف کیا ہو جن سے خاندان مشترکہ مستفید
نہین ہوا۔ ص ۳۰۸

درجہ معمولی ممبران خاندان۔ بلاشبہ کوئی ممبر ہندو خاندان مشترکہ کسی ایسی چیز کے لیے
بمقابلہ حصہ داران ذمہ دار نہین ہے جو اسکے کثیر العیال ہونے کیوجہ سے یا بمقابلہ
دیگران زیادہ اخراجات کا پابند ہونے کی وجہ سے حقیقی طور پر صرف ہو جائے
اور یہہ محض اسوجہ سے ہے کہ وہ تمام اخراجات انصافاً جملہ خاندان کے
جایز اخراجات تصور کیے گئے ہین اسی طرح مثلاً کسی ممبر خاندان مشترکہ کے ساتھہ
بمقابلہ دیگر ممبران زیادہ لڑکیان شادی کیلئے ہون تو ان مین ہر ایک لڑکی کی
شادی کسی موزون شوہر کے ساتھہ کرنا جسوقت تک کہ اشتراک کی حالت ہے
تمام خاندان پر لازمی فرض ہے اور جو اخراجات ان شادیون کی وجہ سے واقع
ہون اسکو بالضرور تمام ممبر بلالحاظ اپنے اپنے حصص جائداد خاندانی کے برداشت
کرین گے (ب) اسی مضمون کے اور بیانات بھی سپریم کورٹ بنگالہ نے اس مقدمہ
مین کیے تھے جس سے کہ مین نے اقتباس کیا ہے اور عدالت نے یہہ بھی اضافہ
کیا تھا "ہمکو محسوس ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین جبکہ ذاتی عشرت بڑھگئی ہے اور تبدل
روش سے کسیقدر تعلقات ممبران خاندان مشترکہ کو بدلدیا ہے تو کسیطرح یہہ امر
غیر معمولی نہین ہے کہ بہی کہاتہ مشترکہ مین ہر ممبر کیلئے جداگانہ کہاتہ حساب کہولا جائے
اور بوقت تقسیم بصورت عدم فریب پہوٹ جانے کی حالت مین بھی ایسے حسابات
حسابات عام مین شریک ہو جاتے ہین جنپر قطعی تقسیم اور حصہ مرتب ہوتا ہے" (ج)

حق حساب۔ ف ۲۷۶ ہر ایک ممبر خاندان غیر منقسمہ کے حق مطالبہ حساب
بابت انتظام کی نسبت فیصلہ جات مین اعتراف اور انکار دونون باتین ہوئی ہین

(ب) رائے جسٹس مشرا بہے چندر بنام پیاری بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۴۷ و ۳۴۹۔
(ج) امبوجی سونی داسی بنام وینو بندو۔ سورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۴۰۵۔ و مقدمہ مذکور
ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکا موافق کرنا سہل نہین ہے۔ لیکن امکاناً اُن مختلف مقاصد پر غور کرنیسے ظاہری اختلاف کی توضیح ہو سکتی ہے جس کے لئے حساب کا مطالبہ کیا جا سکتا ہی۔ بلاشبہہ یہہ امر بالکل صاف ہے کہ حصہ داری کا ہر ممبر جو مطالبۂ تقسیم کا استحقاق رکھتا ہو وہ ضرور ہی تمہید تقسیم کی لحاظ سے مطالبۂ حساب کا بھی مستحق ہے۔ لیکن جہان کوئی ایسا ممبر طالب حساب کہو جو غیر منقسم رہنا چاہتا ہے تو ایک جداگانہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کسی غیر منقسم حصہ دار کا یہہ دعوی کرنا کہ اسکو جداگانہ رقم کے حساب کا گوشوارہ دیا جائے کہ اسکے کونسی رقم مذکور یا اسکا کوئی جزو ملی یا اسکا شمول تار حساب مین کیا جائے جیسا کہ معمولی حصہ داری مین ہوا کرتا ہے۔ تو یہہ دعوے ایسے خاندان مین جن مین متاکشرا پر عمل ہوتا ہے کلیتاً نامسموع ہوگا اور مطالبۂ مذکور کا یہہ جواب دیا جائے گا "تمہارا کوئی جداگانہ حساب نہین ہے۔ تمہارا دعوے جائداد خاندانی کے استعمال تک محدود ہے اور ہر ایسی چیز جو بطور خاص تمہارے لئے علیحدہ نہین کیگئی ہے وہ خاندان کی ملک ہے نہ کہ اُسکے ممبرون کی"۔ اسی طرح کے دعوے مطالبۂ حساب کی نسبت جسٹس جکن نے اس بیان کے ساتھہ اشارہ کیا تھا "یہہ امر مقبولہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ بیٹا اپنے باپ کی ساتھہ موروثی جائداد مین مشترکانہ حصہ رکھتا ہے لیکن جسوقت تک وہ جائداد مشترک رہے اسوقت تک وہ اپنے باپ سے انتظام جائداد کا حساب نہین طلب کر سکتا۔ مثلاً یہہ کہ وہ اپنے باپ پر واصلات سالہائے زیر انتظام کیلئے نالش نہین کر سکتا" (د) * البتہ یہہ ایک جداگانہ امر ہوگا اگر وہ کہے کہ دیگر متفقہ جماعت سے میرا تعلق ہے اسکے معاملات کی نسبت مین

(د) شدانند بنام موزداں - ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۹ -

* (حاشیہ) بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہی کہ منتظم جائداد ہندو مجنون پر جو بشمول دیگر اشخاص کے قابض جائداد مشترکہ خاندان ہو بحیثیت مہتمم جائداد مجنون یہہ لازم نہین ہے کہ جائداد خاندانی کی بہبودی اور حساب پیش کرے کیونکہ شخص مجنون کی کوئی ایسی جائداد نہین ہے جسکی بابت مہتمم پر حساب دینا واجب ہو اور اس امر سے کوئی فرق واقع نہین ہوتا کہ خود شخص مہتمم مالک مشترک ہو یا نہو اور از روئے ایکٹ ۳۵ ۱۸۵۸ء عدالت کو کوئی اختیار دست اندازی معاملات خاندان مشترکہ مین نہین ہے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۵۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاننا چاہتا ہون کہ کسطرح یہہ انجام پاتے ہین"۔ اور یقیناً یہہ ایک طبعی انصاف بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسکی اس قسم کی خواہش کی تعمیل کیجاے بدانتظامی جائداد خاندانی کی نسبت ہر حصہ دار کو جو چارہ کار حاصل ہے وہ اسکا حق تقسیم ہے۔ لیکن جبتک اسکو معاملات خاندانی کی حالت معلوم نہو وہ نہین سمجھہ سکتا کہ اسکا اپنے حق کی تعمیل کرانا قرین عقل ہے یا نہین تاہم اسطرح کے حق مطالبہ حساب سے بھی بعض مقدمات مین انکار کر دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ بنگالہ نے مقدمہ محولہ بالا مین بیان کیا تھا۔ (۵) کہ "اسطرح کے مطالبہ حساب کا حق (درحالیکہ وہ وجود رکھتا ہو) حق مطالبہ تقسیم پر موقوف ہے۔ اور صرف بوقت تقسیم حساب فہمی پر مجبور کیا جا سکتا ہے"۔ بنگالی خاندان کے ایک مقدمہ مین جسٹس فیسر نے ذمہ داری حساب کے متعلق اس انتظام مین جو منجانب نابالغ ہوا اور اس مین جو منجانب بالغ ہو فرق نکالا ہے۔ پہلی صورت کے متعلق اُن کا خیال ہے کہ منتظم پورے طور پر امین ہے اور ختم امانت یعنی ختم نابالغی پر اسکا فرض ہے کہ جس طریقہ سے اسنے عمل کیا اسکا حساب دے اور بالغ ممبرون کی نسبت اُن کا بیان تھا کہ "منتظم ایک ایسی کمیٹی کا صدر نشین ہے جس کے ارکان اہل خاندان ہین اور وہ سب ملکر انتظام کرتے ہین اور کرتا محض اس جماعت کا منتصب اور اُن ہی کا منتخب کیا ہوا اور اس قابل ہوتا ہے کہ اسکو تبدیل کر دین۔ اسلئے جب تک کوئی امر اسکے خلاف نہ ثابت کیا جائے خاندان غیر منقسمہ کے ہر ممبر بالغ کی نسبت جو کرتا کے ساتھہ خورد و نوش رکھتا ہو یہہ سمجھنا چاہیے کہ اپنے اور کرتا کے درمیان حصہ لگانیوالا ہے اور وقتاً فوقتاً جو کام انتظام جائداد مشترکہ مین اس حد تک ہوتے ہین کہ وہ بلا کسی زاید سبب کے کرتا سے مطالبہ حساب نہین کر سکتا ان کیلئے مجاز کرتا ہے۔ واقعتاً کوئی شک نہین کہ ایک مقررہ خاندان مین کرتا ایک نائب ہے اور ایک یا زیادہ ممبرون کے ساتھہ قابل محاسبہ و معتمدانہ تعلقات رکھتا ہے۔ ان حالات کا اندازہ کر لینا سہل ہوگا جن کی وجہہ سے وہ اپنے بالغ حصہ دار کی جائداد کا امین ہوا یا جن وجوہ سے اسکے فریب یا اور کسی عمل کی وجہہ سے اُن لوگون یا ان مین سے بعض یا کسی ایک نے یہہ حق حاصل کر لیا کہ اس سے حساب طلب کرے جو کچھہ

صہ ۳۱۱

(۵) سورجی مولی داسی بنام دیوندو۔ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۴۰ وہی مقدمہ وہ کلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین کہنا چاہتا ہون وہ یہہ ہے کہ میرے خیال مین وہ محض کرتا کار تبہ رکھنے سے قابل محاسبہ ہونے کی حیثیت نہین رکھتا ہو" (د) اس مقدمہ مین مدعی نے محض اپنے معلومات کیلئے حساب کا مطالبہ نہین کیا تھا بلکہ وہ بچت مین اپنے حصہ کا استحقاق قائم کرنیکے لیئے تھا جسکی نسبت حساب مذکور سے واضح ہو جاتا کہ منتظم نے وصول کیا تھا اور تقسیم کا بھی وعدہ نہ تھا جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ پورا دعوے خارج ہو گیا۔ اگر وہ تقسیم کا دعوی کرتا تو کوئی شک نہین کہ وہ اُسکا مستحق ہوتا گو اُن شرائط کے خلاف ہوتا جن کے وارد کرنے کی اُس نے کوشش کی تھی *

صہ ۳۱۱

حساب فہمی کے متعلق اجلاس کامل کی رائے۔

فہ ۲۷ - اسی مقدمہ پر بعد کے ایک مقدمہ مین بہروسہ کیا گیا جس مین (بنگالہ مین) ایک بیوہ نے تقسیم جائداد کا دعوی کیا تھا اور جسکا لازمی نتیجہ یہہ تھا کہ مہاجنی حصہ داری توڑ دی جائے اور یہہ کہ مدعی علیہ یعنی منتظم کو چاہیئے کہ مورث مشترک کی جائداد اور مہاجنی کاروبار کا حساب دے (نہ) اس مقدمہ مین جسٹس بارکی صاحب نے فرمایا تھا کہ "میری صاف صاف یہہ رائے ہے کہ معمولی صورت خاندان مشترکہ ہنود مین کل یا جزو جائداد خاندانی کا منتظم اپنی اُس حیثیت کی وجہ سے اس بات کا پابند نہین ہے کہ ممبران خاندان کو حساب دے۔ صاحب موصوف نے خاص صورت

(د) چکن بنام پورن ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۸۳ - یہہ صورت بیان کردہ جسٹس فیر کیلئے دیکھیئے مقدمہ ابہے چندر بنام پیاری بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۵۴ و مقدمہ مذکور نامزدہ ابہائے چندر بنام پیاری ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۷۵۔ (اجلاس کامل)

* (حاشیہ) اگرچہ بطور ایک قاعدہ عام کے ایک غیر منقسمہ ہندو خاندان کے شریک کو کوئی مخصوص واصلات ماقبل تقسیم کا نہین ہوتا تاہم واصلات برطبق تقسیم اسوقت دلائی جا سکتی ہے جبکہ ایک شریک خاندان کا جائداد کے تمتع سے بالکل محروم کیا گیا ہو یا جب وہ بقبضہ ایک ایسے شریک خاندان کے رہی ہو جو اسبات کا دعویدار تھا کہ وہ غیر قابل تقسیم خیال کیجائے اور بدیں وجہ اسکی بلاشرکت غیرے خیال کیجائے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۲۔

(نہ) رنگنمی بنام کاشی ناتھ۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱ (ابتدائی صیغہ دیوانی) و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۷۵۔ نوٹ (اجلاس کامل)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین اس دلیل پر ایک حساب فہمی کی منظوری دی کہ کاروبار جہاجنی ٹھیک معمولی کاروبار خاندانی کی حیثیت مین جس کے منافع سرمایہ مشترک مین ڈالے جاتے ہین نہین چلایا جاتا تہا بلکہ زیادہ تر بربنا رحصہ داری تہا جسکے منافع بعد حصول ایک مناسبت کے ساتہہ ممبرون پر تقسیم ہوتے تہے۔

مگر یہہ فیصلہ ایک مقدمہ مین جس مین حسب ذیل سوالات استصواباً پیش ہوسکتے اجلاس کامل نے صراحتاً منسوخ کردیا۔

(۱) آیا ممبر منتظم کسی ہندو خاندان مشترکہ پر دوسرے ممبر حساب فہمی کیلئے دعوی کرسکتے ہین (یہہ واضح ہوا تہا کہ ایک مدعی نابالغ تہا) اور

(۲) کیا اس قسم کا مقدمہ اسوقت بہی قائم نرہے گا جب اس زمانہ مین جسکی بابت حساب طلب کیا جاتا ہے وعویدار فریق نابالغ رہے ہون جسٹس مترصاحب نے استصواب کرتے وقت فرمایا کہ "مثلاً فرض کیجئے کہ کوئی ممبر خاندان مشترکہ۔ دوسرے ممبرون سے علیحدگی اختیار کرنے کیلئے منتظم سے پوچہتا ہے کہ اسکے دوران انتظام مین خاندانی آمدنی کا کسقدر حصہ پس انداز ہوا ہے۔ پس اگر منتظم یہہ جواب دینا چاہتا ہے کہ کچہہ بہی پس انداز نہین ہوا لیکن ساتہہ ہی ساتہہ آمدنی اور اخراجات کا حساب دینے سے بہی انکار کرتا ہے جو بالکل اسی کے قابو مین ہے۔ تو پہر اس ممبر خواہشمند علیحدگی کو کیونکر معلوم ہوگا کہ درحقیقت تقسیم کیلئے کسقدر سرمایہ موجود ہے؟ اور یہہ کس اصول قانون و عدالت پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ منتظم کی خود کردہ بیان کو کیونکر اصلی صورت معاملات کا بیان صحیح سمجہہ لینے کیلئے مجبور ہوسکتا ہے"۔ چنانچہ ان دونون سوالون کا جواب اثبات مین دیا گیا اور فیصلہ سابق منسوخ کیا گیا اور مقدمہ چکن نام پورن کی مطابقت اور توضیح کیگئی کہ اسکا مقصود یہی ہے کہ منتظمان مشترک کو بالضرور ایسا سمجہا جائے گا کہ اونہون نے ایک دوسرے کے افعال کو جائز قرار دیا ہے اور اسلئے سالہا سال کے بعد انمین سے کسی ایک ممبر سے ان امور کا محاسبہ نہین کیا جاسکتا جو حقیقت مین خاص اونہی کے افعال تہے۔ (ح)

(ح) ایسے ہی چندر بنام پیاری بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۴۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۵۷ (اجلاس کامل) نام زوجہ اوبہاچندر بنام پیاری۔

صد ۳۱۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حساب فہمی کے نتایج سے سبکدوشی -

ف ۲۷۲ - ہر دو سوالات محولہ بالا پر جو فیصلہ ہوا کوئی شک نہین کہ درست ہے لیکن مین ترتیب مقدمہ کو نہین سمجھ سکتا - عرضیدعوی مین مذکور تہا کہ غیر منقولہ اور منقولہ جائداد مین موجود تہین جس کا انتظام ۱۸۶۳ء مین مدعی علیہ کے ہاتہہ آیا - اور یہ کہ اگرچہ منافع زیادہ تہے لیکن بہی اچھی طرح مدعی کی پرورش نہین کیجاتی تہی - یہہ کہ بڑے مدعی نے اس کے ثلث حصہ کا انتظام جو اُس سے اور اسکے نابالغ بہائی سے تعلق رکہتا ۱۸۶۶ء مین اپنے ہاتہہ مین کر لیا - اور زمانہ انتظام مدعی علیہ یعنی ۱۸۶۳ء لغایتہ ۱۸۶۶ء کے منافع مین ثلث دلاپانے کی استدعا کی اور نیز ذاتی جائداد ایک ثلث حصہ کی بہی استدعا کی اصلی جائداد کے حصہ کا کوئی مطالبہ نہین کیا گیا تہا اور حساب فہمی کی بہی جو اس دعوے کا لازمی نتیجہ تہا استدعا کیگئی تہی - مدعا علیہ نے ۱۸۶۹ء مین ایک تقسیم ہونیکا عذر کیا جو خلاف تجویز کیا گیا - عدالت ابتدائی نے مدعی کو حصہ منافع جائداد غیر منقولہ و منقولہ کی ڈگری دیدی لیکن حصہ جائداد اصلی کی ڈگری نہین دی - اس ڈگری کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ اصولاً اپیل مین بحال رہی - پس واضح ہوگا کہ مدعی نے جو دعوی کیا تہا وہ یہہ تہا کہ ایک جداگانہ حساب ہر حصہ دار کے نام سے رکہنا چاہیے جس مین بہ مناسبت حصہ بچت کی آمدنی درج کیجائے اور درحقیقت اسپر جو کچہہ خرچ ہو وہ خرچ مین لکہا جائے اور یہہ کہ سال بسال اسکو بقایا دیدیا جایا کرے یا جب بقایا جمع رہے تو عند الطلب دیدیا جائے - ظاہر ہے کہ اگر اس اصول کی تعمیل کیجائے تو جائداد خاندانی مین کبہی کوئی اضافے نہین ہو سکتے - اگر تمام خاندان اپنی اپنی آمدنی تمام صرف کرکے بسر کرنا پسند کرتا ہے تو کر سکتا ہے لیکن کیا کوئی ممبر خاندان یہہ حق رکہہ سکیگا کہ اس اندازہ سے بڑہکر گذران کرنے پر اصرار کرے جو دوسرے ممبرون نے مناسب خیال کیا ہے - کیا اسکو استحقاق ہوگا کہ خاندانی طریقہ انتظام یا تجارت سے سالانہ اپنا حصہ آمدنی وصول کرلے اور خاص اپنے لئے اُسے صرف کرے - پس اگر اُسنے ایسا کیا تو کیا اس قسم کا سالانہ اصول شدہ مجموعہ اور اسکے ذریعہ سے جو منافع ہون وہ اسکی جداگانہ جائداد ہونگے یا مشترکہ جائداد رہینگے ؟ - اب ان مین سے جو کچہہ فرض کیا جائے اسکی

صہ ۳۱۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تردید ہو جاتی ہے اگر وہ جُداگانہ جائداد ہو جائین تو اس اصول کے خلاف ہوگا کہ پس انداز جائداد مشترکہ اور حاصلات جو بذریعہ جائداد مشترکہ پیدا کی گئے ہون مشترک ہی رہتے ہین اور اگر وہ جدا ہو جائین تو یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک ممبر خاندان غیر منقسمہ بہت کچھہ جُداگانہ حاصلات محض خلط جائداد خاندانی جمع کر لینے سے فراہم کر سکتا ہے - اسکے خلاف اگر یہہ جمع مشترکہ جائداد رہے تو یہہ لغویت پیدا ہو جائیگی کہ الف ب پر دعوے کرکے ایکہزار روپے کی ڈگری حاصل کر سکے گا اور دوسرے ہی ہفتہ مین اس رقم کی تقسیم کرنے پر مجبور کر سکے لئے سد الف پر دعوے کر سکیگا اور نصف بہر وصول کر لے گا -

خاص انتظام خاندانی

۲۷۳ - بہر حال یہہ بالکل ممکن ہے کہ عرضی دعوے ایک ایسے دستور انتظام خاندانی پر مبنی تہا جو کسیطرح تا وقتیکہ خاندان غیر منقسمہ ہے غیر معروف نہین ہے بلکہ ہر ممبر ایک جزو جائداد جداگانہ طور پر رکہتا ہے اور اوس سے جو آمدنی ہوتی ہے اسکو خاص اپنے ہی مصرف مین لاتا ہے - اور کوئی شک نہین کہ اگر حصہ محصلہ الف ب کی نگرانی مین دیدیا جائے تو وہ اسکی آمدنی کو الف کیلئے لیتا ہے اور وہ اسکے مصرف کے حساب اور بقایا کے وصول کر لینے کا استحقاق رکہیگا مگر یہہ عام رواج ہندو خاندان غیر منقسمہ کی رو سے نہو گا بلکہ اس رواج کے خلاف شخصی شعبون مین آمدنی تقسیم کرنے کے خاص انتظام کی وجہ سے ہوگا - بہر حال اس امر کا ضرور اعتراف کرنا چاہیئے کہ کوچ صاحب پیف جسٹس نے جو الفاظ استعمال کئے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی راے مختلف ہے وہ فرماتے ہین (ط) کہ مجہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصول جسپر حق حساب فہمی کا انحصار کیا جاتا ہے جیسا فرض کر لیا گیا ہے اسطرح پر ایک نہایت (ایکیٹی) صحیح یا ایک ایسی حصہ داری کا موجود ہونا نہین ہے جس مین منتظم حصہ اپنے شرکا کا نایب سمجہا گیا ہو بلکہ وہ اس حق پر موقوف ہے

ص ۳۱۴

(ط) اہی چندر بنام پیاری بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۵۳ - و مقدمہ مذکور موسوم بہ ابہای چندر بنام پیاری دیکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۷۵ (اجلاس کامل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ممبران خاندان مشترکہ حصہ جائداد کی نسبت رکھتے ہین - اور جہان کہ جائداد مین کوئی
مشترکہ حصہ ہے اور ایک فریق جملہ منافع وصول کرتا ہے تو اوس مین اور فریق
جو حصہ رکھتے ہین انکو وہ اُن کے ترتیب وار حصون کے منافع کا حساب اس قسم کی
وضعات کر لینے کے بعد (جسکا اسکو حق حاصل ہو) دینے کا پابند ہے" اگر اس سے
فاضل چیف جسٹس کا یہہ مقصود ہے کہ وہ ان منافع کا حساب دینے کیلئے بدین
مراد پابند ہے کہ اُن کو ادا کر دے یا ہر ممبر کے زیر اختیار اپنے پاس رکھے
تو لازم ہے کہ رائے مذکورا سی فرق پر قائم کیگئی ہو جو قانون متاکشرا و بنگالہ کی روسے
حقوق حصہ داران مین واقع ہے اور اسکا صدور بالضرور اس خیال پر ہونا چاہیے کہ
ہر ایک ممبر کا پورا حصہ اور اسی لحاظ سے اسکی پوری آمدنی اسی ممبر کے لئے معین اور
دوسرے ممبرون کے دعاوی سے پاک ہے - نظر بر آن منتظم اسکو محض بحیثیت نائب
وامین وصول کرتا ہے - اس قسم کی رائے یقیناً جمتواہن کی اشکل ملکیت مشترکہ کا منطقی
نتیجہ ہے مگر اکثر اُن عدالتی اقوال کے خلاف ہے جنکا کہ اقتباس ہو چکا ہے -

ضرورت عمل اشتراک ۲۷۵ - جماعتی حیثیت خاندان کے استلاک کا ایک
ضروری نتیجہ یہہ ہے کہ جب کوئی معاملت اس جائداد پر موثر ہو تو تمام ممبرون کا اس
سے واقف ہونا ضرور ہے اور جو کچھہ کیا جاتا ہے وہ سب کے فائدہ کیلئے
ہونا ضرور ہے نہ کہ صرف ایک شخص کیلئے مثلاً ایک تنہا شخص خاص اپنے لئے
کوئی حصہ جائداد خاندانی حاصل کرنے کے واسطے نالش یا اجرائے ڈگری نہین
کر سکتا - (ی) عام اس سے کہ اسکا دعوے کسی غیر کے مقابلہ مین ہو جسکی
نسبت کہا گیا ہو کہ قبضہ ناجایز رکھتا ہے یا آنکہ حصہ دارون کے مقابلہ مین ہو - ص ۳۱۵
اگر اول الذکر کے مقابلہ مین ہے تو ضرور ہے کہ تمام ممبر شریک ہو جائین اور نالش
دلاپانے کل جائداد کی سب کے فائدہ کیلئے کرنی ضرور ہے عام اس سے کہ شخص
غیر بلا وجہ حقیت پر قابض ہو یا حصہ دارون مین سے کسیکے ایسے فعل کی بنیاد پر جو اسنے

(ی) بنارسی داس بنام مہاراجی کنور - انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۵ صفحہ ۲۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے اقتدار سے متجاوز کیا ہو قابض ہو (ک) اگر بعض ممبر زمرۂ مدعیان شامل ہونے سے انکار کریں یا مدعا علیہ سے سازش کر لیں تو اُن کو مدعا علیہ قرار دیدینا چاہیئے تاکہ سب کے فوائد محفوظ ہو سکیں - (ل) اگر کسی وجہ (مثلاً تمادی ایام) سے دوسرے ممبر بحیثیت مدعیان شامل نہو سکیں تو پورا مقدمہ ناکام

(ک) شیو چران بنام چکراری ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۶ - چیت نرائن بنام بنواری - ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۵ - پرما بنام دلایو - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۳۵ - راجہ رام تیواری بنام لچھمن - بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۸ (اپیل صیغہ دیوانی) و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۸ - بحال رہا - دیکھیئے مقدمہ بہولا اس کنور بنام لالہ جوگیشر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۶ - و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ - شیو ناتھ بنام کلکٹر ہمین سنگھ - بنگال لا رپورٹ جلد ۷ ضمیمہ صفحہ ۴۲ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ - صفحہ ۶۹ - نوٹ - اجلاس کامل مین بحال رہا - دیکھیئے مقدمہ انوند بنام ارسکین بنگال رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۰ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۲۸ - و واکر بنام نارد - سلیکٹ رپورٹ عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۱۹۰ - نندن بنام لائڈ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۷ - تلک بنام رام جن - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی صفحہ ۱۸۲ - نتھنی بنام من راج - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ - ارونا چلم بنام وٹھیا لنگ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۷ - تمام ضروری فریقون کا شریک کرلینا صرف مدعی ہی کا حق نہین ہے بلکہ مدعی علیہ کا بھی ہے کیونکہ یہہ اُسکا فائدہ ہی کہ دیگری تمام خاندان پر حاوی ہو - ہری گوپال بنام گوکل داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸ -

(ل) راجہ رام تیواری بنام لچھمن - جگدیب بنام ہرن ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹ - گوکل بنام اتواری ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۸ - کنتوشی بنام وانوتل انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ - بیچو لال بنام ولی اللہ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۸ - کالی چند بنام راج کشور انیضاً صفحہ ۶۱۵ - و دارکا ناتھ متر بنام تارا پرسنو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہیگا۔ (م) اگر مقدمہ حصّہ دارون کے مقابلہ مین ہو تو اسکی اصل ہی فاسد ہے اور ایک ممبر کا اپنے حصّہ دار کے مقابلہ مین صرف یہی چارہ کار ہے کہ تقسیم کا دعوے کرے کیونکہ اسوقت تک کسی حصّہ جائداد کو جداگانہ قبضہ مین رکھنے کا حق نہین ہی (ن) اور یہی قاعدہ چند حصہ دارون مین سے صرف ایک کے اوس دعوے کو بھی روکتا ہی کہ کسی رعیت کو بیدخل کر دیا جاے۔ (س) تاوقتیکہ (شاید) ایسی صورت نہ واقع ہو کہ اپنے حصہ دارون کے قرارداد سے مدعی کو تمام جائداد کا جداگانہ قبضہ حاصل کرا دیا گیا ہو (ع)

ایک حصّہ دار کی طرف سے نالشات۔ یا آنکہ اضافہ لگان (ف) یا اپنے حصہ لگان کا دعوی کرے (ص) تاوقتیکہ یہہ صورت نہو کہ مدعی علیہم نے اپنی ذمگی لگان کو جداگانہ

(م) کالی داس کیسول داس بنام نتھو بھگوان انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۱۷۔

(ن) پھولباس کیور بنام لالہ جوگیشر انگاش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۷۔ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۸۵۔ دادجی بنام وٹھل سلیکٹ رپورٹ عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۱۵۱۔ ترمبک بنام نرائن ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۹۔ گوبند چندر بنام رام کمار۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۹۳۔ رامانجو بنام ویرپا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۹۰۔

(س) سری چند بنام نیم چند ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۷۔ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۵ ضمیمہ صفحہ ۲۵۔ اکبر بنام اشد ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۸۔ ہلہ بہر بنام گرو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۶۔ کشن راؤ بنام گوونداہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۵۔ سوبھارام بنام گنگا ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۲۶۔ بالاجی بنام گوپال انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۔ ریاست بنام چرودر۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۷۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ گوپال بنام مگنا ٹن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۵۔

(ع) امیر سنگھ بنام مسوم۔ ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۷ صفحہ ۵۸۔

(ف) جگندر بنام نوبن چندر۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۵۳۔

(ص) اندرومونی بنام سروپ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۵۔ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۱ نوٹ ہرکشور بنام جگل ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۱۔ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۳۔ نوٹ بھیرب بنام گوکارام ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۰۸۔ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۰۔ نوٹ اتو رام بنام کالی کمار۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۸۔ منوہر داس بنام منظر علی۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۰۔ ان صورتون کیلیے جن مین دیگر حصہ داران متاجر خاندان کے شریک ہو جاتے ہین۔ دیکھئے مقدمہ جادو بنام سدرلینڈ انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶۔ و مقدمہ جادو بنام کدم مبنی سلسلہ مذکور جلد ۷ صفحہ ۱۵۰۔

(حاشیہ) حال بمبئی ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہی کہ مہتمم خاندان مشترکہ جس نے پیڑ اراضی کا دیا ہو بحیات اپنی تنہا و شخصی حیثیت اس لگان کے جو اوروے پیڑ مذکور واجب الادا ہے نالش کر سکتا ہی لیکن بعد اسکی وفات کے اسکا بیٹا جو بجاے اوسکے مہتمم ہوا ہو ملکر اور دیگر شرکاء خاندان کے نالش نہین کر سکتا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۳

ص ۳۱۶

ادا کیا ہو یا جداگانہ دینے کا اقرار کیا ہو کیونکہ ایسی حالت مین وہ کسیطرح اعتراض نہین
کرسکتے لیکن اس صورت مین بھی دوسرے حصہ دارون مین سے ہر ایک کے
لئے یہہ راستہ کھلا رہیگا کہ اگر اُن کو اپنے حقوق کے نقصان پہونچنے کا خیال
ہو تو دخل دین (ق) اور اسی طرح جہان کوئی ممبر خاندان مشترکہ کسی حصہ جائداد
پر کوئی رقم صرف کردے تو وہ اسکے وصول کیلئے اپنے حصہ دارون پر دعوے
نہین دائر کرسکتا۔ تاوقتیکہ کوئی صریح معاہدہ اسکو ایسے ادا کرنیکے لئے مجبور
دوسری صورت مین یہہ خرچ صرف ایک ایسا امر ہے جسپر بوقت تقسیم لحاظ
کیا جائیگا۔ (ر) اسکے خلاف جہان شخص ثالث کے کسی فعل نے جائداد مشترکہ
کے متعلق حصہ دارون مین سے کسی شخص کو ذاتی اور خاص نقصان پہنچایا ہو
اور دوسرون پر موثر نہو تو وہ اسکے لئے جداگانہ طور پر دعوے دائر کرسکتا ہے
اور ضرورت نہین ہے کہ دوسرے شریک ہون۔ (ش) یہہ بھی واضح رہے
کہ ایک حصہ دار ایک مداخلت بیجا کنندہ شخص کو بیدخل کرنیکے لئے دعوے
کرسکتا ہے بشرطیکہ اسکا مقصود یہی ہو کہ شخص مذکور کو جائداد مشترکہ سے ہٹادے
مگر اسکے ساتھہ ہی یہہ بھی ہے کہ کسی خاص حصہ کا اپنے لئے دعوی نکرے (ت)

(ق) گنگا بنام سروداسنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰ (صیغہ اپیل دیوانی) و مقدمہ مذکور دیکلی رپورٹر جلد ۱۲
سہرو بن بنام رام نواز۔ دیکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۴۴ صالح انسار بنام مہیش لیفا صفحہ ۴۵۲۔ شیر محمد بنام کرودی دیکلی
رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۳۔ دیوبند ہو بنام وینا ناتھہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۸۔ بذریعہ اجلاس کامل درگا
بنام چمپا بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۹۔ و مقدمہ مذکور دیکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۴۶ راکھل بنام
مہتاب دیکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۱۔ کوئی شک نہین کہ ہم حصہ اشخاص اسبات پر متفق ہو سکتے ہین کہ
اُن مین سے ہر ایک کو حصہ لگان ادا کرے اور پھر اسوقت مستحق ہو سکتے ہین کہ اپنے اپنے حصون کیلئے
جداگانہ دعوے دائر کرین۔ گنتی بنام سورن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۶ لطف الحق بنام گوپی انڈین لا رپورٹ
(ر) نپ کمار بنام جے دیو فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۷۔ (۳۱۷) جلال الدولہ بنام قصام الدین
فیصلہ جات صدر عدالت مدراس ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۶۱ ستوسامی بنام سبرامانیا ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۹۔
(ش) گوپی بنام اٹلینڈ دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۷۹۔ چندر بنام مکناٹن دیکلی رپورٹر جلد
۲۳ صفحہ ۳۸۶
(ت) راوہا پرشاد بنام یوسف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دعوی یہہ کہ ایک ممبر خاندان مشترکہ جس نے خاص اپنے نام سے بغرض فائدہ خاندان کوئی معاملت کی ہو۔ وہ منجانب خاندان برنبار اس معاہدہ کے ان کی شرکت کے بغیر ان کیلئے دعوی کر سکتا ہے۔ (ث)*

باہمی حقوق حصہ داران — **دفعہ ۲۷۵** آپس مین حقوق حصہ داران اس قانون کے مفہوم پر منحصر ہین جو ان کے فوائد جائداد پر حکومت کرتا ہے۔ ایک ہندو خاندان مین ابتدائی قیاس یہی ہے کہ ہر ممبر کا حق محض اس عام حق پر مشتمل تہا کہ جائداد کا ایسے اچھے طریقہ سے انتظام کیا جائے کہ اوسکی اور اسکے خاندان کی بسر بطور مناسب جائداد کی حاصلات سے ہو سکے اور جو کام اسکو انجام دینا پڑتے ہے اور جو منافع اسکو وصول ہوتے ہے ان کا انصرام افسر خاندان کی صوابدید پر ہوتا تہا۔ ملبار مین یہہ حالت قوم تارواڑ مین اسوقت موجود ہے (خ) اور اس حالت کے سوا کہ کسی خاص قرارداد یا رواج نے تبدیل کرائی ہو وہ ممبران خاندان بہی جو متاکشرا کی پابندی کرتے ہین ابتک بالاکثر اسی حالت مین ہین۔ (ذ) بنگالہ مین جہان ممبران خاندان رعایاء مشترک ہونیکی عوض

ص ۳۱۷

(ث) بنگسی بنام سدست انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۳۹۔

*(حاشیہ) جبکہ خاندان مدعی ایک خاندان مشترک اہل ہنود مسلمہ یا ثبتہ ہو مگر گوی شہادت صریح نسبت نوعیت قرضہ متدعویہ مدعی کے نہو تو قیاس یہہ ہی کہ وہ قرضہ جائداد خاندانی ہے اور ایسی صورت مین کہ شخص باقی ماندہ اسکی بنا پر نالش کرے اسکو کسی سارٹیفکٹ کی بموجب قانون سارٹیفکٹ وراثت ضرورت نہین ہے نہ یہہ ضرور ہے کہ تمسک سے یہہ بات ظاہر ہو کہ وہ سرمایہ خاندان مشترکہ تہا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۸ و جلد ۱۶ ص ۳۴۹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۷۸۔ اور نہ دیگر شرکاء خاندان کو ایسی نالش مین فریق کرنا ضرور ہے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۵۔ اور اسکے خلاف مین دیکھو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ ص ۳۷۷۔ م

(خ) کنی گرائو بنام ارنگادین۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۔ وسبو ہنگادی بنام باگر کتاب مذکور جلد ۴ صفحہ ۱۹۶۔

(ذ) دیکھو راے لارڈ ویسٹ بری۔ اپویر بنام رام سبین مورس انڈین اپیل جلد ۱۱ ص ۸۹ ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) کتاب ہذا قصہ ۲۶۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ تر معمولی رعایا رہوتے ہین ان مین ہر ایک کو زیادہ تر خود مختاری حاصل رہتی ہے (الف) وہان ہر ممبر کو یہہ استحقاق ہے کہ کسی مناسب اور معقول طریقہ مین اپنے حصہ جداگانہ سے پورا پورا تمتع حاصل کرے جو دوسرے ممبرون کو ویسی ہی متمتع ہونے کے مخالف نہو اور جو انکے یکسان صرف و انتظام جائداد کے حق مین برہمی نکرے۔ (ب) لیکن وہ بلا اجازت کوئی ایسا کام نہین کر سکتا۔ جس سے جائداد کی حیثیت بدل جائے مثل اسکے کہ اسپر مکان بنائے۔ جس موقع پر کہ اس قسم کا فعل اسکے حصہ دارون کو نقصان پہنچاتا ہو وہان عدالت اپنے اختیار تمیزی سے نہ کہ بربنا اختیار قطعی حکم دیگی کہ تعمیر علیحدہ کردیجائے۔ (ج)

(الف) راجکشن نیر چکن بنام پوران ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۳ کتاب ہذا فقرہ ۲۷۰۔

(ب) الیشن چندر بنام نند کار ویکلی رپورٹر جلد ۲۸ صفحہ ۲۳۹ گوپی کشن بنام ہیم چندر ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۲۔ نندن بنام لائڈ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۔ اسٹال کرٹ بنام گوپال۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۷۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۸۔ واٹس بنام رامچندر دت۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۰۔ اور وہ اپنے حصہ کا اجارہ دیسکتا ہے رام دیال بنام مترجیت ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۲۰۔

(ج) جانکی بنام بکھوڑی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۷۶۱۔ اندر دیو زامن بنام تلسی نرائن فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۷۶۵۔ گرو داس بنام بچیا بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ (صیغہ اپیل دیوانی) و مقدمہ مذکور بہ گورو داس بنام بجائے ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۷۱۔ شیو پرشاد بنام لیلا بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۸۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۰ (دیکھئے مقدمہ لالہ بشمبر بنام راجہ رام بنگال لا رپورٹ جلد ۳ ضمیمہ صفحہ ۴۷ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۰ نوٹ جس مین کہ اس قسم کی ڈگری سے انکار کیا گیا۔ نیز مقدمہ نوبن چندر بنام مہیش چندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۶۹) ہالو بنام محمد۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۰۔ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۱ نوٹ۔ موسوم بہ ہالوے بنام شیخ وحید (بظاہر مقدمہ دوارکا ناتھ بنام گوپی ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۔ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۹ نوٹ اسکے خلاف معلوم ہوتا ہے) مہدی بنام امجد ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۶ صفحہ ۲۵۹۔ راجندر بنام شاما چرن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس اختیار تمیزی پر عمل کرنے مین اس امر پر غور کرنا ضرور ہے کہ آیا مدعا علیہ ایسی زمین پر تعمیر کر رہا ہے جو تقسیم پر اسکے لئے زاید ہوگی یا نہین - اور آیا تقسیم پر بطور کافی مدعی کو اسکا معاوضہ دیا جا سکے گا یا نہین - (د) یہی قاعدہ اس موقع سے بھی متعلق کیا گیا ہے جہان پیداوار کو کلیتاً اسطرح بدلدیا گیا ہو کہ جو کچھ پیدا ہو وہ مصنوع ہونیکے بغیر محض بے قدر ہو - (ہ)

حصہ دار رعیت ہو سکتا ہے ۲۷۶ - ایسا کوئی امر نہین ہے جو حصہ دار کو دوسرون کا رعیت ہونے اور ان کو لگان ادا کرنے سے باز رکھے - لیکن محض یہہ امر کہ کوئی ممبر خاندان کسی حصہ جائداد کو جداگانہ قبضہ مین رکھتا ہے اسکا مستلزم نہین ہے کہ کوئی اس مضمون کا کوئی اقرارنامہ صراحتاً یا کنایتاً موجود ہونے کی صورت مین بھی لگان ادا کرے - (و)

(د) پرسرام بنام شیرجت انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۱ شیک بنام درپ سنگھ - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ (فیصلہ اجلاس کامل) -

(ہ) کروری بنام بہیکداری بنگال لا رپورٹ جلد ۸ ضمیمہ صفحہ ۴۵ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۱ -

(و) اللہ دیئی بنام سری ناتھ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۸ - گوبند چندر بنام رام کمار ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۹۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوان باب

قرضہ جات

(۳۱۹)
صفحہ انگریزی

مضمون قرضہ جات **ف ۲۷۷** - مین نے یہ مناسب خیال کیا کہ بحث انتقال ارادی سے پہلے مضمون قرضہ جات موثر جائداد کا تذکرہ کرون کیونکہ یہ ایک ایسا اصول بتلاتا ہے جسکا دہرم شاستر مین اکثر اعادہ ہوا کرتا ہے یعنے اخلاقی فرائض حقوق قانونی پر سبقت لیجاتے ہین یا اسی مفہوم کو دوسری لفظون مین اسطرح لکھہ سکتے ہین کہ حقوق قانونی ادای فرایض اخلاقی کے تابع متصور ہوتے ہین۔

ذمہ داری ادائے دین کے تین اصول۔ کسی شخص کی یہ ذمہ داری کہ دوسرے کے لئے ہوئے قرضجات کو ادا کرے تین بالکل ہی مختلف اصولون سے پیدا ہوتی ہے جنمین احتیاط کے ساتھہ تمیز کرنی چاہیئے - اولاً - مذہبی فرض کہ ایک قرضدار کو قرضہ جات کے گناہ سے نجات دلوائی جائے - ثانیاً اخلاقی فرض ادائی قرضہ جو ایسے شخص نے لیا ہو جسکی املاک دوسرے کے قبضہ مین چلی گئی - ثالثاً - قانونی فرض ادائی قرض جو کسی شخص نے بحیثیت نیابت صریحی یا استنباطی شخص دیگر لیا ہو اکثر ایسے مقدمات واقع ہون گے جن مین یہہ وجوہ ذمہ داری ایک سے زیادہ بہم پائے جائینگے لیکن ان مین سے ایک بہی کافی ہے۔

باپ کے قرضہ جات۔ **ف ۲۷۸** - پہلی وجہ ذمہ داری صرف باپ اور اسکے حقیقی بیٹون اور پوتون کے مقروض ہونے کی صورت مین پیدا ہوتی ہے ہندو مقننین کی راے مین قرض صرف ایک فرض نہین بلکہ گناہ ہے جسکے نتایج دوسرے عالم تک قرضدار کا پیچہا کرتے ہین - برہسپتی کا قول ہے "جو شخص کوئی رقم بطور مستعار وغیرہ لیکر پہر اصل مالک کو واپس نہین کرتا ہے وہ آیندہ اپنے قرضخواہ کے گہر مین ایک غلام خادم - عورت - چوپاے کی حیثیت سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد ۲۲۰

پیدا ہوتا ہے۔ (الف) اور نارد کا قول ہے کہ جب کوئی جوگی یا ایسا شخص جسنے ہوم کی آگ قائم رکھی ہو اپنا قرض ادا کرنے کے بغیر مرجاتا ہے تو اسکے زہد یا آگ کی استقامت کے تمام ثواب قرضخواہ سے متعلق ہوجاتے ہین، (ب)

بیٹے کی ذمہ داری محکوم املاک نہین ہے۔

ان برے نتایج سے قرضدار کو نجات دلانے کا فرض جو ابتدا مین حصول املاک سے بالکل ہی آزاد تہا دوسری پشت مین اسکے خلاف ذکور پر پڑتا ہے نارد کا قول ہے "پوتے اپنے دادا کا وہ قرض ادا کرینگے جو بطور جایز وراثتاً بیٹون پر منتقل ہوا ہو اور انہون نے اسکو ادا نہ کیا ہو۔ لیکن ادا کرنیکا فرض چوتھی پشت پر ختم ہوجاتا ہے (ج) باپ خاص اپنے ہی لئے یہہ سوچ کر اولاد کی خواہش کرتے ہین کہ بیٹا مجکو ہر ایک قرض سے نجات دلوائے گا چاہے اعلیٰ درجہ کی مخلوق کا ہو یا ادنیٰ درجہ کی مخلوق کا اسلئے جو لڑکا اسکے پیدا ہوا سکو چاہیئے کہ اپنی جائداد ترک کرے اور محنت کے ساتہہ اپنے باپ کو قرض سے رہا کرائے ورنہ وہ سرزمین عذاب مین جا پڑیگا"۔ (د) مدارج ذمہ داری جو اخلاف سے متعلق کئے گئے ہین ان کی نسبت وراثتی ایک اور فرق نکالتا ہے یعنے "پہلے باپ کا قرض ادا کرنا ضرور ہے۔ پہر اپنا ادا کرنا چاہیئے مگر ان دونون سے پہلے دادا کا قرض ادا کرنا ضرور ہے بیٹون کو اپنے باپ کا قرض یا قرض مع سود مثل اپنے قرضہ جات کے جبکہ وہ ثابت ہون ادا کرنا ضرور ہے۔ پوتے کو ضرور ہے کہ اپنے دادا کا قرض ادا کرے۔ مگر بلا سود۔ البتہ اسکا بیٹا قرض مذکور ادا کرنیکے لئے مجبور نہ کیا جائے گا" ہمین

(الف) جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۳۴۔

(ب) نارد باب ۳ فقرہ ۱۰۔ یجن منو باب ۸ فقرہ ۶۶ جسکو جگناتہہ (جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶۷) روپیہ کے قرض سے متعلق مقتبس کرتا ہی وہ ان تینون قرضہ جات سے متعلق معلوم ہوتی ہی جنکا اور جگہہ ذکر کیا گیا ہی یعنے ویدکا پڑہنا بیٹا پیدا کرانا اور رسوم ہوم کا انجام دینا۔ دیکہیئے منو باب ۶ فقرہ ۳۶ و ۳۷ باب ۹ فقرہ ۱۰۶ و شنو باب ۱۵۔ فقرہ ۴۵۔

(ج) یہہ بشمول قرضدار شمار کیا گیا ہے۔ جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰۲۔ یاجنا ولک باب ۲ فقرہ (۹۰)

(د) نارد باب ۲ فقرہ ۴ تا ۶ بروے تہسا ویلم (باب ۱ فقرہ ۷) یہی بیٹے باپ کے قرض کے دیندار ہین مگر کوئی جائداد نہ ملی ہو۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ تشریح اضافہ کیگئی ہے "الا جبکہ وہ وارث اور صاحب املاک ہو" (ک) * بالآخر یاجنا ولک ان قواعد مین یہہ استثنا اضافہ کرتا ہے کہ اگر باپ کی جائداد درحقیقت دوسرے کے قبضہ مین ہو تو بیٹا ادائی کا ذمہ دار نہین ہے مثلاً وہ کسی سبب سے قائم مقامی سے محروم کردیا گیا ہو۔ (ل)

فرض مذہبی

ف ۲۷۹ باپ کا قرض ادا کرنیکی ذمہ واری فرض مذہبی اور اخلاقی سے پیدا ہوتی ہے کہ اسکو ان عذابون سے نجات دلوائے جو قرضجات نہ ادا کرنیسے اسپر عاید ہوتے ہین اور مساوی طور پر بھی قرض بیٹے کو اسبات پر مجبور کرتا ہے کہ مورث نے مذہبی مقاصد کیلئے جو اقرارات کئے ہین انکی تعمیل کرے (ز) پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کوئی قرض ایسا اخلاقی فرض نہ پیدا کرتا ہو تو بیٹا ادائی کیلئے مجبور نہین ہے چاہے وہ صاحب جائداد بھی ہو یہہ امر دو صورتون مین پیدا ہوتا ہے۔ اولاً جب قرض غیر اخلاقی حیثیت کا ہو۔ ثانیاً جب نقدی حیثیت کا ہو۔

وہ صورتین جن مین یہہ فرض نہین پیدا ہوتا۔

"بیٹے اپنے باپ کی ان رقمون کی ادائی کیلئے مجبور نہین کئے جاسکتے ہین جو اسکے ذمہ شرابون اور نقصانات قمار بازی اور بلا بدل اقرارات کرنے یا غلبہ شہوت و غصہ کی حالت کے ہون۔ یا وہ رقمین

(ک) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ کاتیاین جلد ۱ جگناتھہ ڈائجسٹ صفحہ ۳۰۱ ویوہار میوکھہ باب ۵ فصل ۴ فقرہ ۱۷۔

(ل) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ ویوہار میوکھہ باب ۵ فصل ۴ فقرہ ۱۶۔ کاتیاین (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۳) قرار دیا گیا ہے کہ یہہ اصول دہرم شاستر نمبودری برہمنان ملیبار سے نہین متعلق ہوتا ہے جو قانون ہندو و قانون مارومکتائم کے مجتمعاً محکوم ہین نیل کندن بنام مدہرن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۔ ان کے رواجات کے متعلق دیکھیے مقدمہ وشنو بنام کرسنن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۵۔ واسدیون بنام سکریٹری آف اسٹیٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۷۔

* (حاشیہ) وہ شخص جسنے کسی مذہبی اسکی جائداد موروثی مشترکہ رہن لی ہو اپنے رہن کو بمقابلہ نبیرہ راہن واسطے وصول کرنے فصود مندرجہ رہنامہ کے علاوہ اصل زر رہن کی نافذ کرسکتا ہے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۔

(ز) کاتیاین (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۹)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن کا وہ ضامن تہا (ان صورتون کے سوا جن کا پہلے ذکر کر دیا گیا ہے) یا جرمانہ یا محصول یا ان مین سے کسی کا بقایا۔

نہ بالعموم "ایسے کسی امر کا قرض جو مخالف اخلاق پسندیدہ ہو (ج)" جگناتہہ کو اس امر سے کہ بیٹا اپنے باپ کی ضمانت کے قرض کا ذمہ دار نہین ہے انکار ہے اور بوجوہ قوی انکا بیان ہے کہ اگر محصول سے یہہ مقصود ہے جو گہاٹ وغیرہ پر قابل ادائی ہو تو یہہ ایک

(ج) درہپتی گوتم (جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ا صفحہ ۳۰۵) ویاس ایضاً صفحہ (۳۰۵) یاجناولک ایضاً صفحہ ۳۱۱ کاتیائن (ایضاً صفحہ ۳۰۹ و ۳۰۹) دھرم شاستر گنناٹن جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ قرضہ جات غیر خلیقانہ کی تفصیل کیلئے دیکھئی مقدمہ بدری لال بنام کنٹی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۰۔ واجد حسین بنام منکو ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۱۱ لچھمی بنام اسمن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۴۲۱۔ سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ ستیا رام بنام ظالم سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۳۱۔ باپ پر ایسی رقم کی بابت کی ڈگری جو اس نے مجرمانہ طور پر تصرف کر لی ہو بیٹے کی جائداد کو اسطرح پابند نہ کرے گی کہ گویا وہ قرض ادا کر دینے کے قابل ہے مہابیر پرشاد بنام باسدیو سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴۔ اس امر کے ثابت کرنے کا بار کہ خلاف قانون یا ناجایز اغراض کیلئے قرض لیا گیا تہا ان لوگون پر ہے جو بیان کرین اور بار مذکور اس امر کے ثابت کر دینے سے بر طرف نہین ہوتا کہ باپ فضول خرچ اور فاحشانہ زندگی بسر کرتا تہا۔ بہاگوت پرشاد بنام گرجا کنور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۹۹ و وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۱۷۔ چنتامن راو بنام کاشی ناتہہ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا باعث ہے جو اخلاق پسندیدہ اور رواج کے موافق ہے اور چاہئے کہ وہ ادا کیا جاوے* (ط) دوسری معنی لفظ "شلکا" کے جس کا ترجمہ محصول کیا گیا ہے عروسی کے ہین جو بحیثیت قیمت عروس ادا کیا گیا ہو اور اسکو ظاہرا اس بنیاد پر منجانب پسر ناقابل ادا قرار دیدیا گیا ہے کہ اسمین ناجایز قسم کی شادیون مین سے ایک شادی کا مادہ شامل ہے۔ (ی) سر تھامس اسٹرنج اس اصطلاح کو اسکے اصلی مفہوم مین لیتے ہین اور تشریح کرتے ہین کہ اس بنیاد پر عدم ذمہ داری ہے کہ اس قسم کی ادای نقد کی حیثیت کی ہوتی ہے جسکا کوی اعتبار نہین یا کم سے کم اسکا اعتبار نہونا چاہیئے (ک)

ص ۳۲۲

ادائی قرضہ کیلئے اسکا سنود ہونا ضرور نہین | یہہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ بیٹے پر ادائی قرض کا فرض اسکی یا اسکی جائداد کیلئے کسی مشخصہ فائدہ پر مبنی نہین ہے جو اصل قرض سے نکلتا ہو اور اس سے یہی کمتر یہہ کہ وہ فرض حیثیت جائداد سے موثر ہو جو بیٹے کو موروثی یا ذاتی کسی حیثیت مین پہنچی ہے۔

موروثی جائداد یکسان طور پر ذمہ دار ہے | اگر قرض اس حیثیت کا بھی ہو کہ اسکی ادائی بیٹے پر فرض نہو اور چاہے جائداد موروثی ہی پر موثر ہو پھر بھی اسکا ادا کرنا بیٹے کیلئے ایک عمل دینداری ہوگا بروی شاستر ہنود فرض ادائی قرض پدری سے بیٹے کی آزادی حیثیت فرض پر موقوف ہے نہ کہ حیثیت جائداد پر۔ عام اس سے کہ جائداد مذکور موروثی ہو

(ط) جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ا صفحہ ۲۰۵ بحسب ہنو باب ۸ فقرہ ۱۵۹ و ۱۶۰ ضمانت کے متعلق بیٹے کی ذمہ داری صراحتاً قبول کر لیگئی ہے۔ مول چند بنام کرشنا۔ رپورٹ صدر عدالت دیوانی علی صفحہ ۵۴۔ ستیارامیا بنام وینکٹ رامنا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۸۳۔ جرمانون کی نسبت یہہ سبب بیان کیا گیا ہے کہ "کسی گناہ کے کفارہ کی بابت باپ جس جرمانہ کا ذمہ دار ہوا ہو اسکی ذمہ داری بیٹے پر نہین ہے اسلئے کہ گناہ اور کفارہ مین توریث نہین ہے" نہانی بنام ہری رام بورا ڈیل رپورٹ جلد ا صفحہ ۹۰۔ (۱۰۱) موافق اصول قانون انگریزی کہ عمل ضرر رسانی باقی نہین رہتا۔

* (حاشیہ) اسی بحث کے متعلق بہت ہی حال کی فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴۴ صفحہ ۶۷۲ و جلد ۴۳ صفحہ ۲۶۲

(ی) کیشوراؤ بنام نارو بورا ڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۴۔

(ک) اسٹرنج ہندو لا جلد ا صفحہ ۱۶۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا قرضدار کی مکسوبہ ہو؟ (ل)

اب املاک سے محدود ہے

ف ۲۸ - اس قانون نے جسپر ہماری عدالتین بمبئی کے سوا تمامی ممالک مین عمل کرتی ہین بہت برسون سے یہہ قرار دیا ہے کہ وارث فقط اس حدتک ذمہ دار ہے جسقدر جائداد اسکو اس شخص سے وراثتاً ملی ہو جس کے قرضہ جات ادا کرنیکے لئے کہا جاتا ہے - (م) لیکن جیسے ہی جائداد وراثتاً پہنچ جاتی ہے تو اسپر ذمہ داری پیدا ہو جاتی ہے اور بعد کے نقصان یا تباہی جائداد سے اور بلا شبہ اوس سے بھی کہ وارث جائداد کو اپنے قبضہ مین رکھنے کی خواہش نکرے یا مرنے کے بعد اسکو منتقل کرے ذمہ داری مذکور رفع نہین ہوتی - (ن) بہرکیف بمبئی مین زیادہ تر سخت قاعدہ متعلق کیا گیا تہا - کہ بیٹا اپنے باپ کے قرضہ جات کی ادائی کا مع سود ذمہ دار ہے اور پوتا اپنے دادا کے قرضہ جات کی ادائی کا بلا سود ذمہ دار ہے

ص ۴۲۳

(ل) ہنومان پرشاد بنام مسماۃ بابوئی - مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۴۲۱ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۸۱ - نوٹ گردھاری لال بنام کنتو لال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶ - سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۸ - متاین چٹی بنام سنگیلی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸ نرائن سامی بنام سامی داس - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ - بہاگوت پرشاد بنام گرجا کنور - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۹۹ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷ -

(م) رامیا بنام علی صاحب ہائی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ - کروپن بنام وریل رپورٹ مذکور جلد ۴ صفحہ ۱ - آغا حاجی بنام جگت مقدمات منٹوری متعلق ہندو لا بابتہ پریوی کونسل کلکتہ صفحہ ۲۷۲ جمونا بنام مون اپنا صفحہ ۲۲۷ - دیاموئی بنام برائن فیصلہ جات صدر عدالت انگلالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۹۷ کنہیا بنام گجادر - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۳ - پوپنا بنام پیوڈین انگلو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۹ و ۲۱ و ۴۵ - وہی مقدمہ متممہ جلد ۵ - انڈین جورسٹ -

(ن) کاشی بنام نجا ریڈی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۸۷ - انوپورن بنام گنگا - ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ - کیول بھگوان بنام گنپتی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۰ - گردھاری لال بنام بائی شیو الیفا صفحہ ۳۰۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گو کوئی جائداد وراثتاً نہ پائی ہو۔ لیکن عدالتون نے یہہ قرار دیا کہ قرضخواہ کے حقوق کا استغ
محض بمقابلہ جائداد وارث ہوگا نہ کہ بمقابلہ اسکی ذات کے (س) پہنچی بمقابلہ دیگر
ممالک کے اس احاطہ مین یہہ قانون زیادہ تر منصفانہ اصول کے واضعان قانون
نے قرار دیدیا ہے (ع)

ثبوت املاک۔ ۲۸۱ اس بار ثبوت کے متعلق کہ جائداد وارث کے ہاتہہ مین آگئی
ہے۔ ہائیکورٹ مدراس نے یہہ فیصلہ کیا ہے کہ اولاً مدعی کے لئے ضرور ہے
کہ اس قسم کی شہادت پیش کرے جو بادی النظر مین معقول وجوہ اس استنباط
کے لئے پیدا کرے کہ جائداد مدعا علیہ کے ہاتہہ مین آگئی یا آنکہ اسکو آجانا چاہئے
تھا۔ لیکن جب مدعی یہہ بنیاد قائم کردے تو پہر اس امر کا ثابت کرنا مدعی علیہ کے ذمہ
ہوگا کہ مالیت جائداد مدعی کی دعوے کے تصفیہ کردینے کے لئے کافی نہین ہے
یا آنکہ وہ جائداد اس قسم کی ہے کہ اس سے تصفیہ کرا لینے کا استحقاق مدعی
کو نہین ہے۔ (ف) یا یہہ کہ ہرگز کوئی جائداد ہی نہ تہی یا کہ دوسرے دعووں کے
تصفیہ کرنے مین بطور واجب اسکو منتقل کردیا گیا۔ محض سارٹیفکیٹ وراثت
حاصل کرلینے کی نسبت یہہ نہین قرار پایا ہے کہ وہ جائداد قبضہ مین آنیکا بادی النظر
ثبوت ہے بلکہ عدالت نے یہہ راے دینے سے انکار کردیا ہے کہ آیا یہی قاعدہ

(س) پران ولبہ بنام دیوکرشٹن سلیکٹ رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۴ ہربوجی بنام ہربوجی گوونڈ
رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۷۶۔ نرسمہاراو بنام انتاجی۔ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ (۶۴)
(ع) بمبئی اکٹ نمبری ۷ باتبہ ۱۸۶۶ء (ذمہ داری ہندو نسبت قرضہ جات مورث) سکہارام بنام گووند
ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۶۱۔ روداراام بنام رانو۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۶ بمبئی کی
عدالتین ابتک یہہ قرار دیتی معلوم ہوتی ہین کہ قرضخواہ مستحق ہے کہ بیٹے کے مقابلہ مین
بنا بر قرضہ جات پدری مع خرچہ ڈگری حاصل کرے اسلئے کہ وہ باپ کا قانونی قائم مقام ہے۔ اگرچہ ڈگری
مذکور کی تعمیل بلا ثبوت جائداد نہین کرائی جاسکتی۔ للتو بھگوان بنام تربہون موتی رام انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲
صفحہ ۶۵۳۔ بہرحال یہہ مشکل معلوم ہوتا ہے کہ بیٹے پر ایک محض بے حقیقت دعوی کے ثبوت کا خرچ ڈالا جائے۔
(ف) کرشنایا بنام چنیا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۹۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسٹامپ ایکٹ جاری ہونے کے بعد کے زمانہ سے متعلق کیا جائے گا یا نہین جس نے اسبات کو ضروری قرار دیا ہے کہ مقدار جائداد کو جو بروئے سرٹیفکٹ ملنے والی ہے اُس سے ظاہر ہونا چاہیے - (ص) اور اسٹامپ ایکٹ کے اثر کی نسبت ہائیکورٹ نے جو شبہہ ظاہر کیا اس سے گمان غالب یہہ ہے کہ اگر مسئلہ مذکور کا تصفیہ ضروری ہوتا صہ ۳۲۴
تبھی عدالت وہی فیصلہ کرتی - سرٹیفکٹ کا ابتدائی مقصد یہی ہے کہ قرضہ جات کو اکٹھا کر لیا جائے تاکہ ان ہی کی ادائیت پر اسٹامپ لگایا جائے لیکن یہہ امر اس بات کا ثبوت نہوگا کہ جائداد حاصل ہوگئی -

جائداد مین جملہ جائداد مشترکہ شامل ہے - **و ۲۸۲** - ایک اور بہت ہی اہم سوال جسپر حال مین بحث کیگئی ہے یہہ ہے کہ جہان جائداد باپ سے بیٹے کو پہنچی ہو تو آیا وہ کل یا اسکا کوئی کمتر حصہ ایسی جائداد سمجھا جائیگا جسکو ادائی قرضہ جات پدرنی کا ذمہ دار قرار دیا جائے بنگالہ مین ایسا سوال نہین پیدا ہو سکتا کیونکہ وہان پہلے پہل بیٹے کے حقوق باپ کے مرنے پر پیدا ہوتے ہین وہ شخص مورث کی جائداد ٹیک بحیثیت وارث پاتا ہے اور جو کچھہ اسطرح پر حاصل ہوتا ہے وہ بالضرور اسکی جائداد ہوتی ہے جس سے کہ اسکو پہنچتی ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۲۳۵) لیکن جن اضلاع مین متاکشرا پر عمل ہے وہان ایسا نہین ہے بلکہ وہان ہر ایک بیٹا پیدا ہوتے ہی اپنے باپ کے ساتھہ جملہ جائداد موروثی مین جو اسکے قبضہ مین ہوتی ہے ایک مساوی حصہ حاصل کر لیتا ہے اور باپ کے مرنے پر بیٹا بحیثیت وارث مالک نہین ہوتا بلکہ بذریعہ پس ماندگی - یعنی باپ کا حصہ محض مفقود ہو جاتا ہے اور اسطرح اخلاف کے حصص بڑہجاتے ہین (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۲۲۹ ۲۴۶) پس ظاہر ہے کہ بیٹے کی ذمہ داری کی نسبت صرف تین ہی صورتین قرار دیجا سکتی ہین - اول یہہ کہ اسکا تعلق صرف باپ کی جداگانہ یا مکسوبہ ذاتی جائداد سے ہے جو وارث ہونے کی حیثیت سے اس نے ٹیک طور پر پائی - دوم - اسکا تعلق اس حصہ جائداد مشترکہ سے ہے جسکو بربنا قرارداد ہائے مدراس و بمبئی (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۳۳۰ تا ۳۳۵) باپ اپنی زندگی مین

(ص) کوئل بنام شنگراہی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ - جگل بنام کالی - ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صہ ۲۲۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منتقل کرسکتا ہے۔ سوم۔ اس کا تعلق اس کل جائداد سے ہے جو نیابتاً منجانب خاندان مشترکہ باپ کے قبضہ مین تھی۔ کسیقدر اختلاف فیصلہ جات کے بعد اب حال مین ایک ایسے مقدمہ مین جس مین کہ جائداد معمولی قابل تقسیم حیثیت کی تھی یہہ فیصل ہوگیا ہے کہ آخری صورت صحیح ہے۔ (ق) اور پریوی کونسل نے بھی قاعدہ اس موقع سے بھی متعلق کیا جہان جائداد ایک قدیم و ناقابل تقسیم پالیم راج کی حیثیت رکھتی تھی (ر)

ص ۳۲۵ دفعہ ۲۸۳ ذمہ داری باپ کے مرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

مصنفان قدیم نے بیان کیا ہے کہ بیٹے کی ذمہ داری باپ کی حقیقی موت ہی پر نہین پیدا ہوتی بلکہ قانونی موت کے بعد پیدا ہوجاتی ہے۔ مثلاً جبکہ وہ گوشہ نشین ہوجائے یا بیس سال تک باہر رہے جسمین کہ اوسکی موت کا قیاس کرلیا جاسکے۔ یا جبکہ کلیتاً مبتلای بدچلنی ہوجائے جسکی نسبت جگناتھہ نے یہہ تشریح کی ہے کہ اس سے دیوالیہ پن اور بے امتیازی کی اجتماعی حالت کا اظہار ہوتا ہے جسمین کہ باپ نفسانی خواہشون مین مصروف ہوکر اپنے قرضخواہون کو اطمینان دلانیکی تمام کوششون کو چھوڑ دیتا ہے اور انکو ٹھینگا دکھا دیتا ہے (ش) اور اسیطرح جب باپ کسی مرض لاعلاج مین مبتلا ہوجائے یا دیوانہ ہوجائے یا بہت ہی سن رسیدہ ہو (ت) لیکن مین خیال کرتا ہون کہ اسوقت تک کوئی دعوے براسہ صرف ذمہ داری ادای قرض پدری کی بنیاد پر بیٹون کے مقابلہ مین نہین دائر ہوسکتا تاوقتیکہ وہ اصلاً یا فاقا

(ق) پونا بنام پاپو دنیگار انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۰ وہی مقدمہ تتمہ جلد ۵ انڈین جورسٹ۔ شیوپرشاد بنام جنگ بہادر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۸۹۔

(ر) متاین چٹی بنام سنگیلی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸۔ مقدمہ مذکور کر خلاف انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۰ شیوگری نام ترودنگد سلسلہ مذکور جلد ۷ صفحہ ۳۳۹۔

(ش) وشنو (جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶۶) یاجناولک (ایضاً صفحہ ۲۶۸) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۷۷۔ دہرم شاستر گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۲۸۲۔

(ت) کاتیاین۔ برہسپتی (جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۷ و ۲۷۸)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ مرچکا ہو جسکی وجہ سے جائداد قانوناً بیٹون کو پہنچ گئی ہو۔ مدراس کے ایک مقدمہ مین جبکہ باپ سے علیحدہ رہنے والے بیٹے پر باپ کے جیتے جی اُسکے قرضہ جات کا دعوے کیا گیا تو اسکی ذمہ داری کی نسبت پنڈتون سے سوال کرنے پر یہہ جواب ملا "وجنا منسورم وغیرہ دہرم شاستر کی کتابون سے نہین ظاہر ہوتا کہ کسی شخص کا لیا ہوا قرضہ اسکی بیوی یا بیٹے کو ادا کرنا ہوگا درحالیکہ شخص مذکور زندہ ہو۔ اپنے ہی گانون مین رہتا ہو اور اس قابل ہو کہ کاروبار چلا سکے" (ث) اور بعد کے ایک مقدمہ مین جس مین کہ مدعی نے مدیون تمسک کے بھائیون اور بیوی سے برخلاف قائم مقامی نہ کہ برخلاف ذمہ داری ذاتی قرضہ وصول کرنا چاہا تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ اُس مدت سے پیشتر کوئی دعوی نہین کیا جاسکتا جس سے کہ مدیون کی موت کا قانونی قیاس کیا جائے تاوقتیکہ ایسے خاص حالات کا ثبوت نہ دیدیا جائے جن سے کہ کم مدت مین موت کا استنباط ہوسکے۔ (خ) بمبئی مین ایک بیٹے نے اپنے باپ سے بروئی تقسیم جائداد موروثی کا حصہ لے لیا تھا۔ اور بیس برس سے جُداگانہ جائداد کی حیثیت مین اسپر قابض تھا۔ بیٹے پر باپ کی زندگی مین اپنے حصہ سے باپ کا ایک قرض ادا کرنے پر مجبور کرنیکے لئے دعوے کیا گیا۔ پس پونا کے شاستری نے اپنی رائے ظاہر کی کہ بیٹا اس بنیاد پر ذمہ دار ہے کہ "الفاظ مرض لاعلاج سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ مرض ذہنی وجسمانی دونون سے متعلق ہے اور باپ کے اپنے قرضہ جات کی تشویش ذہن مین رکھنے سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ مرض ذہنی مین مبتلا ہے اور اسلئے بیٹا اُن کی ادائی کا پابند ہے" اپیل پر صدر عدالت کے شاستری نے یہہ بیوستھا دیا کہ "اگر بیٹا اپنے حصہ جائداد موروثی پر قابض ہوگیا ہو اور فارغخطی ہوچکی ہو پس اگر اسکا باپ مبتلاے مرض لاعلاج ہو تو بیٹے کو جو حصہ دیا گیا ہے اُس سے باپ کا قرضہ نہین وصول کیا جاسکتا" اور "نیز یہہ کہ باپ کی زندگی مین بیٹا مجبور نہین کیا جاسکتا

صہ ۳۲۶

(ث) چینا نبام چلامنا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۳۳۔
(خ) گرین سنام وریل بائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۔ لیکن اس موقع پر ذمہ داری کا انحصار قبضہ جائداد پر تھا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اپنے باپ کا قرضہ ادا کرے" اِس ہیو ستھے کو صدر عدالت نے قبول کر لیا اور بیٹے کی جائداد کو ذمہ داری سے مستثنے کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا۔ (ذ)

۲۸۴ بیٹے کی ذمہ داری باپ کے حصۂ جائداد تک محدود نہیں ہے۔

جہان باپ کے مرنے کے بعد بیٹے پر اِسکے قرضہ جات کے ادا کرنے کا دعوے کیا جاتا ہے وہان جیسا کہ بیان ہو چکا ہے امر بالکل ہی غیر اہم ہے کہ فائدہ خاندانی کیلئے قرض لیا گیا تہا یا انکہ باپ نے محض اپنے صرف کیلئے قرض لیا تھا۔ بشرطیکہ صورت آخر الذکر مین قرض مذکور خلاف تہذیب حیثیت کا نہو۔ (الف) عدالت مدراس اِس اصولی کی پوری تطبیق کی نسبت عرصہ تک اس بنیاد پر جانفشانی کرتی رہی کہ اصول مذکور باپ کو اشارۃً اُس سے کہین بڑہکر جائداد خاندانی کو ذمہ دار کرنے پر مجبور کریگا جیسا کہ اپنی زندگی مین کسی صریح عمل سے اثر ڈال سکتا لیکن عدالت مذکور کی رائین جو ڈسٹرکٹ کمیٹی نے منسوخ کر دین۔ واقعات مقدمہ یہہ تہے۔ مدراس مین ایک قابض جائداد نا قابل تقسیم نے اپنے بیٹے کی ولادت سے پہلے بعض ضروری امور کیلئے کچھہ قرض لیا۔ بعد کو پہر اُسنے اور قرض لیا جسکی نسبت دونون عدالتون نے تجویز کیا کہ نہ تو ضروری تہا اور نہ مفید خاندان! ان قرضہ جات کی بابتہ ۱۸۶۷ء مین اسپر دعوی ہوا۔ اور دگری کے بیباق کرنیکے لیے اُسنے باقساط ادا کرنیکا اقرار کر لیا۔ اور ضمانت قرضہ کیلئے ایک حصۂ زمینداری کو رہن بلا قبض کر دیا۔ جب ادائی مین قصور ہوا تو اُس حصۂ زمینداری کی ضبطی اسکی زندگی ہی مین ہو گئی۔ اور جب وہ مر گیا تو عدالت نے ضبطی برخاست کر دی پہر قرضخواہ نے اسکے بیٹے اور اپنے اصلی مقروض کے قائم مقام پر اس دوہرے مقصود کے ساتہہ دعوی کیا کہ ضبطی بہی ہو جائے اور جملہ

ص ۳۲۷

(ذ) امرت بنام ترمبک سلیکٹ رپورٹ فیصلہ جات صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۲۱۸ پونپا بنام پاپو دیگار انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳ و ۱۸ و ۲۶۔ گروساما بنام چنا منتر انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۷ و ۴۶ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجیسٹ صفحہ ۶۴۲۔ (الف) فقرہ ۲۷۹۔ کتاب ہذا۔ اودارام بنام رانو۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ ص ۱۳۶ گوبردہن بنام سنگیشر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد کو ادائی قرض کا ذمہ دار ہی کیا جائے - ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا کہ جائداد اسقدر قرض کی ذمہ دار ہی جسقدر ضروری امور کیلئے لیا گیا تھا - لیکن اُس باقی قرض کی نسبت کسی حد تک ہی جائداد کو ذمہ دار قرار دینے سے انکار کر دیا جو بیٹے کی پیدائش کے بعد لیا گیا تہا اور خاندانی فائدہ کیلئے نہ تہا - اپیل مین پریوی کونسل نے اُسی حصّہ جائداد پر ضبطی بحال رکہنے سے انکار کر دیا - جسکو کہ بالخصوص رہن کیا گیا تہا بلکہ یہہ قرار دیا کہ تمام جائداد مقبوضہ وارث قرضہ جات کی ذمہ دار ہے جو اگرچہ ضروری اور مفید وارث نہ تہی لیکن بدتہذیبی کے دہبہ سے پاک تہے - (ب)

باپ جائداد خاندانی خاص اپنے قرضہ جات چکانے کیلئے منتقل کر سکتا ہے

۲۸۵ حال مین ان فیصلہ جات کے اُصول کو پریوی کونسل کے ان مقدمات سے متعلق کر دینے کیوجہ سے بہت ہی وسعت ہو گئی جن مین باپ نے اپنے خانگی قرضہ جات کی ادائی کیلئے جائداد خاندانی کو رہن یا بیع کر دیا تہا یا جہان کہ اوسکے ذمہ کی قرضہ جات کی ڈگریون کی تعمیل مین وہ بیع ہو گئی - جس موقع پر کہ اس قسم کے معاملات اسکے خاص حصّہ سے زیادہ حصّہ جائداد پر موثر ہوتے ہین وہان ظاہر انتجہ یہہ ہے کہ بیٹون کو باپ کی زندگی ہی مین اشارۃً مجبور کیا جاتا ہے کہ ایک اقرار دیدین جو باپ کے مرنے پر صحیح طور سے صرف اُن ہی سے متعلق ہو جاتا ہے - جو مجموعہ قانون احکام جوڈیشل کمیٹی سے مستنبط ہو سکتا ہے وہ ایک قاعدہ عام کے سلسلہ مستثنیات پر مبنی معلوم ہوتا ہے

(ب) متائن چتی بنام سنگیلی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۷۰ - وہی مقدمہ بحالت اپیل انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸ - بہ تقلید مقدمہ گرو ہاری لال بنام کنتو لال رپورٹ ند کور جلد ۲۱ آئی اے ۲۱ - و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶ - سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ - و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ بحال مقدمہ پونیا بنام پاپو پینگار - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱ - جہان باپ کی جائداد بلحاظ باقی زندگی بیٹے کو پہنچی ہو - وہان ذمہ داری پسر جدید نالش کی ذریعہ سے قائم کیجائیگی نہ کہ بصیغہ اجرائ ڈگری اسی پدر مرحوم تاوقتیکہ اسکی زندگی ہی مین جائداد کی قرقی نہ کر لیجائے - کیونکہ اس صورت مین جائداد قابو مین آجاتی ہے - وینکٹ رام بنام سینتہو لو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ص ۳۲۸

قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ کوئی ممبر خاندان غیر منقسمہ کسی کارروائی سے خاص اپنے فائدہ کیلئے اُس سے زیادہ حصّہ جائداد خاندانی تصرف مین نہین لاسکتا جسقدر تقسیم پر اسکو ملسکتا ہو اور استثنا یہہ ہے کہ جب باپ نے کوئی ایسا قرض لیا ہو جو بیٹے کو پابند کرسکے تو قرض خواہ پوری جائداد خاندانی کی حد تک اطمینان قرض حاصل کرسکتا ہے چاہے باپ کے منتقل کردینے سے ہو یا بحصول ڈگری عدالت - اور یہہ مستثنے ایک اور استثنا کے تحت مین ہے یعنے جو قرضخواہ اپنے دعوے کو بیٹون کی حصص پر قائم کرنا چاہے اوسکو یہہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ تعمیلی کارروائیون سے وہ یہہ ہی ارادہ رکھتا تہا یا یہہ کہ اسکو یقین تہا کہ جو کچھہ وہ کر رہا ہے وہ بربنا انتقال محصّلہ ہے -

مقدمہ گردہاری لال بنام کنتو لال -

ان خاص قواعد کا پہلا جز پریوی کونسل نے ان حالات کے لحاظ سے فیصل کیا تہا - کچھہ جائداد کنہیا لال سے اس کے دو بیٹون بہیکاری اور بہجرنگ کو پہنچی - بہیکاری کے ایک بیٹا تہا جسکا نام کنتو تہا اور خاندان قانون متہلا کا تابع تہا اسلئے جائداد کے موروثی ہونے کی وجہ سے کنتو نے اپنی پیدائش سے حصّہ حاصل کیا تہا - اسکے پیدا ہونے کے بعد بہیکاری نے ایک تمسک لکہا تہا جسکی بنا پر ایک فیصلہ حاصل ہوگیا تہا اور اسکے حصّہ جائداد کی قرقی ہوگئی - اس فیصلہ کی تعمیل کے لئے ایک حصّہ جائداد دونون بہائیون نے بیع کردالا - یہہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ بہیکاری کا تمسک کسی حیثیت مین خائدہ خاندان کیلئے تہا یا یہہ کہ فروخت جائداد فائدہ خاندانی کیلئے تہی بجز اس کے کہ ڈگری کی ادائی کیگئی یا یہہ کہ اُسکا ایک جزوی حصّہ ادائی لگان سرکاری مین صرف ہوا - کنتو لال نے دعوے کیا کہ بیع منسوخ کردی جائے کیونکہ نہ تو وہ اس کے فائدہ کیلئے تہی اور نہ اسکی رضامندی سے ہوی ہے اور اسیطرح کا دعوے مہابیر پسر بہجرنگ کی جانب سے ہوا - ہائیکورٹ نے مہابیر کا دعوے اس بنیاد پر خارج کردیا کہ بیعنامہ کی تکمیل کیوقت تک وہ پیدا نہین ہوا تہا - لیکن کنتو لال کو باپ کا نصف حصّہ دلادیا - پریوی کونسل نے یہہ ڈگری منسوخ کردی اور اپنی تحریر مین یہہ تحریر فرمایا تہا "یہہ کہا گیا ہے کہ وہ (بہیکاری و بہجرنگ) جائداد بیع نہین کرسکتے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکہ بیعنامہ لکھنے سے پہلے کنتو لال پیدا ہو چکا تہا اور بلحاظ پیدائش بروی قانون
صد ۳۲۹ منہلا اس جائداد مین اسنے ایک حصہ حاصل کیا تہا - اس امر اہم پر غور کرنا ہے
کہ وہ حصہ کیا تہا جو کنتو لال کو حاصل ہوا - کیا اس جائداد مین اسکو کوئی ایسا حصہ حاصل
ہوا جو حصہ مذکور کو باپ کا قرض ادا کرنیکی ذمہ داری سے بازر کہتا تہا؟ اگر اسکا باپ مرجاتا
اور اسکو اپنا وارث چہوڑتا - اور جائداد اسکے ہاتہہ آتی تو کیا وہ کہہ سکتا تہا کہ چونکہ جائداد
موروثی تہی اور داداسے باپ کو ملی تہی اسلئے وہ قطعاً اسکی ذمہ دار نہ تہی کہ باپ کا
قرضہ ادا کیا جائے؟" پہر حکام پریوی کونسل نے عبارت محولہ بالا نقل کی (دیکہئے مورس
انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۴۲۱ محولہ فقرہ - ۲۷۹ کتاب ہذا) اور یہہ تحریر فرمایا کہ "وہ ایک سند
اسبات کے ظاہر کرنے کیلئے ہے کہ بروئے قانون متاکشرا جو جائداد موروثی باپ
کو پہنچی ہو وہ اسکے قرضہ جات کی ذمہ داری سے بوجہہ اسکے بیٹا پیدا ہونے کے
مبرا نہین ہے - یہہ امر بیٹے کا ایک دینی فرض ہوگا کہ باپ کے قرضہ جات ادا کرے
اور چونکہ قرضہ جات پدر کا ادا کرنا دینی فرض ہے تو جائداد موروثی جس مین کہ بیٹا
بحیثیت ایک بیٹے کے بروئے پیدائش حصہ پاتا ہے قرضہ جات پدری کی ذمہ دار
ہے - قاعدہ یہہ ہے جیسا کہ لارڈ جسٹس نائٹ بروس نے بیان فرمایا "لزوم
ادائے قرض پدری سے بیٹے کی آزادی ماہیت قرض سے تعلق رکہتی ہے
نہ کہ ماہیت جائداد سے چاہے موروثی جائداد ہو یا قرض کرنیوالے کی مکسوبہ ہو"
پس یہہ دیکہنا ضرور ہے کہ ماہیت قرض کیا تہی جسکی ادائی کیلئے ضرور ہوا کہ جائداد
زیر بحث بیچکر روپیہ بہم پہنچایا جائے - اگر باپ نے خلاف تہذیب اغراض کے لیے
قرض لیا ہوتا تو بیٹے پر اوسکی ادائی کا کوئی دینی لزوم نہوتا - اور ممکن ہے کہ وہ اُن
جائدادون کے ذمہ دار قرض گردانے جانے پر اعتراض کرسکتا جو باپ کو بحیثیت
جائداد موروثی ملی تہین مگر یہان یہہ صورت نہ تہی - یہہ نہین ثابت کیا گیا کہ جس
تمسک کی بنیاد پر ڈگری حاصل ہوئی وہ کسی خلاف تہذیب غرض کیلئے لکہا گیا تہا
بلکہ وہ ایک ایسا تمسک تہا جو ظاہرا روپیہ قرض لینے کیلئے لکہا گیا تہا - جسکی بنا پر
کہ ایک نالش کیگئی - تمسک عدالت مین معتبر قرار دیا گیا اور کسی چیز سے یہہ ثابت
نہین ہوا کہ وہ کسی خلاف تہذیب غرض کیلئے تحریر ہوا تہا - اور اسی پر دائن نے ڈگری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کی - ایسا کوئی بیان نہین ہے کہ آیا تمسک یا ڈگری باپ کے فائدہ کیلئے بطور بینامی (اسم فرضی) کیگئی تہی - یا محض باپ کو اس امر پر مجبور کرنے کی غرض سے کہ جائداد خاندانی کو بیچ ڈالے اور خاص اپنی اغراض کیلئے روپیہ بہم پہنچائے - اسکے خلاف یہہ ثابت کر دیا گیا تہا کہ زرثمن جائداد باپ کے مہاجنون کو دیدیا گیا تہا اور رقم کیلئے مہاجنون کو اعتماد دلا دیا گیا تہا اور رقم مذکور کچھہ ادائے ڈگری کی بابتہ دیگئی کچھہ مہاجنون بقایا مین دیگئی جو باپ کے ذمہ تہی اور کچھہ لگان سرکار کی ادائی مین دیگئی اس کے بعد جو خردی حصہ رہ گیا اسکے صرف کا البتہ کوئی حساب نہین تہا - لیکن اسوجہہ سے کہ ثبوت حصہ کا حساب نہین یہہ نہین ہو سکتا کہ بیٹا یہہ حق رکہتا ہو کہ اصلی خریدار کو جس نے جائداد کی قیمت دی ہی محروم کر دے اور معہ واصلات کے اسپر پہر اپنا قبضہ کرا لے اگر یہہ ہی ضرورت نہوتی کہ کل زرثمن بہم پہنچایا جائے تو بہی بیع کلیتاً کالعدم نہوتی [ج] [د]

مقدمہ بالا کی کل مقامات پر تقلید کیگئی -

۲۸۶ سب پریسیڈنسیون مین اکثر مقدمات مین اسی فیصلہ کی تقلید کیگئی ہے جن مین باپ کے امور رہن یا بیع بغرض تصفیہ قرضہ جات سابقہ ذمگی خود کی نسبت جو نہ تو خلاف تہذیب تہی اور نہ مفید خاندان ہی تہی یہ کہا گیا کہ بیٹون اور پوتون اور خود باپ کے حصہ جائداد کو پابند کرتے ہین (د)

(ج) گردہاری لال بنام کنتو لال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ و ۳۳۰ - و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶ - سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۸۸ - و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ - ان صورتون مین جو بحث کیگئی ہے اسکے لئے دیکہئے ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۶۴۶ -

(د) مدن گوپال بنام مسماۃ گورن تی بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۶۴ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۵ - آدرمونی بنام چودہری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱ - پونیا - بنام پاپو وینکار - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱ - گنگو کو بنام اچا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۷ - نرائن بنام نرسو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۶۲ - رائے عدالت لکشمن بنام سیتا بہاما بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۸ - کستوربنام اپا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۲۲ - و سیو بنام بکرا جیت انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ - سدا سیو ڈنکر بنام ڈنکر زاین - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲ رام پیل سنگہ بنام دگ نرائن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۷ و وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۹ - ولیا تل بنام کنتہا چنی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۱ فقیر چند بنام موتی چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۳۸ - رمیک بالکرشن بنام نارائن داموہر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۱ - پونیا بنام پاپو وینکار انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ - کنور ہنسل بنام سندر داس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن عدالت بنگالہ ایک فرق اختیار کرتی ہے جو اسکے لئے خاص معلوم ہوتا ہے۔

فیصلہ بنگالہ بنسبت نابالغان و بالغان

عدالت موصوفہ تجویز کرتی ہے کہ اس قسم کا معاملہ بمقابلہ دیگر ممبران خاندان مشترکہ اندرون مفہوم فقرہ ۲۹ باب ۱ فصل ۱ متاکشرا ادائے فرایض لازمی کے لئے منتقل کرنا جائز ہے لیکن عدالت مذکور یہہ بھی تجویز کرتی ہے کہ گو اس قسم کا انتقال بھی نابالغون کو پابند کرتا ہے مگر بالغین کی صریحی یا بالکنایہ رضامندی کے بغیر ان کو پابند نہین کرسکتا پس نتیجہ یہہ ہے کہ باپ کا رہن یا بیع کرنا اس غرض سے کہ قرض سابق کا تصفیہ کیا جائے سب بالغ بیٹون کو پابند نہین کرسکتا گو اسوقت کے تمام نابالغون کو پابند کرے گا۔ (ک) بہرحال عملاً عدالت اپنے خاص فرق سے نجات پانیکے لئے یہہ تجویز کرتی معلوم ہوتی ہے کہ ایسے مقدمہ مین بھی جائداد پر یہہ ہوا خذہ بوجہ رہن کے نہوگا بلکہ اس وجہ سے کہ قرضہ پدر جو تاریخ نالش مذکور سے ماقبل کا ہے قابل نفاذ بمقابلہ جائداد مشترکہ موروثی کے ہے لہذا وہ قابل نفاذ جائداد مرہونہ بطور جزو جائداد موروثی کے ہے اگر نہایت صاف لفظون مین کہا جائے تو شاید نالش مذکور بر بنا رہن بمقابلہ باپ کے بابتہ قرضہ ماسبق کے بمقابلہ حقوق پسران واقع جائداد مشترکہ موروثی کے ہونی چاہیئے مگر یہہ امر محض متعلق بہ ضابطہ ہے" (د) اسیطرح اگرچہ ہائیکورٹ بنگالہ یہہ تجویز کرتا ہے کہ مقدمہ گردھاری لال بنام کنتو لال مین جو قاعدہ قائم کیا گیا ہے وہ اوسی موقع سے متعلق ہے جہان کہ رہن یا بیع بمعاوضہ ایسے قرضہ کے جو قبل معاملت دادوستد جائداد کے ہو عمل مین آئی ہو۔ (ز) وہ عملاً ان

صد ۳۳۱

(ک) اپوروب بنام لالہ بندہ جی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۹۲ - ۷۵۳ - منہر انبام بوتن دیکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۔ اسکے خلاف مقدمہ پہولچند بنام مان سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۹۔

(د) لال جی بنام فقیر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۵ و ۱۳۸ - بابو کنور بنام ہرید اس رپورٹ مذکور جلد ۹ صفحہ ۴۹۵

(ز) نوٹ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۸ - ہنومان کمت بنام دولت سندر رپورٹ مذکور جلد ۱ صفحہ ۵۲۸ - لال سنگھ بنام دیو نرائن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۷ - اور دیکھو بنام نبی سامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمات مین بھی یہہ قرار دیکر یہی نتیجہ نکالتا ہے جس مین قرض سابق کا ہنو کہ رقم جو رہن یا بیع کا معاوضہ ہے خریدار یا مرتہن کیلئے قرض قایم کرتی ہے جسکو ایک ایسے دعوے مین جو ٹھیک طور پر بمقابلہ پیروائر کیا گیا ہو اس مضمون کی ڈگری سے نافذ کیا جاسکتا ہے کہ جملہ جائداد موروثی سے بشمول جائداد مرہونہ قرض کی ادا کرلینی چاہیے - خواہ معاملت کے وقت بیٹا بالغ ہو یا نابالغ (ح) *

بیع تعمیل ڈگریات نفاذ رہن | ف ۲۸۷ جس موقع پر کہ باپ نے قرض سابق کی بابتہ جائداد خاندانی کو رہن یا بیع کر دیا ہو جو خلاف تہذیب یا ناجایز قسم کا ہنو تو یہہ امر بالکل ہی سے طے شدہ معلوم ہوتا ہے کہ بیع بر بنا ایسی ڈگری بمقابلہ شخص مذکور کے جس مین معاملت مذکور نافذ کرائیگی اسکے بیٹون کو پابند کریگی گو وہ فریق مقدمہ ہی نہ بنائے گئے ہون (ط) اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق مشتری یا مرتہن کی تکمیل باپ کے اسکے نام انتقال

صد ۳۳۲

(ح) لچھمن بنام گردہر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵ - (اجلاس کامل) گنگا بنام اجودھیا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ - اسکے خلاف مقدمہ جمنا بنام نین سکھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۹۳ -

* (حاشیہ) اسی رائے کی تائید مین دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۸ -

(ط) سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ - ومقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ - پونیا بنام پاپو دیگار انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱ ایضاً جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ - سرنواس بنام ایلیا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۵۱ - رام پہل سنگھ بنام دگ نراین - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۱۵ - کرشنما بنام پیروبل انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۸ - سدا شیو دنگر بنام دنکر نارایں انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۰ - ہردے نراین بنام رودر پرکاش انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ و ۲۸ - ومقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۶ - نسل بنام مہراج سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۵ - سندر راجہ بنام جگناد انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۱۱ - فیصلہ جات پریوی کونسل بمقدمہ شیو ناتھ بنام گلاب سنگھ و پیٹا بھی چیٹی بنام سیو گری زمیندار انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۷۷ و ۸۴ - ان وجوہ پر مبنی ہین جو کتاب ہذا کے فقرات ۲۹۴ و ۲۹۵ - مین درج کیے گئے ہین -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر دینے سے ہو گئی اور بیٹون کے مقابلہ مین اُس حق کے جایز ٹھہرانے کیلئے ڈگری کی ضرورت نہی - ڈگری کا اثر صرف یہی ہے کہ مطالبہ کو صحیح قرار دیدے اور طریقہ تعمیل معاملت بتادے - جہان کوئی عدالت اس حکم سے رہن کو نافذ کرتی ہے کہ "حق حقوق و مرافق راہن نیلام کر دئے جائین" تو الفاظ مذکور مین وہ کل حقوق داخل ہین جس کے رہن کرنیکا اختیار اسکو بوقت تحریر کرنے رہن نامہ بمقابلہ اس حصہ مدیون ڈگری کے حاصل تہا جو دائنان کو عموماً بتاریخ قرقی حاصل ہو سکتا تہا - (ی) اسی وجہ سے جب کوئی ڈگری بیٹون کو کسی ایسے حق سے محروم کر دے جسکو وہ بموافقت جواز رہن حاصل کرتے مثلاً حق فک رہن - تو ہائیکورٹ مدراس یہہ قرار دیتا ہے کہ اُس ڈگری سے اُن کا یہہ حق زائل نہین ہوتا جس کے وہ فریق نہون - (ک) ہائیکورٹ بمبئی کو بہی اسی سوال پر ایک ایسے مقدمہ مین غور کرنیکا موقع ملا جس مین کہ باپ بیٹون مین بعد رہن و قبل نالش تقسیم عمل مین آگئی تہی - عدالت نے اُس عام سوال کے فیصلہ سے درگذر کیا جو اس قسم کی ڈگری محض اسمی پدر کا اثر بیٹون کو پابند کرنے مین ہوتا ہے عدالت نے اس امر کو بہت ہی صاف تصور کیا کہ بعد تقسیم باپ کو یہہ نہین سمجہا جا سکتا کہ نالش مین وہ اپنے بیٹون کا قائم مقام ہے اور اسلئے حق فک رہن پر ڈگری موثر نہین ہے (ل)

عدالتہائے ہند کی رائے بنسبت قدہ داری پسران

ف ۲۸۸ ہندوستانی عدالتون مین بعد بہت سے اختلاف فیصلہ کے جو بعض مقدمات کی غلط فہمی سے پیدا ہوا تہا جیسا کہ بعد مین ذکر کیا جائیگا اب یہہ طے ہو گیا ہے کہ بمقابلہ پدر بربنا نفاذ قرضہ نقدی محض زندگی پدر مذکور دائن کی درست کار روائیان بیٹون کو پابند کر سکین گی گو بیٹے فریق مقدمہ بہی نہ بنائے گئے ہون -

ص ۲۳۳

(ی) رائے عدالت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۶ - ایضاً سلسلۂ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۵ و انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۶ -

(ک) پونبانام پاپو و نیگا رائنڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱ و ۶۹ - معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ عام ہیل سنگہ بنام ورگا پرشاد انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۲۵ مین ہائیکورٹ بنگالہ نے یہی رائے اختیار کی ہے -

(ل) ترمبک بالکرشن بنام نرائن و امود رانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدن ٹہاکر بنام کنتو لال۔

اسبارہ مین ہدایتی مقدمہ مدن ٹہاکر بنام کنتو لال کا ہی۔ (م) جس کے واقعات یہہ ہین کہ سنہ ۱۸۴۳ء مین کہنیا لال نے دو بیٹے مسمیان بہیکاری ہیجرنگ چہوڑکر انتقال کیا۔ کنتو لال پسر بہیکاری سنہ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا سنہ ۱۸۵۵ء مین بہیکاری اور ہیجرنگ نے مسماۃ عصمت النسار وغیرہا سے ۳۰۰۰ روپیے قرض لئے اور رقم مذکورہ کی بابتہ ایک تمسک لکہا جس مین اونہون نے بعض خاص مواضع جائداد خاندان مشترکہ کمقبول کردئے۔ سنہ ۱۸۵۷ء مین قابضان تمسک نے بمقابلہ بہیکاری و ہیجرنگ ان الفاظ کے ساتہہ ڈگری حاصل کرلی "مدعیان نے مدعا علیہم پر بربنا تمسک رجسٹری شدہ مبلغ ۳۰۰۰ اصل اور ۱۸۰۰ سود من ابتدائے تاریخ تمسک لغایتہ تاریخ دعوے (بحساب فیصدی اکیروپیہ) جملہ للعہ ۴۸۰۰ کے دلانیکا دعوے دائر کیا"۔ بہر مدعی علیہم کے اعتراف کا اندراج کرکے یہہ حکم ہوا کہ "نالش مین ڈگری بحق مدعیان مطابق اقبال دعوے مدخلہ مدعی علیہم کے صادر ہو۔ مدعیان مدعا علیہم سے رقم متدعویہ معہ خرچہ وسود من ابتدائے تاریخ دعوے لغایتہ تاریخ وصول رقم وصول کرین"۔ یہہ ظاہر ہی کہ اگرچہ مدعی نفاذ کفالت مذکور کا دعوے کرسکتے تہے لیکن اونہون نے تمسک کی بنا پر محض دعوے نقدی کرنا پسند کیا اور اسی پر محض نقدی ڈگری کے خواستگار ہوئے۔ کنتو لال جو اسوقت جوان تہا فریق مقدمہ نہین بنایا گیا اور نہ مہابیر شیرخوار پسر ہیجرنگ کو فریق قرار دیا گیا جو سنہ ۱۸۵۶ء کے بعد پیدا ہوا تہا۔ سنہ ۱۸۵۹ء مین مدعیان ڈگری کا حق وحقوق و مرافق موقوعہ بعض جائدادہائے مشخصہ بتعمیل ڈگری نیلام ہوگیا اور ایک بنیامی واد (شخصی فرضی) نے مدن ٹہاکر کیلئے خرید لیا۔ جائدادون کی اسمار کی جانچ سے معلوم ہوگا کہ اگرچہ ان مین سے اکثر جائدادین جو سنہ ۱۸۵۵ء مین کمقبول ہوئی تہین صیغہ تعمیل مین نیلام ہوگئین۔ تاہم بعض جو کمقبول تہین وہ نیلام نہین ہوئین

(م) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۳۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۔ رپورٹ مین اس مقدمہ کے واقعات نہین بیان کئے گئے ہین البتہ چیف جسٹس مدراس نے اصل مثل کی ذاتی معاینہ سے بیان کردیا ہین (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۷)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۴۳۴

اور بعض جو نیلام ہوئین وہ مکفول نہین کی گئی تہین غرضکہ تمامی کارروائی کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ ایک معمولی نقدی ڈگری کے اصول پر کارروائی کیگئی نہ کہ بلحاظ رہن کنتو لال نے مدن ٹہاکر پر جملہ جائداد کے دلا پانے کا دعوے کیا اور یہہ ایسا چارہ کار تہا کہ اگر نا جایز طور پر اسکے حصہ کی فروخت عمل مین آئی ہوتی تو اسکا استحقاق ہوسکتا تہا (دیکہیے فقرہ ۴۰۰ سہ کتاب ہذا) ہائی کورٹ بنگالہ نے اسقدر حصہ کا فیصلہ اسکے حق مین کیا جسکا تقسیم پر اسکو استحقاق ہوسکتا تہا۔ اس ڈگری کو جوڈیشل کمیٹی نے منسوخ کردیا اور تجویز ہوئی کہ گردہر لال کے مقدمہ کی تقلید کیگئی (دیکہیے کتاب ہذا فقرہ ۲۸۵) جس کا کہ وہ جز تہی اور اسی اصول پر مبنی تہی جو اس مقدمہ مین قایم کیا گیا تہا کہ "بیٹے کا یہہ ایک مذہبی فرض ہوگا کہ باپ کا قرضہ ادا کرے اور چونکہ یہہ مذہبی فرض ہے کہ بیٹا باپ کا قرضہ ادا کرے اسلئے جائداد موروثی جسمین کہ بیٹا بلحاظ پیدائش باپ کا بیٹا ہونیکی حیثیت مین استفادہ حاصل کرتا ہے باپ کے قرضہ جات کی ذمہ دار ہوگی جوڈیشل کمیٹی نے اصول مذکور کو اس خاص صورت سے یہہ کہکر متعلق کیا کہ "یہہ بتلا دیا گیا ہے کہ اگر ڈگری صحیح ہوتی تو بیٹون اور پوتون کا حصہ جائداد (گو وہ موروثی جائداد ہوتی) مستوجب ادائی قرضہ جات پدری ٹہہرتا"، حکام عالیمقام کی رائے تہی کہ بحق خریدار نیلام درستی نیلام کا قیاس کرنا لازم ہے بیان یہہ کیا گیا ہے (ن) کہ مدن ٹہاکر کے مقدمہ کی ڈگری بر بنا رہن دیگئی تہی یا بالجملہ پریوی کونسل نے اسکے لحاظ سے عمل کیا تہا مین خیال کرتا ہون کہ یہہ امر بہت صاف ہے کہ اس قسم کا قیاس غلطی ہوگی اور کوئی سبب نہین ہے کہ حکام مدعا علیہ کی نسبت فرض کیا جائے کہ انکو مغالطہ ہوا۔ ✻

(ن) بذریعہ کرنن قایم مقام چیف جسٹس انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۹۶

✻ (حاشیہ) جن صورتون مین کہ قیاس خلاف خریدار نیلام کیا جاتا ہے اور یہہ قرار پایا ہے کہ وہ مستحق حقوق مثل خریدار نیک نیت نہین ہین اور بیٹے ڈگری موسومہ پدر کے پابند نہین ہین انکے لئے دیکہیے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۲ و الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۳۷ و الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۱ و الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۵۷۰ نیز دیکہو اسکے خلاف انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۵۳۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمر منظوری پریوی کونسل

ف ۲۸۹ بہت ہی حال کے مقدمات مین اس مقدمہ کو کمر منظوری طور پر پھر جوڈیشل کمیٹی نے منظور کر لیا اور اسکی تقلید کی مقدمہ سورج بلنسی بنام شیورتنا مین حکام ممدوح پسند کے ساتھہ مقدمہ مدن ٹہاکر کا اقتباس کرتے ہین اور یہہ امر قایم کرنیکے لحاظ سے اسکا حوالہ دیتے ہین کہ "جہان جائداد مشترکہ موروثی کسی خاندان مشترکہ کے ہاتھہ سے نکل گئی ہو۔ عام اس سے کہ انتقال نامہ مجردہ بمعاوضہ قرض سابق ہو یا بنا بر وصول رقم بغرض ادائی قرض سابق ہو یا بر بنا بیع بہ تعمیل ڈگری متعلقہ قرض پدر ہو۔ تو اسکے بیٹے ادائے قرض پدر کے قرض کرنے سے اس جائداد کو پھر نہین حاصل کر سکتے۔ تاوقتیکہ یہ نہ ثابت کرین کہ قرض مذکور خلاف تہذیب اغراض کیلئے لیا گیا تہا اور یہہ کہ خریدار انکے اسطرح پر لے جانے سے آگاہ تہا (س)

ص ۳۳۵

شرط متعلق ذمہ داری پسران۔ ف ۲۹۰ ۔ ان قواعد مین جیسا پہلے بیان ہو چکا (دیکھو فقرہ ۲۸۵۔ کتاب ہذا) ایک اور استثنا ہے۔ جس کا پہلا شعبہ یہہ ہے کہ ذمہ کیلئے جو چاہتا ہو کہ بمقابلہ حصص پسران اپنا دعوی قایم کرے۔ یہہ ثابت کرنا لازم ہے کہ تعمیل مین وہ ایسی ہی کارروائیان کرنے کا ارادہ رکھتا تہا۔ اسبارہ مین ہدایتی مقدمہ دین دیال بنام جگدیپ نراین ہے (ع)۔ جس مین طوفانی سنگھ پدر

(س) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ و ۱۰۶۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ و ۱۷۱ بابو بہگوت پرشاد بنام گرجا کنور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۹۹ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۰ پنک شی نائڈو بنام ایمو دی کنک انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۱ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد (۱۲) صفحہ ۱۴۳

(ع) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔ اس مقدمہ کے بعض واقعات بمقابلہ رپورٹ پریوی کونسل زیادہ تر تفصیل کے ساتھہ سر جسٹس متر نے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۳ مین ظاہر کئے ہین۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ جگدیپ بنام دین دیال بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰ جسکی نارائن

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسپانڈنٹ نے جو اپیلانٹ کا صمہ ہے رکا مقروض تہا بغرض تحفظ ادای رقم مذکور معہ سود بنگالی
زبان مین رہنامہ لکھدیا اپیلانٹ نے برخلاف مستاونر مذکور دعوی کیا اور طوفانی سنگہ
پر سمت ماہ ۱۶ کی ڈگری حاصل کرلی ڈگری مذکور زر نقد کی معمولی ڈگری تہی اور بمقابلہ اُس
خاص مکفول شدہ جائداد کے اوس کے نفاذ کی کوئی کارروائی نہین ہوئی تہی اس
حد تک یہہ مقدمہ مدن ٹہاکر کے مقدمہ سے موافق ہے غرضکہ ڈگری کے چھ
سال بعد اپیلانٹ نے "حقوق و ملکیت و حق مقرری و حصہ طوفانی سنگہ مدیون
ڈگری" متعلق جائداد خاندان مشترکہ کو بنابر رقم واجب الادا ایلام کرالیا اور خود ہی
خرید کر تمام قابض بہی ہوگیا۔ اسکے بعد بیٹے نے اس بنیاد پر کل جائداد واپس
کرانیکے لئے دعوی کیا کہ بلحاظ پابندی قانون متاکشرا اوسکی اور اوسکے باپ کی جائداد
مشترکہ باپ کے اون قرضہ جات کے لئے نہین نیلام کرائی جاسکتی ہے جو کسی ضرورت
کے بغیر لئے گئے تہے پس ایک امر تنقیح طلب یہہ قرار دیا گیا کہ ایا طوفانی سنگہ نے
مدعی علیہ سے بضرورت قانونی قرض لیا تہا یا نہین۔ کوئی خاص امر تنقیحی اس امر کے
بابت قرار نہین دیا گیا کہ آیا قرض خلاف تہذیب حیثیت کا تہا یا نہین۔ گو بلحاظ مسئلہ
ضرورت اس قسم کی بہی شہادت دیگئی۔ ظاہرا عدالت ابتدائی نے یہہ خیال
کیا کہ وہ حکم نیلام کے خلاف تجویز نہین کرسکتی اور چونکہ اس حکم کا تعلق صرف طوفانی سنگہ
کے حصص سے تہا اسلئے بیٹا نصف حصہ پر قبضہ پانیکا مستحق ہے۔ جج ضلع نے
اس رائے کے ساتہہ دعوے خارج کردیا کہ ضرورت قانونی ثابت کردیگئی اسلئے
ادای قرض بیٹے پر لازم ہے اور اوسکا حصہ اور اسکے باپ کا حصہ قرض مذکور
کا ذمہ دار ہے مگر بوجہ اپیل خاص کے ہائکورٹ اس امر واقعہ کی تجویز کا پابند
تہا۔ بہرحال نیلام کی کارروائیون کی لحاظ سے تجویز کیا گیا کہ جو کچہہ نیلام کرایا گیا
تہا (یعنی حقوق و حصہ طوفانی سنگہ) خریدار اوس سے زیادہ نہین پاسکتا۔
ہائکورٹ کی پہر یہی رای ہے کہ اس قسم کا حصہ بنابر قانون متاکشرا (کتاب ہذا فقرہ
۳۲۹) قابل نیلام نہ تہا۔ لہذا مدعی کو ڈگری دیدی۔ اس تجویز کے ساتہہ جو ڈیسل
جی نے بطور ایک مسئلہ اہم و ابتدائی" کے برتاو کیا اور بہت ہی محنت کے ساتہہ
اسناد کو جانچ کر یہہ فیصلہ کیا کہ باپ کا حصہ نیلام کیا جاسکتا تہا تاکہ خریدار نیلام

ص ۳۴۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بصیغہ اجرائڈگری ایسی تقسیم کیلئے مجبور کرسکتا جسطرح کہ تقسیم کیلئے بحالت عدم نیلام خود مدیون مجبور کرسکتا - اس مختتم تجویز جج ضلع پر بحث کرتے وقت کہ قانونی ضرورت کی بنیاد پر قرض لیا گیا تہا - جوڈیشل کمیٹی نے فرمایا کہ "حکام عالیمقام کو اس مقدمہ مین پھ تنقیح غیر اہم معلوم ہوتی ہے کیونکہ نوعیت قرضہ چاہے جو کچھہ ہو یہہ تصور نہین کیا جاسکتا کہ اپلانٹ نے بروے نیلام اجرائڈگری حق حقوق و مرافق مدیون دگری سے زیادہ حاصل کیا اگر اسکی استدعا اس سے زیادہ ہوتی اور یہہ ہوتی کہ اسنے قرضہ کی تعمیل کل جائداد شرکار جائداد پر جو فریق تمسک ہے کرائے تو اسکو اپنی عرضی نالش اسپیطور پر مرتب کرنی چاہیئے تہی اور ان شرکار کو فریق مقدمہ بنانا چاہیے تہا ازروے اون کارروائیات کے جو اسنے کین - وہ اس سے زیادہ نہین پاسکتا تہا جو اجرائڈگری مین فریق و نیلام ہوا - یعنی حق حقوق و مرافق بابت ۳۳۷ صد کے اگر اس امر کی نسبت کوئی سند درکار ہو تو مقدمات نگندر چندر گہوس بنام سری متی کامنی داسی اور بچن دو دبے بنام بیج بہوکن لال کا حوالہ کافی ہے" (ف) نتیجہ یہہ ہوا کہ بیٹا اس اظہار کے ساتہہ تمام جائداد واپس پانیکا مستحق قرار پایا کہ خود اور بھی طوفانی سنگہ کا حصہ حاصل کرچکا ہے اور مستحق ہے کہ بذریعہ تقسیم اسکو متحقق کرائے (ص)

ہردے نراین بنام رودر پرکاش | ۲۹ | ۱ق - پریوی کونسل مین اس مقدمہ کے

ہردے نراین بنام رودر پرکاش کا مقدمہ ہوا اس مقدمہ کے واقعات بالکل ذیل کے تہے (ق) جودین دیال والے مقدمہ کے تہے یعنی ایک ڈگری بابتہ قرض رقم

(ف) مورس انڈین اپل جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ -

(ص) اس آخری امر کے متعلق دیکہئے مقدمہ ہردے نراین رودر پرکاش انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۶ - مقدمہ نام لیلا خند راانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۶۴ -

(ق) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقدی باپ کے مقابلہ مین حاصل ہوئی تھی جس کے بعد جملہ حقوق و مرافق مدیون دگری" متعلقہ جائداد پر جو نیلام ہوئی اسکی تعمیل کیگئی اس مقدمہ مین جوڈیشل کمیٹی نے مقدمہ دین دیال بنام جگدیپ نراین کی سند پر ہائیکورٹ سے اتفاق کرکے تجویز کی کہ حصہ خریدکردہ دراین صرف "وہی حقیت ہی جو باپ یعنے مدیون کو تقسیم پر حاصل ہوسکتی اور جو کچھ کہ تقسیم کے وقت اسکو ملتا۔ مقدمات گردھاری لال بنام کنتو لال و سورج بنسی بنام شیو پرشاد کا بحث مین حوالہ دیا گیا تھا۔ لیکن تجویز مین نہین دیا گیا۔ کوئی شک نہین کہ حکام والا مقام کا بیان ان ہی مقدمات کے متعلق تھا کہ ڈگری مذکور ایک معمولی ڈگری واسطے ادائی روپیہ کے تھی اور یہ مقدمہ اُن مقدمات سے قابل فرق ہی جنمین باپنے جو شریک خاندان تابع قانون مبتا کشرا یہہ جائداد خاندانی کو بغرض حصول قرض رہن کیا اور ڈگری بنا رہن واسطے ایصال قرضہ بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ کے حاصل ہوئی ہو" اس قسم کا کوئی فرق مقدمہ مدن ٹھاکر بنام کنتو لال سے موجود نہ تھا جسکی نسبت پایا نہین جاتا کہ حوالہ دیا گیا ہو

ان مقدمات کی توضیح

۲۹۲ ۔ تھوڑے عرصہ تک ان مقدمات کی نسبت عدالتہائے ہندوستان مین یہہ مانا گیا کہ مقدمہ مدن ٹھاکر کو ایک حد تک منسوخ کرتے ہین اور قاعدہ کلیہ قائم کرتے ہین کہ جہان کوئی ڈگری بر بنا قرض نقدی بمقابلہ پدر حاصل کیگئی ہو تو اسکی تعمیل اسطرح نہین ہوسکتی کہ بیٹون کے حقوق کو پابند کرے تاوقتیکہ وہ فریق ڈگری نہ رہے ہون۔ لیکن یہہ بہت اچھی طرح صاف ہے کہ جوڈیشل کمیٹی اس فیصلہ کی تنسیخ کا ارادہ نہین رکھتی تھی۔ دین دیال کے مقدمہ مین شروع سے آخر تک اس کا حوالہ نہین دیا گیا اور ہرگز نہین معلوم ہوتا کہ اس کا اُس مقدمہ کے مثل ہونا کسی کے ذہن مین آیا ہو عدالت ابتدائی اور ہائیکورٹ دونون نے اس واقعہ کو غیر متنازعہ قبول کرلیا تھا کہ ڈگری دار نے بطور خود یہہ پسند کیا تھا کہ صرف حق حقوق و مرافق باپ کے فروخت کرائے (ص) اور پریوی کونسل نے اسی تجویز کو اختیار کرکے اسپر عمل کیا۔ دین دیال اور ہردے نراین کے مقدمات کی سماعت کے درمیان مقدمہ سورج بنسی بنام شیو پرشاد کا فیصلہ صادر ہوا تھا۔ (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۸۹) جس مین احکام مقدمہ مدن ٹھاکر پورے طور سے اختیار کئے گئے ہے۔ تاہم

(ص) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۳۔

ص ۳۳۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہردے نراین کے مقدمہ مین کسی مطلب کے ساتھ نہ تو مقدمہ مدن ٹہاکر پر توجہ کیگئی اور نہ مقدمہ سورج منی پر توجہ ہوئی - بہت ہی بعد کے ایک مقدمہ مین جس مین کہ پریوی کونسل نے مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ کو جو اسی غلطی پر مبنی تھا منسوخ کردیا اور بیان کیا "معلوم ہوتا ہے کہ ہائیکورٹ نے اسطرح جو قاعدہ قانونی قائم کیا گیا تہا - اسپر اسطور سے عمل کیا ہے کہ وہ ایک سخت قاعدہ قانونی بظاہر اس مقدمہ خاص سے متعلق ہے لیکن فرق ظاہر ہے - مقدمہ ہردے نراین مین تمامی کاغذات سے ظاہر ہوتا تہا کہ عدالت کا ارادہ صرف حصہ پدری کے نیلام کا تہا اور یہہ کہ اس نے باپ کے حصہ کے سوا اور کچہہ نہین نیلام کیا - یعنی محض وہ حق و حصہ جو اسکو بوقت تقسیم ملتا اور اس سے زاید کچہہ بھی نہین - اور یہہ عدالت اس مقدمہ کو کلیتاً اسی صورت پر قایم کرتی ہے کہ ہر چیز سے یہی ظاہر ہوا کہ شئے نیلام شدہ "جملہ حقوق و مرافق مدیون ڈگری مذکور واقع جائداد" تہے اور اسکے سوا کچہہ نہین" (ش) نظر بر آن اس مقدمہ مین جسمین کہ بیانات مذکور کئے گئے تہے - اور ایک اور اس سے قبل کے مقدمہ مین (ت) پریوی کونسل) نے بنا بر ڈگری نقدی بمقابلہ پدر (جس مین بیٹے فریق نہ تھے) نیلام کو

صلہ ۳۳۹

(ش) مناکشی نائیڈو بنام ایمدی کنک - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۱ اور وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۷ -

(ت) بھگت پرشاد بنام گرجا کنور - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ - صفحہ ۹۹ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۱ -

* (حاشیہ) حال مین تجویز کیا گیا ہے کہ جب ایک ڈگری زر نقد جو بنام باپ ایک ہندو خاندان غیر منقسمہ کے ہو اسکا اجرا اسکی وفات کے بعد بمقابلہ اسکے پسران کے تا حد اس جائداد موروثی کے جو انکے قبضہ مین آئی ہو اگر قرضہ مذکور محض واسطے اغراض باپ کے ہی لیا گیا ہو ہو سکتا ہے مگر شرط یہہ ہے کہ قرضہ مذکور خلاف تہذیب و خلاف قانون کام کیلئے نہ لیا گیا ہو اگر پسر جسکے مقابلہ مین ڈگری مذکور کے جاری کرانیکی استدعا ہو بطور قائم مقام اسکے باپ کے کیگئی ہو یہہ عذر کرے کہ قرضہ جات مذکور خلاف تہذیب تہے تو وہ بموجب دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عذر کر سکتا ہے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۵ - جب جائداد بوقت وفات (مدیون ڈگری) زیر قرقی ہو تو وہ بعد اسکی وفات کے بہی ذمہ وار ہوگی گو وہ باقی ماندہ اراضی خاندان مشترکہ تابع متاکشرا کو پہنچ بہی جائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۹۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس رائے کے ساتھہ بحال رکھا کہ دائین اور عدالت دونون کا یہہ ارادہ تہا کہ جملہ جائداد خاندان کا نیلام کرائین (ث)

مقدمہ نانومی بیواس بنام مدن موہن۔ ۲۹۳ و

۲۹۳ - اس بارہ مین اُسی مستثنے کا ایک اور شعبہ یہہ ہے کہ کتاب ۱۰ فقرہ ۵ مین کہ مشترکی جائداد خاندانی بنا بر قرضہ پدری عام اس سے کہ راست بذریعہ انتقال بدرجہ حاصل کرے یا آنکہ بذریعہ نیلام عدالتی خرید کرے تو لازم ہے کہ وہ حصول کا ارادہ رکھتا ہو اور بالضرور یقین کرے کہ کل جائداد لیتا ہے نہ کہ محض باپ کا حصہ جو اس جائداد مین ہے۔ یہہ مستثنے کئی مقدمات متدائرہ پریوی کونسل مین قائم کیا گیا جنمین سے پہلا مقدمہ نانومی بیواس بنام مدن موہن کا تہا (خ) اس مقدمہ مین ایک باپ جو نابالغ بیٹے رکھتا تہا جائداد موروثی کا منتظم تہا۔ بمقابلہ پدر مذکور ایک بید خلی کے مقدمہ مین مدعی نے داصلات کی بابت ڈگری حاصل کی۔ ہای کورٹ نے تعمیل کی کارروائی یون بیان کی تہی حسب عمل ہوا۔ درخواست تعمیل مین فہرست جائداد مدیون ڈگری درج کیگئی تہی جس مین جائداد بہ الفاظ ذیل بیان کیگئی ہے "حصہ ۸ر ۱۱ گنڈہ منجملہ کل ۱۶ ر حق وحصہ مدیون ڈگری واقع موضع رامپور اور اُسمین استدعا کیگئی کہ جائداد مذکور قرق ونیلام کیجاوے کارروائی منظوری نیلام وسرٹیفکیٹ نیلام بہی اسی مضمون کے ہین یعنی انمین آنہہ آنے گیارہ گنڈہ حصہ بیان کیا ہے اور اس کو حق وحصہ مدیون ڈگری واقع کل حقیت قرار دیا ہے۔ اس عبارت سے یہہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ شئے نیلام طلب بالتخصیص بیان کیگئی یعنے ۸ر ۱۱ گنڈہ حصہ منجملہ ۱۶ ر اور بیان متعلقہ حق وحصہ مدیون ڈگری محض توصیفی متصور ہوسکتا ہے مگر دفعہ ۲۴۹ ضابطہ دیوانی مین یہہ مندرج ہے کہ اشتہار نیلام مین

(ث) اس سوال پر غور کرنے کیلئے ڈگری کا جانچنا کافی بدون اسکے کہ تعمیلی کارروائی پر غور کیا جائے کاگل گنپتا بنام منچہا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۹۱۔

(خ) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ مالبہ ودلت رام بنام مہر چند۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۔ مہابیر پرشاد بنام مہیشور ناتہہ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۱ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۸۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ ظاہر کیا جائے گا کہ نیلام صرف حق حقوق و مرافق مدیون ڈگری دار واقع جائداد مخصوصہ پر حاوی ہے اور یہہ حجت کیجا سکتی ہے کہ جب درخواست اور سارٹیفکیٹ کی تعمیر بموجب اس دفعہ کے کیجائے تو ٹھیک یہی معنی پائے جائینگے اور یہی رائے عدالت ابتدائی کی ہے" اسکے بعد ہائیکورٹ نے بیان کیا کہ اُسکی رائے مین تمام فریق یہہ ارادہ رکھتے تھے کہ جملہ جائداد کو فروخت کرائین اور اسی سے پریوی کونسل نے بھی اتفاق کیا۔ حکام پریوی کونسل نے فرمایا کہ (ذ) "حکام والامقام کو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ اس امر کی احتیاط نہین رکھی گئی کہ بین ان دو امور کے فرق ملحوظ رہے یعنی یہہ کہ کسقدر کل جائداد مشترکہ ذمہ دار ادائے قرضہ باپ کی ہے اور اس امر کے کہ کسقدر پسران کو امتناع عذر کرنے کا نسبت ذمہ داری کے از روے ان کارروائیات کے ہوتا ہے جو منجانب یا بنام صرف باپ کے عمل مین آئین گو یہہ اصول حقوق ذاتی پسران کے کیسی ہی مضر ہو مگر از روے نظایر کے یہہ اصول قایم ہو گیا ہے کہ پسران اپنے حقوق پر بمقابلہ اس انتقال کے جو باپ نے بابتہ قرضہ ماسبق کے کیا ہو یا خلاف و اور سی اوسکے دائنان کے نسبت قرضجات نامبردگان کے جو خلاف تہذیب نہون استدلال نہین کر سکتے نسبت امر اہم متعلقہ ذمہ داری جائداد مشترک کے حکام والامقام کی دانست مین اب کوئی اختلاف نظایر مین نہین ہے بلحاظ حالات مقدمہ حال کوئی ضرورت تحقیقات کرنے ٹھیک حد کی نہین پائی جاتی کہ جہان تک پسران کو از روے ڈگری و کارروائیات اجرائ ڈگری موسومہ انکے باپ کے امتناع اعتراض کرنیکی نسبت جواز نیلام کے اس بنا پر ہے کہ وہ قرضہ جو بنیاد ڈگری مذکور تھا واسطے غرض خلاف تہذیب کے لیا گیا تھا یا آنکہ محض نمایشی اور جھوٹا تھا حکام والامقام کی دانست مین نظیر مقدمہ دین دیال سے عدالت پر یہہ تجویز کرنا لازم نہین آتا کہ نیلام کی رو سے بجز حق شرکتی گرد ہاری کے اور کچھہ منتقل نہین ہوا اگر قرضہ نامبردہ اس قسم کا تھا کہ جسکے لئے نیلام کل جائداد کا جایز ہوتا وہ قانوناً اسکو بلا نالش کے فروخت کر سکتا تھا یا دائن کو اختیار تھا کہ اسکو نالش

صفحہ ۳۴۰

(ذ) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرکے نیلام کرادے پسران صرف یہہ دعوی کرسکتے ہین کہ ازانجاکہ وہ فریق کارروائیات
نیلام یا اجرائدگری کے نہین تھے لہذا اونکو ممانعت اس امر کی نہین ہے کہ وہ نسبت
صلت اس معاملہ کے یا نوعیت قرضہ کے خود اپنی نالش مین تجویز کرائین بفرض
اسکے کہ اونکو اس قسم کا حق حاصل ہے اس حق سے اونکو کچھہ فائدہ نہین پہنچ سکتا
بجز اسکے کہ وہ یہہ ثابت کرین کہ قرضہ اس قسم کا نہ تھا کہ جسکی علت مین نیلام جایز ہوا گر
صد ۳۴۱ وہ عبارت جسکی رو سے جائداد خریدار کیطرف منتقل ہوئی ایسی ہو کہ خواہ کل یا صرف
حصہ شراکتی باپ سے متعلق ہو سکے (اور مقدمہ دین دیال مین بے شک ایک
ابہام اس قسم کا تھا) تو لڑکون کا شریک کارروائیات ہونا ایک امر اہم ہے لیکن
اگر یہہ صورت ہو کہ خریدار نے کل حقیت کی بابت قرارداد کیا ہو اور قیمت ادا کی ہو
تو میرا جایز ہے کہ نامبردہ حفاظت اپنے حق متعلقہ جائداد کی کسی ایسی بنا پر کرے
کہ جسپر نیلام اس صورت مین جایز ہوتا کہ پسران مقدمہ اجرائدگری مین فریق بنائے
جاتے اور نسبت کارروائی اجرا کے عذرداری کرتے" اس کے بعد کمیٹی نے
اس اضافہ کے ساتھہ اپنی رائے بیان کی ہے کہ جس قرض کیلئے جائداد فروخت
ہوئی وہ خاندان مشترکہ کا قرض تھا" اگر یہہ قرضہ خاندان مشترکہ ہے تو نسبت
اس نیلام کے جو اس کے مواخذہ مین ہوا چاہے خود منجانب گرد ہاری کے
ہو یا اس نالش مین ہو جو بنام اسکے دایر کیگئی کوئی عذر کامیابی کے ساتھہ نہین
ہو سکتا" بالآخر کمیٹی نے عدالتہاے ماتحت کے ساتھہ اتفاق کیا" کہ تعمیل اور
نیلام کی کارروائی اسطرح کی تھی کہ جس سے خریدار نے ضرور یہہ سمجھا ہوگا کہ وہ کل
خرید کر رہا ہے علی ہذا القیاس یہہ بھی ظاہر ہے کہ جملہ اشخاص نے بھی تصور کیا
اسلئے خریدار یہہ ثابت کرنے مین کامیاب ہو گیا ہے۔ کہ اس نے وہ کل جائداد
خریدی تھی جو قانوناً اُس کے نام نیلام ہو سکتی تھی اور دعوی روئداد کے لحاظ سے
ساقط ہوتا ہے (الف)

(الف) اسصورت کے متعلق ہائیکورٹ مدراس نے جو معنی بتائے ہین اس کے لئے دیکھیے
مقدمہ رسنا بنام گرپا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۲۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنبھو ناتھ بنام گلاب سنگھ ۲۹۴ - جوڈیشل کمیٹی کے دو بعد کے فیصلہ جات بھی اسی رائے قانونی کے موافق ہین جو گزشتہ مقدمہ مین بیان ہوئی ہے ایک مین (ب) لچھمن نامی ایک شخص پر جسکے چار بیٹے تھے مسمی بھجوک نے باقیہ نقدی دعوی کیا تھا۔ دعوے مذکور کا خاتمہ ایک ڈگری رقم مشخصہ سے ہو گیا تھا جسکے محفوظ کرنیکے لئے مدیون نے "اپنا حق و حصہ موضع کندوار" رہن کر دیا۔ اس انتظام سے بیٹون نے بھی رضامندی ظاہر کی۔ جب رقم ادا نہ ہوئی تو ڈگری کی تعمیل کرائی گئی اور جائداد بھجوک کے نام نیلام ہو گئی جس نے اس مضمون کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کر لیا کہ جائداد مذکور مین مدیون ڈگری جسقدر حق حقوق و مرافق رکھتا تھا وہ تاریخ نیلام سے ساقط ہو کر بھجوک پر منتقل ہو گئے خریدار جملہ جائداد خاندانی واقع موضع مذکور پر قابض ہو گیا۔ بیٹون نے اپنے حصص کے دلانیکا دعوی کیا۔ سبارڈنٹ جج نے مقدمہ اپورو پ تیواری بنام لالہ بندا جی۔ (ج) کی سند پر قرار دیا کہ رہن نامہ لچھمن برضامندی پسران کل جائداد خاندانی کو پابند کرتا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کو منسوخ کر دیا اور حسب ذیل تجویز مین ہائیکورٹ کی وہ تجویز جو ڈیشل کمیٹی مین بحال رہی۔ ۳۴۲ صد

"حکام والا مقام جج ماتحت سے اتفاق نہین کر سکتے پسران کسیطرح معاملہ کرانے مین باہم لچھمن اور بھجوک کے شریک رہے ہون مگر کوئی شہادت کسی قسم کی نسبت اس امر کے نہین ہے کہ انہون نے اپنے خاص حقوق کے رہن کرنے کی اسنداد کی ممکن ہے کہ پسران نے جو کچھ کہ کیا گیا منظور کیا ہو۔ بحث یہ ہے کہ کیا کیا گیا تھا اس سوال کا جواب دستاویزات سے نکالنا ضرور ہے۔ مزید برآن اگر بھجوک کو پسران کی منظوری پر استدلال تھا تو اسکو احتیاطاً لازم تھا کہ انکو مقدمہ اجرا ڈگری مین فریق بناتا۔ مقدمہ زیر دیال جس مین الفاظ صریحہ رہن زیادہ تر موید انتقال کل

(ب) سنبھو ناتھ بنام گلاب سنگھ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۷۷۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۷۲۔ سکھا رام سیٹھ بنام ستیا رام سیٹھ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۔

(ج) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۴۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت کے بہ نسبت مقدمہ حال کے ہے داین کا پسران کو فریق مقدمہ نہ بنانا
ایک امر اہم خلاف اُسکے تصور کیا گیا ہا اور بمقدمہ نانومئی ہواسن جس مین فیصلہ
مفید خریدار کے صادر ہوا ہا یہ تسلیم کیا گیا ہا کہ یہہ امر ایسی حالت مین اہم ہے
جبکہ الفاظ جنکے ذریعہ سے انتقال بحق خریدار کیا گیا اس قسم کے ہون کہ خواہ
کل حیثیت سے خواہ صرف باپ کے حق مشترکہ سے متعلق ہوسکتے ہون
مقدمہ اپروپ تیواری متر صاحب جسٹس نے یہ تصور کیا کہ الفاظ میرا حصہ ملکیت موضع
کا ایسے ہین کہ اونسے مراد کل جائداد خاندان متدعویہ سے لی جاسکتی ہے اور
حاکم ممدوح نے اِن الفاظ کو اس عبارت سے حق وحقوق ومرافق قابل تفریق تصور
فرمایا مقدمہ ہروے نراین لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ کوئی دستاویز انتقال
تحریر نہین ہوئی تھی بلکہ نیلام بعلت ڈگری زر نقد ہوا ہا اور جائداد کی تفصیل ان الفاظ ہی
۳۴۲۰ ہی جو کچھہ کہ حق وحقوق مدیون ڈگری کے جائداد مین تھے، اونکو ہروے نراین
نے خرید کیا ہائی کورٹ نے یہہ تجویز کی کہ بخرید یون کے حقوق کے جسکے ذریعہ سے
خریدار کو حق تقسیم حاصل ہوگیا اور حق مذکور شاید بغرض اختصار حق ذاتی کہا جاسکتا ہے
اور کوئی شئے منتقل نہین ہوئی اور کمیٹی ہذا نے اس فیصلہ کو بحال کیا ہر مقدمہ خود اپنی
روداد پر منحصر ہے حکام والا مقام کو واضح ہوتا ہے کہ جملہ مقدمات مین اور بہر حال
مقدمات حال مین یہہ امر جبکہ دستاویز انتقال تحریر ہوئی تحقیق کیا گیا کہ فریقین نے
کس شئے کی بابت معاہدہ کیا ہا یا اگر دستاویز تحریر نہین ہوئی بلکہ نیلام محض بعلت اجرا ڈگری
زر نقد عمل مین آیا تو یہ تحقیق کیا گیا کہ خریدار کس چیز کو خرید کرنا اور کرتا ہا۔
حکام والا مقام کو افسوس ہے کہ وہ حکام ذی علم ہائیکورٹ کی تقلید درباره ملاحظہ عبارت
عرضی زبان دیسی کے نہین کرسکتے مگر انکو وجوہ کافی بہ ملاحظہ ڈگری ایسے ملتے ہین
کہ جنکی بنا پر وہ اپنا اتفاق صاف طور پر ظاہر کرسکتے ہین حکام والا مقام کی دانست
مین جب کوئی آدمی اپنے حق وحصہ کے سوا اور کچھہ منتقل نہ کرے تو بادی النظر
مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا مشار منتقل کرنے حق وحقوق دیگر اشخاص کا ہی جنکو
حقوق موجودہ حاصل ہون نہ تھا گو قانون کی رو سے نا ہبردہ کو ایسے انتقال کا
اختیار بھی حاصل ہو نہ حکام والا مقام یہ تصور کرسکتے ہین کہ خریدار جس نے بابت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کل حقیت خاندان کے معاملہ کیا ہو ایسی دستاویز لیکر مطمئن ہوگا جس سے صرف انتقال حق وحصہ پدر کا ظاہر ہوتا ہو یہ صحیح ہے کہ عبارت سارٹیفکٹ پر اثر عبارت مجموعۂ ضابطہ دیوانی کا پہونچا ہے مگر یہی دستاویز ہے جسکے ذریعہ سے حق خریدار کو عطا کیا گیا اسکی عبارت سے مثل عبارت سارٹیفکٹ بمقدمہ ہردے نرائن کے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صرف حق ذاتی لچھمن سے مراد تھی سارٹیفکٹ مذکور بھی مرادانی عبارت مستعملہ دیگری مصدرہ اگست ۱۸۶۹ء کے ہے جو خود لچھمن کی عبارت زبان دیسی پر مبنی تھی جسکی تعبیر ہائیکورٹ نے یہہ کی کہ وہ صرف حق ذاتی ظاہر کرتی ہے دیگر حالات مقدمہ سے تائید اور نہ تردید نتیجہ بادی النظری کی ہوتی ہے کیونکہ واہن نے کوئی تدبیر پابندی دیگر اہالی خاندان کی نہین کی اور سماعیہ جو اس نے بابت اپنی خریداری کے دئے وہ زیادہ تر قریب قیمت چھٹے حصہ کے ہین اور نہ کل حقیت کے۔

پیٹاچی چیٹی بنام سیواگری زمیندار **۲۹۵** (د) - بعد کے ایک مقدمہ مدراس مین زمیندار سیواگری نے مختلف قرضخواہون سے بہت سے قرضہ جات لئے تھے جنمین سے اکثر کی بابت اس نے اقبالی ڈگریان کرالی تھین۔ جسکی وجہ سے اسکی ناقابل تقسیم زمینداری کے خاص حصص بطور ضمانت ادائی کمعفول ہوگئے تھے قرضہ جات مذکور نہ تو خلاف قانون تھے اور نہ خلاف تہذیب تھے لیکن انکی نسبت یہہ نہین ثابت کیا گیا کہ ضروری ومفید خاندان تھے۔ زمیندار مذکور کے ایک ہی بیٹا تھا جو ان ڈگریون کے آغاز سے پہلے پیدا ہو چکا تھا مدیون ڈگری کی زندگی ہی مین اسکی تمام جائداد پر قرقی ہوگئی اور تیرہ ۱۳ ایسے قرضخواہون کے مطالبہ پر اسکو نیلام کر دینے کا حکم ہوا جن مین دو کے سوا اور سب کے پاس خاص طور پر زمینداری رہن تھی مگر نیلام کی کارروائی اسکے مرنے کے بعد عمل مین آئی اسبارہ مین بہت ہی کم شک ہو سکتا ہے کہ اگر ٹھیک کارروائی کیجاتی تو زمینداری

صد ۳۴۴

(د) پیٹاچی چیٹی بنام سنگیلی دیبا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۸۴۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱۔

Gurukula Kangri Collection, Haridwar

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اصلح بیچا مکن تھا کہ بیع کلیتاً بیٹے کے حق پر حاوی ہوتی - لیکن تمام زمانہ کار روائی تعمیل
مین سول جج نے اُس رائے قانونی پر عمل پیرا ہوکر جو ہای کورٹ نے قبل فیصلہ
مقدمہ متین چیٹی نام سنگیلی قائم کی تھی - (۵) اپنی یہہ رائے ظاہر کردی کہ بیع صرف
باپ کے حصہ زندگی کو پابند کرسکتی ہے اور یہہ کہ اس سے خریدار کو محاصل بقایا پر
صرف مرنے کے زمانہ تک پہنچے گا - بعد مرگ پدر بحیثیت قائم مقام قانونی بیٹا فریق
مقدمہ بنالیا گیا تھا - ان واقعات کی بنیاد پر ہردو عدالت ہائے پست کی یہہ رائے
ہی کہ کچھہ بھی منتقل کرنے کا ارادہ نہ تھا اور اسلیے باپ کی زندگی کے حصہ کے
سوا کچھہ بھی خریدار نیلام کو نہین ملا اور اپیل پر پریوی کونسل مین بھی یہی رائے
بحال رہی *

تعمیل کارروائیون کا آزادی کے ساتھہ بیان ہوا ہے۔

۲۹۶ - بالآخر ایسے مقدمات کی ایک قسم ہے جو موجودہ مسئلہ سے کنایتہً (اگرچہ اہم) تشابہہ رکھتے ہین جس کے متعلق پریوی کونسل نے یہہ قاعدہ بیان کیا ہے - "کہ تعمیلی کارروائیون مین عدالت اصلیت معاملہ کو دیکھی گی اور ایسی کسی اجرائ ڈگری کو محض برنبار وجوہ اصطلاحی منسوخ کرنے پر آمادہ نہو گی جب اسکو در اصل صحیح پائے گی" - پس جس موقع پر کہ مدعی علیہ کو شخصی اور قائم مقامانہ دونون حیثیتین حاصل ہون اور اسپر قرض کا دعوی کیا گیا ہو جو اس نام خاندان کو پابند کرے جسکا وہ قائم مقام ہے اور برنبار ڈگری اسکے مقابلہ

صد ۳۴۵

---

(۵) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸ - و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱

* (حاشیہ) جب کوئی مدعی مرہتن نالش نیلام جائداد بنام اپنے راہن کے جو خاندان غیر منقسمہ
ہنود تابع متاکشرا کا ممبر اور چند پسران کا باپ کا تہا بلا اسکے دائر کرے کہ پسران راہن کو جنکے
حقون کی اسکو اطلاع تہی فریق مقدمہ بنائے اور ڈگری حکم قطعی نیلام کی صرف بمقابلہ
پدر کے حاصل کرے تو پسران مذکور نالش استقرار اس امر مین کامیاب ہوسکتے ہین کہ مرہتن گریدار
کو استحقاق نہین ہے کہ اپنی ڈگری نیلام کے اجرا مین حقوق پسران واقع جائداد مشمولہ
رہنامہ نوشتہ پدر کو نیلام کرا ے گو انکی نالش کی بنا محض یہہ ہو کہ وہ نالش مرہتن مین فریق نہ تہی
اودھ لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۳۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۴۹۴ و جلد ۱۵ صفحہ ۷۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعمیل کرائی جائے تو عدالت مجاز ہے کہ اس غرض سے تجویز کو معائنہ کرے کہ اس شخص کے حق وحقوق دمرافق مین کس چیز کا بیع کرانا مدنظر تھا۔ اور نیز اس ڈگری کی نسبت سمجھہ سکتی ہے کہ آیا وہ اُس پورے خاندان کو پابند کرتی ہے جسکا مدعا علیہ قائم مقام ہے اور یہہ کہ بمقابلہ جائداد خاندان مشترکہ اسکی تعمیل ٹھیک طور پر ہوئی ہے۔ (و)

خلاصۂ فیصلہ جات مذکورہ **۲۹۶**۔ (الف) مین سمجھتا ہون کہ فیصلہ جات مندرجۂ بالا حسب ذیل قواعد قائم کرتے ہین۔

(۱) یہہ کہ مقدمات محکومہ قانون متاکشرا مین منجملہ جائداد خاندانی باپ صرف اپنی ہی حصہ کو رہن وبیع نہین کرسکتا بلکہ اپنے بیٹون کے حصون کو بھی کرسکتا ہے تاکہ اپنا قرضہ سابقہ ادا کردے جو نہ تو خلاف قانون ہو اور نہ خلاف تہذیب حیثیت رکھتا ہو۔ اور یہہ کہ بیٹون کے مقابلہ مین اس قسم کے معاملت کا نفاذ بذریعہ نالش وکارروائی تعمیل جس کے وہ فریق بھی نہون کیا جاسکتا ہے (زما)

(۲) محض اس امر سے کہ باپ اپنے بیٹون کے حصے منتقل کرسکتا تھا یہہ قیاس نہین ہوتا کہ اُس نے منتقل بھی کردیا اور یہہ کہ جو لوگ ایسا کردینے کے مدعی ہون ان پر لازم ہے کہ ثابت کرین صرف اسطرح نہین کہ الفاظ انتقال نامہ سے زیادہ حصہ منتقل ہونے کے قابل ہے بلکہ وہ ایسے الفاظ ہین جنکی خریدار کو جو اُس بڑے حصہ کی خریداری کا ارادہ رکھتا تھا انصافاً توقع ہوسکتی تھی۔ (ح)

(و) بسیسر لال بنام لچھمیسر سنگھ۔ انگلش لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۳۳۔ و مقدمۂ مذکور کلکتہ لارپورٹ جلدہ صفحہ ۴۷۷۔ دربھنگ بنام کمار۔ مورس انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵۔ جوگل کشور بنام جگتندر موہن۔ انگلش لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۶۶ و مقدمۂ مذکور انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۸۵ جیرن بائی سیٹھ بنام جوماکندیا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۱۔ لالہ پربھولال بنام لمن۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۱۔

ہری سرن موئتر بنام بھوپنشوری انگلش لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۵۔ وہی مقدمہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۔

(زما) گردھاری لال بنام کنتو لال مقررہ ۲۸۵۔ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) قرض خواہ باپ کے ذاتی قرض کی ادائی جو خلاف قانون و خلاف تہذیب نہو
بذریعہ فروختی و نیلام جملہ حقوق پدر و پسران متعلقہ جائداد خاندان کرا سکتا ہے اور قطعاً ضروری نہین ہے کہ بیٹے نالش یا کارروائی تعمیل مین فریق بنائے جائین۔ (ط) ص ۳۴۶

(۴) اُس وقت تک یہ قیاس کیا جائیگا کہ قرض خواہ باپ کے ذاتی قرضہ کی بابتہ بمقابلہ حصص پسران تعمیل کرا کے ادا کر لینے کا ارادہ رکھتا ہے جبتک کہ ارادہ مذکور بصورت نالش یا کارروائی تعمیل یا تفصیل جائداد نیلام طلب ظاہر نہو جائے اور یہہ امر کہ بیٹے فریق کارروائی تعمیل نہین قرار دیے گئے اس امر پر غور کرنے کا جزو اہم ہے کہ آیا قرضخواہ زیادہ حصہ مدنظر رکھتا تھا یا خفیف ہی چارہ کار پر اپنے آپ کو محدود رکھنے کے لئے ضامند تھا۔ (ی)

(۵) یہہ کہ الفاظ "حق حقوق و مرافق مدیون دگری" مبہم الفاظ ہین جن سے یا تو وہ حصہ مراد ہے جو اسکو تقسیم پر ملتا یا یہہ وہ مقدار مراد ہے جو قرضہ ادا کرنے کے لئے بیچی جا سکتی (ک)

(۶) ہر مقدمہ مین ایک سوال مشتمل بر واقعات و قانون اس امر کا قایم کرتا ہے کہ عدالت بذریعہ نیلام عام کیا بیچنا چاہتی تھی اور خریدار کیا خرید کرنے کی توقع رکھتا تھا۔ یہہ کہ جسقدر قانون اجازت دے اُس سے زیادہ عدالت نہین بیچ سکتی۔ اگر بطور امر واقعہ معلوم ہو کہ عدالت اُس سے کم فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہی جسقدر کہ فروخت کر سکتی تھی یا اس سے بھی کم جسقدر کہ اوسکو فروخت کرنا چاہئے تھا۔ اور یہہ کہ یہہ بات خریدار کو معلوم بھی تھی تو اس سے زیادہ منتقل نہوگا جسقدر

(ح) سنبھو ناتھ بنام گلاب سنگھ فقرہ ۲۹۴۔ کتاب ہذا۔
(ط) مدن ٹھاکر بنام کنتو لال کتاب ہذا فقرہ ۲۸۹۔ نانومی بابو اسن بنام مدن موہن کتاب ہذا فقرہ ۲۹۳۔
(ی) دین دیال بنام جگدیپ نراین۔ کتاب ہذا فقرہ ۲۹۰۔ ہردے نراین بنام رودر پرکاش کتاب ہذا فقرہ ۲۹۲۔ نانومی۔ بابو اسن بنام مدن موہن کتاب ہذا فقرہ ۲۹۳۔
(ک) دیکھو مقدمات زائے عدالت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۔ ایضاً انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۹۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۶۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ درحقیقت مشتہر بہ نیلام ہوا تھا (ل)

کیا خریدار بروے ڈگری کے مقابلہ مین بیٹے قرض کا خلاف تہذیب ہونا قایم کرسکتے ہین

۲۹۷ - ایک اور بہت ہی اہم امر جو ابھی تک بالکلیہ طے نہین ہوا وہ یہہ ہے کہ فرض کیجئے کہ ایک ڈگری جو محض بمقابلہ باپ کے باتہہ ایسے قرضہ جات کے ہو جو خلاف تہذیب یا خلاف قانون نہون بمقابلہ جملہ جائداد خاندانی نافذ کیجا سکتی ہے تو کیا بیٹے مجاز ہین کہ اس قسم کا خلاف تہذیب یا خلاف قانون ہونا بمقابلہ خریدار نیلام قایم کرین؟ اسبارہ مین پریوی کونسل سے تین بہت ہی اہم فیصلے ہوئے ہین (*) ص ۳۴۷

مدن ٹھاکر بنام کنتو لال

پہلے مقدمہ مین ایک بیٹے نے وہ نیلام منسوخ کرانا چاہا تھا جو برنبار ڈگری عدالت محض بمقابلہ باپ کے عمل مین آیا تہا - قرض نہ تو خاندان کے فائدہ کے لئے ہوا تہا اور نہ خلاف تہذیب تہا -

خریدار کو ضرور نہین کہ ڈگری سے زیادہ کچھہ اور تحقیق کرے

جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کیا کہ بیٹے کو اس قسم کا

(ل) نانومی بابو اسن بنام مدن موہن کتاب ہذا فقرہ - ۲۹۳ - سنبھو ناتھہ بنام گلاب سنگھہ کتاب ہذا فقرہ - ۲۹۴ - پتاجی چٹی بنام سنگیلی ویرا کتاب ہذا فقرہ - ۲۹۵ - محمد عبدل بنام قطب حسین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۵ -

(*) (حاشیہ) الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے ہے کہ جب کوئی ہندو لڑکا بذریعہ نالش اعتراض نسبت رہن کے جو اسکے باپ نے کیا ہو یا نسبت ڈگری کے جو بنام اسکے باپ کے صادر ہوئی ہو یا نسبت نیلام کے جو برآمد ڈگری مذکور عمل مین آیا ہو یا جسکے عمل مین آنیکا اندیشہ ہو عام اس سے کہ ڈگری مذکور برنبار کفالت رہن ہو یا نسبت زر قرضہ سادہ کے ہو کرے اور جبکہ کسی امر سے یہہ ظاہر نہوتا ہو کہ کوئی قید مقدار حق نیلام شدہ مین یا اس حقمین جسکے نیلام ہونے کا اندیشہ ہے یا جسپر بار کفالت کا قایم کیا گیا ہے یا جسپر اثر ڈگری کا پہنچتا ہے لگائی گئی ہو تو اگر وہ اپنے حق کو نیلام کے اثر سے محفوظ رکھنا چاہتا ہو اس امر کا ثابت کرنا اوسکے ذمہ ہے کہ قرضہ جسکی ادائی سے وہ بری رہنا چاہتا ہے اس قسم کا ہے کہ اسپر بہ حیثیت پسر ہندو کے قرضہ مذکور کا ادا کرنا از روی فرض مذہبی کے لازم نہوگا یا یہہ کہ اسکے حقوق واقع جائداد داخل رہن نہ تہے اور نہ اثر ڈگری یا سارٹیفکٹ نیلام کا اثر پہنچتا ہے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۹ و ۱۹۰۱ بمبئی ہائیکورٹ کی رائے اسی معاملہ مین اور نیز نسبت حق خریدار نیلام کے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷۱۸ و بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۵۳۹ و کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حق نہین ہے حکام نے فرمایا "معلوم یہہ ہوتا ہے کہ مدن موہن ٹھاکر نے ایک نیلام
صیغہ اجرائے ڈگری مین جو دونون باپون کے مقابلہ مین ہوئی تھی خرید کیا۔
اُس کو معلوم ہوا کہ دونون باپون پر دعوی کیا گیا تہا اور عدالت نے بحق دایان اُن پر
ڈگری صادر کی تہی اور عدالت نے بصیغہ اجرائے ڈگری اس جائداد خاص کے نیلام کا
حکم دیدیا تھا۔ لہذا حکام والا مقام کو معلوم ہوتا ہے کہ بلحاظ اصول مقدمہ جس کا
حوالہ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۳ (م) مین دیا جا چکا ہے مدن موہن جائداد
خریدنے اور حقیقی طور پر بربنا خریداری جائداد اسکا زرثمن دینے کیلئے
پورا استحقاق رکہتا تہا ہی قاعدہ خریدار جائداد مشترکہ موروثی کی حالت سے
بھی متعلق کیا گیا ہے۔ تعمیل مین فی الواقع کوئی خریدار اس امر کا پابند نہین ہے
کہ ڈگری کے علاوہ یہہ بھی معلوم کرے کہ عدالت کا ڈگری دینا یا آنکہ ڈگری
دیکر بصیغہ تعمیل اس کا نیلام کرانا صحیح تہا یا نہین۔ یہہ امر ظاہر کیا جا چکا ہے کہ درحالیکہ
ڈگری صحیح ہو تو بیٹون اور باپون کے حصص جائداد گو جائداد مذکور موروثی ہو
باپ کے قرضہ کی ادائی کے ذمہ دار ہین۔ حکام ممدوح سمجہتے ہین کہ خریدار اجرائے ڈگری
کو اس سے زیادہ جانچنے کی پابندی نہین تہی کہ دونون صاحبون کے نام ڈگری
ہو گئی ہے اور یہہ کہ جائداد وہ جائداد تھی کہ اپر صحیح ڈگری ہونیکی حالت مین ڈگری
کی ادائی کی ذمہ دار ہوتی۔ پس جب اسکی تحقیقات کر کے اور
جائداد زیر تعمیل کا حقیقی خریدار ہو کر جائداد کے لئے فی الواقع
ایک بیش قرار معاوضہ دیدیا گیا تو مدعیون کو استحقاق نہین ہے کہ
مذکرین اور اس تمام کارروائی کو کالعدم کرائین جو بہ تعمیل ڈگری
عمل مین آئی ہے اور مدعا علیہ سے جائداد واپس کرلین"۔ (ن)

نسخہ خلاف تہذیب کی اطلاع کا اثر **و ۲۹۸** - یہہ ظاہر ہے کہ اصول عام مبینہ تجویز ہذا ضروریات

ص ۳۴۸

(م) ہنومان پرشاد بنام مسماۃ بابوئی مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۸۱ - نوٹ
(ن) مدن ٹھاکر بنام کنتو لال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ و ۳۳۳ و مقدمہ مذکور بنگال
لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲ - صفحہ ۵۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ سے بہت ہی متجاوز تھا۔ اگر بیٹے کو یہہ ہی اجازت ہوتی کہ ڈگری کو قطع کرے تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ شہادت سے یہہ ثابت ہوا کہ قرض اسطرح کا ہے جسکی ادائی کا کم سے کم بعد مرنے باپ کے وہ ذمہ دار ہے لہذا اسکی ادائی کیلئے جو نیلام ہوا وہ مقدمہ گردھاری لال بنام کنتو لال کی تجویز کے تحت مین آگیا۔ مگر ممکن تہا کہ قرضہ مذکور ایسے مقاصد کیلئے ہوتا جو بیٹے کو پابندی سے باز رکہتے اور یہہ حالات بمقابلہ پدر جو نالش کیجاتی اُس کا بچاو کرنے مین ناکام ہوتے یا باپ اونکو قائم ہی نہ کرسکتا۔ بہر حال دونون صورتون مین باپ کے مقابلہ مین ڈگری صحیح ہوتی اور اسکے حصہ جائداد پر پورے طور سے نافذ ہوتی۔ لیکن جب دائن نے کوشش کی ہو کہ بیٹے کے حصہ پر بہی وہ نافذ کیجائے تو کیا بیٹے کو یہہ ثابت کرنیکی اجازت دیجائیگی کہ اگرچہ مدعون پر بطور صحیح ڈگری کیگئی لیکن جائداد یعنی بیٹے کا جو حصہ ہے وہ بطور صحیح ادائی ڈگری کا ذمہ دار نہین ہے؟ دوسرے الفاظ مین یہہ کہ کیا وہ ثابت کرسکتا ہے کہ واقعات ہین جو دائن کو استحقاق دیتے ہین کہ ڈگری ذاتی سو سو صحیح کی تعمیل مین اب کی جائداد کو قرق کرے جوڈیشل کمیٹی کے ایک بعد کے فیصلہ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ایسے اصلی خریدار نیلام اجرائے ڈگری کے مقابلہ مین جسکو اس قرضہ کے اصلی نقص کی جو قرض پر موثر ہوتا ہے اطلاع نہو پسر مذکور یہہ بہی نہین کرسکتا مقدمہ مذکور مین بیٹون نے اُس جائداد مشترکہ کے نیلام کے تنسیخ کا دعوی کیا تہا جو بہ تعمیل ڈگری اسی پدر مدعا علیہ کے نام پر ہوا تہا۔ عدالت ہائے ماتحت نے تجویز کیا تہا۔ کہ قرض خاندان کے فائدہ کیلئے نہین لیا گیا تہا اور جو رقم قرض لیگئی تہی وہ باپ نے اغراض خلاف تہذیب مین صرف کی تہی۔ ان تجاویز پر ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ اگرچہ اصلی دائن اپنے دعوے کو بمقابلہ فرزندان ناقذ نہین کراسکتا تہا پہر بہی چونکہ خریدار نے نیلام مین کسی اطلاع کے بغیر واقعی طور پر قیمتاً خرید لیا تہا اسلئے مستحق تہا کہ بیٹون کے دعوون سے بری ہوکر جائداد کو قبضہ مین رکہے۔ یہہ رائے قائم کرنیکے لئے ہائیکورٹ نے اس فیصلہ پر بہروسہ کیا جسکا سب سے آخر حوالہ دیا گیا ہے۔ اور جو ڈیشل کمیٹی نے اس عبارت کو جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے مقتبس کرکے یہہ توضیح کی کہ اسکے بیان مین کوئی ایسا مقصود نہ تہا جسکو مقدمہ مدن مہن کی

صہ ۳۴۹

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۹

سند پر موثر سمجھا جاسکے یا ان مقدمات پر موثر ہو جو اسکی موافقت کے ساتھ ہندوستان
مین فیصل ہوئے ہین۔ کمیٹی نے اس مقدمہ اور اسکے مماثل مقدمہ گردھاری لال بنام
مسمات لال کی تجویزون مین اختصاراً فرمایا کہ تجاویز مذکورہ "بالیقین ان شکلون کیلئے سند ہین
اول۔ جب کوئی جائداد مشترکہ موروثی خاندان مشترکہ کے ہاتھ سے جاتی رہے عام اس سے
کہ بذریعہ انتقال نامہ محررہ یدرمعاوضۂ قرض سابق یا برنبار حصول رقم بغرض ادائے
قرض سابق یا بتعمیل ڈگری برنبار قرض پدر نیلام ہو۔ تو اس کے
بیٹے اپنے قرض ادائی قرضہ پدری کی وجہ سے اس جائداد کو
پھر نہین واپس لے سکتے تاوقتیکہ یہہ ثابت نہ کردین کہ اغراض خلاف تہذیب
کیلئے قرض لیا گیا تہا اور خریدار کو اس امر سے آگاہی تہی کہ برنبار اغراض مذکورہ قرض
لیا گیا ہے۔ اور دوم۔ جبکہ خریداران نیلام بصیغہ اجرا ڈگری نالش سے
اجنبی ہون اور انکو اطلاع نہو کہ بطور مذکور قرض لیا گیا ہے تو جو کچھہ کارروائی سے
ظاہر ہو وہ اُس سے زیادہ تحقیقات کرنے کے پابند نہین ہین۔" بہرحال حکام
مدعی نے آگے چلکر برنبیاد اطلاع مقدمہ پیش شدہ اور مقدمہ مذکور ٹھہراکر کا فرق
بتلایا ہے عام اس سے کہ اطلاع مذکور واقعی ہو یا قبل نیلام مدعی کے عذرات سے
مفہوم ہوئی ہو۔ جس کی رو سے رسپانڈنٹان کی نسبت بالضرور یہہ قرار دینا چاہیئے
کہ انہون نے دعوی مدعیان کی آگاہی سے خریداری کی ہے اور اس نتیجہ نالش
کے تابع ہین جس سے مدعیون کو تعلق ہے غرض نتیجہ یہہ ہوا کہ انکے اور نیز اصلی
دائن کے مقابلہ مین مدعیون نے یہہ قایم کردیا کہ بوجھہ حیثیت قرض نہ وہ ذمہ دار
ہین اور نہ انکے حصص جائداد موروثی کہ باپ کا قرضہ ادا کرین (س)

صفحہ ۳۵۰

واقعہ خلاف تہذیب کا اثر خریدار نیلام پر

۲۹۹ - بلاشبہہ یہہ ایک تعجب خیز امر معلوم ہوتا ہے
کہ بمقابلہ شخص ثالث خریدار برنبار ڈگری اس حالت واقعات کا وجود قبول کرنے کا

(س) سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ و ۱۰۶ و ۱۰۸۔
و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔ کرشنا جی لکشمن بنام وٹھل راوجی
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مستحق ہو جائے جس کا نہ تو فیصلہ ہوا اور نہ اس دعوی مین جس مین ڈگری دیگئی اس کا فیصلہ ہو سکتا تھا۔ ایک باپ کے مقابلہ مین ایک ذاتی ڈگری کا ابتدائی اثر یہی ہے کہ اس باپ کے حصہ کو پابند کرلے۔ یہہ خیال کرنا ممکن تھا کہ ایک خریدار جس نے اسطرحکی ڈگری کی بنا پر اسکے عمل کو دوسرے اشخاص کے حصون تک وسیع کرنے کا دعوی کیا اسکو ایسے واقعات ثابت کرنے چاہئیے تھے جو توسیع کرا سکتے اگر یہہ بھی قرار دیا جاتا کہ اس نے اپنے موافق قیاس کے ساتھ کارروائی شروع کی تھی تو بھی یہہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ قیاس مذکور قابل تردید رہا ہوگا۔ مقدمہ مندارہ پریوی کونسل مین جنکا طولانی طور پر اقتباس کیا جا چکا ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۹۳) حکام والا مقام نے اس امر کے ساتھ یہی برتاؤ کیا ہے کہ گویا اس مین ابتک بحث کی گنجایش ہے۔ اُن کا ارشاد تھا "جو کچھہ کہ بیٹے دعوی کر سکتے ہین وہ اسیقدر ہے کہ نیلام یا تعمیل کی کارروائی مین فریق نہونے سے اُن کو خاص اپنے دعوی مین واقعات و نوعیت قرض کی تحقیقات سے نہ روکنا چاہیئے"۔ (ع) بیشک جس امر کی وہ خواہش کر سکتے ہین وہ اسیقدر ہے اور بعد کے بعض مقدمات مین معلوم ہوتا ہے کہ جوڈیشل کمیٹی نے بالعموم اور بلا حوالہ ضرورت اطلاع یہہ قرار دیا ہے کہ بیٹے محض قرض کو خلاف تہذیب ثابت کر دینے سے کامیابی کے ساتھہ نیلام کے نسبت عذر کر سکتے ہین۔ (ف)

لیکن ان سب مقدمات مین مثل مقدمہ نانومی بابو اس واقعہ خلاف تہذیب ثابت ہی نہوا کہ اسکی وجہ سے مسئلہ اطلاع پیدا ہو سکتا۔ جس موقع پر کہ واین بصیغہ اجرا ڈگری نیلام مین خود ہی خریدار رہی ہو تو درحالیکہ نوعیت قرض مین نقص ہو وہ اس عذر کی

(ع) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۔ جگ بہادر بنام وجے بہوکن دس انڈین لا رپورٹ سلسلہ پہلی جلد ۱۱ صفحہ ۳۷

(ف) بھاگوت پرشاد بنام گرجا کنور۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۹۹ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵۔ صفحہ ۷۱۔ مناکشی نائڈو بنام ایدی کنک انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۱ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲ مہابیر پرشاد بنام مہیشور ناتھہ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۱ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۸۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتھ اپنی حفاظت نہین کرسکتا کہ خریدار لاعلم ہے - (ص) اور جس جگہ داین صیغہ اجرائ ڈگری کا بیٹا خریدار ہو تو اسکو ایک امر واقعہ سمجھا گیا ہے کہ آیا وہ دعوی سے ایسا اجنبی تھا کہ زاید تحقیقات کے بغیر محض ڈگری پر بھروسہ کرلینے کا مستحق ہے یا نہین - (ق)

ف آخر کار اگر خریدار صیغہ اجرائ ڈگری کے حقوق چارہ کار رہنے ہا ضابطہ دیوانی ص ۳۵۱

کی نسبت ٹھیک رائے بہی قائم کرلیجائے تو بہی یہہ ضرور یاد رکہنا چاہیے کہ بروے ضابطہ دیوانی بیٹون کو اپنی محافظت کا کافی موقع حاصل ہے - جب زر ڈگری کے لئے جائداد نیلام ہونیوالی ہوتی ہے تو نیلام سے پہلے ہمیشہ قرق ہوجاتی ہے پس بیٹون کے لئے صحیح طریقہ یہہ ہے کہ حسب فقرہ ۲۷۸ کتاب ہذا حاضر ہوکر اپنے حصون کے نیلام پر اس دلیل کے ساتہہ اعتراض کرین کہ قرضہ خلاف قانون یا خلاف تہذیب ہے - پس وہ فریق جسکے مقابلہ مین حکم ہوا ہو بربنا فقرہ ۲۸۳ کتاب ہذا ایسی نالش کرنے کا مستحق ہوگا جس مین تمام امور کا تصفیہ ہوجائے (س)* جہان جائداد کا نیلام بذریعہ ڈگری نفاذ رہن عمل مین آئے تو قرقی کی ضرورت نہین ہے - (ش) بلکہ ہمیشہ قبل از وقت نیلام بذریعہ اعلان نیلام کی اطلاع دیدیجاتی ہے - بروقت نیلام جملہ ارادہ خریداری رکہنے والون کو اطلاع عام دینے سے بیٹے اپنے موافقت مین حکم مقدمہ سورج بنسی مصرحہ بالا فقرہ ۲۹۸ - کتاب ہذا) سے مستفید ہون گے - ہائی کورٹ الہ آباد نے یہہ قرار دیا ہے کہ ڈگری کو عرضی دعوی کے ساتہہ پڑہنا لازم ہے اور جہان عرضی دعوے مین اس امر کا صریحی بیان ہو کہ قرض اسطرح کا ہے جو بیٹون کو پابند نہین کرسکتا (مثلاً بصورت خاص اُس رقم کے واپسی کا دعوی ہو جو باپ

(ص) لچہمن داس بنام گروہر چودہری - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵ - رام پھل سنگہ بنام دگ نراین - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۷ و ۵۲۲ -

(ق) ترمیک بالکرشن بنام نراین دامودر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۱ -

(س) اماشور بنام سنگہ پیرومل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۷۶

(ش) کرشنما بنام پیرومل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۸ -

* حاشیہ نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ ص ۱۷۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے مجرمانہ تصرف مین لایا ہو) تو یہہ خود خریدار کے لئے ایک نوٹس تعبیری ہے
جو اسکے مقدمہ کو سرج سنسی کے مقدمہ کی تحت مین داخل کرتی ہے (ت)

طریقۂ تصفیہ

۳۱۵ - ترکہ پر باپ کے قرضہ جات کا بار مقدم ہے اور اس لئے
پہلے کہ تقسیم کے لئے کوئی فاضلات رہسکے ان کو پورا پورا ادا کر دینا چاہئے (ث)
باہم حصہ دارون مین بار قرض کا حصہ اسی نسبت سے لگے گا جس نسبت سے
فائدہ ترکہ کا حصہ ہوگا لیکن قرض خواہون کے ساتھہ کوئی خاص انتظام کر لینے کے
سوا باقی ہر طرح جملہ جائداد اور تمام ورثاء مشترکاً و منفرداً اسکے ذمہ دار ہین (خ)
بہر کیف جہان باپ اپنے بیٹون سے علیحدہ ہو گیا ہو تو بعد مرگ اسکی تمام جائداد پسر
پیدا شدہ مابعد پر منتقل ہوگی اسلئے جو قرضہ جات علیحدگی کے بعد لئے گئے ہون
اونکی ادائی پہلی صورت مین اسی بیٹے پر ہوگی لیکن جگناتھہ کی رائے ہے کہ
کہ ایسی صورت مین بھی اگر پسر مابعد کی جائداد ادائی قرضہ جات کیلئے کافی نہو تو

صد ۳۵۲

(ت) مہابیر پرشاد بنام بابو سدیو سنگھہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ -
(ث) نارده باب ۱۳ فقرہ - ۳۲ دائے بھاگ باب ۱ فقرہ - ۴۷ و ۴۸ - دیوہار میو کہہ -
باب ۴ فقرہ - ۶ تارا چند بنام ریب رام ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۷ و ۱۸۱ -
(خ) کاتیاین (جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۱) نارده باب ۳ فقرہ - ۲ - وشنو (جگناتھہ ڈائجیسٹ
جلد ۱ صفحہ ۲۸۸) دائے کرم سنگھہ باب ۷ فقرہ - ۲۶ - تا ۲۸ - اسٹریچ ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۸۳
مقدمہ درگا پرشاد بنام کیشو پرشاد (انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۰
و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۵۶) مین جو بظاہر شکل مندرجہ متن کی
تردید ہوتی ہے اسکی نسبت مین سمجھتا ہون کہ مقدمہ کے خاص حالات کے لحاظ سے
ہے - ایک مقدمہ مین بعض نابالغون پر بغرض ادائے رقم ڈگریان ہوئی تھین جس
مین وہ حقیقی طور پر قائم مقام نہ تھے - مگر ہائی کورٹ نے بظاہر دعوی جدید کی روک کیلئے ان کو
اسقدر ڈگری کا ذمہ دار قرار دیا جسقدر مقدار قرض پدر کے وہ قائم مقام تھی - اور جو قرض اسکے اور
دیگر شرکاء خاندان مشترکہ کے ذمہ کسی شخص کا تھا وہ بوقت تقسیم منقسم ہو گیا تھا پس باپ اور بیٹون کے
درمیان جو رقم اسطرح پر اسکی تقسیم مین آئی تھی وہی ایک قرض تھا جس کی ادا کرنیکو انصافاً وہ ذمہ دار تھی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لازم ہے کہ علیحدہ شدہ بیٹے اسکو ادا کرین (ذ) کوئی شک نہین کہ قانون قدیم مین یہی صورت رہی ہوگی جبکہ قبضہ املاک ضروری نہ تہا جو بیٹونکو ذمہ دار کرتا۔ لیکن غالب ہی کہ اس زمانہ مین مختلف رائے اختیار کیجائیگی جبکہ قرضخواہ کو یہہ بات ثابت کرنا ضرور ہے کہ مرگ پدر سے بیٹے کی جائداد اس حد تک بڑہگئی ہے کہ ذمہ داری عاید کیجاسکے

۳۰۲ ف ثانیاً ایسے شخص کے قرضہ جات کی ادائی کا لزوم جسکی جائداد کسی شخص کو ملی ہو یکسان قطعیت کے ساتہہ بیان ہوا ہے۔ بیٹون کی حالت مین اس کا انحصار کسی فرض پر نہین ہے کہ متوفی کو نجات دلوادیجائے بلکہ اس وسیع اصول انصاف پر مبنی ہے کہ جو شخص نفع اوٹہاتا ہے اسپر لازم ہے کہ بار بہی اٹہائے (الف) اور یہہ ظاہر ہے کہ لزوم مذکور متعلق کردیا گیا ہے خواہ وارث کو بربنا عمل قانونی یا خود اختیاری سے جائداد حاصل ہوئی ہو یا بحسب مقولہ مقنن انگریزی بحیثیت وہی ایہ ذمہ داری خود (دی آنا کائنڈ) حاصل کرلیجائے۔ کیونکہ بیان کیا گیا ہے کہ ذمہ داری مساوی طور پر پیدا ہوتی ہے عام اس سے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جائداد قبضہ مین لائے یا صرف اسکی بیوی کو قبضہ مین لائے۔ چنانچہ نارد کا قول ہے "جو شخص کسی غریب اور لاولد شخص متوفی کی بیوی لیتا ہے تو اسکے قرضہ جات کا ذمہ دار ہوجاتا ہے کیونکہ بیوی شخص متوفی کی جائداد سمجہی جاتی ہے" (ب) بیوہ بہی اپنے شوہر کے قرضہ جات ادا کرنے کی اسوقت تک پابند نہین ہے جبتک کہ اسکی وارث نہو

ص ۳۵۲

(ذ) درہسپتی (جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۹) داے کرم سنگرہ باب ۵ فقرہ ۱۶ تا ۱۸

(الف) "جس شخص نے کسی ایسے مالک کی جائداد پائی ہو جو کوئی بیٹا نہ رکہتا ہو تو لازم ہے کہ قرضہ جات جائداد ادا کرے لیکن اگر قاصر رہے تو وہ شخص ادا کرے جو زوجہ متوفی پر متصرف ہوا ہو" یاجنا دلک (جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۰) کاتیائن ایضاً صفحہ ۲۷۳ و ۳۳۰۔ درہسپتی ایضاً صفحہ ۲۷۴ "قائم مقامان جائداد مین سے بیوہ کا محافظ یا بیٹا جو جائداد حاصل کرے وہ قرضہ جات کا ذمہ دار ہوتا ہے" نارد باب ۳ صفحہ ۳ و ۱۸ و ۲۵۔ گرتم جسکا اقتباس مگناٹن کے دہرم شاستر مین ہوا ہے۔ دیکہئے جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۴۔

(ب) نارد باب ۳ فقرہ ۲۱ تا ۲۶۔ کتاب ہذا فقرہ ۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا اون کی ادائی کا اقرار نہ کر لیا ہو یا آنکہ ان قرضہ جات کے لینے مین شریک نہو (ج)

دفعہ ۳۰۲ املاک کا تعاقب کیا جائے گا ۔ "غرض کہ املاک کا تعاقب کیا جائیگا چاہے جسکے ہاتھہ ہو۔ (دیکھئے نارودہ مقدمہ جگناتھ جلد اول جگناتھہ ڈائجسٹ صفحہ ۲۷۲) اور اگر ایسے صاف معاملہ مین ضرورت ہو تو اور بھی بے شمار مستندین کا اقتباس پیش کیا جاسکتا ہے"۔ یہہ توضیح مسٹر کولبروک نے مدراس کے ایک پنڈت کے اس بیوستھا کو منظور کرکے کی تھی کہ جہان چچا بھتیجے غیر منقسم ممبر ہون اور بھتیجے نے قرض لیا ہو اور اپنی جائداد چچا کی بیوہ کے پاس چھوڑ کر مرجائے تو بیوہ پر قرضہ کی بابتہ دعوے کیا جاسکے گا (د) اسی طرح بمبئی مین ایک نالش جو بنیاد حسابات روان مدیون متوفی کے بمقابلہ بیوہ اور تین دوسرے اشخاص غیر خاندان اس بنیاد پر دایر کی گئی تھی کہ اون لوگون نے اوسکی جائداد پر قبضہ کیا تھا لیکن اُن کو اسی حد تک ذمہ دار قرار دیا گیا جسقدر جائداد انہون نے پائی تھی (ہ) اسی طریقہ سے مدراس مین جہان بنیاد حصول قرضہ (جو خاندانی مقاصد کیلئے ہوا تھا۔) دو شریک مدیونان متوفی کے قائم مقام پر دعوی ہوا تھا تو یہہ طے پایا کہ قرضداران متوفی مذکور مین سے ایک کا داماد اور اسکے بھائیون کو بطور صحیح بحیثیت مدعا علیہم شریک کیا گیا تھا اس بنیاد پر کہ اُنہون نے بیوہ متوفی اسے سازش کرکے خود مختارانہ دست اندازی کی تھی اور مستقل طور پر جملہ جائداد خاندانی مدیونان متوفی مذکور پر قابض ہو گئے تھے۔ (و) ان دونون مقدمات مین شخص قابض جائداد بلا حقیت و بلا معاوضہ اسپر قابض ہوا تھا۔ جیسا کہ انگلستان مین وصی یا ضمہ دار خود (دی سن ٹارٹ)

(ج) نارد باب ۳ فقرہ ۱۷۔ یاجناولک۔ وشنو (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۳) کاتیاین (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۵) دہرم شاستر گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ و ۲۸۶۔

(د) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۸۲۔

(ہ) کیسو رچند بنام دادا بھائی۔ رپورٹ صدر عدالت بمبئی حصہ دوم صفحہ ۱۲۶۔

(و) ملوری بنام نراین انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۵۹۔ کنکما بنام وینکٹ رتنم انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۸۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابض ہوتا ہے - اس کے خلاف مدراس کے ایک مقدمہ مین جہان مدعی نے
برخلاف نوشتہ شوہر مدعا علیہا نمبر ۱ دعوی کیا تھا اور اس کے داماد مدعا علیہ
نمبر ۲ کو اسوجہ سے شریک کیا تھا کہ وہ قابض جائداد تہا - اور دونون کے مقابلہ مین
دوم کو اسوجہ سے شریک کیا تھا کہ وہ قابض جائداد تہا - اور دونون کے مقابلہ مین
فیصلہ ہی ہوگیا تہا صدر عدالت نے بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ۲ یہہ کہکر فیصلہ منسوخ کر دیا کہ "وہ ص ۳۵۴
شوہر مدعا علیہا نمبر ۱ کے ورثار کے سلسلہ مین نہین ہے اور اگرچہ وہ جائداد جو اسکو
مدعون متوفی سے پہنچی ہے اجرائ ڈگری مین قرض کی ذمہ دار بنائی جاسکتی ہے لیکن
اس کا قبضہ جائداد پر اسکو بالذات ذمہ دار نہین کرتا" (نا) اب یہہ کہ اگر کوئی ڈگری
بمقابلہ مدعون اسکی زندگی ہی مین حاصل کیگئی ہو تو کوئی شک نہین کہ اسکی تعمیل شخص
مذکور کی جائداد مقبوضہ داماد کے مقابلہ مین کیجا سکتی ہے - لیکن یہہ معلوم کرنا مشکل
ہے کہ نالش کے سوا جسمین کہ وہ فریق تہا اور کون طریقہ ہے جس سے وہ
جائداد ملسکتی جو مدعا علیہ نمبر ۲ کے قبضہ مین تھی (ح) کیونکہ جو دعوی بیوہ کے
مقابلہ مین ہوتا اس مین وہ اسی حد تک ذمہ دار بنائی جاسکتی تھی جسقدر املاک
اسکو ملی تھی قانون انگریزی کے رو سے بہی منتظمہ اس حد تک ذمہ دار قرار دیجاسکتی
ہے جو اسکو ملتی اگر وہ دیدہ و دانستہ غفلت نکرتی اور اگر وہ اسکو اپنے داماد ہی
کے ہاتہہ مین رکہنا پسند کرتی تو یہہ دیدہ و دانستہ غفلت کرنا ہوتا لیکن اس
مین مجہے شبہہ ہے کہ کوئی ہندو بیوہ بغرض حصول املاک بربنار فوائد دائمان
شخص ثالث پر دعوی کرنے کیلئے مجبور رہو (ط) لہذا مجہے معلوم ہوتا ہے کہ داماد
کو صحیح طور پر شریک کیا گیا تہا تاکہ وہ یہہ ثابت کرنے پر مجبور رہو کہ اسکے پاس متوفی
کی کوئی جائداد نہین ہے یا آنکہ اس نے قیمتاً جائداد حاصل کی ہے اور اسیطرح

(نا) امن جی بنام منچیر از فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۷۳ -
(ح) کتاب ہذا فقرہ ۵۹۶ -
(ط) دیکہئے دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۲۸۶ - ایسے موقع پر کہ ایک شخص ایک بیوہ چہوڑکر مرتا ہے
جو صاف طور پر اسکی وارث تہی لیکن اسکے باپ اور بہائیون نے جائداد لے لی تہی پنڈتون نے رای دی
کہ متوفی کے قرضہ جات یہی لوگ ادا کرنے کے ذمہ دار ہین نہ کہ بیوہ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کلکتہ مین بھی جہان متوفی کے سوتیلے بھائی پر بشمول سپران قرضہ کا دعوی ہوا تھا عدالت نے قرار دیا کہ وہ بحیثیت وارث ذمہ دار نہین ہو سکتا۔ جو ظاہر ہے کہ نہ تھا۔ البتہ اگر یہہ ثابت کر دیا جاتا کہ متوفی کے کسی جائداد پر وہ قابض ہے تو ذمہ دار ہو سکتا تھا۔ (ی)

ذمہ داری۔ ۳۰۴ - بعض پرانے مقدمات مین اس اصول کو اس حد تک بڑہا دیا گیا تھا کہ یہہ بھی قرار دیا گیا تہا کہ کوئی وارث درحالیکہ قرضہ جات متوفی ادا نہ کر گیا ہو ایسی جائداد کو منتقل نہین کر سکتا جو اسکو وراثتاً ملی ہو یعنے یہہ کہ معاً مرتے ہی ایک سادہ قرض بھی خاص رہن کی پوری قوت حاصل کر لیتا ہے۔ (ک) مگر یہہ رائے زیادہ تر حال کے مقدمات مین نا منظور کیگئی اور یہہ قرار پایا ہے کہ ایک ہندو متوفی کی جائداد قرض کے لئے اسطرح مکفول نہین ہے کہ اسکے ورثار کو شخص ثالث کو دیدینے سے باز رکہے یا قرض خواہ کو مجاز کر دے کہ وہ اسکا تعاقب کر کے ایسے شخص ثالث کے ہاتہون سے نکال لے جس نے کہ نیک نیتی سے بمعاوضہ معقول خرید کیا ہو۔ اگر اس نے جائداد منتقل کر دی ہے تو قرض خواہ وارث کو بالذات (ل) ذمہ دار قرض قرار دے سکتا ہے لیکن یہہ نہین ہو سکتا کہ وہ جائداد کا تعاقب کرے۔ اسی قاعدہ ہائیکورٹ بنگالہ نے ایک ایسے مقدمہ سے متعلق کیا جس مین یہہ کوشش کیگئی تہی کہ موصی الیہ کو جزو جائداد پر قابض ہونے کی وجہ سے اسیقدر قرضہ جات موصی کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ پس عدالت نے یہہ قرار دیا کہ ایسی ذمہ داری نہین شامل ہو سکتی عام اس سے کہ قبضہ کی ابتدا قبل موت بذریعہ ہبہ شروع ہوئی ہو یا بذریعہ وصیت بعد موت قبضہ ہوا ہو۔ (م) اس مقدمہ مین خاص قانون انگریزی کے

ص ۳۵۵

(ی) رام پرتاب بنام گوپی کشن۔ مقدمات اپیل بنگالہ سلسلہ مارشل مین مقدمات مرتبہ سوسٹر صفحہ ۱۰۱۔
(ک) لگا بنام ترمبک منتخب رپورٹ صدر عدالت دیوانی صفحہ ۳۱۳ کشن داس بنام کیشو داس رپورٹ صدر عدالت بمبئی حصہ دوم صفحہ ۱۰۸۔
(ل) اپنورنا بنام گنگا دیکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ جمیت رام بنام پربھو داس ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۶ لکشمن بنام سرستی بائی ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۷۸۔ کن حالات مین نیک نیتی سے انکار ہوگا اسکے لئے دیکہئے مقدمہ مگریندر بنام مکن ٹاش۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۹۷۔
(م) رام اتم بنام اومیش۔ دیکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۵۔ مقدمہ مگریندر بنام مکن ٹاش۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۹۷ مین جسٹس بانرجی فکس نے ایک خلاف رائے بہی ظاہر کی تہی جسکا استدلال انگریزی قانون پر مبنی تہا۔ آخرکار مقدمہ کا فیصلہ قانون میعاد سماعت کے لحاظ سے ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اصول پر بحث کیگئی تہی جسکو بلا شبہہ نفس معاملہ سے بہت ہی کم مناسبت تہی لیکن مدراس مین یہہ قرار پایا ہے کہ ایک انتقال بالقصد بذریعہ ہبہ اگر بہ نیک نیتی کیا جاے اور قرضخواہون کو دہوکا دینے کے ارادہ سے نہو تو بمقابلہ قرضخواہان جایز ہی (ن) کیونکہ متوفی اپنی زندگی مین جو کچہہ کر سکتا تہا اسکی نسبت غالباً قرار پائیگا کہ وصیت کی ذریعہ سے بہی کر سکتا ہے تاوقتیکہ کوئی خاص مواخذہ جائداد سے متعلق نہو جاے۔ اور اسی طرح وارث کی ہبہ بہی موہوب لہ کیلئے غالباً صحیح قرار پائیگی گر اسمین بہی شک نہین کہ اس قسم کی ہبہ اسکی خاص ذمہ داری بمقابلہ مستحقین خوانہان کو کچہہ بہی نہ گھٹائیگی (دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۲۷۹) ہائی کورٹ بمبئی نے مقدمہ جمعیت رام بنام پربہو داس (س) بیان کیا ہے کہ مسٹر کوبروک نے اس شکل کو زیادہ وسعت کے ساتہہ قایم کیا ہے کہ جائداد مدلون جاہے جن لوگون کے پاس جاے مگر اسکا تعاقب کیا جا سکتا ہے اور حکام ممدوح کسیقدر یہہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ قاعدۂ مذکور صرف ان لوگون سے تعلق رکہتا ہے جو مفت کہ کو بحیثیت وارث حاصل کرتے ہین۔ ہائی کورٹ کے سامنے جو مقدمہ تہا وہ ایک قیمتاً خرید کرنے والے شخص کا تہا۔ لیکن ایسا کوئی امر نہین جس سے ثابت ہو کہ ہائی کورٹ ایسے شخص کو بہی بری کر دیتا جو جائداد کو خاص اپنے بالارادہ فعل سے بعد فوت بلا حقیت حاصل کر لیتا عام اس سے کہ حقیت مذکور متوفی سے ملی ہوتی یا قایم مقامان متوفی سے حاصل ہوئی ہوتی۔

صہ ۳۵۶

۳۰۵ ذمہ داری حصہ داران جنکو بلحاظ پس ماندگی جائداد ملی ہو۔

۳۰۵ - دوسرا سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ ان مقدمات مین جہان مدیون اپنے وارث کا

(ن) نانابہای بنام سری نواس۔ ہائی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۸۴ - راشن چند بنام اسمیلا کنور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۴ - و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۶۰ - بلا راکٹ انتقال جائداد (بمبئی ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء) جو شخص کسی شخص کی جملہ جائداد بروے ہبہ حاصل کرتا ہے ترجمہ قرضہ جات واہب کا اس حد تک ذمہ دار ہو جاتا ہے جس مقدار کی جائداد ہوتی ہے فقرہ ۱۲۸

(س) ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پدری سورث ہو تو حق پس ماندگی کے مقابلہ مین کس حد تک منجملہ املاک ادائے
قرض کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے - اس صورت مین لزوم اخلاقی و مذہبی
مفقود ہے اور محض قانونی حقوق کا جھگڑا ہے - آگے چلکر ذکر کیا جائیگا (کتاب ہذا
فقرہ - ۳۳۱) کہ مقدمات تابع قانون متاکشرا مین ایک زوردار جماعت مستدرین
کو اس رائے سے اتفاق ہے کہ حصہ دار غیر منقسم اپنے حصہ جائداد مشترکہ
کو بلا رضامندی حصہ داران تا وقتیکہ کوئی ضرورت نہ پیش آئے منتقل نہین
کر سکتا - لیکن اب اسکو پریوی کونسل کا طے کردہ ماننا چاہیے کہ اگر ایسا ہی ہو
تو قرض خواہ جس نے بنابر قرضہ جداگانہ اس حصہ دار کے مقابلہ مین فیصلہ حاصل
کیا ہو اسکی زندگی ہی مین بذریعہ قرقی و نیلام حصہ غیر منقسمہ جائداد مشترکہ فیصلہ
مذکور کو نافذ کرا سکتا ہے - (ع) لیکن اس فیصلہ سے ایک اور سوال پیدا ہو گیا
کہ آیا اگر مدیون قبل فیصلہ اور بر بنار اطمینان فیصلہ مذکور قرقی سے پہلے فوت
ہو جائے تو داین اپنے حقوق بمقابلہ حصہ غیر منقسمہ مدیون کھو دیتا ہے یا نہین؟
دوسرے الفاظ مین یہہ کہ کیا وہ لوگ جو بلحاظ پس ماندگی جائداد پاتے ہین وہ ان
حقوق کی پابندی کے لحاظ سے ہے جو انکے شریک متوفی اور اسکے داین
کے درمیان ہوتے ہین - ؟ مین حقوق اسلئے کہتا ہون کہ یہہ بالکل ہی صاف
بات ہے کہ قرض کوئی مواخذہ نہین ہے بلکہ محض وجہ نالش ہے جسکو بطریق
اجرائڈگری نافذ کیا جا سکتا ہے - ہائیکورٹ بمبئی و مدراس و ممالک مغربی
و شمالی سے یہہ سوال خلاف داین فیصل ہونے کے بعد اب پہر قطعی طور
پر اسی طرح پریوی کونسل سے طے ہوا ہے -

مقدمات ہندوستان - **۳۵۶** - پہلا مقدمہ جس مین کہ یہہ سوال صریحاً فیصلہ
کیلئے پیدا ہوا وہ ممالک مغربی و شمالی کے ہائیکورٹ مین تہا (ف) مقدمہ

(ع) دین دیال سنگھ بنام جگدیپ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ - و مقدمہ
مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ - اس قسم کی ڈگری نافذ کرنے کے طریقہ کی
نسبت دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۳۲۹ -

(ف) گرپرشاد بنام شیودین - ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ -

ص ۳۵۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۹

مذکور مین مہادیو کا حصہ مکان جو خاندان غیر منقسمہ کی ملک تہا اُسکی زندگی ہی مین بحیثیت ڈگری اسمی شخص مذکور بر بنا رستک جداگانہ قرق ہوا۔ وہ قرقی ہی کی حالت مین قبل از نیلام فوت ہوگیا۔ ہائیکورٹ نے تجویز عدالتہائے ماتحت سے اتفاق کرلیا جنہون نے اس دلیل پر قرقی برخاست کردی تہی کہ مہادیو نے اپنے مرنے پر کوئی حق مکان کی نسبت نہین چہوڑا۔ اسلئے اسکے متعلقات مین کچہہ بہی نہین تہا جسکو سزاوار نیلام ٹہیرایا جائے۔ کہ مدعی کے دعوی کا تصفیہ ہو اسی مقدمہ کے اصول کی تقلید بمبئی کے مقدمہ اودارام بنام رانو مین ہوئی (ص*) اس مقدمہ مین باپ اور بیٹا ایک دوکان کے قابض تہے جو موروثی جائداد تہی بیٹے نے جداگانہ طور پر کچہہ قرض لیا اور مرگیا اور دائن نے بمقابلہ پدر و بیوہ متوفی ڈگری حاصل کی کہ "جائداد متروکہ" پسر متوفی مین سے قرضہ ادا کیا جائے اور پہر باپ پر اس امر کے استقرار کیلئے دعوی کیا کہ بیٹے کا حصہ دوکان زیر اختیار پدر بیٹے کے قرض کا ذمہ دار رہا۔ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ اس قسم کا استقرار نہین کیا جاسکتا پس ان مقدمات کی نظر ثانی اور ان سے اتفاق کرنے کے بعد جن مین یہہ فیصلہ ہوا تہا کہ ایک غیر منقسم ہندو اپنا حصہ بیچ سکتا ہے اور یہہ کہ بغرض اجرائے ڈگری اسکی زندگی مین حصہ مذکور قرق بہی کیا جاسکتا ہے اور اس امر کا اعتراف کرکے کہ ایک ہندو کی منقسمہ یا جداگانہ جائداد سزاوار ہوگی کہ اسکی موت کے بعد بہ تعمیل ڈگری اسمی

(ص) ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۷ جسکی تقلید مقدمہ نرسم بہٹ بنام چنیا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۷۹ مین کیگئی۔ بال بہدر بنام بشیشر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹۵۔ بلگناتہ پرشاد بنام سیتا رام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ سدابرت پرشاد بنام بلباش کنور رائے چیف جسٹس پیکاک صاحب بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۴ تا ۳۷ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱ (اجلاس کامل) وراے جسٹس متر مقدمہ گوبردہن بنام سنگیسر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۲ و ۵۴۔

* (حاشیہ) حال کا فیصلہ انہین مقدمات کی تائید مین بالگوبند داس بنام نراین لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۹۔ پریوی کونسل۔م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وارث شخص مذکور نیلام کیجائے۔ ہائیکورٹ نے اس اصول کی نسبت معلوم کیا کہ بعض خاص صورتون کے سوا جملہ جائداد غیر منقسمہ میٹون اور پوتون کے زیر اختیار ہونیکی حالت مین قرضہ جات جد و پدر کی ذمہ وار ہوگی اسکے جواب مین ہائیکورٹ نے ظاہر کیا کہ "اس شکل کے برعکس کوئی سند نہین ہے یعنی یہہ کہ باپ یا دادا بلا تعلق حصول جائداد بیٹے یا پوتے کے قرضہ جات کے ذمہ دار ہون"۔ بالآخر یہہ قرار دیا گیا کہ بیٹے کے حصہ دوکان کو یہہ نہین مانا جا سکتا کہ وہ ایسا مال ہے جو زیر اختیار پدر ہے اسلیے "کہ حق لیسر نسبت حصہ دار دوکان بلحاظ جائداد موروثی اسکی پیدایش کے ساتھہ وجود مین آیا اور اسکے ساتھہ ہی فوت ہوگیا"۔ مدراس کا مقدمہ ان دونون مقدمات کے بین بین تھا اسمین ایک ممبر خاندان مشترکہ پر بربنا قرض جداگانہ ڈگری حاصل کیگئی تھی۔ جو تعمیل سے پہلے فوت ہوگیا اور پھر ڈگری دار نے اس کے غیر منقسم چچازاد بھائی پر دعوی کیا تاکہ ڈگری کو بمقابلہ حصہ جائداد جس کا متوفی کو استحقاق تھا نافذ کرائے۔ اس مقدمہ مین فیصلہ عالت بمبئی و ممالک مغربی و شمالی کا حوالہ دیا گیا اور دعوی خارج کر دیا گیا۔ چیف جسٹس صاحب نے فرمایا کہ "مین آگاہ نہین ہون کہ اسپر بحث ہو سکے کہ غیر منقسم حصہ دار فوت شدہ جو بلحاظ پس ماندگی دوسری حصہ دارون کو پہنچتا ہے اسپر کارروائی اجرا ڈگری کیجا سکتی ہے۔ البتہ خاص ذمہ داری اراضی اور ایک عام ڈگری مین جو محض ذات پر ہو فرق کرنا چاہیئے۔ ہر ایک قرض جسکو کوئی شخص لیتا ہے اسکی نسبت ضرور نہین ہے کہ جائداد ہی پر اسکا بار ہو اور اس بیان۔ کیلئے کوئی وجہ نہین ہے کہ جس شخص نے بمقابلہ غیر منقسم ممبر خاندان مشترکہ فیصلہ حاصل کر لیا تو گویا جائداد پر ایک ذمہ داری عاید کر دی"۔ (ق) نتیجہ یہہ ہے کہ اگر مدیون متوفی کوئی معمولی حصہ دار ہے جس نے نہ تو کوئی جداگانہ جائداد چھوڑی ہے اور نہ منسوبہ ذاتی جائداد چھوڑی ہے تو وارث جس نے قبل اسکے مرنیکے حصہ مذکور کی قرقی نہ کرائی ہو اسکے لئے قطعاً کوئی چارہ کار نہین۔ اگر پس ماندون کے ساتھہ مدیون کی پدری رشتہ داری

(ق) کوپوکون بنام چنایئن۔ مدراس لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۶۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی تو اسکی ذمہ داری صرف بیٹون پر جداگانہ مقدمہ دائر کرکے قائم کیجاسکتی تھی (ر) لیکن اگر کسی حصہ دار کی جائداد بوجہ دیوالیہ پنے کے افشیل اسائنی (کارندہ سرکاری) پر منتقل ہوئی ہو تو وہ جائداد اسکے فوت ہونے پر باقی رہیگی اور پس ماندگی کے لحاظ سے ضایع نہوگی۔ (ش)

فیصلہ پریوی کونسل ۳۰۷ مقدمات بالا مین سے اکثر پر نظر ثانی ہوئی اور ص ۳۵۹

مقدمہ سورج بنسی کنور بنام شیوپرشاد (ت) مین جسکا حوالہ دیا جاچکا ہے ایک امر کے سوا باقی سب بحال رہے۔ اس مین عدالت نے قرار دیا تھا کہ باپ کا قرضہ خلاف تہذیب حیثیت ہونیکی وجہ سے بیٹون کے لئے قابل پابندی نہ تھا۔ اور خریدار برنبارڈگری اس واقعہ کی اطلاع سے ایسا اثر پذیر تھا کہ برنبارڈگری اپنے محفوظ رہنے کا دعوی نہین کرسکتا۔ نتیجہ یہہ تھا کہ خاص ذمہ داری پسران نسبت قرض پدر زایل ہوگئی اور صرف اُنکے حصول املاک پر منحصر رہی۔ اسکے خلاف یہہ مقدمہ ممالک مغربی وشمالی کے اس مقدمہ سے مطابق ہوگیا اور مقدمات مدراس وبمبئی سے اسبارہ مین کہ نیلام جو بعد وفات پدر برنبار اس قرقی وحکم نیلام کے ہوا ہو جو اسکی زندگی مین ہوا مختلف رہا۔ پس اس صورت معاملات پر حکام عالیمقام کا ارشاد ہوا"

پس یہہ امر باقی رہتا ہے آیا نامبردگان بہ لحاظ حصہ باپ کے اس مقدمہ مین کسی اور کسقدر چارہ کار کے مستحق ہین از روے اسناد کے یہہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ اگر قرضہ محض قرضہ تمسکی ہوتا جو لڑکون پر بوجہ انکی ذمہ داری نسبت ادا کرنے قرضہ ان کے باپ کے واجب الادا ہوتا اور کارروائیات کافی باپ کی حیات مین نہ کی جاتین تو اسکا حق واقع جائداد اسکی وفات پر اوسکے پسران کے پاس

(ر) سیواگری بنام الوراینگار۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۲۔ کرناٹک ہنومنتھ بنام نہرمیا انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۲۔

(ش) فقیرچند بنام موتی چند۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۳۸۔

(ت) انگلش لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ و ۱۰۸۔ و مقدمہ مذکور انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۸۔ کتاب ہذا فقرہ ۲۷۹ و ۲۸۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسطرح باقی رہتا کہ بعدہ بقبضہ دائن نہ آسکتا بخلاف اسکے اگر قانون مروجہ احاطہ کلکتہ مطابق قانون مروجہ مدراس کے ہو تو رہن نامہ نوشتہ اوت سہائے بحیات خود بطور ضمانت قرضہ بعد وفات اسکے بطور کفالت جایز موضع بشبہر پور پر بقدر اسکے حصہ اسوقت کے موثر ہوگا مشکل یہہ ہے کہ جہان تک کہ ابتک فیصلہ جات ہوئے ہین قانون مروجہ جیساکہ بنگالہ مین سمجھا گیا ہے ایسے انتقال کا جواز تسلیم نہین ہوا ہی قسمتی کا اثر۔ حکام کی یہہ رائے ہے کہ اس مقدمہ مین اس امر تصدیعہ دہ کے تجویز کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ جو حکام کے فیصلہ جات سابق مین ابتک طے نہین ہوا ہے حکام کی یہہ رائے ہے کہ وقت وفات اوت سہائے کے کارروائیات اجرا جسکی رو سے موضع مذکور قرق ہوا تھا اور اسکے نیلام کا حکم ہوا تھا یہانتک پہنچ گئی تھین کہ دگریدار کے حقین کفالت جایز اراضی پر بقدر رقم وحصہ غیر منقسمہ اوت سہائے واقع اسکے قایم ہوگئی تھی اور وہ اسکی وفات سے قبل نیلام واقعی کے باطل نہین ہوسکتی تھی حکام کو معلوم ہے کہ یہہ رائے تجویز ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی کے خلاف ہے (ث) مگر واضح ہو کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت نے جس نے یہہ فیصلہ صادر کیا نوعیت قابل قرقی حصہ غیر منقسمہ واقع جائداد مشترکہ کو تسلیم نہین کیا کہ یہہ بات اسکے بعد سے بذریعہ فیصلہ عدالت ہذا مقدمہ دیندیال لال (خ) محولہ بالا کے قایم ہوگئی ہے اگر یہہ صورت ہے تو نیلام اجرائڈگری کی یہہ تاثیر تھی کہ حصہ غیر منقسمہ واقع موضع کا جو بحیات اوت سہائے اسکی ملکیت تہی رسپانڈنٹان کیطرف منتقل ہوگیا اور حکام کی یہہ رائے ہے کہ باوجود اسکی وفات کے رسپانڈنٹان مستحق ہین کہ جو حقوق نامبرگان نے اسطرح حاصل کیے انکو بذریعہ تقسیم کے نافذ کرائین" (ذ)۔

صفحہ ۳۶

(ث) گرپرشاد بنام شیودین۔ ہائی کورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۱۳۷

* (حاشیہ) ہائیکورٹ کلکتہ نے حال مین اسی قسم کا فیصلہ کیا ہے جس سے۔ اس رای کی تردید ہوتی ہے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۹۵ نیز دیکھو بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۱۶

(خ) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸

(ذ) اسی مقدمہ کی تقلید اس کے عکس کے ایک مقدمہ مین کیگئی جن مین کہ قرقی کے بعد میت کی جائداد باپ کو ملی یہی رائے بالکشن نبام ستیا راو۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۱ بیلکرشن نبام بالکشن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمات نیابت

دفعہ ۳۰۸ تیسری اور بقیہ وجہ ذمہ داری ایجنسی (نیابت) کی ہی خواہ صراحتاً ہو یا کنایتہً۔ محض رشتہ داری چاہے قریب ہی کی کیون نہو کوئی لزوم نہین پیدا کرتی۔ مان باپ پابند نہین ہین کہ بیٹے کا قرض ادا کرین اور نہ بیٹا پابند ہے کہ مان کا قرض ادا کرے۔ شوہر ہی مجبور نہین ہے کہ زوجہ کا قرضہ ادا کرے اور نہ زوجہ شوہر کے قرضہ جات ادا کرنیکی پابند ہے (الف) اور بلاشبہ اس سے ہی کمتر کوئی اور ممبر خاندان پابند نہوگا کہ قرضہ جات ممبر منقسم ادا کرے جو تقسیم کے بعد لئے گئے ہون کیونکہ ایسی باتین کلیتاً خیال نیابت کی نفی کرتی ہین (ب) * البتہ یہہ دوسری بات ہوگی کہ کوئی شخص مدیون کا وارث ہوجائے یا اسکی املاک اسکے قبضہ مین آجائے۔ اسکے خلاف جملہ ممبران خاندان اور اسی لئے ان کی جملہ جائداد منقسمہ یا غیر منقسمہ ان قرضہ جات کی ذمہ دار ہوگی جو منجانب خاندان کسی ایسے شخص نے لئے ہون جو ان کے لینے کا مجاز کیا گیا ہو (ج) ان قرضہ جات کی بہت ہی عام صورت وہ ہے جو کہ منتظم خاندان نے لئے ہون وہ شخص اکس افیشیو (باعتبار عہدہ) تسلیم شدہ ایجنٹ خاندان ہے اور حد نیابت مین جملہ صحیح و ضروری مقاصد کی بابتہ اسکو پابند کرنے کا مجاز ہے (د) *

ص ۳۶۱

(الف) نارد ہ باب ۳ فقرہ ۱۱ و ۱۷ و ۱۹ یاجنا ولک۔ وشنو (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۳) درہسپتی (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۶) کاتیاین (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۷) موتو کمار آپا بنام ہنو فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۸۳۔

(ب) نرائن بنام رامیا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۵۱۔

* (حاشیہ) دگری ایسی نالش کی جس مین کرناون ایک منبو دری الم یا مرد سکائیم تاروار کا بحیثیت اپنی قائم مقامی کے بطور مدعا علیہ کے فریق کیا گیا تہا اور جسکی اسنے ایمانداری سے جوابدہی کی ان دیگر اہالی خاندان پر جو واقعی فریق نہین بنائے گئے تہے قابل پابندی ہی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۹۔

(ج) منو باب ۸ فقرہ ۱۶۶۔ رگھونندن باب ۵ صفحہ ۳۳ تا ۳۶ مین قیاس کرتا ہون کہ قرضہ جات حصہ داری کی حالت مین اولاً جائداد مشترکہ ذمہ دار ہوگی اور جائداد حد اگانہ صرف اس حالت مین ذمہ دار ہوگی جب اول الذکر ناکافی ٹہہرے۔

(د) ان مقاصد ضروری کی جانچ دوسرے باب مین کیجائیگی دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۲۰۔

* (حاشیہ) قانوناً کوئی قیاس نسبت اس امر کے نہین ہے کہ جو قرضہ مہتمم خاندان مشترکہ نے لیا ہے وہ واسطے کی غرض خاندان کے لیا ہے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۲ و کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۲ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن خاندان کی ذمہ داری اسکے کئے ہوئے معاہدات یا اسکے لئے ہوئے قرضہ جات تک محدود نہین ہے "صاحب خانہ اس سب کا ذمہ دار ہے جو بغرض فائدہ خاندان شاگرد - چیلہ - غلام - بیوی - ایجنٹ یا ملازم ذی اختیار نے صرف کیا ہو" (ک) کوئی شک نہین کہ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ اشخاص مذکور نے یا تو صریحی سند کے ساتھہ عمل کیا ہے یا ایسی ہی سخت ضرورت کی حالت مین کہ ذی اختیار ہونے کا استنباط ہو سکے - نارد کا قول ہے "زوجہ کے قرضہ جات شوہر پر نہین پڑتے ہین تاوقتیکہ وہ کسی تکلیف کے وقت مین نہ لئے گئے ہون - کیونکہ اخراجات خانہ داری مرد کو ادا کرنے چاہئین" (د) مگر اقوی یہ ہے کہ شوہر پر تمام قرضہ جات زوجہ کا ذمہ دار ہے جو زوجہ نے اس کاروبار مین لئے ہون جس کے انتظام کے لئے شوہر نے اسکو معین کیا ہو (ن) اور اسی اصول پر یہہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "اشخاص جو خاندان کا کاروبار چلاتے ہون جس کے منافع مین جملہ ممبران خاندان شریک ہون وہ بالضرور اسکے مجاز ہین کہ جائداد خاندان مشترکہ کو رہن کرین اور معمولی مقاصد کاروبار کیلئے روپیہ حاصل کرین اور اسی لئے اس قسم کے کاروبار مین ایمانداری کے ساتھہ جو کچھہ قرض ہو جائے وہ ضرور ان حقوق پر سبقت لیجائے گا جو ممبران خاندان مشترکہ کاروبار مشترک کے سرمایہ سے حاصل کی ہوئی جائداد مین رکھتے ہین" (ح) * اسی طرح منتظمان مشترکہ تجارت خاندانی کا بغرض مشترکہ کسی

صد ۳۶۲

(ک) نارد باب ۳ فقرہ ۱۲ - و ۱۳ - وشنو (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۵) منو باب ۸ فقرہ ۱۶۷ - یاجنوالک (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۳) کاتیاین (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ و ۳۱۹) دہرم شاستر مگناٹن جلد ۱ صفحہ ۲۸۶ - ان قرضہ جات حقیقی کی بابتہ وارث کی ذمہ داری کیلئے جو ایسے اوصیاء نے کئے ہون جو بر بنا وصیت نامہ عمل پیرا ہون اور وہ وصیت نامہ بعد کو منسوخ کر دیا جائے یا ایسے سرپرست نے کئے ہون جسکی نسبت بعد کو ناجائز قرار پائے دیکھئے مقدمہ فتندر دیب بنام جگدیشوری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۶ -

(د) نارد باب ۳ فقرہ ۱۹ -

(ن) یاجنوالک در ہیتی (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۷ و ۳۱۸) دہرم شاستر مگناٹن جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ و ۲۸۱

(ح) رای پانٹی فکس صاحب جسٹس - زہرہ بی بی بنام استری گوپال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۷۵ -

* (حاشیہ) جب مہتمم خاندان مشترکہ خود اپنی ضمانت سے روپیہ واسطے اغراض ضروری کے قرض لے تو اسکا حق دوسرے حصہ داران سے رسدی وصول کرنیکا اسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ وہ رقم مذکور کو خرچ کرے اور میعاد اسکی نالش کی تاریخ سے پیدا ہوتی ہے اور نہ اس تاریخ سے جب وہ قرضہ ادا کرے اور اپنی ضمانت کو داگذاشت کرائے - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۸ - م -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد خاندانی کو رہن کرنا جملہ ممبران خاندان کو پابند کرتا ہے اور اگر جائداد برنبار ڈگری موسومہ راہنین نیلام ہو جاتی ہے تو اس نیلام کو دیگر ممبران خاندان محض اس بنیاد پر منسوخ نہین کرا سکتے کہ وہ فریق مقدمہ نہ تھے (ط) لیکن بمبئی مین یہہ طے کیا گیا ہے کہ ڈگری موسومہ منتظمان خاندان مشترکہ برنبار قرض نقدی صرف ان ہی کے حصہ جائداد خاندانی کو پابند کرتی ہے اگرچہ ان پر منتظم ہی کی حیثیت سے نالش کی گئی ہو اور مقاصد خاندان ہی کے لئے قرض لیا گیا ہو (ی) محض ایک ممبر خاندان مشترکہ اپنے خاص فوائد کے لئے جو کچھہ قرض لے یا انتقال ناموں کی تکمیل کرے۔ اسکے دیگر ممبرون کے حصص پابند نہونگے (ک) البتہ یہہ کہا گیا ہے کہ اگر بعد مین کوئی ممبر خاندان دوسرے ممبر کے ذاتی قرض محصلہ سابقہ کی ادا کرنے کا وعدہ کرلے تو اُس کا پابند ہوگا (ل) لیکن یہہ وعدہ بلا بدل ہونیکی وجہہ سے اب ناجایز قرار پائے گا۔ (م)

(ط) دولت رام بنام مہر چند۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۔

(ی) ماروتی نراین بنام لیلا چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۵۶ لکشمن وٹکیش بنام کاشی ناتھہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۰

(ک) وٹکٹ سامی بنام کپائی۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۵۴۔ گروپا بنام تھما سلسلہ مذکور جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۶۔

(ل) نارد باب ۳ فقرہ ۱۷۔ درہسپتی کاتیاین (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۶ و ۳۱۷۔

(م) قانون معاہدہ (ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۲۵۔

* (حاشیہ) مہتمم خاندان حسب منشا دفعہ ۱۹۔ ایکٹ تمادی ایسا اقرار ذمہ داری نسبت قرضہ جات کے جو اسنے صحیح طور پر لئے ہون کر سکتا ہے جس سے جدید میعاد ساعت شروع ہو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۲ نیز بحث تمادی نسبت نالش قرضخواہ بمقابلہ قائم مقامان مدیون کی نسبت دیکھو انڈین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دسوان باب

انتقالات

صفحہ انگریزی (۳۶۳) تقسیم امر زیر بحث **ف ۳۰۹** - دراصل قانون انتقال بلحاظ اشتراک و افتراق جائداد زیر بحث دو شعبون پر منقسم ہے - دیگر امتیازات ہر مد کے تحت مین بنسبت نوعیت جائداد کے کہ وہ منقولہ یا غیر منقولہ ہے پیدا ہوتے ہین - پھر پہلے شعبہ کے تحت مین جو شخص منتقل کرتا ہے وہ پدر خاندان یا منتظم جماعت یا محض ممبر خانگی جماعت ہونے کی حیثیت سے کر سکتا ہے - نیز فعل متنازعہ ان معنون مین ہو سکتا کہ منتقل کرنے والے نے اپنے حصہ کل جائداد کو علیحدہ کیا یا اپنے حصہ کے برابر یا اُس سے کم حصہ منتقل کیا - بالآخر ہر خاص صورت مین تصفیہ جواز معاملت بربنا قانون متاکشرا یا دائے بھاگ مختلف ہوگا - مین سب سے پہلے بربنا قانون متاکشرا پدر خاندان کے درجہ کی جانچ کرونگا -

اختیار پدر بنسبت جائداد منقولہ **ف ۳۱۰** - مین وہ طریقہ بیان کر چکا ہون جس کے ذریعہ سے باپ افسر خاندان ہونے سے اُس خاندان مشترکہ کا منتظم ہو جاتا ہے جس مین بیٹے بلحاظ حقوق پیدائش اُسی کے برابر حصہ رکھتے ہین - (الف) لیکن جائداد منقولہ کی نسبت بلحاظ قول وجانیشورا سکو بہت زیادہ اختیار منتقل کرنے کا حاصل ہے چاہے جائداد مذکور موروثی ہی کیون نہو - جس متن کی بنیاد پر وہ اپنی رائے قائم کرتا ہے وہ یا تو اُس زمانہ کی یادگار رہو گی جب باپ کو درحقیقت اس زمانہ سے بہت زیادہ اختیار حاصل ہوتا تھا یا غالباً محض اس اعتماد کو ظاہر کرتا ہے جو منتظم خاندان کو بربنا اشیا قسم خاص جو بعد منقولات

(الف) کتاب ہذا فقرہ - ۲۰۷ - و ۲۲۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۳۶۴

محسوب ہوتی ہین - زمانہ قدیم مین ضرور تاً حاصل ہوتا تھا - (ب)

اعتبار نسبت جائداد موروثی منقولہ -

حقیقت یہہ ہے کہ خود وجنا منشور بھی باپ کیلئے اس کا مدعی نہین ہے کہ وہ محض اپنی مرضی پر جائداد منقولہ کو منتقل کرنے کا قطعی اختیار رکھتا ہے بلکہ صرف "جائداد منقولہ کی نسبت بربنار لازمی افعال فرض منصبی اور اس قسم کے مقاصد جو قانون کی متنون مین مثل ہبہ بربنار الفت یا پرورش خاندان اور تکلیف سے نجات دلوانے وغیرہ وغیرہ کیلئے درج ہین ایک خود مختارانہ اختیار رکھتا ہے" سر تھامس اسٹرنج اور ڈاکٹر میر کی بھی یہی رائے ہے (ج) مسٹر کولبروک اور مسٹر گنناٹن یون رائے قایم کرتے معلوم ہوتے ہین کہ جائداد منقولہ موروثی کے متعلق باپ کا اختیار صرف اسی کی تمیز اور روحانی ذمہ داری کے احساس سے محدود ہے - (د) یہہ امر اتفاقیہ طور پر کئی مقدمون مین پیدا ہوا لیکن زمانہ حال کے سوا کبھی اسپر پوری بحث نہین ہوئی ہائیکورٹ بنگال کے ایک مقدمہ مین بیان کیا گیا تھا کہ "بردے قانون متاکشرا بیٹے کو جائداد موروثی غیر منقولہ مین ایک معلنہ حق وراثت ہوتا ہے - اسکے خلاف باپ کے اختیار مین ہے کہ جائداد حاصلہ جائداد منقولہ کو جسطرح چاہے منتقل کرے" (ہ) لیکن آخری توضیح محض

(ب) کتاب ہذا فقرہ - ۲۳۱ و ۲۳۲

(ج) متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ - ۲۷ قانون وراثت مولفہ گوپال چندر سرکار شاستری صفحہ ۱۶ - فقرہ ۳۰ اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۰ و ۲۶۱ و اس انڈشی اربرکٹ صفحہ ۴۰ - کہتے ہین کہ پنجاب مین باپ مختار ہے کہ بلا رضامندی وارثان ذکور جائداد منقولہ موروثی کو ہبہ کرے مگر جائداد غیر منقولہ نہین ہبہ کرسکتا چاہے موروثی ہو یا مکسوبہ ذاتی - دیکھئے پنجاب کسٹمری لا باب ۲ صفحہ ۱۰۲ و ۱۶۳ و ۱۷۸ -

(د) اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۹ و ۳۶ و ۴۱ و ۴۴ - دہرم شاستر گنناٹن جلد ۱ صفحہ ۳ پریوی کونسل نے آخر حصہ عبارت کو منظوری کے ساتھہ نقل کیا تھا دیکھئے مقدمہ گوپی کرسٹ بنام گنگا پرشاد مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۷۷ لیکن اسوقت یہہ مسئلہ پریوی کونسل کے روبرو نہ تھا - اس مسئلہ کو گبلن کس قدر تعمیم کیساتھہ بیان کرتے ہین - دیکھئے گبلن جلد ۱ صفحہ ۱۲۶ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ - تصانیف ڈاکٹر ولسن جلد ۵ صفحہ ۶۹ -

(ہ) سدا نند بنام بونومالی - مقدمات مارشل صفحہ ۳۲۰ وہی مقدمہ ہائیکورٹ کلکتہ صینہ اپیل جلد ۲ صہ ۲۰۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک جملہ معترضہ ہے۔ مدراس مین ایک بیٹے نے اپنے باپ پر تقسیم جائداد کی نالش
کی جسمین کچھہ تو خانگی جائداد تھی اور کچھہ زیورات تھے۔ آخر الذکر کی نسبت جسٹس
ٹیلر سٹن نے متاکشرا کی بچنون کا بدین مضمون حوالہ دیا (باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۱
و ۲۴) کہ یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ مدعی کو اپنے باپ سے وجہ شکایت ہو کہ اُس نے
ان کو غیر منصفانہ اور طرفدارانہ تقسیم کیا" (و) خود مدعی نے اپنے باپ کے
عمل کی نسبت جو کچھہ کہا تھا یہہ تھا کہ اُسنے زیادہ زیورات دختران خاندانی کو دیدیے
اور اپنی بہو کو صرف ایک زیور دیا۔ ممکن ہے کہ یہہ محض ایک قسم کا خاندانی انتظام
ہو جسکی نسبت میو کہہ مطلع کرتا ہے کہ افسر خاندان کے اختیارات مین سے
ہے۔ (نما) یہہ توضیح ہر صورت مین خارج از ضابطہ تھی کیونکہ فاضل جج نے یہہ فیصلہ
کیا کہ جائداد متدعویہ مین سے کوئی چیز موروثی نہ تھی۔ بعد کے ایک اور مقدمہ مدراس
مین بیٹے نے اپنے اس استقرار حق کا دعوی کیا تھا کہ وہ جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ
پر جو باپ کے قبضہ مین ہے قائم مقام قرار دیا جاے اور ایک حکم امتناعی بغرض
روکنے فضول خرچی کے جاری کیا جاے عدالتہائے ابتدائی و اپیل نے نسبت جائداد غیر منقولہ کی ڈگری دیدی لیکن
منقولہ کی نسبت اُس دلیل پر کہ مدعا علیہ کو اس جزو کے منتقل کرنے کا پورا اختیار ہے" کوئی ڈگری
نہین دی۔ ہائیکورٹ نے یہہ خیال کر کے دعوے ہی خارج کر دیا کہ مدعی جملہ جائداد
کے حق کا دعویدار ہے جو اُسکو حاصل نہین حکام ہائی کورٹ نے اُس فرق پر جو عدالت
ماتحت نے مابین منقولات و غیر منقولات کیا تھا لحاظ نہین کیا اور صرف یہہ فرمایا کہ "اکلوتا" ہونے
کی وجہ سے اسکو حصہ مالکانہ ایک غیر منقسم نصف جائداد پر حاصل ہے اور اس کے
سوا کچھہ نہین۔ اسلئے نالش واسطے استقرار ایک حق آیندہ کے جو اسوقت اسکو
جملہ جائداد کا بلحاظ وراثت بعد فوت مدعا علیہ کے ہے اور ڈگریات مشعر استقرار

(و) نل تبی بنام کمند ہائی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۵۵۔ نیز دیکھیے
رائے ٹرنر چیف جسٹس مقدمہ پونپا بنام پاپو ونیگار انڈین لا رپورٹ مدراس
جلد ۴ صفحہ ۴۷۔

(نما) دیوہار میو کھہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۵ کتاب ہذا فقرہ ۲۳۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حقوق مذکور بے بنیاد ہین (ح) ممالک مغربی شمالی مین اس امر کی نسبت
کہا گیا ہے کہ "بہت ہی بحث طلب ہے" اسوقت ہائیکورٹ کے روبرو مسئلہ
یہہ پیش تھا کہ آیا جائداد منقولہ موروثی ذمہ دار پرورش تھی یا نہین - قرار یہہ پایا کہ
ذمہ دار تھی اسلئے کہ باپ کو ان کے منتقل کرنے کا چاہے جو کچھہ اقتدار ہو لیکن
وہ اسکی ایسی جداگانہ ملکیت نہین ہین کہ ان ذمہ داریون سے بری ہون جو وراثت
ہندو پر موثر ہین (ط) ایک مقدمہ متدائرہ پریوی کونسل مین حد اختیار پدر نسبت
انتقال عین حیات اسکا وصیتی اختیار قائم کرنے مین اہم ہوگئی تھی جو ڈسپل کمیٹی نے
فرمایا کہ بروئے قانون متاکشرا "ہر ہندو جو اخلاف نرینہ نہ رکھتا ہو بذریعہ وصیت
اپنی جداگانہ اور مکسوبہ ذاتی جائداد کو منتقل کر سکتا ہے خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ
اور جو ہندو کہ اخلاف نرینہ رکھتا ہو وہ اسطرح پر صرف جائداد مکسوبہ ذاتی کو بشرط ص ۳۶۶
منقولہ شاید اس پابندی کے ساتھہ منتقل کر سکتا ہے کہ اخلاف مذکور مین سے
کسی کو کلیتاً محروم نکرے" (ی) اس موقع پر یہہ نہین بیان کیا گیا ہے کہ اسکو
ان منقولات پر بھی اس قسم کا کوئی اختیار ہے جو مکسوبہ ذاتی نہون بلکہ موروثی
ہون حال ہی مین بالکل اسی صورت کا ایک مقدمہ مدراس بصیغہ اپیل پریوی کونسل
مین پیش ہوا تھا - مقدمہ مذکور مین یہہ کوشش کیگئی تھی کہ ایک ایسے وصیت نامہ
کو منسوخ کرایا جائے جس کے ذریعہ سے موصی نے اپنی جملہ جائداد کا تقریباً
صرف گیارہواں حصہ اکلوتے بیٹے کے لیے چھوڑا تھا اور باقی جائداد اپنے
منقسم بھائی کے نام ہبہ کر دی تھی - تمام جائداد منقولہ تھی - (ک) عدالت ماتحت نے

(ح) رائے چارلو بنام وینکٹ رامانیا - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۰ -
(ط) شب دے بنام درگا پرشاد ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۶۳ -
(ی) بیرپرتاب بنام مہاراجہ راجندر (ہنسا پور) مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۸ - وہی مقدمہ
ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵ - (پریوی کونسل) -
(ک) غالباً رپورٹ مین اسوجہ سے اس طرح پر ذکر نہین کیا گیا ہے کہ امر مذکور کے
متعلق کوئی دلیل نہین بیان ہوئی تھی - لیکن واقعہ تو یہی تھا بہت ہی کم قیمت کے
دو تین مکانون کے سوا یہہ سب سرکاری کاغذ مین تھا - جی ڈی مین -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجویز کیا تہا کہ جائداد مذکور مکسوبہ ذاتی ہے لہذا اس نے وصیت نامہ کو جایز قرار دیا اپیل مین جوڈیشل کمیٹی کے روبرو پوری بحث یہہ تھی کہ تجویز مذکور کی تردید کیجائے یا نہیں لیکن منجانب رسپانڈنٹ کسی عدالت مین یہہ بحث نہین ہوئی کہ بوجہ منقولہ ہونے کے باپ جائداد پر قطعی اختیار انتقال رکہتا تہا۔ گو وہ موروثی ہی کیون نہو۔ حالانکہ اس قسم کا استدلال اگر عمدگی سے قایم کیا جاتا تو اپیلانٹ کی بحث کا پورا جواب ہو جاتا۔ (ل) کوئی شک نہین کہ یہہ صرف استنباط انکاری ہے لیکن کونسل رسپانڈنٹ کی تجربہ کاری کا خیال کر کے یہہ بہت ہی قابل وقعت ہے تقریباً اسی قسم کے مقدمہ مین بمبئی مین بہی یہی سوال پیدا ہوا تہا اور فیصل کیا گیا۔ مقدمہ مذکور مین ایک ہندو تابع قانون متاکشرا جس کے پاس بہت کچہہ موروثی جائداد منقولہ تہی مر گیا۔ اس کے دو غیر منقسم بیٹے تہے اور بذریعہ وصیت نامہ اس نے اپنے ایک بیٹے کو تقریباً جملہ جائداد ہبہ بالوصیت کر دی تہی۔ عدالت نے عبارت متاکشرا اور میوکھہ اور اقوال مندرجہ رپورٹ مارشل جلد دوازدہم سورس انڈین اپیل محولہ نوٹ (ڈی) پر غور کرنیکے بعد وصیت نامہ منسوخ کر دیا۔ اور قرار دیا کہ وہ نہ بطور ہبہ جایز ہو سکتا ہے اور نہ بطور تقسیم جایز ہو سکتا ہے۔ حکام نے فرمایا کہ "زیادہ تر جائداد خاندانی کا ہبہ جو ایک بیٹے کے نام بمجرمی دوسرے بیٹے کے عمل مین آوے ہبہ محکومہ اقوال دہرم شاستر قرار دینا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ آگے چل کر جن اقوال کا ہم اقتباس کرتے ہین وہ اس قسم کے غیر مساوی تقسیم کی ممانعت کرتے ہین" (م) مطلب ص ۳۶۷

(ل) پالیم والو بنام پالیم سریا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ دہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۵۲۔

(م) لکشمن بنام رام چندر۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱ ۔ بحال رہا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۸۱۔ جس سے عملاً فیصلہ مقدمہ رام چندر بنام مہادیو ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۷۶ ضمیمہ (طبع ثانی) منسوخ ہو گیا۔ نیز جتیرہیج بنام دہرم سی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸۔ نیز رائے عدالت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰۔ صفحہ ۵۴۵ ۔ بابا بنام تما انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے کہ عدالت نے سر تھامس اسٹرینج کی رائے اختیار کی کہ باپ کو جائداد منقولہ موروثی کی نسبت خاص اختیار ہے لیکن صرف بہت ہی خاص مقاصد کے لئے جو مناکشرا مین درج ہین - جب پھر کوئی صورت پیدا ہوگی تو غالباً انتقال کو اُن ہی مقاصد کی حد مین لانے کی بحث کیجائیگی -

واپس - بجز اس صورت کے اور بلحاظ اسکے قرضہ جات کی ذمہ داری اختیار پدر - کے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۲۸۴) بروئے قانون متاکشرا باپ بیٹون مین کوئی فرق نہین ہے اور وہ محض حصہ دار ہین - (ن) باپ مین جب جبتک قابلیت رہے افسر و منتظم خاندان ہوتا ہے اور جائداد مشترکہ پر قابض رہنے کا مستحق ہے - اور معاملات خاندانی کو اُنکی حد مین چلاتا ہے اور عام طور پر خاندان کا قائم مقام ہوتا ہے - (س) لیکن اصلی ملکیت کے لحاظ سے جائداد مشترکہ مین اپنے بیٹون سے کچھ بھی زیادہ حصہ نہین رکھتا ہے - اگر جائداد موروثی ہوتی ہے تو پیدائش ہی سے ہر ایک ممبر اُس کے حصہ کے مساوی حصہ حاصل کر لیتا ہے اور اگر وہ مشترکہ محنت یا مشترکہ سرمایہ سے حاصل ہوتی ہے تو اصلی صورت کے اعتبار سے وہ سب ایک ہی درجہ رکھتے ہین اسی طرح اسکے پوتے اور پروتے فرداً فرداً اپنی اپنی پیدائش سے اپنے باپون کے حقوق مین جو اُنکے قائم مقام ہین حصہ لیتے ہین اور اسلئے جملہ جائداد کے نامعلوم حصص مین حصہ لگاتے ہین (کتاب ہذا فقرہ - ۲۴۷) پس یہہ ایک مقررہ قاعدہ ہے کہ باپ کسی جائداد مشترکہ کو اسطرح نہین منتقل کر سکتا کہ اولاد محروم ہو جائے اور نہ اسکی رضامندی نہ حاصل کرے بشرطیکہ وہ رضامندی کے اظہار کی قابلیت رکھتے ہون یا تاوقتیکہ کوئی قطعی ضرورت یا مذہبی یا اخلاقی لزوم نہو جو معاملت کی

(ن) رائے عدالت - سیوچ بنسی بنام شیو پرشاد - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۰۰ - پالانی ویلیا بنام منارو - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ رائے چارلو بنام وینکٹ رام نیا - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۱ - شدانند بنام بونومالی وبکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۶ - للتی کنور بنام گنگا - ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۷ صفحہ ۲۷۹ -

(س) بلدیو بنام سیام لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۳۶۸

تائید کر سکے - اور جہان اسکے افعال کی نسبت اعتراض کیا جائے تو اسکو یہہ فائدہ بھی حاصل نہین ہے کہ افعال مذکور کے ضروری یا شایان ہونیکی نسبت اسکے حق مین قیاس کیا جائے - (ع) اور اس بارہ مین کوئی فرق نہین ہوتا خواہ علیحدگی جائداد کسی اجنبی کے حق مین ہو یا اہل خاندان مین سے کسی کے لیے ہو - کیونکہ امکا معیار یہہ ہے کہ آیا عمل مذکور اُن کے حقوق معینہ کو شکست تو نہین کرتا - (ف) مثلاً جس موقع پر ایک باپ نے بمعاوضہ خدمات وفادارانہ بطور انعام دیوان خاندان کو ایک پٹہ اراضی بلا رضامندی و بحالت نابالغی پسران دیدیا تہا تو پٹہ مذکور منسوخ کر دیا گیا (ص) اسی اصول پر یہہ بھی قرار پایا ہے کہ چند حصہ دارون مین سے ایک حصہ دار کو یہہ حق ہے کہ جائداد مشترکہ کی نسبت اس طرح کا عمل روکدے جس سے اوسکی حیثیت بدلتی ہو مثلاً یہہ کہ اسپر تعمیر کیجاتی ہو (ق) یا جس عمل سے اُس کا کوئی جزو کسی ایسے شخص کے قبضہ جداگانہ مین چلا جائے کہ دوسرے

(ع) گرو سامی بنام گنپتیا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۴۷ - سبرامنیا بنام سداسیو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۰۷ - چنیا بنام پیرو مل انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱ -

(ف) شام سنگہ بنام سماۃ امراوتی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۷ (۹۲) موتی لال بنام ستر جیت فیصلہ جات مذکور جلد ۶ صفحہ ۱۷۰ (۸۲) راجہ رام تیواری بنام لچہمن ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵ - گنگا بشیشر بنام پرتھی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۳۵ -

(ص) پرتاب نراین بنام کورٹ آف وارڈس بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱ (صیغہ اپیل دیوانی) دعوی مقدمہ موسوم بہ پرتاب نراین بنام کورٹ آف وارڈس ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۳ ہیتو نارن بنام لکشمی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۲۷ -

(ق) جانکی بنام بکہوری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۶۱۷ - اندر دیو نراین بنام نلمنی فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۶۵۷ - گرو داس بنام بجایا بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ - شیو پرشاد بنام لیلا - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۸ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۶۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حقوق مشترکہ کا اسپر دسترس نہ رہے۔ (ر) لیکن اسمین شک نہین کہ اگر اس طرح کے اعمال معمولی طریقہ انتظام مین کئے جائین جیسے کہ زمین مکانی پر تعمیر کیجائے یا بیرونی مکانات کو جو کہ بحیثیت املاک قبضہ مین ہون کرایہ پر دیا جائے تو ایک دوسری بات ہوگی۔

حقوق قابض جائداد نا قابل انقسام بروئے قانون متاکشرا۔

۳۱۲ - بعض صورتون مین جائداد اپنے قابض کے پاس صرف زندگی بھر کے لئے پہنچتی ہے۔ یا بحالت نیک چلنی اون خدمات کے صلہ مین ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً سرکار یا موضع وغیرہ کے ساتھہ کیجائین۔ مثلاً وہ زمینین جو بنگالہ مین گھاٹوالی یا بمبئی مین وطن یا مدراس مین کرنم کی نوع پر قبضہ مین ہوتی ہین۔ پس ایسے موقع پر اپنی نوعیت کے لحاظ سے اراضی مذکور نہ تو قابل انتقال ہے اور نہ اس قابل ہے کہ ڈگری موسومہ قابض کی تعمیل مین قرق کیجائے۔ اگر قابض کی وفات پر وہ بحیثیت قائم مقامی اسکے وارث پر منتقل ہوتی ہے تو آخر الذکر اسکو بحیثیت قائم مقام ہونے کے بحیثیت وارث نظر برآن اُسکے قبضہ مین بحیثیت املاک اسکی ذمہ دار نہین ہے کہ اس سے قابض آخر کے قرضہ جات ادا کئے جائین (ش) ص ۳۶۹

۳۱۳ - ہتوڑے عرصہ کے پیشتر تک اُن ممالک ہند کا جنمین قانون متاکشرا رائج ہے یہہ ایک مسلم رواج تہا کہ قابض جائداد موروثی ناقابل انقسام۔ جائداد کو اپنی زندگی سے زیادہ اسطرح منتقل و نقصان پذیر نہین کرسکتا تہا۔ کہ حصہ دار بھی اسکے پابند ہوسکین بجز

(ر) اسٹال کمر۔ ٹ بنام گوپال بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ و ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۸۔

(ش) اپیل مرفی سنگھ بنام انانتہہ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۰۴۔ جگجیونداس بنام لمداس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۱۱۔ انند و راے بنام کالی پرشاد انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۷۔ میدی پا پیا بنام رام ایا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸۵۔ خدمتین منسوخ کردینے کے نتیجہ کی نسبت دیکھو مقدمہ راد ہا بائی بنام امنت راؤ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹۸۔ آباجی بنام کیشو شامراؤ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۔ اکہرگ پور کی حقیت گہاٹ والی جو سرکار نہین بلکہ ایک زمیندار کے قبضہ مین ہے وہ پورے طور سے قابل انتقال ہے نہ یہہ کہ صرف گہاٹ وال کی زندگی تک کیلئے ہو۔ تکمیت کالی انند بنام انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۸ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن مقاصد کے کہ جو محض اسی کے لیے مفید ہون بلکہ خاندان کیلئے مفید ہون۔ یہہ
بخوبی ممکن ہے کہ اسطرح کا رواج بلا تعلق متاکشرا یا کسی دوسرے قانون کے
پیدا ہوگیا ہو۔ اِس قسم کی حقیت کی ہدایتی تمثیلین یہہ ہین کہ وہ رجواڑون کی حیثیت
مین ہوتی تھین۔ جن کے مالک دیسی حکومت کے تحت مین بہت کچھہ اپنی خواہش ہی کے
مطابق عمل کرتے تھے اِن جاگیردار رئیسون مین سے (جسکو اتنی قوت نہو کہ
بے سیاستی کیوجہہ سے ذلت سے بچ سکے) کسی رعایا کے نام جو عطیہ کیا ہو اسکو واقعی
طور پر قائم مقام منسوخ کر دیتا تھا۔ جس کی بنیاد کوئی نازک خیال قانونی نہ تھا بلکہ محض
اس بنیاد پر کہ اختیار عطا بمقابلہ اختیار تنسیخ مرجح نہین ہو سکتا۔ جب یہہ جائداد
انگریزی عدالتون کے تحت مین آئین تو اِس قسم کے حق کو قانونی بنیاد پر رکھنا پڑا
اوائل صدی کے فیصلہ جات صدر عدالت مدراس نے اصلی اصول کو مساوی طور
پر قائم رکھکر وقتاً فوقتاً اُن بنیادون کو بدل دیا جن سے اسکو تائید ملتی تھی۔ آخرکار
ہندوؤن کی صورت مین اسکو ان اصول عامہ پر مبنی کر دیا گیا جن کے ذریعہ سے
قانون متاکشرا افسر خاندان کو اپنے معاملات متعلقہ جائداد مشترکہ مین روکتا ہے
جس موقع پر کہ جائداد ناقابل تقسیم موروثی ہوتی تھی تو وہ صرف علی الترتیب ہر ایک
قابض ہی کی جائداد نہین ہوتی تھی بلکہ اسکی اور اُن لوگونکی جائداد ہو جاتی تھی جو کہ
جائداد قابل تقسیم مین اُس کے حصہ دار ہوتے تھے۔ یہہ سچ تھا کہ نہ تو وہ لوگ
کسی حصہ اصل کا دعوی کر سکتے تھے اور نہ سالانہ آمدنی کے مدعی ہو سکتے تھے
لیکن یہہ بحث کیگئی تھی کہ سلسلۂ وراثت مین وہ ایک معین حصہ رکھتے ہین جسکو
قابض اپنے زمانہ مین اپنی خوشی سے زایل نہین کر سکتا۔ یہہ تجویز کیا گیا تھا کہ ص ۳۷۰
یہہ اخلاقی حقوق یون شامل کر دیے جائین کہ ہر قابض کو اپنے زمانہ حیات
تک کے لیے منتقل کرنے کا مجاز کر دیا جائے لیکن اس سے زیادہ مدت کیلئے
نہین تاوقتیکہ خاندانی ضرورت کے اغراض سے نہو۔ اس رائے کی تائید
مین یہہ دکھلایا گیا تھا کہ پریوی کونسل نے جب مسائل وراثت پیدا ہوئے تو تارا
جائداد موروثی ناقابل تقسیم کو جائداد مشترکہ مانا ہے اور یہہ کہ اسی
اعتبار کے ساتھہ مقاصد انتقال کے لیے بھی اسکو دیا ہی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۰

مانا جاسکتا ہے۔ (ت) ایک اصول جسکو اسطرح پر بنیاد رواج سے ہٹا کر بعض ٹہنک اشکال قانونی پر منحصر کیا گیا تھا فطرتاً معرض اعتراض مین آگیا۔ پہلا حملہ کوچ صاحب چیف جسٹس نے ایک مقدمہ متدائرہ ہائیکورٹ بنگالہ مین کیا۔ اس مقدمہ مین ایک جائداد ناقابل تقسیم جو قاعدہ جیٹھانسی کے رو سے وراثتاً پہنچی تہی۔ ایام غدر مین ایک باغی کے قبضہ مین تہی پہر اسکو سزائے موت دیگئی اور جائداد بروئے ایکٹ نمبری ۲۵ بابتہ ۱۸۵۷ء (قانون ضبطی بربنا غدر افواج دیسی) ضبط کرلیگئی۔ خاندان قانون متاکشرا کا پابند تہا باغی کے بیٹے نے اس دلیل پر جائداد کا دعوی کیا کہ بلحاظ پیدائش جائداد مین اسکو ایک معین مشترکہ حصہ حاصل تہا اور یہہ کہ ضبطی کا تعلق صرف اس کے باپ کے حق حین حیاتی سے تہا یہہ بحث نامنظور کردیگئی اور چیف جسٹس نے بیان کیا کہ "یہہ مسئلہ کو اظاہر کٹہکریون ہوگیا ہے کہ کیا قانون متاکشرا جسکے رو سے ایک بیٹا بلحاظ پیدائش جائداد پدری وموروثی مین حصہ رکہتا ہے (دیکہئے متاکشرا باب ۱ فقرہ ۵ صفحہ ۲۷) اس رواج کے مطابق ہے کہ جائداد ناقابل انقسام ہے اور بڑے بیٹے پر منتقل ہوتی ہے؟"

جائداد ناقابل تقسیم مین بیٹے کے حق سے انکار کردیا گیا۔

جائداد پیدائش سے ہر بیٹے کو یہہ حق دیتی ہے کہ باپ کو تقسیم کے لئے مجبور کرے جو جائداد ناقابل تقسیم کی تعریف کے خلاف ہے۔ کیونکہ باپ کے مرنے پر تمام جائداد خلف اکبر کو ملتی ہے اور جائداد پر دوسرون کی پیدائش کا کوئی اثر نہین ہوتا۔ پس ایسی حقیت مین جائداد بربنا پیدائش ایک ایسا حق ہے جس سے چہوٹے بیٹے کبھی مستفید نہین ہوسکتے بڑے بیٹے کو جائداد دیدینا صرف غیر ضروری ہی نہین ہے بلکہ اگر چہوٹے بیٹون صلا ۳۷

(ت) مجہے یہہ ضروری نہین معلوم ہوا کہ اس سلسلہ فیصلہ جات احاطہ مدراس کو مکرر پیش کرون جس نے عمل محولہ بالا کو قایم کیا بلکہ وہ اسی کتاب کے طبع چہارم کے فقرات ۳۱۲ و ۳۱۳ مین ملیگین گے ایک طولانی سلسلہ فیصلہ جات عدالتی کے اثر کی نسبت جکو بمبئی مین غلط قرار دیا گیا ہے۔ دیکہئے مورس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۰ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۵۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیلئے اسکا کوئی اثر ہوتا تو وہ اسکو رد کدیتا۔ غرضکہ یہہ حق دستانون متاکشرا روا ج کے ساتھہ شامل نہین کیا جا سکتا اور ہم خیال کرتے ہین کہ ہمکو یہہ تجویز کرنا چاہیے کہ وہ اس جائداد سے تعلق نہین رکھتا۔" صحیح یہہ ہے کہ مقدمہ مدعی یہہ ہے کہ صرف بڑا بیٹا اپنے باپ کے ساتھہ ہم ملک ہوتا ہے جو متاکشرا کا قانون نہین ہے۔ کیونکہ یا تو سب بیٹے ہم ملک ہون یا کوئی بھی نہو اور نیز یہہ کہ بڑے بیٹے کا صرف یہہ حق ہے کہ باپ کے فوت ہونے پر وارث ہو۔" (ث)

اثر عطایا بنا بر پرورش۔ ف ۳۱۴ ۔ یہی سوال چھوٹے ناگپور کے مقدمہ پنکوم راج مین پیدا ہوا (خ) جس مین کہ ایک راجہ کی وفات پر اسکے جانشین نے اس خ کی نالش کی کہ وہ عطایا منسوخ کر دئے جائین جو راجہ متوفی نے جونیر ممبران خاندان کی پرورش کیلئے عطا کئے تھے۔ کوئی سوال قانون متاکشرا کا نہین پیدا ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کا تابع قانون بنگالہ ہونا اس حد تک کہ جہان تک اسکا اس مقدمہ سے تعلق تھا فیصلہ کیا گیا حجت یہہ تھی کہ "خود نوعیت عطیہ جس نے اس قسم کا رواج قائم کیا صرف ہر سلسلہ وار مالک عطیہ کو محدود حقوق دیتی ہے۔" کسی خاص شرط مشتملہ اصل عطیہ کی بابتہ کوئی شہادت نہین پیش ہوئی اور معلوم ہوا کہ اس قسم کے انتقالات معمول خاندان رہے ہین پس عدالت نے یہہ کہکر مقدمات خارج کر دئے کہ "جائداد ناقابل انقسام ہے لیکن تاثیر ناقابل انقسام ہونیکی محض قاعدہ معمولی متعلقہ جائداد کی اس سے زیادہ نہین ہے کہ اسکی رو سے علاقہ سب سے بڑے لڑکے کو ملتا ہے اسکے استحقاق انتقال بر بنا ر قانون معمولی صرف بوجہ کسی ایسے رواج خاندان کے مزاحمت ہو سکتی ہے کہ جسکی تاثیر یہہ ہو کہ قاعدہ عام کو مسترد کرے اور غالب رہے۔" کوئی شک نہین کہ بر بنا ر قانون بنگالہ یہہ

(ث) ہٹا کر کپل ناتھہ بنام سرکار۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۵ - و ۴۵۸ - و ۴۶۰ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۷ - عدالت کو تحقیق ہوا کہ دعوی کے لئے میعاد سماعت عارض تھی۔

(خ) اُدے ادیتا دیپ بنام جاوب لال - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ - اس قانون کے لئے جس کا کہ خاندان تابع تھا دیکھئے صفحہ ۱۱۶ کتاب مذکور۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا ہی ہوگا یہہ فیصلہ اپیل مین بحال رہا اور جوڈیشل کمیٹی نے اپنے ہی ایک پچھلے فیصلہ کا حوالہ دیدیا جو پچیت راج کے مقدمہ مین کیا تہا اور جس سے واضح ہوتا ہی کہ کسی جائداد کے محض ناقابل تقسیم ہونے سے یہہ نہین ہوتا کہ وہ ناقابل انتقال بھی ہی لیکن یہہ ناقابلیت انتقال خاندانی رواج پر منحصر ہے جو ثابت ہونا چاہیئے۔ (ذ) ص ۲۴۲

یہہ مقدمہ بھی شاستر بنگال کے تابع تہا۔ بعد کے ایک مقدمہ مین بعض ممبران خاندان پوجاری تابع متاکشرا مین تنازع ہوا۔ جنکو راجہ چھوٹا ناگپور نے پتروپتروددک حیثیت کا عطیہ کیا اور جسکو نسلاً بعد نسلاً کہا جاتا تہا۔ جس مین ہر ممبر خاندان تابع متاکشرا کا حصہ تہا اور جو مثل دوسری جائداد موروثی کے باپ سے بیٹے پر منتقل ہوتی ہی۔ ممبران خاندان مین سے ایک دعویدار ہوا کہ راجہ نے عطیہ مشترکہ کو منسوخ کرکے جملہ جائداد اسکو عطا کردی ہے۔ ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ تنسیخ مذکور جایز نہ تھی۔ گارتہہ صاحب چیف جسٹس نے فرمایا کہ "یہہ امر کہ راج مذکور ناقابل الانتقام ہے مانع اس امر کا نہین ہے کہ مہاراجہ دنت عطیات اراضی برائے دوام عمل مین لاوین" (الف) اور یہان پر یہہ نہین معلوم ہوتا کہ چھوٹے ناگپور کا راج قانون بنگالہ کے سوا اور کسی قانون کے تابع تہا پچھلے مقدمہ مین جسٹس مترصاحب نے جو توضیح کی ہی وہ بھی (ب) قانون ہی جسکا ضلع زیر بحث محکوم معلوم ہوتا ہی۔

پریوی کونسل کی رائے بنسبت مسئلہ مذکور

۳۱۵ بہرحال ۱۸۸۸ء مین پریوی کونسل نے ایک مقدمہ مین فیصلہ کیا جو تابع قانون متاکشرا تہا۔ اور اس نے جملہ فیصلہ جات سابقہ کی بنیاد کو متزلزل کردیا۔ (ج) راجہ مہولی واقع ممالک مغربی و شمالی نے اپنی ریاست کے سترہ بہت ہی بیش بہا موضعات استمرار اً اپنی چھوٹی بیوی کے نام منتقل کردئے بیٹے نے اس استمرار کا دعوے کیا کہ راجہ کو بربنا دہرم شاستر

(ذ) اوتادیپ بنام جادب لال۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۲۴۸۔ جسمین مقدمہ انند لال بنام مہاراجہ دھیراج گرد۔ مدراس انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۲ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(الف) نراین کہوٹیا بنام لوک ناتہہ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۱۔

(ب) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۶۔

(ج) رانی سرنامج کنواری بنام رانی ویوراج۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"کسی حال مین اپنے حین حیات اسکے قبضہ سے مستفید ہونیکے سوا"
کوئی حق نہین ہے اور کوئی اختیار نہین کہ اس کے کسی جزو کو منتقل
کرے۔ درحقیقت یہہ دعوے اسقدر وسعت کے ساتھہ
بیان کیا گیا تہا کہ صحیح نہین ہوسکتا تہا لیکن جس شکل پر صفحہ ۳۷۳
درحقیقت بحث کیگئی اسکو ہائیکورٹ نے صحیح طور پر حسب ذیل تحریر فرمایا تہا "دوسرے
الفاظ مین مدعی کا یہہ دعوی ہے کہ ان اصول کے سوا جو حیثیت جائداد پر منطبق
ہونیکے قابل نہین ہین اس کے مقدمہ کو دہرم شاستر کے ان اصولون سے طے کرنا چاہئے
جنکے خاندان ہائے مشترکہ اور ان کی جائدادین تابع ہین" جوڈیشل کمیٹی کے پچھلے
فیصلہ جات کی جانچ کرنیکے بعد عدالت نے فرمایا "اگر ہم نے یہہ صحیح قرار دیا ہے
کہ راج مہولی۔ جائداد خاندان مشترکہ ہے تو کوئی ممبر چاہے وہ باپ یا منتظم ہی کا درجہ
کیون نرکہتا ہو جائداد مذکور یا اوسکے کسی جزو کو بجز اشد ضروری اخراجات خاندان
بلا رضامندی جملہ ممبران منتقل نہین کرسکتا۔ کیونکہ کم سے کم دہرم شاستر کا یہی منشا ہے
جو ایک بڑی حد تک اس عدالت مین ہمیشہ تسلیم کیا گیا ہے اور جہان تک ہمکو معلوم ہے اس
طرح کے فیصلہ جات کا ایک غیر شکست طویل سلسلہ ہے جس سے اختلاف کرنے مین
ہمکو پس وپیش ہونا چاہئے" اپیل مین جوڈیشل کمیٹی کی توجہ فیصلہ جات مدراس کیطرف
مبذول نہین کرائی گئی جس سے بلاشبہہ اس حجت پر کوئی اضافہ نہین ہوتا تہا چیرالہ آباد
ہائیکورٹ نے بہروسہ کیا تہا اور صرف اسی لحاظ سے اہم ہے کہ ان سے وہ وسیع
حد اور اصرار ایک ایسے سلسلۂ فیصلجات کی نسبت ظاہر ہوتا تہا جنکو اب غلط قرار دیا گیا
ہے۔ حکام عالیمقام نے فرمایا تہا کہ "حقیت پدری یا موروثی مین جو جائداد بحسب
شاستر متاکشرا ابرو سے پیدائش حاصل ہو وہ حکام ممدوح کی رائے مین حق تقسیم سے
اسطرح متصل ہے کہ جہان حق مذکور نہو وہان اس جائداد کا بہی وجود نہین۔ ہنس پور
کے مقدمہ مین (د) بہی بابو نا الاولس (حق نان ونفقہ) پانے کا اسطرح کا حق تہا

(د) مورس لنڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۔ اس مقدمہ مین راج منتقل کنندہ کی مکسوبہ ذاتی جائداد تہا۔ (دیکھو
صفحہ ۳۴) اور اسلئے قانون متاکشرا کے رو سے بہی بالکل اسی کے زیر اختیار تہا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسا کہ اس مقدمہ مین ہے مگر اسکی نسبت یہہ نہین خیال کیا گیا تہا کہ کوئی ایسا مجموعی حصہ پیدا کرتا ہے جو مانع انتقال ہوگا رسم یا رواج سے بڑا بیٹا بعد فوت پدر پوری ریاست کا جانشین ہوتا ہے جیسا اس حال مین ہوتا جبکہ جائداد بحالت افتراق قبضہ مین ہوتی۔ لیکن اس طریقہ جانشینی کو حقوق خاندان مشترکہ سے شامل کرنا اور یہہ قرار دینا کہ مشترکہ ملکیت ہے جو مانع انتقال ہے مشکل ہے البتہ وہان ایسا مشکل نہین ہے جہان قابض جائداد بٹیا نہ رکہتا ہوا اور اس امر کا طے کرنا ضرور ہو کہ کون جانشین ہوگا۔" اگر خلف اکبر (جیسی کہ حکام ممدوح کی رائے ہے) جہان کہ متاکشرا رائج ہے اور خلف اکبر کی وراثت کا رواج ہے جائداد مین ص ۳۷۴ باپ کے ساتہہ ہم حصہ نہین ہوتا ہے۔ تو عدم قابلیت انتقال جائداد کا انحصار رواج پر ہوتا ہے جسکو بالضرور ثابت کرنا چاہیئے یا بعض صورتون مین اسکا انحصار نوعیت قبضہ کی حقیقت پر ہوتا ہے۔" "عدم شہادت انتقال کی نسبت ان واقعات کے ثبوت کے بغیر جو تقریباً اس کا یقین دلائین کہ انتقال کا عمل ہوا ہوگا۔ یہہ نہین مانا جا سکتا کہ رواج عدم قابلیت انتقال کا ثبوت ہے۔"

مدراس مین تقلید کیگئی گو بیدلی ہی سے سہی لیکن کوئی شک نہین کہ مدراس ہائیکورٹ نے اس فیصلہ کی تقلید کی۔ زمیندار شیو گنگا کے بیٹے نے دعوی کیا تہا کہ ایک ہبکہ معدبیات مدتی بست سالہ کو جو اسکے پدر متوفی نے دیا تہا منسوخ کر دیا جائے۔ ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ "معاملہ مذکور اسطرح کا نہ تہا جسکو منتظم خاندان مشترکہ ہنود نے اپنے محدود اختیار معاملہ جائداد خاندانی کی تعمیل مین معمولی احتیاط و کفایت شعاری سے کام لیکر انجام کو پہنچایا ہو۔" لیکن بحوالہ فیصلہ جات حالیہ پریوی کونسل حکام نے فرمایا کہ "یہہ فیصلہ جات صریحاً اس اصول کے خلاف ہین جس پر تمام سلسلہ فیصلہ جات پریسیڈنسی ہذا نسبت حق انتقال زمیندار کا انحصار ہے یہہ امر ہمیشہ قرار پایا ہے کہ افعال و انتقالات قابض زمینداری ناقابل تقسیم جو اس کے زمانہ حیات سے زیادہ عرصہ کے لئے ہون۔ اگر وہ نیک نیتی سے نہ کئے گئے ہون اور مضر خاندان ہون تو منسوخ کر دیے جائین گے۔" لیکن جوڈیشل کمیٹی کی سند پر کارپند ہوکر عدالت نے اس امر تنقیحی کی جانچ کا حکم دیا کہ آیا کوئی رواج خاندانی مانع انتقال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد پیش کیا جاسکتا ہے؟- لیکن کوئی ایسا رواج ثابت نہ کیا جاسکا اور مدعی کا دعوے خارج کر دیا گیا- (۷)

حق اعتراض بسبت انتقال جائداد

۳۱۶ - کوئی شک نہین کہ ایک باپ جو انتقالات جائداد عمل مین لائے اُسکو صرف وہی لوگ روک سکتے ہین جو جائداد مین اس کے ساتھہ مشترکہ حق رکھتے ہین عام اس سے کہ حق مذکور مکسوبہ مشترکہ ہو یا پیدائش کے لحاظ سے ہو- جس موقع پر اعتراض مذکور امر آخر الذکر پر مبنی ہوتا ہے تو یہہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ اس قسم کا حق اعتراض کرنیوالے کو بربنا پر پیدائش یا پیدا ہونے پر حاصل ہوا ہے- اسلئے بیٹا اُن انتقالات پدر پر اعتراض نہین کر سکتا ہے جو اسکے پیدا ہونے یا پیدا کرائے جانے سے پہلے جایز طور پر عمل مین آئے ہون کیونکہ وہ صرف پیدا ہونے پر ہی جائداد مین کوئی حصہ پا سکتا تہا جو اُسوقت اسکے مورث کے پاس تہا- اسیوجہہ سے اگر بوقت انتقال جائداد کوئی ایسا شخص موجود نہو جسکی رضامندی ضرور ہے یا آنکہ وہ لوگ جو اسوقت موجود ہون رضامند ہو جائین تو پہر بعد کو وہ اس دلیل پر اعتراض نہین کر سکتا کہ معاملت مذکور کی ضرورت نہ تہی- (د) اسکے خلاف اگر باپ نے بلا ضرورت اور بلا رضامندی پسران (جو اسوقت زندہ ہون) جائداد منتقل کی ہو تو صرف اُن ہی کے مقابلہ مین ناجایز نہوگی بلکہ ہر ایسے بیٹے کے مقابلہ مین بہی ناجایز ہوگی جو اُن بیٹون کے

ص ۳۷۵

(۷) بریسفورڈ بنام رانا سیبا- انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷-

(د) جادو بنام مسماۃ رانی ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۵ صفحہ ۱۱۳- راجہ رام تیواری بنام لچہمن ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۶ و ۲۱- گردہاری لال بنام کنتو لال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۱- وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۷- وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶- محض دعوی دائر کرنے یا بربنا فریب اضافہ علیہ کیلئے گورنمنٹ کو قائم مقام قرار دینے کا حق ایسا حق نہین ہے جو بربنا پیدائش بچہ کو حاصل ہوتا ہو چودہری اجاگر بنام چودہری پتیم انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۰- ومقدمہ مذکور موسوم بہ اجاگر بنام پتیم- انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۲۰-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تصدیق معاملت سے پہلے پیدا ہوئے ہون - اور اسکے پیدا ہونیکے بعد جو رضامندی اُنہون نے ظاہر کی ہو وہ اُس کے لئے قابل پابندی نہوگی - (ز) چنانچہ ایک مقدمہ مین صدر عدالت مدراس کو پنڈتون نے مشورہ دیا تہا کہ قاعدہ حقوق پسران اس حد تک وسیع ہے کہ کوئی شخص "اپنی جملہ جائداد منتقل کرنے کا اسوقت تک اقتدار نہین رکہتا جبتک کہ اُس مین بچے پیدا کرانیکی قابلیت رہے - مگر یہہ کہ جائداد مذکور کا ایک جزو خفیف منتقل کر سکتا ہے بشرطیکہ اُس انتقال سے اسکی اسوقت کی پیدا شدہ اولاد یا آنکہ جو پیدا ہو سکنے والی ہو ذرایع پرورش سے محروم نہوئی ہو" (خ) یہہ فتوے ظاہرا ویاس کی اُس بچن پر مبنی ہے جس کا متاکشرا (باب ۱ فصل ۲۰) مین اقتباس کیا گیا ہے - کہ "جو پیدا ہو چکے ہین اور جو ابہی پیدا نہین کرائے گئے ہین - اور جو رحم مین ہین وہ سب محتاج ذرایع پرورش ہین - اس لئے کوئی ہبہ یا بیع نہونی چاہیئے" لیکن اس بچن کو جہان تک اُن بیٹون سے تعلق ہے جو ابہی تک پیدا نہ کرائے گئے ہون اُنکی نسبت ہائیکورٹ مدراس نے محض ایک اخلاقی حکم سمجہا ہے اور قرار دیا کہ حقوق پسر غیر متولد صرف اُسی شخص کی حالت تک وسعت رکہتے ہین جو معاملت کیوقت رحم مین ہو - (ط) عدالت مذکور نے یہہ امر بلا فیصلہ چہوڑ دیا کہ آیا کوئی بچہ اُس انتقال کو بہی باطل کر سکتا ہے یا نہین جو اُسوقت بعوض قیمت کیا گیا ہو جبکہ وہ رحم مادر مین رہا ہو جسطرح پر کہ یہہ بابت میت کو باطل کر دیسکتا ہے - (ی) -

صد ۳۷۶

(ز) ہردوت بنام بیرنرائن - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۸ -
(خ) سیاتپن بنام جگنامیان فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابت ۱۸۵۱ء صفحہ (۳۰)
(ط) یکیامیان بنام اگنس واربن - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۷ - دیکھو پرکیت بنام ظاہر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۵۹ جسمین کہ پریوی کونسل نے اس معاملہ مین رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا -
(ی) اہینا کشی بنام ویرپا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پسر متبنّے۔ **دفعہ ۱۷۱** ۔پسر متبنّی کا بھی ٹھیک وہی درجہ ہے جو حقیقی بیٹے کا ہی اور باپ کو انتقالات پر اعتراض کرنیکے بھی وہی حقوق رکھتا ہے ۔چنانچہ دو مقدمات مین پنڈتون نے مذکورۂ بچن ویاس ہی پر بھروسہ کیا ہے کہ وہ اس بیٹے کو جو برنباء اختیار عطیہ پدر متبنّے کیا گیا ہو اُن انتقالات پدری کے منسوخ کرانیکا استحقاق دیتی ہے جو قبل تبنیت مگر بعد عطاء اختیار عمل مین آئے ہون جسکی دلیل یہ ہے کہ بیوہ کو اختیار تبنیت کا ہونا مساوی حمل ہے (ک)

انتقال بعد عطاء اختیار تبنیت | مگر اس اصول کو اب بالضرور منسوخ ماننا چاہیئے ۔(ل) اور کوئی شک نہین ہو سکتا کہ پسر متبنّے کا حصّہ پہلے پہل اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب وہ متبنّے ہو جائے اور ہر حال مین بعد تبنیت وہ کسی ایسی معاملت کو بمقابلہ پدر باطل نہین کر سکتا جو بوقت وقوع جائز ہو (م)

جائداد جداگانہ | **دفعہ ۱۷۲** ۔وہ باپ جو اپنے بیٹون سے علیحدہ ہو بلاشبہہ اپنی مرضی پر صرف اپنا حصّہ ہی منتقل نہین کر سکتا بلکہ وہ تمام جائداد بھی منتقل کر سکتا ہے جو بعد تقسیم حاصل کی گئی ہو اسلئے کہ جائداد اول الذکر سے بیٹون نے وہ حقوق ترک کر دئے جو بلحاظ پیدائش حاصل ہوئے تھے اور آخر الذکر مین انکو اسطرح کے حقوق حاصل ہی نہ تھے ۔(ن)

(ک) رام کشن بنام مسمّاۃ استری متی ۔فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ (۴۸۹ و ۴۹۵) ناگ لچھمن بنام گریو ۔مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۲۰ ۔اور رائے عدالت ورمانبنام کمار فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۱۷ ۔

(ل) کتاب ہذا فقرہ ۱۸۱ و ۱۸۲ ۔

(م) سدانند بنام سرجی متی ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۶ ۔رام بہٹ بنام لکشمن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۰ ۔

(ن) نارد باب ۱۳ فقرہ ۴۳ ۔دیواد چنتامنی صفحہ ۳۱۴ متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۳۰ ۔جواد بنام جاکی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱ ۔قانون قدیم کے لئے ملاحظہ فرمائیے کتاب ہذا فقرہ ۲۱۲ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسوبۂ ذاتی - بادی النظر مین خیال کیا جائیگا کہ یہی قاعدہ اِن ہی وجوہ سے مکسوبات ذاتی پر بھی منطبق ہوگا کیونکہ مکسوبۂ ذاتی (جیسا کہ اسکے معنی ہین) ہم ارث لوگون کی ملک نہین ہوتا ہے - (س) اور ایک عبارت مین وجنانیشور صراحتاً بیان کرتا ہے کہ "باپ کے اپنی جائداد مکسوبۂ ذاتی منتقل کرنے مین بیٹے کو بالضرور رضامند ہونا چاہیے" (ع) لیکن اس سے قبل کی ایک عبارت مین بیان کرتا ہے کہ "باپ جائداد غیر منقولہ کی نسبت چاہے وہ مکسوبۂ ذاتی ہو یا باپ یا دوسرے بزرگون سے وراثتاً پہنچی ہو - اپنے بیٹون اور دیگر اشخاص کے اختیار کا پابند ہے" صد ۳۷۷ اور وباس کی بچن مقتبسۂ بالا سنداً نقل کی ہے - (ف) اسی وجہ سے اختلاف فیصلہ پیدا ہوگیا ہے کہ آیا جائدادہائے غیر منقولہ مکسوبۂ ذاتی قطعی طور پر باپ کے اختیار مین ہین یا نہین - مدراس مین قرار دیا گیا ہے کہ نہین ہین اور اِس رائے سے مسٹر کولبروک اور سر تھامس اسٹینج کو بھی اتفاق ہے (ص) اور ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی مین بھی اسی مضمون کا ایک فیصلہ ہوا ہے (ق) اور جوڈیشل کمیٹی نے ایک ہندو تابع دہرم شاستر متاکشرا کے اختیار انتقال کی نسبت جو اسکو حاصل ہے بیان کرتے وقت فرمایا "اگر صاحب اولاد نہین ہے تو بذریعہ وصیت اپنی جداگانہ اور مکسوبۂ ذاتی جائدادون کو منتقل کرسکتا ہے چاہے منقولہ ہون یا

(س) متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۱ و ۲ -

(ع) ایضاً باب ۱ فصل ۵ - فقرہ ۱۰ -

(ف) متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۷ - قانون قدیم کے متعلق کتاب ہذا فقرہ ۲۳۳ - ۲۳۴ مین بحث کیگئی ہے -

(ص) ۱ مئرخ ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۴۳۶ تا ۴۴۱ و ۴۵۰ - متوماران بنام لکشمی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۲۷ کومل بنام گنگا دہر فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۴۱ - میناچی بنام چنمبر فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۶۱ - رائے عدالت بہ مقدمہ تاراچند بنام رام ہاکی رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۵ -

(ق) مدھاسکھ بنام بدری - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غیر منقولہ ہون اور اگر صاحب اولاد نرینہ ہے تو جائداد مکسوبہ ذاتی کے ساتھہ اسیطرح عمل کرسکتا ہے مگر شرط یہہ ہے کہ منقولہ جائداد شاید اس قید کی پابند ہے کہ وہ کاتنا اپنے اس قسم کے کسی رشتہ دار کو محجوب الارث نہین کرسکتا۔" (س) اس کے خلاف مسٹر گنناٹن اختیار پدری کا ذکر کرتے وقت کہتے ہین کہ "جائداد غیر منقولہ حاصل کردہ یا بازیافتہ قابض کی نسبت قابض کو اختیار ہے کہ فقط بپابندی ذمہ داری روحانی جس طرح مناسب جانے منتقل و تقسیم کردے" (ش) اور اسی کو ہائیکورٹ بنگالہ نے بھی بعد تنقیح کامل جملہ ابتدائی اقوال کے صراحتاً طے کردیا۔ حکام نے فرمایا کہ "اگر جائداد مکسوبہ ذاتی پدرمین بیٹون کا حق ناقص و ناقابل نفاذ مانا جائے تو متاکشرا کی عبارتون مین ظاہرا جو اختلاف ہے اس مین ربط ہوجاتا ہے"۔ (ت) دیواد چنتامنی جو متھلا مین قوی سند ہے لیکن جو درحقیقت متاکشرا کے خلاصہ سے کچھہ ہی زیادہ ہے۔ بلا استثنا ظاہر کرتی ہے کہ باپ اپنی مکسوبہ جائداد کو اپنی مرضی پر منتقل کرسکتا ہے اور پریوی کونسل نے بھی اس ضلع کے لئے اسکو قانون مان لیا ہے۔ (ث) یہی قاعدہ ہائیکورٹ

صہ ۳۷۸

(س) بیرپرتاب بنام مہاراجہ راجندر مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۰۸

(ش) دہرم شاستر کمناٹن جلد ۱ صفحہ ۲ جس کا اقتباس پریوی کونسل نے منظوری کے ساتھہ کیا ہے لیکن دوسرے امر کے متعلق۔ گوپی کرسٹ بنام گنگا پرشاد مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۷۷۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ رنگم بنام اجم مورس انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱ و ۱۰۳ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۷ (پریوی کونسل)

(ت) مدن گوپال بنام رام بخش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۷۔ اجودھیا بنام رام سارن۔ ایضاً صفحہ ۲۱۔ راجہ رام تیواری بنام لچھمن ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۔ سدانند بنام سرجو مونی ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۱

(ث) دیواد چنتامنی صفحہ ۷۶ و ۲۲۹۔ مگر صفحہ ۳۰۹ دیکھئے۔ بشن پرکاش بنام بادا۔ (پریوی کونسل) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۷ فیصلہ ماتحت بحال رکھا گیا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۷ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جائداد متنازعہ غیر منقولہ ہی تھی۔ نیز دیکھئے مقدمہ نانا زاین بنام ہری پنت مورس انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۹۶ و ۱۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بمبئی والہ آباد و مدراس نے قرار دیا (ج) ہے اور مسٹر گبلن کہتے ہین کہ پانڈیچری مین بھی یہی خیال کیا گیا ہے۔ (ذ)

جو لوگ بلحاظ پیدائش حصہ نہین رکھتے۔

اسی طرح ہر شخص اس جائداد کو بھی منتقل کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے جو اسنے جدّی وراثت سے پائی ہو یا اس طرح پائی ہو کہ اس کے اخلاف کو بلحاظ پیدائش اس مین حصہ نہ حاصل ہوتا ہو۔ (الف) اور شخص لاولد اپنی مرضی سے بمقابلہ زوجہ و دختران و اخلاف بعید و رشتہ داران جدّی منتقل کر سکتا ہے چاہے کسی حیثیت کی جائداد کیون نہو اور چاہے جس طریقہ سے حاصل ہوئی ہو (ب) البتہ ہم جدّی رشتہ دارون کے مقابلہ مین اختیار کیا گیا ہے کہ اسنے اسطرح جائداد نہ حاصل کی ہو کہ وہ لوگ جائداد مذکور کی بابتہ اسکے حصہ دار ہو گئے ہون۔ (ج)

رضامندی

۳۱۹ - باپ کی جائداد خاندانی منتقل کرتے مین ہر قسم کی کمی قابلیت حصہ دارون کی رضامندی سے رفع ہو سکتی ہے۔ عام اس سے کہ رضامندی مذکور صریحی ہو یا بروقت یا بعد معاملت مذکور ان کے طرز عمل سے مستنبط ہو سکے (د)

(خ) گنگابائی بنام وامن جی ہائی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ - سیتل بنام مادہو - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ - سوبتا بنام سریا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱ -

(ذ) گبلن جلد ۱ صفحہ ۱۴ -

(الف) کتاب ہذا فقرہ ۲۵۱ جگموہن داس بنام منگلداس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۸

(ب) مولراج بنام چالیکنی مورس انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۵۴ - ناگ لچھمی بنام گوپی مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۰۹ - نروتم بنام نرسنداس ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶ (صیغہ اپیل ریوانی) اجودھیا بنام کاشی ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۳۱ - یہہ سب مقدمات وصیت ہے جو درحقیقت بمقابلہ انتقال کم وقعت رکھتے ہین -

(ج) تیومن بنام پیرومل ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۱ -

(د) امرومیوگا بنام رام سامی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۵۸ - وٹھل بنام اننت فیصلجات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۳۷ - ویراسوامی بنام وردایفا صفحہ ۱۴۶ - ملر بنام رنگناتھہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس موقع پر کہ جائداد صنعت و حرفت مین یا اور کسی تجارتی پیشہ مین لگائی گئی ہو تو منتظم جائداد کی نسبت سمجھا جائیگا کہ وہ ایسا اختیار رکھتا ہے جیسا کہ معمولاً اسطرح کا کاروبار کرنے والے رکھتے ہین۔ (ہ) اور کوئی شک نہین کہ اصلی رضامندی کی کمی کو تصدیق پورا کردیگی۔ چنانچہ اس قسم کی تصدیق اس بات سے مستنبط کیجاسکتی ہے کہ کوئی بیٹا تمام واقعات کے پورے علم کے ساتھ جائداد جداکردہ کے حاصلات سے جو کچھ خریدا گیا ہے اسپر قبضہ کرلے اور اسکو قائم رکھے۔ (و) رہا یہ امر کہ آیا جملہ حصہ دارون کی رضامندی ضروری ہے یا نہین وہ اس مسئلہ پر موقوف ہے جسپر بعد مین بحث کیجائیگی یعنے بعض مین سے ایک کا اپنا حصہ جدا کرسکنا اختیار رکھنا (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۲۷) اگر قانون کا یہی منشا ہے کہ وہ ایسا کرسکتا ہے تو کوئی شک نہین کہ بعض کی رضامندی اُن ہی کے حصون کو پابند کرے گی نہ کہ غیر رضامند ممبرون کے حصے کو اور اگر قانون اسکے خلاف ہے تو کسی معاملت کو جایز کرنیکے لئے سب کی رضامندی درکار ہوگی جہان کوئی دادا اپنے بیٹے کی رضامندی سے منتقل کرتا ہے تو رضامندی مذکور اُس پوتے کو پابند رکھیگی جو بعد کو پیدا ہو۔ لیکن جہان کہ پوتا موجود ہو اور اسکو حصہ معینہ حاصل ہو تو اُس کے باپ کی رضامندی اسکو پابند نکریگی۔ (ز)

۳۷۹

(ہ) بمولا بنام موہن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۹۲۔ سمل بہائی بنام سومیشور۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸۔ بمعاملہ ہارون محمد۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹۔ و ۱۹۴۔

(و) گنگا بائی بنام وامن جی ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۸۔ رائے عدالت مادھو دیال بنام کولبر بنگال لا رپورٹ مجلد ضمیمہ صفحہ ۱۰۲۔ وہی مقدمہ۔ دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۱۱۔

(ز) بریک بنام گرو ماری دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۳۷۔ جس مین کہ دوسری شکل اس بیان سے پیدا ہوتی ہے کہ اگر منتقل کرنے کے وقت پوتا زندہ ہوتا تو باوجود رضامندی پدر اسکو وجہ نالش حاصل ہوتی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۰

ضرورت

ف ۳۲۰ واقعات ضرورت ہی باپ کو بحیثیت افسر خاندان یہہ استحقاق دین گے کہ جائداد خاندانی کے کسی جزو کو منتقل کردے۔ مگر مناکشر امین بعد بچن ویاس جو توضیح کیگئی ہے کہ "ایام تباہی مین خاندان کیلئے اور بالخصوص مذہبی اغراض کیلئے ایک شخص بھی جائداد غیر منقولہ کے عطیہ و رہن و بیع کی تکمیل کرسکتا ہے" وہ اس اختیار کو ان صورتون تک محدود کرتی ہے جہان دوسرے حصہ دار نابالغ اور نا قابل اظہار رضامندی ہون (ح) چنانچہ بنگالہ مین قرار پایا ہے کہ جو لوگ جوان ہوگئے ہون اُن کی رضامندی سے وہان بھی درگذر نہین کیا جاسکتا جہان معاملت فائدہ خاندانی کے لئے ہوئی ہو (ط) لیکن دوسرے مقدمات مین اسکے خلاف قرار پایا جو مسٹر کولبروک کی رائے کے مطابق ہے۔ (ی) غرضکہ جملہ مستندات رائج اس رائے کی تائید مین معلوم ہوتے ہین کہ منتظم جائداد خاندانی کو کنایتاً یہہ اختیار حاصل ہے کہ جملہ متعلقین کے حق مین جو کچھہ بہتر ہو وہ کرے اور یہہ کہ کوئی شخص محض اپنی رضامندی دینے سے اُس کے اختیار کو باطل نہین کرسکتا۔ ایک مقدمہ مین جسکی نسبت ہمیشہ یہہ حوالہ دیا جاتا ہے کہ اسبارہ مین قانون قائم کرتا ہے پریوی کونسل نے منتظم جائداد ہنود کے اختیارات پر بہت ہی کامل غور کیا تھا۔ (ک)

من ۳۸۰

(ح) مناکشر باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۸ و ۲۹۔

(ط) مہر انبام پوتن ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۔ اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۰ کتاب ہذا فقرہ ۲۸۶۔

(ی) جگرناتھہ بنام دوبو ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۸۰۔ اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۴۰ و ۳۴۸۔ شمبر بنام سداشیب ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۹۶۔ رائے سوسامی ایار جسٹس پونیا بنام پاپووای انگار۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۔

(ک) ہنومان پرشاد بنام مسماۃ بابوئی مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۸۱ نوٹ۔ یہی قاعدہ اس شخص سے بھی متعلق ہوتا ہے جو گو کہ منتظم قانونی نہین ہے لیکن حقیقت مین منتظم ہے ایضاً صفحہ ۱۳۴۔ اس شخص کی حالت کے متعلق جو قابض جائداد نا قابل تقسیم کے ساتھہ معاملت کرتا ہے دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۱۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ ہنومان پرشاد — یہہ مقدمہ تو ایک مان کی نسبت تہا جو ایک شیر خوار وارث کی ولیہ کی حیثیت مین انتظام کرتی تہی۔ لیکن اس مین شک نہین کہ ایک باپ اور افر خاندان کو اُس سے زیادہ تر اختیار حاصل ہو سکتے ہتے مگر کم نہین ہو سکتے ہتے اور یہہ بہی اکثر قرار پا چکا ہے کہ جو اصول اس تجویز مین قائم کئے گئے ہین وہ باپ اور دوسرے مشترک مالکون سے جبکہ وہ اس جائداد کا انتظام کرتے ہون جو تابع دہرم شاستر متاکشرا ہے یکسان متعلق ہین۔ (ل) مقدمہ مذکور مین حکام عالیمقام نے بیان کیا تہا (بہ صفحہ ۴۲۳) کہ منجانب شیر خوار وارث بروے دہرم شاستر ایک منتظم کا اختیار نسبت زیر باری جائداد جو اُسکی ہو ایک محدود و ممیز اختیار ہے اور اُس سے بطور صحیح صرف ضرورت پر یا بغرض فائدہ جائداد کام لیا جا سکتا ہے لیکن کسی خاص صورت مین جہان وہ زیر باری اسطرح کی ہو کہ بغرض فائدہ جائداد ایک ہوشمند مالک بہی کرتا تو نیک نیت وائن جائداد کی پچہلی بد انتظامی سے متاثر نہین ہوتا جائداد کا حقیقی بار جسکا خاص صورت مین لحاظ رکہنا چاہئیے یہہ ہے کہ خطرہ کو برطرف کیا جائے یا اسکو فائدہ پہنچایا جائے۔ (م*) لیکن بلا شبہہ اگر وہ خطرہ کسی بُرے طرز عمل سے

(ل) دیوتاری بنام وامودر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ باتبہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۶۴۳ - تندورا بنام ولی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۹۸ - سریندر بنام نندن ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۶ کامیشور بنام رن بہادر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۸ - کتاب ہذا فقرہ ۲۹۷ - چہوٹے رام بنام نرائن داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۵ - منتظم کے ایسے انتقالات کی نسبت جو موروثی کے لئے ہون دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۳۹۷ - اور انتقالات ورثائے اناث کی نسبت فقرہ ۵۸۶ - ایک مجنون کے مینجر کو بہی یہی اختیارات ہین۔ گوری ناتہہ بنام کلکٹر مونگیر ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۔

(م) ملاحظہ ہو مقدمہ دیوتاری بنام وامودر محولہ بالا۔ ایک منتظم محض نہ اُن قرضہ جات کی تجدید کر سکتا اور نہ ادا کر سکتا ہے جن مین تاوی عارض ہو اور جب ایسا ہے تو اُن کی وجہ سے رہن وبیع بہی نہین کر سکتا۔ چنانچہ بنام گردنا تہم انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ - البتہ یہہ کہا گیا ہے کہ اپنے اختیار کے قرضہ جات کی بابت یہہ عمل ہو سکتی ہے۔ کتاب ہذا فقرہ ۵۸۷۔

*(حاشیہ) انہین فیصلہ جات کی تائید مین دیکہو حال کا فیصلہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۵ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہو چکا ہے جس کا قرض دینے والا شریک ہے یا شریک ہو گیا
ہے تو وہ اپنی غلطی سے فائدہ نہین اٹھا سکتا کہ بمقابلہ وارث اپنی حق مین اُس
ضرورت کی دلیل پر ایک مطالبہ کی تائید کرے جو اسکی غلطی کی مدد سے پیدا ہوئی
پس اس مقدمہ مین قرض دینے والا تا وقتیکہ اُسکی بدنیتی ثابت نکر دیجائے متاثر ص ۳۸۱
نہین ہو سکتا۔ گو یہہ بھی ثابت ہو جائے کہ عمدہ انتظام سے جائداد کو قرض سے
بری رکھا جا سکتا تھا۔ حکام ممدوح خیال کرتے ہین کہ قرض دہندہ کا فرض ہے کہ ضروریات
قرضہ کی دریافت کرے اور جس طرح سے ہو سکتا ہو اسبارہ مین اُن لوگون کی
بابتہ اپنا اطمینان کرے جن لوگون سے وہ معاملہ کرتا ہے کہ آیا منتظم بصورت خاص
جائداد کے فائدہ کے لئے عمل کر رہا ہے۔ (ن) لیکن حکام ممدوح یہہ بھی سمجھتے
ہین کہ اگر وہ اسطرح دریافت اور ایمانداری سے کام کرتا ہے تو ایک کافی بیان
کردہ اور بطور معقول اعتبار کردہ ضرورت کا حقیقی وجود اس شخص کے مطالبہ
کے جایز ہونیکے لئے شرط مقدم نہین ہے۔ (س) اور حکام ممدوح نہین خیال
کرتے کہ ایسی صورتون مین اُسپر یہہ دیکھنا فرض ہو کہ رقم کہان صرف ہوئی (ع)

(ن) نورتن بنام بابو گوری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۹۳۔ پرتاب بہادر بنام چیت پال سنگھ۔
انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۔ لالہ امرناتھ بنام اچن کور۔ کتاب مذکور جلد ۱۹
اُن اسباب کی تحقیقات کا ذمہ دار نہین ہے جنہون نے ضرورت پیدا کی مہابیر بنام جوہا ویکلی
رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۸۔ شیورا ج بنام نک چھیدی
ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۔ ایک اجنبی جو کسی ایسے محافظ سے خرید کرے جو بابر سند عدالتی
(جو بابر ایکٹ نمبری ۴۰ بابتہ ۱۸۵۸ء فقرہ ۱۸۔ (نابالغان بنگالہ وغیرہ بھی) رہن و بیع کرتا ہے
تا وقتیکہ خود ہی کسی حقیقی فریب کا قصوروند نہو محفوظ ہے) یکسہو چند بنام دول پٹی انڈین
لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳۔ نیز ملاحظہ ہو ایکٹ نمبری ۵ بابتہ ۱۸۸۱ء فقرہ (۹۰) (دستاویز وصیت
و کارِ وصی) بابر اختیارات انتقال وصی باجازت عدالت۔
(س) سرندر بنام نندن ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۶۔ رتنم بنام گووندراج نو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۹۳
(ع) سندر این بنام سیتا رامائی فیصلہ جاصدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ اجمین کہ افسر خاندان نے جو رقم لی ہی اسکا تعلق کرنا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہر ہے کہ جو رقم جائداد پر حاصل کیجاتی ہے وہ بہ نسبت اس قرض کے سہل تر شرائط پر حاصل کیجا سکتی ہے جو محض ذاتی ضمانت پر موقوف ہوتا ہے۔ اور اسلئے ایک مناسب قرض لیکر محض ایک مطالبہ پیدا کر دینا انتظام کی کوتاہ اندیشی نہین سمجھا جاسکتا وہ مقاصد جن کے لئے قرض کی ضرورت ہوتی ہے بالاکثر بلحاظ مصرف حقیقی آیندہ زمانہ مین ہوتے ہین اور قرض دینے والا تا وقتیکہ دخیل انتظام نہو حقیقی مصرف پر ہدایت و قابو کرنے کے بہت ہی کم ذرائع رکھتا ہے۔ حکام ممدوح نہین خیال کرتے کہ ایک ایسے نیک نیت دائن کو نقصان اُٹھانا پڑیگا جبکہ اُسنے ایماندارانہ اور واجبی خبرداری سے کام لیا ہو لیکن خود ہی دھوکا کہا گیا ہو"

ضرورت جو بیع کو جایز کرے۔

ف ۳۲۱ - پریوی کونسل کے روبرو جو مقدمہ پیش ہوا تھا وہ رہن کا تھا بیع کا نہ تھا لیکن ظاہر ہے کہ یہی اصول دونون صورتون سے متعلق ہون گے ایک ہوشمند منتظم کو بلاشبہہ لازم ہے کہ جہان ممکن ہو قرض کو جزو جائداد بیچکر ادا کرنے کے بجائے اسکو پس انداز سے ادا کرے (ف) اور اس سے زیادہ ہوشمندی یہہ ہوسکتی ہے کہ بیع کے عوض رہن سے روپیہ فراہم کرے۔ اس کے خلاف جہان زیادہ سود پر رہن ہو ہوشمندی یہہ ہوگی کہ تجدید رہن کرنیکی عوض اسکو فروخت کر دیا جائے۔ (ص) غرضکہ ہر صورت مین سوال درحقیقت یہی ہے کہ آیا معاملت ایسی ہی یا نہین جسکو ایک ہوشیار مالک اپنے ہی فایدہ کا کام کرنے مین قبول کرتا۔ ایک جزو جائداد

ص ۳۸۱

(ف) بکسن بنام دولھن بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۲۳ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۷۔

(ص) متھرا بنام بوتن ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۔ کسی غیر معمولی نرخ زاید سود پر قرض لینے کی ضرورت ہے کہ نہین۔ یہہ خود ایک ایسی بات ہے جو قرض دہندہ کے ذہن کو رجوع کرے گی اور عدالت بوقت منظوری قرض سود کو گھٹا سکتی ہے مگر قرضہ کو تسلیم کرے گی۔ ہرونا تھہ رائے بنام رندھیر سنگھ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۸ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۱۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس غرض سے فروخت کرنا کہ اُن قرضہ جات کو ادا کرنے کیلئے روپیہ بہم ہو جنکی خاندان پر پابندی تھی یا مطالبات سرکاری بابتہ اراضی کا ادا کرنا یا خاندان کی پرورش کرنا یا رسوم ضروری خانہ دشادی و خاندان کا بجا لانا - اگر ہوشمندانہ اور ضروری ہو تو درست ہوگا (ق) اور جہان محکم قرضہ جات ہون جنکی نکاس دوسری طرح نہو سکے تو ان کو ادا کرنیکے لئے بیع کرنا مناسب ہوگا گو اسوقت کوئی حقیقی سختی نہی مثل دعاوی قرضخواہان وغیرہ نہو (س) کیونکہ منتظم اسکا پابند نہین اور نہ درحقیقت ہونا چاہیے - کہ ناکشون کے اخراجات کا بار جائداد پر ڈالے بلاشبہہ اقوی یہہ ہے کہ ایسی معاملت اس موقع پر جایز ہوگی جہان ڈگریان موجود ہون عام ازینکہ یکطرفہ ہون یا دراطور پر جنکو کہ ہر وقت جائداد پر نافذ کیا جا سکتا ہے (ش) یہی تمام حالات جو ایک خرد کی بیع کو جایز کرینگے کل جائداد کی بیع کیلئے بھی جواز پیدا کرینگے گو اسمین شک نہین کہ ایک بہت ہی زوردار مقدمہ ثابت کرنا ہوگا - ✻

(ق) بشمبھر بنام سداشیپ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۹۶ - سکھارام بنام لکشم بای پیری اورنٹیل کیسس بابتہ سپریم کورٹ بمبئی صفحہ ۱۲۹ - سراون بنام متای ہای کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۷۱ - بابا جی بنام کرشنا جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۶۶ - کلر بنام مادہوداس بمبئی رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸ - جس مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ معاملت کا ضروری ہونا لازم ہے نہ کہ محض مفید -

(س) کیہو بنام روپ سنگھ ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۳ صفحہ ۴ -

(ش) پرمیسر بنام مساۃ گل بی ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۶ - شیوراج بنام نگ چھیدی ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۷۲ -

✻ (حاشیہ) ایک بیوہ نے جو بعد اپنے شوہر کے جو کہ مقروض فوت ہوا تہا بحیثیت متہم خاندان دولایہ پسران نابالغ قابض ہوی تھی واسطے اغراض خاندان کی روپیہ قرض لیا اور بعض اخراجات جائداد کو بمقابل کیا اور بعد ازان مساۃ نے اسکو بیع کیا عدالت نے برنبار شہادت یہہ قرار دیا کہ جائداد مذکور بغرض قرضہ جات خاندانی بیع نگئی تجویز ہوئی کہ پسران نابالغ بیع مذکور کی پابند تھے - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۳۱ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قرضہ جات موروثی

۳۲۲ - اس امر کا ضرور اعتراف کرنا چاہیئے کہ متاکشرا کا یہہ اصول کہ انتقال جائداد خاندانی مین بیٹے اپنے باپ پر قابو کرنے کا حق رکھتے ہین تقریباً دوسرے اصول سے باطل ہوا جاتا ہے کہ وہ بعد فوتِ پدر اسکے قرضہ جات کی ادای کے ذمہ دار ہین عام اس سے کہ بلا ضرورت ہی لیئے گئے ہون - حال مین اسی اصول کی منطقی توسیع سے پریوی کونسل نے یہہ قرار دیا ہے کہ باپ کو اپنے ایسے قرضہ جات کی ادای کیلیئے استحقاق ہے کہ جائداد خاندانی کو بیع کردے جو خاندانی فائدہ کے لیئے قرض نہ لیئے گئے ہون مگر بیٹون پر اخلاقاً ان کی ادای لازم ہوتی ہو - (ت) اسوقت درحقیقت اصول مین جو اختلاف ہے اسکی تطبیق کا طریقہ شاید یون ڈھونڈا جاسکتا ہے کہ اسوقت تک کے قانون کا پتہ لگایا جائے جب اسطرح کے اختلافات وجود نہ رکھتے تھے - جسوقت تک یہہ رہا کہ خاندان جیسا کہ مین کہہ چکا ہون (فقرہ ۲۰۶ - کتاب ہذا) اپنی ایک جدی حالت مین رہے اسوقت تک افسر خاندان محض شراکت کا منتظم ہی نہ تھا بلکہ خاندان اور اسکے مقبوضات کا ایک خود مختار حاکم تہا - خاندان کی جائداد اسکی جائداد تھی اور اسکے قرضہ جات خاندان کے قرضہ جات تھے - غالباً سوسائٹی کی ابتدائی حالت مین شاذ و نادر ایسا اتفاق ہوتا تہا کہ اس طرح کے قرضہ جات وارد ہوتے ہون جسمین جائداد فروخت کرنے کی ضرورت پڑے بلکہ اس قسم کی بیع بشرط ضرورت افسر خانہ ہی کے خدمات کی حد مین ہوتی تہی - اگر وہ قرضہ جات چھوڑ کر مرتا تہا تو پس ماندگان اس امر کی دریافت کے بغیر کہ آیا قرضہ جات مذکور مشترکہ فائدہ کیلیئے لیئے گئے تہے یا اصلی قرضدار کے خاص مقاصد کے لیئے ہوئے تہے انکو ادا کردیتے تہے پس خیال لزوم مذہبی و اخلاقی بربناء ادائے قرضہ برہمنی خیالات کے شامل قانون ہونے کا ثبوت ہے جو ابتدا مین محض فطری انصاف پر مبنی تہا ہم گوترون کا خیال کہ ایک متوفی مدیون کی روح اسوقت تک

ص ۳۸۳

(ت) گرداری لال بنام کنتو لال - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶ کتاب ہذا فقرہ ۲۸۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آرام نہین پاتی جب تک اسکے قرضہ جات ادا نہ کردئے جائین غالبًا اس سے بھی بعد کو
پیدا ہوا۔ مذہبی خیال لزوم اخلاقی خیال کے ساتھہ ایک ایسی ذمہ داری کی منظوری
دینے مین جو قبل ازین تسلیم کی گئی تھی ہم وجود ہو سکتا تھا جو اقوال اس خیال مذہبی کو
بیان کرتے ہین ان کی قدامت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیٹون کو جائداد مین
ایک مساوی حصہ حاصل کرنے کی اجازت اور پھر اُسکی معاملت کی نسبت باپ
کو باز رکھنے کا حق دید ینے سے خیال مذکور عقود خاندانی کے ڈھیلے ہونے سے
پہلے ہی پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن اس ترقی مابعد کے بعد بھی اصلی انصاف اور آسایش
ان قرضہ جات کی بابتہ ایک بالاختصاص پابند کرنے والی عادت انکو شامل کرنے ۳۸۴ صد
کیلئے باقی رہی جنکو سرکاری افسر نایب خاندان نے لیا ہو۔ حالانکہ جسقدر دینوی
لزوم کمزور ہوتا جاتا تھا اسیقدر دینی لزوم زیادہ ترقوت پکڑتا جاتا تھا۔ میلان یہی
تھا کہ اختلاف حقوق کو موافق کر لیا جائے جو بیٹون کو اس امر کا مجاز کر دینے
کے بوجھ سے اہم ہوتا جاتا تھا کہ باپ کو اُس کاروبار جائداد سے باز رکھین جو بعد کو
ایسی پیچیدہ معاملت ہو جائے کہ دوسرون کے حقوق قایم کرے۔ جہان اسطرح
کے حقوق پیدا کئے گئے تھے وہان اگر کوئی منازعت جائداد پدری مین کسی
بیٹے کے حصہ اور قرض خواہ یا خریدار کے حصہ مین پیدا ہوتی تھی جو باپ کے
افعال کی بنیاد پر دعویدار ہوتا تھا تو انصافًا قرار دیا جا سکتا تھا کہ حصہ آخر الذکر ہی
قایم رہنا چاہئے کیونکہ قدیم ہے اور دوہری منظوری سے قایم ہوا ہے مگر
جہان مقابل کا حصہ ایک جدی حصہ دار کا ہو جسپر کوئی مذہبی لزوم مدیون کے قرضہ جات
ادا کرنیکا نہو تو اس تجویز کے خلاف نتیجہ نکلے گا (ث) *

(ث) رائے متوسوامی ایار صاحب جسٹس۔ پونا بنام کپووائی انگار۔ انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۳ و رائے چیف جسٹس ٹرنر صاحب ایضًا صفحہ ۴۱۔ م

* (حاشیہ) تاثیر دستاویز انتقال اس جائداد کی جو مہتمم نے کی ہو اس
بات پر یقین پر منحصر ہے جو عبارت دستاویز مذکور اور حالات متعلقہ سے
معلوم ہو۔ سلسلۂ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۳۱۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذہبی عطایا

دوسری دلیل جسپر انتقالات جایز ٹہرتے ہین گو بلا ضرورت عمل مین آئے ہون وہ وہی صورت مذہبی عطیات کی ہے اور کوی شک نہین کہ ان عطیات کو برہمن اس لحاظ سے کہ وہ مذہبی ثواب کا ذخیرہ پیدا کرتے ہتے خاندان کیلیے بالعموم مفید سمجھتے ہتے اس امپر پوری بحث باب اوقاف مذہبی فقرہ ۳۲۳ مین کیجائیگی۔

ضرورتکا بار ثبوت

۳۲۳ ۔ جو لوگ ایسے شخص کے ساتھہ معاملہ کرتے ہین جسکو جائداد مین صرف ایک محدود حصہ حاصل ہے اور ایک بڑے حصہ کو منتقل کرنا ظاہر کرتا ہے نوباری النظر مین وہ لوگ وہ واقعات ثابت کرنے کے پابند ہین جو اس قسم کے انتقال کا مجاز کرتے ہین۔ لیکن حد و نوعیت ثبوت جو اُن کو دینا چاہیئے بلحاظ واقعات مقدمہ مختلف ہوگی۔ مقدمہ ہنومان پرشاد مین یہہ بحث کیگئی تہی کہ اس امر کا ثابت کر دینا کہ منظم کو قرض دیا گیا اور اسکی جانب سے ایک واقعی دستاویز لکہدی گئی بار ثبوت سے سبکدوش کر دیتا ہے اور اسی کی تائید مین صدر عدالت آگرہ کا ایک قول پیش کیا گیا تہا۔ جوڈیشل کمیٹی نے اسپر ریمارک کیا کہ "ممکن ہے کہ اس خاص قسم کے مقدمات مین جن مین ایک شخص حی القایم کے بیٹے ظاہرا بسازش اپنے پدر کے داین کے نام نالش دایر کرکے مطالبہ دگنی جائداد موروثی قایم کرکے پدر کو باظہار بداعمالی پدر درباره اتلاف مسرفانہ جائداد کے رفع کرایا چاہتے ہون اس قول پر عمل کرنا بہت صحیح ہوگا" اب یہہ امر قابل تحریر ہے کہ کسی قرض دہندہ روپیہ سے یہہ امید رکہنا تو معقول ہے۔ کہ وہ حالات متعلقہ کسی اپنے خاص قرضہ کو ثابت کرے لیکن اُس سے عقلاً یہہ امید نہین ہوسکتی کہ اسکو سرگذشت سابقہ کفایت شعاری اور نیک اعمالی کسی مالک جائداد موروثی کی معلوم ہو یا وہ اسکا ثبوت پیش کرنیکو طیار ہو حالانکہ سرگذشت سابقہ اپنے باپ کے رویہ کی معلوم ہونا لڑکون کو جو اشخاص اسی خاندان کے ہین بمقابلہ کسی شخص اجنبی کے زیادہ تر قرین قیاس ہے پس قول مذکورۃ القدر کی تائید شاید بر بنا ان اصول عامہ کے کہ بیان اور ثبوت واقعات کی امید اس شخص سے رکہنا چاہیے جسکی نسبت یہ احتمال ہو کہ اسکو انکا علم زیادہ حاصل ہے اور نیز بلحاظ

صد ۳۸۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس وجہ صریح کے کہ اس قسم کے مقدمات مین خوف سازش کا فیمابین پدر اور لڑکون
کے واسطے فریب دہی داین پدر کے ہوتا ہے ہوسکتی ہے۔ حکام عالیمقام کی
رائے مین یہہ امر کہ اس قسم کے مقدمات مین جیسا کہ مقدمۂ ہذا ہے بار ثبوت کسکے
ذمہ رہنا چاہئے ایسا نہین ہے کہ اسکی نسبت کوئی قاعدہ کلیہ اور مستحکم قائم ہوسکے
اور جو احتمال کہ بطور مناسب قائم ہوسکتا ہے وہ بلحاظ حالات کے مبدل ہوتا
رہیگا اور اُنہین پر مبنی اور منحصر ہوگا مثلاً جب خود مرتہن جسکے ساتھہ معاملہ ہوا ہو دعوے
اپنے مطالبہ کا کرے جو ایسے شخص کے جانب سے قائم ہوا ہو جسکے منصب
انتقال کا محدود اور مشروط ہوتا اوسکو بالضرور معلوم ہو تو عقلاً اس سے امید
اظہار واثبات واقعات کی جو غالباً اوسکو بہ نسبت وارث شیر خوار کے زیادہ
معلوم ہونگے یعنی اون واقعات کی جنمین بیانات مظہرہ حوائج متعلقہ جائداد جو
اس سے کئے گئے ہون اور وہ وجوہ جو خاص باعث اوس کے فوراً قرضہ دینے کے
ہوئے ہون۔ شامل ہون۔

واضح رہے کہ وہ بیانات جو منجانب سربراہ کار وقت اخذ قرضہ بطور جزو معاملہ
اور مثل اظہارات کارندہ کے گو کہ کارندۂ مذکور درحقیقت حسب تجویز مالک مقرر نہوا ہو
پیش ہوئے بمقابلہ وارث وجہ ثبوت قرار پائے ہین اور چونکہ حکام عالیمقام کو
اطلاع ہوئی کہ اس قسم کا ثبوت بادی النظری سوپریم کورٹ کلکتہ مین فیمابین داین و وارث
جبکہ داین نفاذ کفالت اپنے دین کا بمقابلہ وارث چاہتا ہو اکثر لیا جاتا ہے لہذا حکام
والامقام کی دانست مین اوسکا لیا جانا معقول و بجا ہے مگر یہہ صاف ظاہر ہے صد ۳۸۶
کہ اسطرح کا ثبوت ایسے شخص سے جو اصل فریق نہو بعد انقضائے مدت و تصرف
و رضامندی ظاہری کے لینا معقول نہین ہے لہذا جیسی کہ صورت ایک جزو مطالبہ
کی اس مقدمہ مین ہے اگر مطالبہ بجائے کفالت سابقہ کے کفالت جدید دیکر قایم
کیا جاوے اور زر بدل کفالت سابقہ کا ایسا پورا نا اور پچھلا قرضہ مورث کا ہو
کہ اسکی نسبت پیشتر اعتراض نہوا ہو تو قیاس اس قسم کا جسکی تجویز اپیلانٹ کی جانب سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی ہے قائم کرنا معقول ہوگا"۔ (خ)

معلوم یہ ہوتا ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشا رہا ہے کہ مندرجۂ بالا اصولون کو دفعہ ۳۸ ایکٹ انتقال جائداد نمبری ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء مین ملخصاً درج کردین یعنی یہ واجب کوئی شخص جسکو صرف ان حالات مین جائداد غیر منقولہ کے انتقال کا اختیار ہے جو خواہ مخواہ بدلتے رہتے ہین قسم مذکور کی کوئی جائداد کسی معاوضہ کے بدلے منتقل کرے اور وجہ انتقال کی حالات مذکور کا موجود ہونا ظاہر کرے تو وجود حالات مذکور کا مابین منتقل الیہ یعنی فریق اول اور انتقال کنندہ اور ان اشخاص کے (اگر کوئی ہون) جنکو انتقال کا اثر پہونچتا ہے بطور فریق ثانی اوسوقت واجب و درست سمجھا جائیگا جبکہ منتقل الیہ نے بعد کرنے احتیاط معقول بغرض حصول علم حالات مذکور کے نیک نیتی سے عمل کیا ہو"۔

بار ثبوت بحالت ڈگری **۳۲۴** ۔ ایک اور امر جس کے متعلق سابق مین اختلاف فیصلہ جات ہونا معلوم ہوتا ہے وہ مقدار ثبوت ہے جو خریدار بربنار ڈگری کیلئے یا اُس شخص پر لازم ہو جو کسی جائداد کے منتظم کو اس غرض سے قرض دیتا ہے کہ ڈگری ادا کردے یا اُس شخص پر جو منتظم سے جزو جائداد اس غرض سے خرید کرتا ہے کہ بربنار مقصد مذکور اسکے لئے سرمایہ بہم کردے ۔ پس کیا ایک حقیقی ڈگری کا ص ۳۸۷

(خ) ہنومان پرشاد بنام مساۃ بابوئی مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۴۱۸ تا ۴۲۰ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۱ نوٹ ۔ ٹنڈ اورای بنام ولی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۹۸ ۔ وہ والی بنام مندا مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۰۷ ۔ سراون بنام متای ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۷۱ ۔ لالہ بنسی دھر بنام کنور بندیسری مورس انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۵۹ ۔ سید تصور بنام کنج بہاری ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۳ صفحہ ۸ ۔ چودھری بنام بروجو سندر دیکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۷۷ ۔ سکر چند بنام دل پتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳ ۔ سکندی بنام سراب سکھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۷۴۱ ۔ لال سنگھ بنام دیوتا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۷۹ ۔ گرسوامی بنام گنا پتیہا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۳۷ ۔ جب کوئی بیٹا اس امر کی کوشش کرتا ہے کہ اپنے باپ کے انتقالات کو شکست کردے یا اس کے قرضہ جات سے ان کو فاش و خلاف قانون کہکر بچنا چاہے تو اس صورت کے قائم کرنیکا بار اسی پر ہوتا ہے ۔ سرامونی بنام سداسیو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیش کرنا اپنی حیثیت مین اس امر کے لیے کافی ہے کہ حالت ضرورت کو قائم کردی
یا آنکہ خریدار و قرض خواہ پر فرض ہے کہ مزید کارروائی کرکے یہہ ثابت کرین کہ ڈگری
بیفصد کیلئے دیگئی تھی کہ جائداد کو پابند کریگی؟ نتیجہ فیصلہ جات یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جو
فریق ڈگری پر بہروسہ کرتا ہے وہ پھر فرض کر لینے کا مستحق ہے کہ ڈگری مذکور
صحیح طور پر دی گئی تھی۔ اور یہہ کہ جو امور اسکی بناء پر عمل مین آئے وہ صحیح طور پر کئے
گئے تھے۔ لیکن یہہ بات کہ اس سے کس حد تک اسکو فائدہ ہوگا ڈگری
اور اس شخص کی حیثیت (جس کے مقابلہ مین ڈگری دیگئی) اور اس طریقہ پر منحصر ہے
جس سے تعمیل مین کام لیا گیا۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ ڈگری ایسی ہوسکتی ہے جو بصورت
ظاہری اور محض اس واقعہ سے کہ صادر کیگئی ہے اس شخص کو پابند کرتی ہو جسکے
مقابلہ مین نافذ کیگئی۔ یا ایسی ہوسکتی ہے جو اسکو اسوقت تک پابند نہ کرے جبتک
کہ کوئی امر دوران مقدمہ مین ثابت ہو جائے اور یہہ کہ کوئی امر ثابت ہو جائے
اور کوئی ثابت ہو پھر طریقہ ڈگری و طریقہ کارروائی سے جو اسکی بناء پر اختیار کیا گیا
ہو ظاہر ہوسکتا ہے کہ قرضخواہ نے صرف اپنے قرضدار کے نام سے دعوے
کرنے مین اسپر بحیثیت نائب خاندان دعوی کیا ہے تاکہ اسکی جائداد کو پابند
کرسکے یا اسکے عکس مین یہہ ظاہر ہوسکتا ہے کہ اگرچہ قرض خواہ کے لئے ایک
چارہ کار رہتا جسکو وہ کل خاندان اور اسکی جائداد کے مقابلہ مین نافذ کرسکتا تھا
لیکن اسنے اپنے دعوے کو اصلی قرضدار اور اسکے حصہ ہی تک
محدود رکھا۔ جہان باپ کے مقابلہ مین ڈگری ہوتی ہے تو قطعاً یہہ ثابت
ہوتا ہے کہ اسکے ذمہ ایک قرض تھا لیکن اس کی اولاد کے
مقابلہ مین اور کچھہ بھی ضروری نہین ہے۔ جیسا ہم دیکھہ چکے ہین یہہ
ثابت کرنا ضرور نہین ہے کہ قرضہ فائدہ خاندان ہی کے لیے
تھا۔ اور جہان ایسی ڈگری کی بنیاد پر جائداد نیلام ہو جاتی
ہے تو خریدار اس پر مجبور نہین ہے کہ ڈگری کے علاوہ یہہ بھی
دریافت کرے کہ آیا عدالت ڈگری دینے مین برسر ثواب
تھی یا نہ تھی یا یہہ کہ ڈگری دیکر اس کا بہ تعمیل ڈگری جائداد کا نیلام کرنا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحیح تہا یا نہ تھا۔" (ذ) * اور کوئی شک نہین کہ اس قاعدہ کا استعمال اس صورت پر بھی مطابق ہوگا۔ جہان کوئی نابالغ اس بیع کو منسوخ کرانا چاہے جو خود دگری موسومہ نابالغ کی ادائی مین منجانب ولی عمل مین آئی ہو (الف) یا جہان کہ اس قسم کی معاملت کی نسبت ایسا وارث منازعت کرے جو حصہ دار نہو۔ کیونکہ وہ اُس شخص کی قرضہ جات کی ادائی کا ذمہ دار ہے جسکی جائداد اسنے پائی ہو۔ (کتاب ہذا فقرہ ۳۰۲) البتہ وہان ایک دوسری صورت ہوگی جہان کوئی ڈگری محض ایک حصہ دار کے مقابلہ مین

صہ ۳۸۶

(ذ) رائے عدالت۔ مدن ٹہاکر بنام کنتو لال۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ - و ۳۳۴ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶ کتاب ہذا فقرہ ۲۸۹ و ۲۹۷ - بہاگوت پرشاد بنام سماۃ گرجا کنور۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۹۹ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۱۷ - بہت سے مقدمات مین اس فیصلہ کی تقلید ہوئی ہے دیکھئے بہونا بنام روپ کشور۔ ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۵ صفحہ ۸۹ - بدری بنام کنتی ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۰ - کولدیپ بنام رنجیت ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۳۱ - شیو پرشاد بنام سورج بنسی ایضاً صفحہ ۲۸۱ - برتو بنام رام پرمیشر ایضاً صفحہ ۳۶۴ - انوراگی بنام بہوگوپتی ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۴۸ - رام سہائے بنام مہابیر ایضاً صفحہ ۱۸۵ - واجد حسین بنام ننکو ایضاً صفحہ ۳۱۱ - لچھمی بنام آسمن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ - شیو شنکر بنام پاریتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۹۶ - باپ کے مقابلہ مین اسکی بیع و رہن کو نافذ کرنے یا حصول قرضہ جات دگمی پدرمذکور کیلئے دعوے کرنے مین جس حد تک بیٹون کو فریق قرار دینا ضرور ہے اسکے متعلق دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۸۵ تا ۲۹۶ - الف - جس حد تک کہ ڈگریان بمقابلہ پسران ہین اسکے لئے ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ ۲۹۷ - تا ۲۹۹ -

* (حاشیہ) نسبت اس امر کے کہ ڈگری موسومہ مہتم خاندان مین جو جائداد خاندانی نیلام ہوگی اس نیلام کے اثر کے متعلق اور نیز اس امر کے متعلق کہ بروقت تجویز کرنے تعداد اس حقیقت کے جو خریدار نیلام کے نام منتقل ہوگی عدالت کو کن امور کا فیصلہ کرنا اور اپنر غور کرنا ضروری ہے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۷ - م

(الف) شیو راج بنام نک چہندی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوگی کیونکہ اسکے مقابلہ مین وہ پورے طور سے ایک جایز ڈگری ہوگی اور اسکی زندگی مین بذریعہ نیلام حصہ مشمولہ جائداد ڈگری مذکور کو نافذ کیا جاسکے گا (فقرہ ۳۰۵ کتاب ہذا) لیکن چونکہ اس کا قرض اسکے حصہ دارون اور اُنکے حصہ جائداد کو اسوقت تک پابند نکرے گا کہ انکی رضامندی سے یا انکے فائدہ کیلئے قرض لیا گیا ہو (کتاب ہذا فقرہ ۳۰۸) اسلئے ڈگری موسومہ شخص مذکور کوئی زاید ذمہ داری نہین پیدا کرسکتی کیونکہ وہ صرف قرض کو مشخص کر دیتی ہے اور اسکے سوا کچھ نہین۔ اگر اسکا یہ مقصود ہو کہ صراحتاً یا ضمناً دوسرے ممبرون کے حصون سے قرضہ ادا کرائے تو قرض خواہ کو یہہ ثابت کرنا لازم ہے کہ خود قرضہ جات اسطرح کے تھے کہ ٹھیک طور سے اُن لوگون کو پابند کرین جنہون نے بذاتہم قرض نہین لیا تھا (ب) اور یہہ ثبوت ایسی نالش مین دینا چاہیئے جس کے شریک ممبران خاندان فریق ہون اور جو بیانات اُنکے مقابلہ مین کئے جائین اُنکی ردو قدح کرسکتے ہون۔ اگر ممبر منتظم خاندان کوئی ایسی دستاویز لکھے جو دوسرے ممبرون کو بھی پابند کرتی ہو تو صحیح طریقہ یہہ ہے کہ سب پر دعوی کیا جائے یا اگر قرضخواہ پسند کرے تو صرف اسی شخص پر دعوی کرے جسنے دستاویز لکھی ہے لیکن اگر وہ یہ طریقہ اختیار کرتا ہے تو تعمیل صرف اسی ایک قرضدار کے حصہ پر جس نے دستاویز تحریر کی ہے موثر ہوگی دوسرے حصہ دارون کے مقابلہ مین (جو پسران قرضدار نہون) محض یہہ ثابت کرنے سے نافذ نہین ہوسکتی کہ معاملت بغرض فائدہ خاندان کیگئی تھی۔ اس سے صرف استعداد ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک اعلی چارہ کار رکھتا تھا مگر اس سے مستفید نہین ہوا۔ (ج) * بالآخر ایسے مقدمات کی ایک قسم ہے جنمین یہہ قرار پایا ہے

ص ۳۸۹

(ب) سراون بنام متالی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۷۱ - پریاسوامی بنام سلوکای ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۵۷ ریوتی بنام رام جیتیا ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۲ صفحہ ۵۰ و نکٹ سوامی بنام کمپانی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۵۴ - ونکٹ راماین بنام ونکٹ سبرامنی الیضا صفحہ ۳۵۸ - لوکی بنام اگھوری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ - گنگو لو بنام انچا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۷۔

(ج) دین دیال بنام جگدیپ نرائن انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ دہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۸ - کتاب ہذا فقرہ ۲۹۰ - آرمو گم بنام سبھاپتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۲ - سبرو بنام سبرو صفحہ ۱۲۵ و دراسامی بنام اترا اترا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۳۶ - دیرا راگھو لو بنام سمدرالا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۸ گردیال بنام تھما انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۶ - اپلک رائے بنام رلی رائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳ - ماروتی نرائن بنام لیلا چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۵۶ کشن سنگھ بنام سورجپرشاد رسلسلہ مذکور جلد ۷ صفحہ ۹۱ و دلرچند بنام مالہ چارلا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۷۴ -

* (حاشیہ) اسکے سمجھنے مین خیال مذکور ہونا چاہیئے کہ یہہ کوئی قسم کا نہین ہے کہ ہم خاندان ہندو دی جو قرضہ لیا ہے وہ واسطے اغراض خاندانی کے لیا تھا اور اسکے ثبوت کا بار ثبوت اصل مدعا کہ قرضہ واسطے اغراض خاندان کے نہین لیا گیا اس شخص پر ڈالا جائیگا جو ایسا بیان کرتا ہے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۰ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ایک ممبر خاندان کے مقابلہ مین جو نالش ہو اُسکی نسبت بالضرور یہہ ماننا چاہیے کہ جس خاندان کا وہ نایب ہے اُس خاندان کے مقابلہ مین کارگر ہے یہانتک کہ اُسکی ڈگری انکو پابند کرتی ہے اور اُن سب کے حصون پر نافذ کرائی جاسکتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین کئی بہائی ایک علاقہ کے مشترک حصہ دار تہے لیکن مالک کی حیثیت سے صرف منتظم ہی کا نام درج رجسٹر تہا۔ اسپر بقایاے لگان کا دعوے ہوا اور اسکے حق حقوق و مرافق صیغہ تعمیل مین نیلام ہوگئے۔ اور یہی طے ہوا کہ کل علاقہ خریدار کے پاس چلا گیا گارتھ صاحب چیف جسٹس نے فرمایا کہ جبکہ کارروائی سے یہہ بات صاف ظاہر ہو کہ جو کچھہ نیلام ہوا یا جسکا نیلام ہونا مقصود تہا وہ صرف حق مدیون ڈگری ہے تو نیلام صرف اسی حق کا ہونا چاہیے گو کہ ڈگریدار کل کاشت کو نیلام کرا سکتا اگر وہ مناسب تدابیر ایسا کرنیکی کرتا یا گو کہ خریداران نے قبضہ کل کاشت کا از روے نیلام پایا ہو۔

لیکن اگر بخلاف اسکے یہ معلوم ہو کہ مدیون ڈگری پر نالش بحیثیت قایم مقام مالک کل کاشت کے ہوئی اور اگرچہ نیلام متضمن صرف حق و مرافق مدیون کے تہا لیکن مقصود عدلاً اور انصافاً یہہ تہا کہ کاشت کا نیلام ہو لہذا کل کاشت کی نسبت یہہ خیال ہونا چاہیے کہ بذریعہ نیلام منتقل ہوئی لیکن اگر یہہ بحث بلحاظ کارروائی مشتبہ ہو یا ایک جزو کارروائی متناقض دوسرے جزو کا معلوم ہو تو عدالت کو اصل معاملہ پر نظر کرنا چاہیے نہ کہ طرز تحریر یا عبارت کاغذات پر۔" (ہ) *

(ہ) بسیسر نام لچمیسر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ - کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۰۷ دیوانبام رام منوہر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۶۷ - رام سیوک بنام راگ نور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۲ - راوہاکشن بنام بچہا من - ایضاً صفحہ ۱۱۸ - گیا بنام رگھ بنسی ایضاً صفحہ ۱۹۱ - رام نرائن بنام بہوانی (فیصلہ اجلاس کامل) ایضاً صفحہ ۴۳۲ - ہری سرن موترا بنام بھونیشوری دیبی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۵ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۰

(ہ) جیولال سنگھ بنام گنگا پرشاد - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۹۶ و ۱۰۰۱ - کوبی بنام لکشمی - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ و ۲۰۵ -

* (حاشیہ) اسی بحث کے متعلق حال کا مقدمہ دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۲ - و جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۳ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہان اور سرمایہ لمسکتا ہے

دفعہ ۳۲۵ - یہہ بیان ہوا ہے کہ جب قرضہ موروثی ہو اور اسکی ادائی کیلئے جائداد بیچی جاے تو خریدار اس تحقیقات پر مجبور نہین ہے کہ آیا دوسرے ذرایع سے بھی قرضہ کی ادائی ہو سکتی تھی یا نہین (و) لیکن مین قیاس کرتا ہون کہ یہہ قاعدہ صرف وہان منطبق ہوگا جہان خواہ مخواہ فروخت کرنیکی ظاہر اضرورت ہو جس مقدمہ مین کہ یہہ قاعدہ قرار دیا گیا تہا - اسمین عدالت نے بیان کیا تہا کہ "اور نہ یہہ بتلایا گیا ہے کہ کن ذرایع سے قرضہ کی ادائی ہو سکتی تہی" بنگال کے ایک مقدمہ مین صدر عدالت نے نظیر اسکے خلاف اصول قرار دیا -

منتظم کی فضول خرچی

حکام نے فرمایا کہ "یہہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ قرض کا ظاہر امقصود یہہ تہا کہ لگان سرکاری ادا کیا جاے لیکن اس قرض کو ایسا کرنے کیلئے ان لوگون کو پابند کرنے جو جائداد مین حصہ پانے والے ہین - اس امر کو بہی بالضرور قابل اطمینان طور سے ثابت کرنا چاہیے کہ قرض مذکور قطعاً اس وجہہ سے ضروری ہو گیا کہ اور ذرایع جائداد سے کام نہین نکلا اور یہہ کہ مالک کی تلون مزاجی یا فضول خرچی کی وجہہ سے قرض نہین لیا گیا" (ز) معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر قانون کسیقدر سختی کے ساتہہ قایم کیا گیا ہے کیونکہ جو شخص منتظم جائداد خاندان مشترکہ کے ساتہہ معاملت کرتا ہے تو اس کو جس معاملہ مین کہ وہ مصروف ہوا ہے اسکے درست اور ضروری ہونے پر غور کرنا پڑتا ہے نہ کہ صرف درستی و ضرورت ادائی قرض پر جو اصل معاملت کا بہانہ ہے - اگر قرض نامناسب اور غیر ضروری ہے اور قرض دہندہ بہی اس سے واقف ہے تو بیشک وہ معاملہ ناجایز ہے اور اگر ادائے قرض مناسب و ضروری ہے تو بہی اسوقت تک معاملہ جایز نہوگا جبکہ قرض دہندہ یہہ امر فرض کر لینے کے لئے معقول وجہہ نرکہتا ہو کہ اسکی مدد کے

(و) اجے بنام گردہاری - ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۱۱۱ -

(ز) دامودر بنام برجموہن پتر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۸۰۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغیر قرض مذکور کی ادای نہین ہوسکتی - مالک کی ملون مزاجی اور فضول خرچی اس امر کے ثابت کرنے مین اہم ہے یا تو مقصود معاملت نامناسب تہا یا اُسکی ضرورت وجود نہ رکہتی تہی -

ثبوت ادای رقم

جب ایک مرتبہ یہہ امر ثابت ہو جاے کہ ایسا قرض موجود تہا جسکی ادائی ہونی چاہئے مگر وہ قرض لینے یا مع کرنیکے بغیر ادا نہین ہوسکتا پس اگر جواز معاملت کے متعلق اس بنیاد پر بحث کیجاے کہ قرضہ پہلے ہی ادا ہو چکا تہا یا اسمین کمی ہو گئی تہی تو اس صورت کا بار ثبوت اس شخص پر ہوگا جو اسکو پیش کرے کیونکہ قرض ایک واقعہ اعترافی ہے جسکو قرض کے محض دیرینہ ہونیکے وجہ سے نرض نہین کیا جا سکتا (ح) ۳۹۱

اختیار منتظم

۳۲۶ - اس منیجر جائداد خاندان مشترکہ کے اختیارات جو باپ نہو بالکل ان ہی اصول کے تابع ہین جو بیان ہو چکے ہین - (ط) البتہ اسکی ذاتی قرضہ جات اُس کے حصہ دارون کو پابند نہین کرتے جیسا کہ ایک باپ کے قرضہ جات بیٹون کو پابند کرتے ہین اور اسلئے بنظر ادائے قرض جو انتقالات اُسکی جانب سے عمل مین آئین وہ حصہ دارون کے لئے قابل پابندی نہون گے - اور نیز اسکے بارہ مین کوئی امر ایسا ہی بیان نہین ہوسکتا کہ اسکو بمقابلہ جائداد غیر منقولہ منقولہ پر زیادہ اختیار حاصل ہے اسکے سوا کہ خود اُن ہی جائدادون کی نوعیت سے کسی حد تک کوئی بات پیدا ہو جاے یا اس طریقہ سے نکل آئے جن مین معمولاً ان جائدادون کی معاملت ہوئی تہی اور نہ

(ح) کیولی ونکٹ بنام کلکٹر مچلی پٹم - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹ و ۶۳۳ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۱ (پریوی کونسل)

(ط) کوئی بیٹا محض باپ کی عدم موجودگی سے اختیارات انتقال دہرن نہین حاصل کرتا جو ممبر منتظم کو تہے - پٹیل ہری بنام حکم چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳ - ملبار تارواڑ کے کرناون کو جو اختیارات انتقال حاصل ہوتے ہین ان کیلئے دیکہئے کوبی بنام لکشمن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ کلیانی بنام نرائن سلسلہ مذکور جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلاشبہ یہ ہے کہ اسکے حصہ دار اسکی مکسوبہ اراضی مین کسی حصہ کے دعویدار ہو سکتے ہین۔

اپنا حصہ علیحدہ کرنے کی نسبت حصہ دار کا استحقاق

ف ۳۲۷ یہانتک تو ہم جائداد خاندان کے ان انتقالات کی نسبت غور کر رہے تھے جسکے ذریعہ سے ایک ممبر خاندان اسکے اور نیز اپنے حصون کو بیع کرنے یا ان کو زیر مواخذہ کرنے کیوجہ سے دوسرون کو بھی پابند ظاہر کرتا تھا۔ اور اب ہمکو صرف ایک ممبر خاندان (تابع دہرم شاستر متاکشرا) کے اپنا خاص حصہ علیحدہ کرنے کے حق کی نسبت جانچ کرنی ہے۔ ایک انگریزی مقنن کو تو اس قسم کے حق کا وجود صریح معلوم ہوگا لیکن اسیطرح قدیم قانون ہنود کے رو سے یہہ بھی یقینی ہے کہ حق مذکور کا وجود نہ تھا البتہ جیسا آگے چلکر معلوم ہوگا بنگالہ مین یہہ حق پورے طور سے قایم ہو گیا ہے مگر دوسرے ممالک مین اسکے وجود اور اسکے حد استعمال کی نسبت پورا اختلاف ہے اور شاستر متاکشرا کی رو سے مسئلہ مذکور صاف صاف ایسے حق کے خلاف مین ہے۔ مین بتلا چکا ہون (فقرہ ۲۴۶-ہ کتاب ہذا) کہ بروے شاستر مذکور جملہ حصہ دار جائداد کے مشترک مالک ہوتے ہین لیکن صرف ایک جماعت کی ممبرون کی حیثیت سے جن مین کہ حصہ دار ہین مگر حصے نہین ہین۔ کیونکہ جماعت خاندانی بلا تغیر باقی رہتی ہے۔ لیکن اسکے ممبرون مین ہمیشہ تغیر ہوا کرتا ہے اور جبتک تقسیم عمل مین نہ آئے کوئی شخص صاحب حصہ نہین ہوتا کیونکہ اسوقت یہ کہنا ناممکن ہے کہ ہر شخص کا کسقدر حصہ ہوگا۔ یعنی ممکن ہے کہ جس دن کوئی ممبر خاندان مرجائے تو حصہ زیادہ ہو جائے اور پھر دوسرے دن جب کوئی پیدا ہو تو گھٹ جائے۔ (ی) حق تقسیم ممبران آہستگی اور بلے دلی سے تسلیم کیا گیا ہے لیکن اس حق کے ساتھہ وہ نتایج بھی شامل ہین کہ جائداد خاندانی مین حصہ لگائے اور آیندہ حاصلات کی تقسیم کے فواید سے انقطاع ہو جائے۔ اگر

ص ۳۹۲

(ی) دیکھئے رائے عدالت بمقدمہ سدابرت پرشاد بنام فل باش کنور بنگال لا رپورٹ جلد ۳ ص ۴۴۴ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱ (اجلاس کامل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی ممبر کو اجازت دیجائے کہ وقتاً فوقتاً اپنے حصہ جائداد خاندان مشترکہ کو بغیر
اسکے کہ بذریعہ تقسیم خاندان سے علیحدہ ہو فروخت کردے تو وہ اپنے فوائد
تقسیم کو اسکی زحمتین قبول کرنے کے بغیر محفوظ کرلے گا۔ اور ایک جداگانہ حصہ
جائداد جو ہرگز اسکا نہین ہوا تھا پاکر اپنے آپ کو فائدہ پہنچالے گا اور جائداد خاندان
گھٹا دینے سے اسکو نقصان پہونچائیگا۔ اور پھر خاندان کی محنت سے آیندہ
جو کچھ حاصل ہو اس سے منتفع ہونے کا حق باقی رکھے گا۔ کوئی شک نہین کہ
جو جائداد بطرز مذکور منتقل ہو جائیگی وہ بعد کی تقسیم مین محسوب کیجاسکتی ہے لیکن فواعد
دہرم شاستر ایسی حالت مین افتراق کا تصور نہین کرتے بلکہ بقائے اتحاد
خاندانی تصور کرتے ہین۔ اور تاوقتیکہ تقسیم عمل مین نہ آجائے اسی شخص کو
فائدہ اضافی حاصل رہتا ہے۔ یہہ صورت بالکل اس شراکت وار کی سی ہے جس
نے اپنی مرضی پر اپنے آپ کو علیحدہ کرنے کے بغیر صرف شرکت سے اپنے
سرمایہ کے واپس ملنے کے حق کا دعوی کیا ہو۔ تقسیم عمل مین آنے سے پہلے
بھی اس قسم کے انتقالات طریقہ خاندانی کو برہم کردینگے کیونکہ طریقہ مذکور کا مفروضہ
یہہ ہے کہ ہر ممبر خاندان کو جس حد تک ضرورتین پیدا ہوتی ہین اسکے لحاظ سے
سرمایہ جائداد سے دیا جاتا ہے اور ہر سال کا بقایائے غیر صرف شدہ سب کے
فائدہ کے لئے شریک سرمایہ کردیا جاتا ہے۔ اس قسم کا کوئی طریقہ نہین ہے
کہ شخصی حساب ہوا کرے اور ہر ممبر کے نام سے کھاتہ کھولا جائے جسمین
اسکے اخراجات بمد خرچ درج کئے جائین اور اسکا حصہ آمدنی بمد جمع جمع کیجائے
جائداد مشترکہ مین حصہ دار کا حق۔ البتہ اگر کسی ممبر کو حصہ علیحدہ کرنیکی اجازت دیجائے تو
اس قسم کا طریقہ ضرور ہوگا اور سالانہ حساب کرنے پر یہہ نتیجہ نکلنا ممکن ہے کہ جس مقدار
آمدنی کا وہ مستحق تہا وہ اسکے ادائے اخراجات کے لئے کافی نہ تہی اور پھر
اسوقت یہہ بے ترتیبی پیدا ہوگی کیا تو ممبر خاندان غیر منقسمہ قطعاً مستحق پرورش
نہین اور یا اسکی پرورش بروئے خیرات ہے نہ کہ برنہاد حق بالآخر یہہ کہ
بدون تقسیم اجازت انتقال دینے سے بالضرور یہہ اثر ہوگا کہ حصہ داری بلا رضامندی
دیگر ممبران خاندان اغیار داخل ہو جائین اور حق پس ماندگی مین شکست واقع ہو

ص ۳۹۳

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالانکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ حاصل رہتا۔

اختیار انتقال حصہ دار

۳۲۸ ۔ کوئی شک نہین کہ پچھلی تصنیفون مین اسبارہ مین کچھہ نہین ملتا۔ اور مصنفان قدیم نے اس وجھہ سے اس امر پر توجہہ نہین کی کہ اس قسم کا واقعہ اُن کے پیش نظر ہی نہین ہوا بلکہ غالباً سب کی رضامندی سے ہی جائداد خاندانی کا انتقال شاذ و نادر رہتا البتہ جب جائداد ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ مین بہ کثرت جانے لگی تو اون حالات کی تعریف ہونی شروع ہوئی جن سے انتقال جایز ہو سکتا تھا۔ دیاس کا قول ہے کہ "کسی حصہ دار کو نہ چاہیے کہ اپنے شریک حصہ دارون کی رضامندی کے بغیر ایسی کسی قسم کی غیر منقولہ جائداد کو بیع کرے یا دیڈالے جسپر خاندان حصہ داری کی حیثیت مین قابض ہے۔ البتہ بحالت مصیبت بغرض پرورش خاندان یا بالخصوص بغرض ادائی فرایض مذہبی ایک حصہ دار ہی جائداد غیر منقولہ کو دیسکتا ہے اور رہن و بیع کر سکتا ہے" (ک) اور واضح رہے کہ اپنے خانگی فایدہ کے لیے اپنا ذاتی حصہ بھی نہین دیسکتا۔ جیسا کہ نارد بھی جائداد مشترکہ کو ان آٹھہ قسم کی چیزون مین سے بتلاتا ہے جنکو نہ دینا چاہیے۔ گو وہ صراحتاً اس امر کو بھی جایز کرتا ہے کہ برادران منقسم جس طرح چاہین اپنے حصون کو منتقل کر سکتے ہین (ل) اور مصنف ویوادچنتامنی ان ملتون کی شرح اور ان کی تعریف کرتے وقت یہہ وجھہ بیان کرتا ہے کہ "اسلیے کہ بروے رائے عامہ اُن پر کسی کو حق نہین ہے" اور دوسری عبارت مین یہہ اضافہ کرتا ہے کہ "جو کچھہ کسی آدمیون کی ملک ہو اُسکو اُن سب کی رضامندی سے دیا جا سکتا ہے۔ اور جائداد مشترکہ موروثی سب ورثار کی رضامندی سے دیجا سکتی ہے" (م) غالباً یہہ سب عبارتین باپ یا منتظم کے اختیارات سے

(ک) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵۵ ۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ ۔

(ل) نارد دھرم حصہ دوم باب ۴ فقرہ ۴ و ۵ و باب ۱۳ فقرہ ۲ ۔ تا ۴ ۔ بنابر ورہستی جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۸ ۔ و بنابر دکش کتاب مذکور صفحہ ۱۱۰ ۔

(م) ویوادچنتامنی صفحہ ۷۲ و ۷۷ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعلق رکھتی ہین - متاکشرا اور میوکھہ حق انتقال قائم کرتے وقت بظاہر باپ سے بحث کرتے ہین جو تمام خاندان کے نایب کی حیثیت مین ہو (ن) معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو تنہا ایک شخص کے خاص اپنی جانب سے کوئی عمل کرنے کے متعلق خیال ہی نہین آیا - اور بلا پس و پیش یہی راے مسٹر کمناٹن نے بھی تایم کی ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ "ایک حصہ دار خاص اپنے حصہ جائداد موروثی مشترکہ کو منتقل کرنے سے ممنوع ہے اور اس قسم کا عمل جہان کہ مسائل متاکشرا پر عمل ہوتا ہے (جو قبل تقسیم کسی حق جداگانہ یا مسئلہ وقعت امر واقعہ کو قبول نہین کرتا) بلاشبہ خلاف قانون و ناجایز ہوگا" (س) اسکے خلاف مسٹر ایلین نے احاطہ مدراس کا ذکر تحریر کرتے وقت یہہ خیال کیا ہے کہ بیع منتقل کنندہ کے حصہ کی حد تک جایز ہوگی اور مسٹر کولبروک کی راے اس مسئلہ مین بہت ہی مذبذب معلوم ہوتی ہے لیکن ان کی مختلف رایون کا نتیجہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی حصہ دار کا اپنا حصہ ہبہ کر دینا بالیقین ناجایز ہوگا اور بیع و رہن بھی قطعی طور پر خلاف قانون ہوگی - البتہ آخری صورت مین "معدلت اسکی مقتضی ہوگی کہ جملہ جائداد یا اسکے کسی کافی جزو کی تقسیم کرا دینے سے جس سے کہ حصہ بایع سے خریدار کی تلافی ہو سکے - خریدار کی داد رسی کیجاے" (ف) یہی راے سر تھامس اسٹرینج نے اپنی کتاب مین اختیار کی ہے اور بنچ سے انہون نے اسپر عمل بھی کیا ہے - (ص)

اجرائڈگری مین حصہ کی قرقی -

۳۲۹ - غالب یہہ ہے کہ اس دقیق قانون پر پہلا حملہ اس سے ہوا کہ بذریعہ اجرائڈگری قرضہ جات کو نافذ کیا گیا اور بیشک بربنا

(ن) متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۷ تا ۳۲ - ویوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱ - فقرہ ۳ تا ۵ -

(س) دہرم شاستر کمناٹن جلد ۱ صفحہ ۵ -

(ع) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۵۰ -

(ف) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۴۲ و ۳۴۹ و ۳۳۳ و ۴۳۹ -

(ص) ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ تا ۲۰۲ - شیشاچل بنام رامامسوامی - سر تھامس اسٹرینج نوٹس آف کیسس صفحہ ۲۳۴ (۴۷) کتاب ہذا فقرہ ۳۳۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۳۹۵

صحیح منطق جو کچھہ ایک شخص بذریعہ بیع بالراست نہین کرسکتا ہے اُسکو اجازت نہونی چاہیئے کہ بوجہہ نوسل ڈگریدار بالواسطہ عمل مین لائے - لیکن قبل ازین ہم دیکھہ چکے ہین کہ دہرم شاستر مین لزوم قرض کو بہت ہی مقدس بیان کیا گیا ہے اور باپ کے لئے تو یہانتک سزاوار ہے کہ اپنے بیٹون کے حقوق کو اپنے قرضخواہون کے ذریعہ سے باطل کردے گو دہرم شاستر کو اسکے صریحی اختیار انتقال سے انکار ہے (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۲۷۸-) اور یہہ ایک فطرتی تغیر ہوگا کہ اس اصول کو جملہ حصہ دارون تک اسقدر وسیع کردیا جائے کہ قرض خواہ مجاز ہوجائے کہ ہر حصہ دار جائداد مشترکہ کے حصہ کو اس کے جداگانہ قرض کے اطمینان مین حاصل کرلے - ایسے فیصلہ جات بہی ہین جنین قرار پایا ہے کہ بردئے قانون متاکشرا اسکی اجازت بھی نہین دیجاسکتی - (ق) لیکن تمام پریسیڈنسیون مین تبکرار اسکے خلاف ہی مین قاعدہ قایم ہوا ہے اور حال مین اسکی بحالی پریوی کونسل سے بھی ہوگئی ہے - پس اس امر کو طے شدہ مانا جاسکتا ہے کہ ایک حصہ دار کے مقابلہ مین اُسکے جداگانہ قرض کی بابتہ جو ڈگری ہو تو قرض خواہ اپنے مقروض کی زندگی مین اسکے حصہ غیر منقسمہ جائداد خاندانی کو قرق و نیلام کراسکتا ہے (ر)

(ق) نانا بجارام بنام دلبے اس رپورٹ صدر عدالت بمبی صفحہ ۴۰ - بھیرو پرشاد بنام سیتو دیکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۱۱

(ر) دلایو انبام چیمبر فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۲۳۴ - سبرائڈ و بنام گوپا دجلو فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۴۷ - سیراسوامی بنام ایاسوامی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۴ - واسدیو بنام وینکیش ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ - پانڈورنگ بنام بھاسکر ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۲ - اودارام بنام رانو ایضاً صفحہ ۷۶ - گرپرشاد بنام شیودین رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ - دین دیال بنام جگدیپ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ - تلسیخ مقدمہ جگدیپ بنام دین دیال بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰ - وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۷ - وکٹ رامین بنام وکٹ سبرامینیا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۵۸ - سورج بنسی کنور بنام شیوپرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ - جالیدر بنام رحیم لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۷ - رائے نرائن بنام نونت کتاب مذکور صفحہ ۸۰۹ - خریدار حصہ دار نہین بنتا جسکی رضامندی آیندہ کے معاملات جائداد مین بجانب باقی حصہ داران مطلوب ہوتی ہو بلدیو بنام سندر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۹ - گن راج بنام شیوزر سلسلہ مذکور جلد ۲ صفحہ ۸۹۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن فیصلہ جات سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مدیون کی موت کے بعد یہہ عمل نہین ہوسکتا وہ بیان ہوچکے ہین۔ (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۳۰۵) اس امر کے طے کرنے مین زیادہ دقت ہوسکتی ہے کہ حق خریدار نیلام برنبارڈگری واقعی طور پر کیون کر نافذ ہوسکتا ہے بنگالہ مین جہان کہ حصہ دار گویا بالاشتراک قابض ہوتے ہین وہان ہر ممبر کو قبل از تقسیم یہہ حق ہوتا ہے کہ اپنے خاص حصہ کو مشخص کرکے دوسرون سے علیحدہ قبضہ رکھے۔

حق خریدار۔

نظر برآن یہہ قرار پاگیا ہے۔ کہ نیلام عدالتی مین کسی ممبر کے حقوق کا خریدار اسکا مستحق ہے کہ خاندانی مکان کے حصہ پر بھی قبضہ کرلے جسکی نسبت دوسرے ممبرون کے لیے صرف یہی چارہ کار رہے کہ نیلام مین حقوق مدیون کو خرید کرلین (ش) لیکن جو مقدمات قانون متاکشرا کی تحت مین ہین ادن مین ایسا نہین ہے یعنی صریح اقرارنامہ کے بغیر کسی ممبر کو یہہ کہنے کا حق نہین ہے کہ اُسکا کوئی خاص جداگانہ حصہ ہے اور اسلیے خریدار نیلام عدالتی بھی مقررہ حصہ جائداد پر قبضہ پانیکا دعوی نہین کرسکتا (ت) ص۳۹۶

حق دائن صیغہ اجرائے ڈگری

جیسا کہ ایک مقدمہ مین جوڈیشل کمیٹی نے فرمایا ہے کہ کوئی شک نہین کیا جاسکتا کہ اس قسم کا حصہ جائداد ہے اور ڈگریدار اوسکو حاصل کرسکتا ہے کیونکہ وہ مشخص و موجود و محدود ہے۔ لیکن اس خاص ڈگری کی رو سے قابل قرقی نہین بلکہ اس ڈگری کی رو سے بذریعہ ضبطی و قرقی و تعین رسیور دخل کیا جاسکتا ہے جو راست حصہ مذکور کے مالک کے مقابلہ مین ہوئی ہو" (ث) جو مقدمات کہ بمبئی مین واقع ہوئے ہین اُن مین ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جس طریقہ سے خریدار اجرائے ڈگری اپنے حقوق کو نافذ

(ش) رام تونو بنام الشر چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ سنہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۵۸۵۔ کنور بنام شام سندری ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۰۔ (اپیل متفرق) ایشان چندر بنام نند کمار ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۳۹۔

(ت) کالی بنام چوی ٹن ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۴۔ کلپا بنام وینکٹیش انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۷۶۔

(ث) سید تفضل بنام رگھوناتھ مورس انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۰

ہر سکتا ہے وہ صرف یہی ہے کہ جملہ جائداد مین سے مدیون کا حصہ تقسیم کرانے کا دعوے دایر کرے جسمین جملہ ممبران خاندان کو فریق قرار دے۔ ڈگری تقسیم کی تعمیل کے وقت عدالت تا حد امکان دوسرے ممبرون کے حصون کے لحاظ سے کوشش کرے گی کہ خریدار کو کوئی مشخص حصہ دلوائے جسکو مدیون نے اصلی طور پر گرو رہن یا فروخت کیا ہو۔ خریدار جزو جائداد کی تقسیم کا دعوے نہین کر سکتا کیونکہ کل جائداد کا حساب ہونا ضرور ہے جس سے معلوم ہو کہ کسقدر حصہ (بشرطیکہ کچھ ہو) مدیون کو حاصل ہے (ح) اسکے خلاف تقسیم سے پہلے بھی ایک حصہ دار کے حصون کا خریدار۔ دوسرے حصہ دارون کا ایک مشترک مستاجر ہے۔ اسلئے اگر وہ اسپر قابض ہو جائے جس سے ابتدا مین مدیون متمتع ہوتا تھا تو دوسرے ممبر اسکو محض مداخلت بیجا کنندہ تصور نہین کر سکین گے۔ پس اگر وہ اسبات پر رضامند ہون کہ بالاشتراک اجارہ جاری رہے تو وہ اسکو اسپر مجبور کر سکتے ہین کہ اسطرح اپنے حصہ سے متمتع ہو کہ اسی طرح جو وہ متمتع ہوتے ہین اُس مین خلل انداز نہو۔ اور اگر وہ اجارہ مشترکہ پر معترض ہین تو ضرور ہے کہ تقسیم کے لئے دعوی دایر کرین (ذ)

ص ۳۹۷

اختلاف اسناد و نسبت انتقال بالرضا

ف ۳۲۰ ۔ یہہ قرار دیکر کہ بر بنا ر ڈگری ایک ممبر کا حصہ فروخت کرایا جا سکتا ہے یہہ قرار دینا کہ وہ خود اسکو فروخت

(خ) پانڈورنگ بنام بہاسکر۔ ہای کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۲۔ اودارام بنام رانو ایضاً صفحہ ۷۶۔ بموافقت مقدمہ لال جہا بنام چوما دیکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۶۔ جالیسر بنام رام لال۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۲۳۔ ماروتی بنام لیلا چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۶۴۔ ونکٹ رام نام میسر البائی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۵۔

(ذ) جہابا لیا بنام تمتیا ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۸ بابا جی بنام واسدیو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۵۔ کلپا بنام وینکٹیش ایضاً جلد ۲ صفحہ ۶۷۶۔ پٹیل ہری بنام حکم چند ایضاً جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳۔ کتاب ہذا فقرہ ۴۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرسکتا ہے اسقدر سہل ہے کہ جو لوگ پہلے حق کو تسلیم کرتے ہین ان کا دوسرے حق کو تسلیم نہ کرنا تعجب خیز معلوم ہوتا ہے تاہم یہہ واضح ہوگا کہ ممالک مغربی و شمالی اور بنگال ہائیکورٹ نے اس سے انکار کر دیا ہے حالانکہ بمبئی اور مدراس کے ہائیکورٹون نے تسلیم کر لیا ہے۔ جسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بنگالہ مین ابتداء وائن صیغہ تعمیل کا بھی حق مسلمہ نہ تھا۔ حق مذکور سے ۱۸۷۱ء مین ایک ایسے فیصلہ مین انکار کیا گیا تھا جسکی اپیل نہین ہوئی تھی۔ (الف) اور پھر قطعی طور پر پریوی کونسل نے ایک ایسے اپیل مین اسکو قایم کیا جس مین بعد کے ایک فیصلہ ۱۸۷۳ء کو منسوخ کر دیا گیا تھا (ب) اسلئے ایک غیر منقطع سلسلہ فیصلہ جات نے مسئلہ مذکور کی موافقت مین ایک عملدرآمد قایم کر دیا۔ اور مدراس و بمبئی مین ابتدائی فیصلہ جات نے ایک حصہ دار کے اپنا حصہ منتقل کرنے کے حق سے انکار کر دیا لیکن حق وائن صیغہ تعمیل کو تسلیم کر لیا اور اسلئے اسکے مماثل حق حصہ دار بھی بالآخر تسلیم کر لیا گیا۔ چونکہ اس مسئلہ کو ابھی غیر متحقق تصور کیا جا سکتا ہے اسلئے کسیقدر تفصیل کے ساتھہ یہ ظاہر کرنا مناسب ہے کہ درحقیقت اسناد کی کیا حالت ہے۔

مدراس۔ **۳۳ف** سب سے پہلے مدراس مین جو مقدمہ فیصل ہوا وہ ۱۸۶۳ء مین سرتھامس اسٹرینج کے روبرو پیش تھا۔ جس مین دو برادران غیر منقسم مین سے ایک نے جائداد خاندانی کو اپنے خانگی مقاصد کیلئے رہن کیا تھا۔ پہلے دوسرے بھائی نے اس امر کے استقرار کا دعوی کیا کہ رہن اسکے حصہ جائداد کو پابند نہین کرتی اور اس دعوے مین حساب و تقسیم کی ڈگری ہو گئی۔ پھر مرتہن کے طرف سے دونون بھائیون پر بغرض ادائے قرضہ و نیلام جائداد مرہونہ دعوی مقابل کیا گیا جسکی ڈگری یون ہوئی کہ دوسرے بھائی کے مقابلہ مین دعوی خارج اور برقرار رہن جو کچھہ واجب الادا ہو اُسکی ادائی کے لئے راہن کے حصہ کو پابند قرار دیا جائے

(الف) بھیرو پرشاد بنام بسبستو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۱۔
(ب) دین دیال بنام جگدیپ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۰

لیکن کوئی حصہ جائداد جو داخل رہن نامہ ہے اسوقت تک فروخت نکیا جائے
صہ ۳۹۸ جبکہ حساب و تقسیم حسب ہدایت مندرجہ اصل ڈگری ختم ہو جائے - یہ کارروائی
مسٹر کولبروک کے سامنے پیش ہوئی اور انہون نے اس شبہہ کے ساتھہ منظور
کی کہ آیا منتقل کنندہ کے حصہ پر جو بار ڈالا گیا وہ جایز تہا یا نہین - (ج) ۱۸۵۳ء
کے ایک مقدمہ مین معلوم ہوتا ہے کہ صدر عدالت مدراس نے منجملہ چند مبران
کے ایک ممبر کے اپنے حصہ کی بیع کو بلا تقسیم بھی جایز قرار دیا ہے (د) اسکے خلاف
ضلعی عدالت کے ایک پنڈت کی رائے بھی درج ہوئی ہے جو مسٹر کولبروک کے
مسلک کی تائید کرتی ہے - اس سوال کے جواب مین کہ "آیا ایک ممبر خاندان غیر منقسمہ
جس مین صرف دو ہی آدمی ہون اپنے شریک کے نصف حصہ جائداد کو اپنے
حال پر چہوڑ کر دوسرے نصف کو علیحدہ کر سکتا ہے" اس نے جواب دیا تہا کہ
"نارد کی بچن مین بیان ہوا ہے کہ یہہ ضرور ہے کہ بموافقت جملہ ممبران پہلے
ایک تقسیم عمل مین آجائے اسلیے بربنا اختیار تمیزی اپنے حصہ کی مقدار تک
علیحدہ دینا جایز نہین ہے" - (ہ) ۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۰ء مین صدر عدالت نے تین مقدمون
مین اسی اصول کی پیروی کی اور قرار دیا کہ بیع منجانب برادر غیر منقسم جایز نہین چاہے اس کے
ذاتی حصہ کے اندر ہی کیون نہو تاوقتیکہ ضروری وجوہ سے عمل مین نہ آئی ہو - (و)
منظوری ہائی کورٹ مدراس ۱۳۵ - ایسی حالت مین یہہ مسئلہ ہائیکورٹ مدراس
مین پیش ہوا - جس مین ایسے دو بہائیون مین سے ایک بہائی نے جو ممبران خاندان
غیر منقسمہ ہے ایسے دو مکانون مین سے ایک کو اپنے ذاتی قرض کے لئے رہن کر دیا
جو جزو جائداد خاندانی ہے - پہر اس پر بربنا ڈگری ہرجہ کی نالش دائر کیگئی اور اُسکے

(ج) رام سامی بنام شیشاچل - اسٹرنجس نوٹس آف کیسس مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ و ۲۴۰ (۷۴)
(د) چاپیل بنام چوکن فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۲۲۰ -
(ہ) اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۵۱ -
(و) راماکٹی بنام کلاتورائن - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۷۰ - لنگ سیمبل
بنام شیشاچل فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۷ - سندر بنام تیغ راجہ ایضاً صفحہ ۶۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقابلہ مین فیصلہ حاصل کر لیا گیا ڈگریدار نے تعمیل کرائی اور بذریعہ حکم تعمیلی شریف نے مدیون کا حصہ واقع مکان مرہونہ و نیز حصہ دیگر مکان قرق کر کے نیلام کر دیا حریدار نے دونون بھائیون پر دخل یابی کا دعوی کیا۔ اسکاٹ لینڈ صاحب چیف جسٹس نے فیصلہ کیا کہ رہن و تعمیل ہر دو ایک بنیاد پر قایم ہین اور تا حد حصہ منتقل کنندہ دونون جایز ہین اور یہہ کہ "حصہ دار کی جس چیز کے ڈگریدار چیز یدار مستحق ہین وہ صرف اسکا حصہ ہے جس کا بحالت تقسیم خود حصہ دار کو استحقاق ہوتا اور اس قسم کے حصہ کی مقدار بلاشبہہ حالت خاندان پر منحصر ہے" (ز) مدراس مین اسی وقت سے یہہ فیصلہ ہدایتی نظیر سمجھا گیا ہے اور بہ تکرار اسکی تقلید ہوی ہے (ح) اور عدالت نے حکم دیدیا ہے کہ باپ اپنے حصہ جائداد غیر منقسمہ سے زاید نہ منتقل کرے لیکن جو انتقالات اسکے حصہ کی حد مین ہون ان مین دخل دینے سے انکار کر دیا۔ (ط)

ص ۳۹۹

حد اختیار۔ ان تمام مقدمات مین معاملت کا نفاذ منتقل کنندہ کی زندگی ہی مین ہوا تھا اور اصول یہہ بیان ہوا تھا کہ چونکہ منتقل کنندہ خود تقسیم کرا سکتا تھا اسلئے عدالت بھی اسکو مجبور کر سکتی تھی کہ "اپنے دایون کو وہ تمام چارہ کار دیدے جس کا وہ خود بمقابلہ اس شئے کے جسکا اُسنے اقرار کیا مستحق ہو سکتا تھا" (ی) یہی قاعدہ

(ز) ویراسوامی بنام ایاسوامی۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۴ بموافقت ایکٹ انتقال جائداد (نمبری ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۴ لیکن اگر حصہ مکان سکونتی مملوکہ خاندان غیر منقسمہ کا منتقل الیہ کوئی اجنبی شخص ہو تو وہ مکان مذکور پر قبضہ مشترکہ یا بود و باش رکھنے کا مستحق نہوگا۔

(ح) پدامتھو لتی بنام تمارپڈی۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۰۔ پلانی دیلیا بنام منارد ایضاً صفحہ ۱۶۴۔ رنچارلو بنام وینکٹ راما ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۰۔ مثلاً یہہ کہ منجملہ چند حصہ داران ایک حصہ دار اپنا حصہ دوسرے کو واگذار کر سکتا ہے۔ پدیا بنام رام لنگم۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۶ قانون ملیبار کے رو سے اسطرح کا کوئی حق نہین ہے جس مین کہ تقسیم کی اجازت نہین ہے۔ بیاری بنام پٹنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۸۔

(ط) کانو کرتی بنام وینکٹ رام داس مدراس جورسٹ جلد ۴ صفحہ ۲۵۱۔

(ی) ہائی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۷۴۔ نوٹ (ح) مندرجہ بالا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس منع پر بھی منطبق کیا گیا جہان فوت ہو جانے کی وجہ سے تقسیم ناممکن ہو گئی تھی۔ اس مقدمہ مین ایک باپ نے ایک خرد جائداد جو جملہ جائداد کے نصف سے کم تہا بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ اپنی زوجہ کو دیدیا جسپر قبضہ بہی ہو گیا۔ اسکی موت کے بعد اسکے اکلوتے بیٹے نے اسکی تنسیخ کا دعوی کیا پس عدالت نے اس قسم کے ہبہ کی نسبت باپ کے اختیار کی بحث سننے سے بہی انکار کر دیا۔ کیونکہ یہہ بالکل طے شدہ قانون ہے کہ ایک ہندو اپنے حد اختیار تک ہبہ کر سکتا ہے اور اس معاملہ مین متوفی نے اس سے زیادہ کوئی امر نہین کیا۔" (ک) مگر یہہ مقدمہ حال مین اس اصول پر منسوخ کر دیا گیا ہے کہ بر بنار نفاذ تقسیم جو انصاف بہ قیمت حق کرنے والے کے حق مین پایا جاتا ہے وہ محض موہوب لہ کیلئے نہین پیدا ہو سکتا۔ (ل)

صد ۴۰۰

اسکے خلاف ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا ہے کہ کوئی حصہ دار اپنے منتقل الیہ کو کسی مشخصہ خرد جائداد مشترکہ کی حقیت نہین دیسکتا۔ چاہے خرد مذکور اسکے حصہ سے بہی کم ہو کیونکہ ہر شریک ہر حصہ جائداد مین ایک غیر منقسم حصہ رکہتا ہے اور اس لئے جو کچہہ کوئی شریک فروخت کر سکتا ہے وہ اس جزو مین کا حصہ ہے۔ (م)

غیر منقسمہ حصہ کی وصیت کی ناجوازی۔

۳۳۳ ۔ جملہ فیصلہ جات بالا اس فیصلہ سے پہلے کے ہین جو بنگالہ مین اجلاس کامل کے ذریعہ سے ہوا تہا جس کا ذکر آیندہ (فقرہ ۳۳۷ مین) کیا جائیگا۔ لیکن یہی مسئلہ اس فیصلہ کے بعد بہی پیدا ہوا۔ سوال یہہ تہا کہ آیا کوئی وصیت جائداد غیر منقولہ موروثی منجانب پدر اسکے اکلوتے بیٹے کے مقابلہ مین جایز ہے یا نہین؟ اسپر یہہ بحث کیگئی تھی۔ اولاً یہہ کہ باپ اپنی زندگی مین اپنا حصہ جائداد خاندانی دیسکتا ہے۔ ثانیاً یہہ کہ اسکی وصیت اس مقدار تک جایز ہے جس مقدار مین اسکا ہبہ جایز ہو سکتا تہا۔ عدالت نے پہلی شکل

(ک) وینکٹ پتی بنام لچہمی مدراس جورسٹ جلد ۶ صفحہ ۲۱۵۔
(ل) بابا بنام تما۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷۔ صفحہ ۳۵۷۔ پونو سوامی بنام تھاتھا۔ کتاب مذکور جلد ۹ صفحہ ۲۷۳۔ رامنا بنام وینکٹ۔ ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶۔
(م) وینکٹ اچل بنام چنیا۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قبول کرلی لیکن دوسری سے انکار کردیا - اور ہائیکورٹ بنگالہ نے جو رائے قائم کی اسکا حوالہ دینے کے بعد کہ کوئی شخص اپنا حصہ دے نہین سکتا جبتک کہ وہ جائداد تقسیم حاصل نہ کرلے - عدالت نے بیان کیا کہ "اگر لفظ "حصہ" سے حصہ مشخصہ مراد ہے تو یہہ حجت بلاشبہہ صحیح ہے کہ کوئی شریک تقسیم سے پہلے اپنا حصہ دوسرے پر منتقل نہین کرسکتا کیونکہ تقسیم سے پہلے یہہ دریافت نہین ہوسکتا کہ وہ کیا ہے اور ایسا ہی مدراس کا بھی قانون ہے کہ کوئی شریک قبل تقسیم اپنے حصہ کی حیثیت مین کوئی مشخصہ حصہ جائداد مشترکہ منتقل نہین کرسکتا - پس اس طریقہ سے غور کرنے مین جن زحمتون نے کہ کلکتہ ہائی کورٹ کو متاثر کیا ہے وہ مفقود ہوجاتی ہین - وہ شخص جس کے حق مین حصہ شریک منتقل ہوا ہے اسیقدر پاتا ہے جو عند التقسیم شریک مذکور کا حصہ پایا جائے اور جو کچھہ وہ اسطرح پاتا ہے وہ وقت حصول پر اور تا وقتیکہ معین وعلیحدہ نہو جائے ان ہی تغیرات کا محکوم ہے جنکا اس حالت مین ہوتا جبکہ بحیثیت حصہ شریک باقی رہتا - لیکن وقت مناسب پر وہ بلا شک معین ہوسکتا ہے اور یہہ کہنے کی کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی چاہے وہ دہرم شاستر نافذہ احاطۂ ہذا سے مستخرج ہو یا عام اصول پر مبنی ہو کہ اس قسم کا حصہ ناقابل انتقال ہے - تیسرے سوال کی نسبت ہماری یہہ رائے ہے کہ وصیت نامہ مذکور مقدمہ محولہ مین موثر نہین ہوسکتا - کیونکہ فوت ہونے کے وقت مین حق پس ماندگی اس حق سے جو وصیت سے پیدا ہوا اختلاف رکھتا ہے پس حقیت بلحاظ پس ماندگی حقیت سابقہ ہونے کی وجہ سے اس حق کے اخراج مین جو وصیت سے پیدا ہو ترجیح رکھتی ہے" (ن)

صد ۴۰۱

فیصلہ جات بمبئی - ۳۴۸ - بمبئی مین بھی فیصلہ جات کا تقریباً وہی طریقہ رہا ہے جو مدراس مین تھا - ابتدائی مقدمات حصہ دار کے حق انتقال کے خلاف معلوم ہوتے ہین اور یہہ قرار دیا گیا ہے کہ دو غیر منقسمہ بھائیون مین سے ایک کیطرف سے بیع یا رہن کا عمل مین آنا ناجایز ہے گو عمل مذکور خاص اپنے ہی حصہ

(ن) وتلاٹین بنام بیمی نا - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد غیر منقسمہ کی بابت ہو۔ (س)

حصہ دار اپنا حصہ فروخت کرسکتا ہے

بعد کے مقدمات مین معلوم ہوتا ہے کہ صدر عدالت بمبئی نے یہہ قرار دینے پر بھی کہ خریدار حصہ حصہ دار جائداد خاندانی ہنود قبل از تقسیم کسی خاص حصہ جائداد پر دخلیابی کا دعوی نہین کرسکتا اور نہ اس امر کا اثبات کرسکتا ہے کہ حصہ مذکور اسکی جداگانہ ملک ہے۔ یہہ رائے ظاہر کی تھی کہ وہ بعد تقسیم کا دعوے کرکے اپنے خرید کردہ حصہ کو حاصل کرسکتا ہے" (ع) سپریم کورٹ اور اسکے بعد ہائیکورٹ نے ممبر غیر منقسم کے اپنے حصہ غیر منقسمہ کو بیع یا رہن کرنے کے حق کو تسلیم کرلیا ہے اور نیز اسی عمل کے رواج کو بھی مان لیا ہے۔ یہہ تمام مقدمات سابق ایک طویل تجویز مین جمع کئے گئے ہین جو ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس نے ۱۸۷۳ء مین صادر کی تھی (ف) انہون نے اعتراف کیا تھا کہ قانون متاکشرا اور رواج مابعد مروجہ متہلا و بنارس اُس قانون کے موافق ہین جو اجلاس کامل بنگالہ نے قایم کیا ہے۔ لیکن ساتھہ ہی یہہ بھی بیان کیا ہے کہ غربی ہند مین اسکے خلاف عملدرآمد ہے۔ انہون نے اپنی نظر ثانی نظایر کو یہہ کہکر ختم کیا تھا کہ "بروے اصول (پابندی نظایر) جس نے سر مارنس پیکاک اور انکے شریک کو ترغیب دی تھی کہ اپنے حدود مملکت مین متاکشرا کے مسئلہ مخالف انتقال کو مضبوطی کے ساتھہ لئے رہین جہان اسی پر استناد ہوتا ہے۔ ہم بھی اپنے کو اس حصہ ہند مین مجبور پاتے ہین کہ اُس مسئلہ سے جہانتک کہ وہ ایک ہندو حصہ دار کے حق بیع و رہن یا کسی اور طرح پر بمعاوضہ فیصلہ اپنے حصہ جائداد خاندان غیر منقسمہ کے انتقال سے انکار کرتا ہے قطع نظر کرین

صد ۴۰۲

(س) بالوجی بنام ونکپا منتخب رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۲۱۶۔ باجی بنام پانڈورنگ رپورٹ صدر عدالت بمبئی حصہ دوم صفحہ ۹۳۔ مگر ملاحظہ ہو بیوستھا مندرجہ منتخب رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۴۲۔ جس سے اس حق کا اعتراف ظاہر ہوتا ہے۔

(ع) رائے عدالت واسدیو بنام وکٹیش ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۵۶ جسمین کہ مقدمات کا حوالہ دیا گیا۔

(ف) واسدیو بنام وکٹیش ہائی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ جس مین فقیرا بنام چینا ایضاً صفحہ ۱۶۲ (فیصلہ اجلاس کامل) کی پیروی کیگئی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

استناد مرقومہ بالا ہمکو اس نتیجہ کی ہدایت کرتی ہین کہ اس احاطہ کیلئے اسکو سطرہ ذیل قانون سمجھنا چاہیئے کہ منجملہ حصہ داران صرف ایک حصہ دار خاندان منہو دقبل تقسیم وبلا منظوری حصہ داران - اپنے حصہ جائداد خاندانی غیر منقسمہ منقولہ یا غیر منقولہ کو بیمانہ قیمتی بیع رہن یا دوسری طرح پر منتقل ہی نہین کرسکتا بلکہ ایسا حصہ بروئے فیصلہ موسومہ حصہ دار مذکور بر بنا دعوی قرضخواہ ذاتی حصہ دار مذکور تعمیل مین قرق ہوسکتا ہے اگر ہم اسکے خلاف قرار دینا چاہین تو ہمکو ایسی بہت سی حقیقتون کی بیخ کنی کرنی پڑیگی جو اس فیصلہ پر مبنی ہین جسکو ایک عرصہ دراز سے اس حصہ ہند کی عدالتون نے مضبوطی کے ساتھ اختیار کیا ہے - ہماری نگاہ مین فیصلہ کی مضبوطی ایک خاص مسئلہ متاکثر السبت حق انتقال کے انحراف کرنے سے کہین زیادہ وسیع ہے" جس طریقہ سے کہ عدالت بمبئی اس حق کو نافذ کرتی ہے وہ تقسیم وحساب فہمی کی ڈگری دیدینے کے ذریعہ سے ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا - (ط)

حصہ دار اپنے حصہ کا ہبہ یا وصیت نہین کرسکتا

ف ۳۳۵ - بہرحال ہائیکورٹ بمبئی نے قیمتاً خرید کرنے والے کے حقوق کی طرفداری کرنے مین انتقال نامہ بلا معاوضہ حاصل کرنے والے کی کوئی رعایت نہین کی ہے اور یہہ قرار دیا ہے کہ ایک حصہ دار غیر منقسم اپنے حصہ کا ہبہ نہین کرسکتا اور نہ وصیت نامہ کے ذریعہ سے منتقل کرسکتا ہے (ق) کوئی شک نہین کہ ان دونون امور مین عدالت بمبئی کو عدالت مدراس کے ساتھ اس دلیل پر اتفاق ہے کہ ہبہ کی صورت مین کوئی ایسا انصاف نہین ہے جسپر ڈگری تقسیم منحصر کیجائے - بہرحال ہائیکورٹ اپنے فیصلہ کو اس سادہ دلیل پر قایم کرتی ہے کہ عدالت جائداد خاندانی غیر منقسمہ مین ایک حصہ دار کے حصہ کی سپردگی کو اس سے آگے لیجانے پر مایل نہین ہے جسقدر کہ وہ بر بنا نظایر محولہ واقوال سپرم کورٹ ص ۴۰۲

(ص) کتاب ہذا فقرہ ۳۲۹ -

(ق) گنگو بای بنام رامنا - ہائی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶۶ (صیغہ اپیل دیوانی) تکا رام بنام رام چندر ایضاً جلد ۶ صفحہ ۲۴۹ - (اپیل دیوانی) اودے رام بنام رانو - ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۶ - درنداوندا س بنام بیونا ایضاً جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وسدر عدالت بمبئی کا ربند ہونے پر مجبور رہی ہے۔ (ر) ابتک پریوی کونسل سے جوازمہ حصہ حصہ دار کی نسبت کوئی فیصلہ نہین ہوا ہے گو حکام والامقام کے اوزان کا میلان ایک حد تک اسکے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ (ش)

مقدار حصہ کیون کر دریافت ہو۔

۳۳۶ ۔ عدالتہاے مدراس وبمبئی نے جیسا کہ قرار دیا ہے اگر حصہ دار حقوق خریدار بذریعہ تقسیم حاصل کئے جامین تو ایک اور سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ نہین مقدار حصہ کا (جو کہ اسکو جائداد مین حاصل ہے) کون سی تاریخ سے ہونا چاہیے مثلاً دو بھائیون مین سے فرض کیجئے کہ ایک بھائی اپنے خانگی فائدہ کیلئے جائداد خاندانی پر ایک رہن نامہ لکھدے اور وہ اسوقت تک باقی رہے کہ تین بھائی اور پیدا ہو جائین اور باپ مرجاے اور اسوقت قرض خواہ اپنا حق نافذ کرنیکی دعوی کرے تو آیا اسکا مواخذہ ثلث جائداد پر ہوگا جو اسکی قرضدار کارین کو وقت حصہ تہایا صرف خمس جائداد پر ہوگا جو بوقت دائر ہونے نالش کے اسکا حصہ ہے مدراس ہائی کورٹ نے آخری رائے کو حال ہی مین اختیار کیا ہے۔ (ت) نیز یہہ کہ ایسی حالت مین نالش کا کیا نصفیہ ہوگا جبکہ اسکا حصہ بلحاظ پس ماندگی کلیتاً جاتا رہے اور تقسیم ناممکن ہو جائے جیسا کہ کئی بھائیون مین سے ایک بھائی لاولد مرجائے۔؟ ملحوظہ موجودہ سندون کے لحاظ سے ان دقتون کو ظاہر کر دینے سے زیادہ کوئی امر کرنا بیکار ہوگا۔

بنگالہ اور ممالک مغربی شمالی مین اسکے خلاف اصول ہے۔

۳۳۷ ۔ جب ہم عدالتہاے بنگالہ وممالک مغربی وشمالی کیطرف توجہ کرتے ہین تو ابتدائی اصول کی تعمیل مین پوری پوری موافقت ہوتی ہے۔ ستہلا کے ایک مقدمہ مین جو پنڈتون کے پاس ان مین سے ایک کی دیانت مین شبہہ ہونیکی وجہ سے کمر رہیجا گیا تہا ہمین

(ر) ہائی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۱ ۔ نوٹ ۔ اف۔

(ش) رائے عدالت لکشمن نبام رام چندر۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صہ ۱۹۵

(ہی) مقدمہ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸

(ت) رنگ سوامی نبام کرسینن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۱

صہ ۴۰۴

انہون نے ظاہر کیا تہا کہ ہبہ جائداد مشترکہ غیر منقسمہ خواہ غیر منقولہ ہو یا منقولہ جایز نہین ہے چاہے واہب کے حصہ کے ہی مقدار تک کیون نہو۔ کیونکہ جائداد اسوقت تک ہبہ اور عطا نہین ہوسکتی تا وقتیکہ اسکی تشریح و تعین نہو جائے۔ اور بجہ تقسیم کے نہین ہوسکتا" (ث) اسی ضلع کے اور مقدمات مین مسئلہ مذکور صراحتاً فیصل کیا گیا تہا (خ) اور بالکل اسی قاعدہ کی پیروی دوسرے اضلاع کے مقدمات مین بھی کیگئی جن مین متاکشرا رایج تہا۔ (ذ) ۱۸۶۹ء مین یہہ سوال بلحاظ بعض اختلاف فیصلہ ہائیکورٹ مدراس و بمبئی ہائیکورٹ بنگالہ کے اجلاس کامل مین استصواب پیش ہوا چنانچہ جملہ فیصلہ جات سابق اور اقوال کی جانچ محنت کے ساتھ کیگئی اور عدالت نے جوابدیا کہ جو مقدمات متاکشرا کے تابع ہین ان مین متہا حصہ دار اپنے شرکاء کی رضامندی کے بغیر اسکا اختیار نہین رکہتا کہ محض اپنے لئے نہ فائدہ خاندان کے لئے روپیہ حاصل کرنیکی غرض سے اپنے حصہ غیر منقسمہ کو منتقل کرے۔ عدالت نے بیان کیا تہا کہ "نافذ الوقت نظایر کو منسوخ کرنے سے جسکے ذریعہ سے تقریباً نصف صدی سے قاعدہ قایم ہوگیا ہے اور جسکے اصول کی موافقت مین عموماً سمجہا گیا

(ث) نندرام بنام کاشی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ (۳۱۰) وہی مقدمہ فیصلہ جات سپریم کورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷ ابحال رہا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۷۰ (۹۰)

(خ) شیوچرن بنام جمن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۶ (۲۱۴) شیوسہائے بنام سری کرشن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ (۱۲۳) مسماۃ روپنا بنام رائے ریوتی فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۳۴۴ جیون بنام رام گووند فیصلہ جات مذکور جلد ۵ صفحہ ۱۶۳ (۱۹۳)

(ذ) شیوسرن بنام شیوسہائے فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۸ (۲۰۱) نوٹ بہی دیکہئے کیرت بنام سدابرت ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ - دیکہئے فیصلہ جات ممالک مغربی و شمالی جنمین مقدمہ سدابرت پرشاد بنام فلباش کنور جلد ۳ صفحہ ۴۲ (فیصلہ اجلاس کامل) کا حوالہ دیا گیا ہی وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱ (فیصلہ اجلاس کامل) بنام گنگا۔ ہائیکورٹ۔ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۷ صفحہ ۲۷۰ - یہ فیصلہ جات حال مین عدالت العالیہ پریوی کونسل مین منظور ہوئی اور رانکی پیروی کیگئی چمیلی بنام رام پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ - رام مندر بنام گوپی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۸۴ - مگر اس عدالت کا یہہ اختیار معلوم ہوتا ہی کہ ایک ممبر خاندان جس نے اپنی حصہ کو منتقل کر دیا ہو دوسرے ممبر کے اسی طرح کے انتقال کی نسبت اعتراض نہین کر سکتا۔ گن راج بنام شیونور انڈین لا رپورٹ الہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۱

اور اسپر عملدرآمد ہے"۔ ایک خلاف نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے (الف) بلاشبہہ اس فیصلہ نے اسوقت سے قانون کو حدود اختیارات ہائیکورٹ بنگالہ مین قایم کیا ہے اور کوئی شک نہین کہ حالات مغربی و شمالی مین بھی اسکی عدالت کے پچھلے فیصلون کی اعلی درجہ کی تصدیق سمجھا جائے گا (ب)*

صد ۵۰۵ انتفاء نصفت بحق منتقل الیہ۔ ۳۳۸۹ لیکن بنگالہ مین بھی اور فیصلہ اجلاس کامل کے بعد سے عدالت نے حقوق فریقین کے ساتھہ ایسے طریقہ سے برتاؤ کیا ہے جو بعض حالات مین بالکل وہی نتیجہ پیدا کرتا ہے جو بمبئی اور مدراس کے مسئلہ نے پیدا کیا ہے۔ (ج) اس مقدمہ مین مدعا علیہ دوم نے جو باپ اور خاندان تابع قانون متاکشرا کا منتظم تھا ایسے کام کیلئے جائداد خاندانی کو مدعا علیہ نمبر اول کے پاس رہن کیا جو قانوناً جایز نہ تھا۔ بڑے بیٹے نے اپنے اور نابالغ بیٹے کیجانب سے تنسیخ رہن نامہ کا دعوی کیا۔ عدالت نے تجویز کیا کہ مدعی معاملت مذکور پر رضامند ہوگیا تھا اسلیے صرف نابالغ ہی کے حصہ سے اب سروکار ہے۔ اور یہہ ظاہر نہین ہوا کہ وہ بھی کسی طرح مستفید ہوا ہو۔ پس عدالت نے یہ بیان کرنے کے بعد کہ نیلام کو بلا شرط منسوخ کر دینے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ "جائداد واپس ہوکر خاندان مشترکہ کو اسیطرح متمتع کریگی جسطرح رہن و بیع سے پہلے تھا۔ اور پھر ضرورتاً بحسب احکام قانون

(الف) سدابرت پرشاد بنام فلباش کنور بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱۔ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱ (اجلاس کامل)

(ب) ناتھو بنام چدی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵) صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۷ موسوم بہ مقدمہ ننھو بنام چھیدی۔ ہنومان بنام بادکشن بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۵۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۶ (اجلاس کامل) موسوم بمقدمہ ہنومان بنام بھاگوت فلباش نور بنام لالہ جگیشر ویکلی رپورٹر جلد ۱۴۔ صفحہ ۳۴ وہی مقدمہ بحالت نظر ثانی ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۸ دوسرے پیرہ مین منسوخ ہوگیا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۷ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۵۔ بنسی لال بنام شیخ اولاد ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۲۔ چندر کمار سنیال بنام بنسی سہائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷۔

* (حاشیہ) حال کا فیصلہ نسبت ناجوانی انتقال حصہ شریک غیر منقسم دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۰ و جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۱۔ ہائیکورٹ الہ آباد نے اس قاعدہ کو یہانتک وسعت دی ہے کہ کیا شریک خاندان مشترکہ اپنا حصہ غیر منقسم دوسرے شریک کی پاس بلا رضامندی دیگر شرکاء کے منتقل نہین کر سکتا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۹۔ (ج) مہابیر پرشاد بنام رام یاد بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۲ دیکھو مقدمہ راؤ وارام بنام راؤ نارائن گرو رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۷۰ جس مین شریک ممیز کنندہ حصہ کوئی ایسی ناقابلیت کہتا ہو جو اصلی جایداد مشترکہ کو کسی صورت مین بھی بیع ترک کرانے کی مجاز نہین کیا جا سکتا۔ رام سہائے بنام لالہ لالمی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۱۹۔ اس قسم کا حق ذاتی اور ایسے شخص کے وارث کو حقین یا تابع نہین رہتا جس نے انتقال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متاکشر اسی شخص (مدعا علیہ دوم) کے انتظام مین جائیگی جس نے تین ہزار روپے مدعی علیہ نمبر اسے بجایۂ کفالت بربنا رہن حاصل کر لیے جو بالکل خلاف نصفت و معدلت تہا" اور نیز یہہ کہنے کے بعد کہ فیصلہ اجلاس کامل (بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ اجلاس کامل و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱ - اجلاس کامل) جس نے سے طے کیا ہے کہ اس طرحکی دستاویز منسوخ کیجا سکتی ہے - یہ بیان کرنے سے باز رہے کہ کن شرائط پر اسطرحکا چارہ کار عطا کرنا چاہیئے اور آگے چلکر ظاہر کیا کہ باپ ہر وقت مین مدعی تقسیم ہو سکتا ہے اور "مدعا علیہ اول بروئے انصاف صاف صاف استحقاق رکھتا ہے کہ باپ سے اصرار کرے کہ اسکا حصہ معرض وجود مین لائے اور انکے فوائد کے لیے حاصل کرے کیونکہ اسنے انکار دیہہ یہہ ظاہر کرکے حاصل کیا ہے کہ اسکو جائداد خاندانی مشترکہ پر بار کرنے کا اختیار حاصل تہا جس سے وہ اسوقت آگاہ تہا کہ اسکو حاصل نہین ہے - اسلیئے وہ کم از کم اس بات کا ذمہ دار ہے کہ تا حد امکان اس حق مالکانہ کو کام مین لاکر جو اسی جائداد پر منفرداً اسکو حاصل ہے اپنے بیان کا معاوضہ کر دے - اصل یہہ ہے کہ یہی توجیہہ خلف اکبر (مدعی) سے بہی تعلق رکہتی ہے جس نے تکمیل رہن مین باپ کی اعانت کی - پس بالجملہ ہماری رائے یہہ ہے کہ مدعیون کو اس مضمون کی ڈگری دینی چاہیئے کہ مدعی واسطے خاندان مشترکہ کے جائداد حاصل کر لین لیکن اس ڈگری کے ساتہہ یہہ استقرار ضرور ہونا چاہیئے کہ بعد حصول جائداد مذکور معینہ حصون مین رہیگی اور اس سے خاندان متمتع ہوگا - یعنی ثلث باپ (مدعی علیہ دوم) کا حصہ ہوگا اور ثلث خلف اکبر (مدعی) کا حصہ ہوگا اور باقی ثلث دوسرے پسر نابالغ کی ملک ہوگا - اور نیز یہہ بہی استقرار ہونا چاہیئے کہ حصص پدر و خلف اکبر مشترکا و منفرداً مدعی نمبر اول کی کفالت مین اس غرض سے ہونگے کہ اس نے مدعا علیہ دوم کو تین ہزار روپئے جو قرض دیے ہین وہ معہ سود بحساب چھ فیصدی من ابتدائے تاریخ قرض لغایتہ تاریخ ادائے قرض مذکور ادا کرین"۔

جوڈیشل کمیٹی | اس فیصلہ پر جوڈیشل کمیٹی نے یہ ریمارک کیا (د) کہ "قاعدہ مذکور اور

(د) دین دیال بنام جگدیپ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۵۵ و ہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس قاعدہ مین جو بمبئی اور مدراس مین قائم کیا گیا ہے اسکے سوا در اصل بہت ہی کم فرق ہے کہ اول الذکر کا استعمال اس رائے پر منحصر ہو سکتا ہے جو جج کسی خاص مقدمہ کے حقوق کے لیئے قایم کرین اور آخر الذکر حق فرض خواہ کی تعریف کرکے ایک وسیع قاعدہ کلیہ قائم کرتا ہے"۔ لیکن ایسے کسی مقدمہ مین ایسی نصفت نہین قائم کیجا سکتی جس مین حصہ دار جس نے جائداد منتقل کی ہے مر گیا ہو۔ کیونکہ اس واقعہ کے ساتھ ہی اس کا حصہ بذریعہ حق پس ماندگی ان لوگون کے پاس چلا جاتا ہے جو قرض اور تاوانات متوفی کے ذمہ دار نہین ہوتے

(۸) ۳۵۹ و ۳۶۰ - یہہ سوال جس پر ابھی بحث کیگئی پریوی کونسل کے روبرو اس صورت مین کبھی نہین پیش ہوا جس مین بحث قانونی کے بعد اس کا فیصلہ ضرور ہوتا۔ مقدمہ بہگوان دین بنام منابای مین (د) ایک قول یہہ ہے کہ "حصہ دارون مین بلا رضامندی دیگران ایک کی جانب سے عمل انتقال نہین ہو سکتا"۔ ایک اور مقدمہ مین جس مین کئی مالکان مشترک مین سے ایک نے اپنا حصہ رہن کیا تہا تو عدالت نے یہہ فرمایا کہ "بہرکیف حصہ دارون کی نسبت یہ نہین پایا جاتا کہ وہ کسی ہندو خاندان غیر منقسمہ و مشترکہ کے ممبر ہون بلکہ علی الترتیب علیحدہ علیحدہ وہ اپنے حصون سے متمتع رہے ہین پس یہہ امر صاف ہے کہ ان دیہات مین راہن اپنے خاص حصہ غیر منقسمہ کو گرو کرنے کا اختیار رکھتا تہا"۔ (ز) اس کے خلاف ان مقدمات مین جہان یہ امر صراحتاً اختیار کیا گیا تہا لیکن اس کا فیصلہ ضروری نہ تھا تو ہی جوڈیشل کمیٹی

ص ۴۰۷

(۸) مادہو پرشاد بنام مہربان سنگہ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۴ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ - جلد ۱۸ - صفحہ - ۱۵۷ -

(د) مورس انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۲ - (پریوی کونسل) -

(ز) بیجناتھ بنام رامودین - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۱۹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکو مشتبہ تصور کیا۔ (ح) اور بعد کے ایک اور مقدمہ مین جب یہہ مسئلہ پیدا ہوا تو یہی جوڈیشل کمیٹی نے حسب طریقہ مذکورہ بالا قاعدہ مدراس وبمبئی کو طے شدہ تصور کیا اور قاعدہ بنگالہ کو انکے حدود ارضی مین قابل اشتباہ سمجھا۔ (ط) اور یہی زیادہ تر زمانہ حال مین کمیٹی موصوفہ نے آرار عدالتہائے بنگالہ وممالک مغربی وشمالی کو ایک ایسے مقدمہ مین قبول کر لیا جس مین یہہ جایز رکھا گیا تھا کہ جن اضلاع مین انکی حکومت ہے ان مین ان کے فیصلے قابل پابندی ہین (ی)

چارہ کار بمقابلہ انتقال۔ **ف ۳۴۰** ۔ جو چارہ کار ایک ممبر خاندان کو ان انتقالات کی نسبت حاصل ہوتا ہے جو دوسرے ممبر کی جانب سے عمل مین آے ہون۔ وہ بالکل عدالتون کی ان رایون پر منحصر ہن جو اس قسم کے انتقالات کو جایز قرار دیتی ہین رہے قاعدہ نافذہ مدراس وبمبئی اس قسم کے انتقالات سے چاہے جو کچھہ متقل ہوتا ہو منتقل کنندہ کے خاص حصہ جایداد کی حد تک جایز ہین * اسی لیے اس قسم کے انتقال کو

(ح) گرداری لال بنام کنتو لال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۹۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۔ فلباش کنور بنام لالہ جگیشر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۲۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۵۔ دین دیال بنام جگدیپ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۵۲۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔

(ط) سوریج بنسی کنور بنام شیوپرشاد انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

(ی) مادھوپرشاد بنام مہربان سنگھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۹۴۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷۔

* (حاشیہ) مدراس ہائیکورٹ نے حال مین اس رائے کے خلاف یہہ قرار دیا ہے کہ جب یہہ معلوم ہو جاے کہ کوئی جایداد بایع کی جداگانہ ملک نہ تھی بلکہ ازان خاندان مشترکہ ہے کہ جسمین مدعی کا بایع شریک تھا تو مدعی مستحق دگری کا بابت حصہ اپنے بایع کے جایداد مذکورہ مین نہین ہے اور نالش ڈسمس ہونی چاہیے۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۴۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قطعاً منسوخ کرینگی نسبت اور اس سے کم یہہ کہ واسطے دلاپانے جملہ جائداد کے اس دلیل
پر کوئی نالش قایم نہین رہ سکتی کہ انتقال خلاف قانون منجانب پدر یا دیگر ممبران خاندان مدعی
کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنے قبضہ کی استدعا کرے - لیکن جب کوئی منتقل صہ ۴۰۸
الیہ کسی جزو معین جائداد مشترکہ پر جداگانہ قبضہ حاصل کرلیتا ہے تو وہ دوسرے
حصہ دارون کے دعوی پر بیدخل کردینے کے قابل ہوگا کیونکہ تقسیم ہونے تک
جملہ جائداد مین ہر حصہ دار کا ایک غیر منقسم حصہ ہوا کرتا ہے اور کوئی شک نہین کہ مشتری
تابع ایک حصہ دار کے دعویدار ہو وہ اس شخص سے بہتر درجہ نہین رکھہ سکتا
جسکی تحت مین وہ دعوی کرتا ہو (ک) اور نیز ایسے موقع پر بھی کہ جہان بیدخلی
نہوئی ہو اگر کوئی ممبر خاندان غیر منقسمہ بذریعہ ہبہ و رہن و انتقال یا وصیت جائداد خاندانی
کو اس حد سے زیادہ منتقل کردے جسکا قانوناً وہ استحقاق رکھتا ہے تو دوسرے
ممبرون کو حق ہے کہ معاملت مذکور کے خلاف قانون (ناجایز) ہونے کا استقرار
کرائین اور جس حد تک ناجایز ہے وہان تک منسوخ کرادین (ل) ایسے دعوی مین انتقال
کلاً یا جزواً جب قاعدہ بنگالہ یا مدراس و بمبی جس کا وہ مقدمہ محکوم ہوگا منسوخ کردیا جائے گا۔
اقوی یہہ ہے کہ جو بیع خاندان کے لئے کلیتاً دغابازی ہو اور خریدار اسکی اس حالت
سے آگاہ ہو تو وہ تمام عدالتون سے باطل کردیجائے گی اسلئے کہ جس انصاف
کے ذریعہ سے اسکی حمایت ہوسکتی وہ قطعاً ناکامیاب ہوگی۔ (م)

(ک) وینکاچل بنام چینایا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۶ - کتاب ہذا فقرہ ۲۷۵ -
(ل) کنوکرتی بنام وکٹ رام داس مدراس جورسٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ - کنہیہ نراین بنام پریم لال ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ -
راجہ رام تیواری بنام لچھمن ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۶ - ریتو بنام لال جی ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۹۹ - چنا سینایا
بنام سیریا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹۹ - استقراری ڈگری کی نسبت ملاحظہ ہو مقدمہ دورسنگا
بنام کمانا چاریا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۸۳ - ویکلی
رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۴ - میعاد سماعت کیلئے دیکھیے ایکٹ نمبری ۱۵ بابتہ ۱۸۷۷ء راجہ رام
تیواری بنام لچھمن پرشاد مندرجہ بالا -
(م) راؤجی بنام گنگا دہر بہاٹ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۴ صفحہ ۲۹ - سداشیو
بنام دتاکوبا ئی ایضاً جلد ۵ صفحہ ۴۵۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدم سقوط ملک

عدالتہائے بنگالہ نے جو قواعد قرار دیئے ہین انکے روسے بہی بیٹے کو یہ استحقاق نہین ہے کہ بر بنا رشوت منجانب پدر، باپ کے نام کی جگہ رجسٹری مین اپنا نام داخل کرانے کی درخواست کرے اور بنام افسر خاندان جو قبضہ و ملکیت پہلے سے تہی اسکے بجائے خاص اپنے جداگانہ قبضہ و ملک کیلئے نام درج کرائے (ن) بلکہ وہ مستحق ہے کہ منجانب خاندان غیر منقسمہ جملہ جائداد پر قبضہ پانے کا دعوے کرے گو اس کل مین شخص متقل کنندہ کا حصہ ہی شامل ہوتا ہے اور خریدار کو اس امر کے لئے چھوڑ دے کہ بذریعہ تقسیم وہ حصہ مذکور مشخص کرنیکی کارروائی کرے (س)

اقتضاء نصفت بنا بر تنسیخ انتقال

۳۴۱ - الغرض یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ کوئی ممبر خاندان اس قسم کے انتقالات کو بلا شرط منسوخ کراسکتا ہے بلکہ قاعدہ یہہ ہے کہ جو فریق بیع کو منسوخ کراتا ہو اسکو چاہیے کہ خریدار نے جسقدر رقم دی ہے اس کا اس مقدار مین معاوضہ کردے جس مقدار سے کہ وہ خود مستفید ہوا ہے چاہے املاک مشترکہ مین شامل کرنے سے مستفید ہوا ہو یا چاہے ان بارہائے قرض ذمگی جائداد کی ادائی مین صرف ہوا ہو جو اسکے ہاتہہ مین قابل مواخذہ ہوتے - بنگالہ کے ہدایتی مقدمہ مین (ع) حسب ذیل

(ن) چتر بنام بکاؤ - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ سنہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۸۲ - کنہتہ نراین بنام پریم لال ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ مقدمات مندرجہ ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جنین للتی کنور بنام گنگا ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۲۷۰

(س) ہنومان بنام بابو کشن بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۵۸ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۶ (اجلاس کامل) دین دیال بنام جگدیپ نراین - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ - ہردے نراین بنام رودر پرکاش - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶ - خاص اپنے حصہ کے لئے کسی شخص کے دعوی کرنے کے حق کی بابت دیکھیے مقدمہ فلباش کنور بنام لالہ جگیسر ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۸ -

(ع) مودہو بنام کوبر بنگال لا رپورٹ جلد مستحم صفحہ ۱۰۱۸ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۱۱ - چکی پیری ہنومان بنام بابو کشن بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۵۸ - مین کیگئی - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۶ (اجلاس کامل) کمندی بنام سراب سکھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۱۷ - اجیت سنگھ بنام بچے بہادر - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ - صفحہ ۲۱۱ - ونلاک بنام ریورز - لا رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال عدالت کے اجلاس کامل مین استصواباً پیش ہوا تھا کہ "آیا بروئے قانون متاکشرا
جو بیٹا اپنے باپ کی بیچی ہوئی موروثی جائداد کو خریدار سے اس ثبوت پر واپس حاصل
کرتا ہے کہ ایسی کوئی ضرورت نہ تھی جو بیع کو جایز کرتی اور یہہ کہ انتقال مذکور کی نسبت
وہ ہرگز رضامند نہ تھا تو کیا انصافاً وہ اسکا پابند ہے کہ قبضہ جائداد منتقلہ حاصل کرنے سے
پہلے زرِ ثمن واپس کر دے"۔ پیکاک صاحب چیف جسٹس نے سوال مذکور کا یہ جواب دیا
تھا کہ "ان واقعات کا ثبوت ہونے کی حالت مین جو خریدار کو اسبات کا مساوی حق
دیتے کہ بیٹے کو رقم واپس کرنے پر مجبور کرے بیٹا مستحق ہے کہ زرِ ثمن یا اس کا
کوئی جزو واپس دینے کے بغیر جائداد واپس حاصل کرلے ہمکو یہ بھی اضافہ کرنا چاہیے
کہ اگر یہہ امر اس حد تک ثابت کر دیا جائے کہ عدالت کو اطمینان ہو جائے کہ زرِ ثمن
اشیاء جائداد مشترکہ مین شامل کر دیا گیا ہے اور یہہ کہ بیٹا اپنے حصہ کے لحاظ سے
اوس سے منتفع ہو چکا ہے تو وہ اپنے زرِ ثمن کے حصہ کو واپس دئے بغیر
اپنا حصہ جائداد نہین حاصل کر سکتا۔ اسی طرح اگر یہہ ثابت ہو جائے کہ بیع اس غرض سے
عمل مین آئی کہ ایک جایز مواخذہ جائداد کو جو بیٹے کو ذمہ دار کرتا تھا ادا کر دیا جائے
اور یہہ کہ زرِ ثمن جائداد کو بار قرض سے نجات دینے کیلئے صرف کیا گیا تھا تو خریدار
مستحق ہوگا کہ قرض دہندہ کی جگہہ پر قائم ہو جائے گو وہ قرض اس طرح کا
ہی ہو کہ قرض دہندہ فوراً ادا کرنے پر مجبور نہ کر سکے اور دیگری نسبت بازیافت جائداد
موروثی یا اپنے حصہ جائداد مذکور کے (جیسی کہ صورت ہو) جو بیٹے نے حاصل کی ہو
وہ صحیح ہی ہو تو ہی خریدار کے اس استحقاق کے تحت مین ہوگی کہ وہ قرض دہندہ کی
جگہہ پر آجائے۔

صفحہ ۴۱۰

انتقار بصفت بنا بر مسیح انتقال۔

بہرکیف مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کے ثابت کرنے کا بار مدعا علیہ پر ہے کہ زرِ ثمن بطور مذکور صرف کیا گیا تھا۔ مین اس فیصلہ محولہ سے متفق نہین ہون (ف) جس مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ "ثبوت مخالف نہونے کی حالت مین بالضرور یہ قیاس کر لینا چاہیے کہ جو قیمت باپ کو وصول

(ف) مدن گوپال بنام رام بخش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی تھی وہ جزو املاک خاندان مشترکہ ہو گئی" - اگر باپ کو اسکا استحقاق نہ تھا کہ جائداد بیع کر کے روپیہ حاصل کرے اور بیٹا اس کا مستحق ہے کہ اس بیع کو منسوخ کرائے تو بار ثبوت اس شخص کے ذمہ ہے جو یہہ بحث کرتا ہے کہ بیٹا اس امر کا پابند ہے کہ بازیافت جائداد سے پہلے زر ثمن واپس کرے جس سے ظاہر ہو کہ بیٹا اپنے حصہ زر خرید سے منتفع ہو چکا ہے اگر یہہ ظاہر ہو کہ بیٹا علم واقعات کے ساتھ اپنے حصہ زر خرید سے متمتع ہونے پر رضامند تھا - تو وہ بیع کے متعلق رضامند ہونے کا ثبوت ہو گا - (ص)

اصول قایم کردہ ہائیکورٹ بنگال

ف ۳۴۲ - مقدمہ مصرحہ بالا میں جو اصول ہائیکورٹ بنگالہ نے قایم کیا ہے وہ ایسے موقع کیلئے اب بھی ایک اچھا قاعدہ ہے جہاں انتقال ایسے حصہ دار کی طرف سے عمل میں آیا ہو جو باپ نہو اور ایسے حصہ داروں نے اسکی شکایت کی ہو جو بیٹے نہوں - لیکن بروئے اصل واقعات مقدمہ مذکور اور نیز فیصلہ مقدمہ گردھاری لال بنام کنتو لال (کتاب ہذا فقرہ - ۲۸۵) کے زمانہ سے جو قاعدہ اب متعلق کیا جائیگا وہ مختلف ہو گا - اگر قرضہ سابقہ کی بابت انتقال عمل میں آئے تو وہ قطعاً بیٹوں کو پابند کرے گا - اور اگر قرضہ سابقہ کی بابت نہو تو بیٹے صرف پورا پورا زر ثمن دیدینے سے اسکو منسوخ کرا سکتے ہیں کیونکہ یہہ ایک ایسا قرض ہے کہ بیع منسوخ ہونے پر اسکا معاوضہ نہ دینے سے خریدار کے مقابلہ میں باپ اسکا ذمہ دار ہو گا - اور جس کے لئے منتجتاً وہ لوگ اور ان کے حصص ذمہ دار ہوں گے - اگر جائداد بیع شدہ اس مقدار سے زاید ہو جو عند التقسیم باپ کو پہنچتی تو یہ عدالت کے اختیار میں ہو گا کہ اسکے حصہ کی حیثیت میں جائداد مذکور فوراً مشتری کے سپرد کر دے جو بیٹوں کے حقوق و دعاوی سے بری ہو (ق)

ص ۱۱۴

شریک ارث کے ذاتی قرض کی نسبت انصاف

ف ۳۴۳ - جب بیع اس غرض سے عمل میں لائے کہ منتقل کنندہ کا ذاتی قرض ادا کیا جائے تو یہ خیال کیا گیا ہے

(ص) گنگا بائی بنام وامن جی ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ -
(ق) کنور ہیمت بنام اندر داس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیع منسوخ کرانے پر زرثمن واپس دینے کا کوئی انصاف نہین ہے۔ اور نہ اس سے کوئی فرق پیدا ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نیلام مین قیمتاً لینے مین ایک بیگانہ خریدار رہتا اسلئے کہ تحقیقات کیلئے اسکو ہر طرح کا موقع حاصل تہا اور لازم تہا کہ ایک ایسے حصہ کے خریدنے مین اس حد درجہ کے خطرہ سے آگاہ ہو جائے جو ابتدا ایک ایسے خاندان مشترکہ وغیر منقسمہ کے ممبر سے خریدا گیا تہا جو تابع قانون متاکشرا ہے۔ (ر) پس اُن ترقیون کی قیمت جو ایسے شخص نے کی تہین جس نے فریب کے علم کے ساتھ یا اس قسم کے فریب کا علم حاصل ہونیکے بعد خرید کیا ہے واپس نہین مل سکتی۔ لیکن مین سمجہتا ہون کہ جہان بیع محض بایع کے اختیارات سے خارج ہونیکی وجہ سے منسوخ کرائی جائے وہان کوئی دوسری صورت ہوگی۔ (ش)

دفعہ ۳۴۴ انصاف جس موقع پر کہ بیع جزاً جایز ہو۔

ایک درمیانی حالت یہ ہے کہ جس موقع پر بیع کل جائداد کیلئے جایز نہو مگر ایک جزو کے لیے جایز ہو سکتی ہو یا جہان معاوضہ کا کوئی حصہ اُن کاموں مین صرف کیا گیا ہو جو اسطرح مفید خاندان ہون کہ اسکی نسبت مین بمقابلہ ممبر خاندان جو معاملہ کو منسوخ کرانا چاہتا ہو خریدار کے حق مین انصاف پیدا ہوتا ہو چنانچہ ایک مقدمہ (ت) مین ایک بیٹے نے یہ عوی کیا تہا کہ اُسکے باپ اور چچا نے جو بیعنامہ مشروطی لکہا تہا وہ اس حد تک منسوخ کرا دیا جائے جس حد تک اُس کے باپ کے نصف حصہ جائداد پر موثر ہے پس دریافت ہوا کہ بیعنامہ ایک قرضہ زر نقد کی بابت تحریر ہوا تہا جسکا ایک حصہ تو جایز ضرورتون کے لحاظ سے قرض لیا گیا تہا مگر باقی رقم کیلئے اسطرحکی کوئی ضرورت نہ تہی۔ پس پرنسپل صدر امین نے ایک حصۂ زمین کی بابت بہ مناسبت حصہ رقم معاوضہ جو ایک جایز ضرورت سے لیگئی تہی اور اسی مین صرف ہوئی تہی۔ دستاویز کو جایز مانا۔ اور بقیہ اراضی منتقلہ کی بابت باطل سمجہا۔ سر بارنس

(ر) ناتھو بنام چدی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ موسوم بہ نوتہو بنام چیدی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۷۔

(ش) سدا شیو بنام دہاکو بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۵۰۔

(ت) راجہ رام تیوار بنام لچھمن۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۵ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیکاک صاحب چیف جسٹس نے اس اصول کی صحت کو بہت ہی مشتبہ خیال کیا اور ہدایت کی کہ ایسی صورت مین زیادہ تر مناسب طریقہ یہہ ہوگا کہ مدعا علیہ کی ضرورت جرو قرض ثابت کر دینے پر عدالت کو یہہ ڈگری دینی چاہیے کہ دستاویز منسوخ کر دیجائے اور مدعی وہ رقم ادا کر دینے پر جو بطور جایز بغرض ضروریات مسلمہ قانون لیگئی ہو پھر قبضہ حاصل کرلے یا یہہ کہ بیعنامہ کو جزاً منسوخ کر دیا جائے۔ مگر کوئی فیصلہ نہین ہوا اسلئے کہ ضروری فریقون کے نہونے کیوجہ سے کوئی حق رہی نہین کیجا سکتی تھی۔ البتہ بعد کے بعض مقدمات مین جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ یہہ تھا کہ درحقیقت جسقدر بار جائداد پر ہو اسی مقدار مین رقم معاوضہ واپس دینے سے بیعنامہ منسوخ کرا دیا جائے (ث) اور اسیطرح پر گو قرض خاندانی مقاصد سے نہ لیا گیا ہو اگر بے پروائی یا رضامندی کے واقعات ہون جو بیعنامہ کو بلا شرط منسوخ کرا دینا خلاف انصاف ٹھہراتے ہون تو عدالت زرثمن کی واپسی کے لئے مجبور کرے گی۔ (خ) *

ضرورت اقرار واپسی معاوضہ۔ **دفعہ ۴۵** ۔ بعض مقدمات جن مین عدالت نے خیال کیا کہ مدعی کو زرثمن واپس کرنے کا اقرار کرنا چاہیے تھا اور عرضی دعوی مین اقرار مذکور درج نہین کیا گیا تو عدالت نے دعوے خارج کر دیا البتہ مدعی کو یہہ اختیار

(ث) شرت بنام بہولاناتھ۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۰۔ وہی مقدمہ موسوم بہورت بنام اسوٹوش ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۴۶۔ نیز دیکھئے موافق مقدمات انتقالات منجانب بیوہ۔ پہول چند بنام رگھو مہنس۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۰۸۔ منی رام بنام گوپال۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۷۔ گنور بنام رام چندر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۵۲ و ۶۶۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۱۔ سدا شیو بنام دہاکو بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۵۰۔ سبرامنی بنام پونوسامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۲۔

(خ) سرب بنام شیو گوبند بنگال لا رپورٹ ضمیمہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۔

* (حاشیہ) اسی قسم کا مقدمہ دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۰۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو جداگانہ ترتیب کے ساتھہ از سر نو دعوے پیش کرے - (ذ) یہ امر محض ایک مباحثہ کا اصول معلوم ہوتا ہے - اور اگر جیسا کہ سر بارنس پیکاک صاحب نے فرمایا ہے (الف) اس امر کا بار مدعا علیہ پر ہو کہ ایسے واقعات کو بیان و ثابت کرے جو اسکو واپسی رقم کا مستحق نہ ٹھہرائین تو ہر شخص یہ خیال کریگا کہ مدعی کو کسی صحیح طریقہ پر ہو کہ اس بیان سے دستاویز منسوخ کرانیکا دعوی کرے کہ جو اسپر جبر و تدلیس یا ناواقفیت یا ناراضامندی سے جاندار بنی ہو اور مدعی علیہ کے لئے یہ طریقہ ہو کہ اس مقدمہ سے کاٹا یا جزاوہ واقعات ثابت کرکے برات حاصل کرے جنہون نے اسکے حق واپسی رقم کو پیدا کیا ہے - جس موقع پر کہ مدعی نے ابتدا اس امر کو پسند کر لیا تھا کہ اپنے مقدمہ کو فضول اور مسرفانہ قرض گیری کے بیان پر مبنی کرے اور پھر اسکو ثابت نہ کر سکا تو عدالت نے اسکو زر ثمن واپس کرکے بیعنامہ منسوخ کرا دینے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا - (ب) -

صد ۴۱۳

اصول قانون بنگالہ - ۳۴۶ - جب ہم قانون بنگالہ کی بحث پر آتے ہین جس طرح پر کہ جمنواہن نے قرار دیا ہے تو تمام امتیازات مصرحہ بالا رفع ہو جاتے ہین چنانچہ مین وہ طریقہ تو بیان کر چکا ہون (کتاب ہذا فقرہ ۲۳۵) جس کے ذریعہ سے اس نے اس اصول سے گلو خلاصی پائی جو چارس کے قانون مین پھیلا ہوا ہے یعنی یہہ کہ جائداد بیٹے کو بروئے پیدائش حاصل ہوتی ہو - اور اسکے خلاف مین یہہ اصول قایم کیا کہ بیٹا اپنے باپ کا قیاسی وارث ہو اور جو کچھہ اسکا باپ کسی کو چھوڑ مرے اس سے زیادہ کا مستحق نہین ہو - اس مسئلہ مین جس مین یہہ اعتراف تھا کہ انتقالات جائداد مورروثی منجانب پدر خلاف اخلاق ہو اس قول کے ساتھہ شامل تھا کہ انتقالات مذکور جایز ہین انگریزی عدالتون کی طبیعتون کو بہت زیادہ معرض کیا اور فی الواقع وہ قول مذکور کو قبول ہی کر لیتے لیکن اس اعتراف نے پریشان کر رکھا تھا - اسی کے موافق ہم دیکھتے ہین کہ مسٹر ڈنیو کمنگ نے اس قاعدہ کو اس طریقہ سے قرار دیا ہے کہ ہر پہر کے تماکشا سے کچھہ ہی زاید نہین ہے اور ۱۸۷۹ء مین سر ہائڈ ایسٹ نے بھی تقریباً وہی اختیار کیا ہے

(ذ) نوٹ (ث) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶ - ایضاً ضمیمہ صفحہ ۲۹ - نوٹ (خ) دیکھیے مقدمہ راجکمار شاہ بنام نواز سس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۹۱ -

(الف) مرد ہو بنام کوبر بنگال لا رپورٹ مجلد ضمیمہ صفحہ ۱۰۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۱۱ -

(ب) مدن گوپال بنام رام بخش ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(کتاب ہذا فقرہ ۲۳۶) پنڈتون کے بیوستھے بھی استقلال کے ساتھہ مسائل جمتواہن کی موافقت مین ہوئے ہین مگر یہہ بیوستھے ظاہرا متناقض ہتے کیونکہ انکا انطباق دو مختلف حالات واقعہ یعنی انتقال و تقسیم پر ہوتا تہا۔ اور ایک انگریزی مقنن کیلئے یہ امر بدیہی تہا کہ اگر کوئی شخص اپنی جائداد اغیار کو دیسکتا ہو تو وہ اپنے بیٹون کو بھی دیسکتا ہے اور یہ کہ اگر وہ تمام چیزین دوسرون کو خارج کرکے ایک ہی بیٹے کو دیسکتا ہو تو بدرجہ اولی اپنی مرضی کے مطابق جس مناسبت سے چاہے سب بیٹون کو بھی دیسکتا ہے۔ لیکن ایک ہندو پنڈت نے ایک کارروائی کو انتقال اور دوسری کو تقسیم خیال کیا ہے۔ چنانچہ اسنے جمتواہن سے ایک مجموعہ اقوال اس ثبوت مین پیش کیا ہے کہ کارروائی اول الذکر جایز ہے اور ایک دوسرا مجموعہ اقوال اسی جمتواہن سے اس ثبوت مین پیش کیا ہے کہ عمل آخر الذکر ناجایز ہے۔ پس پھر کوئی عجیب بات نہین ہے کہ اس قاعدہ کے قطعاً طے ہونے سے پہلے اس مین بہت زیادہ تذبذب تہا۔ بنگالہ مین باپ کے اس استحقاق کے متعلق کہ بیٹون مین غیر مساوی تقسیم کرے بمشکل یہ کہا جاسکتا ہے کہ ابتک کوئی قاعدہ قابل اطمینان طریقہ پر طے ہوا ہے۔

صد ۲۱۲

انتقالات منجانب پدر

۳۴۷ سب سے پہلے جس مقدمہ کی اشاعت ہوئی وہ ۱۸۹۲ء مین ہوا تہا جبکہ زمیندار نے جو اپنی تمام جائداد موروثی کو اپنے بڑے بیٹے کے نام ہبہ کردیا (ج) تو اسکی تایید کیگئی۔ دستاویز مین بیان کیا گیا تہا کہ زمینداری ناقابل تقسیم ہے اور ایسی حالت مین بلاشبہہ عمل مذکور غیر ضروری تہا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ملک کے مختلف حصون کے بہت سے پنڈتون کی رایین لی گئین اور غلبۂ آراء نے اس امر کو ظاہر کیا تہا کہ چاہے زمینداری پہلے ہی سے تقسیم ہوتی رہی ہو یا نہین لیکن جو یہہ کہ زمینداری کو دوسرے چہوٹے بیٹون کی پرورش کے ساتھہ بڑے بیٹے پر قایم کرتی ہے وہ صحیح ہے۔ اس رائے کو صدر عدالت نے

(ج) اس دستاویز کو بعض اوقات وصیت نامہ اور بعض اوقات ہبہ نامہ کہا گیا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اصل مین وصیت نامہ ہی تہا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحال رکھا مسٹر کولبروک اس مقدمہ مین ایک نوٹ شامل کر کے پنڈتون کی راے سے اتفاق کرتے ہین کہ وہ مسائل جمتواہن کے مطابق ہے اور پھر یہہ کہکر ختم کرتے ہین کہ انسان قانونی صدر عدالت سے اس مقدمہ مین کوئی راے نہین لیگی تھی۔ مگر اسکو بطور نظیر قبول کیا گیا ہے کہ احکام قانونی کے خلاف بھی باپ کے واقعاً جائداد علیحدہ کرنے کے مسئلہ اختیار کرتا ہے چاہے وہ علیحدگی ہبہ یا وصیت کے ذریعہ سے ہو یا تقسیم حصص کے ذریعہ سے ہو"۔ (د) سنہ ۱۸۱۱ء مین سپرم کورٹ نے اس مقدمہ کی تقلید کی اور راجہ نوب کشن اور رنبی چرن ملک کے وصیت نامون کے جواز کو بحال رکھا جن کے ذریعہ سے جائداد موروثی غیر منقولہ صورت اول مین بہ مفرت پسران موصی منتقل کیگئی تھی (ہ) پھر سنہ ۱۸۱۲ء مین صدر عدالت نے اپنے پنڈتون سے مشورہ لیکر یہ قرار دیا کہ باپ کا اپنی کل جائداد غیر منقولہ و منقولہ و موروثی و غیر ہا چھوٹے بیٹے کو بڑے بیٹے کی زندگی مین دینا گو خلاف اخلاق ہے لیکن جایز ہے البتہ جملہ جائداد موروثی از قسم اراضی کا دیدینا ممنوع ہے (و) مگر سنہ ۱۸۱۶ء مین بمقدمہ بہوانی چرن بنام ورثاے راماکانت (ز) کی وجہ سے قاعدہ مذکور غیر مطے شدہ ہوگیا چنانچہ اس مقدمہ پر آگے چلکر تفصیلی بحث کیجائیگی (کتاب ہذا فقرہ ۴۵۰) لیکن اس موقع پر اسقدر ظاہر کردینا کافی ہے کہ مقدمہ مذکور اس طرح کا مقدمہ تھا جسمین باپ نے اپنے بیٹون پر غیر مساوی تقسیم کی تھی۔ اور پنڈتون نے علاً معلوم کیا تھا کہ بوجہ عدم مساوات کیفیت تقسیم وہ جایز نہ تھی اور یہ کہ ہبہ کے مثل اسکی تایید ممکن نہ تھی کیونکہ قبضہ نہین

ص ۴۱۵

(د) ایشن چندر بنام ایشر چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۲۔ فیصلہ صدر عدالت اسٹریچ ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۴۷ مین ملیگا۔

(ہ) سریف۔ گمناٹن صفحہ ۳۵۶ و ۳۴۰۔

(و) رام کمار بنام کشن کنکر۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۴۲ (۵۲) سریف گمناٹن صفحہ ۲۷۷۔

(ز) فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲۔ (۲۵۹) سریف گمناٹن صفحہ ۲۸۳ و ۲۹۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دلایا گیا تھا۔

بیٹون کے حقوق۔ پس نتیجہ یہہ ہوا کہ تقسیم منسوخ کرا دیگئی۔ اس مقدمہ کے آخر مین بہت ہی نزاکت کے ساتھہ ایک نوٹ لکھا گیا ہے جس مین کہ اس مقدمہ اور نیز اسکے پہلے کے دو مقدمات صدر عدالت مین پنڈتون کی جو رائین ہوئی تھین اُن کی جانچ کیگئی ہے اور لکھنے والا آگاہ کرتا ہے کہ مقدمات مذکور جہانتک جائداد موروثی غیر منقولہ سے تعلق ہے غالباً غلط طور پر طے ہوئے ہین (ح) بہرحال یہہ ظاہر ہے کہ پنڈت اس راے سے متفق نہین ہوے کیونکہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ۱۸۲۱ء مین اُنہون نے اپنی رائین اوس ہبہ کی منظوری کے متعلق ظاہر کین جسمین ایک باپ نے تعلقہ موروثی کو اپنے گیارہ بیٹون مین سے صرف ایک کے نام کر دیا تہا (ط) اور پہر ۱۸۲۹ء مین اُس بیع کی تائید کی جو ایک زمیندار نے اپنے بیٹے کی زندگی مین موروثی تعلقہ کی بابت کی تھی۔ چنانچہ اُنہون نے یہہ وسیع اصول قرار دیا تہا کہ "قانون مروجہ بنگالہ باپ کی موجودگی تک بیٹون کا کوئی مالکانہ حق تسلیم نہین کرتا اور اسلئے مقدمہ مذکور مین درحالیکہ رام شنکر کا (باپ کا) حق موجود تہا موہن چند (بیٹا) اسپر کوئی استحقاق نہین رکہہ سکتا تہا" (ی) بالآخر ۱۸۳۱ء مین یہی سوال سپریم کورٹ بنگالہ مین پہر پیدا ہوا اور ججان صدر دیوانی کے پاس استصواب بہیجا گیا جنہون نے حسب ذیل سارٹیفکٹ واپس کیا "جو امور ہمارے پاس بہیجے گئے ہین اُن پر بخوبی غور کرنے کے بعد بالاتفاق ہماری راے ہے کہ جو اصول صدر عدالت دیوانی بموافقت فیصلہ جات عدالت و رسوم و رواجات اہل ملک

صد ۴۱۶

(ح) غالباً یہ مختلف رائین سر ائیڈ الیٹ (۱۸۲۰ء) سے پہلے تہین جبکہ انہون نے بمقدمہ کاشی ناتہہ بمیاک بنام ہرو سندری (مرلینیر ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸) اپنی تجویز صادر کی جسمین وہ ظاہری ہوشمندی کے ساتھہ باہم دو مختلف قسم کی متنون کا موازنہ کرتے ہین اور ایک ایسے چکر مین پڑ گئے ہین کہ پتہ نہین پاتے۔

(ط) راج کرسنو بنام ترانی چرن۔ مرلینیر ڈگنائن صفحہ ۲۶۵ ضمیمہ ۸۔

(ی) کملا بنام گرو فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۲ (۴۱۰)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرار دیتی ہے وہ یہی ہے کہ ایک ہندو جو صاحب پسر ہو وہ اپنی جائداد غیر منقولہ موروثی واقع ملک بنگالہ کو بیٹون کی رضامندی کے بغیر بیع یا ہبہ یا رہن کر سکتا ہے اور نیز بلا رضامندی پسران بذریعہ وصیت نامہ ایسی جائداد پر انکے قائم مقام ہونے کو ممنوع و مبدل و متاثر کر سکتا ہے" (ک) پس اسی زمانہ سے یہہ سرٹیفکٹ ثبت امور متعلقہ بنگالہ مین قاعدہ کا قایم کر دینے والا تسلیم ہو گیا ہے (ل) اور اس بارہ مین کوئی فرق نہین کرتا کہ آیا جائداد ناقابل تقسیم ہے اور یہ قاعدہ جٹھالنسی (توریث دلد اکبر) منتقل ہوتی ہے (م) یقیناً بنگالہ کے ایک مالک کے اس حق کی نسبت کبھی شک نہین تھا کہ اپنی خاص اولاد (ن) کے سوا دوسرے رشتہ دارون کا نقصان کر کے اپنی جائداد منتقل کر دے مثلاً تقسیم پر زوجہ کو اسکے حصہ سے محروم کرے (س)

حقوق حصہ داران — ۳۴۸ — ان لوگون کی نسبت بھی جو بنگالہ مین حصہ دار ہین مثلاً برادران حقیقی و برادران عم زاد وغیرہ جنکو وراثتاً بالاشتراک جائداد ملی ہو یا جنہون بالاشتراک حاصل کی ہو کوئی وقت نہین ہے۔ کیونکہ بنگالہ مین ہر حصہ دار کا حق ایک معینہ حصہ کے لئے ہوتا ہے گو وہ تمام جائداد کا ایک غیر مشخص حصہ خرد ہو (کتاب ہذا فقرہ ۲۴۱) اور یہی حق وراثتاً عورات اور دیگر رشتہ دارون پر مثل حصہ منقسمہ منتقل ہوتا رہتا ہے اور اسکو ہر مرد مالک اسطرح پر منتقل کر سکتا ہے گویا کہ جداگانہ اور مکسوبہ

(ل) جگو موہن بنام شیمبر۔ فیصلہ جات سپریم کورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۰۔ موتی لال بنام ترجیت۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۳، (۸۵) ایک نوٹ یہ نتیجہ بتلاتا ہے کہ یہ سرٹیفکٹ مقدمہ بہوانی چرن کو متاثر کرتا ہے لیکن درحقیقت ایسا کچھ نہین ہے

(ل) رائے عدالت۔ رام کشور بنام بہوبن موئی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۵۰۔ وہی مقدمہ نظر ثانی مین بحال رہا۔ فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۶۰ء باب ۱ صفحہ ۴۸۹۔

(م) اودائی بنام چادب لال۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ نراین بنام لوک ناتھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۱۔

(ن) سرلیفٹ گنگاٹن صفحہ ۳۶۰۔ بہوانی بنام مسماۃ تارامونی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ (۱۸۴) شیوداس بنام کنول۔ فیصلہ جات مذکور جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ (۳۱۳) تارنی چرن بنام مسماۃ داسی ایضاً صفحہ ۳۹۷ (۵۳۰) حقوق پسر متبنیٰ کے متعلق دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۱۵۳ و نوٹ۔

(س) دیندر کمار بنام بریندر کمار۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۸۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذاتی جائداد ہے۔ اور ایسے ہی انتقالات بوقت تقسیم اسکے حصہ کا جزو محسوب ہوتے ہین۔ لیکن یقیناً کوئی شخص اپنے حصہ سے زیادہ اسوقت تک منتقل نہین کرسکتا جبتک کہ دوسرون کی رضامندی یا ضروری اغراض نہون۔ (ع) پس اس طرح سے بنگالہ مین ایک غیر منقسم حصہ دار اپنے حصہ کا اجارہ دیسکتا ہے اور مستاجر کو اسپر قابض کراسکتا ہے (ف) لیکن چونکہ باپ کی زندگی مین بیٹا جائداد پدری مین حصہ دار نہین ہوتا اسلئے باپ کی زندگی مین اس قسم کی جائداد کی بیع کلیتاً کالعدم ہوگی اور یہہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر خریدار جائداد پر قابض ہو جائے تو خود بیٹا جس وقت اسکو بطور وارث حقیت حاصل ہو جائے اس سے جائداد واپس لے سکتا ہے۔ البتہ خریدار کو یہ حق ہوگا کہ زر ثمن وصول کرلے (ص)

حصہ دار کا اقرار کہ وہ دوسرے کو جائداد نہ منتقل کرے گا

ف ۳۴۹ ہائیکورٹ الہ آباد مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک حصہ دار کا یہ اقرار جایز ہے کہ اپنے حصہ دار کے سوا کسی پر جائداد منتقل نہ کرے گا اور اسکو نافذ کیا جاسکتا ہے اور اگر بخلاف ورزی اقرار مذکور غیر کے ساتھہ کوئی انتقال عمل مین آئے تو دوسرے حصہ دارون کے دعوے کرنے پر اسکو منسوخ کردیا جاسکتا ہے (ق) اس قاعدہ کا پہلا جزو بالیقین شک سے دور ہے لیکن اسکے متعلق سوال کیا جاسکتا ہے کہ آیا آخری جزو کی تقلید ان عدالتون مین کیجائیگی یا نہین جو حصہ دار کے اپنے حصہ کو منتقل کردینے کے حق کو تسلیم کرتی ہین۔ کیا کسی ممبر خاندان کا یہ اقرار

صد ۱۴

(ع) راج بلبہہ بنام مسماۃ بنیتا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۴۴ (۵۹) پران ناتھہ بنام کالی شنکر ایضاً صفحہ ۴۵ (۶۰) انند چند بنام کشن ایضاً صفحہ ۱۱۵ (۱۵۲) وہان ہی ملاحظہ ہون کولبروک کے نوٹ۔ رام کنہای بنام بنگ چند ایضاً جلد ۳ صفحہ ۱۷ (۲۲) کونلا بنام رام ہری۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۹۶ (۲۴۷) سنحاوت بنام تری لوک ایضاً جلد ۵ صفحہ ۳۳۸ (۳۹۷) دہم شاستر گمانٹا جلد ۲ صفحہ ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۶ و ۳۰۶ نوٹ و ۳۱۳۔

(ف) رام دیبل بنام ترجیت۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۲۰ مکڈونلڈ بنام لالہ شب ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۷

(ص) گنگا نرائن بنام بلرام لمٹیڈ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۲۔

(ق) لکھی بنام توری انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۱۸ دیکھیے مقدمہ لچھمن بنام کوئٹیشر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۲۔ (کتاب ہذا فقرہ ۳۸۷ و ۴۵۷)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرانے معمولی حقوق جائداد سے کام نہ لیگا ایک ایسے اجنبی کے مقابلہ مین نافذ کیا جاسکتا ہے جس نے اقرار مذکور کی لاعلمی سے معاملت کی ہے؟ - دوسرے الفاظ مین یہہ کہ کیا اقرار مذکور اُس امانت سے بھی زیادہ کچھہ عمل کرسکتا ہے جو دوسرے ممبران خاندان کے حق مین کیگئی ہو اور جو کچھہ قیمت سے خرید کرنیوالے کے مقابلہ مین جسکو اس امانت کی اطلاع نہو غیر موثر ہے؟ (ر)

مذہبات ہبہ - **۳۵۰** - فقرات بالا مین مابین ہبہ و انتقالات بمعاوضہ صہ ۴۱۸

نسبت مین کوئی فرق نہین دکھلایا گیا ہے - پس یاد رکھنا چاہیے کہ مدراس اور بمبئی کے ہائیکورٹ حصہ دار کو مجاز کرتے ہین کہ اپنے حصہ غیر منقسمہ کو قیمتاً منتقل کردے لیکن ہبہ نکرے (دیکھیے کتاب ہذا فقرات ۳۳۲ و ۳۳۵) اور ہائیکورٹ بنگالہ نے جو رائے اختیار کی ہے اسکے رو سے قیمتاً خرید کرنے والے کے حق مین جو اقتضائے انصاف پیدا ہوگا وہ موہوب لہ کے حق مین نہوگا جس موقع پر کہ معاملہ کو محض ضرورت کے عذر سے تائید ہوسکتی ہے وہان بالیقین ہرگز ہبہ جایز نہوگی اور شاید کسی خاص ہی جزو جائداد کو بربنا مقاصد مذہبی ہبہ کرنے مین اُسکے موافق استثنا ہوسکے چنانچہ اسکے متعلق بارہوین باب اوقاف مذہبی مین مفصلاً بحث کیجائیگی جس موقع پر کہ جائداد بالکل مالک ہی کے زیر اختیار ہو جس طرح کہ بردے قانون بنگالہ باپ کی جائداد ہوتی ہے یا کسی شخص کی جداگانہ وہ موروثی جائداد ہوا کرتی ہے تو وہ اُسکو اسی آزادی کے ساتھہ عطا بھی کرسکتا ہے جسطرح سے کہ بیچیا یا رہن کرتا ہے (ش)

ہبہ بالشرط - البتہ ایک حد تک ان لوگون کے حقوق کا لحاظ ہوتا ہے جو اُس سے

(ر) کنا نارودی سنام کومبی اچن - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ - علی جن سنام دیرج - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱۸ -

(ش) سامی ندین سنام دہرم راجین فیصلہ چاٹ صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۲۹۱ - نیز ملاحظہ ہون اسناد محولہ فقرہ ۳۴۸ نوٹ (ع) کتاب ہذا انگلش ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

استحقاق پرورش رکھتے ہین (ت) اور جس موقع پر کہ ہبہ جایز ہوا سکے ساتھ ہی اسطرح کے شرایط ہو سکتے ہین کہ موہوب لہ کو واہب کی حیات تک اُسکی پرورش کرنی چاہیے یا یہکہ بمعاوضہ واہب کے مرنے پر اُسکے کریا کرم کے رسوم ادا کیے جائین (ث) یہ کہ موہوب لہ کو چاہیے بمقابلہ واہب جو دعاوی ہون اُن سے دست بردار ہو جائے اور اخراجات دیوپوجا کو ادا کرے - (خ) اور یہ کہ کسی واقعہ خاص کیحالت مین جائداد دوسرے پر منتقل ہو جانا چاہیئے (ذ) پس اس طرح ہبہ بشرط موت اگر واہب کے کسی بیماری سے اچھا ہو جانے پر قابل تنسیخ ہو تو جایز ہے (الف)

ہبہ ناجایز - البتہ ایسی ہبہ ناجایز ہوگی جو الیسا حق پیدا کرے جسکا ذکر دہرم شاستر مین نہین ہے یا جو بروئے دہرم شاستر ممنوع ہے (ب) اور ایسے شرایط جو مخالف نوعیت عطا مثل فمانعت انتقال یا تقسیم کے ہون وہ جایز نہین ہین (ج) اور ایسی ہی

سنہ ۱۹۴

(ت) جس حدتک یہ معاوضہ منطبق ہوئی اسکے لئے دیکھیئے کتاب ہذا فقرہ - ۴۱۸

(ث) رام نرائن بنام مسماۃ ستبھی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷ (۵۰۳) نوٹ ہی دیکھیئے -

(خ) مادھو پلچندر بنام بالا سندری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابت ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۰۳ گوکل ناتھہ بنام ایسر لوچن - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ -

(ذ) سری موتی داسی بنام دینو بندو - منورس انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۳ و ۱۳۵ - رائے عدالت ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۲ (صیغہ دیوانی ابتدائی) -

(الف) دیسا لچھمی بنام سیو - بامبی گورٹ رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۷۰ -

(ب) ٹاگور بنام ٹاگور - بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ - (صیغہ دیوانی ابتدائی) وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ -

(ج) کتاب ہذا فقرہ - ۳۸۷ - سریف - گنناٹن صفحہ ۳۲۷ - ونکٹ رامنا بنام پرامنا - مدراس رپورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۴۵ - امیر الدولہ بنام ناتیری - ایضاً جلد ۶ صفحہ ۳۵۶ - بہاکر پسل ناتھ بنام سرکار - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۵ - ۴۵۷ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۷ - ننت بنام ناگہہ منو - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۰ گوکل ناتھہ بنام ایسر لوچن - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ - علی حسن بنام وہج - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱۸ - نرہن بنام کنن - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۱۵ - بنہیر و بنام پرمیسری - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۱۶ - رکٹ انتقال جائداد نمبری ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعات ۱۰ و ۱۲ - اجارہ مین اس قسم کے شرایط کی نسبت دیکھیئے مقدمہ ونکٹ رائے بنام شیو رام بہٹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۵۶ بیل مادھب بنام نروتم - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۲۶ - بحالت رہن مقدمہ مکنی بنام من بہٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۶ - رائے عدالت ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۵ و ۴۰۶ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ - مقدمہ رینا بنام تو رنگیو - انگلش لا رپورٹ پروبیٹ انیڈ ڈائورس جلد ۳ صفحہ ۴ - اقرارات حد دار نسبت عدم تقسیم کیلئے دیکھیئے کتاب ہذا فقرہ - ۴۴۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ شرایط بھی ہین جو خلاف تہذیب و خلاف قانون ہون - جس موقع پر کہ ہبہ خود اپنی نوعیت مین درست ہوتی ہے تو شرایط متضاد یا خلاف قانون یا خلاف تہذیب غیر موثر ہو جاتے ہین اور یہہ اپنی نوعیت مین صحیح رہتی ہے - اور جہان شرط خلاف قانون معاوضہ ہبہ ہوتی ہے اور اسلیے جزو لاینفک ہبہ ہو جاتی ہے تو دونون چیزین ناقص ہو جاتی ہین - (د) یا جس موقع پر کہ ہبہ اسطرح کامل ہو جاتی ہے کہ جائداد کلیتاً واہب کے ہاتہہ سے نکل کر موہوب لہ کے پاس چلی جاتی ہے تو جو شرایط بعد مین اضافہ کیے جائین وہ قطعاً کالعدم ہو جاتے ہین اسلیے کہ جو شخص اُن کو وارد کرنے کی کوشش کرتا ہے اُسکا اسطرح کا کوئی حق باقی نہین ہوتا (ہ) اگر ہبہ حین حیاتی موسومہ الف کے بعد ہی بقیہ جائداد کی ہبہ ب کے نام ہو جائے پس اگر ہبہ موسومہ الف کالعدم ہے تو ب کا حق بہی عجلت کے ساتہہ فوراً ہی اثر پذیر ہو جاتا ہے - (و) اگر الف کے نام اس شرط سے ہبہ کیا جائے کہ وہ جائداد ہونیکے بعد متمتع ہو تو ہبہ درست ہے لیکن شرط فاسد ہے بجز اُس صورت کے کہ کوئی درمیانی انتقال کسی دوسرے شخص کے حق مین ہو (زما) - اور بالیقین یہی وہ اصول ہین جو انتقال قیمتی پر بہی منطبق ہوتے ہین -

قبضہ **فصل** گو اس اصول کی نسبت کہ بروے دہم شاستر ہبہ بغیر قبضہ

(د) رام سروپ بنام مسماۃ بیلا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۴۴ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۱۲ - اکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعات ۱۸۰ و ۱۲۵ - مقدمہ گدیل - انگلش لا رپورٹ چیسنری ڈیویژن جلد ۳۸ صفحہ ۱۷۶ - مقدمہ مور - ایضاً جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۶ -

(ہ) رام سروپ بنام مسماۃ بیلا مندرجہ بالا -

(و) اجودہیا بخش بنام مسماۃ رکمی کنور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱ اکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۷ - ایسی حالت کی نسبت جہان جائداد مابعد ناکام رہتی ہے - دیکھیے دفعہ ۱۶ - اکٹ مذکور -

(ز) گوسادی شیوگر بنام ریپت کرنک - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۶۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ناجایز ہے زیادہ تر اعتبار کے ساتھہ چند شکلین قائم کیگئی ہین - پہر بھی دہرم شاستر جسکو
بطور صحیح یہہ نام دیگیا ہے بظاہر ایسے کسی قاعدہ پر بہت ہی کم زور ڈالتا ہے کہ
بالخصوص ہبہ پر منطبق ہونے کے قابل ہو - برہمن مصنفون نے ہمیشہ ہبہ کی رعایت
کی ہے جس کا ظاہری سبب یہہ ہے کہ بالاکثر وہ برہمنون ہی کے نام ہوا کرتا
تہی - قدیم زمانہ کے پنڈت خاصکر عطیات کے قابل بازیافت ہونے کے ذکر مین قانون ۴۲۰
ہبہ پر بحث کرتے ہین - اور یہہ بازیافت مقصود ہبہ یا واہب کے خاص حالات
پر موقوف ہے چنانچہ درہسپتی کا قول ہے کہ "جو چیزین ذیل کی آٹہہ صورتون مین
ایک دفعہ دیجائین وہ واپس نہین ہوسکتین یعنی جو کچہہ بصلہ ساعت خوش ہوکر شعرا یا
گویون وغیرہ کو دیا جائے - اشیاء بیع کردہ کی قیمت مین - یا عطیہ عروسی جو دلہن
یا اسکے خاندان کو دیا جائے - یا ایک محسن کی شکرگذاری مین یا کسی سزاوار شخص
کو محبت طبعی یا دوستی سے دیا جائے - اور جو کچہہ کوئی شخص غصہ یا حد درجہ
کی خوشی مین یا غفلت سے یا بحالت مرض یا نابالغی یا دیوانگی یا خوف زدگی
یا بدمستی یا کبرسنی یا منجانب خارج القوم یا فاتر العقل یا معصوم و در رسیدہ
یا جو کچہہ کہ کہیل تماشون مین دیا جائے اس سب کو غیر عطا شدہ یا کالعدم کہا گیا ہے
اگر کوئی چیز ایسے معاوضہ کی بابت دیجائے جسکا سرانجام نہین ہوا یا کسی مرے
شخص کو دیجائے جسکو غلطی سے ایک خاص نیک شخص سمجہا گیا تہا یا کسی فعل
ناجایز کیلئے دیجائے تو مالک اسکو واپس لیسکتا ہے" (ح) کاتیاین کا بیان
ہے کہ "جو شخص وہ عطیہ ندے جسکے دینے کا اوسنے کسی گرو سے اقرار کیا ہے
تو اسکو قرض کے مثل دینے پر مجبور کیا جائے گا اور اسکو یہہ پہلا جرمانہ دینا
ہوتا ہے" اور ہاریتہ اسی کو وسعت کے ساتہہ یون قائم کرتا ہے کہ "جو اخراج
جایز طور پر لفظاً کہا جائے مگر عملاً پورا نہ کیا جائے وہ دونون جہان مین ایک

(ح) جگناتہہ ڈائجیٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ و ۱۹۷ - نارد حصہ دوم باب ۴ - کاتیاین (جگناتہہ
ڈائجیٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷) منو باب ۸ فقرات ۲۱۲ و ۲۱۳ - گوتم (جگناتہہ ڈائجیٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)
انفساخ ہبہ کے متعلق دیکھو ایکٹ انتقال جائداد نمبری ۴ بابتہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۱۲۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دبی نفرض ہے" (ط) ایک مقدمہ مین جسکو مسٹر کمنگٹن نے بیان کیا ہے۔ (ی) جو واقعات
پنڈت کے سامنے پیش کئے گئے ان مین مذکور تہا کہ "صاف طور پر یہہ نہین معلوم ہوتا
کہ موہوب لہ کبہی جائداد معطیہ پر قابض ہوا ہو" جس کے بموجب تہا مین منو کا یہہ قول
سنداً مقتبس کر کے مذکور ہوا تہا کہ عطیہ واپس نہین لیا جا سکتا "میراث کی تقسیم
ایک مرتبہ عمل مین آتی ہے ایک دوشیزہ کو شادی مین ایک ہی مرتبہ دیا جاتا ہے
اور ہر شخص ایک ہی مرتبہ کہتا ہے کہ مین دیتا ہون۔ پس یہی تین چیزین ہین جو بلا تغیر
اچھے آدمی صرف ایک مرتبہ کر دیا کرتے ہین" کوئی شک نہین کہ پنڈت نے یہہ بہی
جواب دیا تہا کہ ہبہ کے بغیر بہی موہوب لہ کو جائداد کا استحقاق ہے جبکہ کہ ترم شکل
مین مبتنے کر لیا گیا ہو۔ قبول کرنے کی ضرورت کو یا جناولک نے بہت ہی آب و تاب صد ۴۲۱
کیساتھ پیش کیا ہے (ک) جنکا قول ہے کہ "قبول ہبہ خصوصاً ہبہ جائداد غیر منقولہ
علانیہ ہونا چاہیے اور جو کچہہ بطور جایز دیا جا سکتا ہو اور جس کے دینے کا عہد ہو جائے
وہ بعد عطا واپس نہوگا" جس حد تک کہ یہہ قول قبضہ کو بغرض جواز ہبہ ضروری بتاتا ہے
اسکی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ یاجناولک اسکو دوسری قسمون کے انتقال کے
مثل تصور کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کی ایک عبارت مین (ل) وہ بیان کرتا ہے
کہ "روے حقیت حاصل ہونا قبضہ سے زیادہ قوی ہے تاوقتیکہ قبضۂ مذکور
موروثی نہو البتہ حصول بربناے حقیت بدون قبضہ چند روزہ کچہہ بہی کارآمد
نہین۔ اس مضمون پر مصنف متاکشرا نے دو عنوانون یعنی قبضہ بدون حقیت
حقیت بدون قبضہ کے تحت مین بہت ہی طولانی بحث کی ہے (م) اور یہہ کے
نسبت اسکا بیان ہے کہ "ہبہ ایک شخص کے خاص حق کے ترک اور دوسرے
کے حق کے پیدا ہونے پر مشتمل ہے اور دوسرے شخص کے حق کے

(ط) جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ و ۱۷۱۔
(ی) دہرم شاستر کمنگٹن جلد ۲ صفحہ ۲۴۹۔ مقدمہ نمبر ۴۲۔ نیز مقدمہ نمبر ۳۵ صفحہ ۲۴۳۔
(ک) حصہ دوم صفحہ ۱۷۶۔
(ل) حصہ دوم صفحہ ۲۷۔
(م) متاکشرا باب ۲ فقرہ ۵ و ۶۔ ترجمہ مسٹر ولیم کمنگٹن۔ دہرم شاستر کمنگٹن جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیدا ہو جانیکی تکمیل اسیوقت ہے جب شخص مذکور ہبہ کو قبول کرلے ورنہ کوئی اور صورت نہین ہے قبولیت تین ذریعون سے کیجاتی ہے یعنی۔ ذہنی۔ زبانی۔ یا جسمانی۔ ذہنی قبولیت مشخص کرنے کا مصمم قصد ہے۔ زبانی قبولیت۔ یہ میرا ہے وغیرہ کے الفاظ کا زبان پر جاری کرنا ہے۔ اور جسمانی قبولیت انواع و اقسام کی ہے مثلاً مس کر لینا" (ن) "چونکہ اراضی کیحالت مین پیداوار سے متمتع ہونیکے بغیر جسمانی قبولیت نہین ہو سکتی اسلئے ضروری ہے کہ وہ عقد قبضہ کے ساتھہ واقع ہو ورنہ ہبہ بیع یا کسی دوسری قسم کا انتقال مکمل نہوگا۔ اسلئے حقیقت بدون قبولیت جسمانی جو پیداوار کی تمتع پر مشتمل ہے وہ بمقابلہ حقیقت جو اُسکے تمتع یا اُس قسم کی جسمانی قبولیت کیساتھہ واقع ہو کمزور ہے

لیکن یہ حالت صرف وہان ہی ہے جہان ان دونون امور مین تقدم ناقابل تشخیص ہے لیکن جب یہہ دریافت ہو جائے کہ بلحاظ تاریخ کسکو تقدم ہے اور کون متاخر ہے تو پھر صرف اول الذکر حقیقت ہی زوردار ثبوت دیتی ہے۔ جسکی یون تعبیر کیجا سکتی ہے کہ "ثبوت کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ دستاویزات قبضہ اور گواہون پر مشتمل ہے" پس اسکو بطور قاعدہ کلیہ قایم کرکے یہ قول کہ "قبضہ موروثی کے مقابلہ مین حقیقت زیادہ قوی ہے" اور یہہ قول کہ "جہان مطلقاً قبضہ نہو وہان حقیقت کافی نہین" بدین اظہار پیش کئے گئے ہین کہ جہان تینون طرح کے ثبوت موجود ہون تو کسکو ترجیح ہوگی" ظاہرا وجانمشور کی رائے مین بھی تکمیل ہبہ کے لئے قبولیت ضرور ہے کیونکہ ایک ہندو مقنن کی رائے کے مطابق جائداد ہرگز معرض تعطل مین نہین رہ سکتی اسلئے وہ اسوقت تک کسی شخص کے ہاتھہ سے نہین نکل سکتی جبتک کہ دوسرا قبول نکرلے۔ خود ہبہ و بیع کی حقیقت جسمین ضرور تاً فریقین سے کارروائی ہوتی ہے ملتزم قبولیت ہے حالانکہ اسطرحکا فرض ہبہ کی حالت مین نہین ہے۔ لیکن حقیقی قبولیت جسمانی کی نسبت یا جیسا کہ

(ن) بروئے قانون انگریزی تاوقتیکہ موہوب لہ کا انکار ظاہر نہوا سکے ہبہ قبول کرنے ہی کا قیاس کیا جائیگا۔ گو موہوب لہ اس سے واقف بھی نہوا ور قیاس مذکور کی نسبت یہ قرار پایا ہے کہ ایسی ہبہ پر بھی منطبق ہوتا ہے جس سے واہب نے اس سے پہلے کہ موہوب کے ہبہ کرنے کا حال معلوم ہو انحراف کرنا چاہا ہے۔ رائے لینڈلی صاحب لارڈ جسٹس کوئینس بنچ ڈیویژن جلد ۱۴ صفحہ ۵۴۱ مگر جس متمتع پر حوالگی ضرور ہے مثلاً بحالت زبانی اسباب منقولہ جو قابل ہبہ ہو تو محض الفاظ عطا و قبول جو بین واہب و موہوب لہ واقع ہون بدون حوالگی جائداد کو جدا نہین کرتے۔ کارین بنام مورلا رپورٹ کوئینس بنچ ڈیویژن جلد ۲ صفحہ ۵۰۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصنف مذکور اسکو "کسی قدر قبضہ" کہتا ہے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ ہبہ کو بھی وہ بیع یا دوسرے انتقال کے ساتھہ ایک ہی بنیاد پر قائم کرتا ہے۔ اور ان تینون کی نسبت ثبوت قبضہ اہم ہے تاکہ جہان اسطرحکی نزاع واقع ہو تو معارض دعوؤن مین تقدم قایم کیا جاسکے اور جہان اسطرحکی نزاع نہین واقع ہوتی ہے تو یہ قاعدہ کلیہ منطبق ہوتا ہے کہ "رہن ہبہ اور بیع مین معاہدہ اول کو زیادہ قوت ہوتی ہے (س)

جواز ہبہ کے لئے قبضہ کا اصول۔

دفعہ ۵۲۹ - غالباً یہ قاعدہ کہ جواز ہبہ کے لیے حقیقی قبضہ ضرور ہے کسی خاص مسئلہ دہرم شاستر سے نہین پیدا ہوا ہے بلکہ اس اصول عام سے نکلا ہے جو تمام قانونی طریقون مین مشترک ہے کہ بالارادہ وعدہ نافذ نہین کرایا جاسکتا گو فعل بالارادہ درحالیکہ مکمل ہو جائے ناممکن الانفساخ ہی (ع) پس اسی حد تک ہماری عدالتون مین مسئلہ مذکور کو ابتداءً تسلیم کیا گیا اور اسی وقت سے نافذ رہا ہے۔ (ف) مگر یہہ ابھی تک طے نہین ہوا کہ آیا یہ انگریزی اصول انصاف کہ استقرار امانت جو ہم پلہ انتقال جایز نہو اسکو امانتی شے کے حقین نافذ کیا جاسکے گا یا نہین اور وہ مقدمات تابع دہرم شاستر تک وسیع ہوگا۔ صد ۴۲۳

(س) متاکشرا باب ۲ صفحہ ۲ فقرہ ۵۔ دہرم شاستر مگناٹن جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔

(ع) رائے عدالت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۳۔ اسٹنڈنگ بنام بورنگ لا رپورٹ ہانسری ڈویژن جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۲۔

(ف) اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۲۶۔ دہرم شاستر مگناٹن جلد ۲ صفحہ ۲۴۳۔ مقدمہ ۳۶ کشتو سندری بنام کشتو موتی مقدمات مارشل اپیل ہائیکورٹ بنگالہ صفحہ ۳۶۷۔ شام سنگھہ بنام امراوتی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۵۷ (۹۲) ہرجیون بنام نراین ہری بابی۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۴ صد ۳۱ (سینیر اپیل دیوانی) واسدیو بنام نراین۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۱۔ اکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۲۲ مین صرف قبولیت موہوب لہ یا منجانب موہوب لہ درکار ہے یہ قبولیت بالضرور بزمانہ حیات واہب درحالیکہ وہ ہبہ کرنیکی قابلیت ہی رکھتا ہو عمل مین آجانی چاہیے اگر موہوب لہ قبل اظہار قبولیت مرجائے تو ہبہ کالعدم ہی۔ لیکن بربنا دفعہ ۱۲۹ شرایط مندرجہ بالا مین سے کوئی امر دہرم شاستر کے کسی قاعدہ پر موثر نہوگا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا نہین - (ص)
اِس امر کا تو پورا یقین ہے کہ کوئی وعدہ جو کسی فائدہ آیندہ کو کسی گرو پر (خواہ دیوتا کی مقدس کیون نہو) عطا کرتا ہو - دنیاوی عدالتون سے نافذ نہین کرایا جا سکتا - (ق) اگر جہان واہب نے اپنے امکان تک ہر امر کو بغرض تکمیل ہبہ انجام دیدیا ہو اور اسکو پورے طور سے نافذ کرنے مین اسکی کوششون کی روک شخص ثالث کی طرف سے پیدا ہو جائے تو یہ امر کہ قبضہ نہین دیا گیا تھا بمقابلہ روکنے والے فریق کے منجانب موہوب لہ دعوی کا کوئی جواب نہین ہے - (س) *

کون امر بمنزلہ قبضہ ہے

دفعہ ۳۵۳ تکمیل ہبہ کے لئے ضرور ہے کہ منجانب واہب موہوب لہ کے نام صریحی شہادتہائے ملکیت کا انتقال عمل مین آئے لیکن اگر تبدیل قبضہ اسطرح کی ہے جو اصلی حالت کا اقتضا رہے تو وہ کافی ہے - اِس لئے جہان ایسی اراضی کی ہبہ ہو جو کاشتکارون کے قبضہ مین ہو تو رسیدگان منجانب

(ص) ونکٹاچل بنام نخاتھال - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۶۰ - ہرہائی بنام جان محمد انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ -

(ق) منجنا دہیای بنام تنگما فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتبہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۴ - نرسنگ بنام مہنت فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ باتبہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۰۰۰ -

(س) کالیداس بنام کنہیالال - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۱۸ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۱ - واقعات متدمہ ہذا مندرجہ فقرہ ۳۵۹ - کتاب ہذا ملاحظہ ہون - مقدمات تابع شرع محمدی مین اسکی پیروی کیگئی ہے - محمد بخش بنام حسینی بی بی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۸۱ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۸۴ - شیخ محمد بنام زبیدہ جان - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۰۵ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۶۰ -

* (حاشیہ) ہبہ کے لئے قبضہ کس طرح پر ہونا چاہیے اس کے متعلق تفصیلی بحث دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد (۲۰) صفحہ ۴۶۴ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موہوب لہ کفایت کرتی ہے چاہے وہ اس شخص کے ذریعہ سے حاصل کیگئی ہو جو
کیفیت ایجنٹ واہب ہماہین وصول کیا کرتا تہا۔ یا یہہ کہ موہوب لہ کو ہبہ نامہ اور قبولیت پٹہ
رہن بمالے جو کاشتکارون نے واہب کو دی ہو۔ (ش) اسیطرح اگر اس کے
قبول کر لینے کا یقین ہو تو شخص غائب کے نام بھی ہبہ کیجا سکتی ہے لیکن اگر معلوم
ہو کہ وہ قبول کرے گا یا نہ کرے گا تو حق واہب قائم رہتا ہے (ت) بنگالہ کے
ایک پنڈت نے بیان کیا تہا کہ واہب کے قبضہ رکہنے پر بھی ہبہ جایز ہوگی بشرطیکہ ص ۴۲۴
ہبہ نامہ مین یہ ذکر کر دیا گیا ہو کہ وہ منجانب موہوب لہ بطور مستعار قابض ہے (ث)
بمبئی ہائیکورٹ نے قرار پایا ہے کہ جس موقع پر موہوب لہ نابالغ یا مجنون ہونیکی وجہ سے قبضہ
حاصل کرنیکے قابل نہو تو قبضہ واہب کافی ہے بشرطیکہ منجانب موہوب لہ اسکا امین
ہونا صراحتاً بیان کر دیا گیا ہو (خ) اس صورت مین کہ موہوب لہ قبل ہبہ تنہا یا واہب
کی شرکت مین قابض رہا ہو اسکے قبضہ کا مسلسل باقی ہونا مجدداً قبضہ دینے کے
لیئے کافی ہے (ذ) اور اسی طرح جہان کئی موہوب لہم مین سے ایک قابض ہو تو
وہان سب کی جانب سے اسکو ہبہ ہونے کا اعلان جسکو خود اسنے اور دوسرے
موہوب لہم نے منظور کر لیا ہو بدون اسکے کہ ان کو قبضہ دیا جاے

(ش) بنک ہندوستان بنام پریم چند ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۳ (صیغہ ابتدائی
دیوانی) وناتھن بنام کیکاڈ تھ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۹۴ - ہربجیون بنام نرائن ہائیکورٹ
رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۱ (صیغہ اپیل دیوانی) من بہاری بنام نوندہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴
صفحہ ۴۰ - کلیانی بنام نرائن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۶۷ -
(ت) سری کشن محولہ و منظورہ جسٹس مینکرسن متعلقہ کرشن رامانی بنام انند بنگال لا رپورٹ
جلد ۴ صفحہ ۲۹۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی)
(ث) شیوداس بنام کوہل - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ (۳۱۳)
(خ) پنجاب سمس صفحہ ۷۵ - دہرم شاستر مگناٹن جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ -
(ذ) میان جی بنام ستھانتجب رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۸۰ و ۸۹ - شیخ ابراہیم بنام شیخ سلیمان انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۶ - یہ اور اس سے پہلے کا مقدمہ بروئے شرع محمدی فیصل ہوئے جو اسارہ مین موافق دہرم شاستر ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کافی ہے (الف) غیر جسمانی حقیت کی ہبہ بشرطیکہ اس طریقہ سے عمل مین آئے کہ بذریعہ نالش املاک کو منتقل کرا سکے تو کافی ہے (ب)

موہوب لہ کا وجود ضرور ہے

اصول مندرجۂ بالا سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چاہے ہبہ فی الحال ہو یا زمانہ آیندہ مین مگر موہوب وہ شخص ہونا چاہئے جو وجود رکھتا ہو اور جسوقت اس ہبہ کا نفاذ ہو تو شخص مذکور اس قابل ہو کہ اسکو قبول کر سکے - (ج) اس قاعدہ سے جو صورتین مستثنےٰ ہین ان مین وہ جنین بھی ہے جو رحم مین ہو یا وہ شخص جو بعد فوت شوہر اس کے اجازت کی بنا پر متبنی کیا گیا ہو کیونکہ اشخاص مذکور کو بلحاظ ساخت قانون انتقال کیوقت موجود خیال کیا گیا ہے - (د)

ایسی جماعت کو ہبہ کرنا جنمین سے بعض حاصل کرنے کی قابلیت نہ رکھتے ہون -

ف ۳۵۴ - جس اصول کا آخر مین ذکر کیا گیا اس نے کچھہ ایسی صورتین پیدا کر دی ہین جن کے بارہ مین ظاہر اسناد کا اختلاف ہے - انگلستان مین یہ امر پورے طور سے طے پا چکا ہے کہ جہان کوئی ہبہ یا عطیہ اس جماعت اشخاص کے نام کیا جاتا ہے جسمین سے بعض کو اس کے حصول کی قابلیت نہین ہوتی تو انتقال مذکور سب کیلئے ناقص رہتا ہے یہ امر کسی انگریزی قانون کی اصطلاح پر مبنی نہین ہے بلکہ اس بنیاد پر ہے کہ واہب کا ارادہ تہا کہ سب یکسان فائدہ پہنچے اور یہ معلوم کرنا ممکن نہین کہ اگر واہب مذکور کو اطلاع دیجاتی کہ اسکے ارادہ کے مطابق تعمیل نہین ہو سکتی تو اسکی خواہش کیا صورت اختیار

ص ۴۲۵

(الف) بائی کشل بنام لکہامن - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۵۲ -

(ب) چلم حمانبام سبا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۳ - خورشیدجی بنام پستنجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۷۲

(ج) یہی حقیقی وقت ہبہ یعنی تاریخ ہبہ ہے نہ کہ وقت ممکن قبولیت اگر جین احیائی ہو یا وقت فوت موصی اگر وصیت کے ذریعہ سے ہو - دیکھئے مقدمہ ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۹ سہ و یہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ - سودامنی بنام جگدیش انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ - کہیدو مونی بنام درگا منی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۴ - بائی عمو بائی بنام دوسامراجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۳

(د) ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳ (صیغہ دیوانی ابتدائی) مقدمہ مذکور بحالت اپیل پریوی کونسل کتاب مذکور جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و ۳۹۷ و ۴۰۰ و ۴۰۴ مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرین (۷) یہی قاعدہ ہندوستان کے بعض مقدمات پر بھی منطبق کیا گیا جنمین قرار پایا تھا
کہ ایک ایسی جماعت اشخاص کے نام انتقال کا ہونا جنمین سے بعض کے مقابلہ مین
بوجہ دور ہونے کے کالعدم ہے یا ان مین سے بعض حاصل کرنے کے قابل نہین
ہین یا نہین ہو سکتے ہین مثلاً نفاذ ہبہ کے وقت پیدا نہین ہوے ہین تو وہ سب
کے مقابلہ مین کالعدم ہے - اور یہی قاعدہ اس حالت مین بھی منطبق ہوتا ہے
جبکہ جملہ افراد جماعت قبل نفاذ ہبہ یا عطیہ پیدا ہو جائین - اگر یہ امر پہلے سے
ممکن تھا - کہ وہ اسطرح پیدا نہین ہو سکتے تھے اسلئے کہ "یہ ایک متفق علیہ قاعدہ ہے
کہ واقعات ممکن کا لحاظ ہوا کرتا ہے نہ کہ لحاظ واقعات حقیقی اور یہ امر کہ ہبہ مین اس قدر
دور کی چیزین بھی شامل ہو سکتی ہین بلا لحاظ کسی واقعہ کے اسکے جواز کو ناقص کرتا ہے" (ف)
ظاہر اس قاعدہ کا وجود اس معنی مین کہ ہندوستان مین اسکا پورا استعمال ہو سکتا ہے
ایک مقدمہ مین جوڈیشل کمیٹی نے بھی تسلیم کر لیا ہے - اگرچہ کمیٹی موصوفہ کی یہ رائے
تھی کہ صحیح ترتیب دستاویز کے لحاظ سے انتقال اس قاعدہ کے تحت مین نہین آتا (ق)
خود اس قاعدہ کو واضعان قوانین نے صراحتاً ان انتقالات پر منطبق ہونے کے

(ا) لیک بنام رابن سن میریول جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ و ۳۹۰ - پیرکس بنام موسلی - انگلش لا رپورٹ
اپیل کیسیس جلد ۵ صفحہ ۷۱۴ -

(ب) برہما بائی بنام جگدیش چندر - بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۰ - سودامنی بنام جوگیش انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲ - کھردو میونی بنام درگا منی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۵ - جی رام بنام دوربائی انڈین لا رپورٹ بمبئی
جلد ۱ صفحہ ۴۹۱ و ۵۰۸ جابر بائی بنام کابلی بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۶ - وصایا سراجیہ جارمن جلد ۱ صفحہ ۲۶۶
طبع ہیدرام جس موقع پر کہ ہر انتقالی جائداد کی ناجوازی اس امر امکان پر رجوع ہوتی ہے کہ کوئی شخص خاص صاحب اولاد ہو سکتا تھا
یا نہین اس ثبوت کی شہادت قابل پذیرائی نہین ہے کہ زیادتی عمر کی وجہ سے آیندہ بچون کی ولادت ناممکن ہو گئی ہے -
متعلقہ ڈاسن انگلش لا رپورٹ چینسری ڈویژن جلد ۳۹ صفحہ ۱۵۵ - بلاشبہ یہی قاعدہ
ہر ایک جسمانی ناقابلیت پر منطبق ہوگا -

(ر) کمار تارکیشور بنام کمار شوشی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۶۰ - متعلقہ
مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۶۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابل بنایا ہے جو مسئلہ دوام کو ناقص کرنے کے لحاظ سے ناجایز ہین یا یہہ کہ جہانتک بعد ختم جائداد حاصلہ سابقہ ان اشخاص کیلئے محدود حصص کا ایک سلسلہ پیدا کرنیکی کوشش کیگئی ہو جو بوقت انتقال وجود نہ رکھتے ہون (ح) یہ امر کہ آیا فی تمام صورتون مین قاعدہ مذکور کی نسبت مقصود یہہ تھا کہ منطبق ہونے سے باز رہے محض ایک بحث یا استدلال کا مادہ ہے۔ صد ۴۲۶

مسٹر جارمن کا قول

۳۵۴ الف اسی قاعدہ کے مفہوم کے تحت مین ایک جماعت کی مسٹر جارمن نے یہ تعریف کی ہے۔ (ط) "ایک تعداد اشخاص کو جبکہ انہین ایک عام اصطلاح مین اطفال بیٹا بیٹی کی اولاد یا بھانجے بھتیجے کہکر تبلایا جاسکتا ہو تو عموماً کہا جاتا ہے کہ ان سے جماعت بنتی ہے مگر قانونی زبان مین یہ سوال کہ آیا ایک جماعت کے نام ایک ہبہ ہوئی ہے لحاظات مذکور پر منحصر نہین ہوتا بلکہ خود طریقہ ہبہ پر منحصر ہوتا ہے یعنی یہ کہ وہ ایک مجموعی سرمایہ کی ہبہ اس جماعت اشخاص کے نام ہے جن کی تعداد بوقت ہبہ غیر متیقن ہو اور جسکو آیندہ زمانہ مین دریافت ہونا چاہئے اور جو مساوی یا اور کسی معین تقسیم کے لحاظ سے حاصل کرنے والے ہون اور جن مین سے ہر ایک حصہ بلحاظ مقدار بعد کی تعداد اشخاص پر منحصر ہوتا ہے" یہہ قاعدہ وہان نہین منطبق ہوتا جہان لوگون کے نام بتلادے گئے ہون جس سے کہ ہر ایک نسبت اسوقت کے ارادہ واہب کی توضیح ہوجائے کیونکہ اسی صورت مین اگر وہ اشخاص مشترکاً بصورت متاجرین پانے والے ہین اور ہبہ بعضون کے لئے ناقص رہی ہے تو دوسرے اشخاص اپنے معینہ حصص پاتے ہین (ی) اور اگر وہ بالاشتراک پانے والے ہوتے ہین تو جو لوگ قابلیت حصول رکھتے ہین وہ کل کے مستحق ہین۔ (ک) اور نہ قاعدہ مذکور ایسے موقع پر

(ح) اکٹ انتقال جائداد نمبری ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۵۔ اکٹ وراثت نمبری ۱۰ بابتہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۱۰۲ ان دفعات مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے دہرم شاستر کے کسی اصول مین تبدیل واقع ہوسکتی ہو۔ اکٹ نمبری ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۔ اکٹ نمبری ۲۱ بابتہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۳ سے الگا منجوری بنام سونامنی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۷۔

(ط) وصایا مولفہ جارمن جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ طبع چہارم

(ی) جیمس بنام لارڈ ڈنفرملین ۴ چانسری جلد ۱ صفحہ ۵۹۔

(ک) نندی سنگھ بنام سیتارام انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ (۴۴) مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منطبق ہوتا ہے جہان حقیقت فائدہ معطیہ (مثلاً سکونت مکان خاندانی) تعداد اشخاص پر منحصر ہین ہوتی جو بعد کو ثابت کر سکین کہ وہ حصّہ پانے کا حق رکھتے ہین۔ (ل) جس موقع پر کہ بداگانہ اور کے بعد دیگرے ہبہ جات ہون جن مین سے ایک بوقت نفاذ دستاویز ہبہ ہوا اور دوسرا کالعدم تو اول الذکر اثر پذیر ہوگا اور آخر الذکر غیر قابل لحاظ ہوگا (م)

فیصلہ جات حال

۳۵۵ حال کے فیصلہ جات مسئلہ مندرجۂ بالا کے لئے بالعموم ہندوستان مین منطبق ہونے کے نسبت کسقدر شک پیدا کرتے ہین۔ پہلا مقدمہ فیصلہ جوڈیشل کمیٹی ہے جو بالیقین جو کچھ کہ قایم کرتا ہے اسکے لئے قطعی ہے (ن) مقدمہ مذکور مین بحیثیت ممبران خاندان غیر منقسمہ تابع قانون متاکشرا ص ۴۲۷
ماتا دیال۔ اسکا بیٹا اودے نراین۔ اور اودے نراین کا اکلوتا بیٹا ترو جیت زندہ موجود تھے۔ اودے نراین کی بدروشی سے جائداد کو محفوظ رکھنے کے لئے ماتا دیال نے اودے نراین کی رضامندی سے (جسکو پانچہزار روپے دیدئے گئے تھے) جائداد کو ترو جیت نراین اور اسکے حقیقی بھائیون کے نام جو پیدا ہو چکے ہون یا آیندہ پیدا ہون منتقل کر دیا۔ اس ہبہ کے جواز پر اعتراض ہوا۔ منجملہ دیگر وجوہ کے یہہ وجہہ بھی تھی کہ چونکہ اودے کے غیر پیدا شدہ بیٹے حاصل نہین کر سکتے تھے اسلئے ہبہ مسومہ ترو جیت بھی اسکے (اودے کے) بھائیون کی جماعت کا ایک ممبر ہونیکے وجہ سے جایز نہ تھی۔ اس رائے کی تائید مین قانون وراثت بمبئی ایکٹ ۱۸۶۵ء کے دفعہ ۱۰۲ کا حوالہ دیا گیا تھا۔ اسکے متعلق کمیٹی نے جوابدیا کہ ہبہ متنازعہ دفعہ مذکور کے شرایط مین داخل نہین ہوتی۔ (س)

(ل) کرشناجی بنام آتارام۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۳۔
(م) متعلقہ ہندی انگلش لا رپورٹ چینسری ڈویژن جلد ۳۹ صفحہ ۲۸۹۔ راکشوری بنام دیندر ناتھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۔ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۹۔
(ن) راے بشن چند بنام مساۃ اسمید کنور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۴ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۶۔
(س) امر بہتا ہی مشتبہ ہے کہ آیا بروے جملہ کفایت شعاری ایکٹ وصیت ہنود کے ساتھہ دفعہ ۱۰۲ ایکٹ بمبئی ۱۸۶۵ء کا کوئی مطابقت ہے یا نہین۔ سر آرتھر ولسن صاحب جسٹس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۹ جو ہبہ بانتقالات حین حیاتی ہون ان سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور سوال عام کی نسبت حکام والا مقام نے یہ قرار دیا کہ ہبہ ایسی جماعت کے نام نہین
عمل مین آئی تہی جن مین ستروجیت بھی ایک فرد ہو بلکہ ستروجیت ہی کے نام ایسے
شخص کے حیثیت مین ہوئی جس کے حق مین اسکا فوری نفاذ مقصود تھا اور اُس
مقصود کے لیے ہبہ ہوئی تھی کہ اگر فوراً نفاذ نہوتا تو مقصد مذکور مین قطعاً ناکامی ہوجاتی
دوسرے ارادہ کی کہ اگر اسکے کبھی کوئی چھوٹا بہائی پیدا ہو تو اسکو فوائد ہبہ مین حصہ
دینا چاہیے تعمیل نہین کیجاسکتی مگر امر مذکور اس استقرار کا سبب نہین ہے
کہ کل معاملہ کالعدم ہونا چاہیے حکام ممدوح نے فرمایا (ع) "ایسے مقدمات
کمیاب نہین ہین جن مین عدالت ترتیب دہندہ بصورت یہ معلوم ہونے کے کہ کل
تدبیر واہب جائداد کی اثر پذیر نہین ہوسکتی ہے باایںہمہ بجائے یہ تجویز کرنے کے
کہ ہبہ کلیتاً ساقط ہوگی اسکے ایک جزو کو نافذ کرتی ہے مقدمہ حال مین ہر طرح موجہ
یہ تجویز کرنی کی ہے کہ اگر ستروجیت کے ایسے برادران جو ہونے ممکن ہین بذریعہ
ہبہ کے نہ لے سکین تو وہ کل لیگا وہ اوس موقع پر موجود اور قابل پانے
ہبہ کے ہے وہ ایک ایسا شخص ہے جو دستاویز مین نامزد کیا گیا ہے اگر
دستاویز مذکور تنہا ہوتی تو ہر صورت مین یہ بحث پیدا ہوتی کہ آیا ایک شخص
نامزدہ جسکو ایک ایسی جماعت کے شریک کیا ہے جو بعبارت عام بیان کیگئی
ہے اوس جماعت مین شامل ہوگیا یا نہین لیکن دستاویز تنہا نہین ہے
اس کے بعد اس قسم کے افعال ہوے کہ جنکے ذریعہ سے بلا دستاویز کے
بھی ہند مین جائداد منتقل ہوتی ہے ستروجیت کا نام کتب کلکٹر مین بطور تنہا
قابض جائداد کے مندرج ہوا اور اسکی ولیہ نے قبضہ اول ص ۴۲۸
اسکی نام سے اور بعد ازان بطور اسکے جانشین کے لیا حکام عالی مقام یہہ
تجویز فرماتے ہین کہ اس امر سے کہ فریقین ایک ایسا امر کرنا چاہتے ہے جو انکے
اختیار قانونی کے باہر تہا اور انہون نے ہبہ نامہ مین نا واقفون کی سی

(ع) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۸ - مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۷۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عبارت لکھی ہے وہ جزو اہم انکی تدبیر کا نا جایز نہونا چاہیے جو ایک تعمیر دستاویز
کے مطابق ہے اور فی الواقع انتقال جائداد سے صریحاً ثابت ہوتا ہے۔
کلکتہ ایکسٹرا ٹی رائے لنت ۳۵۶ کلکتہ مین ایک اسی طرح کے مقدمہ مین فیصلہ
سنہ ۱۸۷۲ء مذکور۔
مذکور کی تقلید کیگئی (ف) جس مین ایک شخص نے بروئے ہبہ نامہ کوئی جائداد
رام لال وشام لال اپنے بیٹے مادھب کے شیر خوار بیٹون کو اس ہدایت کے
ساتھ دی تھی کہ وہ اور اُن کے وہ بھائی جو رحم مادر مین ہون اور بعد کو پیدا ہون
لازم ہے کہ باہم مساوی حصہ سے تقسیم کرلین۔ اسکے بعد یہ تحریر ہوا تھا کہ دونون
اپنے اپنے نام لکھدیا گیا ہے قابض ہو جائین اور اپنا نام درج رجسٹر کرالین لیکن
اس قبضہ سے ان بھائیون کے حقوق جو اسوقت رحم مین ہون اور بعد کو
پیدا ہون ساقط نہون گے پس عدالت نے مقدمہ پر یوی کونسل کی سند پر
قرار دیا کہ جن اشخاص کا ذکر کیا گیا ان کے لئے تو ہبہ صحیح ہے گو بعد مین پیدا
ہونے والون کیلئے غیر موثر ہے۔ لیکن جسٹس ولسن نے بہت ہی محنت کے
ساتھ تمام انگریزی اور ہندوستانی سندون کی جانچ کرکے یہ نتیجہ نکالا (بہ صفحہ ۶۸۱)
کہ قاعدہ مقدمہ لیکہ بنام رابن سن انگلستان مین ان ہبہ جات پر منطبق کیا گیا تھا
جو ایک ایسی جماعت کے نام ہوئی تھین جسپر بعید ہونے کے نقص کا دہبہ تھا اور یہ کہ
(نمبر ۱۰۲ - اکٹ وراثت ہند اور دفعہ ۱۵ - اکٹ انتقال جائداد اس ارادہ کی مظہر
ہین کہ قاعدہ مذکور کی ہندوستان مین صرف اُسی طرح کے مقدمات مین وسعت
ہو سکتی ہے۔ اسکے بعد انہون نے اپنی رائے ظاہر کی کہ مقدمہ رائے بشن چند
کا فیصلہ احکام مقدمات سودامنی و کھیر دمنی کے مطابق نہ تھا اور پھر یہ کہکر
اپنی رائے ختم کی (بہ صفحہ ۶۸۵) "بنظران وجوہ کے اگر ضرورت ہو تو مین بالکل
اس تجویز سے جو ان مقدمات مین قرار پائی ہے اختلاف کرنے کو اور یہ قاعدہ
عام قرار دینے کو مستعد ہون کہ جس صورت مین ہبہ بنام ایک گروہ کے ہو جسمین
سے بعض اشخاص اسوجہ سے کہ تاریخ ہبہ کو یا وقت وفات موصی کے جیسی

(ف) رام لال سیٹھ بنام کنہی لال۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ صورت ہونا قابل لینے کے ہون یا ہو جائین اور کوئی دوسرا عذر نسبت ہبہ کے
نہو تو ہبہ سے فائدہ ان اشخاص جماعت کو پہونچے گا جو قابل لینے کے ہون"
تجویز بالا کا آخری جزو کوئی شک نہین کہ محض جملہ معترضہ تہا مگر جو رائین کہ قائم کیگئی ص ۴۶۹
ہین انکی پیروی پوری پوری حد تک بمبئی اور مدراس کی ہائیکورٹون مین ہوئی ہے جہانتک
ایک شخص کو اسکی زندگی بہر کے لئے اور اسکے مرنے پر ان لوگون کو (مقدمہ
مدراس مین جنہون کو اور مقدمہ بمبئی مین لڑکون کو) جائداد دیگئی تہی جو ایسی
جماعت قائم کرتے تہے جسکی تعریف ان لوگون کو بہی یکسان شامل کرتی تہی جو موصی
یا مقرر کنندہ کی حیات مین یا اسکے بعد پیدا ہون - ہر مقدمہ مین وہ شخص
جو جائداد کا دعویدار ہوا درحقیقت قبل نفاذ دستاویز پیدا ہو چکا تہا اور کوئی شخص
اس تاریخ کے بعد پیدا نہین ہوا - پس عدالت نے قرار دیا کہ بموافقت تجویز
کلکتہ اسکو حاصل کرنیکا استحقاق ہے (ص) اور بمبئی ہائیکورٹ نے بحوالہ الفاظ
ماسٹر آف دی رولس - اور بہی تائید کی (ق) جہان انہون نے بیان کیا تہا کہ "مین
خیال کرتا ہون کہ اس موصی کے ارادہ کی توضیح کے لئے ایک آسان طریقہ یہ ہے
کہ موصی کی نسبت یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایک ابتدائی ارادہ رکہتا تہا اور
ایک ارادہ مابعد رکہتا تہا - اس کا ابتدائی ارادہ یہہ ہے کہ جملہ افراد جماعت کو ملنا
چاہئے اور ارادہ مابعد یہ ہے کہ اگر سب نہین پا سکتے تو جو لوگ پا سکتے ہین ان
کو ملنا چاہئے" جو مقدمہ ماسٹر آف دی رولس کے روبرو پیش ہوا تہا اسمین
موصی نے ایک جائداد کو اسطرح پر دیا تہا کہ "میرے متوفی بہائی جوسف کولمن کی
اولاد جو میرے پس ماندگان ہون گے یا اگر وہ میری زندگی مین مر جائین تو انکی

(ص) منن جانبام پدمن بہیا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۳ - منگل داس
بنام تری بہوندس - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۲ -
(ق) مقدمہ کولمن - انگلش لا رپورٹ چینسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۱۶۹ -
* (حاشیہ) جزو جائداد سرمایہ خاندانی کا بحق دختران غیر صحیح النسب چیرداہب
بحیثیت مہنم خاندان قابض ہو ہبہ ناجایز ہے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۷ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اولاد میری موت کے وقت زندہ موجود ہو برابر برابر حصہ لین گے" موصی کی موت کے وقت جوسف کے چار لڑکے زندہ تھے اور ایک لڑکا اولاد چھوڑ کر مر گیا تھا جو کہ وقت فوت موصی موجود تھی - پس ماسٹر آف دی رولس نے بیان کیا کہ موصی کا ارادہ یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح اس لڑکے کے لئے بھی کچھ کر جائے جو اولاد چھوڑ کر مرا ہے لیکن یہہ نہین جانتا تھا کہ کس طرح کرنا چاہیے اسلئے ہبہ کا وہ جز ساقط رہا مگر فرضی ارادہ مابعد کی یہ امر قرار دینے سے تعمیل کیگئی کہ ان مین سے چار لڑکون نے حصہ پایا - اصول مقدمہ لیکہ بنام رابن سن کا انطباق اس مقدمہ پر نہ تھا جو موصی کے پہلے ہی لڑکے کے مر جانے کے لحاظ سے بالکل ہی مختلف اصول پر فیصل ہوا تھا - ص ۳۰

جزو یہ بمقابلہ قرض خواہان

ف ۳۵۷ جسوقت کہ ہبہ بذریعہ حوالگی یا اُسکے مساوی کوئی عمل کرنے سے مکمل ہو جائے تو خود واہب کے لئے بھی قابل پابندی ہے اور نیز اسکے قرض خواہون کے مقابلہ مین بھی جایز ہے بشرطیکہ وہ نیک نیتی سے ہوئی ہو یعنی جائداد کے منتقل ہو جانے کی نسبت نیک ارادہ رہا ہو نہ یہ کہ محض فریبانہ تدبیر سے اصل ملکیت کا اخفا مقصود ہو (ر)

ضرورت حوالگی جس موقع پر کہ انتقال بالمعاوضہ ہوا ہو -

ف ۳۵۸ - ایک اور سوال جس نے بہ کثرت اور مختلف فیصلہ جات پیدا کر دئے ہین وہ ایسے موقع پر ضرورت حوالگی قبضہ کے متعلق ہے جہان انتقال بذریعہ ہبہ نہین بلکہ بذریعہ

(ر) سہاپتی بنام پنین دی - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۶۱ - ہاچاری بنام رامچندریا ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۹۳ - نانا بہائی بنام سری نواس ایضاً جلد ۴ صفحہ ۸۴ - ناصر بنام ماتا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۹۱ - رائے بشن چند بنام آسمید اکنور انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۴ - مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۶ - کوئی شک نہین کہ اسکو ہر ایسی دلیل پر ترک کرا دیا جا سکتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ وہ بمقابلہ واہب ابتدا ہی سے کالعدم تھی مثلاً اسکے ساتھ فریب کیا گیا یا اسکا علم اسکے اثر کے متعلق ناقص تھا - بائی منی گاوری بنام نرنداس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہن وبیع اراضی عمل مین آیا ہے۔ قبضہ کے بغیر بھی اس قسم کا معاملہ کوئی شک نہین کہ جایز اور بمقابلہ منتقل کنندہ قابل نفاذ ہوگا لیکن اس سوال کی اہمیت وہان پیدا ہوگی جہان فریق ثالث کے حقوق بھی متعلق ہون۔ مثلاً جہان ایک ہی جائداد دو مرتبہ رہن یا بیع ہوئی ہو اور قبضہ آخری منتقل الیہ کو دیدیا گیا ہو۔ اگر پہلا انتقال بغیر قبضہ جایز تہا تو پہلا منتقل الیہ اراضی کو مستخلص بھی کرا سکتا ہے۔ اور اگر قبضہ ضرور تہا تو اپنے منتقل کنندہ کے مقابلہ مین اسکے لئے بھی ایک چارہ کار ہوگا کہ تعمیل مختص یا ہرجہ کا دعوے کرے۔ جو عبارتین اوپر فقرہ ۳۵۱ مین دیسی مصنفین سے مقتبس ہوی ہین۔ ان مین بہت کچھ ایسا ہے جسکی یون توضیح ہو سکے کہ واقعی سپردگی قبضہ ہر قسم کے انتقال کے اثر پذیر ہونے کیلئے ضرور ہے لیکن زیادہ تر موافق فطرت یہ توضیح معلوم ہوتی ہے کہ وہ دو جداگانہ معاملات سے متعلق ہین یعنی اثر قبضہ بغرض اثبات حقیت دافع قبضہ بغرض زائل کرنے حقیت کے۔ مثلاً نارد کا قول ہے کہ "ثبوت تحریری۔ گواہ اور قبضہ یہی تین قسم کے ثبوت ہین جن پر حقیت جائداد کا انحصار ہے اور انہی کے ذریعہ سے ایک قرض خواہ اپنا قرض وصول کر سکتا ہے۔ یعنی دستاویز ہمیشہ کیلئے ثبوت رہتی ہے۔ گواہ جبتک کہ زندہ رہین۔ اور قبضہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔ جس چیز پر کوئی شخص قابض ہو تو وہ خاص اسکی نہین ہوتی ہے چاہے اسکے لئے تحریری ثبوت کیون نہو اور چاہے گواہ بھی زندہ ہون یہ صورت بالخصوص جائداد ہاے غیر منقولہ کے لئے ہی"۔ لیکن دوسرے اشلوک مین وہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس چیز کو بیان کرتا ہے جسکو ہم قانون میعاد کہین گے کیونکہ وہ ایسی میعادین مقرر کرتا ہے جن کے بعد قبضہ حق بازیافت کو تلف کر دیتا ہے اور پہر آگے چلکر کہتا ہے "جہان کہ قبضہ موجود ہوتا ہے مگر کوئی حقیت نہین ہوتی تو وہان حقوق مالکانہ حقیت دلیکتی ہے نہ کہ صرف قبضہ۔ اور جس حال مین کہ حقیت پیدا ہو جائے تو قبضہ صحیح ہو جاتا ہے کیونکہ حقیت مثبتہ کے بغیر وہ ناجایز رہتا ہے"۔ اسکے بعد پہر یہہ کہکر اپنے قول کو ختم کرتا ہے کہ "جملہ معاملات کاروبار مین سب سے آخر کا فعل نافذ رہے گا لیکن ہبہ رہن۔ اور خرید مین پیشتر کے عمل کو زیادہ تر قوت ہوتی ہے"۔ اور بعد کی ایک بچن مین بیان کرتا ہے کہ "جس چیز پر کوئی شخص بدون حقیت

صفحہ ۴۳۱

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابض ہو تو لازم ہے کہ اسکو منتقل نہ کرے" (ش) اور وجنانیشور اسی قاعدہ
یعنی "رہن ہبہ یا بیع کیحالت مین معاہدہ ماقبل کو زیادہ قوت ہوتی ہے" کی تشریح
مین یہ امر صراحتاً ظاہر کرتا ہے کہ اسکا تعلق اس صورت سے ہے جہان کوئی شخص
کسی کے ہاتھہ رہن یا بیع کردے اور بعد کو بذریعہ طمع و فریب اسی قبیل کی رہن یا بیع
دوسرے کے ہاتھہ کرے (ت) ان اقوال اور بہت سے دیگر اقوال پر پروفیسر
ولسن نے سر ٹیف مکناٹن کے خیالات نسبت دہرم شاستر پر جو مضمون لکھا ہے
اسمین نظر ثانی کی ہے اور اس مضمون کی اور اقوال کے ساتھہ ہائیکورٹ مدراس
نے بہ ضمن مسئلہ تقسیم ابتدائی جانچ کی ہے۔ ڈاکٹر ولسن اپنی رائے یون بیان صہ ۴۳۲
کرتے ہین "اسلئے ہمارے خیال مین یہ بالکل صاف ہے کہ دہرم شاستر اور معمولی
سمجھہ ساتھہ ساتھہ ہین۔ اگر کوئی شخص چاہے تو اپنے حقوق چھوڑ سکتا ہے اور ایک
غیر مناسب مدت کے لئے ان کے متلونانہ ترک کی نسبت بذریعہ ضبطی حقوق تنبیہہ
کیجاسکتی ہے۔ لیکن جو کچھہ قانوناً اس کا ہو اس سے اس وجہ سے محروم نہین
کیا جائے گا۔ کہ قانونی کارروائیان۔ مخالفت حصہ داری۔ حادثہ۔ فاصلہ یا بیماری
نے حصول قبضہ سے اسکو اسوقت باز رکھا ہے جبکہ پہلے پہل جائداد اس کے
لئے واجب ہوئی" اس مین ہائی کورٹ مدراس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ "ہم کو
بعینہ یہ وہی اصول معلوم ہوتا ہے جو مصنفان پچن مذکور سے قابل استخراج ہی" (ث)

فیصلہ جات مدراس۔ **۵۹** ۔ ہائیکورٹ مدراس نے ہمیشہ یہ قرار دیا ہے
کہ بیع منجانب مالک ملا سپردگی قبضہ بمقابلہ بیع مابعد منجانب اصل مالک مذکور بہ سپردگی
قبضہ جایز ہے اور یہ کہ خریدار اول بمقابلہ بایع و خریدار دوم بیدخلی کا دعوے

(ش) نارد باب ۴ فقرہ ۲ تا ۱۳ و ۱۷ نیز ملاحظہ ہون فقرات ۱۸ تا ۲۳ و ۲۷۔
(ت) متاکشرا باب ۳ فصل ۲ فقرہ ۶ دہرم شاستر مکناٹن جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔ اکٹ انتقال جائداد نمبری
۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۸ کی رو سے بھی یہی قاعدہ قایم ہوتا ہے۔
(ث) تصانیف ولسن باب ۵ صفحہ ۸۸ لکشمی نیام نرسمہا ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۰ و ۴۶
بحال رامو زمانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۳۔ مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۰ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرسکتا ہے در اس سادہ اصول پر کہ بعد بیعنامہ موسومہ خرید ار اول مالک اراضی رہے پاس کچھہ نہین تھا جسکی بیع کرتا" (خ) دو مقدمہ متدائرہ پریوی کونسل (ذ) مین ایک عرصہ تک یہ قیاس کیا جاتا تھا کہ اِن کے ذریعہ سے یہ قاعدہ قایم ہوا ہے کہ بیع ان صورتون مین جایز نہوگی یعنی اولاً جبکہ بایع قبضہ نہ دیسکتا ہو اور ثانیاً جبکہ وہ قبضہ نہ دیتا ہو۔ اس کتاب کے پچھلے اڈیشنون مین مین نے بیان کیا تھا کہ ہر دو مقدمات مین سے ایک نے بھی یہ فیصلہ نہین کیا کہ کوئی دستاویز جسکا منشا یہ ہو کہ ایک معینہ حصہ اراضی کو جو اسوقت موجود ہو منتقل کیا جائے وہ بربنا دستاویز مذکور قبضہ نہ دئے جانے کی وجہ سے ناجایز ہوگی چنانچہ دونون مقدمات مین جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ دستاویز کا یہ منشا نہ تھا کہ ایسا عمل ہو اور نیز دونون مقدمات مین کسی معینہ حصہ جائداد کی بیع نہ تھی بلکہ اُس شے مین ایک حصہ کی بیع تھی جو بعد کو حاصل ہونے والا تھا یعنی اس سے پہلے کہ خریدار یہ کہہ سکتا کہ فلان کہیت یا مکان مین اسکا حق ہے فریقین کو کچھہ کارروائی کرنا باقی رہگیا تھا۔ بعد کو ایک مقدمہ مین جب یہہ سوال پیدا ہوا تو پریوی کونسل نے یہی رائے اختیار کی ہی۔ (الف) صد ۴۳۳

(خ) دلایو دبنام سیورام فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتبہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۰۷۔ ویربدر بنام ہیرارام ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۸۔ واسدیو بھاٹ لو بنام نرسما۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۔ راماسوامی بنام مری متو سلسلہ مذکور جلد ۶ صفحہ ۴۰۔

(ذ) پرہلادسین بنام بابو بدہو۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۰ و ۳۰۶ تا ۳۰۹ مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۶ (پریوی کونسل) بہوبو سندری بنام ایسر چندر بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۴۰ مقابلہ کیجیے مقدمہ کملا بنام بچو کوتی مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۶ و ۳۹۵۔

(الف) کالیداس بنام کنہیالال۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۸۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱۔ بہ تقلید مقدمہ محمد بخش بنام حسین بی بی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۔ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۸۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ مذکور مین مسماۃ روما سندری نے ایک حصہ کے لئے جسکی نسبت بالآخر یہ تصفیہ ہوا تھا کہ وہ صرف رتن موتی کی حیات تک قایم رہ سکتا ہے مسماۃ مذکور کو ایک علاقہ دیدیا اور اسکو قبضہ دلا دیا۔ ۱۸۶۴ء مین رتن موتی کا حصہ بصیغہ اجرا گرفتار نیلام ہو گیا اور کنہیا لال نے خرید کیا جو قابض بھی ہو گیا ۱۸۶۷ء وہ (رتن موتی) مر گئی اور ۱۸۷۶ء مین بذریعہ ہبہ وہی جائداد روما سندری نے زوجہ کالیداس کو عطا کر دی۔ مگر نہ تو روما سندری نے اور نہ اسکی دوسری موہوب الیہا نے کنہیا لال سے دوبارہ قبضہ واپس لیا۔ پس دوسری موہوب الیہا کے وصی نے حصول قبضہ کیلئے خریدار پر دعوی کیا جس نے پہلے موہوب الیہا سے لیا تھا اور واہبہ کو بھی مدعا علیہا قرار دیا۔ حجت یہہ پیش کیگئی تھی کہ دوسرا ہبہ نامہ کلیتاً ناجایز تھا اسلئے کہ واہبہ قابض نہ تھی اور نہ موہوب الیہا کو کبھی قبضہ دیا گیا تھا۔ مگر جوڈیشل کمیٹی نے اس بحث کے خلاف فیصلہ کیا۔ اور ہر دو مقدمات محولۂ بالا کا حوالہ دے کے حکام کمیٹی موصوفہ نے فرمایا (بہ صفحہ ۲۳۲) کہ "ان مقدمات مین سے کوئی مقدمہ حال سے متعلق نہین ہے مقدمات مذکور اس بنا پر ہوئے ہین کہ مدعی از روئے شرایط معاہدہ بیع کے مستحق قبضہ کا نہین ہے اس مقدمہ مین اپیلانٹ بموجب شرایط ہبہ قبضہ کا حق ہے اور حکام عالیمقام کو کوئی وجہ اثبات کی نہین معلوم ہوتی کہ کیون ہبہ یا معاہدہ بیع جائداد خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ اگر وہ اس قسم کا ہو کہ جس کا نافذ کرنا خلاف مصلحت عامہ ہو اسطرح پر اثر پذیر ہو کہ موہوب لہ کو یا مشتری کو حق حصول قبضہ کا حاصل ہو یہ تعبیر ہمارے نزدیک مطابق دہرم شاستر کے ہے بر بنا اس اصول کے کہ جیرر سیاندنٹ استدلال کرتا ہے یعنی جب تک کہ وہ اصل مالک کو مانع لینے قبضہ کا خواہ وہ کسی سختی سے یا ناجایز طور پر ہو تب تک مالک کوئی حق منتقل الیہ کو نہین دے سکتا ہے۔

فیصلہ جات کلکتہ۔ **۶۰ف** جو زمانہ کہ ان فیصلہ جات مین منقضی ہوا اسمین اصلاً عدالتہائے کلکتہ۔ وبمبئی کے احکام مین بہت کچھ اختلاف رہا۔ عدالت اول الذکر ہمیشہ اس اصول کے خلاف تکیہ زن رہی کہ انتقال بالمعاوضہ کی تکمیل کے لئے قبضہ لازم ہے جو مقدمات کہ ابتدائی مقدمات پریوی کونسل سے پیشتر فیصل ہوئے ان

ص ۴۳۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین صدر عدالت اور ہائیکورٹ بنگالہ نے یہ قرار دیا کہ جو شخص قابض نہو مگر قبضہ کا استحقاق رکھتا ہو وہ اپنی حقیت کو شخص ثالث پر منتقل کر سکتا ہے اور شخص آخر الذکر بر بنا حقیت مذکور جو شخص کم درجہ کی حقیت رکھتا ہو اسپر بیدخلی کی نالش کر سکتا ہے (ب) یہی مسئلہ بعد فیصلہ جات پریوی کونسل ہر ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہوا اور حکام ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ جوڈیشل کمیٹی کے اقوال کو بالضرور خاص مقدمات کے واقعات کے تحت مین سمجھنا لازم ہے پس جس موقع پر کہ بائع بلا خر خشہ قابض رہا تھا اور پھر بے دخل کر دیا گیا تو حکام نے تجویز کیا کہ اسکی بیع حق بیدخلی اپنے ساتھ لیتی گئی تھی۔ (ج) یہی اس مقدمہ سے اور بھی زیادہ بعد کے مقدمات مین بھی کیا گیا جن مین یہ بیان ہوا تھا کہ بائع قابض نہ تھا۔ مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ آیا وہ پہلے بھی قابض تھا یا نہین (د) سنہ ۱۸۸۲ء مین ایک مقدمہ حال کے فیصلہ کے مخالف فیصل ہونیکی وجہ سے مسئلہ مذکورا جلاس کامل مین استصوابا پیش کیا گیا (ہ) جس نے بلا پس و پیش اپنی یہ رائے دیدی کہ "دہرم شاستر کے رو سے سپردگی قبضہ ایسے خریدار کی تکمیل حقیت کے لئے لازم نہین ہے جس نے قیمت دی ہو" ایسے شخص کی جانب سے کوئی بیع جو بوجہ قبضہ مخالفانہ وعویداران مخالف بے دخل ہو بنا بر منشا دفعہ ۱۳۵ ایکٹ انتقال جائداد (و) نمبری ۴ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ء ایک استحقاق قابل ارجاع نالش کی بیع نہین ہے

(ب) سرپوزراین بنام مہاراج فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۶۰۱۔ پران کرشن بنام بشنو مہر بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ (مینہ اپیل دیوانی) بمنوخی مقدمہ دینا موئی بنام غیرت اللہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۳۸۔ تمر الدین بنام شیخ بھدرو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۴

(ج) بگن بنام سماۃ پاربتی ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۹۹۔ گنگا ہری بنام گھوب رام۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴۔ صفحہ ۳۰۷۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۱۔ نیسانند بنام شامچرن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۳

(د) اولاک بنام اولاک۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۴۸۔ لیشمر بنام جے کشور انیا صفحہ ۲۲۳

(ہ) نراین چندر بنام واماراو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۹۷ و ۶۱۰۔ بمنوخی مقدمہ دینا ناتھ بنام اولاک موئی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۵۳۔

(و) مدن موہن بنام فطر النسا۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرے مقدمات بھی جن مین ہائیکورٹ بنگالہ نے یہ قرار دینے سے ابتدائی
مقدمات پریوی کونسل کی پیروی کا اعتراف کیا کہ انتقالات منجانب شخص غیر قابض ناجایز
ہین کوئی شک نہین کہ حسب منشار فیصلہ جات پریوی کونسل صحیح طور پر فیصل ہوئے
تھے۔ مگر وہ کسی معینہ حصص اراضی کی حقیقی بیع کے مقدمات نہ تھے۔ بلکہ ایسی
جائداد کی تقسیم کے اقرارات تھے جو اسوقت متنازعہ تھی اور اقرارات مذکور صاف
صاف مصلحت عامہ کے خلاف تھے (ن) ایک اور مقدمہ مین جس مین اسی طرح
کا فیصلہ ہوا تھا اسکے سوا کچھ نہین معلوم ہوتا کہ تفویض کنندہ نے جو جائداد اوسپر
کی تھی اسپر وہ کبھی قابض نہ تھا۔ (ح)

صد ۴۳۵

فیصلہ جات بمبئی۔ ۳۶۱ ۔ بمبئی مین رواج اور طریقہ فیصلہ جات دونون ضرورت
قبضہ کے طرفدار رہے ہین تاکہ ہر قسم کے انتقال کا بدون اطلاع بعد مین قیمتاً خریدکرنیوالون
کے مقابلہ مین جواز ہو جائے۔ بعد کے بعض فیصلہ جات بھی پریوی کونسل کے دونون مقدمات
محولہ بالا کی قیاسی سند پر منحصر تھے۔ (ط) لیکن یہی حکم ان اقوال کے پیشتر اور ان
سے علیحدہ رایج تھا۔ ایک اور مقدمہ مین اس امر کی نسبت عام قانون پر ہائی کورٹ
نے نظر ثانی کی جس مین مالک اراضی نے بذریعہ بیعنامہ اس فریق کے نام سے
اراضی بیع کر دی تھی جس نے ایک جزو قیمت ادا کیا تھا۔ اور پھر اسی دن دوسرے
بیعنامہ کے ذریعہ سے ایک اور شخص کے نام بیع کر دی جس نے پوری قیمت
دیدی اور اسکا قبضہ بھی کرا دیا گیا۔ خریدار اول نے بایع اور دوسرے
مشتری پر دعوی دایر کر دیا۔ پریوی کونسل کے فیصلہ جات بھی سند پیش ہوئے
مگر بظاہر ان پر بہت ہی کم بھروسہ کیا گیا۔ اور دیسی اسناد اور فیصلہ جات عدالتہاے

(ن) تارا سندری بنام کالکٹر مین سنگھ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۵۔ و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر
جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۶۔ بودھن بنام مساۃ لطیفن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۹۳۵۔ بشونا تھہ
بنام چندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۵۔

(ح) رام کھلاون بنام مساۃ اودہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۱۔

(ط) کتاب ہذا فقرہ ۳۵۹۔ گردھر بنام واجی۔ ہائی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۔ (صیغہ اپیل دیوانی) کاجو بنام
ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پریسیڈنسی کو مجنت جانچنے کے بعد بحق مدعا علیہ اس وسیع دلیل پر تجویز کردی گئی
کہ بیع بدون قبضہ بمقابلہ خریدار مابعد جسکو اسکی اطلاع نہ تھی ناجایز تھی (ک) بعد کے
اور مقدمہ مین ولیسٹراپ صاحب چیف جسٹس نے بیان کیا تہا کہ "یہ صحیح ہے کہ ہماری
رپورٹ ہاے بمبئی مین شروع ہی سے ایسے مقدمات مندرج ہین کہ جن سے
باعتبار مجموعی بلا خطرہ بطور قاعدہ عام یہ کہا جاسکتا ہے کہ قبضہ معطی لہ یا مفوض الیہ ہندو
اور مسلمانون مین واسطے تکمیل انتقال جائداد غیر منقولہ کے خواہ وہ بذریعہ ہبہ ہو یا بیع یا رہن
کے ضروری سمجہا گیا ہے گو یہہ قاعدہ ایسا نہین ہے کہ جس مین کبہی فرق نہ آیا ہو اور
قاعدہ کلیہ مذکور کے مستثنیات مین چیف جسٹس صاحب نے یہ تفصیل کی تہی کہ مقدمات ۴۳۶ھ
ایسے منتقل کنندہ یا انتقال قبول کنندگان جو باتباع منتقل کنندہ و منتقل الیہ دعوے
کرتے ہون - اور وہ مقدمات جنمین منتقل الیہ دوم پہلے انتقال بلا قبضہ سے بطور واقعی
مطلع ہوکر منتقل الیہ بنا ہو - یا جن مقدمات مین اس نے اس واقعہ سے اطلاع مستنبط
کرلی ہو کہ انتقال اول ایکٹ ہاے نمبری ۲۶ بابتہ سنہ ۱۸۶۱ء و نمبری ۲۰ بابتہ سنہ ۱۸۶۶ء و نمبری
۸ سنہ ۱۸۷۱ء یا نمبری ۳ بابتہ سنہ ۱۸۷۷ء مین سے کسی کی بنیاد پر تکمیل دستاویز دوم سے پہلے
رجسٹری ہوگیا ہے - یہ اصول اختیار کرنے مین کہ رجسٹری ایک اطلاع تعبیری ہے
چیف جسٹس صاحب نے یہ تسلیم کیا تہا کہ وہ بہ ترجیح فیصلہ جات انگلستان و آیرلنڈ - امریکہ
کی پیروی کرتے ہین یعنی سادساً یہ تجویز ہوئی ہے کہ قبضہ مدیون ڈگری جسکو حق صحیح
حاصل ہو واسطے جواز نیلام عدالتی اوسکی اراضی کے ضروری نہین ہے - سابقاً معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ تجویز ہوئی ہے کہ ایسے مشتری کے لئے جو نیلام عدالتی مین خریدار ہوا ہو
ہونا قبضہ کا واسطے جواز اس نیلام کے جو اس کے حق مین ہوا ہو بمقابلہ اُن دائنان مابعد کے
جنہون نے قرقی بموجب ڈگری زر نقد یا بمقابلہ مشتریان نیلام بعلت ڈگریات قسم مذکور کے
کرائی ہو ضروری نہین ہے - ثامناً - مشتری نیلام عدالت کو اختیار ہے کہ بلا پیشتر
قبضہ لینے کے دوبارہ فروخت کرسکے" (ک) خریدار نیلام عدالتی ایسا خریدار نہین ہے

(ی) لالو بہائی بنام بائی امرت - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ - ہاشا بنام راگہو - انڈین لا رپورٹ بمبئی
جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ -
(ک) لکشمن داس بنام درست - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶۸ (اجلاس کامل) و صفحات ۱۷۵ تا ۱۷۷ و ۱۸۴ تا
۱۸۷ - شیورام بنام گینو ایضاً صفحہ ۵۱۵ - وندیا بنام چن بسپا - ایضاً جلد ۹ صفحہ ۴۲۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکو اطلاع نہوا سلئے کہ وہ ایسا ہی حصہ خرید کرتا ہے جس کو مدیون ڈگری اسکے ہاتھہ استحقاقاً بیچ سکتا تہا (ل) ان لوگون کی نسبت جو بدون اطلاع قیمتاً خرید کرنے والون کے سواہون ہائی کورٹ بمبئی نے یہ قاعدہ قایم کیا ہے کہ ایک ہندو جسکی جائداد ایک قابض یا امرتہن کے قبضہ مین ہو وہ اپنے اس طرح کے حق قبضہ یا استحقاق انفکاک رہن کو فروخت کرسکتا ہے اور اس بنیاد پر خریدار قابض بیجا کو بیدخل یا فک رہن کا دعوی کرسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ خود جائداد کے بیچنے کا اظہار کرے جسپر اسکا قبضہ نہین ہے تو وہ مدعی بحیثیت مالک جائداد دعوے کرے گا اس وجہ سے ناکام رہے گا کہ انتقال موسومہ شخص مذکور غیر موثر ہے۔ (م) مگر بیہہ قاعدہ ایک بڑی حد تک امتیاز بلا فرق کا حامل تہا۔ نظر ران بعد مقدمہ کالیداس بنام کنہیالال (ن) ہائی کورٹ بمبئی نے یہ فیصلہ کیا کہ اس قسم کا کوئی امتیاز نہین قایم رہ سکتا۔ اور بنظر حقیت مدعی بحیثیت مالک قطعی بیدخلی کی نسبت یہ کوئی اعتراض نہین ہے کہ اسکا بایع انتقال کیوقت تک بذریعہ حق مخالفانہ قبضہ سے علحدہ رکہا گیا۔ (س)

صہ ۳۷۴

مقدمات رہن۔ **۳۶۲** ۔ مقدمہ رہن زیادہ وقت پیدا کرتا ہے کیونکہ راہن ہنوز حق تفویض رکہتا ہے اور اس امر کے لحاظ سے امتیازات ہی پیدا ہون گے کہ راہن نے اپنی جائداد اراضی کسطح سے منتقل کی یعنی صرف ایک حق انفکاک رہن محفوظ رکہا یا جائداد ہی باقی رکہی اور بحق واین اسپر محض ایک مواخذہ پیدا کردیا۔ جسکو باصطلاح قانون انگریزی یون کہتے ہین کہ رہن قانونی تہا یا استحقاقی سوالات اطلاع وغفلت وغیرہ ہی

(ل) سیہاگ چند بنام بہائی چند۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۹۳۔ چنتامن بنام شیورام ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۴۔ رامراے بنام اروناچل۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۴۸۔ نلائن

(م) ہاجی سورج بنام دلیپت رام انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۸۰۔ واسدیو ہری بنام تاتیہ ایضاً صفحہ ۳۸۷۔

(ن) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۸۔ مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱۔ کتاب ہذا فقرہ ۳۵۹۔

(س) اگرچند بنام مدیاسومن۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۲۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شدت سے ہر مقدمہ کے فیصلہ پر موثر ہون گے مگر مین ان معاملات پر بحث نہین کرنا چاہتا تہا جو اس کتاب کی گنجایش سے خارج ہین اور رینسر ٹیکیفرسن نے اپنی کتاب رہن مین ان پر پوری بحث کر دی ہے بلکہ مین صرف ایک مسئلہ قبضہ پر استاد کی جو حالت ہے اسکو دکہلا دونگا - یہ امر ظاہر ہے کہ اثر ضرورت قبضہ کا انحصار زیادہ تر اس پر ہوگا کہ آیا قبضہ ہونا بلحاظ شرایط معاملہ تہا یا اس کے خلاف تہا - نارد کا وسیع بیان ہے کہ "گروی کی دو قسمین بیان ہوئی ہین یعنی منقولہ و غیر منقولہ اور جب واقعی طور پر تمتع ہو تو دونون جایز ہین - البتہ اور طرح جایز نہین" (ع)

رہن بلا قبض - یہ ممکن ہے کہ نارد کا اشارہ ان مقدمات کی طرف ہو جن مین گرو کے بعد ہی قبضہ ہونا چاہیے جیسا کہ دراصل منقولات کی نسبت ہوگا - مدراس مین یہ اصول طے ہو چکا ہے کہ اراضی کا محض استغراق جس پر نہ تو قبضہ دیا جاے اور نہ یہ ارادہ ہو کہ قبضہ مین دیجاے - اس پر ایک مواخذہ پیدا کر دیتا ہے جسکو خریدار مابعد کے مقابلہ مین نافذ کیا جا سکتا ہے - (ف) اور یہی امر جہان صدر عدالت کی رائے لینے کے بعد سپریم کورٹ بنگالہ مین فیصل ہوا ہے - (ض) بمبئی کی عدالتین ایک مرتہن کے حقوق پر بمقابلہ مرتہنان یا خریداران مابعد بحث کرتے وقت اصول حقیقی خریدار بہ قیمت بدون اطلاع پر کاربند ہوئی ہین اور باستثناے مقدمات رہن علاقہ گجرات یہ قرار دیتی ہین کہ محض رہن بلا قبضہ بمقابلہ مرتہن یا خریدار مابعد

صہ ۴۳۸

(ع) نارد باب ۱۰ فقرہ - ۶۴ -

(ف) دردن بنام لکہپتی - سورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ - گدارسا بنام راویہا ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ - گولا بنام کالی - ہائی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صہ ۴۳۴ سداگوپہ بنام رتھنا - مدراس جورسٹ جلد ۶ صفحہ ۱۷۵ -

(ض) کالیداس بنام سب چندر فیصلہ جات سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۱۱۱ - سب چندر بنام رنک رپورٹ فلٹن سپریم کلکتہ صفحہ ۳۶ - یہ مقدمات فیصلہ جات مخالف مندرجہ مقدمات متعلقہ سپریم کورٹ کلکتہ متعلقہ دہرم شاستر مرتبہ ہانیٹرز صفحہ ۲۷۹ و مندرجہ فیصلجات سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۱۰۵ کو منسوخ کرتے ہین دیکھیے مقدمہ نانک بنام تلوک دی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس نے بلا اطلاع قبضہ حاصل کرلیا ہو نافذ نہین ہوسکتا۔ (ق) ایسا خریدار جسکو صراحتاً پہلے رہن کی اطلاع ہو۔ اُس اطلاع کی پابندی کے ساتھہ حاصل کرتا ہے اور چاہے قبضہ بروے رہن نامہ سابقہ ہو یا تکمیل انتقال مابعد سے پہلے اُسکی رجسٹری ہوئی ہو۔ دونون حالتون مین بمنزلہ اطلاع ہے (ر) یہہ اصول عامہ کہ بمقابلہ واہن ایک رہن کے جواز کیلئے قبضہ ضرور ہے ہائیکورٹ بمبئی نے ایک مکمل تجویز مین بحال رکھا جبکہ تمام پچھلے مقدمات کی نظر ثانی ہی کیگئی تھی (ش) اور یہہ بھی تجویز کیگئی کہ اسطرح کا مرتہن اپنے استحقاق کو بمقابلہ شخص ثالث جس نے قبضہ بیجا کرلیا ہے (ت) یا بمقابلہ خریداران بنیلام عدالتی فقط صرف حق حقوق و مرافق مدیون حاصل ہوا کرتے ہین نافذ کرسکتا ہے۔ (ث)*

ترجیح ضامین دستاویزات رجسٹری شدہ وغیر رجسٹری شدہ

دفعہ ۴۸ — دوسرا امر جسکی نسبت فیصلہ جات مین اختلاف ہے وہ ایسی دو دستاویزون مین ترجیح کی نسبت ہے

(ق) پرایا بنام سوندی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۵۹ و ۴۶۱۔ یا پوجی بالاجی بنام سیتا بہما بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۹۔ رائے ڈیٹراپ چیف جسٹس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۷۶۔ پرانے فیصلہ جات صدر کی نسبت دیکھئے مقدمہ تلجارام بنام میان۔ بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ (۱۴۷) کندوجی بنام بالاجی۔ رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۵۔ دوندی بنام سلت رام۔ رپورٹ صدر عدالت بمبئی صفحہ ۵۶۔

(ر) دیکھئے مقدمات مندرجہ نوٹ آخر و نیز مقدمہ گوپال بنام کرشنپا۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۹ (صیغہ اپیل دیوانی) ہری بنام مہادجی ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۰ (صیغہ اپیل دیوانی) بالاجی بنام رامچندر ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۷ قبضہ بمنزلہ نوٹس ہونے کی نسبت دیکھئے ایکٹ نمبری ۱ بابتہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۲۷

(ش) جیونداس بنام فرامجی۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۵ (صیغہ ابتدائی دیوانی)

(ت) کرشنا جی بنام گوونڈ سامی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۵۔

(ث) چنتامن بنام شیورام سامی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۴۔ اس تمام مضمون کے متعلق دیکھئے تجویز مقدمہ لکشمی داس بنام سرت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶۸۔

* (حاشیہ) ایک غیر صحیح النسب شریک خاندان کے بیٹے کو جسکو بحیثیت پسر غیر صحیح النسب حق نان و نفقہ جائداد پدری سے حاصل ہوسکتا تھا جائداد خاندانی کی نسبت یہہ حق حاصل نہین ہے کہ جسکی بنا پر اسکو منصب انفکاک اس رہن کا حاصل ہو جو مالک سابق جائداد کو حقدار اور صحیح النسب نے کیا ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن مین سے پہلی غیر رجسٹری شدہ ہو اور دوسری رجسٹری شدہ ہو پس جس موقع پر کہ پہلی
دستاویز اسطرحکی ہو جس کے لئے رجسٹری لازم ہو تو کوئی سوال نہین پیدا ہو سکتا۔ اسلئے
کہ غیر رجسٹری شدہ دستاویز کوئی حق نہین پیدا کرتی اور قابل ادخال شہادت نہین ہے
لیکن واضعان قانون کی مصلحت رہی ہے کہ بعض قسم کی دستاویزین جو خفیف قیمت صر ۴۳۹
کے معاملات کی شہادت ہون۔ ان کی رجسٹری کرانے یا نہ کرانے کا اختیار فریق
دستاویز کو دیدین۔ بروئے اکٹ ہائے رجسٹری نمبری ۱۶ بابتہ ۱۸۶۴ء و نمبری ۱۰ بابتہ
۱۸۶۶ء و نمبری ۸ بابتہ ۱۸۷۱ء ایسی دستاویز کی رجسٹری مین جس کے لئے رجسٹری
لازم ہو اور ایسی دستاویز کی رجسٹری مین جو اختیاری ہونے کیوجہ سے درحقیقت
رجسٹری نہین ہوئی کوئی مقابلہ نہ تھا۔ (ذ) البتہ موجودہ اکٹ رجسٹری نمبری ۳ بابتہ
۱۸۷۷ء کی دفعہ ۵۰ کے لحاظ سے ہر ایسی دستاویز جسکی رجسٹری لازمی ہو اور بعض
اس قسم کی دستاویزین جنکی رجسٹری اختیاری ہو "اگر حسب ضابطہ اسکی رجسٹری ہوئی
ہو نسبت اس جائداد کے جو اسمین لکھی جائے بہ مقابلہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ
متعلقہ اسی جائداد کے جو ڈگری یا حکم نہو مرجح ہو گی خواہ یہ دوسری دستاویز غیر رجسٹری
شدہ اس نوع کی ہو یا نہو جسکی رجسٹری ہوئی ہو" دفعہ مذکور کو اسکی ایک تشریح بلحاظ
پس بنی ان دستاویزات کے مقابلہ مین جنکی رجسٹری برنبار اکٹ ہائے سابقہ اختیاری
تھی اس دستاویز کی طرفداری مین متعلق کرتی ہے جسکی بروئے اکٹ نمبر (۳)
بابتہ ۱۸۷۷ء رجسٹری ہوئی ہو۔ (الف) اسی دفعہ پر ہائی کورٹ مدراس یہ قرار دیتی

(خ) اکٹ نمبری ۳ بابتہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۹۔

(ذ) رائے ولیٹرایپ صاحب چیف جسٹس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۹۰ اور مقدمات محولہ

(الف) لکشمن داس بنام دیپ چند انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۱۔ گنگا رام بنام کالی پرشاد
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۶۱۔ موتھن بنام علی بیگ۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲
صفحہ ۱۷۴۔ مگر اس تشریح کا یہ منشا نہین ہے کہ رجسٹری برنبار اکٹ ہائے سابقہ کو ایک غیر رجسٹری
شدہ دستاویز جو بنائے اکٹ ہائے مذکور پر ترجیح دے جو بروئے اکٹ ہائے مذکور اسکو
حاصل نہین ہے۔ روپ چند بنام دولت راؤ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۵۔ شیو رام
بنام سایا۔ کتاب مذکور جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۹۔ سری رام بنام بہگیرتھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صر ۲۲۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ہر صورت مین دستاویز رجسٹری شدہ مابعد بالضرور بمقابلہ دستاویز سابقہ متعلقہ جائداد مذکور جسکی رجسٹری اختیاری تھی اور درحقیقت رجسٹری نہوی ہو موثر ہے اور یہ کہ نہ توضیح اطلاع دستاویز سابقہ ہی مقدمہ مین فرق کرسکتی ہے اور نہ قبضہ بربنا دستاویز مذکور جو اطلاع تعبیری کا عمل کرتا ہو کوئی فرق کرسکتا ہے - (ب) تاوقتیکہ دوسری دستاویز محض نسبی یا سازشی نہو (ج) یا یہہ کہ دوسری معاملت پہلی معاملت کے تابع صراحتاً اسطرح نہ کیگئی ہو کہ دونون دستاویزین کارگر ہوسکین - مثلاً یہ کہ جہان کوئی جائداد بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ بہ پابندی حقوق مرتہن سابقہ بذریعہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ فروخت کیگئی ہو - (د) ۱۸۷۳ء مین ایک رہن نامہ نسبت ایک تعداد اضیاع صفحہ ۴۴۰
کے مرتب ہوا جسکی رجسٹری نہین ہوئی ۱۸۷۸ء مین رہن کی پوری اطلاع کے ساتھ جائداد خریدی گئی - اور دستاویز رجسٹری ہوئی ۱۸۷۹ء مین راہن کے مقابلہ مین بغرض نفاذ رہن دعوی کیا گیا اور اسکی ڈگری کے تعمیل مین - اراضی پر قرقی ہوگئی پس یہہ قرار پایا کہ ڈگری اور قرقی بے اثر ہین اسلئے کہ تاریخ دعوی سے پہلے دوسری دستاویز نے جہانتک کہ خریدار سے تعلق تہا پہلی دستاویز کے عمل کو ختم کردیا تہا البتہ اگر خرید سے پہلے ڈگری ہوئی ہوتی تو دوسری صورت ہوتی یعنی اسوقت دستاویز غیر رجسٹری شدہ باقی نہ رہتی اور ڈگری اسکو دستاویز رجسٹری شدہ کی تکمیل سے پہلے ہی علحدہ کردیتی - اور فیمابین ڈگری و دستاویز رجسٹری شدہ مقابلہ ہوتا اور ڈگری متعلق اراضی گو غیر رجسٹری شدہ ہو لیکن بلحاظ دفعہ ۵۰ بعد کی رجسٹری شدہ دستاویز سے اثر پذیر نہین ہوتی ہے - (ہ) اسکے خلاف کلکتہ بمبئی اور الہ آباد کی عدالتین یہ قرار دیتی ہین

(ب) نلی اپا گوندین بنام ابراہیم - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۳ - کندیا بنام گروپا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۳۹ -

(ج) نرسملو بنام سومنا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۷

(د) رام چندر بنام کرشن - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۹۵ -

(ہ) مدار صاحب بنام سبارائلو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۸ جسمین مقدمہ کلوری ناگ بہاشنم بنام آمنا گاہوالا اور اس سے فرق ظاہر کیا گیا ہے کتاب مذکور جلد ۳ صفحہ ۱۷ - کنستر ابائی ناتہہ بنام لچھمن داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۸۸ - بحث مقدمہ ہمالیہ بنک بنام شلہ بنک سلسلہ مذکور جلد ۸ صفحہ ۲۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ صریحی اطلاع دستاویز غیر رجسٹری شدہ ایک خریدار بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کو اس تقدم سے محروم کر دیتی ہے جس کا اور صورتون مین اسکو استحقاق ہوتا (د) اور ہائی کورٹ بمبئی اس امر کو بھی اسیقدر امتیاز کے ساتھہ قایم کرتی ہے کہ وہ بقبضہ جو دستاویز غیر رجسٹری شدہ اختیاری کی بنیاد پر ہو خریدار مابعد بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے لیے اطلاع ہے جو خود ہی اسکو فوائد رجسٹری سے محروم کر دیتا ہے (ز) مگر ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ کلکتہ نے اسکے خلاف اصول قایم کیا تھا۔ جس مین اس نے خود اپنی عدالت کے ایسے فیصلے منسوخ کر دیئے جنمین اسکے خلاف رائے اختیار کیگئی تھی (ح) بعد کے مقدمات مین اسی عدالت نے بظاہر قبضہ بر بنا دستاویز غیر رجسٹری شدہ کو ایک ایسا واقعہ تصور کیا ہے جس سے اس کے وجود کی اطلاع کو یقینی نہ سہی مگر مستنبط کیجا سکتی ہے (ط) ص ۴۴۱

(د) رام اوتار بنام دہنوری۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۴۰۔ فضل الدین خان بنام فقیر محمد انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۶۔ چندر ناتھہ بنام بھیرو پ چندر۔ ایضاً جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۔ ابوالحسن بنام رگھوناتھہ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۷۰۔ شیو رام بنام گینو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۱۵۔ مورشور بنام دتو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۹۔ لیکن دیکھئے مقدمہ بالا سندری بنام کرشنا چندر۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۴ جس مین معلوم ہوتا ہے کہ عدالت نے اس مسئلہ کی نسبت یہ تصور کیا ہے کہ اس مین اب ہی بحث کی گنجایش ہے مقدار ضرورت نوٹس کی نسبت دیکھئے مقدمہ بہالو رائے بنام جاکھو رائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۶۷۔ چورامن بنام بالی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۹۱ اکٹ نمبری ۱۲ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۳۔

(ز) دہریا بنام چن بسپا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۲۷۔ ہاتھی سنگھ بنام کویرجی۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۔ قبضہ بالضرور ایسا ہونا چاہیئے جو کہ اس حق کے مطابق ہو جسپر خریدار دوم بھروسہ کرتا ہے مورشور بنام دتو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۹۔

(ح) فضل الدین خان بنام فقیر محمد۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۶۔

(ط) نراین چندر بنام وتارام۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۹۷۔ نانی دیبی بنام حفیظ اللہ سلسلہ مذکور جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان ہی مقدمات سے ایک مین گارتھہ صاحب چیف جسٹس نے اپنی یہ رائے ظاہر کی تھی کہ حب دفعہ ۴۵ - اکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء) جس مین دستاویز رجسٹری شدہ یا سپردگی قبضہ ہر جائداد غیر منقولہ کی بیع کے لئے درکار ہوتی ہے وہان رجسٹری اختیاری فی الحقیقت منسوخ کر دی گئی اور ہر ایک دستاویز کی رجسٹری ضروری (ی) ممکن ہے کہ ایکٹ مذکور سے محض یہ سمجھا جائے کہ اگر قبضہ نہ کرا دیا جائے تو دستاویز غیر رجسٹری شدہ کو اکٹ مذکور ہر عمل سے محروم کرتا ہے - اگر قبضہ بمنزلہ اطلاع ہے - اور اگر اطلاع فائدہ رجسٹری کو زائل کرتی ہے تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ جس جگہہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ موثر ہوتی ہو گی وہ ایک دستاویز رجسٹری شدہ تاریخ مابعد سے اعلےٰ درجہ رکھے گی

اقرار زبانی یا اظہار

۳۶۴ - حب دفعہ ۴۸ - اکٹ رجسٹری نمبر ۳ بابتہ ۱۸۷۷ء "تمام نوشتے غیر وصیتی جو اس قانون کے بموجب حسب ضابطہ رجسٹری کئے گئے ہون اور کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ سے متعلق ہون بہ ترجیح کسی زبانی اقرار یا اظہار متعلقہ اسی جائداد کے موثر و نافذ ہونگے الا اس حال مین کہ اقرار یا اظہار کے ساتھہ یا اسکے بعد قبضہ دیدیا گیا ہو" بغرض کفالت ادائے قرض امانت رکھنے دستاویزات استحقاق بموجب اقرار زبانی کے نسبت یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک ایسا اقرار زبانی یا اظہار متعلقہ جائداد ہے جو اس دفعہ کے معنی مین داخل نہین ہوتا ہے (ک) عدالتین جو رائے اثر اطلاع بحسب دفعہ ۵۰ کی نسبت اختیار کرتی ہین ظاہر ہوا وہ اس دفعہ کے متعلق بھی اختیار کرین گی (ل)

(ی) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۱۲ - کنتر انا تو بنام مادھو رام سلسلہ مذکور جلد ۶ صفحہ ۶۲۲ -

(ک) کوگن بنام پوگوس - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۸ -

(ل) چندر ناتھہ بنام بھیرو بچندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۰

طریقۂ انتقال **۳۶۵** - دہرم شاستر کے رو سے کسی معاملت کے جایز ہونے کی نسبت تحریر ضرور نہیں ہے (م) اور نہ طریقہ عطا میں منقول وجائداد غیر منقولہ کا کوئی امتیاز ہے - (ن) اور نہ کوئی اصطلاحی الفاظ ضرور ہیں بشرطیکہ مقصود عطا کنندہ ظاہر ہو جائے اسی وجہ سے جائداد قابل توریث کو ان الفاظ کے ذریعہ سے دیدیا جا سکتا ہے جو پورے طور ایسی جائداد کی تعریف نہیں کرتے بشرطیکہ ایسی جائداد پیدا کرنے کا ارادہ ظاہر ہو جائے اور اگر کوئی جائداد کسی شخص کو محض دیدی گئی ہو مگر بدون صریحی الفاظ توریث تو بشرط نہونے مضمون مخالف کے بروئے دہرم شاستر جائداد قابل توریث ہو گی - (س) اسیطرح جو جائداد کسی شخص کو اور اسکی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو یا نسلاً بعد نسلاً یا کسی عورت کو اور اسکے رحم سے جو نسلیں ہوں انکو عطا کیجائے تو قرار پایا ہے کہ عطیہ حقیت قطعی ہے - (ع) سالہائے سال کیلئے کسی خاص

ص ۴۴۲

(م) سرینواس مل بنام وجای مل - ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۷ - کرشنا بنام رائے پاتا ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۹۸ - رائے عدالت جیونداس بنام فرامجی - ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی) رو کھو بنام مادھو - ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۱ صفحہ ۵۹ - ہرپرشاد بنام شیو دیال - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۵۵ - اکٹ انتقال جائداد نمبری ۴ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۹ -

(ن) رائے اپیل صاحب چیف جسٹس سیب کرشنو بنام ایسٹ انڈیا کمپنی - مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۷۸ -

(س) رائے ولسن صاحب جسٹس ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۵ - ومقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ لیکھراج بنام کنہیا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۲۳ - ومقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۱ - چورامن بنام بالی - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۹۱ - اکٹ انتقال جائداد نمبری ۴ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ

(ع) بہوبن بنام ہریش - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۳۸ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۳ - رام لال بنام سکریٹری آف اسٹیٹ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۴۶ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۰۴ - ہری ہر بنام ادمن پرشاد - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۷ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شخص کو ہبہ کرنا اسکے مرنے کے بعد اسکے ورثار کے فوائد کیلئے بھی موثر ہوتا ہے (ف) الف کے نام تاحیات ہبہ کرنا مع غیر محدود اختیار وصیت اور کسی شخص کو مقرر کرنا کہ جائداد کے قطعی حقیت کا ہبہ تصور کیا گیا ہے۔ (ص) اسی طرح شوہر کا زوجہ کو عطا کرنا بھی کمل قرار دیا گیا ہے درحالیکہ اس مین بیان کر دیا گیا ہو کہ وہ بلا استثنار جملہ حقوق حاصل کر سکتی ہے اور یہ کہ نہ وہ خود اور نہ اوس کے ورثار اس جائداد پر کوئی حق رکھتے ہین۔ (ق) اسی طرح کا ارادہ اس موقع پر بھی مستنبط ہوگا جہان مقصود عطیہ یعنی بغیر تعمیر۔ قبضہ محدود سے زائل ہوتا ہو۔ (ر) اس قسم کے ارادہ سے انکار ہی کر دیا جاویگا درحالیکہ خود عطا کنندہ ایک محدود حقیت رکھتا ہو اور یہ معلوم ہو کہ عطا اسی وقت تک کے لئے ہے اور اس سے زیادہ کے لئے نہین جبتک حقیت مذکور باقی رہے (ش) یا جس موقع پر کہ حیثیت شئے منتقلہ سے صرف ارادہ عطا تاحیات معطی لہ کا قیاس ہو جائے مثلاً بصورت جاگیر بشرطیکہ صاف الفاظ وراثت مستعمل ہوئے ہون (ت) یا کوئی عہدہ (ث) یا کوئی

ص ۴۴۳

(ف) تیج چند بنام سری کانتہ گھوس۔ مورس انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۶۱۔ گوبند لال بنام ہمیندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۸۶۔ (پریوی کونسل)

(ص) بائی اموبائی بنام دامسا مورارجی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۳۔ جادو بائی بنام کالی بائی ایضاً صفحہ ۳۲۶۔

(ق) رام نرائن بنام پیاری بہوگل۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳۔ کتاب ہذا فقرہ ۵۸۴

(ر) گنگا دہر بنام ایم الدین۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۶۰

(ش) لیکھراج بنام کنہیا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۲۳۔ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۱۔

(ت) گلاب داس بنام کلکٹر سورت۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۴۔ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۸۶۔ رام چندر بنام وٹکٹ راؤ۔ ایضاً جلد ۶ صفحہ ۵۹۸ بحال رہا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۔ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۲۔ واسی بائی بنام اکبور داس۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۶۱۔

(ث) داؤد شاہ بنام اسمعیل شاہ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۷۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہبہ بغرض پرورش (خ) یا جہان مقصود عطا یہہ ہو کہ معطی لہ بعض خاص خدمات کو انجام دے جنکے لحاظ سے عطا کنندہ کو اسی پر خاص بہروسہ ہو۔ (ذ) اجارہ کی صورت مین جہان کوئی میعاد نہ معین کیگئی ہو اسکا دوامی ہونا نہین قیاس کیا جاسکتا گو لفظ "مقرری" بہی استعمال کیا گیا ہو۔ تاوقتیکہ دوسرے حالات ایسے نہون جن سے ارادہ مذکور مستنبط ہوسکے۔ (الف)

شرایط قانون نسبت انتقال۔ **قانون ۶۶** ۔ اکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ع) مین بہت سے ایسے شرایط نسبت طریقہ انتقال درج ہین جو قانون ہنود کو ان تمام معاملات کی نسبت بدل دینگے جو یکم جولائی سنہ ۱۸۸۲ع کے بعد واقع ہون۔

طریقہ بیع۔ حسب دفعہ ۵۴ ۔ انتقال بذریعہ بیع "ایسا انتقال جب بابت جائداد غیر منقولہ مادی کے ہو جسکی مالیت ماہ یا اس سے زیادہ ہو یا بابت اس حق کے ہو جو عود کرتا ہو یا بابت کسی اور شے غیر مادی کے ہو صرف بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے ہوسکتا ہے جب جائداد غیر منقولہ مادی ایک سو روپیہ سے کم مالیت کی ہو تو جایز ہے کہ اسکا انتقال بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے ہو یا بذریعہ حوالگی جائداد کے"۔

طریقہ رہن حسب دفعہ ۵۹ "جب اصل روپیہ جسکے ادا کیلئے جائداد مکفول ہو ایک سو روپیہ

(خ) کتاب ہذا فقرہ ۴۲۵ ۔

(ذ) کالیداس بنام کنہیالال۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۸۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۱۔ مولوی محمد بنام مسماۃ فاطمہ بی بی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۹ ۔

(الف) شیو پرشاد بنام کالیداس۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۴۳۔ بحال رہا۔ بلاس مونی بنام شیو پرشاد۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۳۳۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۶۴۔ تلسی پرشاد بنام رام نراین سنگہہ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۵ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷۔ پرمیشر پرتاب نیام پدمانند سنگہہ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۴۲ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا اس سے زیادہ ہو تو اسکا رہن صرف بذریعہ ایسے رجسٹری شدہ کے ہو سکتا ہے جسپر دستخط راہن کے ہون اور تصدیق اسکی کم سے کم دو گواہون نے کی ہو۔ جب اصل زر رہن ایکسو روپیہ سے کم ہو (تو بجز صورت رہن سادہ) جایز ہے کہ اسکا رہن بذریعہ دستاویز کے ہو جسپر دستخط اور تصدیق حسب مذکورہ صدر ہوئی ہو یا بذریعہ حوالگی جائداد کے ہو مگر اس دفعہ کی کسی عبارت سے وہ معاملات رہن باطل نہو جاوینگے جو بلدہ ہاے کلکتہ و مدراس و بمبئی اور کراچی اور رنگون مین بذریعہ حوالہ کرنے اسناد ملکیت جائداد غیر منقولہ کے بہ نیت کفالت جائداد مذکور بعوض قرضہ گرفتہ بدست قرضہ دہندہ یا اسکے کارپرداز کے عمل مین آیا کرتے ہین۔ صد ۴۴۴

اجارہ یا پٹہ۔ حسب دفعہ ۱۰۷ "پٹہ متعلقہ جائداد غیر منقولہ جو سال بسال کے لئے ہو یا کسی میعاد کے لئے جو ایک برس سے زیادہ یا جس مین زرلگان سالانہ دینے کا اقرار ہو صرف بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے وقوع مین آسکتا ہے۔ جایز ہے کہ باقی ہر قسم کے پٹہ جات جائداد غیر منقولہ بذریعہ دستاویزات عمل مین آئین یا زبانی قرار پائین۔

طریقہ ہبہ۔ حسب دفعہ ۱۲۳ "واسطے ہبہ کرنے جائداد غیر منقولہ کے ضرور ہے کہ اسکا انتقال بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے ہو جسپر دستخط واہب کے یا اسکی طرف سے کسی اور شخص کے ہون اور کم سے کم دو گواہون سے اسکی تصدیق ہوئی ہو۔ واسطے ہبہ کرنے جائداد منقولہ کے جایز ہے کہ انتقال خواہ بذریعہ تحریر کسی دستاویز رجسٹری شدہ کے (جسپر دستخط حسب مذکورہ صدر ہوے ہون) یا بذریعہ حوالگی جائداد کے کیا جاے۔ جایز ہے کہ حوالگی مذکور اسیطرح کیجاے جسطرح مال فروخت شدہ حوالہ کیا جاتا ہے۔ مقدمات تابع قانون قدیم ہبہ مین قرار دیا گیا ہے کہ رجسٹری ہبہ نامہ بمنزلہ قبضہ

(ب) ہبہ تعلقداران اودھ کے متعلق ملاحظہ ہو اکٹ نمبر ۱ ایابتہ ۱۸۶۹ء دفعہ ۱۳۔ (مقدمات انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱ و ۱۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱

اور اوسکی پورا کرنے والی نہیں ہے (ج) کیا دفعہ موجودہ قبضہ کو معاف کرتی ہے کوئی شک نہیں کہ وہ قبول ہبہ سے تو باز نہیں رکھتی جو بروئے دفعہ ۱۲۲ لازم ہے۔ پس اگر بروئے دہرم شاستر بدون قبضہ واقعی یا علامتی قبول جائز ہو سکتی ہو تو دفعہ ۱۲۲ دہرم شاستر کو نہیں بدلتی ہے۔ لیکن اگر بدون قبضہ اسطرح کافی قبولیت ہو سکتی ہے کہ دفعہ ۱۲۲ کی غرض پوری ہو جائے تو پھر بروئے قبول بروئے دفعہ ۱۲۳ ہبہ رجسٹری شدہ جائداد منقولہ کی جائز ہو گی چاہے دہرم شاستر کے رو سے حوالگی قبضہ منجانب واہب و قبول منجانب موہوب لہ ہی درکار ہو۔ یہ امر دفعہ ۱۲۹ سے واضح ہو گا کہ دفعہ ۱۲۲ دہرم شاستر کے کسی قاعدہ پر موثر نہیں ہوتی ہے بلکہ دفعہ ۱۲۳ ہی چاہے موثر ہی ہونا جائز نہ ہو گی ہائی کورٹ کلکتہ نے قرار دیا ہے کہ حوالگی قبضہ جائداد چاہے جائداد منقولہ ہی منقولہ اس موقع پر غیر ضروری ہے جہاں ہبہ نامہ کی رجسٹری ہو گئی ہو (د)

ص ۴۴۵

(ج) داسدیو بنام نرائن - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد، صفحہ ۱۳۱
دگائی دیبی بنام متھرا ناتھ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۵۴ -

(د) ہرمود اس بنام نستر نی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیارہوان باب

وصیت نامجات

دہرم شاستر مین وصیت کا وجود نہین ہے

۳۶۷ ہندوؤن مین اختیار وصیت کی اصلیت واشاعت کی نسبت مقننون کو ہمیشہ دشواری ہوئی ہے - اور یہ امر تسلیم کرلیا گیا ہے کہ خیال وصیت سے دہرم شاستر بالکل لاعلم ہے اور نیز دیسی زبانون مین بھی کوئی لفظ ایسا نہین جو اس خیال کو ظاہر کرتا ہو - (الف) زمانہ قدیم مین جبکہ جائداد خاندانی جماعت خاندان کو پہنچا کرتی تھی اور جس زمانہ مین کہ افراد خاندان تمتع کے سوا اور کوئی حق نہ رکھتے تھے - اسوقت یہہ خیال معناً خلاف ہوتا کہ کوئی شخص اپنے مرنے کے بعد بھی جائداد منتقل کرنے کے اختیار پر عمل پیرا ہوسکتا ہے - زمانہ مابعد مین بھی جبکہ انتقال کی آزادی زیادہ تر بڑھ گئی تھی تو یہ اصول کہ ہبہ صرف قبضہ کے ذریعہ سے موثر ہوسکتا ہے ہبۂ وصیتی کی قطعی روک کے مخالف تھا پھر بھی کوئی شک نہین ہوسکتا کہ اس ابتدائی زمانہ سے کہ جب ہمکو ہندوستان سے واقفیت ہوئی اسوقت سے ہم اختیار وصیت کی نسبت کوشش ہونے کے علامات پاتے ہین - جو اکثر ممنوع ہوا مگر ہمیشہ اسکی تجدید بھی ہوتی رہی ہے جسکو عموماً سپریم کورٹ کے انگریزی مقننون سے منسوب کیا جاتا ہے لیکن یہہ بیان مجھے ایسا نہین معلوم ہوتا جسکی تائید کیجاسکے اغلب یہہ ہے کہ پریسیڈنسی کے شہرون مین انگریزون کے وصیت کرنے سے دیسیون کو اسطرف ترغیب ہوئی ہوگی لیکن شاہی جج اس معاملہ مین بالکل ہی مبرا معلوم ہوتے

(الف) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۱۶ - نوٹ اسٹریچ ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۱۸ و ۴۲۰ و ۴۳۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین - اِن کو معلوم تھا کہ وہ دیسی قانون سے نابلد ہین اسلئے انہون نے جیتابی کے ساتھہ اپنے پنڈتون (کتاب ہذا فقرہ - ۳۸) اور کمپنی کی عدالت کے ججون اور دیگر افسرون سے جو اس نامعلوم علم سے ماہر تھے صلاح چاہی اور اختیار کی گرفت سے اس قدر دور رہے کہ اسکو کلیتاً ترک کر دیا -

ص ۴۴۷

سپریم کورٹ کے ابتدائی زمانہ کی تمثیلین

۱۷۷۶ء مین سپریم کورٹ کلکتہ نے ایک عرصہ تک غور کرنے کے بعد ایک ہندو کے اسباب کے انتظام کرنے کی منظوری دی لیکن اس شرط پر کہ منتظم بپابندی دہرم شاستر عمل کرے ۱۷۹۱ء مین عدالت موصوفہ نے اس امر پر مکرر غور کیا اور فیصلہ کیا کہ پروبیٹ وصیت نامہ یا انتظام اسباب ہنود و مسلمانان کی منظوری نہین دیجا سکتی - جولائی ۱۸۳۲ء مین اسکے خلاف قاعدہ قایم کیا گیا اور پھر اسی زمانہ سے وصیتون کی جائداد کے انتظام اور پروبیٹ عطا کرنے کا طریقہ پورے طور سے قایم ہو گیا ہے (ب) اسی طرح کے ایک تغیر عمل کی نسبت سر تھامس اسٹرنج نے بھی بیان کیا ہے کہ مدراس مین واقع ہوا (ج) ایک دیسی کا سب سے پہلے وصیت نامہ مشہور آدمی چندا کا ہے - جو ۱۷۵۸ء کا ہے جس زمانہ مین کہ انگریزی عدالتون کی عوض انگریزی اسلحہ کی زیادہ ترقی تھی (د)

(ب) بمقدمہ کمولا - فیصلہ جات سپریم کورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱ - مقدمہ املاک حاجی مصطفےٰ - ایضاً صفحہ ۴۰ مقدمہ املاک بی بی مطہرہ - ایضاً صفحہ ۷۵ -

(ج) اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ -

(د) اس وصیت نامہ پر اس مقدمہ مین بحث ہوئی تھی جو ۱۷۹۳ء مین سپریم کورٹ کلکتہ کے روبرو پیش ہوا ملاحظہ ہون مونٹیریوس کے مقدمات دہرم شاستر واقع سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۳۲۱ رائے جسٹس فیر - ٹاگور بنام ٹاگور - بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۸ (صیغہ ابتدائی دیوانی) بنگال ریگولیشن نمبر ۱۱ (نسبت کلکٹران دریو نیو بورڈ) اور ایکٹ نمبری ۳۶ بابتہ ۱۷۹۳ء (نسبت رجسٹری وصیت نامجات و تمسکات) محولہ جسٹس کمفرسن صاحب - کرشن رامانی بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۸۸ (صیغہ ابتدائی دیوانی) رائے جسٹس نارمن صاحب ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۱۷ (صیغہ ابتدائی دیوانی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ف ۳۶۸ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اختیار وصیت کی مذہبی رسوم مین وصیت نامون کی ابتدار

صحیح ابتدار کا پتہ برہمنون کے اثر مین تلاش کرنا چاہیے جس کے عمل کی نسبت مین قانون تقسیم و انتقال مین پتہ لگا چکا ہون۔ (ک) اس اختیار وصیت کی نمود خاص کر اس تقدس مین ہوئی جو مذہبی عطایا سے شامل کیا گیا تھا۔ یعنی وہ ہبہ جات جو مذہبی اشخاص اور برہمنون پر ہوتے تھے۔ اور جنکو ایسے موقع پر بھی جایز تصور کیا جاتا تھا جہان بالمعاوضہ انتقالات بھی باطل کردئے جاتے تھے۔ دوسرے ملکون مین ہبہ جات کی نسبت یہ کوشش ہوا کرتی ہے کہ ایسے لباس مین ہو جائین جو بیع سے مشابہ ہو لیکن دھرم شاستر کی رو سے بیع اپنی حفاظت ہبہ کا بھیس بدلکر کرتی ہے (و) یہہ ایک ظاہر بات ہی کہ آدمی دینی فیاضی کے لئے کسی وقت بھی اسقدر آمادہ نہین ہوتا جسقدر اپنے آخر وقت ہوتا ہے یعنی جب موت اسکے لئے قوی سے قوی سبب اس امر کیلئے مہیا کردیتی ہے کہ جس دولت سے وہ اسوقت مستفید نہین ہوسکتا اسکو دوسرے عالم مین لگائے چنانچہ اس امر کو برہمنون کی تیز فہمی نے فوراً دریافت کرلیا ہوگا اور اس کو کام مین لائے ہون گے۔ بنگالہ کے قدیم وصیت نامون مین اس سے بڑھکر کوئی امر بھی قابل ذکر نہین ہے کہ اُن کے ذریعہ سے بہت ہی بڑی بڑی رقمین مقاصد مذہبی کیلئے عطا ہوئی ہین۔ ص ۴۴۸

ابتدائی کیفیت وصیت نامجات مدراس کے ہندوؤن نے جو وصیت نامے کئے ہے انکی نسبت سر تھامس اسٹرینج نے بھی اسی بات کا ذکر کیا ہے اور وہ کسیقدر رُکھائی سے کہتے ہین کہ "اسکی مساوات عموماً بے انصافی سے مناسبت رکھتی ہے جسکے ذریعہ سے جائداد حاصل ہوئی یا ہوائے نفسانی و رشوت سے مناسبت رکھتی ہے جس کے لئے وہ دیگئی ہے" (ز) غالب یہ ہے کہ اس قسم کے ہبہ جات

(ک) کتاب ہذا فقرہ ۲۱۹ و ۲۳۷ و ۲۳۸ خاص کر ملاحظہ ہو عبارت سیچ لیس [illegible] فقرہ ۲۳۷ مین مقتبس ہوئی ہے۔

(و) متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۳۲۔ رگھونندن باب ۵ صفحہ ۲۵۔

(ز) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۵۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اکثر یہہ بشرط موت کی صورت مین ہون گے جو عطا کنندہ کے زندہ رہنے پر زوال
تنسیخ ہین یا آنکہ انکا نفاذ انتقالات وقت مرگ کی صورت مین ہوگا جن کے ساتھ
ہی قبضہ بھی دیدیا گیا ہو۔ لیکن بزرگان ہنود کے ایسے اقوال موجود ہین جنمین وصیت نامہ کی
ماہیت مذکور ہے اور جو اس قابل ہین کہ ان کو ایک مکمل وصیتی قاعدہ مین نمودار
کیا جاتا چنانچہ کاتیاین کا قول ہے کہ "جو کچھہ کسی شخص نے بحالت صحت یا بیماری ایک
مذہبی غرض کیلئے اقرار کیا ہو وہ ضرور دینا چاہئی اور اگر وہ دینے کے بغیر مرجائے
تو بلا شبہہ اس کے بیٹے کو دینے پر مجبور کیا جائیگا" اور پھر اسی کا یہ قول ہے
کہ "بصورت ہبہ دوستانہ (اقرار کردہ پدر) جس قدر واجب ہو وہ دیدینے
کے بعد باقی ورثا پر تقسیم ہونا چاہئے" اور اسیطرح ہاریتہ کا قول ہے کہ
"جو اقرار زبانی کیا جائے مگر عملاً انجام پذیر نہو وہ ہر دو جہان مین ایک دینی قرض ہے"
پس چونکہ اسطرح کے اقرارات قرض کے مثل متصور ہوتے ہین اسلئے وہ وارث
کے مقابلہ مین اسیطرح نافذ کئے جائین گے جسطرح معمولی دنیاوی قرض نافذ کئے
جاتے ہین۔ کیونکہ پہلے تو وہ لزوم اخلاقی متصور ہون گے اور بعد کو بوجہ مماثلت
قانونی لزوم ہون گے۔ یہہ امر ظاہر ہے کہ یہہ اصول پہلے دینی عطایا سے
تعلق رکھتا ہوگا لیکن وہ جلد تر تمامی انتقالات جائداد تک تا حد اختیار انتقال
وسیع ہو جائے گا۔ جداگانہ اور مکسوبہ ذاتی جائداد کی حالت مین اس حق کو فقط
کم پس و پیش کے ساتھہ تسلیم کیا جائے گا۔ اور یہی بعد مین حصہ غیر منقسمہ ہم
یا جائداد موروثی سے بھی متعلق کیا جائے گا جو باپ یا مالک منفرد کے قبضہ مین
ہر ایک ملک مین اختیار وصیتی کی ترقی وسعت اس درجہ پر منحصر ہوگی جس درجہ مین

ص ۴۴۹

(ح) جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۹۶۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۳۸۸۔ ایضاً جلد ۲
صفحہ ۱۷۱۔ میری واقفیت مین۔ یم گبلن صرف ایک ہی مصنف ہے جس نے اس
مسئلہ پر ان اقوال کی تطبیق کا ذکر کیا ہے۔ ایک بہت ہی دلچسپ مباحثہ باب
جلد ۲ مین ملاحظہ ہو جس مین وہ ظاہر کرتا ہے کہ ہنود کا وصیت نامہ دیسی
ایجاد ہے یوروپین نہین ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موصی کا اختیار اپنی جائداد کی نسبت تسلیم کیا گیا ہو یہ بعینہٖ وہی ہے جو کہ وقوع مین آیا۔

مقدمات بنگالہ

۳۶۹۔ حب توقع سب سے پہلے بنگالہ ہی مین قانون وصیت قایم کیا گیا جہان کا اختیار انتقال نہایت وسعت کے ساتھ پھیلا ہوا تھا۔ مقدمات رپورٹ شدہ کا آغاز ۱۷۸۶ء سے ہوا اور ابتدائی دو مقدمات جائداد منقسمہ و مکسوبہ ذاتی سے تعلق رکھتے تھے جن مین پنڈتون سے رائے لینے کے بعد وصیت نامجات بحال رکھے گئے۔ (ط) ۱۷۹۲ء مین ندیا کا مقدمہ صدر عدالت (ی) مین مفصل ہوا جس کا حال فقرہ ۳۴۷ کتاب ہذا مین مذکور ہو چکا۔ اسکے بعد کے سال مین مقدمہ دیال چند بنام کستوری مین سپریم کورٹ نے اسکی تقلید کی (ک) اس مقدمہ مین جائداد کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ مکسوبہ ذاتی تھی لیکن ان دونون مقدمات مین پنڈتون نے باپ کی جائداد کی وصیت کرنے کے حق کو قایم کیا تھا عام اس سے کہ وہ جائداد موروثی تھی یا مکسوبہ ذاتی۔ اور مقدمات مذکور مین سے اول الذکر کی نسبت مسٹر کولبروک کا بیان ہے کہ وہ مسئلہ مذکور کو بالکل ہی طے کرتا ہے۔ مگر مسٹر سدرلینڈ نے جن کے پاس آخر کا مقدمہ اظہار رائے کے غرض سے پیش کیا گیا تھا بیان کیا کہ وصیت نامہ صرف بیٹون کے مقابلہ مین جایز ہے "بشرطیکہ بذریعہ وصیت نامہ جو جائداد دیجانے والی ہو وہ غیر منقولہ جائداد موروثی کا جز نہو"۔ (ل) مگر ظاہر اس رائے پر عمل نہین ہوا کیونکہ ۱۸۰۰ء مین ایک بہت ہی اہم مقدمہ پرجو راجہ نوب کشن کے وصیت نامہ پر پیدا ہوا تھا سپریم کورٹ مین بحث ہوئی۔ اس مقدمہ مین راجہ نے جس کے ایک حقیقی بیٹا تھا اور ایک متبنی تھا ایک تعلقہ موروثی کو بٹنے اور

(ط) منو بنام گوپی مقدمات دہرم شاستر سپریم کورٹ کلکتہ مرتبہ مانٹیرو صفحہ ۲۹۔ روسک بنام چوئتن۔ ایضاً صفحہ ۳۰۴۔ مرلینز ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۰۔

(ی) ایشر چند بنام ایشر چند۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۲۔

(ک) مقدمات دہرم شاستر سپریم کورٹ کلکتہ مرتبہ مانٹیرو صفحہ ۳۷۱۔ سیریف۔ کمنٹس صفحہ ۳۵۷

(ل) اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۲۹۔ آرا رخاص مسٹر کولبروک مندرجہ اسٹرینج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ و ۴۳۵ و ۴۳۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکے چار بھائیون کے نام وصیت کر دیا تھا جسکی وجہ سے حقیقی بیٹا جملہ حقوق استمراری تعلقہ سے محروم ہو گیا اور بیٹے لڑکا اپنے ۴/۵ حصہ سے محروم رہا۔ اس وصیت نامہ کا جواز بلا بحث تسلیم کر لیا گیا گو بنیت متنازعہ رہی۔ (م) ۱۸۰۸ء مین سپریم کورٹ مین نبی چرن ملک کا وصیت نامہ زیر بحث رہا اور ڈوگری نے ظاہر کیا کہ "بروئے دہرم شاستر نبی چرن ملک اپنی کل جائداد بذریعہ وصیت نامہ منتقل کر سکتے تھے چاہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ اور چاہے موروثی ہو یا اور طرح کی ہو" یہ مقدمہ ایک دوسرے امر کے متعلق بصیغہ اپیل پریوی کونسل مین بھی پیش ہوا لیکن جواز وصیت نامہ کی تجویز پر کبھی کوئی بحث نہین ہوئی (ن) صفحہ ۴۵

وصیت نامون کا جواز بنگالہ مین قایم ہو گیا۔

اسی کے مطابق نبی چرن کے ایک بھائی کے وصیت نامہ کی نسبت بھی کوئی نزاع نہین ہوئی جو ایک بہت بڑی جائداد غیر منقسم موروثی و مکسوبۂ ذاتی چھوڑ مرا تھا حالانکہ اُسنے اُسکے ذریعہ سے اپنے ایک بیٹے کو تقریباً بالکل ہی محروم الارث کر دیا تھا (س) ۱۸۱۲ء مین جب صدر پنڈتون سے ایک بیوہ کے مبنیہ وصیت نامہ کے جواز کی نسبت مشورہ لیا گیا تو انہون نے یہ عام اصول قایم کیا "کہ یہی قاعدہ ایسے وصایا سے جو متعلق ہبہ جات ہون تعلق رکھتا ہے اور ہر ایسا شخص جو بحالت صحت دوسرے پر جائداد منتقل کرنے کا اختیار رکھتا ہو وہ اُسکے وصیت کرنے کے لئے بھی وہی اختیار رکھتا ہے" (ع) بالآخر اُس زمانہ کے بعد جب کہ بھوانی چرن والے مقدمہ سے

(م) گوپی بنام راج کرشٹن مقدمات دہرم شاستر سپریم کورٹ کلکتہ مرتبہ مانٹیرو صفحہ (۳۸۱) وہی مقدمہ۔ سرلیف۔ کمنٹن صفحہ ۳۵۶۔

(ن) رام تونو بنام رام گوپال۔ سرلیف کمنٹن صفحہ ۳۳۶۔ وہی مقدمہ نیا پس پریوی کونسل کیسس جلد ۱ صفحہ ۲۴۵۔

(س) سرلیف۔ کمنٹن صفحہ ۳۵۰

(ع) سری زاین بنام بھیا جبا۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ (۲۹ و ۳۷)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تک پڑگیا تہا یہ معاملہ جہانتک بنگالہ سے تعلق ہے ہمیشہ کے لئے ۱۸۳۱ء مین صدر عدالت کی اس تصدیق سے طے ہوگیا جو فقرہ ۳۴۷ کتاب ہذا مین ظاہر کردیا گیا ہے۔ اب یہہ امر خارج از بحث ہے کہ بنگالہ مین ایک باپ اپنی کل جائداد اور ایک ہم ارث اپنا حصہ جس طرح چاہے بذریعہ وصیت نامہ منتقل کرسکتا ہے چاہے وہ کسی قسم کا ہو (ف)

ف ۳۷۰ - بنگالہ مین نابالغ کی نسبت یہہ قرار پایا ہے کہ وہ وصیت کرنے کی قابلیت نہین رکہتا ہے۔ (ص) البتہ منکوحہ عورت اپنے استری دہن یا اور کسی جائداد کی وصیت کرسکتی ہے جو بالکل اسی کے زیر اختیار ہو۔ لیکن عورت مذکورہ اس جائداد کی وصیت نہین کرسکتی جو مردون سے وراثتاً اسکو پہنچی ہو اسلیے کہ اس قسم کی جائداد سے اسکا حق استفادہ بوقت وفات ساقط ہوجاتا ہے (ق) اب یہہ دونون امور ہندوؤن کے لئے بذریعہ قانون تسلیم کرلئے گئے ہین (ر) * صد ۱۵۱

نابالغ زن منکوحہ

(ف) رائے لارڈ کنگس ڈون۔ ناگ لچھمی بنام گوپو۔ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۴۴۔ رائے بیساک چیف جسٹس ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵۹ (صیغہ ابتدائی دیوانی) رائے ولن جنس۔ ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

(ص) کاشی ناتہ بیساک بنام ہرو سندری۔ سرلیف۔ مکناٹن صفحہ ۸۱ مدراسیز ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸۔ نوٹ

(ق) تین کوڑی بنام دینا ناتہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۹۔ چنی لال بنام جوسو بو راڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۵ (۶۰) دہولب بنام جیوی ایضاً صفحہ ۶۷ (۷۵) امرت بنام کلیان داس۔ ایضاً صفحہ ۲۸۴ (۳۱۴) وینکٹا راما بنام وینکٹا سیریا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ پریوی کونسل)

(ر) ایکٹ نمبری ۱۰ بابتہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۴۶ (قانون وراثت) بذریعہ ایکٹ نمبری ۲۱ بابتہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ ہنود تک وسیع ہوا ہے۔ اور نیز دیکہئے دفعہ ۳ (وصایائے ہنود) اور ایکٹ نمبری ۵ بابتہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۱۴۹ (پروبیٹ و اہتمام ترکہ)

* (**حاشیہ**) جب ایک ہندو موصی نے ۴ ہر حصہ زمینداری سب سے چہوٹی بیوہ اور اوسکے لڑکے کو وصیتاً دیدیا اور یہہ تمہاری پرورش کیلیے ہے اور انکو بذریعہ بیع وہبہ کے جائداد مذکور کے انتقال کا اختیار دیا گیا تجویز ہوئی کہ از روی صحیح تعمیر بہذکور کے دونون موہوب لہم مین سے ہر ایک کو حق تاحیات حصہ ترکہ نامبردہ مین حاصل ہوا اور ان الفاظ سے کہ تمہاری پرورش کیلیے ہے کسی موہوب لہ کا حق محض حین حیاتی نہین ہوگیا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بیوہ کے انتقال حصہ خود کا یہہ اثر ہوا کہ نسبہ بالا اجمال جو امین اوسکے اور اوسکے لڑکے کے از روی وصیت نامہ کے قائم ہوا تہا علیحدہ ہوگیا اور انتقال مذکور بالارضامندی لڑکے نے مؤثر تہا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۶۹۔م۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وصیت نامہ جات جنوبی ہند

۳۷۱ - جنوبی ہند مین وصیت نامے اُس سے کہین زیادہ مختلف گردش مین تہے جس کا اتحاد خاندانی کے زیادہ تر سخت منشار سے تصور کیا جاسکتا ہے - جبتک سر تھامس اسٹرنج بنچ مین رہے اسوقت تک وصیت نامجات کے متعلق کوئی ایسا سوال نہین پیدا ہوا جو تصفیہ طلب ہوتا اور وصیت نامون کو محض ایجاد سمجھتے تہے گو بعد مشورہ مسٹر کولبروک وہ خیال کرنے لگے کہ وصیت نامون کو اس حد تک منظور کرنا چاہیئے جس حد تک کہ ہبہ زندہ لوگون کے درمیان جایز ہوتی - (ش) چنانچہ وہ مدراس کے پنڈتون کے بہت سے بیوستہے بہی مقتبس کرتے ہین جنمین یہی رائے پائی جاتی ہے - مسٹر ایلس نے ان سب بیوستہون کی شرح بھی کی ہے جن کا استناد قانون مدراس اور وہان کے رواج مین بہت اعلیٰ درجہ کا تہا -

ابتدائی نظایر مشکوک ہین -

چنانچہ بہت ہی بہروسہ کے ساتہہ وہ بیان کرتے ہین کہ کوئی ہندو ایسی وصیت نہین کرسکتا جو اسکے مرنے پر جائداد کو اس طریقہ سے مختلف کردے جو دہرم شاستر کی رو سے ہوتی - انہون نے یہہ ایک بہت ہی سخت شبہہ ظاہر کیا تہا کہ آیا جب عمل وصیت کی نسبت پنڈتون سے استفسار ہوا تو وہ اسکو سمجہے بہی تہے یا نہین (ث) یہہ امر بالکل یقینی ہے کہ اُس مقدمہ مین جس نے بالآخر قاعدہ قایم کردیا پنڈتون نے یہہ خیال کیا تہا کہ ان سے اثر ہبہ کے متعلق مشورہ لیا گیا ہے (ث) مدراس مین یقیناً سالہا سال تک فیصلون کا طریقہ ان ہی کی رائے کے مطابق تہا - اور سپریم کورٹ مین جو صورت زیر بحث تہی وہ صرف وہی تہی جسمین موصی نے اپنی مکسوبہ جائداد کا ایک جز بغرض ادا

(ش) ویرا پرمل بنام نرائن - سر تھامس اسٹرنجن نوٹس آف کیسس مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۱ - اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ -

(ت) اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ - تا ۲۲۸ -

(ث) دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۳۷۴ - یہ ضرور یاد رہے کہ پنڈت انگریزی نہین بولتے ہین اور یہہ کہ ان کی زبان مین وصیت نامہ کا کوئی مرادف نہین ہے -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اہم مذہبی وصیت کیا تھا (خ) جو صاف طور پر کاتیاین کے قول کے روسے جسکو
فقرہ ۳۶۸ کتاب ہذا مین نقل کیا جا چکا ہے جایز ہوتا۔ بہر حال صدر عدالت مین بکثرت
فیصلہ جات ہوئے۔ پہلا معاملہ ۱۸۱۷ء مین ہوا تھا لیکن چونکہ وصیت ایک متبنّےٰ
کے حق مین ہوئی تھی اسلئے پہلا سوال جواز تبنیت کے متعلق تھا اور چونکہ اس کا جواز
ثابت ہو گیا اسلئے وصیت نامہ کے جواز کے متعلق کوئی سوال ہی نہوا۔ (ذ) دوسرے ص ۴۵۲
مقدمات ۱۸۲۴ء و ۱۸۲۸ء مین پیدا ہوئے اور ان مین بہت کچھ نزاعین پیدا ہوئین
جو آخر کار پریوی کونسل تک گئین۔ ان مقدمات مین دو ایسے انتقالات کی تنسیخ کی
ایک بیوہ نے نالش دایر کی تھی جو اسکے شوہر متوفی نے دور کے رشتہ دارون
کے نام اس جائداد کی بابت کئے تھے جو بصورت نہونے اُن انتقالات کے
بدوراثتاً بیوہ مذکور کو پہنچتی۔ پہلے مقدمہ کی دستاویز کو وصیت نامہ کہا گیا ہے لیکن
درروئے شرایط وہ ہبہ نامہ تھا اور اس مین مندرج تھا کہ قبضہ دیدیا گیا ہے لیکن معلوم
یہ ہوتا ہے کہ ایسا نہین ہوا تھا۔ پس فیصلہ بیوہ کے حق مین ہوا مگر اس دلیل پر
کہ بربنا صحیح معنی وصیت نامہ موصی لہ کو بطور منتظم واسطے وارث کے حصہ ملا تھا
جواب مر چکا ہے۔

صدر عدالت کا قول تجویز مین عدالت نے اپنی راے کے طور پر یون بیان کیا تھا
کہ بدروئے دہرم شاستر ایک شخص اپنی اس جائداد کو بذریعہ وصیت نامہ منتقل کرنے کا
مجاز ہے جو اسی شاستر کے بموجب اپنی زندگی کی حالت مین کسی اور دستاویز کے
روسے منتقل کر سکتا ہو"۔ (الف) مگر حقیقت مین یہ ایک محض جملہ معترضہ تھا۔

ابتدائی نظایر مشتبہ دوسرے مقدمہ مین قبضہ بروئے ہبہ ثابت کیا گیا تھا۔ جائداد
مسوبہ ذاتی تھی اور پنڈتون سے بطور صحیح یہ سوال ہوا تھا کہ آیا یہ جائداد مکسوبہ ذاتی

(خ) نرائن سوامی بنام ارناچیل اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۶۸۔ نوٹ۔ ولی نائے گم بنام پچی ریورٹ
امگورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۳۶۔

(ذ) ارناچلم بنام ایاسوامی۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۵۴

(الف) مول رازی ونکٹ بنام مول رازی لچھیا۔ فیصلہ جات صدر عدالت
مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۳۸ و ۴۴۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منجانب شخص لاولد بمقابلہ بیوہ جایز ہے یا نہین جو ایک دوسری بڑی جائداد کی وارث رہگئی ہو۔ پنڈتون نے جوابدیا کہ ہبہ جایز تھی اور اسی کے مطابق عدالت نے فیصلہ کر دیا۔ یہہ مقدمہ پریوی کونسل مین بحال رہا اور وہان بھی اگرچہ اس دستاویز کو وصیت نامہ ہی کہا گیا ہے لیکن معاملہ کے ساتھہ مثل انتقال برتاو کیا گیا اور اسکا جواز انسران قانون ہنود کی رائے پر منحصر رکھا گیا جنہون نے اسکے ساتھہ صاف صاف ایسا ہی برتاو کیا تھا (ب) ایک اور درمیانی مقدمہ مین یہ سوال ہوا تھا کہ آیا ایسا وصیت نامہ جایز ہوگا جسکے ذریعہ سے ایک قابل انقسام زمینداری پوری پوری دو بیٹون مین سے ایک ہی کو دیدی گئی ہو۔ عدالت نے تجویز کیا کہ دستاویز درحقیقت دونون بیٹون کو مشترک ورثار کے دیتی ہے لیکن حکام نے فرمایا کہ عدالت نے بتکرار فیصل کر دیا ہے کہ کسی ہندو کا وصیت نامہ جایز و موثر نہین ہے بجز اُسکے کہ جس حد تک دہرم شاستر کے موافق ہو (ج) اس سے اور بعد اسی عدالت نے ایک وصیت نامہ کو جس کے ذریعہ سے ایک دادا کی نسبت بیان ہوا تھا کہ محرومی پسران اُسنے اپنی زوجہ کو جائداد اراضی دی تھی ان بیٹون کے بیٹون یعنی اسکے پوتون کے مقابلہ مین بالکل ہی ناجایز قرار دیا (د) ص ۵۳۴

رجحان رائے ف ۳۲۳ - اس حد تک تو درحقیقت کوئی واقعی فیصلہ جات نہین ہوئے تھے البتہ صدر عدالت کے ججون کی رائے کا رجحان اسطرف یقیناً ہوا تھا کہ سر تھامس اسٹرینج مسٹر کولبروک اور پنڈتون کی یہ رائین قبول کرلین کہ جواز وصیت نامہ کی تحقیقات اُسی معیار پر کیجائے جس معیار پر ہبہ کی ہے مثلاً یہ کہ اگر وہ بیوہ کو محروم کرکے کیا جائے تو جایز ہوگا اور اگر اولاد نرینہ کو محروم کرکے کیا جائے تو ناجایز ہوگا۔ اسی زمانہ مین مدراس ریگیولیشن نمبری ۵ بابتہ ۱۸۲۹ء (وصیت نامجات ہندو)

(ب) مول رازی بنام چلپاکنی - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲ - بحال رہا مورس انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۴۵۔

(ج) سرنانی بنام مرنانی - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۹۵ -

(د) یکنا مورتی بنام چاولی - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نافذ ہوا۔ جس مین ذکر کیا گیا تھا کہ وصیت نامجات نامعلوم دستاویزات ہین اور جو
سندات مدراس مین شایع ہین اُن کے بالکل ہی منافی ہین۔ اسکے بعد اُس مین
ایک پچھلے ریگیولیشن کو منسوخ کیا گیا تھا جس کے ذریعہ سے وصیت نامہ ہنود کے
اوصیا مجاز کیے گئے تھے کہ جائداد پر قبضہ کرلین اور یہہ ضابطہ مقرر ہوا کہ جن سندات
پر احاطہ مدراس مین عمل ہے ان کے خلاف وصیت نامجات ہنود کو آیندہ سے
کوئی قانونی اثر نہوگا۔ اس ریگیولیشن سے پایا جاتا ہے کہ اس نے مجون کو وصیت
نامون کے کلیتاً غیر موثر تصور کرنے پر مایل کر دیا۔ اور جہان اولاد کو بذریعہ غیر مساوی
تقسیم جائداد موروثی مابین پسران محروم کیا گیا تھا (ک) وہان وصیت نامے صرف
بے اثر ہی نہین کیے جانے لگے بلکہ عدالت نے یہہ بھی قاعدہ قرار دیا کہ جہان
کوئی اولاد شخص اپنی جائداد کو بیوہ اور لڑکیون سے علیحدہ وصیت کرے گا تو تاوقتیکہ
اُن کی رضامندی نہو اس قسم کا وصیت نامہ قطعاً خلاف قانون و کالعدم ہوگا (ر)
ان فیصلہ جات سے واضح ہوگا کہ انہون نے وصیت نامون کو کلیتاً عدالت سے
خارج کر دیا۔ لیکن اس کے دوسرے ہی برس ایک مقدمہ فیصل ہوا جو بالآخر اس
مسئلہ کو کلیتاً منقلب کرنے کا ابتدا کرنے والا ثابت ہوا۔ اس کے واقعات ایسی
عجیب تھے کہ کسیقدر تفصیل کرنے کے لایق ہین۔

صد ۴۵۴

عمل مروجہ بدل گیا

وسوس ۔ یہ نالش بغرض دلایانے ایسی جائداد شوہر کے
منجانب بیوہ دایر ہوئی تھی جسمین کچھہ موروثی جائداد غیر منقولہ بھی شامل تھی۔ مدعا علیہم
نے متوفی کا ایک وصیت نامہ پیش کیا جس مین متوفی نے اُن کو اپنی جائداد کا منتظم
اور اوصیا قرار دیا تھا۔ اور اپنی زوجہ اور بیٹونکا حصہ مقرر کرکے باقی جائداد کو اس
شرط کے ساتھہ مذہبی اور خیراتی کامون کے لیے چھوڑا تھا کہ اگر اسکی زوجہ سے جو
اسوقت حاملہ تھی بیٹا پیدا ہو تو اسکے بالغ ہونے پر جائداد اسپر عود کرے۔ وصیت نامہ

(ک) متوونگڑ بنام تمبیا سوامی۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتبہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۷۔
(ر) نلار پرگدہ بنام کرووری۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۹۔ سیوا کامی بنام
رنی اول۔ فیصلہ جات مذکور باتبہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۵۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحیح تجویز کیا گیا مگر بیوہ نے ایک اختیار اس امر کا پیش کیا کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو وہ
کرلے۔ سول جج نے صدر عدالت کے پنڈتون سے مشورہ لیا اور استفسار کیا کہ
وصیت نامہ جایز تہا یا نہین اور اگر جایز تہا تو وہ اختیار تبنیت سے ناجایز ہو جاے گا یا نہین نظر بر
اختیار مذکور واقعی طور پر دیا گیا ہو پنڈتون نے جواب دیا کہ وصیت نامہ محولہ سوال
بروے شاستر جایز ہے اسلیے کہ موصی نے اسکے ذریعہ سے ایک حصہ جایداد اپنی
زوجہ اور دیگر ممبران خاندان کی پرورش کیلیے دیدیا ہے جو اسپر فرض تہا اور بقیہ جایداد
کے لیے خیراتی کامون مین دینے کی اس حالت مین ہدایت کر دی جبکہ اسکی
زوجہ کے جو اسوقت حاملہ تھی بیٹا نہ پیدا ہو۔ اگر درحقیقت موصی نے اپنی زوجہ کو
بہ زبانی ہدایت دی تہی کہ اگر اولاد نرینہ نہ پیدا ہو تو بیٹا متبنے کرلے تو کوئی شک نہین کہ
اسکا ہدایت مذکور پر عمل کرنا بروے دہرم شاستر وصیت نامہ کو ناجایز کر دے گا
کیونکہ یہہ امر موصی کے اختیار مین نہ تھا (جس نے تبنیت کی اجازت دی) کہ
اپنی کل جایداد منتقل کر دے اور اسکی وجہ سے اپنے آیندہ وارث کے ذرایع
پرورش کو نقصان پہنچاے۔" سول جج نے مبینہ اختیار تبنیت کے خلاف
تجویز کیا اور اس نے بتایید وصیت نامہ فیصلہ کر دیا۔

یہ فیصلہ ۱۸۴۹ء مین فیصلہ صدر عدالت مقتبسہ آخر سے پہلے ہوا تہا جب صدر عدالت
مین اپیل ہوئی تو بیوہ نے یہ حجت کی کہ بروے ریگیولیشن نمبری ۵ سنہ ۱۸۲۹ء (وصیت
نامجات ہنود) وصیت نامہ کالعدم تہا۔ اس مقدمہ کی سماعت ایک ہی جج نے کی
تھی جس نے عدالت ماتحت کی ڈگری بحال رکہی اور جواز وصیت نامہ کے متعلق
جج موصوف نے بیان کیا کہ "اپیلانٹ کا تیسرا عذر یہہ ہے کہ وصیت نامہ خلاف
قانون ہے اسلیے کہ بیوہ وہ فریق ہے جسکو قانون جایداد دیتا ہے۔ اس
صورت کی تایید مین اپیلانٹ نے جن سندون کا حوالہ دیا تہا ان کو عدالت نے
دیکہا اور اسنے تجویز کیا کہ گو وصیت نامجات ہنود کے بارہ مین عموماً اختلاف
ارا ہے لیکن پہر بہی غلبہ اپیلانٹ کے استدلال کے خلاف مین ہے۔ اسارہ
مین جو رایین دیگئی ہین ان کا نقل کرنا غیر ضروری ہے اور اسلیے عدالت صرف
مقدمہ رام تونو ملک بنام رام گوپال ملک کا حوالہ دینے پر قناعت کرتی ہے (جسمین

صہ ۵۵۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرینر ڈائجسٹ صفحہ ۳۹ نمبر ۳ و ۴) جس مین قرار پایا تھا کہ ہندو بذریعہ وصیت نامہ اپنی تمام جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اور نیز موروثی وغیرہ منتقل کرسکتا ہے - اور یہ فیصلہ اپیل ہونے پر پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی سے بھی بحال رہا - جواز وصیتنامہ زیر بحث کے مسائل عدالت کے افسران قانونی کے پاس بھی بھیجے گئے تھے جنکو واضعان قانون نے یہ فرض سپرد کیا تھا کہ اسطرح کے معاملات مین قانون کا استقرار کرین اور اُنھون نے صاف طور پر اپنی یہہ رائے ظاہر کردی کہ وصیت نامہ ایک جایز اور صحیح دستاویز ہے - اسلئے اپیلانٹ کی یہ حجت کہ بروئے ریگیولیشن نمبری ۵ بابتہ ۱۸۲۹ء وصیت نامہ قابل قبول نہین ہے قایم نہین رہسکتی" (نا) *

۳۷۴ مسٹر اسٹریچ کی نکتہ چینی

اس فیصلہ پر مسٹر اسٹریچ نے جو حال مین مدراس کی صدر اور ہائیکورٹ کے جج تھے یہہ ریمارک کیا ہے (ح) "یہ فیصلہ تھا ایک جج نے کیا تھا جو یقیناً اس قانون سے لاعلم تھے - اُنھون نے چاہا تھا کہ اسناد سے ہدایت حاصل کرین مگر ان مین اختلاف پایا - اسلئے پنڈتون اور ایک تجویز سپریم کورٹ کلکتہ منظورہ پریوی کونسل سے اپنی تائید کرکے اسوقت کے وصیت نامہ زیر بحث کو جس سے بمجروی بیوہ جائداد موصی کے لئے ٹرسٹیون کا تقرر ہوتا تھا بحال رکھا - اسوقت کے پنڈت بھی وہی ہین جنھون نے اسکے بعد بیان کیا ہے کہ کوئی ہندو وصیت نامہ نہین لکھہ سکتا اور وہ بیان کرتے ہین کہ مقدمہ بالا کی نسبت رائے دینے مین ان کی رائے کا انحصار اس خیال پر تھا کہ ان سے یہہ چاہا گیا کہ وصیت نامے کی اس اختیار کے لحاظ سے جانچ کرین کہ جس طرح سے موصی نے بذریعہ وصیت عمل کیا ہے اُسطرح وہ جائداد مذکور کے ساتھہ اپنی زندگی مین بھی عمل کرسکتا تھا یا نہین" یقینی یہہ ہے کہ کوئی خاص سند فیصلہ صدر عدالت کے لئے اختیار نہین کیجاسکتی - اور یہ قیاس کرنا ناممکن ہے کہ بنگالہ کی رپورٹون کے سوا فاضل جج کو اور کہان سے فیصلہ جات مختلف ملے تھے جن کا انہون نے حوالہ دیا ہے - اور شک نہین کہ مقدمہ رام تونو

صد ۴۵۶

(نا) ناگ لچھمی بنام ماوراجہ - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۲۶ -

(ح) مسٹر ٹی ایل اسٹرنجس منیول آف ہندو لا فقرہ ۱۷۶ -

صد ۵۸۹

* (حاشیہ جز) اسی بحث کی تائید مین اور نیز نسبت بقیہ وصیت نامجات دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنام رام گوپال اسبارہ مین مدراس مین کوئی نظیر نہ تھا۔ مدراس کی جو نظیر ان کو مل سکی تھی وہ صرف وہ قول تھا جس نے بمقدمہ ملرازونکٹ بنام ملرازلچھیا (فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ا صفحہ ۴۴۹) یہہ اصول وسیع قایم کیا کہ جو کچھہ کوئی شخص عملاً حین حیات کرسکتا ہے وہ وصیت نامے کے ذریعہ سے بھی کرسکتا ہے۔

مبنی بر غلط کاری پنڈتان

غالباً یہی وہ اصول ہے جو اس طریقہ کی خبر دیتا ہے جس مین کہ پنڈتان سے سوال ہوتا اور جس امر مین کہ ان کی رائے چاہی گئی تھی اس مین ان کا غلط فہمی کرنا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ کہ کوئی غلط فہمی ضرور رہی ہوئی ہوگی جو صرف مسٹر اسٹرنج ہی کے بیان سے نہین ظاہر ہوتی جسکو انہون نے انکے ساتھہ بالمشافہ مشورت کرکے لکھا ہے بلکہ ان کے ایک بعد کے بیوستے سے بھی ظاہر ہوتی ہے جس مین کہ ہبہ اور وصیت کے درمیان فرق کیا گیا ہے۔ سنہ ۱۸۵۲ء مین انہون نے ظاہر کیا تھا کہ "ہر شخص اپنی زندگی مین بحروسی بیوہ اپنی جائداد منتقل کرسکتا ہے اور اسکے لئے صرف ذریعہ پروبیٹ چھوڑ سکتا ہے لیکن وہ ایسے انتظامات نہین کرسکتا کہ اسکے مرنے کے بعد ان پر عمل کیا جائے اسلئے کہ مرتے دم جو کچھہ اسکے قبضہ مین ہوگا اسکا استحقاق بیوہ کو ہے" (ط)

اپیل مین فیصلہ پریوی کونسل سے بحال رہا۔

۳۷۵ بہرحال مقدمہ مذکور کی اپیل پریوی کونسل مین ہوئی اور وہان فیصلہ مذکور بحال رہا حکام والامقام نے بیان کیا تھا کہ (ی) "یہہ مانا جاسکتا ہے کہ دہرم شاستر قدیم مین جیسا کہ تمام ہندوستان مین سمجھا گیا تھا وصیتی دستاویز سے اس مفہوم کے ساتھہ لاعلمی رہی ہے جو انگریزی متقنین نے اس اصطلاح سے متعلق کیا ہے اور ایک مستند مصنف (سر تھامس اسٹرنج) نے بیان کیا ہے کہ ہندوؤن کی زبان مین کوئی ایسا لفظ نہین جو اس اصطلاح کے مفہوم کو ادا کرے جو ہم ایک وصیت نامہ کے معنی لیتے ہین مگر بالالتزام یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ جو تاثیراً (گو صورتاً نہ سہی) وصیتی دستاویزات ہین اور بعد وفات تحریر کنندہ دستاویز کام مین آتی ہین اور جائداد پر موثر ہوتی ہین انہی

صہ ۴۵۷

(ط) پنڈتان صدر ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۵۲ء مسٹرٹی ایل اسٹرنجس مینول آف ہندو لا فقرہ ۱۷۸۔
(ی) ناگ لچھمی بنام گوپو مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۰۹ و ۳۴۴۔ نیز ملاحظہ ہو رائے لارڈ کنگسڈون مقدمہ ہون موئی بنام رام کشور۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۳۰۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۵ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یکسان لاعلمی تہی۔ بہرکیف جو کچھہ ہو شاستر قدیم کی سختی ایک زمانہ دراز سے کم ہوگئی ہے اور تمام بنگالہ مین جو شخص کلیتاً جائداد کا مالک ہو وہ اب اُسکو جسطرح چاہے بذریعہ وصیت نامہ منتقل کرسکتا ہے چاہے جائداد مذکور موروثی ہو یا نہو۔ چند سال کے پیشتر باتفاق رائے جملہ عدالتی حکام کلکتہ۔ وسپرم وصدر کورٹ یہہ امر حل کیا گیا تھا (ک) کوئی شک نہین کہ وصیت نامجات کی نسبت منجملہ دیگر صورتون کے بعض مین قانون مدراس قانون بنگال سے مختلف ہے لیکن مدراس مین بھی یہہ طے شدہ ہے کہ وصیت نامۂ جائداد غیر موروثی صحیح ہوگا۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک فیصلہ مقبول ہوچکا ہے اور جوڈیشل کمیٹی نے اسپر عمل کیا ہے (ل) اور کوئی شک نہین کہ اِس مقدمہ مین اُس حد تک قاعدہ قانونی غیر متنازعہ ہے۔ پس اگر وصیت نامہ جائداد موروثی پر اثر نہین ڈالتا ہے تو یہہ ہرگز اسوجہ سے نہوگا کہ روئے قانون مدراس کوئی مالکِ جائداد وصیت نامہ نہین لکھہ سکتا بلکہ جائداد موروثی کی کسی خصوصیت کی وجہ سے ہوگا کہ وہ اختیار وصیتی سے خارج کردی گئی ہے۔ رسپانڈنٹ کے وکیل نے بڑی ہوشیاری کے ساتھہ یہہ بحث کی تھی کہ جملہ صورتون مین جہان کوئی شخص اس قابل ہو کہ اپنی زندگی مین اپنی جائداد کو منتقل کرے وہ اسکو بذریعہ وصیت نامہ بھی کرسکتا ہے۔ اور یہ کہ جب اسکے بیٹا ہو تو ایسا نہین کرسکتا ہے اسلئے کہ بیٹا پیدا ہوتے ہی اپنے باپ کا حصہ دار ہوجاتا ہے اور یہہ کہ جائداد موروثی کے وصیت کرنے پر جو اعتراض ہے وہ ہنود کے خیال خاندان غیر منقسمہ پر مبنی ہے لیکن جہان اولاد نرینہ نہو وہان وصیت کرنے کی آزادی غیر محدود ہے۔ حکام والا مقام کو ضرور نہین ہے کہ کوئی ایسی وسیع شکل قایم کرین اسلئے کہ وہ اپنے کو اسی خاص صورت تک محدود رکھنا زیادہ تر محفوظ

(ل) ظاہر ہے اسکا تعلق صدر جہان بسپرم کورٹ کی تصدیق سے ہے جو ۱۸۳۱ء مین ہوئی۔ دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۳۴۷

(ل) دیکھئے مقدمۂ سول زار بنام چالکنی مورس انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۵۴۔ اور دو مقدمات صدر عدالت یعنی مول رازی وٹکٹ بنام مول رازی لچھمیا۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۳۸۔ و مقدمہ مول رازی بنام چلکن فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۔ ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ ۳۴۷۔ جسمین تبلا دیا گیا ہے کہ دونون یہہ کے مقدمات ستے اور ان ہی مین سے ایک مین جو پریوی کونسل مین گیا رہا بلا شبہہ کنبہ کے ساتھہ تھا جو واہب کی زندگی ہی مین موہوب الیہ کو دلا دیا گیا تھا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیال فرماتے ہین جو اسوقت ان کے روبرو ہے۔ پس بلحاظ حالات خاندان موصی جسکی
اس نے اپنا وصیت نامہ اور اسکا ضمیمہ لکھدیا اور نیز خود دستاویزات کا لحاظ رکھکر
صفحہ ۴۵۸ اُن پنڈتون نے جن کے پاس اس مسئلہ کو عدالت نے بھیجا تہا (یعنی پنڈتان صدر
عدالت دیوانی نے) اپنی یہ رائے ظاہر کردی کہ دستاویزات مذکورہ جائداد موروثی
کے انتقال کے لئے کافی نہین اور یکے بعد دیگرے اس رائے کو ایسے دو ججون
نے تسلیم کرلیا جن کی نسبت انصافاً یہہ کہنا چاہیئے کہ ظاہرا انہون نے اس مسئلہ کی
پوری جانچ کی اور بہت غور کے بعد اطمینان بخش تجویزین لکھین گو دو ایک غیر ضروری
بیانات سے جو انہون نے کئے ہین حکام والامقام پورا پورا اتفاق نہین کرسکتے۔"

اِس مقدمہ سے کیا تغیر واقع ہوا۔

۳۷۶ اس مقدمہ نے کوئی شک نہین کہ قانون وصیت مدراس کو ایک نئی ہدایت دی اور چونکہ یہ فیصلہ آخری عدالت اپیل کا تہا اسلئے لازم یہ تہا کہ پھر ہمیشہ کیلئے یہ اصول قایم کرنا ناممکن ہوجائے کہ وصیت کوئی عمل نہین کرسکتا اور اسکو قطعاً ناجایز سمجھنا چاہیئے اگر اسکی ہدایتین قواعد وراثت کے خلاف ہون اور اسکی عدم موجودگی مین وہی نافذ ہوتے۔ فیصلہ مذکور بلاشبہ صریحاً پنڈتون کی رائے اور دو ججون کی تجویزون پر مبنی تہا جنمین سے اول الذکر کی رائے غلط فہمی پر مبنی تہی اور آخر الذکر نے غلطی کے ساتہہ ان فیصلہ جات سے تطبیق کی تہی جو ایک ایسے طریقہ قانونی پر ایک مقدمہ مین صادر ہوے ہے جسمین کلیتاً جداگانہ طریقہ پر عمل کرنا چاہیئے تہا۔ لیکن اس مین بہت کم شک ہوسکتا ہے کہ فیصلہ مذکور ایسے خیال عامہ کی نادانستہ موافقت مین تہا جو جائداد کے متعلق بہت ہی آزادی کا ارادہ رکہتا تہا اور جو اپنی کوشش سے ظاہر کرتا تہا کہ جائداد کو ایسے طریقون سے منتقل کرے جو قانون متاکشرا مین نہین ہین۔ حقیقت یہ ہے کہ باشندگان جنوبی ہند (شاید اس علم کے بغیر کہ وہ کیا کر رہے ہے) وہ اختیارات حاصل کرنے مین کوشان ہے جو جمتواہن اور اُسکے مقلدین نے بنگالہ کے ہندوؤن کو دیئے تہے۔ لیکن اس واقعہ سے قطع نظر کرکے کہ حکام والامقام نے وصیت نامون کو اہم بنادیا تہا اس فیصلہ کا حقیقی اثر بہت ہی خفیف تہا۔ فیصلہ مذکور اس امر کے ظاہر کرنے سے باحتیاط تمام باز رہا کہ اختیار وصیت انتقال حین حیات کی طرح

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا ہے۔ فیصلہ مذکور نے یہ قرار دیا تھا کہ ایسا شخص جس نے اور طرح پر اپنی زوجہ اور
لڑکون کا انتظام کر دیا ہو وہ انکو موروثی جائداد غیر منقولہ سے محروم کر کے اسکو وصیت
کر سکتا ہے۔ اور ظاہر ایہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسمین یہ قیاس کیا گیا کہ شخص مذکور
اپنے اخلاف ذکور کے مقابلہ مین ایسا نہین کر سکتا۔ فیصلہ مذکور نے پنڈتون کے اس
قول کو نہ تو منظور کیا ہے اور نہ اُس سے انکار کیا ہے کہ اگر وہ تبنیت کا اختیار دیتا تو
اسکی تعمیل مین جو لڑکا بتنے کیا جاتا اُس کے مقابلہ مین وصیت ناجایز ہوتی۔ (م)

فیصلہ جات مابعد

ف ۲۷۰ ۔ جوڈیشل کمیٹی کی ڈکری ۱۸۵۶ء مین صادر ہوی تھی
اور ۱۸۵۲ء اور اسکے سنین مابعد مین صدر عدالت مدراس کے کئی فیصلہ جات
ایسے درج ہوئے ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اُن ہی کی ڈکری مصدرہ
۱۸۵۱ء کی پوری ناواقفیت سے صادر ہوئے ہین پہلے مقدمہ مین (ن) ایک
شخص نے جسکو موصی کے چچازاد بھائی کا بیٹا بیان کیا گیا ہے ایک وصیت نامے کی
تنسیخ کی نالش دایر کی جو متوفی نے اپنے لے پالک کے حق مین تحریر کر دیا تھا اس
مقدمہ کی جائداد بالیقین موروثی نہ تھی بلکہ جائداد مذکور موصی کو اپنے بھائی کی طرف سے
پہنچی تھی اور اسکو نانی سے وصیتاً ملی تھی۔

صدر عدالت نے پریوی کونسل کے فیصلہ کی تقلید سے انکار کر دیا۔

اسلئے وہ اپنی مرضی کے مطابق بذریعہ ہبہ اسکو منتقل کرنی
کا مجاز تھا (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۱۸) پنڈتان صدر
عدالت نے کہا کہ "چونکہ دہرم شاستر مین لے پالک بیٹا تسلیم نہین کیا گیا ہے اس لئے
یہ امر خلاف قانون تھا کہ ف۔ (موصی) ۔ ح۔ (اپیلانٹ خاص) کو اپنا لے پالک
بیٹا قرار دے اور اسکے مطابق وصیت نامہ لکھدے اور نہ یہ امر شاستر کے موافق
ہے کہ ح رسوم کریا کرم ف کے ادا کرے اسلئے کہ اسکا ان کاموں کا انجام دینا قانوناً بااثر ہے اور اسکو ف کی جائداد
کا مستحق نہین کر سکتا بلکہ وہ جائداد ف کے ان سپنڈ قرابتداروں کو پہنچیگی جو ایسے شخص کے سلسلہ وراثت جائداد

(م) سریف۔ گمناٹن صفحہ ۱۵۱ و ۲۲۸۔ درما بنام کمار فیصلہ جات صدر عدالت مدراس
بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۱۱۔
(ن) سامی جوسن بنام رامین فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۶۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین داخل ہون جو اولاد نرینہ چھوڑنے کے بغیر مر گیا ہو" اس توضیح کو صدر عدالت نے تسلیم کر لیا مگر مقدمہ کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ مدعی موصی کا وارث نہ تھا۔ ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۹ء مین صدر عدالت نے پہر وسعت کے ساتھہ یہ قاعدہ قایم کیا کہ کوئی وصیت نامہ اسوقت تک کارآمد نہین ہے جبتک کہ بذریعہ قبضہ عطا کنندہ کی زندگی ہی مین اُس کا نفاذ نہو جائے اور یہہ کہ محض وصیت نامہ کی حیثیت سے وہ کوئی حقیت نہین پیدا کرتا اور نہ وراثت پر موثر ہو سکتا ہے (س) ۱۸۶۱ء مین تین مقدمے ہوئے اور ان سب مین وصیت نامے خلاف دہرم شاستر ہونے کیوجہ سے باطل کر دیے گئے۔ ان مقدمات مین سے دو مین بحسب مقدمہ پریوی کونسل بمجردی بیوہ موصی وصیت نامہ ہوا تھا۔ اور آخری مقدمہ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ بالکل ناگ لچھمی بنام ناوراجہ کے مقدمہ کے مثل تہا۔ مگر صدر عدالت نے اُس فیصلہ کی تقلید کرنے سے یہ تجویز کر کے انکار کر دیا کہ وہ پنڈتون کی ایسی رائے پر مبنی تہی جو غلط فہمی سے دیگئی تھی اور جسکو افسران قانون نے بعد کو واپس لے لیا۔ (ع)

صفحہ ۴۶

فیصلہ ہائیکورٹ سے موافقت قایم کیگئی

۳۷۸ ۱۸۶۲ء مین مدراس مین ہائیکورٹ قایم ہوئی اور تہوڑے ہی عرصہ مین مسئلہ مذکور عدالت کے روبرو پیش ہوا جو اپنے سابقین کے مقابلہ مین زیادہ تر فیصلہ جات پریوی کونسل کی پابندی کرنیکے لیے رضامند تھی۔ اس مقدمہ مین موصی نے جو اولاد نرینہ سے محروم تھا اپنی زیادہ جزو جائداد منقولہ وغیر منقولہ کا وصیت نامہ ایک دور کے رشتہ دار کے نام کر دیا اور ایک حصہ جسکی نسبت پرورش کے لیے کافی ہونے کا اعتراف کیا گیا تہا اپنے قانونی قایم مقام یعنی اپنی بیوہ کو دیدیا۔ کسی قسم کا قبضہ نہین دیا گیا تہا

(س) مسٹر ڈی ایل اسٹرنجس منیول آف ہندو لا فقرہ ۱۷۷۔ چکالنگ بنام آیا۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۳۵۔ کیل بنام پالنیائی۔ ایضاً صفحہ ۲۴۷۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ بوگراز بنام تانجور ونکٹ راؤ۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۱۔

(ع) متو بنام انادائے انگار۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۶۷۔ دیرا بنام گوپالو۔ ایضاً صفحہ ۱۴۷۔ ولی نلے گم بنام پچی۔ ہائی کورٹ رپورٹ مدراس جلد ا صفحہ ۳۳۳ نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بالیقین انتقال صرف وصیت نامہ کی صورت مین عمل کرسکتا تہا۔ یہ امر توفیصل نہوا کہ
آیا جائداد موروثی تہی یا مکسوبہ ذاتی لیکن چیف جسٹس صاحب نے کہا کہ اسکو بالضرور
موروثی سمجہنا چاہیئے۔ پس عدالت نے تمام پچہلے فیصلہ جات پر نظر ثانی کرکے وصیت
نامہ کو منظور کرلیا۔ حکام نے فرمایا کہ "ہمارے لئے اس موقع پر یہ ضرور نہین ہے کہ
غور کرکے اس امر کی بابت کوئی قاعدۂ کلیہ قایم کرین کہ کس حد تک اور کن صورتون
مین قانون ایک ہندو کو بذریعہ وصیت نامہ انتقال کا اختیار دیتا ہے لیکن ہم
کہہ سکتے ہین کہ اب چونکہ وصیت نامہ لکہنے کا قانونی حق قایم ہوچکا ہے اس لئے
اصولاً یا سبباً کوئی بات ایسی نہین معلوم ہوتی جو اختیار کو کام مین لانے کے
منافی ہو جسکی نسبت آزادانہ حق ہبہ و دیگر انتقالات حین حیات کے مثل (جیسا کہ
بعض مقدمات مین بیان ہوا ہے اور بالخصوص زور کے ساتہہ مقدمہ ناگ لچمی بنام صد ۴۶۱
ناوراجہ مین اُسکی تاکید کیگئی ہے) اجازت دیدی گئی ہے جو اختیار قانوناً یا بروی
رواج قایم شدہ یا رسوم جو قانون کا اثر رکہتے ہون اسوقت باشندگان مدراس
کو حاصل ہے۔ اس حد تک اختیار انتقال کو معقولیت کے ساتہہ یہہ سمجہا جاسکتا ہے
کہ ترتیب وار حقوق مالکانہ قابض جائداد اور وارثان وحصہ داران مصرحہ ومعینہ
دہرم شاستر کے مطابق ہے"۔ (ف) اس فیصلہ نے البتہ اُن تمام مباحث
کا خاتمہ کردیا جو مدراس مین ایک موصی کے قابل پابندی وصیت نامہ لکہنے کی قابلیت
کی نسبت تہے اس قابلیت کی وسعت پر آگے چلکر فقرہ ۳۸۰ مین بحث کیجائیگی۔

وصیت ناجات ابتداءً بمبئی مین تسلیم نہین کیگئی تہی

و ۳۷۹ اسیطرح کے خاموش انقلاب کا احاطۂ بمبئی مین واقع ہونا بہی معلوم ہوتا ہے ایک بہت ہی ابتدا کے مقدمہ مین پنڈتون نے عند المشورہ یہہ کہا تہا کہ "ہمارے شاستروں مین وصیت نامون کا کچہہ بہی ذکر نہین ہے اور اس لئے اُن کو نکرنا چاہیے"۔ اس کے بعد انہون نے یہہ ظاہر کیا تہا کہ

(ف) دلی نائی گم بنام پچی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۲۶ و ۳۳۹۔ اشوتوش بنام ورگا چرن گنجولی رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۸۲۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳۸۔ وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۹۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مالک جائداد اپنی جائداد کو صرف اُسی طریقہ سے اور اُسی شخص پر منتقل کر سکتا ہے جسکی شاستر مین ہدایت ہے - (ص) اسی کے مطابق شاستریون نے اُن وصیت ناموں کو ناجایز قرار دیا جنکے ذریعہ سے کسی شخص نے اپنی زوجہ اور لڑکیون سے الگ اور کسی کو جائداد دیدی تھی گو اُس نے اُن کی پرورش کی بہی فکر کی تھی اُنہون نے یہہ امر اس عام اُصول پر مبنی کیا تھا کہ چونکہ زوجہ وارث ہے اسلیئے وصیت نامہ بے اثر ہے - (ق)

بمبئی مین وصیت ناموں کا جواز - اور یہی اس موقع پر بہی ہوا جہان وصیت نامہ دو بہنون مین سے ایک بہن کے بیٹون کے نام تھا اور تیسری بہن اور دوسری بہن کا دوسرا بیٹا محروم رکھا گیا تھا - (س) ان تمام مقدمات مین یہہ امر واضح ہوگا کہ یہہ پورے طور پر جایز ہوتا اسطرح کے فیصلہ جات ۱۸۰۶ء سے ۱۸۲۰ء تک ہوتے رہے ہین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ طریقہ کب تبدیل ہوا لیکن ۱۸۶۶ء مین جسٹس ولیٹراپ نے بیان کیا تھا کہ "سپریم کورٹ مین ہندوؤن کے وصیت نامے ہمیشہ تسلیم کیے گئے ہین اور نیز ہائیکورٹ کے صیغہ ابتدائی مین بھی مفصلات مین ابتداً ہندوؤن کے اپنی جائداد کا وصیت نامہ کرنیکا استحقاق یا بروئے دہرم شاستر وصیت نامے تسلیم کرنے کے متعلق چاہے جو کچھہ سوالات رہے ہون لیکن اس مین شک نہین ہو سکتا کہ وصیتی تحریرین (جیسا کہ اضلاع کے تختہ جات چند سالہائے گذشتہ سے واضح ہوتا ہے) اس احاطہ کے تمامی حصص مفصلات مین ہوئی ہین مگر جسقدر توقع بمقابلہ دیگر اضلاع بعض مین بہت ہی زیادتی ہوئی ہے اور اس عدالت نے

صد ۴۶۲

(ص) اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۴۹ -

(ق) دیوبای بنام دن بای بوراڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷ (۲۹) گلاب بنام پہول ایضاً صفحہ ۱۵۲ (۱۷۳) گنگارام بنام پتی ایضاً صفحہ ۲۷۲ - (۴۱۲)

(س) اچہارام بنام پرمانند بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷۱ (۵۱۵) ایسی صورتون کیلیئے جن مین اشخاص محروم الارث ممکن ہی کہ حصہ دار رہی ہون دیکھیئے مقدمہ تلجارام بنام نرہری رام ایضاً جلد ۱ صفحہ ۳۸۰ (۴۲۱) ہری ولیہ بنام کیشورام بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶ (۷) اور مقدمہ من بای بنام کرشنی ایضاً صفحہ ۱۲۴ (۱۴۱)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے صیغہ اپیل سے بعض موقعون پر ایسے کاغذات کو تسلیم اور اُن پر عمل کیا ہے" (ش)

دست اختیار وصیت

فصل ۴۸۰ دست اختیار وصیت بہت کچھ زیر بحث رہنے کے بعد آخر کار اب فیصلہ جات اور صریحی توضیح قانون سے قطعاً طے ہو گئی ہے کہ جو جائداد ایسے پورے طور پر موصی کے زیر اختیار ہو کہ وہ اپنی زندگی مین اسکو دیسکتا ہو تو وہ اسکو وصیت نامہ کی رو سے بھی دیسکتا ہے اسیوجہ سے ہر شخص اپنی جداگانہ اور مکسوبہ ذاتی جائداد کی وصیت کر سکتا ہے اور جو شخص اپنے حصہ دارون کے باقی نہ رہنے سے اپنی تمام جائداد پر جداگانہ قابض ہو جاتا ہے وہ لیبارمین بھی اسطرح پر دیسکتا ہے کہ دور کے ورثا کے حقوق باطل ہو جائین۔ (ت) اسیطرح عورت بھی بذریعہ وصیت اپنے استری دھن کے ایسے اجزار کو منتقل کر سکتی ہے جو زندگی مین کلیتاً اسی کے زیر اختیار رہے ہون۔ (ث) * البتہ وہ ایسی جائداد نہین منتقل کر سکتی جو اسکو کسی مرد سے وراثتاً ملی ہو اور جسکی نسبت اسکا حق معمولی قیود کے ساتھ محدود ہو (خ) خاندان غیر منقسمہ کا ممبر خود اپنے حصہ جائداد مشترکہ کی بھی

(ش) نروتم بنام نرسنداس ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۸ (صیغہ اپیل دیوانی)

(ت) بیرپرتاب بنام مہاراجہ راجندر مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۸ و مقدمہ مذکور دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵ (پریوی کونسل) نروتم بنام نرسنداس ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶ (صیغہ اپیل دیوانی) الامی بنام کومو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۔ یہی قاعدہ پنجاب مین بھی شایع معلوم ہوتا ہے پنجاب رولنگس صفحہ ۳۴ و ۶۸۔ پنجاب کسٹمری لا حصہ سوم صفحہ ۹۴۔

(ث) وینکٹا رام بنام وینکٹا سریا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ (پریوی کونسل)

* (حاشیہ) ایک شریک خاندان مشترکہ خود اپنے حصہ جائداد مشترکہ کی نسبت بھی وصیت نہین کر سکتا ہے کیونکہ بوقت وفات استحقاق باقیماندگی خلاف استحقاق وصیت کے ہے پس وصیت جو ایک ہندو غیر منقسمہ باپ نے نسبت جائداد مشترکہ کے کی ہو بیٹے پر قابل پابندی نہین ہے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد صفحہ ۳۰۳ مع نظایر محولہ اسیطرح قابض جائداد ناقابل تقسیم صرف اسی حد تک بذریعہ وصیت جائداد منتقل کر سکتا ہے کہ جس حد تک وہ بذریعہ اپنی حیات مین منتقل کر سکتا تھا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۷۔ م

(خ) بائی ویوکنور بنام امرت رام انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وصیت نہین کرسکتا اسلئے کہ مرتے وقت حق پس ماندگی اور حق وصیت مین جھگڑا
ہو جاتا ہے پس اُسوقت حق پس ماندگی ابتدائی حقیت ہونے کی وجھ سے حق
وصیت کو خارج کرکے اُسپر غالب آجاتا ہے۔ (ذ) اور اسی اصول پر چند ہیودن صد ۴۶۳
مین سے ایک کا اس جائداد کی وصیت کرنا جس مین مشترکا دوسری ہیودن کے
ساتھہ اسکو استحقاق حاصل ہونا جایز ہے۔ (الف) جو مقدمات اس مسئلہ کا تصفیہ کرتے ہین وہ سب مدراس و بمبئی کے ہین لیکن وہ مقدمات جو مناکشترا
کے تابع ہین ہمین عدالتہائے بنگالہ مین مقدمات مذکور کی ضرور تقلید ہوتی اسلئے کہ وہ حصہ دار کے
اس حق کو تسلیم نہین کرتے کہ اپنی زندگی مین بدون رضامندی ان اشخاص کے جو مشترکا
حق استفادہ رکھتے ہون اپنے خاص حصہ غیر منقسمہ کو بھی بذریعہ بیع اور اُس سے بھی کمتر بذریعہ
ہبہ منتقل کرے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۳۴۷) اور یہی نتیجہ وضع قانون سے بھی نکلا ہے
ایکٹ نمبر ۲۱ بابتہ ۱۸۷۰ء (وصایائے ہنود) ہندو جین۔ سکھہ۔ اور بودہ کیلئے مختلف
شرائط مندرجہ ایکٹ وراثت نمبر ۱ بابتہ ۱۸۶۵ء متعلق وصیت نامجات پر مفتوی ہے لیکن
دفعہ ۳ مین مندرج ہے کہ "کوئی عبارت مندرجہ ہذا موصی کو مجاز نکریگی کہ اس جائداد کی وصیت
کرے جسکو وہ اپنی زندگی مین نہ منتقل کرسکتا ہو یا کسی ایسے شخص کو اس جائداد سے نان و نفقہ
پانے کے حق سے محروم کرے جسکو بلحاظ دفعہ ۲ (دفعہ وسیع) وہ بذریعہ وصیت نامہ محروم نکرسکتا ہو

(ذ) رائے عدالت ڈلاٹن بنام بیبی نماہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۶۔ گرو اینام نرائن سوامی
ایضاً صفحہ ۱۳۔ نروتم بنام نرسنداس ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶ (صیغہ اپیل دیوانی) گنگو بائی
بنام رامنا ایضاً ۶۶۔ (صیغہ اپیل دیوانی) اودارام بنام رالو ایضاً جلد ۱ صفحہ ۶۷۔ لکشمن بنام رامچندر انگلش
لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۸۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸ بہ قاعدہ اس
لڑکے سے جو رحم مادر مین ہو اسیطرح متعلق ہوتا ہے جسطرح سے کہ وہ اُس لڑکے سے متعلق ہے
جو اسوقت موجود ہو ہمنت رامچندر بنام ہیما چاری انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵۔

(الف) گروی ریڈی بنام چنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶
صفحہ ۹۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور نہ کوئی عبارت مندرجہ ہذا قانون تبنیت یا غیر وصیتی توریث پر موثر ہوگی"
قانون پروبیٹ و انتہام ترکہ نمبری ۵ بابتہ ۱۸۸۱ء جو ہندوؤن سے ہی تعلق رکھتا ہے
اسکی دفعہ ۴ مین درج ہے کہ "کسی عبارت مندرجہ ہذا سے یہہ لازم نہ آئے گا کہ کسی
منوفی کی جائداد جو کسی اور صورت مین کسی پس ماندہ کو پہنچتی کسی ایسے وصی یا مہتمم ترکہ
کی ذات مین داخل ہو جائے"

اختیار ایسا ہونا چاہئے جو دہرم شاستر سے ہو

فا ۳۸ - یہان تک تو ہم موصی کے اختیار وصیت کا ذکر کر رہے تھے جو اُن اشخاص سے تعلق رکھتا ہے جنکو وہ وصیت کر سکتا ہے یعنے اسکا اختیار تبدیل سلسلہ وراثت جو بیوصیتی کی حالت مین نمودار ہوگا لیکن ایک بالکل ہی جُداگانہ سوال اسکے اختیار تبدیل حیثیت جائداد کی نسبت پیدا ہوتا ہے جو اسکے موصی لہ کو پہنچے گی یعنے جو کچھ قانوناً پیدا ہو اس سے جُداگانہ قسم کے حق کو پیدا کرنا جسکی متعلق قاعدہ یہہ ہے کہ جس حد تک وہ مطلقاً وصیت کرنیکا اختیار رکھتا ہو وہان تک وہ صرف یہی ہدایت نہین کر سکتا کہ جائداد کن لوگون کو ملیگی بلکہ ہر دو لحاظ سے یعنی لحاظ شے جو ملیگی اور لحاظ مدت جبتک کہ اسپر قبضہ رہیگا یہہ بھی ہدایت کر سکتا ہے کہ وہ لوگ جائداد کس مقدار مین پائین گے اور نیز اسکا بندوبست بھی کر سکتا ہے کہ ایک کے حق کے ختم ہونے پر وہ کلاً یا جزءً دوسرے شخص کو پہنچے گی لیکن یہہ اختیار اس شرط کے ساتھہ محدود ہے کہ کوئی قید بھی خواہ متعلق شخص گیرندہ ہو یا متعلق شے گرفتنی ہو کسی اصلی اُصول دہرم شاستر مین خلل انداز نہوگی - (ب) * اسلئے شخص گیرندہ مین لینے کی قابلیت ہونی چاہئے اور

صہ ۴۶۴

(ب) رائے لارڈ جسٹس ٹرنر سوناتن بیاک بنام جگت سندری مورس انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۸۵ -

* (**حاشیہ**) ایک مالک اراضی بقدر ۱ ۳/۴ کانی نے بذریعہ وصیت نامہ اپنے پوتے (مدعی) کے نام ایک کانی اراضی کی وصیت کی تجویز ہوئی کہ مدعی منتخب اراضی کا ہی اور اسکو دگری ملنی چاہئے - انڈین مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۶۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو حق کہ دیا جاے وہ ضرور ایسا ہونا چاہیے جسکو دہرم شاستر نے تسلیم کیا ہو نہ یہہ کہ ایسی قیود و ممانعات سے محصور ہو جو خود حق عطا شدہ کے ماہیت کے خلاف ہون اور اگرچہ قانونی طریقہ وصیت کی سہولت کیلیے ٹرسٹی معین کیے جا سکتے ہون لیکن اُن کو ایسا نکرنا چاہیے کہ جس کام کی قانون صریحاً اجازت نہین دیتا اوسکو وہ بیحدگی سے انجام دین۔

جائداد نقل کنندہ۔ ف ۳۸۲ ۔ پہلی صورت مقدمہ سورج مونی داسی بنام دینو بندو ملک مین کنایتاً۔(ج) اور مقدمہ ٹاگور بنام ٹاگور مین صراحتاً قائم کیگئی ہی اول مقدمہ اول الذکر مین ایک ہندو موصی ساکن کلکتہ نے اپنے وصیت نامہ کے فقرہ ۵ کے رو سے اپنی جائداد اس طرح سے پانچ بیٹون کے نام چھوڑی کہ اگر کوئی امر نہوتا تو وہ اسکے قطعی مالک ہوتے اور گیارہوین فقرہ کی رو سے اسنے ظاہر کیا تہا کہ اگر اسکے پانچون بیٹون مین سے کوئی بیٹا بدون اولاد نرینہ فوت ہو جاے تو اسکا حصہ باقی بیٹون یا اُن بیٹون کے بیٹون کو ملنا چاہیے اور یہہ کہ اس حصہ مین سے اسکی زوجہ یا دختر یا پسران دختر کو کچھہ نہ ملنا چاہیے چنانچہ اُسکی توقع کے مطابق ایسا ہی واقع ہوا اور ایک بیٹا بغیر چھوڑنے اولاد ذکور کے مرگیا۔ بروے قانون بنگالہ اسکا حصہ بیوہ کو ملنا چاہیے تہا۔ پس باوجود وصیت بیوہ اس بنیاد پر دعویدار ہوئی کہ جو وصیت بیٹے کے نام کیگئی تہی وہ قطعی تہی اور اسکی ہبہ ناجایز تہی۔ یہہ دعوے سپرم کورٹ مین خارج ہو گیا اور اپیل پر لارڈ جسٹس نائٹ بروس نے بیان کیا (ہ) کہ "بلحاظ اختیار وصیتی ہندو نسبت جائداد

ص ۴۶۵

(ج) مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۲۶ ۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) مورس انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۳۔

(د) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ (صیغہ ابتدائی دیوانی) پریوی کونسل مین اپیل ہونے کی حالت مین بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل مجلد ضمیمہ صفحہ ۴۷۔

(ہ) مورس انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۵۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنیاد رکھا ہے جو کچھ حالت اس قانون کی سمجھی گئی ہو لیکن اب یہہ اختیار ایک
زمانہ سے مسلم ہو چکا ہے اور اسکو بالضرور کلتیاً قائم شدہ سمجھنا چاہیئے۔ پس ایسی
حالت مین ہم یہہ کہنا چاہتے ہین کہ آیا ایک موصی کو جائداد دینے کا مجاز کرنے مین
چاہیئے پس ماندگی کے طریقہ سے ہو یا بذریعہ ہبۂ وصیتی یا مرتے ہی کسی واقعہ ممکن الوقوع
کی بنیاد پر (بشرطیکہ ایسا ہو) کوئی امر ایسا ہے جو آسایش عامہ کے خلاف ہو یا
عموماً مضر یا اصول عامہ دھرم شاستر کے خلاف ہو۔ حکام والا مقام خیال کرتے ہین
کہ ایسا کوئی امر نہین ہے اور اس اختیار سے انکار کرنے مین ایک مضرت عام
اور بالعموم سخت تکلیف ہوگی اور حکام والا مقام کا یہہ فرض ہے کہ ملکہ معظمہ کو صلاح دین کہ
اختیار مذکور موجود ہے"۔ حقیقت مین وصیت منصرحہ بالا بالکل وہی انتظام تہا جو
روی قانون متاکشرا جائداد موصی کے منتقل ہونے کی نسبت کیا جاتا۔ اگر اسکے وصیت
نامہ کا یہہ اثر ہوتا کہ پے در پے جملہ قابضین کے قبضہ کی حالت مین استقلال کے
ساتہہ بجائے قانون داے بہاگ (جسکا خاندان تابع تہا) قانون وراثت متاکشرا کا
اثر ڈالتے تو کوئی شک نہین کہ جو اصول مقدمہ ٹاگور مین قایم کئے گئے ہین ان کے لحاظ سے
وصیت نامہ ناجایز ہوتا مگر بات یہہ تہی کہ صورت فیصلہ طلب اس شرط کے ساتہہ ایک زندہ
شخص کیلئے محض ایک ہبہ تہا کہ ایک خاص حالت مین جائداد مذکور ایک دوسرے زندہ شخص
کو ہی پہنچیگی۔ یہہ ایک معمولی صورت ہبہ تہی۔ جس مین بہ تعین میعاد ایک شرط لگادی گئی
تہی (ف) یعنی ایک وصیت ایک صورت مین قطعی اور دوسری مین حین حیات کیلئے

(ا) ملاحظہ ہو توضیح مقدمہ ہذا مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۲ (صیغہ ابتدائی دیوانی) رپورٹ مذکور
جلد ۹ صفحہ ۳۹۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۵۹۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ بہوبن موی بنام رام کشور
مورس انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ و ۳۰۸ و ۳۱۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۵۔ (پریوی کونسل) بہوبن
بنام ہریش۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۳۸۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴
صفحہ ۲۳۔ کمار مارکیشور بنام کمار شوشی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۵۲
وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۲۔ کرسٹوڑ موتی بنام نرندر دو
انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ لیکن یہہ امر غیر فیصل شدہ ہے کہ آیا دہرم شاستر اسکی اجازت دیتا ہے یا نہین کہ بقید شرایط مابعد کوئی جائداد دیجائے اور اُن مین سے کسی ایک کے وقوع پر کوئی جائداد جو ایک دفعہ منتقل ہو چکی ہے پھر منتقل ہو۔ اور آیا کسی جائداد کی ہبہ ایسی حالتون مین جو مرتے ہی نہ واقع ہون بلکہ بحالت دوران کسی غیر متیقن زمانہ مین واقع ہون وہ بھی کالعدم ہو گی یا نہین۔ (نسا)

صہ ۴۶۶

وصیت جسمین کوئی وصی مقرر ہو۔ ف ۳۸۳ ۔ جوڈیشل کمیٹی کے طرز تحریر پر جس سے یہ عام قاعدہ قائم کرنیکا مفہوم ہو سکتا ہے کہ ایک وصیت جس مین کوئی وصی مقرر ہو دراصل شاستر ایسے ہر موقع پر ہمیشہ جایز ہو گی جس موقع پر بموجب قانون انگلستان جایز ہوتی ہے بعد کے ایک بڑے اہم مقدمہ مین بہت کچھہ اعتبار کیا گیا ہے جس مین یہہ کوشش کیگئی تھی کہ حق وصیت کو اُس سے بھی زیادہ وسیع کیا جائے جسقدر انگلستان مین جایز ہے۔ یہہ مقدمہ جتیندر موہن ٹاگور بنام گنندر موہن ٹاگور کا تھا (ح) جس مین کہ موصی نے جو ڈھائی لاکھہ روپیے کی آمدنی کی موروثی و مکسوبہ ذاتی اور غیر منقولہ و منقولہ جائداد رکھتا تھا اپنے وصیت نامے کو اسطرح کے اندراج سے شروع کیا تھا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کیلئے گذارہ معین کر چکا ہے اسلئے بروئے وصیت نامہ اُسکو کچھہ نہ ملیگا۔ اسکے بعد اُسنے تمام جائداد اس شرط سے ٹرسٹیون (امناء) کے سپرد کی کہ اُنکی تعداد معینہ ہمیشہ قایم رہے اور متعدد وصایا کی پیش بینی کے ساتھہ اُس طریقہ کی ہدایت درج کی تھی جسطرح کہ اہم حصہ جائداد پہنچنا چاہیئے۔

مقدمہ ٹاگور | اِن امور کا اصلی مقصد موصی کی اِس صریحی خواہش سے ملتا تھا کہ یہ تمام مقدار جائداد گھٹائی جائے اور نہ منقسم ہو پس اسی کو نافذ کرنے کیلئے اُسنے

(نسا) رام لال بنام سکرٹری آف اسٹیٹ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۴۶ و ۶۳۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۰۴۔

(ح) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۳۔ (صیغہ ابتدائی دیوانی) بحالت اپیل (پریوی کونسل مین) رپورٹ مذکور جلد ۹ صفحہ ۳۷۷۔ وہی مقدمہ دیگلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۵۹۔ وہی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل مجلد ضمیمہ صفحہ ۴۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہدایت کردی تھی کہ دصایا اور سالانہ وظایف کو آمدنی سے تدریجاً ادا کرنا چاہیئے
اور جس حالت مین کہ یہہ عمل جاری رہے جائداد ٹرسٹیون کے قبضہ مین رہیگی
اور وہ سالانہ آمدنی کی بحیثیت اس شخص کو دین جو جائداد غیر منقولہ کے سود مند تمتع کا
مستحق ہے" جسوقت تمام مطالبات دگی جائداد ادا ہو جائین تو ٹرسٹی جائداد غیر
منقولہ کو بلحاظ قیود وصیت نامہ اُس شخص کے مصرف کیلئے منتقل کر دینگے
دیہاندی قیود وصیت نامہ جہانتک اسوقت کی حالت اجازت دے اور نیز جہانتک
کہ شرایط مذکور انتقال نامہ یا تملیک نامہ سے بغیر خلاف ورزی کسی قانون مخالف
اسرار کے جو کہ اسوقت نافذ ہو متعلق ہو سکتی ہون مستحق ہوگا اور وہ شخص ص ۴۶۷
جو جائداد غیر منقولہ سے مستفید و متمتع ہونیوالا تہا شرایط ذیل سے معلوم کیا
جا سکتا تھا۔

(۱) جتندر مدعا علیہ کیلئے تاحین حیات۔

(۲) اس کے بڑے بیٹے کے لئے جو موصی کی زندگی مین پیدا ہو چکا تہا
تاحین حیات۔

(۳) بحیثیت اسٹرکٹ سٹلمنٹ (تملیک قطعی) اسپر کلان اور دوسرے بیٹون کیلئے جو پسر کلان
کے صلب سے ہون بطریقہ ٹیل میل (یعنی صرف سلسلۂ ذکورین)

(۴) اسیطرح کی قیود حین حیاتی اور بحیثیت ٹیل میل (یعنے صرف سلسلہ ذکورین)
جتندر کے بیٹون کے لئے جو موصی کی حیات مین پیدا ہوئے تہے اور پھر
علی التسلسل اُن بیٹون کے بیٹون کیلئے

(۵) قیود بطریقہ ٹیل میل (یعنے صرف سلسلۂ ذکورین) جتندر کے اُن
بیٹون کیلئے جو موصی کے مرنے کے بعد پیدا ہون۔

(۶) بعد ناکامی یا اختتام تصرف وجائداد کے جو قبل ازین محدود کیگئی ہین سنڈر
مدعا علیہ کیلئے تاحیات"

(۷) ایسے ہی قیود اُسکے بیٹون اور اُن بیٹون کے بیٹون کیلئے۔

(۸) بعد ناکامی یا اختتام جائداد مذکور وہی قیود للت موہن کے بیٹون کیلئے
جو بوقت تحریر وصیت نامہ مر چکا تہا اور اُن بیٹون کے بیٹون کے لئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وصیت نامہ مذکور نے صراحتاً سلسلۂ ذکور مین قاعدہ جیٹھانسی (اولاد اکبر کی توریث) کا تعین کیا تہا اور اناث اور اُن کی اولاد کو اور جملہ حقوق پرورش و گذارہ کو (چاہے مردون کیلئے ہو یا عورتون کیلئے) خارج کر دیا تہا۔ وصیت نامہ مین یہہ بہی مانعت تھی کہ انگریزی قانون کے کسی قاعدہ پر عمل نکیا جائے جو اس وراثت مشروط کو روکتا ہو اور یہہ ارادہ ظاہر کیا کہ ہر ایک مستاجر کو (گو وراثتاً ہو) جائداد منتقل کرنے سے ممنوع کر دینا چاہیئے جائداد منقولہ بقید شرائط مذکور عملاً اس شخص کو پہنچنے والی تہی جو وقتاً فوقتاً جائداد غیر منقولہ کا مستحق ہوتا۔

موصی نے مدعی یعنے اپنے بیٹے کے لئے جو گذارہ رکہا تہا وہ صرف ۴ ہزار روپے کے منافع سالانہ کی جائداد تہی جو شادی کے وقت اسکو پہنچی تہی اور اس کا محروم الارث ہونا اسوجہہ سے ہوا کہ بعد کو وہ عیسائی ہو گیا تہا مگر کوئی شک نہین کہ بروئے ایکٹ ۲۱ بابتہ ۱۸۵۰ء (آزادی مذہب) یہہ امر اسکے دعوے استحقاق وراثت کا مانع نہ تہا۔ ص ۴۶۸

موصی کے مرتے وقت جتندر یعنی پہلے سلسلۂ متصرفین کا افسر کوئی بیٹا نہ رکہتا تہا اور نہ دوران مقدمہ مین اُسکے کوئی بیٹا تہا۔ سرندر یعنی دوسرے سلسلۂ متصرفین کا افسر پرمتہہ کمار نامی ایک بیٹا رکہتا تہا جو موصی کے زندگی ہی مین پیدا ہو چکا تہا۔

للت موہن افسر سلسلۂ سوم متصرفین بوقت وصیت نامہ مر چکا تہا لیکن سنتدر اسکا پوتا موجود تہا جو موصی کی زندگی مین پیدا ہو چکا تہا اور بروئے وصیت نامہ جائداد پانے کی قابلیت رکہتا تہا۔ پس یہی اشخاص تہے جو اُن قیود کی رو سے جائداد غیر منقولہ سے تمتع حاصل کرنیکا تعلق رکہتے تہے۔

عذرات حسب توقع بیٹے نے یہہ جات کے علاوہ باقی وصیت نامہ کی تنسیخ کا دعوے دائر کیا اور بحث یہہ کی۔ کہ

(۱) جائداد موروثی کی نسبت وہ بالکل ہی کالعدم ہے۔

(۲) یہہ کہ باپ کو ہر حال مین لازم تہا کہ اسکو (بیٹے کو) کافی گذارہ دیتا اور اندازہ کفاف خاص اسی کے حقیقی ضروریات کے لحاظ سے نہین ہونا چاہیئے تہا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلکہ بلحاظ مالیت جائداد ہونا چاہیے تھا۔

(۳) یہہ کہ وصیت نامہ کی تمام بندش جسکا انحصار ٹرسٹیون کے نام کی وصیت پر تھا وہ کالعدم تھی اسلیئے کہ دھرم شاستر مین قانونی اور مقتضائے انصاف الملاکون مین کوئی فرق نہین ہے۔

(۴) یہہ کہ جتندر کو تاحیات جائداد دینا کالعدم تھا اسلیئے کہ کوئی ہندو موصی بہ نسبت اسکے کم وصیت نہین کرسکتا جسکو اصطلاحاً "اسکے حقوق کی پوری گٹھری" کہا جاتا ہے۔

(۵) یہہ کہ ہر حال مین حین حیاتی ملکیت کے بعد جو حقیتین واقع ہون وہ کالعدم ہین اسلیئے کہ وہ قانون مخالف استمرار کی خلاف ورزی ہین۔

(۶) یہہ کہ حین حیاتی ملکیت کے بعد ہر چیز بلا وصیت تھی اور مدعی بحیثیت وارث قانونی اسکا حقدار تھا گو وصیت نامہ مین صریحی الفاظ موجود ہون کہ بروے وصیت مذکورہ کچھہ نہ پائے گا۔

باپ کا اختیار نسبت وصیت ۳۸۴ ۔ پہلے چار امور تو بلا دقت طے کردئے گئے اور عدالتہائے ابتدائی و اپیل کی یہہ رائے تھی کہ بنگالہ مین ہر قسم کی کل جائداد کی وصیت کرنے کی نسبت باپ کا اختیار مسلم ہے اور وہ یہان تک بڑھا ہوا ہے کہ بیٹے کو نان و نفقہ تک سے محروم کرسکتا ہے۔ (ط) پریوی کونسل نے اس مسئلہ پر بحث ہی نہین کی اور اوسکی یہہ رائے تھی کہ بیٹے کو جو نان و نفقہ دیا گیا وہ ہر حالمین کافی تھا (ی) تیسرا عذر بھی خارج کردیا گیا۔ (ک)

ص ۴۶۹

ٹرسٹیون کے ذریعہ تعمیل ہوسکتی ہے | اور جوڈیشل کمیٹی نے بیان کیا۔ (ل) کہ "حقیت قانونی

(ط) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ و ۱۵۹ (صیغہ ابتدائی دیوانی)۔

(ی) ایضاً جلد ۹ صفحہ ۴۱۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

(ک) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۴ و ۱۶۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی) کرشن رامانج بنام انند ایضاً جلد ۴ صفحہ ۲۷۸ و ۲۸۴ (صیغہ ابتدائی دیوانی) جس مین چیف جسٹس نے مقدمہ کمار آسمان کمار کرشن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶ (صیغہ ابتدائی دیوانی) جو ریمارک کیا تھا اسکی توضیح کیگئی ہے۔

(ل) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۰۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔ دیکھئے مقدمہ شیدی نظیر بنام احمد ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۹۹ پدامتہولیتی بنام تاریڈی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(جو عدالتون کی ایک صنف مین افضل ہے) اور ملکیت مقتضائے انصاف (جو عدالتہائے اکیومیٹی مین بڑی چیز ہے) کی نسبت انگلستان مین جو غیر مرتب قانون شایع ہوگیا ہے وہ دھرم شاستر مین اضافہ نکرنا چاہیئے اور نہ اسمین اسکو شریک کرنا چاہیئے - لیکن یہہ ظاہر ہے کہ جائداد چاہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ مگر باغراض کثیر لازم ہے کہ وہ کم و بیش کسی شخص یا اشخاص پر کلیتاً منتقل ہوتا کہ دوسرے اشخاص کو فائدہ پہنچے اور انواع و اقسام کے اوقاف (امانات) بہت سے مقدمات مین تسلیم ہوے ہین اور ہندوستان مین اُن پر عمل بھی کیا گیا ہے - (م) قانونی (لیگل) اور مقتضائے انصاف (اکیوٹیبلی) مین جو فرق ہے وہ صرف مختلف حدود اختیارات کی تحت مین اتفاقاً واقع ہوجانے کو ظاہر کرتا ہے - کسی شخص کی اصلی علامت قبضہ کو نہین ظاہر کرتا جو دوسرون کے آرام اور فائدہ کی غرض سے ہو" - چوتھے عذر کو بھی عدالت نے خارج کردیا اور پیکاک صاحب چیف جسٹس نے مقدمہ بہوبن موئی (ن) مین جو ڈویژل کمیٹی کے ایک مشتبہ بیان اور مقدمہ ریون پرشاد بنام رادھا بی بی (س) مین اُس کے ایک صحیح فیصلہ کا حوالہ دیکر بیان کیا کہ "اگر ایک موصی اپنی کل جائداد شخص غیر کے نام وصیت کرکے بیٹے کو محروم الارث کرسکتا ہے تو کوئی وجہ نہین کہ وہ اپنی جائداد اسطرح پر تقسیم نکرسکے کہ جملہ جائداد مین خاص اور محدود حصص مختلف موجودین کو یا جو اسکی زندگی مین پیدا ہوسکتے ہون انکو دیدے تاکہ وہ یکے بعد دیگرے پاسکین اور نیز اپنا تمام حصہ اور جملہ حقوق خاص اجزاے اراضی مشمولہ جائداد مختلف لوگون کو دے - (ع)

صفحہ ۴۷

(م) گوپی کرست بنام گنگا پرشاد - مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۳ -
(ن) مورس انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۱۱ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۵ (پریوی کونسل)
(س) مورس انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۵ (پریوی کونسل)
(ع) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۶ (صیغۂ ابتدائی دیوانی) بحالت اپیل (پریوی کونسل مین) رپورٹ مذکور جلد ۹ صفحہ ۴۰۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وصیت بموافقت معمولی قانون جائداد ہونی چاہیئے۔

ف ۳۸۵ پانچوان امر بحث مدعی فیصل ہوا اگر کسی انگریزی اصول استمرار کے انطباق کی وجہ سے ہین جبکی نسبت یہہ قرار پایا تہا کہ ایسے خاص لحاظات پر مبنی ہے جو دہرم شاستر مین نہین ہین۔ (ف) بلکہ اس تمام اصول پر کہ موصی جو حقیت محدود قایم کرنا چاہتا تہا وہ ایسی ہی جو دہرم شاستر کے خلاف اور اُس سے خارج تہی (ص) اور حقیقت یہہ ہے کہ موصی ایک جدید قاعدہ وراثت شامل کرنیکی کوشش کر رہا تہا تاکہ اسکے بعد کی قابضان جائداد مع اُن قیود و مستثنیات کے سلسلہ بہ سلسلہ حاصل کرین وہ اُس قانون کے اصول کے بالکل خلاف تہے جسکا موصی اور اُسکا خاندان تابع تہا۔ حکام والا مقام پریوی کونسل نے رائے ظاہر فرمائی۔ (ق) کہ "جو جائداد

(ف) ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۷ (صیغہ ابتدائی دیوانی) گوربرہن بنام شیام چند فیصلہ جات ہائیکورٹ کلکتہ صیغہ ابتدائی جلد ۱ صفحہ ۲۸۲۔ کمار آتما نام کمار کرشن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱ و ۳۲ (صیغہ ابتدائی دیوانی) مذہبی مداومت کیلئے دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۹۵

(ص) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۷۱ و ۲۱۲ (صیغہ ابتدائی دیوانی)۔

(ق) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۴ و ۳۹۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ سونتین بیساک بنام جگت سندری مورس انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۷۸۔ شوشی بنام تاراکیسر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۲۱۔ بحال رہا۔ کمار تاراکیسر بنام کمار شوشی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۰۔ صفحہ ۵۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰۔ صفحہ ۹۵۲۔ سریارادبنام گنگا دہر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۹۷۔ شوک موئی بنام منوہری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶۹۔ بحال رہا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۳ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۸۴۔ کرستورہ موئی بنام سرندر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی حاصل ہوئی تھی اُس سے اسطرح پر جدائی حاصل کرنیکا اختیار اسطرح کہ وہ دوسرے پر منتقل کر دیجائے بالضرور یا تو وراثتاً نافذ ہونا چاہیئے یا انتقال کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے اور دونون صورتون مین قانون کی موافقت ہونی چاہیئے مگر توریث مالک کی مرضی پر منحصر نہین ہے اور انتقال کا اسپر انحصار ہے توریث ایک قایم کیا ہوا قانون ہے (یا رواج ہونے کی حالت مین مسلمہ ہوتا ہے) جس کو سلطنت نے محض اسی غرض سے نہین قایم کیا ہے کہ اشخاص مستفید ہون بلکہ اسکا قیام مصلحت عامہ کیوجہ سے ہوا ہے (دیکھیئے ڈومیٹس سول لا صفحہ ۱۳۴) اور اس سے ٹھیک یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی پریوٹ شخص جو یہہ کوشش کرتا ہو کہ بذریعہ ہبہ یا وصیت جائداد کی توریث خلاف ہدایت قانون کردے تو گویا وہ قانون وضع کرتا ہے اور اسلیئے یہہ بالضرور کالعدم ہوگی اور بحسب ہدایت قانون توریث واقع ہوگی۔ چنانچہ اس امر کو لارڈ جسٹس لٹرنر نے بمقدمہ سورج مونی داسی بنام وینو بندو ملک۔ (۱) اچھی طرح بیان کیا ہے کہ کوئی شخص حقیت کا نیا طریقہ نہین بنا سکتا اور نہ اپنی خواہش و مصلحت کیلیے اُس سلسلۂ وراثت کو بدل سکتا ہے جسکی قانون نے اجازت دی ہے جس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمامی جائدادہاے توریثی پیدا کردہ بذریعہ ہبہ و وصیت جس حد تک عام قانون وراثت کے خلاف ہون وہان تک کالعدم ہین اور یہہ کہ بروے دہرم شاستر کوئی شخص اُن کی رو سے بحیثیت وارث جائداد نہین پا سکتا جسکی تعریف اُن لفظون مین کیگئی ہے جسکو انگریزی قانون مین حقیت محدود کہتے ہین"

ص ۱۷۱

ناجوازی سلسلۂ حقیت

۳۸۶ - پس نتیجہ یہہ تھا کہ جلندر کیلیے توحق مین جائداد جایز تھا لیکن اگر بالالتزام مثل ورثاے مسلسل قابض ہوتے تو قابضان یکے بعد دیگرے کی حقیت کالعدم ہوجاتی۔ بہرحال یہہ بحث پیش کیگئی تھی کہ یکے بعد دیگرے جملہ

(۱) مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۵۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) لیکن تجویز محولہ مین یہہ الفاظ نہین پاے جاتے مقابلہ کرو مورس انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۴۲۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اشخاص کو موہوب لہم حین حیاتی سمجھنا چاہیئے جو صاحب اختیار اور ان قیود کے پابند ہون جنکو ورثائے مسلسل پر بذریعہ وصیت نامہ نافذ کرنے کی کوشش کی گئی ہو (ش) پس اگر ایسا ہوتا تو بھی وہ حقوق مدعی بحیثیت وارث قانونی کو باطل کر دینگے۔

بجہ موہوب لہم دو مدارج مین واقع تھے ایک وہ جو موصی کے مرتے وقت موجود نہون مگر قبل اسکے کہ پہلا حق حین حیاتی باقی رہے پیدا ہو سکتے ہون اور دوسرے وہ جو اسکی وفات کے وقت موجود ہون۔

جتندر کا کوئی بیٹا موصی کے مرتے وقت زندہ نہا لیکن اس مین شک نہین کہ اسکے بیٹے پیدا ہو سکتے تھے اور بصورت صلبی بیٹون کے نہونے کے وہ متبنے کر سکتا تہا اسلئے کہ بروئے وصیت نامہ کے بعد دیگرے ہر قابض کو ایسا اختیار تہا۔ اور دوسرا اور تیسرا سلسلۂ حقیت بھی ان لوگون سے خالی نہا جو موصی کی وفات کے وقت زندہ تھے۔

وفات کے وقت موہوب لہ کا زندہ ہونا ضرور ہے

قرار یہہ پایا کہ ان مین سے کوئی بھی حقیت نہین پا سکتا تہا اور اولاد جتندر جس کا ہونا ممکن نہا پا سکتی تہی اسلئے کہ موہوب لہ بالفرور ایسا شخص ہونا چاہیئے جو کہ نفاذ یہہ کے وقت اسکے حصول کی قابلیت رکھتا ہو اور لازم ہے کہ خواہ واقعی ہو یا قانونی قیاس کی صورت مین ہو۔ (ت) مگر وفات موصی کے وقت وہ موجود ہو۔ (ث)

(ش) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

(ت) یہہ اس حالت مین ہی جبکہ وفات کے وقت جنین قائم ہو یا بنا بر اجازت سابقہ وفات کے بعد ہی متبنے کیا گیا ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

(ث) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۱ و ۲۲۱ وہی مقدمہ بحالت اپیل پریوی کونسل۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۶ تا ۴۰۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔ کرشن رامانی بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳۱ و ۲۷۹ (صیغہ ابتدائی و دیوانی) بمنوخی مقدمہ آزو معوگ بنام امی امل ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۰۰۔ برم اہلمی بنام جگدیش بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۰۔ رام گنی بنام کرسٹو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۴۔ سودامنی بنام جگدیش انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲۔ بنگل واس بنام کرشنا بائی انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۶ صفحہ ۳۸۔ جندی چرن بنام رانی سد تھیسوری انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۹ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۔ ایکٹ قائم مقامی ممبئی بابتہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۹۲ تا ۹۸۔

(حاشیہ) حال کا فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد ۲۷۴

اور نہ دوسرے اور سلسلہ حقیت کے قائم مقام پاسکتی تہی کیونکہ وہ بعد ناکامی یا اختتام سلسلہ اولی کے پاسکتے تھے ان الفاظ کے معنی بمطابقت وصیت نامہ حقیقی طور پر جتندر کا سلسلہ قطع ہوجانے کے قرار پائے نہ یہہ کہ اسکی ناقابلیت قائم مقامی اسوجہ سے کہ وصیت نامہ خلاف قانون تہا۔ نظر برآن وہ موقع جس مین کہ ان لوگون کو جائداد حاصل ہوتی کبہی نہین پیدا ہوا اور نہ کبہی پیدا ہوسکتا تہا۔ (خ)

اغراض خلاف قانون کیلئے امانت جایز نہین

بالآخر قرار یہہ پایا کہ تمام وصیتون کو اس نظر سے دیکہنا چاہیے گویا وہ براہ راست اُن لوگون کے نام کیگئی ہین جو اُن کے محکوم علیہ تہے اور یہہ کہ ٹرسٹیون کے درمیان مین ہونے سے کوئی فرق نہین واقع ہوتا تہا اسلئے کہ جو عمل براہ راست نکیا جاسکتا ہو وہ اُسکے خلاف ایک امانت کے ذریعہ بہی نہین کیا جاسکتا۔ (ذ) غرض نتیجہ یہ ہوا کہ مدعی یعنی وارث قانونی جتندر کے بعد تمام جائداد کا مستحق قرار دیا گیا البتہ یہہ جات وسالانہ وظایف ادا کرنیکا پابند رہا۔ *

محاصل جائداد فراہم کرنیکی نسبت ہدایتین۔

۳۸۷ ۔ چونکہ اس مقدمہ مین بہت سے امور فیصل ہوئے ہین اور نیز چونکہ اس سے بہت ہی معتبر طریقہ سے

(خ) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۰۹ - وہی مقدمہ دیگلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۵۹ -

(ذ) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۲ - و ۱۹۵ - (صیغہ ابتدائی دیوانی) بحالت اپیل - بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۰۲ - وہی مقدمہ دیگلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۵۹ - کمار آسمانبام کمار کرشن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی) کرشن رامانی بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ (صیغہ ابتدائی دیوانی) راجندر بنام شام چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ -

* (حاشیہ) اس فیصلہ کی تقلید اسوقت تک برابر کیجاتی ہے چنانچہ حال مین یہہ تمام اصول ایک فیصلہ پریوی کونسل مین تسلیم کئے گئے ہین اور یہہ قرار دیا گیا ہی کہ اگر وصیت نامجات اہل ہنود کل مراتب مین بطور ایسے ہبہ جات کے خیال کئے جائین کہ جنکا نفاذ بعد وفات موصی کے ہوگا تو بالعموم نسبت اُس جائداد کے جسکا انتقال انکی رو سے ہوا اور بابتہ اُن اشخاص کے جن کے نام انتقال ہوسکتا ہی یہہ تصور ہونا چاہیے کہ اُن سے دہرم شاستر متعلق یہہ متعلق ہی سلسلہ بہی جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۹ نیز دیکہو سلسلہ مذکور جلد ۹ صفحہ ۱۴۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہہ امر قائم ہوتا ہے کہ بلحاظ مقاصد عامۂ دہرم شاستر ہندوون کا اختیار وصیت نسبت مقاصد مشار وصیت محدود ہے لہذا اسکا اقتباس طولانی کیا گیا ہے۔ اور اسی کی دلیل پر جن وصیت نامون مین یہہ ہدایت ہو کہ حقیت بہ ترتیب سیکے بعد دیگرے پہنچے جس سے ورثائے اناث و ورثائے بتنیت (الف) خارج ہو جائین یا وہ وصیت نامے جن مین آمدنی جائداد فراہم کرنیکا ٹرسٹ (امانت) ہو وہ ناجایز قرار دئے گئے ہین۔ ایک وصیت نامہ مین ٹرسٹ یہ تھا کہ ننانوے سال محاصل جائداد جمع کیا جائے اور مدت مذکور ختم ہونے پر اس روپئے کے خرچ کی نسبت کوئی ہدایت نہین دیگئی تھی (ب) ایک اور مقدمہ مین یہان تک سرمایہ فراہم کرنے کی ہدایت دیگئی تھی کہ تین لاکھہ جمع ہو جائین اسکے بعد اسکو تقسیم کیا جائے اور پھر از سر نو فراہمی شروع کیجائے (ج) اسطرح کے شرایط صرف اسطریقہ کے قبضہ اور ان کامون ہی کیلئے حقیت نہین پیدا کرتے ہین جو دہرم شاستر سے خارج ہین بلکہ خود اصلیت جائداد کے مخالف ہین اسلئے کہ مالک کو اُس سے متمتع ہونے کی ممانعت کرتے ہین اور بالیقین جائداد کو ایسی حالت مین کر دیتی ہین کہ اسکا کوئی مالک ہی نہین رہتا (د)

ص ۴۷۳

شرایط خلاف قانون۔ چنانچہ مقدمہ اول الذکر مین مسٹر جسٹس نارمن نے ہی اسکا ذکر کیا ہے کہ کوئی موصی بروئے وصیت نامہ اپنی جائداد دینے مین وہ شرایط نہین قایم کر سکتا

(الف) کمار نارائیسور بنام کمار شوستی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۲۔ سریاراؤ بنام گنگا دہر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۹۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۹۹۔

(ب) کمار آسمانیام کمار کرشن۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی)

(ج) کرشن رامانی بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی) شوکموے بنام منوہری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷، صفحہ ۲۶۹۔ بحال رہا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۳۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۸۴۔

(د) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵ (صیغہ ابتدائی دیوانی)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن سے اُن مقاصد کی مزاحمت ہو جن کے لئے جائداد کا وجود ہے یا جو مصلحت قانونی کے خلاف ہون - مثلاً فرض کیجئے کہ کوئی جائداد کسی شخص کو اس شرط پر دیجائے کہ اسکو جنگل ہو جانے دیا جائے یا یہہ کہ وہ کبھی کاشت نکیجائے تو کوئی شخص شک نہین کر سکتا کہ اسطرح کی شرط کالعدم ہو گی" اسی طرح وہ وصیت نامہ بھی ناجایز ہو گا جو اندرون حدود حقیت پیدا شدہ انتقال کی ممانعت کرتا ہو - (ک) یا اُن لوگون پر تقسیم ہونے کی ممانعت کرے جو تقسیم کرنے کے مستحق ہین (و) یا جائداد کو کسی ایسے بار سے چھوڑانے کی کوشش کرے جو اُس کے لئے قانوناً لازم ہو ہین مثلاً ذمہ داری دیون یا اُن لوگون کا نان و نفقہ جنکی پرورش کا بار جائداد پر ہو (ز)

غیر موثر شرایط - اسی طرح مدراس مین مسٹر جسٹس ہالوے نے قرار دیا ہے کہ وصیت نامہ کا کوئی جملہ جس کے ذریعہ سے بیٹے کا جائداد سے متمتع ہونا (جو کہ قانونی وارث ہے) زمانہ نابالغی سے زیادہ عرصہ تک ملتوی رکھا جائے تو اس دلیل پر وہ بھی ناجایز ہو گا کہ یہہ بیٹے سے ایک حد تک ایسے حق جائداد کا

(ک) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵ (صیغہ ابتدائی و دیوانی نیتائی جیون بنام گنگا بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۶۵ نوٹ (صیغہ ابتدائی و دیوانی) پرد موتہو بنام رادہکا - بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۷۵ - اشوتوش بنام درگا چرن - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۸۲ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳۸ - وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۹۶ - گوکل ناتھہ بنام السپر لوچن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲ - اکٹ نمبری ۱۴ - انتقال جائداد بابتہ سنہ ۱۸۸۲ء دفعات ۱۱ و ۱۲ -

(و) بنکش بنام ہریش چندر - سر - یف کمناٹن صفحہ ۳۲۳ - کمند و بنام گنیش - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ - راجندر بنام شام چند - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ -

(ز) سوناتن بیساک بنام سری متی جگت سندری سورس انڈین اپیل جلد ۸ ص ۶۶ و ۷۶ کتاب ہذا فقرہ - ۴۲۴ - یہہ اصول انتخاب وصیت نامجات ہند پر منطبق ہوتا ہے - منگل داس بنام رکھمبوڑ داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طلاق کرنا ہے جو بروئے قانون شاکستراد سکو حاصل ہے (ح) اسیطرح کا فیصلہ
بنگالہ کے ایک وصیت نامہ مین بھی ہوا تھا جس مین موصی نے یہہ کوشش کی تہی
کہ پوتون کو اپنے حصص سے متمتع ہونیکے لئے ۲۱ سال کی عمر مین آنے تک ملتوی
کیا جائے اور اُسکی دلیل یہہ قرار دی تھی کہ دہرم شاستر کی رو سے کوئی جائداد
بدون مالک یا معطل نہین رہ سکتی (ط) لیکن یقیناً بنگالہ مین ایک باپ جس طرح
اپنی اولاد کے حقوق کو بذریعہ حقیت جایزد رمیانی (قبل اسکے کہ وہ اولاد کی
ملکیت ہو) باطل کرسکتا ہے اسی طرح انکو ملتوی بھی کرسکتا ہے۔ (ی)

ص ۴۷۴

ف ۸۸۳ طریقہ کی نسبت یہہ ہے کہ ہنود کا وصیت نامہ
طریقہ وصیت نامہ غیر اہم ہے۔

زبانی بھی ہوسکتا ہے اگرچہ یقیناً ایسی حالت مین اسکے شرائط کا بہت ہی پورا پورا
ثبوت ہونا چاہیئے۔ (ک) اسی طرح حسب ہدایات موصی مرتب کیا ہوا کاغذ
جسکو موصی نے منظور کرلیا ہو بہت ہی اچھا وصیت نامہ ہوگا گو موصی کے اُسپر دستخط
بھی نہون (ل) اور اگر کسی کاغذ پر متوفی کی وصیتی خواہشین درج ہون تو اس کے
لئے طریقہ غیر اہم ہے مثلاً حکام کے نام کی عرضیان ہون یا سرکاری استفسارات
کے جوابات ہون تو وہ بمنزلہ وصیت نامہ قرار پائے ہین (م) بلکہ ایک بیان
مندرجہ دستاویز محررہ بیوہ جو بتعمیل ہدایات شوہر متوفی لکھی گئی تہی اور اس مین انتقال
جائداد کی نسبت اُسکی آخری خواہشین درج تہین اُسکی نسبت قرار پایا ہے کہ بمنجانب شوہر زبانی وصیت کا رجحا

(ح) دیوراج بنام ونائک - وکنہیا چھٹی بنام لچھمنا راسوہر دو مقدمات عدالت ابتدائی مین مفصل
ہوئے تہے بتاریخ ۲۳ مئی ۱۸۶۷ء غیر مطبوعہ نیز دیکھئے - مقدمہ مکندو بنام گنیش انڈین
لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ - گوسلنگ بنام گوسلنگ جانسٹن رپورٹ چینیری صفحہ ۲۶۵ -
(ط) برم بائی بنام جگدیش بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۰ کالی ناتہہ بنام چندر ناتہہ انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۷۸ - وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ -
(ی) ہرو سندری بنام کنور فلٹس رپورٹ سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۳۹۳ -
(ک) بیر پرتاب بنام مہاراجہ راجندر مورس انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۹
صفحہ ۱۰۱ (پریوی کونسل) کتاب ہذا فقرہ ۳۶۵ - دیکھئے قانون وصیت ہنود (ایکٹ نمبری ۲۱ -
مابتہ ۱۸۶۵ء جو بنگالہ اور شہر مدراس و شہر بمبئی مین نافذ ہوتا ہے -
(ل) آنارا چند بنام نوین چندر - دیکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ راد ہابای بنام گنیش انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۷ -
(م) شمشل بنام شیوک رام انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۷ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲۶
پرشاد بنام شیو دیال - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲۶
صفحہ ۵۵ - کلیان بنام سینیول انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱ - حیدر علی بنام تصدق انگلش لا رپورٹ
انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۸۲ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۱

ثبوت ہے (ن) وصیت کو زبانی یا اور کسی طریقہ سے جس ذریعہ سے کہ وہ کیا ہو منسوخ بھی کیا جا سکتا ہے۔ (س) اصطلاحی الفاظ بھی درکار نہین ہین انگریزی وصیت نامون کے مثل ہنود مین بھی ضبط تحریر مین لانیکا صرف ایک یہی فائدہ ہے کہ پوری تحریر کے لحاظ سے کوشش کر کے موصی کا مقصود سمجھ لیا جائے اور اس مقصود کو عمل مین لائین۔

بغیر کرنیکے ارادہ ہی ہادی ہے۔

مگر اس اصول کے منطبق کرنے مین اس امر کا خاص لحاظ کرنا چاہیئے کہ اُن مصنوعی قواعد کے لحاظ سے زبان مستعملہ ہنود کی جانچ نکیجائے جو انگریزون کی زبان پر منطبق کیے گئے ہین جو جُداگانہ طریق قانون کے ماتحتی مین گذران کرتے ہین اور ان کی سوسائیٹی کی حالت بھی علٰحدہ ہے (ع)

(ن) چنتامن بنام مورولکشمن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۸۹۔

(س) پرتاب بنام سبھاو۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲۲۸۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۲۶۔

(ع) رائے ٹرنر لارڈ جسٹس۔ سورج مونی بنام دینو بندو۔ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) رائے لارڈ کنگس ڈون۔ بھوین موی بنام رام کشور۔ مورس انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۵ (پریوی کونسل) لکشمی بائی بنام گنپت بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی) للوبائی بنام مان کشوربائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۰۸۔

* (حاشیہ) دو اہم اصول بتعبیر وصیت نامہ جات و دیگر دستاویزات مین ہین اول یہ کہ جائداد غیر مبہم الفاظ انتقال سے کوئی عام اظہار نیت متعلق نکیا جائیگا نہ اوس سے الفاظ مذکور محدود ہونگے۔ دوم یہ کہ الفاظ مخصوص یا الفاظ معلومہ قانونی معنی کی تاثیر قانونی جو ہی ہونی چاہیئے گو موصی الفاظ متناقض استعمال کرے بجز اسکے کہ وہ الفاظ متناقض اس قسم کے ہون کہ اُن سے ظاہر ہوتا ہو کہ موصی نے ان الفاظ کو اُن کے صحیح معنی مین مستعمل نہین کیا۔ الفاظ مالک ہو جائیگا سے جائداد قابل توریث و انتقال سمجھی جائیگی اگر فحوای عبارت سے کوئی مختلف نیت ظاہر ہوتی ہو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۰۶ و جلد ۴ صفحہ ۸۳۴ جس کے رد سے پریوی کونسل کی فیصلہ مندرجہ جلد ۲۰ مین ترمیم کی اسکے خلاف وہ صورت جس مین حق حیاتی بذریعہ وصیت عطا کیا گیا ہو دیکھو جلد ۴ صفحہ ۲۰۶ وسلسلہ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۶ و ۱۹ صفحہ ۴۰۱ نسبت طریقہ بتعبیر وصیت نامجات عام اصول دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۴۷ و انڈین مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۳ و الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۷ و ۱۳۳ وسلسلہ مذکور جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۰ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۵ و جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد ۴۷۵

الفاظ عام مین ایک وصیت بدون الفاظ وراثت یا ایسے الفاظ کے ساتھہ جو ناقص طور پر حقیت وراثت کو بیان کرین تمامی جائداد موصی کو منتقل کر دیگی بشرطیکہ بیان عبارت سے اسکے خلاف کوئی ارادہ نہ ظاہر ہو (ف) اور اسکے خلاف ایسے موقع پر پوری ملکیت منتقل کرنیکے لئے قوی تر الفاظ اور واضح تر ارادہ درکار ہے جہان وصیت عورت کے نام ہو خصوصاً جب کہ وصیت مذکور بحرومی اولاد موصی کار گر ہونے والی ہو (ص) لیکن اگرچہ مقاصد موصی کی ایسے موقع پر تعمیل کرنے مین ہر قسم کی کوشش کیجائیگی جہان وہ قابل دریافت اور جایز ہون پھر بھی عدالت اُن کے لئے کوئی جدید وصیت نامہ نہین کر سکتی۔

اصل ناجایز شرایط | اسلئے ایسا وصیت نامہ ہرگز کار گر نہوگا جس کے شرایط ایسے طور سے بیان ہوے ہون کہ موصی کے مقاصد دریافت کرنا غیر ممکن ہو (ق) اور اگر ظاہر ا موصی کا ایسا ارادہ ہو کہ کوئی ناجایز امر کیا جاے تو

(ف) رائے جسٹس دلسن ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۵۔ مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ سرستی نام پورنو ایفاً جلد ۴ صفحہ ۵۵۔ براٹن بنام پوگوس بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۷، مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ ولبھہ داس بنام ہٹاکر گوردھن داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۶۰۔ قانون وراثت نمبری ۱۰ ابابتہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۸۲۔

(ص) رابٹی بنام سب چندر مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱۔ لکھی بنام گوکل ایفاً جلد ۳ صفحہ ۲۰۹ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۔ (پریوی کونسل) سمتل بنام سیلوکرم انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۷، ۱۴ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۶ بہاگوی بنام چودہری انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۵۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۸۔ لکشمی بائی بنام ہیرا بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۹ بحال رہا صفحہ ۵۷۳ سرستی نام ترک ناتھہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۷۔ وہی مقدمہ موسوم بہ ترک ناتھہ بنام پرسوٹو ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۸ کولنی بنام لچھمی ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۹۵ جیون بنام سامسونار پورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۱ صفحہ ۶۶ ہیچ موفی بنام ٹرالی لکھنو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۲

(ق) (حاشیہ) دیکھو نظایر مندرجہ حاشیہ صفحہ سابق کتاب ہذا سنڈیل بنام مٹلنڈ فلنٹن رپورٹ سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۷۰، ۴ کمار آسمانام کارکرشن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ (صیغہ ابتدائی دیوانی) ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ (صیغہ ابتدائی دیوانی) مقدمہ جانداد جایداد انگلش لا رپورٹ چینسری ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۵۸۴۔

(حاشیہ) اسی کی تایید مین دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ جلد ۶۴۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدالت اُس کے الفاظ سے اسطرح کا کوئی غیر اصلی مفہوم نہ متعلق کریگی کہ ناجایز جایز انتظام سے بدل جاے (س) پس بلا شبہہ نتیجہ یہ ہوگا کہ جسقدر جائداد غیر منقول طور پر منتقل ہوئی ہے وہ غیر وصیتی ہو جائے گی اور بقیہ وارث قانونی کو ملیگی چاہے موصی کا کیسا ہی قطعی بیان اس امر کے متعلق کیون نہو کہ وارث مذکور کو نہ ملے اسلئے کہ ملکیت کا کسی پر منتقل ہونا لازم ہے اور وارث قانونی کے سوا ایسی حالت مین کوئی اور ہے ہی نہین جس پر منتقل ہو۔

محرومی وراثت | چنانچہ ہی پیکاک صاحب چیف جسٹس نے بہی مقدمہ ٹاگور بنام ٹاگور مین بیان کیا ہے کہ "کسی وصیت نامہ مین محض یہہ بیان ہونا کہ وارث قانونی کوئی جزو جائداد موصی نہ پائیگا کسی دوسرے شخص کے نام ہبہ جایز ہونے کے بغیر اس امر کیلیے کافی نہین ہے کہ اوسکو وراثت سے محروم کردے پس جو کچہہ بطور ناجایز بذریعہ وصیت نامہ منتقل کرکے دوسرے شخص کو دیا گیا ہو اسکو وہ بروے پیدایش و بنابر حق وراثت ضرور حاصل کریگا" (ش) اس کے ص ۷۶ ہ

(س) ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۰۷ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ راے لارڈ سلبورن انگلش لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۵ صفحہ ۷۱۹ جس موقع پر بعد کی نسبت سوال پیدا ہوتا ہے اور صحیح مفہوم وصیت نامہ سے متعلق کیا جاتا ہے اسکے لیے دیکہیے مقدمہ آرموگم بنام امی امل انگلش رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۰۰ برم مای بنام جگشن بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۰ سودامنی بنام جگشن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ - کہیرودومنی بنام درگامنی ایضاً جلد ۴ صفحہ ۵۵ رام لال سیٹھ بنام کنٹی لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۳ کتاب ہذا فقرہ ۳۵۶-

(حاشیہ) جبکہ تین مہینے سے زاید غیر حاضری بجز بغرض جاترا کے مزید حق پیدا ہوا زر دے وصیت نامہ قرار دی گئی تہی اور مدعیہ کو جو بیوہ موصی کے لڑکے کی اور نابالغہ تہی بمدد پولیس موصی کے مکان سے اسکی ماں کے مکان کو بعض اشخاص لیگئے اور وہان وہ عرصہ مذکور سے زائد رہی تو قرار دیا گیا کہ اسکے حقوق بروے وصیت نامہ ضبط نہین ہوسکتے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۵-

(ش) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ (صیغہ ابتدائی دیوانی) وہی مقدمہ بحالت اپیل ایضاً جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۱ مقدمہ مذکور دیکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ - پرمتہہ بنام رادہکا بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۰ - لوبہا بنام مان کنور بای انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۲ صفحہ ۴۸۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خلاف یہہ امر ضروری نہین ہے کہ جس حال مین کسی اور کو کامل اور حقیقی طور پر ہبہ کیجائے جو اُسکی رو سے قابلیت حصول رکھتا ہو تو موصی کی یہہ خواہش یا ارادہ کہ وہ اپنے ورثار کو محروم کرتا ہے صراحتاً درج وصیت نامہ کیا جائے۔ (ت)

وہ وصیت جو کسیطرح پر نافذ نہو سکتی ہو اسکے مثل ہے کہ گویا ہوئی ہی نہ تھی اور اسلیے جائداد وصیتی وارث پر منتقل ہو جاتی ہے۔ انگریزی کامن لا کا یہہ قاعدہ کہ جزو غیر منتقلہ انتفاعاً وصی کو پہنچتا ہے۔ وصیت نامہ ہنود سے نہین متعلق ہوتا (ث)

وہ صورت وصیت جو ایک جماعت اشخاص کے نام ہو اور اُن مین سے بعضون کیلئے کارگر نہو۔ فقرات ۳۵۴ تا ۳۵۶ کتاب ہذا مین بیان ہو چکی ہے جہان کوئی موصی اپنی ملکیت کی نسبت قطعی وصیت چھوڑتا ہے لیکن طریقہ تمتع موصی لہ مین بغرض افادہ موصی لہ مذکور بعض مقاصد محفوظ رکھنے کیلئے قید لگا دیتا ہے پس اگر وہ مقاصد حاصل نہین ہوتے تو یہہ قطعی باقی رہتی ہے۔ (خ)

قبضہ وصیت مین ۳۸۹ چونکہ جواز وصیت کے لئے قبضہ ضروری نہین ہے پس یہہ بھی ضروری نہین ہے کہ موصی لہ مین اُسکے منظور و قبول کرنے کی قابلیت ہو۔ اسلیئے جو وصیت کسی فاتر العقل یا شیر خوار کے حق مین کیجائے وہ صحیح ہوگی اور ایسے ہی اور صورتون مین بھی ہو گی گو موصی لہ کسی ذاتی ناقابلیت کی وجہ اسکو پانے کے قابل نہ رہا ہو (ذ)

(ت) پرسنو بنام تارک ناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۔ تا منظوری مقدمہ روپ لال بنام موہما ایضاً صفحہ ۲۷۱۔ نوٹ۔

(ث) کتاب ہذا فقرہ ۳۸۶۔ للو بھائی بنام مان کنور بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸۔

(خ) اڈمنسٹریٹر جنرل آف بنگال بنام آپکار۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۵۳۔

(ذ) کلدیسیزاین بنام سماۃ اوما۔ مقدمات مارشل بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ صفحہ ۳۵۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون وصایائے ہنود۔ **ف ۳۹** - بروئے عمل مشتملہ قانون وصایائے ہنود نمبری ۲۱ بابتہ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۲ و قانون پروبیٹ و اہتمام ترکہ نمبری ۵ بابتہ سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۱۵۴ و دفعات قانون وراثت ہند نمبری ۱۰ بابتہ سنہ ۱۸۶۵ء (الف)۔ جملہ وصیت نامجات وتتمہ وصیت نامجات پر حاوی ہین جو ہنود وجین وسکھہ و بودہ سنے یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء یا بعد تاریخ مذکور اندرون قلمرو تابع لفٹننٹ گورنر بنگالہ یا اندر معمولی حدود اختیار سماعت ابتدائی دیوانی ہائیکورٹ مدراس و بمبئی لکھے ہون اور نیز جہانتک کہ جائداد غیر منقولہ واقع حدود مملکت مذکور کا تعلق ہے ایسے تمام وصیت نامجات وتتمہ وصیت نامجات بھی جو قلمرو و حدود مذکور سے باہر لکھے گئے ہون۔ اسکا اصلی نتیجہ یہہ ہے کہ اس طریقہ کے وصیت نامون کے سوا جو بحسب قانون وراثت تحریر و تصدیق ہوئے ہون باقی جملہ طریقون کی تنسیخ ہوتی ہے۔ ان خطرات سے حفاظت کے لئے جو ایک قانون کے محکومین سے ایک ایسے پیچیدہ سلسلہ

صد ۴۷

(الف) دفعات حاوی مذکور حسب ذیل ہین۔

دفعات ۴۶ و ۴۹۔ نسبت قابلیت توصیت و تنسیخ و تبدیل وصیت نامہ۔ ۴۸ نسبت اثر فریب وغیرہ۔ ۵۰ و ۵۱ طریقہ تحریر ۵۷ تا ۶۰ تنسیخ و تجدید۔ ۵۵۔ گواہ بوجہ حصہ داری ناقابل ہنین ہے ۶۱ تا ۶۷، ۸۲، ۸۳، و ۸۵ و ۸۸ تا ۹۸ نسبت تحریر وصیت نامہ۔ ۹۹ تا ۱۰۳ ہبہ جات کالعدم ۱۰۶ تا ۱۰۸۔ اثر پذیری ہبہ جات وصیتی ۱۰۹ و ۱۱۰ ہبہ وجوبی ۱۱۱ و ۱۱۲ ہبہ موقوف ۱۱۳ تا ۱۲۴ ہبہ جات مشروط۔ ۱۲۵۔ تا ۱۲۷ ذکر ہبہ مع بیان اس امر کے کہ وہ کس صرف یا استعمال مین آئے ۱۲۸۔ ہبہ موسومہ وصی ۱۲۹ تا ۱۳۶۔ ہبہ جات خاص ۱۳۷ و ۱۳۸۔ ہبہ الاخذ ۔ ۱۳۹ تا ۱۵۳۔ انفساخ ہبہ ۱۵۴ تا ۱۵۷۔ ذمہ داری متعلقہ موہوبات ۱۵۸۔ ہبہ جات عامہ ۱۵۹۔ ہبہ جات منافع یا سود ۱۶۰ تا ۱۶۳۔ ہبہ زر سالانہ ۱۶۴ تا ۱۶۷ ہبہ جات بہ قرض خواہان یا حق داران ۱۶۷ تا ۱۷۷۔ انتخاب ۱۸۷ اختیارات وصی یا موہوب لہ کو وصیت نامجات کی رجسٹری اور ان کے امانت کرنے کی ملاحظہ ہو ایکٹ نمبری ۳ بابتہ سنہ ۱۸۷۷ء دفعات ۴۰ تا ۴۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احکام کا تعلق کر دینے سے پیدا ہو سکتے ہین جو بالکل ہی جداگانہ قانون کے
حکم مین کیلئے ہو۔ دفعہ ۳ مین یہہ مندرج ہے کہ عبارت مندرجہ اکٹ ہذا
موصی کو مجاز نکریگی کہ ایسی جائداد کا وصیت نامہ کرے جسکو وہ حین حیات
اپنے منتقل نکر سکتا تہا یا کسی شخص کو حق گذارہ سے محروم نکر سکیگا جسکو بر بنا دفعہ ۲
اکٹ مذکور بذریعہ وصیت وہ محروم نکر سکتا ہو اور نہ یہہ قانون کسی قاعدہ تبنیت
یا نوریت غیر وصیتی پر اثر ڈال سکتا ہے۔ نہ کسی ہندو وغیرہ کو مجاز کر سکتا ہے کہ جائداد مین
کوئی جدید حق پیدا کرے جسکو کہ وہ ستمبر ۱۸۷۰ء سے پہلے نہین پیدا کر سکتا تہا
اس آخری جملہ کے بموجب قرار پایا ہے کہ باوجود الفاظ صریح دفعہ ۹۹۔
قانون وراثت (جو اُن دفعات مین سے ہے جو بروئے قانون وصیت نامجات
ہادی کیگئی ہین) کوئی ہندو کسی ایسے شخص کے نام وصیت نہین کر سکتا جو اسکی
وفات کے وقت پیدا نہو چکا ہو بلکہ مابین تاریخ وفات و تاریخ اختتام حقیت
سابقہ پیدا ہوا ہو یعنی بعد اُسکے جس تاریخ کے بعد کہ اُسکا حصہ نافذ ہوتا (ب) * اکٹ
نمبری ۱۰ بابتہ ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۱۳ مین یہہ بہی مندرج ہے کہ تعلقدار اودہ جو وصیت نامہ ص ۴۷۸
کرین اُن کیلئے بعض صورتون مین لازم ہے کہ وفات موصی سے تین ماہ قبل مکمل و مصدق
ہون اور تکمیل کے بعد ایک ماہ کے اندر رجسٹری ہو جائین۔ (ج)

قانون پروبیٹ و اہتمام ترکہ ۳۹۲ ۔ قانون پروبیٹ و اہتمام ترکہ نمبری ۵ بابتہ ۱۸۸۱ء
تمام ہندوکون سے متعلق ہے (د) اور جو لوگ بروئے دفعہ ۳۳۲ قانون وراثت

(ب) النگ منجوری بنام سونامونی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۷۔
(ج) اس دفعہ کی نسبت مقدمہ اجودہیا بخش بنام مسماۃ رکمی کنور انگلش لا رپورٹ
انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱ حاجی عبد اللہ بنام منشی امیر حیدر کتاب مذکور جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۲
اکٹ نمبری ۱۰ بابتہ ۱۸۸۵ء
(د) اس لفظ مین جین شامل ہین۔ باچی بی بنام کمہن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵۔
* (حاشیہ) حال کے نظائر جنمین بہ پابندی احکام ایکٹ وراثت ہند نمبر ۱۰ ۱۸۶۵ء و ایکٹ وصایا
ہنود نمبر ۲۱ ۱۸۷۰ء و ایکٹ پروبیٹ و اہتمام ترکہ نمبر ۵ ۱۸۸۱ء عمل کیا گیا ہی دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۶۳
صفحہ ۶۲۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۱ و جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۲ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۷ و ۴۵۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸
اداہ ۵۰۷۔ و بمبئی لا رپورٹس الہ آباد ۱۸۹۵ء صفحہ ۸۷ و بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۱ و جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مستثنےٰ کیے گئے ہین وہ چاہے جب مرین لیکن دفعہ مذکور کسی انتقال جائداد کو جو ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء سے پہلے باضابطہ منتقل کر دیگئی ہو اُن صورتون کے سوا ناجایز نہین کرتی جن سے ایکٹ وصایائے ہنود متعلق ہوتا ہے اور کوئی عدالت خارج از حدود بلاد کلکتہ و مدراس و بمبئی و قلمرو برٹش برہما حصول پروبیٹ اور چٹھیات اہتمام ترکہ کی نسبت بجز اختیار عطیہ لوکل گورنمنٹ بمنظوری نواب گورنر جنرل ان کونسل کوئی درخواست منظور نکریگی دفعہ ۱۴۹ مین یہہ درج ہے کہ ایکٹ مذکور کا کوئی مضمون کسی ایسے وصیتی انتقال جائداد کو جایز نکرے گا جو اور کسیطرح ناجایز ہو یا اسیطرح کے کسی انتقال کو ناجایز کرے جو اور صورتون مین جایز ہو نہ کسی شخص کو حق پرورش سے محروم کرے گا جس کا دوسرے طرح پر وہ مستحق ہوتا ہو نہ وہ اڈمنسٹریٹر جنرل بنگالہ و مدراس و بمبئی پر موثر ہوگا۔ *

نفاذ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء سے قبل کی حالت۔ **۳۹۲** قبل نفاذ ایکٹ وصایائے ہنود یہہ قرار پایا تھا کہ کسی ہندو کے اوصیا محض بحیثیت اوصیا متوفی کی جائداد مین سے کوئی جائداد نہین پاتے۔ دوسرے لفظون مین یہ کہ اوصیا کا محض نامزد ہونا (گو بعد مین پروبیٹ بھی ہوجائے) اس سے زیادہ کسی وصی کو حق عطا نہین کرتا جسقدر کہ وصیت نامہ کے صریح الفاظ یا بحیثیت وارث موصی وہ پا سکتا ہو۔ کسی ہندو کو پروبیٹ یا چٹھیات اہتمام ترکہ کا عطا کرنا صرف اس غرض کیلئے موثر تھا کہ قرضہ جات وصول کیے جائین یا قرضخواہون کو یہہ پہنچایا جائے کہ قرض دین جس مین سے اُس حد تک مستثنےٰ تھا جو ایکٹ نمبری ۲۷ بابتہ سنہ ۱۸۶۰ء مین مندرج ہے۔ (۷) قانون وصایائے ہنود نے دفعہ (۱۷۹) صد ۴۷۹

(۷) شیخ موسی بنام شیخ عیسی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۱ و ۲۵۲ اردشیر بنام ہیرابائی۔ ایضاً صفحہ ۴۷۴۔ و ۴۷۹۔ للوبھائی بنام مان کنور ایضاً جلد ۲ صفحہ ۴۰۶۔

* (حاشیہ) موصی لہ ترکہ عام مستحق پروبیٹ کا نہین ہے بلکہ صرف مستحق چٹھیات اہتمام وصیت نامہ منسلکہ کا ہے۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۸۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایکٹ نمبری ۱۰ بابتہ سنہ ۱۸۶۵ء کو شامل کر لیا تہا - جسکا یہہ مضمون تہا کہ "وصی یا مہتمم ترکہ (جو صورت ہو) تمامی مقاصد کیلئے شخص متوفی کا قائم مقام ہے اور اسکی جملہ جائداد اسکو پہنچتی ہے" نیز دفعہ ۱۸۷ جس مین مندرج ہے کہ کسی کورٹ آف جسٹس مین بحیثیت وصی و موہوب لہ اسوقت تک کسی حق کا استقرار نہین کیا جاسکتا جبوقت تک کہ پروبیٹ و چٹھیات اہتمام ترکہ نہ عطا ہوئے ہون - (ف) ایکٹ نمبری ۵ بابتہ سنہ ۱۸۸۱ء جزو ایکٹ نمبری ۲۱ بابتہ سنہ ۱۸۷۰ء ہونے کی وجہ سے دفعہ (۱۷۹) کو منسوخ کرتا ہے لیکن پہر بحیثیت جزو ایکٹ نمبری ۵ برقرار رکہتا ہے - جس کا نتیجہ یہہ ہے کہ وہ تمام مقدمات جو ایکٹ وصایائے ہنود یا پروبیٹ ایکٹ مین آتے ہین ان مین وصی یا مہتمم ترکہ اپنی اپنی حیثیت مین متوفی کا قانونی قائم مقام ہوتا ہے اور اس جائداد کے سوا جو بذریعہ حق پس ماندگی کسی اور شخص پر منتقل ہوتی باقی جائداد کا قانونی مالک بھی ہوتا ہے (زا)

(ف) یہہ دفعہ ایکٹ نمبری ۵ بابتہ سنہ ۱۸۸۱ء مین شامل نہین ہے اسلئے نسبت وصایائے ہنود ما قبل یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء (گو پروبیٹ دیجاسکتی ہو) اسکی ضرورت نہین ہے کرشنا کنکر بنام پنچو رام - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۲ - پروبیٹ دینے سے اس بنیاد پر انکار نہین کیا جاسکتا کہ وصیت نامہ خلاف قانون یا کالعدم ہے - ہرمزجی بنام دہن بائی جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد (۱۲) صفحہ ۱۶۴ -

(زا) ایکٹ نمبری ۵ بابت سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۴ - اس امر کے متعلق کہ آیا قرض خواہ تنسیخ پروبیٹ کیلئے درخواست کر سکتا ہے یا نہین - دیکھئے مقدمہ نیلمونی بنام اوماناتہہ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ - وصیت نامہ جات مسررہ ما قبل یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء کیلئے دیکھئے مقدمہ کرشنا کنکر بنام رائے مونین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بارھوان باب

ہبہ جات مذہبی اور خیراتی اوقاف

صفحہ انگریزی (۴۸۰)

ہبہ جات مذہبی کی طرفداری کیگئی ہے۔

ف ۳۹۴ - جو ہبہ جات مذہبی اور خیراتی اغراض کے لئے ہوتے تھے ان کی فطرتاً برہمن طرفداری کرتے تھے جیسا کہ ہر جگہہ فرقہ گرو کرتے ہین - سانچہ نے یہہ عام اصول قایم کیا ہے کہ "دولت اس غرض سے دیجاتی تھی کہ ہوم کئے جائین" (الف) کاتیائن نے ہبہ جات بنابر مقاصد مذہبی کو اس کلیہ سے مستثنےٰ قرار دیا ہے کہ وہ ہبہ جات کالعدم ہین جو ایک مبتلائے مرض وغیرہ کی جانب سے عمل مین آئین - اور اسکا قول ہے کہ اگر معطی اپنے ارادہ کو نافذ کرنے کے بغیر مرجائے تو اسکے بیٹے کو اسکے حوالگی پر مجبور کیا جائے گا - (ب) یہہ امر اس کلیہ کا استثنا ہے کہ قبضہ دینے کے بغیر ہبہ ناجایز ہے - پنڈتان بنگالہ کا بیان ہے کہ یہہ اصول بروے قانون متاکشرا بیٹے کے خلاف مین بھی منطبق ہوتا ہے گو ہبہ بنابر مقصد دینادی ہین اسکی رضامندی لازم ہے - لیکن معلوم یہہ ہوتا ہے کہ پنڈتان مذکور اس کلیہ کے انطباق کو خفیف خزوا راضی کی ہبہ تک محدود کرتے ہین (ج) اسی طرح سے

(الف) جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۸۴ -

(ب) ایضاً جلد ۲ صفحہ ۹۶ - منو باب ۹ صفحہ ۳۲۳ - ویاس (جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۹) متاکشرا باب افضل افقرہ ۲۷ و ۳۲ -

(ج) دیکھئے فتوائے مقدمہ گوپال چند بنام بابو کنور - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۲۴ (۲۹) متاکشرا باب افضل افقرہ ۲۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدالت ممالک مغربی و شمالی نے باپ کا یہہ حق بدون رضامندی پسر تسلیم کر لیا ہے
کہ وہ اپنی جائداد موروثی کے ایک جزو کو بطور مستقل بصورت اخراجات خاندانی
مورث کے منتقل کر دے بشرطیکہ وہ عطیہ بہ نیک نیتی عمل مین آیا ہو
اور اس ارادہ سے نہ ہو کہ بیٹے کو نقصان پہنچے - (د) مغربی ہندوستان
مین اس طرح کے عطیات کو منجانب بیوہ اس جائداد مین سے جو شوہر سے
پہنچی ہو بحروی ورثائے مذکور شوہر بھی عمل مین آئے ہون جائز قرار پائے ہین - (ہ) اور نیز ص ۴۸۱
کسی شخص کا اپنے خاندانی گروون کو اسطرح کا عطیہ کرنا کہ اسکی بیوہ کی حق حین حیاتی
کے اختتام پر اسکا نفاذ ہو جائز تجویز کیا گیا ہے - (و)

ازدیاد بروے وصیت نامہ - ۳۹۴ - یہہ اصول کہ اس قسم کے ہبہ جات بمقابلہ
ورثائے معطی نافذ کئے جا سکتے ہین فطرتاً ایک عادت اس بات کی ہو جائیگی کہ وہ بذریعہ
وصیت نامہ ہوا کرین (کتاب ہذا فقرہ ۳۶۸) -

غالب یہہ ہے کہ جسطرح برہمنون کی طباعی نے علیحدگی خاندان کو ذریعہ ازدیاد رسوم
خاندانی گردان کر اسکی طرفداری کی اسی طرح اُن کی طباعی نے اختیار وصیتی
کی شکل ایک طریقہ رجوع جائداد بجانب امور مذہبی اسوقت مین جب کہ مالک جائداد
اسکو دنیوی کامون مین صرف کرنے سے بے پرواہی کرتا تھا تائید کی بہت سے
وصیت نامے جو سپریم کورٹ کلکتہ مین جائز قرار پائے ہین وہ اس باب مین مشہور
ہین کہ کتنی بڑی بڑی رقمین اُن کے ذریعہ سے بغرض مقاصد مذہبی منتقل ہوئی ہین (ز)

(د) رکھو ناتھ بنام گوبند - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۶ -

(ہ) جگمون بنام دیوشنکر بورا ڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ (۴۳۶) کپور بنام سبوکرام ایضاً جلد ۱
صفحہ ۴۰۰ (۴۴۸) مگر دیکھئے مقدمہ انبا شنکر بنام تلجارام - ایضاً جلد ۱ صفحہ ۴۰ (۴۴۲) مہالکھمی بنام
کرشنا مل ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۱ (۵۵۷) رام نندن بنام رام کشن مورلینڈ ڈائجسٹ جلد ۲ فتواے مندرجہ
صفحہ ۱۱۷ - نیز ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ ۵۸۶ -

(و) کشور بنام مساۃ رام کنور - بورا ڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ (۳۴۵)

(ز) سر ریف نکمناٹن صفحہ ۳۲۳ - و ۳۳۱ و ۳۳۶ تا ۳۴۷ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۷۱ رام تونو بنام رام گوپال
بنام کمار پریوی کونسل کیسس جلد ۱ صفحہ ۲۴۵ - یہی امر سر تھامس اسٹرنج نے بھی بحیثیت صورت وصیت نامجات
مروجہ ہندو مدراس بیان کی ہے - اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۴۵۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنانچہ ایک مقدمہ مین جو گوکل چندر کا رغوا کے وصیت نامہ سے پیدا ہوا تہا اور جس مین فی الواقع جملہ جائداد بغرض اخراجات ایک مورت کے تفویض کردی گئی تھی پس اس مین عدالت نے وصیت نامہ کو ثابت قرار دیا لیکن موصی کی سوتیلی مان کے نفقہ کے سوا باقی کو بے اثر کیا (ح) سر ریف مکناٹن کا قول تہا کہ وصیت نامہ کو بطور صحیح منسوخ کر دیا جا سکتا تہا کیونکہ بصورت ظاہری وہ ایک شخص مجنون کی ایجاد ہے مگر اسکا کوئی سبب نہین بتلایا جا سکتا کہ محض اس بنیاد پر کہ تمام جائداد مذہبی امور کیلئے دیدی گئی تھی بنگالہ مین اسطرح کا وصیت نامہ کیون منسوخ ہونا چاہیئے - مقدمہ راو ہابلب ٹاگور بنام گوپی موہن ٹاگور مین جو دوسرے ہی سال (سنہ ۱۸۱۱ء) مین کلکتہ مین فیصل ہوا اسمین معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تمام جائداد اسطرح صرف کرنیکے متعلق ہندوؤن کا حق تسلیم ہو چکا ہے (ط)

رسوم و سواسی ممنوع نہین ہے۔

۳۹۵ - قانون انگریزی جو بنا بر رسوم و سواسی اوقاف کی ممانعت کرتا ہے وہ اس قسم کے عطیات سے ہندوستان کے بلاد پر پریسیڈنسی سے بھی تعلق نہین رکہتا - (ی) اور اسطرح کے عطیات پر بمبئی کونسل سے بتکرار نافذ کئے گئے ہین - (ک) اور نہ وہ اسوجہ سے ناجایز ہین کہ

(ح) سر ریف - مکناٹن صفحہ ۳۲۰ ضمیمہ صفحہ ۵۸ -

(ط) سر ریف - مکناٹن صفحہ ۳۲۵ -

(ی) - داس رسس بنام کونس - رپورٹ ہائیکورٹ کلکتہ ضمیمہ ابتدائی جلد ۲ صفحہ ۶۵ - انڈرسن بنام جوا کم بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ (ضمیمہ ابتدائی دیوانی) جوڈہ بنام جوڈہ بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۳۳ - خوشحال چند بنام مہادیو گری ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴ - روپا جگ شیٹہ بنام کرشناجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۶۹ -

(ک) رام تونو بنام رام گوپال نیا پس پریوی کونسل کیسس جلد ۱ صفحہ ۲۴۵ - جیون بنام شاہ کبیر الدین - مورس انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳ (پریوی کونسل) سوناتن بیاک بنام جگت سندری مورس انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۶۶ - جگت موہن بنام مسماۃ سوکی موئی کتاب مذکور جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۹ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اس قاعدہ کے خلاف ہین جو استمرار پیدا کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔
اور نہ مداومت ممنوع ہے "چونکہ یہہ امر بطور اصول دہرم شاستر مان لیا گیا ہے کہ مورث کو یہہ کیا جا سکتا ہے جو ایک بیکار و بیجان چیز ہے اور یہہ قابلیت نہین رکھتی کہ منتقل کرے پس اسکو آپ اس اصول پر انگریزی قانون استمرار کا پیوند لگا کر نہین توڑ سکتے" (ل)

شان دار مذہبی وقف

درحقیقت وہ دونون مقدمات جن مین ہائیکورٹ بنگالہ نے ۱۸۶۹ء مین اس وصیت نامہ کو دینوی حقیت و دوامی کی حیثیت پیدا کرنے کی وجہ سے منسوخ کر دیا اور برابر کی دوامی حیثیت کی وصایا رجو مورث کیلئے ہوئی تہین انکو بحال رکھا۔ (م) مگر جہان کوئی وصیت نامہ بہ تکمل وصیت امور مذہبی واقعًا موصی لہم کو حق استفادہ دیتا ہے اور ادائے امور مذہبی کیلئے محض امانت شرط ہوتی ہے تو یہہ مسئلہ معمولی ہندو شاستر کا محکوم ہوگا۔ اسلئے ہر قسم کے اندراجات نسبت توریث دوامی و ممانعت انتقال کالعدم ہون گے۔ پس نتیجہ یہہ ہوگا کہ ورثائے قانونی کو چھوڑ کر جو مورث کی حفاظت اور اسکی پرستش کے واجبی اخراجات کی ادائی کے ذمہ دار ہین جائیداد کی توریث کی نسبت وصیت نامہ منسوخ کر دیا جائیگا (ن) اور بدرجہ اولی یہہ قاعدہ وہان منطبق ہوگا جہان دینوی حیثیت مین حقیت قائم کیگئی ہو گو منشاء اسکے

(ل) رائے جسٹس مارکبی۔ کمار آسا بنام کمار کرشن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷ (صیغہ ابتدائی دیوانی) آن مقدمات سے جو خلاف دہرم شاستر ہون اس قاعدہ کے متعلق کرنے کی نسبت دیکھئے مقدمہ فاطمہ بی بی بنام اڈوکیٹ جنرل بمبئی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۲۔ لیم جی بنام بابوجی کتاب مذکور جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۱۔

(م) ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ (صیغہ ابتدائی دیوانی) پریوی کونسل مین۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۷۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ کرشن رامانی بنام انڈر بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی) برد جو سندری بنام لکھی کنواری کتاب مذکور جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۶ نوٹ (پریوی کونسل)

(ن) پرومتھو بنام راوبیکا بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۵۔ فتح بنام دامودر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قیام کا مذہبی ہو۔(س)

قبضہ امانت دار

۳۹۶ د - چونکہ مورت بطور خود زمین پر قابض نہین ہوسکتی اسلئے عملدرآمد یہہ ہے کہ اراضی بنابر رسوم مذہبی ایک امانت دار کو حوالہ کردیجاتی ہے یا قابض اراضیات کو امین کردیا جاتا ہے کہ وہ پرستش کے اخراجات ادا کرے۔(ع) بعض اوقات خود معطی امین ہوا کرتا ہے۔ اس قسم کی امانت بشرطیکہ پورے طور سے قائم کیجائے بیشک جایز ہے گو خود اختیاری ہونے کی وجہ سے اگر معطی اوسکو غیر مکمل چھوڑ دے تو وہ اُسکی تعمیل کے لئے مجبور نکیا جائیگا۔(ف) لیکن مذہبی کام مین کلیتاً جائداد دیدینے یا اوسکی امداد کیلئے محض امانت کا بوجھ ڈالدینے کے لحاظ سے اثر معاملت اہم طور پر جُدا جُدا ہوگا۔ اسکے علاوہ وہان ایک فرق ہوگا جہان کہ امانت صرف ظاہری ہو حقیقی نہو اور جہان قابض سرمایہ کے سوا کسی اور کا حق نہ پیدا کرے(ص) امانت ناقص ہے

۳۹۷ - صورت آخرالذکر وہان پیدا ہوتی ہے جہان بانی اپنی ہی جائداد مندر بنانے مین یا کسی اور مذہبی یا خیراتی بنیاد کے قیام مین اسکو لگاتا ہے اور خود جائداد اور اسکا اختیار خاص اپنے ہی ہاتھ مین رکھتا ہے۔ اِس انتظام کے قائم رہنے تک جماعت کو بڑا ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن اسکا باقی رہنا خاص اسی شخص کی مرضی پر ہے یعنی ایک خانگی معبد کے مثل ہے جو کسی جنٹلمین کے باغ مین ہو اور یہہ امر کہ عوام الناس بھی اس مین آمد و رفت کرنے کے مجاز ہین اوسکو بند کردینے یا منہدم کردینے کیلئے

صہ ۴۸۳

(س) اننت بنام ناگ موتہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۰۔

(حاشیہ) حال کا مقدمہ اسی بحث کے متعلق دیکھئے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۶۰۰

(ع) دیکھئے فتوے مقدمہ کنولا کنت بنام رام ہری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صہ ۱۹۶ (۲۴۷) مگر یہہ بیان کردیا گیا ہے کہ اس کام کیلئے امانت کی ضرورت نہین ہے منوہر گنیش بنام لکھمی رلم انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۳۔

(ف) دیکھئے لیون ٹرسٹس صفحہ ۶۱۔

(ص) رائے عدالت انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۲ تا ۲۷۔

(حاشیہ) حال کے مقدمات دیکھئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انع نہوگا بشرطیکہ وہ عوام الناس کے نام سے نامزد نہو چکا ہو - وہ بلا خرخشہ برابر اوس کے ورثار یا مفوضین کو اُسکے دیوالیہ پن مین پہنچ جاے گا - وہ اپنی مرضی پر سرمایہ حاصل شدہ کو گہٹا بڑہا سکتا ہے یا اُس کام مین صرف کرنے سے قطعاً روک بھی سکتا ہی (ق) الغرض صورت جائداد غیر منتقلہ رہیگی اور اوسکا کام مین لانا بالکل اُسی شخص کے اختیار تمیزی پر ہوگا -

فقہ جائداد امانتی

دوسری صورت معاملات وہان پیدا ہوتی ہے جہان اراضی یا دوسری جائداد ملکیت متمتعہ کی حیثیت مین زیر اختیار ہوتی ہے اور صرف اسکا ایک جزو آمدنی مشروط بہ امانت ہوتا ہے تاکہ کسی مذہبی وقف کی امداد ہو سکے - اس محل پر بھی اراضی کی توریث ہوتی ہے اور معمولی طریقہ سے قابل انتقال و تقسیم ہی (ر) اور اسمین صرف اتنا ہی فرق ہی کہ جائداد مذکور اپنی ذمہ داریون سمیت منتقل ہوتی ہی (ش) یہی قاعدہ

صد ۴۸۴

(ق) ہورڈ بنام پستنجی - سرار سکن پری اور نٹل گیسس سپرم کورٹ بمبئی صفحہ ۵۳۵ - وینکٹا چلم ایا بنام پی نرائن اپا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ سنہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۰۴ - وہی مقدمہ فیصلہ جات صدر عدالت بابتہ سنہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۱۰۰ - چمن تہتی بنام مینی فیصلہ جات مذکور بابتہ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۹۰ - دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ - بردوجو سندری بنام لکہی کنواری (پریوی کونسل مین) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۶ نوٹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۹۵ - دلروس بنام نواب سید - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۷ - پریوی کونسل مین بحال رہا - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ - مسمی بہ اصغر بنام دلروس -

(ر) رام کمار بنام جوگندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶ - سپاٹل بنام کلکٹر مانجور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۷ و ۳۹۱ -

(ش) مہتاب بنام مہرداد فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۸ (۳۱۳) پریوی کونسل سے منظور ہوا - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۸ - ضمیمہ نوٹ (ص) فتو بنام بہرت ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۹۹ - سونا بنام کشن ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۰ - سوناتن بسیاک بنام جگت سندری مورس انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۶۶ - شیخ محمد بنام امرچند انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۷ صفحہ ۲۸ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۹۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس حالت سے بھی متعلق ہوگا جہان مالک نے جائداد اپنے ہی قبضہ مین رکھی ہو مگر کل جماعت یا اوس کے کسی جزو کو بعض مقاصد کے لحاظ سے حق آسائش دی رکھا ہو (ت)

جائداد کا قطعاً نامزد ہوجانا باقی صورت وہ ہے جسکا پہلے ذکر ہوا جس مین کہ جملہ جائداد کلیتاً اور دوامی طور پر مذہبی امور کے لئے دیگئی تھی اور اس محل پر کوئی شک نہین کہ امین کو اس سے زیادہ جائداد مین حق استفادہ حاصل نہین ہے جو کچھ کہ اوسکو صریح شرایط امانت کی رو سے دیا گیا ہے اور اوسکو وہ اپنے ذاتی فوائد کیلئے زیرہ منتقل نہین کر سکتا اور نہ وہ جائداد اوسکے قرضہ جات کی ادائی مین قرق ہو سکتی ہے مگر وہ ہر ضروری اور مفید کام کو اُسی طرح اور اُسی حد تک کر سکتا ہے جسطرح کسی وارث شیر خوار کے سربراہ کار کیلئے جایز ہوتا ہے۔

اختیارات امین یعنی متولی اور انہین قیود کے ساتھہ وہ قرض۔ رہن اور جائداد کو منتقل کر سکتا ہے اور اسکے مقابلہ مین جو فیصلے صحیح طور پر حاصل کئے گئے ہون اُن کیلئے جائداد کو ذمہ دار بھی کر سکتا ہے (ث)

(ت) جگ موہنی بنام نل موہنی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۷

(ث) پرسنو بنام گلاب انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۴۵۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۰۔ کنور بنام رام چندر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۵۲۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۱۔ کالی چرن بنام بنگشی ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۹۔ خوشحال چند بنام مہادیو گری۔ بامبے رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴۔ فگریدو بنام محمد ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۷۔ شنکر بہرتی بنام ونکیا نایک انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۲۲۔ بش چند بنام سید نادر۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۹۔ بمبئی مین یہہ قرار پایا ہے کہ اگرچہ محاصل وقف مذہبی کا انتقال عمل مین آسکتا ہے لیکن اصل جائداد کلیتاً ناقابل انتقال ہے نراین بنام چنتامن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۹۲۔ کلکٹر ٹھانہ بنام ہری انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۱۴ سری گنیش بنام کیشوراؤ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۲۵۔ سو کوئی شک نہین کہ یہ قاعدہ کلیہ ہے مگر دیکھئے رائے عدالت۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۶۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ بطریق معمولی جائداد کا پٹہ بھی دیسکتا ہے لیکن حقیت مطابق رواج اور صحیح قبضہ جات کے سوا کچھ اور نہین قائم کرسکتا۔ اور نہ وہ کوئی ایسا پٹہ دیسکتا یا کوئی دوسرا انتظام کرسکتا ہے جو اُسکے جانشین کیلئے قابل پابندی ہوتا وقتیکہ معاملہ مذکور کی ضرورت کلیتاً نہ ثابت کردیجائے (خ) *

صہ ۴۸۵ امانت کا پہنچنا

ف ۳۹۸ ہر امین کی وفات یا قصور پر امانت کا پہونچنا ان شرایط پر منحصر ہے جنپر امانت قائم کیگئی تہی یا جہان کوئی امانت نامہ نہو وہان اُس اسکول کے رواج پر موقوف ہے۔ (ذ) جہان جانشینی کے متعلق عطیہ مین کوئی ذکر نہ کیا گیا ہو وہان حق انتظام بردے وراثت وارثان صلبی معطی لہ پر اس قاعدہ کے

(خ) راد ہابلبہہ بنام جگت چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱ (۱۹۲) شبیس سوری بنام مہورانا تہہ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۸ (پریوی کونسل) جگیشر بنام رُدرو کتاب مذکور جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۹۔ طیب النسار بنام کمار۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۸۔ ارتہہ بنام جگرناتہہ کتاب مذکور جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۹۔ مہنت برم بنام کاشی کتاب مذکور جلد ۲۰ صفحہ ۴۷۱ بنواری بنام مدن کتاب مذکور جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۔ جب منجانب امین وقف مذہبی کوئی ناجائز انتقال عمل مین آتا ہے تو میعاد سماعت کا شمار قائم مقام کے تقرر سے شروع ہوتا ہے۔ محمد بنام گنپتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷، ریڈ پراتہہ بنام دلبہہ ایضاً صفحہ ۴۰۲

(ذ) گرداری بنام نند کشور مقدمات مارشل اپیل ہائیکورٹ بنگالہ صفحہ ۵۷۳۔ بجال رہا مورس انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۵ (پریوی کونسل) متورام لگا بنام پربانائے گم۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ جانکی بنام گوپال ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۲۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۲۔ گنید انبام چیز انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰۔ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۔ اپاسوامی بنام ناگپا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۹۹۔ رنگا چاریار بنام یگنا ڈگشٹر ایضاً جلد ۱۳ صفحہ ۵۲۴۔

* (حاشیہ) حال کا مقدمہ اسی قسم کا دیکھئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۸۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مطابق منتقل ہوتا ہے کہ عطیہ بدون الفاظ تعیین ہمیشہ روثی ملکیت کا مفہوم دیتا ہے (الف) جائداد عہدہ کے ساتھ منتقل ہوتی ہے - اور جائداد یا اسکا انتظام اس قابل نہین ہے کہ افراد خاندان پر تقسیم پائے (ب) جہان کوئی اور انتظام یا رواج موجود نہو وہان کسی وارث باری باری سے انتظام کرسکتے ہین - (ج) بعض اوقات قیام جماعت سے جداگانہ حصص یا ایک دوسرے کی مزاحمت کی صورت مین کسی آدمیون کے ہاتھ انتظام

(الف) مقدمہ چترسین - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۰ (۲۳۹) وینکٹاچلم ایا بنام پی نراین ایا - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۰۴ - دیکھئے مقدمہ ٹاگور - بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۲ (صیغہ ابتدائی دیوانی) آیضاً جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ - رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۹ - نانا بہائی بنام سری من گوسوامی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۱ -

(ب) جعفر بنام حاجی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹ - کمار سوامی بنام رام لنگا - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۶۱ -

(ج) نوب کشن بنام ہریش چندر - مورلینز ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ - انند موی بنام بیکنٹھ ناتھ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۹۳ - رام سندر بنام ٹارک - ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۸ - متاکنہٹہ بنام نرنجن بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۷ - سیتارام بنام پران شنکر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۹۸ - کوئی امر ایسا نہین ہے جو عورتون کو منتظم ہونے سے باز رکھتا ہو دیکھئے مقدمہ موتو وینچاچی بنام ویلو فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۳۶ - دیکھئے بنام ہرو پتی ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۲ - حسین بی بی بنام حسین شریف ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۳ - پنجاب کسٹمس صفحہ ۸۸ - تاوقتیکہ حقیقی طور پر فرایض روحانی کا ادا کرنا ضرور نہو - مجاور بنام حسین انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۹۳ - خاص رسم ضروری ہے دیکھئے مقدمہ جنوکی بنام گوپال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ بحال رہا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۳۲ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنچ جاتا ہے اور ایسی صورت مین جو فعل ترتیب مذکور کو بدلے وہ ناجایز ہوتا ہی (د) جہان کوئی مہنت کسی مذہبی مٹھہ کا طریقۂ تجرد کا پابند ہو تو عموماً یہہ رواج ہے کہ وہ اپنا جانشین اپنی زندگی ہی مین مقرر کرتا ہے یا بذریعہ وصیت نامہ نامزد کر دیتا ہی۔ (ہ) بعض اوقات اس نامزد کرنے کو ممبران جماعت مذہبی کی منظوری بہی درکار ہوتی ہے اور بعض اوقات حق انتخاب ان کو حاصل ہوتا ہے۔ (و) کسی حال مین امین حق انتظام کو فروخت نہین کر سکتا نہ اسکا اجارہ دے سکتا ہی چاہی اس التزام کے ساتھہ ہی کیون نہو کہ بموافقت امانت مشمولہ انتظام کیا جاے گا (ز) اور نہ یہہ حق کسی ڈگری کی تعمیل مین قابل نیلام ہے (ح) مگر بمبئی مین یہہ قرار پایا ہے کہ عہدۂ مذہبی ایسے شخص پر منتقل کرنے مین کوئی مانع نہین ہے جو سلسلہ وراثت مین داخل ہو

صہ ۴۸۶

(د) راجہ ورما بنام رانی ورما۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ (۷۶) وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳۵۔ دیکھیے مقدمہ تیرانا تہہ بنام لکشمی انیفا جلد ۶ صفحہ ۲۷۰۔

(ہ) ہوگلی بنام کشتانند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۸ء صفحہ ۲۵۳ سبرامونیا بنام ار موگا فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۳۳ گرداری بنام نندکشور مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۵ (پریوی کونسل) رتنبک پوری بنام گنگا بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۴۔

(و) مہنت گوپال بنام کرپا رام فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۲۵۰ رائن بنام برندابن کتاب مذکور جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ (۱۹۲) گوسائین بنام بشیشر ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۵ دیوہر بنام کامتا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۳۹۔

(ز) راجہ ورما بنام رانی ورما۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۷۶۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ بمنسوخی فیصلہ مقدمہ راگوناد بنام چنپا مدراس ریونیو رگیولیشن جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۔ رام ورما بنام رامن نائر انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۸۹۔ کنن بنام نیل کندن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۳۷۔

(ح) درگا بنام چنچل۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۸۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور عدم قابلیت ذاتی کی وجہ سے ناقابل نہو۔ کیونکہ اس طرح کا انتقال درحقیقت عہدۂ مذکور پر رہنے کا حق ترک کر دینے سے کچھ ہی زیادہ ہے (ط) لیکن مین قیاس کرتا ہون کہ ایسی حالت مین بھی اگر ظاہر ہو کہ بوجوہ نامناسب انتقال کیا گیا ہے تو عدالت اسکو منظور کرنیسے انکار کر سکتی ہے اور یہی قاعدہ عہدہ ہائے مذہبی کے حق وراثت سے بھی متعلق ہوتا ہے (ی) کلکتہ مین فیصل ہو چکا ہے کہ خاندانی مورث کا خانگی وقف دوسرے خاندان پر اسطرح منتقل ہو سکتا ہے کہ مورث کو بھی اس ہبہ کا جزء قرار دیا جائے اور جائداد حسب سابق اسکے فوائد کے لئے جاری رہے (ک)

بانی کے حقوق ف ۳۹۹ تاوقتیکہ خود بانی اپنے لئے خاص خاص اختیارات نگرانی و انتقال و نامزدگی محفوظ نہ کرے اُسوقت تک وہ اور اُسکے ورثا اس معاملہ مین اس شخص سے زیادہ کچھ بھی اختیار نہین رکھتے جو امانت سے مستفید ہو (ل) اسکے علاوہ اسطرح کے اختیارات جب محفوظ کئے جائین تو اُن کی ٹھیک ٹھیک پیروی ہونی چاہئے (م) البتہ جہان جانشینی عہدہ امین کلیتاً ناپید ہو تو یہہ قرار پاتا ہے

(ط) سیتارام بہل بنام سیتارام ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۵۰ (صیغہ اپیل دیوانی) منجارام بنام پران شنکر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۹۸

(ی) کپا بنام دوراسامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۶۷۔ نرسما بنام انتا ایضاً جلد ۴ صفحہ ۲۹۱۔ جگرناتھ رائے بنام پرشاد سرما۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۶۶۔ دیومر بنام سری نواس بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۱۱۔ نرائن بنام رنگا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۳۔

(ک) کہتیر چندر بنام ہری داس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۵۷

(ل) تیرقراپا بنام سندراجن فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۵۷۔ لچھمی بنام رکمانی۔ ایضاً بابتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۵۲۔ دہرم شاستر مکنائٹن جلد ۲ صفحہ ۱۰۲

(م) اوڈکیٹ جنرل بنام فاطمہ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ جن انتظام ورثاے بانی پر عود کرتا ہے - (ن) جہان امانت نہ قائم کیگئی ہو وہان
قانون اس امانت (وقف) کو بانی اور اسکے ورثار پر منتقل کریگا تاوقتیکہ کوئی ایسا رواج
یا طریقہ کاروائی نہو جو کسی اور طریقہ سے منتقل کرنے کی ہدایت کرتا ہو (س)

(وقف ناقابل انفساخ ہے) جو امانت (وقف) مذہبی ایک مرتبہ قانوناً اور تکمیل کے ساتھ قائم
ہو جائے وہ بلاشبہہ ناقابل انفساخ ہے (ع) اور ملکیت متمتعہ کسی حال مین بھی بانی
یا اسکے خاندان پر عود نہین کرسکتی - اگر امور وقف مین کوئی قصور واقع ہو تو جو دعوے
وہ دائر کرسکتا ہے وہ صرف اسیقدر ہے کہ سرمایہ اصلی غرض یا اسکے مماثل کامون
مین صرف کیا جائے (ف) ✻

(ن) جے ہنسی بنام جیتر بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۶ میسمی بہ پیت کنور بنام جیتر یکین دیکھیے ایکٹ نمبری ۲۰ بابتہ سنہ ۱۸۶۳ء (دیسی مذہبی اوقاف) فتح بنام دامودر (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۸۴ - ہرپداس بنام سکریٹری اف اسٹیٹ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۸ -

(س) گوسامی بنام رومن لال جی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱۳۷ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ

(ع) جگت موہن بنام سوکھی موني - سورس انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۹ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ - پنجاب کسٹمس صفحہ ۹۲ -

(ف) ہنس چندر بنام کوملاش ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۳ - ریاست بنام ایمٹ الیفا جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۲ - نام زاین بنام رامون الیفا جلد ۲۳ صفحہ ۷۶ - اٹرنی جنرل بنام بروڈی - مورس انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ - میسر اف لانس بنام اڈوکیٹ جنرل آف بنگال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۱۲ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ - صفحہ ۱ - دیکھیے ایکٹ نمبر ۲۰ بابتہ سنہ ۱۸۶۳ء - بائی کوڑی بنام چمسولال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۶۳ - بروجو موہن بنام ہرولال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۰ -

مہین گنی بنام نوبن چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۸۸ - دیکھیے مقدمات جوگیان وغیرہ جو اہانت مذہبی مین غرض رکھتے ہین رادہا بائی بنام جمناجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷ - دہرم داس بنام گردو - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ - منجانب یا باجازت اڈوکیٹ جنرل جو دعوے ہون اُن کی نسبت دیکھیے مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ نمبری ۱۰ بابتہ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۵۳۹ - اکٹ نمبری ۱۴ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۳۹ -

بدچلنی کی وجہ سے امین (متولی) کو علیحدہ کرنے کی نسبت دیکھیے مقدمہ موہن بنام مہین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱ -

✻ (حاشیہ) ایک شخص نے بروے وصیت نامہ ایک رقم معین مندر کیلئے وصیت کی اور اپنے پسر متبنےٰ غیر منقسمہ (مدعی علیہ) کو اپنے بعد حی القایم چھوڑکر فوت ہوگیا اسکے پاس کسی جائداد کا علیحدہ ہونا ظاہر نہین کیا گیا ایک نالش منجانب امین مندر مین واسطے دلاپانے رقم مذکور کے یہہ تجویز ہوئی کہ ہبہ بالوصیت مدعی علیہ قابض پر قابل اجرا نہین ہے - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۳ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرہوان باب

معاملات بینامی

بینامی کی اصلیت

ف ۴۰۰ غالباً ہندوستان کے سوا دنیا بھر مین کوئی ایسی مملکت نہین ہے جس کے لئے "جائداد کو ایک فرضی نام سے رکھنے کے عمل" کی نسبت خاص ایک باب لکھنے کی ضرورت واقع ہو۔ تاہم معاملہ بینامی کا یہی لفظی ترجمہ ہے اور معاملات مذکورا سقدر عام ہین کہ اُن کے متعلق بہت کثرت سے فیصلہ جات ہو گئے ہین۔

طریقہ بینامی کے متعلق سر جارج کیمبل کا بیان ہے کہ "اعلےٰ درجہ کے مغز زین بھی سوچتے ہین کہ اگر اُن کو فی الحال کسیکو دھوکا دینے کی ضرورت نہو تو ممکن ہے کہ کسی دن اُنکو ویسا موقع پڑجائے۔ اور چونکہ ملک کا دستور ہی یہ ہے۔ اسلئے وہ اپنی جائداد کو ایک خفیہ امانت کے ذریعہ سے اپنی زوجہ کی نانی یا دادی کے نام کر دیتا ہے۔ پس اگر دعویداران مخالف یا قرضخواہ اُسکو مجبور کرتے ہین تو وہ جائداد اُسکی نہین ہوتی اور اگر زوجہ کی نانی یا دادی اُسکے ساتھہ دغا کرتی ہے تو وہ اُسقدر امانت کیلئے دعوے دائر کرتا ہے" (الف) مگر اکثر مقدمات مین ملکیت حقیقی کو پوشیدہ کرنے کا مقصود یہہ نہ تھا کہ کسی آیندہ قریب کا ذریعہ تیار کیا جائے بلکہ ایک ایسے ظاہری مالک کو مہیا کرکے ذاتی زحمت اور دباؤ سے بچنا مقصود تھا۔ جو عدالت اور حکام سرکاری کے سامنے جائداد کا قائم مقام بنکر جا سکے۔

بعض موقعون پر اس عمل کو صرف اُس مخفی خواہش سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جو دسیون کے ذہن مین موجود ہے کہ ہر معاملہ اپنی اصلیت سے جداگانہ دکھائی دے

(الف) سسٹمس آف لینڈ ٹینیور (یعنی ضوابط پٹہ زمین) صفحہ ۱۸۱۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکی اصلیت چاہے جو کچھہ ہو لیکن ایک مالک مصنوعی (مسمّی بہ بینامی دار) کو جائداد دیدینے کا دستور زمانہ دراز سے عدالتہائے ہند اور پریوی کونسل مین تسلیم ہوچکا ہے اور یہہ عام اصول بھی کہ کوئی مستاجر اپنے زمیندار کی حقیت پر بحث نہین کرسکتا ایسا کردیا گیا ہے کہ اُسکے اثر کو تسلیم کرلے۔

مستاجری مانع تقریر مخالف نہین ہے۔

ایک مستاجر جسپر واسطے دلانے زرلگان کے چوپٹہ دہندہ کو واجب الادا تہا نالش کیگئی ہو یہہ ثابت کرنے کا مجاز کیا گیا ہے کہ جس شخص سے رائے نام اُس نے پٹہ حاصل کیا ہے وہ صرف ایسے شخص ثالث کا بینامی دار تھا جسکو کہ لگان درحقیقت واجب الادا تہا۔ (ب) اور اسی کے برعکس جہان ایک زمیندار نے اُن لوگون سے مسلسل زرلگان وصول کیا تھا۔ جن کے نام سے اُن کے شوہرون کے فائدہ کیلئے اسوقت پٹہ لیا گیا تھا جبکہ بینامی دار ادا کرنے کے قابل نہ تھے تو وہ اُن لوگون پر دعوے کرنے کا مجاز کیا گیا تھا جو درحقیقت پٹہ مین شرکت رکھتے تہے۔ (ج)

اصول بینامی۔

۴۰۱ کوئی شک نہین کہ قانون بینامی کسی صورت مین بہی جزو دہرم شاستر نہین ہے بلکہ وہ محض اس مشہور اکوٹی کے اصول کا ماحصل ہے کہ جہان الف نے ب کے نام سے خریدا ہو تو وہان نتیجہ یہہ ہے کہ الف کیلئے کل شئے کی امانت ہوگی۔ اور یہہ کہ جہان الف کی جانب سے ب کے نام انتقال از خود کیا گیا ہو اور امانت کا اظہار نہو یا صرف ایک جزو کی امانت ہوئی ہو تو اُس صورت مین بھی نتیجہ یہہ ہے کہ کُلًا یا جزءًا جیسی کہ صورت ہو اُسی قسم کی امانت دینے والے کیلئے ہوگی تاوقتیکہ یہہ نہ ثابت کیا جائے کہ واقعی یہہ مرکوز خاطر تہی (د)

(ب) ڈونسریل بنام کدارناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۷، صفحہ ۲۰۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۶۔

(ج) دیبناتھ بنام گداوہر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۲

(د) لیون ٹرسٹس صفحہ ۱۲۷ و ۱۴۴۔ اسٹانڈنگ بنام بورنگ۔ انگلش لا رپورٹس چینسری ڈویژن جلد ۳۱ صفحہ ۲۸۲۔ ایکٹ نمبری ۲ باب ۱۸۸۲ عیسوی دفعہ ۸۱ و ۸۲ (قانون امانت)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انگریزی عدالتون مین ایسے موقع پر اس اصول کے متعلق ایک استثنا کیجاتی ہے ہر جہان وہ شخص جس کے نام سے انتقال نامہ لیا یا کیا گیا ہو مالک اصلی کا لڑکا ہو تو معاملہ مذکور کی نسبت فرض کیا گیا ہے کہ اُسکے لئے بطور پیشگی دیدیا گیا ہے مگر یہہ استثنا ہندوستان مین تسلیم نہین ہوئی ہے اور قاعدہ مسلمہ یہہ ہے کہ جملہ مقدمات مبنیہ بنیامی مین صحیح علامت یہہ ہے کہ اس امر کی دریافت کیجائے کہ زر ثمن کس کے سرمایہ سے نکلا تھا۔ عام اِس سے کہ مالک برائے نام لڑکا ہو یا کوئی غیر۔ جو خرید دوسرے کے روپیہ سے ہوئی ہو اُسکی نسبت بادی النظر مین یہہ فرض کیا گیا ہے کہ اُس دوسرے شخص کے فائدہ کیلئے کی گئی ہے (ھ) بیان ہوا ہے کہ جہان کسی ہندو نے کوئی انتقال بیٹی کے نام سے لیا ہو تو اغلب یہہ ہے کہ پیشگی دیدینے کا مقصود ایسا قوی ہوگا کہ بیٹے کے نام سے لینے مین نہو تا دکیونکہ خاندان مشترکہ ہندو مین مقبوضات پسر ہمیشہ سرمایہ مشترکہ کا جزو رہین گے اور بیٹون کے مقبوضات شادی ہونے پر لازماً جدا ہو جائین گے" (و) صن ۴۹

مگر اِس قسم کے کسی فرق سے ایک بہت ہی بعد کے مقدمہ مین مسٹر جسٹس ہٹر نے انکار کر دیا ہے اُن کا بیان تھا "کہ جہان تک معمولی و رواجی امور کا تعلق ہے اناث ممبران خاندانہائے مشترکہ وغیر منقسمہ ہنود کے نام سے بنیامی خریداری کا عمل اس ملک مین بالکل ویسا ہی رائج ہے جس طرح کہ ممبران مذکور کے نام اسطرح خریداریان رائج ہین"

(ھ) گوپی کرسٹ بنام گنگا پرشاد۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۵۳ ۔ مولوی سعید بنام مسماۃ بی بی مورس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ ۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱ ۔ (پریوی کونسل) بسیشر بنام لچھمیشر۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ ۔ وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷۷۴ ۔ ناگن بہائی بنام عبداللہ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۷۰ ۔ آشا بائی بنام حاجی طیب انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ ۔

(و) اہبائی چرن بنام پنچانن مقدمات مارشل اپیل ہائیکورٹ بنگالہ صفحہ ۵۶۴ ۔

(ز) چندر ناتھ بنام کرسٹو دیکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۷ ۔ نوبن چندر بنام دوکھو مالا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸۶ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حال مین قرار پایا ہے کہ بعدم موجودگی شہادت نسبت اصلیت زرشمن کے اِن امور مین سے ایک کا بھی قیاس نہین ہوتا ہے کہ آیا جو جائداد کسی ہندو کی زوجہ کے نام سے خرید ہوئی وہ شوہر کی جائداد ہے یا خاص اُسی کی ہے۔ (ح) لیکن مین خیال کرتا ہون جب تک اس امر کا ثبوت نہو کہ شوہر و زوجہ دونون اسقدر سرمایہ رکھتے تھے کہ اُس سے خرید کیجاتی اسوقت تک بمشکل یہہ کہا جاسکتا ہے کہ اصلیت زرشمن کیلئے شہادت نہ تھی۔ یہہ فیصلہ بربنا شہادت پریوی کونسل سے منسوخ ہوگیا اور پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ خریداری مذکور بینامی تھی۔ (ط)

ثبوت قطعی۔

کوئی شک نہین کہ یہہ دعوے کہ درحقیقت کوئی معاملہ ویسا نہین ہے جیسا کہ اُس سے اظہار ہوتا ہے ایک ایسی چیز ہے جسپر عدالتین بہت شبہہ کرینگی اور اسکو بالضرور پورے طور پر شہادت سے ثابت کرنا چاہیے۔ (ی) لیکن

(ح) چودہرانی بنام تارینی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۴۵۔ بعدم منظوری مقدمہ بندو بنام پیاری ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۱۲۔ نرائن بنام کرشنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۱۴۔

(ط) دھرنی کانت بنام کرشٹو کماری۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۷۰ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۱۔ مساۃ ٹھکرو بنام گنگا پرشاد۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۷۔

(ی) سری مان چندر بنام گوپال چندر مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۔ (پریوی کونسل) عظمت بنام ہردواری مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۴ (پریوی کونسل) فیض بخش بنام فقیر الدین مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۴۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۴۶۔ اومان پرشاد بنام گندھرپ سنگھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۔ زبانی شہادت کافی ہے۔ پالانیپا بنام آر موگم ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۶۔ تارامونی بنام شب ناتھ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۹۱۔ کمار بنام سیرنواس انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب ایک مرتبہ اصلیت زرخرید ثابت ہوجائے تو بعد کے افعال جو فرضی مالک کے نام سے کیے جائین اُن کی توضیح بمعاینہ اصل حقیقت معاملت سے ہوسکتی ہے۔ اور وہی سبب جس نے ملکیت ظاہری کی ہدایت کی۔ وہی فطرتاً اس قسم کی ملکیت کے موانع کاروبار کرنے کا طریقہ ظاہر ہی بتلادیگا (ک) صد ۹۱ ۴

نفاذ حقیقت اصلی۔ ف ۴۰۲ جب کسی معاملہ کی نسبت ثابت ہوجائے کہ بینامی ہے تو عدالتہائے ہند جنکا فرض ہے کہ ایکوئٹی (بمقتضائے انصاف) وگڈ کانشنس (ایمانداری) سے فیصلہ کرین اسکے ساتھہ وہی برتاو کرین گی جو کوئی اور انگلش کورٹ آف ایکوئٹی کریگی (ل)

اسکا اصول یہہ ہے کہ محض فرضی حقیقت کو نہین بلکہ اصلی حقیقت کو نافذ کیا جائیگا بشرطیکہ عمل مذکور سے کسی قانون کی خلاف ورزی یا بیگناہون کے لئے منتج بہ فریب نہ ہو۔ مثلاً مالک اصلی مالک ظاہری پر اپنی حقیقت قایم کرنیکے لیے یا واسطے دلانے قبضہ کے نالش کرسکتا ہے۔ (م) اور اسکے برعکس اگر بینامیدار یہہ کوشش کرتا ہے کہ بمقابلہ مالک مستفید اپنی حقیقت ظاہری کو نافذ کرے تو آخر الذکر جو ابدہی مین اصلی نوعیت معاملہ کو ثابت کرسکتا ہے (ن)

اسی طرح قرض خواہ جو اپنے دعوون کو بمقابلہ جائداد مالک اصلی نافذ کرتے ہون تو اُن کو بینامی کی جائداد پر بھی بالکل وہی حقوق ہین گویا وہ دراصل اسی شخص کے نام کی تھی (س)

(ک) بی بی نعمت بنام فضل حسین فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۳۹ ردی بنام دین دیال ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۷۔

(ل) فیصلہ یکطرفہ مقدمہ کاہن داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۵۴۔

(م) ٹھکرائن بنام سرکار مورس انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۱۲۔

(ن) رامنگر بنام مہاسندر (پریوی کونسل مین) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۳۔

(س) موساوی بنام میرزا مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۲۷۔ ہیمن جنی بنام جوگندر ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۶ گوپی بنام مارکنڈ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۰۔ عبدالمی بنام میر محمد۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۱۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور پہلے کے برعکس اگر قرضخواہان مذکور بہ تعمیل ڈگری بمقابلہ بنامیدار جائداد فریق کرائین تو اصل مالک مستحق ہوگا کہ اس کارروائی کو منسوخ کرائے۔ (ع)

اسکے خلاف بہت سے احکام ایسے ہین جنکے رو سے نیلام بربناء ڈگری عدالت بالقایاے مالگزاری مین خریدار سارٹیفکٹ یافتہ قطعًا اصلی خریدار سمجھا جائیگا اور اس دلیل پر اسکو مبدل نکیا جائیگا کہ حقیقتاً شخص مذکور کی خریداری دوسرے کی جانب سے ہے۔ (ف)

صد ۴۹۲ بالیقین اسطرح کے قوانین عدالتون کے اکویٹیبل (انصافانہ) اختیار کے مانع ہین مگر ان کا اصلی مفہوم نکالا جائیگا۔ اسلئے اگر مالک اصلی فی الواقع وایمانًا قابض ہے اور بینامی دار اس امر مین کوشان ہے کہ اپنی برائے نام حقیت کی بنیاد پر اسکو مبدل کرے تو قانون عدالتون کو اسکے دعوے کی غیر اصلی حیثیت تسلیم کرنے سے باز نہین رکھہ سکتا۔ (ص) جو خریداری کسی ہندو خاندان کے منتظم نے اپنے نام سے کی ہو (جیساکہ دستور ہے) تو اسکی نسبت یہہ نہین سمجھا جائیگا کہ قوانین مذکور کے مفہوم مین داخل ہوتی ہے۔ (ق) یہہ بھی قرار پایا ہے کہ ان مضامین قانون کا صرف یہی منشا ہے کہ اصلی مالک کو خریدار سرٹیفکٹ یافتہ کی حقیت پر حجت کرنے سے باز رکھین اور یہہ کہ مضامین مذکور شخص ثالث کو اس امر سے باز نہین رکھتے ہین کہ بمقابلہ مالک اصلی ایسی جائداد کی نسبت اپنے دعوے کو نافذ کرائے جو بینامی کی حیثیت مین خریدی گئی ہو۔ (ر)

(ع) نارائندری بنام اوجل دیکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۱۔

(ف) دیکھئے اکٹ نمبری ۸ بابتہ ۱۸۵۹ء دفعہ ۲۶ (ضابطہ دیوانی قدیم) اکٹ نمبری ۱۰ بابتہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۳۱۔ (الیفاً) اکٹ نمبری ۱۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳۱۷۔ (مجموعہ ضابطہ دیوانی جدید) اکٹ نمبری ۱۱ بابتہ ۱۸۵۹ء دفعہ ۲۱ (قانون نیلام مالگزاری بنگالہ) اکٹ نمبری ۱۱ بابتہ ۱۸۵۹ء دفعہ ۳۶ (قانون نیلام مالگزاری میناری

(ص) جنس بنام لالہ بہوری مورس انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۶۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷ لوکی بنام کالی پدو۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیکس جلد ۴ صفحہ ۱۵۴۔

(ق) دیکھئے مقدمہ ٹونڈن بنام پوکہہ نرائن بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۶۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۷ بردہ سنگھہ بنام گنیش (پریوی کونسل مین) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۷ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۶

(ر) چیندکامنی بنام رام رتن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شخص ثالث کو فریب دینا۔ **ف ۴۰۳** قانون سے قطع نظر کرکے بھی عدالتین ایسے موقع پر اصلی مالک کے حقوق نافذ نہ کرینگی جہان حقوق مذکور کا عمل بیگناہ اشخاص کو فریب دیتا ہو یہہ مشہور تمثیل ایسے موقع پر وارد ہوتی ہے جہان بینامی دار نے اس جائداد کو جسکا کہ وہ ظاہری مالک ہے بالمعاوضہ ایسے اشخاص کے ہاتھہ بیع یا رہن کر دیا ہو جو اس امر سے ناواقف ہون کہ وہ اصل مالک نہ تہا۔

اسٹرچ کے مقدمہ مین جو ڈیشل کمیٹی نے بیان کیا ہے کہ "یہہ ایک نیچرل اکوئٹی (انصاف) کا اصول ہے جو عام طور پر منطبق ہونا ضرور ہے کہ جہان کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو مجاز کر دیتا ہے کہ کسی جائداد پر مالک کی حیثیت مین ظاہر ہو جائے اور شخص ثالث اس جائداد کو ظاہری مالک سے اس اعتبار پر قیمتاً خرید لیتا ہے کہ وہی اسکا اصلی مالک ہے تو وہ شخص جو اس طرح پر دوسرے شخص کو مالک ظاہر بننے کا مجاز کرتا ہے پھر مجاز نکیا جائے کہ اپنی اوس پوشیدہ حقیت پر جائداد حاصل کرے تاوقتیکہ وہ خریدار پر یہہ امر ثابت کر کے غالب نہ آجائے کہ اسکو واقعی اطلاع تہی یا آنکہ کوئی ایسا امر ثابت کرے جو بمنزلہ اصلی حقیت کی نوٹس تعبیری کے ہو یا کوئی ایسی وجوہ ہون جنکے لحاظ سے اُسکو اسطرح کی تحقیقات کرنی چاہیئے تہی اور اگر وہ ایسی تحقیقات عمل مین لاتا تو اصلی حالات دریافت ہو جاتے۔ (ش)"

(ش) رام کمار بنام سیکرٹری بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶ (پریوی کونسل) بر صفحہ ۵۲۔ لچھمن چندر بنام کالی چرن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۲ (پریوی کونسل) نیز ملاحظہ ہو رائے جسٹس فیر صاحب۔ بھگوان بنام راپوچ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵۔ نیز ملاحظہ ہون مختلف مقدمات راکھل داس بنام بندر مقدمات مارشل بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ صفحہ ۲۹۳۔ اودہا بی بنام پنچانن الیفاً صفحہ ۵۶۴۔ کالیداس بنام گوبند الیفاً صفحہ ۵۶۹۔ رینی بنام گنگا نرائن ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۰۔ نندن بنام ٹیلر الیفاً جلد ۵ صفحہ ۳۷۔ برج ناتہ بنام کوتکاش الیفاً جلد ۹ صفحہ ۵۹۳۔ نیدہی بنام نبتو الیفاً جلد ۲۴ صفحہ ۹۷۔ چندر کمار بنام ہربنس سہائے۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷۔ سرپ چندر بنام گوپال چندر۔ الیفاً صفحہ ۱۴۸۔ جس مین یہہ قرار پایا تہا کہ محض انتقال بینامی کا واقعہ بمنزلہ بینامیدار کے ایسے بیان کے نہین ہے جو اصلی مالک یا اسکے ورثا کو بمقابلہ خریدار پابند کرتا ہو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکم ۴۹۲

لیکن بالیقین اس امانت کی اطلاع صراحتاً یا کنایتاً ہوسکتی ہے اور کوئی شخص جو کسی ایسے شخص کے ساتھہ معاملہ کرتا ہے جو قابض نہین ہے باصیح دستاویزات حقیت ثابت کرنے سے قاصر ہے تو یہہ واقعات بمنزلہ اطلاع ہونگے جو اسکی معاملہ کو اصلی حالت حقیت شخص مذکور کا محکوم کردینگی جس کے ساتھہ وہ معاملہ کرتا ہے۔ (ت) ایسی صورتون مین اصل مالک کا کوئی مدبرانہ ارادہ نہین ہوتا کہ کسی کے ساتھہ فریب کرے لیکن اگر وہ تدبیر کے ساتھہ فریب کرنیکے تمام وسائل اپنے بینامیدار کے ہاتھہ دیدیتا ہی تو انصاف اسکی اجازت ندے گا کہ اس شخص کا نقصان کرکے اپنی حقیت کا دعوے کرے جسکو فی الواقع فریب دیا گیا ہو۔

فرضخواہون کو فریب دینا۔

۴۰۴ ۔ اس سے زیادہ قوی وہ صورت ہے جس مین جائداد فرضی نام سے کردیگئی ہو اور اسکا صریحی مقصود یہہ ہو کہ قرضخواہون سے پوشیدہ رکھے اسلئے کہ انکے مقابلہ مین بلاشبہہ اسطرح کا معاملہ قطعاً ناجایز ہے (کتاب ہذا فقرہ ۴۰۲)

لیکن ایک بہت ہی عام طریقہ کارروائی یہہ ہے کہ اصل مالک بینامی دار پر دعوے کرے یا بینامی دار کی نالش کا مقابلہ کرے اور یہہ بیان کرے اور شہادت سے ثابت کرے کہ بیع محض ظاہری تھی اور صریحاً اس غرض سے عمل مین آئی تھی کہ قرضخواہون کو فریب دیا جائے۔ دوسرے الفاظ مین یہہ ہے کہ فریق مذکور معترف ہوتا ہے کہ اسنے ظاہراً اپنی جائداد کو دوسرے پر بغرض فریب منتقل کردیا ہے لیکن اب مستدعی ہے کہ اسکا فعل کالعدم ہوجائے اسلئے کہ مقصود فریب حاصل ہوچکا ہے۔

ایک عرصہ تک یہہ قاعدہ سمجھا جاتا تھا کہ جہان ایسی صورت ثابت ہوجاتی تھی تو عدالت ہمیشہ اسکو چارہ کار عطا کرنے سے انکار کرکے فریقین کو اپنی اپنی بداعمالی کے نتایج

(ت) حکیم بنام بجوی ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۸۔ منیجر جی بنام کونگسہو ہائیکورٹ رپورٹ بمبی جلد ۶ صفحہ ۵۹۔ (صیغہ ابتدائی دیوانی) امام باندی بنام کمیسوری انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۰ و ۱۶۵ و ہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھگتنے کو چھوڑ دیتی تھی۔ اور جب منجانب اصل مالک واپسی قبضہ جائداد کی نالش دائر ہوتی تھی۔ (ث) تو اس عرضی دعوی کو خارج کر دیتی تھی اور جب وہ اس شخص کے خلاف میں جسکو اُس نے قانونی حق دیدیا تھا جواب دہی میں پیش کرتا تو اسکے سننے سے انکار کر دیتی تھی (خ) اور وہ لوگ بھی جو اصل مالک کے تحت میں جائداد حاصل کرتے تھے چاہے وارثان کی حیثیت میں ہوں یا خریداروں کی صورت میں ہوں تو اُن کے ساتھ بھی بالکل اسی کا سا برتاؤ کیا جاتا تھا۔ (ذ) صفحہ ۴۹۱

اس کے خلاف بعد کے مقدمات میں ایک مخالف اصول قائم کیا گیا تھا جن میں سے پہلے مقدمہ میں مدعی نے بحیثیت ایک ایسے شخص کے مشتری ہونے کے اپنی حیثیت کے درج رجسٹر کرانیکا دعوے کیا جسکو مدعا علیہا نے صرف اپنا بینامیدار بتلایا تھا اور حقیقت میں قبضہ مدعا علیہا ہی کا تھا یہہ واضح ہوا کہ بینامیداروں کی بیع بلا معاوضہ نہیں

(ث) رامندر بنام روپ نرائن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ (۱۴۹) روشن بنام کلکٹر میمن سنگھ فیصلہ جات مذکور بابتہ سنہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۱۲۰ برہمو بنام رام دولب فیصلہ جات مذکور بابتہ سنہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۷۶۔ راج نرائن بنام جگناتھ فیصلہ جات مذکور بابتہ سنہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۴۷۷۔ کونجی بنام جانکی فیصلہ جات مذکور بابتہ سنہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۸۳۸۔ بہوانی بنام پریم فیصلہ جات مذکور بابتہ سنہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۶۳۹ رام سندر بنام انند ناتھ ایضاً بابتہ سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۴۲۔ ہری شنکر بنام کالی ویکلی رپورٹر بابتہ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۶۵۔ لوک سندری بنام ہورو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۸۷۔ کیشب بنام دیاس مونی۔ ایضاً جلد ۷ صفحہ ۱۱۸۔ رائے عدالت عظمت بنام سردواری مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۴ (پریوی کونسل) سوکھی منی بنام مہندر ناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۸ و ۲۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۴ (پریوی کونسل)۔

(خ) ابھای چرن بنام تری لوچن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ سنہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۶۳۹۔ رام لال بنام کشن ایضاً بابتہ سنہ ۱۸۶۰ء حصہ اول صفحہ ۴۳۶۔ رائے عدالت رامانگ بنام مہاسندر بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۸ (پریوی کونسل)

(ذ) لکھی بنام تارامنی ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۹۲۔ پری کیت بنام رادھاکشن ایضاً صفحہ ۲۲۱ کالی ناتھ بنام دیال کرسٹو ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۸۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن یہہ بھی معلوم ہوا کہ پچھلے کسی مقدمہ مین جس کے فریقین مدعا علیہا اور بینامیدار تھے۔ مدعا علیہا نے ظاہر کر دیا تہا کہ بینامیدار ہی اصلی مالک ہین اور ساتھہ ہی یہہ بھی واضح ہوا کہ مدعا علیہا کے شوہر نے قرضخواہون کو مغالطہ دینے کی غرض سے جائداد بینامیدارون کے نام سے کر دی تہی انہین دونون وجوہ سے جج نے قرار دیا کہ اب مدعا علیہا اصلی حالت حقیت پر اعتماد نہین کر سکتی تھی۔ ہائیکورٹ بنگالہ نے اس تجویز کو دونون امور کے لحاظ سے منسوخ کر دیا۔ چنانچہ امر آخر کے متعلق کرم صاحب چیف جسٹس نے بیان کیا تہا کہ "اکثر ایسے مقدمات مین معاملہ بینامی کا مقصود یہہ ہوتا ہے کہ بمقابلہ قرضخواہ ایک سپر حاصل ہو جاے لیکن اسپر بھی فریقین اس امر کے ثابت کرنیسے باز نہین رہے گئے ہین کہ یہہ مقصود نہ تہا کہ بذریعہ دستاویز بینامی جائداد منتقل ہو جاے اور حقیقت مین جائداد اب تک اسی کے قبضہ مین رہی ہے جس نے اس کے علیحدہ کرنے کا اعتراف کیا ہے"

اسکے بعد انہون نے انگریزی فیصلون کا حوالہ دیکر یہہ بیان کیا کہ "اگرچہ اس مین شک نہین کہ قرضخواہون کو محروم کرنیکے لیے اس قسم کے معاملت کا ہونا نامناسب ہے لیکن معاملت کی اصل ماہیت جسکو معلوم کرنے کی ضرورت ہے وہ یہی اصلی خفوف فریقین ہین پس اگر عدالتین یہہ تجویز کرین کہ ان ہی وجوہ کی بنیاد پر لوگون کے حق مین فیصلہ ہوتا تہا تو وہ ایک فریب کی مدد کرینگی اسلیے کہ وہ جائداد ایسے شخص کو دلادینگی جسکی نسبت ہرگز مقصود نہ تھا کہ اسکو ملے" (الف)

ص ۴۹۵

اصول فیصلہ ۴۰۵ - امکان یہہ ہے کہ اصل قاعدہ ایک ایسا امر ہے جو اس مقدمہ آخر الذکر کے قائم کردہ وسیع اصول اور جن کو وہ منسوخ کرتا نظر آتا ہے انکے بین بین ہو جب کسی معاملہ کی نسبت ثابت کر دیا جاے کہ محض بینامی ہے

(الف) سری متی دیبی بنام بمولا - ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۲ - اسکے بعد گوپی ناتہ بنام جادو ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۲ ہیکنتھ بنام گوبو لا ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۱ - نیز ملاحظہ ہو تقدہ برج موہن بنام رام رسنگہ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۴ صفحہ ۳۴۱ - (۴۳۵) پرام بنام لال جی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۰۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو یہہ ظاہر ہے کہ بینامی دار حقیت سے بالکل ہی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اُس کا نام محض اس شخص کا عرف ہے جسکو حق استفادہ حاصل ہو۔ یہہ امر کہ الف نے ب۔ کا نام اس غرض سے اختیار کیا کہ۔ ج۔ کو فریب دے اس بات کیلئے کوئی سبب نہین ہو سکتا کہ عدالت۔ ب۔ کو اجازت اور مدد دے کہ وہ الف کو دہوکا دے البتہ اگر۔ الف۔ کو جائداد پہر اپنے قبضہ مین لینے یا حقیت اپنے نام کرانے کیلئے عدالت کی مدد درکار ہو تو اس امر پر غور کرنا نہایت اہم ہوگا کہ آیا۔ الف۔ نے واقعی۔ ج۔ کو دہوکا دیا ہے یا نہین۔ پس اگر اُسنے اپنے عرف کی ذریعہ سے دہوکا دیا ہے تو اب وہ محض حیلہ نہین رہا بلکہ اصلیت ہو گئی اور عدالت کا یہہ کہنا مناسب ہوگا کہ وہ اب اسکو اس شخصیت کے پہر اختیار کرنے کی اجازت ندیگی جس کو اُسنے دوسرون کو دہوکا دینے کے لئے ترک کر دیا تہا۔ لیکن اگر اُسنے کسیکو دہوکا نہین دیا ہے تو کوئی وجہہ نہین ہو سکتی کہ عدالت اسکے ارادہ کی سزا جائداد۔ ب۔ کو دلا دینے سے دے جسکی دغابازی خود اُس سے بہی زیادہ پیچیدہ ہے۔ انگریزی فیصلہ جات کا یہی اصول معلوم ہوتا ہے مثلاً اُن لوگون کو جائداد واپس لینے کی اجازت ہے جنہون نے جائداد اس غرض سے تفویض کی ہو کہ کوئی دوست جو کبہی پارلیمنٹ مین نہین بیٹہا ہے اسکو پارلیمنٹری قابلیت حاصل ہو جاے یا کسی عہدہ شریف کی ملازمت سے بچنے کے لئے جہان بالعوض اُس محبت کے کہ اُس ملک مین اُن کی کوئی جائداد نہین بالآخر اُن کو جرمانہ دینا پڑا یا جہان اُنہون نے قرض خواہون کو فریب دینے کا ارادہ کیا ہو مگر درحقیقت اُنکو نقصان نہ پہونچا ہو۔ (ب) یا کسی ایسے جرم سنگین کے حکم کے اثر سے بچنے کے لئے کیا گیا ہو جسکا مرتکب ہونا دینی والے

صد ۴۹۶

(ب) برچ بنام بلاگریو۔ ا ملیز رپورٹس چینسری صفحہ ۲۶۴۔ کاسنگٹن بنام فلیچر۔ اٹکنس چینسری جلد ۱ صفحہ ۱۵۶۔ پلاٹامون بنام اسٹیڈیل کوپر رپورٹس چینسری صفحہ ۲۵۰۔ ینگ بنام نیچی اٹکنس رپورٹس چینسری جلد ۲ صفحہ ۲۵۴۔ سیمس بنام ہیوز۔ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۷۵۔ رے الارڈ ویسٹ بری بنام ٹنٹ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۔ سیسل بنام بچر۔ جیکب اینڈ واکر رپورٹس چینسری جلد ۲ صفحہ ۶۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرض کر لیا ہو مگر جس کو حقیقت مین نہ اسنے کیا ہو اور نہ کر سکتا ہو۔ (ج)
لیکن جہان مصنوعی عطا کے ذریعہ سے درحقیقت فریبانہ یا خلاف قانون امر ہو چکا
ہو تو وہان یہ مثل منطبق ہوتی ہے۔ "جہان جابنین خاطی ہون وہان قابض کی
حالت بہتر ہے"۔ عدالت کسی فریق کو مدد ندیگی "جائداد جس کو وہ پہنچگئی ہے
وہان رہنے دو۔ (د) لیکن لارڈ ایلڈن نے تجویز کیا تہا کہ یہہ قاعدہ اوس
شخص سے نہ متعلق ہوگا جس نے اصل پانی کی تحت مین دعوے کیا ہو لیکن
خود ناجوازی یا فریب کرنیکا فریق نرہا ہو۔ (ھ) اور اس غرض سے کہ گیرندہ
جائداد اپنے پاس رکہے اوسکو لازم ہے کہ صراحتاً غرض کے خلاف قانون
ہونیکی حجت کرکے اعتراف کرے کہ جس غرض سے اوسنے جائداد لی ہے
اوسپر جداگانہ غرض کی لحاظ سے قابض ہے۔ (و) ایسی صورت مین بہی
عدالت نسبت امورات ابتدائی کے کوئی چارہ کار اوسے ندیگی اگر اصل
مالک اور بینامی دارمین بخلاف ظاہری حیثیت معاملہ کے کوئی جدید معاملہ ہوا ہوتا

(ج) ڈیوینیر بنام اٹی۔ بیوٹنر رپورٹس جلد ۳۵ صفحہ ۲۰۸۔ مینگ بنام جل لا رپورٹ
جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۵۔ دیکہئے مقدمہ گریٹ برٹن اسٹیم بوٹ کمپنی۔ انگلش لا رپورٹس
چینسری ڈویزن جلد ۲۶ صفحہ ۶۱۶۔
(د) ڈیوک آف بیڈفورڈ بنام کوک ہیئر سینیر رپورٹس چینسری جلد ۲ صفحہ ۱۱۶۔ کلسٹن بنام
براون وسینر جونیر رپورٹس جلد ۶ صفحہ ۶۸۔ چیاپلین بنام چیاپلین۔ پیر ولیمس رپورٹس چینسری
جلد ۳ صفحہ ۲۳۳۔ براکن بری بنام براکن بری۔ جیکب اینڈ واکرس رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۳۹۱
ڈو بنام مدارلٹس۔ بارن وال اینڈ الڈرسن (کنگس بنچ) جلد ۲ صفحہ ۳۶۷۔ اقوال
یورن نسبت امانت صفحہ ۹۳۔ اکوئٹی جورسپرڈینس مولفہ اسٹوری دفعہ ۲۹۸ کے
بموجب قانون امانت ہند ایکٹ نمبری ۲ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ء کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ چنویر اپا بنام پٹ اپا
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۸۔
(ھ) اقوال یورن نسبت امانت صفحہ ۹۳۔ وسینر جونیر رپورٹس جلد ۶ صفحہ ۶۸۔
(و) ہیگ بنام سکے لا رپورٹ چینسری جلد ۷ صفحہ ۴۶۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو بہی شخص اول الذکر اپنی ظاہری حقیت پر بہروسہ کرنیسے باز رکہا جاسکتا (ز)

اصلی خریداری جو بینامی کی صورت مین ہوئی ہو۔

ف ۴۰۶ ۔ حال کے مقدمات کے قبل بھی بنگالہ مین یہہ قرار پایا ہے کہ کسی شخص کے لیے ایسی صورت مین بمقابل بینا میدار اپنے حقوق کے نفاذ کا کوئی امر مانع نہین ہے جہان اسنے شخص غیر کے نام سے انتقال کرا کے مجدداً خریداری کی ہو جا ہے خریداری مذکور منجانب قرضخواہان قرقی جائداد کے روکنے کیلئے ہو۔ عدالت نے مصرحہ بالا مقدمات کا حوالہ دیکر بیان کیا تہا کہ "اس مقدمہ مین مدعی کی یہہ استدعا نہین ہے کہ جو فعل فریب کی صورت مین اوس سے ہوا ہے اوسکو کالعدم ٹہیرائے یا دوسرے الفاظ مین یہہ کہ اپنے فریبانہ فعل کے اثر سے نجات پائے۔ وہ صرف اس بات کا دعویدار ہے کہ ایک فعل جایز کو نافذ کرائے جو اپنی حد مین جایز ہے گو بصورت موجودہ اس غرض سے ہوا ہے کہ جائداد کو قرضخواہون کے دسترس سے محفوظ رکہے" (ح) ص ۴۹۷

دیوالیہ

یہہ یاد رکہنا بہی مناسب ہوگا کہ وہ قواعد جن کے تحت مین بینامی کے معاملات ہین ایسے ہر جات سے متعلق نہون گے جو دیوالیہ پنے کے خیال سے قرضخواہون کو فریب دینے کے ارادہ سے عمل مین آئی ہون (ط) اور نہ اُن صورتون سے متعلق ہون گے جہان جائداد صرف ایک ہی قرضخواہ کے ہاتہہ اس غرض سے بیچڈالی گئی ہو یا دیدی گئی ہو کہ دوسرے قرضخواہ کی کارروائی قرقی آیندہ کو باطل کردے۔ (ی) اگر انتقال درحقیقت واقعی طور پر کیا گیا ہے اور مصنوعی نہین ہے تو وہ معاملہ بینامی نہین ہے رہا یہہ امر کہ وہ جایز ہے یا ناجایز یہہ دوسرے لحاظات پر منحصر ہے۔

(ز) جہاداجی بنام وٹل دلال انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۷۸۔

(ح) سوبہدرا بنام بکرماجیت۔ فیصلجات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۵۴۳ و ۵۴۸۔

(ط) ہنانابہای بنام سرینواس مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۴۔

(ی) بشنکر بنام کیسا ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۱۔ پلن بنام رام لنگ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۲۶۵
نمک چند بنام جیتا ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دفعہ ۴۰۷ - فریقین مین کیا لحاظ حقوق مستقرہ اور کیا لحاظ طرز دعوے

فریقین مذکور ذیل مین قطعی ہوتی ہین البتہ شخص ثالث کیلئے جسکا نام مثل مین نہو یہہ فائدہ کیلئے چلایا گیا ہے (ک) اسیطرح وہ شخص بھی جس کا نام مثل مین درج ہو یہہ ثابت کرنیکا مجاز ہو سکتا ہے کہ درحقیقت ایسے شخص کے مقابلہ مین نالش چلائی جانی ہے جو اوسکا فریق نہین ہے لیکن جہان ظاہر اسکا مخالف دعوے مین تجویز ہوا ہو تو کسی فریق کے لئے جایز نہین ہو سکتا کہ دخل دیکر اس بات کے دعویدار ہون کہ نزاع مصنوعی تہی - اور مدعا علیہ بھی جسکا نام مثل مین شریک ہو یہہ ثابت کرنیکا مجاز نہین ہو سکتا کہ حقیقی مدعا علیہ ہونیسے قطع نظر کرکے وہ مدعی تہا اور اوس کے مقابلہ مین جو تجویز حاصل کیگئی اوس سے قطع نظر کرکے درحقیقت اُس کے موافق تجویز ہوئی ہے (ل)

بنیادار کو فریق ہونا چاہیئے

اسی لحاظ سے بطور قاعدہ کلیہ اگر ضروری نہو تاہم مناسب ہے کہ اون تمام نالشات مین بنیادار کو فریق ہونا چاہیئے جو اوس جائداد پر موثر ہون جسکا وہ برائے نام مالک ہو - لیکن یہہ ایسے موقع پر ضرور نہین ہے جہان اوسکی ظاہری حقیت کے متعلق کوئی نزاع نہو - (م)

صہ ۴۹۸ درحالیکہ خلاف مین کوئی شہادت نہو - یہہ قیاس ہونا چاہیئے کہ بنیادار نے جو دعوے دائر کیا ہے وہ مالک مستفید کے پورے اختیار سے کیا ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو اوسکی موجودگی مین جو فیصلہ ہوگا وہ اصل مالک کو اوس حد تک پابند کرے گا گویا کہ خود اصل مالک ہی نے دعوے دائر

(ک) لچہمن بنام پتمی رام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۱۰ -

(ل) ہرابل بنام راجندر - ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۰ - چنویرایا بنام پتیا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۸ -

(م) کریم النسا بنام مہابت فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۵۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا تھا۔ (ن) لیکن جہاں مدعی کا حق نسبت اراضی و قبضہ قائم کرنے کے لئے دعوے ہوا ہو۔ پس اگر یہہ معلوم ہو کہ محض وہ بنیاد ہے تو اس کا دعوے خارج کر دیا جائیگا۔ اور اس سے کوئی فرق نہوگا کہ اصل مالک مدعا علیہ ہے اور انکار حقیت کی نسبت اوسنے شہادت دی ہے (س)

(ن) گوپی ناتھ بنام بھگونت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۹۷ و ۷۰۵۔

(س) ہری گوبند بنام اکھوئی کمار انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چودھوان باب

نان ونفقہ

اشخاص جو پرورش کے حقدار ہین۔

۴۰۸ ف - حق پرورش کی وسعت واہمیت لازمأ مسئلہ خاندان غیر منقسمہ سے پیدا ہوتی ہے - ابتدا مین کوئی شک نہین کہ کسی فرد خاندان کو نان ونفقہ کے سوا کوئی حق نہ تھا ملبار کا ابتک بہی قانون ہے - (الف) اور قریب قریب ایسا ہی تقسیم سے پہلے ہر معمولی خاندان ہندو مین ہے جو قانون متاکشرا کا تابع ہو (فقرہ ۲۶۸ کتاب ہذا) الغرض خاندان غیر منقسمہ کا فرض ہے کہ افراد خاندان اور اُن کے جورو بچون کی پرورش کرے - اون کے رسوم کو انجام دے اور شادیون کے اخراجات ادا کرے (ب) دوسرے الفاظ مین یہہ ہے کہ جو لوگ نفس جائداد مین حصہ کے مستحق ہون وہ اس امر کا استحقاق رکہتے ہین کہ اُن کے تمام ضروری مصارف اُس جائداد کی آمدنی سے دئے جائین لیکن حق نان ونفقہ اس سے بڑہکر ہے -

(الف) کتاب ہذا فقرہ ۲۲۰ - ملیبار کے تاروادڑون مین افراد مذکور کے حقوق پرورش کی نسبت دیکہئے مقدمہ متن نیام کی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ - پاربتی نیام قرن ایضاً صفحہ ۳۴۱ کہنات نیام گنی ٹی ایضاً جلد ۷ صفحہ ۲۳۳ - کیشو نیام انک کندا یضاً جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۷ - چندو نیام رامن ایضاً ایضاً صفحہ ۳۰۸ - چیکوٹی نیام مکی ایضاً جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۵ -

(ب) منو باب ۹ فقرہ ۱۰۸ - نارد و باب ۱۳ فقرہ ۲۶ - تا ۲۸ و ۳۳ یہہ حق معاہدہ پر مبنی نہین ہے اسلئے نالش واسطے پرورش کے بشرطیکہ کوئی خاص معاہدہ نہو عدالت خفیفہ کی سماعت کے لایق نہین ہے سدلنگیا نیام سداو - انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۲ صفحہ ۶۲۴ - آپاجی نیام گنگابائی ایضاً صفحہ ۶۳۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ لوگ جو حصہ دار ہوتے اگر اُن مین کوئی ذاتی ناقابلیت نہوتی اپنے بیٹون پوتون
(بشرطیکہ صاحب عصمت ہون) اور بیٹیون کے لئے اسیطرح کا استحقاق رکھتے
ہین - مثلاً وہ لوگ جو کسی ذہنی یا جسمانی نقص کی وجہ سے مستحق ارث نہین ہین (ج)
یا غیر صحیح النسب* بیٹے جبکہ وہ ورثار کے مثل مستحق نہون گو وہ تعلق جس سے وہ پیدا
ہوئے ہون زناکاری کا ہو - (د) وہ لوگ جو تبنیت مین لئے گئے ہون اور
اُن کی تبنیت ناجایز ثابت ہو جاے یا وہ جو بعد مین صحیح النسب لڑکے کی پیدایش
کی وجہ سے اپنے جملہ حقوق سے محروم ہو جائین (ھ) آیا یہی حق خارج القوم اور

(ج) مناکشرا باب ۲ صفحہ ۱۰ - دائے بھاگ باب ۵ فقرہ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ کرم سنگرہ باب ۳ فقرہ
تا ۱۷ - بیوہار میوکھہ باب ۴ صفحہ ۱۱ فقرہ ۱ تا ۹ - ولیٹ اینڈ بھولرس ڈائجسٹ صفحہ ۵۱ -

*(حاشیہ) پسر غیر صحیح النسب ہندو خاندان کا حق پانے نان ونفقہ کا جائداد
خاندانی سے محض ایک استحقاق ذاتی ہے اور اُسکے لڑکے کو نہین پہنچتا نہ وہ جائداد
خاندان کے انفکاک رہن کا حق رکھتا ہے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۳
مگر جبتک کہ پسر غیر صحیح النسب زندہ رہے بہ تسلیم اپنے حیثیت بطور شریک خاندان پدری
کے اور بطور اپنے محجوب الارث ہونیکے اقوام دوجنمی مین مستحق نان ونفقہ ہے اور
ایسا نان ونفقہ دگری شدہ جائداد خاندانی پر عاید کیا جا سکتا ہے مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۱
یہہ امر غیر طے شدہ ہے کہ آیا لفظ پسر غیر صحیح النسب مین دختران غیر صحیح النسب بھی
داخل ہین یا نہین دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۷ - م

(د) مناکشرا باب ۱ صفحہ ۱۲ فقرہ ۳ - متوسوامی نام ونکٹ سبھا (مقدمہ زمینداری پیاپورم) انگلو رپورٹ
رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ کمال رہا مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۲
صفحہ ۱۵ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۶ (پریوی کونسل) چوتریا نام سبھوب پرہولاد - مورس
انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۸ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ (پریوی کونسل) راہی نام گوونداندین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷ - وراراستی نام سنگا ویلو - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۶ - کپا نام سنگا ویلو -
انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۲۵ ہرگوبند نام وہرم انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹

(ھ) مناکشرا باب ۱ فصل ۲ فقرہ ۲۸ - دیت تک چندر کا باب ۱ فقرہ ۱۵ کتاب ہذا فقرہ ۱۶۳ تا ۱۶۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن کی اولاد سے متعلق ہے یا نہین - یہہ ایک ایسا امر ہے جسکے متعلق مستندین مین اختلاف ہے - (و) بعد ایکٹ نمبر ۲۱ بابتہ سنہ ۱۸۵۰ء (ازادی مذہب کے) اس امر مین اصلاً کوئی اہمیت باقی نہین رہی ہے اور دا شتہ عورتین بھی پرورش کیے جانے کی مستحق ہین گو اُن سے زناکاری ہی کا تعلق رہا ہو - (ز) لیکن یہہ ذمہ داری صرف وہان ہی ہے جہان لونڈیون کے مثل جو زمانۂ قدیم مین افراد خاندان سمجھی جاتی تھین یہہ تعلق مستقل رہا ہو (ح) بدرجہ اولی یہہ ہے کہ افراد خاندان کی بیوائین بھی اسیطرح مستحق ہین بشرطیکہ وہ صاحب عصمت ہون اور جب تک وہ عصمت سے بسر کرین - (ط)

(ا) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۰ فقرہ - ۱ - دائے بھاگ باب ۵ فقرہ - ۱۱ و ۱۲ - دائے کرم سنگرہ باب ۳ فقرہ - ۱۴ تا ۱۶ - بیوہار میوکھ باب ۴ فصل ۱۱ فقرہ - ۱۰ -

(ز) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ - ۲۸ - دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ - ۲۸ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۵ اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۴۷ - دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ - ویٹ اینڈ ہیولس ڈائجسٹ صفحہ ۱۹۴ اہم کار بنام اومیا شنکر ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۱ - درنداونداس بنام یمونا ایضاً جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹ -

(ح) اسکی نام ونکٹ سوامی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۴۴ -

(ط) "عورت کو زندگی بھر نفقہ دینے دو بشرطیکہ یہہ عورتین اپنے خاوند کے بستر کو پاک رکھین پس اگر وہ اسکے خلاف کرین تو وہ کفاف بھائی بند نہین سکتے ہین" (نارد باب ۱۳ فقرہ - ۲۶) جمیتواہن کا قول ہے کہ یہہ بحث اُن عورتون سے متعلق ہو کہ جو شادی مین تو آئی ہون مگر زوجہ کا مرتبہ نہ رکھتی ہون - لیکن نارد کی اور عبارت (مقتبسہ سمرتی چندر کا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ - ۳۴) پر اسطرح کا اعتراض وارد نہین ہوتا "جاہے جسطرح کی زوجہ (یا تنی) بیوہ ہو جائے اور بنک چلن رہے تو کہانا کپڑا اپانی کی مستحق ہے" ملاحظہ ہو سمرتی چندر کا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ - ۴۷ - دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ - متل بنام مک شتی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳۷ راگھاکرشنا سنتھای بنام بہانہ کپیوداس ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ - کیری کو لتنی بنام سنی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۲ و ۲۸۳ و بی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷ - و انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۱۰ و ۲۱۱ مقدمہ ہیرا نام سن بیٹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۹ - جس مین تجویز ہوئی کہ بعد کی بد چلنی بیوہ کو نفقہ سے محروم کرتی جو دگری کے ذریعہ سے دلایا گیا ہو - دیکھو فقرہ - ۴۱۴ - کتاب ہذا - نیز ملاحظہ ہو مقدمہ راجو مونی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۷۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور والدین بشمول سوتیلی ماں، وساس کے استحقاق رکھتے ہین - (ی) بہن یا سوتیلی بہن شادی تک پرورش کی مستحق ہے اور نیز اپنی شادی کے مصارف کی بھی شادی کے بعد اوسکی پرورش کا بار خاندان شوہر پر ہوتا ہے - لیکن اگر اوس خاندان کو اسکی پرورش کی استطاعت نہو تو اوس کی پرورش خاندان پدری سے لازم ہوگی -- (ک) ※

صد ۵۰۱ بدچلنی یا بدچلنی کی وجہ سے ذات باہر ہونا اپنے حد مین خطاوار کو نان ونفقہ سے غیر مستحق نہین کرتا - (ل)

حق پرورش کس طرح نافذ ہوتا ہے | ف ۴۰۹ - اس امر مین کسقدر اختلاف رائے ہے کہ آیا حق نان ونفقہ قطعاً لازم ہے جو مفلس لوگون کے ساتھہ رشتہ رکھنے کیوجہ سے بعض اشخاص سے متعلق ہوجاتا ہے یا یہہ کہ اون لوگون کی جائداد پر محض کوئی حق ہے جو جائداد مذکور پر اپنے قبضہ کیوجہ سے قابض ہوتے ہین - ایک قول مین جو منو سے منسوب ہے

(ی) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۸ - ویسٹ اینڈ بہولر س ڈائجسٹ صفحہ ۲۳۴ - رائے جسٹس نارمن صاحب - کہترانی بنام کاشی ناتھہ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵ (صیغہ اپیل دیوانی) دہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۹۳ (اجلاس کامل) کوپول بنام رکمنی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ سنہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۲۳۸ - رائے عدالت ساوتری بائی بنام لکشمی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۹۷

(ک) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ - ویسٹ اینڈ بہولر س ڈائجسٹ صفحہ ۲۴۵ و ۲۴۷ -

(ل) پٹن ویٹل سیان بنام پٹن ویٹل راگون - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۷۱ - ملکہ معظمہ بنام لمری متو - ایضاً صفحہ ۲۴۳ -

※ (حاشیہ) حال مین ایک مقدمہ مین یہہ تجویز ہوئی کہ جبکہ دختر کا ایک مالدار شخص سے بیاہ ہوگیا ہے تو وہ بروئے وصیت نامہ واسطے علیحدگی ایک رقم خاص کے بطور اپنے نفقہ کے حقدار نہین ہے بلکہ اگر اس کا کوئی اور ذریعہ پرورش نہوتا اسکی پرورش اس خاندان سے کیجاتی انڈین لا رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیہمان ہوا ہے کہ "ماں اور باپ کو بحالت کبر سنی اور باعصمت زوجہ اور شیر خوار
لڑکے کو ضرور پرورش کرنا چاہیئے چاہے سو دفعہ ایسے افعال سرزد ہوں جن
کو نکرنا چاہیئے" (م) ایسا ہی متاکشرا مین بھی درج ہے کہ "جہان مکسوبہ ذاتی کے
سوا کوئی جائداد نہو وہان صرف انہین لوگون کی پرورش جائداد مذکور سے لازمی
ہے یعنی والدین کبر سن و زوجہ و اطفال نابالغ" (ن) سمرتی چندرکا مین بھی صراحتاً
ذکر ہے کہ لزوم پرورش بیوگان حصول جائداد متوفی پر منحصر ہے۔ (س) مدراس
مین اُن موقعون پر اسی قاعدہ کی تقلید کیگئی ہے جنمین نان و نفقہ کے دعاوی ایسی
حالت مین خارج کردئے گئے ہین جب بیوہ نے اپنے ایسے بہنوئیون یا خسر پر دائر کئے جنکے
نفقہ مین موروثی جائداد نہ تھی۔ یا جہان صرف تنخواہ ہی کی جائداد ایسی تھی جس سے
نان و نفقہ دیا جاسکے (ع) ایسا ہی بنگالہ مین بھی قرار دیا گیا ہے کہ علیحدہ شدہ بھائی کی
بیوہ اپنے خسر کے خاندان سے نفقہ پانے کی حقدار نہین ہے۔

صد ۵۰۲ اور بمبئی ہائیکورٹ نے بھی ایک مقدمہ مین یہی رائے دی تھی جسمین ایک ترکی کی ہوئی

(م) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۰۶۔ آخری جملہ دوسرے کسی باب مین ان مضمون
مین منقش کیا گیا ہے کہ ان رشتہ دارون کی پرورش ارتکاب جرم سے بھی کرنی چاہئی
دیکھئے رائے عدالت مقدمہ ساوتری بائی بنام لکشمی بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی
جلد ۲ صفحہ ۵۹۷۔

(ن) متاکشرا السبت تفریق ہبہ مقبسہ مسٹر ٹی ایل اسٹرنجس مینول آف ہندو لا فقرہ
۲۰۹۔ سیتا راین بنام سوکا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۳۶۔ سوتیلا
بیٹا پابند نہین ہے کہ اپنی سوتیلی ماں کو پرورش کرے بجز اسکے کہ اسنے خاندانی
جائداد پائی ہو۔ بائی دیا بنام بائی گوند لال۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۹۔
گدارناتھ بنام ہمن گنی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۶۔

(س) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۔ "بیوہ کو نفقہ دینے کے لئے خلف اکبر
یا دیگر اشخاص مصرحہ بالا کیلئے ضرور ہے کہ متوفی کی جائداد پائین کیونکہ فرض پرورش
بیوہ منحصر ہے جائداد کے پانے پر"۔
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۳۔ امر غیر اہم ہے کہ جائداد منقولہ ہے یا غیر منقولہ۔ کامونی داسی بنام چندر پودے

(ع) ودا نام ونکوما۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۲۲۔
لالہ سوامی بنام سیلم مل ایضاً بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۵ و رائے پدر جاری بنام کپایل ایضاً صفحہ ۲۶
برہاور پا بنام ونکما ایضاً صفحہ ۲۷۲۔ اما کنو بنام آپو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱
صفحہ ۱۹۱۔ دیکھئے مقدمہ ویسالچی بنام اناسوامی ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۵۰
جسمین کہ اس مسئلہ کو بلا فیصلہ چھوڑ دیا گیا تھا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۴

زوجہ نے اپنے شوہر کے بھائیون پر نان و نفقہ کا دعوی کیا تہا۔ اور ان کا ذمہ دار ہونا اس کے شوہر کی کوئی جائداد ان کے ہاتہہ مین ہونے پر منحصر بیان کیا گیا تہا (ف) ایک مقدمہ محکومہ قانون مناکشرا کی بابتہ بنگالہ مین کیمپ صاحب جسٹس نے کہا تہا کہ "مسئلہ فیصلہ طلب یہہ ہے کہ آیا باپ اور بیٹے مشترک حقیت رکہتے ہے یا نہین اور آیا کوئی ایسی جائداد مشترکہ باقی رہگئی تہی جسپر مدعیہ (مدعی علیہ کی بہو) کو نان و نفقہ مناسب دینے کا بار ہو"۔ (ص)

بیوہ حصہ دار متوفی

اس مسئلہ کی بابت حال مین ممالک مغربی شمالی اور بنگالہ کے ہائیکورٹون مین بہت ہی احتیاط کے ساتہہ پوری جانچ کیگئی۔ اول الذکر مین بیوہ متوفی ممبر خاندان مشترکہ نے اپنے خسر اور شوہر کے بھائیون پر نان و نفقہ کا دعوے کیا تہا۔ اس مقدمہ مین جائداد مشترکہ موروثی کے موجود ہونے کا اعتراف تہا لیکن عذریہ کیا گیا تہا کہ بیوہ کی پرورش صرف شوہر کی جائداد سے ہوسکتی تہی اور جائداد اس نے کوئی چہوڑی نہ تہی کیونکہ اس کا حصہ حصہ داروں پر منتقل ہوگیا تہا۔ عدالت نے بیوہ کا دعوے منظور کر لیا اور اس بنیاد پر قایم کیا کہ اس کا شوہر جائداد مین جو حصہ رکہتا تہا وہ تو مدعی علیہم پر منتقل ہوگیا تہا مگر یہہ کہ بیوہ مذکور ایک ناقابل وارث کی زوجہ سے کم مرتبہ مین نہین ہوسکتی جس کا حقدار پرورش ہونا مسلم ہے۔ یہہ کہ اسکو اس شخص کی نظر سے دیکہنا چاہیے جو اگرچہ حصہ دار جائداد رہا ہو لیکن اپنی جنس کی وجہ سے وارث ہونے کی قابلیت نہ رکہتا ہو۔ اور یہہ کہ جب بیوہ کا شوہر جائداد مین حصہ رکہتا تہا جس سے اس کی زندگی مین دو نان و نفقہ پاتی تہی تو جائداد مذکور مین سے اسکو نان و نفقہ دینے کا لزوم اسکے مرنے پر بہی باقی رہے گا چاہے جائداد مذکور دوسرا منتقل

(ف) کہول مونی بنام بودہ نراین۔ دہرم شاستر مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۱۹۔ رامابائی بنام ترمبک۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸۳۔

(ص) ہیمرکنوہری بنام اجودہیا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۴۷۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی ہو یا بروئے پس ماندگی" (ق) * واضح ہو کہ یہ امر فرض کر لیا گیا تہا کہ اگر جائداد مشترکہ نہوتی یا مدعی علیہم کے قبضہ مین نہ جاتی تو اسطرح کا لزوم نہ واقع ہوتا تحاویز مذکورہ مین ممبئی چندر کا کی عبارت (باب ۱۱ حصہ اول فقرہ ۳۴) پر بڑا اعتبار کیا گیا جس مین کہ یہ قاعدہ قایم کیا گیا ہے۔ اس اصول کو کہ بیوہ پسر بمقابلہ جائداد مکسوبہ ذاتی وجداگانہ خسر نان و نفقہ کیلئے کوئی قانونی حق نہین رکہتی ہائیکورٹ الہ آباد کے اجلاس کامل نے تسلیم کر لیا ہے۔ مگر حکام اجلاس موصوف نے یہ قرار دیا تہا کہ اس جائداد مین سے خسر پر اخلاقی لزوم ہے کہ بیوہ کی کفالت کرے اور یہ کہ جب خسر کے مرنے پر اسکی جائداد دوسرے بیٹون پر منتقل ہو تو اس اخلاقی لزوم کی تعمیل اُن کیلئے قانوناً لازم ہو جاتی ہے اور وہ اسکے پورا کرنے پر مجبور کئے جا سکتے ہین (ر)

ص ۵۰۳

مستقل کفالت کا استحقاق نہین ہے۔

فا ۴۱ - بنگالہ کا فیصلہ بحالت اپیل اجلاس کامل سے حسب ذیل واقعات پر ہوا تہا (ش) مدعیہ پسر مدعی علیہ کی بیوہ تہی۔ کوئی مشترکہ جائداد خاندانی نہ تہی اور نہ خود بیٹا ہی کوئی اپنی جائداد چہوڑ مرا تہا۔

(ق) للتی کنور بنام گنگا۔ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۷، صفحہ ۲۶۱۔

* (حاشیہ) ایک مشترک خاندان ہنود تابع متاکشرا مین جائداد پدر متوفی تہی وہ تین بیٹے اور ایک پوتا (پسر متوفی کا بیٹا) چہوڑ کر فوت ہوا قبل وفات پدر مذکور اُس کا ایک اور بیٹا لاولد اپنی بیوہ (مدعیہ کو چہوڑ کر فوت ہو چکا تہا نالش منجانب مسماۃ مذکور بنام اپنے شوہر کے بہائیون اور بہتیجون کے واسطے دلایا نے نان و نفقہ کے دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعیہ کے شوہر کو فی جائداد موروثی مین حاصل تہا اور وہ اپنے باپ کی حیات مین بھی جائداد تقسیم کرا سکتا تہا اور چونکہ دھرم شاستر مین یہہ حکم ہے کہ باقی ماندہ شرکاء کو لازم ہے کہ شریک متوفی کی بیوہ کی پرورش کرین لہذا مدعیہ مستحق نان و نفقہ ہے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۴۱-م

(ر) جانکی بنام نندرام۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴۔ اس مقدمہ کو بنگالہ کے ہائیکورٹ نے بھی قبول کیا اور اسکی تقلید کی ہے۔ کامنی داسی بنام چندر بود۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۳/۱۳

(ش) کھیترامنی بنام کاشی ناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵ (اپیل دیوانی) وہی مقدمہ دیگر رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸۹ (اجلاس کامل) رام کمار بنام اچامری۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خسر کے پاس جو جائداد تھی وہ یہی تھی کہ اسکو ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔ اپنے شوہر کے مرنے پر بیوہ اپنے خاص باپ کے گھر چلی گئی اور یہ دعوی اسکی جانب سے اس غرض سے ہوا تھا کہ اسکو کوئی معینہ رقم دیجایا کرے۔ یہ امر مسلمہ تھا کہ مدعا علیہ اپنے گھر میں اسکی پرورش کرنے پر رضامند ہے اور یہ بھی کہ مدعیہ کے ساتھ کوئی برا برتاؤ کرکے اسکو گھر سے نہین نکالا گیا تھا۔ پس تیرہ ججون مین سے (باستثنائے جسٹس لاک و جسٹس ملک) گیارہ ججون نے یہ قرار دیا کہ مدعیہ کے دعوی کی تائید نہین ہوسکتی۔ اس حکم کے لئے اس امر کا طے کرنا ضرور نہ تھا کہ آیا خسر پر مکان اور نان و نفقہ دینے کا لزوم ہے یا نہین بلکہ صرف یہ فیصل کرنا ضرور تھا کہ جہان اسنے علاً ان چیزون کے لینے سے انکار کیا تو وہ کسی معین ماہانہ کفاک کی مستحق نہ تھی۔

جہان جائداد نہو۔

اس امر کو تمام ججون نے تسلیم کیا تھا کہ جہان کسی شخص کو جائداد ملی ہو چاہے وراثتاً ہو یا بلحاظ پس ماندگی۔ وہان وہ شخص قانوناً ان لوگون کو نان و نفقہ دینے کا پابند ہوگا جنکی پرورش کا بار اس جائداد پر تھا جو قابض آخر کے قبضہ مین تھی۔

بیوہ کی پرورش حصول جائداد پر منحصر ہے یا نہین۔

لیکن جہان کوئی ایسی جائداد نہو وہان چیف جسٹس میکاک اور میکفرسن۔ بیلی اور گلوور جسٹسان کی یہ رائے تھی کہ بیوہ کو گذارہ دینے کے لئے کوئی قانونی لزوم نہین ہے اور جو احکام گذشتہ واردون سے پرورش بیوہ ممبر متوفی کا وجوب متعلق کرتے ہین وہ محض اخلاقی لزوم ہین اسکے خلاف گئی اور ججون کا بیان تھا کہ وہ ایک وابستہ بیوہ کے اس حق کی تصدیق رائے نہین دیتی کہ وہ افسر خاندان کے گھر مین محتاج پائی جائے اگر افسر خاندان اسکو اپنے گھر مین بحیثیت ممبر خاندان رہنے دے اور اگر وہ خورد سال ہو یا کسی اور وجہ سے اپنی پرورش سے مجبور ہو تو جسٹس نارمن صاحب کا بیان تھا کہ یہ حالت خسر پر قانوناً پرورش لازم کردیگی جس نے اسکی ذات کی خبرداری اور ایک ممبر خاندان کی طرح پرورش کرنا اپنے ذمہ لیا ہوا اور جس کی حفاظت پر وہ وابستہ ہی کہ غذا اور دیگر حقیقی محتاج زندگی دیا کرے لیکن عدالت ہائے دیوانی کو نعین طریقہ تعمیل لزوم مذکور مین شخص مذکور کی اختیار تمیزی مین دخل دینے کے متعلق کوئی اختیار نہین ہے (ت)*

(ت) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۸ (اپیل دیوانی) وہی مقدمہ دکلی ریورٹر جلد ۱ صفحہ ۹۵ (اجلاس کامل)

(حاشیہ) ایک ہندو بیوہ نے دگری نان و نفقہ اپنے خسر کی ذات پر حاصل کی اسکے شوہر متوفی کے پانچ بھائی فریق مقدمہ ہیں لیکن کوئی ڈگری انکی ذات پر صادر نہین ہوئی نہ بیوہ نے یہ درخواست کی کہ بمقابلہ نان و نفقہ جائداد خاندانی پر نالش دائر کرے بعد وفات خسر مذکور جائداد انکے پسران و برادران کو پہنچی جنہون نے بعض جائداد منتقل کردی زر نان و نفقہ باقی تھا بیوہ نے دعوی کیا جس مین استدعا صدور ڈگری اجمالات حق پانے نان و نفقہ کی تا حیات اپنی اور بقایائے نان و نفقہ کی بحیثیت ممبر خاندان ہونے کے چونکہ نان و نفقہ کا مواخذہ خود جائداد متعلقہ پر قائم نہین کیا گیا لہذا یہ جائداد بمقابلہ انکے نان و نفقہ کی پابند نہین بقایائے مذکور خسر کا ایک ذاتی قرضہ تھا اسلئے پسران و برادران کا ذمہ اگر کچھ تھا قرضہ بعد وفات عائد ہوا اور وہ ادا کرنے کا پابند نہین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بمبئی — **۴۱۱** - بمبئی مین سابق مین یہ قرار دیا گیا تہا کہ جہان کسی قریب کے ممبر خاندان یعنی باپ بیٹے یا بہائی وغیرہ کی بیوہ درحقیقت حاجت مند ہو تو اسکو قانونی حق نان و نفقہ پانیکا دوسرے ممبرون سے حاصل ہے چاہے وہ اُسکے شوہر متوفی سے علیحدہ ہون اور کوئی املاک بھی نہ رکہتے ہون جسپر بیوہ یا اُس کے شوہر کا کبہی کوئی دعوی ہو سکتا ہو - (ث) لیکن یہ مقدمات بعد کے ایک ایسے فیصلہ مین جانچے گئے اور انکی تنسیخ کیگئی جس مین کہ ایک بیوہ نے جو اپنے شوہر کے خاندان سے علیحدہ رہتی تہی اسکے چچا پر جو قریب کا پس ماندہ رشتہ دار جس ذکور اسکے شوہر کا تہا واسطے زر نقد کفاف کے بطور نان و نفقہ دعوی کیا - پس عدالت نے اس امر کے متعلق تمام قانون کی بے انتہا جانچ کرنے کے بعد یہ قرار دیا کہ نالش کا دو وجوہ سے ناکام رہنا ضرور ہے جنمین سے دونون اُسکے دعوے کے قاطع ہین - اولاً یہ کہ مدعی علیہ بوقت وفات شوہر مدعیہ حقیقت مین جدا تہا - دوسرے یہ کہ بوقت ارجاع نالش کوئی موروثی یا شوہر مدعیہ کی یا مدعا علیہ کے باپ کی ایسی جائداد نہ تہی جو مدعا علیہ کے قبضہ مین ہو یا اسپر منتقل ہونے والی ہو - (خ)

حقوق پسر — **۴۱۲** - لزوم پرورش پسر اسکے خرد سال ہونے پر محدود معلوم ہوتا ہے - (ذ) اور اس صورت مین ہر قوم کا قانون والدین پر لازم گردانتا ہے کہ اسکی پرورش کرین یا اُس جائداد مین حصہ دار ٹہہرائین جنکا باپ مہتمم ہے - مگر محض رشتہ پدری و پسری ایسے وقت اس قسم کا لزوم نہین قایم کرتا جب بیٹا اس عمر کا ہو جاے کہ خود اپنی پرورش کر سکے - یہ امر صاف نہین ہوا ہے کہ بحالت منتقل

صد ۵۰۵

(ث) بائی نبام لکہمی داس - ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳ چندر بہاگا بائی نبام کاشی نابہ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ - تمپا نبام پرمیشری اما - ایضاً جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ (اپیل دیوانی) اودے رام نبام سنکو بائی ایضاً جلد ۱ صفحہ ۴۸۳

(خ) سوتری بائی نبام لکشمی بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷۳ - آپاجی نبام گنگا بائی ایضاً صفحہ ۶۳۲ گالو نبام کاشی بائی - ایضاً جلد ۷ صفحہ ۱۲۷ - بائی گنگو نبام بائی جدیو - ایضاً جلد ۸ صفحہ ۱۵ - آدی بائی نبام کرسنداس - ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ -

(ذ) کتاب ہذا فقرہ ۴۰۹ - اما کنو نبام اپو - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۹۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نا قابلیت نسبت پرورش خود کوئی دوسری صورت ہو گی یا نہین لیکن عارضی نا قابلیت تو یقیناً اس قسم کا فرض نہین ہوتا ہے۔ (الف) مگر جہان جملہ جائداد خاندانی نا قابل تقسیم اور قاعدہ جیٹھا نسنی (وراثت خلف اکبر) کی تابع ہو تو پسر بالغ نان ونفقہ کا مستحق ہے کیونکہ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس مین وہ کوئی فائدہ جائداد موروثی سے حاصل کر سکتا ہے (ب)

زوجہ کو شوہر سے نان ونفقہ ملنا چاہئے۔

فصل ۱۳ بلاشبہ منجانب شوہر پرورش زوجہ ایک ذاتی فرض ہے جو صرف اس رشتہ کے وجود سے پیدا ہوتا ہے اور کسی جائداد کے قبضہ مین ہونے پر منحصر نہین ہے۔ (ج) یہ لزوم شادی ہی کے وقت سے ہو جاتا ہے۔ جہان زوجہ نابالغ ہوتی ہے تو یہ دستور ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھہ رہتی ہے اور وہ بربنا محبت (نہ بلحاظ لزوم) اُسکی پرورش کرتے ہین۔ اور اگر بہ مجبوری یا ناراضی یا کسی دوسرے سبب سے وہ شوہر سے نان ونفقہ طلب کرین تو اسکو ادا کرنا پڑے گا (د) اور اسکے برعکس صورت مین صرف اسکا شوہر ہی ذمہ دار ہے کوئی اور ممبر خاندان چاہے مشترک ہو یا علیحدہ نالش مین صحیح طور پر فریق مقدمہ نہین بنایا جا سکتا الا شاید اس صورت مین جبکہ اسنے زوجہ کو چھوڑ دیا ہو اور اسکی جائداد کسی دوسرے رشتہ دار کے قبضہ مین ہو۔ (ھ)

صد ۵۰۶

(الف) پریم چند بنام ہلاس چند بنگال لا رپورٹ جلد ۴ ضمیمہ صفحہ ۲۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۴ ایسا ہی پوتے کے لئے بھی۔ دیکھئے مقدمہ من موہنی بنام ملک بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۸۔ یا پسر بالغ غیر صحیح النسب کے لئے۔ سنل سونی بنام بنیشر۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ (ب) ہمت بنام گنپت۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۹۴۔ رام چندر بنام سکھا رام انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ کتاب ہذا فقرہ ۴۱۶۔

(ج) کتاب ہذا فقرہ ۴۰۹۔

(د) رامین بنام کندول۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۵۴۔

(ھ) آیاگری بنام شیشما۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۲۔ رنگائن بنام کلیان فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۶۰ء۔ گودی ملا بنام نیکما فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۲۔ راماباتی بنام ترمبک ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زوجہ شوہر کے ساتھ بسر کرنیکی پابند ہے۔

دفعہ ۴۱۴ جیسے ہی زوجہ بالغ ہو جائے تو لازماً اسکا مسکن شوہر کے گھر مین ہوتا ہے (ف) اور جب وہ اسکے ساتھ رہنے اور اپنے فرایض انجام دینے پر رضامند ہو تو شوہر اسکی کفالت کرنیکا پابند ہے۔ پس اگر زوجہ اپنے ہی مرضی سے بلا سبب یا ان معمولی جھگڑون کی وجہ سے جو اکثر متلاہلانہ زندگی مین ہوا کرتے ہین شوہر کو چھوڑ دے تو وہ جداگانہ نان ونفقہ پانیکا کوئی دعوی قایم نہین کرسکتی ہے (ف ۱)

زوجہ کا اپنا گھر چھوڑنا

استطاعت کی سختی کے سوا جو مکان کو ہمیشہ اسکے لئے غیر محفوظ کر دے یا اسطرح کا مستقل بیمار تاؤ جسکو انگریزی محکمۂ قضارت مین ظلم سے تعبیر کیا جائیگا اور کسی حال مین زوجہ کا اپنا گھر چھوڑنا سزاوار نہین ہے۔ (ح) مثلاً ایسے موقع پر جہان ایک ہندو شوہر نے مسلمان عورت رکھی تو عدالت نے خیال کیا کہ یہہ ایسا عمل تہا جس نے زوجہ کے لئے بلحاظ خودداری خیالات مذہبی آیندہ اسکے ساتھ بسر کرنا ناممکن کر دیا۔ (ط) لیکن مجھے شبہہ ہے کہ آیا یہی قاعدہ داشتہ رکھنے کی صورت سے بہی متعلق ہوگا یا نہین جسکا ہندوؤن اور خاص کر اعلی درجہ کے ہندوؤن مین بہت رواج ہے (ی)

(ف) اس امر کی تمام بحث کیلئے دیکھئے مقدمہ دادا جی بنام رکمابائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۲۹ منسوخ ہوگیا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۰۱ جس مین ایک زوجہ بالغہ نے جسکی شادی کی تکمیل نہین ہوئی تہی اپنے شوہر کے گھر مین بود و باش کرنے سے انکار کیا۔ تجویز ہوئی کہ اسکو رہنے پر مجبور کرنیکی کوئی نالش ہونا چاہئے

(ف ۱) دھرم شاستر مولفہ مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۔ کلیا تصوری بنام دوارکا ناتہہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۱۶ ہی مقدمہ ویمبس سول اینڈ کرمنل رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۱۲۳۔ سدلنگیا بنام سدوا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۱۳

(ح) پدمنا بیا بنام منی اما۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۱۳۸۔ وجایا بنام انجلو امال فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۳۳۔ گنگنی بنام جگندر و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸۴۔

(ط) لالہ گوبند بنام دولت۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ ضمیمہ صفحہ ۵۵ ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۱

ان مقدمات کیلئے جن مین کوئی فریق تبدیل مذہب کرتا ہے اور اسلئے دوسرا اسکو خارج کر دیتا ہے دیکھئے ایکٹ نمبری ۲۱ بابتہ ۱۸۶۶ء یعنی وہ ایکٹ جسمین دیسی تغیر دہندگان مذہب کی شادیون کی فسخ کے متعلق احکام ہین

(ی) ہمارا ملک کا قول ہے (دیکھئے بیوہار میوکہہ باب ۲ فقرہ ۲) شوہرون کے احکام بیویان انجام دین کیونکہ عورت کا فرض خاص یہی ہے۔ اگر شوہر سخت گناہ کا بہی مجرم ہو تو بہی زوجہ کو اسوقت تک انتظار کرنا چاہیے کہ شوہر مذکور اس سے الگ کیا جائے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان اسباب کے بغیر بھی جو دوسری زوجہ کر لینے کیلئے شایان بیان کئے گئے ہین اگر کوئی شخص دوسری زوجہ کرے (ک) تو جبتک شوہر زوجہ اولی اپنے گھر مین رکھنا چاہے زوجہ کو استحقاق نہین ہے کہ اپنا مکان چھوڑے (ل) کیونکہ اس کا ایسا کرنا ہندو ورن کے متابلانہ زندگی مین ہواہی کرتا ہے۔ البتہ وہ زوجہ جو بدکاری کی غرض سے گھر سے نکل جاہی تو اس گھر سے باہر رہکر نان و نفقہ پانیکا یا اپنے پھر واپس لیجانیکا دعوی نہین کرسکتی (م) یہ امر کہ بے عصمت عورت کو شوہر کوئی نان و نفقہ دئے بغیر گھر سے نکال باہر کرسکتا ہے یا نہین ہنوز غیر طے شدہ معلوم ہوتا ہے لیکن عموماً یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بے عصمت عورت کو کسی نان و نفقہ کے بغیر گھر سے نکال باہر کیا جاسکتا ہے (ن) مگر وہ عبارتین جنپر یہ قول کا مدار ہے وہ قابل اعتراض ہین (س) اور شوہر کی زوجات اور حصہ داران متوفی کی بیوون سے تعلق رکھتی ہین۔ (س) اور شوہر زناکاری زوجہ کو بھی کفارہ پذیر جرم سمجھتا ہے اور خاص کفارے بیان کرتا ہے جن سے وہ پھر پاک ہوسکتی ہے وہ یہہ بھی اضافہ کرتا ہے لیکن "ان چار بیوون کو بالفرور چھوڑ دینا چاہیے یعنی جو اپنے شوہر کے شاگرد یا گرو سے تعلق کرے اور خاص کر وہ جو اپنے خاوند کی جان لینے کی کوشش کرے یا جو کمذات مرد سے زنا کرنے کی مرتکب ہو" دوسری عبارت مین وہ کہتا ہے کہ "ایک زوجہ جسپر گناہ کا دھبہ ہوچاہے پڑا کا ہو یا گھر سے نکل گئی ہو یا اس نے جبر مجرمانہ کی برداشت کی ہو یا چورون کے ہاتھہ لگ گئی ہو مگر اسکو

(ک) ان کے متعلق دیکھیے منو باب ۹ فقرہ ۷۷ تا ۸۲۔
(ل) منو باب ۹ فقرہ ۸۳۔ ویراسوامی بنام اپاسوامی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ راجہ راو بوچی بنام ونکٹ نیلادری فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۶۶
(م) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۔ الاتا بنام زاین۔ رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۷۲۔
(ن) بیوہار میو کہہ باب ۴ صفحہ ۱۱ فقرہ ۱۲۔ سمرتی چندرکا باب ۵ فقرہ ۴۳۔
(س) نارد باب ۱۳ فقرہ ۲۵۔ و ۲۶ متاکشرا باب ۲ صفحہ ۱ فقرہ ۷ قانون وراثت گوپال چندر سرکار شاستری صفحہ ۱۷۴۔ دائی بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۸۔ اور رائے پریوی کونسل مونو ہر بنام کیری کولی تنی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۵۱۔ وہی مقدمہ لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا ترک کرنا مقدس شاستر مین درج نہین ہے۔" "جو لوگ
مقدس شاستر کے جاننے والے ہین انکا بیان ہے کہ صرف تین ہی افعال ایسے ہین
جو عورت کو ذات باہر کرتے ہین یعنی قتل شوہر و قتل برہمن فاضل اور تضیع ثمرہ رحم" (ع)
(اسقاط حمل کرنا) کسیقدر یہہ بھی یقین ہوتا ہے کہ شوہر یا شاید اسکے اپنے بیٹے کے سوا
اور کوئی شخص ایک بے عصمت عورت کو زندہ رہنے کا پابند نہین ہے۔ لیکن اسبارہ
مین رائین متضاد ہین کہ آیا شوہر کو اُسے محض خوراک دینے کی پابندی ہے یا نہین مگر
اس امر کا لزوم (بشرطیکہ اسکا وجود بھی ہو) عورت کے اپنی بدرویگی ترک کرنے پر
منحصر ہے (ف) جہان کوئی ڈگری کسی عورت کو محض قوت بسری کی بابت دیگئی ہو
وہان یہ قرار دیا گیا ہے کہ بعد کی بدکاری سے وہ اسکو نہین زایل کرتی ہے۔ صد ۵۰۸
حالانکہ اگر پورے طور پر نان و نفقہ دیا جاتا تو دوسری صورت ہوتی (ص) بعد کے
ایک مقدمہ مین اس حکم سے اختلاف کیا گیا جس مین ایک بیوہ کی نسبت یہ حکم
دیا گیا تہا کہ اپنی بے عصمتی کیوجہ سے وہ قوت بسری کے نفقہ کا بہی استحقاق نہین
رکہتی۔ مگر جس جائداد مین سے اسنے نفقہ دلاپانے کا دعوی کیا تہا وہ اسکے خسر نے
اسکی ساس کو وصیت کردی تہی اور جس کے دلاپانے کی ساس نے نالش کی تہی
پس عدالت نے ظاہر کیا کہ ممکن ہے کہ اس عورت کے شوہر یا بیٹے شاید

(ع) وسشٹہہ۔ باب ۲۱ فقرہ ۷ تا ۱۰۔ باب ۲۸ فقرہ ۲ تا ۷۔
(ف) بسنت بنام مکمل فیصلہ جات صدر عدالت نگالہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ (۱۶۸) اسٹبنج ہندو لا جلد ۱
صفحہ ۱۷۲۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۹ و ۳۰۹۔ مسٹر ٹی۔ یل اسٹرنجس مینول فقرہ ۲۰۶۔ متمل بنام کمک شی
اپل رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۷۔ غور کیجیے ریمارک ہائیکورٹ بمقدمہ لکشمن
بنام رامچندر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۰۔ دیکھیے اقوال مندرجہ بگلنا تہہ ڈائجسٹ صفحہ ۴۲۲
تا ۴۲۵ نارد باب ۱۲ فقرہ ۹۱ یاجناولک باب ۱ فقرہ ۷۰۔ قانون وراثت مولفہ گوپال چندر سرکار شاستری صفحہ ۱۵۳۔ رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۷۹۔
(ص) ہونا بنام تمن بہٹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۹۔ لیکن دیکھیے رائے عدالت بمقدمہ
ستہای بنام تہانا کپہوا این رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۴

پابند ہون کہ افلاس کلی — سے زن مذکور کو محفوظ رکھین (ق) اس فیصلہ کی پیروی
مقدمہ مین تقلید کیگئی جو بالکل ہی مقدمہ ہونمانام تمن بہٹ کے مثل تھا۔ بیوہ نے
اپنی بدرویگی سے پہلے نان ونفقہ کی ڈگری حاصل کرلی تہی عدالت نے تجویز کیا کہ بعد مین
اسکا بے عصمت ہوجانا یا تو نالش نفاذ ڈگری کیلئے بطور جواب کام مین لایا جاسکتا ہے
یا ڈگری منسوخ کرانے کیلئے اسکو وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ عدالت نے نارد کے
اُس قول پر اعتماد کیا تہا۔ جسکا دائے بہاگ (باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۸) مین حوالہ دیا گیا
ہے۔ "اُن کو (رشتہ داران شوہر کو) چاہیئے کہ اسکی عورتون کو تاحیات نان ونفقہ
دین بشرطیکہ وہ اپنے مالک کے بستر کو پاک رکہین لیکن اگر وہ اسکے خلاف عمل کرین
تو بہائی اس کفاف کو واپس لے سکتا ہے" اس قول کی نسبت پریوی کونسل نے
مقدمہ مونی رام بنام کریکو لیتانی (س) تبلایا ہے کہ اس سے صاف طور پر یہ ظاہر
ہوتا ہے کہ یہ حق قابل بازیافت یا ضبطی ہے اور بیوہ کے حق بذریعہ وراثت
سے مختلف ہے (ش) ✻

(ق) والو بنام گنگا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۸۔
(س) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۵۱۔
(ش) وشنو شمبہوگ بنام منجا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۸۔ یہ قاعدہ بدرجہ اولے حصہ
دار متوفی کی داشتہ سے متعلق ہوتا ہے ایشونت راؤ بنام کاشی بائی انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۔

✻ (حاشیہ) اسی بحث کی تائید مین دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۸۲
مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ بیوہ کی بے عصمتی اُسکے جملہ حقوق نان ونفقہ سے
اُسے محروم کرتی ہے اور اس امر سے کہ کوئی اقرار نامہ نسبت نان ونفقہ کے ہوگیا ہے
کوئی فرق نہین ہوتا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۲۔ اور حال
مین پہر اسی امر کو بصراحت طے کردیا ہے کہ بصورت ثبوت بدچلنی و بے عصمتی بیوہ
ڈگری مصدرہ نالش سابق منسوخ ہوگی اور بیوہ مستحق کسی نان ونفقہ کی نہ رہیگی انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۶۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب کوئی زوجہ اپنے شوہر کی رضامندی سے اسکا گھر چھوڑ دے تو وہ بلاشبہہ اسبات کا پابند ہے کہ جب وہ پھر آنا چاہے تو اسکو واپس لیلے اور اگر وہ گھر مین آنے دینے سے انکار کرے تو وہ بالکل اسیطرح نفقہ کی مستحق ہوگی گویا کہ اسنے اسکو نکال دیا ہے (ف) جو زوجہ ناجایز طور پر اپنے گھر سے خارج کر دیگئی ہو یا اس گھر مین نفقہ مناسب دینے سے انکار کر دیا گیا ہو وہ اپنے شوہر کے مطالبات کو گرو کرنے کیلئے وہی حق رکھتی ہے جو انگلستان مین زوجہ کو ہے لیکن اس امر کے ثابت کرنے کا بار ثبوت پورا پورا ان لوگون پر ہے جو اسکے ساتھ معاملت کرتے ہین کہ وہ اس قسم کی حیثیت رکھتی ہے (ث)

۴۱۵ - وہ وجوہ جو زوجہ پر لازم کرتے ہین کہ بیوہ اسکی پابند نہین ہے کہ خاندان شوہر کے ساتھ بود و باش رکھے۔

وہ اپنے شوہر ہی کے مکان مین رہے وہ اسوقت متعلق نہین رہتے جب زوجہ بیوہ ہو جائے۔ اسمین شک نہین کہ مسکن مناسب شوہر کے رشتہ دارون کا خاندانی مکان ہی ہے لیکن لازماً گو بہت زیادہ مناسب اسکی مسلسل بود و باش کیلئے نہین ہے (خ) درحالیکہ وہ جوان ہی ہو اور اسکے گرد و پیش جوان ہی مرد ہون تو اسکا اپنے باپ کی نگرانی مین چلا جانا اور ہی زیادہ شائستہ و دانشمندانہ ہوگا۔ اور باپ کا گھر بہت سے وجوہ سے صرف محفوظ ہی نہوگا بلکہ خوشحال رکھنے والا ہی ہوگا۔ بہرحال اب عدالتہائے عالیہ کے فیصلون سے یہ امر طے ہو گیا ہے کہ وہ جو کچھہ اس سے مطلوب ہے وہ اسقدر ہے کہ نامناسب اور خلاف عصمت اغراض کے لئے اپنے شوہر کا گھر نہ چھوڑے اور وہ اپنا نان و نفقہ قایم رکھنے کا استحقاق اسوقت تک رکھتی ہے جبتک کہ شوہر کا گھر چھوڑنے کے بعد بے عصمتی یا دوسرے بدنام کرنیوالی

(ف) متی بنام سندری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۷۵۔
(ث) ویراسوامی بنام اپاسوامی۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۷۵۔
(خ) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۴۵۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افعال کی مجرم نہو" (ذ) مگر اس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ علیحدہ مسکن اختیار کرنے اور
مان و نفقہ کی رقم لینے کا حق کلیتاً بیوہ ہی پر صرف اس کی خوشی کے لئے منحصر ہے
ائی کورٹ بمبی نے بعد نظر ثانی جملہ فیصلہ جات سابقہ ظاہر اپنہ رائے قایم کی ہے کہ
عدالتون کو اختیار تمیزی حاصل ہے "جس سے اسطرح کام لینا چاہیئے کہ شوہر
متوفی کے خاندان پر بے ضرورت اور تکلیف دہ بار بیوہ یا اسکے خاندان کی تلون مزاجی
کیوجہ سے عاید نہو" عدالت نے پسند کیا تہہ کو لبروک کے (اسٹرنجس ہندو لا علیحدہ
صفحہ ۴۰۱) اس قول کا حوالہ دیا کہ اس مین صحیح اصول قانون کا درج ہے کہ "وہ اپنے
حق مان و نفقہ کو اپنے رشتہ دارون سے ملنے کیوجہ سے نہین کہوتی لیکن بیوہ
خاندان شوہر کی محکوم ہونے کیوجہ سے خود مختار نہین ہے کیونکہ خاندان مذکور
یہ خواہش کر سکتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گہر واپس ہو" (الف) اگر خود شوہر
بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے یہ شرط لگانا پسند کرے کہ اسکی بیوہ کو اسی کے
خاندانی مکان مین رہنا چاہیئے تو اسطرح کی ہدایت قابل پابندی ہوگی اور بیوہ کے
مان و نفقہ کا جاری رہنا اسکی اطاعت پر موقوف رہیگا (ب) کوئی بیوہ کسی خاص مکان

ص ۵۱۰

(ذ) پرتھی سنگھ بنام رانی راج کنور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۸ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ دیگر عدالتون
جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۔ جس مین بہت سے مقدمات گزشتہ کا حوالہ دیا گیا ہے ولیسا لچی بنام انا سوامی
رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۵۰۔ کستور بائی بنام شیواجی رام۔ انڈین لا رپورٹ بمبی
جلد ۳ صفحہ ۳۷۲۔ باختلاف مقدمہ رنگو دنائک بنام یمونا بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۳ صفحہ ۴۴۴
رائے عدالت انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۵۔ گوکی بائی بنام لکھیداس۔ انڈین
لا رپورٹ بمبی جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۰۔

(الف) رنگو دنائک بنام یمونا بائی انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۳ صفحہ ۴۴۔ رامچندر بنام سگونا بائی
انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۴ صفحہ ۲۶۱۔

(ب) بامسندری بنام پدمنی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۴۵۷۔ گنجنی بنام گوپی
سر۔ لیف مکناٹن صفحہ ۶۲۔ رائے عدالت پرتھی سنگھ بنام رانی راج کنور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۷۔ دیگر عدالتون
ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۔ مولجی بائی شنکر بنام بائی اوجھم۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۸۔ گرنا
بنام ہونا ایضاً جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہنے پر اصرار نہین کرسکتی - اگر وہ خاندان شوہر کے ساتھہ رہنا پسند کرتی ہے تو اسکو وہی قبول کرنا پڑے گا - جس مسکن کا انتظام اہل خاندان اسکے لئے کردین (ج) مدراس مین یہ قاعدہ قایم کیا گیا ہے کہ بلا وجہ جو بیوہ اپنے شوہر کے رشتہ دارون سے الگ رہنا پسند کرے تو وہ ایسے فیاضانہ کفاف کی مستحق نہوگی جسکی اس حال مین ہوتی جبکہ خود ان ہی رشتہ دارون کے قصور سے وہ ان کے ساتھہ نہ رہنے پر مجبور ہوتی (د) لیکن مین قیاس کرتا ہون کہ انکا ان لوگون سے جدا سکونت اختیار کرنا جرمانہ یا حقوق مناسب کے زایل ہونے کے مثل کسی امر کا مستوجب نہین ہوسکتا (ھ) بردے قانون بنگالہ جہان ایک بیوہ مان کے بیٹون اور سوتیلے بیٹون مین تقسیم ہوا کرتی ہے - اسکا حق نان و نفقہ خاص اپنے ہی بیٹون کے حصون سے متعلق ہوتا ہے نہ کہ تمام جائداد سے - اور جبتک جائداد غیر منقسم رہے تو سب انکے نان و نفقہ کا بار تمام جائداد پر رہتا ہے (و)

تاہم دوسرے پابند ہین - ۴۱۶ - وارث عورت پر بھی ممبران وابستہ خاندانکی پرورش کا وہی لزوم ہے جو اسی جائداد کا وارث ہونے کیوجہ سے وارث مرد پر ہوتا ہے (ز) یہ لزوم راجہ تک وسیع ہے جب بطور لاوارث یا ضبطی جائداد اسکے قبضہ مین آئے (ح) اور جب کوئی حق نان و نفقہ حصول جائداد خاندانی پر مبنی ہو تو بھی وہ اسیطرح قایم رہتا ہے گو جائداد راج یا زمینداری جنوبی ہند کی

ص ۵۱۱

(ج) موہن گیر بنام مسماۃ طوطا رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۴ صفحہ ۱۵۳ -
(د) تمیا بنام سوترما - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۵۹ -
(ھ) دیکھو مقدمات مقتبسہ نوٹ (ذ) نتو کشوری بنام جوگندر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۵۵ -
(و) ہمنگنی واسی بنام کدارناتھ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۵ -
وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۵۸ -
(ز) گنگا بنام جیوی - بورا ڈیل رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۳۸۴ (۴۲۶) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۶۰ -
(ح) نارد باب ۱۳ فقرہ - ۵۲ - گلاب کنور بنام کلکٹر بنارس - مورس انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۷ - (پریوی کونسل)

Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حیثیت مین ناقابل تقسیم ہو (ط)

حصہ دار کا حق نالش بمبئی مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کوئی ممبر معمولی خاندان غیر منقسم یہ حیثیت رکھتا ہو کہ حصہ جائداد کا دعوے کرے تو ہر وہ نان ونفقہ کا دعوی نہین کرسکتا (ی) لیکن یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کسی حصہ دار کو جو ممبر خاندان غیر منقسمہ کی حیثیت سے رہنا چاہتا ہے کیون منتظم کے اس عمل ناجایز کی وجہ سے کہ سرمایہ خاندانی سے اسکی مناسب پرورش دینے سے انکار کرے خاندان سے نکالا جاے۔ اس قسم کے مقدمات بلاشبہہ شاذ ہین کیونکہ کسی حصہ دار سے نان ونفقہ کے لیے اسوقت تک انکار نہین کیا جاسکتا جبتک کہ خود اسکے اس قسم کے حق سے انکار نہ کیا جاے اور ایسی صورت مین وہ فطرتاً بروے نالش تقسیم اپنے حق کی جانچ کروائیگا۔

مقدار نان ونفقہ۔ ۴۱۷ - ان صورتون مین جن مین کوئی شخص بلا قصور زوجہ کو چھوڑ دیتا ہے یہ کہا گیا ہے کہ شخص مذکور اپنی جائداد کا ایک ثلث اسکو دینے پر مجبور ہے بشرطیکہ وہ اسکی پرورش کیلیے کافی ہو۔ (ک) باقی اور صورتون مین جو نان ونفقہ دینا چاہیے اسکی مقدار معین کرنیکی نسبت نہ تو کوئی قاعدہ ہے اور نہ کوئی قاعدہ قایم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ہر خاص صورت مین پہلا سوال یہ ہوگا کہ دعوے دار کی حیثیت اور درجہ کی زندگی بسر کرنے کیلیے کیا محتاج مناسب ہوگا؟

کیونکر تصفیہ ہوگا۔ اس سوال کا تصفیہ کرنے مین دولت خاندان کا لحاظ جزو اعظم ہوگا* ایک ممبر خاندان جس نے امارت مین پرورش پائی ہو اُسے فطرتاً اس شخص کے مقابلہ مین

(ط) متوسوامی بنام وینکٹ شورا - مورس انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵ - (پریوی کونسل) وہی مقدمہ وبکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۶ (پریوی کونسل) کمچی کل ایما بنام گاچی وجیا ایضاً صفحہ ۹۵ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۲ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ وبکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۳ (پریوی کونسل) کتاب ہذا فقرہ ۴۱۲ - یہ بحیثیت راج کے مقدمہ مین عدالت نے یہ تجویز کیا تھا کہ کوئی قانون یا رواج ایسا نہین ہے جو راجہ متوفی کے بیٹے یا بیٹی کے سوا کسی اور کو نان ونفقہ پانے کا مستحق کرے۔

(ی) ہمت سنگھ بنام گنپت سنگھ - رپورٹ نا نیکو رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۹۶ - نوٹ -

(ک) ہیوا رسیو کہہ باب ۲۰ فقرہ ۱ - ہری بہائی بنام ناتھو - بورا ڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۳ (۶۹) راما بائی بنام ترمبک - رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸۳ -

* (حاشیہ) مقدار نان ونفقہ کے تجویز کرنیمین عدالت کو لازم ہے کہ نہ صرف ایسے شخص کی ذاتی ضرورتون پر جسکی حیثیت مثل مدعیہ کے ہو غور کرے بلکہ آمدنی خاندان شوہر مدعیہ پر بھی لحاظ کرے - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۰ - م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس نے افلاس مین پرورش پائی ہو انواع و اقسام کے اور قیمتی ماکحتاج کی ضرورت ہوگی۔
صد ۵۱۲ پس مقدار جائداد اس امر کے فیصل کرنے مین اہم ہوگی کہ آیا یہ ضرورتین بموافقت انصاف
بمقابلہ دیگر ممبران خاندان پوری کیجاسکینگی یا نہین۔ (ل) لیکن مقدار جائداد اس معنی
مین کہ ایک دوسرے کے مابین کوئی نسبت ہے گزارہ کے کافی ہونے کیلئے
کوئی شناخت نہین ہے ورنہ جیساکہ جوڈیشل کمیٹی نے بیان کیا ہے (م) کہ "وہ
بیٹا جسکی پرورش کا انتظام نہ کیا گیا ہو ایک کفایت شعار باپ کو جس نے اپنی ہی سعی سے
بڑی دولت پیدا کر رکھی ہو اس بات پر مجبور کر سکتا ہے کہ جسقدر نفقہ پر اس نے
اپنی ذات کو راضی کر رکھا ہے اور جس مقدار پر کہ اسکے وہ بچے قانع ہین جو اسکے
ساتھ رہتے ہین اس سے زیادہ نان و نفقہ مقرر کرائے"۔ غرض یہ ہے کہ ہر
مقدمہ کا تصفیہ اسی کے خاص واقعات کی بنیاد پر ہونا چاہیئے۔ بیواؤن کی نسبت
یہ ہے کہ چونکہ وہ صرف اُن ہی لوگون سے نان و نفقہ پانے کی مستحق ہین جو
اُس املاک پر قابض ہون جسپر اُن کے شوہر متوفی کا استحقاق تہا (دیکھئے فقرہ ۴۰۹
تا ۴۱۱) اسلئے بمبئی کے ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ "بدرجہ غایت
بیوہ جائداد خاندانی کے محاصل مین اُس سے زیادہ حصہ کا استحقاق نہین رکھتی
ہے جسقدر حصہ کے سالانہ محاصل کا اس کا شوہر اگر اسوقت زندہ ہوتا تو بحالت
تقسیم مستحق ٹہرتا"۔ (ن)

درحالیکہ بیوہ صاحب جائداد ہو۔ مقدار نان و نفقہ کے اندازہ کرنے مین جو عورت کو دیا جائے اسکے استری دہن کا شمار نہ کیا جائیگا بشرطیکہ وہ محاصل غیر منقولہ جائداد کی حیثیت کا نہو جیسے پوشاک و زیور۔ کیونکہ اسکو ان چیزون کے رکھہ چھوڑنے اور اگر

(ل) بمبئی سنسلم روپ سنگھہ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۸۔
(م) ٹاگور بنام ٹاگور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۱۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۹۔
ہنگوان بنام بندو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۶۔ نتو کشوری بنام جگندر۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۵۵۔
(ن) ماہو ہرا و بنام گنگا بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۳۹۔ اوی بائی
بنام کرشن داس۔ ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضرورت ہو تو خاندان شوہری سے پرورش پانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن اگر اسکی جائداد سے آمدنی ہوتی ہو تو اسکا لحاظ کیا جائیگا۔ کیونکہ اسکا حق صرف پرورش پانیکا ہے پس جہانتک وہ اپنی ہی خاص جائداد سے پرورش پاجائے تو وہ حق ادا ہو جاتا ہے* اس سے یہہ بھی واضح ہوگا کہ جس ممبر خاندان نے کافی مقدار مین ایکمرتبہ نان و نفقہ پایا ہو اور اسکو برباد کردے۔ تو پھر نقد کفاف یا جائداد خاندانی سے مدد معاش پانے کا دعوی نہین دایر کرسکتا۔ (ع) اسکے خلاف اگر جائداد خاندانی کی کسی خاص حالت کے لحاظ سے کوئی کفاف مقرر کیا گیا ہے تو بعد مین بصورت گھٹ جانے املاک کے بحکم عدالت کم کردیا جاسکتا ہے۔ (ف) بشرطیکہ وہ گھٹاو خود شخص ذمہ دار نان و نفقہ کے کسی بالارادہ فعل سے نہ واقع ہوا ہو۔ (ص) اور اسی اصول پر کوئی شک نہین کہ اگر جائداد بڑھجائے تو کفاف مین اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔ ص ۵۱۳

بقایاے نان و نفقہ۔ صدر عدالت مدراس کا دستور تھا کہ بقایاے نان و نفقہ کے دلانے سے انکار کردیتی تھی۔ لیکن اب یہہ راے منسوخ کردیگئی ہے اور یہہ طے ہوگیا ہے کہ ایسا بقایا دلایا جاسکتا ہے (ق) مگر یہہ دلانا عدالت کے اختیار تمیزی

(س) اٹرنج بنہ دلا جلد ۱ صفحہ ۱۷۱۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۰۷۔ شب دائی بنام درگا پرشاد۔ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۴ صفحہ ۶۳۔ چندر بہاگا بائی بنام کاشی ناتھہ۔ ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ راے عدالت۔ سوتری بائی بنام لکشمی بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۸۴۔ بربنار وصیت نامہ بغرض حصول جائداد محض نالش کرنے کا حق تخفیف نان و نفقے لئے صحیح وجہ نہین ہے۔ گوکی بائی بنام لکھمی داس۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۹۰۔

* (حاشیہ) اسی بحث کی تائید مین دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۸۳۔ م

(ع) سوتری بائی بنام لکشمی بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷۳۔

(ف) رد کا بائی بنام گنداابائی۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۹۴۔

(ص) وجایا بنام سری پتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۴۔

(ق) ونکو بادھیا بنام نگواری۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۶۔ سکورابائی بنام ہنومان جی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۴۔ ابالدی بنام لکھی سونی۔ و بمبئی سول اینڈ کرمنل رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۴۹۔ برہمی بنام رانی راج کنور۔ ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۲ صفحہ ۱۷۰۔ بکال رہا۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۸ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۔ جادو منی بنام کیتھرا موہن۔ ویسٹ بنگال ورپن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۳۸۴۔ نربدا بائی بنام مہادیو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اور بقایا کی نسبت ایسی حالت مین بطور مناسب انکار کیا جاسکتا ہے جہان بلا سبب کافی بیوہ نے اپنے شوہر کے رشتہ دارون سے علیحدہ رہنا اختیار کیا ہو اور پھر صرف اپنے حق نان ونفقہ آیندہ کے استقرار ہی کیواسطے نالش نہ دائر کرے بلکہ جس زمانہ تک وہ خاص اپنے خاندان کے ساتھ رہی ہے اُس زمانہ کی بقایا کا بھی یکمشت دعوے کرے۔ (سا) *۔

ایکورٹ بمبئی نے حال مین یہ تجویز کیا ہے کہ بیوہ کسی مطالبہ سابقہ کے بغیر بھی ہر مدت کی بابت بقایائے نان ونفقہ وصول کرسکتی ہے بشرطیکہ قانوناً تمادی عارض نہو۔ یعنی مطالبہ اور انکار اسکے حق بقایا کیلئے تمادی عارض کرسکتے ہین مگر حق مذکور پیدا کرنیکے لئے ضروری نہین ہین۔ (ش)

۴۱۸ جائداد پر نان ونفقہ کی کس حد تک ذمہ داری ہے۔

دوسرا سوال یہہ ہے کہ کیا استحقاق نان ونفقہ محض ایک ایسا قرضہ ہے جسکو سب سے پہلے جائداد خاندانی سے ادا کرنا چاہیے یا آنکہ جائداد پر وہ ایک ایسی حقیقی ذمہ داری ہے جو قابضان جائداد کے ہاتھہ مین جائداد کو پابند کرتی ہے؟ کئی اقوال اسطرح کے

(سا) رنگو ونائک بنام یمونا بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۴۔

(ش) جیوی بنام رامجی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۷۔ ذکری نان ونفقہ پر اثر تمادی کے متعلق دیکھو مقدمہ لکشمی بائی بنام باپوجی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ نان ونفقہ کی نسبت محض ذکری استقراری تعاوز پذیر نہین ہوسکتی دیکھنا بنام انتا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۳۔ اور طرح جہان ذکری خاص کر نان ونفقہ آیندہ دلواتی ہے دیکھئے مقدمہ آشوتوش بنرجی بنام لکھی موني۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۹۔

* (حاشیہ) ایک ہندو بیوہ نے اپنے شوہر کے بھائی کے نام نالش استقرار اپنے نان ونفقہ کی اور دلاپا سے چھہ سال کے بقایا کی دائر کی یہہ واضح ہوا کہ مساۃ نے نالش سے قبل مطالبہ نہین کیا تھا تجویز ہوئی کہ وہ بقایا کی ذکری پانیکی مستحق نہین ہے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۴ نیز نالش بقایا نان ونفقہ مین یہہ ثابت کرنا مدعی پر لازم ہے کہ نفقہ مذکور جسکا وہ مستحق ہی بلا جواز طور پر نہین دیا گیا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۲ و بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۵۱۴ ہین جو ہبہ جائداد کی اس حد تک ممانعت کرتی ہین جس سے کسی شخص کا خاندان ذرایع قوت بسری سے محروم ہو جائے * چنانچہ درہسپتی کا قول ہے (ت) کہ ایک شخص اپنے خاندان کے کھانے کپڑے کے اخراجات کے بعد جو کچھہ بچتا ہوا سکو دیسکتا ہے اور اس سے زیادہ دینے والا (جو اپنے خاندان کو ننگا اور بھوکا چھوڑ دیتا ہے) پہلے شہد چکھتا ہے مگر بعد کو وہ اسکے لئے زہر ہو جاتا ہے البتہ جو کچھہ کہ شادی سے حاصل ہوتا ہے یا جو بزرگون سے پہنچتا ہے یا جو کچھہ شجاعت سے پیدا کیا گیا ہے بمنظوری زوجہ یا ورثہ داران یا راجہ کی منظوری سے ہبہ کر دیا جائے وہ جایز ہوگا "کاتیائین کا بیان نسبت اس امر کے کہ کیا دیا جا سکتا ہے اور کیا نہین دیا جا سکتا یہ ہے کہ ماورائے جملہ جائداد و مکان مسکونہ جو کچھہ اپنے خاندان کے کھانے کپڑے کے بعد رہجائے اسکو دیدیا جا سکتا ہے چاہے وہ غیر منقولہ ہو یا منقولہ ورنہ وہ نہین دیا جا سکتا" (ث) ویاس کا بیان ہے کہ (خ) "جو پیدا ہو چکے ہین اور جو پیدا نہین ہوئے اور جو رحم مین ہین وہ سب محتاج ذریعہ پرورش ہین اور زبان و نفقہ موروثی کا تباہ کرنا قابل الزام ہے" ایسا ہی ایک عبارت مین جو منو سمرتی سے منسوب ہے (ذ) یہ ذکر ہے ان لوگون کی پرورش کرنا جنکو نان و نفقہ دینا چاہیے پسندیدہ ذریعہ حصول بہشت ہے لیکن اگر وہ تکلیف اٹھائین تو پھر اسکے حصہ مین دوزخ ہے اسلئے

(ت) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱۔

(ث) ایضاً صفحہ ۱۳۳۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۵۸۱۔

(خ) وائے بھاگ باب ۱ فقرہ ۔ ۵ ۔

(ذ) وائے بھاگ باب ۲ فقرہ ۲۳ و ۲۴۔ قواعد مقررہ مین اس کا پتہ نہین ہے۔

* (حاشیہ) جبکہ ایک ممبر ہندو خاندان نے دوران نالش نان و نفقہ مین جسمین کہ بالآخر ایک ڈگری صادر کیگئی تھی جسکی رو سے مکان مندرجہ عرضی دعوی و دیگر جائداد پر نان و نفقہ مدعیہ کا مواخذہ قائم کیا گیا تھا مکان مندرجہ عرضی دعوی کو مدعی کے پاس رہن کر دیا تجویز ہوئی کہ وہ مکان مذکور کو رہن کر سکتا تھا اور بوجہ اصول دوران مقدمہ کے جواز رہن پر کوئی اثر نہین پہنچاتا ہے ڈن لار پورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۱۔ م۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صاحب خاندان کو چاہیئے کہ ان کی خبرداری کیساتھ پرورش کرے" اور جمتواہن نے
اس قول کی توضیح کی ہے کہ "یہہ ممانعت ایک عطیہ یا دوسرے خفیف چیز کے انتقال کی
نسبت نہین ہے جو غیر مناسب پرورش خاندان ہو" بہرحال ان عبارتون سے
یہہ واضح ہونا چاہیئے - اولاً - یہہ کہ ان سب کا تعلق صورتہائے ہبہ یا اصراف سے
ہے جہان انتقال کے لئے کوئی معاوضہ نہو یہی ممانعت ایک بیع سے متعلق نہوگی
چاہے خانگی ضرورت سے ہو یا قیمتاً ہو کیونکہ اسکا زر ثمن شئے مبیعہ کی جگہہ مین ہو جاتا ہے
پنا جو ادانات تجویز ہوئے ہین وہ فعل مذکور کی سزا دینے مین زیادہ تر مذہبی حیثیت
کے نظر آتے ہین اور اسکو ناجایز ٹہرانے مین سول حیثیت کے نہین ہین - ثالثاً یہہ کہ
وہی مصنف جو ان اقوال کو مقتبس کرتے ہین - اُن کو محض اخلاقی ممانعت سمجھتے ہین اور ص ۵۱۵
اور جگناتہہ زور کے ساتہہ خاص ایک قول کی طرف اشارہ کرتے ہین کہ وہ ہبہ ناجایز
نہین ہو سکتی جسکا فوری نتیجہ یہہ ہو کہ دینے والے کو شہد کے مثل حلاوت حاصل ہوجاتی ہے (الف)

صورت عدم اطلاع مشتری پابند نہوگا

۴۱۹ - چند سالہاے گزشتہ مین یہہ سوال اکثر فیصلہ کیلئے
پیدا ہوا ہے حالانکہ یہہ امر بمشکل کہا جا سکتا ہے کہ ہر ایک امر جو
تجویز کیا جا سکتا ہے تجویز کر دیا گیا - ظاہر اب یہہ تو طے شدہ معلوم ہوتا ہے کہ بیوہ کا
دعوے نان و نفقہ بہی جائداد پر ایسا دعوی نہین ہے جو اسکو ایک نیک نیت خریدار
کے ہاتہہ مین جس نے قیمتاً اور بلا اطلاع استحقاق مذکور خرید کیا ہو پابند کرے (ب)
جیسا کہ فیر صاحب جسٹس نے بیان کیا ہے (ج) "جب جائداد ایک نیک نیت خریدار کے

(الف) جگناتہہ ڈائجیٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ - دای بہاگ باب ۲ فقرہ ۲۸ -
(ب) بہاگابتی بنام کنای لال - بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ - وہی مقدمہ
دیگر رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۳ - نوٹ - آدہی رانی بنام سونا ملی - انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵ - لکشمن بنام سرسوتی بائی - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی
جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ - لکشمن بنام سیتا بہابائی - انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ -
(ج) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاتھہ مین جسکو اطلاع نہو چلی جاتی ہے تو وہ کسی ایسے امر سے جو حق مالکانہ سے کہ
متاثر نہین ہو سکتی اور نہ کسی ایسی چیز کی محکوم ہو سکتی ہے جو خاص ذمہ داری نہ
رکھتی ہو یا جس مین وہ تمام اجزا موجود نہون جو ایک ذمہ داری خاص کے لئے
لازم ہین۔ ظاہر اوہ معاوضہ جو وارث کو بربنا بیع جائداد متوفی ملا ہو جہانتک بیوہ کے
حق دخل کا تعلق ہے جائداد بیع شدہ کی جگہہ مین ہوگا" ہائیکورٹ بمبئی نے یہ
بھی ظاہر کیا تھا (د) کہ جن اقوال پر یہ بہروسہ کیا گیا ہے کہ وہ نان و نفقہ کو ورثا
پر لازم گردانتے ہین وہ بالکل اُن ہی اقوال کے موافق ہین جو ادائے قرضہ جات
و مصارف شادی و رسوم تجہیز و تکفین اور اخراجات رسم چہلم وغیرہ ممبر خرد سال کو لازم
کرتے ہین لیکن ان دیون کی نسبت مسلم ہے کہ قیمتاً خرید کرنے والے کے لئے
قابل ادائی نہون گے چاہے خریدار مذکور کو اُن کے وجود کا علم ہو یا نہو۔ عدالت
موصوفہ نے یہہ بھی ظاہر کیا تہا کہ اس قسم کا مسئلہ یکسان طور پر اس بیع کو بھی
ملجائز کر دے گا۔ جو خود شوہر نے کی ہو۔ کیونکہ زوجہ کے نان و نفقہ کا لزوم
بیوہ کے نان و نفقہ کے لزوم سے بھی زیادہ قوی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے
کہ صدر عدالت مدراس نے یہ قرار دینے سے اصول مذکور کی پوری حد تک
تعمیل کی کہ ایسی حالت مین بیع جائداد منجانب شوہر ناجائز ہے جب زوجہ کے نان ص ۵۱۶
و نفقہ کے لئے کچہہ بھی باقی نہ رکہا گیا ہو۔ (ھ)

جہان حق معین ہو گیا ہو **فقرہ ۴۲۰** ۔ اگر اسکو مثبتہ بھی فرض کر لیا جائے
تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خریدار کو اطلاع ہونی لازم ہے اور وہ بھی صرف حق نان
و نفقہ کے وجود ہی کی نہین یعنی ایسے لوگون کا موجود ہونا جنکی پرورش کیجانی
یا جنکو پرورش کرنیکی ضرورت ہو بلکہ اس ذمہ داری کے وجود کی اطلاع جو حقیقی طور پر پیدا کیگئی ہو اور
جائداد کو پابند کرتی ہو۔ ورنہ یہہ ظاہر ہے کہ کوئی جائداد اوسوقت تک خرید نہین کیجاسکتی جبتک
ایک متنفس بھی ایسا زندہ ہو جسکا نان و نفقہ جائداد پر لازم ہو یا لازم ہو سکتا ہو وہ ذکر جو حقیقی طور پر قیم نان و نفقہ کو مہیا

(د) ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۷۷۔
(ھ) لچھنا بنام باپانما فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۳۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جائداد پر اسکو واجب کرتی ہو بلاشبہہ ایک جایز بار ہے لیکن ظاہر امحض ذاتی ذکری بمقابلہ قابض جائداد ایک بار نہو گی - (د) اسیطرح اگر جائداد بروے وصیت نامہ بہ بالوصیت کیگئی ہو اور اسی وصیت نامہ کی رو سے بیوہ کا نان و نفقہ بھی معین کیا گیا اور جائداد پر لازم گردانا گیا ہو (ر) یا اگر بروے اقرار نامہ فیما بین بیوہ و قابض جائداد بیوہ کا نان و نفقہ معین کیا گیا ہو اور جائداد سے دینا قرار پایا ہو (ح) تو وہ خریدار جو اس بار سے آگاہ ہو کر خرید کرے اس امر کا پابند ہو گا کہ اسکو ادا کرے یہ ذمہ داری جہان وجود رکھتی ہے وہان وہ ایک بار جائداد کے ہر جزو پر ہوا کرتا ہے - اور جو شخص کسی جزو پر قابض ہو اسکے مقابلہ مین وجہ نالش ہو سکتی ہی (ط)

اثر اطلاع - ایک مقدمہ مین جس کا حوالہ اسکے پہلے دیا جا چکا ہے فیر صاحب جسٹس کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کی اطلاع کہ بمقابلہ وارث بیوہ نے نان و نفقہ کا دعوے کیا ہے کافی ہو گی (ی) لیکن اگر اُس بار کے سوا جو حقیقی طور پر پیدا ہ ۵۱۷

(د) راے جسٹس ویٹ - لکشمی بنام سیتا بہاما بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۲۴ - ادھی رانی بنام شونا ملی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵ - سامی ناتھہ بنام رنگاتھل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ - اور نہ وہ ڈکری جو کسی عورت ممبر خاندان مشترکہ کے مقابلہ مین اوسکی ذات پر ہو - جائداد مشترکہ کو بمقابلہ خاندان کے قایم مقام یا دوسرے ممبروں کے پابند کریگی جو فریق مقدمہ نہون - بیتا بنام ویرامل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۳ -

(ر) پرسوتو بنام بار بوسا - ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۵۳ -

(ح) ہیرالال بنام مسماۃ کوسلا - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۴۲ - اس مقدمہ کی توضیح ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۷ - عبادی بنام عاصیہ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ -

(ط) رام چندر بنام سوتری بائی - ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۳ - (صیغہ اپیل دیوانی) اسکی توضیح گنگا مقدمہ رنستر نی بنام مکھن لال بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۷ - مین ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۳۲ - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۷۳ - اگر جزو جائداد کا قابض کل نان و نفقہ ادا کرتا ہے تو اسکی واپسی کیلئے چارہ کار بذریعہ دار کرنے نالش کے ہو سکتا ہی رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۳ -

(ی) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۳۳ - نوٹ جسٹس ویٹ کا قول ہی کہ وہ کو بہ الفاظ دیگر ہم کو یہ قایم کرنے چاہیئن کہ اطلاع موجود گی دعوی جسمین ناحق خلل آتا بوجہ ہونے والی معاملہ کی قرین قیاس ہی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۱۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کردیا گیا ہو کوئی اور چیز جائداد کو پابند نہ کرتی ہو تو یہ دیکھنا مشکل ہے کہ اس اطلاع کیوجہ سے کیونکر خریدار پر اثر پڑ سکتا ہے کہ بیوہ ایک استحقاق رکھتی تھی جو پختہ ہو کر دین نہین ہوا تھا اور بعد کے ایک مقدمہ مین کوچ صاحب چیف جسٹس نے بیان کیا تھا کہ "جہان جائداد ممبر کلان کو وراثتاً پہنچی ہو وہان چھوٹے ممبران خاندان کے چاہے جو حقوق ہون جیسے کہ نان ونفقہ جائداد پر دین خاص ہو جائے جو ممکن ہے کہ ڈگری عدالت کی رو سے ہو جسکی رو سے نان ونفقہ دلایا گیا ہو اور یہ استقرار کیا گیا ہو کہ ایک حصہ جائداد اسکے لئے کفیل ہے یا بروئے معاہدہ فریقین ایک رقم باہتہ نان ونفقہ جائداد پر ایک بار قرار پائی ہو لیکن ہم یہہ نہین سمجھہ سکتے کہ ایک نیک نیت خریدار بالمعاوضہ کے ہاتھہ مین جائداد پر وہ کیون کر ایک بار ہو سکتا ہے" (ک) نیلام صیغہ اجرائے ڈگری مین اس امر کی صریحی اطلاع کی نسبت بھی کہ جائداد پر کوئی بیوہ حق نان ونفقہ رکھتی ہے یہ قرار پایا ہے کہ حقوق خریدار پر موثر نہین ہے (ل)

لاوارثی ایک مقدمہ مین جس مین کہ جائداد پر خود سرکاری ضبطی ہوئی تھی جس مین سے ایک بیوہ نان ونفقہ پایا کرتی تھی۔ یہہ نہین معلوم ہوتا کہ مندرجہ بالا معنون مین کبھی کوئی بار پیدا کیا گیا ہو بلکہ ڈگری جسمین نان ونفقہ کا استقرار ہوا تھا بمقابلہ سرکار بلا کسی بحث کے تسلیم کر لیگئی تھی (م)

حقوق خریدار پر اثر۔ ف ۴۲۱ حال مین اس امر کو بمبئی مین جسٹس ویسٹ نے ایک تجویز مین جانچا تھا جس مین اس امر کے متعلق تمام اسناد جمع کیگئی ہین۔ وہ بتلاتے ہین کہ محض اطلاع استحقاق نان ونفقہ جس مین وہ تمام اجزا ہی موجود ہوتے ہین جو اسے ایک خاص بار بنانے کیلئے ضرور ہون ایک خریدار کو پابند کرنیکے لئے کافی نہین ہو سکتی اسلئے کہ ایک بیوہ تابع قانون متاکشرا کے صورت مین

(ک) جگرناتھہ بنام اودرانی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۔ گولک بنام اوہلا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۔ شام لال بنام بنا۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۶۔

(ل) سرجا کنور بنام ناتھہ بخش۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۲۔

(م) گلاب کنور بنام کلکٹر بنارس۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲۴۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۔ (پریوی کونسل) دیکھئے مقدمہ آدہی رانی بنام شوتا لی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکا استحقاق ہمیشہ ایسے اجزار سے مرتب ہوگا - اور نہ حقوق خریدار محض اس سوال پر منحصر ہوتے ہین کہ آیا بعد بیع وارث کے قبضہ مین اتنی جائداد رہگئی تہی یا نہین جس سے کہ وہ مطالبہ بیوہ کا اطمینان کر سکے - ؟

صہ ۵۱۸ پس جو کچہہ کہ نیک نیتی سے خرید کیا گیا وہ اسکے دعوی سے ہمیشہ کے لئے بری تہا - اور بعد مین بوجہ صرف ہوجانے سرمایہ خاندانی کے بیوہ کیلئے کوئی نیا حق نہین پیدا ہوسکتا - ظاہر ان کی یہ رائے ہے کہ ہمیشہ یہ سوالات پیدا ہون گے -

اولاً یہ کہ آیا بایع نے استحقاق نان ونفقہ بیوہ کی نسبت فریب تو نہین کیا تہا -

ثانیاً - آیا خریدار نے اطلاع کے ساتہہ کام کیا تہا یا نہین ؟ اور وہ بہی محض اسکی استحقاق کی اطلاع نہین بلکہ اس فریب کی اطلاع جو استحقاق کی نسبت کیا جارہا تہا - وہ کہتے ہین کہ اگر وارث بیوہ کو دہوکا دیدے تو وہ کسی حکمت سے بہی مثل علیحدگی جائداد یا تغیر صورت جائداد اُس مواخذہ سے نجات نہین پاسکتا - جو اسکے ذمہ ان فوایدکے ساتہہ حاصل ہوا تہا جو اسکو تنہا حی القایم مالک ہونے سے حاصل ہوئے تہے اور خریدار اگر اُسنے اس امر کو باور کر کے جائداد لی کہ یہ معاملہ ایسا ہے جو نیک نیتی سے بہ ارادۂ اداے قرضہ جات عمل مین نہین آیا یا بغرض ایفاے ان دعاوی کے جن کی جائداد انصافاً ذمہ دار ہے اور جن سے دوسرے طریقہ سے وہ عہدہ برا نہین ہوسکتی بلکہ بہ نیت رفع کرنے ایک ایسے مواخذہ کے جو قانوناً و اخلاقاً اسکے ذمہ تہا تو اس شراکت فریب مقصود سے وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے گا - لیکن اگر اسنے بطور معقول اور ایمانداری سے یہ سمجہکر خریداری کی کہ بیع بلا کسی امر ناجایز کی مدد دہی کے عمل مین آئی ہے تو گو وہ بیوہ کے وجود اور اسکے دعوی سے واقف تہا تاہم بمقابلہ مدعی کے اُسنے ایک ایسا حق حاصل کر لیا جو اس دعوے سے بالکل بری ہے جو بمقابلہ یا بندہ زر ثمن کے بخوبی حاصل ہے - (ن)

اکٹ انتقال جائداد - درحقیقت یہہ حال کے اکٹ انتقال جائداد (نمبری ۴ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ع) کی

(ن) لکشمن بنام ستیبا بہاما بای - انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ و ۵۲۴ - کلبکا تاچی بنام کنتی - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸۴ - مہالکشما بنام ونکٹ رتنما ایضاً جلد ۶ صفحہ ۸۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دفعہ ۳۹- کا اثر ہے "جب کسی شخص ثالث کو یہ حق ہو کہ جائداد غیر منقولہ کے منافع سے اپنا نان ونفقہ یا کسیقدر رقم واسطے ترقی ازدواج کے حاصل کرے تو اگر وہ جائداد حق مذکور کے مارنے کی نیت سے منتقل کردیجائے تو جایز ہے کہ دعوے نفاذ حق مذکور کا منتقل الیہ کے نام کیا جائے بشرطیکہ وہ نیت مذکور سے مطلع رہا ہو اس صورت مین کہ وہ انتقال بغیر حصول معاوضہ کے ہوا ہو مگر ایسا دعوی اس منتقل الیہ پر جایز نہوگا جس نے بالمعاوضہ اور بلا علم حق مذکور جائداد خریدی ہو اور نہ اس جائداد پر جو اسکے قبضہ مین پہونچے گا" جہان منتقل الیہ ذمہ دار ہو تو جائداد اوسکے ہاتھ سے نکل جانے پر وہ ذمہ داری بھی برطرف ہوجاتی ہے- (س)

صد ۵۱۹ تقدیم قرضہ جات ۴۲۹- جو قرضہ جات کسی ہندو نے لئے ہون وہ مثل ایک بار جائداد کے نان ونفقہ پر مقدم ہوتے ہین اسلئے ایسی جائداد کا خریدار جو ادائے قرض کیلئے فروخت کیگئی ہو اس بیوہ کی نسبت زیادہ حقیت رکھتا ہے جو جائداد پر نان ونفقہ کا بار ڈالنا چاہتی ہے- اور یہ بات بالخصوص ایسے موقع پر ہوگی جہان جائداد بذریعہ تجارت حاصل ہوئی ہو- تجارت ہی کی غرض سے قبضہ مین ہو اور تجارتی قرضون کے لئے قرق ہوئی ہو (ع) الہ آباد مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ بیع بغرض ادائے قرضہ جات اس بار نان ونفقہ پر بھی مقدم ہوگی جو قرقی یا نیلام سے پہلے حقیقی طور پر اور بہ نیک نیتی قایم ہوچکا ہو (ف)

جائداد ذمہ دار نان ونفقہ جہان کوئی شوہر تابع قانون متاکشرا جداگانہ اور مشترکہ جائداد چھوڑ کر مرتا ہے اور وہ اسکے حصہ دارون پر منتقل ہوتی ہے تو حق نان ونفقہ بیوہ بالفرض پہلے جائداد جداگانہ سے ادا ہونا چاہیے اور جبتک جداگانہ جائداد ناکافی ثابت نہو اسوقت تک وہ جائداد مشترکہ سے نان ونفقہ نہین پاسکتی (ص) جہان خاندانی

(س) دہرم چند بنام جانکی- انڈین لا رپورٹ الہ آباد- جلد ۵ صفحہ ۳۸۹-

(ع) ناچیار امل بنام گوپال کرشن- انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۶- آہی رانی بنام سونامل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵- جوہر ابنام سری گوپال ایضاً صفحہ ۴۰۱- لکشمن بنام سیتا بہا بابائی- انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۹۴

(ف) شام لال بنام بنا- انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۶- گوردیال بنام کونسلا- انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۷- مگر انمین سے کسی مقدمہ کی رپورٹ سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ عام ذمہ داری سے علیحدہ حقیقی ہوا خذہ ہی جایداد کیلئے

(ص) شیب داری بنام ورگا پرشاد- رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۴ صفحہ ۶۳-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد ہو جس کا کوئی جزو منتقل ہو گیا ہو تو یہہ امر طے شدہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ آیا بیوہ ان ممبران خاندان پر جو بقیہ حصّہ جائداد پر قابض ہون خریدارون پر دعوی کرنے کیلئے مجبور ہے یا نہین (ق) *

بیوہ کا استحقاق نسبت مکان خاندانی

۴۲۳ - یہ امر قرار دیا گیا ہے کہ بیوہ کے موروثی مکان خاندانی مین رہنے کے حق اور اسکے دیگر اجزائے جائداد کے حق مین فرق ہے اور اسی کے لحاظ سے اس مقدمہ مین جس مین کہ ایک شخص ایک بیوہ اور ایک بیٹا چھوڑ مرا تھا اور بیٹے نے بالغ ہوتے ہی خاندانی مکان کو بیچ ڈالا اور خریدار نے بیوہ سے تخلیہ مکان چاہا تو ہائیکورٹ بنگالہ نے اس کا دعوی خارج کر دیا - پیکاک صاحب چیف جسٹس نے تجویز کیا تھا کہ کاتیاین کی یہ رائے کہ بالغ بیٹا نہ کہ محض ہدایتی اور یہہ کہ خود بیٹا اپنے باپ کی بیوہ کو سکونتی مکان خاندانی سے نہین نکال سکتا اور نہ کسی خریدار کو ایسا کرنے کا مجاز کر سکتا ہے تاوقتیکہ بیوہ کے لئے کوئی اور مناسب مقام سکونت مہیا نہ کر دے (ش) صہ ۵۲۰

استحقاق بیوہ نسبت مکان خاندانی

اور یہی ممالک مغربی و شمالی مین بھی تجویز کیا گیا ہے جہان منجملہ دو بھائیون کے حی القایم کے بیٹے نے اس مکان سکونتی کو بیچ ڈالا تھا جس کے ایک حصہ مین اسکے چچا کی بیوہ رہا کرتی تھی عدالت نے

(ق) گولک بنام اوہلا - ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۰ - آدھی رانی بنام سونامنی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵ - راجچرن بنام مسماۃ جودا - ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی آگرہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ - مشتبہ رہا - رائے عدالت - لکشمن بنام سرسوتی بائی - ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صہ ۴۷۶

(ر) جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ - کتاب ہذا فقرہ ۴۱۸ -

* (حاشیہ) عدالت وارث کو جائداد خاندانی اُس بیوہ سے جو اُس سے پرورش کئے جانیکی مستحق ہے بلا اسکے کہ اول مسماۃ مذکور کے نان و نفقہ کا انتظام کیا جائے نہین دلادیگی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۴ و ۶۷۹ م

(ش) منگل بنام مینا تھہ - بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷ (صیغہ ابتدائی دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۵ - تقلید کیگئی - بائی ویو کور بنام سن مکھہ رام - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۱ -

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۴

تجویز کیا تہا کہ بیوہ مذکور کو وہ خریدار بیدخل نہین کر سکتا جس نے اسکے تہیے کے حقوق خرید کئے تہے (ت) مگر جہان ایک ہندو اپنے مکان سکونتی کو رہن کر کے مر گیا تہا اور اسکی مان اور زوجہ بنابر نفاذ رہن فریق مقدمہ بنائی گئی تہین۔ تو عدالت نے تجویز کیا کہ یہ امر کہ وہ اس مکان مین سکونت رکہتی ہین نیلام مکان کی ڈگری دینے کے لئے کوئی مانع نہین ہے۔ لیکن ظاہر اعدالت نے اس سوال کو یون ہی چہوڑ دیا کہ آیا خریدار نیلام انکا قبضہ اہٹا دینے کا مستحق ہوگا یا نہین (ث) اسیطرح کے ایک مقدمہ مدراس اور بمبئی مین عدالت نے تجویز کیا تہا کہ نیلام بالضرور حق سکونت بیوہ کے ساتہہ مشروط ہونا چاہیئے (خ) بشرطیکہ نیلام اس غرض کی وجہہ سے ہو جو خاندان کو اور اسی لحاظ سے بیوہ کو پابند کرتا ہو (ذ)

ف ۴۲۴ اسیسے آزاد منتقل الیہ کے مقابلہ مین جو جائداد پر قابض ہو۔

خریدار بالمعاوضہ کے معاملہ سے بحث کر رہے تہے چنانچہ جسٹس فیر صاحب نے اس تجویز مین جسکا بارہا حوالہ دیا جا چکا ہے بیان کیا ہے کہ "اور اسکے مقابلہ مین جس نے وراثتاً جائداد پائی ہو بیوہ کا یہ حق ہے کہ اپنے نان و نفقہ کی مناسب رقم مشخص کرا کے جو جائداد اس شخص کے قبضہ مین ہے اسپر رقم مذکور کا بار ڈالے اور بلاشبہہ بیوہ مذکور اس غرض کیلئے کسی قابض کے مقابلہ مین جو اسکو بحیثیت آزاد منتقل الیہ کے یا اس اطلاع کے ساتہہ کہ بیوہ نے بمقابلہ وارث نان و نفقہ کا دعوی کیا ہے لیتا ہی جائداد مذکور کا تعاقب کر سکتی ہی" (الف)

(ت) گوری بنام چندر منی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۲۔ تالیمند بنام رکھنا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۵۳۔

(ث) بہیکم بنام پورا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔

(خ) ونکٹ امل بنام اندی ایا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۰۔ دل سکہہ رام بنام للو بہای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۱۲۔

(ذ) راماندین بنام رنگ امل۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۰۔

(الف) بہاگ بتی بنام کنہای لال۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۸۔ وہی مقدمہ مرکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۳۳۔ نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ص ۵۲۱

ہے دونون امور صریحی فیصلہ جات سے طے ہو گئے ہین۔ مدراس مین جہان ایک موصی نے تمام جائداد بذریعہ وصیت نامہ ہبہ بالوصیت کر دی تہی اور بیوہ کے لئے کوئی تدبیر نہین کی تہی تو اس کے استحقاق نان و نفقہ کے سوا باقی وصیت نامہ جایز قرار پایا اور ہدایت کر دیگئی کہ رقم نان و نفقہ کی تشخیص کیجائے تاکہ اسکو علیحدہ کر دیا جائے (ب) اور اسیطرح بنگالہ مین۔ سر۔ لیف۔ مکناٹن ہی اس امر کو تسلیم کرتے وقت کہ شوہر بذریعہ وصیت نامہ جائداد مین بیوہ کو اسکے حصہ سے محروم کر سکتا ہے۔ یہ اضافہ کرتے ہین "لیکن اس مین کوئی شک نہین ہو سکتا کہ حق نان و نفقہ بیوہ پوری قوت کے ساتھہ قایم رہتا ہے اور اگر بوجہ معقول وہ طلب کیا جاتا تو مین فرض کرتا ہون کہ عدالت اس مقدمہ مین (جیسا کہ اسیطرح کے ایک اور مقدمہ مین کیا گیا تہا) شوہر کی تمام جائداد مین سے کافی سرمایہ بنابر نان و نفقہ بیوہ علیحدہ کرنیکے لئے حکم دیدیتی" (ج) بعد کے ایک مقدمہ مین سپریم کورٹ نے بہی اسی رائے کی پیروی کی جسمین بنگالہ کے ایک ہندو نے اپنی تمام جائداد تین بیٹون کے لئے چھوڑ دی تہی اور بیوہ کا کوئی ذکر نہین کیا تہا۔ تینون بیٹون پر مساوی تقسیم کرنیکے لئے ڈگری ہوئی تھی۔ اور سپریم کورٹ نے ڈگری کو غلط قرار دیا کہ نان و نفقہ کیلئے ایک حصہ مان کو بہی دینا چاہیئے تہا چنانچہ جسٹس گرانٹ نے بیان کیا تہا کہ "اپنے شوہر کے وصیت نامہ کے رو سے وہ حق قانونی سے محروم نہین ہو سکتی اسلئے کہ اسکا نام وصیت نامہ مین درج نہ تھا۔ اور بیوہ کے نان و نفقہ وغیرہ کے حقوق جنکی دھرم شاستر مین اسقدر رعایت کیگئی ہے کنایتہً خارج نہین کئے جا سکتے۔ اور عدالت نے خیال کیا تہا کہ ایسا ہی سر۔ لیف۔ مکناٹن نے ہمکو اطلاع دی تھی کہ اگر وہ خارج نہ کئے گئے ہون انکا وجود لازمی ہے جیسا کہ قانون نے انکا استقرار کیا ہے" (د) اور مین قیاس کرتا ہون کہ اس

(ب) ایل اے صفحہ ۶۳۴ بابتہ ۱۸۷۴ء رائے مورگن چیف جسٹس و ہالوی جسٹس مارشلس رپورٹ جلد ۸ بابتہ ۱۸۷۲ء جو رپورٹ مین شایع نہین ہوا۔ رضابائی بنام بابو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹۸ (صیغہ اپیل دیوانی)

(ج) سر لیف مکناٹن صفحہ ۹۲۔

(د) کرنل ہونی بنام رامانا تہہ فلٹس رپورٹ سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۱۸۹ اے نارائن بنام رام ہری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۳۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالت مین بھی یہی حکم ہوگا جب موصی صراحتاً اور نام کے ساتھہ ظاہر کردے کہ اسکی بیوہ یا بیٹی کو نان و نفقہ دینا چاہیئے۔ بلاشبہہ یہ طے ہوچکا ہے کہ بنگالہ مین باپ اپنے بیٹے کو ہر قسم کے حق نان و نفقہ سے بذریعہ وصیت نامہ محروم کرسکتا ہے (ھ) لیکن یہہ اسوجہ سے ہے کہ پسر بالغ کو نان و نفقہ کا کوئی حق نہین ہے (ف) اس کا حق صرف وارث امیدوار کا حق ہے بجز بیع۔ ہبہ۔ وصیت سے کامیتاً باطل ہوسکتا ہے۔ لیکن بیوہ کا حق نان و نفقہ شادی سے پیدا ہوتا ہے اور لڑکی کا پیدائش سے اور باپ کی زندگی ہی مین اسکا وجود ہوتا ہے اور اسکے مرنے کے بعد قائم رہتا ہے یہ ایک قانونی فرض ہے جو اسکی جائداد سے متعلق رہتا ہے۔ وہ اپنی زندگی مین اپنے آپ کو اس سے بری نہین کرسکتا اور مرتے ہی اسکا تعلق اسکے ترکہ سے ہوجاتا ہے لہذا یہ تجویز کرنا خلاف اصول معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے کو جائداد دیدینے سے وہ اسکو اس امر کا بھی مجاز کردے کہ وہ ان حقوق سے مبرا ہوکر قابض رہے جنکو نہ تو وہ خود روک سکتا تھا اور نہ اسکا وارث (ز)

یہی اصول موہوب الیہم کے مقابلہ مین بھی تسلیم کرلیا گیا ہے۔ الہ آباد کے ایک مقدمہ مین ایک شوہر نے اپنی زندگی مین ہی تمام جائداد ہبہ کردی تھی اور بیوہ کے لئے کوئی نان و نفقہ

ص ۵۲۲

(ھ) ٹاگور بنام ٹاگور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ و ۱۵۹ (صیغہ ابتدائی دیوانی)

(ف) کتاب ہذا فقرہ ۴۰۹ و ۴۱۲۔

(ز) بنگالہ کے ہائی کورٹ نے تجویز کیا ہے کہ بروئے قانون بنگالہ ایک شوہر بذریعہ وصیت نامہ اپنی جائداد بیوہ کو اسکے حصہ سے جو بوقت تقسیم اسکو ملتا محروم کرکے منتقل کرسکتا ہے۔ وسیندر بنام رودر چندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۸۶۔ بہ تقلید مقدمہ بہو من مولی بنام رام کشوری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ سنہ ۱۸۶۱ء باب افضل ۴۸۹۔ جسمین عدالت نے بیان کیا تھا کہ "بنگالہ مین کوئی بیوہ کسی نامعلوم الاسباب حاصل شدہ حق اس جائداد مین نہین رکھتی ہے جو اسکے شوہر نے چھوڑی ہو۔ گو شادی کے وقت اسکو اگر کل جائداد وصیت کردیجائے تو نان و نفقہ کا حق ہوتا ہے"۔ نیز ملاحظہ ہو۔ مقدمہ سونا متی بیباک بنام جگت سندری۔ سورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۶۶۔ مگر اسکا سائیڈ نوٹ غلط ہے۔ جسکا بیوہ نے دعوی کیا اور حاصل کرلیا وہ اسکا حصہ تھا نہ کہ محض نان و نفقہ۔ دیکھئے رائے تیاگراجا ایار۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین رکہا تہا۔ پس تجویز کیا گیا کہ موہوب لہ کو جائداد بشرط ذمہ داری نان و نفقہ
بیوہ حاصل ہوئی ہے۔ (ح)
ہی فیصلہ بمبئی مین بہی ہوا جہان ایک شوہر نے اپنی پہلی اور دوسری بی بی کے
منتقسم بیٹون کو اپنی کل جائداد غیر منقولہ مگسوبہ ذاتی تفویض کردی تہی اور تیسری
زوجہ کے لئے کوئی گنجایش نہین رکہی تہی اور وہ کلیتاً محتاج رہگئی تہی۔ تجویز
کیا گیا تہا کہ جو جائداد اس کے سوتیلے بیٹون کے قبضہ مین تہی اسپر اپنے
نان و نفقہ کے بار قایم کرنے کا استحقاق اسکو حاصل تہا اور اس حق پر کسی
ایسے اقرار نامہ سے کوئی اثر نہین پڑتا تہا جو زوجہ اور شوہر کے مابین شوہر
کی زندگی مین ہوا ہو (ط)

نان و نفقہ حین حیات

۴۲۵ ۔ بلحاظ قاعدہ کلیہ جو جائداد کہ نان و نفقہ کے
لئے مخصوص کیگئی ہو وہ بعد وفات معطی لاقابل واپسی ہے جس کے
لئے قیاس یہہ ہے کہ صرف آمدنی دیگئی تہی نہ کہ اصل سرمایہ (ی) *
لیکن بلاشبہہ ایسا کوئی امر نہین ہے جو کسی مالک کو کوئی مقدار قسمہ
یا جائداد اراضی جسمہ حقوق سے سبرا کلیتاً نان و نفقہ مین دیدینے کے لئے
مانع ہو جو عطیہ اس طریقہ سے کیا جاے وہ شخص یا بندہ کے

صد ۵۲۳

(ح) جمنا بنام مچول انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵۔
(ط) زبدا بائی بنام مہادیو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹۹۔
(ی) اودے و تو بنام کمند۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۵۔ بہونا بنام راما سامی
انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۹۳۔ ادای بنام جدوب لال انڈین
لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۳۔ کچوائن بنام سروپ چند انڈین
لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۲۔
* (حاشیہ) آمدنی جائداد غیر منقولہ جو بطور نان و نفقہ کے کسی ہندو بیوہ کو کسی
ممبر خاندان نے دی ہو قابل ترقی دینلام بعلت اجرائے ڈگری موسومہ بیوہ
مذکور نہین ہے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۱۔ م

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دہم مشاہیر تعریف

پورے طور سے اختیار مین ہوگا (ک) اور جواز عطیہ مذکور اس شخص کی قابلیت پر منحصر ہوگا جس نے دیا ہو۔ اس کے خلاف ایسے حالات ہو سکتے ہین جو عطیہ نان و نفقہ کو معطی کی مرضی پر واپس کرنے کے لایق کر دین۔ (ل) *۵۲

(ک) نرسنگ دیب بنام راے کونلاس ناتہہ۔ مورس انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۵ نلاً بعد نلاً بلا انقطاع اس اراضی سے متمتع ہونے سے جو نان و نفقہ مین دیگئی تھی یہ قیاس کیا جائیگا کہ عطیہ کا قطعی ہونا مرکوز خاطر تھا۔ سلور زمیندار بنام پداپاکر راجو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۷۱۔

(ل) نجین بنام چاند بی بی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳۔

*۵۱ (حاشیہ) حال کا فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۴۷۔م

*۵۲ (حاشیہ) جبکہ ڈکری نان و نفقہ مین تصریح اس تاریخ کی نہو جسکو کہ نان و نفقہ مذکور واجب الادا ہوگا تو ایسی ڈکری کا نفاذ وقتاً فوقتاً بذریعہ نالش کے کیا جا سکتا ہے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۹۔م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پندرھوان باب

تقسیم

نقسیم بحث

۴۲۶ - مین قانون تقسیم جائداد کی ابتدائی تاریخ پر تو بحث کر ہی چکا ہون (دیکھیے کتاب ہذا فقرات ۲۱۸ تا ۲۲۶) لیکن قانون حال چار عنوانون پر منقسم کیا جاسکتا ہے - اولاً - جائداد تقسیم پذیر - ثانیاً - اشخاص پابند گان حصص (فقرہ ۴۳۰ کتاب ہذا) ثالثاً - طریقہ تقسیم - (فقرہ ۴۴۷ کتاب ہذا) رابعاً - تقسیم کس چیز پر مشتمل ہوتی - (فقرہ ۴۵۳ کتاب ہذا) چند الفاظ پر متحد ہونیکی نسبت بھی زاید کہے جائینگے - خاندان مشترکہ (آٹھوان باب) پر بحث کرتے وقت مین نے بہت کچھ خیال کیا ہے جو عموماً قانون تقسیم مین داخل کیا گیا ہے -

صرف جائداد حصہ داری قابل تقسیم ہے -

اولاً - جائداد تقسیم پذیر اصطلاحاً وہ جائداد ہے جو ابتدائً حصہ داری مین بہ حیثیت مشترکہ جائداد قبضہ مین تھی (الف) اسلئے جائداد مکسوبہ ذاتی ناقابل تقسیم ہے (ب) اور ایسی ہی حالت ہر ایسی

(الف) جائداد حصہ داری کیا چیز ہے اس کے لئے دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۲۵۱ -

(ب) متاکشرا باب ۱ صفحہ ۴ - دائے بھاگ باب ۲ صفحہ ۱ بیوہار میو کہہ باب ۴ صفحہ ۲ - بنگالہ مین جہان باپ کے مرنے کے بعد تقسیم ہوجاتی ہے وہان باپ نصف اشیاء حاصل کردہ پسر جائداد کا مواخذہ سے پاتا ہے - بیٹا جو پیدا کرتا ہے اسکو دو حصہ ملتا ہے باقی ایک ہی ایک حصہ پاتے ہین لیکن اگر باپ کی جائداد کام مین نہ لائی گئی ہو تو اسکو اور حاصل کنندہ کو دو دو حصے ملتے ہین اور باقی لوگ اس سے خارج ہوجاتے ہین - دائے بھاگ باب ۲ فقرہ ۷ - رائے پیکا کہ چیف جسٹس - اومانندری بنام دوارکا ناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد کی ہے جو ہم جدّی وراثت سے حاصل ہوئی ہو یا ایسے ذریعہ سے ملی ہو کہ جو لوگ دعویدار حصہ ہون وہ جائداد مذکور مین اس شخص تک پہنچتے وقت کوئی حصہ نہ پاوین (فقرہ ۲۵۱ کتاب ہذا) جو جائداد کسی گذشتہ تقسیم مین مشخص کیگئی ہو وہ جداشدہ ممبران خاندان اور انکے قائم مقامون پر بلاشبہ ناقابل تقسیم ہے۔ البتہ اُن ہی ممبرون اور اور اُن کی خاص اولاد پر قابل تقسیم ہوگی بشرطیکہ تقسیم کے وقت خود باپ ہی نے اپنی ہی اولاد اور جدّی رشتہ داردن سے قطع تعلق نہ کر لیا ہو۔ اور جیسے ہی اس قسم کی جائداد ایک سیڑھی اترتی ہے ویسے ہی اسکی حیثیت ناقابل انقسام جانی رہتی ہے اور جن لوگون کو پہنچتی ہے ان کے قبضہ مین جائداد مشترکہ و موروثی ہو جاتی ہے۔ البتہ ہم جدّیون کے لحاظ سے اپنی اصلی حیثیت پر باقی رہتی ہے۔ صد ۵۲۵

جائداد حصہ داری قابل تقسیم ہے مثلاً الف اور ب غیر منقسم بھائی ہین اور الف کے ایک علمحدہ جائداد پیدا کی

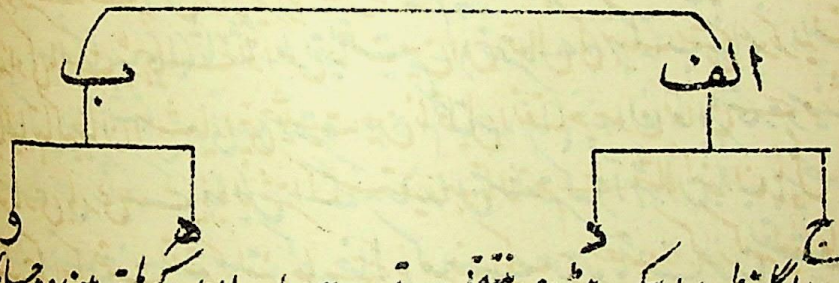

تو وہ جداگانہ طور پر اسکے دو بیٹون پر منتقل ہوتی ہے۔ اور ان کے ہاتھ مین وہ جائداد موروثی اور قابل تقسیم ہوتی ہے مگر وہ حصہ داری کی جائداد نہین بنتی جس کے۔ ھ۔ اور و۔ کے ساتھ وہ ممبر ہین پس نتیجہ یہ ہے کہ جبتک براہ۔ الف۔ کی نسل چلی جائے تو نہ تو۔ ھ۔ اور۔ و۔ اس مین کبھی حصہ لگانے کے مستحق ہون گے اور نہ ان کی اولاد کو استحقاق ہوگا (ج) ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ بمبئی نے تجویز کیا تھا کہ جائداد موروثی منقولہ ایسے کامل طور سے باپ کے اختیار مین ہوتی ہے کہ خاص اسکے بیٹے بھی اسکی تقسیم کا دعوی نہین کر سکتے۔ لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بعد کے

(ج) گنگا ماتا چیار بنام راجہ شیو گنگا۔ مورس انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹۔ وہی مقدمہ دیکھو راد پور جلد ۲ صفحہ ۳۱۔ (پریوی کونسل) پریاسامی بنام پریاسامی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۶۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فیصلے کنایتہً اسکی تنسیخ ہوگئی۔ (د) اس پورے مسئلہ پر جسپر اسکا انحصار ہے بحث ہو چکی ہے (فقرہ ۳۱۰ کتاب ہذا)

وہ جائداد جو اپنی حیثیت مین ناقابل انقسام ہے

فقرہ ۴۲۷ - اور چیزین اپنی حیثیت ہی کے لحاظ سے اندار مین ناقابل انقسام ٹہرائی گئی ہین مثلاً۔ پوشاک۔ گاڑیان۔ سواری کے گھوڑے رہایشی سامان پکائی ہوئی غذا۔ پانی۔ چراگاہ۔ اور راستے۔ لونڈیان۔ مکانات یا باغات ضروری۔ ضروری آلات فن یا دستکاری۔ اور وہ دستاویزین جو بثبوت حقیت جائداد ہون (ھ) اس استثنار کی ظاہر یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایسی چیزین ہین جو پوری پوری تقسیم نہین ہوسکتین اور اصل مین خفیف قیمت رکھتی ہین اور خاص رجحانگانہ ممبران خاندان کے قبضہ مین ہوتی ہین۔ پس نتیجہ یہ ہوتا کہ اگر ہر ایک ممبر کو اپنے خاص استعمار کو قبضہ مین رکھنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا تو ایک جو کچھ قیمت قرار دیتا دوسرے کے پاس کی چیز کی قیمت کے موافق کا موازنہ ہو جاتا تھا۔ لیکن جب اس قسم کی جائداد کی مالیت بڑہجائے تو اس حالت مین ان اقوال کی ٹھیک تشریح ہوکر یہ قایم کیا گیا تھا کہ جہان اشیار اپنی حیثیت مین ناقابل انقسام ہون تو ان سے ورثار کو یا تو باری باری سے یا بالاشتراک مستفید ہونا لازم ہے۔ مثلاً کنوان یا پل۔ یا آنکہ اسکو بیچکر اسکی قیمت تقسیم کرلینی چاہیئے یا صرف ایک ہی حصہ دار کو رکھ لینا چاہیئے اور اسکا تصفیہ یون ہوجانا چاہیئے کہ دوسرے حصہ دارون کو بھی اسی کے مماثل قیمتین پہنچ جائین۔ (و) جہان مورتین اور معابد شامل جائداد ہون اور وہ اپنے اوقاف یا اعزاز قابضین کیوجہ سے قیمتی ہون تو ممبران خاندان کو اسطرحکی ڈگری دیجائیگی کہ باری باری سے قابض رہین اور مدت قبضہ اس حصہ کی مناسبت سے ہوگی

صد ۵۲۶

(د) رامچندر نانک بنام وداہادیو۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد اضمیمہ صفحہ ۷۶ (طبع ثانی) اسکے خلاف لکشمن بنام رامچندر۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱۔ انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۸۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸۔ کتاب ہذا فقرہ ۳۱۰۔

(ھ) متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرات ۶ تا ۱۰ و ۲۷ تا ۳۰ و بیوار میکہ باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۲۳ تا ۳۰

(و) قانون وراثت و راثہ و دیاسرکار صفحہ ۳ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ تا ۳۸۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو وہ نفس جائداد مین رکھتے ہین (فقرہ-۳۹۸ کتاب ہذا) اگر اصرار ہوگا تو مکان سکونتی کی تقسیم کی ہی ڈکری دیجائیگی- (مما) لیکن بشرط امکان عدالت ایسا انتظام کرنیکی کوشش کریگی کہ کل مکان ایک یا اس سے زیادہ حصہ دارون کے قبضہ مین ہو جائے بعد کے ایک مقدمہ مین عدالت نے بیان کیا تھا کہ "ان مقدمات تقسیم مین اصول یہ ہے کہ اگر جائداد کی تقسیم بدون نقصان قیمت اصلی کل جائداد یا حصص کے ہوسکتی ہو تقسیم مذکور ہونی چاہیئے اور اگر بخلاف اسکے کوئی تقسیم بلا زائل کرنے قیمت اصلی کے نہو سکتی ہو تو بجائے اُس حصہ کے جو بذریعہ تقسیم مدعی کے حصہ مین آئے معاوضہ زر نقد مین دلانا چاہیئے" (ط)

جائداد ناقابل تقسیم- **۴۳۸** - ایک اور قسم کی جائداد مین جو جداگانہ یا مکسوبہ ذاتی ہونے کے بغیر ناقابل تقسیم ہین وہ ہین جو بر بنا قانون یا رواج خاص صرف ایک ہی ممبر خاندان (عموماً بزرگ خاندان) کو پہنچتی ہین اور دوسرے ممبر محروم رہتے ہین اس کی زیادہ تر عام تمثیل قدیم زمینداریون کی صورت مین ہے جو ریاست یا راج کی صورت مین ہوتی ہین یا جو بر بنا رخاص رواج خاندانی ایک ہی ممبر خاندان پر منتقل ہوتی ہین- (ی) یا شاہی عطیات مال گذاری بصلہ خدمات مثل جاگیرات و سرانجامات بمبئی (ک) لیکن وہ جائداد جو راج کی حیثیت نہ رکھتی ہو ناقابل تقسیم نہین ہے اور کسی خاص اور پابند کرنے والے رواج قانونی کے نہونے سے محض زمینداری

ص ۵۲۷

(مما) ہلو دہر بنام رانا ہتہ مارشلس رپورٹ صفحہ ۳۵-

(ح) راج کماری بنام گوپال- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۴-

(ط) حسن الہہ بنام کالی کنکر- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۵-

(ی) کتاب ہذا فقرات ۵۰ و ۵۱-

(ک) راجہ چندر بنام وٹکٹ راؤ- انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۹۸- نرائن بھگونت بنام واسدیو- انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۷- ممکن ہے کہ سرانجام ابتدا ہی سے قابل تقسیم رہا ہو یا رواج خاندانی نے قابل تقسیم کر دیا ہو- مہادیو راؤ منوہر بنام آتمارام- انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۱۹-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہونیکی وجہ سے صرف ایک ہی ممبر خاندان پر منتقل نہین ہوتی ہے (ل) دوسری صورت جین علی الظاہر جائداد تقسیم پذیر نہین ہوتی وہ ہے جہان بمنجانب ریاست اصلہ ادائے فرایض خاص یا بنابر عہدہ دیگیی ہو۔ عام اس سے کہ فرایض یا عہدہ مذکور کسی خاص خاندان کیلئے موروثی بھی ہوسکتے ہون۔ اس قسم کی مثال بیرہوم مین بصورت قبضہ اراضیات بنابر اجارہ گھاٹ والی مل سکتی ہے جو موروثی مگر ناقابل تقسیم ہین (م) ایسا ہی مدراس مین بھی ہے جہان عہدہ کرنمی یا محاسب موروثی ہوگیا ہے وہ زمین جو اس سے متعلق ہے تقسیم پذیر نہین ہے (ن) لیکن بمبئی مین بہت سے مالی اور دیہاتی عہدے مثل دیسپانڈیہ۔ دیسائی۔ اور پٹیل اس قسم کے ہین جنکا معاوضہ اسی طریقہ سے ان اراضیات کے ذریعہ سے دیا گیا ہے جو ابتدا گورنمنٹ نے عطا کی ہین۔ یہ اراضیات امتداد زمانہ سے اس خاندان کی خالص جائداد خانگی سمجھی جانے لگی ہین۔ جو عہدہ رکھتا ہو گو لزوم ادائے فرایض و ادائے اخراجات ضروری کی پابند ہین۔ اس قسم کی زمین اگرچہ ہمیشہ نہین لیکن بالاکثر اسطرح قابل تقسیم ہے کہ اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اسطرحکی جائداد کی تقسیم کے دعوے مین اسکی نوعیت ایسا کوئی قیاس نہین پیدا کرتی کہ جائداد مذکور ناقابل تقسیم ہے۔ نظر بران

(ل) ونکٹ پتی بنام رامچندر۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۹۵۔ متو ونگڈ ابنام تمی سوامی۔ ایضاً بابتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۷۔ جگناد بنام کونڈا۔ ایضاً صفحہ ۱۱۲۔ متو ونکٹ بنام منار سوامی۔ ایضاً۔ بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۲۱۷۔ کورنرائن بنام دھورسندھر۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۱۳۲۔ جائداد ضبط شدہ و بازعطا شدہ کی بابت دیکھئے فقرہ ۵۱ کتاب ہذا۔

(م) ہرلال بنام جراون۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۱۶۹ (۲۰۴) منظورہ پریوی کونسل) لیلانند بنام گورنمنٹ بنگالہ۔ مورس انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۲۵۔ وہی مقدمہ رنگا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۰۔ (پریوی کونسل) نیل سونی بنام بکرانا تھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۱۰۴ وہی مقدمہ۔

(ن) ایم ایل ایل بنام ونکٹوین۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۰۔ بدانبام ہنومایا ای انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳۶۔

* (حاشیہ) دیکھو الہ دین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۶ و بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۹۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابض عہدہ اور اراضی متعلقہ عہدہ بالضرور دیسی شہادت سے دعوی تقسیم کی زد پر رہیگا
کہ بروئے رواج مقامی یا خاندانی جائداد کو جداگانہ قابض عہدہ کے قبضہ میں ہونا جاہیئے
تقسیم پر ایک حصہ جائداد اس مقدار میں علیحدہ کر دیا جائیگا جو ادائے فرایض کے اخراجات
کیلئے کافی ہو اور باقی جائداد خانگی ہو جائیگی اور لزوم حکومت سے آزاد ہوگی (ع) ان
خدمتوں کا انقطاع جو کسی جائداد نا قابل تقسیم سے تعلق رکھتی ہوں حیثیت جائداد کو بدل
کر کے اسکو قابل تقسیم نہیں بناتا (ف) اسیطرح وہ جائداد بھی جو کسی معزز شخص کو بعرض
بقایا اعزاز سرکار سے دیگئی ہو نا قابل تقسیم ہے ورنہ دوسری صورت میں مقصود علیہ
فوت ہو جائیگا البتہ جہاں یہ عطیہ پرورش خاندان کیلئے دیا گیا ہو وہاں اولاد خاندان
پر قابل تقسیم ہے کیونکہ مقصود خاص یہ ہے کہ سب مستفید ہوں نہ کہ محض ایک ہی شخص
کے خاص رتبہ کی پرورش ہو (ص) اور جہاں جائداد نا قابل تقسیم ہے، وہاں اسکی
آمدنی بھی نا قابل تقسیم ہے اور اس انداز اور خریداریان جو اس پر انداز سے عمل میں آئیں وہ بھی صورت تک نا قابل
تقسیم ہیں جبتک اس شخص کے قبضہ میں رہیں جنکی آمدنی سے وہ پیدا ہوئی ہیں لیکن جیسے ہی وہ کسی وارث
پر منتقل ہوتی ہیں دیسی ہی قابل تقسیم اور موروثی جائداد ہو جاتی ہیں (ق)

تقسیم راج۔ گو راج یا زمینداری خود نا قابل تقسیم ہوں لیکن کوئی وجہ نہیں ہے کہ
جسطرح جدا ہونیوالے ممبر کو جائداد دیجاتی ہے اسطرح اسکی تقسیم عمل میں نہ آئے جس کا

(ص) اسٹیل صفحہ ۲۰۳ و ۲۱۰ و ۲۲۹۔ سدھو جیراؤ بنام ناگوجیراؤ بمبئی کورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵
اری شپا بنام گروشدپا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۶۲ و بمبئی سدرہ انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۹۴۔ رام راؤ بنام شیونت راؤ ایضاً جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷۔
گوپال راؤ بنام ترمبک راؤ ایضاً صفحہ ۵۹۸۔

(ع) ایکٹ نمبری ۱۱ بابتہ ۱۸۴۳ء دفعہ ۱۳ (افسران موروثی) اودی شپا بنام گروشدپا۔

(ف) رام راؤ بنام شیونت راؤ۔

(ص) وسوانا وہ بنام بنگارو فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۹۲ و ۹۵۔ بلوکا بنام کمارسوامی
الضاً بابتہ ۱۸۵۳ء بودہ راؤ بنام رنگ راؤ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۴۲۶۔ پنچ نادین بنام نیل کنڈا
انڈین لا رپورٹس مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹۱۔ ملاحظہ ہو ایکٹ وظایف ہند نمبری ۲۳ بابتہ ۱۸۷۱ء

(ق) دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۶۲۔ و متعلقات متعلقہ نوٹ آخر۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکا منتقل ہونا اُن قواعد کے تابع ہو جائیگا جو جائداد جداگانہ سے تعلق رکھتے ہین (سا) اسلیئے اس خاندان مین جو متاکشرا کا تابع ہو راج مذکور بہ ترجیح ہم جدی مردون کے وارث عورتون پر منتقل ہوگا (ش)

طریقہ حساب فہمی ۴۲۹ - یہ معلوم کرنے کے بعد کہ کون سی جائداد تقسیم طلب ہے دوسرا کام یہہ ہے کہ اُسکی مقدار معلوم کیجائے - اور اس کام کیلئے پہلے یہ ضرور ہے کہ اُن تمام مطالبہ جات کو جو بمقابلہ خاندان متحدہ قرضہ جات (ت) یا اخراجات مان ونفقہ وشادی در رسوم خاندانی کی بابتہ جو بہ حالت اتحاد واجب ہوتے وضع کیا جائے (ث) جب ان کو علیحدہ کر لیا جائے تو اس تمام خاندانی جائداد کا حساب کرنا چاہیئے جو مختلف ممبران خاندان کے قبضہ مین ہو - عموماً یہ حساب صرف متاع موجودہ کی تحقیقات ہے (خ) اور کوئی ممبر قبل تقسیم واصلات مین کوئی حق نہین رکھہ سکتا کیونکہ قیاس یہ ہے کہ جملہ منافع زاید وقتاً فوقتاً فائدہ خاندانی کے لئے صرف کر دیا گیا ہے یا آنکہ جائداد خاندانی مین شریک کر دیا گیا ہے - کسی ممبر خاندان پر کوئی مطالبہ اس بنیاد پر نہین قایم کیا جا سکتا کہ اس نے خاندانی آمدنی سے بمقابلہ دیگران زیادہ حصہ حاصل

صد ۵۲۹

(سا) اس طرح ایک تمثیل متعدمہ رنگ نائکما بنام بلی رامیا منفصلہ پریوی کونسل مورخہ ۵ جولائی ۱۸۷۹ء مین واقع ہوئی -

(ش) رائے عدالت کاتما چار بنام راجہ شیوگنگا - مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۸۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱ (پریوی کونسل) ٹکیت بنام ٹکیتنی ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۵ -

(ت) اس مدین وہ سب سوالات پیچیدہ داخل ہوتے ہین جنپر بحث کیگئی ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۸۵ و ۳۱۰) کہ آیا ایک ممبر خاندان جو معاملت کرے وہ سب کو پابند کرتی ہے یا نہین -

(ٹ) کتاب ہذا فقرہ ۳۰۱ - یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۱۲۴ - متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرات ۳ تا ۵ - دائے بھاگ باب ۱ فقرہ ۷ تا ۴۱ - باب ۳ فصل ۲ فقرہ ۲۸ تا ۴۲ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۴ - باب ۴ فصل ۶ فقرہ ۱ و ۲ باب ۹ فصل ۴ فقرہ ۱۴ - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۷ و ۹۶ و ۳۸۹ - ویسٹ اینڈ بہورس ڈائجسٹ صفحہ ۷۸۶ تا ۷۹۲ - آٹھہ رسمون کی نسبت دیکھئے جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۴ -

(خ) مگھہون داس تلم متگل داس - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا ہے بشرطیکہ اُس نے خاندانی جایز اغراض کے لئے حاصل کیا ہو۔ اور نہ مہتمم پر منافع یا پس انداز کی بابتہ جو وہ کر سکتا تھا کوئی مواخذہ عاید کیا جا سکتا ہے نہ فضول خرچی اور بربادی کی بابتہ کیا جا سکتا ہے جو اُس سے سرزد ہوئی ہو بشرطیکہ وہ واقعی خیانت کی حد تک نہ پہنچتی ہو۔

لیکن بلاشبہہ مہتمم کی حصہ کا تخمینہ کرتے وقت وہ قرضہ جات جو اس نے کسی ایسے ممبر کو خاص اسکی خانگی غرض کے لئے دیدیئے ہون جسکو میرا یہ خاندان ہی کر رقم مذکور لینے کا کوئی حق نہو یا جو کچھ اسنے اپنے اُس قرضہ کی ادائی مین یا جو کچھ اسنے دیگر ممبران کے لیا ہتھا یا وہ انتقالات جایداد خاندانی جو کسی ممبر نے اپنی ہی فوائد ذاتی کیلئے کئے ہون۔ اسی کے ذمہ ڈالے جائین گے (ذ) اور اسکے برعکس کسی ممبر کی جو رقم جایداد کی ترقی یا مرمت یا کسی اور مفید عام کام مین صرف ہوئی ہو وہ عموماً باقی ممبرون کے مقابلہ مین کوئی قرض نہین ہوتی۔ کیونکہ جو رقم اس نے صرف کی وہ غالباً خود ہی خرد جایداد مشترکہ ہے اسلئے گویا اس نے خاندان کو اسی کی چیز واپس کر دی لیکن ممکن ہے کہ اس قیاس کی تردید کیجائے۔ اگر وہ رقم جو اسنے صرف کی خاص اسی کی مکسوبہ جایداد مین سے قرض دیجائے یا اس جایداد کی آمدنی مین سے ہو جو بربناء اقرار باہمی خاص اسی کے جداگانہ مصارف کے لئے دیگئی ہو تو اپنے شرکاء کے ساتھہ اسکا یہ انتظام کہ اپنے جداگانہ سرمایہ سے رقم صرف کرین اور وہ اس صرف کو مسترد کرین جایز ہوگا۔ (الف)

واصلات عند التقسیم ایسے موقع پر واصلات دلائی جا سکتی ہے جہان کوئی ممبر خاندان کلیتاً استفادہ کا جایداد سے باز رکھا گیا ہو یا جہان جایداد ایک ہی ممبر خاندان کے قبضہ مین ہو اور وہ اسکے ناقابل تقسیم سمجھے جانے کا حق رکھنے اور اسلئے اپنی جداگانہ جایداد ہونے کا دعویدار ہو (ب) ایسا دعوے چاہے موجہ اور حقیقی

(ذ) کتاب ہذا فقرہ ۲۶۹ - لکشمن بنام رام چندر - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱ - کونر راؤ بنام گرراؤ - ایضاً جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ - رائے عدالت انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۸ -

(الف) متوسوامی بنام سبرامنی ایار رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ -

(ب) رائے عدالت کونی راؤ بنام گرراؤ - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۵ - ونکٹ بنام نرائیا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۳۸ و ۱۵ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ - ونکٹ بنام راج گوپال - انگلش لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲۵ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۶ - کرشن بنام سیبا - ایضاً جلد ۷ صفحہ ۵۶۴ -

+ سال حال کا فیصلہ نسبت طریقہ تقسیم جایداد و ذمہ داری مہتمم بمقابلہ نابالغ ممبران خاندان اور قیاس رضامندی نابالغان نسبت انتظام مہتمم مذکورہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۱ -

* اسی کی تائید مین دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۳۲ - جلد ۱۶ صفحہ ۲۹ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی ہو مگر اس معمولی قیاس کی نفی کرتا ہے کہ جو منافع سالانہ حاصل ہوئے وہ فائدہ خاندانی کیلئے لگا دئے گئے اور جو پس انداز ہوا وہ خزانہ خاندانی مین داخل کر دیا گیا ہے۔ یہی قاعدہ وہان بھی منطبق ہوتا ہے جہان حسب انتظام خاندان جائداد پر مشخصہ معینہ حصص مین قبضہ رہا ہو اور انکے استفادہ مین خلل پڑ جائے (ج)

فقرہ ۲۲۳ ثانیاً نسبت اشخاص پابندگان حصص کوئی شریک تقسیم کیلئے دعوی کر سکتا ہے اور ہر ایک شریک عند التقسیم ایک حصہ کا استحقاق رکھتا ہے (د) لیکن بعض ایسے اشخاص بھی بوقت تقسیم حصہ کے مستحق ہین جو بطور خود حصہ مذکور کے لیے دعوی نہین دائر کر سکتے۔ ان امور کے متعلق قانون سابق و حال مین بہت سے اختلافات ہین اور نیز قانون بنگالہ اور دوسرے احاطون کے قانون مین بھی اختلاف ہے۔

شکار

استحقاق پسر حین حیات پدر

بنگالہ مین بیٹے کو کوئی حق نہین ہے کہ باپ کے جیتے جی اس جائداد کی تقسیم کا دعوی کرے جو باپ کے قبضہ مین ہو (فقرہ ۲۲۴ کتاب ہذا) اس کے خلاف قانون متاکشرا صراحتاً حق مذکور عطا کرتا ہے (فقرہ ۲۲۲ کتاب ہذا) ص ۵۳۱

پھر بھی یہ امر قابل ذکر ہے کہ کس آہستگی کے ساتھ یہ حق عملاً مسلم ہو گیا۔ سر تھامس اسٹرنج اس مضمون پر بحث کرنے مین ظاہراً حق مذکور ہی پر تکیہ کرتے ہین (ھ) مسٹر اسٹرنج اپنے مجموعہ مین اس حق کو موجود ظاہر کرتے ہین لیکن اسطرح کا جس سے عام رائے کو چند خاص حالات کے سوا باقی ہمیشہ اس زمانہ تک اختلاف رہا ہے (و) کئی فتوے جو ویسٹ اور بہولر نے مقتبس کئے ہین ان مین تسلیم کیا گیا ہے کہ حق مذکور صرف اسوقت پیدا ہوتا ہے جب باپ بوڑھا یا فضول خرچ یا دائم المرض ہو (ز) بمبئی کے ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ مین جس کا حوالہ دیا جا چکا ہے

(ج) شنکر بخش بنام ہردیو بخش۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۷۔

(د) جو لوگ حصہ دار ہین ان کے متعلق دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۴۸۔

(ھ) اسٹرنج ہندو لا صفحہ ۱۷۹۔

(و) ایضاً تمہید صفحہ ۸۔

(ز) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۳۶۴ و ۴۰۲ (طبع ثانی)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تجویز کیا تھا کہ جائداد منقولہ کی نسبت بیٹا کسی حال مین بھی اپنے باپ کی مرضی کے خلاف تقسیم کیلئے زور نہین ڈال سکتا - اور دلیل مین بیان کیا تھا کہ اس غرض سے کبھی کوئی مسودۂ قانون بھی سپرم کورٹ مین پیش نہین ہوا (ح)

پوتا

لیکن اب بروئے قانون متاکشرا بیٹے اور پوتے دونون کا حق بہ خلاف مرضی پدر نسبت تقسیم جائداد ہائے منقولہ وغیر منقولہ - مدراس - بنگالہ - ممالک مغربی و شمالی اور بمبئی مین قایم ہوگیا ہے (ط) پریوی کونسل مین بھی بیٹے کا یہ حق کہ باپ کو تقسیم جائداد غیر منقولہ موروثی کی نسبت مجبور کرے تمام پریسیڈنسیون کا قایم شدہ قانون تسلیم کیا گیا ہے (ی) پروتے کا حق نسبت تقسیم کے صراحتاً کسی قدیم قانونی کتاب ہنود مین بیان نہین ہوا ہے بلکہ وہ بھی انہی دلایل پر مبنی ہے جن پر بیٹے کا حق مبنی ہے یعنی مساوات حق بروئے پیدایش (ک)

(ح) رام چندر بنام مہادیو ہائی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۷ ضمیمہ (طبع ثانی)

(ط) ناگ لنگا بنام سبی رام نیا - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۷۷ - ناگ لنگا نام ویلو سوامی مدراس لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۶۷ - لال جیت بنام راج کمار بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۳۶ - کالی پرشاد بنام رامچرن - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۵۹ - جوگل کشور بنام شیو سہائے ایضاً جلد ۵ صفحہ ۴۳۰ - دیکھئے فتاوی مندرجہ سلیکٹ رپورٹ بمبئی صدر عدالت دیوانی صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائیجسٹ صفحہ ۳۶۵ و ۳۷۰ و ۳۷۳ (طبع ثانی) رائے عدالت مورد و شوناتھہ بنام گنیش رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۳ - جگموہن داس بنام منگل داس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۹ و ۵۷۸ - یہ قاعدہ خوجہ قوم کے مسلمانون تک وسیع کیا گیا ہے کیونکہ وہ مطیع قانون ہنود ہین - قاسم بھائی بنام احمد بھائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۰ و ۲۹۴ -

(ی) سورج بنسی بنام شیو پرشاد - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱۰۰ -

(ک) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائیجسٹ صفحہ ۲۷۶ - دائے بھاگ باب ۱۱ صفحہ ۱ فقرہ ۳۱ - تا ۴۳ - رگھونندن باب ۲ صفحہ ۲۴ - سمرتی چندرکا باب ۸ فقرہ ۱۱ - بوادچنتامنی صفحہ ۲۳۹ - منو باب ۹ فقرہ ۱۳۷ - قانون وراثت مولفہ ورامترو دیامسر سرکار صفحہ ۹۰ - فقرہ ۲۳ - الف سرسوتی ولاس فقرہ ۲۲۱ - سرودھے کاری صفحہ ۵۶۱ - جالی صاحب کے لکچر صفحہ ۱۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دفعہ ۴۳۱ غیر پیدا شدہ بیٹون کے حقوق کی بھی ابتداً

تقسیم کے بعد پیدا ہوا ہو۔

صد ۵۳۲ ایسی عزت کیجاتی تھی کہ جب کوئی بیٹا باپ بیٹون کی تقسیم کے بعد تولد ہوتا تہا تو پھر تقسیم کیجاتی تھی تاکہ اسکو وہ حصّہ دیا جائے جو اسکو دیا جاتا اگر وہ اسوقت مین موجود ہوتا (ل) اور جمنواہن کی یہ رائے تھی کہ قاعدۂ مذکور اب بھی ایسے موقع پر قابل انطباق ہی جہان جائداد تقسیم طلب دادا سے وراثتاً پہنچی ہو کیونکہ اس قسم کی جائداد کی تقسیم اُس وقت تک جایز نہین جبتک ماں مین اولاد جننے کی قابلیت باقی رہے۔ نظر بر آن بعد مین جو لڑکا پیدا ہوا اسکے حقوق فعل ناجایز سے نہین تلف کئے جا سکتے (م) لیکن دوسرے مصنفین کا یہ قول تھا کہ جو لڑکا تقسیم کے بعد پیدا ہو وہ صرف اپنے باپ کا حصّہ پا سکتا ہی اور اسکو اسطرح ظاہر کرتے ہین کہ وہ دوسرے بہائیون کو جنہون نے پہلے ہی بانٹ لیا ہے خارج کرتا ہے (ن) مناکشر اس جھگڑے کا تصفیہ یہ کہکر کرتا ہے کہ اقوال آخر الذکر عام قاعدہ قایم کرتے ہین اور اقوال اول الذکر صرف اس صورت پر محدود ہین کہ تقسیم کے وقت بیٹا رحم مادر مین ہو۔ اُن صورتون مین بھی جمنواہن یہی رائے قبول کرتا ہے جن مین باپ نے خاص اپنی مکسوبہ جائداد تقسیم کی ہو۔ پس ایسی تمام صورتون مین جہان پیدایش پسر حصہ دارون کی تعداد مین اضافہ کرتی ہو اگر اسوقت حالت حمل معلوم ہو جائے تو جبتک نتیجہ نہ نکلے تقسیم ملتوی کیجائے گی اور اگر یہ معلوم نہو اور بعد مین لڑکا پیدا ہو تو جائداد موجودہ بالضرور از سر نو تقسیم ہو گی۔ (س) اگر باپ نے

(ل) منو باب ۷ فقرہ ۳۰۔ یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۱۲۲۔ (م) عدالت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۷۹۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۷۴۔ اس مضمون پر جو بحث کیگئی ہی اسکے لئے دیکھو مقدمہ کرشنا بنام سامی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴ و ۷۰ و ۷۷۔

(ن) دائے بھاگ باب ۱ فقرہ ۴۵۔ باب ۲ فقرہ ۱۰۔ رگھونندن باب ۲ فقرہ ۳۰ و ۳۱ و ۳۶۔ اب یہ قید نافذ نہین رہی ہے دیکھو کتاب ۱ فقرہ ۲۲۵ (س) منو باب ۹ فقرہ ۲۱۶۔ گوتما باب ۲۸ فقرہ ۲۶۔ نارد باب ۱۳ فقرہ ۴۴۔ برہسپتی (جگناتھہ دیجسٹ جلد ۴ صفحہ ۴۹ و ۴۳۵) نادل بنام بھگوان۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۲۷۔

(ل) مناکشر باب ۱ فصل ۶ فقرہ ۱ تا ۱۴۔ دائے بھاگ باب ۷ فقرہ ۴۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۳۵ تا ۴۱۔ قانون وراثت مولفہ ورامترو دیامسر سرکار صفحہ ۹۲ فقرہ ۲۴۔ یکیا میان بنام اگنوریں۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۷۔ (ع) پیکاک چیف جسٹس۔ کالیداس بنام کرشن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۱ (فیصلہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کل جائداد بیٹون پر تقسیم کر دی ہو اور اپنے لئے کوئی حصہ نہ رکھا ہو تو کہا گیا ہے کہ بیٹون کا (جنپر تقسیم ہوئی ہے) چاہیئے کہ اپنے حصون مین سے اپنے ہی حصہ کے برابر ہر پیدا شدہ بیٹے کو حصہ دین (ع)

حق قائم مقامی۔ **دفعہ ۴۳۲** - بروئے قانون متاکشرا حصہ پانے کا حق بذریعہ پس ماندگی مابین باقی ماندہ حصہ داران اس قاعدہ کے اتباع کے ساتھ منتقل ہوا کرتا ہے کہ جہان کوئی حصہ دار متوفی اولاد نرینہ چھوڑ کر مرے تو تقسیم پر وہ اپنے مورث کے حقون کے قائم مقام ہونگے۔ (ف) مثلاً فرض کیجئے کہ الف ایک بیٹا ب۔ دو پوتے۔ ھ و ی تین پوتے ج۔ ط۔ ی۔ اور ایک پرپوتا ن۔ چھوڑ کر مرا ہے تو شخص آخر الذکر چوتھی پشت سے خارج ہونیکیوجہ سے کچھہ نہ پائیگا (فقرہ ۲۴۷ کتاب ہذا) اور اسکے مورث ک۔ کا حصہ بربنا حق پس ماندگی دوسرے برادران ب۔ ج۔ د۔ اور اُن کی اولاد پر منتقل ہوگا اور اُن کے حصہ مین اضافہ کرے گا۔ پس ب۔ ج۔ اور د۔ مین سے ہر ایک ایک ثلث کا مستحق ہوگا ہ و۔ اُس ثلث کو لین گے جو ج۔ کا ہوگا اور ج۔ ط ی و ثلث حصہ پائینگے۔ ص ۵۳۳

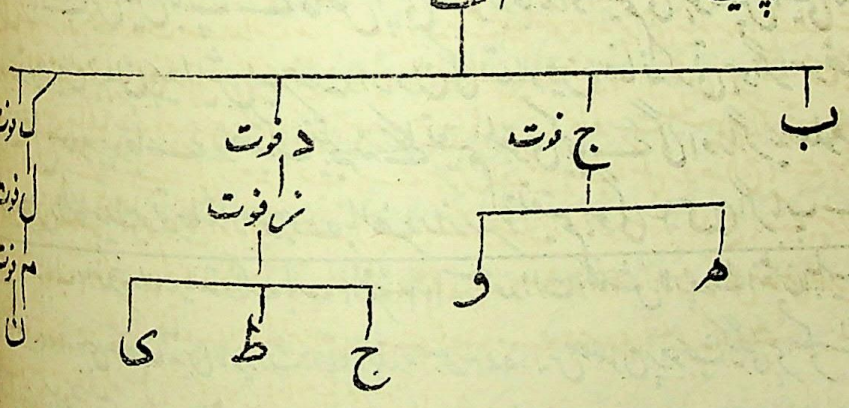

ہر ایک طبقہ والے دوسرے طبقہ کے لحاظ سے اپنے باپ کا حصہ پائینگے لیکن افراد طبقۂ مذکور باہمدگر علی الرؤس پائینگے۔

(ج) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۴۷۔

(ف) یہہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کچھہ منتقل ہوتا ہے وہ حصہ نہین ہے (جیسا کہ بنگالہ مین ہے) بلکہ وہ عند التقسیم حصہ پانیکا حق ہے۔ دیکھئے فقرہ ۲۴۶۔ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قائم مقامی مورث کے مرنے پر پیدا ہوتی ہے۔

یہ قاعدہ یکسان منطبق ہوتا ہے عام اس سے کہ بیٹے ایک ہی زوجہ سے ہون یا مختلف زوجات سے ہون (ص)

لیکن اگر ک نے الف سے تقسیم کرلی ہوتی تو اسکے مرنے پر یہ فرض کرکے کہ ل اور م پہلے مرچکے ہین چوتھائی فوراً ن کو پہنچتا ہے لیکن ہمارا ولادین سے کسیکا یا جماعت اولاد کے حق تقسیم سے یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اُس کے یا اُن کے مورث مرچکے ہین ج الف کو تقسیم کے لئے مجبور کرسکتا ہے لیکن ھ اور و حین حیات ج تقسیم کیلئے مجبور نہین کرسکتے کیونکہ پہلے پہل انکو ج کی وفات پر حق پیدا ہوتا ہے اور اسکا حق متعلقہ جائداد اُن پر منتقل ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جبتک ج کا حصہ سابق مین معین نہ ہوچکا ہو وہ اپنا حصہ معین نہین کرا سکتے لیکن ج کے بیٹے یا پوتے جبتک وہ ذرہ نہ چاہے تقسیم کے لئے اسکو مجبور نہین کرسکتے (ق) ص ۵۳۴

(ص) مناکشر اباب ۱ فصل ۵ فقرہ ۱ ابوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۲۰ تا ۲۲ سمرتی چندرکا باب ۸ فقرہ ۱ تا ۱۶ کاتیائن (جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۷) دیوالا (ایضاً صفحہ ۹ و ۱۰ و ۴۴۶ و ۴۴۸) نارد باب ۱۳ فقرہ ۲۵ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۷۲ و ۵۷۵ و ۵۷۶) اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۷ ستو و نگڈا بنام بھی سواجی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۷ پواہی بنام پرویل فیصلہ جات صدر بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵ مانچ ناتہ بنام نراین انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ لیکن بعض خاندانون مین ایک رواج پتنی بہاگ کے نام سے جاری ہے جس مین ماؤن کے لحاظ سے تقسیم ہوا کرتی ہے یعنی اگر (الف) کے دو بیٹے اُسکی زوجہ (ب) سے ہون اور تین بیٹے اسکی زوجہ (ج) سے ہون تو جائداد نصفا نصف تقسیم ہوگی اور ایک حصہ (ب) کے بیٹون اور دوسرا (ج) کے بیٹون کو ملے گا۔ سمرن بنام کہیدن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ (۱۴۷) یہ عمل مقامی طور پر اودھ مین شایع ہے جیسا کہ مختلف واجب العرضون سے ثابت ہے جو میری نظرون سے گزری ہین (جان ڈی مین)

(ق) مناکشر اباب ۱ فصل ۵ فقرہ ۳ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۶۵۸ دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۵۰ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۹ و ۳۸۸ کتاب ہذا فقرہ ۲۴۸ پتنی بہاگ باب ۳ صفحہ ۱ فقرہ ۱۹ باب ۱۱ صفحہ ۶ فقرہ ۲۹ رگھونندن باب ۲ صفحہ ۲۳ و ۲۴ رائے عدالت بمبئی لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۹ وہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۷۴ بھوانی زاد بنام رامچندر انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۹ (اجلاس کامل) ویرومترو دیا کی رائے اسکے خلاف معلوم ہوتی ہے دیکھئے قانون وراثت صاحب موصوف صفحہ ۹۰ فقرہ ۲۳ الف الہ آباد کی ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ باپ اور دادا کی زندگی مین یہی جائداد موروثی مین حصہ رکھتا ہے جو تقسیم سے حاصل ہوسکتا ہے اور بر بنا رڈگری قابل وصول ہوگا اور ظلدیو بنام شیو سہائے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۳۰ (اجلاس کامل) بمبئی کے اجلاس کامل نے اسپر اور ظلدیو کا اسکے خلاف مین تھا۔ دیکھئے انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۹۔

Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون بنگالہ۔ **۴۳۳** جب بنگالہ مین یہ صورت پیدا ہوتی ہے تو اس اصول مین کسقدر تغیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہان بیٹا ہرگز ائس جائداد کی تقسیم کا متقاضی نہین ہوسکتا جو باپ کے قبضہ مین ہو۔ البتہ جیسے ہی الف (شجرۂ بالا مین) انتقال کرجاتا ہے تو اُسکی جائداد بیٹون اور اُنکی اولاد پر منتقل ہوگی اور ان مین اسیطرح قابل تقسیم ہوگی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی حصہ دار اولاد نرینہ نہ چھوڑے بلکہ ایک بیوہ کوئی لڑکی یا نواسے چھوڑ کر مرے تو اُس کا حصہ اُن کو ملے گا نہ کہ قانون متاکشرا کے مطابق دیگر ممبران خاندان کے حصون مین چلا جائیگا (س) اس قسم کی توریث کے اصول پر تو آگے چلکر بحث کیجائیگی لیکن یہان اسقدر کہنا کافی ہے کہ قایم مقامی کی وسعت اگر ان سے متجاوز نہین ہوتی کسی طبقہ کی بیٹیان وراثتاً اپنے باپ کا حصہ پاتی ہین لیکن بیٹیون کے بیٹے اپنی مان کے وارث بنکر نہین پاتے بلکہ نانا کے وارث بنکر پاتے ہین اسلئے جبتک سب وہ بیٹیان جو وارث ہونیکے قابل ہون مرنہ جائین کسی نواسہ کو کچھ بھی نہین ملتا اور نیز ایسے لڑکون کو جب وہ وارث ہوتے ہین تو بالرؤس ملتا ہے نہ کہ بالاصول۔ یعنی اگر الف و ب۔ کسی شخص کی دو بیٹیان ہون جن مین سے الف۔ کے ایک لڑکا ہو اور ب۔ کے پانچ لڑکے ہون تو آخرالذکر بیٹی کے مرنے پر چھیون لڑکے برابر برابر حصہ پائینگے (ش)

غیر صحیح النسب بیٹے۔ **۴۳۴** ۔ تین اعلیٰ قومون کے غیر صحیح النسب بیٹے نان ونفقہ کے سوا اور کسی چیز کے مستحق نہین ہین (ت) اور شودر کے غیر صحیح النسب ص ۵۳۵

(س) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۷ و ۵۹ و ۶۵ - دہم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۱۹ و ۲۲ کتاب ہذا فقرہ ۴۳۸

(ش) کتاب ہذا فقرہ ۵۱۹ و ۵۲۰۔

(ت) متاکشرا باب ۱ فصل ۱۲ فقرہ ۳ - دائے بھاگ باب ۹ فقرہ ۲۸ - بیوہار میوکھ باب ۴ فقرہ ۲۹ و ۳۱ قانون وراثت بجب ورامترو دیا صفحہ ۱۲۱ - فقرہ ۷ - اچوتریا بنام صاحب پرہلاد - مورس انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۸ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ (پریوی کونسل) گجاپتی بنام گجاپتی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ ایک دوسرے امر کی بابتہ بجال نرائن مورس انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۷۹ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۲ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۳ (پریوی کونسل) پنجابی قومون مین بھی یہی قاعدہ شایع ہے۔ پنجاب کسٹمری لا جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نی کی نسبت اوپری وقت ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اگر خود باپ تقسیم کرے تو اسکو ایک حصہ باپ کی مرضی پر مل سکتا ہے لیکن اگر باپ کے مرنے کے بعد تقسیم عمل مین آئے تو دوسرے بھائی اسکو صرف ایک حصہ کا نصف حاصل کرنے دیسکتے ہین بنگالہ کے مصنفین کہتے ہین کہ جہان خود باپ تقسیم کرتا ہے یا اُسکے مرنے کے بعد اُسکی ہدایتون کے مطابق تقسیم عمل مین آتی ہے تو اسطرح کے غیر صحیح النسب کا حصہ صحیح النسب بیٹے کے برابر ہوسکتا ہے اور یہ امر بالکل فطرتی معلوم ہوتا ہے بلحاظ اس اختیار کے جو ایک باپ بنگالہ مین اپنی جائداد کو منتقل کرنے کی نسبت رکھتا ہے اسبارہ مین وجنا نیشور نے کوئی قاعدہ نہین قایم کیا ہے لیکن مے ٹھکانے طور پر "ایک حصہ" کا ذکر کرتا ہے جہان صحیح النسب بیٹے نہون بلکہ بیٹیان یا نواسے ہون تو متاکشرا کا قول ہے کہ وہان وہ صرف نصف حصہ کا مستحق ہے۔ اور دائے بھاگ اور دائے کرم سنگرہ مین مذکور ہے کہ وہ نواسہ کے برابر حصہ پاتا ہے (ث) دت تک چندر کا کے مصنف کا خیال ہے کہ جہان صحیح النسب اولاد نرینہ نہو تو شودر کا غیر صحیح النسب بیٹا نواسون تک جملہ سلسلہ ورثار کے ساتھ برابر کا حصہ دار ہوتا ہے (خ) بمبئی کے ایک مقدمہ مین (جس مین کہ یہہ مسئلہ پیدا نہین ہوا تھا) نانا بھائی ہریدا س جسٹس کی یہ رائے معلوم ہوئی ہے کہ پسر غیر صحیح النسب بھائیون کے مقابلہ مین تقسیم کرا سکتا ہے لیکن باپ کے مقابلہ مین نہین کرا سکتا "بدین خیال کہ باپ کے جیتے جی اُسکے حصہ لینے کا حق صراحتاً باپ کی مرضی پر منحصر ہے" (ذ)

(ث) بجاوولک باب ۲ فقرہ ۱۳۳ و ۱۳۴ - متاکشرا باب الفصل ۱۲ فقرہ ۱ و ۲ - دائے بھاگ فقرہ ۲۹ و ۳۰ - دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۳۲ تا ۳۴ - جگنناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ - پرواریوکہہ باب ۱۰ فقرہ ۳۲ - رگھونندن باب ۲ صفحہ ۳۹ و ۴۰ - حصہ نصف کے معنون کے لئے ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ ۵۰۴ - ان متنون کی بنا پر جو لوگ مستحق ہین انکے لئے دیکھئے کتاب ہذا فقرات ۵۰۱ و ۵۰۲ -

(خ) دت تک چندر کا باب ۵ - فقرہ ۳۰ و ۳۱ کتاب ہذا فقرہ ۵۰۳ -

(ذ) سادھو بنام بیضہ - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۴ و ۴۵ - رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۱۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدراس مین یہہ قرار پایا ہے کہ شودر کا غیر صحیح النسب بیٹا اپنے صحیح النسب بھائیون کے مقابلہ
مین تقسیم کرا سکتا ہے لیکن باپ اور اسکے شرکا مثلاً چچا اور چچازاد بھائیون کے مقابلہ مین نہین
کرا سکتا (الف) خاندیس مین صحیح النسب بیٹی اور غیر صحیح النسب بیٹا جائداد تقسیم کرا سکتا ہے
نابالغی کوئی مانع نہین ہے ۴۳۵ - بودھائن نے جواز تقسیم بحالت نابالغی بعض شرکا کو تسلیم
کر لیا ہے اور اُنکا قول ہے کہ "نابالغ بیٹون کے حصے مع منافع اُنکے بالغ ہونے تک
خوب حفاظت مین رکھنے چاہئین" (ج) کاتیاین کا ایک قول درحالیکہ کوئی نابالغ مستحق
حصہ ہو ظاہر تقسیم کی ممانعت کرتا ہے (د) لیکن یہہ امر بخوبی واضح ہے کہ اگر اس قسم
کے قاعدہ کا وجود ہوتا تو بمشکل کبھی کوئی تقسیم واقع ہوتی۔

نابالغی اب یہہ بالکل طے ہو گیا ہے کہ ایک ممبر کی نابالغی کی حالت مین جو تقسیم عمل مین آئے
وہ جایز ہوگی اور اگر منصفانہ اور قانونی ہو تو اسکو پابند کریگی۔ البتہ اسکے فوایدکی نیابت
دل سے متعلق ہونی چاہئیے یا کسی ایسے شخص سے جو اسکے عوض کام کرتا ہو۔ گو مین
قیاس کرتا ہون کہ اُسکی طرف سے اسٹیر جو قایم مقام ہوتا اس امر کی دلیل ہوگی کہ اگر دوسری حیثیتون
مین صحیح ہے تو از سر نو تقسیم قایم کرے (ھ) جوان ہونے پر اگر یہہ ثابت کیا جاسکے
کہ تقسیم خلاف قانون یا فریب سے عمل مین آئی ہے (و) یا ایسی بیقاعدگی سے ہوئی ہے
کہ اسکی صحت کی جانچ کیلئے کوئی ذریعہ نہین ہے تو وہ اپنے متعلق اُسکے منسوخ کرنیکی درخواست

(الف) تہنگم پلای بنام سیا پلے - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۱۔
(ب) اسٹیل صفحہ ۱۸۰۔
(ج) بودھائن باب ۲ فقرہ ۲۔
(د) جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۴۵۔
(ھ) اسٹریچ ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۶۲۔ وہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۱۴ - دیونتی بنام دوارکا ناتھ
بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۶۳ - یہی مقدمہ محولہ مقدمہ دیوکنسی بنام دوارکا ناتھ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۲
(و) تلپا بنام بال امل - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ - رائے عدالت بمقدمہ لکشمی بائی
بنام گپنت - رپورٹ ہائیکورٹ بمبی جلد ۴ صفحہ ۱۵۹ صفحہ ابتدائی دلوائی) دیونتی بنام دوارکا ناتھ - بنگال لا رپورٹ
جلد ۸ صفحہ ۳۶۳ نوٹ ونوٹ (ح)

*(حاشیہ) ایسی حالتین جبکہ بلا رضامندی کسی ایسے شخص کے جسکو منجانب نامبردہ کارروائی کرنیکا اختیار ہو اور بلا لحاظ فریقین
تقسیم عمل مین آئی ہو بمقابلہ نابالغ ناجایز ہوگی۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۷ لیکن جب مان نے بحیثیت وکیل تقسیم کرائی ہو تو
بجز اسکے کہ بعد بلوغ نابالغ اوسکا ناجایز یا غیر مبنا نہ ہونا ثابت کرے وہ انمکا پابند ہوگا سلسلہ بمبی جلد ۱۹ صفحہ ۵۹۲ - م

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرسکتا ہے (ز) لیکن نابالغ تقسیم کا دعوی نہ خود دایر کرسکتا ہے نہ اوسکی جانب سے
کوئی اور دایر کرسکتا ہے تاوقتیکہ وہ بدکرداری یا اور اسیطرح کے امور پر مبنی نہو جسمین اسکا
یہ فائدہ ہو کہ اسکا حصہ علیحدہ اور محفوظ کرلیا جائے (ح) ورنہ اسکو خاندان سے ایسے وقت
مین علیحدہ کردیا جاسکتا ہے جب کہ اوس مین اپنی حفاظت کی کماحقہ قابلیت بھی نہو *

ممبران غیر موجود

شریک غیر موجود نابالغ ہی کی حیثیت مین ہے اور محض اس کا غیر موجود ص ۵۳۷
ہونا بالغ تقسیم نہین ہے۔ بلکہ اس امر کا لزوم تقسیم کرنے والون پر وارد کرتا ہے
کہ تقسیم کا مناسب اور قانونی ہونا ثابت کرین اور ممبر غیر موجود کی معاودت تک
اوس کے حصہ کی حفاظت کرین (ط) اوس جائداد سے حصہ پانے کا حق جو کسی شخص کے
خاب مین تقسیم ہوئی ہو اوس حد تک وسیع رکھا گیا ہے کہ سانوین پشت کے اخلاف
ہی پاسکتے ہین۔ لیکن اس مین شک نہین ہے کہ اب بروئے قانون سعادت
اسکا انتظام ہوگا۔ (ی)

زوجہ

۴۳۶ ۔ زوجہ اپنے شوہر کی زندگی مین ہرگز متقاضی تقسیم نہین ہوسکتی
کیونکہ شادی کے وقت سے زوجہ اور شوہر رسوم مذہبی مین متحد ہوتے ہین (ک) لیکن
زمانہ قدیم مین جب دوسرے شخصون کی خواہش پر تقسیم ہوتی تھی تو عورات خاندان کے
فوایدـ چاہے زوجہ ہون یا بیوہ۔ ماں ہون یا بیٹی اس سے کہین اچھی حالت مین
ہوتے تھے جیسے اب ہوتے ہین۔

(ز) کالی شنکر بنام وینیدرو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۶۸۔

(ح) اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۰۶۔ سوامیار بنام چوک لنگم۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۔ الی مل امر
بنام اروناچلم۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶۹۔ کمکشی بنام چدمبرا۔ ایضاً صفحہ ۹۴۔ وسودر
بنام سینامتی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷۔ تھنگم پلے بنام سپا پلے۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ ص ۴۱۰

(ط) اسٹرنج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۰۶۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۴۱۔ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۴۴۔

(ی) وائے بھاگ باب ۸۔ وائے کرم سنگرہ باب ۹۔ اکٹ نمبری ۱۵ ابابتہ سنہ ۱۸۷۷ء تعمیم ۱۰ دفعہ
۱۲۳۔ و ۱۲۷۔ و ۱۴۴۔

(ک) اپاستمبھ باب ۱۴ فقرہ ۱۶۔

* (حاشیہ) بموجب دہرم شاستر کے کوئی شریک نابالغ نالش تقسیم نہین کرسکتا بجز اسکے کہ (اول) اوسکا فائدہ
ہوتا (دوم) ضرر سے محفوظی بذریعہ تقسیم کے قرین قیاس ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۹۹۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حق زوجہ جب تقسیم باپ کی زندگی مین ہوتی تھی - تو گھر کا فرنیچر اور زوجہ کا زیور بھی کے لئے علحدہ کردیا جاتا تھا اور جہان مرد کے حصص مساوی ہوتے تھے اور زوجات کے پاس جائداد نہین ہوتی تھی تو ہر ایک حصّوں کے مساوی حصّے ان کے حین حیات کے لئے الگ کردیے جاتے تھے (ل) لیکن ہری ناتھ کے قول کے مطابق یہ حق حصہ اُس وقت نہین پیدا ہوتا تھا جب شوہر دو یا زیادہ حصص خاص اپنے لئے (جیسا کہ اسکو تھا) محفوظ کرلیتا تھا کیونکہ یہ زاید حصص اُسکی زوجات کے قوت بسری کے لئے کافی ہے (م)

ماں اور بیٹی اور ایسے ہی جب تقسیم باپ کے مرنے کے بعد واقع ہوتی تھی تو ماں اور دادی بیٹون کے برابر حصّہ پانے کی مستحق نہین - اور نا کتخدا بیٹیان ربع حصّہ پاتی ہین (ن) اگر بیٹے غیر منقسم رہنا چاہتے تھے تو اُنکو اسکا حق تھا مستورات خاندان ہرگز تقسیم کیلئے مجبور نہین کرسکتی ہین اور نان ونفقہ سے زیادہ کی مستحق نہین - چنانچہ ابتک بالعموم وہان یہی قاعدہ ہے جہان باپ اولاد نرینہ چھوڑکر مرتا ہے (س) لیکن جہان اولاد نرینہ نہین ہوتی ہے تو جیسا بیان ہوچکا اس موقع پر متاکشرا اور دائے بھاگ کے قوانین مین اختلاف ہے - قاعدہ اول الذکر کی رو سے عورتین جبتک کہ کوئی مرد حصّہ دار باقی ہو کسی غیر منقسم ممبر کے حصّہ پر فایز نہین ہوسکتین اور آخر الذکر کی رو سے ہوسکتی ہین لیکن بحسب اصول جمہتواہن ممبر غیر منقسم کے حصص ہی ظاہری افتراق کی حیثیت مین زیر قبضہ ہوتے ہین (دیکھئے فقرہ ۳۴۸ کتاب ہذا) اسلئے ورثا ناث کا حق نسبت حصول قبضہ

ص ۵۲۸

(ل) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ - ۱۱۵ - متاکشرا باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۸ و ۹ - دائے بھاگ باب ۳ فصل ۲ فقرہ - ۳۱ - دائے بھاگ باب ۶ فصل - ۲۲ تا ۳۱ - رگھونندن باب ۲ صفحہ - ۱۳ و ۱۴ و ۱۸ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۶ فقرہ ۱۰ قانون وراثت بحسب ورامترو دیا صفحہ ۵۷ فقرہ - ۱۰ -

(م) دہرم شاستر کمناٹن جلد ۱ صفحہ ۴۷ - دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ - ۲۷ دیکھئے ملاحظہ ہو

(ن) دیاس اور برہسپتی (جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲) وشیو (جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵) منو باب ۹ فقرہ - ۱۱۸ - متاکشرا باب ۱ فقرہ - ۷ - دائے بھاگ باب ۳ فصل ۲ فقرہ - ۲۹ و ۳۴ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ - فقرات ۱۸ - و ۳۹ و ۴۰ - قانون وراثت بحسب ورامترو دیا صفحہ ۹۷ فقرہ - ۱۹ -

(س) دہرم شاستر کمناٹن جلد ۲ صفحہ ۶۵ - سریف کمناٹن صفحہ ۴۵ و ۵۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس حصہ کے قانون تقسیم کی ایک شاخ ہونیکی عوض زیادہ تر قانون وراثت کا شعبہ ہے (ع)

۴۳۷ جنوبی ہند مین یہ قاعدہ منسوخ العمل ہے

جنوبی ہند مین عند التقسیم زوجات بیواؤن باپ کے حق کو درحالیکہ وہ اپنے بیٹون کے ساتھ تقسیم کرتا ہو یون قبول کرتا ہے کہ وہ اپنے لئے دوگنا حصہ محفوظ کرلے - اسکا بیان ہے کہ اگر وہ اپنے اس حق سے مستفید نہو تو اسکو لازم ہے کہ ہر زوجہ کے لئے اپنے حصہ کے برابر ایک حصہ لے لے (ف) لیکن اس زمانہ مین باپ کا یہ حق کہ جائداد موروثی مین اپنے لئے زائد حصہ محفوظ کرے منسوخ العمل ہوگیا ہے (کتاب ہذا فقرہ ۴۴۷) اور اسی کے موافق زوجہ کیلئے حصہ محفوظ کرنیکا عمل بھی مفقود ہے - صدر عدالت مدراس کے پنڈتون نے ایک مقدمہ مین جس مین ایک شخص نے دستاویز تقسیم بنائی تھی اور ایک حصہ بیٹے کو اور ایک حصہ اپنی زوجہ اور بیٹی کو دیا تھا یہ ظاہر کیا کہ اس طرح کی تقسیم دہرم شاستر کے رو سے ناجایز ہے "جیسا کہ بیٹے کی زندگی مین زوجہ اور بیٹی کو جائداد مین کوئی حق نہین دیسے ہی انکی زندگی مین اُن کو جائداد مین حصہ لینے کی بھی قابلیت نہین ہے" (ص) جہان تک میرا تجربہ ہے مدراس مین یہ عمل اس طرح پر ہے کہ باپ کی زندگی مین تقسیم کرتی ص ۵۳۹

(ع) ملاحظہ ہو جگناتھ کا بیان - جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۹ - "حق تقسیم رشتہ پسری کیلئے ہے جو اصل قابض یا اسکے مثل کسی شخص کیساتھ ہو - ایسے شخص کا نواسہ بھی جو اپنے بعد اولاد نرینہ نہ چھوڑی اور خالہ کا بیٹا بھی شریک اصطلاح غیر منقسمہ نہین ہین کیونکہ انکا تعلق دوسرے خاندان سے ہے" کوئی شک نہین کہ نبگالہ مین نواسہ مستحق ہے کہ بعد تشخیص اپنے نانا کا حصہ پائے - (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۳۳) لیکن اسکا دعوے تقسیم کی نسبت زیادہ تر بیدخلی کی حیثیت مین ہوگا کیونکہ تقسیم سے خاندان مشترکہ مین اسکے سابق مین ممبر خاندان ہونیکا پہلو نکلتا ہے -

(ف) سمرتی چندرکا باب ۴ فقرہ ۲۶ تا ۳۹ - یہی رائے سرسوتی ویلاس کے مصنف کی بھی معلوم ہوتی ہے جو اسکی تائید مین اپرک کا حوالہ دیتا ہے - فقرہ ۷۷ و ۱۱۱ تا ۱۱۷ -

(ص) مینلچی بنام چنتمبر - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۶۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وقت اُسکی زوجہ یا ازواج کا کوئی لحاظ نہین ہوتا کیونکہ اُن کا حصّہ اُسکے حصّہ مین شریک ہوا کرتا ہے اور اسی کے حصّہ سے اُن کی بسر ہوتی ہے۔ ان کی نسبت جہان تقسیم بعد فوت پدر عمل مین آئے سمرتی چندرکا اُن اقوال پر بحث کرنے کے بعد جو منقول ہو چکے ہین یہ دکھلاتا ہے کہ بیوہ مان اولاد مذکور کے ساتھہ میراث تقسیم کرانیکی مستحق نہین ہو سکتی۔ کیونکہ وہ وارث نہین ہے۔ البتہ صرف ایک بخرکی مستحق ہے جو اُسکے جوگا ن ونفقہ اور مذہبی فرایض کی ادای کیلئے کافی ہو۔ نظر برآن جہان یہ بیان ہوا ہے کہ وہ بیٹے کے مساوی حصّہ پانے کی مستحق ہے اس سے بالضرور ایسا جز مراد ہے جو اُسکے رفع حوائج کے لئے ضرور ہو۔ اور جو ہرگز بیٹے کے حصّہ سے بڑھکر نہین ہو سکتا بلکہ اگر جایداد اتنی بڑی ہو کہ جسقدر بیوہ کو ضرورت ہے اُس سے بیٹے کا حصّہ بڑا ہو یا جہان بیوہ جداگانہ جایداد رکھتی ہو تو اسکو گھٹایا جا سکتا ہے (ق) یہ صورت عمل موجودہ کے موافق ہے۔ مدراس مین بغرض تقسیم کسی مقدمہ مین جو عرضی دعوے پیش ہوتا ہے اُس مین ہمیشہ ایسی بیواؤن کے نام درج کیے جاتے ہین جن کا جایداد پر ہو اور اُس مین یہ استدعا رہتی ہے کہ جو رقم اُن کے نفقہ کے لئے ضروری ہو وہ معین کر کے علیحدہ کر دیجائے۔ یہ مقدار رقم اگرچہ بلاشبہہ ایک حد تک بلحاظ مقدار جایداد تخمینہ کیجاتی ہے (کتاب ہذا فقرہ ۷-۴) لیکن کبھی یہ خیال نہین کیا جاتا کہ وہ بیٹون کے حصّون کے مساوی یا اُنکے حصّون سے کوئی معیّنہ مناسبت رکھتی ہے مسٹر ڈبلو مکناٹن کا بیان ہے کہ تقسیم مین ماؤن کو ایک صریح حصّہ سے خارج کرنا سمرتی چندرکا ہی سے مختص ہے ورنہ بروئے مٹاکشرا و دیگر کتب متداولہ بنارس و ممالک جنوبی صرف مان ہی نہین بلکہ بے اولاد زوجات بھی حصّہ کی مستحق ہین اور ماتا کی اصطلاح سے مان اور سوتیلی مان دونون مراد ہین (ا)

(ق) سمرتی چندرکا باب ۴ فقرہ ۴ تا ۱۷۔ اسٹرنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۰۹ ونکٹ امل بنام اندیپا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۰ رائے عدالت ایضاً جلد ۸ صفحہ ۱۲۳۔

(ا) دہرم شاستر مکناٹن جلد ۱ صفحہ ۵۰۔ ویاس صراحتاً قرار دیتا ہے کہ باپ کی بیویان جو لاولد ہون وہ دوسری بیویون کے بیٹون کے ساتھہ مساوی حصّہ کی مستحق ہین۔ اور اسیلئے دادا کی تمام بیویان بھی مستحق ہین۔ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۱۹ تبلاتا ہے کہ اسمین سوتیلی دادیان بھی شامل ہین ایسا ہی ہیملا کے کتب مین ہے دائے کرم سنگرہ باب ۷ فقرہ ۷۔ دیکھو جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۔ دسود ربنام سنابتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۵۴۰

درامترودیا در حالیکہ باپ کی جانب سے تقسیم عمل مین آئے بے اولاد مان کا حصہ تسلیم کرتا ہی البتہ اس تقسیم سے اُن کو خارج کرتا ہے جو اسکے مرنے کے بعد عمل مین آئی ہو۔ اس فرق کی توجیہہ یہہ ہے کہ پہلی صورت مین تو وہ زوجہ کی حیثیت سے حصہ لیتی ہین۔ اور آخری صورت مین محض مان کی حیثیت سے پاسکتی ہین۔ لیکن انکا یہہ بھی اعتراف معلوم ہوتا ہے کہ متاکشرا اور مدن رتن سوتیلی مان کے اپنے بیٹون کے ساتھہ تقسیم کر لینے کے حق کو تسلیم کرتے ہین (ش)

بمبئی

مجھے معتبر سند پر اطلاع ہوئی ہے کہ بمبئی مین عند التقسیم حصہ کی عوض جو نفقہ دینے کا رواج ہے وہ ویسا ہی ہے جو مدراس مین شایع ہے۔ لیکن پنڈتون کے فتوے یہ قایم کرتے ہین کہ وہ بیٹے کے برابر حصہ پانے کی مستحق ہے اور حال کے ایک مقدمہ کی غایرانہ تجویز مین مسٹر جسٹس ویسٹ نے بھی یہی رائے بیان کی ہے (ف) مگر بمبئی مین اس امر کے متعلق کسی صریح فیصلہ کا علم مجھکو نہین ہے۔ بنگالہ کے ہایکورٹ نے کئی موقعون پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ بروئے قانون متاکشرا عند التقسیم مان کو حق ہے کہ اسکا حصہ مساوی حصہ پسر علیحدہ کر دیا جائے عام اس سے کہ نفقہ کی حیثیت سے ہو یا جزو وراثت کے لحاظ سے گو تقسیم مذکور باپ کی زندگی ہی مین کیون نہوئی ہو (ث) یہی رائے ممالک مغربی شمالی کے ہایکورٹ نے بھی اختیار کی ہے جس نے یہ تجویز

(ش) قانون وراثت بجیب ورامترودیا صفحہ ۹۷ فقرہ - ۱۹۔

(ت) مادھوراؤ بنام یسوا۔ بورا ڈیسس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۵۴ - (۴۶۸) ویسٹ اینڈ بہولرس ویجیٹ طبع ثانی صفحہ ۹۱ و ۹۲ و ۹۷ و ۱۰۰ و ۳۰۶ و ۳۹۰ لکشمن بنام ستباہیا۔ بای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ - و ۵۰۴

(ث) جدوناتھہ بنام بشونا تھہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱۔ مہابیر بنام رام باد۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۲۔ لال جیت بنام راج کمار۔ ایضاً صفحہ ۳۷۳ (۳۷۴) مقدمہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۶ - پرسد بنام ہنومان۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۴۵۔ سمرن بنام چندر من۔ ایضاً جلد ۸ صفحہ ۱۷۔ کشوری بنام مونی موہن۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا ہے کہ بروئے متاکشرا ہندو بیوہ جو عند التقسیم اپنے بیٹون کے ساتھ حصّہ پانے کی مستحق ہو وہ حصۂ مذکور کی نسبت صرف بیٹون ہی کے مقابلہ مین دعوی نہین کرسکتی بلکہ ایسے خریدار نیلام اجرائڈگری کے مقابلہ مین بھی کرسکتی ہے جسنے تقسیم سے پہلے کسی بیٹے کے حق و مرافق کو خرید کیا ہو (خ)

بنگالہ مین مستورات کا حق | ۴۲۸۹ - اور ممالک کی نسبت بنگالہ مین عورتون کا حق بہت زیادہ ہے باپ کی زندگی مین تقسیم کا ہونا ایسا شاذ و نادر ہے کہ مجھے زوجہ کا حصّہ علیحدہ کرنے کے متعلق کوئی سند نہین ملتی - دائے کرم سنگرہ زوجہ کے ایسے حصّہ پانیکے حق کو اس صورت سے محدود کرتا ہے جہان باپ خود اپنی مکسوبہ جائداد کی تقسیم کرے اور ایسی صورت مین اگر کوئی خاص جائداد کسی زوجہ کو دیدیجائے تو دوسری زوجات عام اس سے کہ صاحب اولاد ہون یا بے اولاد اس امر کی مستحق ہین کہ اُسی مقدار کا حصّہ حاصل کرلین - اور اگر اُن کو خاص جائداد نہ ملی ہو تو بیٹون کے برابر حصّے ملنے چاہئین - (ذ)

صد ۵۴۱

بنگالہ مین بیوہ کا حق - باپ کے مرنے کے بعد بیوہ کا حق اس امر پر منحصر ہے کہ آیا باپ اولاد ذکور چھوڑ کر مرا ہے یا نہین - اور آیا وہ مان ہے یا آنکہ زوجۂ بے اولاد ہے - یعنی یہ کہ قبل تقسیم وہ حصّہ دار قرار پاسکتی ہے یا عند التقسیم صرف ایک حصّہ کی مستحق ہوسکتی ہے یا کسی حال مین نفقہ سے زیادہ کا استحقاق نہین رکھتی ہے - *

جہان اولاد ہو | (۱) اگر مرتے وقت باپ اولاد ذکور چھوڑے تو چاہے وہ علیحدہ ہو یا نہو مگر اُسکی بیوہ وارث ہوتی ہے اور صحیح معنون مین وہ حصّہ دار ہے - کیونکہ شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کی ہم گوتر ہوگئی اور اُسکے جسم کی نصف باقی ماندہ اور وارث ہے (الف) وہ خود تقسیم کے لئے دعوی کرسکتی ہے اور اپنے حصہ کے لئے

(خ) بلاسو بنام دینا ناتھ - انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۸
(ذ) دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۲۲ تا ۲۶ -
(الف) ویسٹ اینڈ بہورس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۹ - ذرہپتی (جگناتھ) ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۸ - دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۱۴ - نوٹ ۳۲ و ۴۶ و ۴۸ و ۵۰ - دائے کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۴۱ -

* (حاشیہ) دیکھئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۸۱ جس مین بیوہ کا حق نسبت پانے حصّہ کے بطور شریک خاندان مشترک نفقہ کے صرف اُس صورت مین تسلیم کیا گیا ہے جبکہ جائداد خاندانی کی تقسیم اس معنی مین ہو کہ وہ جائداد مشترک باقی نہ رہے -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدار کی ضرورت نہین رکھتی کہ دوسرے اشخاص کے عمل سے تقسیم واقع ہو (ب) لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ عورتون کی حقیت کی خاص نوعیت ہونے کیوجہ سے عدالت کا فرض ہوگا کہ بیوہ کے موافق تقسیم کی ڈگری دینے کے قبل اس امر کو دیکھ لے کہ ڈگری سے وارث قیاسی کے فواید پر تو کوئی اثر نہین پڑتا۔ عدالت کو اس امر کا اطمینان ہوجانا چاہیئے کہ دعوی مذکور واقعی ہے اور ایسی ضرورتون سے پیدا ہوا ہے جنکی وجہ سے دو مشترک مالکون مین تقسیم کا ہونا مناسب ہے اور یہ کہ بیوہ مذکور صحیح طور پر اپنے حق واقع جائداد اور اس شخص کے حق کی جو اس کے بعد قابض ہوگا قائم مقام ہوگی (ج)

صد ۵۴۲

سوتیلی مان

(۲) اگر باپ اولاد اور ایک ایسی بیوہ چھوڑکر مرے جو اس اولاد کی مان نہو تو وہ نان ونفقہ سے زیادہ کی مستحق نہوگی۔ اس امر مین مکتب بنگالہ کے مصنفین دوسرے احاطون کے مکتبون کے مصنفین سے متفق نہین ہین کیونکہ وہ ان اقوال کے عمل سے جنمین مان کے حصہ کا ذکر ہے سوتیلی مان کو خارج کرتے ہین۔ اور یہ اخراج ہر صورت سے متعلق ہوتا ہے چاہے بیوہ دراصل لاولد ہو یا صرف بیٹیان رکھتی ہو یا ایسے بیٹون کی مان ہو جن کا سلسلہ تقسیم سے پہلے ہی

(ب) سریف۔ کمنٹن صفحہ ۳۹ و ۵۹۔ دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۴۹۔ دہرم داس بنام شام سندری مورس انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ و ۲۴۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴۳ (پریوی کونسل) شیب پرشاد بنام گنگا موني ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۱۔ سودامنی بنام جگیش۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲۔ تقسیم سے پہلے بھی بیوہ ایک قابل انتقال حصہ رکھتی ہے جسکو اسکے اوصیاء بذریعہ تقسیم قائم کرسکتے ہین۔ جنکی ناتہہ بنام ملہورا ناتہہ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰۔ کئی بیواؤن کے مابین حقوق کی نسبت ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ ۵۱۰۔ قوم جین مین بیوہ کے اپنے شوہر کا حصہ تقسیم کرالینے کے حق کی نسبت دیکھیے مقدمہ شیو سنگھ بنام مسماۃ واکھو رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۶ صفحہ ۴۰۶۔ بحال رہا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۸۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸۔

(ج) مہادے بنام ہرکرائن۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ و ۲۵۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منقطع ہو چکا ہے (د)

حقیقی مان۔ (۳) اگر باپ اولاد ذکور چھوڑ کر مرے اور نیز ایسی بیوہ بھی ہو جو اس اولاد کی مان ہے تو وہ تقسیم تک صرف نفقہ کی مستحق ہے اور خود تقسیم کے لئے ہرگز درخواست نہیں کر سکتی۔ البتہ اگر دوسروں کے عمل پر تقسیم واقع ہو اور تقسیم مذکور کا یہ اثر ہو کہ اس جائداد میں جس سے وہ نفقہ پاتی ہو کوئی شکست یا کمی واقع ہوتی ہو تو وہ ایک حصہ کی مستحق ہو گی (ھ)

بنگالہ میں مان کا حق۔ پس اسی وجہ سے اس کا حق حصہ پانیکا ذیل کی دو صورتوں میں محدود ہے

اولاً۔ جب تقسیم اوسی کی اولاد میں واقع ہو جن کی جائداد پر اسکا نفقہ ایک بار ہے۔

ثانیاً۔ جب تقسیم ایسی جائداد کی بابت ہو جس میں اسکے شوہر کا حصہ رہا ہو۔

دادی کا حصہ ۴۳۹ ۔ اولاً۔ اگر بیوہ مان ایک ہی بیٹا رکھتی ہو تو وہ اس سے حصہ کی دعویدار نہیں ہو سکتی اور اگر وہ اپنے علاتی بھائیوں کے ساتھ تقسیم کرے تو بیوہ مان مذکور کا حق نفقہ اسکے حصہ پر ایک بار ہو گا نہ کہ تمام جائداد پر (و) لیکن اگر وہ بیٹا مر جائے اور اسکے بیٹے تقسیم کریں تو بیوہ مذکور دادی کی حیثیت سے اُن کے ساتھ حصہ پانے کی مستحق ہو گی۔ اسیطرح اگر کوئی شخص تین بیوائیں چھوڑ کر مرے جنمیں سے ہر ایک کے ایک لڑکا ہو اور تینوں لڑکے تقسیم کریں تو کسی مان کو حصہ کا استحقاق نہ ہو گا کیونکہ ہر بیوہ کا استحقاق اپنے ہی بیٹے سے وابستہ ہو گا۔ لیکن اگر کسی

صد ۵۴۳

(د) سریف کمنٹن صفحہ ۱۴۱ و ۵۷۔ دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۵۰۔ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳۔ دائے کرم سنگرہ باب ۷ فقرہ ۳ و ۵ و ۶۔ دائے بھاگ باب ۳ فصل ۲ فقرہ ۳۰۔ رگھونندن باب ۲ صفحہ ۱۷۔ کتاب ہذا فقرہ ۴۳۷۔

(ھ) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۶۵۔ نوٹ۔ سریف کمنٹن صفحہ ۱۴۵ و ۵۷ و ۵۹ بلاسو بنام وینا ناتھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۸۔ اسی وجہ سے تقسیم تک اسکو قابل انتقال استحقاق نہیں ہوتا ہے دیکھئے مقدمہ جدو ناتھ بنام بشو ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱۔

(و) ہمنگنی دا سی بنام گدا رناتھ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۵۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۵۸۔

CC-0..Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹے کے بیٹے باہم تقسیم کرین تو اُن کی دادی ایک حصہ کی مستحق ہوگی اور اگر سب بیواؤن کے پوتے تقسیم کرین تو سب دادیان حصہ کی مستحق ہونگی (نا) ہر ایک صورت مین بیوہ کا حصہ اون لوگون کے حصہ کے مساوی ہوگا جنکی وجہ سے تقسیم واقع ہو۔ اگر تقسیم مذکور اسکے بیٹون مین عمل مین آئے تو وہ ایک بیٹے کا حصہ پائیگی اور اگر پوتون مین تقسیم ہو تو ایک پوتے کا حصہ پائیگی (ح) اگر کسی مان کے تین بیٹے ہون جن مین سے ایک نے بیٹے چھوڑ کر مرجائے اور دو پس ماندہ بیٹون اور ان پوتون مین تقسیم واقع ہو تو مان ایسے حصہ کی مستحق ہوگی گویا کہ تقسیم تینون بیٹون مین عمل مین آئی ہے یعنی جائداد کے چار حصہ کئے جائینگے جن مین سے ایک مان پائیگی ایک ایک حصہ دونون پس ماندہ بیٹے پائینگے اور چوتھا حصہ پوتون کو ملے گا (ظ) جہان ان پوتون مین تقسیم واقع ہوتی جو مختلف باپون سے ہون وہان یہ معاملہ زیادہ پیچیدہ ہوجاتا ہے مثلاً

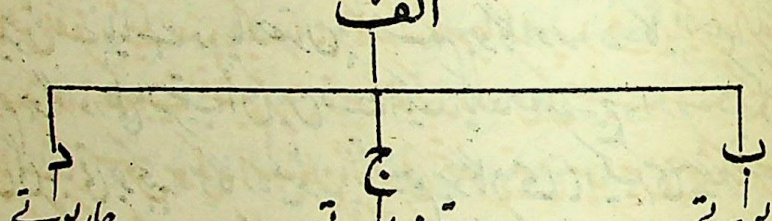

الف تین بیٹے اور ایک بیوہ چھوڑ کر مرجائے اور پہر یہہ بیٹے علی الترتیب دو تین اور چار بیٹے چھوڑ مرین اور ان پوتون مین تقسیم واقع ہو۔ تو اگر دادی مرچکی ہو تو جائداد

(نا) ہریف۔ کمنٹن صفحہ ۳۹۔ و ۴۰ و ۵۔ سبو سندری بنام بسوستی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱۔
(ح) دائے کرم سنگرہ باب ۷ فقرہ ۲ و ۴۔ رگھونندن باب ۲ فقرہ ۱۹۔ اگر اسکو اس حد تک گزارہ دیا جا چکا ہوتا جسکی عند التقسیم وہ مستحق تھی تو پہر اس سے زیادہ نہین پاتی۔ البتہ اگر کم دیا جاتا تو اسقدر پاتی ہے کہ حصہ پورا ہوجائے۔ جو دوناتہہ بنام بردوناتہہ۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۵۔
(ظ) پران کشن بنام متوسندری فلٹنس رپورٹ صفحہ ۳۸۹۔ گرو پرشاد بنام سیب چندر۔ ہریف۔ کمنٹن صفحہ ۲۹ و ۵۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بقاعدہ توریث تین حصّون پر تقسیم کیجائیگی اور پھر وہ علی الترتیب دو تین اور چار حصّون مین بالرؤس تقسیم ہوگی (کتاب ہذا فقرہ ۴۳۲) لیکن اگر دادی زندہ ہو تو وہ اسمیں حصّہ کی مستحق ہوگی جو ایک پوتے کا ہوتا ہے۔ لیکن یہہ ظاہر ہے کہ ب۔ کے پوتے ج کے پوتون سے اور ج۔ کے پوتے د۔ کے پوتون سے زیادہ حصّہ پاتے ہین۔ اسلئے طریقہ تقسیم یہہ بیان ہوا ہے کہ جملہ جائداد دس حصّون پر منقسم کیجائیگی جس مین سے دادی ایک حصہ اور ب۔ کے دو بیٹے تین حصّے ج۔ کے تین بیٹے تین حصّے اور د۔ کے چار بیٹے تین حصّے پائین گے۔ اگر ب۔ ج۔ اور د۔ کی بیوائین بھی زندہ ہون تو وہ بھی حصّہ کی مستحق ہون گی اور ہر بیوہ اپنے بیٹے کے مثل حصّہ پائیگی۔ لیکن اس حصّہ کی تشخیص کرنیکے لئے ایک جدید تقسیم کرنی ہوگی یعنے ب۔ کے بیٹون نے ۳/۱۰ (دس حصّون مین سے تین حصّے) جو پائے ہین وہ تین حصّون پر تقسیم ہون گے اور اُن مین سے ایک حصہ بیوہ کا ہوگا اسیطرح ۳/۱۰ حصہ جو ج۔ کے بیٹون نے پایا ہے وہ چار حصّون پر منقسم ہوگا اور د۔ کا ۳/۱۰ حصہ پانچ حصّون پر تقسیم ہوگا اور علی الترتیب اُن مین سے ایک ایک حصہ ج۔ اور د۔ کی بیوائین پائین گی۔ باقی جو کچھہ رہیگا وہ بیٹون پر تقسیم ہوگا (ی) ایک ہی بیوہ مختلف حیثیتون سے حصہ پاسکتی ہے۔ یعنی ایک شاخ خاندان مین بحیثیت وارث اور دوسری شاخ مین مان اور دادی کی حیثیت سے۔ سر۔ یف۔ مکناٹن نے لکھا ہے کہ اسطرح کی ایک بہت ہی پیچیدہ نظیر سپریم کورٹ کلکتہ مین فیصل ہوئی تھی (ک) بنگالہ کے ایک مقدمہ مین جسمین تمام بیٹون کے مرنے پر بیواؤن مین تقسیم ہوئی تھی یہہ قرار پایا کہ دادی کو کسی حصّہ کا استحقاق نہ تھا۔ اس مقدمہ مین دادی کیطرف سے کوئی دعوٰی نہین تہا اور جیسا کہ امید کیجاسکتی ہے نظایر کا بھی حوالہ نہین دیا گیا تہا۔ پس خلاف مین

صد ۵۴۴

(ی) سر۔ یف مکناٹن صفحہ ۵۲ تا ۵۴۔

(ک) سری موتی جمونی بنام اتارام۔ سر۔ یف۔ مکناٹن صفحہ ۶۴۔ کالی چرن بنام جادو انڈین جورسٹ کلکتہ ایڈیشن جدید صفحہ ابتدائی صفحہ ۲۸۴۔ جگموہن بنام سرودا موئی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۹۔ تورت بنام نارائن ایضاً جلد ۴ صفحہ ۵۶۷۔ کرستو بہامنی بنام آشوتوش ایضاً جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک صحیح سند موجود ہونے پر اس فیصلہ کو بمشکل وقعت سے دیکھا جا سکتا ہے (ل)

پردادی۔ جہان صرف پروتون مین تقسیم واقع ہوتی ہے تو یہ کہا گیا ہے کہ پردادی کو کسی حصہ کا حق نہین ہے (م) البتہ اگر دوسرے بیٹے کے پروتون کے ساتھ کوئی بیٹا بھی شریک تقسیم ہو تو پردادی کو ایک بیٹے کے برابر حصہ ملتا ہے اور اگر پوتے اور پروتے باہم تقسیم کرین تو اُسکو ایک پوتے کا حصہ ملتا ہے (ن)

صد ۵۴۵

زوجہ صرف شوہر کی جائداد مین حصہ پاتی ہے۔

۴۴۵ ثانیاً۔ اُس تقسیم کیلئے جو مان کو ایک حصہ کا مستحق کرے لازم ہے کہ جائداد موروثی یا اُس جائداد کی بابت ہو جو دولت موروثی سے پیدا کی گئی ہو اسلئے اگر الف (پدر۔ ب۔ و۔ ج) کی مکسوبہ جائداد ہو اور۔ ب۔ ج۔ اُسکو تقسیم کرین تو اُن کی مان (بیوۂ الف) حصہ پائیگی لیکن دادی کو کوئی حصہ نہ ملیگا۔ اور اگر جائداد خود۔ ب و ج کی مکسوبہ ہو تو تقسیم پر نہ تو مان کو حصہ پانیکا استحقاق ہوگا اور نہ دادی کو (س)

بیٹی کے حقوق۔

۴۴۶ ۔ جہان تقسیم باپ کی زندگی مین ہوتی ہے وہان بیٹی کو کسی خاص حصہ کا حق نہین ہوتا۔ البتہ شادی ہونے تک وہ اسکی حفاظت مین رہتی ہے اور باپ پابند ہوتا ہے کہ اسکی پرورش اور شادی کے اخراجات ادا کرے

(ل) رای بنام پدم۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۹۔ نظر ثانی مین بحال رہا۔ ایضاً جلد ۱۳ صفحہ ۶۶ اسکے خلاف دیکھئے سوندری بنام سبومتی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۳۔ بہدری رای بنام بھاگوت۔ ایضاً جلد ۹ صفحہ ۶۴۹۔ وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹس۔ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۶ دیکھئے ویاس و ورہپتی (جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۔ جسمین دادی کا حق ایک حصہ کی نسبت صراحتاً مذکور ہوا ہے۔ اور یہی جگناتھ کا بھی قول ہے جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۔

(م) جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۔ سر۔ یف۔ کمناٹن صفحہ ۲۸ و ۵۱۔ مگر ڈاکٹر ولس کے نزدیک شبہ ہے۔ دیکھئے ولسنس ورکس باب ۵ صفحہ ۲۵۔

(ن) سر یف۔ کمناٹن صفحہ ۵۲۔

(س) سر۔ یف۔ کمناٹن صفحہ ۵۱ و ۵۴۔ البیری پرشاد بنام نصیب کور۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۷۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنکا اندازہ بالکل اسی کے اختیار تمیزی پر ہوتا ہے (ع) لیکن جہان باپ کے بعد تقسیم عمل مین آتی ہے تو وہی اقوال جو ہدایت کرتے ہین کہ مان کو بیٹے کے برابر حصہ ملنا چاہیئے یہہ ہدایت کرتے ہین کہ بیٹی کو چوتھائی حصہ ملنا چاہیئے (ف) لیکن یہہ ظاہر ہے کہ بیوہ کی نسبت کرتے بیٹی کے لئے کوئی مستقل نان ونفقہ عطا کرنے کی بہت کم ضرورت تھی اُسکی شادی کے اخراجات اور نفقہ چند سال تک جب وہ اپنے خاندان پدری مین رہ سکتی تھی صرف یہی بار تھا جو اسکے لئے ادا ہونا چاہیئے تھا۔ اسلئے بہت ہی پہلے یہہ سوچ لیا گیا تھا کہ ربع حصہ معینہ کا جو ذکر کیا گیا ہے اُسکا یہہ مطلب تھا کہ ہر ایک لڑکی کی شادی کے اخراجات کے لئے کوئی کافی مقدار رقم مخصوص کر دیجائے وجانیشور اس رائے پر معترض ہے اور کہتا ہے کہ لفظ شاستر کی ضرور وقعت کرنی چاہیئے۔ لیکن سمرتی چندر کا ظاہرا اصول حال کیطرف مائل ہے کیونکہ اُسکا قول ہے کہ پورا چہارم اُس موقع پر دینا چاہیئے جہان جائداد وسیع ہو۔ اور بالتصریح یہی دعوی مادھویہ ومصنفین بنگالہ اور مصنفین مکتب متھلا کا بھی ہے (ص) اور حال کا عمل اسی رائے کے مطابق ہے (ق) جہان بیٹیان وارث

صد ۵۴۶

(ع) متاکشرا باب افضل، فقرہ - ۱۴۔

(ف) یاجناولک باب ۲ فقرہ - ۲۴ - دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۳۶ - طریقہ تشخیص حصہ ربع کی نسبت دیکھئے متاکشرا باب افضل، فقرہ - ۵ تا ۱۰ - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۹۳ و ۹۴ سمرتی چندر کا باب ۴ فقرہ - ۳۴ - ولسن ورکس باب ۵ صفحہ ۳۴۱

(ص) متاکشرا باب افضل، فقرہ - ۱۱ - سمرتی چندر کا باب ۴ فقرہ - ۱۸ و ۱۹ مادھویہ فقرہ - ۲۵ - جیمن دونون نے اپنی رائے کو غلطی کے ساتھہ بیان کرتا ہے۔ دائے بھاگ باب ۳ فصل ۲ فقرہ - ۳۹ - دائے کرم سنگرہ باب، فقرہ - ۹ و ۱۰ - رگھو نندن باب ۳ فقرہ - ۱۹ و ۲۰ - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۹۰ تا ۹۴ - ورامترودیا اُس رائے پر استدلال کرتا ہے جو متاکشرا نے اختیار کی ہے۔ لیکن معارض راین بھی ظاہر کرتا ہے۔ قانون وراثت بجب ورامترودیا صفحہ ۸۱ فقرہ - ۲۱ - سرسوتی ولاس دونون رایون کا اظہار کرتا ہے لیکن اپنی رائے کے اصول کو اصول حال بیان کرتا ہے مگر اپنی طرف سے کوئی رائے نہین دیتا۔ فقرہ - ۱۹ تا ۱۳۳۔

(ق) سریف - کمنا ٹن صفحہ ۵۵ و ۹۸ - دہرم شاستر کمنا ٹن جلد ۱ صفحہ ۵۰ - اُن صورتون مین کہ بیٹیان وارث ہونے والی ہون مان کی زندگی مین بیٹیان اسکی جائداد مین حصہ کرنے کا حق نہین رکھتین متھلا نیام پسیو - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۴۵۔

(حاشیہ) ہر شریک ہندو خاندان مشترکہ کو اختیار ہے کہ اپنے استحقاق تقسیم صرف ایک جزو جائداد خاندان مشترکہ بذریعہ تقسیم ناقد گرائے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۷ - نیز دیکھو جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شرکہ کی حیثیت مین حصہ پاتی ہین وہان اثر تقسیم قانون وراثت کے تحت مین ہوتا ہی
آگے چلکر فقرہ ۵۱۵ مین بحث کیجائیگی۔

اجبار۔ ۴۴۲ ۔ کوئی اجنبی اس غرض سے تقسیم کیلئے ایک ممبر یا جملہ
ممبران خاندان کو مجبور نہین کر سکتا کہ منقسمہ صورت ان قانونی نتایج کے ساتھہ
اختیار کرلین جو اس صورت سے پیدا ہون گے۔ البتہ ہر حصہ دار کی جائداد پر وہ ایسے
حقوق حاصل کر سکتا ہے کہ وہ حصہ دار اپنے کل یا جزو حصہ جائداد مشترکہ کو علیحدہ کرنے پر
مجبور ہو جائے اور اس طرح سے اسکی حصہ داری کو جدا کرلے اسکی تکمیل یا تو حقیقی
سپردگی سے ہو سکتی ہے یا عمل قانون سے مثلاً دیوالیہ ہونا۔ یا ایسے نیلام کیوجہ
سے جو ڈگری کی تعمیل مین ہوا ہو (ر) اس امر کے متعلق بہت کچھہ اختلاف رائے
ہے جس کی جانچ بہی کیجا چکی ہے کہ بروئے قانون متاکشرا ایک ممبر خاندان
غیر منقسمہ کس حد تک اپنے خاص خود اختیاری فعل سے اپنے حقوق جائداد مشترکہ
کو کسی اجنبی پر منتقل کر سکتا ہے (ش) لیکن جہان تک حق انتقال تسلیم کیا گیا ہے
وہان تک نافذ کیا جا سکتا ہے چاہے حصہ غیر منقسمہ پر خریدار کو قابض کر دینے
کے ذریعہ سے ہو یا مالک حصہ غیر منقسمہ کو اس امر پر مجبور کرنے سے ہو کہ وہ تقسیم
کرائے یا اسکی اجازت دے تاکہ اس کے ذریعہ سے حق مخالف کی ادائی کیجا سکے (ت)

ناقابل۔ ۴۴۳ ۔ وہ اشخاص جو کسی نقص مین مبتلا ہوتے ہین

(ر) رایے عدالت سورج موني داسی بنام دینو بندو۔ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۵۳۹۔
وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) دین دیال بنام جگدیب۔ انگلش لا رپورٹ
انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲۴۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸

(ش) کتاب ہذا فقرہ ۳۲۷۔

(ت) امندبنام پرن کشور بگتال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴ (صیغہ ابتدائی دیوانی) رگھوناتھہ بنام لکھن ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۔ مدن گوپال
بنام سماد گر بھٹ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۰۔ لالجی بنام شیخ جمعہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۶ اجیو بنام خوب لال ایضاً
صفحہ ۲۹۴۔ الاطو بنام رنگاسوامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۸۸۔ جنوکی ناتھہ بنام مشہور ناتھہ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰
بھوانی کنور بنام رام ناتھہ ایضاً جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴۔ بین بہاری بنام لال موہن ایضاً جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۹

(ر) حاشیہ) دیکھئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۳۲ جس مین مرتہن حصہ غیر منقسمہ کو بعد تقسیم اس صورت مین
جو مرہونہ اور مرہونہ دوسرے شریک کے قبضہ مین چلی جائے حصہ رہن پر مواخذہ عائد کرنیکا اختیار دیا گیا ہے۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو انکو وارث ہونے کے ناقابل کر دیتا ہے وہ عند التقسیم حصہ پانے سے برابر غیر مستحق ہو جاتے ہین (ث) البتہ بخیر بدنامی کی صورت کے جو اب عملاً روئے ایکٹ نمبری ۲۱ بابتہ سنہ ۱۸۵۰ء (آزادی مذہب) منسوخ ہو گیا ہے ایسی ناقابلیت محض شخصی ہوتی ہے اور اُنکی صحیح النسب اولاد سے متعلق نہین ہوتی (خ)

ناقابلیت ذاتی امر ہے | اس کا اثر یہ ہے کہ دوسرے وارث کو ٹھیک اسطرح داخل کر لیا جاوے گویا کہ شخص ناقابل مر گیا ہے لیکن اس وارث کو خاص اپنی ہی قابلیت پر دعویدار ہونا چاہیئے یہ نہین کہ باپ کی جگہہ پر قایم ہو۔ مثلاً فرض کیجیے کہ تقسیم کرنیوالا فریق ج۔ اور۔ و۔ تھے۔ اور۔ ھ۔ ناقابل مگر زندہ تھا تو اُسکا بیٹا۔ د۔ مستحق ہوگا کہ نصف جائداد کا دعویدار ہو

الف

ب فوت

ج

د فوت

ھ

و

نما

لیکن اگر۔ و۔ شخص ناقابل ہو اور۔ د۔ اور۔ ھ۔ مر چکے ہون تو۔ نما۔ کو مدراج حصہ دار کی سے خارج ہونے کیوجہ سے کوئی استحقاق نہوگا۔ (ذ) اسکے خلاف یہ بھی ہے کہ یہ عدم قابلیت اسیوقت کارگر ہوتی ہے جبکہ قبل تقسیم جائداد پیدا ہو ورنہ جو اپنے ہم ارث لوگون سے علحدہ ہو چکا ہو وہ اپنے حصہ سے محروم نہین صفحہ ۵۴۸

(ث) متاکشرا باب ۲ صفحہ ۱ ایسو ہار یسو کہہ باب ۴ صفحہ ۱۱ دائے بھاگ باب ۵ دائے کرم سنگرہ باب ۳ دیکھیے کتاب ہذا باب ۱۹۔ رام سہائے بنام لالہ لاجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹ ۱۴

(خ) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۹ تا ۱۱۔ دائے بھاگ باب ۵ فقرہ ۱۷ تا ۱۹ پیران متنی کی بابت دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۵۱۹

(ذ) دہرم شاستر مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۴۲۔ بوھہ نراین بنام امراؤ۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۹ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۰۹۔ رائے پیکاک چیف جسٹس کالیداس بنام کرشن ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۱۵ (فیصلہ اجلاس کامل) کتاب ہذا فقرہ ۲۴۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا جاتا (الف) اور اگر نقص مذکور تقسیم کے بعد ہی دور کر دیا جائے تو حصہ پانیکا حق بالکل اسیطرح یا اسکی مماثل حیثیت مین پیدا ہو جاتا ہے جیسے کہ تقسیم کے بعد جو بیٹا پیدا ہوتا ہے اُسکا حق ہوا کرتا ہے۔ (ب)

رفع ناقابلیت

یہ امر صاف نہین ہے کہ یہ مماثلت کسطرح پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر رفع نقص کو بوقت رفع کوئی جدید ولادت سمجھا جائے تو جو اصول پہلے قائم ہوئے ہین وہ منطبق ہونگے (ج) اگر باپ کی زندگی مین تقسیم عمل مین آئی ہو اور اُسوقت کوئی بیٹا ناقابل ہو تو وہ کوئی حصہ نہ پائیگا لیکن اگر اُسکا نقص بعدہ رفع ہو جائے تو اُسکو

باپ کا حصہ ملیگا

اگر تقسیم مذکور باپ کے انتقال کے بعد عمل مین آئی ہو اور کوئی بھائی ناقابل ہونے کیوجہ سے خارج کر دیا گیا ہو اور بعد کو وہ صحیح ہو جائے تو اسکی بعث ولادتِ جدید سمجھی جائیگی تاکہ اسکو کچھ عملی حقوق اس صناعت سے دئے جاسکین کہ وقت تقسیم وہ رحم مادر مین تھا۔ پس اگر یہہ مشابہت منطبق ہو سکے تو وہ مستحق ہوگا کہ از سر نو تقسیم کرائے اور اس کے فائدہ کیلئے جدید بٹوارہ کیا جائے۔ لیکن ایسی صورت مین اس صناعت کو دخل دینا کسیقدر ناگوار ہوگا جہان ناقابلیت کا رفع تقسیم سے جو حقوق پیدا ہوئے اور ان پر عمل کیا گیا اُس کے بہت سال بعد واقع ہوا ہو لیکن فرض کیجئے کہ وارث ناقابل کبھی صحیح نہوا مگر اسکے ایک لڑکا تھا جو وارث ہونیکی قابلیت رکھتا تھا۔ پس اگر پسر مذکور بوقت تقسیم فی الواقع پیدا ہو چکا تھا یا آنکہ رحم مین تھا تو کافی قرابت قریبہ رکھنے پر ایک حصہ کا مستحق ہوگا۔ لیکن اگر نہ تو وہ پیدا ہوا اور نہ اُسوقت رحم مادر مین ہو تو وہ اِسکا دعویدار نہین ہو سکتا کہ از سر نو تقسیم کیجائے وہ صرف اِسکا دعویدار ہو سکتا ہے کہ جو حصہ اسکے دادا نے حاصل کیا ہے اُسپر بحیثیت وارث قائم مقام ہو۔ اور اگر بھائیون کے درمیان تقسیم واقع ہو تو نان ونفقہ کے سوا کسی شے کا دعویدار نہین ہو سکتا۔ (د)

(الف) مناکشر باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۶۔ سبا چیتر نام پر اسکی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۲۱۰
(ب) مناکشر باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۷۔ بیوہار بیوکھہ باب ۴ فصل ۱۱ فقرہ ۲۔
(ج) کتاب ہذا فقرہ ۳۱۴۔
(د) اس مضمون پر ہیگاک صاحب چیف جسٹس نے جو بحث کی ہے اس کیلئے دیکھئے مقدمہ کالیداس بنام کرشن چیل لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۱ (اجلاس کالپی) و مقدمہ کرشن بنام سامی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۱۔ کسی شک نہین کہ اگر قدیم اصول کو بحال رکھا جائے جس کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جائیداد بعد مین پیدا ہونیوالے بیٹے کو گذشتہ زمانہ گذر جائے مگر تقسیم قایم ہو جاتی ہے تو یہ تمام دقت دفع ہو جائیگی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اثر فریب

دفعہ ۴۴۴ - یہہ کہا گیا ہے کہ وہ حصّہ دار جو دوسرے طور پر استحقاق رکھتا ہو اگر اپنے شرکا وارث کو فریب دینے کے جرم کا مجرم ہوا ہو تو وہ اپنے حصّہ پانیکے حق کو کھو دے گا - یہہ رائے منو کے ایک قول پر مبنی ہے (ھ) "کوئی بڑا بھائی جس نے نالائقی سے اپنے چھوٹے بھائی کو دھوکا دیا ہو وہ اپنا حق کلانیت زائل کر دے گا - اپنے حصّہ سے محروم ہوگا اور راجہ کو جرمانہ دیگا" اس قول کی کلوک بھٹ اور جگناتھ نے اس معنوں کے ساتھ تشریح کی ہے کہ اس قسم کے فریبانہ عمل سے بڑا بھائی اپنا وہ خاص حصّہ زایل کر دیتا ہے جس کا قدیم زمانہ میں بلحاظ بزرگی وہ مستحق ہوا کرتا تھا (و) یاجنا ولک اور کاتیاین صرف یہ کہتے ہین کہ جو جائداد کوئی حصّہ دار برائی سے چھپا رکھے تو جس وقت وہ جائداد ظاہر ہو جائیگی تمام حصّہ دارون پر علی السّویہ تقسیم کر دیجائیگی (ز) اس سے وہ خیال دفع ہو جاتا ہے کہ شخص دغاباز اپنا پورا حصّہ کھو دیتا ہے یا آنکہ اس جائداد مین سے حصّہ نہین پاتا جو اُس نے چھپا رکھی ہو - متاکشرا اس فعل پر صرف بسلسلہ مسئلہ جرم بحث کرتا ہے - اور مصنف مذکور یہہ فیصلہ کرتا ہے کہ فعل مذکور مجرمانہ ہے لیکن وہ یہ نہین کہتا کہ اس سے نتیجہ ضبطی حق ہوتا ہے بلکہ یہہ فرض کرتا معلوم ہوتا ہے کہ صرف نتیجہ یہہ ہوگا کہ تقسیم از سر نو کیجائیگی اور جو جائداد بُرے طور پر چھپائی گئی ہوگی اُسکا جدید بٹوارہ ہو جائیگا (ح) دیگر مفسرین مکتب بنارس یا تو متاکشرا کے پیرو ہین یا اس مسئلہ کو بلا توجہ خاص چھوڑ دیتے ہین (ط) اسکے خلاف مصنفان بنگالہ کی یہہ رائے ہے کہ کسی حصّہ دار کا یہ فعل کہ خود جائداد مشترکہ کو چھپا رکھے

ص ۵۴۹

(ھ) باب ۹ فقرہ - ۲۱۳ -

(و) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۶۴ -

(ز) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ - ۱۲۶ - جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۹۸ -

(ح) متاکشرا باب ۱ صفحہ ۹ - اس باب کو معلوم ہوتا ہے کہ سر تھامس اور مسٹر اسٹرنج نے دوسرے طور پر سمجھا ہے دیکھیے اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۳۲ - اور اسٹرنجس مینول فقرہ - ۲۷۳ - ویسٹ اینڈ بوہلر وہ رائے قائم کرتے ہین جو قول مین مذکور ہے - ویسٹ اینڈ بوہلرس ڈائجسٹ صفحہ ۶۷۹ -

(ط) سمرتی چندرکا باب ۱۴ فقرہ - ۴ تا ۶ - مادھویہ فقرہ - ۵۴ - بیوہار مایوکھہ باب ۴ فصل ۶ فقرہ ۳ قانون وراثت وراستر ودیا صفحہ ۲۴۵ - فقرہ - ۱ و ۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اصطلاحاً سرقہ نہین ہے اور اُسکو ضبطی حق کی سزا نہ دیجائیگی (ی) صدر عدالت مدراس نے
ایک مقدمہ مین قول منو کے لفظی معنون کی پیروی کرکے یہ تجویز کیا کہ ایک بھائی نے
تقسیم کے لئے جو دعوی کیا ہے قول مذکور اُسکا پورا جواب ہے کہ اُسنے حصہ جائداد
آبائی کے ایک جزو کا سرقہ کیا تھا۔ اِس فیصلہ مین عدالت نے اپنے بڑے پنڈت کی
رائے کو منسوخ کر دیا جسکی یہ رائے تھی کہ عام جائداد کو جو شخص تغلب تصرف کرے اُس کا
حق اسوجہ سے زایل نہین ہوتا۔ اور چھوٹے پنڈت نے پہلے تو بالعموم یہہ بیان کیا تھا صفحہ ۵۵۰
کہ جس شخص نے جزو جائداد مشترکہ کی خیانت کی ہے اُس نے اپنا تمام استحقاق متعلقہ
حصہ جائداد زائل کر دیا۔ لیکن تحریری رائے دیتے وقت اُسنے زوال استحقاق کو صرف
اِسی جزو مین حصہ پانے کی ممانعت سے محدود کر دیا جسکی خیانت کیگئی تھی مگر پہلے جو رائے
دیگئی تھی اُسکو ترجیح دیکر عدالت نے اِس رائے کو بھی خارج کر دیا (ک) عدالت ممالک
مغربی شمالی نے بالکل ہی برعکس نتیجہ نکالا ہے اور یہ قرار دیا ہے کہ کسی بھائی کیجانب سے
کسی ایسے جزو جائداد مشترکہ کا استحصال جیسا جسکو دوسرے قانوناً تلاش کرکے حاصل کر سکتے
ہون اِس امر کا مانع نہین ہے کہ شخص مذکور تقسیم کا دعویدار ہو (ل) اور مجھے یہی رائے
بالیقین زیادہ ترصحیح معلوم ہوتی ہے۔

ممانعت تقسیم۔ **۴۴۵** کسی وصیت نامہ مین ممانعت تقسیم کی کوئی ہدایت کرنا یا زمانہ
تقسیم کو ملتوی کرنا جایز نہین ہے کیونکہ اُس سے اُس استحقاق کو کام مین لانے کی ممانعت
ہوتی ہے جو بروئے دہرم شاستر پورے استفادہ جائداد خاندانی کیلئے لازم ہے (م)
اِس کے خلاف اگر کسی ہندو خاندان کے ممبرون مین یہ اقرار ہو جائے کہ تقسیم نہ کرینگے

(ی) دائے بھاگ باب ۱۳ فقرہ ۲ و ۸ تا ۱۵۔ دائے کرم سنگرہ باب ۸ جگناتھ ڈائجسٹ
مجلد ۳ صفحہ ۳۹۰ و ۴۰۰۔

(ک) کنکا نام رنسما۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۱۸۔

(ل) کالکا نام پدری۔ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۳ صفحہ ۲۶۷۔ جالی لکچرس صفحہ ۱۴۲۔

(م) مہیشکشن بنام پریش چندر۔ سریف کمنٹن صفحہ ۳۲۳۔ کمندو بنام گنیش انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴
جیون بنام رام ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۷ اکٹ نمبری ۴ بابتہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۷ (بابتہ انتقال جائداد)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو وہ اُن کے لئے قابل پابندی ہوگا۔ لیکن تاوقتیکہ اقرار نامہ مین منتقل نکرنے کی نسبت بھی کوئی شرط نہو اقرار مذکور کسی شریک کو اپنا حصہ بیع کرنے سے نہین روک سکتا۔ اور نہ تقسیم کیلئے اگر مشتری دعوی کرکے مجبور کرے مانع ہو سکتا ہے (ن) اور نہ اس قسم کا اقرار اُس کے عاقدین کے اولاد کو کبھی پابند کر سکتا ہے (س) بمبئی مین تو یہ قرار پایا ہے کہ اقرار مذکور خود عاقدین کو بھی پابند نہین کرتا (ع)

امتداد زمانہ۔

۴۴۶ - چونکہ دہرم شاستر باقاعدہ حالت خاندان مین اتحاد مدنظر رکھتا ہے نہ کہ تقسیم اسلئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ امتداد زمانہ فی نفسہ تقسیم کے لئے کوئی مانع نہین ہے۔ لیکن قانون میعاد سماعت کا عمل اسوقت سے ہوگا جب مدعی اپنے حصہ سے خارج کر دیا گیا ہو اور جبکہ اخراج مذکور کا اُسے علم ہو جائے (ف)

ص ۵۵۱

خاص حصص جو ابتدا مین دیے جاتے تھے

۴۴۷ ثالثاً طریقہ تقسیم اصول دہرم شاستر تساوی تقسیم ہے۔ لیکن ابتدا گو بہت سے مستثنیات کا تابع تھا جو اس زمانہ مین اگرچہ بالکل نہین لیکن قریب قریب کل مفقود ہو گئے ہین۔ ان ہی مستثنیات مین ایک استثنا بڑے بیٹے کے حق مین تہا کہ ابتدا مین بحالت تقسیم وہ ایک خاص حصہ کا مستحق ہوتا تہا عام اس سے کہ بمقابلہ دیگران حصہ مذکور دسوین حصہ کے مقدار مین زیادہ ہو یا بیسوین کی مقدار مین ہو یا آنکہ کچھہ خاص اسباب یا جگہہ کا کوئی زاید حصہ ہو (ص)

(ن) رام دہونی بنام انند ہیڈیس رپورٹس کلکتہ صیغہ ابتدائی جلد ۲ صفحہ ۹۷۔ انند بنام پران کرشنو بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی) اناتہہ بنام یکین ٹوشش بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۰۔ راجندر بنام شام چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۷۔

(س) دیکھئے مقدمہ رنگٹ رامنا بنام رایہنا۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۴۵۔

(ع) رام لنگا بنام ورد پکشی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۳۸۔

(ف) ٹہاکر دیا دنبام ٹہاکر دیوی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۔ کالی بنام دھنن جوئی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸۔ ایکٹ نمبری ۱۵ ابابتہ ۱۸۷۷ء باب ۲ فقرہ ۱۲۷۔

(ص) اپاستمبہ باب ۱۳ فقرہ ۳ یاجنوالکیہ باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲ تا ۵ گوتما باب ۲۸ فقرہ ۱۱ و ۱۲ و شیشہ باب ۲۳ فقرہ ۱۰ و باب ۹ فقرہ ۱۱۲ و ۱۴ و ۱۵ نارد باب ۱۳ فقرہ ۱۳۔ دیوالا جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۵۳ و ہیتی (جگناتہہ ڈائجسٹ صفحہ ۵۵۶) ہاریتہ (جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۵۸) یاجنوالکیہ باب ۲ فقرہ ۱۱۴ قانون دراثت جب دراثت مفقود یا صفحہ ۵۳ فقرہ ۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاص حصے - سیریچ - بیس - مین - بیان کرتے ہین کہ بھہ حصّہ زاید بطور انعام یا بہ ضمانت تقسیم غیر طرفدارانہ دیا جاتا تھا - اور یہ اس واقعہ کے لحاظ سے ہے کہ فواید زاید بعض اوقات چھوٹے بیٹون کو بھی دیے جاتے تھے (ق) یا باپ کو ملتے تھے اور اس امر کا ثبوت تھے کہ اس حق کو قاعدہ جیٹھا نسی (حق کلانیت یا خلف اکبر) سے کوئی تعلق نہین ہے (ر) میری رائے مین اغلب بھہ معلوم ہوتا ہے کہ دوہرا حصّہ جو باپ کو رکھہ لینے دیا جاتا تھا (ش) وہ اس زمانہ مین ترغیباً اسبات کیلئے دیا جاتا ہوگا کہ وہ تقسیم پر رضامند ہو جاے جبکہ اسکی رضامندی ضروری ہوتی تھی (کتاب ہذا فقرہ ۲۲۰) اور شاید اس غرض سے بھی دیا جاتا ہو کہ وہ مستورات خاندان کی پرورش کرے جو دراصل اسی کی خبرداری مین رہینگی - پہاڑی قومون مین جب تقسیم واقع ہوتی ہے تو مکان خاندانی کبھی چھوٹے بیٹے کو ملتا ہے اور کبھی بڑے بیٹے کو لیکن مستورات خاندان کی پرورش کا بار ہمیشہ اسی بیٹے کے ذمہ ہوتا ہے جو مکان پاتا ہے (ت) باپ کو زیادہ حصہ دینے کا دستور فی الاصل باقی رہیگا گو بڑے بیٹے کو زیادہ حصہ دینے کا عمل بحیثیت افسر خاندان کمتر رہیگا اس زمانہ مین بروے قانون متاکشرا باپ کو زیادہ حصہ دینے کا دستور یا تو زمانہ قدیم کی یادگار رہگیا ہے یا اس تقسیم سے متعلق ہے جو خود باپ نے اپنی مکسوبہ جایداد کی بابتہ کی ہو - (ث)

صد ۵۵۲

اب متروک العمل ہے | اب تمام ممالک مین بھائیون اور دیگر رشتہ دارون مین باہم

(ف) گوتما باب ۲۸ فقرہ ۶ و ۷ - وششٹھہ باب ۱۷ فقرہ ۲۳ - منو باب ۹ فقرہ ۱۱۲ -

(ر) ارلی انسٹی ٹیوشنس صفحہ ۱۹۷ -

(ش) نارد باب ۱۳ فقرہ ۱۲ - و رہسپتی (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۴) کاتیاین (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۳) سانکھ اور لکھیتہ (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ -

(ت) برکیس پریمی، میٹوٹر ائیس صفحہ ۹ و ۳۹ و ۴۲ و ۶۸ -

(ث) متاکشرا باب ۱ فصل ۶ فقرہ ۷ - ۱ و ہریہ فقرہ ۱۶ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۶ فقرہ ۱۲ و ۱۳ قانون وراثت جیب و رامتر و دیا صفحہ ۶۵ فقرہ ۱۳ (دیکھیے سمرتی چندرکا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۲۸ تا ۳۲ ۱۱۴ جبکہ اس تقسیم مین تجاوز کیا گیا ہے جو سن رسیدہ باپ نے کی ہو -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قاعدتاً مساوات ہوگئی ہے (خ) بشرطیکہ اس کے خلاف مین کوئی خاص رواج خاندان
ثابت نہو جاے (ذ) اور قاعدہ مذکور یکسان متعلق ہوتا ہے چاہے تقسیم باپ کے
سامنے عمل مین آئے یا اُس کے وفات کے بعد واقع ہو (الف) دوسرے
وجوہ ترجیح بیٹون کے مدارج مختلف کے لحاظ سے پیدا ہوے ہین یعنی وہ بیٹے
جو مختلف ذات کی ماؤن سے ہون یا وہ بیٹے جو آخری دس قسمون مین ہون جو مختلف
مقدار مین حصے لیتے تھے یا بعض بہ محرومی دیگران مطلقاً حصہ لیتے ہے (ب)
لیکن مختلف قسم کے بیٹے زمانہ دراز سے متروک ہوگئے ہین (کتاب ہذا فقرہ ۸۴
و ۸۵) جس شخص نے کچھ کمایا ہو اور خفیف سی مدد اسمین جائداد مشترکہ سے بھی
ملی ہو تو اُس کا اپنے لیے دوسرا حصہ محفوظ کرنا پورے طور سے جانچا جاچکا
ہے (ملاحظہ ہو فقرہ ۲۶۴ کتاب ہذا)

جہان جائداد مکسوبہ ہو | ۴۸۹ | یہانتک تو ہم نے اُس جائداد مشترکہ کی حالت پر
غور کیا ہے جسکی تقسیم حق کے بنا پر ہوتی ہے نہ کہ کسی رعایت کی بنا پر۔ لیکن

(خ) متاکشرا باب ۱ فصل ۲ فقرہ ۶ باب ۱ فصل ۳ فقرہ ۱ تا ۷۔ سمرتی چندرکا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲ باب ۲ فصل ۳
فقرہ ۱۶ تا ۲۴ پاد ہو یہ فقرہ ۹۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۶ فقرہ ۸ تا ۱۱ و ۱۴ و ۱۷۔ دائے بھاگ باب ۳ فصل ۲ فقرہ ۲۰
و ۲۱ دائے کرم سنگرہ باب ۲ فقرہ ۱۲ و ۱۳ قانون وراثت بحیب و رامترو دیا صفحہ ۶۰ فقرہ ۱۱ صفحہ ۷۰ فقرہ ۱۴۔ پسر
متبنے کی نسبت اس حالت مین کہ بعد کو پسر صلبی پیدا ہوگیا ہو جو بحث کیگئی ہے اسکے لیے دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۱۵۵۔
(ذ) شیو بخش بنام فتح۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ (۳۴۰) دہرم شاستر کمنٹس جلد ۲
صفحہ ۱۶۔ خاص خاص حصص کی تقسیم کی بابت اقرارات کرنے کی نسبت دیکھیے مقدمہ رام رنجن بنام پراگ
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۸۔

(الف) بہرو چند بنام رسومنی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۲۸ (۳۶) نیل کانت بنام مونی ایضاً
صفحہ ۵۸ (۷۷) تالیور بنام پہلی و ند فیصلہ جات مذکور جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ (۴۰۲) لکشمن بنام رام چندر
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱۔

(ب) متاکشرا باب ۱ صفحہ ۸ و ۱۱۔ دائے بھاگ باب ۹ فقرہ ۱۲۔ دائے کرم سنگرہ باب ۲
فقرہ ۱۹ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۲۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس موقع پر زیادہ تر شبہہ ہے جہان ایسی جائداد کی تقسیم ہو جو بٹوارے حق قابل تقسیم نہو بلکہ عائیتاً ہو۔ بروئے قانون متاکشرا یہ صورت صرف ایسے ہی موقع پر پیدا ہو سکتی ہے جہان باپ نے خاص اپنی مکسوبہ جائداد اپنے بیٹون پر تقسیم کی ہو۔ یہ بالکل صاف ہے کہ باپ اپنی جائداد جس کو چاہے اسکو دیسکتا ہے (کتاب ہذا فقرہ ۳۵۰) اور ظاہرا اُس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اپنی مرضی سے اپنے خاندان پر بھی تقسیم کر سکتا ہے وشنو کا قول ہے کہ "اگر کوئی باپ اپنے بیٹون کے ساتھہ تقسیم کرے تو وہ اپنی مرضی سے اپنی مکسوبہ جائداد کی نسبت کرتا ہے"۔ (ج) یہ بیان بلاشبہہ اُسکے اِس حق کی طرف راجع ہو سکتا ہے کہ وہ ایسی جائداد کلیتاً تقسیم سے باز رکھے باقی اقوال جو ظاہرا اُس امر کو باپ کے اختیار تمیزی پر چھوڑتے ہین کہ اپنے بیٹون کو کم و بیش حصے دی وہ اس فصل کیطرف راجع ہو سکتے ہین جو بڑے بیٹے یا پیدا کرنے والے وغیرہ کو زیادہ حصہ دیتا جاتا ہے (د) ان اقوال کے مفسرین ہنود جو معنی لیتے تھے وہ یہ ہین کہ جائداد مکسوبہ ذاتی کی نسبت بھی باپ کا یہ حق کہ غیر مساوی طور پر تقسیم کرے صرف اُسی موقع پر وجود پذیر ہو سکتا ہے جہان کوئی قانونی وجہ جیسے بڑے بیٹے کو حصہ دینا یا جہان اور بیٹون مین سے ایک بیٹے کی ضرورت کے لحاظ سے کوئی اخلاقی وجہ ہو لیکن حق مذکور ایسے موقع پر کہین وجود پذیر نہین ہو سکتا جہان یہ فعل محض طرفداری اور بدنفسی کی ترجیح سے صادر ہوا ہو (ھ) سمرتی چندرکا مصنف اس امر کے متعلق اپنے بیان کو اس امر پر منحصر کرتا ہے کہ "اسی وجہ سے یہ قایم کیا گیا ہے کہ غیر مساوی تقسیم جو باپ نے (چاہے وہ اپنے ہی مکسوبہ جائداد کی ہو) بلا لحاظ قیود مندرجہ شاستر اپنے تخیلات کے لحاظ سے کی ہو تو ایسی حالت مین وہ قابل قبول نہین ہے جہان تقسیم مذکور سے بیٹے مطمئن نہون" (و)

صد ۵۵۳

(ج) باب ۷ فقرہ ۱۔
(د) یاجناولکیہ باب ۲ فقرہ ۱۱۴ و ۱۱۶۔ نارد باب ۱۳ فقرہ ۱۵ و ۱۶۔
(ھ) جگناتھہ ٹرانسلیشن جلد ۳ صفحہ ۴۵۱-۴۵۶ متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۶ و ۱۳-۱۴۔
(و) سمرتی چندرکا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۱۷ تا ۲۴ و ویجیانرنیا صفحہ ۱۸۔ اسٹرکچس ہندو لا صفحہ ۱۹۴
دہرم شاستر کمنٹس جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدراس کے ایک مقدمہ مین جہان ایک شخص نے اپنی مکسوبہ جائداد کی اسطرح تقسیم کی تھی کہ ایک دسوان حصہ بیٹے کو دیا تہا اور باقی بیوی اور لڑکی کو دیا تہا تو صدر عدالت کے پنڈتون نے بیان کیا کہ اسطرح کا انتقال منقولہ جائداد کیلئے جایز ہوگا لیکن غیر منقولہ کے لئے جایز نہین ہے (ز) پنجاب مین یہ قرار پایا ہے کہ مکسوبات ذاتی کو ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق تقسیم کرسکتا ہے (ح) اگر یہہ قاعدہ ایک اخلاقی امر سے کچھ زیادہ ہے تو اسکا انحصار بالضرور اُس فرق پر ہونا چاہیئے جو مین اس موقع پر اُس تقسیم مین جو بروے اقرارنامہ کیجاسکتی ہے اور اس ہبہ مین بیان کرون گا جس مین قبضہ دینے کی ضرورت ہے۔ صد ۵۵۴

قانون بنگالہ **دفعہ ۴۹** ۔ بنگالہ مین دائے بہاگ کے خاص اصول عملاً باپ کو اس بارہ مین آزادی دیتے ہین کہ اپنی تمام جائداد کو (چاہے وہ کسی قسم کی ہو اور کسی طرح حاصل کی گئی ہو) اپنی ہی آزادانہ خوشی سے جس شخص کو دینا پسند کرے دیدے۔ اسلئے ہر شخص یہی دیکھنے کی امید مین رہے گا کہ جب کوئی شخص جائداد کو بیٹون پر تقسیم کرنا چاہے تو جس حد تک اور جس مقدار مین دینا چاہے گا اسکے لئے آزاد ہے لیکن بہ کسی طور سے ایسا نہین ہے۔ کیونکہ جمتواہن جائداد مکسوبہ اور جائداد موروثی مین یہ فرق کرتا ہے کہ اول الذکر وہ کم و بیش حصون مین اپنے مرضی کے مطابق دیسکتا ہے لیکن آخر الذکر مین اسکی مرضی محدود ہے وہ اپنے دو گنے حصے سے زیادہ اپنے لئے محفوظ نہین کرسکتا (ط) اور اپنے بیٹون کے بارہ مین یہی قیود کا تابع ہے۔ اگر بیٹون کی درخواست پر تقسیم کیگئی ہو تو اُسکا فرض ہے کہ سب کو مساوی حصہ دے البتہ قانونی منہائی جو بڑے بیٹے کے لئے ہو صرف اُسیکی اجازت ہے (ی) لیکن اگر وہ اپنی مرضی سے تقسیم کرے تو اسکو

(ز) مناچی بنام چمپر۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۶۱۔
(ح) پنجاب کسٹمس صفحہ ۳۵۔
(ط) دائے بہاگ باب ۲ فقرہ ۱۵ تا ۲۰ و ۳۵ و ۴۷ و ۵۶ و ۷۳۔ دائے کرم سنگرہ باب ۲ فقرہ ۱۶۔ رگھونندن باب ۲ صفحہ ۲ تا ۶ و ۲۶ تا ۲۹۔
(ی) دائے بہاگ باب ۲ فقرہ ۸۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیار ہوسکتا ہے کہ ایک جزو کی تقسیم کرے یا کل تقسیم کردے۔ تقسیم اول الذکر، ان
قواعد کے اندر نہین آتی معلوم ہوتی جو قانون تقسیم پر حاوی ہین اور پھر بھی باپ ظاہرا افسر
خاندان رہتا ہے اور جملہ جائداد پر ایک حد تک اقتدار رکھتا ہے کہ جائداد کے چھوٹے چھوٹے
حصے اپنے بیٹون کو دیدے اور یہہ حق قایم رکھتا ہے کہ بحالت مفلسی اُن سے
واپس کرلے (ک) لیکن جہان تقسیم کلی ہو تو یہی فرق اُسکے حقوق مابین جائداد ہائے
موروثی و مکسوبہ مین پایا جاتا ہے۔ اول الذکر تقسیم کی نسبت لازم ہے کہ مساوی اور
یکسان ہو اس معنی مین کہ وہ بے قید ہو یعنی بیٹون کے حصون مین جو غیر مساوات
ہو وہ ایسی ہونی چاہیئے جو مجوزہ قانون یا کم از کم قانوناً اُس رشتے کی زیادہ عمر اور قابلیت
کے لحاظ سے جایز ہو۔ جسکو وہ ترجیح دیتا ہے (ل) البتہ مکسوبہ ذاتی جائداد کو وہ اپنی ۵۵۵ ص
آزاد خواہش کے لحاظ سے تقسیم کرسکتا ہے گو اس صورت مین بھی ترجیح کو اُن
اسباب سے پیدا ہونا چاہیئے جو بلحاظ خصایل حمیدہ یا تقوی شخص مترجح یا اُسکی
ناقابلیت و افزونی خاندان وغیرہ مسلمۂ قانون ہین (م) یہ امر صاف نہین معلوم
ہوتا ہے کہ آیا یہی اسباب غیر مساوی تقسیم جائداد موروثی کے جواز کیلیے بھی کافی
ہین یا نہین نارد (باب ۱۳ صفحہ ۴) کے اس قول کی شرح کرتے وقت کہ باپ
"سن رسیدہ ہوکر خود بیٹونکو جدا کرسکتا ہے عام اس سے کہ بڑے بیٹے کو
عمدہ ترین حصہ کے ساتھہ جدا کرے یا اور کسی طرح جیسا کہ اُسکی مرضی کا اقتضا ہو" جمتوا ہن
کا بیان ہے کہ آخری جملہ بڑے بیٹے کو زاید حصہ دینے کے معنون سے کسیقدر
مختلف معنی رکھتا ہے کیونکہ جس اختیار تمیزی کی اجازت دیگئی ہے اُسکو بعد کے
قول سے پھر روک دیا گیا ہے (باب ۱۳ صفحہ ۱۶) جس مین اُس تقسیم کی ممانعت ہے
جو واب ناجایز سے یا احکام شاستر کے خلاف کیگئی ہو (ن) اگر یہ عبارتین جائداد موروثی سے

(ک) دائے بہاگ باب ۲ فقرہ ۵۷۔ دہرم شاستر کملناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔ دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۸۔
(ل) دائے بہاگ باب ۲ فقرہ ۵۰ و ۶۷ و ۷۹۔ زاید حصص کی نسبت ملاحظہ ہو۔ ایضاً فقرہ ۳۷ و ۴۲ و ۴۷
(م) دائے بہاگ باب ۲ فقرہ ۴۷ و ۶۷ و ۸۲۔ رگھونندن باب ۲ فقرہ ۴۔
(ن) دائے بہاگ باب ۲ فقرہ ۸۱ تا ۸۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہی متعلق ہوتی ہین تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ اختیار تقسیم ہر دو جائداد ہائے موروثی و مکسوبۂ ذاتی یکسان ہو جائیگا۔ اور باپ ہر قسم کی جائداد کو اگر اُسے کوئی مناسب بہانہ اعلیٰ ازین خصایل یا زیادہ تر ضروریات پسر ترجیح دادہ شدہ کا ملسکیگا غیر مساوی طور پر تقسیم کر دے گا مگر دائے کرم سنگرہ بیٹون مین بلحاظ خصائل حمیدہ و ضروریات زاید غیر مساوی تقسیم کرینگے حق کو جائداد مکسوبۂ ذاتی کے یا جائداد منقولہ موروثی مثل جواہرات و گوہر و مرجان و طلا وغیرہ کے ساتھہ محدود کرتا ہے (س) اور جائداد اراضی موروثی کے متعلق جس عدم تساوی کو وہ منظور کرتا ہے وہ صرف بڑے بیٹے کا حصہ خاص ہے (ع) درحالیکہ کوئی شخص اپنی خاص مکسوبہ جائداد رکھتا ہو وہ اپنی مرضی کے مطابق حسب مذکورہ بالا دیسکتا ہے بشرطیکہ کوئی صحیح وجہ ترجیح اور عدم موجودگی مقصد ناجایز کو بالضرور ظاہر کردی (ف)

صد ۵۵۶

باپ کا اختیار نسبت غیر مساوی تقسیم کے

۴۵۶ - یہ امر بلاشبہہ ظاہر ہے کہ جہان باپ کو بلحاظ اعلیٰ درجہ کے تقوی یا اخلاقی قابلیت کے ایک بیٹے پر دوسرے کو ترجیح دینے کی اجازت ہے اور پھر وہی تنہا اُن قابلیتون کا جانچنے والا ہے تو مختصر دوسرے لفظون مین گویا اس مطلب کو ادا کرتا ہے کہ وہ اپنی جائداد کو جسطرح چاہے تقسیم کر سکتا ہے۔ اور اس امر کیلئے پس تھوڑی سی تزویر ہی درکار ہے کہ ناجائز کو جایز کر لیا جائے (ص) لیکن موروثی جائداد غیر منقولہ کی نسبت بہی پنڈتان بنگالہ نے

(س) دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۱۳ و ۱۸ تا ۲۰ موافق جگناتہہ جگناتہہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۹ و ۴۲۔ و پنڈتان بمقدمہ ہیوانی چرن بنام رام کانت فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ (۲۵۹) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۲ و ۱۶۔

(ع) ایضاً فقرہ ۲۱

(ف) دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۸ تا ۱۵۔ سریف کمنٹن صفحہ ۲۴۲ تا ۲۶۸۔ پنجاب کی بابت یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہان باپ کو یہ حق ہے کہ جائداد خاندانی کو اپنے بیٹون پر جس مقدار حصص مین مناسب خیال کرے تقسیم کر دے لیکن اگر تقسیم مذکور پورے طور سے غیر مساوی ہوگی تو اُسکی وفات پر جدید مقدار حصص قائم کیجائیگی۔ پنجاب کسٹمری لا حصہ دوم صفحہ ۱۶۸ و ۱۷۱ و ۱۸۰ و ۲۲۲ و ۲۶۱۔

(ص) دیکھو آر آر پنڈتان بمقدمہ سریف کمنٹن صفحہ ۲۰۶۔ جگناتہہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو مقدمات مین زیادہ تر وہ رائے اختیار کی ہے جو جمبواہن کی ہے اور وہ رائے
نہین اختیار کی ہے جو دائے کرم سنگرہ کی ہے اور یہ قرار دیتے ہین کہ وجوہ ترجیح
ذاتی جو درحقیقت موجود ہون باپ کو اختیار دیتے ہین کہ ایک بیٹے کو دوسرے
بیٹے پر ترجیح دے (ق) پس جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہر دو مقدمات
مین پنڈت کہین (تقسیم نہین) بلکہ ہبہ کی نسبت تو نہین کہتے ہے۔ مین خیال کرتا ہون
کہ وہ اسی کو کہتے تھے۔ مین اس سلسلہ فیصلہ جات بنگالہ کا حوالہ دیچکا ہون جو عملاً
باپ کے اس حق کو تسلیم کرتے ہین کہ وہ جو کچھہ چاہے اپنی جائداد کیساتھہ کرسکتا ہے۔
بہہ پنڈت مقدمہ بہوانی چرن بنام رام کانت کے مقدمہ کے پنڈتون کی رایون سے
بالکل مختلف ہین (س) پس اب یہ واضح ہوگا کہ مقدمہ آخر الذکر مین شروع سے آخر تک
پنڈتون نے اپنی رایون مین مطلقاً قانون تقسیم ہی پر اپنی توجہ کو مبذول رکھا ہے اور صرف
وہی اقوال مقتبس کئے ہین جو قانون مذکور سے متعلق ہین اور ان رایون مین جو دوسرے
مقدمات مین مقتبس ہوئی ہین اور بہوانی چرن کے مقدمہ مین انکا حوالہ دیا گیا ہے
خاصکر قانون ہبہ پر خیال رجوع رکھا گیا ہے اور صرف وہ اقوال مقتبس کئے گئے ہین
جو مالک جائداد کے اپنی زندگی مین جائداد منتقل کرنے کے اختیار کو ظاہر کرتے ہین
حقیقت یہ ہے کہ دونون قسم کے مجموعہ اقوال بالکل ہی غیر مطابق ہین اور مختلف ۵۵۷ ص
زمانہ ہائے قانون کا پتہ دیتے ہین۔ اول الذکر قسم کے اقوال اس زمانہ کے باقیات
ہین جب باپ کا اختیار نسبت جائداد بنگالہ مین ایسا مفید تھا جیسا کہ اس زمانہ مین
ان ممالک مین مفید رہے جہان متاکشرا پر عمل کیا جاتا ہے۔ غالباً یہ اقوال غیر مشروح
رہگئے کیونکہ ہر شخص کی جائداد کی غیر مساوی تقسیم خلاف دستور ہی رہتی آئی ہے اور

(ق) سریف۔ کمنٹاٹن صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۵۔
(س) فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ (۲۵۹) کتاب ہذا نقرہ ۳۴۷۔ سریف کمنٹاٹن
نے اسکے متعلق جو بحث کی ہے اسکے لئے دیکھیے کتاب موصوف صفحہ ۲۸۳۔ رائے عدالت
لکشمی نام رسمہا۔ ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۲ و ۴۸ و لسنس ورکس
باب ۵ صفحہ ۷۶ و ۸۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اقوال اس کے خاص اجزار کو منتقل کرنے کی ممانعت مین ہین اُن کی تشریح کردی گئی ہے کیونکہ اس قسم کا انتقال عام طور پر رائج ہوگیا۔ جگناتھ اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ اُن دونون اُصولون کو مطابق کردین جنکے رو سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر عمل کرنا جائز ہے لیکن اس تقسیم کی ممانعت کرتے ہین جس مین ایک سے دوسرے کو زاید حصہ ملتا ہے جگناتھ کی توجیہ جہانتک مین سمجھ سکتا ہون یہ معلوم ہوتی ہے کہ جہان کوئی باپ اپنے بیٹون کے ساتھ تقسیم کرتا ہے تو وہ جائداد اُس سے اس غرض سے نکل جاتی ہے کہ پھر اُن لوگون کو پہنچے جو اپنی قرابت کی وجہ سے اُس مین حصہ پانیکا استحقاق رکھتے ہین۔ پس اس صورت مین جائداد مذکور صرف اُن لوگون کو اور اُس مقدار مین پہنچ سکتی ہے جسکی قانون تقسیم ہدایت کرتا ہے۔ لیکن جب باپ اپنے کو جائداد سے اس غرض سے علیحدہ کرتا ہے کہ اُسکو ہبہ کردے تو فوراً ہی اسکو ایسے شخص کو پہنچا دیتا ہے (چاہے وہ شخص اجنبی ہو یا نہو) جسکو کہ قبضہ دلاتا ہے اور اگر یہ معاملہ قانون ہبہ کے موافق ہو تو جائز ہے۔

مقدمہ ہبہ مقدمہ ہبہ انی چرن نام رام کانت سے جو کچھ مفصل ہوا وہ درحقیقت اسیقدر ہے اور پنڈت متفق الفظ ہتے کہ بحیثیت تقسیم معاملہ مذکور بُرا تھا اور اسبارہ مین انکا خیال صحیح ہے۔ اسبارہ مین اُن مین اختلاف تھا کہ اگر بحیثیت تقسیم یہ معاملہ جائز ہوتا تو قبضہ نہونے کیوجہ سے ناجائز ہوتا یا نہوتا۔ پس اسکے متعلق اب یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ اُن کے شبہات بے بنیاد تھے اور تقسیم کو قطعی اور قابل پابندی کرنے کیلئے حقیقی قبضہ ضروری نہین ہے (کتاب ہذا فقرہ ۴۵۴) صدر عدالت کے ججون نے انکی اس تجویز کو مان لیا کہ تقسیم ناجائز تھی۔ اس صورت مین اسکا نفاذ محض ہبہ کے سلسلہ مین ممکن تھا لیکن اس معنی مین اگر دیکھا جائے معاملہ مذکور غیر موثر تھا کیونکہ قبضہ نہین دیا گیا تھا (کتاب ہذا فقرہ ۳۵۳)

نتیجہ مقدمات لہذا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک باپ تابع قانون متاکشرا اپنی جائداد مکمونہ ذاتی یا کسی اور ایسی جائداد کا معاملہ کرنے مین جس مین بروئے پیدائش بیٹون کا کوئی ص ۵۵۸

(ش) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵ و ۴۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصہ نہو۔ اور نیز وہ باپ جو قانون بنگالہ کا تابع ہو اپنی ہر ایک جائداد کے ساتھہ یہہ معاملہ کرسکتا ہے کہ جسطرح چاہے اوسکو تقسیم کرے۔ اگر وہ شخص قواعد تقسیم کے ساتھہ مطابقت کرتا ہے تو معاملہ حقیقی بٹوارہ کے بغیر جس کے بعد ہی قبضہ بہی ہو گیا ہو باہمی اقرار سے جایز ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ اُن قواعد سے مطابقت نہین کرتا تو اسکو چاہیئے کہ ہر حصہ دار کو حصہ حوالہ کر دے تاکہ ہر ایک کیلئے یہہ جایز ہو جاوے۔

جب صرف چند ہی آدمی تقسیم کرین۔ **۴۵۱** ۔ تقسیم جزوی بہی ہو سکتی ہے چاہے اون لوگون کے لحاظ سے ہو جو تقسیم کرتے ہین یا اُس جائداد کے لحاظ سے ہو جو تقسیم کیگئی ہے۔ ہر حصہ دار دوسرے سے علیحدہ ہو سکتا ہے لیکن شاید باپ کے سوا اور کوئی حصہ دار دوسرون کو باہمدگر جدا ہو جانے پر مجبور نہین کر سکتا باپ اپنے سب یا بعض بیٹون سے جدا ہو سکتا ہے اور باقی بیٹون کے ساتھہ ملا ہوا رہ سکتا ہے یا اُن کو آپس مین بحیثیت خاندان مشترکہ بسر کرنیکے لیے چہوڑ دیسکتا ہے۔ (ت) بنگالہ کے دو مقدمات مین یہہ بیان کیا گیا تہا کہ جب ایک بہائی دوسرون سے علیحدہ ہو جاوے اور یہہ بحیثیت خاندان مشترکہ بسر کرتے رہین تو بالضرور یہہ قیاس کیا جاوے گا کہ سب بہائیون مین پوری تقسیم ہو چکی ہے لیکن جو ملے ہوئے ہین وہ پہر متحد ہو گئے ہین (ث) لیکن یہہ محض

(ت) متاکشرا باب ۱ صفحہ ۲ فقرہ ۲۔ ولسیٹ اینڈ ہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۶۶۵۔

(ث) جودوب چندر بنام بنودبہاری۔ رپورٹ ہائیکورٹ کلکتہ صبغہ ابتدائی جلد ۱ صفحہ ۲۱۴۔ تیمبر بنام ہریش چندر ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰ کیساب رام بنام نندکشور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷ (صیغہ مرافعہ دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸۔

(*) (حاشیہ) ۱۸۷۶ء مین ایک ہندو خاندان کے شرکاء نے جائداد خاندانی تقسیم کی لیکن بعض اراضی اور بعض اور آمدنی کاروبار خاندانی جو بہ اختیار قبضہ اُنمین سے ایک کو یعنی مدعی علیہ اول حال کرتہی بلا تقسیم رہنے دی مدعی نے جو ایک شریک خاندان تہا۔ مارچ ۱۸۸۲ء کو اپنا حصہ جائداد غیر منقسمہ کا طلب کیا اور مدعی علیہم نے اسکے دعوے کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ تب مدعی نے ۱۸۹۲ء مین اپنے حصہ کی بابت نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ باوجود معاملہ ۱۸۷۶ء کے جائداد مابہ البحث جائداد مشترکہ تہی اور یہہ کہ مدعی کی نالش مین تمادی عارض نہ تہی مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۶۲۔ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک امر واقعہ معلوم ہوتا ہے - اگر اسکے سوائے کوئی امر ظاہر نہو کہ بھائی نے حصہ لیا اور خاندان کو چھوڑ دیا اور دوسرے بھائی حسب سابق بسر کرتے رہے تو میری رائے مین قیاس صحیح یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے حصص کبھی جُدا ہی نہین ہوئے تھے (خ) ولیٹ اور بہولر صاحبان نے بیان کیا ہے کہ بمبئی کا ایک فیصلہ (جسکو وہ نامنظور کرتے ہین) یہہ قائم کرتا ہے کہ دادا اپنی مرضی سے پوتون مین تقسیم نافذ کرسکتا ہے جس مقدمہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ میری رائے مین صرف یہہ فیصل کرتا ہے کہ جائداد اسطرح پر بہہ کیجا سکتی ہے جن لوگون کو اُسکا ہبہ کیا گیا ہو اگر وہ بروئے وصیت نامہ حاصل کرین تو جداگانہ حیثیت مین پائینگے اور متاجران مشترک کی حیثیت نہوگی (ذ) یہ صورت معاملات اور حیثیتون مین اُن کے غیر منقسمہ حالت پر باقی رہنے کے بالکل ہی موافق ہوگی - یہ امر کہ آیا دادا اس طریقہ سے اپنی جائداد ہبہ کرسکتا ہے یا نہین اُس کے استحقاق کی نوعیت پر موقوف ہوگا جو جائداد مین وہ رکھتا ہو - اگر وہ اُسکی جداگانہ جائداد ہو تو بلا شبہہ وہ جس طرح چاہے اسکو علیحدہ کرسکتا ہے - لیکن اگر وہ موروثی جائداد ہو اور بحیثیت حصہ داران اُس کے پوتون پر قانوناً منتقل ہونے والی ہو تو مجھے شبہہ ہے کہ آیا وہ اپنے وصیت نامہ کے ذریعہ سے مثل جائداد جداگانہ اُسکے منظور کرنے پر مجبور کرسکتا ہے یا نہین - اور جیسا کہ مین قیاس کرتا ہون موت ہی جس نے اُسکے استحقاق کو برطرف کردیا ہو اُس کے اختیار متعلقہ جائداد کا خاتمہ کردیگی (کتاب ہذا فقرہ ۳۸۰) مدراس مین فی الحال ایک مختلف صورت واقع ہوئی کہ ایک باپ نے جس کے تین بیٹے ایک زوجہ سے تھے اور دو بیٹے دوسری زوجہ سے تھے اپنی آخری بیماری مین ایک وصیت نامہ لکھا اور اس مین ہدایت کی کہ جائداد $\frac{3}{5}$ اور $\frac{2}{5}$ حصّون پر منقسم کی جائے اور ایک خفیف سا حصہ اپنے لئے محفوظ رکھا - عدالت کو واضح ہوا کہ دستاویز مذکور اپنی

(خ) اپندر نرائن بنام گوپی ناتھہ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۱۷ -
(ذ) ولیٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۶۵ و ۶۶۶ - لکشمی بائی بنام گنپت مرو بابا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ (مینجہ ابتدائی دیوانی) وہی مقدمہ بحالت اپیل - ایضاً جلد ۵ صفحہ ۱۲۸ (مینجہ مترجمہ والی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاریخ تحریر سے بصورت علیحدگی حقیقی اثر پذیر ہونے والی تھی یعنی اولاً ایک زوجہ کے بیٹون کے حصص کی علیحدگی دوسری زوجہ کے بیٹون سے اور ثانیاً اپنے تمام بیٹون کے حصص کی علیحدگی اپنی حین حیات خاص اپنے حصّہ سے - اس مقدمہ[۵۱] مین نہ تو بڑا بیٹا (جو بالغ تھا) فریق تھا اور نہ چھوٹے بیٹون کا ولی فریق تھا - پس عدالت نے تجویز کیا کہ معاملہ مذکور بتقسیم تھا جس نے بیٹون کی حیثیت بدلدی گو وہ اُنکی مرضی کے بغیر باپ کے خاص اختیار ہی کے لحاظ سے ہو جسٹس متوسوامی ایار نے بمعاینہ ویسی اسناد بیان کیا تھا کہ "بروے دہرم شاستر باپ کو پورا اختیار ہے کہ حین حیات تقسیم کردے اور اسطرح جو تقسیم عمل مین آئے بیٹے اسکے پابند ہون گے نہ اس وجہ سے کہ وہ اس انتظام پر رضامند ہوئے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ باپ کے ایک اختیار کا نتیجہ ہے جو باپ کو تابع بعض قیود کے عطا کیا گیا ہے قیود مذکور فائدہ خاندان کے لئے قائم کیگئی ہین - اس قسم کے مقدمات مین بحث طلب یہہ امر نہین ہے کہ آیا اس قسم کی تقسیم مثل تقسیم مابین برادران بعد وفات پدر ایک معاہدہ ہے یا نہین بلکہ یہ ہے کہ آیا یہہ ایک معاملہ جایز مطابق دہرم شاستر ہنود کے ہے یا نہین" (الف)[۵۲]

تالیف مین سب کو فریق ہونا چاہیے -

ایسے موقع پر بھی جہان خاندان کے صرف چند ہی ممبرون مین تقسیم ہوئی ہو - (تاوقتیکہ ایسی صورت نہو جیسی کہ ابھی بیان

[۵۱] (حاشیہ) اگرچہ اس موقع پر مولف نے لفظ سوٹ کا استعمال کیا ہے جس کے معنی مقدمہ کے ہوتے ہین لیکن اصل فیصلہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصود یہہ ہے کہ پسر بالغ اور ولیہ نابالغ فریق وستاویز نہ تھے -

(الف) کندا سامی بنام دورا سامی - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ و ۳۲۱ م

[۵۲] (حاشیہ) ایک پدر ہندو خاندان مشترک مجاز ہے کہ بحیثیت منتظم خاندان کے تقسیم جایداد خاندان مشترک کو سپرد ثالثی کرے اور جو فیصلہ اُس پنچایت کے بموجب صادر ہوا گر اور طور پر جایز ہو تو اسکی پابندی سپران پر لازم ہے - انڈین لا رپورٹ (مدراس) جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۱ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیگی) ضرور ہے کہ جملہ ممبران خاندان اُسکے فریق ہون کیونکہ ایک کے جدا ہونے سے لازماً سب کے فوائد پر اثر پڑتا ہے اور اگر تقسیم کا نفاذ بروے ڈکری عدالت ہو تو جملہ ممبرون کو عدالت مین لانا لازم ہے چاہے مدعی کی حیثیت سے ہون یا مدعا علیہ کی حیثیت سے ہون (ب) *

تقسیم مکمل ہونی چاہیئے **و ۴۵۲** - ہر نالش تقسیم مین تمام جائداد مشترکہ خاندانی شامل ہونی چاہیئے بجز اسکے کہ مختلف اجزاء جائداد مختلف حدود مین نہ واقع ہون (ج) کہ اس صورت مین مختلف عدالتون مین جن کے تحت مین جائداد ہین نالشات دایر ہوسکتی ہین (د) تاوقتیکہ اُس وقت کوئی جزو جائداد تقسیم کے قابل نہ ہو

(ب) نرسمہا بنام رامچندر - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۲ - سلاد بنام سماۃ لچھمن بی - ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶ -

* (حاشیہ) ایک نالش تقسیم جائداد خاندانی مین مدعیان پسران ایک مدعی علیہ اور بھتیجے دیگر مدعی علیہم کے تھے جنہون نے نالش مین جوابدہی کی تجویز ہوئی کہ نالش قابل پذیرائی ہے - مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۹ م

(ج) منو باب ۹ فقرہ ۲۰۷ - داوجی بنام وٹھل - بمبئی سلیکٹ رپورٹس صفحہ ۱۵۱ - وساری بنام وساری - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی صفحہ ۸۶ - رتن سونی بنام بروجو موہن - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۲ - نانا بھائی بنام نانا بھائی - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۶ (صیغہ اپیل دیوانی) رائے عدالت نرائن بنام نانا منوہر ایضاً صفحہ ۱۷۸ - تسلیم دیباچہ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷ طبع ثانی - ترمبک بنام نرائن رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۷ - رائے صاحب چندر پدھنی بنام جگدمب بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴۰ - ہیرداس بنام پران ناتھ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۶ - جگندر ناتھ بنام جگو بندھو - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۲ -

(د) لچھمن راؤ بنام ترل راؤ - مدراس جورسٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۱ - سارا راؤ بنام رام راؤ - رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۷۶ - دیکھئے مقدمہ جمرام بنام آتمارام انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۸۲ - سادھو بنام کرپا - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۷۴ - پنچانن ملک بنام سیب چندر ایضاً جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مثلاً کسی مرہن کے قبضہ مین ہو (ھ) یا اپنی حیثیت ہی مین ناقابل انقسام ہو مثلاً زمینداری جو قاعدہ جیٹھانسی (توریث خلف اکبر) کے تابع ہو (و) اگر کوئی ممبر ایسی جائداد کی تقسیم کا دعوے کرے جو مدعی علیہ کے قبضہ مین ہو تو اسکو چاہیئے کہ اپنی جائداد غیر منقسمہ بھی (جو خود اسکے قبضہ مین ہو) اُس مین شامل کردے گو وہ حدود عدالت سے باہر ہی واقع ہو اور اسطرح سے تقسیم کو مکمل و قطعی کرے (ز) * تقسیم جو مکمل قیاس کیگئی ہے۔ اسیوجہ سے جہان کوئی تقسیم واقع ہو تو قیاس یہ ہے کہ وہ مکمل تھی اور اُس مین کل جائداد خاندانی شامل تھی۔ نظر برآن اگر کوئی جائداد کسی ممبر خاندان کے قبضہ جداگانہ مین پائی جائے اور یہ ادعا کیا جائے کہ جائداد مذکور ہنوز غیر منقسمہ ہے اور قابل تقسیم ہے تو اس امر کا بار ثبوت اس فریق کے ذمہ ہے جس نے ایسا بیان کیا ہو (ح) لیکن ضروری تقسیم اسطرح کی ہوسکتی ہے کہ بعض جائداد مین حصہ داری منقطع ہوجائے اور ما بقی مین قایم رہے (ط) جہان ایسی صورت معاملات واقع ہوتی ہے تو حقوق وراثت و انتقال وغیرہ مین اختلاف ہوتا ہے جیسے کہ جائداد مملوکہ ممبران ان کی منقسمہ و غیر منقسمہ حیثیت سے مختلف ہوتی ہے (ی)۔

صد ۵۶۱

(ھ) پترادی بنام عدیم امّد۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹۴ - نراین بنام پانڈورنگ۔ رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۸ -

(و) پاربتی بنام ترولائی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۴۴ -

(ز) رام لوچن بنام رگھوبر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ - لال جیت بنام راج کمار۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صد ۳۵۳ ہری نراین بنام گنپت راؤ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ -

* (حاشیہ) عدالت حکم تقسیم جائداد خاندان مشترکہ ہنود موقوعہ برٹش انڈیا کا بلالحاظ دیگر جائداد خاندان موقوعہ برٹش انڈیا کے دیسکتی ہے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۹

(ح) نراین بنام نانا منوہر۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ - (صیغہ مرافعہ دیوانی)

(ط) مولوی کمداسامی بنام وراسامی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ - رائے عدالت موریس انڈین لا ہمبلس جلد ۴ صفحہ ۱۶۸

(ی) پنچال بنام رامی منوہر۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۳۴۹ (۴۱۰) کمند اکس بنام گنپت راؤ پریوی کونسل بمبئی صفحہ ۳۴۳ ایسٹ انڈیا ہینڈ بک لرس ڈائجسٹ صفحہ ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۷۰۲ - سیف کمانڈن صفحہ ۴۶۰ - اسٹرچن ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۳۵۹ دہرم شاستر کمانڈن جلد ۱ صفحہ ۵۱۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Harid

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ناقص۔ یا ایسی تقسیم بھی ہوسکتی ہے جو مابین ممبران حصہ داری کے بمنزلہ قطعی حقوق کے ہو گو جملہ جائداد یا جزو جائداد آسایش کے لیے یا دوسرے اسباب سے غیر منقسم چھوڑ دیجائے اور مشترکہ متمتع ہوتا ہو۔

ایسی حالت مین اگرچہ جائداد تقسیم نہو لیکن ہر ممبر کا حق تقسیم ہوجاتا ہے۔ پس حق مذکور منتقل ہوسکتا ہے اور اُسکے ساتھ جداگانہ جائداد کیطرح برتاؤ کیا جاسکتا ہے (ک) یا بالآخر ایسی علیحدگی و تقسیم ہوسکتی ہے جو قطعی طور پر نہیگئی ہو لیکن بعض اجزا جائداد خاندانی رہگئے ہون یا فریبانہ چھپا دئے گئے ہون۔

سہو۔ ایسی صورت مین جب جائداد مل جاتی ہے تو وہ مجرد اًقابل تقسیم ہو کر اُن لوگون منقسم ہوتی ہے جو اصل تقسیم کے فریق رہے ہون یا اُن کے قائم مقامون پر تقسیم ہوتی ہے یعنی ان لوگون پر جنکو ہر جزو جائداد جداگانہ جائداد کی حیثیت مین پہنچتا (ل) لیکن ابتدائی تقسیم از سر نو قائم نہ کیجائیگی (م)

فریب۔ البتہ جہان کل تدبیر تقسیم فریبانہ ہو اور بالخصوص ایسے موقع پر نابالغ کے مقابلہ مین فریب ہو تو وہ قطعاً منسوخ کر دیجائیگی تاوقتیکہ خود شخص ضرر رسیدہ پورے علم کے ساتھ کہ اس سے حقوق مین خلل ڈالنے کے لئے فریب کیا گیا تھا اسپر رضامند

(ک) اپودیہ بنام رام سبین۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۵۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) ریون پرشاد بنام رادھا بی بی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ و ۱۴۸ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۵ (پریوی کونسل) نراین بنام لکشمی امل رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸۹۔

(ل) منو باب ۹ فقرہ ۲۱۸ تا کشراباب ۱ صفحہ ۹ فقرہ ۱ تا ۳ دائے بھاگ باب ۱۳ فقرہ ۱ تا ۳ بیوہار میوکھہ باب ۴ صفحہ ۶ فقرہ ۳۔ لچھمن بنام سنول۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۲ کتاب ہذا فقرہ ۴۴۔ حصہ بڑھنے کے متعلق جہان کوئی حصہ دار ڈکری کے بعد مرجاتا ہے اور مقدمہ زیر اپیل ہوتا ہے۔ دیکھئے مقدمہ سکھا رام بنام ہری کرشن۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۱۳۔

(م) دائے بھاگ باب ۱۳ فقرہ ۶۔ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۰۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو جائے۔ (ن)

دعوی نسبت تقسیم بمقابلہ اجنبی۔

دفعہ ۴۵۳ - جہان کوئی اجنبی بذریعہ خریداری یا بربنا اجرا ڈگری کسی جزو جائداد خاندانی کی حقیت حاصل کر لیتا ہے تو وہ مستحق ہے کہ دیگر ممبران کے ساتھہ مشترک قابض کرا دیا جائے اور اگر وہ مشترکانہ قبضہ سے رضامند نہو اور ایک خاص جزو جائداد جداگانہ پر قابض ہونا چاہے تو اسکے لئے چارہ کار یہ ہے کہ بذریعہ نالش اپنے بایع کو تقسیم کرا لینے کے لئے مجبور کرے کہ اسکو قطعی حقیت حاصل ہو جائے۔ لیکن وہ صرف اس جزو کی تقسیم کے لئے متقاضی نہین ہو سکتا جسپر اسکا استحقاق ہے۔ بلکہ لازم ہے کہ بایع کامل و قطعی تقسیم کرے تاکہ تمام خاندانی حصابات اس کے مقابلہ مین کئے جا سکین اور باقی تمام ممبران خاندان بھی ضرور فریق مقدمہ بنائے جائین (کتاب ہذا فقرہ ۳۲۹) جہان دوسرے ممبران خاندان کی طرف سے تقسیم کا دعوی بدین غرض دایر کیا جائے کہ اجنبی کے قبضہ مشترکہ سے نجات ملے۔ وہان ہائیکورٹ مدراس نے یہ تجویز کیا ہے کہ دعوی کو اسی خاص جزو جائداد خاندانی مین اپنی حصون کی بابتہ محدود ہونا چاہیے جو فروخت ہو چکا ہو (س) * اسکے خلاف ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ قرار دیا ہے کہ ایسی صورت مین اور نیز اور تمام صورتون مین بھی بالضرور دعوی ایسا ہونا چاہیے جو کامل تقسیم کیلئے ہو اور یہ کہ یہ محض اصطلاحی مبالغت نہین ہے کیونکہ عند التقسیم جملہ جائداد خاندان مشترکہ وہ کل اراضی جو اسطرح پر ایک ممبر خاندان نے منتقل کر دی ہو کلیتاً انتقال کنندہ ہی کے حصہ مین پڑ سکے گی (ع)

طریقہ نفاذ۔

دفعہ ۴۵۴ - **رابعاً** - اس امر کے متعلق کہ تقسیم کس امر پر مشتمل ہے یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اسکا نفاذ کسی تحریری دستاویز کے بغیر بھی ہو سکتا ہے (ف)

صد ۵۶۲

(ن) ورہپتی جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۹۹ و منو باب ۹ فقرہ ۲۰۷ و ای ہاگ باب ۱۳ فقرہ ۵ - فیصلجات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۸۴ - مورو نیشوناتھہ بنام گنیش ہائی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۴۲

(س) چنا سینا سی بنام سیرا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ -

* (حاشیہ) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۳

(ع) کوئر ہسمت بنام سندر داس - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶ -

(ف) رائے عدالت ریون پرشاد بنام راو آبا جی بی - مورس انڈین انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۶۸ و ہی مقدمہ وکلی پور رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۰ (پریوی کونسل) غیر رجسٹری شدہ دستاویزات تقسیم کی نسبت دیکھئے مدراس ایکٹ نمبری ۲ بابتہ ۱۸۸۶ء -

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیسی مصنفین نے بہت سے ایسے حالات ظاہر کئے ہین جو کم و بیش تقسیم کے واقع ہونے پر دال ہین مثلاً علیحدگی خورد و نوش و سکونت یا پوجا جداگانہ استفادہ جائداد جداگانہ آمدنی و خرچ اور معاملات و معاہدات باہمدگر وغیرہ (ص) لیکن یہ تمام حالات محض شہادت ہین ثبوت قطعی واقعہ تقسیم کے نہین ہین۔ ص ۵۶۳

ارادہ ضرور ہے۔ | تقسیم ایک حالت جدید ہے جو صرف اُس موقع پر پیدا ہو سکتی ہے جہان وہ اشخاص جو اب تک حصہ داری مین بسر کرتے رہے ہین یہ ارادہ کرین کہ آئندہ حالت بحیثیت حصہ دار موقوف ہو جانی چاہیئے۔ اور اسکے لئے یہ کافی نہین ہے کہ وہ اپنے طریقہ قبضہ جائداد کو بدلدین بلکہ یہہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنی حقیت جائداد کو بدلدین اور اسکا ارادہ کرلین اور مالکان مشترک ہونا موقوف کرکے جداگانہ مالک ہو جائین (ق) اور چونکہ ایک جانب محض ہم نوالہ اور ہم پیالگی اور عبادت مشترکہ۔ جداگانہ

(ص) نارد ہ باب ۱۳ فقرہ ۳۶ تا ۴۳۔ متاکشرا باب ۲ فقرہ ۱۲۔ وائے بہاگ باب ۱۴ جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۰۷ تا ۴۲۹۔ دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۷۰۔ نوٹ دیکھئے مقدمہ ہریش چندر بنام کمھودا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۵۶۴۔ موراری وٹھوجی بنام کمند شیواجی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱۔ رام لال بنام دیبی دت انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۰۔ رسوم مذہبی کو جداگانہ ادا کرنے کے اثر کی نسبت دیکھئے کتاب گولڈ اسٹکر ادمنسٹریشن آف ہندو لا صفحہ ۵۳۔

* (حاشیہ) نیز دیکھو فیصلہ پریوی کونسل مندرجہ جلد ۱۸ سلسلہ کلکتہ صفحہ ۳۰۱ جس مین باضابطہ دستاویز عمل مین نہ آئی تھی لیکن دیگر حالات کے لحاظ سے تقسیم ثابت قرار دیگئی۔م

(ق) محض درخواستین یا اعلان ارادہ کافی نہین ہین۔ کمتا کیشی بنام اوما بیتی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۹۶۔ نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معاملات کا وجود (ر) تقسیم آمدنی (ش) یا قبضہ اراضی بہ حصص جداگانہ (ت) اسوقت تک تقسیم نہین قائم کرتی جبتک ایسی حالت بہ نظر تقسیم نہ قائم کیجائے (ث) اسی طرح اسکے خلاف مین اگر ممبران خاندان ایک مرتبہ حقیت مین جدا ہوجانے پر اتفاق کرلین تو یہ ضرور نہین ہے کہ وہ اپنی جائداد کے خاص خاص ٹکڑون کی طبعی تقسیم کرلین (خ) اگر کسی غیر منقسمہ خاندان کی مشترکہ متاجری کو عام متاجری ممبران خاندان غیر منقسمہ مذکور سے بدلدیا جائے تو خاندان غیر منقسمہ نسبت جائداد محکومہ اقرار نامہ مذکور منقسم ہوجاتا ہے اور یہ وہ علحدگی ہے جو حق وحصہ مین ہوتی ہے گو اسکے بعد ہی درحقیقت واقعی تقسیم اصل شے واقع نہو۔ کیونکہ اُسکی بابت ہر وقت بربنا رحق جداگانہ دعوی کیا جاسکتا ہے" (خ)

(ر) ریون پرشاد بنام راوہابی بی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۶۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳ (پریوی کونسل) نیل کستو دیب بنام بیرچندر۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل) انندی بنام کہیدو۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۴ چھیلا بنام جداو بائی۔ رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۸۰ (صیغہ ابتدائی دیوانی) نراین بنام ویرراگھوا۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۲۳۰۔ گریکا پتی بنام سدام۔ ایضاً بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۰۱۔ کرشن اپا بنام راماسوامی۔ رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۵۔

(ش) سوناتن بیساک بنام جگت سندری۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۶۶۔

(ت) رنجیت بنام کورکر۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۹۔ اپیسکا بنام سکینہ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۷۴

(ث) رام کشن بنام شیونندن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۲ (پریوی کونسل)۔

(خ) اپودیر بنام رامامبین۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۷۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) سرانی بنام سرانی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴ (پریوی کونسل) درگا پرشاد بنام سماۃ کندن انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۵۵۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۵ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۴۔ باباجی بنام کاشی بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۷ آشابائی بنام حاجی حبیب۔ ایضاً جلد ۹ صفحہ ۱۱۱۔ تیج پرتاب بنام چمپا کلی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶۔ اودی دیو بنام دکھارام۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۳۲۔ اننت بالاچاری بنام امرہر مکند۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جو ممالک تابع قانون متاکشرا ہین اگر اُن مین اسطرح کا منقسم بھائی حقیقی تقسیم جائداد سے پہلے مرجائے تو اُسکی بیوہ اُسکا حصہ پائیگی (ذ) اسی اصول پر ڈکری تقسیم اپنی تاریخ صدور سے قبضہ مشترکہ کو معدوم کردیتی ہے۔ اور ایسا ہی اس حالت مین بھی عمل کرتی ہے جب نالش اصطلاحاً نالش تقسیم نہو۔ بشرطیکہ جو حق رسی کیگئی ہو وہ قیام حصہ داری مشترکہ کے موافق نہو (الف) ایسا ہر انتظام جسکے ذریعہ سے کوئی ممبر خاندان اپنے حقوق حصہ کو ترک کردے وہ بنسبت جائداد ترک کردہ بمنزلہ تقسیم کے ہے چاہے اسکے عوض اسکو کوئی خاص جزو نہ ملتا ہو (ب) صد ۵۶۴

پھر متحد ہوجانا شاذ ہے | ۴۵۵ | حصہ داروں مین پھر اتحاد ہوجانا گو علمی کتابون مین درج ہے لیکن شاذ و نادر ہی اسکا اتفاق ہوتا ہے۔ سر ریف۔ کمنگٹن کہتے ہین کہ پنڈت سپریم کورٹ بنگالہ نے اُن سے بیان کیا تھا۔ کہ اُن کے علم مین اس قسم کی کوئی نظیر نہین واقع ہوئی اور نہ خود اُنہین کبھی کوئی ایسی صورت پیش آئی (ج) پس یہہ ظاہر ہے

(ذ) گجپتی بنام گجپتی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۷۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۰۲۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۔ (پریوی کونسل)

(الف) جائے نراین بنام گریش چندر۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۲۲۸ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴۔ صفحہ ۴۳۴۔ چندمبا رام بنام گوری۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱۷۷۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۳۔ بمبئی کا ہائیکورٹ یہ تجویز کرتا ہے کہ جبتک کوئی ڈکری زیر اپیل رہے اسوقت تک علیحدگی کے مثل کارگر نہین ہوتی۔ سکھارام بنکہری کشن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۳۔

(ب) بالکرشن بنام سوتری بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴۔ پریاسامی بنام پریاسامی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۶۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔ لیکن دیکھئے مقدمہ اپالے بنام رنگاپلے۔ ایضاً جلد ۶ صفحہ ۱۷۔ جسمین تجویز ہوئی کہ ایک ممبر کا اپنے تمام حقوق جائداد خاندانی سے دست بردار ہوجانا تقسیم نہین ہے اور از روے معاہدہ ناجائز ہے

(ج) سر ریف۔ کمنگٹن صفحہ ۱۰۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کردہی وجوہ جو کثرت سے یقسم واقع کرتے ہین تمام اسباب اتحاد مکرر کو بھی دور کرینگے
کون لوگ پہر متحد ہو سکتے ہین | اس مطلب کے متعلق جو قول رہنما ہے وہ ورہسپتی کا ہے۔
"وہ شخص جو ایک مرتبہ جدا ہو کر بنا رمحبت پہر اپنے باپ بہائی یا چچا کے ساتھہ
بود و باش کرتا ہے تو یہہ کہا جاتا ہے کہ وہ پہر متحد ہو گیا" متاکشرا اور مستند ین
جنوبی ہند و بنگالہ نے اس قول کی لفظی توضیح کی ہے کہ وہ دوسرے رشتہ دارون
مثل بھتیجون اور چچازاد بھائیون وغیرہ کے ساتھہ اتحاد مکرر کو خارج کرتا ہے (د)
اور کتب متہلا کے مصنفین ان لفظون کے یہہ معنی لیتے ہین کہ ان سے کوئی قید
صد ۵۶۵ نہین ظاہر ہوتی بلکہ محض ایک تمثیل پیش کیجاتی ہے۔ واچسپتی کا قول ہے کہ "پہلا
اصول اتحاد مکرر فریقین کی باہمی رضامندی ہے اور اس کا وقوع بعد تقسیم دولت
یا تو ہم ارث لوگون کے ساتھہ ہو سکتا ہے یا اجنبی کے ساتھہ ہو سکتا ہے (ھ) میوکھہ کو بھی اس رائے سے
یہانتک اتفاق ہے کہ ورہسپتی نے جو نام بیان کئے ان کے علاوہ بھی اتحاد
مکرر ہو سکتا ہے۔ مثلاً دختر و جد۔ دادا۔ بھائی کا پوتا۔ چچا کا بیٹا اور رماتی رشتہ دار بھی
مگر ان لوگون کے اتحاد مکرر کیلئے روکتا ہے جنہون نے پہلے تقسیم کی ہو (ف)
اس رائے کی تقلید بمبئی مین ہوئی ہے جہان یہہ قرار پایا کہ عبارت ورہسپتی کے
معنی جو اس قانون کی بنیاد ہے یہ ہین کہ اتحاد مکرر جانبین سے ہونا لازم
ہے یا ان مین کے بعض سے جنہون نے علیحدگی کی ہو۔ اگر ان لوگون کی اولاد
مین سے کوئی شخص متحد ہونا مناسب خیال کرے تو وہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس
قسم کا اتحاد دہرم شاستر کے معنون مین اتحاد مکرر نہین ہے۔ اور نہ وراثت
پر موثر ہوتا ہے" (ز) اس قسم کی کوئی قید قدیم مصنفین کے ہان نہین

(د) متاکشرا باب ۲ فصل ۹ فقرہ ۳۔ سمرتی چندرکا باب ۱۲ فقرہ ۱۔ وائے بہاگ
باب ۱۲ فقرہ ۳ و ۴۔ وائے کرم سنگرہ باب ۵ فقرہ ۴۔
(ھ) بیوادچنتامنی صفحہ ۳۰۱۔ وائے کرم سنگرہ۔ باب ۵ فقرہ ۵
(ف) بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۹ فقرہ ۱۔
(ز) وشوانا تھہ بنام کرشناجی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶۹۔ (صیغہ اپیل دیوانی)
لکشمی بائی بنام گنپت مرو باہای کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۶۶ (صیغہ ابتدائی دیوانی)۔

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پائی جاتی ہے جو صرف قانون وراثت کے سلسلہ مین اتحاد مکرر کا بھی ذکر کرتے ہین ڈاکٹر میئر اسکو ایک ایجاد کی نظر سے دیکھتے ہین جو اس خیال کی بنا پر پیدا ہوئی کہ یہ امر خلاف انصاف تھا کہ کوئی شخص دور کے رشتہ دار سے اتحاد مکرر کرکے ان لوگون کے استحقاق کو مایوس کردے کہ اگر شخص مذکور لاولد مرتا تو وہ اس کو وارث ہوتی (ح)

شہادت

۵۶۶ - چونکہ جبتک تقسیم عمل مین نہ آئے قیاس بجانب اتحاد ہوتا ہے اسلئے بعد تقسیم قیاس اتحاد مکرر کے خلاف مین ہوگا - چنانچہ یہ امر ثابت کرنے کیلئے صرف یہی دکھلانا ضروری نہین ہے کہ جن فریقون نے تقسیم کرلی وہ آپس ہی مین رہتے یا تجارت کرتے تھے بلکہ یہ بھی ثابت کرنا چاہیے کہ انہون نے یہ اس ارادہ سے کیا کہ اپنی حالت بدل دین اور تمام معمولی لوازم کے ساتھ ایک مشترکہ جائداد قایم کرین (ط) یہ حالت کہ کوئی فریق تقسیم کنندہ بوجہ نابالغی ظاہری اتحاد کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ بسر کرتا رہا اس امر کی قطعی شہادت تو کیا مین قیاس کرتا ہون کہ بادی النظری شہادت یہی ہوگی کہ اتحاد ثانی عمل مین آیا ہے (ی)

صد ۵۶۶

اتحاد مکرر کا اثر

اتحاد مکرر کا صرف یہ اثر ہے کہ حصہ دار اسی حیثیت سے پھر متحد ہوجاتے ہین جیسے کہ وہ اس حال مین تھے جب تقسیم نہین ہوئی تھی لیکن حقوق وراثت کے متعلق اُن حصہ دارون مین جو اصلی حالت اتحاد مین ہون اور اُن حصہ دارون مین جو پھر متحد ہوئے ہون کچھ فرق معلوم ہوتا ہے - جن کے متعلق آگے چلکر فقرہ ۵۴۲ - مین بحث کیجائیگی -

(ح) داس انڈشی اربرشٹ صفحہ ۱۳۰ -

(ط) جگناتھ ڈائجیٹ جلد ۳ صفحہ ۵۱۲ - سمرتی چندرکا باب ۱۲ فقرہ ۲ - پران کشن بنام مہتہور مہتہ - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۳ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱ (پریوی کونسل) گوپال بنام کنیا رام - ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۵ - رام ہری بنام تریہی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۳۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۲ -

(ی) کتابلی بنام کتلچدپا - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سولھوان باب

وراثت

مردون کی قائم مقامی کا اصول

وراثت جداگانہ جائداد حاصل کرتی ہے

ف ۴۵۷ - اب ہم دہرم شاستر کے ایضاح مین اُس مقام پر پہنچے ہین جس مین وراثت واقعی کا امکان ہوتا ہے جبتک خاندان مشترکہ اصلاً خالص رہا اُسکی جائداد ایک کے بعد ایک مالک کو پہونچتی رہی لیکن کوئی پانیوالا کسی صورت سے قابض ماقبل کا وارث نہ تھا (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۲۴۶) اِس طریقہ پر قانون بنگالہ نے یہ اجازت دیکر بے شمار حملے کئے کہ ہر ممبر کا حصہ اُسی کے ورثار یا منتقل الیہ کو پہنچے اور اس طرح سے خاندان سے باہر بھی ہو جائے (الف) لیکن پھر بھی قاعدہ پس ماندگی توریث حصہ کو درحالیکہ کسی حصہ دار کے کوئی وارث قریب نہ رہا ہو قبضہ مین لے آیا اور اوسکی مقدار معین کی - لیکن جب جائداد جداگانہ طور پر قابض کی ملک مین جانے لگی عام اِس سے کہ اُسی کی مکسوبہ رہی ہو یا اسوجہ کہ اُسنے اپنے تمام حصہ دارون سے علیحدگی اختیار کرلی ہو یا وہ حصہ داری ختم ہوگئی ہو تو اسوقت وہ اُسکی وارث واقعی پر منتقل ہوئی - ہمیشہ یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ قانون وراثت صرف اُسی جائداد سے تعلق رکھتا ہے جو سب سے آخر کے مرد مالک کے بالکل جداگانہ قبضہ مین رہی ہو - اور مالک مذکور کا وارث وہ شخص ہے جسکو جائداد کا استحقاق ہو عام اِس سے کہ وہ

(الف) کتاب ہذا فقرہ ۴۳۳ و ۴۳۸ -

Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فوراً حاصل کرلے یا دوسرے حق کے درمیان مین آجانے کے بعد لے۔ اگر کسی مرد کی جائداد کا دوسرا وارث بھی مرد ہو تو وہ افسر خاندان ہو جاتا ہے اور جیسی حالت ہوتی ہے اسکے مطابق منفرد یا مشترکاً (کتاب ہذا فقرہ ۲۴۴) قابض ہوتا ہے اور اسکے مرنے پر توریث جائداد کا سلسلہ اُس سے لگایا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی مرد کی جائداد عورت کو پہنچتی ہے تو بھی سوا اور کہین وہ عورت توریث کا جدید ذخیرہ نہین بنتی۔ کیونکہ اس کے مرنے پر جائداد مذکور اُسکے ورثار پر منتقل نہین ہوتی بلکہ مرد قابض آخر کے ورثار کو پہنچتی ہے اور اگر وہ وارث بھی عورت ہو تو اُسکے مرنے پر پھر اسی مرد کے وارث پر عود کرتی ہے یہانتک کہ آخر کار ایسے مرد کو پہنچتی ہے جو خود ایک جدید سلسلہ وراثت کا بانی ہو سکتا ہو (ب) ص ۵۶۸

قائم مقامی کبھی معرض التوار مین نہین پڑتی۔

۴۵۸ ۔ بروئے شاستر حق قائم مقامی وہ حق ہے جو مالک جائداد کے مرتے ہی حاصل ہو جاتا ہے (ج) حق مذکور کسی حال مین بھی کسی مرج وارث کی پیدائش کے انتظار مین جس کا حال مالک کے مرنے کے وقت معلوم نہو معرض التوار مین نہین پڑتا۔ موت کے وقت جو لڑکا رحم مادر مین ہو وہ حسب منشار شاستر درحقیقت موجود ہے اور اسنے پیدا ہونے پر ایسے ہر شخص کے حق کو جسکی حقیت اُس سے کم ہو اور جو اس اثنار مین قابض ہو گیا ہو زائل کر دیگا (د) اور اسی طرح بعض وجوہ سے وہ بیٹا بھی حقیت زایل کر دے گا جو مرنیکے

(ب) اس مضمون کی بحث کے لئے دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۶۶۵۔

(ج) مذہبی زندگی کیلئے غرلت گزین ہونا اگر پورے طور سے ہو جائے تو وہ قانونی مرگ کے مثل ہے۔ اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۸۵۔ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۵۔ ہیوستھ درپن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۱۰۔ اس قیاس کی نسبت کہ موت واقع ہو گئی ہے۔ دیکھیے ایکٹ نمبری ۱ بابتہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۰۷ و ۱۰۸ (شہادت)

(د) رملے عدالت ٹاگور بنام ٹاگور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۷۔ وہی مقدمہ دیکھی پریوی کونسل جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔ لکھی بنام ہیرا اب فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۳۱۵ (۳۶۹) ہیرو بنام نوبوکشن۔ مقدمات اپیل بہ ہائیکورٹ بنگالہ سلسلہ مارشل صفحہ ۲۳۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جدا بتلنے کیا گیا ہو (ھ) لیکن اور کسی حالت میں کسی ایسے شخص کی پیدائش مابعد سے حق زائل نہ ہوگا جو اگر وفات مالک کے وقت موجود ہوتا تو وارث مرجح ہوتا (و) اور وارث ذی حق وہ شخص ہے جو بذات خود اُسوقت دوسرے درجہ کا رشتہ دار ہو۔ کوئی شخص کسی دوسرے ایسے شخص کے ذریعہ یا ماتحتی سے جس نے کچھہ نہ پایا ہو دعویدار نہیں ہوسکتا اور نہ اسوجہ سے غیر مستحق ہوگا کہ اسکا ہورث دعویدار نہوسکتا تھا۔ مثلاً بعض صورتوں میں نواسہ وارث ہوجائیگا۔ اور تمام جائداد اپنی اولاد کو پہنچائیگا۔ لیکن اگر وہ نانا سے پہلے مرجائے تو اسکا بیٹا کچھہ نہ پائیگا۔ اسیطرح پھر بعض مواقع پر ایک بہن کا بیٹا وارث ہوگا گو اسکی ماں کبھی وارث نہوگی اور کوڑھی یا مجنون یا ایسی بیٹی کا بیٹا جو کسی جایز وجہ سے محروم الارث کردیا گیا ہو۔ وارث ہوگا۔ گو اسکا باپ وارث نہوسکتا (ز)

اصول تاثیر مذہبی

۵۶۹ ۔ اس اصول کی نسبت جسکی بنیاد پر ایک شخص دوسرے شخص کا وارث ہوتا ہے عموماً بیان کیا گیا ہے کہ اُسکی قابلیت پر منحصر ہے کہ شخص آخرالذکر کو اُسکے رسوم کریا کرم ادا کرکے فائدہ پہنچائے جیساکہ ایک مقدمہ میں جو پریوی کونسل کمیٹی نے بیان کیا ہے کہ دہرم شاستر میں مابین مذہب و توریث جائداد ایسا

(ھ) کتاب ہذا فقرہ ۱۷۱ تا ۱۷۹۔

(و) آلم بنام بجائی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۴۲۲۔ (۲۷۸) کیسوب بنام نیلو پرشاد فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۶۰ء باب ۲ صفحہ ۳۴۰۔ نما سندری بنام انند۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۵۳۔ کالیداس بنام کرشن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ (اجلاس کامل) ان مقدمات کو ضروریہ سمجھنا چاہیئے کہ اُن مقدمات کو منسوخ کرتے ہیں جو دہرم شاستر کمنٹاٹر جلد ۲ صفحہ ۸۴ و ۹۸ میں درج ہیں نمساۃ سولکھنا بنام رام دلال فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۴۲۲ (۴۳۴) پران ناتھ بنام راجہ گوند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۴۶ (۵۰) سمبو چندر بنام گنگا فیصلہ جات صدر کورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ (۲۹۱) اور نوٹ لیکن دیکھو تعدد کرشن بنام سامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴۔ کتاب ہذا فقرہ ۵۵۵۔

(ز) راجکشس الوری چاچلیکانی بنام منوانی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ و ۲۸۸ بالکرشن بنام سوتری بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۰۴۔ کتاب ہذا فقرہ ۴۹۱ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۵۵

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قریب کا تعلق ہے کہ عموماً سرادہ انجام دینے کے حق مرج کو یہ سمجھا گیا ہے کہ وہ توریث جائداد کے حق مرجح پر ہی حاوی ہوتا ہے اور قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ اس امر کے پانے کی توقع اتحاد کی حالت مین ہوگی" (ح) مین اس اصول کی نسبت اس کتاب کے فقرہ ۹ مین بیان کر چکا ہون کہ بنگالہ مین تو عموماً صحیح ہے لیکن اور مقامات پر کسیطرح ایسا صحیح رہنما نہین ہے اور یہ سوال نہ صرف ایک امر تاریخی کی حیثیت مین زیادہ تر دلچسپ ہے بلکہ عملی حقوق کے جانچنے مین نہایت اہم ہے اسلیئے مین اب اُن اصول کی جانچ پر آمادہ ہوتا ہون جو متاکشرا اور دائے بھاگ دونون کی بنا پر سلسلہ وار مقامی کو طے کرتے ہین - اس تحقیقات مین مین معمولی ترتیب کو پلٹ کر پہلے موجودہ یا آنکہ طریقہ بنگالہ کی جانچ کرونگا (ط) جب ہم یہہ دیکھہ چکے ہین کہ مسئلہ

(ح) سرندر ناتھ بنام سماۃ ہیرا سونی - مورس انڈین اپیلیں جلد ۱۲ صفحہ ۹۶ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۵ (پریوی کونسل) نیز دیکھیئے رائے عدالت مقدمہ کتم ناچیا بنام راجہ شیولنگا مورس انڈین اپیلیں جلد ۹ صفحہ ۶۱۰ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱ (پریوی کونسل) نیل کشٹو دیب بنام بیر چندر - مورس انڈین اپیلیں جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۱ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳ - (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل) ٹاگور بنام ٹاگور - بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۴ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ -

(ط) ہائیکورٹ بنگالہ کے بعض فیصلہ جات مین مسٹر دوارکانا تھ متر نے تمام مسئلہ تاثیر پر بڑی محنت سے بحث کی ہے جسکا مین اکثر حوالہ دونگا - امرت بنام لکھی نرائن - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ مسمی بہ امرت بنام لکھی نارائن ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۷۶ (اجلاس کامل) گرو بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۴ (اجلاس کامل) گوبند بنام مہیش بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷ - نیز ملاحظہ ہو دیباچہ دہرم شاستر منڈلک فقرہ ۳۶ و صفحہ ۱۱۵ کتاب ۳۴۵ - مسٹر راج کمار سروادہی کاری کے لکچرون مین بہت ہی پورا حال اور مکمل طریقہ مجوزہ ملسکتا ہے دیکھیئے صفحہ ۳ تا ۱۲۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعزیرہی کا منطقی نتیجہ کیا ہے تو یہہ معلوم کرنا آسان ہوگا کہ مسئلہ مذکور کیسے طریقہ
ہین وہان کس حدتک قابل انطباق ہوگا جہان اسطرح کے نتایج تسلیم نہین کیے جاتے

۶۹۰ پنڈ کو پنڈ پانی

ص ۵۷۰ ۔ ہندو تین مختلف قسم کی پنڈ پانی اپنے مورث متوفی کو
پیش کرسکتا ہے ۔ چاہے پوری پنڈ ہو جسکو پورن پنڈ کہتے ہین یا اُس پنڈ کا بچا ہوا
جو اُسکے ہاتھہ مین رہتا ہے اور اُس سے جھاڑ لیے جاتے ہین جسکو پنڈ بھاگ
کہتے ہین یا محض ترپن (پانی دینا) ہو ۔ پورا پنڈ صرف تین ہی آبائی مورثون کو
دیا جاتا ہے یعنی باپ دادا اور پردادا اور لیپا اُن تین آبائی مورثین کو دیا جاتا ہے
جو پنڈ پانے والون سے عین ماقبل ہون یعنی وہ لوگ جو اوس سے چوتھے
پانچوین یا چھٹے درجہ کی دوری رکھتے ہون ۔ اور ترپن اُن آبائی مورثین کو دیا جاتا
ہے جو لیپا پانے والون سے سات درجہ اوپر تک ہون یا دینے والے سے
کل چودہ درجہ تک ہون ۔ اور بعضون کا یہہ قول ہے کہ جہانتک خاندانی نام
چل سکتے ہون ۔

سپنڈ شکولیا سمانودک

سپنڈ کا اسم جنس بعض اوقات دینے والے اور اُس کے
عین ماقبل چھہ مورثین سے متعلق کیا جاتا ہے اسلیے کہ وہ اور اُنمین سے سب
ایک ہی پنڈ مین شامل ہوتے ہین لیکن زیادہ تر معمول یہہ ہے کہ اصطلاح سپنڈ کو دینے والے
اور اُن تین مورثون سے متعلق کیا جاتا ہے جو پوری پنڈ پاتے ہین (ی) یہ شخص
اُن لوگون کا شکولیا کہا جاتا ہے جنکو بچا ہوا دیتا ہے اور اُن لوگون کا سمانودک کہلاتا ہے

(ی) اسقدر بارکیلئے متاکشر مین وجہ نہین ہے ۔ دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۴۶۹ نوٹ یہ فرق پوداہین (باب الفصل ۵ دفعا
فقرہ ۱۰۰۹) مین یون مذکور ہوا ہے "پردادا باپ ۔ خود ۔ برادران رحمی ہم رتبہ زوجہ کا بیٹا ۔ پوتا اور پرپوتا
سپنڈ کہلاتے ہین لیکن پرپوتے کا بیٹا سپنڈ نہین ہے اور اُن مین سے بیٹا اور پوتے کا بیٹا باہم اپنے باپ کے
ساتھہ پنڈ پورنے کے حصہ دار ہین ۔ اور حصہ داران پنڈ بھاگ شکولیا کہلاتے ہین ۔" رگھونندن اس عبارت کی
تشریح کے بعد کہتے ہین "سپنڈون کی یہہ رشتہ داری (جو چار پشتون سے متجاوز نہین ہوتی) اور
نیز شکولی کی رشتہ داری بروے رشتہ وراثت کیلئے تجویز کی گئی ہے لیکن اسی حیثیت سے شادی غمی
وغیرہ کا لحاظ کرکے وہ لوگ بھی جو پنڈ بھاگ لیتے ہین سپنڈ موسوم ہین ۔" باب ۱۱ فقرہ ۸ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنکو محض پانی دیتا ہے (ک) پھر بیان پر ہکر فرض کیا جائیگا کہ شکل توریث یہ ہے کہ مالک متوفی ابتدائی اور خاص درجہ مین ان لوگون کا قرابتدار تھا جو اس سے نیچے کی تین پشتون مین تھے۔ اور دوسرے اور کسی قدر کم خاص درجہ مین ان لوگون سے جو اون تینون سے نیچے کی تین پشتین ہین اور اور بھی زیادہ تر دور کے طریقے اُن لوگون سے جو اولاد مین جوڑے ہوئے درجہ تک وسعت رکھتے ہین۔

شکل قرابت

لیکن اصل شکل اس سے کہین زیادہ پیچیدہ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ رشتہ سپنڈ جانبین سے ہے یعنی جنکو پنڈ پانی دیا جاتا ہے وہ اُن لوگون کا سپنڈ ہے جو پنڈ پانی دیتے ہین اور جو دیتا ہے وہ اوس شخص کا سپنڈ ہے جسکو وہ دیتا ہے۔ اسلئے ہر شخص سات شخصون کا مرکز ہوتا ہے جن مین سے چھ اسکے سپنڈ ہوتے ہین گو وہ سب ایک دوسرے کے سپنڈ نہین ہوتے۔ شخص مذکور اپنے اوپر کی تین پشتون اور اپنے نیچے کی تین پشتون کا مساوی طور پر سپنڈ ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ ایک ہندو متوفی محض اُس ہی پنڈ پانی سے فائدہ نہین اٹھاتا جو اوسکو دیجائین بلکہ اُن کے ثواب مین بھی حصہ لگاتا ہے جو اوسکو نہین دیجاتی ہین بشرطیکہ وہ ایسے لوگون کو دیگئی ہون جنکو اگر یہہ شخص زندہ ہوتا تو خود دیتا۔ جیسا کہ مسٹر جسٹس متر نے بیان کیا ہے "اگر دو ہندو اپنی زندگی مین کسی مورث یا مورثان مشترک کو پیرینہ سرادھ دینے کے پابند ہون تو ان مین سے ہر ایک اپنی وفات کے بعد مستحق ہوگا کہ پس ماندہ شخص نے مورث یا مورثون کو جو پنڈ دئے ہین اُنمین شریک ہو جاے اور اسی وجہ سے یہہ امر ہے کہ جو شخص وہ پنڈ دیتا ہے اور جس شخص کو وہ دیجاتی ہین اور وہ شخص

ص ۱۷۵

(ک) سنو باب ۳ فقرہ ۱۲۲ تا ۱۲۵ و ۲۱۵ و ۲۱۶ باب ۵ فقرہ ۲۰۰ باب ۹ فقرہ ۱۸۶ و ۱۸۷۔ و دایبھاگ باب ۱ فصل ۵ فقرہ ۱۔ دایبھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۳۷ تا ۴۲۔ قانون وراثت بحسب دردمنڈ صفحہ ۱۵۴ فقرہ ۱۱۔ مضامین کولبروک (مطبوعہ سنہ ۱۸۵۸ء) صفحہ ۹۰ و ۱۰۱ تا ۱۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جوان مین شریک ہوتا ہے ایک دوسرے کے سپنڈ مانے گئے ہین" (ل)

اعزائے پدری

۴۶۱ - جن سپنڈون کا ابھی بیان ہوا وہ سب رشتہ دار پدری ہین یعنی وہ لوگ جو غیر منقطع سلسلہ اولاد ذکور ہین ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہین -

اقربائے مادری -

لیکن اور بھی سپنڈ ہین جو اقربائے مادری یا وابستہ یہ سلسلۂ اناث ہین -

بندھو -

اقربائے مادری یا بندھو کی (اگر یہ کہا جاسکے) تعریف جو مناکشرا مین ہوئی ہے وہ صرف باب ۲ فصل ۵ فقرہ - ۳ کے آخری جملہ مین یہ ہے "کیونکہ یہ نہین گوتر سپنڈ یا صطلاح بندھو معروف ہین" یا جیسا کہ مسٹر کولبروک اظہار رجمہ کرتے ہین "کیونکہ اقربا غیر خاندان سے پیدا ہوتے ہین لیکن پنڈدان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے (م) اقربائے مادری کی اصطلاح سے معروف ہین" جمتواہن نے جو تعریف کی وہ کامل تر ہے - "اسلئے ایک رشتہ دار عام اس سے کہ متوفی کے خاندان سے پیدا ہوا ہو گو اس مرد کی پیدائش مختلف ہو جیسے لڑکی بیٹی کا بیٹا یا اسکے باپ کی بیٹی کا بیٹا - یا جداگانہ خاندان سے پیدا ہوا ہو جیسے ماموں وغیرہ چونکہ انکا تعلق محض پنڈدان کیوجہ سے ہے اسوجہ سے وہ تین پدری اور مادری مورثین کو پنڈ پانی دیتا ہے نظر بر آن وہ سپنڈ ہے" (ن) پس اب وہ طریقہ

صفحہ ۵۷۲

(ل) گرو بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۹ - وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل) حسین دائی بہاگ باب ۱۱ فصل فقرہ - ۳۸ - کا اقتباس کیا گیا ہے - نیز ملاحظہ ہو این سندھو محولہ مقدمہ امرت بنام لکھی نرائن - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۷۶ (اجلاس کامل) در رائے جسٹس متر - اسی مقدمہ مین بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲ (اجلاس کامل) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۳ -

(م) آگے چلکر معلوم ہوگا کہ اس امر مین زیادہ تر شبہہ ہے کہ وجانیشور اصطلاح سپنڈ کو پنڈ سے متعلق کرتا ہو - دیکھئے کتاب ہذا فقرات ۴۶۹ تا ۴۷۲ -

(ن) دائے بہاگ مولفہ جمتواہن باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ - ۱۹ مترجمہ مسٹر جسٹس متر - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۶۳ -

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس مین رشتہ داران مادری بر بنا پر پنڈ دان متوفی رشتہ دار پدری سے تعلق پیدا کرتے ہین اس رسم کے ذریعہ سے ہے جسکو پاربون شرادہ کہتے ہین اور جو مردہ کو پنڈ دینے کے سلسلہ مین ایک بڑا امر ہے "یہ رسم چند پنڈ دینے یعنی علی الترتیب تین مورثان پدری اور تین مورثان مادری کو ایک ایک دینے پر مشتمل ہے یا دوسرے الفاظ مین یہ کہ باپ دادا اور پردادا کو ایک سلسلہ مین اور نانا پرنانا اور سکڑ نانا کو دوسرے سلسلہ مین دینے پر مشتمل ہے"۔ (س) یہ بیان ان اقوال کی تردید ہوگا جنمین مذکور ہے کہ سپنڈگی باپ کی طرف سات پشتون اور مان کی طرف پانچ پشتون سے متجاوز نہین ہوتی۔ (ع) وہ سپنڈ جو بندھو کی حیثیت مین پنڈ دیتا ہے بہت ہی بعید کے مورث مادری کا (جسکو پنڈ دیا جاتا ہے) پڑ پوتے درجہ کی اولاد ہوتا ہے۔ پس شریک ہونیکے اصول پر جسکا ذکر کیا جا چکا ہے ہر ایک بندھو جو اپنے مادری مورثون کو پنڈ دے وہ سپنڈ ہے اور صرف اُن ہی مورثین کا سپنڈ نہین ہے بلکہ اُن تمام لوگون کا بھی سپنڈ ہے جن کا فرض ہو کہ مورثان مذکور کو پنڈ دین۔ لیکن۔ الف۔ کے مورثان مادری ممکن ہے کہ۔ ب۔ کے پدری یا مادری مورث بھی ہون پس اس طریقہ سے الف (ب) کا بندھو یا بہن گوتر سپنڈ ہوگا اور دونون پر لازم ہوگا کہ ایک ہی ص ۵۷۳

(س) رامکشور جسٹس متر۔ گرو ندام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۰۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل۔) داے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۱۳ و ۱۹۔ منو باب ۹ فقرہ ۱۳۲ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۵۔ نوٹ منجانب مسٹر کولبروک۔ واضح ہوگا کہ پدری مورث بشمول پدر شمار کیے گئے ہین۔ اور مادری مورث محرومی مادر۔ دیکھئے دت تک مامنسا باب ۴ فقرہ ۷۲ مع نوٹ منجانب مسٹر سدرلینڈ۔

(ع) درہت منو متعلقہ دت تک مامنسا باب ۶ فقرہ ۹۔ گوتما۔ ایضاً فقرہ ۱۱ یاجناولک باب ۱ فقرہ ۵۳۔ لیکن غالب تر یہ ہے کہ اصلی اقوال نسبت درجہ رشتہ ترویج جو آپس کی شادی کو خارج کرتے ہین وہ صرف ایک بے قاعدہ بیان کرتے ہین۔ دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۴۶۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شخص کو پنڈ دین (ف)

رشتہ داری اُناث **۴۶۲** - آخراً - گو اس جگہ مین دوسرے باب کی بحث چھیڑی دیتا ہون لیکن ہر شخص اپنی مان نانی اور پرنانی کا بھی سپنڈ ہے جس کے دو سبب ہین اول یہہ کہ علی الترتیب وہ اپنے شوہرون کے جسم کا جزو ہو جاتی ہین - دوسرے یہہ کہ جو پنڈ کسی شخص کے مورثانِ قسم ذکور کو دیا جاتا ہے اُس مین اُن کی زوجات کا بھی حصّہ ہوتا ہے - (ص) اسلئے زوجہ دونون طرح سے اپنے شوہر کی سپنڈ ٹھیرتی ہے چاہے اُسکی نصف جسم کی پس ماندہ ہو نیسے ہو یا اولاد ذکور نہ ہو نیسے کریا کرم ادا کرنیکی وجہ سے ہو - (ق)

شجرۂ توریث - پس شجرۂ توریث کی یہہ صورت ہوتی ہے

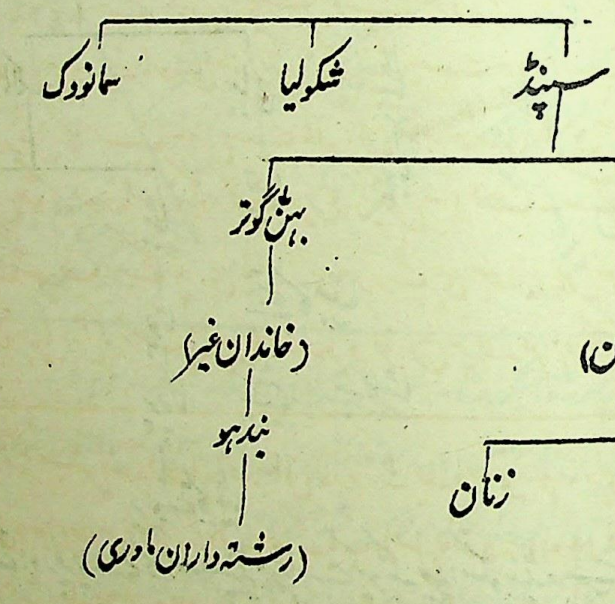

(ف) مثلاً الف کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا اسی الف کے پردوتر کا بیٹا بہنا گوتر سپنڈ ہے - مالک چند بنام جگت سیٹھانی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۱۸

(ص) منو باب ۹ فقرہ ۴۵ - وداے بہاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۳ - جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۱۹ و ۵۹۸ و ۶۲۵ - مضامین کولبروک صفحہ ۱۱۶ - للو بھائی بنام مان کنواری بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۲۰ و ۴۴۰ و ۴۴۵ -

(ق) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۵ - و ۶ - ویوادچنتامنی صفحہ ۲۹۰

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سپنڈگان گوتر ج ۴۶۳ - یہہ امر شجرہ ذیل کے معائنہ سے واضح تر ہو جائیگا

اصل مالک جس کو دائے بھاگ مین سات کا درمیانی کہا جاتا ہے وہ اپنے

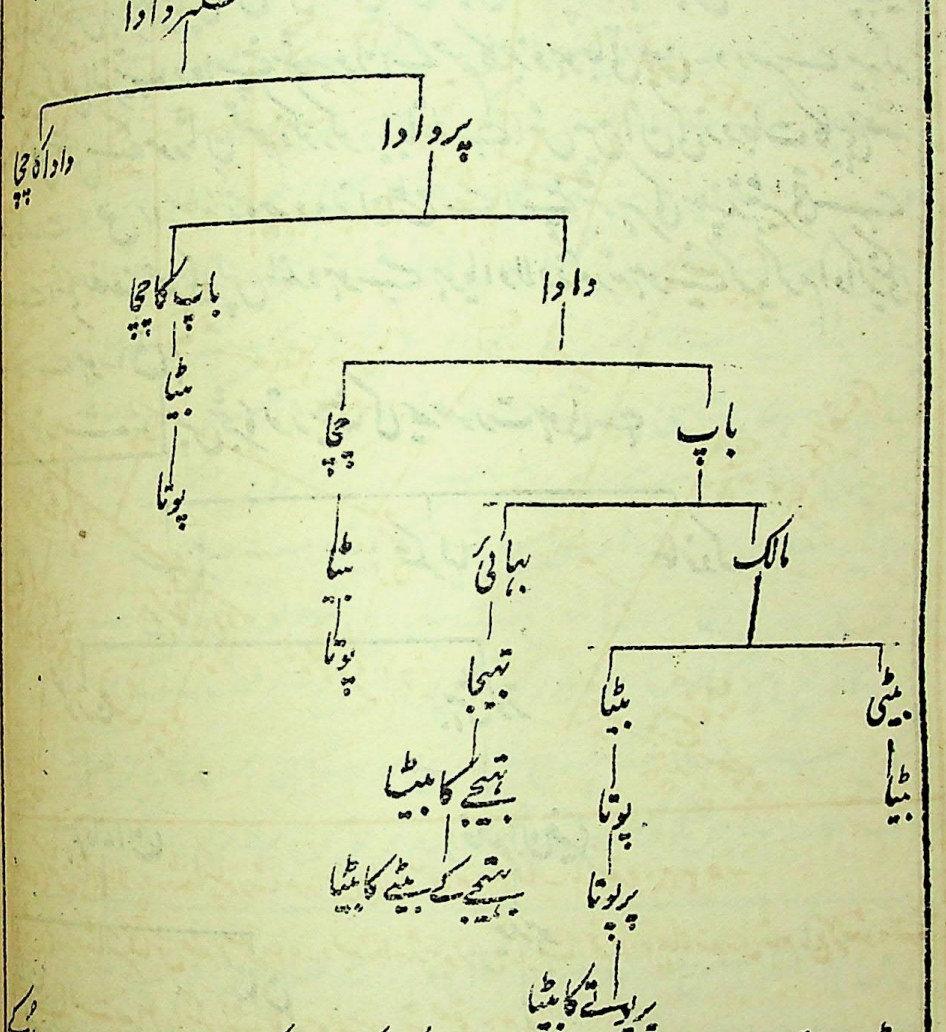

بیٹے پوتے اور پرپوتے کا سپنڈ ہوتا ہے کیونکہ یہہ اسکو پنڈ دیتے ہین اور وہ اُن کے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

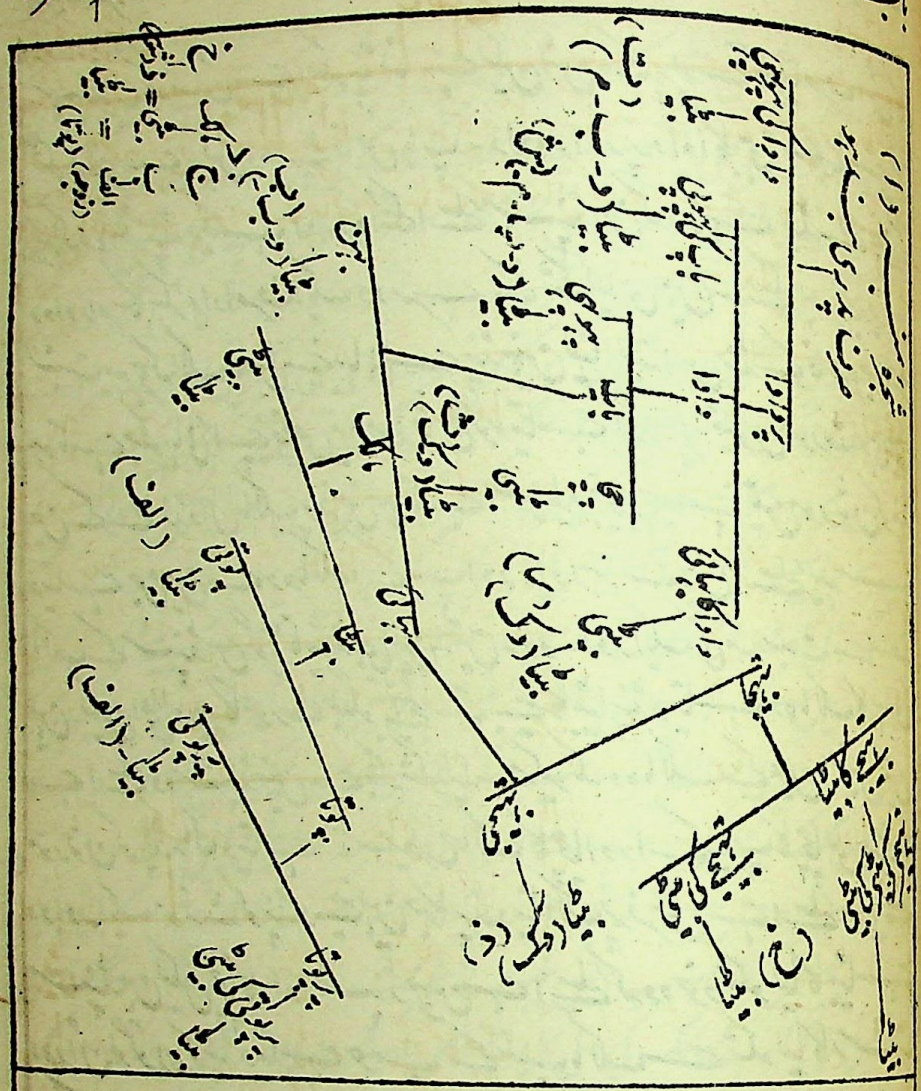

(ر) کشن بنام جوالا پرشاد ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ کتاب ہذا فقرہ ۵۳۴۔

(ش) دھرم شاستر گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۹۳۔ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۲۰۴ بہاماندری بنام راج کرسٹو مقدمات بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ مولفہ سیوسٹر صفحہ ۴۲۷

(ت) گوسائین بنام مساۃ کشن منی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۷۷ (۹۰)

(ث) گردیو بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵ و ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل)

(خ) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۳۰۔ گوپال چندر بنام ہریداس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۳۔

(ذ) ورنجابی بی بنام جانکی بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۴۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۳۱۔ گوبند بنام مہیش بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳۔ صفحہ ۱۱۷۔ دیکھو بنام سرتی لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۳۔ ہریداس بنام دوپا دہیا بنام باماچرن سلسلہ مذکور جلد ۵ صفحہ ۲۸۰

(الف) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۳۰

(ب) کتاب ہذا فقرہ ۵۳۱۔ خالہ کے بیٹے کے سامنے حصہ پاتا ہے۔ گنیش بنام نیل کومل ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سپنڈ ہین کیونکہ اُن سے اسکو پنڈ ملتا ہے لیکن اُس کے پرپوتے کا بیٹا صرف اُس کا شکو لیا ہی ہے - پس وہ اپنے خاص باپ - دادا - اور پردادا کا بھی سپنڈ ہے کیونکہ وہ انکو پنڈ دیتا ہے اور وہ اُسکے اسلئے سپنڈ ہین کہ اُس سے پنڈ لیتے ہین لیکن وہ اور راوسکا سکڑ دادا صرف ایک دوسرے کے شکو لیا ہی ہین - اسکے بعد ہمدیون کی نسبت یہہ ہے کہ مالک خاص اپنے بھائی سے پنڈ نہین لیتا البتہ اس پنڈ کے فائدہ مین شریک ہوتا ہے جسکو بھائی اپنے خاص تین مورثون کو دیتا ہے اور وہی تینون مورث وہی ہین جن کے لئے پنڈ دان مالک پر فرض ہوتا ہے اسیطرح بھتیجا بھی اپنے تین مورثون کو پنڈ دیتا ہے جن مین سے دو مالک کے باپ اور دادا ہوتے ہین اسلئے یہہ سب مالک کے سپنڈ ہین گو تاثیر مذہبی مین - تین - دو - اور ایک کی مناسبت سے مختلف ہین - لیکن اعلی درجہ کا مورث جسکو بھتیجے کے بیٹے کا بیٹا پنڈ دیتا ہے وہ مالک کا بھائی ہے اسلئے وہ سپنڈ نہین ہے بلکہ شکو لیا ہے کیونکہ وہ مالک کے عین ماقبل تین مورثون کو پنڈ بھاگ دیتا ہے - اسیطرح مالک کا چچا اور اسکے باپ کا چچا علی الترتیب وہ اور ایک مورث کو پنڈ دیتے ہین جنکا پنڈ دینا مالک پر فرض ہے اسلئے وہ اسکے سپنڈ ہین لیکن چچا کا دادا سپنڈ نہین ہے اسلئے کہ وہ خود شکو لیا کا بیٹا ہے اور اُن لوگون کو پنڈ دیتا ہے جو سب کے سب مالک سے شکو لیا کا رشتہ رکھتے ہین

بندھو **۴۶۴** - اب ہم بندھوؤن کا حال لکھتے ہین جنکی رشتہ داری اور بھی پیچیدہ ہے مصنفان بنگالہ نے دو قسم کے بندھو بیان کئے ہین اور صرف وہی مسئلہ تاثیر مذہبی کے تحت مین لائے جا سکتے ہین (ج) یعنی وہ دونون جو صرف باپ کی طرف کے ہون اور جو صرف ماں کی طرف کے ہون - قسم اول کے شجرۂ بالا مین پائے جائینگے اُن کی رشتہ داری اس امر سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنے مادری مورثون کو پنڈ دیتے ہین جو مالک کے پدری مورث بھی ہوتے ہین

(ج) دائبھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۸ تا ۲۲ - داے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۱۰ فقرہ ۱ تا ۲۰ - دوسرے بندھوؤن کی نسبت دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۴۷۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد ۵۰۶

مثلاً بہن کا بیٹا اُس پنڈ کے علاوہ جو وہ اپنے باپ وغیرہ کو دیتا ہے خاص اپنی ماں کے تین مورثون کو بھی پنڈ دیتا ہے جو خود مالک کے بھی تین مورث ہوتے ہین۔

صرف باپ کی طرف کے بندھو

پھوپھی کا لڑکا دو مورثون کو اور باپ کی پھوپھی کا لڑکا ایک تین مورثون مین سے ایک مورث کو دیتا ہے۔ اسلیے یہ تمام اشخاص بندھوؤن کی تعریف مین داخل ہوتے ہین کیونکہ وہ دوسرے خاندان کے ہین اور پرتیہ سرادھ سے تعلق رکھتے ہین گو مدارج قابلیت مذہبی کردہی اختلاف رکھتے ہین مگر دادا کی پھوپھی کا بیٹا بندھو نہین ہے کیونکہ جن مورثون کو وہ پنڈ دیتا ہے وہ اصل مالک کے صرف شکو لیا ہین۔ پس اسی اصول کی پیروی کرنے سے واضح ہوگا کہ نواسے جو چچا اور چچا کے باپ کے اور بھائی اور بھتیجے کے سلسلۂ اناث مین ہون وہ سب بندھو ہین۔ البتہ بھتیجے کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا بندھو نہین ہے۔ اسیطرح سلسلۂ طبقہ ادنی مین مالک کی بیٹی پوتی اور پرپوتی کے بیٹے بندھو ہین اسلیئے کہ وہ سب اسکو پنڈ دیتے ہین۔ لیکن جو پنڈ دان اُس کے سگر پوتی کے بیٹے کی جانب سے ہوئی ہو وہ مالک تک نہین پہنچتی اسلیئے وہ بندھو نہین ہے۔ واضح ہوگا کہ شجرۂ مندرجہ بالا ہمیشہ رشتہ دار عورت کے بیٹے پر منتہی ہوتا ہے جس کا سبب اس چھوٹے شجرہ کے ملاحظہ سے روشن ہوگا جو اسی صفحہ مین دیا گیا ہے مالک کی بیٹی کا پوتا خاص اپنے پدری مورثین یعنی مالک کے پوتے اور۔ خ۔ اور۔ ذ۔ کو پنڈ دیگا۔ اور نیز اپنے مادری مورثین کو بھی یعنی ب۔ ج اور۔ د۔ کو پنڈ دیگا۔ لیکن اُن مین سے کوئی بھی ایسا شخص نہین ہے جنکو پنڈ دینا مالک پر فرض ہو بلکہ اُنمین سے پانچ اس سے بالکل ہی غیر ہین۔ اور کوئی شک نہین کہ اسکی مماثل جتنی شکلین ہین ان سب مین یہی ہے۔

صرف ان کیطرف کے بندھو

۴۵۹ ۔ آئندہ صفحہ پر جو شجرہ دیا گیا ہے اس سے ان کی طرف کے بندھو معلوم ہون گے اور یہ ان بندھوؤن سے علیحدہ ہین جو ابھی بیان ہوئے اسلیئے کہ یہ پدری وارثین کی عوض مالک سے اسکے مادری مورثین کے ذریعہ سے تعلق رکھتے ہین جو شجرہ کے داہنے جانب لکھے ہوئے ہین وہ ان مادری مورثون کے پدری رشتہ دار ہین اور جو بائین جانب ہین وہ رشتہ دار مادری ہین اور سلسلۂ اناث مین دو پشت ہونیکی وجہ مالک سے ہٹا دیگئے ہین۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۵۷۷

شجرہ نمبر (۲)

ماں کی طرف کے بندھو

سکڑ نانا (د۔ک)

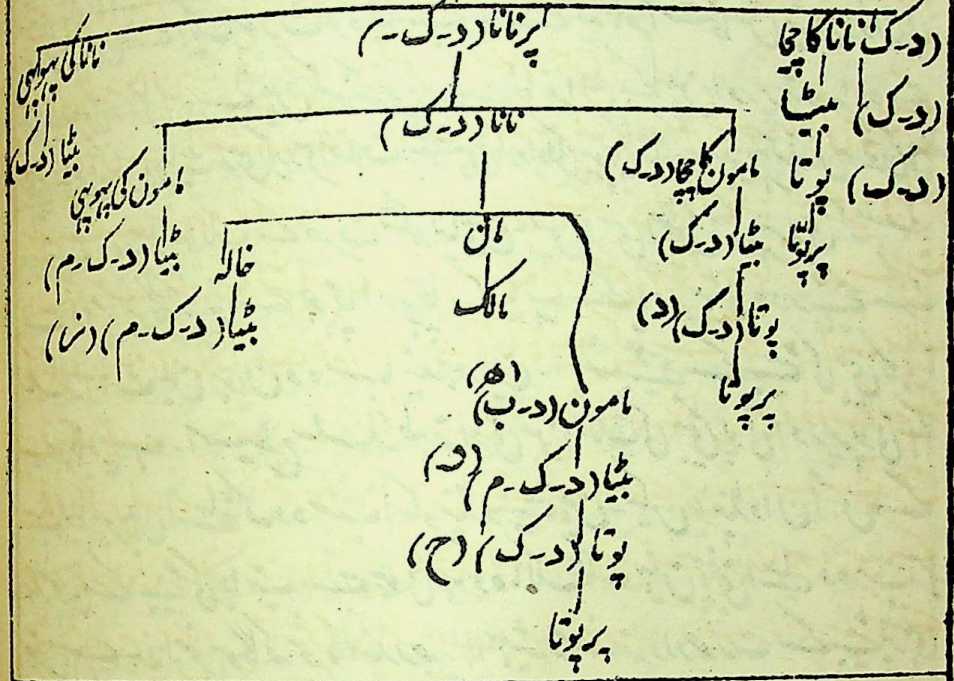

(د) برج کشور بنام رادھا گوبند۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۳۵ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۹۔

(ھ) گردھاری بنام گورنمنٹ بنگالہ۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۸۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۴ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ (پریوی کونسل) یہ خالہ کے بیٹے سے پہلے وارث ہوتا ہے۔ موہن داس بنام کرشنا بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۷۔

(د) روپ چرن بنام انند فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۳۵ (۴۵) سری متی دیبا بنام رانی کنڈ۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲۹۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱، صفحہ ۴۴ (پریوی کونسل) کاشی بنام گوکل چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ باتبہ ۱۸۴۸ء صفحہ ۲۸۔

(نا) دیاناتھ بنام ستھورے۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۲۷ (۳۰) وینکٹا پتی بنام راجندر مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۳۲۱۔

(ح) رتنا سبو بنام پونیا چٹی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد ۵۷۸

جو توضیح کر دیگئی ہے اسکے لحاظ سے غیر ضروری ہے کہ شجرہ کی تفصیل کیجائے مالک کا فرض ہے کہ اپنے نانا پرنانا اور سکڑ نانا کو پنڈ دے۔ اسلئے اور جو لوگ اسی طرح کی پنڈ انکو یا ان مین سے کسیکو دیتے ہین وہ بند ہو ہین۔ اپنے جد کے پر پوتے کے سوا باقی جملہ مردان مندرجۂ شجرہ اسی قسم کے بند ہو ہین۔

شمار پورا پورا نہین ہے۔ (۴۶۶) ۔ حروف ب۔ د۔ ک۔ اور م جو شجرہ بالا کی پشتون کے ساتھہ لکھے گئے ہین وہ ظاہر کرتے ہین کہ ان مین سے کن لوگون کو بالخصوص دائے بھاگ دائے کرم سنگرہ اور متاکشرا نے شمار کیا ہے۔ واضح ہو گا کہ وجانیشور نے بہت کم بتلائے ہین اور اکثر ایسے جن کا اس نے لحاظ نہین کیا ہے انکا نام دائے بھاگ نے بتلا دیا ہے۔ اور پھر دائے بھاگ نے جو چھوڑ دئے ہین ان کو دائے کرم سنگرہ نے پورا کر دیا ہے۔ لیکن شجرہ نمبر (۱) مین ایسے بہت سے چھوڑ دئے گئے ہین جو بند ہوؤن کی تعریف مین داخل ہوتے ہین۔ اور ان سے بھی زیادہ قریب کے رشتہ دار ہین جنکا صراحتاً ذکر کر دیا گیا ہے۔ نواسہ صرف ایک واقعی بند ہو ہے گو اسکو ہمیشہ ان دلائل کی بنیاد پر جو آگے (فقرہ ۵۱۸ مین) مذکور ہون گے جداگانہ صنف مین کہا گیا ہے۔ لیکن پوتی اور پر پوتی کے بیٹے براسہ خود مالک کو پنڈ دیتے ہین جسکو نواسہ کے سوا اور کوئی بند ہو نہین دیتا۔ اسلئے ظاہر اُن کا درجہ بند ہونے سے پہلے ہونا چاہیئے جو صرف مالک کے مورثون کو دیتے ہین اسلئے بہنجی کی بیٹی کا بیٹا چھوڑ دیا گیا ہے گو بہنجی کے بیٹے کے ساتھہ جسکو شامل کر لیا گیا ہے وہ بالکل اسی رشتہ مین آتا ہے جو بہنجی کا بیٹا بہنجے کے ساتھہ رکھتا ہے (ط) کسی زمانہ مین فرض کر لیا گیا تھا کہ ایسا کوئی بند ہو تسلیم نہین کیا جا سکتا جسکا ہر ملک کے مستند مین صراحتاً نام درج نہو۔ اسی دلیل پر بھانجا (ی) اور دادا کے بھائی کی بیٹی کا بیٹا مدراس مین خارج کر دئے گئے ہے (ک) اور پر پوتی اور پر پوتی کے بیٹے (ل)

(ط) اسکی حقیقت صراحتاً بھال رہی گئی ہے۔ کاشی موہن بنام راج گوبند۔ دیکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۹۔

(ی) کتاب ہذا فقرہ ۵۳۱۔

(ک) کشن بنام جوالا۔ رپورٹ اینکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۴۶۔

(ل) دھرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۸۱۔ اسکے خلاف مین جگناتھہ ڈائجیٹ جلد ۳ صفحہ ۵۳۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد ۵۷۹

اور چچا کی بیٹی کا بیٹا بنگالہ مین خارج کر دیا گیا ہے (م) لیکن اب تمام مسئلہ بطور غیر مروجہ پوری بحث ہونے کے بعد طے ہو گیا ہے کہ مختلف شرحون مین جو مثالین دیگئی ہین وہ مثالی ہین پوری پوری تعداد بتا دینے والی نہین ہین (ف) اور اسلئے اگر کوئی شخص بند ہو کی تعریف مین آتا ہو تو بند ہو کی حیثیت سے قائم ہونے کا مستحق ہے گو خاص طور پر اسکا کہین نام نہ لیا گیا ہو (س)

اصول تقدم

۴۶۷ - اب مین نے وہ طریقہ بتلا دیا ہے جس مین اصول تاثیر مذہبی ان مختلف ورثائے مذکور سے متعلق ہوتا ہے جنکو قانون بنگالہ نے تسلیم کیا ہے ان وجوہ کی نسبت جن کے رو سے ایک وارث کو دوسرے پر ترجیح دیجاسکتی ہے حسب ذیل قواعد قایم کئے جا سکتے ہین -

(۱) ہر طبقہ ورثار جو پہلے ہو بعد کے تمام ورثار کو خارج کر دیتا ہے - "سپنڈ مجازہین کہ شکولیا سے پہلے پنڈ دین اسلئے کہ پورن پنڈ مین بمقابلہ پنڈ بھاگ زیادہ تر فضیلت سمجھی گئی ہے - اور شکولیا اپنی باری پر سانودکون پر مرجح ہین کیونکہ پنڈ بھاگ کو پانی دینے کے مقابلہ مین زیادہ وقیع سمجھا گیا ہے" (ع)

(م) گوبند بنام ادمیش - ویکلی رپورٹر سپیشل نمبر ۱۷۶ - جو بذریعہ مقدمہ گرو بنام انند - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵ منسوخ ہو گیا - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل)

(ف) اپرک کا قول ہے کہ بند ہو پوپی خالہ ماموں اور اسی طرح اعزہ کے بیٹے ہین - سرود ہکاری صفحہ ۴۲۸

(س) گرداری بنام گورنمنٹ بنگالہ - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۸ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۴ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ (پریوی کونسل) امرت بنام لکھی نرائن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ (اجلاس کامل) گرو بنام انند - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل) رتنا سبو بنام پوپنا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۹ -

(ع) رائے جسٹس مترا - گرو بنام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۸ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل) بنگال رہا گوبند بنام مہیش بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۷ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷ - دگمبر بنام موتی لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) کسی شخص کو پنڈ دینا اس سے پنڈ قبول کرنے یا اُس نے جو پنڈ دیا ہے اُسمین شریک ہونے سے زیادہ حق پیدا کرتا ہے - اسی دلیل پر اولاد ذکور - بیوہ - اور بیٹی کا بیٹا طبقۂ اعلیٰ یا اُن بھائیون سے زیادہ رتبہ رکھتے ہین جو بالکل اتنے ہی پنڈ دیتے ہین جتنے متوفی دیتا تھا (ف)

(۳) جو لوگ پدری اور مادری دونون مورثین کو پنڈ دیتے ہین وہ اُن سے افضل ہین جو صرف پدری مورثین کو دیتے ہین اسی وجہ سے جس سے پورا خون ملا ہوا ہو اسکو اسپر رجیح ہے جس سے آدھا خون ملا ہوا ہو (ص) صفحہ ۵۸۰

(۴) "جو لوگ اس قابل ہین کہ مالک متوفی کے پدری مورثین کو پرتیہ پنڈ دین وہ ہمیشہ ان لوگون پر ترجیح رکھتے ہین جو صرف مادری مورثین کو پرتیہ پنڈ دیسکتے ہین - اس فرق کی وجہ یہی ہے کہ پہلے پنڈ کی تاثیر مذہبی دوسرے پنڈ کے مقابلہ مین افضل و اعلیٰ ہے" اور یہ قاعدہ یہان تک وسعت رکھتا ہے کہ جو شخص تھوڑی تعداد مین اعلیٰ درجہ کا پنڈ دیتا ہے وہ اسپر مرجح ہے جو زیادہ تعداد مین ادنیٰ درجہ کی پنڈ دیتا ہے (ق)

(۵) اسیطرح وہ لوگ جو زیادہ تعداد مین کسی خاص قسم کا پنڈ دیتے ہین وہ ہمیشہ ان لوگون پر مرجح ہین جو اسی قسم کا پنڈ تھوڑی تعداد مین دیتے ہین - اور جہان اس قسم کے پنڈ کی تعداد مساوی ہوتی ہے تو جو پنڈ قریب کے مورثین کو دیا جاتا ہے اس کو اس پنڈ پر ہمیشہ ترجیح ہوتی ہے جو دور کے مورثین کو دیا جاتا ہے"

یہی قول مساوی حیثیت سے سکولیا اور سمانودکون پر بھی قابل انطباق ہے" (ر)

(ف) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ و ۵۰۳ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ - ۳۲ - تا ۴۰ و ۴۳ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ - ۱ و ۲ باب ۱۱ فصل ۵ فقرہ - ۳ -

(ص) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۸۰ و ۵۱۹ - دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۵ فقرہ - ۱۲ -

(ق) رائے جسٹس متر - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۹ - حاشیہ م گوبند بنام مہیش بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷ - (ملاحظہ ہو مقدمہ ہذا فقرہ - ۳۷ کتابہ ہذا

(ر) رائے جسٹس متر - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۹ - بحال رہا - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۴۷ - حاشیہ بالا - بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۲ - ایسا شخص جو مالک متوفی کی باپ کو ایک پنڈ دیتا ہے اس شخص پر مرجح ہے جو اس مالک کو دادا اور پردادا کو وہ پنڈ دیتا ہے - اسی وجہ سے بھتیجے کا بیٹا چچا سے اور بھتیجے کی بیٹی کا بیٹا چچا کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشتہ داران مادری کی بمقابلہ رشتہ داران پدری ترجیح

بنگالہ مین ان قواعد کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام بندہو صرف ہر ایک شکولنا اور سمانودک ہی سے پہلے نہین پاتے ہین بلکہ اعلیٰ تاثیر مذہبی کے اصول پر خود بندہو رشتہ داران پدری مین سے منتخب کر لیے جاتے ہین۔ اور بالاکثر سلسلۂ اناث کے ورثا سلسلہ راست ذکور کے بہت ہی قریب سپنڈون سے پہلے پاتے ہین (ش) حقیقت یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ معیار تاثیر مذہبی قبول کر لیجائے تو پھر بروئے منطق کوئی اور انتظام ممکن نہوگا۔ ص ۵۸۱

اصول مذہبی قاعدہ متاکشرا نہین ہے۔

۵۶۸ جب ہم ایک درجہ پیچھے ہٹکر متاکشرا پر نظر کرتے ہین اور اس سے بھی اُتر کر اُن اضلاع کے حقیقی رواج کو دیکھتے ہین جہان برہمنون کا چندان اثر نہ تھا تو تمام مسئلہ تاثیر مذہبی معدوم ہوتا نظر آتا ہے۔ جن ابواب مین وراثت کا بیان ہے اُنمین دائے بھاگ اور دائے کرم سنگرہ ہر قدم پر اس مسئلہ سے متمسک ہوتے ہین اور ورثائے مقابل کے دعاوی کا امتحان انکی تعداد و حیثیت پنڈدان کے لحاظ سے کرتے ہین۔ متاکشرا مین ایسے معیار کا ایک جگہہ بھی اشارہ نہین ہے اور کوئی شک نہین کہ وہ اس فرق کو بیان کرتا ہے جو سپنڈون اور سمانودکون مین ہے۔ اور کہتا ہے کہ اول الذکر آخر الذکر سے پہلے وارث ہوتے ہین کیونکہ اول الذکر ہی پریتہ پنڈ دیتے ہین اور آخر الذکر محض پانی دیتے ہین مگر یہ فرق مختلف مدارج قابلیت مذہبی کی شہادت مین نہین بیان ہوا ہے بلکہ مختلف مدارج رشتہ داری کو دکھلاتا ہے اور حقوق ورثار مقابل کا تصفیہ اول الذکر نہین بلکہ آخر الذکر معیار سے ہوا ہے۔ وہ اشخاص جو اعلیٰ درجہ کے مذہبی فوائد پہنچاتے ہین ان اشخاص کے مقابلہ مین جو بمشکل کوئی فائدہ پہنچاتے ہین پیچھے ڈالدیے جاتے ہین اور جو لوگ کوئی فائدہ نہین پہنچاتے وہ وارث تسلیم کیے جاتے ہین جن کیلیے رشتہ داری کے سوا اور کوئی سبب نہین ہے۔

سپنڈ کے معنی

۵۶۹ ۔ تمام متاکشرا مین مسٹر کولبروک ہمیشہ لفظ سپنڈ کا ترجمہ ان الفاظ مین کرتے ہین "متعلق بہ لحاظ پریتہ پنڈ"، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف مذکور

(ش) دائے بھاگ باب ۱۱ صفحہ ۶۔ دائے کرم سنگرہ باب ۱ صفحہ ۱۰۔ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۲۸ ۵۲۹۔ کتاب ہذا۔ فقرہ ۵۳۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسوم مذہبی کے طرف ایک مسلسل توجہ رکھتا تھا لیکن یہ فرض کر لینے کی پوری وجہ ہے کہ
وجانیسٹورنے لفظ سپنڈ کا استعمال کرتے وقت مذہبی سراوہ کا خیال نہیں کیا تھا بلکہ رشتہ داری
پر نظر رکھی تھی۔ اپنی تصنیف کے ایک اور حصہ میں جسکا ترجمہ نہیں ہوا ہے۔ (ت) (دیکھیے
باب افقرہ ۵) جہاں اس نے یاجناولک کی اس قول کی تفسیر کی ہے جو سپنڈ کے ساتھ
شادی کرنے کا مانع ہے وہاں وہ مذہبی سراوہ کا کوئی حوالہ دینے کے بغیر سپنڈگی کو
محض رشتہ داری کا معاملہ بیان کرتا ہے اور وہ بھی اسطرح پر کہ ان صورتوں کو بھی شامل کرتا ہے
جہاں کوئی اس مذہبی حیثیت کا وجود بھی نہیں ہے۔ اُن کا قول ہے کہ "سپنڈ کی رشتہ داری
اُن دو شخصوں میں پیدا ہوتی ہے جو باہم ایک دوسرے سے ایک جسم کے اجزا ہونے کا
تعلق رکھتے ہیں" اسی سبب سے اُن کا بیان ہے کہ ہر شخص اپنے پدری اور مادری
مورثین اور چچاؤں ماموں اور بھتیجوں وخالاؤں کا سپنڈ ہے۔ دیورانی وجٹھانی
بھی باہم سپنڈ ہیں اسلیئے کہ وہ باہم ملکر ایک جسم پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح بھائیوں کی
بیویاں بھی آپسمیں سپنڈ ہیں اسلیئے کہ اُن سے ایسے ایک جسم (بیٹے) پیدا ہوتے ہیں
جو ایک ہی جسم سے پیدا ہوئے ہیں" اسکے بعد وہ کہتے ہیں کہ اگر اس اصول کو انتہائی حد
کو پہنچایا جاسکے تو تمام دنیا اقربا میں شامل ہو جائیگی۔ اس کے بعد پھر مصنف قول یاجناولک
کی یوں شرح کرتا ہے۔ "سلسلہ مادری میں ماں کی جانب پانچویں اور سلسلہ پدری میں باپ
کی جانب ساتویں (مورث) (خ) پر رشتہ داری سپنڈ موقوف ہو جاتی ہے اور اسلیئے

(ت) اسکو ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجیسٹ صفحہ ۱۲۰ میں پایا جائیگا۔ مسٹر جسٹس متر نے بھی اسکا حوالہ دیا ہے
دیکھیے مقدمہ امرت نبام لکشمی نرائن۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۳ (اجلاس کامل)
وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۷ (اجلاس کامل) اور راے جسٹس ویسٹ
مقدمہ وجیارنگم نبام لکشمن۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۶۲۔
(صیغہ ابتدائی دیوانی) راے ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس۔ مقدمہ للوبھائی نبام
ان کنور بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۲۳۔

(ث) یاجناولک باب افقرہ ۵۲۔ و ۵۳ "مرد ایسی زوجہ سے شادی کرے جو اسکی سپنڈ نہیں ہے اور جو اُس سے
ماں کی طرف سے پانچ اور باپ کی طرف سے سات پشتوں کی دوری رکھتی ہو"

(خ) ایسے باریک مفہوم سپنڈ سے کہ وہ اُن ہی اشخاص میں محدود ہے جو پورا پنڈ دینے سے تعلق رکھتے ہیں اور
اسی وجہ سے مالک کے دونوں جانب کے سلسلہ میں صرف تین ہی پشتوں میں دست رکھتے ہیں متاکشرا کا علم ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لفظ سپنڈ جو اپنے اشتقاقی معنی کی وجہ سے (بلحاظ اشتراک اجزائے یک جسم (د)) جملہ اشخاص پر صادق آئے گا اپنے مفہوم مین مقید کر دیا گیا ہے پس اس طرح چھ اخلاف باپ سے ابتدا کر کے اور چھ اخلاف بیٹے سے ابتدا کر کے اپنے شمار کے ساتھ جو ہر صورت مین ساتوان شخص ہوتا ہے رشتہ داران سپنڈ ہین۔ علحدگی سلسلہ کی صورت مین بھی ہر شخص کو لازم ہے کہ ساتوین مورث تک شمار کرے اور اس شخص کو بھی شامل حساب کرے جس سے علحدگی کی ابتدا ہوتی ہے (یعنی دو ہم جدی الف و ب سپنڈ ہین بشرطیکہ مورث مشترک مین اور انمین چھ پشتون سے زاید فاصلہ نہو) اور اسی طرح ہر صورت مین رشتہ داری سپنڈ کا شمار لازم ہے۔ (الف) شکو لیا شامل ہین

ف ۷۴ اس امر کی تشریح کیجائیگی کہ اس عبارت مین مصنف پوری پنڈ و سپنڈ بھائی کے فرق کا لحاظ نہین کرتا ہے۔ اور نہ اپنے رسالہ وراثت کے اسی مضمون کی حصہ مین (ب) جہان اسنے گوتر ج کو صرف دو ہی قسمون پر منقسم کیا ہے یعنی ایک وہ جو پرپتہ سرادہ سے تعلق رکھتے ہین جو سات پشت تک وسیع ہین اور دوسرے وہ جو ترپن سے متعلق ہین جو چودہ بلکہ اس سے بھی زیادہ پشتون تک وسیع ہین۔

مسئلہ قرابت موافق قانون متاکشرا۔

اسی عبارت سے ولیٹ اور بھولر صاحبان یہ نتائج مستخرج کرتے ہین (۱) وجانیشور رشتہ داری سپنڈ کو پرپتہ سرادہ کرنے پر مبنی نہین فرض کرتا بلکہ مورث مشترک کی اولاد ہونے پر مبنی کرتا ہے اور عورتون کیلئے جو درحالیکہ وہ مورث مشترک کے اخلاف سے بیاہی جائین۔

(۲) وہ جملہ رشتہ داران جن سے خون کا میل ہو اور چھ پشتون کے اندر ہون اُن زوجات سمیت جو اُن ہی مین کے مردون کی ہون ایک دوسرے کے سپنڈ ہین (ج)

(د) سپنڈ مرکب ہے سا تخفیف سانا بمعنی مثل مساوی یا دہی۔ اور پنڈ بمعنی گولا یا ڈلا۔ اور جو رسوم کہ بارکرم پر صادق کیا جاتا ہے تو پنڈ بمعنی اسی گولے یا ڈلے کے ہین جس سے جنازہ کی پنڈ کو تیار کیا جاتا ہے۔ مجھے بہت ہی اعلیٰ درجہ کی مستند سے معلوم ہوا ہے کہ متن مین استعمال لفظ سپنڈ وجانیشور کے لئے مختص ہے۔

(الف) کوئی شک نہین کہ اسی عبارت کی متعلق ہے کہ سمسکار میوکھ نے ایک عبارت مقتبسہ جو مقدمہ للوبھائی بنام مان کنور بائی۔ انڈین لا رپورٹ تبئی جلد ۲ صفحہ ۴۲۰ کی نسبت بیان کیا ہے کہ درسی وجہ سے وجانیشور اور اوردوسرون نے چاول کے لڈو (پنڈ) کی ذریعہ سے تعلق کرنے کے مسئلہ کو ترک کر دیا اور بذریعہ تعلق قرابت جسمانی کے مسئلہ کو قبول کیا"

(ب) متاکشرا باب ۲ صفحہ ۵۔

(ج) ولیٹ انڈ بھولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۲۔ نیز ملاحظہ ہو دت تکمیہ مالنسا باب ۶ فقرہ ۱۰ و ۳۲ جسمین بیان کیا گیا ہے کہ رشتہ پنڈ دو امور پر مشخص ہے۔ ایک قرابت دوسرے کرما کرم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بنبت تعریف بندھو (متاکشرا باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۳) اُن کا بیان ہے کہ "معلوم ہوگا کہ وجنانیشور نے یاجناولک کی اصطلاح بندھو کے معنی اُن رشتہ دارون کے لیے ہین جو کہ چھ پشتون کے اندر ہون اور خاندان غیر سے تعلق رکھتے ہون" یا کم ازکم ایسے تمام اشخاص جو کہ بب تعریف مندرجہ چارکانڈ تعریف سپنڈ مین آتی ہین وہ بندھو کی تعریف مین داخل ہین۔ (د)

رشتہ دارانِ پدری رشتہ داران مادری کو محروم کرتے ہین۔

۷۴۷ یہہ ترجیح ہم جنس یا رشتہ داری خاندانی بربنا تاثیر سراد ۂ مذہبی اور بھی اُس قاعدہ مین بتلائی گئی ہی جو متاکشرا اور اوسکی سند کی پیروی کرنے والی تصنیفات مین درج ہی جنکے رو سے بندھو یا رشتہ داران بتوسط اناث اسونت تک وارث نہین ہوتے جبتک راست سلسلہ ذکور مین سما نو دکون تک کا خاتمہ نہو جائے (ھ) صد ۵۸۴

(د) ویلٹ اینڈ ہوراس ڈائجیسٹ صفحہ ۱۳۶ و ۴۸۹۔

(ھ) نارد باب ۱۳ فقرہ ۱۱۔ متاکشرا باب ۲ صفحہ ۵ و ۶ بواد چنتامنی صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۲۲۔ رچی پتی بنام راجندر۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۳۲۔ سری متی دیبیا بنام رانی کوندا ایضاً جلد ۴ صفحہ ۲۹۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۴ (پریوی کونسل) بھیارام بنام بھیا اگر۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) ٹھاکر جیبا ناتھ بنام کورٹ آف وارڈس انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۶۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۹۔ نرائی کنور بنام چندی دین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۶۷۔ نیز ملاحظہ ہون مقدمات ممالک مغربی و شمالی مقتبسہ مقدمہ آخر بعدالت ماتحت بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۴۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۷۔ مسٹر راج کمار سروہی کاری (صفحہ ۸۶۵) اس ترجیح کی توضیح مین جو متاکشرا نے رشتہ داران پدری کو رشتہ داران مادری پر دی ہے بیان کرتے ہین کہ ترجیح مذکور اصول تاثیر مذہبی سے پیدا ہوئی ہے۔ یعنے صرف پنڈ رشتہ داران پدری دیتے ہین وہ رشتہ داران مادری کی پنڈون سے اعلیٰ تاثیر رکھتے ہین اور بیشک جب قریب رشتہ داران پدری کی پنڈون کا رشتہ داران مادری کی پنڈون سے مقابلہ کیا جاتا ہی تو ایسا ہی ہی۔ لیکن یقیناً ایسے موقع پر وہ ایسا نہین ہی جب قریب رشتہ داران مادری کے پنڈ کا مقابلہ دور کے رشتہ دارانِ پدری کے پنڈ سے کیا جاتا ہی تاوقتیکہ کوئی اور مسئلہ تاثیر مذہبی اس مسئلہ سے بالکل ہی ملتفت اختیار نہ کیا جائے جو بنگالہ کے قانون دان اختیار کئے ہوئے ہین اور نہ یہہ وہ اصول ہی کہ جو رشتہ داران مادری پر رشتہ داران پدری کی ترجیح کا پنجاب اور قوم جین مین تصنیف کرتا ہی جہان مسئلہ تاثیر مذہبی سے بالکل لاعلمی ہی (کتاب ہذا فقرہ ۵۰-۷۴۷)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوراِن سے بڑھکے اور کوئی مثال بھی خیال نہین کیجا سکتی اسلئے کہ جیسا کہ بیان ہو چکا بہت سے بندھو صرف سپنڈ ہی نہین ہین بلکہ بہت ہی قریب کے سپنڈ ہین اور جو شخص مورث مشترک سے چودھوین پشت مین ہو وہ بمشکل کوئی رشتہ دار ہی اور کوئی شک نہین کہ اِسکی تاثیر مذہبی بہت ہی حقیر ہے۔ اور ایسا ہی چاہیئے متاکشرا کو دائے بھاگ سے اتفاق ہو یا نہو لیکن جو اسباب بیان ہوے اُن سے برابر ظاہر ہوتا ہی کہ مصنف کے ذہن مین اصل خیال قرابت ہی معیار وراثت تھا نہ کہ قابلیت مذہبی۔ مثلاً جمتواہن باپ کو مان پر ترجیح دیتا ہی اسلئے کہ وہ دوسرا دہ کرتا ہے جسمین متوفے پسر بھی شریک ہوتا ہے اور مان کوئی بھی سرادہ نہین کرتی (و) اور وجنانیشور کی رائے اس کے بالکل برعکس ہے۔ بدین دلیل کہ جب اسکی (مان کی) قرابت سب سے بڑی ہے تو مناسب ہے کہ اِس قول کے مطابق پہلے اسکو جائداد ملے کہ سب سے زیادہ قریب کے سپنڈ کو میراث دوسرے درجہ مین پہنچتی ہی اِس کے بعد اُس کا بیان ہے کہ "اور نہ استحقاق حیثیت قرابت مین سپنڈون کیلئے محدود ہے بلکہ اِس کے برعکس اسی قول سے معلوم ہوتا ہے کہ قاعدہ قرابت بلا استثناء سمانودکون اور دیگر رشتہ دارون کیلئے جیسے وراثت کیلئے کوئی حق رکھتے ہون موثر ہی (نما)۔ اسی لئے مصنف مذکور بہائیون مین پورے خون کو نصف خون پر ترجیح دینے مین جمتواہن سے اتفاق کرتا ہی لیکن وہ اپنی ترجیح کو اسی قول پر کہ "سب سے قریب کا سپنڈ۔ الخ (بطور صحیح یہ کہکر مبنی کرتا ہے کہ "جن مین نصف خون ملا ہوا ہوتا ہے وہ ماؤن کے اختلاف کی وجہ سے دور کے رشتہ دار ہین"۔ اور دائے بھاگ اسکو مذہبی اصول پر مبنی کرتا ہے کہ اس بھائی کے مقابلہ مین جس سے نصف خون ملا ہوا ہو وہ بھائی جس سے پورا خون ملا ہو دوگنی سرادہ کرتا ہے جس مین متوفی شریک ہوتا ہے (ح) اسلئے بیٹی کے وارث ہونے کا حق جمتواہن نے اُس پر تیہ سرادہ پر مبنی کیا ہے جن کی اُسکے بیٹے سے امید کیجا سکتی ہی اور بیوہ لڑکیان یا بانجھ لڑکیان یا بے پسر لڑکیان جو خارج ہوئی ہین تو یہہ ایک لازمی نتیجہ ہی (ط) نما

ص ۵۸۵

(و) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۳ فقرہ ۳۰۔
(نما) متاکشرا باب ۲ فقرہ ۳ و ۴
(ح) متاکشرا باب ۲ فصل ۴ فقرہ ۵ و دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۵ فقرہ ۱۲
(ط) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۱ تا ۳ و ۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کے (بیٹی) کے استحقاق کو محض ہم جنس ہونے پر منحصر کرنے مین ورہسپتی کا مقلد ہے۔ بیٹے کی طرح بیٹی بھی ایک شخص کے اعضائے مختلف سے پیدا ہوتی ہے پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اور شخص اس کے باپ کی دولت لے لے؟" غرضکہ مصنف مذکور نہ تو بیوہ بیٹی کو خارج کرتا ہے اور نہ بانجھ بیٹی کو خارج کرتا ہے البتہ ایک کو دوسرے پر بلحاظ ناکتخدا و مفلس و لاولد ہونے کے (یعنی بلحاظ اصلی و بہترین استحقاق پرورش ترجیح دیتا ہے۔ (ی)

ف ۴۷۲ جب ہم بروئے متاکشرا باب ۲ فصل ۶ بندہون کا شمار کرتے ہین تو بیشتر صفائی کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی سرادہ اس قسم کے کسی اصول پر نہین ہین جیساکہ تعریف مندرجۂ متاکشرا باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۳ (ک) کے لحاظ سے قائم سمجھا گیا ہے کہا گیا ہے کہ رشتہ داران سلسلہ اناث تین قسم کے ہین یعنی جو خود اس شخص سے رشتہ رکھتے ہون یا اس کے باپ سے رکھتے ہون یا مان سے رکھتے ہون جیساکہ اس قول مین ظاہر کیا گیا ہے کہ پھوپھی خالہ اور مامون کے بیٹون کو بالضرور اپنے ہی خاص رشتہ داران سلسلہ اناث سمجھنا چاہیئے۔ اور باپ کی پھوپھی اور خالہ اور مامون کے بیٹون کو اپنے باپ کے اقربا سمجھنا چاہیئے۔ اور مان کی پھوپھی خالہ اور مامون کے بیٹون کو مان کے اقربا مین شمار کرنا چاہیئے۔ (ل) اس موقع پر بوجہ قرابت قریبہ خود متوفی کے اقربا مادری بمرتبۂ اولی اس کے وارث ہین۔ اور اگر وہ نہون تو باپ کے اقربا مادری اور وہ بھی نہون تو مان کے اقربا مادری وارث ہین۔ پس لازم ہے کہ اس موقع پر یہی سلسلہ وراثت سمجھ لیا جائے"۔ اب اگر ہم پھر اس شجرہ پر نظر ڈالین جو فقرہ ۴۶۴ و ۴۶۵ مین مذکور ہو چکا ہے تو ہمکو معلوم ہوگا کہ پھوپھی کے بیٹے اور باپ کی پھوپھی کے بیٹے بنگالہ کے اسکیم کے

ص ۵۸۶

(ی) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲ تا ۴۔ قانون وراثت بجب ورامتر ودیا صفحہ ۱۷۶ فقرہ ۱۔
(ک) کتاب ہذا فقرہ ۴۶۱ و ۴۷۰۔
(ل) اس قول کا صحیح ترجمہ یہی ہے۔ دھرم شاستر گمناٹن جلد ۲ صفحہ ۹۶۔ سمرتی چندر کا باب ۱۱ فصل ۵ فقرہ ۱۴۔ امرت بنام لکھمی نرائن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ دیکھا رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۷ (اجلاس کامل) مسٹر کولبروک کے ترجمہ مین ظاہرا جملہ اول غلط ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رو سے باپ کی طرف کے بندہوئون مین داخل ہوتے ہین اور حرف م کے نشان سے پہچانے جاتے ہین - اسی طرح اسکی خالہ اور ماموں اور مان کی پھوپھی کے بیٹے مان کی طرف کے بندہوون مین داخل ہوتے ہین اور نشان مذکورہی سے متمائز ہین - باقی اور نام جو متاکشرا مین مذکور ہوئے ہین وہ اُن فہرستون مین داخل نہین ہوتے اور بنگالہ کی کسی سند مین اُن کا حوالہ بھی نہین ہے - اور اس شجرہ مشمولہ سے

رشتہ داران مادری باپ کے ذریعہ سے -

الف

ث دادی	باپ کی خالہ	باپ کا ماموں
مان = باپ	بیٹا (م)	بیٹا (م)
مالک		

واضح ہوگا کہ وہ امکاناً کسی ایسے قاعدہ مین نہین لائے جاسکتے جو قابلیت مذہبی پر منحصر ہو (م) پس اس موقع پر یہہ واضح ہوگا کہ باپ کی خالہ کے بیٹے اور باپ کے ماموں کے بیٹے یعنی باپ کے اقربائے مادری مالک سے صرف دادی کے واسطے سے تعلق رکھتے ہین اور اسلئے

(م) مسٹر راج کمار سروادہی کاری اس قول کی نسبت کہتے ہین (دیکھئے صفحہ ۸۷) کہ "ہم فوراً ہی قبول کرلیتے ہین کہ باپ اور اور مان کے بندہو" امکاناً کسی ایسے قاعدہ مین نہین لائے جاسکتے جو محض بطلان پاردن سرادہ قابلیت مذہبی پر موقوف ہو - البتہ ان کا ایسے قاعدہ مین لانا ممکن ہے جو یہہ امر قائم کرتا ہو کہ "ہر ایک فائدہ حق وراثت کیلئے کافی ہے" - اس کے وہ شجرے دکھاتے ہین (دیکھئے صفحہ ۸۶۰) جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہہ لوگ ایکوڈسٹ (ذاتی رسوم متوفی) سرانجام کرنیکے قابل ہین لیکن اغیار بھی اسکے قابل ہین مثلاً شاگرد یا دوست یا راجہ - یعنی ہر شخص جو وارث ہو وہ ادائے رسوم مذکور کا پابند ہے - اور اسلئے اسکا بھی مستحق ہے کہ ذاتی رسوم متعلق کریا کرم متوفی اور نیز اُس کی برسی کی مقررہ رسمین انجام دے - (راج سروادہی کاری صفحہ ۸۴) بندہوان زیر بحث وارث ہوتے ہین کیونکہ وہ قریب کے رشتہ دار ہین اور وارث ہوکر خاص رسوم کو انجام دیتے ہین لیکن جب ہم سلسلہ وراثت بنگالہ پر نظر ڈالتے ہین جو درحقیقت فوائد مذہبی کے مسئلہ پر مبنی ہے تو یہہ بندہو خارج ہوجاتی ہین - اسی طرح مدراس مین بھی متوفی کے باپ کی پھوپھی کا پوتا بحیثیت بندہو اُس کا وارث ہوتا ہے سیتا رام بنام پونامل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۵ - گو بنگالہ مین اسکو خارج کردیا جاتا ہے دیکھئے کتاب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دفعہ ۵۸۷ کوئی شخص بھی اُن لوگون مین سے کسی شخص کا بھی سراده نہین کرتا جنکا مالک کرتا ہی یعنی ان کی سراده الف اور اسکے مورثین کیلئے کرتے ہین اور مالک کی سراده باپ کے سلسلہ مین اور مان یعنی ث۔ کے سلسلہ مین بھی کیجاتی ہین (ن) یعنی نتیجہ یہ ہے کہ نہ تو اُن کی سراده مین مالک کا حصہ لگتا ہے اور نہ ایسے فرایض کے ادا کرنے کے لئے وہ موثر ہوتی ہین جن کا انجام دینا اس پر فرض ہے۔ اسی طرح مان کی مامون اور خالہ کے بیٹے یعنی مان کے اقرباء

الف

اقربا بتوسط مادر مادری = ث	مان کا مامون	مان کی خالہ
مان = خ	بیٹا (م)	بیٹا (م)
مالک		

مادری صرف نانی کے توسط سے مالک سے تعلق رکھتے ہین اور بیان بالا ان پر بھی صادق آتا ہی یعنی سراده۔ الف۔ اور اسکی نسل کیلئے کرتے ہین۔ اور جو مالک کرتا ہے۔ خ۔ اور ث۔ کی نسلون یعنی اپنے ہی مرد مورثین اور مان کے مورثین کے لئے کرتا ہے اور اس موقع پر بھی کوئی قابل فہم اشتمال فائدہ مذہبی کا نہین ہے۔ اس کے خلاف جب ہم "دلیل قرابت قریبہ" کا انطباق کرتے ہین جسپر خود وجنا نیشور بھی وراثت کو قایم کرتا ہے تو کل امور ایسے سہل ہو جاتے ہین جیسا کہ ممکن ہون۔ ہر سہ طبقات مین طبقہ اول مین مالک کے خلیرے ممیرے بھائی۔ طبقہ دوم مین باپ کے خلیرے ممیرے بھائی اور طبقہ سوم مین مان کے خلیرے ممیرے بھائی شامل ہین اور ان تین سے سب کے سب سمانودگون کے بعد ہین کیونکہ ان سب کا تعلق ایک عورت کے ذریعہ سے ہوا ہے اور اسلئے مالک سے علیحدہ خاندان کے ممبر ہین۔ لیکن جب اُن کو قبول کر لیا جاتا ہے تو وہ فطری اصول پر شریک کر لئے جاتے ہین۔ (س)

(ن) یہ امر صرف اصولاً ہی صاف نہین ہے (کتاب ہذا فقرہ ۴۶۱) بلکہ مین نے کلکتہ اور مدراس کے قابل باشندون سے دریافت کر کے معلوم کیا ہے کہ کسی شخص پر یہ لازم نہین ہے کہ اپنی دادی کے مورثین کا کسی قسم کا سراده کرے۔ نیز دیکھئے جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰۲۔

(س) ورومترودیا صفحہ ۲۰۰ فقرہ ۵ سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ رشتہ داران مادری اپنے قرابت قریبہ کی وجہ سے سلسلہ بالا مین داخل ہوتے ہین۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس اُن لوگون کے سوا اور کسی کو تشریح کی ضرورت نہین ہوسکتی جو متاکشرا کے صریح منطوق کو بدلنے پر اس طور پر مصر ہوتے ہین کہ اس مین کوئی ایسی بات ملجائے جس کا ہرگز وہان وجود ہی نہین تھا مستندین بمبئی متاکشرا کے لفظون سے بھی تجاوز کرکے اصطلاح مندرجہ مین عورتون یعنی بھائی یا بہن کی لڑکیون کو بھی شامل کرتے ہین جو مطلقاً سرادہ نہین کرسکتی (ع)

صہ ۵۸۸

قدیم اصول وراثت

ف ۴۷ - اب ہم ایک طبقہ اور پیچھے جاتے ہین اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہین کہ فرائض مذہبی کا ابتدائی قانون کیا تھا اور اسکو حق وراثت سے کہان تک تعلق تھا - مین یہہ بیان کرچکا ہون کہ مردون کو پنڈ دینے کا عمل اس بزرگ پرستی سے متعلق تھا جو تمام رہنما آریا اقوام مین شایع تھا (کتاب ہذا فقرہ ۶۰) یہ پنڈ بالضرور سلسلۂ قریب مین متوفی کے اولاد ذکور کیجانب سے دے جاتے تھے - اور ان پنڈون کی حیثیت اور اُن کے بجا لانے کی سختی فطرتی طور پر مورث سے دینے والا کی دوری کے لحاظ سے مختلف ہوگی یہہ قاعدہ جیسا ہم فقرہ ۶۰۴ (کتاب ہذا) مین دیکھینگے ہین موافق توقع تھا - توریث جائداد فطرتاً ایک ہی نسل مین رہیگی یعنی کچھہ تو اس وجہہ سے کہ اگر جائداد کو بتوسط اناث دوسرے خاندان یا فرقہ کے لوگون پر منتقل ہونے دیا جائیگا تو تمام انتظام خاندانی ٹوٹ جائیگا (ف) اور کچھہ اس وجہہ سے کہ ذکور کو دوسرا استحقاق

(ع) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۵ و ۱۲۷ - کتاب ہذا فقرہ ۵۴۱ - مین نے اس کتاب کی پہلی طبع (۱۸۷۵ء) سے وہ تمام استدلال باقی رکھا ہے جو ان فقرات بالا مین درج کیا گیا جو اسی وقت مین لکھی گئی تھی جب مین اس امر سے آگاہ نہ تھا کہ جو مسئلہ اُن مین ہین اسپر فیصلہ صریح ہوچکا ہے - یہہ اصول کہ بروی قانون متاکشرا وراثت قرابت پر مبنی ہے اور تاثیر مذہبی پر مبنی نہین ہے - اب صریح فیصلہ جات سے طے ہوچکا ہے سب سے پہلے یہہ قاعدہ بمبئی مین بمقدمہ للوبھائی بنام مان کنور بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ قائم ہوا تھا جو پریوی کونسل مین بحال رہا - للوبھائی بنام کاسی بائی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ - اور یہی قاعدہ ہائی کورٹ بنگالہ نے بھی اپنے احاطہ کے ان مقدمات پر منطبق کیا ہے جو تابع قانون متاکشرا تھے - امید بنام اودوی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۹ - انند بی بی بنام نوبت لال - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۵ (۳۱۸) - ملاحظہ ہو رائے جسٹس محمود صاحب انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۲ -

(ف) دیکھئے اینشنٹ لا قانون قدیم مولفہ مین صفحہ ۱۴۹ - پنجاب کسٹمس صفحات ۱۱ و ۱۲ و ۲۵ و ۳۷ و ۴۸ و ۵۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا۔ اسلئے کہ وہ صرف اولاد ہی نہوتے تھے بلکہ متوفی کی پوجا کرنے والے بھی ہوتے تھے۔ رشتہ داران ہم جدی بتوسط اناث جو غیر خاندان کی ہوتی تہین اور اُن کے مورثین کا جداگانہ سلسلہ ہوتا تھا۔ اُن پر پنڈ دینے کا کوئی لزوم نہ تھا اور نہ وارث ہونے کا استحقاق تھا۔ یہی فاعدہ جو قدیم رسالہ جات مین قائم کیا گیا ہے اب بھی معلوم ہوتا ہی یعنی پنڈ۔ پنڈ بھاگ اور ترپن کا لزوم شایع ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وراثت سپنڈ۔ سکولیا۔ اور سمانودکون کے سلسلہ سے پہنچا کرتی ہے۔ اور پھر ان کے عین مابعد اغیار پر منتقل ہوتی ہے۔ جیسے گرو چیلا۔ برہمن فاضل یا راجہ۔ (ص) اور خاندان غیر مین سے صرف نواسہ ہی ایک ایسا شخص ہے جس کے متعلق رسوم کریا کرم کی ادائی کا لزوم یا وارث ہونے کا حق بیان کیا گیا ہی (ق)

فرض مذہبی نتیجہ وراثت ہی نہ کہ سبب وراثت۔

لیکن اسکو ہمیشہ مستثنے حیثیت مین سمجھا گیا ہی جس کے اسباب پر آیندہ بحث کیجائیگی (کتاب ہذا فقرہ ۵۱۸) نواسہ مذکور بندہو کی حیثیت مین وارث نہین ہوتا جیساکہ وہ حقیقت مین ہے بلکہ بہت ہی بلند مرتبہ حیثیت مین بسلسلہ رشتہ داران پدری وارث ہوتا ہی۔ پس واضح ہوگا کہ کوئی شخص کریا کرم اور مذہبی سرادہ ادا کرنیکی وجہ سے وارث نہین ہوا بلکہ اسوجہ سے وارث ہوا کہ متوفی کا عزیز قریب تہا اور اسی وجہ سے اُس نے مذہبی سرادہ بھی کئے تھے۔ بیشتر صورتون مین وارث جائداد ایسا شخص ہی ہوگا جسپر لازم تھا کہ پرتیہ پنڈھ دے لیکن محض قائم مقامی جائداد ہی کے لحاظ سے لازم ہوگا کہ اُن تمام رسوم کو ادا کیا جائے جو نجات متوفے کے لئے ضرور ہون جیسے کہ قائم مقامی مذکور متوفے کے ادائے قرض کو لازم کردیتی ہے۔ (مر) پس اس کے موافق جب کوئی چیلا وارث ہوتا ہی تو

(ص) منو باب ۹ فقرہ ۱۸۵ تا ۱۸۹۔ یاستب باب ۲ فصل ۱۴ فقرہ ۲ تا ۵ بودہائن باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۱ تا ۳۔ گوتم باب ۲۸ فقرہ ۱۰ وششٹھ باب ۱۷ فقرہ ۴۰ تا ۳۱۔ وشنو باب ۱۷ فقرہ ۴ تا ۱۶ نارد باب ۱۳ فقرہ ۱ تا ۵۔ دواسنا داخراندکر مین مسٹر کولبروک نے لفظ بندہو کا ترجمہ دور کا رشتہ دار کیا ہے اور جو ظاہرا اُن لوگون سے تعلق رکھتا ہے جو ایک ہی خاندان کے ہون۔

(ق) منو باب ۹ فقرہ ۱۲۷ تا ۱۳۳ و ۱۳۹ و ۱۴۰۔

(مر) رسم ہوم کا ادا کرنا تین قرضون مین سے ایک قرض تھا منو باب ۵ فقرہ ۳۵ و ۳۶۔ راج سروہی کاری صفحہ ۱۷۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ کریا کرم ادا کرتا ہے چنانچہ عام طور پر مشہور ہے کہ جو جائداد پائے گا وہی کریا کرم بھی کرے گا (ش) اور اسی کے موافق مسٹر کولبروک بھی کہتے ہین کہ "قانونی مثل یہہ نہین ہے کہ جو کریا کرم کرے وہ وارث ہے بلکہ مثل یہہ ہے کہ جو جائداد پر فائز ہو اُس کا فرض ہے کہ کریا کرم کرے" (ت) اور مقدمہ دت نرائن بنام اجیت کے ساتھ انھون نے جو شرح شامل کی ہے (ث) اُن اقوال مقتبسہ بالا کی نسبت وہ کہتے ہین کہ "ان عبارتون سے یہہ نہین مستنبط ہوتا کہ محض کریا کرم کا ادا کرنا وراثت کا مستحق کرتا ہو۔ بلکہ خود وارث کا فرض ہے کہ بطور واجب اس شخص کے آخری رسوم کو ادا کرے جسکی دولت اُس پر منتقل ہوئی ہے" اور یہی رائے ڈاکٹر میر نے بھی اختیار کی ہے (خ) چنانچہ وہ کہتے ہین کہ "متوفی کا سرادھ کرنے پر وراثت کی پہنچنے کی ترتیب نہین دیگئی جیسا کہ کنیش نے فرض کیا ہے کیونکہ ان سرادھون اور پرستش مورثون کے قاعدہ کی ابتدا اس زمانہ مین ہوئی ہے جب تقسیم جائداد کا خیال نہین پیدا ہوا تھا۔ لیکن زمانہ مابعد مین البتہ جب تقسیم جائداد کا دور ہوا تو اس امر کی تعریف ضروری ہوگئی کہ کون شخص پر پیتہ پنڈ دے اور کس کو دینا چاہیے۔ پس فطرتاً یہہ فرض اُن لوگون کے ذمہ رہا جنھون نے وراثت پائی (ذ)۔ زمانہ قدیم مین یہہ امر ناممکن رہا ہوگا کہ کسی خاص شخص کی نشاندہی کیجائے کیونکہ ہر پشت مابعد اپنی کل پشت ماقبل سے اولاد کا رشتہ رکھتی تھی اور یہہ نہ تھا کہ کوئی خاص شخص کسی شخص خاص سے رشتہ رکھے۔ مگر جب ہم منو کی ایک بچن مین دیکھتے ہین کہ پوتے کو پنڈ کا دینا ضرور ہے تو ہم یہہ استنباط کر سکتے ہین کہ یہہ فرض اس واقعہ سے پیدا ہوا ہے کہ وہ وارث ہوا"

صفحہ ۵۹۰

(ش) ورہسپتی سمرتی (جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۴) وشنو (ایضاً صفحہ ۵۰۶) ساتاپ (ایضاً صفحہ ۵۲۵) گولڈ اسٹکر صفحہ ۱۳۔ رای عدالت بھیارام بنام بھیاگر۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۰ (پریوی کونسل) سمرتی چندرکا باب ۱ فصل ۵ فقرہ ۱ (نوٹ ۲)۔ لیکن دیکھئے رائے جسٹس متر صاحب مقدمہ گردھاری نند۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۸ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۴ (اجلاس کامل)

(ت) اسٹرنجس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۴۲۔

(ث) فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۲۰ (۲۶)

(خ) واسی انڈشی اربرکٹ صفحہ ۸۵۔

(ذ) دیکھئے گولڈ اسٹکر صفحہ ۳۶ جس مین وہ ظاہر کرتے ہین کہ وہ تمام رسوم جن سے خرچ عائد ہوتا ہو بذریعہ خاندان انجام پانے چاہئین جو قابض جائداد ہو۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرنا اخلاف مین بالراست وارث آخر ہے۔

۴۷۴ - یہ واقعہ کہ سلسلہ توریث بالراست پوتے پر منتہی ہونے کے بعد پھر اوپر کیطرف بڑھا ہے عموماً اس امر کا آزمایشی ثبوت سمجھا گیا ہے کہ قانون وراثت بنہو اصول تاثیر مذہبی پر مبنی تھا۔ مقننین بنگالہ نے اسکی جو وجہ بیان کی ہے وہ یہہ ہے کہ جو لوگ سلسلہ اولاد مین دور ہوتے ہین وہ کم تاثیر مذہبی کی سرادہ کرتے ہین لیکن مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ امر بالکل ہی جداگانہ توضیح کی قابلیت رکھتا ہے۔ اسلئے کہ جب جائداد برنبار پس ماندگی جداگانہ طور پر نہین منتقل ہوتی ہی تو قاعدہ وراثت دراصل بمناسبت طریق ابتدائی بنایا گیا تہا اور حق وراثت انہین لوگون مین محدود ہوتا تھا جو ابتداً بذریعہ پس ماندگی وارث ہوتے تھے لیکن جداگانہ مدارج کے لحاظ سے نہ کہ ایک ہی وقت مین ایک جسم کی حیثیت مین پس اب جن لوگون کو روئے پس ماندگی جائداد ملی وہ وہ لوگ تھے جو ایک ہی مکان مین باہم رہتے تھے۔ باہر حال ایسا نزدیک کا تعلق رکھتے تھے کہ ایک ہی بزرگ کے تحت اقتدار رہتے یہہ امر تقریباً ناممکن تھا کہ ایک خاندان مین کبھی راست سلسلہ مین چار پشتون سے زیادہ لوگ رہ سکتے ہون کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو غالباً وہ خاندانی مکان ترک کر دیتے۔ ص ۵۹۱

بہرحال مورث اعلیٰ کا زیادہ دور کا رشتہ دار اسکے بھائی بھتیجون اور بھتیجون کے بیٹون کے مقابلہ مین کمتر عزیز سمجھا جائیگا۔ اور ان اشخاص کو اس سے بہت ہی زیادہ محبت رہی ہوگی اور جہان کریا کرم کرنا ایک اہم واقعہ سمجھا جاتا ہوگا وہان وہ اسکے کریا کرم کرنے مین غالباً حصہ لیتے ہون گے۔ پس یہا ایک فطرتی اور امر تھا کہ وراثت خاندان ہی مین رکہی جاے جو پہلے سب سے نیچے کے انتہا کو پہنچے اور اسکے بعد پھر اوپر کو عود کرے۔ درحقیقت منوج کا جو کچھہ قول ہے وہ یہی ہے کہ "پریتہ پنڈ دینے والے شخصون کیلئے مشخص کیا گیا ہے۔ چوتھا شخص پنڈ کا دینے والا ہے۔ لیکن پانچوین شخص کو کوئی واسطہ نہین ہے اسکے بعد تیسری پشت مین جو سب سے زیادہ قریب ہو وہی وراثت کا مالک ہے۔" (الف)

الف ہمنو باب ۹ فقرہ ۱۸۷۔ مسٹر راج کمار سروادہی کہ اری صفحہ ۲۸۴ و ۲۸۶ مین اس بچن کی نسبت بیان کرتے ہین کہ دو معارض مسائل وراثت یعنی قرابت اور فوائد مذہبی بتلاتے ہین لیکن مجھے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بچن مذکور مین قرابت کے سوا کسی اصول کا حوالہ نہین ہی۔ جو لوگ پریتہ پنڈ دیتے تھے وہ متوفی کے قریب کے رشتہ دار ہوتے تھے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنجاب

جیسا کہ مین اکثر بیان کر چکا ہون پنجاب مین جہان اصول تاثیر مذہبی نامعلوم ہے وہان بھی سلسلہ راست اولاد کا اسطح منتہی ہو جاتا ہے اور جو لوگ مورث مشترک سے لیکر تین پشتون سے متجاوز رہوتے ہین اُن کی نسبت خیال کیا گیا ہے کہ اُس جائداد مین کوئی حصہ نہین رکھتے - جو اُن کو یہ استحقاق دیتا ہو کہ اُس کے انتقال پر اعتراض کرین (ب) یعنی عملاً وہ خاندان سے خارج سمجھے جاتے ہین - مسٹر مکلنن نے اُس قدیم آترش قانون پر بھی متوجہ کیا ہے جو تقریباً اسی طریقہ سے چوتھی پشت کے لئے جائداد موروثی مین حق حصہ داری کو محدود کرتا ہے (ج)

توریث از بار مادری -

۴۷۵ - مجھے اس قسم کی معلومات نہین ہے جسکی بنیاد پر یہ بیان کر سکون کہ آیا مورثان مادری کے سراوہ کرنے کا عمل ہمیشہ سے موجود تھا یا آنکہ ایجاد تھی جو برہمنون کی اس خواہش سے ہو گئی کہ رسوم مذہبی مین اضافہ ہو جائے یا اس اصول سے پیدا ہوئی کہ "دولت مذہبی ہوم کیلئے پیدا کی گئی ہے (د)" پس اگر کیشیت رواج رسمی اس کا وجود تھا تو مولفین شاستر کا اس کی نسبت حوالہ نہ دینا اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ اس کا کوئی قانونی اثر نہ تھا - یہہ ایک امر تو صاف ظاہر ہے کہ عمل مذکور کے ساتھہ حق وراثت نہ تھا اسلئے کہ جو لوگ اس قسم کی سراوہ کیا کرتے تھے وہ بروے قاعدہ قدیمہ شاستر وارث نہین ہو سکتے تھے تاوقتیکہ سب سے آخر کے مرد راست سلسلہ اولاد کا خاتمہ نہو جائے (کتاب ہذا فقرہ ۱-۴۷) اہل بنگالہ کی رائے نسبت اندازہ قابلیت سراوہ رشتہ داران مادری بمقابلہ سراوہ رشتہ داران پدری اور پھر اسکے لحاظ سے وراثت دینا بالکل ایجادی ہے - یہہ مسئلہ سراوہ کرنے اور وارث جائداد ہونے کو اسکی عوض کہ اسکو قدیم اور نتیجہ سمجھا جائے سبب و اثر سمجھنے سے پیدا ہوا ہے - مُردون کے لئے ہوم کرنا درحقیقت ایک فرض تھا جو وسیع ہو کر بثبوت حقیقت سمجھا جانے لگا اور جب یہ خیال پختہ ہو گیا تو فوراً ہی تمام سراوہ کرنے والے لوگون سے متعلق کر دیا گیا عام اس سے کہ اُن کے کرنے کا سبب کچھہ ہی ہو - اور وہ اصول جو ایسے لوگون کے جانچ

ص ۵۹۲

(ب) پنجاب کسٹمس صفحہ ۳۲ -
(ج) مکلنن صفحہ ۴۷۱ و ۴۹۶ -
(د) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۱۴ - کتاب ہذا - فقرہ ۲۱۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حیثیت سے متعلق کیے گئے جو درحقیقت وارث تھے اس غرض سے متعلق کیے گئے تھے کہ ایسے لوگون کا حق پیدا کیا جائے جو سلسلہ ورثا مین نہ تھے۔ ایک رشتہ دار پدری جو مالک کو تین پنڈ دیتا تھا وہ بالضرور اس رشتہ دار سے قریب تھا جو صرف ایک پنڈ دیتا تھا اور اسی وجہ سے وارث مرجح بھی تھا۔ غرض یہ فرض کر لیا گیا کہ اصول مذکور رشتہ داران پدری تک محدود نہ تھا بلکہ تقابل رشتہ داران پدری و مادری کیلئے ایک ذریعہ پیدا کرتا تھا۔ اس اصول کا استعمال متاکشرا اور دائبھاگ کا معمولی سا فرق ہے۔ متاکشرا نے اس فرق کو تسلیم کیا ہے جسکے ۔ث۔ کا سرادہ کر دینے مین الف اور ۔ب۔ پابند تھے لیکن فرق مذکور کا استعمال اس غرض سے کیا ہے کہ سلسلۂ اصلی مین ۔خ۔ سے دونون مین سے ایک کے قریب ہونے کا حال معلوم ہو جائے۔ اور دائبھاگ کے خیال مین سلسلہ کا راست ہونا غیر اہم ہے اگر سرادہون کا فرق ثابت ہو جائے۔ ص ۵۹۳

پنجاب مین اور بنبر سکھون اور جلین مین قواعد توریث وہی معلوم ہوتے ہین جو متاکشرا مین ہین لیکن تاثیر مذہبی کا مسئلہ بالکل ہی غیر معروف ہے (د)

(د) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۱۔ کتاب ہذا فقرہ ۔۴۴۔ پنجاب کسٹمری لاحصۂ دوم ص ۱۰۰ و ۱۳۷ و ۱۴۲۔ و ۱۷۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سترہوان باب

وراثت

عورتون کی قائم مقامی کا اصول

عورتون کی قدیم حیثیت

صفحہ انگریزی ۵۹۴

ف ۴۷۶ جائداد خاندانی پر قبضہ کرنے اور وارث ہونیکا استحقاق عورتون کیلئے بالضرور اسی خاندان کے انتظام پر منحصر رہا ہوگا جس سے وہ متعلق رہی ہون مخلوط اور نائرون کے قسم کی اون قومون مین جن مین تعدد شوہران کا رواج تہا نہ باپ خاندان کا انسر اور مرجع ظاہر ہوتا تہا اسلیئے کہ وہ نامعلوم ہوتا تہا اور نہ زوجہ ہوا کرتی تھی جسکا ان مین وجود ہی نہ تہا بلکہ مان ہوتی تھی (کتاب ہذا فقرہ ۲۰۸) مکان۔عورت اور اوسکے بچون کا مکان تہا اور وہان ہی وہ اس مرد سے ملاقات کرتی تھی جس کا اوسکے بچون کا باپ ہونا ممکن تہا ہی اور نہین بھی تھا۔مرد کا مکان اس حلقہ مین ہوتا تھا جس سے اسکی مان متعلق ہوتی تھی۔وہ ایک خاندان مین ورثہ پاتا تھا اور اسکے بچے دوسرے خاندان مین وارث ہوتے تھے کنارا مین جہان یہہ طریقہ اپنی اصلی شکل مین باقی ہے وہان حقیقی انتظام جائداد عورتون کہ ملتا تھا اور اب بھی عموماً ایسا ہی ہے۔ملیبار مین ہمیشہ وہ مرد جو سب مین بڑا ہو منتظم خاندان ہوا کرتا ہے گو توریث کا استقرار اناث کے ذریعہ سے ہوا کرتا ہے۔(الف) اور اس

(الف) اسٹرکس مینول فقرہ ۴۰ تا ۴۰۔مینڈاچی بنام تماجو۔رپورٹ انیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۸۰۔تمپا بنام ہالنگ ایفاً جلد ۴ صفحہ ۳۸۔دیو بنام دیوی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۵۲ ہالنگ بنام ہری اما انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۲۔ملاحظہ ہو میٹولن صفحہ ۲۵۔جسمین مصنف نے بالکل یہی تعریف قدیم کا رین (ایک قسم کی یہی بیان کی ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بالکل برعکس آریا طریقہ کے خاندانہائے غیر منقسمہ معمولی مین ہوا کرتا تھا یعنے تمام جائداد مرد دان کو پہنچتی تھی اور موجودہ افسر خاندان ہی کے انتظام مین رہتی تھی - عورتین محض اپنے شوہرون اور باپون کے بہروسہ ہوتی تہین اور جبتک خاندان مین ایک مرد بھی باقی رہتا عورتون کیلئے وراثت کا مدعی ہونا ممکن نہ تھا - پس زمانہ مذکور وہی زمانہ ہے جس سے ان اقوال کو متعلق کرنا چاہیئے جس کا یہہ منشا ہے کہ عورتین ہرگز آزادانہ حقوق نہین رکھتی ہین -

ثبوت مین عورتون کے کوئی حقوق نہ تھے

صد ۵۹۵

تین شخص یعنی بیوی بیٹا اور غلام شاستر مین اسطرح بیان ہوے ہین کہ اپنی کوئی جداگانہ دولت نہین رکھتے اور جو دولت کہ وہ کمائین وہ قاعدۃً اس شخص کیلئے ہے جس کے وہ مملوک ہین" (ب) "عورت کی بچپنے مین باپ اور جوانی مین شوہر اور بڑھاپے مین بیٹا حفاظت کرتا ہے مگر عورت کو خود مختار ہونے کا حق نہین ہے" (ج) بودہائن اور دشٹھہ اپنی فہرست وارثان مین عورتون کو نہین لکھتے ہین اور اول الذکر نے وید کے ایک بچن کی سند پر صراحتاً بیان کیا ہے کہ عورتون کو وارث ہونے کا کوئی حق نہین ہے - (د) لیکن بودہائن نے جس بچن پر بہروسہ کیا ہے اُسکے ایسے معنی بھی لیے جاسکتے ہین کہ اونکے دعوی کی تائید نہو" (ھ) مگر بالیقین اِس سے اس وقعت مین کوئی کمی نہین ہوتی ہے جو اون کے بیان کو اوسوقت کے رواج کی شہادت مین دیا جائے - کیونکہ انکی سند کی اب بھی اس حد تک عزت ہے کہ بنگالہ اور بنارس کے مکتب والے یہہ خیال کرتے ہین کہ صرف صریح قول کی بنیاد پر عورت وارث ہوسکتی ہے - (د) اس بارہ مین جیساکہ آگے چلکر واضح ہوگا مغربی قانون والون کو اختلاف ہے

(ب) منو باب ۸ فقرہ - ۴۱۶

(ج) بودہائن باب ۲ فصل ۲ فقرہ - ۲۷ - منو باب ۹ فقرہ - ۳ دیکھیے سانچ لکھیت (جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۸۴) ومتن مقتبسہ یاجنوالکیہ ۴ فقرہ - ۴۴ - بیوہار نرنی مولفہ ورداراجیہ صفحہ ۳۹ -

(د) بودہائن باب ۱ فصل ۵ و ۱۱ فقرہ - ۱ تا ۱۴ - باب ۲ فصل ۲ و ۳ فقرہ - ۴۴ تا ۴۶ - وشٹھہ باب ۱۷ -

(ھ) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۶ - یاجنوالکیہ فقرہ - ۴۴ -

(و) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۶ - وراہ بہاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ - ۱۱ - سمرتی چندرکا باب ۱۱ صفحہ ۵ فقرہ - ۲ و ۳ و ۴ قانون وراثت پسر و مترودیا صفحہ ۴۷ تا ۱۹ - رای جسٹس متر صاحب مقدمہ گرو نام اینڈ بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۰ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ (اجلاس کامل) رای ولسٹراپ صاحب چیف جسٹس بمقدمہ للو بہائی بنام مان کنور بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۱۸ و ۴۲۸ و ۴۳۸ - وہی مقدمہ بحالت اپیل للو بہائی بنام کاشی بائی رای عدالت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۱۲ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ - گوری بنام رکو - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۵ جگت نرائن بنام بلدو داس ایضاً جلد ۵ صفحہ ۲۱۱ رای عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۲۲ - دہرم شاستر منڈلک صفحہ ۳۵ و ۳۶ فیصلہ جات عالیہ من ہائیکورٹ مدراس اس قاعدہ کو بالعموم منطبق کرنیکی بنسبت کسی قدر شک کرتی ہے دیکھیئے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ ایضاً جلد ۸ صفحہ ۱۱۷ و ۱۲۷ و ۱۲۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۸۸ و ۴۹۰)

جائداد کی نسبت عورتون کے حق کا پیدا ہونا۔

۴۷۷ وہی اسباب جو اتحاد خاندانی کو توڑنے کے ہادی ہیں ہین عورتون کے جائداد خاندانی پانے کے لئے بھی ہون گے جب تقسیم کا نفاذ ہوا تو وہ سرمایہ جس سے عورتون کی پرورش ہوتی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو فطرتی طریقہ یہ ہوا ہو گا کہ یا تو کسی ممبر خاندان کو زاید حصہ دیدیا جائے کہ اُن کی پرورش کا ذمہ دار ہو جائے یا خود اُن کو حصے دیدئے گئے کہ اُس سے اپنی بسر کرین اور جو کچھ ہوا وہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے (نما) اسی طرح کسی مالک لاولد کے مرنے پر جو حصہ دار آخر رہا ہو یا جو دوسرے ممبرون سے جدا ہو گیا ہو۔ یا جسکی جائداد مکسوبہ ذاتی ہو وہان زیادہ تر فطرتی یہی طریقہ ہو گا کہ جائداد بنابر پرورش خاندان خاندانی عورت ہی کے قبضہ مین رہے بہ نسبت اسکے کہ وہ مع جائداد دور کے ممبران خاندان کو دیدیجائے جو ممکن ہے کہ محض اجنبی ہون۔ ص ۵۹۶

محض بنابر گزارہ

پس اسی طریقہ سے اُنکا حق بحیثیت وارث نہ بحیثیت حصہ داران پیدا ہو گیا ہو گا لیکن حق مذکور اپنے سبب سے یعنی اون کے استحقاق بنسبت نفقہ ذاتی متجاوز نہو گا۔ اور عورتون پر مردون کی قدیم ترجیح (کتاب ہذا فقرہ ۴۷۱ و ۴۷۳) اس حق کو یہان تک محدود کر دیگی کہ جائداد کو کلیتاً خاندان سے نکل جانے اور اجنبی مردون کے ہاتھ پڑنے سے روک دے اور نہ عورتون کو یہہ اجازت تھی کہ اخلاف کیلئے سرمایہ جدید ہو جائین جس سے وراثت اونکے ورثار کو پہنچ جائے۔ پس کوئی شک نہین کہ یہہ وجہ اُس قاعدہ کی بنیاد ہے جو تمامی کتب وراثت مین اختیار ہوا ہے کہ جہان کوئی عورت کسی مرد کی وارث ہو تو اوس عورت کے مرنے پر اس مرد کے ورثا جائداد پاتے ہین عورت کے ورثار نہین پاتے (کتاب ہذا فقرہ ۵۶۵)

بیٹی کا حق۔

۴۷۸ وہ عورتین جو کسی شخص کے خاندان کی حقیقی ممبر اور اس حیثیت سے مستحق پرورش ہوتی ہین وہ ہمیشہ اس شخص کی بیٹی ماں بیوی یا بہن کے درجہ کی ہوتی ہین اور ان الفاظ مین بہت ہی دور کی اسی طبقہ کے رشتہ دار مثلاً دادی وغیرہ بھی شریک ہوتی ہین مگر بیٹی اور ماں کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو سب سے پہلے حق مسلمہ توریث

(نما) کتاب ہذا فقرہ ۴۳۶ و ۴۴۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل ہوا تھا۔ منوجی کے نزدیک باپ کے بعد بیٹی کا وارث ہونا جایز ہے لیکن یہہ امر بہت ہی مشکوک ہے کہ آیا منوجی نے اس حق کو اوس حالت کے ساتھہ تو محدود نہین کیا ہے جس مین بیٹی بطور خاص اس کام کیلئے مقرر کیجاتی تھی کہ اُسکے لیئے بیٹا پیدا کرائے مین اِس امر کو بیان کر چکا ہون کہ جو بیٹی اسی طرح پر مقرر ہوتی تھی وہ اپنے باپ کے گھرانے مین رہتی تھی۔ تاکہ اسکا بیٹا اسکے باپ کا بیٹا ہو اور اپنے حقیقی باپ کا بیٹا نہو۔ (ح) پس اِس قسم کی بیٹی کی فطرتاً بطور خاص رعایت کیجائیگی اسلیئے کہ توریث جائداد اُس کے حق مین جائداد مذکور کو خاندان سے باہر نہ کریگی منوجی کا وہ قول جسمین بیٹی کا حق وراثت مذکور ہے ان تین اقوال کی بعد درج ہے۔ جو مخصوص دختر مقررہ کی بابت مذکور ہوئے ہین اِس کے بعد اُن کا قول ہے کہ ہر شخص کا بیٹا خود اسکے مانند بھی ہے اور جیسا بیٹا ہے ویسی ہی بیٹی ہے (جو بطریق مذکور مقرر کیگئی ہو) کیونکر (اگر اسکے بیٹا نہو) بیٹی کے سوا کوئی شخص اسکی جائداد پا سکتا ہے جو خاص اِسکے روح سے ایسے قریب کا واسطہ رکھتی ہے" (ط) جو الفاظ خطوط وحدانی مین دیئے گئے ہین وہ کلوک بھٹ کی توضیح ہین جس نے ظاہرا اُس قول کو ویسا ہی سمجھا ہے جیسا مین سمجھتا ہون۔ اور اسکے بسبت یہی رائے دریسو دیو سوامی اور ویورت کی بھی تھی جیسا کہ سمرتی چندرکا مین مذکور ہے۔ (ی)

دختر مقررہ

یہہ امر قابل ذکر ہے کہ اُن اقوال مین جہان منوجی نے اُس شخص کا سلسلہ وتاریخ بیان کیا ہے جس نے کوئی اولاد نچھوڑی ہو۔ وہان وہ بیٹی کے وارث ہونے کا کوئی حوالہ نہین دیتے ہین (ک) لیکن اگر ہم یہ فرض کرلین کہ اول کی عبارت مین منوجی نے صرف اس بیٹی کا ذکر کیا ہے جو اپنے تقرر خاص کیوجہ سے شخص مذکور کا بیٹا بنگئی ہو جیسا کہ وششٹھہ نے بیان کیا ہے (ل) تو اقوال مذکورہ مین موافقت ہو جائیگی۔ اور یہ امر اس مرتبہ سے موافقت کرتا ہے جو نارد نے بیٹی کو دیا ہے یعنی وہ اسکا درجہ بیٹے کے بعد اس دلیل پر قائم کرتا ہے۔ کہ وہ نسل کو باقی رکھتی ہے۔ اور بیٹا اور بیٹی برابر اپنے باپ کی قوم کو باقی رکھتے ہین" (م) لیکن یہہ قول صرف معینہ بیٹی کیلئے نہایت صحیح ہو سکتا ہے اسلیئے کہ کسی

(ح) کتاب ہذا فقرہ ۷۳ و ۵۱۸۔
(ط) منو باب ۹ فقرہ ۱۲۷ تا ۱۳۰۔
(ی) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۱۶۔
(ک) منو باب ۹ فقرہ ۱۸۵ و ۲۱۷۔
(ل) کتاب ہذا فقرہ ۷۳۔
(م) نارد باب ۱۳ فقرہ ۵۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بیٹی کا بیٹا بند ہوؤن کے مثل غیر خاندان اور غیر نام کا ہوگا مگر جب معینہ بیٹی کا عمل متروک ہوگیا (ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ ۷۰۵) تو غیر معینہ بیٹی بھی فطرتاً اوسی درجہ میں داخل ہوگی یا کچھ وہ درجہ رکھیگی جو رواج نے عام کردیا تھا۔ پس اس کا حق قرابت کی سادہ دلیل پر مبنی ہوگا۔ اور یہی وہ دلیل ہے جسپر دھرمستھی اور متاکشرا نے اس حق کو مبنی کیا ہے۔ "جس طرح بیٹا پیدا ہوتا ہے اوسی طرح ہر شخص کی بیٹی بھی اسکے مختلف اعضاء سے پیدا ہوتی ہے پھر کیسے ہوگا کہ کوئی اور شخص اسکے باپ کی دولت حاصل کرے" (ن)

قرآن میں باہم ترجیح کے دلائل۔

۷۹۴ - دانایان قدیم کے اقوال میں ایک بیٹی پر دوسری بیٹی کے مرجح ہوکر وارث ہونیکی قابلیت کی نسبت کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے دیولا کا قول ہے کہ "باپ کی جائداد میں سے ناکتخدا بیٹیوں کو کوئی حصہ شادی کے بابت ضرور دینا چاہیئے اور اسکی خاص بیٹی جو جائز طور پر پیدا ہوئی ہو اُس شخص کی جائداد کو جسکے اولاد ذکور نہو بیٹے کی طرح پائیگی" (س) اس سے یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ حق وراثت دختر جہیز دینے کے لزوم سے پیدا ہوا ہے چنانچہ کاتیاین کا قول ہے کہ "بیوہ کو اجازت ہے کہ اپنے شوہر کی دولت حاصل کرے اور اگر وہ نہو تو ناکتخدا بیٹی یا وہ بیٹی جس کے لئے ذریعہ پرورش نہو وارث ہوتی ہے" (ع) اور پرسر نے اس قاعدہ کو یون وسیع کیا ہے (ف)

قانون بنارس

اگر متوفے کی اولاد نرینہ نہو تو ناکتخدا بیٹی وارث ہوگی اور اگر وہ بھی نہو تو ناکتخدا بیٹی وارث ہوگی" بہرحال اس حد تک تو کوئی خیال قابلیت مذہبی کے متعلق نہیں ہے اور مقصود جہیز یہہ ہے کہ شادی کو سہل کیا جائے اور بیٹی کو فائدہ پہنچایا جائے (ص)

ص ۵۹۸

(ن) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲۔

(س) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۹۱۔ نیز ملاحظہ ہو ماجاولک باب ۲ فقرہ ۱۳۵۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۲

(ع) مقتبسہ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۲۰۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲۔

(ف) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۹۰۔

(ص) دیکھئے وسشٹھہ مقتبسہ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۶ نیز تصنیف جراڈ ٹیولن صفحہ ۱۲۔ نوٹ ۲ جسمیں وہ ظاہر کرتے ہین کہ اگر عورت کو درجہ کا تنزل محض مورد خبیداری ہونے پر مشتمل ہوتا تو درحالیکہ جہیز دینے کی ضرورت نہ تھی ضرور تھا کہ پہلی کوشش اسکو بلند مرتبہ کرنے کی ہوتی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پس بتقاضائے فطرت یہہ ہے کہ جو بیٹی دینیا دار ہو چکی ہے اسکا استحقاق اسکے مقابلہ مین کم ہوگا جس کو دولت کی تلاش باقی ہو اور اسی طرح منکوحہ بیٹیون کے تقابل مین غریب بیٹی کو مالدار بیٹی پر ترجیح دیجاتی تھی (ق) سمرتی چندرکا کے سوا بنارس اسکول کا اور کوئی مصنف بیٹی کو قطعاً خارج یا اسکی وراثت کیلئے محض سادہ دلیل ترابت نہین بتلاتا ہے۔ (ر)

قاعدہ بنگالہ | بنگالہ کے مصنفین اول مین تاثیر مذہبی ہی کا خیال پیدا کرتے ہین مگر کوئی شک نہین کہ بیٹی خود مذہبی سرادہ نہین کرسکتی لیکن اسکا حق اس دلیل پر مبنی کیا گیا تھا کہ وہ ایسی اولاد پیدا کرسکتی ہے جو سرادہ کرسکین (ش) منو کے مطالعہ سے معلوم ہوگا (جیسا کہ توقع کیجاسکتی تھی) کہ بیٹی کا بیٹا جس کو پرپتہ پنڈ دینے کا اقتدار پوتے کے برابر خیال کیا گیا تھا اس سے معینہ بیٹی کا بیٹا مراد ہے (ت) مگر جمتواہن نے یہہ قرار دیا ہے کہ کوئی بیٹی اسوقت تک وارث نہین ہوسکتی جبتک اسکے کوئی اولاد نرینہ یا اولاد نرینہ جننے کی قابلیت نہو جس کا نتیجہ فطرتی یہہ تھا کہ وہ بیٹیان جو بیوہ یا بانجھہ یا ظاہرا بیٹی کے سوا اور کچھہ جننے کی قابلیت نرکھتی ہون وہ وراثت سے خارج ہوجائین (ث) یہی اصول سمرتی چندرکا کے مصنف نے بھی اختیار کیا ہے اور لازماً بانجھہ بیٹیون کو خارج کرتا ہے (خ) مگر واضح ہوگا کہ جنوبی ہند مین اس امر کی نسبت اسکی سند مقبول نہین ہوئی ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۵۱۴) جس طریقہ سے کہ یہہ مختلف اصول کارگر ہوتے ہین اسکی جانچ آئندہ باب سلسلہ وراثت مین کیجائیگی (فقرہ ۵۱۴ - کتاب ہذا)۔ ص ۵۹۹

(ق) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۴ - سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۲۱ - بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۱ و ۱۲ قانون وراثت بجب و رومتر و دیا صفحہ ۱۸۱۔

(ر) بیواد چنتامنی ۲۹۱ و ۲۹۲ - بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۰ - مادہویہ فقرہ ۳۶ - بیوہار رتنی مولفہ دو صفحہ ۳۴ - قانون وراثت بجب و رومتر و دیا صفحہ ۱۷۶ تا ۱۸۲۔

(ش) دیکھئے رائے جسٹس تمر مقدمہ گنگا نام شمبھو ناتھہ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۳ - رائے جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۴۔

(ت) منو باب ۹ فقرہ ۱۳۱ تا ۱۴۰ - کتاب ہذا فقرہ ۵۱۸۔

(ث) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۱ تا ۳ - دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۳ فقرہ ۵

(خ) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۱۰ و ۲۱ - کتاب ہذا فقرہ ۵۱۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ف ۴۸۰ بودھایں نے جو تمام عورتون کو وراثت سے خارج کرتا ہی (ذ)

مان کا حق

مان کو بھی وارث نہین بیان کیا ہے اور نہ اپاستمبہ گوتم یا وششٹھ نے بیان کیا ہے نارده نے بیان کیا ہے کہ بعد پدر جب بیٹے تقسیم کرین تو مان کو ایک حصّہ کا حق ہے لیکن وہ بھی اسکو اسطرح نہین بیان کرتا کہ وہ وارث ہے (الف) مگر اس کا اور دادی کا استحقاق منو نے صراحتاً ذکر کر دیا ہے (ب) "ایسے بیٹے کی جائداد جو لاولد مرا ہو (اور بیوہ بھی نہ رکھتا ہو) باپ اور مان حاصل کرینگے۔ اور اگر مان بھی مر چکی ہو تو (دادا اور) دادی ورثہ لین گے (بشرطیکہ بھائی اور بھتیجے نہ ہون)" اس قول مین کلوک نے خطوط وحدانی مین جو توضیح کی ہے وہ منو کے زمانہ سے قانونی تغیر کو ظاہر کرتی ہے۔ وشنو نے بھی باپ کے بعد مان کو فہرست ورثار مین داخل کیا ہے (ج) اور یاجنا ولک نے مان اور باپ دونون کو بیٹون کے بعد رکھا ہے (د) مان کے استحقاق کو ورہسپتی نے بھی بیان کیا ہے جن مین سے اول الذکر نے مان کو زوجہ اور اولاد نرینہ کے بعد رکھا ہے اور آخر الذکر نے محض اولاد نرینہ باپ یا بھائی کے بعد اُن کی وراثت قرار دی ہے (ھ)

اسکے حق کی ابتدا

وجہ استحقاق کی نسبت یہہ ہے کہ بلاشبہہ مان دادی اور پردادی سپنڈ ہین کیونکہ اپنے شوہرون کے ساتھہ اس پنڈ مین شریک ہوتی ہین جو اولاد نرینہ اُن کو دیتی ہے (و) لیکن مان کا استحقاق اور بلاشبہہ باپ کا استحقاق بھی

(ذ) کتاب ہذا فقرہ - ۴۷۶

(الف) نارده باب ۱۳ فقرہ - ۱۲ -

(ب) منو باب ۹ فقرہ - ۲۱۷ خصوصاً فقرہ - ۱۸۵ جسمین منو نے پہلے باپ اسکے بعد بھائیون کو وارث بنایا ہے۔

(ج) وشنو باب ۱۷ فقرہ - ۷ -

(د) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ - ۱۳۶

(ھ) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۲ و ۵۰۶ -

(و) کتاب ہذا فقرہ - ۴۷۱ - سیو دھنی طبقہ اعلی کی عورتون کے حقوق کو پردادی مان اور نانی تک وسعت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی ترتیب بنارس مین رائج ہے۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۵ فقرہ - ۵ - کولبرو کس نوٹ اللو بھائی بنام مان کنور بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۳۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صنہ ۶۰۰

ہمیشہ وجہ قرابت اور نیز اُس قابلیت پر قائم کیا گیا ہے جو اسکو اپنے بیٹے کے متعلق اسکو رحم مین رکھنے اور پرورش کرنے کی بابت ہے اور اکثر مفسرین کے نزدیک اسکو باپ پر اُن خیالات کی رُو سے ترجیح ہے جو اُن مدارج ترتیبی کے تقابل سے نکالے گئے ہین جس کے رو سے مان اور باپ بیٹے کے ساتھہ حصہ دار ہوتے ہین۔ (ن) اور متاکشرا نے اسکو بوجھہ قرابت قریبہ ترجیح دی ہے (ح) مگر جہان جمتواہن کو دیکھتی ہین تو پہلے پہل اصول مذہبی کی شرکت پائی جاتی ہے۔ وہ باپ کو مان پر اسلئے ترجیح دیتا ہے کہ وہ جو پنڈ دیتا ہے اس مین بیٹا شریک ہوتا ہے اور مان کو جو کوئی پنڈ نہین دیتی بہائیون پر جو تین پنڈ دیتے ہین اس بنیاد پر مرجح کرتا ہے "کہ دوسرے بیٹون کے پیدا کرنے سے جو ایسی پنڈ دان دیگین جسمین وہ شریک ہوگا فائدہ پہنچاتی ہے" (ط) مگر یہہ ایسا استدلال ہے جو ظاہرا اکلوتے بیٹے کی مان یا ایسے بیٹے کی مان سے ہرگز نہ متعلق ہوگا جس کے بھائی پہلے ہی لاولد مرچکے ہون۔

حق بیوہ

۴۸۱ - بیوہ کے حق توریث کا پیدا ہونا مان اور بہن کے حقوق سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے کوئی شک نہین کہ ابتداءً تمام عورتون کی عام ناقابلیت توریث مین وہ بھی تھی۔ لیکن اس کا حق اُن عورتون کے بعد تسلیم ہوا جو اب اسکے بعد وارث ہوتی ہین۔ اُسکے حق وراثت کو نہ تو منو۔ اپاستمبہہ اور وششٹھہ ہی تسلیم کرتے ہین اور نہ نارد نے مانا ہے حالانکہ یہہ لوگ مٹی اور مان کے حقوق کو تسلیم کرتے ہین (ی) مگر وشنو اولاد نرینہ کے بعد اسکو جگہہ دی ہے (ک)۔ اور

(ن) جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۴۔ متاکشرا باب ۲ صفحہ ۳۔ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۳ فقرہ ۳۔ داے بھاگ باب ۱۱ فصل ۴ فقرہ ۲۔ بیوادچنتامنی صفحہ ۲۹۳۔

(ح) متاکشرا باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۳۔ کتاب ہذا فقرہ ۴۷۱۔

(ط) داے بھاگ باب ۱۱ فصل ۴ فقرہ ۲۔ داے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۶ فقرہ ۲۔

(ی) دیکھو وشنو باب ۹ فقرہ ۱۸۵۔ و ۲۱۲ و ۲۱۷ جہان کلوک بھٹ نے ایسی بیوہ کے حق مین ایک شرط کی ہے جس کا حقوق اصلاً غیر مسلم ہین۔ دیکھو تشریح متاکشرا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۳۵۔

(ک) وشنو باب ۱۷ فقرہ ۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وارث بناتے ہین (ل) اور ایسا ہی یاجناولک نے کیا ہے۔ (م) جسکی پیروی اسکے صفحہ ۶۱
شارح وجانیشور نے کی ہے۔

جس طریقہ سے کہ بیوہ کے حقوق پیدا ہوئے اُس کا حسب ذیل احوال تقریباً جداگانہ حیثیت مین ڈاکٹر میر کے اسی بحث کے رسالہ مین سے لیا گیا ہے (ن)

حق بیوہ کی اہتدار اور اس کا فروغ

۴۸۲ - زمانہ قدیم ہی سے بیوہ اس کی مستحق تھی کہ شوہر کے ورثا اسکی پرورش کرین جب کوئی بھائی لاولد مرتا تھا یا مذہبی سلسلہ مین داخل ہوجاتا تھا تو زوجہ کی جداگانہ جائداد کے سوا باقی سب جائداد دوسرے بھائی تقسیم کرلیتے تھے۔ اور اسکی عورات کو نان ونفقہ حین حیاتی دیتے تھے۔ لیکن یہ نان ونفقہ بھی اُن کی پاکدامنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر منحصر ہوتا تھا اگر وہ اسکے خلاف کرتی نہین تو واپس ہوسکتا تھا۔ (ص) چنانچہ نارد کا قول ہے (ع) "جب شوہر مرجائے تو اوسکے اقربا اسکی لاولد بیوہ کے محافظ ہین اور وہ اسکے علیحدہ کردینے اور نگرانی و نان ونفقہ کے نسبت پورے اختیارات رکھتے ہین"۔ خود راجہ بھی جب لاوارثی کی وجہ سے قابض ہوتا تھا تو بیوہ وارث نہین ہوتی تھی لیکن راجہ پر اسکی پابندی البتہ ہوتی تھی کہ ایسے لوگون کی عورتون کو نان ونفقہ دے (ف) نارد کی یہہ عبارتین بطور خاص اہم ہین کیونکہ جب اسکی کتاب کا مدار منو پر ہے تو وہ ثابت کرتی ہین کہ اسوقت منو مین کوئی ایسا امر نہین مانا گیا تھا جو حق وراثت بیوہ کو تسلیم کرتا ہو۔

(ل) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۸ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۸ کاتیاین متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۶۔

(م) یاجناولک باب ۲ فقرہ ۱۳۵۔

(ن) اس انڈشی ار برکٹ صفحہ ۱۷۹۔ دیکھئے رائے عدالت بمقدمہ بجاو ناناجی بنام سندرابائی رپورٹ بامبگورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۳۔

(س) نارد باب ۱۳ فقرہ ۲۵ و ۲۶ وجانیشوران اقوال کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ ان حصہ دارون سے متعلق ہوتے ہین جو دوبارہ متحد ہوئے ہون۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۲۰۔ لیکن جیسا واس انڈشی ار برکٹ کا بیان ہے وجانیشور کی رائے قول سابقہ کے اعتبار پر ہی دیکھئے فقرہ ۲۴۔

(ع) نارد باب ۱۳ فقرہ ۲۸ دیکھئے سانچ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۸۲۔

(ف) نارد باب ۱۳ فقرہ ۵۲۔ کاتیاین بمقابلہ متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۲۷۔ ان عبارتون پر وجانیشور نے یہہ ریمارک کیا ہے کہ عورتون کیلئے "استری" اور "پوشٹ" کے جو الفاظ مستعمل ہوے اُن کا تعلق داشتہ عورتون سے ہے جو جیسا کہ واس انڈشی ار برکٹ نے کہا ہے (دیکھئے اُن کی کتاب کا فقرہ ۱۸۴) بہت سی عبارتون کے خلاف ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیوہ کے قبضہ جائداد کی استمداد -

۴۸۳ - دوسرا درجہ فطرتی یہہ ہونا چاہیے کہ نفقہ کی مقدار ضروری علیحدہ کرکے خود بیوہ ہی کے اختیار مین دیدی جاے اور کاتیاین کی جو بچن اوپر مقتبس ہوئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بحالت لاوارثی یہہ عمل ہوا کرتا تہا اور یہی طریقہ تقسیم کی حالت مین بھی اختیار کیا جاتا تہا (ص) جہان جائداد مقدار مین کم ہوتی تھی تو اکثر کل جائداد بیوہ کو دیدی جاتی تہی اور ایسی ہی راے سری کار اور رودرھر کی بہی تھی کہ بیوہ کا حق وراثت کمی جائداد ہی کی صورت مین محدود تھا (ق) مگر ایسی تشریح یا جاولک اور دیگر مصنفین کے اقوال کے متعلق نہین کیجاسکتی جو بیوہ کے حق وراثت کو صراحتاً بیان کرتے ہین اسلیے کہ جملہ مصنفان مذکور اسکی توریث کو بالکل اسی بنیاد پر قائم کرتے ہین جس بنیاد پر بیٹون کی توریث قائم ہوئی ہے (س) لیکن تاریخی نظر سے دیکھنے مین سری کار اور اُن کے ہمخیال لوگون کی راے قابل قدر ہے اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوہ کا حق مستقلاً قائم ہونیسے پہلے رواج کیا تہا جب ایک مرتبہ اسبات کا رواج ہوگیا کہ تہوڑی جائداد کل کی کل بیوہ کو دیدیجاے تو اس امر کا فیصلہ دشوار و خصومت انگیز ہوگیا کہ درحقیقت جائداد تہوڑی تہی یا نہین - شوہر جسقدر مالدار ہوتا تہا اسی مناسبت سے اسکی بیوہ کیلئے نفقہ کی مقدار ہی ہوتی تہی - بالخصوص جب یہہ توقع ہوگئی کہ اسکو اپنے شوہر کی سرادہ ہی کرنی چاہیے - اور وہ خیرات بہی دینی چاہیے جس کے دینے کا شوہر عادی تہا (ش) جہان رشتہ دار بطور کافی مالدار ہوتے تھے تو اس رعایت کا بہت ہی قوی خیال ہوا کرتا تہا کہ کل جائداد بیوہ کی زندگی تک اسی کو دیدیجاے - اور یہ خیال فطرتاً اُن تمام رشتہ داران شوہر کو ہوتا تہا جو سلسلہ وراثت مین دوسرے نمبر پر ہوتے تہے - اسلیے کہ جب جائداد بیوہ کے ہاتہہ مین ہوتی اُس سے وہ فائدہ اُٹہا سکتے تہے اور اگر وہ مرد وارث کے ہاتہہ ہوتی تو اُس حد تک مستفید ہونیکی

ص ۶۰۲

(ص) کتاب ہذا فقرہ - ۴۳۶ -

(ق) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ - ۳۱ - ایسا ہی سرداران ستلج مین بہی ہے دیکہیے پنجاب کسٹمس صفحہ ۲۵ -

(س) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ - ۳۶ - وای بہاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ - ۶ -

(ش) ورہسپتی جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیوگ کا اثر۔

۴۸۴ نیوگ کا دستور بھی اسی امر کا معاون ہوتا تھا۔ گوتم کی ایک عبارت (ت) کسی نے ترجمہ کی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ بیوہ صرف اسی حالت میں وارث ہو سکتی تھی جب اپنے شوہر کیلئے اولاد پیدا کرلے اور ایسی صورت میں اسکا حق ذاتی نہ ہوتا تھا بلکہ اپنے بیٹے کے ولی کی حیثیت میں ہوتی تھی۔ مگر متاکشرا کا مصنف اس عبارت کی نسبت بیان کرتا ہے کہ وہ اولاد کا پیدا کرانا کوئی شرط لازمہ وراثت نہیں بتلاتی ہے بلکہ ایک چارہ کار عطا کرتی ہے۔ بہرکیف ان دونوں رایوں میں یہہ امر صاف ہے کہ اس کے لئے چارہ تھا۔ مرد رشتہ دار اسی امر میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے کہ بیوہ کو اپنے حق کے نفاذ سے باز رکھنے کی ترغیب دلائیں اور اگر وہ فوراً ہی منتظم جائداد ہو جاتی تھی تو اسکو بطور خاص اس امر کی دلچسپی ہوتی تھی کہ اس سے مستفید ہو پس ظاہری صلح یہ ہوا کرتی تھی کہ بیوہ اپنی حیات تک کیلئے جائداد پر فوراً قابض ہو جائے بشرطیکہ وہ کوئی جدید اور قطعی مالک پیدا کرنے کے استحقاق کو ترک کردے۔ پس اسی وجہ سے برہمن قانون دانوں نے وارث ہونے کے حق کیلئے شرط عصمت کا پیوند لگایا ہے۔ اور یہ شرط ایسی ہے جسکی قدیم اقوال وید سے قطعاً تائید نہیں ہوتی (ش)

بیوہ صرف جداگانہ جائداد پاتی ہے

۴۸۵ اب یہ امر دریافت کرنا ناممکن ہے کہ پہلے پہل کب بیوہ کا حق وراثت قایم ہوا۔ یاجاولک اور دیگر مصنفین ذکر کردہ بالا تو پورے طور سے حق مذکور قایم کرتے ہیں لیکن مصنف متاکشرا (خ) نے اس بارہ میں طویل بحث کرنا ضروری خیال کیا ہے گویا کہ اس کے زمانہ میں یہ مسئلہ حل طلب تھا اور جو نتیجہ وہ نکالتا ہے یہہ ہے کہ بیوہ اسوقت اپنے شوہر کی وارث ہے جب شوہر علیحدہ ہوا اور پھر متحد نہ ہوا ہو اور اسنے اپنے بعد کوئی اولاد ذکور بھی نہ چھوڑی ہو۔

بیوہ وارث ہے مگر حصہ دار نہیں ہے۔

اور یہی قاعدہ اب ان مقامات کے سوا جہاں

(ت) گوتم باب ۲۸ فقرہ ۱۸ و ۱۹ متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۸۔

(ش) داس انڈشی اربرکٹ صفحہ ۱۸۱ کتاب ہذا فقرہ ۸۸۔

(خ) متاکشرا باب ۲ صفحہ ۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سند جمتواہن رائج ہے عام طور پر اختیار کر لیا گیا ہے (ذ) اور معلوم یہ ہوتا ہے
کہ یہ قاعدہ لازماً اس رائے سے نکلا ہے جو متاکشرا نے حقوق ممبرن غیر منقسمہ کی بابت
قایم کیا۔ جبتک شوہر زندہ تھا تو زوجہ کا صرف یہ حق تھا کہ وہ مناسب طریقہ سے پرورش کیجاے مگر اسکی مرنے
پر تمام حقوق حصہ داران پسماندہ پر منتقل ہو جاتے ہین اور اُن کے مقابلہ مین زوجہ اُس
سے بالاتر کوئی حقوق نہین رکھہ سکتی جو اپنے شوہر پر رکھتی تہی۔ سب سے پہلے سوال
توریث ممبر منقسم کی حالت مین پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ محض بلحاظ جائداد تقسیم شدہ
ہے کہ درحقیقت ایک وارث ہو سکے دوسرے الفاظ مین یہہ ہے کہ بیوہ درا

(ذ) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۱۹ و ۳۰ - باب ۲ فصل ۹ فقرہ ۴ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۲۴ و ۲۵
و ۳۵ و ۴۵ باب ۱۲ فقرہ ۹ بیوہار نرنی مولفہ وردھاراجیا صفحہ ۳۴ - مادھویہ فقرہ ۳۴ و ۳۵ تقسیم کے
نسبت کچھہ نہین کہتے ہین - قانون وراثت بخث و رومتر و دیا صفحہ ۱۳۱ - باب ۲ کمتانا چار نام راجہ
شیو گنگا - مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱ (پریوی
کونسل) بنارس کے متعلق دیکھئے دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۲۱ - ہیرانا تہہ نام بابو رام نرائن
بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۷۲ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۶ - چودہری چنتامنی
نام مسماۃ نونو لکھو - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴
صفحہ ۲۵۵ - روپ سنگھہ نام بینی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹ متعلا
بیواد چنتامنی صفحہ ۲۹۰ - پدماوتی بابو و لا مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲۵۹ و ۲۶۴ -
وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۱ - (پریوی کونسل) امندی نام کہیدو مورس انڈین
اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۶۹ (بمبئی) بیوہار میوکھہ
باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۶ - گلاب نام پہول کور اڈیل رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ (۱۷۳) گوبند داس
نام مہالکشمی - ایضاً صفحہ ۲۴۱ (۲۶۷) مان کنور نام بہوگو - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ (۱۵۷) -
گن جوشی نام سنگو ہا ایضاً صفحہ ۴۰۱ - (۴۴۰) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۶۸ - بعض مقدمات
پنجاب اور قوم جین مین بیوہ کا اپنے شوہر کی جائداد پانا معلوم ہوتا ہے حالانکہ جائداد غیر منقسمہ
ہوتی ہے - لیکن دستور عام متاکشرا کی پیروی ہے دیکھئے پنجاب کسٹمس صفحہ ۵۶ - شیو سنگھہ نام مسماۃ داکھو
رپورٹ الہنگورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۶ صفحہ ۴۰۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحیثیت وارث جائداد پاسکتی ہے لیکن بروے پس ماندگی بحیثیت حصہ دار نہین پاسکتی (الف)

دفعہ ۴۸۶ بنگالہ مین بحیثیت حصہ دار بیوہ جائداد پاسکتی ہے۔

جمتواہن کے نسبت بالیقین اس استدلال کی بنیاد ناکام رہتی ہے۔ کیونکہ اس کو اس تمہید ہی سے انکار ہے کہ جملہ ممبران غیر منقسمہ خاندان ہر قسم کی جائداد مین غیر معینہ حصہ رکھتے ہین اور ہر ممبر کے مرنے پر اسکا حصہ پس ماندون پر منتقل ہو جاتا ہے بلکہ اسکے خلاف وہ یہہ خیال کرتا ہے کہ ہر ممبر غیر معینہ حصہ جملہ جائداد کی نسبت ایک جداگانہ حق رکھتا ہے یعنی ہر ایک کو عام طور پر بحیثیت متاجر قبضہ حاصل ہوتا ہے۔ نہ کہ متاجر مشترکہ کی حیثیت سے پس جب ایسا ہو تو ان کے صریح الفاظ باقی رکھنے کی بلاشک کوئی وجہ نہین ہے جو انکو ممبر منقسم کی حالت کے ساتھہ محدود کرکے بیوہ کو اپنے شوہر کی وارث ہونا ظاہر کرتے ہین پس بنگالہ مین طے ہو گیا ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کی درحالیکہ وہ غیر منقسم ہو اسی طرح وارث ہے جس طرح سے کہ وہ اسکی کل جائداد جداگانہ کی وارث ہوتی (ب) لیکن یہ قاعدہ اس بیٹے کی بیوہ سے نہین متعلق ہوتا جو بحیثیت غیر منقسم اپنے باپ کے سامنے مرجائے اور کوئی جداگانہ جائداد بھی نہ چھوڑے (ج) کیونکہ بنگالہ مین بیٹا اپنے باپ کے ساتھہ حصہ دار نہین ہے اسلئے وہ کوئی ایسا حصہ نہین رکھتا جو اسکی بیوہ پر منتقل ہو سکے۔

بیوہ جائداد مکسوبہ شوہر پاتی ہے۔

دفعہ ۴۸۷ ۔ قانون متاکشرا کے روسے بھی اگر کوئی شخص بحالت غیر منقسم مرجائے اور جائداد بھی چھوڑ مرے جس کا کوئی حصہ داراتی مکسوبہ ہو تو اسکی بیوہ اس حصہ کی وارث ہوگی گو باقی جائداد شخص مذکور بروے

الف بیوہ کا اسطرح خارج ہونا اس موقع پر نہین ہوتا ہے جب جائداد معمولی تجارتی شرکت کی ہو اور غیر منقسم خاندان ہنود کی حیثیت نہ رکھتی ہو رام پرشاد بنام شیوچرن۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۴۹

(ب) دائی بہاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و اکرم نگر باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۴۱ ۔ سریف کمنٹس صفحہ ۵ ۔ دیکھو مقدمات سدرلینڈ ڈائجسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۶ ۔ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۷۶ و ۴۸۸ ۔ رائے جسٹس ویسٹ صاحب بمقدمہ لکشمی بنام سیتا بہابای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۰۸ ۔

(ج) سریف ۔ کمنٹس صفحہ ۱ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۴۰۵

پس ماندگی حصہ دارون پر منتقل نہو۔ چنانچہ یہہ امر بذریعہ پنڈتان بمبئی مین قائم کیا جا چکا ہے اور نیز ایک مقدمہ مین جو تابع قانون متہلاکے تہا اور بالآخر شیوگنگا کے مقدمہ مین بطور قطعی جوڈیشل کمیٹی نے بہی طے کردیا۔ (د)

تقسیم ناقص ہے

اور اسی طرح جہان حالت تقسیم بروے قرارداد قایم ہو چکی ہو لیکن حقیقی طور پر حصہ نہوا ہو یا جہان صرف کسی جز کے حصے ہوے ہون اور بقیہ کے نہوے ہون تو ان دونون صورتون مین صرف مستحق نان ونفقہ ہونے کی عوض بیوہ بحیثیت وارث ممبر منقسم وارث ہوتی ہے (ھ) بالآخر یہ کہ بیوہ ایسے ہر حال مین اپنے شوہر کی جائداد پائیگی جب جائداد مذکور اسکے مرنے پر کسی دوسرے مرد رشتے حق پس ماندگی منتقل نہو۔ پس جہان چند نوا سے خلف ہونے کی وجہ سے نانا کی جائداد پائین تو اُن مین سے ہر ایک کی بیوہ اپنے شوہر کی اسی طرح وارث ہوگی جسطرح اُن شوہرون نے مستقل حصص جائداد پائے گو وہ غیر معینہ ہے اور بروے پس ماندگی بحیثیت حصہ دار حاصل نہین ہوے ہے (ز)

وجوہ توریث بیوہ

۴۸۹ جب اس طرح سے ایک مرتبہ بیوہ کا حق قایم ہوگیا تو ہندو مقنن

(د) ولیسٹ اینڈ بہولرس ڈائجیسٹ طبع ثانی صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸ - دہرم شاستر مگنائن جلد ۲ صفحہ ۹۲ کتمانا چیار بنام راجہ شیوگنگا - مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱ (پریوی کونسل) پریاسوامی بنام پریاسوامی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۶۱ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ - جسکی تقلید کیگئی دیکھئے مقدمہ لکا ناتہ بنام لکا ناتہی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۱۶۰ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ -

(ھ) سروئی بنام سروئی مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۰ (پریوی کونسل) گجا پتی بنام گجا پتی - ایضاً صفحہ ۴۹۷ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۰۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۳ (پریوی کونسل) کتاب ہذا فقرہ ۴۵۴ - نرائن بنام لکشمی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ - پٹنی مل بنام رائے منوہر - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۳۴۹ (۴۱۰) برون پرشاد بنام مسماۃ راد ہا بی بی - مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ - و ۱۴۸ اور ۲۵۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۵ (پریوی کونسل) تمی ریڈی بنام اچمار پورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۲۵ -

(ز) جسودا کنور بنام شیو پرشاد - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ثابت کرنے کے وجوہ پیش کرنے سے نہ چوکے کہ حق مذکور ہمیشہ سے وجود رکھتا تھا
موافق قول منو خود شوہر ایک زوجہ کا حمل ہو کر اس سے پیدا ہوا ہے اور اسکے ساتھ
ایک جسم ہو گیا ہے (ز) اور ایسا ہی ورہسپتی نے بھی کہا ہے کہ "جس شخص کی زوجہ نہ مری
ہو اس کا نصف جسم باقی رہتا ہے۔ پس جب مالک کا نصف جسم زندہ ہے تو کس طرح دوسرا
شخص جائداد لے سکتا ہے" (ح) مگر یہ ظاہر ہے کہ اس استعارہ مین مثل اور استعارہ
کے قصور ہے کیونکہ یہہ بہت کچھہ ثابت کرتی ہے۔ یعنی اگر شوہر باقی رہتا ہے تو بیٹے
جائداد نہین پا سکتے۔ اور جب بیوہ کو یہہ سمجھا گیا ہے کہ اپنے شوہر کے وجود کا بقیہ ہے
تو اسکو چاہیے کہ اولاد ذکور سے بھی پہلے وارث ہو (ط) لیکن بیوہ کیلئے ایک اور
وجہ قابلیت یہ تھی کہ وہ اپنے شوہر کو پرتہ پنڈ دیتی تھی۔ مگر ان کے متعلق جمتواہن کا یہہ
بیان ہے کہ اس کا مرتبہ بیٹون سے کم تھا کیونکہ وہ صرف اپنی تاریخ بیوگی سے اس طرح
اعمال کرتی تھی جو روحانی طور پر شوہر کیلئے مفید ہون اور بیٹے اپنے پیدایش کی تاریخ سے
ایسے اعمال کرتے تھے۔ (ی)

صرف شوہر کی جائداد پاتی ہے

بہر کیف ہر صورت مین واضح ہوگا کہ اپنے اور شوہر کے مابین
بیوہ کی قابلیتین خاصکر محض ذاتی تھین۔ مان کی حیثیت مین اسکو اپنی اولاد پر استحقاق
ہے لیکن بحیثیت بیوہ نفقہ سے زیادہ جو کچھہ استحقاق ہے وہ صرف شوہر کے مقابلہ
مین ہے۔ پس اگر اسکا نکاح قانونی طور پر اس سے فسخ ہو گیا ہے یا شوہر کے ذات
باہر ہو جانے کی وجہ سے اسنے شوہر کو ترک کر دینے کے اس حق سے کام لیا ہے جو

(ز) منو باب ۹ فقرہ ۸ و ۴۵۔
(ح) جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۸۔ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۶ کملا کانتا چار بنام
راجہ شیوگنگا۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۶۱۔ وہی مقدمہ ویلکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱
(پریوی کونسل) تمبورتی والیا بنام ویرا رائن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۸۔
(ط) کتاب ہذا فقرہ ۲۲۱۔ جس مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی زمانہ مین مان کا حق جین جائداد
ہونے کا مرد سے پہلے ہی بیٹے لے سکتے تھے۔
(ی) جگناتھہ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۶ و ۴۵۸۔ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسلمہ دہرم شاستر ہے تو اس کا استحقاق نسبت وراثت شوہر ساقط ہو جاتا ہے (ک) اور
نیز اسی طرح وہ شوہر کے مرنیکے بعد اوسکی جائداد وحقوق کی وارث ہو سکتی ہے
یعنی وہ جائداد جو درحقیقت اسکو پہنچی ہو عام اس سے کہ بذریعہ حقیت ہو یا قبضہ سی ہو (ل)
بیوہ صرف شوہر کی وارث ہے | بیوہ کو شوہر کے مرتے ہی جائداد حاصل کرنی چاہیے یا بالکل ہی
نہین - کیونکہ بعد ہی مین کسی ایسے شخص کی وفات سے اسکو بحیثیت بیوہ کوئی جدید حق
نہین حاصل ہو سکتا - جس کا وارث بیوہ کا شوہر متوفے اگر زندہ رہتا تو ہوتا - اور
اس وجہ بحیثیت وارث بیٹے (م) - پوتے (ن) - نواسے (س) - باپ (ع) - بھائی یا چچا (ف) (ص) ۶۰۷

(ک) سن ال نام اوپنٹر ٹر جنرل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۹ -
(ل) قانون وراثت بحث در وستر وویا صفحہ ۱۶۴ فقرہ ۱۳ صفحہ ۱۹۷ فقرہ ۲۰۲ - اگر اس کی حقیت مقرر کیگئی ہو گو کہ
اسکا متمتع ہونا ملتوی ہوتا تبھی وہ یکسان جائداد پاتی تھی - ریون پرشاد بنام رادھا بی بی - سورس
انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ و ۱۷۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۵ - (پرنیوی کونسل)
ہری سندری بنام راجیسری ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ -
(م) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۷ و ۳۴۸ - اسٹرنجس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ -
۲۳۴ - ایا بتی بنام راجکشن - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۸ (۳۸) راے شام بلیہہ
بنام پران کشن ایضاً صفحہ ۳۳ (۴۴) ہلتا بنام مساۃ بدومنی ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۹ (۲۵) مونی مون بنام
وہن موہنی فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۹۱۰ - راج کشور بنام ہرو سندری ایضاً بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۸۲۵
انند بی بی بنام نونت - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۵ - بائی امرت بنام بائی مانک رپورٹ ہائیکورٹ
بمبی جلد ۱۲ صفحہ ۷۹ پنجاب کسٹمس صفحہ ۴۶ - نندا بھٹ اور بالم بھٹ سے بہو کے استحقاق کی تائید کی گئی
ہے لیکن اور کوئی اسناد نہین ہین جالی کے لکچر صفحہ ۱۹۹ -
(ن) امبو بنام رتن سلیکٹ رپورٹ بمبی صفحہ ۱۳۲ -
(س) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۴۷ -
(ع) دنکٹ بنام دنکمل فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۱۰ - وادریو بنام دیلوری
ایضاً بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۲۵ - رام کنور بنام امر بوراڈیل رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۴۱۵ (۴۵۸) بھیرو بی بنام
نوب کشن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۳ (۶۱)
(ف) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۷۸ - اسٹرنجس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ بیتی راج بنام تے امل - فیصلہ جات
صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۱۸۴ - پداستو بنام اپا راو - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۱۵
جی مونی بنام رام جلے فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ (۳۸۵)
(ص) اپندر بنام تھنڈ - بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۴۹ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ مسمی ہے ہنڈ
بنام تھنڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۳ - گوری بنام رکو - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایجاد دہبائی (ق) کی بیوہ کی جانب سے کوئی دعوی نہین پیش کیا جاسکتا تمام مندرجہ بالا مقدمون مین بیوہ اور دوسرے ہر ایسے وارث مین جھگڑا تہا جسکی نسبت تجویز کیا گیا تہا کہ کوئی ترجیحی حق رکہتا ہے۔ لیکن حال کے بعض مقدمات مین بروے قانون بنارس اس عام اصول پر بیوہ کو خارج کر دیا گیا کہ وہ سلسلہ وراثت مین بالکل داخل نہین ہوتی ہے (ر) سب سے آخر کے مقدمہ مین یہہ قرار پایا تہا کہ سرکار بیوہ پر مرجح ہو کر بمد لاوارثی خود جائداد حاصل کریگی (ش) اور کوئی شک نہین کہ بنگالہ بنارس اور مدراس کا یہی قانون ہے (ت)

سوائے بمبئی

اور یہہ بہی طے شدہ ہے کہ بمبئی کا قانون مختلف ہے۔ چنانچہ ویسٹ و بہولر صاحبان نے اس بارہ مین بحث کی ہے اور اُن کی رائین بمقدمہ للوبہائی بنام جان کنور بائی (ث) پورے طور سے اختیار کیگئی ہین۔ اس بحث کے متعلق مغربی قانون دانون کا طریقہ استدلال حسب ذیل معلوم ہوتا ہے۔ یعنی وہ اس اصول عام کو قبول کرتے ہین کہ توریث منقول کو قانون (باب ۹ فقرہ ۱۸۷) اور اسپر کلوک کی اس تشریح کے لحاظ سے سنڈون مین ہوتی ہے۔ جسکی مجموعی حیثیت یون ہو جاتی ہے۔ "وراثت دوسرے نمبر پر تیسری پشت مین قریب ترسنڈ کو پہنچتی ہے چاہے مرد ہو یا عورت" اسکے بعد وہ بجنب تشریح وجانیشور (کتاب ۱ فقرہ ۵ و ۴۶) سنڈگی کی معنی خون کے تعلق کے بتاتے ہین جس کی رو سے بھائیون کی بی بیان بھی

(ق) سرندر ناتہہ بنام سماۃ ہرمنی موسی۔ سورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۸۱ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۵ (پریوی کونسل) -

(ر) گوری بنام رگوناتہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۵ - انندی بی بنام نونت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۵

(ش) جگدمبا لا کنور بنام سکریٹری آف اسٹیٹ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۷

(ت) رائے عدالت بمقدمہ للوبہائی بنام کاسی بائی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ - وٹھل داس بنام جوشی بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۲۱ - رائے جسٹس ویسٹ صاحب سلسلہ مذکور جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۲ - رائے سنو سوامی ایار جسٹس انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۱۹ و ۱۲۹ -

(ث) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۹ - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ - بحال رہا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۱۲ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱ - بہ تقلید اسٹوری مقدمہ لکشمی بائی بنام جیجی رام - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲ (صیغہ مرافعہ دیوانی) وٹھل داس بنام جیشو بائی۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باہم سپنڈ ٹھہرتی ہین اسلئے کہ وہ اُن لوگون کے ساتھہ ایک جسم ہوتی ہین جو ایک جسم سے پیدا ہوئے ہین اور اسی اصول پر وہ بھوکو بھی سپنڈ کہتے ہین (خ) اسی وجہ سے وہ بھائی اور چچازاد بھائی پر بھاوج کو اور دور کے مرد سگوتر سپنڈون مثلاً چچی کو بہن اور مامون اور دادا کے بھائی پر ترجیح دیتے ہین اور بھوا دور کے گوتر سپنڈ کی بیوہ کی وراثت جایز قرار دیتے ہین" اور فاضل مصنفان موصوف کہتے ہین کہ "لیکن بعض اوقات یہہ امر ممکن نہین ہوتا کہ جو سندین وہ مقتبس کرتے ہین اُن کے ساتھہ ان کے جوابات موافق کیے جایئن" (ذ) اسکے ساتھہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اسی طرح جوابات مذکور کو بھی باہم موافق کرنا دشوار ہے پس مین نے مایوس ہوکر اُن فتاوی واحکام بمبئی کو جو اوپر مقتبس ہوچکے ہین اُن فتوون اور احکام کے ساتھہ موافق کرنا ترک کردیا ہے جو ذیل مین درج کیے جاتے ہین (الف) اس مسئلہ کا نتیجہ یہہ ہے کہ "بھائی سلسلہ ورثار کے جو خاص طور پر شمار ہوئے ہین وہ اُس سلسلہ مین وارث ہونے ہین جس مین وہ یہ ترجیح اُن ورثار تحتانی فہرست وبیوگان رشتہ داران کے عام اس سے کہ وہ نزدیک کے ہون یا دور کے شمار ہوئے ہین حالانکہ جہان مجمع ورثار معین ختم ہوجاتا ہے وہان قائم مقامان سلسلہ بعیدہ کے مقابلہ مین بیوہ کا یہہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ اپنے شوہر کی جگہہ حاصل کرے" (ب) اس قاعدہ توریث کو بالکل نے متاکشرا کا مستخرج یا آنکہ اُس سے قابل استخراج بیان کیا ہے حالانکہ یہہ بھی معترض کہ اسکی نسبت کتاب مذکور مین جو بنیاد قائم کیگیی ہے وہ ایسی ضعیف ہے کہ "کسی ہندی بیوہ کو صراحتاً کچھہ نہین دیا گیا ہے اور اسلاف مین سے صراحتاً جسکی بیوہ کو مانا گیا ہے وہ صرف ایک ہی ہے جس کیلئے صریحی قول موجود ہے" (ج) جب قول مسٹر جسٹس وسٹ

(خ) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۴۸۱ تا ۴۸۶۔

(ذ) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ طبع ثانی صفحہ ۱۸۱ و ۱۹۵ تا ۱۹۹۔

(الف) بھالکھی بنام کرپا شنکر۔ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ (۵۵ ۷) جیٹھی بنام سماۃ شیو۔ ایضاً صفحہ ۵۸۸ (۴۹۴) بائی امرت بنام بائی گوکل۔ رپورٹ صدر عدالت بمبئی صفحہ ۵۔

(ب) نہال چند بنام ہیم چند۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱ (۳۴) للوبھائی بنام مان کنور بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴۵۔

(ج) للوبھائی بنام مان کنور بائی جلد ۲ صفحہ ۴۴۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بروے بیوہ کہہ اِس قسم کے حق کو "تقریباً حق تاریک کہا جا سکتا ہے"۔ پھر بھی تعجب یہ ہے کہ اِس قسم کا قاعدہ مسلمہ جنوبی ہند مین موجود نہین ہے حالانکہ غربی ہند مین اِس کا عملاً مقبول ہونا بالکل غیر مشتبہ ہے مجھ کو یقیناً یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت اُن صورتون مین سے ہے جن مین وہ رواجات جو بلا تعلق سنسکرت کی کتابون کے پیدا ہوگئے ہین اب کتب مذکور کو شکنجہ مین کسکر مان لئے گئے ہین تاکہ اُن ہی کتابون مین سے وہ نتایج نکال لے جائین جن کا مصنفان کتب مذکور کو کوئی خیال نہ تھا۔ (د) اِس کے خلاف پنجاب مین خاص رواجات خاندانی موجود ہین جن کے روسے بیوائین اپنے شوہرون کی بھی جائداد نہین پاتین اور نہ اسکا کوئی جز حاصل کرتی ہین (ھ)

صو ۶۰۹

ف ۴۸۹ ۔ جن رشتہ دارون کی نسبت ہم ابھی غور کر رہے تھے اُن سب کے متعلق ایسی صریحی اقوال جنمین بحیثیت وارث اُن کی حقیت کا بیان ہے موجود ہین۔ بیوہ اور مان بھی گوترج سپنڈ ہین اور دونون کے یعنی بروے معنی متاکشرا اِس اعتبار سے کہ مالک متوفی سے قرابت کا تعلق رکھتی ہین اور بروے معنی وائے بھاگ بذریعہ پنڈدان متعلق ہین (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۶۲) وجانیشور کی رائے کے مطابق بیٹی بھی سپنڈ ہے گو گوترج سپنڈ نہین ہے اور اگرچہ وہ نہ تو پنڈ دیتی ہے اور نہ اُن مین شریک ہوتی ہے لیکن پنڈ دینے والے کو پیدا کرنے کی قابلیت کی وجہ سے جمتواہن کی تجویز مین وہ شریک کر دیگئی ہے۔ مگر ہین ان سب سے جداگانہ درجہ رکھتی ہے۔ اسمین کوئی مذہبی تاثیر نہین ہے کیونکہ کسی حیثیت سے اسکو اپنے بھائی کے کریا کرم وغیرہ کرنے سے تعلق نہین ہے۔ قرابت کے لحاظ سے تو سپنڈ ہے لیکن بروے اقوال مصنفان بنارس گوترج سپنڈ نہین ہے کیونکہ شادی ہوتے ہی وہ دوسرے گوتر مین منتقل ہو جاتی ہے اور اقوال کی سند کے لحاظ سے اس معاملہ کی یہہ صورت ہے۔ بہن کا ایک حصہ پانا بیان کیا گیا ہے عام اِس سے کہ ابتدائی تقسیم مین ہو یا آنکہ دوبارہ متحد ہونیکے بعد (ف) لیکن وارث کی حیثیت سے پانا دوسری بات ہے۔

(د) پریوی کونسل فی فیصلہ مقدمہ للو بھائی بنام کاشی بائی کو منظور کرتے وقت حق بیوہ کو قطعی قبولیت اور "راج" کی بنیاد پر قائم کیا ہے" انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲۰، صفحہ ۲۳ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۱۱

(ھ) پنجاب کسٹمس صفحہ ۲۵ و ۴۸ پنجاب کسٹمری لا حصہ دوم صفحہ ۱۴۲ و ۲۳۷۔

(ف) منوبا فقرہ ۱۱۸ و ۲۱۲۔ ورہسپتی دجگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۷۶ کتاب ہذا فقرہ ۴۳۶ و ۴۴۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اقوال بہن کی نسبت

چنانچہ سانکھ اور لکھتہ کی یہہ عبارت کہ (ف) وہ عورت کی جائداد بیٹی پائے گی اور صرف وہی اپنی مان کے ایسے بیٹے کی وارث ہے جو کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑ کر مرا ہو" بلاشبہہ بہن کے اس حق کی تسلیم ہے کہ وہ اپنے بھائی کی وارث ہے جگناتھہ تشریح کرتے ہین کہ اس قول کا آخری جز معینہ دختر سے متعلق ہے - خود یہہ قول بھی جہانتک مین آگاہ ہون کسی شرح مین نقل نہین ہوا ہے جو اس کے حق وارثانہ کیلئے سند ہو - بلکہ میو کہہ نے بھی بیان نہین کیا ہے جو اس قسم کے حق کو قبول کرتا ہے - اور ممکن ہے کہ قول مذکور کا تعلق استری دہن سے ہو جو مان سے بیٹے پر منتقل ہوا ہو جیسا کہ آگے معلوم ہوگا کہ بعض اوقات ہوا کرتا ہے (کتاب ہذا فقرہ - ۶۲۲) نند پنڈت اور بالم بھٹ اس قول متاکشرا کے جس مین بھائیون کی وراثت مذکور ہے یہ معنی لیتے ہین کہ اس مین بہنین شامل ہین یعنی پہلے بھائی وارث ہوتے ہین پھر بہنین وراثت پاتی ہین (ح) لیکن یہہ سلسلہ وراثت اصول قانون بنارس کے قطعاً خلاف ہے بلکہ میو کہہ بھی اسکو قبول نہین کرتا جو ایک دوسرے قول کی بنیاد پر بہن کو دادی کے بعد وارث قرار دیتا ہے (ط) اور معانی مذکور کو جوڈیشل کمیٹی نے بھی تسلیم نہین کیا ہے (ی) پس یہہ مانا جا سکتا ہے اور ہمیشہ ہی فرض کیا جاتا واضح بھی ہوتا ہے کہ کوئی قول اس معنی کا نہین ہے جو صریح الفاظ مین بہن کو بھائی کا وارث گردانتا ہو - مگر بمبئی مین اب اسکے استحقاق کی نسبت کوئی نزاع نہین ہے - اور بنگالہ اور بنارس کی نسبت صاف معلوم ہوتا ہے کہ بہن کو مطلقاً کوئی حق نہین ہے - مدراس مین حال ہی کے ایک فیصلہ سے جو یقیناً جملہ اسناد مروجہ جنوبی ہند کے خلاف ہے اس کا حق قبول کیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس سے کہین زیادہ اس مسئلہ کے متعلق قانون کی جانچ کرنے کی

ص ۶۱۰

(ف) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۷

(ح) متاکشرا باب ۱ صفحہ ۴ فقرہ - ۱ نوٹ - یہہ معنی ہائی کورٹ بمبئی نے وراثت خواہر کی ایک دلیل کی حیثیت مین قبول کر لی ہین گو عدالت موصوفہ اسکو سلسلہ وراثت مین قرار دینے کی منطقی نتیجہ کی پیروی نہین کرتی ہے کیسیا بای بنام راب انٹین نارپوٹ

(ط) بیوہار میو کہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ - ۹ کتاب ہذا فقرہ - ۵۴۱ -

(ی) بھگرائن بنام موہن مورسل نڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۳۸۶ و ۴۰۲ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۰ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضرورت ہوجائیگی جسقدر بلحاظ اہمیت امر مذکور ضرورت ہی۔

بہنی مین بہن کا حق قبول کیا جاچکا ہے

فقرہ ۴۹۰ - جس طریقہ سے کہ غربی ہند مین بہن کی حقیت قائم کیگئی ہے وہ حسب ذیل معلوم ہوتا ہے بہن اپنے بھائی کے ساتھ قرابت قریبہ رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے سپنڈ خیال کی گئی ہی (کتاب ۵ فقرہ ۴۸۸) اور بہنوئی کو اس بنیاد پر گوتر ج سپنڈ بھی سمجھا گیا ہے کہ بھائی کے خاندان مین پیدا ہونیکی وجہ سے یہہ اصطلاح اسپر صادق آتی ہے اور شادی پر دوبارہ اپنے شوہر کے گوتر مین پیدا ہونے سے وہ اپنے اصلی گوتر کے درجہ کو نہین کھوتی ہے۔ پس اس وجہ سے گوتر جون مین اسکی جگہہ غیر قریب کے برابر قرار دیجاتی ہے اور اس کا دادی اور دادا کے درمیان ہونا طے ہوا ہی (ک) ص ۶۱۱ غالب یہہ ہے کہ تمام استدلال محض وراثت قائم کرنے کی تدبیر ہے جو بنا بر رواج قدیم بتوافق ظاہری قانون سنسکرت قایم کیا گیا تھا۔ خود رواج بھی اسطرح قائم ہوگیا ہے کہ اس مین کوئی شبہہ نہ رہا اور اسکو پریوی کونسل نے بھی منظور کرلیا ہے حقیقی بہنون کی طرح سوتیلی بہنین بھی وارث ہوتی ہین گو وہ سب بہنون کے بعد ہوتی ہین (ل) بہنین بھی بیٹیون کے مثل باہم مساوی مساوی پاتی ہین اور جس نے جہیز نہ پایا ہو اسکو جہیز پائی ہوئی پر کوئی ترجیح نہین ہوتی (م)

(ک) ہیوارمیو کہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۸ تا ۲۰ - ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۳۱ و ۴۶۳ - رائے جسٹس ویسٹ صاحب بمقدمہ للو بھائی بنام مانکو بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴۵ - ولیٹراب صاحب چیف جسٹس اس امر کو ترجیح دیتے ہین کہ اسکا حق بحیثیت سپنڈ قرابت پر مبنی کیا جائے گو وہ گوتر ج نہو اور رینیر و رہپتی اور رنیل کنہٹہ کی صریحی سند پر مبنی کرتے ہین - ایضاً صفحہ ۴۲۱

(ل) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۴۶۹ تا ۴۷۰ - ونائک بنام لکشمی بائی - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۸ - بحال رہا - مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۱۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۳ ص ۴۱۱ (پریوی کونسل) سکہارام بنام سیتا بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۵۳ - دھونڈو بنام گنگا بائی ایضاً صفحہ ۳۶۹ - کیسر بائی بنام ولب - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۸ -

(م) بہاگیرتی بائی بنام بیا - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۶۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنگالہ مین وارث نہین ہے۔

ف ۴۹۱ - بنگالہ مین یہ امر کمیان طور پر صاف ہے کہ اصولاً وسندرگ بہن وارث نہین ہے - اسمین کوئی روحانی اثر نہین ہے اور بودھا ین کی عام قول مین داخل ہے جو تمام عورتون کو کسی خاص قول سے اُس کی تائید کرنے کے بغیر خارج کرتا ہے (ن) اسکی نسبت جگناتھہ کا یہہ قول ہے کہ "یہہ کہین نظر سے نہین گذرا کہ بہنین اپنے بھائیون کی جائداد کی وارث ہوتی ہون" (س) اور دونون کمناٹن اور سر تھامس اسٹرنج نے بھی اسکی محرومیت کو بالکل مسلمہ سمجھا ہے (ع) اور فیصلہ جات کا سلسلہ بھی ۱۸۱۶ء سے ۱۸۷۰ء تک اسی اثر کے مطابق رہا ہے (ف) ایک مقدمہ مین پنڈتون نے یہہ فتوی دیا تھا کہ بہن گو خود وارث نہین ہے لیکن وہ ایسے بیٹے کی ولیہ کی حیثیت سے جائداد پانی کی مستحق ہے جس کو بعد مین پیدا کر سکتی ہو اور جو وارث ہونیوالا ہو (ص) مگر اس مسلمہ اصول کی بنیاد پر اس فیصلہ کو صراحتاً قانون نہین کہا گیا ہے کہ ہندؤن کی جائداد کبھی معرض انتظار مین نہین رہ سکتی بلکہ فوراً ایسے شخص کو پہنچنی چاہیئے جو عندالتوریث دوسرا وارث ہو (ق)

صد ۶۱۲

(ن) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ - ۱۱ -

(س) جگناتھہ ڈائجیٹ جلد ۳ صفحہ ۵۱۷ -

(ع) سر - لیف کمناٹن صفحہ ۴۹۷ - دہرم شاستر کمناٹن جلد ۱ صفحہ ۳۵ - نوٹ - اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۴۶ -

(ف) دہرم شاستر کمناٹن جلد ۲ صفحہ ۶۸ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۵ و ۹۷ و ۹۸ - کنواری بنام دامودر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۲ (۲۲۶) بہاما سندری بنام راج کرشنو مقدمات بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ مین مولفہ سوسٹر صفحہ ۴۲۷ - کالی پرشاد بنام بھوبیرانی ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ - انند چندر بنام تیتو رام - ایضاً جلد ۵ صفحہ ۲۱۵ - رکینی بنام کیدار ناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۵ ضمیمہ صفحہ ۸۷ -

(ص) کرونا بنام جے چندر - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۴۶ (۵۰)

(ق) کیشب چندر بنام وشنو پرشاد - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۶۰ء حصہ دوم صفحہ ۴۰۳ - کتاب ہذا فقرہ - ۴۵۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بروئے قانون بنارس بھی بہن وارث نہین ہے بنارس کی سندون مین بہن تسلیم نہین ہوئی ہے۔

ف ۴۹۲ ان ممالک مین بھی جہان متاکشرا پر عمل ہے اصول وسندد ونون بہن کو خارج کرتے ہین۔ متاکشرا یا ورامتر ودیا نے سلسلۂ ورثا مین اُس کا نام درج نہین کیا ہے (ما) اور نہ سمرتی چندرکا۔ مادھویہ۔ ورد ہراج باسر سوتی ولاس مین سے کوئی اسکی وراثت کا ذکر کرتا ہے بجز اسکے کہ غند الیقسم یا بعد اتحاد ثانی وہ ایک حصّہ کی مستحق ہے وجانیشور نے جو معنی بیان کیے ہین اُن کے لحاظ سے وہ گوترج سپنڈون مین داخل نہین ہوسکتی کیونکہ بالغ ہونیکے بعد دہرم شاستر عورت کو ناکتخدا نہین سمجھتا ہے اور جیسے ہی وہ شادی کرتی ہے ویسے ہی دوسرے گوتر مین چلی جاتی ہے (ش) اور نہ اسکی تائید مین کوئی ایسا قول ہے جیسی بنارس اور بنگالہ کے کمتب چاہتے ہین (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۷۶) مین متاکشرا کی اُس تبدیلی کی ترکیب بیان کرچکا ہون جو بہن کو بھائیون مین شامل کرتی ہے۔ مگر اُسکو کسی مکتب کے مصنفین نے منظور نہین کیا ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۸۹) نند پنڈت نے بھی دوسرے اصول پر باپ کی بیٹی ہونے کے لحاظ سے اسکو شامل کرنے کی کوشش کی ہے (ت) جسکی توجیہ یہ ہوگی کہ بیٹی نواسہ پیدا کرنیکی وجہ سے وارث ہوتی ہے اور اب یہ طے ہوگیا ہے کہ بہن کا بیٹا یعنے باپ کی بیٹی کا بیٹا بھی وارث ہوتا ہے (دیکھئے فقرہ ۵۳۱) پس خود باپ کی بیٹی کو بھی اسکو پیدا کرنیکی وجہ سے وارث ہونا چاہیئے۔ اِس کا جواب یہہ ہے کہ حقیقی بیٹی وارث ہوتی ہے کیونکہ اول تو وہ اسی کی اولاد ہے دوسرے

(ما) متاکشرا باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۵ - نوٹ۔

(ش) دائے بھاگ باب ۹ فصل ۲ فقرہ ۶ - ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۹ - دائے بھاگ کا بھی دیکھئے باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۱۰ - جسمین جمتواہن کا قول ہے کہ یاجنا ولک اصطلاح گوترج سے ان عورتون کو خارج کرتا ہے جو رشتہ مین سپنڈ ہون اور سمرتی چندرکا بھی دیکھئے باب ۱۱ للو بھائی بنام مانکنور بائی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۳۸۔

(ت) متاکشرا باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۵ - نوٹ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کہ وہ ایسا بیٹا پیدا کرتی ہے جو اسکے لئے بہت بڑی چیز ہے یعنی وہی دوسرا مرد ہے
جو اسکی خاص اولاد کے بعد وارث ہوتا ہے مگر ان مین سے کوئی دلیل بھی بہن
کے معاملہ مین منطبق نہین ہوسکتی - اور بلا شبہہ نہ پہلی دلیل اور نہ دوسری کیونکہ
گو بہن کا بیٹا وارث ہے لیکن بردے متاکشرا آخری سمانودک کے بعد صرف
صد ۶۱۳ بندھوؤن مین داخل ہوتا ہے - اسکے علاوہ یہہ امر کہ بہن کا بیٹا وارث ہے اس
امر کیلئے کوئی قیاس نہین وارد کرتا کہ اس کی ماں کو بھی ضرور وارث ہونا چاہیئے
کیونکہ وہ اپنی آزادانہ قابلیت کے لحاظ سے وارث ہوتا ہے اسکے ذریعہ سے
نہین ہوتا ہے - (ث) اسی کے مطابق ہمکو معلوم ہے کہ چچا کی بیٹی کا بیٹا بھتیجے کا
وارث ہوتا ہے حالانکہ چچا کی بیٹی وارث نہین ہے (خ) اسی طرح بہائی کی
بیٹی کا بیٹا وارث ہے لیکن بہائی کی بیٹی وارث نہین ہے (ذ) اور بھتیجی کی
بیٹی کا بیٹا بھی وارث ہے مگر بھتیجے کی بیٹی وارث نہین ہے (الف)

فیصلہ جات مخالف | ۴۹۳ سند کا پلہ بھی استحقاق خواہر کے خلاف معلوم
ہوتا ہے - دونون کمنٹاٹن مسٹر کولبروک - مسٹر سدرلینڈ اور سر تھامس اسٹرنج کی رائے
بھی اسکے استحقاق کے خلاف مین تھی - اور مصنف آخر الذکر نے مدراس کے ایک
پنڈت کا ایک فتوی بھی اسی مضمون کا نقل کیا ہے (ب) ۱۸۵۸ء مین مدراس کی

(ث) دیکھئے رائے جسٹس ہالوے صاحب - چلکانی بنام سروینی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۸۸
(خ) گروبنام انند - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۹
(اجلاس کامل) گوسائین بنام مسماۃ کشن مونی - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۷۷ (۹۰)
(ذ) گوبند بنام مہیش بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۵ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷
جگموہن بنام سیتل پرشاد مقدمات بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ مین مولفہ سوسٹر صفحہ ۴۳۳
(الف) کاشی موہن بنام راج گوبند - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۹ - رادھا پیاری بنام
درگا مونی - ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ -
(ب) اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۴۶ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ - یا ۲۴۶ - سریف کمنٹاٹن
صفحہ ۴ و ۷ - دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۱ صفحہ ۳۵ - نوٹ - دیکھئے رائے جسٹس ہالوی صاحب
چلکانی بنام سروینی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۸۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدر عدالت مین ایک ایسا مقدمہ پیش ہوا جس مین ایک بہن نے اقوال منو اور نند پنڈت اور بالم بھٹ کی سند پر اپنے بھائی کے وارث ہونے کا دعوی کیا تھا پس عدالت نے کہا کہ "بجان صدر عدالت یہ امر تسلیم کرکے کہ خاص اپلانٹ کے دلائل زیادہ قوی ہین اور اقوال متعلقہ تقسیم مابعد اتحاد ثانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی صورت مین بہن کو بھی حق وراثت ہے جس سے شاید یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ شاید بہن کا خارج کرنا جو اب رائج ہے وہ اصلی قانون کا مقصود نہ تھا یہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ صرف یہی نہین ہوا کہ بمقابلہ رواج موجودہ اسکی ترکیب مان لینے کیلئے قانون مذکور بری ہی طرح سے معرض توضیح مین نہ آیا ہو بلکہ اگر صاف صاف کہا جائے تو یہہ بھی ہے کہ اسکو بالضرور متروک سمجھنا چاہیئے ۔ اور فی الحقیقت متبدل ہے اور عمل موجودہ نے جو نہ جانے کس زمانہ سے جاری ہے اسکو متغیر کر دیا ہے اور خود موجودہ فریق مقدمہ ہی اسکو قبول کرتے ہین" (ج) ۶۱۴ مد یہی دعوی ان ہی دلائل کے ساتھہ جس کا یہی نتیجہ بھی ہوا ۱۸۶۳ء مین ہائیکورٹ بنگالہ کے روبرو بھی پیش ہوا تھا مقدمہ مذکور تابع قانون متاکشرا تھا ۔ پس عدالت نے بحوالہ منو باب ۹ فقرہ ۱۸۷ و ۲۱۷ و متاکشرا باب ۲ فصل ۴ پہ وہ واٹر بنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۴۶ اور دہرم شاستر کمنا ٹن جلد ۱ صفحہ ۳۵ ۔ اور نیز ایک مقدمہ بنگالہ کا حوالہ دیکر بیان کیا کہ "پس بحیثیت مجموعی ہماری صاف صاف رائے یہہ ہے کہ پنڈت کا یہ دستھا کامیابی کے ساتھہ بمقابلہ بہن متاکشرا اور اصول عامہ دہرم شاستر جو بہنون کو خارج کرتے ہین یا ساٹھہ سال پہلے ہمارے سابقین نے جو اس طرح کے دعوے کی جانب مین کوئی فیصلہ صادر کرنے کی جو فروگذاشت کی ہے اسکے مقابلہ مین قائم کیا نہین جا سکتا" (د) ۱۸۸۲ء مین اسناد پر ایک جدید مباحثہ کے بعد ہائیکورٹ بنگالہ نے پھر اسی رائے کا اعادہ کیا (ھ) اور ۱۸۸۰ء مین ہائیکورٹ الہ آباد نے بھی

(ج) چاسوامی بنام کوتور فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۷۵ ۔
(د) گمان بنام سری کانت مقدمات بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ مین مولفہ سوستر صفحہ ۴۶۰ ۔
(ھ) جلیشر بنام اگر رائے ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۲۵ ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک مقدمہ متابع قانون متاکشرا مین ایسا ہی فیصلہ صادر کیا اور سابق کے حکم کا حوالہ دیا جس مین یہہ قرار دیا گیا تہا کہ بروے قانون متاکشرا ان عورتون کے سوا اور نہین وارث ہوسکتین جن کے نام صراحتاً مذکور ہوے ہین (و)

بہن کا حق

پنجاب کے سکہون اور جاٹون مین بھی بروے رواج قدیم و مصرحہ بہن خارج ہے اور رواج مذکور ۱۸۷۸ء مین صریحی فیصلہ کے ذریعہ سے بحال رکہا گیا ہے (ز) پہلے پہل ممالک مغربی و شمالی کے ایک مقدمہ مین بحالت اپیل پریوی کونسل بہن کی حقیت پیدا کیگئی تہی مگر جوڈیشل کمیٹی نے اس مسئلہ پر بحث کرنے سے انکار کردیا (ح) اور پہر ۱۸۷۶ء مین بھی حوالہ دیا گیا تہا لیکن کمیٹی موصوفہ نے کوئی راے نہین ظاہر کی تہی۔ (ط)

حال مین حق مذکور مدراس مین تسلیم ہوگیا۔

۷۹۴ - اسکے خلاف سب سے پہلے حال کے ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ مدراس نے یہ فیصلہ کیا کہ بہن اپنے بہائی کی وارث ہے (ی) جائداد پہلے بیٹے کو پہنچی تہی اور اس کے مرنے پر مان نے پائی جس نے اسکے کچہہ حصص اعتبار پر منتقل کرنے کے انتقال کیا۔ اور مدعیہ نے جو تین بہنون مین سے ایک بہن تہی منسوخی انتقالات کیلئے دعوی دائر کیا جن کا ناجایز ہونا مان کی حیات کے بعد مسلم تہا پس سوال یہی تہا کہ آیا بہن کو ایسا کوئی حق حاصل تہا یا نہین جو اسکے دعوے کا موید ہو عدالت نے تجویز کیا کہ اسکو حق تہا۔ پہلے تو عدالت نے بالم بھٹ فقہ کے لفظ بہائیون کے جو معنی لیے ہین اسکو نظر انداز کرکے یہہ ظاہر کیا کہ بہن سپنڈ نہین ہے اور اسکے بعد یہ بیان کیا کہ "یہہ ایک دوسرا سوال ہے کہ آیا بہن

صہ ۶۱۵

(و) جگت نراین بنام شیو داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۱۔
(ز) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۷۔
(ح) کنور گلاب بنام راو کرن۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۷۶۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹
(ط) ولایکی بنام وینکٹ رام انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۸ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۱۷ وہی مقدمہ ویلکی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۲۱۔
(ی) کٹی امال بنام راماکرشن رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشتہ پنڈ کے مقابلہ مین دور ہو کر بحیثیت رشتہ دار متوفی وارث ہونے کی مستحق ہے یا نہین لیکن جوڈیشل کمیٹی کے فیصلہ مقدمہ گردھاری نام گورنمنٹ بنگالہ (ک) کے بعد سے ہائیکورٹ مدراس نے بہ تقلید فیصلہ مذکور و فیصلہ ہائیکورٹ بنگالہ بمقدمہ امرت نام لکھی نراین (ل) منظورہ جوڈیشل کمیٹی یہ قرار دیا ہے (م) کہ بہن کا بیٹا بندھو کی حیثیت مین وارث ہونے کا مستحق ہے اور قول متاکشرا کی اور اسکی شرح مندرجہ باب ۲ فقرہ - ۶ بندھوؤن کی حد کو مندرجہ اقربار مادری تک محدود نہین کرتی ہے۔ بلکہ سلسلہ وراثت مین محض بندھوؤن کے درجہ کی تمثیلین سمجھنا چاہیے۔ متاکشرا کے باب ۲ فقرہ - ۳ و ۴ مین بحیثیت قرابت استحقاق مذکور صرف اُن ہی اقربار مین محدود نہین ہے جو پنڈ دان دینے سے متعلق ہین بلکہ اسکے خلاف اسی قول سے واضح ہوتا ہے (ن) کہ قاعدہ قرابت بلا استثنائے سمانودکان (جو پانی دینے کے لحاظ سے تعلق رکھتے ہین) و دیگر رشتہ داران (جو ظاہر ادراث کیلئے کوئی استحقاق رکھتے ہون) موثر ہے" اور پھر بعد کو فقرہ - ۷ مین بیان کیا گیا ہے کہ اگر متوفی کے کوئی رشتہ دار نہو تو گرو وغیرہ بحسب تعین یا استمبہ کہ اگر کوئی اولاد مذکور نہو تو قریب تر رشتہ دار وارث ہوتا ہے اور اگر وہ بھی نہو تو گرو وارث ہوتا ہے" بحث مندرجہ بالا سے صرف یہی نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ اقربار مادری کیلئے نہ تو یہ مقصود ہے اور نہ اس سے مستنبط ہو سکتا ہے کہ توریث کو اسی طرح کے بعض معین رشتہ دارون مین محدود کر دیا جائے بلکہ یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ دوسرے رشتہ دارون کیلئے بھی اس سلسلہ وراثت مین داخل ہونے کی آزادی ہے جو قانون نے بعض اصناف کیلئے معین کیا ہے اور یہ کہ جبتک جملہ رشتہ دار چاہے

صد ۶۱۶

(ک) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۸ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۴ (پریوی کونسل)
وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ (پریوی کونسل)
(ل) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸ (اجلاس کامل) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۶۷ (اجلاس کامل) -
(م) چلکانی نام سرانمنی - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۷۸ -
(ن) منو باب ۹ فقرہ - ۱۸۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کتنی ہی دور کے کیون نہو ختم نہو جائین اسوقت تک جائداد ایسے اشخاص پر منتقل نہین ہوسکتی جو خاندان سے بے تعلق ہون۔ پس اس راے کے لحاظ سے مدعیہ کو بالضرور ایسا رشتہ دار سمجھنا چاہیئے جو اپنی ان بہنون کے ساتھہ یکسان وارث ہونے کا استحقاق رکھتی ہے جو خود بھی اسی درجہ کی رشتہ دار ہین"۔

مدراس کے فیصلہ پر مباحثہ

۴۹۵ - کوئی شک نہین کہ اگر یہ فیصلہ منسوخ نہ ہو تو مدراس مین قانون طے ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ یہ دوسرے حصص ہند کے قانون متاکشرا کے لئے پابند کرنیوالی سند نہوگا اسلیئے مناسب ہوگا کہ اس کے استدلال کی باریکی کے ساتھہ جانچ کیجائے۔ جو تین مقدمات مقتبس ہو چکے ہین انکو درحقیقت کوئی تطابق نہین ہے۔ کیونکہ وہ صرف اسیقدر فیصل کرتے ہین کہ رشتہ دار ان مذکور جو بروے متاکشرا بندھو کی تعریف مین داخل ہوتے ہین (س) وہ محض اس واقعہ سے خارج نہین ہوسکتے ہین کہ دوسرے فقرہ مین یقین کے ساتھہ شمار نہین ہوئے ہین بلکہ اگر اس تعریف کا منشا (جیساکہ مقدمات مذکور مین قرار دیا گیا ہے کہ یہی مطلب ہے) وہ شخص ہے جو بلحاظ پنڈدان متوفے سے تعلق رکھتا ہو تو پھر پنڈدان کے لحاظ سے تعلق نہ رہنے کی وجہ سے بہن بھی اس تعریف مین داخل نہین ہوتی" (ع) یہ امر بھی قابل

(س) متاکشرا باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۳۔

(ع) بنارس اسکول کی بہت ہی مستند کتاب وہر مترودیہ سرامولگھ کاشی ناتھہ مین غیر متوفی کیلئے رسوم کریاکرم ادا کرنیکی قابلیت رکھنے والون کی بارہ مین بیان ہوا ہے کہ "اگر بیٹی اور بھتیجا موجود ہون تو باپ مان ہوا در بہن حق وراثت کی دعویدار ہوتی ہین۔ اور ایسی حالت مین کہ جب حقیقی اور سوتیلی دونون طرح کی بہنین ہون تو ان سے وہی قواعد متعلق ہوتے ہین جو حقیقی اور سوتیلے بھائیون کیلئے ہین۔ اور اگر بہنین نہ ہون تو اس حق کے ان کے بیٹے مستحق ہین"۔ راج کمار سروادہی کاری صفحہ ۱۱۱ اگر اسمین شک نہین کہ حق سرانجامی رسوم کے ساتھہ بروی قانون بنارس وراثت کا حق نہین ہے۔ ملاحظہ ہو بھو کی نسبت کتاب ہذا فقرہ ۴۸۸ اور بہن کی نسبت فقرہ ۴۹۳۔ مسٹر راج کمار سروادہی کاری یہ بات ظاہر کرنیکے بعد کہ بالم بھٹ اور نند پنڈت نے بہن کیلئے جو رعایت کی ہے وہ مقبول نہین ہوئی یہ کہتے ہین (دیکھو ان کی کتاب صفحہ ۶۶۵) کہ "اسکول بنارس کے اسوقت کے اصول کے مطابق گوتر سپنڈ کی تکخدا اور ناتکخدا بیٹیان مستحق وراثت نہین ہین" وہ رسوم کریاکرم جنکی سرانجامی کی ان عورتون مین قابلیت نہین ہے وہ صرف ایکودشت یعنی شخصی کریاکرم ہے جن کا پہلے سال کی سرادھ کے ساتھہ خاتمہ ہو جاتا ہے اینمین سرادھ پاربن کی بجالانیکی قابلیت نہین ہے جو سب سے زیادہ اہم ہین اور ان ہی کو روح کی بجالائی پر اوس کے جسم سے نکل گئی ہو چین و آرام کا انحصار ہے۔ راج سروادہی کاری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیان ہے کہ متاکشرا کے باب ۲ فقرہ ۱ مین جو تفصیل درج ہے وہ اگرچہ اُن اشخاص کو ختم
نہین کرتی لیکن ذکور کے سوا کسی کو شامل بھی نہین کرتی اور اس لیے اس امر کی قوی
شہادت ہے کہ ذکور کے سوا اور کسی کو اس تعریف مین داخل ہونے کی قابلیت
نہین سمجھی گئی تھی۔

اور جو مقدمات مقتبس ہوئے وہ ثابت کرتے ہین کہ جیسا اُن مین سمجھا گیا ہے ذکور کے ۶۱۷
سوا اور کوئی شخص بھی اس تعریف مین نہین آسکتا۔ بہرکیف بجوز مذکور مین (ظاہرا)
اس مضمون کی دو اور فصلین بھی درج ہوئی ہین کہ دوسرے رشتہ دار جو نہ تو جنٹل (گوتج)
ہون۔ اور نہ بندھو وہ بھی بلحاظ قرابت وارث ہو سکتے ہین۔ پہلی عبارت مین (ف)
وجانیشور نے باپ اور مان کی متقابلہ قابلیت کا اندازہ کیا ہے۔ اور یہ دونون گوتج
سپنڈ ہین اس نے بدلیل قرابت آخر المذکر کے حق مین تصفیہ کیا ہے۔ اور پھر اس
فصل مین (جسکو ہائیکورٹ نے مقتبس کیا ہے) یہہ ریمارک کیا ہے کہ اصول قرابت
نہ سپنڈون ہی سے تعلق نہین رکھتا ہے بلکہ سمانودکون سے بھی متعلق ہوتا ہی اور
برادر رشتہ دارون سے بھی متعلق ہے جب وہ ظاہرا وارث ہونے کا استحقاق
رکھتے ہون"۔ یعنی اگر دو مستحقین کے درمیان مقابلہ کیا جائے تو وارث وہی ہوگا
جو خون مین زیادہ قریب ہے پس مذکور مین یہہ امر نہین درج معلوم ہوتا ہے کہ کن اشخاص
کو استحقاق وراثت ہے بلکہ اسکے خلاف اسمین یہہ اختیار کیا گیا ہے کہ ایسے
رشتہ دار بھی ہو سکتے ہین جن کی نسبت ظاہرا معلوم بھی ہوگا کہ "وراثت کا استحقاق
رکھتے ہین"۔ اسمین قسم وار ثار کی بھی تعریف نہین کیگئی ہے (جیسا کہ اسکے بعد بیان
کیا جائے گا یا بیان کیا جا چکا ہے) بلکہ ایک قاعدہ قایم کرتا ہے جس کے رو سے
ایک قسم کے ممبر کو دوسرے ممبر پر ترجیح دیجا سکے وہ لفظ جسکا ترجمہ مسٹر کولبروک نے
"دیگر رشتہ داران" کیا ہے وہ "ادی" ہے جو سمانودکون" کے بعد مستعمل ہوا ہی
اور اسکے معنی اشانہ یا وغیرہ کے ہین۔ (گ) یہ امر معمولی اصول ترکیب کے خلاف ہوگا کہ

(ف) متاکشرا باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۳ و ۴۔

(گ) لفظ "آدی" کے استعمال کی نسبت دیکھو برنل صاحب کا دیباچہ نسبت بیوہار نرنیہ در وہارا جہ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے لفظ کے یہ معنی لیے جائین کہ بالکل ہی غیر جنس کو شامل کرتا ہے - دوسرا قول جو
ہائیکورٹ نے مقتبس کی ہے وہ اسکے بالکل خلاف ثابت کرتی ہے جس کیلئے مقتبس
ہوئی ہے - جسکو سمجھنے کیلئے کسیقدر اسکے پچھلے بیانات پر نظر کرنی چاہیئے - متاکشرا کے
دوسرے باب کی ابتدائی ۷ فقرات یاجناولک کے اس بچن کی محض تشریح ہین (ق) کہ
"جو شخص اولاد ذکور چھوڑنے کے بغیر بیٹھ کو سدھارا ہو اسکی جائداد بی بی - نیز بیٹیان واارثین
ہے اور اسی طرح بہائی اور اُن کے بیٹے بھی اور سب گوترج رشتہ داران مادری (مہ)
اور شاگرد یا ہم سبق کو ملیگی اور ان مین سے اگر پہلا نہو تو جو دوسرے نمبر پر ہے
وہ وارث جائداد ہوگا یہ قاعدہ تمامی (اشخاص) اصناف پر حاوی ہے" یہ بچن ان رشتہ دارون صد ۱۱۸
کو تسلیم نہین کرتی جو بہیچون کے بعد آتے ہین اور نہ تو جنٹلس (گوترج) ہین اور نہ بندھو
فصل ۱ تاہم مین بہیچون تک رشتہ دارون کا بہیچون کو ملا کر ذکر کیا گیا ہے - فصل ۵
فقرہ - ۱ مین گوترج اور فقرہ - ۳ مین بندھوؤن کی تعریف ہے اور باقی حصہ
فصل ۵ کا باقی حصہ گوترجون کی توریث کا بیان کرتا ہے اور فصل ۶ مین بندھوؤن کی
توریث مذکور ہے مگر اب یہہ طے ہوگیا ہے کہ بیانات مذکور خاتم نہین ہین - بلکہ جو
شخص اس تعریف مین داخل ہوجائے وہ وارث ہوسکتا ہے (دیکھئے کتاب ہذا
فقرہ - ۱۴۱) اسکے بعد فصل ۷ ہے جس مین ان لوگون کی توریث کا بیان ہے
جو بالکل رشتہ دار نہین ہین - فصل مذکور یون شروع ہوتی ہے "اگر متوفی کے
رشتہ دار نہو ن تو گرو اور وہ بھی نہو تو اپاستمبہ کی اس بچن کے مطابق شاگرد
وارث ہوتا ہے" کہ "اگر اولاد ذکور نہو تو قریب تر رشتہ دار وارث ہوتا ہے
اور وہ بھی نہ ہو تو گرو اور وہ بھی نہ ہو تو شاگرد وارث ہوتا ہے" عدالت اس سے
یہ استنباط کرتی ہے کہ "اور رشتہ دارون کے لئے بھی" (ظاہر ان رشتہ دارون
سے مقصود ہے جو اقربا رمادری کی ذیل مین نہین آتے ہین) پوری آزادی ہے
کہ اس سلسلہ وراثت مین داخل کئے جائین جو مختلف لوگون کے لئے دہم شاستر نے

(ق) یاجناولک باب ۲ فقرہ - ۱۳۵ - مقتبسہ متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ - ۲ -
(مہ) بندھو - دیکھئے کتاب گولڈ اسٹکر صاحب صفحہ ۲۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قرار دیے ہین اور جبتیک کہ تمام رشتہ دار چاہے کتنے ہی دور کے کیون نہون ختم نہو جائین
جائداد ان لوگون پر منتقل نہین ہو سکتی جو خاندان سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہون"
یعنے ظاہر اعدالت کا خیال ہے کہ الفاظ "اگر متوفی
کے رشتہ دار نہون" جدید قسم کے رشتہ دارون کو دخل دیتے ہین جو نہ تو گوتر ج ہین
اور نہ اقربائے مادری بلکہ متوفی سے محض قرابت کا تعلق رکھتے ہین یہ امر ایک
حد تک قابل غور ہوگا کہ جو فصل اغیار سے متعلق ہے اُس کا یہ اثر ہو اور گویا ایک
طرف سے ایسی ہوا چلے جس سے بالکل ہی جدید سلسلہ ورثا رشریک ہو جن کی توضیح
نہین ہوئی ہے اور نہ ان کے وجود کے متعلق سابق مین کوئی اشارہ کیا گیا ہے۔
مگر اصل یہ ہے کہ مسٹر کولبروک نے جس لفظ کا ترجمہ "رشتہ دار" کیا ہے وہ "بندہو"
ہے۔ (ش) جس سے ہر امر کی مطابقت ہو جاتی ہے یعنی پانچوین فصل مین گوتر ج
کا ذکر ہے۔ چھٹے مین بندھو ون کا مذکور ہے اور ساتوین مین وہ لوگ
مذکور ہین جو بندہون کے نہونے کی صورت مین آتے ہین اسکے سوا کوئی تیسری
قسم کے لوگ نہین ہین جو نہ تو گوتر ج ہون اور نہ بندہو اور پھر بھی رشتہ دار ہون
ص ۶۱۹ اپاستمبہہ۔ کی عبارت مین قرابتدار اقربا جس لفظ کا ترجمہ ہوا ہے وہ سپنڈ کا
لفظ ہے (ث) اور معلوم ہوتا ہے کہ اپاستمبہ بندھو ون کو تسلیم نہین کرتا ہے۔

نوٹ پٹ خواہ پر غور

ف ۴۹۶ بکمال تعظیم فاضل ججان ہائیکورٹ مدراس مجھے یقیناً
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے فیصلہ کی اُن وجوہ پر تائید نہین ہو سکتی جسپر صاحبان
ممدوح نے مبنی کیا ہے اور جب پھر کبھی یہ مسئلہ پیدا ہوگا تو غالباً یہ معلوم ہو جائیگا
کہ ہن کا استحقاق صرف اُن ہی صورتون مین ثابت کیا جا سکتا ہے کہ یا تو ان اصول
پر ہو جن کے لحاظ سے نیلکنٹھ اور اسکے تابعین نے بحیثیت سپنڈ اسکو داخل
کیا ہے یا لفظ بندھو کی تعریف سے تمام بیان متعلق پنڈ دان خارج کر کے صرف
یہ فرض کر لیا جائے لفظ مذکور اُن ہی اشخاص پر صادق آتا ہے جو قدر ابتانہ

(ش) گولڈ اسٹکر صفحہ ۲۶۲ رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۷۹۔
(ث) اپاستمبہہ باب ۲ فصل ۱۴ فقرہ ۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعلق رکھتے ہین (ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ - ۴۶۹) حیثیت اول الذکر (یعنی سپنڈگی) کی نسبت تو جوڈیشل کمیٹی اور ہائیکورٹ مدراس نے انکار کر دیا ہے (ث) منو کے اس قول کے (باب ۹ فقرہ - ۱۸۷) کہ "قریب تر سپنڈ وارث ہوتا ہے" دراصل چاہے کچھ ہی معنی ہون لیکن اب اسکو بالضرور بچن یا خاندان اور متاکشرا کی شرح کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے جو ظاہر کرتے ہین کہ بخلاف بندھو سپنڈ کے معنی ایک خاندان کے شخص کے ہین جس مین وہ شخص شامل نہین ہے جو شادی کی وجہ سے خاندان سے علیحدہ کر دیا گیا ہو (دیکھیے کتاب ہذا - فقرہ - ۴۹۲) اس کے خلاف اگر بندھو کی تعریف سے پنڈدان دینے کے خیال کو خارج کر دیا جائے تو یقیناً بہن بندھوؤن مین داخل ہو جائے گی - لیکن پھر ہمکو متاکشرا کی تمام ساخت پر غور کرنا پڑے گا جیسا کہ جنوبی ہند مین اسکو سمجھا گیا ہے اور اسپر عمل کیا گیا ہے - (خ) اور جو ان عورتون کو تسلیم نہین کرتا جن کا کسی خاص بچن مین ذکر نہین کیا گیا ہے اس زمانہ مین بہنون کو بحیثیت وارث تسلیم کرنا وہی طرز عمل معلوم ہوتا ہے جس کی نسبت حکام والا مقام جوڈیشل کمیٹی کہتے ہین کہ "انہین نہایت سخت اعتراض ہے" یعنی "اس فیصلہ کے جو کہ الفاظ متاکشرا کے نئے معنی پر مبنی ہو اور اسکے خلاف جو حکام والا مقام سند مروجہ حالیہ مین دیکھتے ہین" (ذ) صفحہ ۶۲۰

(ث) ہنکر این بنام موہن - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۲ - وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۵ (پریوی کونسل) کٹی امل بنام راداکرشن - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۲ (خ) یہہ وصفی الفاظ اس رائے کے سلسلہ مین اضافہ کیے گئے ہین جو متاکشرا کے الفاظ کے لحاظ سے ہائیکورٹ بمبئی نے بمقدمہ للوبھائی بنام مان کنور بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ قائم کی ہے - دیکھیے کتاب ہذا فقرہ - ۴۸۸ - ظاہر ہے کہ جج صاحبان یہہ تسلیم کرتے ہین کہ یا تو جو معنی انہون نے متاکشرا کے بیان کیے ہین وہ مدراس مین تسلیم نہین ہوئے ہین یا سمرتی چندرکا کی برابر کی سند سے اُن کی تنسیخ ہو گئی ہے - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ و ۳۳۸ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ -

(ذ) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۳ - کنور گلاب بنام راوکرن - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۶ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱ -

چوتھی بنام چنو - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۳۲ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۴۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدراس کا فیصلہ مابعد

۴۹۷ بعد کے ایک مقدمہ مین (الف) جس مین بہن اور بہن کے بیٹے کے مابین متوفے کے وارث ہونے کا جھگڑا تھا ہائیکورٹ مدراس نے مقدمہ کی اصل بنام راوہاکرشن اور بیانات مندرجہ بالا پر پورا غور کیا۔ اس امر کا فیصلہ ضرور تھا کہ آیا بہن اپنے بھائی کی وارث ہوسکتی ہے یا نہین کیونکہ یہہ فرض کرکے کہ وہ وارث ہوسکتی تھی عدالت کی یہ راے تھی کہ دعویدار مرد وارث ترجیحی تھا عدالت موصوفہ نے ظاہر کیا۔ اگر اس مسئلہ کا تصفیہ کرنا ضرور ہوتا تو نکتہ چینی فقرات سابقہ ان کو اسبات پر آمادہ کرتی کہ اس مسئلہ کو فیصلہ کے لئے اجلاس کامل مین بھیجین۔ بہرکیف حکام عالیمقام نے یہ ظاہر کیا کہ فیصلہ اس بنیاد پر صحیح تھا کہ اصطلاح بہن گوتر سپنڈ جو دجانشور نے مستعمل کی ہے اُس سے وہ ہمقوم شخص خاندان غیر کا مراد ہے جو پیدائش یا شادی کی وجہ سے شامل ہوگیا ہو۔ عدالت موصوفہ کو اس امر مین شبہہ ہے کہ آیا متاکشرا نے اس مسئلہ کو قبول بھی کیا ہے یا نہین کہ عورتین صرف بربنا بچن مبنیہ وارث ہوسکتی ہین اور عدالت موصوفہ ساچہ اور لکھیتہ کی سند قبول کرتی معلوم ہوتی ہے جسمین ضرورتاً اس قسم کی بچن موجود ہے۔ اس قسم کی راے بخوبی معقول و مدلل ہے اور غالباً اس بات کا سلسلہ ہے کہ اگر مقدمہ آخری عدالت اپیل تک پہنچا تو نتیجہ مین کامیابی ہوگی۔ بعد کے مقدمات مین بھی ہائیکورٹ مدراس نے اس اصول قائم کردہ کی پیروی کی ہے۔ اور یہ قرار دیا ہے کہ باپ کی بہن اور بیٹے کی بیٹی بھی بروے متاکشرا سلسلۂ وارثان مین داخل ہوسکتے ہین گو اُن کو ان رشتہ دار مذکور پر مقدم نہ کیا جائے گا جو مالک متوفے سے دور کی بھی رشتہ داری رکھتے ہون (ب) اس کے جواب مین یہ امر بہت ہی زور کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر ایک عدالت جو متاکشرا پر عمل کرانے کا اعتراف کرتی ہے اُس نے اس کے خلاف نتیجہ نکالا ہے۔ اور یہ کہ فیصلہ جات مدراس

ص ۶۲۱

(الف) لکشمی امل بنام تروندکڈا مدلی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱۔

(ب) رنسا بنام سنگم مل۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۔
ملنا بنام پونل۔ ایضاً جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی پریسیڈنسی کے رواج و سند کے خلاف ہین اور بمبئی مین جہان بہن کے حق مین کوئی شبہہ نہین ہے وہان اسکو نتایج مستخرجہ متاکشرا پر نہین قایم کیا گیا ہے بلکہ دستور قدیم اور سند صریح میوکھہ پر قایم کیا گیا ہے۔ مدراس مین بھی سوتیلی بہن وارث نہین ہے (ج)۔

(ج) کمار ویلو بنام ویرانا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اٹھارواں باب

وراثت

سلسلہ توریث

سلسلہ توریث کی جانچ

صفحہ انگریزی ۶۲۲

دفعہ ۴۹۸ اب ہم بروے دہرم شاستر سلسلہ توریث کی جانچ کرتے ہین جس مین ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دہرم شاستر مذکور اُن مقدمات کے سوا جو تابع قانون بنگالہ ہین جہان ہر شریک کی اصولی حالت افتراق ظاہری مین ہوا کرتی ہے (کتاب ہذا فقرہ ۴۵۷) صرف اُن جائدادون سے متعلق ہوتا ہے جو جداگانہ ہون۔ طبقہ ما بعد کا ہر شخص طبقہ ماقبل کے ہونے پر وارث ہوتا ہے۔ اگر جائداد کسی ایک مرد کو پہنچ جاتی ہے تو وہ ایک جدید سرمایہ ہو جاتا ہے اور پھر اوسکے مرنے پر اس لحاظ سے کہ حصہ داران غیر منقسم چھوڑ کر مرا ہے یا نہین توریث تابع احکام پس ماندگی وراثت ہوا کرتی ہے۔ اور جہان جائداد عورت پر یا یکے بعد دیگرے بہت سی عورتون پر منتقل ہوتی ہے تو آخر عورت کی موت کے بعد توریث کا شمار پھر قابض آخر (مرد) سے ہوا کرتا ہے بجز اُن بعض صورتون تابع قانون بمبئی کے جنپر آگے فقرہ ۵۶۵ مین بحث کیگئی ہے۔

اولاد

اولاد۔ اگر کوئی شخص اپنے بیٹون سے تقسیم کرلے اور بعد کو اسکے ایک یا کئی بیٹے پیدا ہو جائین تو وہ بیٹے اسکی جائداد جداگانہ طور پر پاتے ہین (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۳۱) اور اگر شخص مذکور منقسم نہین ہوتا ہے تو اسکی جائداد جملہ اولاد ذکور کو پہنچتی ہے جس مین صحیح النسب بیٹے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پوتے اور پرپوتے سب شامل ہین۔ (الف) اور یہہ سب کے سب وقت واحد مین
ایک وارث کے مثل جائداد پاتے ہین چاہے راست ملے یا قائم مقامی کے طریقہ
سے ہو مثلاً فرض کیجئے کہ ایک شخص کے تین بیٹے ہون اور وہ اپنے بڑے بیٹے الف ص ۶۲۳
اور اسکے بیٹے ب۔ اور دو پوتے ج۔ اور ج ۲۔ اپنے دوسرے بیٹے سے اور
تین پرپوتے د اور د ۲ و د ۳۔ اپنے تیسرے بیٹے سے چھوڑ کر مرجاے تو الف اپنے
اور ب کیلئے اور ج اور ج ۲۔ اپنے اپنے لئے اور د اور د ۲ اور د ۳ سب کے سب اپنے اپنی
لئے وراثت پاتے ہین۔

وقت واحد مین جائداد پاتے ہین

اور یہہ تینون پشتین وقت واحد مین وارث ہوتی ہین۔ ایک
دوسرے کی قائم مقام ہوکر جائداد نہین پاتین۔ جس طریقہ سے یہہ
لوگ پاتے ہین اور اُن حقوق کی نوعیت جو وہ پاتے ہین بیان ہوچکی ہے۔ (ب)
اور قاعدہ کلیہ مین یہہ استثنا معلوم ہوتی ہے کہ مختلف مدارج کے ورثار مین قریب
تر وارث ہمیشہ دور کے وارث کو خارج کردیتا ہے (ج) لیکن درحقیقت یہہ استثنا
نہین ہے بلکہ محض اس قاعدہ کی تمثیل ہے کہ جو جائداد ایک پشت مین مشترکہ ہوتی
ہے وہ دوسری پشت مین جاکر مشترکہ ہوجاتی ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۴۴) اگر
وہ باپ کے قبضہ مین ہوتی ہے جو خود ہی حصہ داری کا افسر ہی ہے تو مرنے پر وہ سب
حصہ دارون پر منتقل ہوجاتی ہے کسی ایک ممبر پر منتقل نہین ہوتی اور سب کے سب

(الف) بودھائن باب ۱ فصل ۵ و ۱۱ فقرہ ۹ و باب ۹ فقرہ ۱۳۷ و ۱۸۵ و متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۳ و باب ۲ فصل ۸ فقرہ ۱۱ پر رک مقتبسہ
سرودہے کاری صفحہ ۴۹۶۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۰۔ وائی بہاگ باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۱۸ باب ۱۱
فصل ۱ فقرہ ۳۱ تا ۳۴ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ ۲۰ تا ۲۲۔ قانون وراثت حب رامزدیا
صفحہ ۱۵۴ فقرہ ۱۱ بیواد چنتامنی صفحہ ۲۹۵۔ رائے عدالت بمقدمہ رچی پٹی بنام راجندر۔
مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۵۶۔ بھیارام بنام بھیا اوگر۔ ایضاً جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۸ و وہی مقدمہ
ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱ (پریوی کونسل)

(ب) کتاب ہذا فقرہ ۴۲۲۔

(ج) کہیتر بنام پرنو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بروے قانون متاکشرا برابر پیدایش اُسکی نسبت یکسان حقوق رکھتے ہین چنانچہ داے بھاگ اسکی نہی حیثیت سے یہی راے دیتا ہے - اور اسکے مطابق بیٹا پوتا اور پرپوتا سب ہی یکسان قابلیت کے ساتھہ متوفی کی سرادھ کرتے ہین -

فی اولاد - اسلیے کوئی وجھہ نہین ہے کہ ایک کو دوسرے پر کیون ترجیح دیجاے لیکن چونکہ پوتا اپنے باپ کے جیتے جی پنڈ نہین دیتا ہے اسلیے - ب - براہ راست وارث نہین ہوتا حالانکہ - ج اور - د - ہوتے ہین (د)

خلف اکبر - ۷۹۹ - جو جائداد اپنی حیثیت مین ناقابل تقسیم ہے مثلاً راج ہے یا دیم زمینداری ہے تو وہ بلاشبہہ ایک ہی خلف پر منتقل ہوتی ہے - اور یہ ایک شخص کون ہوتا ہے اسکا انحصار دستور خاندان پر ہے (کتاب ہذا فقرہ - ۵۱) عموماً اس قسم کی جائدادین قاعدہ جیٹھانسی سے منتقل ہوتی ہین (ھ) اور اس صورت مین خلف اکبر وہ بیٹا ہے جو پہلے پیدا ہوا تھا نہ یہہ کہ بڑی یا پہلے کی بیاہی ہوی بی بی کا پہلا بیٹا (د) جب تک بڑے بیٹے کی نسل قابض ہوتی چلی جائیگی - اسوقت تک جائداد اسی نسل مین رہیگی - (ز) یعنی بڑے بیٹے کے بیٹے چھوڑکر مرنے پر جائداد اُسکے بڑے صد ۶۲۴

(د) داے بھاگ باب ۳ فصل ۱ فقرہ - ۱۸ و ۱۹ -

(ھ) یہہ قیاس یقیناً اس طرح کے ثبوت سے رفع کردیا جاسکتا ہے کہ اور قاعدہ بھی مثل انتخاب قائم مقام شائع ہے - ایسری سنگھہ بنام بلدیو سنگھہ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۵ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ اچل رام بنام اودی پرتاب کتاب ہذا فقرہ - ۵۰۱ -

(ز) منو باب ۹ فقرہ - ۱۲۵ و ۱۲۶ - رگھوناتھہ بنام ہری ہر - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱۲ صد ۱۲۶ (۱۴۲) بھگ راؤ بنام باپوجی راؤ - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ (اپیل دیوانی) رام لکشمی بنام شیوانتت - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ - صفحہ ۵۷ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۶ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۵۳ - پدارام اپا بنام بنگری انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۱ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۸۶ - قانون قدیم کی نسبت دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۸۰

(ز) دیکھیے شجرہ مقدمہ نیولا بنام رامندر رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۹۳ - نارائنگنٹی بنام وینکٹ چلاپتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۵۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹے کو ملیگی اُسکے بھائی کو نہ ملیگی لیکن ایسے موقع پر یہہ قاعدہ اختیار کرنیکی نسبت ایک سند کی خاص ضرورت ہے جبکہ ایسا بڑا بیٹا جو مالک جائداد نہوا ہو چھوٹے بھائی اور بہن دونون کو چھوڑکر مرے۔ اس امر پر حال مین دو مرتبہ پریوی کونسل کے روبرو بحث کیگئی لیکن دونون مقدمہ مین اس امر کے فیصلہ کی ضرورت ہی نہوئی۔ میرے علم مین وہ مقدمات جن مین درحقیقت یہہ مسئلہ فیصل ہوا صرف مدراس مین ہوئے۔ سب سے پہلا مقدمہ ایک ہی خاندان مین پیدا ہوا تھا جو شجرۂ ذیل سے واضح ہوگا اور اس سے صرف اسیقدر رشتہ داری معلوم ہوتی ہے جس سے کہ امر نزاعی صاف معلوم ہوجائے۔

زمیندار استمراری جسنے ۱۸۰۹ء مین انتقال کیا

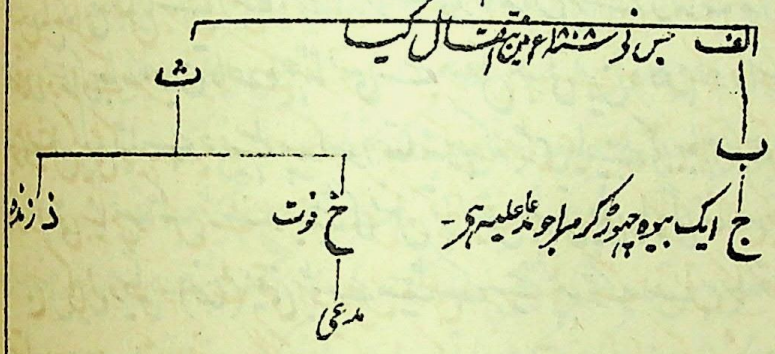

اس شجرہ سے واضح ہوگا کہ زمیندار نے مرتے وقت ایک پوتا۔ ب۔ بڑے بیٹے سے اور ایک چھوٹا بیٹا۔ ث۔ چھوڑا تھا چھوٹا بیٹا زمینداری پر قابض ہوگیا لیکن۔ ب نے اسپر دعوے کیا اور بالآخر قابض ہوگیا۔ گو واقعات مقدمہ ایسے تھے کہ دوسرے دلائل پر بھی ڈگری دیدیجاتی لیکن پراونشل کورٹ جس نے اس مقدمہ کی تحقیقات کی تھی اس وسیع اصول پر کاربند ہوئی کہ پہلے مرے ہوئے بڑے بیٹے کا بیٹا بہ بہ پس ماندہ پسر خورد زمینداری کا مستحق تھا۔ اس ڈگری کی اپیل ہنین ہوئی اسکے بعد جائداد (ج) کو ملی اور اسکے مرنے پر مدعی نے بحیثیت پسر جو ذ کا متوفی بڑا بھائی تھا دعوے کیا عدالت ابتدائی نے بنجملہ دلائل اخراج مقدمہ یہہ بھی تجویز کیا تھا کہ ذ مدعی کے مقابلہ مین قریب تر رشتہ دار تھا مگر ہائیکورٹ مدراس نے اس فیصلہ کو منسوخ کردیا اور یہہ قرار دیا کہ معمولی قاعدہ جٹھانسی کے لحاظ سے جو ناقابل انتقام جائدادون پر قابل انطباق ہے مدعی سلسلہ کلان کا قایم مقام تھا۔ جس سے واضح ہوگا کہ ہر دو رانتقال

ص ۶۲۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متنازعہ مین ایک اہم فرق واقع ہے - پہلی صورت مین تو یہ ہے کہ - ب - قابض آخر کا پوتا تھا اور اسلئے معمولی صورت وراثت مین اسکو ایسا ہی استحقاق حاصل تھا جیسا کہ اسکے چچا - ث - کو تھا - کیونکہ بیٹا اور پوتا یکسان طور پر قریب اور موثر سمجھے گئے ہین (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۴۹۸) لیکن دوسری صورت مین مدعی اور - ذ - چچا تھے اور معمولی صورت توریث جدی مین قریب تر پہلے وارث ہوتا ہے - بہ نسبت بعید کے مثلاً یہ بھائی بھتیجے سے پہلے پاتا ہے (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۵۲۵ و ۵۲۶) یہی رائے جوڈیشل کمیٹی کے روبرو بھی پیش ہوئی مگر اسکے خلاف مین یہہ بحث پیش ہوئی کہ جائداد گو ناقابل تقسیم تھی لیکن پھر بھی جائداد مشترکہ خاندانی تھی اور اسلئے بروئے پس ماندگی منتقل ہوئی تھی اور اس صورت مین ج اپنی زندگی مین وارث ہو سکتا تھا اور اسکے مرنے پر اسکے حقوق مدعی پر منتقل ہوے جو اوسکا قائم مقام تھا لیکن جوڈیشل کمیٹی کو یہہ دریافت ہوا کہ - ب - کی زندگی ہی مین کل جائداد کی تقسیم ہو گئی تھی اور اسی بنیاد پر اس نے زمینداری کو بحیثیت جائداد جداگانہ حاصل کیا تھا - انظر ان ج کی زوجہ وارث تھی اور نہ مین مدعی اور - ذ - کے حقوق کا تصفیہ غیر ضروری تھا (ج) اصولاً واضح ہو گا کہ ہر قابض کی وفات پر جائداد کو اس بزرگ خاندان پر منتقل ہونا چاہیئے جو قریب ترین رشتہ سے ہو - پس اس کے مطابق کوئی شک نہین کہ بمقابلہ مدعی - ذ - کو - ج - سے زیادہ نزدیکی تھی - اور مقدمہ متعلق

صد ۶۲۶

راج لکشمی مین فیصلہ جوڈیشل کمیٹی کی یہی دلیل معلوم ہوتی ہے جس مین سوال یہ تھا کہ آیا برادر کلان (جس سے نصف خون ملا ہوا تھا) راج کا وارث ہو گا یا برادر خورد وارث ہو گا (جس سے پورا خون ملا ہوا تھا) بحث یہ کیگئی کہ قابض سابق کے

(ج) رنگ ناگما بنام رامیا - فیصلہ پریوی کونسل مورخہ ۵ جولائی ۱۸۷۹ء مقدمہ پریاسوامی بنام پریاسامی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۶۱ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۲ مین یہی امر پر بحث کیگئی تھی مگر کچھ تصفیہ نہین ہوا - مقدمہ مذکور مین اس کے برعکس سوال پیدا ہوا تھا زمینداری ایسے شخص کو عطا ہوی جو ذ کی حیثیت مین تھا اور بیوہ نے جو مدعا علیہا تھی یہ بحث کی تھی کہ اہل وارث وہ شخص تھا جو مدعی ہی کا ہم رتبہ تھا اور اسکے حقوق پر اینکورٹ نے لحاظ نہین کیا تھا -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرنے پر جو راجہ متوفی اور دعویداروں کا باپ تھا۔ راج مشترکا سب بھائیوں پر منتقل ہوا تھا اگر اسمیں شک نہیں کہ اسپر صرف ایک ہی شخص قابض ہو سکتا تھا۔ اور اگر ایسا ہی ہے تو تمام بھائی یکسان باپ سے قربت رکھتے تھے اور ایک کے مرنے پر وہ دوسرے بڑے پس ماندہ کو ملے گا۔ لیکن جوڈیشل کمیٹی نے یہ قرار دیا کہ جائداد ناقابل تقسیم کی صورت میں پس ماندگی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ملکیت مشترکہ کا معاملہ ہے جو راجہ کی جداگانہ ملکیت کے خلاف ہے اسلئے حقیقت بلحاظ پس ماندگی جہاں معمولی قاعدۂ توریث کے خلاف ہو وہاں کوئی رواج موجود ہونے کی حالت میں کوئی ایسا قاعدہ نہیں بتلاتی جس سے اس قسم کی جائداد کا وارث دریافت ہو سکے جس کا ایک ہی شخص مالک اور متمتع ہوتا ہے اور جو وراثتاً ایک ہی وارث پر منتقل ہوتی ہے۔ اسلئے قابلیت اور قربت کی دہری دلیل پر نصف خون رکھنے والے پر سالم خون رکھنے والے کو ترجیح کا حق تھا۔ (ط) یعنی حکام والا مقام نے یہہ قرار دیا کہ قابض آخر کی حیات تک کسی ممبر خاندان کو کچھہ نہیں پہنچا تھا اور اسکے مرنے پر وہ شخص وارث ہوا جو اس سے قریب تر تھا۔ حکام والا مقام نے اس مقدمہ کی تجویز میں بعض ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو مقدمہ شیوگنگا اور نیز ان مقدمات کے خلاف ہیں جن میں مقدمہ مذکور کے تقلید ہوئی ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۸۷) لیکن خود ڈکریان اور طریقۂ فیصلہ ہر مقدمہ کے باہم موافق ہیں مقدمہ شیوگنگا کے رو سے طے ہوا تھا کہ جہاں کوئی ناقابل تقسیم زمینداری جائداد مشترکہ ہو تو اسکے وارث کو مرد حصہ داروں میں تلاش کرنا چاہیے یعنے نہ تو عورت وارث ہو سکتی ہے ورنہ ممبر منقسم وارث ہو سکتا ہے۔ مقدمہ ٹیرا سے یہ فیصل ہوا تھا کہ ان ہی حصہ داروں میں وارث ہونے والا شخص وہ ہوگا جو مرد قابض آخر کی موت کے وقت اس کا سب سے قریب کا رشتہ دار ہو اور یہ کہ اصول پس ماندگی اس لحاظ سے متعلق نہ ہوگا کہ وراثت ایسے شخص کو دے جو قریب کا وارث نہ ہو

توریث خلف اکبر کی بنسبت مدراس ہائیکورٹ کی رائے ۵۰۰ صہ ۶۲۷

(ط) نیل کمنڈو دیپا بنام چندر موہن انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۳ و ۵۴۰ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ - (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وراثت متنازعہ تھی ہائیکورٹ مدراس نے اپنے ہی فیصلہ مقدمہ رنگ ناگما نام رامیا کا اتباع کیا اور اُس اصول کی پابندی کرنے سے انکار کیا جو مقدمہ پٹسرامین قائم کیا گیا تھا چنانچہ حالت خاندانی شجرۂ ذیل مین درج کیگئی ہے۔ ایک دور کے جدی رشتہ دار

چوتھا پالیاگار

الف	کپی نوین پالیاگار	گوپال
ب	دسوان پالیاگار جو	مدعی
ونکٹا چلاپتی	مسماۃ اچما بیوہ کو چھوڑتا ہے	
گیارہوان پالیاگار	مدعیہ	
مدعا علیہ		

کے مرنے پر کپی نوین پالیاگار کی حیثیت سے اپنے بڑے بھائی الف کے ساتھ ایک انتظام کرکے وارث ہوا۔ ہائیکورٹ نے معلوم کیا کہ اس انتظام کا اثر یہ تھا کہ بڑے نے اپنے اور اپنے اخلاف کے وارث ہونے کے حقوق ترک کردئے اور اُن کو کپی اور اسکے اخلاف کیلئے چھوڑ دیا لیکن جو حقوق الف اور اسکی نسل کو کپی اور اسکی نسل کے معدوم ہونے پر ہو سکتے تھے وہ محفوظ رہے۔ کپی کے بعد اس کا بیٹا وارث ہوا جو لاولد مرا اور اپنے بعد صرف ایک بیوہ مسماۃ اچما اور ایک چچا مسمی گوپال اور ایک چچازاد بھائی ونکٹ چلاپتی کو چھوڑا سرکار نے پانیم شخص آخر الذکر کو عطا کی اور اسپر بیوہ اور گوپال دونوں نے دعوی دائر کیا۔ بیوہ کا دعوی اس بنیاد پر خارج ہوگیا کہ خاندان غیر منقسمہ تھا اور گوپال کا دعوی اس بنیاد پر خارج ہوا کہ مدعی اعلیہ وارث قریب تھا۔ عدالت نے یہہ قرار دیا تھا کہ حکم مقدمہ پٹسرا (یعنی ہم ملک ہونا اور اسلئے پس ماندگی جائداد ناقابل تقسیم مین نہین ہے) اصول مقدمہ شیو گنگا اور معمولی قانون جنوبی ہند و بنارس متعلقہ جائداد ناقابل تقسیم خاندان مشترکہ کے خلاف ہے پس عدالت موصوفہ نے یہہ قاعدہ کلیہ قایم کیا کہ "جب جائداد ناقابل تقسیم بذریعہ پس ماندگی ایک شاخ خاندان سے دوسری شاخ مین منتقل ہو تو یہہ لازم نہین ہے کہ اسی حصہ دار کو پہنچے جو قبیر ہی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشتہ دار خون ہو بلکہ شریک قبر میں اعلیٰ شاخ خاندان کو پہنچتی ہے" (ی)

پیشینی اور معمولی بزرگی **دفعہ ۵۰۱** حال کے ایک مقدمہ میں جوڈیشل کمیٹی نے راست اور معمولی قاعدہ جٹھالنسی میں فرق کر دیا ہے جس سے شاید ظاہری مخالفت مقدمات میں موافقت ہو جائیگی (ک) اس مقدمہ کی جائداد اودھ کے تعلقات میں سے تھی ایکٹ نمبر ۱ بابتہ ۱۸۶۹ء میں جسکی یہہ جائداد میں تابع ہیں یہہ درج ہے کہ ہر تعلقہ کا ایسی بعض فہرستوں میں سے کسی نہ کسی میں اندراج ہونا چاہیئے جو طرز توریث کو مرتب کرتی ہیں۔ جائداد مذکور فہرست دوم میں درج تھی جو ان تعلقداروں کی فہرست ہے جن کی جائدادیں بلحاظ دستور خاندانی قبل ۱۸۵۶ء معمولاً ایک ہی وارث پر منتقل ہوتی نہیں مگر تیسری فہرست میں داخل نہ تھی جس میں وہ جائدادیں شامل ہیں جو بہ قاعدہ جٹھالنسی مرتب ہوتی ہیں۔ مدعی خاندان پرتھی پال کا جس سے سلسلہ کا شمار ہوتا تھا بڑی شاخ میں سب سے بڑا مرد پس ماندہ تھا۔ لیکن اسی خاندان کی چھوٹی شاخ کے اور بھی مرد تھے جو اس بڑے کے مقابلہ میں پرتھی پال سے زیادہ تر قریب رکھتے تھے۔ مدعا علیہ کو معتبر فاکو کی حقیت نہ تھی اور دونوں عدالتوں نے اپنی تحقیقات میں یہی پایا کہ جائداد کی توریث قاعدہ جٹھالنسی کے لحاظ سے تھی جس سے ظاہر اعدالتہائے موصوفہ کا یہہ مقصود تھا کہ ایک ہی صنف کے بہت سے اشخاص میں سے سب سے بڑا وارث ہونے کا مستحق ہوتا تھا۔ پس ہر دو عدالتہائے موصوفہ نے مدعی ہی کے حق میں تجویز کی لیکن جوڈیشل کمشنر نے ظاہر ایہہ خیال کیا تھا کہ اس کا فیصلہ بمقابلہ مدعا علیہ خاندان کے حق میں ہے اور علی اکثر تیب حقوق ممبران خاندان باہم پھر بھی مباحثہ طلب رہتے ہیں۔ پریوی کونسل نے عدالتہائے ماتحت کی ڈگری کو منسوخ کر دیا حکام عالیمقام نے ظاہر کیا کہ مدعی داخل خارج کے رو سے اپنی قطعی حقیت کو ثابت کرے اسلئے مدعی کیلئے ضرور تھا کہ جائداد کی توریث کو ایک ہی درجہ کے مختلف لوگوں میں سے وارث ہونے سے متمائز راست اور معمولی جٹھالنسی کے قواعد کے لحاظ سے

(ی) نرائنتی بنام وینکٹا چلاپتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۵۰ و ۲۶۵۔

(ک) اچل رام بنام اودے پرتاب۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ثابت کرے۔ کیونکہ جب کسی تعلقدار کا نام دوسری فہرست مین درج ہوا ور تیسری مین درج
ہو تو اگرچہ وہ جائداد ایک ہی وارث پر منتقل ہوتی ہے لیکن اسکو ایسی جائداد نہین سمجھا
جاسکتا ہے جو راست قاعدہ جیٹھانسی کے لحاظ سے منتقل ہوی ہو۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ مدعی
نے ایسی حیثیت کا ثبوت نہین دیا کہ مدعا علیہ جو حقیقی طور پر قابض تھا وہ بیدخل کر دیا جاتا۔ صر ۶۲۹

قواعد مجوزہ

۵۰۲ و ممکن ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جملہ مقدمات سے موافق ہوسکین۔

(۱) جب کوئی جائداد ایک ہی وارث پر منتقل ہو تو قیاس یہ ہے کہ وہ جائداد اُس
طبقہ اشخاص کے بڑے ممبر کے قبضہ مین رہیگی جو اگر جائداد قابل تقسیم ہوتی تو مشترکاً قابض
ہوتے۔

(۲) جب خلاف مین کوئی ثبوت نہو تو وارث اُن اشخاص مین کا بڑا ممبر ہوگا جو قابض
آخر کے بمقابلہ دیگر ممبران قریب تر رشتہ دار ہین اور جو اُس سے اسی طرح کی
قربت رکھتے ہین جسطرح آپس مین رکھتے ہین۔

(۳) ایسی توریث کا ثبوت دینے کے لیے جو راست جیٹھانسی کے لحاظ سے چلی آئی
ہو خاص ثبوت درکار ہے یعنی بڑی صنف خاندان کے بڑے ممبر کو برابر وراثت
بہ محرومی چھوٹی صنف کے قریب تر ممبرون کے ملی ہو۔

(۴) دونون قسمون مین کسی قسم کے قاعدہ جیٹھانسی کے قیاس کی اس رواج کا ثبوت
دیکر تردید کی جاسکتی ہے کہ وارث کو کسی اور وجہ ترجیحی کے لحاظ سے اختیار کرنا چاہیئے۔

غیر صحیح النسب بیٹے

۵۰۳ و غیر صحیح النسب بیٹے بیٹون اعلےٰ طبقون مین وارث
کی حیثیت سے کبھی نہین پاتے ہین بلکہ صرف گذارہ کے مستحق ہین (دیکھئے کتاب
ہذا فقرہ ۴۳۴) لیکن یہ کہا گیا ہے کہ بروئے رواج خاص وہ وارث ہوسکتی
ہین مگر جن مقدمات مین کہ اس طرح کے خاص رواج کا عذر کیا گیا تھا اُن مین اس
کی نفی کردی گئی۔ (ل) البتہ بعض صورتون مین شودر کا غیر صحیح النسب بیٹا مشترکاً
و منفرداً وارث ہوسکتا ہے جس کے حقوق تقسیم کی سرخی کے ذیل مین کتاب ہذا کے

(ل) موہن بنام چمن۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۲۸ (۳۷) پرشاد بنام مہیشری ایضاً
جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ (۱۷۶) بھاوتی بنام مہاراج انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فقرہ-۴۳ مین بیان ہو چکے ہین مگر اس موقع پر اُن کی کسیقدر اور تفصیل کرنا ضرور ہوگا اُس کا درجہ و اقوال پر موقوف ہے - منو کا قول (م) ہے -

شودر کا غیر میچ النسب بیٹا

"وہ بیٹا جو کم درجہ کے کسی شخص سے لونڈی کے ساتھہ یا اپنے غلام کی اگر لونڈی کے ساتھہ جنوایا گیا ہو وہ (بشرطیکہ اور بیٹے جایز رکھین) ترکہ مین حصہ پا سکتا ہے" - یاجنا ولک نے اس قاعدہ کو یون وسعت دی ہے - "اگر شودر کے ذریعہ سے بھی لونڈی کے ساتھہ بیٹا جنوایا گیا ہو تو باپ کی مرضی سے حصہ پا سکتا ہے لیکن اگر باپ مرگیا ہو تو بھائی اسکو نصف حصہ کا حصہ دار بنا ئین گے - اور اگر بھائی نہ ہون تو نواسون کے نہونے کی صورت مین تمام جائداد کا یہی وارث ہو سکتا ہے" (ن) ان اقوال کے متعلق پہلا سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ اس تعلق کی نوعیت کی نسبت ہے جسکی وجہ سے یہہ غیر میچ النسب بیٹا اُن سے پیدا ہوگا کیا ان اقوال کے لفظی معنی یہہ لئے جائین کہ مان کو باپ کی لونڈی ہونا چاہیئے یا اس سے واسطہ کا بیٹا یا محض ہنگامی تعلق کی اولاد سمجھا جاے - اس بارہ مین مصنفون اسناد مین اختلاف ہے -

کیا اسکی مان بالفرور لونڈی ہونی چاہیئے -

ف ۵۰۴ جمتواہن (ترجمہ مسٹر کولبروک) کی راے زیادہ سخت نہین ہے - اور بحوالہ منوجی وہ بیان کرتے ہین کہ "شودر کا لڑکا جو لونڈی یا کسی غیر منکوحہ عورت سے پیدا ہو وہ حصہ پا سکتا ہے الخ" اور وہ یاجنا ولک کے قول کی اِن الفاظ مین تشریح کرتا ہے - "غیر منکوحہ سے پیدا ہوا ہو اور بھائی نہ رہتا ہو" الخ - (س) ایک مقدمہ مین جو کلکتہ مین پیدا ہوا تھا مسٹر جسٹس مترنے بیان کیا تھا کہ وای بھاگ کی عبارت مندرجہ بالا غلط ترجمہ ہوئی ہے - اور ضرور ہے کہ عبارت اول یون ہو "شودر کا بیٹا جو غیر منکوحہ لونڈی سے ہو الخ" - اور دوسری عبارت کی ابتدا یون چاہیئے "جب منکوحہ عورت سے کوئی بھائی نہو تو وہ کل جائداد

(م) باب ۹ فقرہ-۷۹ اسر ڈبلیو جونس کے ترجمہ مین "دوسرے بیٹون سے" کے الفاظ کلوک بھٹ کی تشریح سے لئے گئے ہین - اور ڈاکٹر بھولر اسی متن کو یون ترجمہ کرتے ہین کہ "بشرط اجازت (پدرو درد)" اور اُسی ترجمہ کو اس قاعدہ سے موافقت ہی جو یاجنا ولک نے قرار دیا ہے -

(ن) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ-۱۳۳ و ۱۳۴ متاکشرا باب افضل ۱۲ فقرہ-۱-

(س) وای بھاگ باب ۹ فقرہ-۲۹ و ۳۱ - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پاسکتا ہے۔" پس عدالت نے قرار دیا کہ الفاظ "بیٹا لونڈی کا" کے اُن اضلاع مین جو قانون
بنگالہ کے تابع ہین لفظی معنی لینے چاہئین - اور یہ کہ کوئی غیر صحیح النسب بیٹا جسکی ماں
صد ۶۳۱ لونڈی نہو وارث نہین ہوسکتا (ع) پس اب یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ
اس امر مین قانون بنگالہ اور دیگر ممالک کے قانون مین کوئی اختلاف ہے کیونکہ تمامی
مستند ین ان ہی اقوال پر بھروسہ کرتے ہین اور چونکہ غلامی کا عمل بذریعہ ایکٹ
نمبر ۵ بابتہ ۱۸۴۳ء منسوخ کر دیا گیا ہے اسلئے اگر مندرجہ بالا معنی صحیح ہون تو یہ نتیجہ
نکلتا ہے کہ تاریخ مذکور کے بعد شودر کا جو غیر صحیح النسب بیٹا پیدا ہوا ہوا سکو ترکہ ملنا ناممکن
ہوگیا ہے - اس کے خلاف بمبئی ہائیکورٹ نے اسی زمانہ کے ایک مقدمہ مین
جہتوا ہن کی قول کا لفظی ترجمہ بالکل وہی دیا ہے جیسا کہ مسٹر کولبروک کا ترجمہ ہی (ف)
ایسا ہی مہیشور بھی ترجمہ کرتے ہین کہ "وہ غیر منکوحہ عورت سے پیدا ہوا ہو اور ایسا
کوئی بھائی نہ رکھتا ہو جو منکوحہ بیوی سے پیدا ہوا ہو" الخ - (ص) پرسنو کمار ٹاگور
بالکل درہستی مصر کے مطابق معنی بتاتے ہین یعنی "شودر کا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت سے ہو" (ق)
اور مہوکہہ مین اسی عبارت کے معنی مسٹر بورادیل نے بھی یہی بیان کئے ہین - (ر)
لیکن اگر وائی بہاگ کا صحیح ترجمہ وہی ہو جو مسٹر جسٹس ترنے کیا ہے تو پھر سوال اس
قدر رہجائے گا کہ اصطلاح "داسی" یا لونڈی سے کیا مقصود ہے دت تک مانسا
لونڈی زادہ (داسی پتر) کی توضیح کرنے مین بیان کرتے ہین کہ "وہ عورت جو قیمتاً

(ع) نارائن بنام راکھل - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۴
جس مین اقتباس دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۱ صفحہ ۱۸ کا ہوا ہے - دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۵ انوٹ
دت تک چندر کا باب ۵ فقرہ - ۳۰ - جبکی بمقدمہ مدراس و بمبئی کی جانچ کرنے کے بعد مقدمہ کرپال
نرائن بنام سکرمونی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۹۱ پیروی کیگئی

(ف) رائی بنام گوبند - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۰ -

(ص) وائی بہاگ باب ۹ فقرہ - ۱۳۱ - نوٹ -

(ق) بیواد چنتامنی صفحہ - ۲۷۴ -

(ر) بیوہار مہوکہہ باب ۴ فصل ۴ فقرہ - ۳۲ - "لونڈی" کی اصطلاح صرف متاکشرا باب ۱ فصل ۱۲ فقرہ - ۲
اور دت تک چندر کا باب ۵ فقرہ - ۳۰ مین مستعمل ہوئے ہین -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خرید کیجاے اور اس سے تمتع حاصل کیجاے لونڈی ہے - اور جو بیٹا اُس سے پیدا ہو وہ لونڈی زادہ سمجھا گیا ہے - (ش)

معنی غلام | اس مسئلہ پر ظاہرا بمبئی ہائیکورٹ مین مقدمہ کلکتہ کی لاعلمی سے بحث کیگئی ہے اور عدالت موصوفہ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ لفظ مذکور کے اس سے زیادہ اور کچھہ معنی نہین ہین کہ غیر منکوحہ شودر عورت جو داشتہ کے مثل رکھی گئی ہو (ت) مدراس مین اکثر یہہ قرار دیا گیا ہے کہ شودر کا غیر صحیح النسب بیٹا وارث ہوگا اور اگرچہ اس مسئلہ کے فیصل کرنیکی ضرورت نہین ہوئی لیکن بیان یا قیاس کیا گیا ہے کہ اصطلاح مذکور کے لفظی معنی مین یہہ لازم نہین کہ اس لڑکے کی مان لونڈی ہو - بہر حال جنوبی ہند مین لفظ داسی کا اطلاق اکثر مندر کی طوایف پر ہوتا ہے - (ث) بالآخر جملہ نظایر کی نظر ثانی کرنے کے بعد ہائیکورٹ مدراس نے حکم دیا ہے کہ "اگرچہ دراصل داسی کے معنی لونڈی کے تھے لیکن اس مین داشتہ یا دوسرے معنون مین وہ عورت شامل تھی جو کم درجہ کی ہو اور اُن ہی اقوال کی بنیاد پر یہ فرض کرنے کی وجہ ہے کہ غیر منکوحہ شودر عورت جو مسلسل داشتہ عورت کی

ص ۶۳۲

(ش) دت تک مانسا باب ۴ فقرہ - ۷۵ و ۷۶ -

(ت) راہی بنام گوند - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۷۹ - یہ پیروی کیگئی بمقدمہ ساد ہو بنام سیفیہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۷ و ۴۴ -

(ث) چندر بہان بنام چنگو رام - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۵۰ - پانڈو یا بنام پلی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۸۷ - مجال رہا - مقدمہ مسمی بہ اندرانا بنام راما سوامی مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ مدراس جوریسٹ جلد ۴ صفحہ ۳۲۸ متو سوامی بنام نیکٹ سبھار پورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ وہی مقدمہ بحالت اپیل مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵ (پریوی کونسل) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۶ (پریوی کونسل) دتی پارسی بنام دتی بنگیر و رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۴ وہی مقدمہ مدراس جورسٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۶ کرشنا بنام پاپا انیفا صفحہ ۲۳۴ وہی مقدمہ انیفا جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ - نیز ملاحظہ ہو رائے مسٹر کولبروک ممتدلہ اسٹنج ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۶۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورت سے رہی ہو وہ اسی دائرہ مین آجاتی ہے" (خ) اور جوڈیشل کمیٹی نے بھی اسبارہ مین بدون حوالہ مسئلہ مذکور بیان کیا ہے کہ "حکام والا مقام کو اطمینان ہے کہ رد شودر کی ذات مین غیر صحیح النسب بیٹے ترکہ پا سکتے ہین" (ذ) اُن تمام فتوون مین جو ویسٹ و ہولر صاحبان نے اپنی کتاب مین درج کئے ہین اصطلاحات لونڈی یا داسی اور داشتہ مختلف معنون مین پائی جاتی ہین (الف) ہائیکورٹ الہ آباد نے بتبریح حکم حجبان کلکتہ مدراس اور بمبئی کے احکام کی پیروی کی ہے (ب)

تعلق کیلئے لازم ہے کہ سلسل اور جائز ہو

۵۰۵ غالباً زمانہ قدیم مین دائمی داشتہ ہمیشہ لونڈی ہوا کرتی تھی یعنی وہ عورت جو مول لیگئی ہو یا گھر مین پیدا ہوئی ہو اور یہہ قابلیت نہ رکھتی ہو کہ اپنی خوشی پر وہ گھر چھوڑ سکے۔ لیکن اس قاعدہ کا اصول یہہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ قید شادی اعلیٰ ذاتون کے مقابلہ مین شودرون مین کم سخت ہوا کرتی تھی اسلئے اُن عورتون کی اولاد جنکو شودر دوام کیلئے رکھ لیتے تھے (گو درحقیقت اُن سے شادی نکرتے تھے) پسر صحیح النسب اور ولد الزنا کے بین بین سمجھی جاتی تھی جو ناجائز تعلق سے پیدا ہوتی تھی۔ پس قرار یہ پایا ہے کہ جو اولاد تعلق ممنوع مثل زناکاری یا خویش و اقارب و دیگران سے پیدا ہو وہ وارث نہین ہو سکتی چاہے شودر ہی کیون نہو۔ اور یہہ بھی تجویز کیا گیا تھا گو پورے طور سے فیصل نہین ہوا کہ در تعلق والدین دائمی رہا ہو اور داشتگی قائم ہو یا دوسرے الفاظ مین یہ کہ عورت بالضرور ایسی ہو جسکو مرد نے خاص طور پر رکھا ہو۔ (ج) ص ۶۲۳

(خ) کرشنائن بنام متوسوامی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۷۰۴ (۱۸۸۴) برندا ون بنام رادھامنی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۸۶۔ (ت)

(ذ) رائے گفر جی صاحب لارڈ جسٹس بمقدمہ اندرن بنام راماسوامی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۵۹ انوٹ (الف) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۳۷۰ تا ۳۸۵۔

(ب) سرسوتی بنام سنو۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ ہرگوبند بنام دہرم سنگھ۔ ایضاً جلد ۶ صفحہ ۳۲۹ سٹ

(ج) وتی پارس بنام وتی نگرو۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۴ و ۲۱۵ دہی بمقدمہ مدراس جو جلد ۴ صفحہ ۱۳۶۔ ونکٹہ چلا بنام پرتم۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۴۔ راہی بنام گووند۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷۔ کپتا بنام سنگارویلو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۲۵ ویپ بنام کپتا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۷۔ (کتاب ہذا فقرہ ۷۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائیکورٹ بمبئی نے بیان کیا ہے کہ یہ شرط کہ شودر عورت کبھی عقد مین نہ لائی جاے عملاً غیر ملحوظ ہے۔ لیکن عدالت موصوفہ نے جن مقدمات کا حوالہ دیا ہے وہ سب ایسے مقدمات ہین جن مین عورتون کی شادی اول کے بعد کا تعلق زنا نہین تھا بلکہ ایسی رواج کا مسئلہ تھا جس مین قانونی اثر تھا۔ (د)

غیر صحیح النسب بیٹے کا حصہ

۵۰۶ شودر کے غیر صحیح النسب بیٹے کو مستحق نرض کرنے کے بعد جو سوال ہوگا وہ اس کے حقوق کے متعلق ہے اسارہ مین متاکشرا نے اقوال منوجی اور یاجناولک کی شرح مین بیان کیا ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۳۰) کہ شودر کا بیٹا جو لونڈی کے پیٹ سے ہو باپ کی پسند یا اسکی خوشی پر حصہ پاتا ہے لیکن بعد فوت پدر (اگر منکوحہ بیوی سے بھی بیٹے ہون) تو اُن بیٹون کو چاہیے کہ باندی زادہ کو نصف حصون یعنی ایک بہالی جو حصہ پاے اُس حقہ کا نصف حصہ ہونا چاہیے لیکن اگر منکوحہ بیوی کے بیٹے نہون تو باندی زادہ پوری جائداد پائیگا بشرطیکہ منکوحہ بیوی سے بیٹی یا نواسے ہی نہون ورنہ اگر وہ ہون تو پھر باندی زادہ نصف ہی حصہ پاے گا" (ھ) سندہاے بنگالہ یہی مضمون رکھتی ہین لیکن بیٹون کے ساتھہ حصہ لگانے کے حقوق کے متعلق ان مین کچھہ نہین ہے (و) دت تک چندر کا ہی کا مصنف صرف ایسا مصنف ہے جس نے اس کے حق کا حوالہ دیا ہے چنانچہ اس کا قول ہے کہ "اگر کوئی شخص سلسلہ وارثار مین نواسون تک ہی موجود ہو تو وہ لونڈی کا بیٹا پوری جائداد نہین پاتا بلکہ اس کے خلاف وہ وارثار مذکور کے ساتھہ برابر کا حصہ پاتا ہے" (ز) اور یہی راے ایک پنڈت کی بھی ہے جس کا فتوے ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ کے

صہ ۶۳۴

(د) راہی بنام گوبند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۳۔
(ھ) متاکشرا باب ۱ فصل ۱۲ فقرہ ۲۔
(و) وای بھاگ باب ۹ فقرہ ۲۹ تا ۳۱۔ وای کرم سنگھہ باب ۶ فقرہ ۳۲ تا ۳۵ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ قانون وراثت بحث وراثت دیامتر سرکار صفحہ ۱۳۰ فقرہ ۲۲۔
(ز) دت تک چندر کا باب ۵ فقرہ ۳۰ و ۳۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۳۸۲ مین درج ہے مگر اسکے خلاف صاحبان موصوف اپنے ریمارک متعلقہ فتوی کے نسبت کہتے ہین کہ "پسر غیر صحیح النسب اپنے باپ کی پوری جائداد پائے گا گو آخر الذکر کی بیوہ بھی زندہ ہو۔ یہہ ریمارک بمبئی کے ہائیکورٹ نے اختیار کر لیا ہے اور عدالت موصوفہ کا قول ہے کہ پسر غیر صحیح النسب بیٹی اور نواسون کے ساتھہ بھی جائداد مین حصہ لگائے گا جبکہ بیوہ زندہ ہو لیکن بلاشبہہ بپابندی بار پرورش بیوائے مذکور (ح) یہہ قاعدہ بعد کے ایک مقدمہ مین بھی بمبئی مین بحال رہا۔ (ط) جس مین ماجی نامی شودر ایک صحیح النسب بیٹا مسمی مہادیو ایک غیر صحیح النسب بیٹا مسمی ساد و دو بیوائین مسماۃ باگجا اور سوتری اور ایک صحیح النسب بیٹی مسماۃ دریابائی چھوڑ کر مرا تھا۔ مہادیو اور ساد و بالاشتراک جائداد پر قابض ہوئے۔ اور پھر مہادیو لاولد مر گیا۔ تجویز ہوئی کہ اگر مہادیو اپنے باپ سے پہلے مر جاتا تو ساد و صرف نصف حصہ کا یعنی ثلث جائداد کا مستحق ہوتا اور باقی دو ثلث دریابائی کو بحیثیت دختر صحیح النسب ماجی کے پہنچتا اور باگجا اور سوتری گزارہ کی مستحق ہوتین۔ لیکن حقیقت حال یہہ تھی کہ مہادیو اور ساد و نے تمام جائداد بشرط گزارہ و اخراجات شادی بیوگان و دختر بائی تھی اور مہادیو کے مرنے پر ساد و سے مکل جائداد بلحاظ پس ماندگی حاصل کی اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہان غیر صحیح النسب بیٹا ہو تو بیوہ گذارہ کے سوا اور کسی چیز کی مستحق نہو گی اور نیز یہہ کہ بیٹی اور نواسہ بھی ایسی صورت مین بیوہ کو خارج کر کے وارث ہون گے اور اسکو گذارہ دینگے گو پہلا اصول یہ ہے کہ اس کے ہوتے ان مین سے کوئی نہین پا سکتا۔

جہان بیوہ بھی ہو۔ **ف ۵۰۷** ۔ کوئی شک نہین اس کے لیے بہت ہی قوی سند درکار ہوگی کہ ان بے ضابطگیون کو قائم کیا جائے۔ حالانکہ ویسٹ و بہولر صاحبان کے ریمارک کے سوا جو خود کسی سند پر مبنی نہین ہے۔ کوئی اصلی سند ہرگز نہین ہے (ی) صد ۶۳۵

(ح) راہی بنام گوبند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۴،۹۷۔
(ط) ساد و بنام باگجا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۷ و ۵۲۔
(ی) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ فقرہ ۳۸۰ مین ایک فتوی مندرج ہوا ہے جس مین پسر ان غیر صحیح النسب بیوہ کو محروم کرتی ہین۔ لیکن بیوہ مذکور ایسی تھی جس نے دو مرتبہ شادی کی تھی ایسی بیوہ اسطرح سے پوری حقوق کی مستحق نہین ہوتی جسکی کنواری بیاہی ہوئی بیوہ ہوتی ہے دیکھو ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۳۸۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کتب دہرم شاستر کے وہ ابواب جن مین جائداد بیوہ کا ذکر کیا گیا ہے اُن مین اس کے حقوق کو اسطرح کہین نہین محدود کیا گیا ہے۔ اور نہ اس کے امکان کے متعلق کسی مصنف متن یا فیصلہ نے کوئی اشارہ کیا ہے۔ جن عبارتون مین پسر غیر صحیح النسب کے درجہ کی بحث ہے اُن مین بیوہ کا ذکر تک نہین ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ عبارتہائے مذکور ضرورتاً یا آنکہ غالباً کسی اشارہ کے ساتھہ بھی اصول ہائیکورٹ بمبئی کو نہین شریک کرتی ہین۔ فرض کیجئے کہ ہم اس بحث کی متنون کا بالکل لفظی ترجمہ کرین تو یاجاولک کا قول ہے کہ اگر نواسے بھی نہون تو غیر صحیح النسب بیٹا جو بھائی نہ کہتا ہو پوری جائداد کا وارث ہو سکتا ہے جس کے معنی ظاہر یہ ہین کہ جبتک نسل کا خاتمہ جو نواسہ پر محدود ہوتی ہے نہو جائے اسوقت تک وہ کل جائداد نہین پاسکتا بلکہ صرف اُسکے ایک جزو کا مستحق ہے۔ وجانیشور اس تقریر کے ساتھہ اسکو اور بھی صاف کرتا ہے کہ بیٹی بھی اسکو پوری جائداد پانے سے خارج کرتی ہے اور صرف ایک جزو کا مستحق رکھتی ہے۔

حصہ شودر غیر صحیح النسب

وجانیشور بھی امر بیوہ کے متعلق بیان کرنا ضروری نہین سمجھتا ہے جس کا درجہ بیٹی سے پہلے ہے۔ پس درمیانی زمانہ مین اسکو اسقدر حصہ ملنا چاہئے جو بیٹے کے حصہ کا نصف ہو اور اسکے لفظی معنی یہہ ہین کہ ہر ایک تشریح مندرجہ مین ہمکو وہ حصہ معلوم کرنا چاہئے جو صحیح النسب ہونے کی حالت مین وہ پاتا اور اُسکا نصف اسکو دینا چاہئے۔ فرض کیجئے کہ ایک صحیح النسب بیٹا ہے۔ پس اگر وہ صحیح النسب ہوتا تو جائداد دو حصون پر تقسیم کیجاتی اور ہر ایک ایک حصہ پاتا۔ لیکن غیر صحیح النسب ہونے کی وجہ سے وہ صرف نصف کا نصف پاتا ہے اور باقی تین ربع اپنے بھائی کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔ (ک) پھر فرض کیجئے کہ صحیح النسب بیٹا نہین ہے بلکہ بیوہ بیٹی یا نواسہ ہے پس اگر وہ صحیح النسب ہوتا تو کل پاتا۔

(ک) یہہ وہ رای ہی جو ایک شاستری نے اختیار کی تہی۔ دیکھئے ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۳۸۲ لیکن اور لوگون کی نزدیک یہہ معنی ہین کہ تقسیم ایسی ہونی چاہئے کہ غیر صحیح النسب کے مقابلہ مین صحیح النسب بیٹے کو دوگنا حصہ ملے یعنی جو مقدمہ اسوقت ہمارے سامنے ہی اول الذکر کو ایک ثلث اور آخر الذکر کو دو ثلث ملے گا۔ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۳۸۱ و ۳۸۴ و ۳۸۷۔ اور مقدمہ ساودنام بانچا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۲۔ اس طرح کا فرق اُس طریقہ تقسیم مین ہی جس کو ردی علیہ القفہ بیٹی کا حصہ چہارم اندازہ کیا جانا چاہئے۔ کتاب ہذا فقرہ ۴۱۴۔ یا آنکہ بیٹی بیٹے کا حصہ جس کا اندازہ پسر صحیح النسب کی پیدا ہونے کے بعد کیا جانا چاہئے۔ کتاب ہذا فقرہ ۵۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۶۳۶ لیکن غیر صحیح النسب ہونے کی وجہ سے اسکو صرف نصف جائداد ملتی اور باقی نصف علی الترتیب بیوہ بیٹی یا نواسہ کو ملتی ہے - اور اگر ان مین سے کوئی بھی نہو تو سب کے فنا ہو جانے پر وہ کل جائداد پاتا ہے - یہہ بیان بالکل وہی ہے جو دیوند بھٹ نے عبارت محولہ بالا مین بیان کیا ہے - (ل) اور دراصل یہی رائے بمبئی کے شاستریون کی بھی ہے جسکو ویسٹ اور بہولرس صاحبان نے (گو اُن کو نسبت ٹھیک حصص کے اختلاف ہے) اور مسٹر کمنائن اور جگناتھہ نے نقل کیا ہے (م) بمبئی کے پہلے مقدمہ مین تمام بحث جملہ معترضہ تھی کیونکہ عدالت نے یہہ فیصل کر دیا تھا کہ دعویدار متن کے معنون مین بالکل داخل نہین ہو سکتا تھا - دوسرے مقدمہ مین غیر صحیح النسب نے صحیح النسب بیٹے کے ساتھہ درحقیقت جائداد پائی تھی اسلئے وہان اصول پس ماندگی کا دخل ہو گیا تھا - ہائیکورٹ مدراس کے نسبت یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بیوہ کے حقوق اپنی رائے مین اختیار کئے ہین جو اوپر اُن مقدمات مین بیان ہو چکی ہے جس مین جائداد قابل تقسیم ہو (ن) اور جہان جائداد ناقابل تقسیم ہو وہان پسر غیر صحیح النسب پر بیوہ کو ترجیح دی ہے (س) بمبئی مین حال کے ایک مقدمہ مین سار جنٹ صاحب چیف جسٹس نے متن ہائے بالا کی نسبت وہ رائے قائم کی ہے جو اس فقرہ مین بیان کیگئی ہے (ع)

ولد الزنا ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین

و ۵۰۸ پسران غیر صحیح النسب صرف اپنے باپ کی جائداد پاتے ہین اُن کو جدی جائداد مین وراثت کا کوئی حق نہین ہے (ف) بمبئی کورٹ مدراس نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ باپ کے غیر منقسمہ حصہ داارون کے مقابلہ مین اُن کو پس ماندگی کے لحاظ سے بھی کوئی استحقاق نہین ہے - اسلئے وہ اپنے

(ل) دت تک چندر کا باب ۵ فقرہ ۳۰ و ۳۱ -

(م) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائیجسٹ صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۶ - دہرم شاستر کمنائن جلد ۱ صفحہ ۱۸ جگناتھہ ڈائیجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۴۱ -

(ن) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۶۱ -

(س) پاربتی بنام نرل آیر - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴ -

(ع) شیوگری بنام گرپوا - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۲ - خاندیس مین صحیح النسب بیٹی اور غیر صحیح النسب بیٹا باہم حصہ دار ہین

(ف) دہرم شاستر کمنائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ - اسٹیل صفحہ ۱۸۰ - نٹ نار بنام کمنوز مارشلس رپورٹ صفحہ ۶۰۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باپ کے بھائیون اور اُن کے بیٹون پر بعد فوت پدر کوئی نالش تقسیم کرانے کیلئے نہین
دائر کرسکتے (ص) اس کا اصول یہ ہے کہ چونکہ باپ کے مقابلہ مین پسر غیر صحیح النسب
صرف باپ کی مرضی پر جائداد پاسکتا ہے اسلئے تاوقتیکہ وہ حقیقت کسی فعل پدری سے وارث
نہ بنایا جائے پسر مذکور اپنے باپ کے ساتھہ وارث مشترک نہین ہوتا ہے (ق) پس
ص ۹۳۷ اِس فعل کی عدم موجودگی مین وہ صرف بحیثیت وارث جائداد پاسکتا ہے اور پس ماندگی
اُس حیثیت مین اُسکے دعوے کی مانع ہوگی جیسا کہ وہ بیوہ بیٹی یا نواسہ کے حق کی
نسبت مانع ہوتی ہے جن کے ساتھہ وہ حصّہ لگاتا ہے لیکن اگر باپ صحیح النسب
اور غیر صحیح النسب دونون قسم کے بیٹے چھوڑتا ہے تو صحیح النسب بترجیح جملہ وراثہ جائداد
پاتا ہے اور غیر صحیح النسب اُسکے ساتھہ حصّہ لگاتا ہے پس جب وہ ایک مرتبہ بالاشتراک جائداد
پاجاتے ہین تو پسر صحیح النسب کے لاولد مرنے پر غیر صحیح النسب بلحاظ پس ماندگی کل جائداد
پاتا ہے اور اِس طرح سے بیوہ کے حق پر غالب آتا ہے (ر) یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے
کہ انگریزی قاعدہ حسبطرح ولدالزنا کو اپنے باپ تک پہنچنے مین سد راہ ہوتا ہے اس
کا وجود دہرم شاستر مین نہین ہے اسلئے غیر صحیح النسبی ولدالزنا بھائیون کو ایک دوسرے
پر دعوے دار ہونیسے باز نہین رکھتی - اسلئے جہان دو یا زیادہ شرکا جائداد پاتے ہین تو جائداد
بحسب قاعدہ معمولی بذریعہ پس ماندگی منتقل ہوتی ہے اور اس سے کمتر یہ کہ والدالزنا
اور اوسکی مان مین کسی قابل توریث خون کا وجود ہے (ش)

(ص) کرشنائن بنام متوسامی - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰۷ - رانوجی بنام کنڈوجی ایضاً جلد ۸ صفحہ ۵۵۷ منظور ہوا - ایضاً جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۳ -

(ق) ساودبنام بالکا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۷ - رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۷ -

(ر) ساودبنام بالکا حسب مندرجہ بالا جگندر بنام نہتا نند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ - بحال رہا انگلش لا رپورٹ
انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۲۸ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۱ جسمین یہ تجویز ہوئی کہ یہی قاعدہ ناقابل
تقسیم راج سے بھی متعلق ہے -

(ش) وینکٹ رام بنام وینکٹ لچھمی - سر تھامس اسٹرنجس نوٹس آف کیسز مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ پانڈیا
بنام پانڈی رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۷۸ مینا بائی بنام اوتا رام - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۹ مینا بائی بنام
اوتارام مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۴۰۰ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴ (پریوی کونسل) ڈیب
اینڈ بھوکرس ڈائجسٹ صفحہ ۴۰۴ - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۷ شیونگ بنام مینال - ایضاً جلد ۱۲
صفحہ ۲۷۷ - نرسنا بنام گنگو ایضاً جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۳ - رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۷ - تارا موتی
بنام موتی بینائی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۷ صفحہ ۲۷۳ (۳۲۵) =

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کئی بیوائین۔ **ف ۵۰۹** ۔بیوہ اولاد ذکور نہونے کی صورت مین عام اس سے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ ہو یا اُس سے علیحدہ دوسری وارث بیوہ ہے (ت) جہان کئی بیوائین ہون تو سب کی سب بروئے قول متاکشرا جسکو باب ۲ فصل ا فقرہ ۵ کے آخر مین ہونا چاہیئے مشترکاً وارث ہوتی ہین اور جسکو مسٹر کولبروک نے اپنے ترجمہ مین چھوڑ دیا ہے کیونکہ "لفظ زوجہ بصیغہ واحد یا جنادلک مین جنس کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلئے اگر ایک ہی ذات یا مختلف ذاتون کی کئی زوجات ہون تو وہ تقسیم کرلیتی ہین اور جائداد پاتی ہین"۔ (ث)

ص ۶۳۸ پس ماندگی کے ساتھہ تمام زوجات ایک ساتھہ ایک وارث کی حیثیت مین جائداد پاتی ہین اور جبتک سب فوت نہ ہوجائین جائداد شوہری کا کوئی جزو کسی دور کے رشتہ دار پر منتقل نہین ہوتا (خ) اور جہان جائداد مثل راج یا زمینداری قدیم ناقابل تقسیم ہو تو کوئی شک نہین کہ وہ ایک ہی کے قبضہ مین آئیگی اور بڑی بیوہ اُس کے قبضہ کی پابندی اورون کے حق نان ونفقہ کے مستحق ہوگی (ذ) باقی اور صورتون مین بڑی بیوہ کو معمولی حصہ داری کی صورت کے مثل خبرداری وانتظام جائداد مشترکہ کی نسبت ترجیحی حق حاصل ہوگا۔

(ت) متاکشرا باب ۲ صفحہ ۱۔ دای بھاگ باب ۱۱ فصل ا فقرہ ۳۔۴۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱ تا ۷۔ قانون وراثت بمبئی و رومتر و دیا صفحہ ۱۳۱ باب ۳۔ رامپا نام ستیابل۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۲۔ بالکرشن نام سوتری بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۸۴۔ دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۸۱۔ پس بیوہ وارث سابق کے حقوق کے چھوڑ دینے پر فوراً وارث ہوجاتی ہے۔ راوی بنام روپ شنکر۔ بورا ڈیل رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۶۵۶ و ۶۶۵ (۱۳) رام کنی نام ہیرنا بائی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۹۔

(ث) اس خرو گذاشت کیلئے دیکھئے گولڈ اسٹکر صفحہ ۱۵۔ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ا فقرہ ۴۷ نوٹ (۲) تاراچند بنام ریپ رام۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۱۔ قانون وراثت بمبئی و رامترو دیا مصنف سرکار صفحہ ۱۵۳۔

(خ) دھرم شاستر تمکاٹن جلد ا صفحہ ۲۰۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۷۔ سریف۔ تمکاٹن صفحہ ۶۔ برجیشری نام رام کونی مورر نرائن تمکاٹ جلد ۲ صفحہ ۸ رومیا نام بہاگی۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ا صفحہ ۶۶۔ جوئی امبا نام گوکام اکشی۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۲۔ بہگواندین نام مینا بائی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۳۔ (ریوی کونسل) نیلا منی نام رادا منی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲۱۲۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ا صفحہ ۲۹۔ بالا نیداس نام کیشو لال انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۸۵۔ جنہون کی مخالف رای اسوقت قانون نہین ہے۔ دای بھاگ باب ۱۱ فصل ا فقرہ ۱۵ و ۴۷۔

(ذ) وکنڈاوری بنام وشاوری فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ا صفحہ ۵۲۔ سنبول لالہ بنام منگا۔ فیصلہ جات مذکور جلد ۲ صفحہ ۴۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور وہ سب کی طرف سے منتظم کی حیثیت سے قابض ہوگی نہ یہہ کہ صرف اپنے لئے اور رائینن سب کے حقوق برابر ہون گے اور راورون کی پرورش اُسپر لازم ہوگی (الف)

بیواؤن کا قبضہ

۵۱۵ - جہان کئی بیوا ئین مشترکا کسی جائداد پر قابض ہوتی ہین یا جہان ایک بیوہ اورون کے واسطے منتظمہ کی حیثیت سے قابض ہوتی ہے تو ہر ایک محاصل جائداد مین اپنے حصہ کے مساوی استحقاق رکھتی ہے اور اسکے استفادہ سے جو فوائد مقصور ہوتے ہین اُن کی مستحق ہوتی ہے - بیوا ئین جداگانہ حصص جائداد پر بھی قابض ہوسکتی ہین عام اس سے کہ اُن مین باہم قرارداد ہوجائے یا عدالتی ڈگری کے ذریعہ سے ہو مگر یہہ اُس جگہہ ہوگا جہان حیثیت جائداد یا روش بیوگان کے لحاظ سے یہہ قبضہ جداگانہ ہی سب کے حقوق و تمتع کو قایم رکھنے کے لئے طریقہ موثر معلوم ہوتا ہو لیکن ان مین باہم تقسیم نہین ہوسکتی چاہے باہمی رضامندی سے ہو یا مخالفانہ ڈگری سے ہو جس سے کہ جائداد مشترکہ جائداد مفترقہ ہوجائے اور حق پس ماندگی کا بھی خاتمہ ہوجائے مقدمہ رنداما نبام ونکٹ راما مندرجہ ذیل مین یہہ تجویز کیا گیا تھا کہ بیواؤن کو باہم ایسا اقرار کرنا ممکن ہے کہ ہر ایک اپنے جملہ حقوق کو جو دوسرے کے حصہ مین ہون چھوڑ دینے کی پابند ہوجائے تاکہ اس دوسرے کے مرنے پر دیگر وارثان شوہر دخل پاجائین (ب) لیکن یہہ دیکھنا مشکل ہے کہ اس طرح کا اقرار نبابر فائدہ وارث شوہر جو اسوقت فریق معاہدہ نہو کیون کر بیوہ پس ماندہ کو پابند کرسکتا ہے - اور اسی اصول پر پٹہ داری مشترکہ بلحاظ پس ماندگی پر بدون رضامندی دیگران یا ضرورت صحیح جو ایسے حالات سے پیدا ہوگئی ہو کہ رضامندی حاصل کرنا ناممکن ہو کسی بیوہ کا کوئی جائداد منتقل کرنا

ص ۶۳۹

(الف) مجوی انبا نبام کام اکشی - حسب بالا -

(ب) مجوی انبا نبام کام اکشی بہگوانديں نبام بینا بائی - نیلامنی نبام راو ہامنی حسب نوٹ مندرجہ بالا نشان (خ) مگر دیکھئے مقدمہ سماۃ سندر نبام سماۃ پاربتی - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۶ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۱ اندما نبام ونکٹ راما - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۸ رام پیاری نبام سول چند انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقابلہ حقوق دیگران جایز نہین ہو سکتا (ج) بہرحال یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ایک بیوہ اپنی ہمیشہ ہی اولاد کے خلاف اپنے حین حیاتی حقیت کو منتقل کر سکتی ہے۔ جس طرح سے کہ ورثا آئندہ کے خلاف مین کر سکتی ہے اور یہ کہ اسطرح کا انتقال بذریعہ تقسیم بلا نقصان حقوق پس ماندگی دیگران نافذ کیا جا سکتا ہے (د)

اثر بے عصمتی

وا۱۵ زمانہ قدیم مین چاہے اسکی نسبت کچھ ہی قاعدہ رہا ہو (نقرہ ۸۰ کتاب ہذا) لیکن اب یہ بالکل صاف ہے کہ بیوہ کو جائداد شوہری پانے کیلئے صاحب عصمت ہونا لازم ہے (ھ) لیکن یہان یہ ایک سوال جسپر اسانید مین بہت کچھ اختلاف رہا ہے پیدا ہوتا ہے کہ آیا بیوہ کی بے عصمتی کسی اور وجہ ناقابلیت کے مثل ہے جو وراثت کے پہنچنے کو روکتی ہے یا یہہ کہ جب وہ ایک مرتبہ جائداد پانے کی مستحق ہو جائے تو ہی اسکے استحقاق کو زایل کر دیگی۔ زمانہ قدیم مین شک نہین کہ سنگا پلہ آخر الذکر رائے کی طرف جھکتا تہا جس کے لیے بلا شبہہ یہہ اصول تہا کہ بیوہ جائداد شوہری کو صرف اسکی رد حانی ضروریات مہیا کرنے کے لیے پایا کرتی تھی۔ اور یہہ کہ اگر وہ بے عصمتی سے زندگی بسر کرتی ہی تو ان ضروریات کی بجا آوری کے قابل نہین رہتی تھی۔ لیکن زمانہ مابعد مین زیادہ تر یہہ دنیاوی رائے رایج ہو گئی کہ اس بارہ مین بیوہ کی حقیت کسی مالک محدود کی حالت سے مختلف نہ ہی اور جب وہ ایک مرتبہ اس کے قبضہ مین آجاتی ہی تو پھر بعد مین کسی وجہ ناقابلیت سے زایل نہین ہو سکتی تھی۔ اسبارہ مین جس قدر قانون تہا اسپر ہائیکورٹ بنگالہ نے ایک صد ۶۴۰

(ج) بھگوانديں بنام مینا بائی۔ حب بالا۔ واسدیو سنگر و بنام رانی و جیانگم۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۹۔ دیکھئے کتاب ہذا باب ۲۰۔

(د) جوکی ناتہہ بنام متہرا ناتہہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸ (اجلاس کامل) جسمین مقدمہ کا تھا پہلے انہا دیکہا بائی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ سے اختلاف کیا گیا ہی آریا پتری بنام الالو ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴۔

(ھ) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۳۷ تا ۳۹۔ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۲ تا ۲۱۔ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۲ و ۶ و ۸ و ۹۔ دائے بہاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۷ و ۴۸ و ۵۶ تا ۲۹۔ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۲ و ۶ و ۸ و ۹۔ دائے بہاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴۷ و ۴۸ و ۵۶۔ و تمام مقدمات دیکھئے جسمین بحث کیگئی ہی۔ کیسری کولیتی بنام سونی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱ و ہی مقدمہ دیگر رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ مین دقیق بحث کی اور اسکو جانچا ہے اور اسمین بھی آخر الذکر اصول قرار دیا ہے۔ اور فیصلہ مقدمۂ مذکور پریوی کونسل نے بھی بحال رکھا ہے۔ یہی قاعدہ پہلے عدالتہاے بمبئی و ممالک مغربی و شمالی و پنجاب نے بھی قرار دیا تھا اس لیے اسکو تمام ہندوستان کا عام قانون سمجھا جا سکتا ہے (و)

تجویز ثانی **۵۱۲** - بیوہ کا ازدواج ثانی بدون دستور مقامی سابق مین ناجایز تھا (فقرہ ۸۹ کتاب ہذا) اسلیے ترک جائداد بیوہ کا عمل انکے ساتھہ اسمین شامل ہو گیا عام اس سے کہ بے عصمتی کی وجہ سے ہو یا ذات مین تنزل واقع ہونے سے ہو (نا) بمبئی مین جہان دوسری شادی بھی جایز تھی زوجہ کو اسبات پر مجبور کیا جاتا تھا کہ جو جائداد شوہر ی اسنے وراثتاً پائی ہے وہ ترک کر دے۔ (ح)

ایکٹ جواز شادی بیوہ تھسا ویلم کی شہادت پر معلوم ہوتا ہے کہ تامل اقوام مین بھی یہی دستور تھا (ط) اور یہی اصول حال مین ہائیکورٹ مدراس نے ایک عقد ثانی زن مراور کے بارہ مین متعلق کیا ہے (ی) زن مراور کی نسبت انہون نے اس دلیل پر بیان کیا تھا کہ مرد

(و) کیری کولیتی بنام مونی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶ بحال رہا۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۱۱۵ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۶۔ پاربتی بنام ہیکو۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۵ (صیغہ اپیل دیوانی) بہالو بنام کشن۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۰۔ بہوانی بنام مہتاب۔ ایضاً صفحہ ۱۷۱۔ پنجاب کسٹمس صفحہ ۶۱۔ بدعصمتی بیوہ براثر ایکٹ نمبر ۱۵ مجریہ ۱۸۵۶ء (ازادی مذہب) راج کماری بنام گلابی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۸۹۱

(نا) اسٹرنجیر) ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۴۲۔ ولیٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۱۔ کیری کولیتی بنام مونی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۷۵۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷۔

(ح) ہرکنور بنام رتن بائی۔ بوراڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۳۱ (۴۷۵) تری کیم جی بنام مسماۃ لاروہ۔ بوراڈیل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶۱ (۳۹۷) اسٹیل صفحہ ۲۶ و ۵۹ و ۱۶۸۔

(ط) تھسا ویلم باب ۱ فقرہ ۱۰۔

(ی) مروکائی بنام ورما کالی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ کو وہی بنام مادو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۲۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دہرم قانون ہنود کے تابع ہین تاوقتیکہ یہہ نہ دکہایا جاے کہ کوئی مستثنے رواج شایع ہی
اسلئے وہ رواج خاص جو مسرادر بیوہ کو عقد ثانی کی اجازت دیتا تھا وہ اس اصول عامہ
پر حاوی نہ تھا کہ بیوہ اپنے شوہر کی جائداد صرف اسوقت تک اپنے قبضہ مین رکہہ سکتی
ہے جبتک اپنے شوہر کی پس ماندہ رہے۔ مقدمہ لنگایت گونڈن مین عدالت کو یہہ بات
بھی دریافت ہوا کہ بیوہ عقد ثانی کے بعد شوہر کی جائداد وراثتاً نہین پاسکتی۔ الہ آباد کے ایک ص ۶۴۱
مقدمہ مین ایک خاکروب کی بیوہ نے ازدواج مکرر کرلیا تھا۔ اور یہہ بطور امر واقعہ واضح ہوا
کہ "اس نے وہ کیا جو اسکی ذات مین کبھی نہین ہوا تھا اور جس قانون کی پابند تھی اس مین
اسکی مانعت بھی نہ تھی پس ازدواج صحیح و جایز تھا"۔ عدالت نے تجویز کیا تہا کہ اس نے اپنے
حصہ جائداد شوہری کو نہین کہویا اسلئے کہ ایکٹ مصدرہ ۱۸۵۶ء صرف اسی غرض سے پاس
کیا گیا تھا کہ جو لوگ ایکٹ مذکور سے پہلے دوبارہ شادی نہ کرسکتے تھے وہ دوبارہ شادی
کرین اور اسکی دفعہ ۲۔ ایسی ہی لوگون سے تعلق رکہتی ہے (ک) اس مقدمہ مین کوئی
خاص رواج جس مین حقیت کا زائل ہوجانا شامل ہو نہین بیان کیا گیا تھا اور نہ کوئی قیاس
قوی خاکروبون کے مثل نیچ ذات کے لوگون مین دہرم شاستر کے سختی سے متعلق
کرنے کا پیدا ہوسکتا تھا۔ اب تمام صورتون مین بیواؤن کی شادی قانوناً جایز کردیگئی
ہے۔ لیکن جو ایکٹ اسکو جایز کرتا ہے اس مین درج ہے کہ "وہ تمام حقوق و قواعد جو
ایک بیوہ اپنے شوہر متوفی کی جائداد مین بطریق گزارہ یا وراثت شوہر یا قایم مقامان
شوہر یا بذریعہ وصیت نامہ یا شرط وصیت (جس کے رو سے بدون اجازت مسمی عقد ثانی
مرف جائداد مذکورہ مین انکو ایک محدود حصہ دیا گیا ہو) رکہہ سکتی ہے اسکے تجویز ثانی
پر اسطرح موقوف و مسدود ہوجائینگے گویا کہ وہ مرگئی ہے اور اسکے شوہر متوفی کے دوسرے
ورثا یا اور لوگ جو اسکے مرنے پر مستحق جائداد ہوتے ہون جائداد پر قابض ہوجائینگے" (ل)

(ک) ہرسورن داس بنام نندی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰
(ل) ایکٹ نمبر ۱۵ بابتہ ۱۸۵۶ء دفعہ ۲ (نکاح بیوگان ہنود) ہمین ناجایز کارروہیون مستعلقہ ذات کے نسبت کوئی حکم نہین
ہے مثلاً مندر سے خارج کرنا جو قانون نکاح ثانی پر مبنی ہے دیکھئے اچل پتی بنام سبارائڈو۔ انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تجویز کیا گیا ہے کہ یہ دفعہ صرف ترک حقوق موجودہ پر موثر ہے اور بیوہ کے شوہر متوفی کے خاندان مین آیندہ فوائد حاصل کرنے کی ناقابلیت نہین پیدا کرتی ہے۔ اسلئے وہ بحیثیت وارث اپنے اس بیٹے کی جائداد پا سکتی ہے جو پہلے شادی سے ہوا اور بیوہ کے ازدواج ثانی کے بعد مرگیا ہو (م) اسبارہ مین کلکتہ کے فیصلون مین اختلاف ہوگیا ہے کہ آیا ناقابل کرنے والی دفعہ ایسی بیوہ ہندو سے تعلق رکھتی ہے یا نہین جو اپنے ازدواج ثانی کے وقت ہندو مذہب پر باقی نہ رہی ہو۔ حال مین اجلاس کامل سے یہہ فیصل ہوا ہے کہ دفعہ مذکور متعلق ہوتی ہے (ن) صورت یہہ تھی کہ ایک ہندو بیوہ جس نے وراثتاً اپنے شوہر متوفی کی جائداد پائی تھی ایک اور شخص سے جو ہندو نہ تھا زوواج کرلیا اور طریقہ وہی اختیار کیا تھا جو اکٹ ۱۵ بابتہ ۱۸۵۶ء مین درج ہے یعنی بروئے دفعہ اول پہلے ہی اس امر کا اعلان کردیا تھا کہ وہ ہندو نہ تھی۔ چیف جسٹس صاحب نے اجلاس کامل کی رائے یون ظاہر کی (بہ صفحہ ۲۹۹) "کوئی شک نہین کہ دفعہ ہندؤن کے مابین شادی ہونے سے تعلق رکھتی ہے لیکن دفعہ ۲۔ اُن تمام بیواؤن پر حاوی ہے۔ جو اکٹ مذکور کے منشا مین داخل ہین۔ یعنی وہ تمام عورتین جو ہندو ہونے کی حالت مین بیوہ ہوجاتین جس سے یہ لازم آئے گا کہ اگر اسطرحکی بیوہ شادی کرے تو بروے دفعہ مذکور اس حقیت سے محروم ہوجائیگی جو اُس نے وراثتاً اپنے شوہر متوفے سے پائی ہے"۔ یہہ فیصلہ اُن مسلون کو ہاتھہ نہین لگاتا جو مدراس ہائیکورٹ مین لنگائت گونڈن کے مقدمہ اور ہائیکورٹ الہ آباد مین خاکروب کے مقدمہ مین فیصل ہوئے ہین ولسن صاحب جج نے جو مقدمہ کلکتہ مین منجملہ اور ججون کے تھے ظاہر کیا تھا کہ اکٹ ۱۵ بابتہ ۱۸۵۶ء جیسا کہ اسکی تمہید سے ظاہر ہے "ان تمام ہندو بیواؤن سے بجز اُن کے متعلق ہے جن کا ذکر الفاظ مذکور مین مع چند مستثنیات کے اور جو اپنی ذات کے رواج

ص ۶۴۲

(م) راکو رنام بوریانی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ دیلکی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۲۔ ردپن بنام حکمی پنجاب کسٹمس صفحہ ۹۹۔

(ن) متن گنی گپتا بنام رام رتن رای۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۹ مانسخ فیصلہ گوپال سنگھ بنام وہنگاسی۔ دیلکی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۰۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مطابق بدون اعانت قانون مذکور شادی کرسکتی ہین" پس ان کو عدالت الہ آباد کے ساتھ اتفاق کرنا چاہیے تھا کہ جایز و ناجایز کرنے والی دفعات ۱ و ۲ - ایکٹ مذکور اس قسم کے اشخاص مستثنےٰ سے تعلق نہین رکھتی ہین مگر اسکے خلاف انہون نے اور سر نیرجی صاحب جسٹس نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ہندو بیوہ کی حقیت کا اصول یہہ ہے کہ جب تک بیوہ کی حیثیت سے وہ قابض رہے تو جائداد مذکور باقی رہے (س) لہذا اس لیے بیوہ کے معاملہ مین جو بدون اعانت قانون مذکور دوبارہ شادی کرسکتی ہو یہہ سوال باقی رہیگا کہ آیا اسکی حقیت بروئے قانون عام یا رواج مقامی مدت بیوہ گی کے ساتھہ محدود تھی یا نہین - اگر محدود تھی تو جواز تزویج ثانی مانع خاتمہ حقیت نہ ہوگا -

صد ۶۴۳ ممالک مغربی و شمالی مین تجویز کیا گیا ہے کہ بیوہ جو نابالغ کے رکھتی ہو اور دوبارہ شادی کرلے وہ بروئے دفعہ ۳ اکٹ ۲ نمبر ۱۵ بابتہ ۱۸۵۶ء ان کی مان نہین ہے یہانتک کہ اگر شوہر متوفی نے صراحتاً تعین نہ کی ہو تو اپنی رشتہ داری کی وجہ سے وہ ان کے محافظ ہونے کا بھی استحقاق نہین رکھتی (ع)

دفعہ ۵۱۳ بیوہ کے بعد یا اس کے نہونے پر مٹی کے وارث ہونے کا نمبر ہے (ف) بجز اس صورت کے کہ کہین کسی خاص مقامی یا خاندانی دستور کے لحاظ سے وہ خارج کیگئی ہو (ص) بنگالہ مین یہہ قرار پایا ہے کہ اسپر بھی عصمت کا وہی لزوم ہے جو بیوہ پر ہے -

دفعہ کس حد تک پابند عصمت ہے - اس لیے اب چونکہ قانون قایم ہوچکا ہے بے عصمتی مانع حصول جائداد ہوگی لیکن اگر وہ ایک مرتبہ جائداد پاے تو اس سے

(س) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۵ -
(ع) خوشحالی بنام رانی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۵ -
(ف) متاکشرا باب ۲ صفحہ ۲ سمرتی چندرکا باب ۱۱ صفحہ ۲ - بیوہار میو کھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۰ - بیوادچنتامنی صفحہ ۲۹۲ - دای بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۱ و ۳۰ قانون وراثت بحبب و رامترو دیا صفحہ ۱۳۷ و ۱۴۰ -
(ص) اس قسم کے رواجات کی نسبت دیکھیے مقدمات پیری صاحب - بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۱ ہائیکورٹ کلکتہ بنام سندری بائی ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۹ - اریک بنام پورنمل صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۲۰۵ بیسرناتھہ بنام رام نرائن بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۱۶ - چودھری چنامن بنام منساتہ نرلکھو - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ و بی متعدسروبنگلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۵ و راسی جیون بنام بائی ہوا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۸۲ - پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۶ و ۲۵ و ۲۷ و ۳۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محروم ہوگی (ق) بہرحال اس مسئلہ کے متعلق تمام اسناد کی کامل جانچ کے بعد بمبئی مین یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اُس قانون کو دے سے جو مغربی ہند مین نافذ ہے بیوہ ہی صرف ایک ایسی وارثہ ہے جو بوجھ بے عصمتی وراثت سے خارج کیگئی ہے ہائیکورٹ الہ آباد کی راے بھی اسی طرف راجع ہے گو وہان اس مسئلہ کے صحیح فیصلہ کرنے کی کبھی ضرورت نہین ہوئی (س) واضح ہو کہ دائے بہاگ اور دائے کرم سنگرہ جو بنگالہ کی رہنما سند ہین ہین وہ دونون تائید حق وراثت دختر کی باتبہ ایک قول نقل کرتے ہین جو رہسپتی سے منسوب ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو عفیفہ ہونا چاہیئے (ش) دیوتر ودیا اور سمرتی چندرکا کی عبارتین جو بیٹی کے حق سے تعلق رکھتی ہین اُن مین بھی اسی قول پر بھروسہ کیا گیا ہے مگر ان ہی کے مماثل عبارتہاے متاکشرا ومیوکھ مین قابلیت کا کوئی ذکر نہین کیا گیا ہے (ت) متاکشرا کی نسبت یہ امر زیادہ تر قابل بیان ہے کیونکہ مصنف موصوف جزو قول ورہسپتی کو اخذ کرتا ہے اور اُس جملہ کو ترک کرتا ہے جسمین بیٹی کے عفیفہ ہونے کی ضرورت بتلائی گئی ہے پس اس لحاظ سے بنگال اسکول مین بیٹی کے حق وراثت کیلئے عصمت لازم ہوگی اور مغربی ہند مین اسکی ضرورت نہوگی اس کے علاوہ بنگالہ مین رگھونندن کی سند ہے کہ عبارتہاے متعلقہ قواعد توریث مین "زوجہ" کا لفظ محض تمثیلی ہے اور عموماً عورات سے متعلق ہوتا ہے اور لزوم عصمت کو

ص ۶۴۴

(ق) دہرم شاستر کمنا ٹن جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ - راے جسٹس متر صاحب - مقدمہ کیسری کو لیتی بنام مونی رام - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۹ و بقیہ نظیر لا رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷ کتاب ہذا فقرہ ۵۱۱ رام ناتھہ بنام درگا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۰ -

(س) اُدو پا بنام اوردا - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۴ دیوی بنام سکھدیو - رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ گنگا بنام گھسیٹا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۶ - ان کی نسبت بہ مقدمہ کوجاوند بنام لکشمی - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۹ تقلید کیگئی -

(ش) جگنا تھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۶ - دائی بہاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۸ - دائی کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۳ فقرہ ۲ - ہیوار میوکھہ باب ۱ فصل ۸ فقرہ ۱۰ تا ۱۲ راے ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۱

(ت) کاتیائن وراثت بحیثیت رامتر ودیا صفحہ ۱۷۹ فقرہ ۳ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۲۶ - متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۲ ہیوار میوکھہ باب ۱ فصل ۸ فقرہ ۱۰ تا ۱۲ راے ویسٹراپ صاحب چیف جسٹس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ صراحتاً اسی حیثیت مین ظاہر کرتا ہے (ش)

اسی مسئلہ کی نسبت اقطاع شمالی ہند مین جہان تاکشرا پر عمل ہے یہ معلوم کرنا ضروری ہوگا کہ وہ رامیشر ودیا کی رائے کی کہانتک وقعت کرنی چاہیے - اور پھر جنوبی ہند مین اسی طرح کا بیان سمرتی چندرکا کی نسبت کرنا ہوگا دوسرے فقرہ سے واضح ہوگا کہ سمرتی چندرکا حقوق دختران کے متعلق اپنی رایون کو مذہبی اصول پر مبنی کرتا ہے جو مدراس مین مقبول نہین ہوئے ہین مدراس مین کوئی شک نہین ہے کہ بیٹی کے لاعلاج اندھے پن یا کسی اور سبب ناقابلیت کی وجہ سے اسکو خارج کیا جائے گا جیسا کہ مرد کے لیے ہوگا - (خ)

بیٹی صرف اپنے باپ کی وارث ہوتی ہے بجز بمبئی کے

یہہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ بیٹی صرف اپنے باپ کی وارث ہوسکتی ہے - بھائی چچا یا بھتیجے کی بیٹی وارث نہین ہے (کتاب ہذا فقرہ ۴۹۱) اگر کوئی بیٹا اپنے باپ کے سامنے کوئی بیٹی چھوڑکر مرجاتا ہے اور پھر باپ بھی ایک بیٹی چھوڑکر مرتا ہے تو وراثت دختر پدر پر منتقل ہوتی ہے (ذ) اور اسی طرح ورے قانون متاکشرا اگر دو یا غیر منقسم بھائیون مین سے ایک پہلے مرجاتا ہے اور ان مین سے کوئی لڑکی چھوڑتا ہے اور پھر پس ماندہ بھائی لاولد مرتا ہے تو جائداد متوفی ان بھائی کو پہنچتی ہے پہلے بھائی کی بیٹی کو نہین پہنچتی (الف) مگر کوئی شک نہین کہ بنگالہ مین بیٹی اپنے باپ کا حصہ فوراً پاتی ہے باپ کی بیٹی کا بحیثیت خواہر وعویدار ہونا بیان کیا جاچکا ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۴۸۹) مغربی ہند کے اس اصول پر کہ جو عورتین خاندان مین پیدا ہوئین وہ گوتر ج سپنڈ ہین - بمبئی مین پوتی و بھائی کی بیٹی اور ۶۴۵

(ش) رام ناتھہ بنام درگا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۴ -
(خ) بکو بائی بنام منچھا بائی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵
(ذ) سورانومی سنام وینکٹا رائن - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۵۷ - دہرم شاستر کمنا ٹین جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ -
(الف) سوبا مدلی بنام اوچلی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۱۵۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہن کی بیٹی کی نسبت یہہ قرار پایا ہے کہ وہ وارث ہونے کی قابلیت رکھتی ہین (ب) لیکن یہہ بیٹیون کی حیثیت سے نہین داخل ہوتی ہین بلکہ بحیثیت اقربا بعید

ترجیح

۵۱۴ وہ طریقہ جس مین بیٹیان خود وارث ہوتی ہین اس اسکول کے قانون پر منحصر ہے جس کے تابع وہ صورت ہو جو مختلف اصول اس بارہ مین بنگالہ اور دیگر ممالک مین شایع ہین وہ فقرہ - ۴۷۹ کتاب ہذا مین بیان ہو چکے ہین -

ترجیح بموجب قانون بنگالہ

مسٹر ڈیلو کمنا ٹن مختلف طبقون کے سلسلہ ترجیح کو یون بیان کرتے ہین (ج) وہ بموجب اصول اسکول بنگالہ غیر منکوحہ بیٹی پہلے وارث ہونے کی مستحق ہے - اگر ناکتخدا بیٹی نہو تو وہ بیٹی جو اولاد نرینہ رکھتی ہو اور وہ بیٹی جسکو اولاد نرینہ پیدا ہو سکتی ہو ہم مستحق وراثت ہین اور ان مین ایک کے نہونے پر دوسری وارث ہو جاتی ہے کسی صورت مین وہ بیٹیان جو عقیمہ یا بیوہ بے اولاد نرینہ یا محض بیٹیون کی مان ہون وارث جائداد نہین ہوتین (د)

ترجیح بموجب قانون بنارس

لیکن اس بارہ مین بنارس کے قانون کو اس سے اختلاف ہے یعنے اسکول بنارس کی رو سے اولاً ناکتخدا مستحق جائداد ہے اور وہ نہو تو وراثت کتخدا بیٹیون کو پہنچتی ہے جو مفلس ہون یعنے مالدار بیٹیون کو وہ خارج کرتی ہین - اگر مفلس بیٹیان نہون تو مالدار قابل وراثت ہین لیکن اس بیٹی کو جو اولاد نرینہ رکھتی

(ب) ویسٹ اینڈ بوہلرس ڈائجسٹ صفحہ ۴۹۵ تا ۴۹۸ - کتاب ہذا فقرہ - ۴۸۸ -

(ج) دہرم شاستر کمنا ٹن جلد ۱ صفحہ ۲۲ -

(د) نیز ملاحظہ ہو دہرم شاستر کمنا ٹن جلد ۲ صفحہ ۳۹ و ۴۴ و ۴۶ و ۴۹ و ۵۸ بیوستہ در پن صفحہ ۱۲۷ و ۱۷۲ رائن (مورہیڈ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷ - راج چندر بنام مساۃ دہن مونی - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۲ (۴۸۴) ونودی بنام پردہان ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ - مگر چونکہ اب یہہ تنویج ثانی کر سکتی ہے (کتاب ہذا فقرہ - ۵۱۲) و اولاد نرینہ حاصل کر سکتی ہے اسلئے یہہ تجویز ہو گئی کہ بنگالہ مین بھی ہو گی بدانہ قطعی دلیل محو دست نہین ہے ہولا بنام ونگو ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۸۹ - ایک دختر بیوہ جو وراثت ملنے کے وقت کوئی گونگا اندھا کہتی ہو لیکن اس کا لاعلاج ہونا ثابت نہو تو وارث ہو گی مگر یہہ فیصلہ نہین ہوا کہ آیا اگر وہ نقص پیدائشی اور ناقابل علاج ثابت کیا جاتا تو بھی وہ خارج ہو سکتی تھی - چارا چند بنام نوبو سندری - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۶۴۶

یا اسکے اولاد نرینہ ہونے والی ہو اس بیٹی پر کوئی ترجیح نہین ہی جو بانجھ یا بیوہ یا اولاد ہو (ھ)

ترجیح بموجب متھلا

متھلا کے قانون کے رو سے کنیا پرنا کنیا اپنی کو ترجیح ہے۔ اور وہ ہنو تو کنیا بیٹیان مستحق وراثت ہین۔ لیکن کنیا بیٹیون مین کوئی فرق نہین کیا گیا ہے یعنی وہ جو صاحب اولاد نرینہ ہون یا اس کے صاحب اولاد نرینہ ہونے کی امید ہو اس بیٹی پر مرجح نہین ہے جو بیوہ یا عقیمہ ہو۔ اور نہ مفلسی و دولتمندی مین کوئی فرق کیا گیا ہے" مسٹر کولبروک اور بنگالہ و بمبئی اور ممالک مغربی و شمالی کی ہائیکورٹون اور پریوی کونسل (و) نے بیان کیا ہے کہ متاکشرا کا قانون بھی اسی رائے کے مطابق ہے۔

سمرتی چندرکا

مین فقرہ ۹-۷ کتاب ہذا مین بیان کر چکا ہون کہ سمرتی چندرکا قابلیت مذہبی کے اصول پر اس حد تک چلتا ہے کہ عقیمہ بیٹیون کو خارج کرتا ہے اور اسی کی موافقت سے مدراس کے پنڈتون نے بیان کیا ہے کہ جو بیٹی صاحب اولاد نرینہ ہو وہ دختر بے پسر کو محروم کر دیتی ہے (ز) لیکن ہائیکورٹ مدراس نے

(ھ) مفلسی اصطلاح کلی ہے اور ان صورتون تک محدود نہین ہے جس مین کسی بیٹی نے جو اور طرح پر صاحب دولت ہو مگر اپنے باپ سے کچھ نہ پایا ہو۔ دانو بنام دریو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صہ ۴۳۴ قانون بمبئی کی نسبت دیکھو مقدمہ بکو بائی بنام منچا بائی۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۔ پونی بنام زدم۔ ایضاً جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ صیغہ اپیل دیوانی۔ جمنا بائی بنام کہیم جی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۲۔

(و) اسٹرنجس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۴۲۔ دیکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ جب نوٹ بالا اوادی بنام گوکل نند۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلدہ صفحہ ۴۶۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صہ ۵۸۶ اودہ کماری بنام چندر۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۶۱۔ جمنا بائی بنام کہیم جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۔

(ز) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۲۰۔ اسٹرنجس مینول فقرہ ۳۲۸۔ دو راسامی بنام رام امل۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس باتہ ۱۸۵۲ صفحہ ۱۷۷۔ گوکل نند بنام اودا دائی۔ بنگال لا رپورٹ جلدہ ۱ صفحہ ۴۰۵۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲۳ صہ ۳۴۱

۱۲ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلدہ صفحہ ۴۶ جمال سنا وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صہ ۵۸۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب ۱۸

تمام نظائر کی پوری جانچ کرنیکے بعد اسبارہ مین بہ ترجیح متاکشرا - سمرتی چندرکا پر عمل کرنے سے انکار کردیا ہے - (ح)

کئی بیٹون کا وارث ہونا **دفعہ ۵۱۵** - جب ایک ہی طرح کی بیٹیان ہوتی ہین تو بیٹی کے سوا باقی ہر جگہہ سب کی سب مشترکاً اسیطرح جائداد پاتی ہین جس طرح بیوہ ائین (دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۵۰۹) بذریعہ پس ماندگی پایا کرتی ہین (ط) اگر وہ زیادہ تر توافق ترتیب کے لیے جائداد کو تقسیم کرنا چاہین تو کرسکتی ہین لیکن اس طریقہ سے مفترقہ جائداد ین نہین بنا سکتی ہین جو کسی مختلف طریقہ سے قابل انتقال و قابل توریث ہون (ی) اگر بیٹی آخر کی وفات پر دوسری قسم کی بیٹیان موجود ہون جنکو کہ پہلے محروم کردیا گیا ہو تو قابل ہونے کی صورت مین پھر وہی وارث ہونگی (ک) اور اگرچہ رو سے قانون بنگال لاولد یا عقیمہ بیوہ دور افضل وارث نہین ہوسکتی - پھر بھی اگر وہ کسی قسم کی بہنون کی حیثیت سے جائداد پاچکی ہو تو وہ امر جو ابتدائً باعث نا قابلیت ہوا تھا اپنے ہم رتبون کی وفات پر بذریعہ پس ماندگی کل جائداد حاصل کرنے کا مانع نہوگا (ل) جہان جائداد نا قابل تقسیم ہو تو تمام بہنون مین سے یا اس قسم مین سے بڑی بیٹی جسکو ترجیح ہوتی ہے وارث ہوگی (م) -

ص ۶۴۷

بمبئی | بمبئی مین میوکھ اس قول کی نسبت (باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۰) کہ "اگر ایک سے زیادہ بیٹیان ہون تو ان کو چاہیے کہ تقسیم کرلین" (یعنی جائداد

(ح) سمانی بنام متمل - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ -
(ط) دای بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۱۵ و ۱۳۰ - میوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۰ کا تناچیار بنام دورسنگ بنوار - رپورٹر ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۱۰
(ی) سریف تکنائٹ صفحہ ۵۵ - رائے عدالت بنچ کونسل بتمل بنام ولائڈو رپورٹر ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱۷ -
(ک) دولت کنور بنام برماپو بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۶ نوٹ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۳
(ل) امرتو لال بنام راجونی - کنت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۰ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴
(م) کاتناچیار بنام دورسنگانیور مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۱۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ایک ایک حصہ ہم لے لین" یہہ قرار پایا ہے کہ وہ اس رائے کی تائید مین ہے کہ بیٹیان صرف ایک جائداد ہی نہین پاتی ہین بلکہ کئی جائدادین پاتی ہین جنکو لاولد ہونے کی صورت مین بذریعہ وصیت اپنی زندگی ہی مین منتقل کرسکتی ہین لیکن بالیقین جہان بھہ اصول لاگو ہے وہان نہ تو ملک مشترکہ ہوسکتی ہے اور نہ پس ماندگی ہوسکتی ہے۔ (ن)

استثنار

۵۱۶ کسی زمانہ مین یہہ فرض کیا گیا تھا کہ بیٹی کے حق مین (اور طرح سے جایز ہوکر) بیٹی کی بیٹے سے پہلے وارث ہونے کے متعلق بنگالہ مین کوئی استثنار تھی چنانچہ مسٹر کمنگٹن کہتے ہین کہ "اگر کئی بیٹون مین سے جو بحیثیت ناکتخدا اپنی باپ کی وارث ہوئی ہون ایک بیٹی بیٹے بہنین یا بہنون کے بیٹے چھوڑکر مرجاے تو بروے قانون بنگالہ صرف وہی حصہ بیٹے پاتے ہین جس کی اُن کی ماں مستحق تھی اور بہنین اور بہنون کے بیٹے خارج ہوجاتے ہین" (س) یہہ استثنار صرف سری کرشن تركہ لنکار کی سند پر مبنی ہے۔ اور اسی کی ہم مضمون عبارت دایے بھاگ مین کنواری بیٹی اس قاعدہ کلیہ سے مستثنے کیگئی ہے کہ کسی بیٹی کے مرنے پر اسکی جائداد اُن لوگون کی جائداد ہوجاتی ہے۔

صہ ۶۴۸ یعنی بیاہی بیٹی یا دوسرے اشخاص جو بہ ترتیب اُسکے نہونے پر وارث ہوتے (ع) اس قاعدہ مجوزہ کیلیے کوئی وجہ نہین نظر آتی اور رہا کورٹ بنگالہ نے قطعی طور سے فیصل کردیا ہے۔ کہ استثنار مذکورہ کا وجود نہین ہے (ف)

پنجاب مین بیٹیون اور اونکی اولاد کا خارج ہونا

۵۱۷ شمالی ہندوستان مین اصول رشتہ داران پدری بہت سختی کے ساتھ نافذ ہے۔ اور صرف یہی نہین ہوتا کہ رشتہ داران پدری

(ن) بلاقید اس بنام کیشو لال انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۶ صفحہ ۸۵۔ کتاب ہذا فقرہ ۵۱۷۔
(س) دہرم شاستر کمنگٹن جلد ۱ صفحہ ۲۴۔ و اکرم سنگرہ باب افصل ۲ فقرہ ۳۔ پچھاپیا بنام سماۃ اوناپورنا فیصلجات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۶ (۳۵) رائے عدالت دولت کوئر بنام برنادیو بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۶
(نوٹ) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۔ کاتا ناچیار بنام دورنگ تیوار۔ رپورٹ مائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۲۲۔
(ع) دایہ بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۳۰۔
(ف) تمونی بنام نبارن۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۵۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشتہ داران مادری پر ترجیح ہو بلکہ پنجاب کی اکثر قومون مین رشتہ داران مادری قطعاً وراثت سے خارج ہین تاکہ جائداد قسم اراضی خاندانی گوتر سے خارج نہو جائے کہ ایسے نزدیک کے رشتہ دار مثل بیٹون اور اُن کے بیٹون کے بھی وراثت سے محروم ہین (ص) اکثر مقدمات اودہ جو میری نظر سے بحالت اپیل پریوی کونسل سے گذرے ہین اُن مین واجب العرض موضع مین مذکور ہوتا ہے کہ چاہے جائداد موروثی ہو یا مکسبہ ذاتی لیکن اس مین بیٹون یا اُن کی اولاد کو کوئی حق وراثت نہین ہے۔ ایک سرکلر چیف کمشنر اودہ نمبر ۴۲ بابتہ ۱۸۶۴ء اُس ملک کے چھتریون کے بڑے خاندانون کے لیے یہی قاعدہ قایم کرتی ہے۔

بیٹی کے بیٹے کا درجہ ۵۱۹ بیٹی کا بیٹا گو سپنڈ ہو مگر گوترج سپنڈ نہین ہے وہ درجہ مین قریب تر ہے لیکن بالکل اُسی زمرہ مین ہے جس مین بہن یا پھوپھی کا بیٹا ہوتا ہے جو صرف بندھوون مین داخل ہوتے ہین۔ (ق)

اسکے حق کی ابتدا پہر ہی تمام قواعد کے لحاظ سے یعنی اُن قواعد کے لحاظ سے بھی جو گوترج سپنڈ کو ساتوین پشت مین بھی بندھون پر ترجیح دیتے ہین اور ساتودکون کو چودھوین پشت مین بھی بندھون پر مرجح کرتے ہین۔ نواسہ مذکور بھائیون اور دوسرے دور کے سپنڈون پر مقدم ہوتا ہے۔ اس رعایت خاص کا سبب اس عمل سے دریافت ہوسکتا ہے جو بیٹی کو لاولد شخص کیلیے اولاد پیدا کرانے پر مقرر کرنے کی نسبت ہتا جو بیٹی اس طرح مقرر کیجاتی ہے وہ خود بھی بیٹے کے مساوی سمجھی جاتی ہے پس فطرتاً اس کا بیٹا پوتے کے مساوی تہا اور چونکہ پوتے اور بیٹے کی قابلیت مساوی ہے اس لیے اس کا منبہ بیٹے کے برابر تھا (سا) اسی وجہ سے ہم اسکا شمار امدادی بیٹون مین پاتے ہین جن مین اس کا بڑا مرتبہ ہے یعنی عموماً دوسرا یا تیسرا درجہ ہے۔ (ش) بعد کو اپنے باپ کے لیے ص ۶۴۹

(ص) پنجاب کسٹمس صفحہ ۷۲ پنجاب کسٹمری لا جلد دوم صفحہ ۸۰ جلد سوم صفحہ ۴۸۔

(ق) کتاب ہذا فقرہ ۴۶۴۔ اپر رک بیٹی کے بیٹے کو محض بندھو سمجھتا ہے اور اسی حیثیت سے گوترج سپنڈ کے مقابلہ مین اسکی توریث کو ملتوی کرتا ہے۔ سرودہی کاری صفحہ ۷۹۱۔

(سا) منو باب ۹ فقرہ ۱۲۷ تا ۱۳۶ و ششٹھ باب ۱۷ فقرہ ۱۲۰ کتاب ہذا فقرہ ۴۷۸۔

(ش) دیکھئے شجرہ فقرہ ۶۴ کتاب ہذا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اولاد پیدا کرنے کے لیئے بیٹی کا تقرر متروک ہوگیا۔ (ت) مگر بیٹی اور اُس کے بیٹے کی قربت باقی رہگئی اور قرابت کی دلیل پر اُن کے فطری دعوے توریث نے عام قبولیت کیلئے خود ہی اپنی سفارش کر لی۔ نواسہ کا بیٹے کے ہم مرتبہ ہونا موقوف ہوگیا لیکن سلسلہ توریث مین بیٹی کے بعد یا اسکے نہونے پر اسی کا نمبر رہا۔ (ث) البتہ بعض مقامات شمالی ہند مین برنبار رواج خاص اسکو خارج کر دیا گیا ہے (خ) یاجنا ولک نے وارثار کی فہرست مین نواسہ کا شمار نہین کیا ہے (ذ) اور اسی وجہ سے ایک زمانہ مین بعض مفسرین نے تجویز کیا تھا کہ اس کا استحقاق اسوقت تک قائم نہین ہوتا جبکہ پورے شمار وارثار کا خاتمہ نہو جاے۔ (الف)

اسکول متہلا مین نواسہ کا حق۔

مسٹر کمنا ٹن بھی کہتے ہین کہ متہلا اسکول مین اسکو وارث نہین تسلیم کیا گیا ہے (ب) مگر یہہ امر ویواد چنتامنی کے لحاظ سے بھی غلط معلوم ہوتا ہے جو اسکو والدین کے بعد داخل کرتا ہے (ج) لیکن اب متہلا کی تمام سندون کی محنت کے ساتھ جانچ کرنے کے بعد طے ہوگیا ہے کہ جیسا اور مقامات پر ہے اس کے مطابق بیٹی کے بعد سندہاے مذکورہ مین بھی اسکو تسلیم کرلیا گیا ہے (د)

(ت) سمرتی چندرکا باب ۱۰ فقرہ ۶۰۵۔ دیکھیے مسئلہ کہ آیا اسطرح پیدا کیا گیا ہے یا نہین مگر فیصل تر نہین ہوا۔ ٹھاکر جوب ناتھ بنام کورٹ آف وارڈس۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۶۳۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۹۔

(ث) مناکشر اباب ۲ فصل ۲ فقرہ ۶۔ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۲۸۔ بیوار میوکھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۳۔ دای بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۱۷ تا ۲۹ دای کرم سنگرہ باب ۱ صفحہ ۴۔ بیواد چنتامنی صفحہ ۴ ۲۹۔

(خ) پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۶ و ۳۷ کتاب ہذا فقرہ ۵۱۷۔

(ذ) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۱۳۵ و ۱۳۶۔

(الف) دای بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۲۷۔ دای کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۴ فقرہ ۳۔

(ب) دہرم شاستر کمنا ٹن جلد ۱ صفحہ ۲۳۔ اور اسطرح پنڈت بھی کہتے ہین۔ پوکھنا رین بنام سماۃ سیش پہل فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۴ (۱۵۲)

(ج) بیواد چنتامنی صفحہ ۴ ۲۹۔

(د) سنوروم تھاری بنام گنڈہراپ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۰۔ (۱۶۸)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نواسہ تمام بیٹیون کے بعد وارث ہوتا ہے۔

۵۱۹ نواسہ کبھی اپنے نانا کی جائداد کا اسوقت تک وارث نہین ہوتا جبتک وراثت کی مستحق کوئی بیٹی باقی رہے چاہے وہ وراثتاً ہو یا اپنی اور بہنون کی پس ماندگی کے لحاظ سے ہو (ھ) اس کا سبب یہ ہے کہ وہ کسی مری ہوئی بیٹی کے وارث کی حیثیت سے جائداد نہین پاتا ہے بلکہ اپنے نانا کے وارث ہونے کی حیثیت سے پاتا ہے اور بلاشبہہ جب تک کوئی قریب تر وارث باقی رہے وہ وارث نہین ہوسکتا۔ اور اسی وجہ سے تمام مختلف بیٹیون کے بیٹے بالرؤس حصہ پاتے ہین بالاصول نہین پاتے ہین۔ یعنی اگر دو بیٹیون مین سے ایک کے تین اور دوسری کے چار بیٹے ہون تو اول الذکر بیٹی کے مرنے پر تمام جائداد دوسری بیٹی پر منتقل ہوتی ہے اور پھر اس کے مرنے پر مساوی حصون مین ساتون لڑکون کو پہنچتی ہے (و) اسی اصول پر جہان کہ جائداد ناقابل تقسیم ہے وہ دختر آخر کے مرنے پر جائداد مذکور سب سے بڑے نواسہ کو جو اس وقت زندہ ہو پہنچتی ہے۔ یہہ نہین ہوتا کہ اس دختر کے بڑے بیٹے کو پہنچے جو قابض آخر تھی (ز) نواسے جائداد کو بحیثیت حصہ وار پس ماندگی کے ساتھہ نہین پاتے ہین۔

ص ۶۵۰

(ھ) امرتولال بنام راجونی کنٹ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۱۳۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴۔ شاستری بنام دنگوائل فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۳۷۔ دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۲۴۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۴۴ و ۵۷۔ رام دہن بنام بہاری رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔ بیجناتھہ بنام مہابیر۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۸۔ جمیت رام بنام بائی جمنا رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۔ اسکے خلاف اب منسوخ ہوگیا ہے لکشمی بائی بنام گنپت مروبا۔ ایضاً جلد ۵ صفحہ ۱۳۹ صیغہ ۱ ابتدائی دیوانی سب چندر بنام سری متی ستی پورا فلنٹس رپورٹس سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۹۸۔ سنت کمار بنام دیوسرن۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۵

(و) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۲۴۔ اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۳۹۔ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۱۔ رام دہن بنام کشن کانت فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۰ (۱۳۳)

(ز) کاماناچیار بنام دورسنگ ہیوار۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۱۰۔ متعود دوگا دھر بنام دورگا انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۹۹ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۹۔ اصول مینہ سرس فقرہ ولاس (فقرہ ۶۳۲ و ۶۵۵) یعنی جائداد بیٹی پر منتقل ہوتی ہے اس کی بیٹی اور اس بیٹی کے بیٹے کو پہنچ جاتی ہے ابا بیٹی نانا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکہ ایسی ماندگی صرف وہان ہی ہوتی ہے جہان جائداد بے روک ترکہ کی حیثیت مین حاصل کیگئی ہو۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی حصہ داری ان بیٹون کیلئے نہین پائی جاسکتی جو ایسے خاندانون سے متعلق ہوسکین جو دوسرے گوتر مین اور اپنے نانا کے خاندان سے مختلف ہون (ح) ایک مقدمہ مین بنگالہ کے پنڈتون نے یہ قرار دیا تہا کہ اگر جائداد بیٹی کے بیٹون پر منتقل ہو تو کسی ایسے بیٹون کو بھی جو بعد کو پیدا ہون اور ون کے حصون مین سے کم کرکے حصہ دیا جائے گا۔ (ط) لیکن اس سے یہہ قیاس ہوتا ہی کہ جب کوئی بیٹی جو بیٹے جننے کی قابلیت رکہتی ہو زندہ ہو تو نواسے کسی صورت سے بھی نہین پا سکتے۔

نواسہ پورا مالک ہے

۵۲۰ وہ نواسہ جو فی الواقع ایک مرتبہ وارث ہوگیا ہو وہ وراثت کو پورے مالک کی حیثیت سے پاتا ہے اور اسلئے جدید بنیاد نسل کی ہوجاتا ہے اور اسکے مرنے پر وراثت اسی کے وارث کو پہنچتی ہے یعنی پھر واپس ہوکر۔ اسکے نانا کے وارث کو نہین پہنچتی۔ (ی) لیکن دختر آخر کی وفات تک جو وارث ہونے کی قابلیت رکہتی ہو وہ کوئی حصہ نہین پاتا اور اس لئے کوئی حصہ پہنچا بھی نہین سکتا۔ ص ۶۵۱

نواسہ حق مفوضہ نہین رکہتا

پس اگر وہ سب سے آخر کی بیٹی سے پہلے کوئی بیٹا چہوڑ کر مرجائے تو وہ بیٹا وارث نہوگا کیونکہ وہ کلیتاً دوسرے خاندان سے تعلق رکہتا ہے اور اپنے باپ کے نانا کو پنڈ نہین دیسکتا (ک)

(ح) جہودا کوئر بنام شیوپرشاد۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۳۔ گوپال سوامی بنام چنا سوامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۸۴۔

(ط) مساۃ سولکنا بنام رام دولال۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ (۴۳۴)

(ی) جگناتہہ ڈیجٹ جلد ۳ صفحہ ۴۹۰۔ ۵۰۲ رام جوے بنام تاراچند۔ مورلینڈ ڈیجٹ جلد ۲ صفحہ ۷۹۔ سیبا بنام بدری۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۳۴۔

(ک) وائے بہاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۲۔ باب ۱۰ فصل ۳ فقرہ ۴۔ ۳۴۔ الیاس بنام اگندر ۲ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۔ (۵۰) سبکل بنام اورل انند فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۷۔ ہرنا تہہ بنام گربندسن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۱۴۔ استری نواس بنام وندیوپاتی۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۴۔ دیکہئے اس کے عکس مین (مگر مین غلط کاری سمجہتا ہون) مقدمہ شیوستہای بنام امید۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۱ (۳۷۸) دوبی بنام گنپت۔ پیر بیتر اور منٹل کمیشنر صفحہ ۳۳۱ نواسہ کا بیٹا اور وراثت کا عدم موجودگی مین بیٹا ہونے کی حیثیت سے وارث ہوسکتا ہے۔ کرشنا پا بنام بچپا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نواسی

اور نہ بیٹی کے سوا کہین اور بیٹی کی بیٹی کبھی وارث ہو سکتی ہے عام اس سے کہ اسکی مان نے جائداد پائی ہو یا نہ پائی ہو اسلیے کہ وہ اپنے نانا کو کوئی فوائد نہین پہنچا سکتی اور اسکی نسل سے علیحدہ ہو گئی ہے (ل)

ترجیح والدین

۵۲۱ - والدین مالک کی نسل کا خاتمہ ہو جانے سے دوسرے وارث اس کے والدین ہین اور سب سے پہلے اسی موقع پر مختلف اسکولون کے قانون مین اس سلسلہ کی نسبت اختلاف ہے جس کے لحاظ سے وہ جائداد پاتے ہین۔ مان کا حق بحیثیت وارث بہت ہی قدیم زمانہ مین تسلیم ہوا تھا (کتاب ہذا فقرہ ۴۸۰) بلکہ باپ پر (جسکو بھی وارث بیان کیا گیا تھا) اس کا ترجیح رکھنا غیر متعلق رکھا گیا۔ متاکشرا ان کو بدلیل قرا ابتا ترجیح دیتا ہے اور رمتہلا مین ویوادچنتامنی اسی پر عمل کیا ہے۔ اور مسٹر مکناٹن کہتے ہین کہ بنارس اور متہلا کا یہی قانون ہے (م) اور سمرتی چندرکا نے بسند قول بہرت دشنو باپ کو ترجیح دی ہے (ن) مادھویہ نے اس مسئلہ کو غیر منفصلہ ہی چھوڑ دیا ہے اور وردہاراجیہ ظاہرا سری کرشن کی پیروی کرکے دونون کی وراثت ایک ساتھ قرار دیتا ہے (س) سمبھو کا قول ہے کہ یہ امر غیر اہم ہے

صد ۶۵۲

کیونکہ ان دونون مین سے جو جائداد پائے گا وہ دوسرے کے فائدہ کے لئے ہوگا (ع) درامترودیا متاکشرا کے اصول کو عموماً ترجیح دیکر اسکو بہرت دشنو کے قول مخالف کے ساتھ یون موافق کرتا ہے کہ باپ یا مان کی سبقت کو ذاتی قابلیت پر منحصر کرتا ہے اور پھر اس ذاتی قابلیت کا اخلاقی خیالات کی عوض باعتبار دولت

(ل) وے اپاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۳ - سر ٹیف مکناٹن صفحہ ۶ - ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۷۷، ۴۹۶ و ۴۹۷ متاکشرا مکناٹن

(م) متاکشرا باب ۲ فصل ۳ - دیکھو کولبروک صاحب کی نوٹ - بیوادچنتامنی صفحہ ۲۹۳ - و ۲۹۴ - دہرم شاستر جلد ۱ صفحہ ۵۵ نوٹ کتاب ہذا فقرہ ۱۷۱ - سرس وتی ولاس بھی ترجیح سمرتی چندرکا فقرہ ۵۶۶ تا ۵۷۰ متاکشرا کی پیروی کرتا ہے۔

(ن) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۳ فقرہ ۹ نیز ملاحظہ ہو اپرارک سرودہ کاری صفحہ ۴۲۷

(س) مادھوی فقرہ ۳۸ وردہاراجہ صفحہ ۳۶ - جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۸۰

(ع) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۳ فقرہ ۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندازہ کرتا ہے (ف) بنگالہ مین یہ امر پورے طور سے طے کر دیا گیا ہے کہ مان سے پہلے باپ پاتا ہے اور یہ امر دو بنیادون پر یعنی وشنو کے قول صریحی اور اصول تاثیر مذہبی پر طے ہوا ہے (ص) میسو کھ کی یہی رائے ہے اور اسی مضمون کا ایک فتوی پونا سے بھی مرتب ہوا ہے مگر بسندر متاکشرا ویسٹ اور بہولر صاحبان اس کے خلاف مین اختلاف کرتے ہین اور حال مین ان کی رائے ہائیکورٹ نے بھی تسلیم کر لی ہے (ق) گجرات مین میسو کھ کی سند پر باپ کو مان پر ترجیح دیگئی ہے (ر)

سوتیلی مان

۵۲۲۹ - بروئے قانون بنگالہ سوتیلی مان اپنے سوتیلے بیٹے کی وارث نہین ہوتی اور جمتواہن کے اصول کے روسے ضرور ہی ایسا ہوگا کیونکہ سوتیلا بیٹا جو پنڈ دیتا ہے اس مین وہ شریک نہین ہوتی (ش) متاکشرا اس امر سے بحث نہین کرتا۔ لیکن مان کے وارث ہونے کی نسبت وجانیشور نے جو وجہین بیان کی ہین یعنی اس کا اپنے بیٹے سے رشتہ مین قربت رکھنا اُن سے واضح ہوتا ہے کہ اُس نے صرف حقیقی ہی مان کا لحاظ رکھا تھا (ت) بنگالہ کے پنڈت کئی موقعون پر اس امر کے مدعی ہوئے ہین کہ متاکشرا مین لفظ ماتا سوتیلی مان پر بھی حاوی ہے اور اس رائے کے مطابق یہہ فیصلہ ہوا تھا کہ اڑیسہ مین مان اپنے سوتیلے بیٹے کی وارث ہوگی (ث) بہرکیف متہلا کے ایک مقدمہ مین ۔۔ ان تمام رایون پر ہائیکورٹ بنگالہ کے اجلاس

(ف) قانون وراثت بجب ورامتر ودیا صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۱۔
(ص) وشنو باب ۱۷ فقرہ ۶ و ۷ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۳ دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۵ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۵ ۔ دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۵۴ ۔ ہلوتا بنام گولک چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۸ (۱۲۷)
(ق) پیوہار میوکھ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۴ ۔ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۰ و ۱۱ ۴۴ ۔ دہرم شاستر منڈلک صفحہ ۳۶ و ۳۷ ۳ بالکرشن بنام لکشمی انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵ ۔
(ر) جگناتھی بنام بہادر ۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۶ صفحہ ۵۴۱ ۔
(ش) دائے بھاگ باب ۳ فصل ۴ فقرہ ۳۰ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۳۰ ۔ دائے کرم سنگرہ باب ۶ فقرہ ۲۳ باب ۲ فقرہ ۲ دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۶۲ ۔ لاکھی بنام بھیرا ب فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۳۱۵ (۶۹) سکھیرو بی بنام تو بکشن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۵۲ (۶۱) الہاد سونی بنام گوکل سونی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ سنہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۵۶۳ ۔
(ت) متاکشرا باب ۲ فصل ۳ بجب اسٹوکس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ ۔ کیسر بائی بنام دلاب انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۴ صفحہ ۲۰۸
(ث) دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۶۳ ۔ بشن پریا بنام سکند ۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۶ (۴۹) نرائنی بنام ہرکشور ایضاً صفحہ ۳۹ (۵۲) ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۶۵۳ کامل نے نظر ثانی کی تھی اور یہ طے کیا کہ سوتیلی مان کو متاکشرا اور دائے بھاگ نے برابر خارج کر دیا ہے۔ یہی قاعدہ زیادہ ترقوت کے ساتھہ طبقہ اعلی یعنی دادی سے بھی تعلق رکھتا ہے (خ) بمبئی مین یہ طے ہوا ہے کہ بلحاظ لفظ "مان" سوتیلی مان کو وارث کی حیثیت سے داخل نہین کیا جا سکتا بلکہ گوترج سپنڈ کی زوجہ ہونے کی حیثیت سے وہ بہت دور کی وارث ہی اور اسلئے بحسب اصول احاطہ بمبئی خود بھی گوترج سپنڈ ہے۔ اسکی جگھہ سلسلہ ورثا مین ابتک قرار نہین پائی ہے۔ (د) مدراس مین بھی یہہ طے ہوا ہے کہ سوتیلی مان متوفے کے سپنڈ کے مقابلہ مین وارث نہین ہو سکتی (الف) ناقابلیت مادر بوجہ بے عصمتی بنگالہ مین یہ تجویز ہوا ہے کہ وہ قاعدہ جو زوجہ بے عصمت کو ناقابل حصول توریث کر دیتا ہے۔ مان سے بھی متعلق ہے۔ اور یہہ کسی صریح قول پر مبنی نہین ہے۔ بلکہ رگھونندن کی سند پر ہے جو قرار دیتا ہے کہ جو عبارت مندرجہ دائے بھاگ زوجہ سے متعلق ہے وہ عموماً تمام ورثا راناث سے تعلق رکھتی ہے۔ رگھونندن نے صراحتاً دعوی کیا ہے کہ کاتیائن کے اس قول مین کہ "معاف عصمت زوجہ اپنے شوہر کی دولت پاتی ہے" لفظ زوجہ تمثیلی ہے (ب) اس کے خلاف بمبئی اور مدراس مین یہہ فیصل ہوا ہے کہ حالت عصمت صرف بیوا ون سے تعلق رکھتی ہے اور ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی کی رائے کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے (ج) یہہ امر مسلمہ ہے کہ جو جائداد ایک دفعہ کسی مان کو پہنچ جائے

(خ) لالہ جوتی بنام سماۃ دورانی بنگال لا رپورٹ ضمیمہ صفحہ ۶۷ - وہی مقدمہ بیکلی رپورٹر ضمیمہ نمبر ۱۷۳

(د) کیسریائی بنام دلاب۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۸

(الف) کمار ویلو بنام پرنا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹ - متمل بنام ونگ لکشمی۔ ایضاً صفحہ ۳۲ ماری بنام چنمل۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ -

(ب) رام ناتھہ بنام درگا۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۰ -

(ج) ادی اپا بنام رد راوا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۴ - کوجیا دو بنام لکشمی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۹ - دیوکی بنام سکھدیو۔ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۲ صفحہ ۱۳ گنگا بنام گھیسٹا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴ - کتاب ہذا فقرہ ۵۱۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ بے عصمتی کی بنیاد پر واپس نہو سکے گی۔ (د) بروے ایکٹ نمبر ۱۵ بابتہ ۱۸۵۶ء (ازدواج ہیوگان ہندو) کوئی ماں اپنے بیٹے کی وارث ہونے کی حیثیت سے کوئی حقوق اسوجہ سے نہین کہوتی کہ اُس نے اپنے بیٹے کی موت سے پہلے دوسری شادی کرلی ہو (ھ)

برادران

۵۲۳ - بہائی والدین کے بعد بہائی آتے ہین۔ اس طرح کے اقوال موجود ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین سلسلۂ ورثار مین بہائیون کا درجہ غیر طے شدہ تھا۔ یعنی بعضون نے بہائیون کو والدین پر ترجیح دی تھی۔ اور بعض کی راے مین والدین کو ترجیح تھی (و) اگر مذہبی نظر سے دیکھا جاے تو بہائی کا استحقاق باپ کے مقابلہ مین غالب نظر آئے گا اسلئے کہ وہ بھی بالکل وہی تین پنڈ دیتا ہے جو متوفی پر فرض ہین اور باپ کو صرف ایک پنڈ ملتا ہے۔ اور دو یعنی ایک اپنے باپ کو اور دوسرا اپنے دادا کو وہ دیتا ہے۔ لیکن قرابت کے اصول نے اس صورت مین اور نیز دیگر تمام صورتون مین میزان بدل دی ہے۔ (ز)

صد ۶۵۴

جس سے پورا خون ملا ہے وہ اس سے پہلے وارث ہوتا ہے جس سے آدھا خون ملا ہے۔

بہائیون مین پورے خون والے آدھے خون والون سے پہلے وارث ہوتے ہین۔ متاکشرا اُن کو قربت کی فطرتی دلیل پر ترجیح دیتا ہے اور مستندین بنگالہ اس دلیل پر کہ اول الذکر بہائی متوفی کے مورثین ذکور دانات کو پنڈ دیتے ہین اور آخر الذکر صرف مردون ہی کو دیتے ہین اگر اول الذکر قسم کے بہائی نہون تو پھر آخر الذکر قسم کے بروے قانون بنارس و بنگالہ و پنجاب اور ان حصص احاطہ بمبئی مین جو تابع متاکشرا ہین مستحق ہوتے ہین۔ لیکن میوکہہ جسکی سند گجرات و جزیرہ

(د) ملاحظہ ہون مقدمات و حاشیہ جات بالا۔
(ھ) کورا نبام بوریانی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۲ کتاب ہذا فقرہ ۵۱۲۔
(و) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۴ تا ۱۶ و ۲۴۔
(ز) متاکشرا باب ۲ فصل ۴ ویوادچنتامنی صفحہ ۲۹۵۔ بیوہارمیوکھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۶۔ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۵۔ وواے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بمبئی مین عظیم الشان ہے پورے خون والے بہنیجون کو نصف خون والے بہائیون پر ترجیح دیتا ہے۔ (ح)

استثنائے مفروضہ بنگالہ

۵۲۴ - تھوڑے عرصہ کے پہلے تک یہ فرض کیا گیا تھا کہ بنگالہ مین بحالت جائداد غیر منقسمہ نصف خون پر پورے خون کو توریث برادران مین ترجیح دینا ایک استثنار کا پابند تھا۔ یہہ مسئلہ بنگالہ سے خارج نہین پیدا ہو سکتا تھا کیونکہ بروے قانون متاکشرا جائداد غیر منقسمہ بذریعہ پس ماندگی منتقل ہوتی ہے نہ بروے وراثت لیکن بنگالہ مین حصہ شریک غیر منقسمہ کل جائداد مین شامل نہین ہوتا بلکہ اپنے ہی ورثار پر منتقل ہوتا ہے جن مین سے بحالت عدم موجودگی رشتہ داران قریب بہائی بھی ایک وارث ہے (دیکھیے کتاب ہذا فقرہ - ۲۴۶) صہ ۶۵۵

جہان بہائی غیر منقسم ہون

جگناتھہ بیمہ کی بحث ایک بچن نقل کرتی ہین کہ "جائداد غیر منقسمہ غیر منقولہ تمام بہائیون کے ترکہ مین آئیگی (چاہے وہ بہائی ایک ہی ماں سے ہون یا مختلف ماؤن سے ہون) لیکن جائداد غیر منقولہ جب تقسیم ہو جاے تو پھر کسی طرح بھی ایک ہی باپ کے بیٹون کو نہین پہنچ سکتی"۔ اسکی وہ بیمہ کہکر شرح کرتے ہین کہ "اگر کوئی جائداد غیر منقولہ منقسم ورثار کی جو مختلف البطن بہائیون مین مشترک ہو مشترکہ قبضہ کی وجہ سے غیر منقسم رہجاے تو نصف خون والے بہائی باقی بہائیون کے ساتھہ برابر کے حصہ دار ہون گے مگر برادران حقیقی صرف تقسیم جائداد کا استحقاق رکھتے ہین چاہے وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ" (ط)

(ح) متاکشرا باب ۲ فصل ۴ فقرہ - ۵ و ۶ - ویواد چنتامنی صفحہ ۲۹۶ - وای بہاگ باب ۱۱ فصل ۴ فقرہ - ۹ تا ۱۲ - وائے کرم سنگرہ - باب ۱ فصل ۷ فقرہ - ۱ تا ۳ - قانون وراثت بحیب وراتسرو دیا صفحہ ۱۹۳ فقرہ - ۲ - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۹ و ۵۲۸ - نیل کنٹھ بنام بیرچندر - مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۵۲۳ و ہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳ (پریوی کونسل) و ہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۱ (پریوی کونسل) کرشناجی بنام پانڈورنگ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵ بیوہار رمیو کہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۶ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۵۰۴ و ۵۰۸ پنجاب کسٹمس صفحہ ۲۶ تا ۲۸ -

(ط) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۱۷ و ۵۱۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مختلف قسم کے مقدمات مین یہہ فیصل ہوا ہے کہ جہان بہائی غیر منقسم ہون وہان نصف خون والے اسی طرح وارث ہونے کے مستحق ہین جسطرح پورے خون والے بہائی ہوتے ہین (ی) اگر حقیقت مین اسطرح کا فرق رہا ہو تو اس سے اسیقدر ثابت ہوگا کہ بنگالہ کے قانون دانون نے اس اصول پر زور نہین کیا کہ برادران غیر منقسم اپنے حصص پر بحیثیت افتراق ظاہری (بلحاظ نتایج منطقی) قابض ہوتے ہین اگر پورے اور نصف خون والے بہائی یکسان ایسے قاعدہ سے وارث ہون جو تابع اصول قابلیت مذہبی ہو تو یہہ صرف جائداد متوفی کو غیر منقسم جائداد خاندانی سمجھنے سے ممکن ہے جس کے متعلق لحاظ فوائد تقسیم کام کیا جائے اور مفقود جائداد کے مثل عمل ہو جسکی نسبت بلحاظ قواعد تقسیم کام کرنا ہوتا ہے۔ کوئی شک نہین کہ اصول اول الذکر پر تمام بہائی برابر برابر حصہ پائینگے کیونکہ پدر مشترک سے یکسان رشتہ رکھتے ہین (دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۴۳۲)۔

مجوزہ ہوئی کہ کوئی فرق بہر کیف بعد کو اسبارہ مین تمام قانون کو ہائیکورٹ بنگالہ کے اجلاس کامل نے جانچا تھا موجود نہین ہے اور یہہ فیصل کیا گیا تھا کہ اس قسم کے فرق کا وجود نہین ہے اور برادران نصف خون اسوقت تک پورے خون کے بہائیون کے ساتھہ جائداد نہین پا سکتے جبتک کہ اول الذکر غیر منقسم اور اخر الذکر منقسم نہون (ک)

غیر منقسم منقسم سے پہلے جہان خون کی وجہہ سے کوئی ترجیح نہو وہان ہمیشہ غیر منقسم بہائی منقسم بہائی کو محروم کرکے جائداد پاتا ہے عام اس سے کہ اول الذکر متوفی کے ساتھہ پہر متحد ہوا ہو یا کبھی جدا ہی نہوا ہو (ل) صد ۶۵۶

غیر صحیح النسب بہائی ایک دوسرے کے وارث ہو سکتے ہین (دیکھو فقرہ ۵۰۸ کتاب ہذا)

تتمہ **فقرہ ۵۲۵** تتمہ۔ پورے خون یا نصف خون والے کسی بہائی کے نہونے پر بہائیون کے بیٹے یعنی بتہیجے وارث ہوتے ہین۔ مگر جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون اسکے متعلق

(ی) برہم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۴۶۔ تلک بنام رام لکھی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۱۔ کیلاس بنام گرو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۴۔ شیب نرائن بنام رام بندہی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۸۷۔ صد ۳۴۴

(ک) راج کشور بنام گوبند چندر۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۴۴

بحال رہا۔ شیو سندری بنام پرتہی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۴۷۔

(ل) جدوب چندر بنام بنود بن سہری۔ رپورٹس ہائیکورٹ کلکتہ صیغہ اپیل دیوانی جلد ۱ صفحہ ۲۱۴۔ کیب رام بنام نند کشور بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میوکہہ نے ایک استثنار کی ہے۔ وہ اجازت دیتا ہے کہ پورے خون کے (حقیقی) بھائیون کے بیٹے نصف خون والے بھائی (سوتیلے) سے پہلے وارث ہون اور اسکو بھی جایز رکھتا ہے کہ برادر متوفے کے بیٹے پس ماندہ بھائیون کے ساتھہ حصہ لگائین (م) لیکن بنارس اور بنگال اسکولون کے رو سے جبتک کوئی بھائی بھی جائداد پانے کی قابلیت رکھتا ہو تبھیجا وارث نہین ہوسکتا جس کا عام قاعدہ یہ ہے کہ خاص اولاد ذکر ہونے کے سوا باقی ہر حال مین نزدیک کا سپنڈ دور کے سپنڈ کو محروم کر دیتا ہے (ن) لیکن اگر کوئی بھائی ایک دفعہ اپنے بھائی کا وارث ہو جاے اور پھر بیٹے چھوڑکر مر جاے تو وہ اسکے باقی بھائیون کے ساتھہ حصہ پائینگے۔ کیونکہ ایسا حصہ جائداد جو واقعی اُن کے باپ کو پہنچا ہو بحیثیت ورثار انکو پہنچ جاتا ہے لیکن یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ اس وقت تک کہ حقیت واقعی طور پر اسکو پہنچے برادر مذکور کو زندہ رہنا چاہیے۔ یعنی وہ صرف اپنے خاص بھائی کا پس ماندہ ہی نہو بلکہ اور اشخاص کا بھی مثل بیوہ و دختر و مادر وغیرہ پس ماندہ ہو جو اس سے پہلے جائداد پائینگے (س)۔

ترجیح | پورے اور نصف خون کے بھائیون سے بیٹون اور منقسم اور پھر متحد شدہ بھتیجون مین سلسلہ ترجیح وہی ہے جو بھائیون مین رائج ہے۔ (ع)

(م) ہیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۶ و ۱۷

(ن) منو باب ۹ فقرہ ۱۸۷۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۴ فقرہ ۷ و ۸۔ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۴ فقرہ ۲۲ و ۲۳۔ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۵ فقرہ ۲ و ۳۔ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۱۔ دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۸ فقرہ ۱۔ ویوواد چنتامنی صفحہ ۲۹۵۔ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۱۸۔ دہرم شاستر کمنائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۔ رودر بنام سمبو۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ (۱۴۲) جے مونی بنام رام جوی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹۔ (۳۸۵) پرتھی بنام کورٹ آف وارڈس ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۲

(س) متاکشرا باب ۲ فصل ۴ فقرہ ۹۔ برہام بنام نجو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۲۳۔

(ع) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۲۔ دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۸ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۴۔ فقرہ ۲۶۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۴ فقرہ ۷ (نوٹ) قانون وراثت بحسب ورامترودیا صفحہ ۱۹۵۔ فقرہ ۲۔ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۲۴۔ دہرم شاستر کمنائن جلد ۲ صفحہ ۶۲ کیلاس بنام گرو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۳۔ بجال رام۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۹۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پدب بالرؤس حصہ پاتے ہین۔

دفعہ ۵۲۶ - جہان بہتیجے کسی ایسے بھائی کی اولاد بنکر وارث ہوتے ہین جسکو درحقیقت جائداد پہنچی ہو تو کوئی شک نہین کہ وہ اس کا حصہ پاتے ہین یعنی اپنی چچاؤن کے ساتھہ (اگر کوئی ہون) بالاصول جائداد پاتے ہین۔ مثلاً فرض کیجیے کہ کوئی شخص۔ الف۔ اور ب۔ دو بھائی چھوڑکر مرگیا جن مین سے الف کے دو بیٹے ہین اور پھر الف فوراً مرگیا تو چونکہ جائداد الف کو پہنچ چکی تھی اسلئے اوہی جائداد الف کے بیٹے پائینگے اور اوہی ب کو ملیگی لیکن اگر اس شخص نے اپنی وفات کے وقت دو بہتیجے الف برادر متوفی سے اور تین بہتیجے دوسرے برادر متوفی ب سے چھوڑے ہین تو پانچون مساوی حصص (یعنی بالرؤس) پائینگے کیونکہ وہ برادر متوفی سے پاتے ہین جس طرح پر کہ نواسے جائداد پایا کرتے ہین کہ باپ کے ذریعہ سے (ف)

بہتیجے کوئی معینہ حصہ نہین رکھتے۔

اسی اصول پر یعنے یہ کہ بہتیجے پیدائش کے لحاظ سے کوئی حصہ نہین پاتے بلکہ عند التوریث محض قریب تر وارث ہونیکی وجہ سے حصہ پاتے ہین نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بہتیجا اسیوقت جائداد پاسکتا ہے جب آغاز توریث کے وقت زندہ ہو۔ جو بہتیجا کہ بعد کو پیدا ہو وہ نہ تو اُن بہتیجون کے ساتھہ حصہ پائیگا جو وارث پر فائز ہوچکے ہین اور نہ وہ متروکہ جو دوسرے پاچکے ہون جن پر اگر اسوقت وہ موجود ہوتا تو ترجیح رکھتا اسکے فائدہ کے لئے اُن سے واپس لیا جائیگا لیکن اگر وہ کسی بعد کے سلسلۂ توریث مین اتفاق سے قریب ترین وارث ٹھہر جائے تو یہہ امر اسکیلئے مانع توریث نہوگا کہ وہ اس چچا کی وفات کے بعد پیدا ہوا ہے جس کی جائداد کا دعویدار ہے (ف) کوئی شک نہین ہے کہ بھائی کا

ص ۶۵۷

(ف) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۲۷۔ اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۴۵۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۴ فقرہ ۷۔ نوٹ۔ بروجونبام گوری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷۰۔ گرو بنام کیلاس ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۹۳۔ بروجونبام استری ناتھہ بوش ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳۔
(ف) بدھو موکھی بنام اچامونی۔ مقدمات بحالت اپیل بہائیکورٹ بنگالہ سلسلہ مارشلس رپورٹ مترجمہ سوتری صفحہ ۱۸۲۔ بنی مادھوب بنام جگودمبا۔ ایضاً صفحہ ۲۴۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بتنے بالکل اسی طرح وارث ہوتا ہے جس طرح سے اسکا صلبی بیٹا وارث ہوتا (ق)

پوتے کا بیٹا

ف ۵۲۶ بہائی کے پوتے یا بھتیجے کے بیٹے کا ذکر متاکشرا مین نہین ہے بخراسکے کہ اصطلاح "بہائی کے بیٹے" مین شامل کیا گیا ہو لیکن بنگالہ کے کتب اقوال مین اُسکا بھتیجے کے بعد ہونا صراحتاً درج ہے اور ظاہراً سپنڈ کے مثل مستحق ہی کیونکہ وہ مالک متوفی کے باپ کو ایک پنڈ دیتا ہے (ر) اسی اصول پر بہائی کا پوتا سپنڈ دین سے خارج ہے" گو وہ بعد کو سکولیا مین داخل ہوتا ہے۔ اِن مین بہائیون کے مثل پورے اور نصف خون کا فرق بھی رائج ہے (ش) اور کوئی شک نہین کہ وہ رواج خاص کے سوا اور کسی صورت مین کسی بھتیجے کے جیتے جی وارث نہین ہوسکتا (ت)

ص ۶۵۸

بیان کیا گیا ہے کہ بہائی کا پوتا بروئے قانون بنارس خارج ہے

مسٹر ڈبلیو مکناٹن بیان کرتے ہین کہ بنارس اور متھلا کے مستند بہائی کے پوتے کو خارج کرتے ہین (ث) مگر ورد ہا راجہ اور شاید ادیہ نے بھی شامل رکھا ہے اور ہائیکورٹ بنگالہ نے فیصل کیا ہے کہ بر بنا ر قانون متاکشرا وہ ایک وارث ہے گو یہ طے نہین ہوا اور نہ اسکا طے ہونا ضرور تھا کہ وہ بھتیجون کے بعد سہنر رکھتا ہے یا نہین (خ) اگر اس وسعت معنی کے لحاظ سے جو عموماً اس اصطلاح سے متعلق کیجاتی ہے وہ بحیثیت بہائی کے بیٹون کے وارث ہوتا ہے تو اسکا درجہ بھتیجے کے بعد ہی ہوگا۔ چنانچہ اسکے لیئے ہی جگہ متھلا کے ایک مقدمہ مین قانون قرار پائی ہے (الف)

(ق) دہرم شاستر مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۴۷۔

(ر) پرسنا نبام رنگا راجہ۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۲۔

(ش) وای بہاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۶ و ۷۔ وای کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۹ جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۲۵۔ وگمبر رآنبام موتی لال۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۳۔

(ت) دہرم شاستر مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۶۷۔ پنجاب مین بھتیجے اور بھتیجون کے بیٹے ایک ساتھ وارث ہوتے ہین۔ پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۲۔

(ث) دہرم شاستر مکناٹن جلد ۱ صفحہ ۲۸۔ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۵۔

(خ) ورد ہا راجہ صفحہ ۳۶۔ مادہویہ نقرہ ۴۰۔ کریم نبام اوونگ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۵۸۔ اور بیاکو نبام ماجوی ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۸۔

(الف) سمبھوت نبام چھوٹے۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۳۱۲۔ اور ایسا ہی ورد ہا راجہ مین بھی ہے دیکھو صفحہ ۳۶

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مغربی ہند مین بھی بھتیجے کا بیٹا وارث قرار پایا ہی گو اس کا ٹھیک درجہ نہین بیان کیا گیا (الف)
اور اس مین اسناد پر پوری بحث کرنے کے بعد یہ قرار پایا ہی کہ لفظ "پسران" مذکورہ متاکشرا باب ۱
فصل ۴ فقرہ ۷ و باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۱ پوتون پر شامل ہے اور یہہ کہ چچا کا بیٹا بھائی کے
پوتے سے پہلے وارث ہوتا ہے (ب)

نسل پدری

ف ۵۲۸ شجرہ مندرجہ فقرات کتاب ہذا ۴۶۳ و ۴۶۴ کے
ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اولاً خود اخلاف مالک سے لیکر پرپوتے اور نواسہ تک
(بشمول ان کے) نسل کا خاتمہ ہوگیا ہے اور پھر اسکے بعد سلسلہ ایک درجہ اوپر صد ۶۵۹
گیا ہے یعنی والدین تک اور پھر نیچے اوترا ہے اور باپ کے اُن تمام اخلاف کا
خاتمہ کیا ہے جو کہ مالک کے سنڈ ہین۔

ہین گوتر سنڈ

پس اب مالک کی بہن اور بہن کا بیٹا محض مالک کے باپ کی بیٹی اور نواسہ ہین اسی
طرح اسکی بھتیجی اور اسکا بیٹا بھائی کی بیٹی اور نواسہ ہین اسکی چچازاد بہن اور اس کا بیٹا چچا کی بیٹی اور نواسہ ہین پھوپی اور اسکا بیٹا
اس کے دادا کی بیٹی اور نواسہ ہین۔ غرضکہ یہ تمام بیٹے مالک کے سنڈ ہین مگر گوتر ج
سنڈ نہین ہین۔ پس ان جملہ اسکولون کے اصول کے لحاظ سے جو اُوپر بیان ہوا گوتر
بھی نہین ہین ان بیٹون مین سے کوئی بھی اسوقت تک وارث نہین ہوسکتا جبتک
ایک غیر منقطع سلسلہ ذکور مین تمام سنڈون سکولیون اور سماندوکون کا خاتمہ ہوجائے
لہذا ہم پہلے اس سلسلہ توریث کی جانچ کرینگے جو بنارس اور متھلا کے اسکولون نے
قایم کیا ہے جو اس حیثیت اور دیگر حیثیات مین تمہارے ہین اور جو سلسلہ توریث بنگالہ اور مغربی ہند
مین اختیار کیا گیا ہے اس کے فرق کو ظاہر کرتے ہین۔

ترجیح

ف ۵۲۹ ۔ دادا اور پردادا کی نسل۔ مالک کے باپ کی نسل مین اخلاف
زینہ کے ختم ہونے پر ویسا ہی طریقہ دادا اور پردادا کی نسل کی نسبت اختیار کیا گیا
ہے۔ لیکن ہر حال مین رویے متاکشرا دادی اور پردادی دادا اور پردادا سے پہلے جائداد
پاتے ہین اس کے بعد اُن کی اولاد تیسری پشت تک (بشمول تیسری پشت) وارث

(الف) ریٹ اینڈ بہولرس ڈائجیسٹ صفحہ ۴۸۰۔
(ب) سیرا بہگت بنام لکشمی نرسما۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صد ۲۹۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی ہے۔ یعنی جہان تک ہر ورث کی اولاد اسکی سپنڈ ہوتی ہے وہان تک وہ بھی اُس مالک کے سپنڈ ہوتے ہین جن کے ساتھہ اونکو اپنی مورثہ کے ذریعہ سے تعلق ہے۔ (ج) اس زیادہ دور کی رشتہ داری مین پورے خون والے کو نصف خون پر وہان کوئی ترجیح نہین ہے جہان شاکسٹر یا میوکہہ کی پابندی ہو پس اس دلیل پر ترجیح بہائیون اور اُن کی اولاد ہی تک محدود ہے (د) مگر بنگالہ مین غالباً اس کے خلاف ہوگا۔ صـ ۶۶۰

سمرتی چندرکا

مصنف سمرتی چندرکا بالکل ہی مختلف سلسلہ توریث بیان کرتا ہے یعنی ہر سلسلہ کو پوتے پر ختم کرتا ہے۔ اور بیٹے اور پوتے کی توریث باپ سے پہلے قرار دیکر ایک سلسلہ کے باپ کو دوسرے سلسلہ اسلاف کا بیٹا بناتا ہے (ھ) مگر اس ترتیب کی کسی اور مصنف نے تقلید نہین کی ہے۔

سلسلہ توریث سکولیا وسمانودک۔

ف ۵۳۰ ۔ سکولیا اور سمانودک۔ سلسلۂ بالا سے واضح ہوگا کہ نزدیک کے تمام گوتر سپنڈون کا خاتمہ کرا دیتا ہے۔ ان کے بعد سکولیا یعنی وہ لوگ جو پنڈ بھاگ کے ذریعہ سے تعلق رکھتے ہین سمانودکان یعنی وہ اوتر جو ترپن کے ذریعہ سے تعلق رکھتے ہین آخر مین آتے ہین اور اخیر الذکر سکولیا سے خارج اسلاف و اخلاف دونون جانب تین پشتون تک وسعت رکھتے ہین اور آخر الذکر سکولیا سے خارج سات پشتون بلکہ اس سے بھی زیادہ یعنی جہان تک نسب کا پتہ لگایا جا سکے وسیع ہے (و) لیکن جس سلسلہ سے کہ وہ وارث ہوتے ہین اس کا بہت کم پتہ ملتا ہے۔

(ج) شاکسٹر باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۱ تا ۶۔ مادھویہ فقرہ ۱۴۔ صرف بیٹون اور پوتون کو داخل کرتا ہے لیکن پڑپوتون کو محروم کرنے کی کوئی وجہ نہین ہو سکتی اسکی حمایت تسلیم ہوئی۔ گوبند بنام مہیش بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۴۸۱۔ مہودا بنام کولیتی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد صفحہ ۶۷ (۸۲) ہیوستھہ درپن صفحہ ۴۲۲۔ اور دیکھو مقدمہ رچی تپی بنام راجندر۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۱۸۔ دہرم شاستر سنڈلک صفحہ ۳۶۱ و ۳۷۸۔

(د) سمت بنام امرا۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۶ صفحہ ۴۳۹۔

(ھ) سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۵ فقرہ ۸ تا ۱۲۔

(و) شاکسٹر باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۶۔ میوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۸ بای دیوکور بنام امیت رام انڈین لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۲ وہی مقدمہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسلاف کو ترجیح ہے یا اخلاف کو

مصنفان بنگالہ پہلے سلسلہ اخلاف کو وارث کرتی ہین اور بتدریج سلسلہ اسلاف کو اُن کے اخلاف کے ساتھ وارث بناتے ہین (ن) یہ انتظام اصول توریث سپنڈ کا متبع ہے جسمین پنڈ دینے والے پہلے وارث ہوتے ہین اور پھر ان کے بعد وہ وارث ہوتے ہین جو پنڈ ہائے مذکور مین حصہ لگاتے ہین (ح) پرسنو کمار ٹاگور نے اپنے ترجمہ بواد چنتامنی مین جو شجرہ وراثت دیا ہے اسمین اصل مالک کے نیچے تیسری پشت سے نیچے اور کسی کا ذکر نہین ہے اور آخری ہم جدی سپنڈ کے بعد اسمین وہ سکولیا بالترتیب وارث ہوتے ہین جو اسلاف ہین اور ان کے بعد سمانودک اسلاف آتے ہین۔ لیکن صاف یہہ ہے کہ سلسلہ اخلاف مین سکولیا اور سمانودک اگر سلسلہ اسلاف پر ترجیح نہین رکھتے۔ تو بالکل برابر ہی استحقاق رکھتے ہین۔ متاکشرا مین نہ تو سکولیاؤن کی وراثت کی کوئی مثال درج ہے اور نہ سمانودکون کی قریب کے سپنڈون کو ختم کرنے کے بعد اس مین صرف اسقدر کہا گیا ہے کہ "اسی طریقہ سے ان اقربا کی توریث سمجھنی چاہیے جو ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہون اور کریا کرم سے متعلق ہون" یعنی (سمان گوتر سپنڈ) یعنی سکولیا۔ اگر کوئی اس طرح کا شخص نہو تو وراثت اس قرابت دار کو پہنچتی ہے جو تین سے تعلق رکھتا ہو" یعنی سمانودک (ط) لیکن سبودہنی بھی اپنی شرح مین اس اصول پر جسپر کہ پرسنو کمار ٹاگور سکولیا کو سلسلہ اسلاف مین رکھتا ہے اور اولاد کو جدی سپنڈون کے بعد قرار دیتا ہے اس شمار کو دو درجہ آگے بڑھاتا ہے ویسٹ اور بہولر صاحبان دو تین تجویز کرتے ہین یا تو یہ کہ مالک کی نسل مین چوتھا پانچوان اور چھٹا پہلے وارث ہو اور پھر قدر بجا باپ دادا وغیرہ کے دور کے اخلاف ہون وغیرہ۔ یا یہہ کہ ایک نسل کے دوسری نسل کو خارج کرنے کی عوض بلحاظ قربت مختلف نسلون کے لوگ بالاشتراک وارث ہون (ی) مین کسی ایسے مقدمہ سے واقف نہین ہون جس مین نسل اسلاف

(ن) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۳۰۔ دای بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۲۲۔ نوٹ ۱ عادہ و فقرہ ۳۶۔ نوٹ۔ بیرسترمن صفحہ ۳۰۵۔ سرودہے کاری صفحہ ۸۲۶۔

(ح) یہی سلسلہ وراثت رام راؤ کی فہرست ورثار مین بھی درج ہے جسکو کنگ ہس ڈائجسٹ مین دیکھا جا سکتا ہے

(ط) متاکشرا باب ۲ فصل ۵ فقرہ ۵ و ۶ نوٹ۔

(ی) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۱۴ و ۱۲۴۔ دیکھو فتوی متعلقہ امروت بنام کلینڈ اس۔ بورا ڈیل اپیلز جلد ۱ صفحہ ۲۹۲۔ (۳۲۲)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دسنل اخلاف کے ورثار مین باہم کوئی منازعت ہوئی ہو اور یہہ ظاہر ہے کہ شاذ و نادر ہی ایسا مقدمہ ہو سکے گا جس مین دور کے رشتہ داران نسل اسلاف و نسل اخلاف ایک ہی وقت مین موجود ہون۔ اسلئے مسئلہ ترجیح عملاً غیر اہم ہے۔

بندہوؤن کی حیثیت سے کون مستحق ہین

واسا ۔ بندہو۔ جب سمانودکون کا خاتمہ ہو جائے تو بروے قانون نبارس و متہلا بندہو وارث ہوتے ہین (کتاب ہذا فقرہ ۴۷۱) مین نے اس اصطلاح کے معنی بیان کر دئے ہین اور بتلا دیا ہے کہ کتب قانونی مین بندہوؤن کے جو شمار درج ہین اُن کی نسبت یہہ سمجھنا چاہئے کہ ختم ہو جانیوالے ہین (ک) فقرہ ۴۶۴ و ۴۶۵ مین جو نقشہ شامل کیا گیا ہے اُن مین ان فیصلہ جات کے حوالے پائے جائینگے جنمین مختلف اشخاص مندرجہ نقشہ مذکور کے حقوق بحیثیت بندہو تسلیم کئے گئے ہین۔

بہن کا بیٹا

اُن بندہوؤن مین سے جن کو متاکشرا نے ترک کر دیا ہے۔ بہن کے بیٹے نے اپنے وجود کی نسبت سخت جھگڑا کیا ہے حتی کہ پریوی کونسل سے بھی خلاف فیصلہ ہوا۔ البتہ اس کے حقوق قانون بنگالہ مین ہمیشہ تسلیم کئے گئے ہین کیونکہ دائے بھاگ مین صراحتاً اس کا نام درج ہے (ل) صد ۶۶۲

بروے قانون متاکشرا بہن کے بیٹے کا حق۔

لیکن اُن ممالک مین جو متاکشرا کے تابع ہین (سوائے مغربی ہند) یہہ فرض کیا گیا تھا کہ اسکو کوئی استحقاق نہین ہے اور غالباً یہی رائے بالاتفاق جملہ مصنفین اقوال پنڈتون اور ججون نے ظاہر کی ہے (م) ایک مقدمہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی کے فیصلہ کی ناراضی سے جہان قانون بنارس جاری ہے بصیغہ اپیل پریوی کونسل مین پیش ہوا تھا جسمین ایک بہن کے بیٹے نے اس بنیاد پر

(ل) کتاب ہذا فقرہ ۴۶۱ تا ۴۶۶۔

(ل) دای بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۸۔ لاہور مین بھی اسکو وارث تسلیم کیا گیا ہے پنجاب کسٹمس صفحہ ۲۲

(م) اسٹرکس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۴۷۔ اسٹوکس مینول فقرہ ۱۴۱۔ ۳۔ دہم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۸۵ و ۸۷ و ۹۰ برعکس دہم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۹۱۔ راج چندر بنام گوکل چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۴۵ (۵۶) جواہر بنام مسماۃ کیلا بیو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۷۔ گمان بنام سری گنت ہوجی۔ مقدمات سوسنتی مسئلہ مقدمات مارشل بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ صفحہ ۴۶۰۔ ناگ لنگا بنام وید لنگا۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس جلد ۱ بابت ۱۸۶۰ء صفحہ ۴۶ جسمین کہ پنڈتون نے ججون سے اختلاف کیا ہے۔ کل اپل بنام کپور پورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۸۵۔ مینا بنام دسر پورٹ ممالک مغربی و شمالی بابتہ ۱۸۶۶ء متعلقہ مقدمہ ہنکر این بنام موہن مورس انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منسوخ کرانیکا دعوے کیا تھا جو اسکے متوفے مامون کی بیوہ نے کی تھی یہہ عذر کیا گیا تھا
کہ وہ سلسلۂ ورثا ہی مین نہین ہے اور اسوجہ سے کوئی مقررہ یا مشروط حق اُسے
نہ تھا جس کی وجہ سے اس قسم کے دعوی کا مستحق ہو سکے۔ کوئی شک نہین کہ بیٹی سب سے
نوی اور ممکن تھی جس مین کہ اسکی حقیت کا مسئلہ پیدا ہو سکتا تھا یہ کوئی مسئلہ ترجیح نہ تھا
بلکہ قطعی محروم کرنے کا سوال تھا۔ جس مین یہانتک گفتگو ہوئی کہ اگر اور ورثا موجود نہون
تو اسکو ملنے کی عوض جائداد لاوارث ہو جائیگی۔

فیصلہ جوڈیشل کمیٹی | جوڈیشل کمیٹی نے بہن کے بیٹے کے وارث ہونے کی ناقابلیت کا مسئلہ
پورا پورا تسلیم کر لیا اور دعوے اسی ابتدائی اعتراض پر خارج ہو گیا کہ اسکو کوئی مدعوہ مین
کوئی حق ہی نہین ہے (ن) معمولی مقدمات مین ایسا فیصلہ ہمیشہ کیلئے بحث طے کر دیتا لیکن
یہہ مقدمہ ہی خود غیر معمولی قسم کا تھا۔ مدعی کے کونسل نے صراحتاً اس امر کا اعتراف کیا تھا
کہ اس کا موکل بحیثیت بندہو وارث نہین ہو سکتا تھا کیونکہ متاکشرا مین وہ بندہو نہین بتلایا
گیا ہے اُس کا دعوے تھا کہ درحقیقت وہ گوترج سپنڈ ہے۔ یہہ دعوے کچھہ تو
بھوکھہ کی سند پر مبنی تھا اور کچھہ بالم بھٹ اور نند پنڈت کی رایون پر مبنی تھا
جن کا خیال ہے کہ متاکشرا مین جہان بھائیون کا لفظ مستعمل ہوا ہے وہان اُس ص ۶۶۳
کی تعبیر مین بہنون کو شامل قرار دینا چاہیئے (س) لہذا بہنون کے بیٹے یا تو اُن کے
ساتھہ وارث ہونگے یا بھائیون کے بیٹون کے بعد وارث ہونگے۔ جوڈیشل کمیٹی
گو اس تمام بحث کے نامنظور کرنے مین کوئی دقت نہوئی اور جو اصلی جگہہ بندہو کی اسکے
لئے تھی۔ اسسے خود اس کا کونسل دست بردار ہو چکا تھا پس نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے لئے
کوئی معین درجہ ہی نہ رہا۔

بہن کا بیٹا وارث تسلیم ہوا | یہہ فیصلہ ۱۸۶۷ء مین ہوا تھا اور ۱۸۶۸ء مین پھر ایک مقدمہ جو قانون
متاکشرا کا تابع تھا پیدا ہوا۔ اور اس مین بھی ایک شخص جو صراحتاً کسی قسم مین موسوم نہ تھا
بحیثیت بندہو دعویدار ہوا رشتہ داری اس موقعہ پر مامون کی تھی ہائیکورٹ بنگالہ نے قرار دیا

(ن) تکرائن بنام موہن۔ مورس انڈین اپیلیں جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۶۔
(س) متاکشرا باب ۲ فصل ۴۔ فقرہ۔ انوٹ کتاب ہذا فقرہ ۴۸۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ بہ ترجیح اُسکے خود سرکار بحیثیت لاوارث جائداد لے لیگی۔ جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا کہ شہادت مین اقرار مادری کا شمار مختتم نہ تھا۔ اور دعوے تسلیم کر لیا (ع) مقدمہ ہذا مین واضح ہوگا کہ ماموں نے اپنی بہن کے بیٹے کے وارث کی حیثیت سے جائداد پائی ہے جو مقدمہ اول الذکر کا عکس ہے یعنی اسمین بہن کے بیٹے نے اپنے ماموں کے وارث کی حیثیت سے دعوی کیا ہے۔ لیکن اگر ماموں اپنے بھانجے کا بند ہوے تو کم از کم اغلب یہہ ہے کہ بھانجا اپنے ماموں کا بند ہوے۔ ظاہرا فیصلہ ٹیکر این بنام موہن جوڈیشل کمیٹی کے پاس پیش نہین ہوا اور اس نے منظوری کے ساتھہ بعد کے ایک فیصلہ ہائیکورٹ بنگالہ کا حوالہ دیا جسمین کہ وہی راے ظاہر کی گئی ہے جو خود جوڈیشل کمیٹی نے دی ہے۔ اور بالآخر بھانجے کا حق (ف) یہہ ظاہر کر کے تسلیم کر لیا گیا ہے کہ یہ مسئلہ ہندوستان مین اب بھی زیر بحث ہے۔

اجلاس کامل بنگالہ نے تسلیم کیا۔

۵۳۲ ایسے حالت اسناد مین بھانجے کا مقدمہ ہائیکورٹ بنگالہ کے اجلاس کامل مین پیش ہوا جس مین مقدمہ متعلقہ جوڈیشل کمیٹی کا حوالہ دیا گیا تھا۔ اور اس کا حق مسٹر جسٹس متر کی ایک طویل تجویز مین جس کے ساتھہ اور سب ججون نے اتفاق کیا تھا تسلیم کر لیا گیا۔ یہ تجویز فیصلہ پریوی کونسل مقدمہ گردھاری بنام گورنمنٹ بنگالہ کے ہندوستان پہنچنے سے پہلے لکھی گئی تھی لیکن بالکل اسی فیصلہ کے دلائل کے مطابق تھی۔ مسٹر جسٹس متر نے بتلایا تھا کہ بند ہوون کا شمار مندرجہ ذیل متاکشرا مختتم نہ تھا بلکہ تمثیلی تھا اور وجانیشور نے بند ہو کی جو تعریف کی ہے اسی کے مطابق صرف اسی تعریف مین بہن کا بیٹا نہین داخل ہوتا بلکہ درحقیقت جو صراحتا مذکور ہوئے ان سے بھی زیادہ قریب ہے اور پریوی کونسل کا فیصلہ مخالف بمقدمہ اپیل بناراضی ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی اس ریمارک کے ساتھہ چھوڑ دیا گیا تھا کہ وہ

حصہ ۶۶۴

(ع) گردھاری بنام گورنمنٹ بنگالہ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۴۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۸۴۔ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ (پریوی کونسل)

(ف) امرت بنام لکھمی نرائن۔ یہہ وہ مقدمہ ہی جو بعد کو مقتبس ہوا ہی۔ جسمین کہ وہ فیصلہ جسکی طرف جوڈیشل کمیٹی نے اشارہ کیا ہی اجلاس کامل کو ہدایت دیکر بحال کیا گیا ہی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فض کونسل کے اعتراف پر مبنی تھا اسلئے کسی اور مقدمہ مین اسکی پابندی نہین ہوسکتی (ص) اس فیصلہ کی تقلید پہر ہائیکورٹ مدراس نے کی اور احاطہ مدراس مین گویا وہی قانون قائم ہوگیا۔ (ق)

ف ۵۳۳ جوڈیشل کمیٹی کا خیال ہر کہ اب بھی گنجایش بحث ہی

یہہ امر بیان کرنیکے قابل ہے کہ ۱۸۷۱ء مین پہر بہن کے بیٹے کے حق کا مسئلہ ایک اپیل بنارا ضی فیصلہ ممالک مغربی و شمالی جوڈیشل کمیٹی مین اُن ہی دلایل کے ساتھہ پیش ہوا جنکو کمیٹی موصوفہ نے ۱۸۶۷ء مین نامنظور کردیا تھا۔ اس مسئلہ کا تصفیہ ضرور نہ تھا کیونکہ ہندوستانی عدالتون مین اسکو اختیار نہین کیا گیا تھا اور واقعات متعلقہ رشتہ داری مقبولہ نہ تھے۔ لیکن حکام والا مقام نے استحقاق کو کلیتاً زیر بحث سمجھا گویہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انہون نے خیال کیا ہوگا کہ استحقاق مذکور کے جواز کے خلاف مین جو سند ہے اس کا پلہ بھاری ہے (ص) حکام ممدوح نے ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۸ء مین جو فیصلہ کیا تھا اسکے طرف کوئی اشارہ نہین کیا گیا اور نہ اُن کی وجہ اس فیصلہ کی جانب مبذول کرائی گئی جو بنگالہ کے اجلاس کامل نے کیا تھا۔ صہ ۶۶۵

(ص) امرتا نبام لکھمی نرائن۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۶۷ (اجلاس کامل)۔

(ق) چلکانی بنام سرانمنی۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۷۸۔ سرینواس بنام رنگاسوامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰۴۔ اس کا حق مغربی ہندوستان مین ہمیشہ تسلیم کیا گیا ہے دیکھو ویسٹ اینڈ بہولر ص ۴۹۳ صفحہ ۴۹۳۔ لیکن کہا گیا ہے کہ جہان حقیقی بہن کا بیٹا موجود ہو وہان سوتیلی بہن کا بیٹا جائداد نہین پاتا۔ دیکھو ایضاً صفحہ ۴۹۹۔ اور بلحاظ اصول قرابت فطرتاً ایسا ہی ہوگا۔ بنگالہ مین جہان تاثیر مذہبی کا خیال کیا گیا ہے وہان پورے اور نصف خون کی بہنون کے بیٹے باہم حصہ پاتے ہین اور دونون برابر ہوتے ہین۔ دہرم شاستر کنگاٹن جلد ۲ صفحہ ۸۶۔ وایکرم سنگھہ باب افضل ۱ فقرہ ۱۔ بہولانا تھہ بنام راکھل داس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۹۔ ہائیکورٹ مدراس بہن پر بہن کی بیٹی کو مقدم کرتی ہے لکشمی امل بنام نرسو نگدا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱۔

(ص) کنور گلاب بنام راوکرن۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶ و ۱۹۵۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ (پریوی کونسل)۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہرکیف بحیثیت مجموعی غالباً یہہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اب بھانجے اور اسکے ہم رتبہ دیگر اشخاص کے حقوق قایم ہوچکے ہین اور ان مین کوئی منازعت نہین ہے۔

باپ کے چچا کی بیٹی کا بیٹا

ف ۵۳۴ باپ کے چچا کی بیٹی کے بیٹے کا حق مدراس مین معرض بحث مین آیا ہے اور فیصلہ اس کے خلاف مین ہوا ہے (ش) لیکن یہ فیصلہ اس قیاس پر مبنی تھا کہ متاکشرا نے اس کا نام نہین لیا ہے اسلئے اسے خارج کرنا چاہئے عدالت نے اعتراف کیا تھا کہ بلحاظ اصول عام وہ وارث ہوسکیگا لیکن یہ بھی ظاہر کیا کہ اس کا درجہ بھانجے کے مثل ہے۔ جسکو تاریخ فیصلہ مذکور تک فہرست ورثا سے خارج ہی سمجھا جاتا تھا۔ چونکہ اب بھانجے کا حق قائم ہوگیا ہے اسلئے جون نے جو استدلال باپ کے چچا کی بیٹی کے بیٹے کو خارج رکھنے کی نسبت کیا ہے وہی اسکو داخل کرنے مین معاون ہوگا۔ (ت)

بروئے متاکشرا رجیح کا انحصار رشتہ ترویجی پر ہے۔

ف ۵۳۵ بروئے متاکشرا بندہوؤن کا سلسلہ توریث بہت ہی پیچیدہ ہے۔ متن نویسون اور متقدمین کی تحریرون مین اس امر کے متعلق کچھہ نہین پایا جاتا اور وہ اصول جس پر کسی مقدمہ کو فیصل کرنا ہوتا ہی غیر صاف ہی (ث) اگر متاکشرا کے اس قول کو جس مین بندہوؤن کا شمار کیا گیا ہے یہہ سمجھا جائے کہ سلسلہ توریث کو ظاہر کرتا ہے تو واضح ہوگا کہ وجہ ترجیح قرابت ہے نہ کہ تاثیر مذہبی کیونکہ ہر سہ مدارج مین سے پہلے صنف مین خود اپنی پھوپھی خالہ ماموں کے بیٹے اور دوسرے صنف مین باپ کے اور تیسرے صنف مین ماں کی پھوپھی خالہ ماموں کے بیٹے داخل ہین (کتاب ہذا فقرہ ۴۷۲) اور اس کی تائید دوسرے اشلوک سے ہوتی ہے جس مین مصنف نے بیان کیا ہے کہ بوجہ قرابت قریبہ خود متوفی کے اقربائے مادری پہلے وارث ہین اور وہ نہون تو باپ کے اقربائے مادری اور یہ بھی نہون تو ماں کے اقربائے مادری۔ پس اسی کو اس موقع کا سلسلہ توریث سمجھنا چاہئے" یہی رائے مصنف و رامتر ودیا کی بھی ہے۔ اور اسی کو

ص ۶۶۶

(ش) کشن بنام جوالا۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۴۶۔

(ث) اس کے متعلق بہت ہی کامل اور مدلل بحث مسٹر راج کمار سروادھی کاری کے لکچرون مین ملیگی صفحہ ۶۸۷ تا ۷۲۵۔

(ث) متاکشرا باب ۲ فصل ۶ فقرہ ۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنگال اور بمبئی کی عدالتون نے اُس اصول کی حیثیت مین اختیار کیا ہے جسکی بنیاد پر انہون نے بہن کے بیٹے کو پھوپھی کے بیٹے پر اور ماموں کو خالہ کے بیٹے پر ترجیح دی ہے (خ) نقشۂ ذیل مین حرف۔ م۔ جس رشتہ دار پر لکھا گیا ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ متاکشرا مین صراحتاً اس رشتہ دار کا نام بحیثیت بند ہو لیا گیا ہے۔ اور عربی ہندسہ جو لکھے گئے ہین اُس سے یہ مقصود ہے کہ کس سلسلہ مین اس کا نام درج ہے۔ جس سے واضح ہوگا کہ جس سلسلہ کی تقلید کیگئی ہے وہ وہی ہے جو قرابت کا سلسلہ ہے لیکن دو جماعتون کے اشخاص جو قرابت مین مساوی ہون تو جو باپ کی طرف کے ہونگے وہ ماں کی طرف والون پر مقدم ہون گے اور جو دادا کی طرف کے ہون گے وہ دادی کی طرف والون پر مقدم ہون گے۔ اقربائے مادری کے مقابلہ مین اقربائے پدری کی یہ ترجیح اُس عام ترجیح کے مطابق ہے جو سلسلۂ ذکور کو سلسلہ اناث پر دیگئی ہے (کتاب ہذا فقرہ ۴۷۱) یہ امر بیان کیا جا چکا ہے کہ متاکشرا مین بندھوؤن کا شمار مقسم نہین ہے بلکہ تمثیلی ہے۔ (کتاب ہذا فقرہ ۴۶۶) درحقیقت مقصود مصنف یہ معلوم ہوتا ہے کہ محض ورثائے غیر معروف کا نام بتلادے مثلاً وہ نسل اخلاف مین کسی کا ذکر نہین کرتا ہے اور نہ بہن کے بیٹے کا نام لیتا ہے جو ان سب رشتہ دارون سے قریب تر ہے جن کا نام دیدیا گیا ہے وہ چچا کے بیٹے کا نام لکھتا ہے لیکن چچا کا نام نہین لکھتا جو اُس سے قریب تر ہے۔ ماں کی مادری نسل مین سے (ع ۱ سے اور لعہ) اور اسکی پدری نسل مین سے تین (عطا۔ سے۔ اعہ) کا ذکر کرتا ہے واضح ہو کہ ہر حال مین جہان پھوپھی اور ماموں کے بیٹے ایک ہی نسل مین واقع ہوے ہین تو وہان پھوپھی کے بیٹے کا نام پہلے آیا ہے۔ اور اس سے اس معمولی قاعدہ مین خلل پڑتا نظر آتا ہے جس کے رو سے اخلاف نرینہ کو اناث پر ترجیح ہے۔ غالب یہ ہے کہ سلسلہ شمار مذکور مین کوئی حق ترجیحی مراد نہین ہے۔ نقشہ مذکورہ مندرجہ ذیل مین باپ اور ماں کی طرف کے تمام بند ہو جب تصریح بالا درج ہین۔ خطوط الف ب کے تحت مین جن کا نام درج مین لکھا گیا ہے

(خ) قانون وراثت بجب ورامتر ودیا صفحہ ۲۰۰ فقرہ ۵ گنیش بنام نیل کمل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴۔ موہن داس بنام کرشنا بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوٹ - اگر بین اور پوتی کو حق تسلیم بھجا بین تو حصہ ۱۰ کے بجائے ۱۲ ہو جائے گا اور ۱۱ کے بجائے ۱۳ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مدراس کا کہنا ہے کہ صرف نزدیکی عدالت ان کے حق کو تسلیم کرے نہ کہ پرپوتا کو ہی۔ سرو دارغون کے بموجب آئین گی۔ (دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۷۰۹)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ متاکشرا مین درج ہین لیکن طریقہ بنگالہ مین اُن کو داخل نہین کیا جاسکتا (دیکھئے کتاب ہذا صہ ۶۶۸ فقرہ-۴۷۲) ہندسہ عربی جن رشتون کے ساتھہ لکھے گئے ہین وہ اس سلسلہ کو بتلاتے ہین جس مین بلحاظ حیثیت رشتہ داران مصرحہ اُن لوگون کو باہم سپنڈی راسپنڈ ہونا چاہئے وہ تمام اشخاص جن پر ہندسہ مذکور بنائے گئے ہین وہ سب وجنانیشور کی تعریف مین اس حیثیت سے کہ دوسرے خاندان کے ہین مگر سپنڈ ہین داخل ہوتے ہین اور سپنڈون کی رشتہ داری اعتبار مادری مین مورث مشترک سے صرف پانچوین پشت تک بشمول مورث وخلف آخر وسیع ہوتی ہے (ذ)

ترتیب بلحاظ قانون بنگالہ
سلسلہ ترجیح بنگالہ

۵۳۶۹۔ قانون بنگالہ دائے بھاگ اور متاکشرا کے قاعدہ مین اصلی فرق یہی ہے کہ اول الذکر بندھون یعنی پنڈ گوتر سپنڈون کو بعد کے عوض گوتر سپنڈون کے ساتھہ شریک ہونے کو جائز رکھتا ہے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ-۴۶۷) اور وعویدار متخاصمین مین فیصلہ کرنے کی اصلی معیار اصول تاثیر مذہبی ہے اس اصول کے انطباق کی جانچ کرتے وقت اولاً واضح ہوگا کہ باپ کی طرف کے تمام بندھون اُن کی طرف کے بندھون پر مقدم ہوتے ہین جس کا سبب یہ ہے کہ اول الذکر مادری مورثین کو پنڈ دیتے ہین جن کی تاثیر اُن پنڈون سے بڑھی ہوئی ہے جو کہ اشخاص آخر الذکر مادری مورثین کو دیتے ہین (الف) آپس مین مادری بندھون مین بلحاظ شجرہ مندرجہ فقرہ-۴۶۴ کتاب ہذا واضح ہوگا کہ فروع مین ہر جگہہ وہ بیٹیون کے بیٹے ہین-جن مین سے دائے بھاگ مین صرف تین مذکور ہوئے ہین یعنی علی الترتیب باپ کی بیٹیون کے بیٹے اور دادا اور پردادا کی بیٹیون کے بیٹے جن کا درجہ اُن تین مورثین کی اولاد ذکور کے عین مابعد ہے یعنی اُن کے عین ماقبل جو متاخ ہے اس کے ذکور سے پہلے آتے ہین جیسے مالک کا نواسہ اسکے باپ بھائیون

(ذ) یاجناولک باب ۱ فصل ۳ ۵۲-
(الف) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ-۱۲ و ۲۰-دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۴۰ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۲۹-کتاب ہذا فقرہ-۴۶۷-قاعدہ-۴-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بہتیجون سے اور بہتیجون کے بیٹون سے پہلے آتا ہے (ب)

صہ ۶۶۹ دائے کرم سنگرہ بندہون کا ایک نیا سلسلہ داخل کرتا ہے یعنی وہ لوگ جو باپ دادا اور پر دادا کی بہتیجیون کے بیٹے ہونے کا درجہ رکھتے ہین اور ہر فرع کی اولاد نرینہ کا وارث نواسہ کو کرتے ہین وہ دائے بھاگ کی تقلید کرتا ہے اور بہتیجیون کے بیٹون کو نواسون کے عین مابعد قرار دیتا ہے (ج) اور ہر ایک شاخ کی بہتیجی کی بیٹی کے بیٹون کو نہین لکھتا ہے حالانکہ ان کی حقیت بالکل اسی نوعیت کی ہے اور اس کا وجود تسلیم کر لیا گیا ہے۔ (د)

ترجیح بلحاظ قاعدہ بنگالہ پس اب یہ سلسلہ توریث اگر محض قربت کا لحاظ کیا جائے تو وہ غیر طبعی ہوگا کیونکہ ہر شاخ کے اقربائے اقربائے پدری کو اقربائے مادری پر ترجیح دیگئی ہے لیکن ہوا یہ ہے کہ ہر شاخ کے اقربائے مادری دور کے اقربائے پدری پر مرجح کئے گئے ہین۔ اور اگر محض تعداد پنڈ کا لحاظ کیا جائے تو بھی درست ہوگا کیونکہ نواسہ بھی اتنی ہی پنڈ ہر سلسلہ مین ان ہی اشخاص کو دیتا ہے جتنے کہ سلسلۂ مذکور مین بٹیا دیتا ہے۔ اسی طرح بہتیجی اور بہتیجی کی بیٹی کے بیٹے

(ب) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۴ فقرہ ۸ تا ۱۲ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۲۸۔ بیوستھہ درپن صفحہ ۲۲۴ اسی کے مطابق حکم ہے بہن کے بیٹے کی توریث مقدم قرار پائی ہے (دہرم شاستر کمنائن جلد ۲ صفحہ ۸۴) سمبو چندر بنام گنگا۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ (۲۹۱) اور چچا کی اولاد سے بھی مقدم ہے (دہرم شاستر کمنائن جلد ۱ صفحہ ۲۸) راج چندر بنام گوکل چندر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۳۴ (۵۶) دہرم شاستر کمنائن جلد ۲ صفحہ ۸۵ و ۸۷۔ کرونا بنام جے چندر۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۴۶ (۵۰) کشن بنام تارینی ایضاً ۵۵ (۶۶) لکھی بنام بہائراب ایضاً صفحہ ۳۱۵ (۳۶۹) ویسٹ اینڈ ہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۴۷۴۔ دونیشور بنام دیوشنکر۔ رپورٹ صدر عدالت بمبئی حصہ دوم صفحہ ۶۴۔ بروجو بنام سری ناتھ بوش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳۔ اغلب یہ ہے کہ پر دادا کی اولاد پر ہی مقدم ہے (دہرم شاستر کمنائن جلد ۲ صفحہ ۸۹ و ۹۰) لیکن سوتیلے بھائی کے بیٹے کے بعد پاتا ہے (دہرم شاستر کمنائن جلد ۲ صفحہ ۶۸ و ۸۲) اور یکسان جائداد پاتا ہے چاہے مرد قابض آخر کی وفات کے وقت موجود ہو یا کسی عورت کے وقت مین ہو جس نے شخص مذکور سے وراثتاً جائداد پائی ہو سیتارام بنام فیتر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۳۔

(ج) دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۱ و ۲ و ۸ و ۹ و ۱۲ و ۱۳۔

(د) کاشی سوہن بنام راج گوبند۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی اسیقدر پنڈ اُن ہی اشخاص کو دیتے ہین جتنی اور جن اشخاص کو بیٹے اور بیٹیون کے بیٹے دیتے ہین - اُن مین سے ہر ایک شخص اُس بیٹے سے زیادہ پنڈ دیتا ہے جو اُن کے اوپر کے سلسلہ مین ہوتا ہے - لیکن پھر اس کے بعد یہہ اصول آتا ہے - کہ وہ پنڈ جو پدری مورثین کو دیے جاتے ہین اُن سے زیادہ موثر ہین جو مادری مورثین کو دی جاتی ہین (ھ) اگر یہہ اصول اس حد تک وسیع کیا جائے کہ جو شخص ایسے لوگون کو زیادہ پنڈ دیتا ہے جو اس کے مادری مورث ہین وہ اس شخص کے مقابلہ مین کم رتبہ ہے جو کم پنڈ دیتا ہے مگر پدری مورثین کو دیتا ہے تو پھر کوئی شک نہین کہ داے بھاگ اور داے کرم سنگرہ دونون نے اس اصول کا کوئی لحاظ نہین کیا ہے - لیکن اگر وہ اسی حد تک وسیع ہے کہ جہان پنڈ کی تعداد مساوی ہے تو وہ اشخاص جو پدری مورثین کو پنڈ دیتے ہین اُن لوگون پر مرجح ہوتے ہین جو مادری مورثین کو پنڈ دیتے ہین پس اسطرح سے کل طریقہ توریث موافق اور منطقی ہو جاتا ہے - صفحہ ۶۰۰

بہینجی کا بیٹا **و ۵۳۷** - یہہ مسئلہ بوجوہ ذیل بنگالہ مین پیدا ہوا تھا - یعنی ۱۸۶۴ء مین ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا تھا کہ بہائی کی بیٹی کا بیٹا ہرگز وارث نہین ہے - اور داے کرم سنگرہ کی وہ عبارت جس مین اس کا وارث ہونا مذکور ہوا ہے وہ اضافہ کردیگئی ہے (و) ۱۸۷۰ء مین اس فیصلہ کو جسٹس سٹر کی ایک دقیق تجویز مین اجلاس کامل نے منسوخ کردیا - جسٹس سٹر صوف کی تجویز کلیتاً نوعیت رشتہ داری پر مبنی تھی جن کے رو سے اُن کا استحقاق تھا - فیصلہ مین نہ تو داے کرم سنگرہ کے قول متنازعہ کا حوالہ تھا اور نہ چندان اسکی صحت کا اعتراف تھا (ز)

(ھ) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۳۰ - رائے جسٹس متر صاحب - گرو نام انند لال - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۹۴ (اجلاس کامل)

(و) گوبند و نام اومیش - ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر ۱۷۶ - جسمین داے کرم سنگرہ کی باب افضل ۱۰ فقرہ ۲ کا حوالہ دیا گیا ہے

(ز) گرو نام انند بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۴ (فیصلہ اجلاس کامل) واضح ہو کہ مقدمہ منسوخ کا فیصلہ خود مسٹر جسٹس متر کے استدلال پر حال کیا گیا تھا جب وہ بیرسٹر تھے - اس سے یہہ مستنبط ہو سکتا ہے کہ اس تجویز ناسخ مین داے کرم سنگرہ کا کوئی لحاظ نہین کیا گیا تھا -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دور کے رشتہ داران پدری کے لئے ملتوی رکھا گیا۔

اسوقت سلسلۂ ورثا مین بند ہو کے درجہ کی نسبت کوئی بحث نہین ہوئی تھی۔ مگر آخرکار یہہ سوال ۱۸۶۴ء مین پیش ہوا چنانچہ فریقین کی رشتہ داری حسب ذیل ہے۔

دادا

باپ

بہائی — مالک — بہتیجی

دادا کا بیٹا
دادا کا پوتا
دادا کا پرپوتا
مدعا علیہ

بہتیجی کا بیٹا

مدعی

مدعی مالک کی بہتیجی کا بیٹا تہا اور مدعا علیہم چچیرے بہائی کے بیٹے تہے ہوا ان سے ایک درجہ کے بیٹے ہوئے تھے۔ ہر دو عدالتہائے ماتحت نے مدعی کے حق مین فیصلہ کیا کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ وہ مالک کے باپ کو پنڈ دیتا تھا اور مدعا علیہ صرف دادا کو دیتا تہا مگر اپیل مین یہ فیصلہ منسوخ ہوگیا۔ عدالت نے بحیثیت بند ہو مدعی کا حق تسلیم کیا لیکن قرار دیا کہ اُسکو مدعی علیہ کے بعد اس وجہ سے وارث ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ مادری مورثون کو پنڈ دیتے ہین وہ تاثیر مذہبی مین اُن لوگون سے کم رتبہ ہین جو کم مقدار مین پدری مورثون کو پنڈ دان دیتے ہین چنانچہ داے کرم سنگرہ کے قول کو جو اسکی توریث نواسہ کے بعد اور دادا سے پہلے قرار دیتا ہے بروے نظیر مقدمہ ۱۸۶۴ء اُن اصولون کی شکست کے مقابلہ مین جو قول مذکور مین موجود فرض کئے گئے تہے بہت ہی مشکوک ثبوت سمجہا گیا تھا (ح)

عدالت ۶۷

تجویز مذکور پر بحث

ف ۵۳۸ اس فیصلہ پر یہہ ریمارک کیا جا سکتا ہے کہ اگر داے کرم سنگرہ (باب فقرہ ۱۰) کے فقرہ ۲ کو مصنوعی سمجہکر خارج کر دیا جائے تو فقرہ ۹ و فقرہ ۱۲ کو

(ح) گوبند نام مہیش۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷۔ جسکی مقدمہ اودے چرن مین پیروی کیگئی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۱۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی اُسی کے ساتھہ خارج کرنا چاہیے کیونکہ تینون فقرے ایک ہی قاعدہ قائم کرتے ہین اور ایک ہی اصول پر مبنی ہین - اور اگر یہہ اصول غلط ہے تو سمجھنا دشوار ہے کہ دائے بھاگ (باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۸ تا ۱۲) کیونکر بحال رکھا جا سکتا ہے - کیونکہ وہ اُن شاخون کے نواسہ کو جو مالک سے اوپر کی ہین دوسری اوپر کی شاخ کے ذکور سے پہلے قرار دیتا ہے - اسکی نسبت عدالت کا یہ بیان ہے کہ جمتواہن نے جو خاص وجہ اس ترتیب کی نسبت بیان کی ہے وہ دوسرون سے متعلق نہین ہوتی - اور وجہ خاص مذکورہ یہ ہے کہ "اسکے باپ دادا کی بیٹی کا بیٹا اپنی بیٹی کے بیٹے کے مثل اسکی روح کو پنڈ دیکر جس مین وہ شریک ہوتا ہے قعر سے نجات دلواتا ہے" مگر بہائی کی بیٹی کا بیٹا بھی اسی طرح کی پنڈ دیتا ہے - اسلیے صرف یہی قیاس باقی رہجاتا ہے کہ سلسلہ راست مورثین مین بیٹی کے بیٹے اس سے جداگانہ قسم کی تاثیر رکھتے ہین جو ہم جدیون کی بیٹی کے بیٹون کو حاصل ہوتی ہے - پس اگر ایسا ہی ہے تو دائے کرم سنگرہ غلطی پر اور دائے بھاگ اور ہائیکورٹ بنگالہ صحت پر ہونگے اور بہتر ترتیب یہ ہوگی کہ ہم جدیون کی بیٹی کے بیٹے کے بعد دیگرے قریب تر پنڈون کے اختتام پر اور سکولیون سے پہلے وارث ہونگے -

بندہو پر سکولیا کی ترجیح ط ۵۳۹ فیصلۂ مندرجۂ بالا کے اصول کی تعمیل بعد کے ایک مقدمہ ص ۶۷۲ مین اس حد تک گئی کہ ایک مرد کو جو ہرگز سپنڈ نہ تھا ایک یقینی بندہو پر ترجیح دیگئی (ط) جلدار متنازعہ کے قابض آخر کا نام بہارت تہا جو مورث مشترک کا تیسرا بیٹا تہا - اسکی بعد اسکی بیٹی وارث ہوئی اور بیٹی کے مرنے پر مدعی و مدعا علیہ مین تنازع پیدا ہوا جنکی رشتہ داری اُسکے ساتھہ شجرۂ ذیل سے واضح ہوگی یہ مسلمہ تہا کہ مدعا علیہ صرف سکولیا ہے اسکے خلاف

مورث

(۱) بیٹا	(۲) بیٹا	(۳) مالک بہارت
پوتا	پوتا	پوتی
پرپوتا - کاشی ناتھہ	پرپوتی = جوئی درگا	(قابض آخر)
سکر پوتا - مدعا علیہ	پرنواسا = مدعی	بجوئی دیبیا

مدعی اپنے تینون مادری مورثون کو پنڈ دان دیتا تہا جنمین مورث مشترک بہی شامل تہا کوئی

(ط) کاشی موہن بنام راج گوبند - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شک نہین کہ اگر قابض آخر مورث ہوتا تو بالکل وہی مسئلہ ہوتا۔ اور یہہ امر یقیناً خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ جہان دو دعویدار بطور یکسان دور کے ہون وہان اسطرح کی صورت پیدا ہو جس مین وہ شخص جو کہ عورت کے ذریعہ سے دعویدار ہو اُس شخص پر مرجح کیا جاے جو غیر منقطع سلسلہ مذکور کے ذریعہ سے دعویدار ہو۔ بروے قانون متاکشرا کوئی شک نہین کہ اس قسم کی ترجیح کا دعوے نہین کیا جاسکتا۔ البتہ تاخیر مدہی کی دلیل پر ظاہر ہے کہ بروے اصول بنگالہ مدعی کو مدعی علیہ پر اسوقت تک تفوق حاصل ہے جبتک یہہ قرار نہ دیا جاے کہ پنڈ بھاگ جو الف نے مالک متوفی کے باپ کو دی ہو وہ اس پورن پنڈ سے جو۔ ب۔ نے دی ہو ضرور زیادہ تر واجب الاجر ہوگی جہان کہ پدر مذکور الف کا پدری اور ب۔ کا صرف مادری مورث ہو، وہ دلیل جسپر عدالت کا ربند ہوئی حسب ذیل تھی

ص ۶۷۳ "یہہ امر بالکل صاف ہے کہ اُس زمانہ کی نسل کا خیال کرتے جب کہ کاشی ناتھہ ایک پشت اور جوئی درگا دوسری پشت کے قایم مقام تھے کاشی ناتھہ وارث مرجح تھا۔ اور صرف وہی پارون سرادھ انجام دے سکتا تھا نہ کہ جوئی درگا نظر بران امر کے معلوم ہوتا ہے کہ کاشی ناتھہ کا بیٹا لازماً پسر جوئی درگا پر حق ترجیحی رکھے گا اور اس کو محروم کردے گا"۔

اب اسکے خلاف قاعدہ قایم کیا گیا ہے۔

طبع گزشتہ مین اس فیصلہ کی صحت پر بحث کیگئی تھی لیکن اب اس کو ہائیکورٹ بنگالہ نے صراحتاً منسوخ کردیا (ی) بعد کے مقدمہ مین متوفی کے بھائی کی بیٹی کے بیٹے اور پردادا کے باپ کے سگڑ پوتے کے بیٹے مین تنازع تھا جس کا اصلی شجرہ تو نہین دیا گیا ہے لیکن حسب ذیل شجرہ معلوم ہوتا ہے۔

رام ملبھ
بسیسر

نند کشور	بالدیت رائے
رام شنکر	رام شنکر
رام پرشاد	
دگمبر رائے ر	
مدعا علیہ	انند بیٹی موتی لال مدعی

(ی) دگمبر رائے بنام موتی لال۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۳-۶۶۰ حسینیر ملاحظہ ہو مقدمہ مین ماتھہ بنام مسمات فیضان صدر عدالت بنگالہ جلد ۹ صفحہ ۲۷ (۳۰) جسمین کہ خالہ کا بیٹا ہر ایک نسلی خلف مورث مشترک سے جو تین پشتون سے جاری ہو نیز بجائے اسکے ۔۔۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائیکورٹ نے اس وسیع اصول پر مدعی کے حق مین فیصلہ کیا کہ وہ ستونے کا سپنڈ تھا یعنی وہ پورن پنڈ اپنے تین مادری مورثون کو دیتا تھا جنین سے دو مالک کے پردادی مورث تھے اور اسلیے آخر الذکر اس مین شریک ہوتا تہا اسکے خلاف مدعا علیہ صرف پنڈ بھاگ لیسیر اور رام بلبھ کو دیتا تھا اور وہ بھی مالک کے مورث تہے اسلیے تقابل رشتہ دار مادری جو سپنڈ تھا اور رشتہ دار پدری مین جو سکولتا تہا اور بروے دائے بھاگ (باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ - ۲۰ و ۲۱) کوئی شبہہ نہ تھا کہ رشتہ دار مادری جو سپنڈ ہو بمقابلہ سکولیار رشتہ دار پدری وارث صریح تھا۔

ماں کی طرف کے بندہو۔ **ف ۵۴۰** جمتواہن نے مان کی طرف کے بندہوؤن کا بہت کم ذکر کیا ہے اور ان کی طرف صرف یون اشارہ کرتا ہے کہ "مامون وغیرہ" جو "کسی نسل کے پردادا کی اولاد سے لیکر نواسہ تک نہونے پر" وارث ہوتے ہین۔ ظاہرا اس نے جو کوشش کی ہے کہ یہہ امر فرض کرکے کہ اصطلاح بندہو جسطرح یاجناولک نے مستعمل کی ہے وہ مان کی طرف والون سے متعلق ہے۔ اپنے سلسلہ وراثت کو یاجناولک کے سلسلہ سے موافق کردے (ک) مگر سری کرشن نے ان کے سلسلے اور طور ظاہر کردیے ہین اور انسنے انکی نسبت وہی اصول اختیار کیا ہے جیسا دوسرے سپنڈون کی نسبت اختیار کیا ہے۔ سری کرشن پہلے نانا اور اور اسکی اولاد یعنی مامون اور اسکے بیٹے اور پوتے کو جائداد دیتا ہے اور پہر مان کے باپ کے نواسہ کو دیتا ہے اس کے بعد پہر مان کے دادا اور پردادا کی نسل کو اور اگر ان مین سے کوئی نہو تو سکولیا اور سکولیا کے لڑکون کو جائداد دیتا ہے (ل) یہہ لوگ جیسا کہ بیان ہوچکا ہے پہلے سلسلہ کے خلاف مین وارث ہوتے ہین اس کے بعد سلسلہ اسلاف مین (م)

داخل جنس اناث **ف ۵۴۱** - قانون بمبئی - مغربی ہند کے قانون مین جو امتیاز ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ وہ سختی کے ساتھہ اناث کو وراثت مین داخل کرتا ہے۔ بودہامن کا

(ک) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ - ۱۲ تا ۱۴ -
(ل) دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۱۰ فقرہ - ۱۴ تا ۲۱ -
(م) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ - ۲۲ - دائے کرم سنگرہ باب ۱ فصل ۱۰ فقرہ - ۲۲ تا ۲۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اصول جو عورتون کی عام ناقابلیت توریث کا مدعی ہے اور اس کا یہ استنباط کہ عورتین صرف
بیٹا کو کسی خاص قول کے وارث ہو سکتی ہین مغربی ہند کے مقننین نے کبھی تسلیم نہین کیا ہے
بلکہ وہ لفظ سپنڈ کو وسیع معنون مین لیتے ہین کہ وہ محض قرابت پر مدار رکھتا ہے اور
متاکشرا کی اس قید سے بھی خالی ہے کہ سپنڈ عورتین صرف اسوقت وارث ہو سکتی
ہین جبکہ وہ گوتج بھی ہون یعنی وہ لوگ جو کسی خاندان مین وراثت کے وعویدار ہون
اسی مین باقی رہین (س) اس اصول کی بہت ہی صحیح مثال یہہ ہے کہ بہن کو سلسلۂ
توریث مین داخل کیا گیا ہے منوجی کے اس کارآمد قول کے بنا پر کہ "اس کے
بعد وراثت اس شخص کو پہنچتی ہے جو قریب تر سپنڈ (مرد یا عورت) میری پشت
مین ہو"۔ میوکہہ نے بہن کو دادی کے بعد اور دادا سے پہلے داخل کیا ہے (ع)
نیلکنٹھ اس قول کو یہ کہکر منطبق کرتے ہین کہ "ان کے (دادی کے) موجود نہونے پر بہن برابر" ص ۶۷۵
قول منوجی جو قریب تر سپنڈ ہوگا اسی کی جائداد ہوگی اور برابر قول درسپتی کہ جہان بہت سے
انباتی سکولیا اور بند ہو ہون تو ان مین سے جو قریب تر ہو اسی کو لاولد کی جائداد پانی
چاہیے اس کے علاوہ وہ (بہن) بھائی کے گوتر مین پیدا ہوئی ہے اور اسلیے گوتر جو
(گوتر مین پیدا ہونیکی حالت کا فرق نہین کرتی ہی لیکن (ایک مترجم کا قول ہے) سگوتر (ہم گوتر ہونیکی
حالت) نہین ہے۔ یہ سچ ہے لیکن وہ ایسے موقعہ پر نہین لکھا گیا ہے کہ جائداد لینے
کیلیے یہہ ایک وجہ ہے (ف) "صرف حقیقی بہنین ہی نہین بلکہ سوتیلی بہنین بھی وارث
ہوتی ہین۔

بیوائین۔ دوسری مثال وہ قاعدہ ہے جو ان لوگون کی بیواؤن کے وارث ہونیکی
اجازت دیتا ہے جو ان کے شوہرون کے بعد خود وارث ہوتے۔ دوسرے قانون
کے اسکول اپنے شوہر کے سوا اسیطرح کی بیوہ کو کسی اور کا وارث ہونے کی اجازت

(ن) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائیجسٹ صفحہ ۱۲۵ تا ۱۳۲۔

(س) منو باب ۹ فقرہ ۱۸۷۔

(ع) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۹ ترجمہ شدہ بمقدمہ للو بہائی بنام مان کنور بائی
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۲۱۔ کتاب ہذا فقرہ ۴۷۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین دیتے ہین - بمبئی مین گوترج سپنڈون کی بیوا ئین اسی درجہ مین ہین جس درجہ مین شوہر ہین جو شرط حیات ایسے اشخاص کے حقوق کی پابندی کے لحاظ سے جن کا درجہ بطور خاص مثل خواہر و مادر وغیرہ معین ہو علی الترتیب وارث ہوتے (ص) سوتیلی ماں غیر مصرحہ ورثاء اناث کی فہرست مین سب سے اول ہے اور دادی کے بعد اور سوتیلے بھائی کی بیوہ سے پہلے وارث ہوتی ہے (ق)

بیٹیان اسی طرح اخلاف اور ہم جدیون کی بیٹیان بھی چھٹی پشت کے اندر ہون وارث ہوتی ہین مثلاً بھائی اور بہن دونون کی بیٹیان (ر) نیز "کسی شخص کی حقیقی بیٹی کے اخلاف اور ان لوگون کے اخلاف جو صراحتاً علی الترتیب اس قسم کے لوگونکی چوتھی پشت مین مذکور ہون یعنی پوتی کے پوتے - لیکن پرپوتا نہین اسلئے کہ سپنڈ کی رشتہ داری اناث مین صرف چار پشتون تک محدود ہے" (ش) مین اس سلسلہ کے متعلق کوئی رائے نہین ظاہر کرسکتا جس مین کہ یہ لوگ وارث ہوتے ہین -

ان کی تسبیق ولیٹ اینڈ بہولرس صاحبان تجویز کرتے ہین کہ ان کو نو بندہوون کے بعد جو صراحتاً متاکشرا مین درج ہین میوکھ کے اس اصول پر آنا چاہیے کہ اشخاص جو شاذ وارث ہوتے ہین آخر پر رکھے جاتے ہین اور ان مین باہم متوفے سے قریب ہونا ہی رہنما ہے (ت)

ص ۶۷۶

(ص) ولیٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۳۱ و ۱۴۸ - لکشمی بائی بنام جے رام - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ (سپنیاپل دیوانی) للوبھائی بنام مان کنور بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ - بحال رہا للوبھائی بنام کاشی بائی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ و بمبئی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ - دیکھئے رائے عدالت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۰۹ - وٹھل داس بنام جیبو بھائی - ایضاً صفحہ ۲۱۹ نہال چند بنام ہیم چند ایضاً جلد ۹ صفحہ ۳۱ -

(ق) رکھا بائی بنام تکھا رام - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۷ -

(ر) ولیٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۱۳۷ و ۴۹۶ تا ۴۹۸ -

(ش) ایضاً صفحہ ۱۰۷ -

(ت) ولیٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۴۹۱ بیوہار میوکھ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۸ - دیکھئے رائے عدالت سوہن داس بنام کرشنا بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۲ - رکھا بائی بنام لکشارام ایضاً - ۱۱ صفحہ ۴۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شجرہ ہائے توریث شجرہ ہائے توریث جس مین سلسلۂ ورثا رجملہ ورثائے ممکن بابتہ مختلف ممالک درج کئے گئے کتب مفصلۂ ذیل مین مل سکتے ہین (ث) مین نے اس طرح کی کوئی فہرست مرتب کرنے کی کوشش نہین کی ہے - اور مجھے شبہہ ہے کہ کوئی مختتم اور صحیح فہرست مرتب ہو سکے - اسلئے یقیناً اسکی ترتیب میرے امکان سے باہر ہے - جب کوئی تنازع دو معین دعویدارون مین پیدا ہو تو مین یقین کرتا ہون کہ اصول مندرجہ بالا عموماً اُن کی حق ترجیح فیصل کرنے کے لئے کافی ہون گے -

توریث بعد اتحاد ثانی **۵۴۲** اِس بحث کے اِس جزء کو ختم کرنے سے پہلے اچھا ہوگا کہ ثانوی صورت مار توریث بعد اتحاد ثانی کا ذکر کیا جائے - منو اتحاد ثانی کے بعد دوسری تقسیم عمل مین لانے کی نسبت کہتا ہے کہ "اگر سب سے بڑا یا سب سے چھوٹا بھائی منجملہ کئی بھائیون کے اپنے حصّہ سے محروم کر دیا جائے (یعنی بذریعہ سول ڈیتھ (قانونی موت کے) چوتھے سلسلہ مین داخل ہو جانے پر) یا اُن مین سے کوئی مر جائے تو اسکا (معین حق) ایک حصّہ کا کلیتاً مفقود نہ ہوگا لیکن (اگر وہ کوئی بیٹا - زوجہ - بیٹی - باپ - مان - نہ چھوڑ مرا ہو تو) اس کے حقیقی بھائی اور بہنین اور ایسے بھائی جو افتراق کے بعد پھر متحد ہوئے ہون جمع ہون گے اور اُس کے حصّے کو برابر تقسیم کر لین گے (ح)" اب یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ منو چاہتا ہے کہ تقسیم پر ایک حصّہ بہن کو ملے (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۴۳۶) لیکن اس کا کہین اشارہ نہین کرتا کہ وہ وارث ہے اس لئے غالب یہ ہے کہ یہ قول اس صورت سے متعلق ہے جہان تقسیم شروع ہو چکی ہو مگر ختم نہوئی ہو اور قول مذکور محض اس امر کا ہادی ہے کہ ایسی صورت مین اس کا حصّہ در اثنا منتقل نہوگا بلکہ

صد ۶۷

(ث) ہیوستھ درپن صفحہ ۲۶۶ یا ۲۷۱ - دائے بھاگ باب ۱۲ فصل ۶ فقرہ ۳۶ سمرتی چندر کا صفحہ ۲۲۱ - اسٹرکچس مینول فقرہ - ۳۱۵ - گنگھا مین ڈائجیسٹ فقرہ - ۲۴۹ - پرو سونو کمار ٹاگور رس بیوادیہ چنتامنی - سروادھیکاری صفحہ ۵۱۰ - الف تا ی

(ح) منو باب ۹ فقرہ - ۲۱۰ تا ۲۱۲ جو الفاظ خط وحدانی مین ہین وہ کلوک بھٹ کی تفسیر ہین - نیز ملاحظہ ہو متن مذکور از برہسپتی جگناتھ ڈائجیسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۷۶ - جہان ہین کی عوض اختلافاً بیٹیان پڑھا جاتا ہے بیوہار ریسو کہہ باب ۴ فصل ۹ فقرہ - ۲۵ سمرتی چندر کا باب ۱۲ فقرہ - ۲۵ مادھویہ فقرہ - ۴۷ - وردھ راج صفحہ ۵۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد مین شامل کر کے پھر تقسیم کیا جائے گا اور اسوقت بہنین اپنے حصون کی مستحق ہونگی (ذ)
اور اغلب بہی یہی ہے کہ یاجنا ولک کی اس عبارت مین جو حصہ حصہ دار مکرر متحد شدہ
کیلئے ہے بہن کے حصہ کے متعلق کوئی ذکر نہین کیا گیا ہے۔ عبارت مذکور بحسب
ترجمہ مسٹر کولبروک حسب ذیل ہے (الف) "ایک مکرر متحد (بہائی) اپنے مکرر متحد (شریک
ارث) متوفے کے حصہ کو محفوظ رکھے گا یا (پسر پیدا شدہ مابعد کو) دیدیگا۔ لیکن
حقیقی (یا پورے) بہائی بھی اسی طرح اپنے حقیقی رشتہ دار کا حصہ محفوظ رکھے گا۔ یا
دے گا۔ بہائی پھر ملجا نیکے وجہ سے قائم مقام ہوسکتا ہے۔ مگر وہ سوتیلا بہائی
جو پھر متحد نہوا ہو نہو گا لیکن جو (بذریعہ خون گو حصہ داری نہو) متحد ہو جائداد پاسکتا ہے۔
مگر (بھائی گانہ طور پر) دوسری مان کے پیٹ سے جو بیٹا ہو نہین پاسکتا"۔ اس غیر معمولی طور
کی ناقابل فہم عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مکرر متحد شدہ حصہ دار مرجائے اور
درحقیقت اسکی اولاد بھی موجود ہو یا اسوقت رحم مین ہو تو اسکی اولاد اس کا حصہ
پاتی ہے لیکن اگر وہ صرف بہائی چھوڑ کر مرے جو تمام بہائی مکرر متحد ہوئے ہون
یا صرف حقیقی بہائی یا محض سوتیلے بہائی۔ ایسی صورتون مین وہ قاعدہ جو فقرہ ۵۲۳
مین پورے خون کو نصف خون پر ترجیح کی نسبت بیان ہوچکا ہے۔ وہی قائم
رہتا ہے۔ لیکن اتحاد ثانی مکرر متحد بہائی کو ایک ایسا استحقاق دیدیتا ہے جو منقسم
بہائی کو حاصل نہین ہوتا۔ اسلئے جہان دو بہائی بلحاظ خون کامل و نصف خون ایک ہی
درجہ مین ہون تو مکرر متحد بہائی کو منقسم بہائی پر ترجیح ہوتی ہے۔ لیکن جہان مختلف
مدارج ہون تو جو خون مین کم رتبہ ہوتا ہے اگر مکرر متحد ہو جائے تو اس امر کا ہم رتبہ
ہو جاتا ہے جو اعلےٰ خون رکھتا ہے مگر منقسم ہے پس نتیجہ یہ ہے کہ اگر تمام پس ماندہ
بہائی منقسم ہون یا اگر تمام مکرر متحد شدہ ہون تو جو کامل خون رکھتے ہین وہ نصف
خون والون سے پہلے وارث ہون گے اگر بعض منقسم اور بعض مکرر متحد شدہ ہون
تو مکرر متحد شدہ بہائی منقسم بہائیون کو محروم کر کے جائداد حاصل کر لیتے ہین بشرطیکہ

صد ۶۴۸

(ذ) رگھونندن کا بیان ہے کہ بہن کا حق اسی حد تک وسیع جسقدر اسکی شادی کیلئے مطلوب ہو باب ۱۱ صد ۴۸
(الف) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۱۳۸-۱۳۹-۱۳۹ - متاکشرا باب ۲ فصل ۹-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ دونون بلحاظ قابلیت خون یکسان ہون جہان مکرر متحد شدہ بھائی نصف خون کے ہون اور منقسم بھائی خون کامل رکھتے ہون تو دونون برابر جائداد پاتے ہین کوئی شک نہین کہ اگر یہہ صورت پلٹ دی جائے تو مکرر متحد شدہ برادران خون کامل منقسم برادران خون نصف سے پہلے جائداد پائینگے (ب)

بعد اتحاد ثانی بروئے قانون بنارس

۵۴۳ - قاعدہ توریث مصرحہ بالا بربنا اصول بنگالہ بہت ہی صاف و مدلل ہے - لیکن بروئے اصول بنارس خیال کیا جائیگا کہ جائداد ممبران مکرر متحد شدہ کا بالکل وہی درجہ ہوگا جو اُن ممبرون کی جائداد کا ہے جو ہمیشہ غیر منقسم رہے پس ایسی صورت مین خاندان غیر منقسمہ کے کسی ممبر کے مرجانے پر اس کا حصہ بذریعہ پس ماندگی باقی ممبرون پر منتقل ہوگا اور کسی طرح ممکن نہ ہوگا کہ حصہ مذکور ممبران غیر منقسم کے موجود ہوتے ممبر منقسم کے ہاتھون مین جائے - اس وقت پر سمرتی چندر کا کے مصنف نے بھی توجہ کی ہے جس کی تشریح کا ماحصل یہہ ہے کہ اس جائداد کے حقیت مین جو ابتدا ہی سے ممبران غیر منقسم کے قبضہ مین ہو اور اس جائداد کے حقیت مین جو بعد تقسیم ممبران مکرر متحد شدہ کے قبضہ مین ہو فرق ہے پہلی صورت مین تو یہہ ہے کہ اسکے حصہ کی تشخیص ہی نہین ہوئی ہے اور صورت اخیر الذکر مین اس کا حصہ مشخصہ ہے اور مشخصہ ہی حیثیت پر بعد اتحاد ثانی باقی ہے - اتحاد ثانی صرف اس جداگانہ حق کو پامال کر دیتا ہے جو بربنا تقسیم جائداد مین اسے حصہ کے متعلق حاصل ہوتا ہے (ج) یعنی (جیسا کہ مین سمجھتا ہون) قبل تقسیم وہ متاجر مشترک تہا اور بعد تقسیم متاجر تنہا رہا اور اتحاد ثانی مین پھر متاجر مشترک ہوگیا بعد اتحاد ثانی اس کا حصہ گویا افتراق کی حیثیت مین رہتا ہے اور اسکی وفات پر بذریعہ وراثت

(ب) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۹ فقرہ ۵ تا ۱۳ - بیواد چنتامنی صفحہ ۳۰۸ - بیوستہ درپن صفحہ ۲۰۴ متاکشرا باب ۲ فصل ۹ فقرہ ۴ تا ۱۳ - وای بہاگ باب ۱۱ فصل ۵ فقرہ ۳ تا ۳۹ - وای کرم شنگرہ باب ۲ فصل ۷ فقرہ ۳ تا ۶ باب ۵ فصل ۸ فقرہ ۹ - قانون وراثت بجب دروستر دیا صفحہ ۲۰۵ فقرہ ۴ تا ۸ - جگن ناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۷ تا ۵۱۷ و ۵۴۵ - راج کشور بنام گوبند - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷ - سریف کمناٹن صفحہ ۱۱۰ - تاراخند بنام مدم واکلی ریورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۴۹ - گوپال بنام کینارام - ویکلی ریورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۳ شام زائین بنام کورٹ آف وارڈس - ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۷ -

(ج) سمرتی چندر کا باب ۷ فقرہ ۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کہ بلحاظ پس ماندگی) اس طرح منتقل ہوتا ہے جس طرح سے کہ بنگالہ مین غیر منقسم بھائی کا حصہ منتقل ہوتا ہے۔ اگر نصف خون کے مگر متحد شدہ بھائی یا پورے خون کے کوئی بھائی نہون تو وراثت سلسلہ وار باپ یا چچا کو اگر وہ مگر متحد ہو گئے ہون پہنچتی ہے اسکے بعد نصف بھائی کو جو مگر متحد نہون اور پھر باپ کو جو مگر متحد نہو۔ اور اگر ان مین سے کوئی نہو تو یکے بعد دیگرے مان بیوہ اور بہن کو پہنچتی ہے اور اگر اسوقت ان مین سے بھی کوئی موجود نہو تو معمولی جائداد کی طرح قریب ترسپنڈ یا سمانودک کو ملتی ہے۔ (د) اس سلسلۂ توریث کی نسبت وراتر ودیا کے مصنف نے کیا سچ کہا ہے "اس سلسلہ مین کوئی اصول نہین ہے اسلئے یہ ترتیب کلیتاً اسناد اقوال قانون پر مبنی ہے"

وارث بیرونی (اجنبی) **۵۴۴** (اجنبی)۔ جہان متوفے کے رشتہ دار نہین ہوتے ہین (ھ) تو گرو اور وہ نہو تو چیلا یا ہم مکتب یا کوئی فاضل و متقی پیشوا برہمن کی جائداد پائے گا یا اگر اس طرح کا کوئی شخص نہو تو کوئی ایک برہمن پا سکتا ہے۔ (و) ہم مکتب اور پیشوا کے درمیان وائی بھاگ ایسے اشخاص کو داخل کرتا ہے جو اس خاندان کے کہلاتے ہون (ز) ایسی حالت مین جب تجارت پیشہ اشخاص ملک غیر مین اپنے خاندان کے کسی وارث کے بغیر مر جائین۔ تو شریک تجارت جائداد پانے کا مجاز ہے۔ (ح)

راجہ | بالآخر اگر ان مین سے کوئی بھی نہو تو برہمن کی جائداد کے سوا جس کی

(د) سمرتی چندرکا باب ۷ فقرہ ۲۳ تا ۳۹۔ قانون وراثت بحوالہ وراتر ودیا صفحہ ۲۱۴ فقرہ ۹ تا ۱۱

(ھ) جس لفظ کا ترجمہ اس موقع پر رشتہ دار ہوا ہے وہ بندھو ہے۔ گولڈ اسٹکر صفحہ ۲۶۔

(و) متاکشرا باب ۲ فصل ۷ فقرہ ۱ تا ۴۔ بیوستہ درپن صفحہ ۳۰۷۔

(ز) وائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۲۶۔

(ح) دیکھئے عبارت متاکشرا جس کا مسٹر کولبروک نے ترجمہ نہین کیا ہے متعلقہ مقدمہ گرداری نام گورنمنٹ بنگالہ۔ سورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۷ و ۴۶۵۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۴ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نسبت کیا گیا ہے کہ کبھی حکومت کو نہین ملتی باقی تمام صورتون مین بلحاظ لاوارثی راجہ کو جائداد ملجاتی ہے۔ (ط)

لاوارثی

دفعہ ۵۴۵ مجھے کسی نظیر کا علم نہین ہے کہ شخص لاوارث کے مرنے پر کسی گرو یا چیلے نے اسکی جائداد کا دعوی کیا ہو اور یہہ ظاہر ہے کہ باقی دیگر قائم مقامان مصرحہ بالا بھی جائداد پانیکے لئے بالکل ہی غیر معین ہین۔ یہہ ہدایت بھی کہ بادشاہ کبھی برہمن کی جائداد نہین لے سکتا ایک مقدمہ مین مغلوب کر دیگئی ہے (ی) جس مین اس استثنار کا عذر کیا گیا تھا۔ مقدمہ مذکور مین سرکار نے بلحاظ لاوارثی ایک برہمن بیوہ منتقل الیہا کے مقابلہ مین جس کے شوہر نے کوئی وارث نہین چھوڑا تھا دعوے کیا تھا۔ قرار یہ پایا کہ حق (باوجود اس قاعدہ کے جسپر استدلال کیا گیا تھا) بحال رہنا چاہیئے۔ چاہے اس دلیل پر ہو کہ خود اس قاعدہ کا یہ منشار ہے کہ راجہ کو تھوڑی عرصہ کیلئے بدین غرض جائداد لے لینی چاہیئے کہ کسی برہمن پر منتقل کرے یا اس دلیل پر ہو کہ جہان مالک آخر لاوارث مرجائے تو وہان وہ قانون ذاتی متعلق برہمنان منقطع ہو جاتا ہے جو آیندہ کے جائداد کے پہنچنے کا تصفیہ کرتا۔ پس صورت اول الذکر مین سرکار کی حقیت محض اس مسئلہ کی پابندی کے ساتھہ کامل تھی کہ آیا سرکار اس کو قطعاً لیتی ہے یا امانتاً لیتی ہے اور صورت آخر الذکر مین بحالت عدم موجودگی قانون ذاتی معمولی اختیار خاص سرکار نسبت جائداد لاوارث نافذ ہونا چاہیئے۔ صفحہ ۶۸

اسکا اثر

جہان سرکار بذریعہ لاوارثی دعویدار ہو وہان معترفانہ طور پر یہہ ضرور ثابت ہونا چاہیئے کہ کوئی وارث نہین ہے (ک) اور جب وہ حاصل کرلی

(ط) دائے بہاگ باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۲۷ تا کشراباب ۲ فصل ۷ فقرہ ۵ و ۶

(ی) کلکٹر مولی ٹیسم بنام کولی ونکٹ۔ سورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۵۰۰ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۹۵۔

(ک) گرداری بنام گورنمنٹ بنگالہ۔ سورس انڈین اپیلس جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۸۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۴ (پریوی کونسل) ایضاً جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اسکی حیثیت قابض آخر مثلاً بیوہ کے تمام غیر جایز انتقالات کے مقابلہ مین نافذ رہتی ہے البتہ اُس امانت یا تفویض کی پابند ہے جو صحیح طور پر کیا گیا ہو (ل)

لاوارثی صرف سرکار کیلئے ہوتی ہے

یہ اصول لاوارثی اُن زمینداروں سے متعلق نہین ہے جنہون نے خاص اپنی جائداد سے کوئی ذیلی مگر قطعی اور قابل انتقال حصہ قطع کر دیا ہو - کیونکہ ذیلی قابض کے جب کوئی وارث نہوگا تو جائداد سرکار مین چلی جائیگی اور پھر زمیندار پر عود نہ کریگی - (م)

جائداد تارک الدنیا

۵۴۶ - توریث جائداد تارک الدنیا یا بن یاسی یا ظاہری طالب علم کے لئے بھی خاص قواعد تجویز کئے گئے ہین (ن) لیکن عملاً ایسی صورت بہت ہی کم پیدا ہوتی ہے جب کسی تارک الدنیا کے پاس کوئی جائداد غیر دنیاوی قسم کی ہوتی ہے تو وہ اسپر عموماً کسی مٹھہ کے افسر یا کسی مذہبی وقف کی حیثیت سے قابض ہوتا ہے اور اس قسم کی جائداد کی وراثت بلحاظ رواج خاص بنیاد جائداد مذکور ہوا کرتی ہے - (ملاحظہ ہو کتاب ہذا فقرہ ۳۹۸) پس بغرض ایجاد جدید قاعدہ وراثت مدات مندرجہ بالا کی کحت مین اسوقت تک کوئی نہین آسکتا جبتک کہ تمام لذات دنیاوی سے

ص ۶۸۱

(ل) کلکٹر مولی پٹم بنام کولی ونکٹ - مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۵۰ و ۵۲۹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۹ (پریوی کونسل) کولی ونکٹ بنام کلکٹر مولی پٹم مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۱ (پریوی کونسل)

(م) سونت بنام مرزا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۹۲ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۹ -

(ن) یاجناولک باب ۲ فصل ۸ - دائے بھاگ صفحہ ۱۳۷ - متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ - باب ۱۱ فصل ۶ فقرہ ۳۵ و ۳۶ - اسٹرکچس ہندو لا جلد ۲ صفحہ ۲۴۸ - ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۴۹۹ - و ۵۵۴ - جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۴۶ - سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۷ صفحہ قانون وراثت بحسب دروستر و دیا مولفہ گوپال چندر شاستری صفحہ ۲۰۲ بیوستہ درین صفحہ ۳۱۲ کھوگندر بنام شروگبر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنارہ کش اور درحقیقت دنیا کے مقابلہ مین مردہ نہو جائے - ایسی صورت مین اسکی جملہ جائداد حاصلہ اُس کے قانونی ورثار کو پہنچتی ہے جو اُسپر فوراً قائم مقام ہو جاتے ہین لیکن اگر اسکی گوشہ نشینی پوری پوری نہین ہے تو محض یہہ امر کہ اُس نے مذہبی خطاب اختیار کرلیا ہے - اور نیز مٹھ مین داخل ہو گیا ہے اسکو اپنی جائداد سے محروم نہ کرینگے اور نہ اُس کے دنیاوی ورثار کو کسی دنیاوی جائداد پر وارث ہوتے مین مانع ہونگے جو اسکے قبضہ مین رہی ہو - (ک)

(ک) دہرم شاستر مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ - مدہوبن بنام ہری فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ سنہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۰۸۹ - امینا بنام رادھا بینودی ایضاً باتبہ سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۹۶ - کہودی رام بنام روکھینی ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۷ - جگناتہہ بنام بدیانند بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۷۲ - دکھہارام بنام نجہین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۵۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُنیسوان باب

وراثت سے محروم ہونا

(صفہ انگریزی) ۶۸۲

اصول محمدیت | ف ۵۴۷ برہمنون کا مسئلہ دولت یہہ ہے کہ وہ اس غرض سے دیجاتی ہے کہ ہوم کے اخراجات ادا ہوسکین (الف) اور مسئلہ وراثت یہہ ہے کہ دولت وارث کو اس غرض سے پہنچتی ہے کہ وہ متوفے کو دایمی عذاب سے نجات دلوا سکے نظر برآن جو شخص ضروری ہوم کرنے کے قابل یا اسپر رضامند نہو وہ وراثت پانیکے قابل نہین ہے (ب) وہ بیٹا جو اپنے باپ کو نجات دلوانے کے فرض مین غفلت کرتا ہے اُسکی تشبیہہ درہپتی نے اس گائے سے دی ہے جو نہ تو دودہ دیتی ہو اور نہ گابھہ ہوتی ہو۔ اسکو پدری جائداد مین کوئی استحقاق نہین ہوتا بلکہ اسکو بالضرور اُن فاضل پیشواؤن پر منتقل ہونا چاہیے جو متوفے کو پنڈ دان دیتے ہین (ج) اس مسئلہ کے مسئلہ مین پیشوا قانون دانون کی طرف سے

(الف) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷

(ب) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۸ - بیواد چنتامنی صفحہ ۲۴۳ - انڈین ورڈم صفحہ ۱۵۹ و ۲۷۵ و ۲۸۱ یہہ اصول دہرم شاستر الیاسستان پر منطبق نہین ہوتے ہین۔

چندو بنام سبا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹۔

(ج) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت کچھہ وسعت ہونی چاہیے تھی - اور اسی کے مطابق ہم دیکھتے ہین کہ صرف پیدائشی نقایص ہی مثل عنین و مخبوط الحواس اور پیدائشی اندھا و بہرہ و گونگا یا جسکا کوئی عضو نہو یا کوئی حواس درست نہو وجہ محرومیت نہ تھی بلکہ یہی سزا ان لوگون کی بھی تھی جو مبتلاے دیوانگی تھے یا مرض مزمن و موذی مین مبتلا ہوتے تھے (د) یا جو مشغول فواحش (ھ) یا فریبی و مکار ہوتے تھے (ذ) یا ایسے اشخاص تھے جس کی نسبت یہہ مانا جاسکے کہ علم مقدس سے بہرہ مند نہین ہین یا ہمت و صنعت یا زہد و ریاضت نہین رکھتے یا عمدہ مراسم قدیم کے پابند نہین رہے ہین (ز) دراصل ذات مین تنزل ہونا جو بڑی سزاے گناہ تھی اس مین خود زوال وراثت شامل تھا (ح)

نجات برنار پراسچت ۵۴۸ یقیناً اس طرحکا طریقہ عملاً کبھی نافذ نہین ہوسکتا تھا ص ۶۸۳
چاہے برہمنون کو وہ تمام اختیار بھی ہوجاتا جس کے وہ دعویدار تھے جسکا جزو اعظم غالباً مساوی مسئلہ پراسچت پر مشتمل تھا جو گروہ پیشوایان کیلئے فوراً ہی فائدہ رسان اور باقی تمام جماعت کیلئے گوارا ہوگیا - جیسا کہ مذہب اومس چرچ نے شادی کی نسبت سخت طریقہ عقیدو پیدا کیا اور پھر اُن کے متعلق براے معاوضہ لیکر تصفیہ کرنے لگے

(د) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۳ و ۳۰۹ -

(ھ) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ -

(ذ) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۴ - اسی عبارت کا دوسرے مقام پر یہہ ترجمہ ہوا ہے کہ لباس یا پیشہ گداگری یا جوگ اختیار کیا ہو -

(ز) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ -

(ح) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۰ - دیکھئے عموماً متاکشرا باب ۲ فصل ۱۰ ابیوہار میوکھہ باب ۴ صفحہ ۱۱ - دائے بھاگ باب ۵ - دائے کرم سنگرہ باب ۳ - بیوستہ درپن صفحہ ۹۹۵ - ان قواعد مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو شخص نا قابل کو بحیثیت طالب بذریعہ ہبہ جائداد حاصل کرنے سے باز رکھے - گنگا سنام ہیرا - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۰۹ - لالہ مدن گوپال سنام مسماۃ کہکھندا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۸ صفحہ ۹ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وجود سابق ولاحق مین جو گناہ سزد ہوتے تھے اُن کیلئے انواع واقسام کے معین امراض کہے گئے تھے اور اس طرح پر اُن کو دائرۂ انتظام مذہبی مین داخل کیا گیا تھا (ط) جرائم وامراض کی ٹھیک ٹھیک درجہ بندی کیگئی تھی اور اُن مین سے بعض کے متعلق جو جرمانے اضافہ ہوتے تھے وہ جزرًا یا کلًا قابل پراسچت تھے باقی دوسرون کی نسبت یہ تھا کہ گناہ برطرف کیا جاسکتا تھا لیکن اُس سے حق زائل نہین ہوتا تھا۔ (ی) مین خیال کرتا ہون کہ دنیاوی عدالتین صرف اخیر الذکر وجود ناقابلیت پر توجہ کرسکتی ہین یعنی اگر یہ ظاہر ہوا کہ کسی خاص قسم کی ناقابلیت درحقیقت برنبار پراسچت قابل دفع تھی تو بمشکل کسی جج کو اس امر کے فیصلہ پر متوجہ کیا جاتا تھا کہ آیا پراسچت پورے طور سے ادا کیا گیا ہے یا نہین اور اگر نہین کیا گیا تو کیون نہین ادا کیا گیا۔ (ک) نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ سول ناقابلیت سے جو اسباب متعلق تھے وہ باضافہ بعضون وفاتر العقلی اس اصلی حد تک کم کردیئے گئے جو منو نے بیان کئے تھے۔ (ل) "مخنث خارج القوم اشخاص اور پیدائشی اندھا بہرا گونگا اور ایسے اشخاص جنکا کوئی عضو بیکار ہوگیا ہو وراثت سے خارج ہین" اس فہرست مین یاجنا ولک نے یون اضافہ کیا ہے کہ "اور وہ شخص جو

(ط) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱۴۔ منو باب ۱۱ فقرہ ۴۸ تا ۵۳۔

(ی) بیوستہ درپن صفحہ ۹۹۹ - ۱۰۰۵۔ اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۵۵۔ شیونا تھ بنام مسماۃ دیامی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ (۱۳۷) منو باب ۱۱ فقرہ ۴۷ و ۴۸ و ۵۳ و ۱۸۳ تا ۱۸۸ و ۲۴۸ و ۲۴۹ وغیرہ جس سے واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک گناہ چاہے وہ کیسا ہی ہو قابل عفو ہے۔

(ک) بروے بیوستہ درپن صفحہ ۱۰۰۷ جسمین یہ کہا گیا ہے کہ اُن صورتون مین جنمین ناقابلیت بنا کفارہ قابل دفع ہے اُن مین دیکھا گیا ہے کہ لوگ کفارہ دینے کے بغیر بھی وارث ہوئی ہین اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۵۹۔ لیکن دیکھئے مقدمہ بہولا ناتھ بنام مسماۃ سوترا فیصلجات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۶۲ (۷۱) بہولا لیری بنام گوری داس۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۵۳۵ جسمین ایک دعوے وراثت برنبار ناقابلیت خارج کردیا گیا تھا اور ناقابلیت قابل دفع تھی لیکن درحقیقت دفع نہین کیگئی تھی۔

(ل) منو باب ۹ فقرہ ۲۰۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضعیف العقلی۔ ضعیف العقلی کی نسبت یہہ قرار پایا ہے کہ اسقدر ناقابلیت جو مسلوب الجی اس کی مقدار مین ہو پوری بے عقلی نہین ہے۔ اور یہہ کافی ہے اگر کوئی شخص اسطرح غیر صحیح الدماغ یا ضعیف العقل ہوگیا ہے یا پیدائش سے ہے کہ نیک و بد مین تمیز و حکم نہین کر سکتا تو بالآخر وہ ایسا شخص ہوگا جسکو شخص معقول کہنا ناممکن ہوگا۔ پس محض صحیح و معمولی ہوشیاری کا نہونا کافی نہین ہے (ر)

کیا پیدائشی ہونا لازمی ہے؟ اسمارہ مین اختلاف آرا ہے کہ آیا دیوانگی کا پیدائشی ہونا لازم ہے۔ بمبئی کے ہائیکورٹ کی ایک تجویز مین تمام اقوال اور مقدمات کو جمع کرکے اُن پر بحث کیگئی ہے۔ مسئلہ فیصلہ طلب نابینائی کے متعلق تہا لیکن عدالت نے بہت ہی زوردار رائے ظاہر کی کہ دیوانگی اور نابینائی لازماً ثابت کرنا چاہیے کہ پیدائشی سے موجود تہین (ش) لیکن اس مین شک کیا جاسکتا ہے کہ آیا وہ اقوال جو اس حد تک پہنچتے ہین فاتر العقلی سے بھی متعلق ہین یا نہین جو ہمیشہ پیدائشی ہوا کرتی ہے اور جنون بمقابلہ فاتر العقلی ناقابلیت عقل کی بجائے ایک عارضہ ہے (ت) مقدمات جنون کم سے کم دو بار پریوی کونسل کے روبرو پیش ہوئے ہین۔ ایک مقدمہ مین (ث) ص ۶۸۶

(ر) شیرو مانگل بنام راماسامی۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۴۔
سُرتی بنام نراین داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۰۔
(ش) مورارجی بنام پاربتی بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۷۷ و ۱۸۲ نیز دیکھئے مقدمہ
اننت بنام رامابائی ایضاً صفحہ ۵۵۴۔
(ت) دیکھئے نارده جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۳۔ دوسرے تراجم متن مذکور مین پیدائش کا حال فرد گذاشت ہوا ہے ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۵۷۶ (دیکھو) فقرہ ۴۹ مترجم
اسٹرنج (اسٹرنجس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۵۳) کہتے ہین کہ تمام ناقابلیتون کا ہم زمان پیدائش ہونا ضرور ہے۔
گو جگناتہہ نے مجنون کو مستثنے کیا ہے۔ مصنف آخر الذکر کے اس امر کو عبارت (۲) جگناتہہ ڈائجسٹ
جلد ۳ صفحہ ۳۱۴) مین بیان کیا ہے حالانکہ وہ متن ملے نارده و دیوالا کے یہہ معنی لیتے ہین کہ صرف
ہم جنس دیوانگی تک محدود ہین (دیکھئے ایضاً صفحہ ۳۰۴) نیز ملاحظہ ہو فتوے مندرجہ ویسٹ اینڈ بہولرس
ڈائجسٹ صفحہ ۵۷۹۔ سرسوتی ولاس فقرہ ۱۴۸۔ سمرتی چندرکا باب ۵ فقرہ ۹۔
(ث) بودہ نراین بنام امراؤ۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۹۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۰۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ جنون پیدائشی نہ تھا اور یہ فرض کیا گیا تھا کہ سوال صرف یہ ہے کہ آیا جنون توریث کا آغاز ہوا تو دیوانگی تھی یا نہین - دوسرے مقدمہ مین (خ) تاریخ دیوانگی کی نسبت کوئی سوال نہین پیدا ہوا تھا - اس واقعہ سے کہ مجنون متاہل اور صاحب اولاد تھا اغلب یہ ہے کہ وہ اس حالت مین نہین پیدا ہوا تھا - اس کے خلاف بنگالہ اور الہ آباد مین صراحتاً تجویز کیا گیا ہے کہ وراثت ملنے کے وقت کی دیوانگی محروم کرنیکے لئے کافی ہے اور مقدمات مندرجہ ذیل مین سے دوسرے مین یہ بھی قرار پایا تھا کہ خود دیوانگی کیلئے ضرور نہین ہے کہ لاعلاج ہو - اگر دیوانگی مذکور اسبات کے لئے کافی ہو کہ دعویدار کو کرپا کرم کرنے سے باز رکھے تو وہ وارث ہونیکے قابل نہین ہے (ذ) اور یہی اصول اس موقع پر بھی منطبق کیا گیا تھا جب ایک شخص نے جو اپنے زمانہ پیدائش ہی سے مجنون ہو گیا تھا ایک مقدمہ دائر کیا جس مین حق دعوے تقسیم فرض کیا گیا تھا پس قرار پایا کہ اس کا جنون بحیثیت وارث دعوے کرنیکے مانع تھا اسلئے اس دعوے کو بھی خارج کریگا جو بحیثیت حصہ دار حصہ کے لئے کیا گیا ہو (الف)

جذام | **وا ۵۵** جذام کیلئے البتہ لازم نہین ہے کہ پیدائشی ہو - کیونکہ اس کا وقوع سزائے گناہ سمجھا گیا ہے چاہے وجود سابق مین ہو یا لاحق مین ہو (ب) اور وہ ناقابلیت وراثت کو اپنے ظہور کے زمانہ سے بروے پراسپکٹ اپنے صہ ۶۸

(خ) کوڑ گلاب بنام راوکرن - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ (پریوی کونسل)

(ذ) برج بہوکن بنام بیجن - بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۰۴ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۹ - دوارکا ناتھ بنام مہندر ناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۹۸ - وہی مقدمہ سلوا نہ دوارکا ناتھ بنام دینو بندو - ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۵ - اوپاریشاد بنام گریش چندر - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۳ - دیوکشن بنام بدہ پرکاش انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹ (اجلاس کامل)

(الف) رام سہائے بنام لالہ لالجی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۹ -

(ب) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برطرف ہونیکے زمانہ تک قائم رکہتا ہے (ج) جذام کی بعض صورتین سہل اور قابل علاج ہوتی ہین اور باقی سخت و شدید قسم کی ناقابل علاج ہوتی ہین اور اسی آخری ہی قسم کا جذام ناقابلیت وراثت کا سبب ہوتا ہے (د) اور بھی موذی اور لاعلاج بیماریان کو اثر مذکور کا سبب کہا گیا ہے جنکی مثال مین دق کو کہا گیا ہے (ہ) لیکن غالب یہ ہے کہ عدالتین کسی شخص کو محض اسوجہ سے کہ وہ مبتلائے ناسور یا سل ہے وراثت سے خارج کرنے مین جلدی نہ کرین گی اور ہر حال مین اس امر کا فوی ثبوت درکار ہوگا کہ مرض درحقیقت لاعلاج تھا (و)

لنگڑا ہونا ۵۵۲ - لنگڑے پن کو یاجنا ولکیہ نے صراحتاً وجہ ناقابلیت بیان کیا ہے جس کے معنی متاکشرا نے یہ بیان کئے ہین کہ "وہ شخص جو اپنے پاؤن سے کام لینے سے محروم ہو" (نا)

کسی عضو کا نہونا - منو کے مرادف لفظ نرندریا کا ترجمہ (ح) سر ولیم جونس اور پرسونو کمار ٹاگور نے "وہ شخص جو کسی عضو کے استعمال سے محروم ہو جائے" کیا ہے - اور قول مذکور پر وجنیشور مصر کی شرح یہ ہے کہ "وہ لوگ جو کسی عضو کے استعمال سے محروم ہو گئے ہون" سے مراد وہ لوگ ہین جو ہاتہہ یا پاؤن یا کسی اور عضو جسم سے محروم ہون - ایسے لوگ مراسم متعلقہ

(ج) سیوا چمبر بنام پراسکٹی - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابت ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۱ - لاکہی بنام بہیراب بنلکان صدر عدالت بنگالہ جلد ۵ صفحہ ۳۱۵ (۳۶۹) دیکہئے فتوے بمقدمہ لکشمی بنام تلسی ایضاً صفحہ ۲۸۵ (۳۳۴) -

(د) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۱ - اسٹرکس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۵۶ - متو و بلا بید پلے بنام پراسکٹی فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۳۹ - بہ تعلیق جنبر وین بنام گوپال پانڈورنگ - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد صفحہ ۵۴۱ صیغہ اپیل - اننت بنام رامابائی ایضاً جلد ۱ صفحہ ۵۵۴ -

(ہ) جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۳ و ۳۱۳ -

(و) دیکہئے مقدمہ الیسر چندر بنام رانی دوسی - ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ - داے کرم سنگرہ ناردہ کی اس متن کی جو مرمن و موذی بیماری سے تعلق رکہتی ہے یون تشریح کی ہے کہ اس سے مراد زمانہ پیدائش کی بیماری سے ہے - داے کرم سنگرہ باب ۳ فقرہ - ۱۱ -

(نا) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ - ۱ و ۲ -

(ح) باب ۹ صفحہ ۲۰۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویدا ور سمرتی کی بیجا آوری کے قابل نہین ہین اور اسی وجہ سے پدری جائداد کے وارث
ہونے کا بھی استحقاق نہین رکھتے ہین" (ط) اسی لفظ کا ترجمہ بحالت اقتباس متاکشرا
مسٹر کولبروک یون کرتے ہین کہ "وہ لوگ جن کا کوئی حواس (یعنی عضو) جاتا رہا ہو اور
اور وجنامیشور کی توضیح یہ ہے کہ "ہر ایسا شخص جسکا بیماری یا اور کسی وجہ سے کوئی عضو ص ۶۸۸
ضایع ہوگیا ہو اسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ اس نے حس یا عضو کھو دیا" (ی) جس سے
واضح ہوگا کہ لنگڑا ہونا اگر بیماری یا کسی حادثہ سے ہو تو وہ مانع ارث ہوگا مگر مین کسی
ایسی نظیر سے واقف نہین ہون جس مین اس عذر پر کامیابی ہوئی ہو۔ ایک مقدمہ مین
جسکا ویسٹ اور بہولر صاحبان نے ذکر کیا ہے شخص ناقابل کو پیدائشی لنگڑا بیان کیا گیا ہے
اور جگناتھ کا یہ خیال ہے کہ بعد مین لنگڑا ہونا وجہ ناقابلیت نہوگا (ک) بمبئی کے ایک
ابتدائی مقدمہ مین ایک شخص کی نسبت پنگو یعنی لنج معذور ہونے کی وجہ سے
ناقابل ہونیکا ادعا کیا گیا تھا۔ مگر معلوم یہ ہوا کہ وہ کسیقدر چل سکتا تھا اور متاہل وصاحب
اولاد تھا۔ اس شاستری نے جس کے پاس یہ مسئلہ پیش کیا گیا تھا بیان کیا کہ "بروئے
شاستر پنگو یعنی لنج معذور وراثت سے خارج ہے اور اصطلاح پنگو کی صاف صاف
تعریف نہین ہوئی ہے لیکن اُس کی رائے مین پنگو وہ شخص ہے جو اپنے
ہاتھ یا پاؤن کے استعمال سے معذور ہو اور نرندریا۔ یعنی وہ لوگ جو کسی حس سے
محروم ہون خارج از وراثت ہین اور وہ لوگ جن کے ہاتھ مین صرف کوئی نقص ہوگیا ہو
اصطلاح نرندریا مین داخل نہین ہین گو وہ لوگ جو مبتلاے مرض سخت یا مریض لاعلاج ہون
داخل ہین"۔ غرض شاستری موصوف کی یہ رائے تھی کہ دعویدار ناقابل وراثت نہ تھا۔
اس فتوے پر عدالت اپیل نے دعویدار کے حق مین فیصلہ کر دیا۔ گو صدر عدالت نے

(ط) ویواد چنتامنی صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳۔
(ی) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۳ و ۴۔ دیکھئے رائے عدالت مورارجی بنام پاربتی بائی
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۸۵۔
(ک) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ صفحہ ۵۷۸۔ جگناتھ ڈائجسٹ
جلد ۳ صفحہ ۳۰۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فیصلہ مذکور منسوخ کر دیا مگر وہ ایسے امر کی بنیاد پر نہ تھا جو مسئلہ زیر بحث پر موثر ہوتا ہو (ل)
پس اس سے واضح ہوگا کہ جس یا عضو کا ضایع ہونا قطعی اور کامل ہونا چاہیئے اور شاید
یہ نہیں کہ لازماً وہ عضو ہی نہو بلکہ ہر حال مین یہہ ہے کہ اُس عضو کو استعمال لانیکی
پوری ناقابلیت ہو۔

فحش (یعنی بدکاری) **۵۵۳** بدکاری کے متعلق بمبئی کے بہت سے فتوے
اس مضمون کے پائے جائینگے جو عملاً بیٹے کو باپ کے رحم پر چھوڑتے ہین۔ اگر وہ
چاہے تو عادات بد یا دشمنی یا نافرمانی کیوجہ سے اُس کو محروم الارث کردے (م) سورت کے
ایک مقدمہ مین ایک وصیت نامہ جس کے رو سے باپ نے بیٹے کو بنا بر عادات بد و فحش صد ۶۸۹
و فجور محروم الارث کر دیا تھا تسلیم کر لیا گیا (ن) لیکن معلوم یہ ہوا کہ جائداد موصی غالباً
مکسوبہ ذاتی تھی۔ اِس کے علاوہ بیٹے نے ایک اقرار نامہ لکھدیا تھا جس مین اعتراف
کیا گیا تھا کہ اُس کے قرضہ جات ادا کر دیے گئے ہین اور باپ کو اختیار ہے کہ مکرر
بدچلنی کی صورت مین اسکو محروم الارث کر دے۔ عدالت ممالک مغربی و شمالی
نے ایک مقدمہ مین اُن اقوال پر عمل کرنیسے انکار کر دیا تھا جو بیٹے کو مبتلاے فواحش
اور باپ کا ظاہری دشمن ہونے سے اُسکو اپنے حصہ سے باز رکھتے تھے حکام نے
فرمایا کہ مدعی کی قمار بازی اور مسرفانہ اشغال کا جو ثبوت دیا گیا ہے وہ ضعیف اور معمولی
قسم کا ہے اور اسطر حکا نہین ہے جس سے وہ یہ نتیجہ نکال سکین کہ اُسنے اپنے
فحش عادات سے اپنے کو اداے کریا کرم و دیگر امور مذہبی کے ناقابل کر دیا ہو"
نیز یہ کہ اگرچہ شہادت سے واضح ہوتا تھا کہ وہ اپنے باپ سے لڑا تھا بلکہ اسکو
مارا بھی تھا لیکن اُس سے کسی عادتی بیجا برتاؤ یا سخت خصومت کا اظہار نہین ہوتا تھا جس سے
عدالت اُس کے اپنے باپ کا ظاہری دشمن ہونا تجویز کر سکے حکام عدالت موصوفہ نے

(ل) دادجی بنام ڈبل سلیکٹ رپورٹ صدر عدالت دیوانی بمبئی صفحہ ۱۵۱۔
(م) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجیسٹ صفحہ ۵۸۳ تا ۵۸۷۔
(ن) مہدو اجی بنام پونجیا۔ بورا ڈیل رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ (۱۵۹) یہ مقدمہ پارسیون مین
ہوا تھا۔ دیکھئے رائے عدالت اودی اپا بنام رودراو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۱۷۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بھی بیان کیا تھا کہ اقوال زیر بحث صرف یہی نہین ہے کہ واقعات پر ناقابل انطباق ہون بلکہ اُن کو عملاً متروک سمجھا گیا ہے (س)

فریب | اسی مقدمہ مین عدالت نے اُس مفروضہ قاعدہ پر عمل کرنے سے انکار کر دیا جو حصہ دار کو ایسے موقع پر اپنا حصہ حاصل کرنے کے ناقابل ٹھہراتا ہے جہان اُس نے اپنے حصہ دارون کے ساتھہ اُن کے حقوق کے کسی جزو مین فریب کرنیکی کوشش کی ہو۔ اسیطرح کے (گو بلاشبہہ اس سے زیادہ قوی) ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ مدراس نے قاعدہ مذکور کو سختی کے ساتھہ متعلق کیا تھا (ع) مین خیال کرتا ہون کہ اسطرح کی تمام ناقابلیتین جو خفیف وجوہ ترک حقوق کی مدمین حسب مندرجہ بالا داخل ہو جاتی ہین روئے پر اسپجت قابل رفع ہین (ف) بنگالہ کے ایک مقدمہ مین ایک متبنے لڑکے جس نے اپنی وارثت کا دعوے کیا تھا یہ اعتراض کیا گیا کہ اُسنے علانیہ اور کاذبانہ اپنی متبنے کرنے والی ماں پر بدکاری کا اتہام لگایا تھا۔ اسبارہ مین جب پنڈت سے مشورہ کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ اس قسم کا قصور صرف مسلسل پراسپجت سے برطرف ہو سکتا ہے جس مین بارہ سال صرف ہون گے یا اُس کی عوض ۱۸۰ شیر دار گائین بچون سمیت یا اُن کی قیمت مادر متہمہ کو نہین بلکہ برہمن کو دیجائے۔ پس اس کے مطابق عدالت نے دعوے خارج کر دیا اور یہ قرار دیا کہ دعویدار اسوقت وارث نہین ہو سکتا جب تک مقررہ پراسپجت ادا نہ کرے (ص) لیکن مجھے سخت شبہہ ہے کہ اس زمانہ مین اس نظیر کی پیروی کیجائے گی۔ ص ۶۹۰

ناقابلیتین عورتون کو محروم کرتی ہین | وہ تمام وجوہ ناقابلیت جو مردون کو خارج کرتے ہین مساوی

(س) کالکا بنام بدری۔ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۳ صفحہ ۲۶۷ جے کنور بنام بہکاری۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۸ء صفحہ ۳۲۰ جسمین باپ کا اقراری دشمن ہونے کی وجہ سے (بروئے قانون متہلا) یہ سمجھا گیا تھا کہ خارج کرنا ممکن ہے لیکن حقیقت مین ثابت نہین ہوا۔

(ع) چونور بنام نرسما فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۱۸ کتاب ہذا فقرہ ۴۴۴۔

(ف) دیکھئے منو باب ۱۱ فقرہ ۱۸۳ تا ۱۸۷۔

(ص) بہولا ناتھہ بنام مسماۃ ہیبتر۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۶۲ (۷۱)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طور پر وارث عورتون سے بھی متعلق ہین - (ق)

ناقابلیت صرف ذاتی ہے

۵۵۴ مستزل کے صورت کے سوا باقی ناقابلیت محض ذاتی ہے اور شخص ناقابل کی اولاد صحیح النسب پر جادی نہین ہوتی (ر) لیکن جائداد موروثی کے متعلق اُن کی اولاد اُن سے زیادہ اچھے درجہ مین نہو گی اور اس مین سے صرف گزارہ کی مستحق ہو گی (ش) مگر اس امر کیلئے کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ناقابل شخص کا متبنےٰ کیون اُس تمام جائداد کا وارث نہو جو اُس کے باپ کو پہنچی تھی یا جو اُس نے خود کسب کی تھی (ت) اسیطرح وارث ناقابل کی بیوہ بھی بحیثیت بیوہ کسی ایسی جائداد کی وراثت کی دعویدار نہین ہو سکتی جو وراثتاً اُس کے شوہر کو نہ پہنچ سکتی تھی (ث) البتہ وہ اسکی وارث ہو سکتی ہے اور اگر اس کا بیٹا وارث ہو کر فوت ہو جائے تو وہ بحیثیت مادر اسپنے بیٹے کی وارث ہو گی (خ)

حق زائل نہین ہو سکتا

جو جائداد ایک مرتبہ کسی کو پہنچ چکی ہو چاہے وراثتاً ہو یا بردے تقسیم تو وہ بعد کی پیدا شدہ ناقابلیت سے مستزد نہو گی - (ذ)

دوسرا وارث بوجہ ناقابلیت وارث اول وارث ہوتا ہے

۵۵۵ - ایک شخص کی ناقابلیت کا اثر جو بصورت قابلیت وارث ہوتا یہ ہے کہ فوراً دوسرے وارث کو دخل دیا جائے مثلاً اگر کوئی شخص فاتر العقل بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑ کر مرا ہو تو آخر الذکر فوراً

صد ۶۹۱

(ق) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۰ فقرہ - ۸ -

(ر) ایضاً باب ۲ فصل ۱۰ فقرہ - ۹ و ۱۰ - وائے بہاگ باب ۵ فقرہ - ۱۷ تا ۱۹ -

(ش) ایضاً باب ۲ فصل ۱۰ فقرہ - ۱۱ - دت تک چندر کا باب ۶ فقرہ - ۱ کتاب ہذا فقرہ - ۹۹ -

(ت) مسٹر سدرلینڈس سناپسس آف لا آف اڈاپشن صفحہ ۶۷۱ -

(ث) وائے کرم سنگرہ باب ۳ فقرہ - ۱۷

(خ) دہرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ -

(ذ) متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ - ۶ بال گوبند بنام لال بہادر فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۲۴۴ ویوکشن بنام بدہ پرکاش انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹ کیسری کو لیتی بنام موتی رام انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۱ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۷۷ - رائے عدالت انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد پائیگی (الف) اسی طرح اگر کوئی فاتر العقل بیٹی اور اسکے بیٹے چھوڑکر مرا ہو تو وہ بیٹے فوراً جائداد پائینگے (ب) یعنی اثر جنون بنا برا غراض توریث بالکل وہی ہے جو مجنون کے مرجانے سے ہوتا۔ اگر شخص ناقابل کی اولاد اسوقت زندہ موجود ہو یا (جنین ہو) ہو جو اگر باپ حقیقتاً مرجائے تو وارث ثانی ہوتی ہو تو اس قسم کی اولاد وارث ہونیکی مستحق ہوگی لیکن اسکو اپنی ہی قابلیت سے وارث ہونا ہوگا۔

پسر پیدا شدہ مابعد اسکو اجازت نہین ہے کہ اپنے باپ کی جگہہ پر قدم رکھے مثلاً اگر کوئی شخص ایک بھائی اور دوسرا فاتر العقل بھائی اور اس کے بیٹے کو چھوڑکر مرجائے تو بھائی کل جائداد پائیگا اسلیئے کہ جبتک بھائی موجود ہو بھتیجا وارث نہین ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بھائی چھوڑکر مرجائے جو فاتر العقل ہو اور خود بھائی کے بھی بیٹا ہو تو آخر الذکر وارث نہین ہو سکتا کیونکہ بھتیجا کا پوتا وارث نہین ہے (ج) اور اگر جائداد بوجہ ناقابلیت کسی مرد پر منتقل ہوئی ہو تو آخر الذکر پورا اور قطعی مالک ہو جاتا ہے۔ اگر وارث ناقابل ایسا بیٹا رکھتا ہو جس کا حمل بعد کو قرار پایا ہو وہ بیٹا وارث نہوگا چاہے توریث کے وقت اگر وہ پیدا ہوتا یا حمل مین ہوتا تو وارث ثانی یا حصہ دار ہی کیون نہوتا (کتاب ہذا فقرہ ۵۵۶)

رفع ناقابلیت **۵۵۶** جہان وہ نقص جو باعث محرومیت ہوتا ہے بعد کو رفع ہو جائے فوراً وراثت اسی طرح عود کر آتا ہے جس طرح پسر پیدا شدہ مابعد تقسیم کا حق عود کر آتا ہی (د) اس قاعدہ کے اثر پر مقدمات تقسیم مین بحث کیجا چکی ہے (فقرہ ۴۳۰ کتاب ہذا) لیکن عود حق لازم نہین ہے کہ وارث ناقابل سابق کو اسی درجہ مین گردے گویا کہ اسمین کبھی ناقابلیت تھی ہی نہین۔ دہرم شاستر کبھی جائز نہین رکھتا کہ وراثت معرض تعویق

(الف) دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۴۲۔
(ب) بودہ نرائن بنام امراؤ۔ بمبئی لا رپورٹس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۹۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹۔
(ج) رامچندر پیکاک صاحب چیف جسٹس کالیداس بنام کرشنی بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵ (اجلاس کامل) نیز دیکھو مقدمہ دوارکا ناتھ بنام ہرنارائن بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۳۔ وہی مقدمہ مسمی لابہ دوارکا ناتھ بنام دینو بندو دیبگلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۵۔
(د) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۰ فقرہ ۷۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱۱ فقرہ ۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صد ۶۹۲ مین رہے اور اگر دعویدار وقت وقوع توریث اس قابل نہین ہوتا ہے کہ وارث ہو تو بعد مین ازالۂ ناقابلیت اسکو یہ قدرت نہ دیگا کہ اس شخص کو بیدخل کر دے جسکی حقیت بوقت وجود نقص اُس سے بہتر تھی گو بعد ازالہ نقص کم رتبہ رکھتی ہو۔ مثلاً فرض کیجئے کسی شخص کے ایک بیٹا ہے جو اندھا پیدا ہوا ہے۔ پس اگر ہم خیال کر سکین کہ اسکی نابینائی قبل فوت پدر زائل ہو جائے تو کوئی شک نہین کہ وہ وارث ہوگا لیکن اگر وہ زائل نہین ہوئی اور باپ بیوہ چھوڑ کر مر گیا ہے تو وہ بیوہ وارث ہوگی۔ اور اگر بیوہ کی حیات مین نابینائی زائل ہوئی تو وہ جائداد پر قابض رہیگی البتہ اس کے مرنے پر بیٹا وارث ہوگا کیونکہ اس کے شوہر متوفے کا وہی نزدیک تر ہوگا۔ لیکن اگر باپ کے مرنے پر اس کا بھائی وارث ہو گیا ہو اور اسکی زندگی مین نابینا بیٹا صحیح ہو جائے اور پھر وہ بھائی بیوہ چھوڑ کر مر جائے تو بیوہ بھی وارث ہو گی نہ کہ سابق کا نابینا بیٹا۔ لیکن توریث کا شمار آخری مالک قطعی سے ہوگا جو بھائی ٹھہرتا ہے اور اسکی وارث بیوہ ہوگی نہ کہ وہ شخص جو شروع مین صرف اس کا بہنجا ٹھہرتا ہے (ھ)

ازالۂ ناقابلیت

لیکن اگر بھائی بھتیجے سے زیادہ قریب کا وارث چھوڑ کر نہ مرے تو کوئی شک نہین کہ وہ شخص جو پہلے بحیثیت پسر ناقابل کر دیا گیا تھا بھتیجے کی حیثیت سے وارث ہوگا۔ قواعد مندرجہ بالا ہائیکورٹ بنگالہ کے اجلاس کامل نے برنبار واقعات ذیل قرار دیئے تھے۔ یعنے الف کے مرنے پر اس کا بیٹا نابینا ہونیکی وجہ سے ناقابل وراثت تھا۔ اور جائداد

بیوگان جو ۱۸۴۹ء مین فوت ہوئین = الف — جو ۱۸۳۲ء مین فوت ہوا

ب

ج

پسر نابینا

پسر پیدا شدہ ۱۸۵۸ء

بیوگان الف پر منتقل ہو گئی جس مین سے آخری بیوہ نے ۱۸۴۹ء مین انتقال کیا۔ اور اس کے

(ھ) ہوبن موئی بنام رام پشور۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۲۷۹ و ہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۵ (پریوی کونسل) کتاب ہذا فقرہ ۱۷۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرنے پر جائداد ج۔ یعنی الف۔ کے بھتیجے کو پہنچی ۱۸۵۸ء مین شخص نابینا کے بیٹا پیدا ہوا اور
اس نے ج۔ پر جائداد کا دعوے کیا۔ اگر یہ شخص الف۔ کے وفات یا بیوہ آخر کی وفات
کے وقت زندہ ہوتا تو وارث ہوتا لیکن قرار یہ پایا کہ جب ایک مرتبہ جائداد ج۔ کو پہنچی تو
اسنے اسکو مالک قطعی کے پورے حقوق کے ساتھہ حاصل کیا اور ولادت مابعد سے
صد ۶۹۳ وہ جائداد مذکور سے محروم نہین کیا جا سکتا (و) اس مقدمہ مین اس امر کا فیصل کرنا ضرور
نہ تھا کہ اگر ج۔ کو جائداد پہنچنے سے پہلے خود مرد نابینا صحیح ہو جاتا تو کیا نتیجہ ہوتا لیکن یہ تجویز
کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس بیٹے یا متبنے کے مثل جو مالک آخر کی وفات کے بعد پیدا یا متبنے
ہوا ہو (سنا) بھتیجے کی حقیت زائل کر دیتا مگر یہ سمجھنا مشکل ہے کہ یہ قرائن کیون اس کے
حق مین متعلق کیے جائین اور اسکے بیٹے کے حق مین متعلق نہون جو بالکل صحیح پیدا ہوا تھا۔
پہلی صورت درحقیقت مطلقاً تمثیلی نہین ہے کیونکہ حمل کے بعد پسر غیر متولد بروی قیاس
قانونی واقعی موجود ہے لیکن فوراً جائداد پانے کے قابل نہین ہے کیونکہ رحم مادر سے
علیحدہ ہونے کے پہلے اس کا مر جانا ممکن ہے۔ رہا متبنے تو اسکی نسبت اسقدر کہنا کافی
معلوم ہوتا ہے کہ وارث ناقابل کے ساتھہ جو بعد مین بربنا رعایت خاص داخل کیا گیا
ان تمثیلون کو متعلق کرنیکی وجہ نہین ہے جو ایک اعلی حق رکھنے والے وارث کے صورت سے مستحق ہو
اختلاف فیصلہ جات بمبئی ۵۵۷ یہی مسئلہ بمبئی اور مدراس مین جب مختلف فیصلے
ہوئے تو پیدا ہوا تھا بمبئی مین (ح) حالت خاندان حسب ذیل تھی۔

الف

باپوجی	ب
لکشمن گونگا دبھرا	پانڈورنگ مدعا علیہ
باپوجی مدعی۔	رام چندر مدعا علیہ

(و) کالیداس بنام کرسٹن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ (اجلاس کامل) پریس منی بنام دینا ناتھہ بنگال
لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۷۔ دیوکشن بنام بدہ پرکاش انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹۔
(سنا) راگھبٹس ولسن بمقدمہ ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۷ دہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۲۹۳
اسکا مقدمہ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس مجلد ضمیمہ صفحہ ۴۷۔
(ح) باپوجی بنام پانڈورنگ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۱۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باپوجی مدعی کا دادا۔ مدعی علیہما (بھتیجا اور بھتیجے کا بیٹا) اور گونگا دبہرا لڑکا چھوڑ کر مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد بیٹے نے شادی کی اور مدعی پیدا ہوا اور اُس نے اپنے حصہ جائداد خاندانی کا دعوے کیا۔ پس بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ بنگالہ مین جو قاعدہ قائم کیا گیا ہو وہ بمبئی سے بھی برابر متعلق ہے۔ اور چونکہ کل جائداد باپوجی کے مرنے پر پانڈورنگ کو پہنچ چکی ہے تو پھر مدعی کی پیدائش مابعد سے اس کا استرداد نہین ہو سکتا۔ ص ۶۹۴

فیصلۂ مدراس | مقدمہ مدراس (ط) کے واقعات بھی بالکل ایسے ہی تھے۔

الف

سامی	ونکٹ سامی
بیٹا بہرا و گونگا	کرشنا۔ مدعا علیہ نمبر ۱
سامی۔ مدعی	

مدعی علیہ دوم — مدعا علیہ سوم

مدعی اپنے دادا کی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا۔ اور اس امر مین تنازع تھا کہ تمام جائداد سلسلہ غیر منقسمہ ونکٹ سامی مین پہنچ گئی۔ پس مدراس ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ فیصلہ بنگالہ دائے بھاگ کے خاص مسائل پر مبنی ہے۔ جس کی وجہ سے الف کا حصہ جداگانہ اسکی بیوہ کو پہنچ گیا اور پھر اسکے بھتیجے ج۔ کو ملا جسپر وہ بحیثیت جائداد جداگانہ قابض ہوا۔ لیکن بروئے متاکشرا سامی اور ونکٹ سامی کی نسلین حصہ داری غیر منقسمہ تھین اور اس قابل تھین کہ ولادت وحیات سے اُن مین کمی بیشی ہو۔ سامی کا حصہ بذریعہ پس ماندگی اُس کے بھتیجے کو پہنچا لیکن اس امکان کا محکوم تھا کہ اُس مین اُنکا جو حصہ ہے وہ سامی کی نسل مین کسی حصہ دار کی ولادت مابعد سے گھٹ جائیگا۔ کوئی شک نہین کہ اگر مدعی اپنے دادا کے زمانہ حیات مین پیدا ہوتا تو فوراً بلحاظ پیدائش جائداد خاندانی کا مالک مشترک ہو جاتا۔ عدالت نے خیال کیا کہ اس سے کوئی فرق نہین پیدا ہوا جو وہ بعد کو پیدا ہوا۔ اور اسلئے اس کو اس بھائی کے حالت کے مماثل ٹھہرایا جو جائداد ناقابل تقسیم کو بروئے حق پس ماندگی حاصل کرتا ہے لیکن اس کی حقیت زوجہ متوفی کے

(ط) کرشنا بنام سامی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعد مین متبنے آکر لینے سے زائل ہو جاتی ہے (ی)

مقدمات مذکور پر مباحثہ

و ۵۵۸ یہ امر ظاہر ہے کہ اگرچہ بنگالہ اور مدراس کے مقدمات مین جب طریقہ مندرجۂ بالا مطابقت کیجا سکتی ہے لیکن مدراس اور بمبئی کے مقدمات کو مطابق کرنے کا کوئی ذریعہ نہین ہے دونون تابع قانون متاکشرا ہتے اور جو مناسبت حقوق پسر متبنے سے پیدا کیگئی تھی وہ بھی ناقص تھی کیونکہ اسکی حالت کو ہمیشہ بے قاعدہ اور بعض صورتون مین اُن ہی قواعد کا محکوم سمجھا گیا ہے جو ایک بچہ کے حقوق کو جب وہ رحم مادر مین ہو محفوظ رکھتے ہین (ک) اس کے علاوہ یہ رعایت اُسی پسر متبنے کے ساتھہ کیگئی ہے جو بتبنیت قابض آخر (مرد) کیلئے عمل مین آئی ہو (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۱۷۵ تا ۱۷۹) پھر یہ کہ مدراس کے مقدمہ کا مدعی اس قاعدہ کے رو سے صرف حصہ دار ہو سکتا تھا کہ بیٹا یا پوتا جائداد اب جد مین بروے پیدائش حق حاصل کرتا ہے لیکن وہ جائداد پیدائش کے قبل ہی مدعا علیہا کے پاس جا چکی تھی اور گویا ایسی تھی کہ اُن کے ہاتھہ بیچ ڈالی گئی ہے اسلئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ وہ بروئے پیدائش کیونکر ایسی حصہ داری مین داخل ہو سکتا تھا جس کا وجود منقطع ہو گیا تھا۔ دادا کی وفات پر تمام جائداد کلیتاً بھتیجے کو پہنچی اور صرف اس کے بیٹے کے حقوق کی محکوم تھی۔ اور مدعی نے بروئے پیدائش اپنے چچا کے بیٹے کی جائداد مین کوئی حصہ نہین حاصل کیا پس بہ تعظیم تمام ان فاضل ججون کے واضح ہو گا کہ گویا اسکی پیدائش اُن کے حقوق کے زوال اور استرداد پر کوئی اثر نہین ڈال سکتی تھی۔

سلسلہ مذہبی مین داخل ہو جانا۔

و ۵۵۹ ۔ جو شخص کہ سلسلہ مذہبی مین داخل ہو جائے وہ بھی وراثت سے خارج کیا گیا ہے کیونکہ اُس نے اپنی خوشی سے تمام دنیاوی حقوق ترک کر دیے (ل) جو لوگ اس وجہ سے وراثت سے محروم ہین وہ تین قسم کے ہین

(ی) رگھونند ابنام بروسو کشور۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ و ہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹۔

(ک) ٹاگور بنام ٹاگور بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و ۳۹۷ و ۴۰۰ و ۴۰۴۔

(ل) یاجناوالک باب ۲ فقرہ ۱۳۷۔ و ششٹھ باب ۱۷ فقرہ ۲۷۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۳۔ دیکھا گ باب ۵ فقرہ ۱۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یعنی بن پرست (یا گوشہ نشین) سنیاسی یاتی (یا زاہد) اور برہم چاری (یا طالب علوم دینی دائمی) اس غرض سے کہ کسی شخص کو ان اقسام مین داخل کیا جائے اس امر کا ثبوت ضرور ہے کہ اس نے تمام دنیاوی جائداد کو قطعاً ترک کر دیا ہے۔ اور دنیاوی معاملات سے کلیتاً اور قطعاً دست کش ہو گیا ہے۔ محض یہ امر کہ کوئی شخص اپنے کو بیراگی یا دیہی فقیر کہتا ہے۔ یا درحقیقت بیراگی ہے بھی تو یہہ اپنی حد مین اسکو وراثت جائداد سے غیر مستحق نہین کرتا (م)

صد ۶۹۶ مجھے ان وجوہ کی کوئی شہادت نہین مل سکی جنکی نسبت قرار پایا ہے کہ برنار رواج پنجاب یا غیر آریا اقوام ہند مین وراثت سے محروم کرتے ہین۔ واضح ہو گا کہ صدر عدالت مدراس نے بعض مقدمات مین ٹامیلی وعویداران سے سنسکرت قواعد متعلق کئے ہین مگر مین خیال کرتا ہون کہ قواعد جو کامل طور پر برہمنی اصول پر مبنی ہین ان کیلئے ضرورت ہے کہ بہت ہی احتیاط کے ساتھ اُن اقوام سے متعلق کئے جائین جنہون نے پورے طور سے اصول مذکور کو قبول نہین کیا ہے۔ اور زیادہ تر اس وجہ سے کہ اصول مذکور (نیچرل اکویٹی) فطری عدل و انصاف مین کوئی وجود نہین رکھتے ہین۔

(م) کتاب ہذا فقرہ ۵۴۶۔ تلک چنڈی نام شام چرن۔ ویکلی رپورٹر۔ جلد ۱ صفحہ ۲۰۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیسوان باب

عورت کی حقیت

(صفحہ انگریزی) ۶۹۷

اُس جائداد مین جو مردون سے وراثتاً ملی ہو

استری دہن کے معنی

۵۶۰ اصطلاح استری دہن کو (جس کا لفظی ترجمہ عورت کی جائداد ہے) ہندو مقننن د و مختلف معنون مین استعمال کرتے ہین - ایک معنی سے تو وہ عورت کی خاص قسم کی جائداد مراد ہے جو شوہر کی زندگی مین بھی پورے طور سے اس کے زیر اختیار ہو (الف) دوسرے معنی مین وہ ایسی ہر قسم کی جائداد کو شامل کرتی ہے جسکی کوئی عورت مالک ہو جائے چاہے اس کے حقوق کی وسعت جائداد مذکور پر کتنی ہی کیون نہو (ب)

اب یہ امر واضح ہوگا کہ جو جائداد کسی عورت کے قبضہ مین ہو وہ فوراً ہی دو قسمون پر قابل تقسیم ہے جس کے بالکل ہی جداگانہ واقعات ہین یعنی وہ جائداد جو وراثتاً اسکو کسی مرد مالک سے پہنچی ہو اور وہ جائداد جو اور کسی طرح اسکو حاصل ہوئی ہو - اس کے بعد استری دہن کے متعلق جو کچھ مین لکھتا ہون اس سے مین نے اول قسم کی جائداد کو قطعاً خارج کر دیا ہے - کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ایک ہی لفظ کو اُن جائدادون سے متعلق

(الف) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ - ۱۸ -

(ب) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ - ۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے مین جو مختلف طریقون سے حاصل ہوی ہین اور مختلف اسناد کی بنیاد پر قبضہ مین ہین الجہن ہے۔

قیود نسبت اس جائداد کے جو وراثتاً ملی ہو۔

۵۶۱ ۔ وہ جائداد جو وراثتاً کسی عورت کو ملی اسکی تمثیلی صورت جائداد بیوہ ہے لیکن اب یہہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہی قیود ہر قسم کی جائدادون سے تعلق رکھتی ہین جو کسی عورت نے بروئے توریث کسی مرد سے پائی ہون چاہے اُن کو کسی حیثیت مین کیون نہ حاصل کیا ہو اور اسمین جو مستثنےٰ ہے وہ بمبئی مین صرف بہن کی جائداد کے متعلق ہے اور شاید بیٹی کے جائداد کے متعلق بھی۔ لیکن اسبارہ مین جو قاعدہ ہے وہ اب بھی زیر بحث ہے۔ کسی زمانہ مین عموماً یہ کہا جاتا تہا کہ جائداد بیوہ اسکی حیات تک کیلئے ہوتی ہے لیکن یہہ بالکل غلط ہے اور بالکل اسی طرح غیر صحیح ہے جیسے کوئی باپ کی جائداد کو کہے کہ بروئے قانون متاکشرا حین حیاتی ہے۔ صہ ۶۹۸

حیاتی جائداد نہین ہی

جائداد حین حیاتی یا ملک مخصوص یا جائداد امانت کا دہرم شاستر مین ذکر نہین ہے۔ اور اس مین جائداد کا اندازہ مدت کے لحاظ سے نہین ہی بلکہ استعمال کے لحاظ سے ہے جو جائداد کسی عورت کو وراثتاً پہنچی ہو اس کے کام مین لانیکی نسبت جو قیود ہین وہ اسی طرح کے ہین جیسے کہ مرد قابضون کے اختیارات کو محدود کرتے ہین البتہ مدارج مین فرق ہے۔ اور امتیازی صورت جائداد یہ ہے کہ عورت کے مرنے پر وہ جائداد آخر مرد مالک کے ورثا پر عود کرتی ہے کیونکہ خود وہ عورت کبھی سرمایہ جدید توریث نہین ہوتی (ج)

آخر مرد مالک کے ورثا پر عود کرتی ہے

۵۶۲ ظاہر ہے کہ یہ ہر دو اوصاف جائداد عورت باہم تعلق رکھتے ہین۔ ایسا کوئی سلسلہ توریث قرار دینا چنداں کارآمد نہو گا جو جائداد کو اس خاندان مین رکھے جس سے وہ ملی ہے تاوقتیکہ عورت

(ج) کلکٹر مولی ٹیم بنام کوالی ونکٹ مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۵۲۹ و ۵۵۰ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۹ (پریوی کونسل) کیسری کولینی بنام مونی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵ و ۵۳ و ۶۷ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد مذکور کلیتاً منتقل کر دینے سے باز نہ رکھا جائے۔ اس کے خلاف سلسلہ وراثت جو قرار دیا گیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ عورت کو خاص غرض سے جائداد دیگئی ہے جس کا انجام اس کے خاص ورثائے مابعد کو کوئی حصہ دینے کے بغیر ہوگا۔ لیکن یہ امر ہرگز صاف نہین ہے کہ آیا جائداد مرد کے ورثا پر عود کریگی کیونکہ عورت کو صرف خاص غرض سے دیگئی تھی یا اسکو بغرض خاص اسلئے دیگئی تھی کہ ان ورثا کے لیے اسکو محفوظ رکھے بایہ دونون باتین اس غرض کے لحاظ سے پیدا ہوگئین جس کیلیے یہ جائدادین ابتداً پیدا کیگئین۔

اسناد کی کمی | یہ عجب بات ہے کہ اسبارہ مین تصانیف ہنود مین بہت کم کچھ پایا جاتا ہے بہت ہی قدیم اقوال مین مندرج ہے کہ بیوہ کو جو جائداد شوہر سے وراثتاً ملے وہ اسکی معاملتکرنے سے ممنوع ہے۔ لیکن یہ کہین نہین بیان ہوا ہے کہ یہی قیود دوسرے ورثاے اناث سے بھی متعلق ہین۔ پھر۔ جو طریقہ وراثت قدیم اقوال مین قائم کیا گیا ہے اس کا یہہ مفروضہ معلوم ہوتا ہے کہ بیوہ یا بیٹی کے بعد جائداد مرد آخر کے ورثا پر عود کرتی ہے۔ لیکن جمتواہن کے وجود سے پہلے تک یہ کہین نہین کہا گیا ہے کہ ایسا ہی قاعدہ ہے (د) اور متاکشرا کے اصلی لفظون سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا قاعدہ نہین ہے (ھ)

صفحہ ۶۹۹

انتقال کی نسبت اختیار محدود

۵۶۳ پہلے امر یعنی عورت کے اختیار محدود نسبت انتقال جائداد کی نسبت ہمکو یاد رکھنا چاہیے کہ بروے شاستر جو قاعدہ تہا وہ اس اختیار کو محدود کرتا تہا اور اختیار قطعی مستثنے تہا خود مرد افسر خاندان قیود مین جکڑا ہوا تہا۔ رفتہ رفتہ جب جداگانہ اور مکسوبہ ذاتی جائدادین پیدا ہوئین اور وہ ٹیدین اور لے متعلق کیگئین تو گھٹ گیئن اور بالآخر بنگال مین جو قاعدہ ہے اوس سے بالکل مفقود ہوگئی ایک ہندو متقن کو یہ امر لغو معلوم ہوگا کہ جو کوئی شخص خیال کرتا کہ ایک عورت جو ممبر خاندان ہو وہ جائداد خاندانی مین بمقابلہ افسر خاندان بالاتر حقوق رکھے۔ مصنفین قدیم نے صرف ان تمام بیانات پر قناعت کی ہے

(د) دایبھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۴ تا ۵۹ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۳۰ و ۳۱ قانون وراثت ہندو مترجمہ ما صفحہ ۱۴۰۔

(ھ) کتاب ہذا فقرہ ۵۶۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ عورت کبھی خود مختاری کے قابل نہین ہے بلکہ زندگی کے ہر حصہ مین اسکو کسی مرد محافظ کی حفاظت مین رہنا چاہیے - اور بیوہ کو اپنے خاندان شوہر کے زیر اختیار رہنا چاہیئے (د) بیوہ کی نسبت یہ بھی ہے کہ جس پرہیزگاری کے ساتھہ اسکا بسر کرنا مدنظر تھا وہ خود اس کے حقوق صرف جائداد کیلئے مانع تھا (ز) اکثر اقوال جو تحقیقی طور پر ان قیود کا ذکر کرتے ہین جو عورت کے اختیار نسبت صرف جائداد پر موثر ہین وہ بیوہ سے تعلق رکھتے ہین - کاتیائن کا قول ہے کہ "بیوہ لاولد کو چاہیے" کہ اپنے مالک کے بستر کو پاک رکھے اور اپنے محافظ محترم کے ساتھہ بسر کرے اور اپنی حیات تک اعتدال کے ساتھہ جائداد سے متمتع ہو اس کے بعد جائداد ورثار کو ملے اور اسمین اس حد تک اسکی جائداد نہین ہے کہ ہبہ یا رہن یا بیع کرے" - (ح) مہابھارت کا قول ہے کہ "عورتون کو مردون کا ترکہ اسلیئے دیا گیا ہے کہ مصرف مین لائین - اسلیئے ان کو اپنے شوہرون کی دولت رائیگان نہ کرنی دینی چاہیے" (ط) لیکن نارد نے اس مسئلہ کو زیادہ تر تعمیم کے ساتھہ بیان کیا ہے "عورتون کے کاروبار معاملات بجز حالت تکلیف و تباہی بیکار و کالعدم ہین خاصکر گھر یا کھیت کا ہبہ کرنا گرو کرنا یا بیع ڈالنا - عورتون کو استحقاق نہین ہے کہ ہبہ یا فروخت کرین عورت کو درحالیکہ تمام خاندان کے ساتھہ رہتی ہو صرف حق حین حیاتی حاصل ہے البتہ عورت کے اسطرح کے معاملات جایز ہین جسمین شوہر نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہو یا شوہر نہونے کی صورت مین بیٹے نے یا شوہر و پسر نہونیکی

صفحہ ۷۰۰

(ز) منو باب ۸ فقرہ ۱۶۴ - باب ۹ فقرہ ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰۴ یاجنیا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲۷ - نارد باب ۱۲ فقرہ ۲۸ تا ۳۰ - سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۳۵ تا ۳۹ -

(ح) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۶۱ - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ - رائے عدالت کلکٹر مولی ٹیم بنام کیولی ورمس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۵۵۱ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۹ - (پریوی کونسل)

(ط) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۵۲ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۴ - بیوہ چنتامنی فقرہ ۲۹۲ - وجیشتی مقتبسہ سمرتی چندرکا باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۲۸ - قانون وراثت بحب ورد مترو دیا صفحہ ۱۳۶ فقرہ ۳۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورت مین راجہ نے منظوری دی ہو" (ی)

سبب قیود | اگر جلیا مین بیان کر چکا ہون (ک) بیوہ کی وراثت ابتداً اس طور سے شروع ہوئی کہ اجمالی طریقہ سے اپنی پرورش کر سکے تو فطرتاً یہ نتیجہ نکلے گا کہ اسکا اختیار تصرف جائداد محدود ہوگا اور اُس کے مرنے پر جائداد ورثائے خاندان شوہر پر عود کر جائیگی - غالباً یہی اصلیت مان اور دوسری مورث عورتون کی جائداد کے قیود سے بھی منسوب کیجا سکتی ہے -

جائداد دختر | ۵۶۴ - لیکن توجیہہ مذکور بیٹی سے متعلق نہو گی کیونکہ وہ وراثت کو بطریق نفقہ نہین پاتی ہے جس کا لزوم اسکی شادی ہو جانے پر ختم ہو جاتا ہو بلکہ مالک متمتع کی حیثیت سے حاصل کرتی ہے - ممکن ہے کہ بیٹی کیلئے جو قیدین پیدا ہوئین وہ اصلاً اس وراثت کے فطری تنفر سے پیدا ہوئین جس سے جائداد خاندانی مستقلاً دوسری نسل مین چلی جائے (ل) اور جب وراثت کو یہ سمجھا جائیگا کہ فوائد مذہبی کا حامل ہے تو اس اصول کو اور بھی قوت ہو گئی جس کے رو سے ہر وارث بادی النظر مین جائداد کو آخر مرد وارث کے رسوم کریا کرم ادا کرنیکا لوازمہ سمجھکر لیتا ہے جب وارث مرد ہوتا ہے تو خود اس کے کریا کرم پر توجہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے اس کے مرنے پر جائداد اُن لوگون کو پہنچتی ہے جو اسکو پنڈ دینے کے پابند ہین یعنی خاص اس کے وارث لیکن جہان جائداد کسی عورت کو ملتی ہے تو اس کی کریا کرم کے اخراجات بالکل خود مختارانہ ہوتے ہین یعنے اگر کنتخدا ہے تو شوہر کے خاندان سے ہوتے ہین پھر بھی مرد متوفی کے لئے جس فرض کا ادا کرنا ہے وہ باقی رہتا ہے اور اس کا ایفا صرف اسوقت ہوتا ہے جب جائداد اس کے کسی ممبر خاندان کو واپس ہوتی ہے جو بحیثیت وارث اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ اس کے سرادھ ادا کرے = اب

صد ۷۰۱

(ی) نارد باب ۳ فقرہ ۲۷ تا ۳۰ -

(ک) کتاب ہذا فقرہ ۴۸۳ -

(ل) رواج کی بنیاد پر یہ قاعدہ پورے طور سے پنجاب مین بیوہ بیٹون اور ماؤن کیلئے قائم ہو گیا ہے پنجاب کسٹمس صفحہ ۱۶ و ۴۵ و ۵۲ و ۵۴ و ۵۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر قابض عورت اسکی پابند ہے کہ جائداد کو اسکے خاندان مین واپس کرے تو فطرتاً یہ لزوم پیدا ہوگا کہ جون کی یتون واپس کردے - کیونکہ اسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ جائداد پر صرف ایک خاص کام کیلئے قابض اور اسکی پابند ہے کہ دوسرے وارث پر بلا کاست غرض مذکور انجام دینے کی قابلیت کے ساتھ منتقل کردے -

قید تمام ورثائے اناث سے تعلق رکھتی ہے -

۵۶۵ - اس قاعدہ کی اصلیت چاہے جو کچھ ہو مگر اب اسمین شک نہین ہوسکتا کہ بمبئی کے سوا اب عام طور پر یہ قاعدہ موجود ہے کہ جہان کوئی عورت بحیثیت وارث کسی مرد کے جائداد پاتی ہے تو وہ ایک مفید حقیت پاتی ہے اور اسکی وفات پر اسکے ورثا کو جائداد نہین پہنچتی بلکہ اس شخص پر منتقل ہوتی ہے جو آخری مالک قطعی کا وارث ہو - بنگالہ مین یہ قاعدہ ہمیشہ سے غیر متنازعہ تھا کیونکہ جمتواہن نے اسکو صراحتاً قائم کردیا تھا (م) ایک زمانہ مین سمجھا گیا تھا کہ جنوبی ہند مین کوئی دوسرا قاعدہ شایع ہے (ن) یہ خیال متاکشرا کے ایک قول پر مبنی تھا جو ایسی جائداد کو استری دہن کی مد مین قرار دیتا معلوم ہوتا ہے جو ورثائے عورت کو پہنچتی ہے مگر واضح ہوگا کہ مدراس مین اب اس قول کی وقعت نہین کیجاتی ہے لیکن چونکہ یہ قول بہت سے مخالف سلسلہ فیصلہ جات بمبئی کی جڑ معلوم ہوتا ہے اور چونکہ یہ معاملہ بھی مورخانہ دلچسپی کا ہے اس لئے ضرور ہوگا کہ اس عبارت کی کسیقدر موشگافی کے ساتھ جانچ کیجائے -

بروئے متاکشرا استثنا فرض کیا گیا ہے -

۵۶۶ - تمام بحث اس مسئلہ پر رجوع ہوتی ہے کہ آیا عورت کی جائداد کا نزول مطرحہ متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۸ و ۹ - ایسی

(م) دائبھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۵۷ تا ۵۹ - باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۳۰ و ۳۱ جگناتھ ڈائجسٹ صفحہ ۴۹۴ و ۴۹۷ ہری داس بنام نگین مونی - مقدمات سوستری بسلسلہ مارشلس ریپورٹس بحالت اپیل بہائیکورٹ بنگالہ صفحہ ۶۵۷ -

(ن) اسٹرلنگس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ و ۲۴۸ - اسٹرلنگس منیول فقرہ ۳۵۴ - گوپال بنام نرائن فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۷۶ - اپاؤ بنام لنگن ایضاً بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۴۷ - جگ ندا بنام کماچی امّا ایضاً بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۲۴۴ پانڈیچری کی عدالتین یہ قرار دیتی ہین کہ بیوہ بہی جو جائداد اپنے شوہر سے وراثتاً پاتی ہے اسکی قطعی مالک ہوتی ہے اور اسکے ٹھکانے لگانیکا پورا اختیار رکھتی ہے - ای اسٹ صفحہ ۱۷۸ و ۳۱۴ و ۳۲۴ و ۳۴۰ - ۳۴۷ و ۳۱۵ کنٹر صفحہ ۳۱۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمام قسمون کی جائداد سے متعلق ہے - جن کا اُس نے فصل مذکور کے فقرہ - ۲ و ۳ مین ذکر کیا ہے یا اقسام جائداد مذکور کی صرف بعض قسمون سے متعلق ہے - فصل یازدہم یاجاولک کی اُن تینون اقوال کی شرح ہے باب ۲ فقرہ - ۱۴۳ تا ۱۴۵ - جو استری دھن کے متعلق ہین - اور اُن کا بیان مصنف کے اسی معمولی طریق مین ہے کہ دوسرے مصنفین سے بھی اقتباس کرتا ہے - وہ (فقرہ - ۱) ان تینون اقوال کی پہلی قول کو اس طریقہ سے شروع کرتا ہے جس کو مسٹر کولبروک نے حسب ذیل ترجمہ کیا ہے کہ "عورت کو جو کچھ باپ ماں شوہر یا بھائی کی طرف سے دیا جائے یا عروسی مین پہنچا ہو یا اس کے مرد کے دوسری عورت کے ساتھہ شادی کرنے پر ہدیتاً دیا گیا ہو یا اور کوئی (کمبوبہ جداگانہ) ہو تو وہ استری دھن کہا گیا ہے" - اصل قول کا وہ لفظ جس کے معنی اور کوئی کیے گئے ہین وہ آدی ہے جو اصطلاح مذکور مین شامل کیگئی ہے مگر درحقیقت اس کے معنی وغیرہ کے ہین اور ایسا ہی اور مقامات پر ترجمہ بھی ہوا ہے - (س)

تعریف متاکشرا نسبت استری دھن -

اسلئے بادی النظر مین لفظ مذکور اسی قسم کی جائداد سے تعلق رکھتا ہے جو اس سے پہلے مذکور ہے یعنے عطیات خاص جو عورت کو خاص اپنے خاندان سے ملین یا جو عطیات بحیثیت عروس اس کو ملین یا بحیثیت زوجہ ترک شدہ دیے جائین - دوسری فصل مین وجانیشور نے اسی قول کا اعادہ کیا ہے اور اس اضافہ کے ساتھہ اس کی تشریح کرتا ہے کہ "اور نیز وہ جائداد جو اس نے وراثت خرید تقسیم تصرف یا بروے فیصلہ حاصل کی ہو اسکو منوجی اور باقی لوگون نے استری دھن کہا ہے" - مگر منوجی نے ہرگز ایسا کوئی امر بیان نہین کیا ہے اور اُن کا بیان (باب ۹ فقرہ - ۱۹۴) متاکشرا مین اسی فصل کے جو ہی ضمن مین درج ہے اور ذاتی عطیات مین اسقدر محدود ہے کہ وجانیشور اور دیگر شارحین نے یہ اضافہ کرنا ضروری خیال کیا ہے کہ اس مین چھ قسم کے عطیات بیان کیے گئے ہین وہ دوسری قسم کی جائدادون کے ماسوا نہین ہین - مگر تعریف جو فقرہ - ۲ کے آخر مین ہے

(س) دیکھیے ترجمہ متن باب ۲ فقرہ - ۱۴۳ - ارنسٹ لودر ویرودھ نیز ترجمہ ڈاکٹر برنل دورہ ہاج صفحہ ۴۵ - نیز دیکھیے اُن کی توضیح - تمہید صفحہ ۱۳ - مسٹر صفحہ ۱۷۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ گوتم مقبسہ متاکشرا باب فصل افقرہ ۸ مین پائی جائیگی کہ "ملکیت وراثت خرید تقسیم۔ تصرف یا فیصلہ کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے (ع) لیکن یہ عام تعریف ملکیت ہے نہ کہ بالخصوص تعریف استری دہن اسلئے عبارت متاکشرا کے محض یہہ معنی ہوتے ہین کہ عورت جائداد صرف خاص طریقون ہی سے حاصل نہین کرتی ہے جو خاص واقعات انتقال و توریث اس مین پیدا کرتے ہین بلکہ ہر ایسے طریقہ سے حاصل کرتی ہے جس کے ذریعہ سے مرد حاصل کر سکتے ہون۔ اسکے بعد فقرہ ۳ مین اس تقریر سے اس امر کو بالکل صاف کرتا ہے۔

کوئی اصطلاحی معنی نہین ہین

"اصطلاح استری دہن کے معنی اُسکے وجہ تسمیہ کے موافق ہین وہ کوئی اصطلاحی لفظ نہین ہے۔ کیونکہ اگر لفظی معنی قابل منظوری ہین تو اصطلاحی محوائے کلام نادرست ہے"۔ یعنی ناظر کو اُس سے صریحًا معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ لفظ استری دہن کا استعمال کرتا ہے تو وہ عورت کی جائداد خاص یا مصطلح مراد نہین لیتا بلکہ ایک عورت کی جائداد مراد ہوتی ہے جو کسی جایز ذریعہ سے اسکو پہنچی ہو (ف) اس کے بعد فقرہ ۸ مین کہتا ہے کہ "جائداد عورت کی اسطرح تعریف کیگئی ہے۔ مصنف مذکور (یعنے یاجنا ولک) اسکے بعد اسکی تقسیم بتلاتا ہے کہ "اگر وہ لاولد مرجاے تو اسکے اقربا جائداد مذکور پاتے ہین" پس سوال یہہ ہے کہ کس قسم کی جائداد سے یہہ قاعدہ متعلق ہوتا ہے؟ اور کیا اُس کا تعلق استری دہن سے اسکے اصطلاحی معنون مین ہے یا آنکہ عام معنون مین ہے۔ دوسرے لفظون مین یہہ کہ کیا اس کا تعلق اُس کے ان معنون کے لحاظ سے ہے

(ع) دیکھو منوبابا فقرہ ۱۱۶ جسمین وہ سات جایز طرق حصول جائداد کو ظاہر کرتے ہین جنمین سے آخر کے تین طریقے مخصوص مذکورین

(ف) جسطرح انہون نے اس لفظ کا جسطرح استعمال کیا ہے اُس کے یہ صریحًا خلاف ہے اُسکی خاص جائداد وہی ہے جسکے دیڈالنے بیچنے اور کام مین لانیکا اختیار اسکو خارج از اقتدار شوہر حاصل ہو۔ دایبھاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۸۔ اسیطرح کاتائن بھی استری دہن کی اصطلاح سے عورت نے جو کچھہ پیدا کیا ہو یا جو کچھہ اسکو شوہر کے اقربا یا والدین کے علاوہ اور کسی سے ملا ہو خارج کرتا ہے جیگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۵۔ ان لوگون نے اس جائداد کو استری دہن مین شامل نہین کیا ہے جو اسکو وراثتاً ملی ہو۔ سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۱ میوکھہ باب ۴ فصل ۱ ویرمترودیا صفحہ ۲۴۶ ا دہو یہ فقرہ ۵۰ یاودہ باب صفحہ ۴۵ اس کے خلاف اور ویرمترودیا صفحہ ۲۱۱ فقرہ ۲ اور سرسوتی ولاس فقرہ ۲۶۴۔ دونون تعریف متاکشرا کی سرد ہین۔ اور نیز ایبرک کملاکر دیوانند واہین اور نند پنڈت بیجاونتی مین اور ویرمترودیا جو فقرہ ۲ مین اسکی پیروی کرتی ہین دیکھو ڈاکٹر جالی کی کلچر صفحہ ۲۴۸ تا ۲۵۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو یاجناوالک نے بیان کیے ہین یا ان معنون کے لحاظ سے ہے جو وجنانیشور نے بیان
کیے ہین - مین خیال کرتا ہون کہ ظاہرا قاعدہ مذکور اس کے پہلے اور محدود معنون پر
منطبق ہوتا ہے - اور وہ یاجناوالک کی دوسرے اور تیسرے قول کا اقتباس ہے جو ابتدائی
قول یاجناوالک کی تعریف کے بعد واقع ہوتا ہے اور صرف اسی قسم کی جائداد سے
متعلق کیا جاسکتا ہے جنکی یاجناوالک نے تصریح کردی ہے - ظاہرا یہ اس طریقہ کا مختتم نہین
ہے جس مین تمام جائداد چاہے عورت نے کسی طرح حاصل کی ہو منتقل ہوگی کیونکہ فقرہ
۱۴ و ۲۰ - اور ۳۰ مین تین - اور طرق توریث درج کیے گئے ہین - یہ طریقے اس سے
مختلف ہین جو یاجناوالک نے بیان کیے ہین اور اس جائداد پر منطبق ہوتے ہین جو انکی
تعریف سے خارج ہے متاکشرا کی - اس فصل کا کوئی جز اصطلاحاً اس جائداد سے نہین
متعلق ہوتا جو عورت نے مرد سے وراثتاً پائی ہو جس کا سبب ظاہری یہ ہے کہ اس
قسم کی جائداد کی توریث اسی باب کے ابتدائی فصل مین مختتم سمجھی گئی ہے - اور ان
فقرون مین اس نے یہ بیان کیا ہے کہ مرد کی جائداد بیوہ بیٹی نواسہ یا ان کے نہونے پر
والدین اور دوسرے اشخاص پر کیونکر منتقل ہوگی - لیکن اگر فقرہ زیر بحث اس جائداد سے
تعلق رکھتا ہے جو عورت کو مرد سے وراثتاً ملی ہو تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر کوئی بیٹی جائداد پائے
تو وہ اسکی بیٹی کو ملیگی یا بیٹی کے بیٹے کو یا اس بیٹے کے بیٹے یا اس کے شوہر کو
ملیگی - لیکن یہہ سلسلۂ توریث صریحاً متاکشرا کے ان مقامات کے خلاف ہے جہان صراحتاً
اس قسم کی جائداد کی توریث بیان ہوئی ہے - الغرض جو رائے مین پیش کرتا ہون
وہ یہ ہے کہ وجنانیشور اصطلاح استری دھن مین وہ جائداد شامل کرتا ہے جو ایک عورت
کسی طرح پائی ہو - اس جائداد کی توریث جو اس نے کسی مرد سے پائی ہو مثلاً شوہر
باپ یا بیٹے سے پائی ہو اسکے باب ۲ کے ابتدائی دفعات مین درج ہے اور جو جائداد
اس نے اور کہین سے پائی ہو وہ فقرہ ۱۱ مین مندرج ہے (ص) رہین اسکی اور قابلیت
یعنی قابل انتقال ہونا تو اسپر وہ کہین بحث نہین کرتا ہے - *

۷۰۴ ص

(ص) دیکھیے رائے جسٹس ہالوی صاحب کشنا کیسر بنام دوسنگا بوار - رپورٹ ہائکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۴۰
یہ تصریح عبارت مذکور کو اس معنی سے مقرر کردیگی جو مسٹر کیرلی نے اس مین سے متعلق کیے ہین - ارلی انسٹی ٹیوشنس ص ۳۳۱
* احتیاطاً بموجب دھرم شاستر مروجہ بنارس کے بصورت نہونے کسی شہادت خلاف کے یہ قیاس کیا جائیگا کہ بیاہ کسی ایک طریقہ
کے بمنظر طرق پسندیدہ کے ہوا تھا اور بدین وجہ وارث عورت کی جائداد (استری دھن) کا قریب ترین رشتہ دار مساۃ کے
شوہر کا ہوتا ہے نہ مساۃ کے باپ کا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۵۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مخالف رائین

۵۶۷ یہ بیان بلاشبہہ دو لوگ بالکل ہی ناقابل تسلیم خیال کرتے ہین کہ منہا کشرا اصطلاح استری دہن مین صرف وہی جائداد نہین شامل کرتا ہے جو مرد سے وراثتاً پائی ہو بلکہ اسکا بیان ہے کہ اس قسم کی جائداد عورت کی وفات پر اسکے ورثار پر منتقل ہوتی ہے نہ کہ مرد قابض آخر کے ورثار پر منتقل ہوتی ہے (ق) اور ڈاکٹر جالی نے بھی (ر) اس بنیاد پر اس مین حجت کی ہے کہ جو تعظیم شایان یاجناولک ہے وہ یہ سمجھنا ناممکن کرتی ہے کہ وجنانیشور نے اس امر کو تسلیم کیا ہو کہ اس نے استری دہن کی جو تعریف کی ہے وہ اس قول کے مخالف یا اس سے متجاوز ہے جسکو وہ بیان کررہا ہے ص ۷۰۵

پس اگر سلسلہ توریث مصرحہ فقرہ ۸ و ۹ صرف استری دہن محولہ یاجناولک سے بھی تعلق رکھتا ہو تو بھی استری دہن مذکور کو اس کے معنون مین لیا جانا چاہیئے جو اُسنے یاجناولک کا مقصود سمجھا تھا۔ بحث یہہ ہے کہ اگرچہ یاجناولک نے جیسا کہ ڈاکٹر جالی نے تسلیم کیا ہے (صفحہ ۲۴۳) استری دہن کا لفظ اس کے اصطلاحی معنون مین استعمال کیا ہے جس سے وہ جائداد خارج ہے جو مرد سے وراثتاً ملی ہو پھر بھی وجنانیشور نے اُس کے معنی مین غلطی کی اور اسلئے فقرہ ۸ و ۹ مین یہہ مقصد رہا کہ سلسلۂ توریث کو اس تمام جائداد سے مختص کیا جو کسی طریقہ سے بھی کسی عورت نے حاصل کی ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا یہ مقصود نتھا کیونکہ جیسا مین فقرہ ۵۶۶ مین بیان کرچکا ہون اس نے بعد کو فقرات ۱۴ و ۲۰ و ۳۰ مین مختلف سلسلہ جات توریث نسبت مختلف اقسام استری دہن بیان کردئے ہین پس اگر اس قسم کی جائداد ین فقرہ ۸ مین شامل نہین ہین تو ہم بطور نتیجہ ضروری یہ کیون فرض کرین کہ مرد سے جو جائداد وراثتاً ملی ہو وہ اسمین شامل ہے؟ ظاہر ہے کہ اسمین دو جداگانہ سوالات ہین اول یہ کہ کیا وجنانیشور کا یہ مقصود تھا کہ اسطرح سے وراثتاً جو جائداد ملی ہو وہ عورت کی بیٹیون اور ان بیٹیون کے بیٹون کو ملیگی؟ دوسرے یہ کہ ہم اس امر کا کیا جواب دین کہ سب سے بڑی یا اثر شاج جو اسکو بطور سند قبول کرتے ہین وہی اس سلسلہ توریث مین اس سے اختلاف کرین؟ وراسترودیا جیسا کہ بیان

(ق) بنرجی لاآف میاج اینڈ اسٹری دہنم صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۴ وسیٹ اینڈ بہولرس ڈائیجسٹ صفحہ ۱۴۶ و ۳۲۳۔
(ر) لکچرس صفحہ ۲۴۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو چکا نسبت معنی لفظ استری دہن وسیع تشریح بیان کردہ متاکشرا کو قبول کرتا ہے لیکن
جب مصنف مذکور سلسلہ توریث پر پہنچتا ہے تو وہ صراحتاً بیان کرتا ہے کہ بیوہ کی وفات
کے بعد اُس کے شوہر کے ورثار جائداد پاتے ہین جس کے لئے وہ کاتیاین کے اس
قول کا حوالہ دیتا ہے کہ "بیوہ لاولد کو چاہئے کہ اپنے شوہر کا بستر پاک رکھے اور اپنے
حافظ بزرگ کے ساتھہ رہکر صرف اپنے شوہر کی جائداد سے بقدر ضرورت اپنی حیات
تک متمتع رہے اور اس کے مرنے پر ورثار یا دیاد اس جائداد کو پائین" اور اس کی
بعد معنی کے طور پر بیان کرتا ہے کہ "بیوہ کے بعد ورثائے شوہر یا دیا دینی وہ لوگ
جو اسکی جائداد غیر منقسمہ پانے کے مستحق ہین وہ بھی لین جو جداگانہ بھائی کی جائداد سے۔ اسکی
زوجہ کی تمتع کے بعد باقی رہے۔ نہ یہ کہ وہ لوگ لین جو جائداد زوجہ کے وارث ہین مثلاً
بیٹیان وغیرہ"۔ (ش) متاکشرا مین صراحتاً اس قسم کا کوئی بیان نہین ہے لیکن سلسلہ
توریث جائداد جداگانہ مذکور مندرجہ باب ۲ دفعات ۱ تا ۳ مین یہہ قاعدہ بھی درج معلوم
ہوتا ہے۔ اور اسی سے ان دفعات کی فقرہ ۱۱ کے ساتھہ تطبیق ہوگی اور یہہ بھی
واضح ہوگا کہ وہ مفسرین جو بلاشبہہ اس امر کو جائز نہین رکھتے ہین کہ کسی مرد کی جائداد
کسی عورت کے ورثائے خاص پر منتقل ہو یہہ نہین خیال کرتے معلوم ہوتے کہ متاکشرا
سے اختلاف کر رہے ہین۔

ص ۶۰۶

ہرادن سے تعلق نہین ہو سکتا

پھر اگر عبارت متاکشرا کے یہہ معنی لئے جائین کہ وہ تمام جائداد جو عورت
کو وراثتاً ملے اُس کے ورثائے خاص پر منتقل ہوتی ہے اور مرد
قابض آخر کے ورثار کو نہین پہنچتی تو اسی قاعدہ کو ایسی ہر ایک صورت
سے متعلق ہونا چاہئے جس مین کوئی عورت بطریق مذکور وارث ہوتی ہو یعنی بیوہ یا ماں
سے اسیقدر جس قدر بہن یا بیٹی سے۔ مگر اس قسم کی توریث اس جائداد کی نسبت
جو بیوہ نے وراثتاً پائی ہو جملہ مسائل متاکشرا اور رواج دیگر حصص ہند کے قطعاً خلاف ہے۔

(ش) ورد متر ودیا صفحہ ۱۳۶ و ۱۴۰ جسٹس ولسلیٹ صاحب کہتے ہین (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۰) کہ "مدراس کی
نسبت یہہ ہے کہ وہان کی سند مین سمرتی چندرکا اور مادھویا جو متاکشرا کے اصلی خیال حقوق زنان کو رد کرتی ہین وہ اس کے
قانون اور بمبئی کے قانون مین کوئی مطابقت ہونیکی مانع ہین۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی قول تماکشر اکم از کم دو موقعون پر جوڈیشل کمیٹی کے روبرو اس قرارداد کے لئے استدلال کی حیثیت سے پیش ہوا تھا کہ بیوہ اس جائداد پر جو اُس نے شوہر سے پائی ہو بہ نسبت اور مقامات کے اُن مقامات پر بہت زیادہ اقتدار رکھتی ہے جہان تماکشر اپر عمل ہوتا ہے۔ مگر استدلال مذکور ہمیشہ ناکام رہا اور یہ پورے طور سے طے ہو گیا ہے کہ بیوہ صرف مشروط حقیت پاتی ہے جو اسکی وفات پر ورثائے شوہر پر منتقل ہو جاتی ہے (ت) اور یہی پورے طور سے ہائیکورٹ بمبئی کا بھی مسلمہ ہے (ث) اور باقی تمام پریسیڈنسیون کی عدالتون کا بھی یہ اعتراف ہے کہ جب مان یا دادی بیٹے یا پوتے کی وارث ہون تو وہ جائداد بالکل ایسی حیثیت سے پاتی ہین جس حیثیت سے بیوہ کو

صفحہ ۷۰۰

(ت) ٹھاکر بنام رائے تلک رام - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۹ و ۱۷۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳ (پریوی کونسل) بھگوانداس بنام مینا بائی ایضاً صفحہ ۴۸۷ و ۵۰۹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۳ (پریوی کونسل) کلکٹر مولی پٹم بنام کیولی ونکٹ - مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۵۲۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۹۔ (پریوی کونسل) بیواد چنتا منی صفحہ ۲۶۱۔ کیرت بنام کولاہل - مورس انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۳۳۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ (پریوی کونسل)۔

(ث) رائے عدالت - پران جیوندا س بنام دیوکنور بائی - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۰۔ جمیت رام بنام بائی رجنا - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۰ لکشمی بائی بنام گنپت مورد یا - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۶۳ (صیغہ ۲ ابتدائی دیوانی) بہاسکر بنام مہادیو رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۔ یہ قاعدہ اس جائداد غیر منقولہ سے متعلق قرار دیا گیا ہے جو وفات بیوہ پر غیر صرف شدہ موجود ہو۔ ہری لال ہرجیوندا س بنام پران ولب داس - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۹۔ اس کے بھنکانے لگا دینے کے اختیار کی نسبت دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۵۹۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے (خ) پس اگر ایسا ہی ہے تو یہ قیاس بہت ہی قوی ہے کہ دوسرے ورثائے
اناث کیلئے بھی اس عبارت کی یہی تعبیر کیجائے تاکہ یکسان انطباق ہو سکے۔

بیٹی

۵۶۸ - دوسری عورت جو مرد کی وارث ہو سکتی ہے (بیٹی کے
سوا) صرف بیٹی ہی ہے وہ جائداد جو بحیثیت دختر اس کو ملتی ہے بحیثیت
سزی دہن اس کے پاس سے نہیں جاتی چنانچہ یہ امر اس حالت سے ظاہر ہے کہ جہاں
کئی بیٹیاں ہوتی ہیں جن میں سے ہر ایک کے بیٹے ہوتے ہیں تو جب وقت تک سب
بیٹیاں نہ مر جائیں انکا کوئی بیٹا جائداد نہیں لیتا اور پھر وہ سب کے سب بالروس۔
(کتاب ہذا فقرہ ۵۱۹) یعنی مرد مورث کے ورثائے حقیقی بنکر وارث ہوتے ہیں
نہ یہ کہ اپنے ماؤں کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

بنگال

عدالتہائے بنگالہ سے بنکر اریہ طے ہو چکا ہے (صرف ان ہی مقدمات
میں نہیں جو دائے بھاگ کے تابع تھے بلکہ ان مقدمات میں بھی جو
قانون متاکشرا دمتہلا کے تابع تھے) کہ بیٹی کی جائداد بالکل ہی بیوہ کی جائداد کے
مطابق ہے۔ یعنی کیا بلحاظ اختیار مقیدہ نسبت انتقال جائداد اور کیا بلحاظ اس امر کے

(خ) دھرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۲۵ - ۱ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ و ۲۰۹ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۵ -
بنگال کے متعلق دیکھیے مقدمہ بچا بنام ان پرنا فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ (۲۱۵)
لوز بنام رام کمار ۱ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۳۰۱ (۳۹۳) بھیرو بی بنام بنیب کشن۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ
جلد ۴ صفحہ ۵۳ (۶۱) ہم لتا بنام گولک چندر۔ ۱ ایضاً جلد ۷ صفحہ ۱۰۸ (۱۲۷) رگھوبر بنام سماۃ تلشی ۱ ایضاً بابتہ
۱۸۳۱ء صفحہ ۸۷ متہلا کی نسبت دیکھیے بیواد چنتامنی صفحہ ۲۶۳ پنچانند بنام لال شام ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴۰
دراس کے متعلق دیکھیے باچی راجو بنام وینکٹ اپادو رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰۲ کٹی
نم راداکرشنا۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۸ ولنکی بنام وینکٹ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴
صفحہ ۱۸۱ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۴ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۲۱ بمبئی کے متعلق
دیکھیے مقدمہ وتایک بنام لکشمی بائی۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۷ نرسپا بنام سکھارام ۱ ایضاً جلد ۶ صفحہ ۲۱۵
(مسمات اپیل دیوانی) ممالک مغربی و شمالی کی نسبت دیکھیے مقدمہ بھوکر بنام رنجیت انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۹۱ سکھیہ رام
بنام بشنبائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۵۳ و ہونڈو بنام گنگابائی ۱ ایضاً صفحہ ۳۶۹ - زیر عدالت ہمین گاؤدا
بنام اپاگاؤدا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ - تلجا رام بنام متہراداس ۱ ایضاً جلد ۵ صفحہ ۶۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اسکی وفات کے بعد باپ کے ورثار وارث ہوتے ہین نہ کہ اسکے ورثار (ذ) بہار دومرتبہ اسی طریقہ سے عبارت متاکشرا وسندہاے بمبئی کی (جس کی رائے مین اختلاف ہے) پوری جانچ کے بعد ہائیکورٹ مدراس مین طے ہوا ہے (الف) اوران عدالتون کے احکام پریوی کونسل مین بھی بحال رہے ہین۔ اسلیئے بیٹیون کی نسبت قانون وہی اختیار کیا جاسکتا ہے جو جملہ حصص ہند مین (تجز بمبئی کے) بیواؤن اور مادرن کیلئے ہے

قاعدہ بمبئی کی نسبت اہلیت جائداد حاصل کردہ وارث جنس اناث۔

۵۶۹ بمبئی کی عدالتین ورثاے اناث کو دو قسمون پر منقسم کرتی ہین یعنے وہ جو شادی کے ذریعہ سے اس مرد کے گوتر مین داخل ہوتی ہین جسکی کہ وارث ہوتی ہین بیوہ کے مثل جائداد پاتی ہین۔ اور جو دوسرے گوتر کی ہوتی ہین یا اپنی شادی پر مرد مالک آخر کے

(ذ) دائے بہاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۳۰ دہم شاستر گمناٹن جلد ۱ صفحہ ۲۱۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۲۴۔ سریف گمناٹن صفحہ ۲۔ گنگامیا بنام کشن کشور فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۸ (۱۷۰) گوسائین نام سماکین ایضاً جلد ۶ صفحہ ۷۷ (۹۰) ارنگالہ مقدمہ گیان بنام دکھرن ایضاً جلد ۴ صفحہ ۳۳۰ (۴۲۰) دیوپرشاد بنام بجورا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۴۵۔ نوٹ ۱ از متہلا مقدمہ پھول بنام چنو بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳۵ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۶ قانون بنارس۔ جہان فیصلہ جات بمبئی پر غور ہوا اور نامنظور ہوے۔ مگر پریوی کونسل مین بحال رہے۔ دیکھیے انگلش لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۵۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۴۷۔

(الف) سنگما لا تھ امل بنام ولندا۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱۲۔ فاکیٹر بنام دورسنگا بتوار۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۱۰ منو ودو گنڈ بنام دوراسنگ تیوار صفحہ ۲۹۰۔

۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ ص ۹۹ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۹۰۔

* حاشیہ جبکہ چند دختران اپنے باپ کی جائداد وراثتاً پاتین تو وہ مجاز اس امر کی ہین کہ جو انتظام نسبت اپنی اپنی حصوں کے چاہین کرین بشرطیکہ انتظام مذکور سے بجز اس طریق کے حقوق وارثان عورت مین خلل واقع نہو کہ انکو ورثہ جلد پہنچے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوتر سے مختلف گوتر مین ہو جاتی ہین قطعی طور پر جائداد پاتی ہین پہلی مدمین بیوہ - مان دادی وغیرہ شامل ہین اور سپنڈ کی بیوہ بھی اُن حالات کے مماثل حالات مین وارث ہوتی ہے جسمین کہ مان کنور بائی بمقدمہ للو بہائی بنام مان کنور بائی وارث ہوئی تھی (ب) اور مداخرہ مین بہن - بھتیجی - اور بھتیجی کی بیٹی وغیرہ شامل ہین (ج) ان مقدمات کی جانچ کرنے مین جس مین کہ یہ قاعدہ متعلق کیا گیا ہے ہر شخص کو باہمی مماثلت فیصلہ جات سے برخلاف مقابلہ ضعف استدلال جسپر وہ مبنی ہین تعجب ہوتا ہے - بیٹی اور بہن وغیرہ کا حق قطعی اقوال میوکہہ پر مبنی تھا جسمین اُس نتیجہ کے بنا ہنے کی قابلیت ہی نہین ہے جو خود اُن ہی سے نکالا گیا ہے - اور تعریف لفظ استری دہنم مندرجہ متاکشرا کے سلسلہ وار حوالہ پر سے بھی فیصلہ جات حالیہ پریوی کونسل (د) کے بعد اب کوئی پہلو نہین نکالا جا سکتا - لیکن غالب یہ ہے کہ اس مقدمہ مین اور نیز صورت سپنڈگی اناث بحث کردہ فقرہ - ۴۸۸ - مین پنڈتون اور مجون نے اپنی تحریری سندون کے جوش مین اس امر کی سخت کوشش کی ہے کہ میرکی اقوال سے وہ عمل ثابت ہو جائے جس کا ثبوت کافی طور سے قدیمی اور ایک عرصہ دراز کے قایم شدہ رواج سے دیا جا سکتا اس تجویز مین جس مین کہ قاعدہ بالا قایم کیا گیا تھا وسٹراب صاحب چیف جسٹس نے صریحاً ایک بڑے سلسلہ عمل پر بہروسہ کیا ہے جسکی تقلید ہائیکورٹ نے بہت سے مقدمات غیر شائع شدہ مین کی ہے اور قانون پیشہ لوگون نے حقیقتون کے معاملات مین اسی کی تقلید سے صلاح دی ہے جس سے تجاوز کرنا تمام پریسیڈنسی مین الجھاؤ اور ناانصافی پیدا کرتا (ھ)

صفحہ ۵۹

مقدمہ دیوکنور بائی

ف ۵۷۰ بیٹیون کے حقوق کے متعلق ہدایتی مقدمہ وہ ہے

(ب) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ - بحال رہا - بمقدمہ مسمی ہ للو بہائی بنام کاشی بائی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۷ صفحہ ۲۱۲ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ -

(ج) تلجا رام بنام مہتہر داس - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۶۲ و ۶۷۰ -

(د) کتاب ہذا فقرہ - ۵۶۷ و ۵۶۸ -

(ھ) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۷۲ - نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو مقدمہ دیوکنور بائی کے نام سے مشہور ہے (و) جو ۱۸۵۹ء مین سپرم کورٹ کے صیغہ ایکوٹی مین فیصل ہوا تھا۔ مقدمہ مذکور مین پہلے ایک جائداد بیواؤن کو پہنچی تھی اور پھر بیٹیون کو ملی۔ ساسی صاحب چیف جسٹس نے بیٹیون کی نسبت بیان کیا تھا۔ کہ "پس اس جائداد کی کیا حقیقت ہے جسکو وہ حاصل کرتی ہین؟ اسبارہ مین بھی اختلاف آرا ہے لیکن اس سوال کا تصفیہ کرنے مین ان تین کتابون کے مطابق چھکا نام (منو۔ مناکشرا۔ میوکھہ۔) ہم بتا چکے ہین۔ ہم میوکھہ (باب ۴ فصل ۸ فقرہ ۱۰) مین ایک عبارت منوسے مقتبس پاتے ہین کہ "ایک شخص کا بیٹا اسکی ذات کے مثل ہے اور بیٹی بیٹے کے برابر ہے پھر کیسے کوئی دوسرا بیٹی کے سوا جو اسی کے مثل ہے اسکی جائداد پا سکتا ہے" (نما) اس امر کے متعلق مین نے بہان اور پونا مین دونون جگہہ شاستریون سے بھی مشورہ لیا تھا اور یہہ پوچھا تھا کہ آیا بیٹیان اس جائداد مین کوئی حصہ کسی مقدار مین منتقل کر سکتی ہین یا نہین جو انہون نے پدر متوفے سے جو علیحدہ تھا وراثتاً پائی ہو؟ جواب یہ تھا کہ بیٹیون کو جو جائداد اسطرح ملے اسکو وہ اپنی مرضی اور خوشی پر منتقل کر سکتی ہین۔ اس جواب مین ہر دو مقامات کے شاستری متفق ہتے اور دونون نے اس امر کی سند کیلئے میوکھہ کی مندرجہ بالا سند کا حوالہ دیا تھا پس تمام سندون کی نظر ثانی کرنے کے بعد جنپر دسترس ہو سکتا تھا مین نے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ ماں کے مرنے پر بیٹیان جائداد غیر منقولہ کلیتاً اپنے باپ سے پاتی ہین" اس حکم متعلقہ جائداد دختران کی پیروی دیگر مقدمات عدالتہائے بمبئی مین ہوئی جن کا ذیل مین حوالہ دیا جاتا ہے (ح) اور جیسا آگے چلکر فقرہ ۵۷۲ مین واضح ہوگا حاکم

(و) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۰۔ ونائک بنام لکشمی بائی مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۲۸ نوٹ۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ (پریوی کونسل)

(نما) منو باب ۹ فقرہ ۱۳۰ (دیکھئے اس چھوٹی کو۔ فقرہ ۴۷۹ کتاب ہذا۔

(ح) نادل رام بنام نندکشور۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۹۔ وجیارنگم بنام لکشمن ایضاً جلد ۸ صفحہ ۲۴۴ (صیغہ ابتدائی دیوانی) ہری بہٹ بنام دمودر بہٹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ رائے عدالت بہرمن گاودا بنام رودرپ گاودا ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۸۷۔ تلجا رام بنام متہرا داس ایضاً جلد ۵ صفحہ ۶۷۔ بلا قید اس بنام کیشولال انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۸۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذکور نے کنایتہً جوڈیشل کمیٹی کی بھی منظوری حاصل کی ہے۔ اِس کے خلاف مین قدیم
صفحہ ۷۱ مقدمات بھی موجود ہین جو سورت کے شاستریون کی رائے پر مبنی ہین اور جن مین یہہ
قرار پایا ہے کہ جس بیٹی نے اپنے باپ سے وراثتاً جائداد پائی ہو وہ اپنے بیٹے کی رضامندی
کے بغیر جائداد کو منتقل نہین کرسکتی (ط) ویسٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ طبع ثالث صفحہ ۴۳۲
مین بعد حوالہ فیصلہ جات مندرجہ بالا اس کے فاضل مولفین نے بیان کیا ہے کہ دیگر
مقدمہ متعدد گندھا بنام دوارسنگ تیوار (ی) مین جوڈیشل کمیٹی نے قطعی طور پر کہدیا ہے
کہ مناکشرا کی اس طرح تعبیر نہ کرنا چاہیے کہ وہ کسی ایسی عورت کو جو مرد سے وراثتاً
جائداد پاتی ہو ایسا استری دھن دیتا ہے کہ خاص اسی عورت کے ورثار پر منتقل
ہوسکے پس واضح ہو کہ جو ترکہ بیٹیون کو ملے اسکو آیندہ سے محض عین حیاتی
سمجھنا چاہیے خواہ وہ ان وسعتون کے ساتھ ہو یا نہو جو بیوہ کیلئے تسلیم کیگئی ہین
البتہ وہ صورتین مستثنےٰ ہین جو بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱۰ فقرہ ۲۵ و ۲۶ کے تابع
ہون۔ دیکھئے دھرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۴ صفحہ ۵۷ "بمبئی ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ مین
اس رائے کو اشارتاً منظور بھی کیا تھا (ک) بعد مین جب اس معاملہ کی پوری جانچ
ہوئی تو عدالت موصوفہ نے اپنے ابتدائی نتیجہ پر عود کیا کہ بمبئی پریسیڈنسی مین
چاہیے متاکشرا کا اتباع ہو یا میوکھہ کا محکوم ہو لیکن جو بیٹی اپنے باپ سے وراثتاً
جائداد پائے وہ اسکو قطعاً حاصل کرتی ہے نہ یہ کہ عین حیاتی (ل)

(۳۶۲)

(ط) پوچا بنام پران کنور۔ بوراڈیل رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۱۷۳ (۱۹۴) کرشنارام بنام سماۃ بہکھی ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۲۹

(ی) انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۹۹ و ۱۰۹۔

(ک) ولیٹ نروتم بنام بہگوان خوشحال۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۱ و ۳۰۳۔

(ل) بہاگیرتھی بائی بنام کہنجوجی راؤ۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵ (اجلاس کامل)
جانکی بائی بنام سندرا۔ ایضاً جلد ۱۴ صفحہ ۶۱۲۔

* (حاشیہ) ایک ہندو عورت جسکے ایک آشنا سے لڑکیان اور دوسرے سے ایک
لڑکا تھا ایک مکان چھوڑ کر فوت ہوئی دختران نے نالش قبضۂ مکان بوراثت اپنی ماں کے
واسطے دائر کی منجانب مدعی علیہ منجملہ دیگر عذرات کے یہہ عذر کیا گیا کہ مدعاۃ مکان اسوجہ سے نہین پاسکتی کہ وہ پدر معروف مدعی علیہ اول
سے ملتا تھا مگر یہہ بات ثابت نہین ہوئی تجویز ہوئی کہ مدعاۃ مستحق ڈگری ہین اور اگر وہ بیان جسپر عذر مندرجہ بالا مبنی تھا
ثابت ہوجاتا تو بھی یہی فیصلہ ہوتا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہنون کے حقوق

دفعہ ۵۷۱ - بہنون کے حقوق کے متعلق جو فیصلہ جات ہم ہو سکے ہین وہ صرف بمبئی کے ہین البتہ ایک مقدمہ مدراس مین بھی ہوا ہے - مگر دوسرے حصص ہند مین اُن کا استحقاق تسلیم نہین کیا گیا ہے ہائیکورٹ بمبئی کے احکام اس مضمون کے ہین کہ بہنین قطعی طور پر حصہ پاتی ہین -

ونائک بنام لکشمی بائی

پہلا مقدمہ یہہ تہا کہ بھگونت راؤ اس مضمون کا وصیت نامہ چھوڑ کر مر گیا کہ اسکی تمام جائداد لکشمی بائی اور اس کے شیر خوار بیٹے گجانن کو ملے اور محض زوجہ ہی کو وصیہ کیا تھا - گجانن اس کا قائم مقام ہوا اور بحالت شیر خوارگی ہی انتقال کر گیا - مدعون یعنی بھگونت راؤ کے بھتیجون نے بیوہ اور بیٹیون کے مقابلہ مین

صفحہ ۱۱۷

دنکو ما

بھگونت راؤ	انند راؤ
لکشمی بائی مدعا علیہا	ونائک انند راؤ وغیرہ مدعیان
گجانن	تین بیٹیان مدعا علیہم

اپنا دعوی پیش کیا اور اس امر کے استقرار کی استدعا کی کہ بیوہ صرف اپنی زندگی کا استحقاق رکہتی ہے اور اسکے بعد بحیثیت وارث باقی ماندہ وہی مستحق وراثت ہین بیان کیا گیا ہے کہ عرضی دعوے مین بہت سے افعال و ترک افعال بمنزلہ اسراف ظاہر کئے گئے تہے اور لکشمی پر بتنے کرنے کی کوشش کا الزام لگایا گیا تہا - اور اس مین درخواست تہی کہ لکشمی کو کوئی جزو جائداد بیچکر یا منتقل کر کے اسراف کرنے سے اور بنجر بتلنے کرنے سے امتناع کیا جائے - عرضی دعوے پر حصر کیا گیا اس لئے اُسمین جو کچہہ درج کیا گیا تہا وہ صحیح سمجہا گیا تہا -

بہنون کی نسبت کہا گیا ہے کہ قطعی طور پر جائداد پاتی ہین

تمامی بحث مدعون کے اس حق مبینہ پر تہی کہ بعد بیوہ دوسرے وارث وہ ہین

(۵ر) ونائک بنام لکشمی بائی - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۷ - بحال رہا مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۱۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳ (پریوی کونسل) جسکی تصدیق مقدمہ بہاکر ترنبک بنام بہا دیو مین تقلید گئی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور عدالت نے تجویز کیا کہ لکشمی بائی کے بعد جو لوگ وارث ہون گے وہ گجانن کے ورثا ہین اور بلحاظ میوکہہ وہ ورثا اسکی بہنین (مدعا علیہا) ہین نہ یہہ کہ چچازاد بھائی جو مدعی ہین - یہہ فیصلہ پریوی کونسل مین بحال رہا لیکن اپنی تجویز کے خاتمہ پر (ن) سپریم کورٹ نے بیان کیا کہ جس طریقہ سے بہنین جائداد پاتی ہین وہ تمثیلاً یہہ ہوگا کہ بیٹیون کے مثل پاتی ہین چونکہ دیوکنور بائی کے مقدمہ سے یہہ طے ہو چکا ہے کہ بیٹیان قطعی طور پر جائداد پاتی ہین اسلئے بہنین بھی اسی طرح پاتی ہین اس فیصلہ کی منظوری مین جوڈیشل کمیٹی نے بیان کیا تھا (س) کہ "حکام والا مقام خیال فرماتے ہین کہ بمبئی مین کم از کم ایسی صورت مین جیسی کہ یہہ ہے بہنین بھائی کی وارث ہوتی ہین - پس نتیجہ یہہ ہے کہ چاہے جس ممکن طریقہ سے موصی کا وصیت نامہ پڑہا جاے لیکن کل حقیقت جائداد ہمارے خیال مین ضرور یہہ سمجھی جاسکتی ہے کہ بیوہ اور اسکی بیٹیون کو یا ان مین سے بعض یا ایک کو پہنچی ہوئی ہے اور اسلئے اپیلانٹ مقدمہ ہذا برادر موصی کے بیٹے ایسے معاملہ مین دعویدار ہوے ہین جس مین انہون نے کچھہ بھی حق نہین ثابت کیا ہے اور نہ اس سے ان کو کوئی تعلق ہے پس نتیجہ یہہ ہے کہ حکام والا مقام کی راے مین حصر کنندہ بطور صحیح مجاز ہے اور اپیل ہمعہ خرچہ ڈسمس ہونی چاہیے" حصہ ۱۲

نتیجہ ۵۷۲ ان فیصلہ جات کی قوت کا انحصار اس واقعہ پر ہے کہ وہ بر بنار حصر صادر ہوے ہین - پس اگر دعوے مین اسراف کا بیان تھا جو حکم امتناعی مین بہنون کے بعد وارثان عودی کو مستحق کرتا تو جہان تک حصر کنندہ نے بیانات مندرجہ دعوے کو تسلیم کیا تھا - وہان تک فیصلہ قطعی ہے کہ جائداد بعد اختیار حین حیاتی بیوہ بیٹیون کو قطعی حیثیت سے پہنچی تھی - اس تجویز کی وجہ سے جو اس کتاب کے پچھلے مطبوعات مین پیش کیگئی تھی کہ عام بیان اسراف کسی شکل مین بھی ایسا نہین کہا جاسکتا تھا کہ ڈگری کا موید ہو - چنانچہ وٹیر الیفا چیف جسٹس نے ایک تجویز مین جس کا حوالہ دیا جاچکا ہے (ع) بیان کیا تھا کہ انہون

(ن) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴ -

(س) مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۳۸ -

(ع) گنگا رام بنام مہتہر داس - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۷۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابتدائی کارروائی مقدمہ کو طلب کیا تھا جس سے ظاہر ہوا کہ منجملہ دیگر صریح الزامات اسراف کے جس کا لکشمی بائی نے ارتکاب کیا تھا عرضی دعوی کے فقرہ ۱۳ مین یہہ بیان درج تھا "لکشمی بائی مدعا علیہا نے ایک قطعہ اراضی واقع وارلی جو اُسکے شوہر متوفے کی جائداد غیر منقولہ کا جزو تھا بیچ ڈالا ہے اور اب بھی ایک جزو جائداد غیر منقولہ شوہر بیچنے کی اس غرض سے کوشش کر رہی ہے کہ اس کی رقم کو خاص اپنے مصرف مین لائے حالانکہ اُس نے بیچنے کا تو عذر کیا ہے اور نہ کوئی عذر اس امر کی بابت کرتی ہے کہ بیع کے لئے کوئی ضرورت تھی یا آنکہ کوئی ضرورت ہے - ڈیڑھ سال گذشتہ مین کئی دلال بمبئی کے بازار مین گئے اور کئی موقعونپر جائداد آخر الذکر کو بیع کیلئے پیش کیا" اسپر فاضل چیف جسٹس صاحب صحت کے ساتھ ریمارک کرتے ہین کہ "یہہ فقرہ (جسکی سچائی بغرض پورا کرنے غرض حصر کنندہ تسلیم کیگئی تھی) تنہا ہی معاونت ڈگری وحکم امتناعی کیلئے بالکل کافی تھا بشرطیکہ مدعی جائداد متدعویہ مین کوئی حقیت رکھتے ہوتے لیکن سپریم کورٹ اور پریوی کونسل نے یہ قرار دیا ص ۱۳ کہ مدعیون کو جائداد مین پھر عود کرنے یا اور کسی قسم کا کوئی حق ہی نہ تھا" واضح ہو کہ مدعیون کے مقدمہ کا مدار اس بیان پر تھا کہ بیوہ کے بعد وہ دوسرے نمبر پر وارث تھے اور بہنین قطعاً وارث نہ تہین - پس وراثت ہی کا ایک سوال تہا جسپر بحث کیگئی تھی اور ایسے کسی امر کا پیش ہونا نہین ظاہر ہوتا کہ بہنین گو وارث بھی ہون لیکن صرف حقیت محدود پاتی ہین - لیکن سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ بہن کی حقیت کی نوعیت کو بالضرور ویسا ہی سمجھنا چاہیے جیسے کہ بیٹی کی حقیت ہے عدالت موصوفہ نے یہہ فرض کیا تھا کہ دیوکنور بائی کے مقدمہ سے یہہ امر طے ہو چکا ہے کہ بیٹی کی حقیت قطعی ہے - سر مٹیکل وٹسٹراب کہتے ہین (ف) کہ "مقدمہ ونائک نام لکشمی بائی کے اپیلانٹان نے اُس مشورہ کے خلاف جو اُن کو کونسل نے دیا تھا ملکہ معظمہ کی پریوی کونسل مین اپیل کیا چونکہ وہ بیان کرتے ہین کہ فیصلہ مقدمہ مذکور و مقدمہ دیوکنور بائی "عدالت موصوفہ کی سابق کی نظائر اور بمبئی کے قانون پیشہ لوگون کی رائے کے مطابق تھا" اسلئے غالب یہ ہے کہ انگلستان کے کونسل کو اس امر کی ہدایت کیگئی ہو کہ بحث کیلئے جو امر ہو سکتا ہے

(ف) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۷۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ صرف یہی وراثت کا مسئلہ ہے نتیجہ یہہ ہے کہ پریوی کونسل نے کنایتہً یہہ تسلیم کیا ہے کہ بیٹیان اور بہنین دونون جو حقیت اس جائداد مین جسکو کہ وہ اپنے باپ یا بھائی سے وراثتاً پاتی ہین وہ قطعی ہوتی ہے - جہان کئی بیٹیان اور بہنین ہوتی ہین تو جدا جدا پاتی ہین لیکن مشتاجری مشترکہ کے لحاظ سے عمل کرتی ہین (ص)

اس جائداد کی توریث جو عورت وارث کو قطعی حیثیت سے ملی ہو

۵۷۳ اس جائداد کے سلسلہ توریث کا مسئلہ بہت ہی مشکل ہے جو بحیثیت جائداد قطعی کسی عورت کو کسی مرد سے وراثتاً ملی ہو - بعض قدیم فیصلہ جات بمبئی مین اس سوال کا بطور سرسری یہہ جواب دیا گیا تھا کہ چونکہ وہ جائداد کو اپنے استری دہن کی حیثیت سے پاتی تھی اسلیئے وہ بالضرور ان لوگون پر منتقل ہونی چاہیے جو بروئے اقوال مستا کشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۸ و ۹ - ایسی جائداد کے وارث ہین (ق) لیکن مقدمہ وجیارنگم بنام لکشمن مین مسٹر جسٹس ولیٹ نے مختلف فیصلہ کیا ہے (ر) صفحہ ۷۱۴

توریث خاص نسبت استری دہن جو وراثتاً ملا ہو -

مقدمہ مذکور مین کچھ جائداد وٹھوبا سے بابو پر منتقل ہوئی تھی اور اس سے بھی اسکی

وٹھوبا

لکشمن — بہاگیرتی فوت شدہ = بابو فوت شدہ ۱۸۴۳ء — تہابائی

بیٹی بسوبائی — فوت شدہ ۱۸۴۰ء — بسوبائی فوت شدہ ۱۸۶۹ء

بیٹی بسوبائی پر منتقل ہوئی تھی - اسکی وفات پر لکشمن اس کے ماموں اور تہابائی اسکی پھوپھی اس مقدمہ چلانیکے دعویدار ہوے جس مین کہ وہ کسی جائداد کی نسبت شریک تہی فیصلہ ہوا کہ تہابائی کو استحقاق حاصل ہے - مسٹر جسٹس ولیٹ نے ایک بہت ہی مجتہدانہ تجویز لکھی جسمین انہون نے استری دہن کے متعلق فطرتاً وہی رائے اختیار کی جو فاضل مولفان ولیٹ

(ص) رندابائی بنام اناچاریا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۶ -
(ق) نادل رام بنام نندکشور - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ - بہاسکر ترمبک بنام مہادیو رام جی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی)
(ر) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۴ (صیغہ ابتدائی دیوانی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اینڈ بہولرس ڈائجسٹ نے ظاہر کی تھی (ش) حاکم موصوف نے تجویز کیا کہ الیسو بائی کو جو جائداد اس کے باپ سے ملی تھی وہ اس کا استری دہن تھی۔ لیکن بروے میوکہہ (باب ۲۰ فصل ۱ فقرہ ۲۶) جو جائداد ترکہ مین ملی ہو (گو استری دہن ہے) اور اس قسم کا استری دہن نہین ہے جس کے لئے صریح متنون مین جداگانہ طرق توریث معین کئے گئے ہین) وہ عورت کے مرنے پر اس کے بیٹیون وغیرہ پر منتقل ہوتی ہے گویا کہ وہ مرد تھی اور یہہ حالت اسکے بیٹیان ہونے پر بھی ہوتی ہے۔ پس اس صورت مین جو جائداد الیسو بائی کو وراثتاً ملی ہے وہ اخلاف کے نہونے پر والدین پر منتقل ہوگی گویا وہ انکی اکلوتا بیٹا تھی۔ اور اگر وہ نہون تو دادی اور باپ کے سپنڈون کو ملیگی البتہ گوترجون کو بہن گوترون پر ترجیح نہوگی۔ لیکن مسئلہ مغربی ہند کے لحاظ سے جو عورت خاندان مین پیدا ہوئی ہو وہ گوترج سپنڈ ہے اسلئے بہابائی (گو منکوحہ ہو) دوسری درجہ کی وارث ہے

توریث بلحاظ میوکہہ

ف ۵۷۴ ۔ اس رائے سے عملاً اس خیال سے نجات ملتی ہے کہ جو جائداد بیٹی کو وراثتاً ملی ہو وہ سلسلۂ توریث استری دہن مین اسکے ورثار پر منتقل ہوگی۔ بلکہ وہ جائداد مذکور نئے سلسلہ توریث مین منتقل کرائیگی گویا کہ وہ مرد تھی۔ میوکہہ کے معنون کی نسبت یہی رائے بعد کے ایک مقدمہ مین بھی قائم ہوئی تھی۔ جسمین ایک زن منکوحہ کو ایک مکان شخص غیر خاندان سے ملا تھا۔ اور اسنے خود اپنے مکسو بات سے یہی رقم بچائی تھی۔ پس قرار یہ پایا تھا کہ اسکی توریث بالکل اس طرح سمجھنی چاہیے گویا کہ وہ مرد تھی اور اسلئے اسکی بہو دختر متوفات شدہ کی بیٹی پر مرجح ہو کر وارث ہوگی (ت)

قانون متاکشرا

ف ۵۷۵ جب فاضل جج نے نسبت قانون متاکشرا اپنی رایون کا اظہار کیا (ث) تو اس نے خیال کیا تھا کہ اس کے رد سے جو جائداد کسی عورت کو وراثتاً ملے وہ مثل استری دہن کے منتقل ہوگی۔ اس مقدمہ خاص مین چونکہ

ص ۱۵۷

(ش) ولیٹ اینڈ بہولرس ڈائجسٹ طبع ثانی صفحہ ۱۸۴ - ایضاً طبع ثالث صفحہ ۳۲۳ و ۳۲۶ -

(ت) بائی نرمدا بنام بھگونت رائے - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۵ - دیکھئے مقدمہ ولیٹ طبع دوم بنام بھگوان خوشحال - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۱ -

(ث) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۶۱ (صیغہ ابتدائی دیوانی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیوبائی کی شادی اسور طریقہ سے ہوئی تھی اسلیئے اس کا استری دہن والدین اور ان کے
افزبار کو ملے گا - لیکن چونکہ شادی سے بھاگیرتھی اپنے شوہر کے خاندان مین چلی جائیگی
اسلیئے بھاگیرتھی اور باپو کے سپنڈ وہ لوگ ہون گے جو باپو سے خون کا رشتہ رکھتے ہون
جنمین سے بروئے قانون مغربی ہند تہمابائی قریب ترین رشتہ دار زندہ ہے تہمابائی ہردو
اصول توریث کے لحاظ سے وارث تھی - چونکہ مقدمہ مذکور ضرور تاً بروئے قانون میوکھہ
فیصل ہوا تہا اسلیئے بالیقین فاضل جج نے مختلف طریقہ متاکشرا کی نسبت جو کچھہ کہا وہ محض ایک
اظہار رائے تھا لیکن یہہ بیان کرنا بہت ہی اہم ہے کہ بنگالہ اور مدراس مین جو اصول قائم
کئے گئے ہین ان سے یہی بالکل یہی نتیجہ نکل سکتا ہے چنانچہ ان کے رو سے اسیوبائی کی
وفات پر جائداد اس شخص کو ملی جو باپو مرد قابض آخر کا قریب ترین وارث ہوتا لیکن غربی
ہند مین یہہ صاف طور پر قریب ترین وارث تھی ولسٹراپ صاحب چیف جسٹس نے اپنے
فاضل ہم جلیس کے نتایج سے اتفاق کیا لیکن ان کے دلایل کے متعلق کوئی رائے
نہین ظاہر کی - انہون نے صرف یہی کہا تہا کہ میوکھہ کے رو سے تہمابائی وارث تھی
اور یہہ وہ بلا شبہہ ہر قانونی طریقہ سے تہی -

جائداد تقسیم مین ملی ہو - ۵۶۹ دوسرا طریقہ تقسیم کا ہے جس کے ذریعہ سے مرد کی ص ۶۱۶
جائداد عورت کے ہاتھہ آسکتی ہے - لیکن یہہ بنگالہ کے سوا اور کہین
بمشکل واقع ہو سکتا ہے - جنوبی ہند مین معلوم ہی نہین ہوتا کہ عورت تقسیم پر اپنے مین جائی
گزارہ کے سوا کچھہ اور پاتی ہو - اور اگرچہ اسکے خلاف قاعدہ ہونا ممالک تابع قانون متاکشرا
کی نسبت بیان کیا گیا ہے لیکن بہت ہی شاذ ہے (خ) دو قدیم مقدمات مین جو
سپریم کورٹ کلکتہ کے روبرو پیش ہوئے تہے جس مین کہ بیوہ کو تقسیم پر ایک حصہ کی ڈگری
دی گئی تھی - پہلے عدالت نے اسکے حصہ کی نسبت یہہ سمجھا تھا - کہ ان قوانین کا تابع ہی
جو عورت کے حقوق کا اس جائداد کے لئے انتظام کرتے ہین جو اسکو شوہر نے دی ہو
مگر کہ ان قوانین کا تابع ہے جو شوہر سے وراثتاً پائی ہوئی (ذ) جائداد سے تعلق

(خ) کتاب ہذا فقرہ ۴۳۷ تا ۴۴۱ - گرو بخش بنام لچمن - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۶۱
(ذ) اس فرق کے متعلق دیکھئے رائے عدالت بھگواندین بنام مینابائی - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۰
نیز مقدمہ رنگا ریڈی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۴۳ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھتے ہین - پس ہر مقدمہ مین عدالت کی پہلی ڈکری یہہ تھی کہ اُسکو جائداد منقولہ قطعی طور پر اور جائداد غیر منقولہ صرف حین حیاتی طور پر ملنی چاہیئے - لیکن پھر ہر مقدمہ کے متعلق عدالت نے اپنی ڈکری پر نظر ثانی کی اور یہہ حکم دیا کہ اسکو کل جائداد اس طرح لینی چاہیئے کہ حسب طریقہ مندرجہ دھرم شاستر یعنی بیوہ کی حقیت کے لیے جو طریقہ بتلایا گیا ہے اس سے متمتع ہو - عدالت کے پنڈتون نے صریحاً ظاہر کیا تھا کہ "جس مان نے تقسیم پر جائداد پائی ہو اور جو بیوہ اپنے شوہر کی وارث ہوئی ہو وہ بلحاظ فوائد جائداد بالکل ایک رتبہ رکھتی ہین" (الف) جوڈیشل کمیٹی بروئے قانون بنارس اس امر کو ایک صاف بحث سمجھتی ہے کہ آیا ایک بیوہ جو تقسیم مین حصہ پاتی ہے اس حصہ مین قطعی طور پر حقیت پاتی ہے یا نہین - تو کمیٹی موصوفہ نے یہہ بھی بیان کیا ہے - کہ جنوبی بنگالہ سے ایک مقدمہ جو اُن کے روبرو پیش ہوا تھا - اس مین انہون نے اس کے خلاف فیصل کیا تھا (ب) کوئی شک نہین کہ علیحدہ امر ہوگا اگر بلحاظ شرایط تقسیم بیوہ یا مان قطعی حقیت پائین (ج) جگناتھہ کی رائے تو اسکے خلاف مین معلوم ہوتی ہے - جہانتک کہ ان کی رائے کا سمجھنا ممکن ہے (د) لیکن تمثیلاً گوئی وجہ نہین ہوسکتی کہ کیون کوئی عورت جو جزو جائداد اپنے بیٹیون کی تقسیم مین پاتی ہے اسکی نسبت وہ اس سے زیادہ فائدہ مین رہے جو بیٹیون کے نہونے پر تمام جائداد پاتے ہین رکھتی - جو حصہ زوجہ یا مان نے تقسیم مین پایا ہو اسکو اپر رکھہ استری دھن کی مد مین شامل کرتا ہے (ھ) جس سے لازماً

صـ ۷۱۷

(الف) کاشی ناتھہ بنام ہرو سندری - جو بحالت اپیل پریوی کونسل بحال رہا - مرلینر ڈائجیٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ - سریف مکناٹن صفحہ ۷۹ و ۸۵ و ۸۸ بیوستہ و رپن صفحہ ۹ - گرو پرشاد بنام سنیب چندر - سریف مکناٹن صفحہ ۶۹ و ۷۳ - کمی کہا پرشاد بنام جگدمبا - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰۸ -

(ب) رائے عدالت بمبئی انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴ ۵ حسب بالا ظاہرا بحوالہ مقدمہ کاسی ناتھہ بنام ہرو سندری حسب بالا نوٹ (ث)

(ج) بولاقی چند بنام کبیتر مال - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۹ - رام پرشاد بنام چنن رام - رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۱۰ -

(د) جگناتھہ ڈائجیٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲ -

(ھ) حالی لکچرس صفحہ ۲۵ - اس مضمون پر جسٹس ویسٹ صاحب نے بحث کی ہے دیکھئے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲ ریٹ اینڈ بہولرس ڈائجیٹ صفحہ ۲۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی پہلو نکالنے کی کوئی رہنمائی نہین ہوتی ہے کہ جائداد مذکور کی نسبت اسکو کوئی قطعی اختیار منتقل کرنیکا ہے (و)

غلط تقسیم بیوہ مان کی حقیت

۵۷۶ اس تمام مسئلہ پر بہت ہی محنت کے ساتھہ ایک مقدمہ حالیہ تابع قانون بنگالہ مین بحث کیگئی تہی جسمین یہ فیصل کرنا ضرور تہا کہ اُس جائداد کی توریث کیون کر ہونی چاہیے جو بیٹون کے ساتھہ تقسیم کرنے پر مان کے حصہ مین آئی ہو (ز) عدالت نے دکہلایا تہا کہ جائداد شوہری مین زوجہ کا حق خود ایک حق گزارہ کے لئے ہے بجز اس صورت کے کہ نسل مین مرد وارث نہون کیونکہ اس صورت مین وہی وارث ہوتی ہے اور دو صورتون مین یعنی ایک شوہر کی زندگی مین دوسرے اس کے وفات کے بعد اسکو ایک حصہ ملتا ہے جب تک اس کا شوہر زندہ ہو تو وہی جائداد کا مالک قطعی ہوتا ہے اور زوجہ کا استحقاق صرف گزارہ کا تہا۔ لیکن اگر شخص مذکور اپنے بیٹون کے ساتھہ تقسیم کرنا پسند کرتا ہے اور زوجہ کے اولاد ذکور نہین ہوتی ہے تو اسکو ایک بیٹے کے حصہ کے برابر حصہ ملتا ہے اسی طرح بعد فوت شوہر تمام وراثت قطعی طور پر اسکے اولاد ذکور کو پہنچتی ہے اور بیوہ صرف گزارہ کی مستحق ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کے بیٹے ہوتے ہین اور بیٹے یا پوتے آپس مین تقسیم کرتے ہین تو اُس جائداد مین جو اُن کو ملتی ہے وہ ایک حصہ کی مستحق ہوتی ہے لیکن اس جائداد مین نہین جو اسکے سوتیلے بیٹون کو ملتی ہے (ح) بہرحال دونون صورتون مین جو حصہ اس کو ملتا ہے وہ اسکے مرنے پر شوہر کے خاندان مین چلا جاتا ہے اور زندگی مین بھی اس کا اختیار انتقال چندان قوی نہین ہوتا اور نہ اس سے کم ہوتا ہے جو جائداد شوہر سے وراثتاً ملی ہے۔ صورت زیر بحث یعنی تقسیم بعد فوت شوہر کی نسبت عدالت نے بیان کیا تہا کہ "اسا نید بنگالہ سے جو نتیجہ مین پیدا کرتا ہون وہ یہ ہے کہ زوجہ کا حق شوہر کی اس جائداد مین جو بروئے عروسی اسکو دیگئی ہو شوہر کے ورثا

(و) قانون وراثت بجب و روسترو دیا صفحہ ۲۲۲ - کتاب ہذا فقرہ ۵۶۷ -
(ز) سورو لاد اسی بنام بہوبن موہن نیوگہی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۲ - ۳۰۶ و ۳۱۴ -
(ح) استری متی ہن گنی بنام کدارناتہ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۵ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۵۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم نسل سلسلہ ذکور چھوڑکر مرنے سے منقطع ہوجاتا ہے اور ورثائے مذکور تمام جائداد حاصل کرلیتے ہین اور جو حصہ اپنے بیٹون کے ساتھہ تقسیم کرنے مین ان کو ملا کرتا ہے اسکو وہ وراثتاً یا بردے پس ماندگی بسلسلۂ استحقاق سابقہ اپنے شوہر سے نہین پاتی ہی بلکہ اپنے بیٹون سے اس گذارہ کے معاوضہ مین یا بغرض اہتمام طریقہ گزارہ حاصل کرتی ہے جس کے دینے کے بیٹے اور جائداد ذمہ دار ہین - مین خیال کرتا ہون کہ اس لازمایہ نتیجہ مستنبط ہوتا ہے کہ زوجہ کے مرنے پر اس حصہ کی اسطرح نہین توریث ہوتی ہے کہ گویا اس نے اپنے شوہر سے وراثتاً پایا ہے بلکہ پھر بیٹون پر عود کرتا ہی جن سے کہ اسنے پایا تہا" اکثر صورتون مین یہہ بیٹے وہی اشخاص ہون گے جو حصہ کے ورثائے شوہر پر عود کرنے مین جائداد پاتے البتہ جب مختلف مادرن کے بیٹے ہون تو یہ صورت نہوگی - پس ایسی صورت مین "اپیلانٹ" نے جس قاعدہ کیلئے مباحثہ کیا ہے - اس کے رو سے کسی ایک مان کے مرنے پر جس نے اپنے بیٹون کی تقسیم مین حصہ حاصل کیا ہو - اس کا وہ حصہ حاصل کریگا جو اس نے خاص اپنے ہی بیٹون کے حصہ مین سے لیا تہا اور اسکو بحساب حصہ رسدی بیٹون اور سوتیلے بیٹون پر تقسیم کردیگا -

عورتون کی حقیت جب شوہر نے تقسیم کی ہو -

ف ۵۷۷ - **الف** - ان اصول پر یہہ نتیجہ نکلتا معلوم ہوگا کہ جہان باپ نے اپنی زندگی مین اپنے بیٹون کے ساتھہ تقسیم کی ہو تو جو حصہ زوجہ لاولد کو دیا جائیگا وہ اسکی وفات پر ورثائے شوہر پر عود کریگا - کیونکہ یہہ حصہ جائداد شوہری سے لیا گیا ہے جس مین بروئے قانون بنگالہ بیٹون کو (تاوقتیکہ تقسیم نہو) اسکی وفات تک کوئی حق نہین ہے اور جو حصہ زوجہ کو دیا جاے وہ بمعاوضہ گزارہ ہے جسکا حیات شوہر مین کل حصہ پر مواخذہ ہے اور حصہ مذکور جملہ ورثار سے ایک جزو جائداد روک لیتا ہے جو دوسری حالت مین ان ہی ورثار پر منتقل ہوتا اور اسی حد تک ان کو زوجہ کی پرورش کے لزوم سے بھی بری کرتا ہے - اسلئے اسکی وفات پر اس کا حصہ بصورت حصہ جزو غیر منقسمہ جائداد شوہری - شوہر کے ورثار پر منتقل ہوتا ہے - ص ۱۹۷

زوجہ کا اختیار بنسبت انتقال

ف ۵۷۸ - استری دہن کی وسعت - اصلیت استری دہن جیسا کہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیان کیا جا چکا ہے بالضرور ان قیود کے ساتھ بیان کرنی چاہیئے جو اس سے متعلق کی گئی ہین نہ یہہ کہ اصطلاحات استمرار کے ساتھہ۔ وہ عین حیاتی حقیت نہین ہے۔ کیونکہ بعض حالات مین وہ قطعی اور پورا حق دلیکتی ہے اور کئی معنی مین ایسی حقیت نہین ہے جو اس کے پاس وارثان عودی کیلئے امانتاً رہتی ہو۔ اسپر جو قیدین لگائی گئی ہین ان کی حد مین قابض عورت کو بہت ہی پورے اقتدارات تمتع حاصل ہین اُسے کسی کو حساب دینا نہین ہے اور پورے طور پر جائداد کی قائم مقام ہے اور جب تک وہ زندہ ہے کسی کو بھی اسمین کوئی معین حق وراثت نہین ہے۔ اسکے خلاف جو قیود اسکی حقیت پر ہین وہی حقیت جائداد کا جزو اعظم ہین اور محض ورثائے مابعد کے فائدہ کیلئے نہین ہین اور چاہے وارث ہون یا نہون وہ پورے طور سے موجود ہوتے ہین۔ وہ افعال جو ورثائے مابعد کے مقابلہ مین ناجایز ہین والی ملک کے مقابلہ مین بھی ناجایز ہین جو لاوارثی کی حیثیت سے دعویدار ہو (ط) مقدمہ محولہ بالا مین جوڈیشل کمیٹی نے وہ اصول جس سے بیوہ پر قیود قایم ہون حسب ذیل قرار دئے تھے۔ یہہ امر سب نے تسلیم کیا ہے کہ اگر شوہر کے جدی ورثار ہون تو بیوہ اپنی مرضی سے (خاص مقاصد کے سوا) جائداد منتقل نہین کر سکتی مذہبی یا خیراتی مقاصد مین یا وہ جن کی نسبت اسکے شوہر کی روحانی بہتری کا محرک ہونا فرض کیا گیا ہو اسکو ایسا زیادہ اختیار حاصل ہے کہ محض دنیاوی مقاصد مین نہین ہے مقاصد دنیاوی کی بنا پر انتقال جائداد کرنے کی نسبت ضرورت کا ثبوت درکار ہے اسکے خلاف اس

(ط) کلکٹر مدورا بنام بسوی ونکٹ مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۵۲۹ و ۵۵۰۔ وہی مقدمہ دیکھو رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۹ پریوی کونسل) ہیرمیداس بنام رنگن موتی۔ مقدمات بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ سلسلہ مارشل مو لعبسوتری صفحہ ۱۵۰ جسمین حقیت جائداد بہت ہی اکمال کے ساتھہ پیل صاحب چیف جسٹس نے بیان کی ہے۔ گرونا تھہ بنام کرشنا جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۶۲۔ کرتا نبون بنام الاگو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۵۲ موہادی کوئر بنام ہرک نراین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۴۔ دیہو نڈو بنام بالکرشن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۰۔ جہان حقیت ترجیحی بذریعہ تبنیت یا وصیت پیدا کیگئی ہو وہان قابض کی حیثیت کیلئے دیکھو مقدمہ مسماۃ سندر بنام پاربتی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۶۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۰ و ۱۶۵۔ سوا اسکے بمبئی و بمبئی کی بیوہ یہان کی ہی قواعد کی تابع ہے۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۰ و ۱۶۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امر کو ثابت شدہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ اسکی جانب سے ایسا انتقال جو اور کسی صورت سے جائز نہو اگر اقربائے شوہر کی مرضی سے کیا جائے تو جائز ہوتا ہے لیکن یقیناً اس شکل آخر کا یہ کوئی لازمی یا منطقی نتیجہ نہین ہے کہ ورثائے جدی شوہر کے موجود نہونے یا ان کے محروم رہنے پر جو قید بیوہ کے اختیار انتقال کی نسبت ہوتی ہے وہ کلیتاً رفع ہو جاتی ہے جو استثنا برضامندی منتقل کرنیکی رعایت مین کیا گیا ہے وہ اُس قانونی قیاس کا مستوجب ہو سکتا ہے کہ جہان رضامندی ہوتی ہو تو مقصود انتقال صحیح ہونا چاہیئے - (ی) *

پورا اختیار و تمتع

۵۷۹ - غالب یہ ہے کہ زمانہ قدیم مین گو قانوناً نہ سہی لیکن اخلاقاً بیوہ اسکی پابند تھی کہ اپنے ذاتی اخراجات کو مناسب حد مین رکھے کیونکہ ایسا ہی اُسکی مجبورانہ حالت کے شایان سمجھا گیا تھا (ک) لیکن زمانہ قدیم مین چاہے جو کچھ ان احکام مندرجۂ شاستری کی قوت رہی ہو یا چاہئے جو کچھ مذہبی اور اخلاقی احکام کی حیثیت سے اس زمانہ مین انکا اثر ہو لیکن اس زمانہ مین انکو یہہ نہین سمجھا جا سکتا کہ بیوہ کو حین حیات جائداد شوہر کے استعمال و تمتع سے روکنے کا کوئی قانونی اثر رکھتے ہین اس کا اختیار قطعی نسبت استفادۂ کامل حق حیاتی خود معلوم ہوتا ہے کہ بہت پہلے تسلیم ہو چکا ہے (ل) اور یقیناً دوسرے ورثا رجنس اناث سے

(ی) پنجاب مین بھی بیوہ کی حیثیت بالکل یہی معلوم ہوتی ہے اس امر کے سوا کہ اسکے اختیارات نسبت انتقال بالکل دیناوی طریقہ کے ہین پنجاب کسٹمری لا حصہ دوم صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۹ و ۲۰۳ و ۲۰۹ -

(ک) جسٹس مٹر صاحب کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ وہ پہر بھی اس قید کی تابع ہے - دیکھو اُن کا بارک مقدمہ کیسری کمی (یعنی بنام مونی رام بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵ - وہی مقدمہ دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۶۷ مگر دیکھو اس کے عکس مین رائے جج صاحبان گلوور و کیمپ ایضاً صفحہ ۵۳۷ و ۵۴۶

(ل) رائے عدالت کاماوہانی بنام جوشا - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ - کاسی ناتھہ بنام ہرو سندری - مورلینز وائیجیٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ و ۲۱ پریوی کونسل مین بحال رہا - فیصلہ جات سپرم کورٹ کلکتہ صفحہ ۸۵ بیوستہ درپن صفحہ ۹۷ - گروبخش بنام لچمین - فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۰ء صفحہ ۶۱ -

* (حاشیہ) ایک ہندو بیوہ نے برضامندی عمر و کی جو اسوقت قریب ترین وارث عودی تھا ایک خرد جائداد کا جو اپنے شوہر سے وراثتاً پایا تھا فروخت کیا عمرو بیوہ سے پہلے فوت ہوا اور بروقت اسکی وفات کے بکر و جائداد قریب تر وارث عودی تھے جنہونے جائداد کی دلاپانیکی نالش دائر کی یہہ واضح ہوا کہ بیع بہ ضرورت شاستری جائز نہ تھی تجویز ہوئی کہ بیع مدعیان پر یا ان مین سے کسی پر قابل پابندی نہین ہے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۸ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس طرح کی قیدین متعلق کرینکے لئے اور بھی کم وجوہ ہون گے۔

عورت بمنزلہ امین نہین ہی

عورت کسی معنی مین بھی ان لوگون کی امانت دار نہین ہے جو اسکے بعد آنے والے ہون۔ وہ اسکی پابند نہین کہ آمدنی سے پس انداز کرے۔ نہ اسکی پابند ہے کہ سرمایہ کسی کام مین لگائے۔ اگر وہ کسی کام مین لگانا پسند کرے تو اسکی پابند نہین ہے کہ ایک طریقہ کو دوسرے طریقہ پر بدین وجہہ کہ غالباً ورثائے آیندہ کے فوائد زیادہ تر محفوظ ہون گے ترجیح دے۔ اسکو فضول خرچی یا جائداد مقبوضہ کو نقصان پہنچانے کی ممانعت ہے لیکن قطع نظر اس سے وہ آمدنی صرف کرسکتی ہے اور جیسا وہ مناسب سمجھے سرمایہ کا انتظام کرسکتی ہے (م) اگر وہ پس انداز کرتی ہے تو اپنی زندگی مین جس طرح چاہے دے ڈالے سکتی ہے وہ اس سے زیادہ اپنے بعد چھوڑنے کی پابند نہین ہے جسقدر کہ اسکو ملا ہو (ن)

صفحہ ۱۲۱

اس پس انداز مین اسکی حقیت جو آخر قابض نے کیا ہو۔

۵۸۰ ۔ جائداد مرد قابض آخر کی جمع مین عورت کے استحقاق کا قانون کسیقدر پیچیدہ ہے اور بعض صورتون مین غیر طے شدہ معلوم ہوتا ہے۔

ذخیرہ مین اس کا حصہ

یہہ ذخیرے اسطرح کے ہوسکتے ہین مثلاً (۱) جو شوہر نے یا اس شخص نے جمع کئے ہون جسکی وہ وارث ہوئی (۲) جو ذخیرہ شوہر کے مرنے اور بیوہ کو جائداد سپرد کرنے کے زمانہ مین ہوا ہو (۳) جو خود اس نے اپنی ذات سے کیا ہو اور کسی کام مین لگا دیا ہو یا کسی دوسری صورت مین بدل دیا ہو یا بغیر کسی کام مین لگانے کے اس کے قبضہ مین رہا ہو

جو قابض آخر نے جمع کیا ہو

(۱) جو ذخیرہ قابض آخر نے کیا ہو وہ عموماً اضافہ جائداد ہوگا اور اسکے ساتھہ جائیگا۔ ایسی صورت مین واقعی کوئی سوال نہین پیدا ہوتا۔ اور عورت

(م) ہریداس بنام ایورنا۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۴۳۳ ۔ بسوناتھہ بنام کہنتومنی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۷ ہریداس بنام رنگومنی۔ فیصلہ بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ سلسلہ مارشل مولفہ سوتھری صفحہ ۴۷

(ن) چندربولی بنام سرودی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۸۴۔ ہی مقدمہ ومیں سول اینڈ کرمنل رپورٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۵۔ املاک ہرندرنرائن بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ (صیغہ ابتدائی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پوری جائداد کی حیثیت سے بپابندی قیود عام سب کچھہ حاصل کریگی۔ لیکن ممکن ہے کہ کوئی خاص قرارداد ہو جو مرد قابض آخر کی نفس جائداد کو مرد ہی پر منتقل کرائے اور جمع شدہ ذخیرہ توریثاً عورت پر منتقل ہو۔ پس ایسی صورت مین وہ اس ذخیرہ کو جائداد جدید کی حیثیت سے لیگی اور اُن قیود کی پابند ہوگی جو عورت کی وراثت مین پائی ہوئی جائداد سے تعلق رکھتے ہین (س)

مابین فوت وحوالگی

(۲) یہی اصول ان ذخیرون سے بھی متعلق کیا گیا ہے جو آمدنی جائداد سے بعد فوت مگر قبل حوالگی جائداد بہ بیوہ حاصل ہوے ہون ان کو اصل سرمایہ سمجھا گیا ہے اور اس کے ساتھہ صرف ایسی طریقہ سے عمل کیا جاسکتا ہے جسطرح کہ اصل جائداد کے ساتھہ کیا جاتا ہے (ع) لیکن شاید اس قاعدہ کا انطباق اس قسم کے پس اندازون کی مقدار اور جس شکل مین وہ ہین اسپر منحصر ہوگا۔ اگر کوئی بیوہ اپنی جائداد سے چند مدت کیلئے علیحدہ رکھی گئی ہو اور پھر معمولی بقایاے نقدی اور محاصل جاریہ یا سود اضافہ شدہ من ابتداے زمانہ وفات کے ساتھہ جائداد پائی ہو مگر وہ اسوقت تک کسی کام مین لگائی نہ گئی ہون تو یہہ کہنا مشکل ہوگا کہ وہ ان کے ساتھہ وہی عمل نہین کرسکتی جو فوراً ہی قابض ہوجانیکی صورت مین کرنیکی مستحق ہوتی۔ غرض کہ ہر حال مین وہ قرضہ جات واخراجات جو بطور مناسب اس نے اس زمانہ مین کئے ہون جبکہ وہ آمدنی سے علیحدہ رکھی گئی تھی تو اسطرح کے ذخایر پر ان کا ویسا ہی مواخذہ ہوگا جیسا کہ اصل جائداد پر ہوتا (ف)

صہ ۲۲۷

(س) سوریج مونی بنام وینو بند۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۵۲۶ - وہی مقدمہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۱۴ (پریوی کونسل) مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۱۲۳۔

(ع) رائے جسٹس مکفرسن صاحب۔ گروس بنام امرت بائی بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ (صیغہ ابتدائی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۳ (صیغہ مرافعہ) ریونی بنام سیب چندر مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۴۵۔ اسری دت بنام ہنس بتی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۵۔

(ف) دیکھئے مقدمات مندرجہ حاشیہ آخر و اسبٹس جگن ماتا پدومنی بنام دوارکا ناتھہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صہ ۳۴۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود پیدا کردہ

ف ۵۸۱ متیسری صورت ایسی ہے جس سے کہ سخت دقت واقع ہو گئی ہے - یہ امر مسلم ہے کہ وارث عورت کو کچھہ پس انداز کرنیکی ضرورت نہین ہے - وہ ہر سال اپنی تمام آمدنی خرچ کر سکتی ہے - چاہے اپنی ذات پر صرف کرے یا اپنی مرضی سے کسی کو دیدے - (ص) لیکن فرض کیجئے کہ وہ اپنی تمام آمدنی کو صرف کرنا پسند نہین کرتی ہے بلکہ پس انداز کا ذخیرہ کرتی ہے تو پھر اُن ذخائر کو وہ اپنی مرضی پر صرف کر سکتی ہے یا نہین؟ اور اگر اس نے کسی کام مین لگا دیا ہے یا اُن سے جائداد خرید کی ہے تو وہ بھی اسکی زندگی مین اسکے اختیار مین رہتی ہے یا نہین - اور اگر اس نے اسکو صرف نہین کر ڈالا ہے تو اس کی وفات کے بعد دوسری جائداد کے ساتھ وہ بھی منتقل ہوتی ہے یا آنکہ بصورت جائداد جداگانہ خاص اسکے ورثار کو پہنچتی ہے؟

اسکا اختیار نسبت اس ذخیرہ کے جو اس نے خود پیدا کیا ہو -

پریوی کونسل کا ایک مقدمہ ہے جس مین یہ قرار داد ہونا صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تمامی منافع سرمایہ کے جو کسی بیوہ کو اسوقت سے جبکہ جائداد اسکو ملی پہنچے ہون وہ قطعاً اسی کے اور خاص اسی کا حق ہین اور اصل سرمایہ سے متائز ہین جسکی نسبت اسکو اسیقدر استحقاق ہے کہ بحیثیت بیوہ اسپر قابض اور اسکے متمتع ہو (ق) لیکن مقدمہ مذکور مین مابین وارثان عودی و ورثائے بیوہ کوئی سوال نہین پیدا ہوا تھا - پس اس مسئلہ سے بحث بھی نہین کیگئی اور جوڈیشل کمیٹی نے اس حکم پر غور کرنیسے انکار بھی کر دیا کہ "دیہہ ایک قطعی یا سند صحیح ہے" (س) اسکی خلاف بنگال رپورٹ مین یہ فیصل ہوا ہے کہ جو جائداد ہندو بیوہ نے اپنے شوہر کی جائداد کی آمدنی سے خرید کی ہو وہ جائداد مذکور کا ضمیمہ ہو گی اور اسکی حیات مین ناقابل انتقال ہو گی اور پھر اسکی وفات پر اس کے شوہر کے ورثار کو ملے گی اور اس حد تک پریوی کونسل نے بھی بحیثیت قانون

صد ۲۳۷

(ص) کتاب ہذا فقرہ ۵۷۹ -
(ق) سورج مونی داسی بنام دینو بندو - سورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۱۲۳ -
(س) گونڈا کوئر بنام کونرا دوے - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحیح اسکو بحال رکھا ہے (ش) لیکن جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ شاید وہ خریداری جو بیوہ نے آمدنی جائداد شوہری سے کی ہو لازماً ضمیمہ جائداد مذکور نہین ہے تاوقتیکہ وہ خود ان کے ضمیمہ بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہو اور ارادہ مذکور کا قیاس خلاف بین کرنی ثبوت ہونے پر رکھا جائیگا لیکن اسکی تردید اس کے اپنے صرف مین لانیکے ارادہ اور اپنی خرید کردہ جائداد کو اصل جائداد سے علیحدہ کرنیکی شہادت پر ہوسکتی ہے مگر اس مسئلہ کا تصفیہ کرنا ضرور نہ تھا (ت) اسکے بعد کے مقدمہ مین تمامی سندہاے سابقہ پر نظر ثانی کرنے کے بعد ہائیکورٹ بنگالہ نے یہہ تجویز کیا کہ اگر کسی

وہ جائداد اضافی جو خاص اپنے لئے اس نے محفوظ کی ہو	بیوہ نے مستقل پس انداز یعنی آمدنی سالانہ سے جائداد خرید کی ہو تو وہ اضافہ اصل جائداد مین لازوال ہوگا۔ لیکن ممکن ہے کہ وہ اسکو

(ش) چودہری بہولاناتھ بنام مسماۃ بہاگ بتی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۹۰ دوسرے امر پر پلٹ دیا گیا۔ بہاگ بتی بنام چودہری بہولاناتھ۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۸۔ موافق تورپٹ جائداد قسم ہذا۔ چندر مونی بنام برودی ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۸۴۔ وہی مقدمہ بمبئی سول اینڈ کرمنل رپورٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۵۔ ہری داس بنام رنگن مونی۔ مقدمات بحالت اپیل ہائیکورٹ بنگالہ سلسلہ مارشل مولفہ شوستری صفحہ ۶۵۔ انند چندر بنام نیل مونی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰۔ اسری دت بنام ہنس بتی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۸ و وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ و ۳۳۴۔ موافق امر اول کونرادوے بنام پہول چند رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۵ صفحہ ۱۹۷ و ۲۰۱۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ بسیسر بنام رام جوے ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۲۷۔ گوبند بنام دلمبر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۵۔ جسمین یہ اختیار کیا گیا تھا کہ جو جائداد بیوہ محاصل جائداد شوہری سے خریدا کرے یا اس سرمایہ سے خرید کرے جو محاصل مذکور سے بہ تدبیر حاصل کیا گیا ہو تو وہ جائداد شوہر کے ورثا کو ملیگی۔ البتہ جو جائداد مین وہ خاص اپنی جداگانہ جائداد سے خرید کرے وہ اس کی ہین۔ لیکن ان جائدادون کے ایسا ہونے کا بار ثبوت ان لوگون پر ہے جو اسکا ادعا کرین۔ لب بنام مسماۃ گوند مونی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ سنہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۲۵۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۵۔ حسب بالا۔

(ث) گوندا کونر بنام کونرا دوے بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی مرضی سے منتقل کردے یا پھینک ڈالے اور اسکی قیمت جس طرح چاہے صرف مین لائے اور یہی قاعدہ اسوقت بھی منطبق ہوگا "جب بیوہ کو رقم خرچ کرنیکے مواقع نہ رہے ہون لیکن آیندہ سال دو سال کے بعد کوئی خرچ پڑنیکی وجہ سے اس نے مناسب خیال کیا ہو کہ ہنگامی طور پر وہ رقم اراضی مین لگادے" عدالت موصوفہ نے اس کے متعلق کوئی رائے نہین ظاہر فرمائی کہ

نقدیات

ان ذخائر پر بیوہ کا کیا اختیار ہوگا یا ان سے جو جائداد خرید ہوگی اسپر کیا اختیار ہوسکتا ہے - البتہ عدالت کا یہ ارشاد تھا کہ "ان مقدمات مین ذخائر سے کیا مطلب ہے؟ یقیناً یہہ دو ایک سال کی اتفاقی بچت بجملہ آمدنی بیوہ نہین ہین بلکہ ایک جداگانہ اور ممتاز سرمایہ ہین - اس مقدمہ مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے ظاہر ہو کہ اس قسم کا سرمایہ کبھی قائم کیا گیا ہو یا اُس کا وجود رہا ہو اور ہمارے پاس یہہ امر فرض کرلینیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ ذخیرہ کبھی ہوا ہو سوائے اس امر کے کہ بیوہ نے بعض سنین مین زیادہ صرف کیا اور بعض مین کم صرف کیا ہو پس اس لحاظ سے جس سال مین کم صرف ہوا ہے اُسکی پس انداز ایسا ذخیرہ ہوسکتی ہے کہ سال آیندہ کے اخراجات مین کام آئے (ث)

صہ ۲۴۷

مقدمہ اسری دت بنام ہنس بتی -

۵۸۲ - بوجوہ ذیل اسبارہ مین تمام قانون کی جانچ ہائیکورٹ بنگالہ اور پریوی کونسل مین پھر از سر نو کیگئی (خ) ایک شوہر دو بیوہ مین اور ان ہی مین سے ایک سے ایک بیٹی مسماۃ دائی جی چھوڑ کر مر گیا - بیواؤن نے اُسکی جائداد اراضی وراثتاً پائی اور اسکی آمدنی سے اور بھی جائداد خریدی -

(ث) پدومنی بنام دوارکا ناتھ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۵ - ان خریدون کی نسبت جو بیوہ نے خود قرض لیکر یا جائداد شوہری کی بنیاد پر کی ہون دیکھئے مقدمہ کوئر اودھ سے بنام بہول چند - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۵ صفحہ

(خ) ہنس بتی بنام اسری دت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۱۲ - اسری دت بنام ہنس بتی انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ - شیولوچن سنگھ بنام بابو صاحب انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۳ - وہی مقدمہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۷ - گریش چندر بنام بروٹن ایضاً جلد ۱۴ صفحہ ۸۶۱ - بحال رہا سمی بہ سوداسنی داسی ایضاً جلد ۱۶ صفحہ ۵۷۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شوہر کا انتقال ۱۸۵۷ء مین ہوا تھا اور جائداد جدید اُس کے چند روز بعد خرید ہوئی تھی۔
بیواؤن نے ۱۸۷۳ء مین کچھہ وہ زمین جو اُن کو وراثتاً ملی اور کچھہ جو انہون نے
خرید کی تھی بطور قطعی بیٹی کے نام ہبہ کر دی۔ ہم جدی مردون نے جو بعد فوت دختر
وارث قیاسی ہتے اس امر کے استقرار کا دعوے کیا کہ ہبہ اُن کے حقوق بازیافت
پر موثر نہوگی ہائیکورٹ بنگالہ نے قانون کو کامل طور پر جانچا لیکن یہہ خیال کرکے کہ مقدمہ
اس طرح کا تہا جس مین استقرار حق کرنا قبل از وقت تہا اس امر کا تصفیہ نہین کیا کہ آیا ہبہ
منجانب بیوگان بابتہ جائداد مکسوبہ مابعد اُن کی وفات کے بعد بھی موثر ہوگی یا نہین
جوڈیشل کمیٹی نے یہہ خیال کیا کہ ورثا اس امر کے مستحق ہتے کہ اثر ہبہ کا استقرار کردیا جائے
اور اسلئے کمیٹی موصوفہ نے فیصلہ کر دیا کہ بیواؤن کو جائداد خرید کردہ پر اس سے
زیادہ اختیار نہ تھا جس قدر کہ وراثت مین پائی ہوئی جائداد پر اختیار تہا کمیٹی موصوفہ ص ۷۲۵
نے اس امر کو طے شدہ سمجھا کہ "بیوہ کے پس انداز جو جائداد شوہری سے ہوئے
ہون وہ اُسکا استری دہن نہین ہین۔ اگر اس نے اپنی زندگی مین ان کو صرف
کر ڈالنے کی کوئی کوشش نہین کی ہے تو اس مین کلام نہین ہے کہ وہ اسی
جائداد سے متعلق رہتی ہین جس سے پیدا ہوئے ہین البتہ نزاع وہان ہے
جہان بیوہ جمع شدہ آمدنی خرچ کر سکتی تہی لیکن درحقیقت اس نے بچا لیا اور بعد کو
کوشش کرتی ہے کہ اسکو منتقل کر دے" حکام ممدوح نے یہہ بھی فرمایا تہا کہ "وہ اس
امر کو ممکن نہین خیال کرتی کوئی صاف فرق مابین اس اضافہ کے جو جائداد شوہری مین
ہو جائے اور اس آمدنی کے قائم کیا جائے کہ بیوہ کے قبضہ مین بلا خرچ شدہ ہو
اور جس کی نسبت اسنے یہ تجویز کیا ہو کہ آیا وہ اسکو خرچ کریگی یا نہ کریگی" اس کے
بعد جوڈیشل کمیٹی نے بیان کیا تہا کہ مقدمہ ہذا مین جائدادہائے متنازعہ ایسے حصص
اراضی پر مشتمل ہین جن مین شوہر ایک بڑی حد تک حصہ دار تھا۔ اور ۱۸۵۷ء مین اسکی
وفات کے چند ہی روز بعد اُن کی خریداری عمل مین آئی تہی ۱۸۷۳ء تک ان
کے منتقل کرنیکا کوئی قصد نہین کیا گیا انتقال سے بیواؤن کا یہہ مقصود نہ تھا کہ کوئی
ضرورت نکلے یا ان کی ذات کو فائدہ پہنچے بلکہ ان کا مقصود تھا کہ سلسلہ توریث
کو تبدیل کر دین اور بہ ترجیح ورثائے شوہر کے اُن مین سے ایک کے ورثا کو نہ کہ بجائے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیواؤن نے نہ تو اس مقصود کے لحاظ سے اور نہ بظاہر کسی اور طریقہ سے ہی اصل جائداد اور جائداد خرید کردہ مابعد مین کوئی امتیاز رکھا تہا دونون جائدادون کے آخر دراگای جی پر منتقل کر گئی تہی اور دونون جائدادون کے آخر از خود بیواؤن نے بھی اپنی زندگی بہر کے لیے اپنے پاس رکہی تہی یہی وہ واقعات ہین جن سے حکام والا مقام کی راے مین صاف اضافہ اصل جائداد مین ثابت ہوتا ہے اور خریداری کا مابعد بیواؤن کی جانب سے کسی ایسے مقصد کے لیے قابل انتقال نہین رہتی جس کے لیے اصل جائداد کا انتقال نہو سکے۔

بقایاے معطلہ۔

ف ۵۸۳ اس کے خلاف وہ رقم جو محاصل آخر سال زندگی بیوہ کی بابتہ ہو اسکی نسبت یہہ قرار پایا ہے کہ ورثاے عودی کی عوض قایم مقامان بیوہ پر منتقل ہوتی ہے (ذ) چنانچہ سار جنٹ صاحب چیف جسٹس نے بیان کیا تہا کہ "مقدمہ ہذا مین بقایاے نقدی متنازعہ اس روپیہ سے کچہہ زیادہ نہ تہی جو۔ ک۔ ب۔ کے ذمہ نصف سال کی بابتہ واجب الادا تہی۔ اور وہ عام حساب سے اسطرح جدا نہین کیگئی ہے کہ سرمایہ جداگانہ اور اس کو پس انداز سمجہا جا سکے" ص ۴۲۶
اس مین ذخیرہ کا ارادہ کرنیکی مطلقاً کوئی خارجی علامت بھی نہین ہے۔ بلکہ اس کے خلاف مین قرضہ جات کے موجود ہونیسے اس قسم کے ارادہ کی تردید ہوتی ہے اور یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بقایاے مذکور بقول پریوی کونسل بمقدمہ اسری دت بنام ہنس بتی معطلہ حیثیت سے بوقت مرگ بیوہ کے قبضہ مین تہا۔"

صریحی اختیار انتقال

ف ۵۸۴ ان قیود مین سے کوئی قید بھی اس جائداد سے متعلق نہین ہوتی جو کسی عورت پر بحیثیت وارث منتقل نہ ہوئی ہو بلکہ کسی دستاویز یا اور کسی طرح کہ اسی قرارداد کے ساتہہ پہنچی ہو جس مین صراحتاً اسکو منافع سے مستفید ہونیکا اختیار دیا گیا ہو۔ پس اس جائداد کی پس انداز اور ہر ایسی چیز جو پس انداز مذکور سے خریدکیگئی ہو کلیتاً اسی کی ہے اور وہ اپنی خوشی پر اسکو صرف کر سکتی ہے اور پہر اسکے مرنے پر وہ سب چیزین اس کے قایم مقامون کو پہنچتی ہین آخر مرد کے ورثار کو نہین پہنچتی ہین۔ (الف)

(ذ) ریوت کرتال بنام جیوی بائی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۸ و ۴۸۳۔
(الف) بہاگوتی بنام چودہری ہولاناتہہ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ و سی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۸۔ گرو بنام نفر بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۱۔ (صیغہ اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۔ نیلاوی کمبسر و بنام مار اکنتہو مل۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۶۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

توصیہ یا عطیہ

لیکن محض اس امر سے کہ کوئی ہندو عورت کسی وصیت نامہ یا ہبہ نامہ یا اور کسی قرارداد کی بنیاد پر ایسی جائداد پائے جسکا اسکو وراثتاً استحقاق ہو یہ لازم نہین آتا کہ اسکے اختیارات بھی بڑھ جائین۔ لیکن پھر بھی یہہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا حقیت وہ پاتی ہے؟ نہ یہہ کہ کسطرح وہ اسکو پاتی ہے۔ (ب)

منتظم کی حالت اور رہے

۵۸۵ واضح ہو کہ ہندو عورت کا حق نسبت حصول جائداد جداگانہ (برائے خود) جو جائداد محدود کی پس انداز سے ہو وہ بروے قانون متاکشرا ہندو باپ یا ممبر منتظم خاندان مشترکہ ہنود کے حق سے بالکل ہی جداگانہ بنیاد پر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت مین یہہ امر طے ہوا ہے کہ منافع جائداد سے جو خریداریان عمل مین آئی ہون وہ اسکا جز ہوتی ہین۔ اور اسکی حیثیت کی متبع رہتی ہین (ج) لیکن اس وقت کے جملہ منافع سالانہ جائداد باپ یا منتظم کی جائداد نہین ہوتے کیونکہ پہلے تو بیٹے اور پھر دیگر ممبران خاندان بالاشتراک آمدنی اور اصل سرمایہ کے حصہ دار ہوتے ہین۔ البتہ جب عورت وارث ہوتی ہے تو جملہ منافع سالانہ اسی کے ہوتے ہین اور اسکے مرنے تک کوئی حصہ حاصلہ وجود پذیر نہین ہوتا۔ صـ۲۷

مقاصد مذہبی

۵۸۶ وہ مقاصد جو ہندو بیوہ کو جائداد کی رہن و بیع کیلئے مجاز کرتے ہین انکو جوڈیشل کمیٹی نے جمع کر دیا ہے جیسا کہ فقرہ ۵۷۸ کتاب ہذا مین بیان کیا جا چکا ہے۔ (د) اور یہی قواعد شاید بمبئی کے سوا باقی ہر عورت سے

(ب) مولوی محمد بنام شیوک رام۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۷ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۶ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۹۔ دیکھو رای عدالت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ جسمین فیصلہ مقدمہ راتی بنام سیتل جلد مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۱ کی تشریح کیگئی ہے۔ لکشمی بائی بنام ہیرا بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۹ بحال رہا۔ دیکھو صفحہ ۵۷۳۔ گپنت راو بنام رام چندر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۶۔ نہنو میان بنام کرشنا سامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صـ ۲۷۴ دہرم شاستر مین ایسا کوئی قاعدہ نہین ہے کہ اگر کسی عورت کو ہبہ کیجائے تو اسکے ساتھہ صرف وہی محدود حیثیت ستری دھن کو ہو جو درامنا یا اسکو ملا ہو کولانی بنام لچھمی ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۹۵۔ پتنبر بنام دتو در ایضاً صفحہ ۳۹۷۔

(ج) سدانند بنام بونولی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۵۶۔ وہی مقدمہ بحالت نظر ثانی مسمی بہ سدانند بنام سبرجومنی ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۵۵ وہی مقدمہ ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۴۔

(د) نیز دیکھو مقدمہ لکھی رام بنام گوکل مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۷ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۷۴ (پریوی کونسل) دیکھو سن جلد ۵ صفحہ ۱۶۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متعلق ہین لیکن کوئی شک نہین کہ جب جائداد شوہر سے ملتی ہے تب وہ فائدہ مذہبی
جو اسکے لئے ہو سبب انتقال جائداد ہوتا ہے ابتدائی مقصود جسکی تعمیل بیوہ پر لازم ہے یہ ہے
کہ چاہے جو کچھ خرچ ہو مگر اپنے شوہر کے کریا کرم اور اسکے متعلقہ رسوم انجام دلائے ضروریات
قطعیہ تو بھی ہین لیکن اور بھی فوائد مذہبی اسکے لئے قابل حصول ہین جو روحانی ثواب کی حیثیت
رکھتے ہین چنانچہ بیوہ کا مقامات مقدسہ کی سیر تہونکو جانا بھی اسی مد مین داخل ہے۔ اور واضح
ہو گا کہ انکے لئے وہ ایک جزو جائداد کو جدا کر سکتی ہے لیکن خرچ جائز کو ضرور ہے
کہ جملہ جائداد کے لحاظ سے محدود کیا جائے اور نیز جب شایان حالات خاندان
نہو تو کلیتاً نامقبول ہو گا۔ (ھ) وہ دیگر ممبران خاندان مثلاً مادر شوہر کیلئے بھی رسوم
کے اخراجات اٹھانیکے لئے جائداد منتقل کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ اس قسم کے رسوم
ہون جن کا بجا لانا شوہر پر اسکی حیات مین لازم ہوا ور جنکے ثواب مین خود اسکا بھی ص ۷۲۸
حصہ ہو اور اس عمل سے کوئی فرق نہین واقع ہوتا کہ وہ رسوم جن کے لئے خرچ مذکور کیا گیا ہو
کوئی دوسرا ممبر خاندان انجام دے (و) البتہ بیٹی اس بات کی مجاز نہین ہے کہ جائداد خاندانی
پر اپنی ماں کے سرادھ کے اخراجات کا بوجھ ڈالے (ز) اور نہ بیوہ کو یہ اختیار ہے
کہ اپنی روحانی فوائد محفوظ کرنیکے ارادہ سے جائداد شوہری کو نیک اور مذہبی کاموں
کے لئے بیع کرے (ح)

(ھ) ہرومون بنام اولک منی ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ - اشرف بنام برو جبنری بنگال لا رپورٹ
جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۸ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۶ متی رام بنام گوپال بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱
صفحہ ۴۱۶ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ - لکھی رام بنام خوشالی - بورا ڈیل رپورٹس
جلد ۱ صفحہ ۴۱۲ (۴۵۵) رامانبام رنگا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۵۲ - لکشمی نرائن
بنام داسر ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۸ پنجاب کسٹمس صفحہ ۶۰ -
(و) چودہری بنام رسومونی - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۸ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰
صفحہ ۳۰۹ - رام کمار بنام انجامونی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۶ -
(ز) رام چندر بنام شیشو - ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۴۶ -
(ح) پران دی بنام جے نرائن - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۸۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیرات

بیان کیا گیا ہے کہ مذہبی کاموں مین بیٹی کو ایک حصّہ دینا مذہبی عبادت کیلئے مندر بنانا اور تالاب کھودنا وغیرہ داخل ہین۔ (ط) لیکن قرار یہہ پایا ہے کہ تالاب کھودنے کیلئے ہندو بیوہ کا جائداد منتقل کرنا جایز ہوگا (ی) اسی طرح سے اور بھی حالات پائے گئے ہین جن مین برہمنون یا دیوتاؤن کو عطیہ کرنیکی بمقابلہ ورثاء کے عودی تائید کیگئی ہے (ک) مگر ان عطیات کے لئے لازم ہے کہ خفیف ہون ورنہ جائداد پر سخت بار پڑنے کی حالت مین مشکل ہے کہ انکی تائید کیجائے (ل)

قرضہ جات شوہر

ف ۵۸۷ تاوقتیکہ خلاف تہذیب اغراض کیلئے نہ کئے گئے ہون بیوہ کیلئے تمام قرضہ جات شوہر کے ادا کرنیکا لزوم افائدہ مذہبی کی مد مین داخل ہوتا ہے۔ اور اسپر ان کی ادائی کا ایسا ہی لزوم ہے جیسا کہ بیٹے پر ہے۔ اور یہہ امر کہ وہ فائدہ جائداد کیلئے لئے گئے ہین یا نہین لئے گئے غیر اہم ہے (م)

قرضہ جات جس مین تمادی عارض ہو

لیکن یہہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ جہان تمادی ایام عارض ہو وہان ان قرضہ جات کی ادائی کیلئے وہ جائداد کو منتقل یا زیر بار نہین کر سکتی (ن)

(ط) فتواے بمقدمہ کاسی ناتہہ بنام ہرو سندری (پریوی کونسل) مقتبسہ بیوستہ دیرین صفحہ ۱۰۱- مورلینز ڈائیجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۹-

(ی) رنجیت بنام محمد وارث ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۹۴-

(ک) جگجیون بنام دیوشنکر بوراڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۴- (۴۳۶) کپور بنام سیوک رام ایضاً صفحہ ۴۰۵ (۴۴۸)

(ل) کرپالا بنام نرائن۔ فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۴۷ چنی لال بنام جیو- بوراڈیل رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۵۵ (۶۰)

(م) چٹی کولم بنام رنگاسوامی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۳۱۹- وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۷ (پریوی کونسل) گوسک بنام محمد رحیم۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۱۶- کاسی ناتہہ بنام ہرو سندری مورلینز ڈائیجسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴- سبائین بنام اخلندامل فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابتہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۵- رائے عدالت لکشمن بنام سیتا بھائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۱۴

(ن) مپل کرپا بنام شوپا۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۷- (صیغہ اپیل) دیکھئے مقدمہ رام چرن بنام سنہو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷-

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور یہ امر معمولی منتظم جائداد خاندانی کیلئے تو یقینی طور پر قانون معلوم ہوتا ہے (س) دنیاوی اقتضائے انصاف کے لحاظ سے تو یہہ امر بہت ہی عاقلانہ معلوم ہوتا ہے۔ گو اس مین شبہہ ہے کہ آئین مذکور کا کوئی غدر نہدوون کی رادہ متس عدالت مین بھی قبول ہوگا یا نہین۔ زیادہ تر حال کے مقدمات مین یہ نکتہ یہ امر قرار پایا ہے کہ بیوہ برادائے قرضہ جات شوہر کا لزوم اور اسکا استحقاق نسبت انتقال جائداد جو بغرض مذکور شوہر سے اسپر منتقل ہوی ہو اثر قانون تمادی یا اور کسی اس قسم کے حیلہ سے خارج ہے جو اسکے زندگی واجبات سے بچنے کیلئے کیا گیا ہو (ع)

بہرکیف اس طرحکی ادائی بالفرورنیک نیتی سے کرنا چاہیے کہ بہ تعمیل فرض منصبی بیوہ اس کے شوہر کے بلہ قرضہ جات تا امکان بیوہ ادا ہو جائین۔ اسکو لازم نہین ہے کہ ایک جائز مطالبہ کو دوسرے پر ترجیح دے اور اس سے بھی کم اسکو اپنی جائداد اس غرض صریح کے لئے منتقل نکرنی چاہیے کہ ایسے قرضخواہون کو جن کے قرضہ جات مین تمادی عارض ہوئی قرض خواہون پر ترجیح ہو جاے جن کے قرضہ جات جائز اور موجود ہون اگر دیوالیہ جائداد کی حالت مین اس قسم کی ترجیح عمل مین لائی جاے تو اگر یہہ فعل خود شخص دیوالیہ کا ہو تو فریبانہ اور کالعدم ہوگا۔ اور اگر یہ فعل بیوہ کا ہو تو دونون طرح پر یعنے انصافاً اور بروے قانون انتقال جائداد یکسان ناجائز ہوگا۔ اگر اس سے یہہ ترجیح اس امر کی لاعلمی کے لحاظ سے کرائی گئی ہو کہ قرضہ جات مین تمادی عارض ہے تو جو شخص ایسی لاعلمی سے مستفید ہوا ہوگا جس کا برطرف کرنا ایک ناتجربہ کار عورت کے ساتھہ معاملت کرنے مین اس شخص کا فرض ہو تو وہ اپنی فریب سے فائدہ اٹھانیکے قابل نہوگا (ف)

(س) چنیا بنام گردماہن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ (اجلاس کامل)

(ع) چنیا بنام وکارا انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰۔ یہان بابا جی بنام گوپالا۔ ایضاً صفحہ ۳۲۵ جسمین یہ اصول ایک بیوہ بہو کی نسبت منطبق کیا گیا ہے جو اپنے خسر کی جائداد پر قابض تھی کونڈا بنام سبا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۹

(ف) رنگیلی بائی بنام ونائک۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۱ صفحہ ۶۶۶۔ باقتباس ایکٹ نمبری ۴ بابتہ سنہ ۱۸۷۰ء دفعہ ۵۳ مگر اسکی وسعت بھی تک نہین ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گزارہ

چونکہ عورت وارثہ کا فرض ہے کہ گزارہ دے اور اُن تمام اشخاص کی شادیان اور دیگر رسوم انجام کو پہونچائے جس کا بار جائداد پر ہو۔ اسلیے اخراجات ضروری بہم کرنے کیلئے وہ جائداد کو رہن و بیع کر سکتی ہے۔ اور اغلب یہ ہے کہ وہ اپنی پرورش اور خاص اپنے مذہبی رسوم کے لئے بھی ایسا کر سکتی ہے (ص) البتہ اسکو ضرورت واقع ہونیکے وقت تک ضرور انتظار کرنا چاہیے یہ ہرگز نہ چاہیے کہ رقم نکالکر ضرورتین پیدا کرے یا دیون کے ادا کرنیکے لئے اُن کے واجب الادا ہونے سے پہلے معاملہ کرے۔ (ق)

صہ ۷۳۰

ضرورت

ف ۵۸۸ ۔غرض کہ یہی وہ چند صورتین ہین جو بطور خاص عورت کو اپنا ترکہ منتقل کرنیکا مقتدر کرنیکی بابتہ ظاہر کیگئی ہین۔ اور صورتین ضرورت کی عام مدمین داخل ہین۔ لیکن یہہ امر بلاشبہہ ناممکن ہے کہ ضرورت کی تعریف کیجائے ہر صورت کا اسکی خاص حالت کے لحاظ سے جانچا جانا ضرور ہے یقیناً کوئی ہندو عورت منظم جائداد خاندانی سے کمتر اقتدار نہین رکھہ سکتی اور اس حیثیت مین اسکا زیادہ اقتدار رکھنا کبھی نہین معلوم ہوتا۔ جو اصول پریوی کونسل نے ہنومان پرشاد بنام مسماۃ بابوئی کے (س) مشہور مقدمہ مین بیان کئے ہین۔ وہ اسکے افعال سے یکسان متعلق ہوتے ہین۔

افعال اسکی زندگی تک صحیح ہین۔

لیکن یہ ضرور یاد رہے کہ اسکے انتقالات کی نسبت قطعی ناجوازی کوئی سوال نہین ہے بلکہ نسبتاً ناجوازی کا سوال ہے کیونکہ ضرورت قانونی نہونیکی صورت مین وہ ذاتی قرضہ جات یا خانگی کامون کے لئے بمقابلہ ورثاء

(ص) راج چندر بنام بلارام فلٹنس رپورٹ سپریم کورٹ کلکتہ صفحہ ۱۳۳۔ لالہ گنپت بنام مسماۃ تورن ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۵۲ سداشیو بنام دا کو بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۵۰۔

(ق) ملکل بنام مادراجی سدراس جورسٹ جلد ۶ صفحہ ۲۶۱۔

(س) ہنومان پرشاد بنام مسماۃ بابوئی مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۳۹۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۸۱ نوٹ کتاب ہذا فقرہ ۳۲۰۔ کالی سوار بنام رن بہادر۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۸۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۴۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترکہ کو پابند نہین کرسکتی (ش) البتہ اپنی حیات تک کیلئے کرسکتی ہے (ت)

مالگزاری سرکار

۵۸۹ بہت ہی عام ضرورت یہ ہے کہ قرض لیکر یا جزو جائداد کو رہن و بیع کرکے بقایائے مالگزاری سرکاری کو ادا کیا جائے۔ اور ایسی صورت مین صدر عدالت بنگالہ نے بہ تکرار یہ قرار دیا ہے کہ یہ امر ثابت کرنے کے بغیر کہ ضرورت اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ واقعات و حالات بیوہ کے قبضۂ قدرت سے باہر ہے صرف یہہ ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ روپیہ قرض لیا گیا یا آنکہ اس کام کے لئے اسکی ضرورت تھی (ث) جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب جائداد پر بوجھہ فضول خرچی یا بدانتظامی بیوہ بقایا چڑہ جائے تو کوئی شخص اس امر پر مبادرت نکریگا کہ ادائے مطالبات سرکاری کیلئے روپیہ قرض دے۔ اور جائداد نیلام ہوجائیگی۔ اور چونکہ

صہ ۳۱۰

(ش) مطیع اللہ بنام راوہا بنودی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۶۶ للا ہیجناتھ بنام بشن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۸۰۔

(ت) اسبارہ مین ابتداءً اس بنیاد پر شک کیا گیا تھا کہ اسکو صرف حق تمتع حاصل تہا اور وہ بیع جو قطعی ہو درحقیقت کالعدم تھی کیونکہ یہہ اس چیز کی بیع تھی جو اسکے قبضہ ہی مین نہ تھی۔ دہرم شاستر کمنٹن جلد ۱ صفحہ ۱۹۔ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵ ۔ امانند بنام رام کشن مورلینڈ ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰۔ و ۱۱۸ گنگا رزاین بنام بلرام۔ ایضاً جلد ۲۔ صفحہ ۱۵۲ و ۱۵۵۔ لیکن اب اسکا عکس بالکل بدین دلیل طے ہوچکا ہے کہ عورت مالک قطعی ہے گو اختیارات محدود کے ساتھہ اور اسلئے اسکے افعال تا حد اختیارات جایز ہین گو اقتدارات سے زائد عمل کرنا ہی ممکن ہے۔ گوبیندمانی بنام شام لال۔ بنگال لا رپورٹ جلد ضمیمہ صفحہ ۴۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر مجلد ضمیمہ صفحہ ۱۶۵۔ پریاگاندن بنام تروولا۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۶۔ بہاگوت اما بنام رام پنا۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۹۳۔ کامادو ہنی بنام جوئسا۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۔ میل گرپا بنام شیوپا۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۷۔ (صیغۂ اپیل) رام چندر بنام بہیم راو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷۷۔ پراگ داس بنام ہری کشن۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰۱۔ اور یہی قاعدہ ایسی موقع پر منطبق کیا گیا ہے جہان بیوہ بشرط عدم انتقال قابض تہی بی بی سہو را بنام رائے راجنگ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۴۔ وہی مقدمہ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۲۱۰۔

(ث) مطیع اللہ بنام راوہا بینودی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۶۶ اداما مہن بنام گردھاری لال ایضاً بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۴۴۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بقایائے سرکار کیلئے بیع ہونیسے کلیتاً بالکل جدید حقیت ہو جاتی ہے اسلئے نتیجہ یہ ہوگا کہ صرف بیوہ ہی کی حقیت نہین بلکہ ورثائے عورت کی حقیت بھی جاتی رہیگی (خ) لیکن فیصلہ مقدمہ ہنومان پرشاد سے واضح ہوتا ہے کہ اگر قرض لینے کی کوئی واقعی ضرورت ہو تو یہ حالت کہ ضرورت موجودہ پچھلی بدانتظامی کی وجہ سے ہے اسوقت تک قرض کو ناجایز نکریگی جبتک خود قرض خواہ اس بداعمالی مین شریک نہ رہا ہو جسکی وجہ سے خطرۂ مذکور پیدا ہوا (ذ) اس قاعدہ کی زیادہ تر حال کے فیصلہ جات مین بھی پیروی کیگئی ہے کوئی شک نہین کہ یہ ثابت کرنا تو ضروری ہوگا کہ کوئی حقیقی مجبوری تھی مثلاً پہلے سے کوئی ڈگری نافذ رہنا یا نیلام کا قریب ہونا جس کا مقابلہ کرنا وارثہ کے سرمایہ موجودہ سے نہو سکتا ہو (الف) بیوہ کا اس غرض سے جائداد شوہری کو منتقل یا زیر بار کرنا حق بجانب ہے کہ اسکے تحفظ مین جو اخراجات ہوئے ہون یا آنکہ جو اخراجات خود اپنے استحقاق پر جو حملہ ہو اسکے بچاؤ مین ہوئے اُن کو ادا کر دے۔ لیکن یہ نہین کہ محض خیالی مقدمہ مین خرچ کرے جو ایسی جائداد حاصل کرنیکے لیے دائر کیا گیا ہو۔ جو اسکی جائداد سے خارج ہو اور اس نے اپنی حقیت اسکی نسبت بتائی ہو (ب) اسی طرح جائداد کی ضروری مرمت کے اخراجات مین ص ۳۲۲

(خ) رام چندر بنام بھیم راو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷۷۔ دو گلاس بنام کلکٹر بنارس۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۲۷۱۔ نگندر بنام کامنی مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۷ (پریوی کونسل) نیز دیکھئے بیجات زیر اجارہ برداکانے نمبر ۱ بابتہ ۱۸۵۹ء تلک بنام مدن ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۴ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۴۳ نوٹ (انند موئی بنام مہندرو ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۶۴ منظور ہوا چن بنام بچ بہوکن۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ یا بروئے قانون بنگالہ نمبر ۸ بابتہ ۱۸۶۹ء موہنا بنام رام کشور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۴۔

(ذ) مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۴۲۳۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۸۱ نوٹ۔

(الف) سری ناتھہ رائے بنام رتن ملا۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۴۲۱۔ لالہ بیجناتھہ بنام بشن دیکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۸۰ تا نابنام بہاگیرتھی۔ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۷۸۔ لالہ امرناتھہ بنام اچن کور۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۹۔ لکشمی بہاو بنام رادہا بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۵۔ ص ۳۲۲

(ب) امجد علی بنام مونی رام۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۔ اندر کور بنام للتا پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو قرض ہو گیا ہو وہ ورثار عودی کے قبضہ مین بھی جائداد ہونیکی حالت مین اسپر بار ہوگا (ج) جہان ضرورت کی صورت موجود ہوتی ہے وہان عورت وارثہ اس لحاظ کے ساتھہ روپیہ قرض لینے پر مجبور نہین ہوتی کہ اپنی موت سے پہلے ہی ادا کر دے اور نہ اس امر پر مجبور ہے کہ جائداد کو رہن کر کے بقیہ زندگی کے لئے اپنی آمدنی گھٹا دے۔

جائداد بیع کر سکتی ہے

البتہ اس بات مین آزاد ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو کوئی خرد جائداد قطعاً فروخت کر دے۔ چاہے رہن کرنا زیادہ ترمفید ہی کیون نہو تاہم عورت وارث اور خریدار دونون نیک نیتی کے ساتھہ عمل ہون تو دوسرے وارث کو تحریک پر معاہدہ منسوخ نہین ہو سکتا (د)

جائداد شوہری بیوہ کے ذاتی لزوم پر پابند نہین ہے۔

ف ۵۹۰ جہان کوئی شخص بیوہ کے ساتھہ معاملت کرنے مین اس جائداد شوہری کو پابند کرنیکا خواستگار ہو جو ورثار عودی کے قبضہ مین آنیوالی ہو۔ تو صرف یہی ثابت کرنا ضرور نہین ہے کہ معاملہ اس طرح کا تھا جس کے لئے بیوہ جائداد مذکور کو پابند کرنے کی مجاز تھی بلکہ یہ بھی ثابت کرنا ضرور ہے کہ وہ اس طرح کا ارادہ رکھتی تھی اور یہ سمجھہ لیا گیا تھا کہ وہ ایسا کرتی ہے جو رہن بیوہ کی طرف سے ضروری اور مناسب کام کے لئے عمل مین آئی۔ وہ جائداد کو پابند کریگی گو اس نے معاملہ مذکور بحیثیت بیوہ اپنی حقیقت کے لحاظ سے نہ کیا ہو بلکہ ایک فرضی لیپر ہتنے کی ولیہ کی حیثیت سے کیا ہو جسکی بابت بھی ناجائز قرار پائی ہو (ھ) اس کے خلاف بھی اور مدراس کی عدالتون نے ورثار عودی کو اُن تمسکات کی ادائی کا ذمہ دار قرار دینے سے انکار کر دیا ہے جن کی تکمیل بیوہ نے اپنے ایسے قرضہ جات کی ضمانت کے لئے کی ہو جن مین نہ تو مخصوص جائداد رہن ہوا اور نہ اس مضمون کے ہون کہ اُن کی تکمیل بحیثیت قائم مقامی جائداد اس کی جانب سے ہوئی ہے گو ہر ایک

(ج) ہری موہن بنام مہیش چندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۲۳۔
(د) پہول چند بنام رگھوبنس۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۰۸۔ بنا کمار بنا بھو باسندری بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰۷ (صیغہ اپیل دیوانی)
(ھ) لالہ پربھو بنام لالہ ٹلنے۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورت مین قرض لینے کا مشار ایسا ہی ہو جس کیلئے بیوہ بطور جایز اپنے جانشینون کو پابند کر سکتی تھی (د) مگر کلکتہ مین معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقدمہ اسکے خلاف فیصل ہوا ہے وہان ایک بیوہ نے پوتی کے اخراجات شادی کے لئے روپیہ قرض لیا تھا۔ اس کے مرنے بعد ورثائے شوہر پر بازیافت رقم کا دعوے دائر ہوا پس عدالت نے قرار دیا کہ واقعات مقدمہ مین ایسا کوئی امر نہین ہے جس سے قرض کا جائداد پر بار ہو سکے بلکہ جائداد اور اسی لحاظ سے ورثائے قابض جائداد ادائے قرض کے بدین لحاظ ذمہ دار تھے کہ وہ ایک ہندو کی بیوہ متوفی نے مناسب کام کیلئے کیا تھا (ز) ان دونون رایون مین سے جو ہائیکورٹ کلکتہ نے ظاہر کی ہین ہر ایک معقول ہے لیکن یہ سمجھنا دشوار ہے کہ دونون مین مطابقت کیسے ممکن ہے۔ ص ۴۳۳

ورثا کی رضامندی

۵۹۱ ان حالتون مین جن مین اور طرح عورت کا بیع کرنا صحیح ہو معاملہ بہ رضامندی ورثا جایز ہو جائیگی چاہے اس بنیاد پر ہو جو جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کی ہے کہ اس قسم کی رضامندی خود صحت معاملت کی شہادت ہے (ح) یا اسوجہ سے ہو کہ یہ رضامندی ان لوگون کے استحقاق کو برطرف کرنیکے لئے کارآمد ہوتی ہے جو اس کے بغیر معاملت پر معترض ہو سکتے تھے۔ لیکن یہ امر کسی طریقہ سے صاف نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ کون لوگ ہین جن کی رضامندی درکار ہے۔ پنڈتون نے بنگالہ مین (ط) سپریم کورٹ کے ایک قدیم مقدمہ مین ظاہر کیا تھا کہ منجانب بیوہ جملہ جائداد کی ہبہ یا بیع جایز ہوگی بشرطیکہ وہ ان لوگون کی منظوری سے کیجاوے جو قانوناً اسکی وفات کے بعد وارث ہونیکے مستحق ہون" بعد کے ایک

(د) گودیا بنام اپاجی۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۳ صفحہ ۲۳۰۔ راماسامی بنام سلائمل۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۵۔

(ز) رام کمار بنام اچامری داسی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۶۔

(ح) کتاب ہذا فقرہ ۵۷۸۔ دیکھئے مقدمہ مذہوب بنام گوبند۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۵ جسمین جسٹس ٹیلر کی ذیل کی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ وارث (بازیافتگان) مابعد کے دستخط صرف اس شہادت کیلئے کارآمد ہے کہ معاملہ کرنیکی ضرورت تھی جسے مقدمہ راج بلبھ بنام اومیش۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۹۔

(ط) رامانند بنام کشن۔ مورلیز ڈائجیسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ مین سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ جہان عین مابعد کے ورثا رعودی نے اپنے حقوق چھوڑ دیئے ہون تو ان کے ذریعہ سے جو لوگ دعویدار رہون وہ پابند ہین (ی) اور ایک مقدمہ صدر عدالت واقع ۱۸۴۹ء مین ججون کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ جہان وارث مابعد (نواسہ) کسی انتقال بنجانب بیوہ پر رضامند ہو جاے تو یہ رضامندی زیادہ دور کے وارث (مثلاً چچا کا بیٹا جو اسکی وجہ سے دعویدار نہو) کے حق کی مانع ہوگی (ک) اور ایسا ہی ہائیکورٹ بنگالہ نے بعد کے مقدمات مین حکم دیا ہے۔ چنانچہ ان مین سے ایک مین جسٹس مارکبی نے بیان کیا تھا کہ "اس کے خلاف قرار دینے سے لازم ہوگا کہ دو تین لفظ انتقالنامہ مین بڑھا دیے جائین کیونکہ بیوہ ہر وقت مین جائداد کو عین مابعد پانے والے کے تفویض کر سکتی ہے جو کہ اسوقت مالک قطعی ہو جائیگا (ل)

کسی رضامندی ضرور ہے

لیکن ۱۸۱۲ء مین اسکے خلاف فیصل ہوا تھا۔ اس مقدمہ مین شوہر نے ایک بیوہ اور دو طرح کے وارث چھوڑے تھے یعنی مامون کے بیٹے جن کا توریث مین دوسرا درجہ تھا۔ اور پدری اقربا جو درجہ مین زیادہ تر دور تھے۔ پس پنڈتون کی رائے پر مقدمہ مذکور مین یہ قرار پایا تھا کہ مامون کے تمام بیٹون ہی کی رضامندی ضرور نہ تھی بلکہ اگر یہ رضامندی بھی ہوتی پھر بھی یہ لازم تھا کہ اقربائے پدری کی رضامندی حاصل کیجاے۔ اور وہ بھی اس حیثیت سے نہین کہ وارث مابعد ہین بلکہ اس حیثیت سے کہ قانونی محافظ اور صلاح کار بیوہ ہین لیکن جو لوگ رضامند ہو گئے ہون وہ خلاف

ص ۴۲۴ ۷

(ی) کالی چند بنام مور مقتبسہ مطیع اللہ بنام رادھا بینودی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۴۰۶ وہی مقدمہ مسمی بہ کالی چند بنام مور فلٹس رپورٹ صفحہ ۷۳۔

(ک) دیب چند بنام ہردیال فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۰۴۔

(ل) بہاری لال بنام مادھو لال انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۔ مہنت کشن بنام بس گیت ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۹۔ راج بلبہہ بنام اودیش انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۴۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آیا اگر اصول عامہ مذہبی کارگر نہو تو اس قسم کے انتقال کرنیکی تدبیر جایز ہوگی یا نہوگی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دستاویز دعویدار ہونیکے قابل نہونگے (م) صدر عدالت بنگالہ نے ۱۸۵۶ء مین اس حکم کی تقلید کی اور بیان کیا کہ "بلحاظ اسناد مندرجہ حاشیہ (ن) ہماری رائے ہے کہ اس لحاظ سے کہ ہندو بیوہ کی بیع جایز ہو جائے ضرور ہے کہ بیعنامہ پر اسوقت کے تمام موجود ورثائے شوہر کے دستخط یا ان کی تصدیق ہو۔ اور محض قریب ترین ورثار کی دستخط یا اُن کی تصدیق ناکافی ہے" (س) ایسا ہی بیان بمبئی کے ہائیکورٹ نے بھی ایک مقدمہ مین کیا ہے جس مین ایک بیوہ اور دختر نے (جن مین سے آخر الذکر کو بمبئی مین قطعی حقیت ملتی ہے) مدعا علیہ پر جائداد منتقل کی تھی۔ پس قرار پایا کہ بمقابلہ مدعی انتقال جایز نہ تھا جو بیوہ کے سامنے بیٹی کے مرجانے سے وارث ہوتا۔ عدالت کا بیان تھا (ع) "کہ اس امر کو مسلم سمجھنا چاہیے کہ اُن حالتون مین انتقال منجانب بیوہ کو ورثار کی منظوری ہی جایز کریگی جو اور طرح پر جایز نہو۔ لیکن اس مسئلہ نے کہ وہ کون ورثار ہین جن کی رضامندی انتقال کو ناممکن الابطال کر دیگی فیصلہ جات مین بہت کچھ اختلاف ہے

کس کی رضامندی ضروری ہے

بہرحال وہ اصول جسپر سے اس سوال کا جواب دیا جائیگا ہم دیکھتے ہین کہ پریوی کونسل نے بمقدمہ راج لکھی دیبیا بنام گوکل چندر چودھری قایم کر دیا ہے (ف) حکام والامقام کا

ص ۷۳۵

(ھ) موہن بنام سرومونی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۳۲ (۴۰) دیکھئے نارد مقتبسہ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۶۴۔ سدواسی بنام گرسہائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۲۔ رام دین بنام متھراسنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۷۔

(ن) نندکمار بنام رگھونندن فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ (۳۴۹) ہیوانی بنام سوکھانی ایضاً صفحہ ۳۲۲۔ (۴۳۱) ہیم چند بنام تارامونی ایضاً صفحہ ۳۵۹ (۴۸۱) موہن بنام سرومونی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۳۲ (۴۰) صرف آخر الذکر اسبارہ مین منطبق ہوا۔

(س) مطیع اللہ بنام رادھا بینودی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۹۶۔

(ع) درجیون بنام گوپل جی۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۶۳ و ۵۷۱۔

(ف) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۸۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۷ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ارشاد ہے کہ "حکام موصوف کا یہ مقصود نہین ہے کہ ان اسناد وغیرہ پر اعتراض کرین جن مین یہہ امر قرار پایا ہے کہ اس قسم کا معاملہ برضامندی اقربائے شوہری جائز ہو سکتا ہے لیکن ایسی صورتون مین عموماً اقربا ان تمام لوگون کو سمجھنا ضرور ہے جنکا غالباً معاملہ کی نسبت اعتراض کرنے مین فائدہ ہے۔ بہرحال ممبران خاندان کا ایسا اتفاق ہونا چاہیے کہ اس قیاس کے لئے مکتفی ہو سکے کہ معاملہ واجبی اور از روئے "دہرم شاستر جائز تھا" اس مقدمہ مین مدعیان اگرچہ ورثار بعید تھے تاہم شوہر متوفے کے قیاسی ورثار بوقت بیع کے تھے جنکو استحقاق تھا کہ اگر مسماۃ بائی دکھت اپنی مان سے پہلے لاولد مرجائے تو وارث ہون اور بیع پر اعتراض کرنے مین صریحاً انکا فائدہ تھا اور محض بائی دکھت کا وجود گو وہ وارث قریب ترین تھی (بہ لحاظ اس امر کے کہ تمام عورتین بروئے دہرم شاستر مطیع سمجھی گئی ہین) یہ تصور نہین ہو سکتا کہ مطلقاً کوئی قیاس اسبات کا پیدا ہوتا ہے کہ انتقال مذکور جایز تھا" لیکن جہان کافی رضامندی ہو گئی ہو تو پھر معاملت پر وہ شخص اعتراض نہین کر سکتا جو بعد کو وجود پذیر ہوا ہو چاہے۔ پیدایش کے لحاظ سے ہو یا آنکہ تبنیت کے لحاظ سے ہو (ص)

وارث آیندہ

و ۵۹۲ ۔ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ جہان کوئی جائداد عورت کے قبضہ مین ہو تو توریث مین کسی شخص کو حق معین حاصل نہین ہوتا کیونکہ اسوقت جو لوگ زندہ ہون ان مین سے ان معنون مین ایک شخص وارث آیندہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ جیتا رہا تو اسوقت کے موجود لوگون پر مرجح ہو گا اور اس عورت کی وفات کے بعد وارث ہو گا۔ لیکن اس شخص کا استحقاق خود اسی کی موت سے برطرف ہو سکتا ہے یا ایسے شخص کی تبنیت یا ولادت سے ساقط ہو سکتا ہے جو اس کے مقابلہ مین اقرب ہو۔ بلاشبہہ یہ عام خیال معلوم ہوتا ہے کہ

ص ۹۶

کس کی رضامندی ضروری ہے

وہ شخص جو حقیقی وارث عودی ثابت ہوتا ہے اسکو اپنے حقوق ایسے شخص کی منظوری سے علیحدہ ہوتے نہ دیکھنا چاہیے جو بوقت منظوری صرف حقیت رجعی رکھنے کی امید رکھتا تھا اور جو بروے واقعیت

(ص) راج کرشٹو نام کشوری - ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴ - کتاب نہ ذا فقرہ ۳۱۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ثابت ہوا کہ کوئی حقیت ہی نہ رکھتا تھا۔ زمانہ حال تک فیصلہ جات ہائیکورٹ بنگال اسی رائے کے موافق تھے (ق) اور الہ آباد کے ہائیکورٹ نے اس سے بڑھکر کیا ہے۔ یعنی اس نے صرف یہی نہین قرار دیا ہے کہ نسبت انتقال منجانب بیوہ وارث قیاسی کی رضامندی ایک محض دور کے وارث عودی کے حقوق شکست کرنیکے لئے ناکافی ہے بلکہ بیوہ کا وارث قیاسی کے حق مین منتقل کرنا بھی اسکے لئے اس سے زیادہ اثر نہین رکھتا جتنا اسوقت ہوتا جبکہ وہ کوئی اجنبی ہوتا۔ یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ اسنے اسکے حق بازگشت مین کوئی اضافہ نہین کیا کہ پوری حقیت قطعی طور پر فوراً پہنچ جائے بلکہ صرف اسکو بیوہ کی حین حیات حقیت عطا کی اور باقی حقیت کو یون ہی چھوڑ دیا تاکہ بیوہ کے مرنے پر وہ وارث مابعد نہو سکے (س) مثلاً اگر بیوہ نواسہ کو تفویض کر دے تو اس رائے کے بموجب وہ اسکی زندگی تک مستحق ہوگا اور اگر اس کے بعد زندہ رہا تو مالک قطعی ہوجائیگا لیکن اگر وہ اس سے پہلے ہی ایک بیٹا چھوڑکر مرگیا تو وہ بیٹا صرف بیوہ کی زندگی تک قابض رہیگا نہ اس سے زیادہ کیونکہ بیوہ کے مرنے پر وہ بیٹا شوہر بیوہ کا وارث نہوگا۔ لیکن ہائی کورٹ بنگال مین اجلاس کامل سے اس کے خلاف نتیجہ نکالا گیا ہے اس مقدمہ مین مسئلہ پیش شدہ یہ تھا کہ "آیا رواج قانون مروجہ بنگالہ کوئی انتقال بیوہ بربنا ظاہری ضرورت قانونی درحالیکہ انتقال مذکور کو اس شخص نے جو اسوقت وارث عودی تھا منظور کر لیا ہو کسی اور شخص کیلئے جو اس مین شریک نہ ہوا ہو اور جو کہ بعد وفات بیوہ وارث مابعد واقعی ہو مانع اثبات کا ہوگا کہ جائداد کی نسبت اپنی حقیت کا دعوی کرنے سے باز رہے" اس سوال کا جواب عدالت نے اثبات مین دیا (ش)

(ق) رام چندر بنام ہریداس۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۳۳ گوپی ناتھ بنام کالیداس ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۵

(س) رام پہل رائے بنام تلاکواری۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۱۶ (اجلاس کامل) مدن موہن بنام پوران مل۔ ایضاً صفحہ ۲۸۸۔

(ش) نوبوکشور بنام ہری ناتھ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰۲۔ سری ستی دیبیا بنام رانی کندن۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۲۹۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدالت موصوفہ نے

کس کی رضامندی ضرور ہے۔

اس کو خیال کیا کہ طویل سلسلہ فیصلہ جات سے یہ امر طے شدہ ہے صہ ۷۳۷
کہ بیوہ اپنی جائداد کو وارث مابعد کے اسطرح سپرد کرسکتی ہے
کہ وہ فوراً ہی اپنی حقیت پر قبضہ حاصل کرے اور تمامی حقوق
مابعد کو اسکی وجہ سے باطل کردے۔ حکام نے خیال کیا تھا کہ اسکا منطقی نتیجہ یہہ
نکلتا تھا کہ بیوہ اور وارث مابعد اپنے مشترکہ فعل سے ایک ناممکن الابطال حقیت
ایک اجنبی پر بدون ضرورت محض اپنی مرضی سے منتقل کرسکتے ہین گارتھ صاحب
چیف جسٹس نے اس نتیجہ کو بے دلی سے قبول کیا لیکن یہ خیال ظاہر کیا کہ عدالت اس
سلسلہ اسناد کی پابند ہے جس کے بہروسہ پر کئی ہزار جائدادین بنگالہ مین گزشتہ
بیس سال مین خرید و فروخت ہوچکی ہین۔ لیکن اگر اور پریسیڈنسیون مین اسی
طرح کے اسناد کا سلسلہ نہین ہے تو اس فیصلہ کا بلاشبہہ اُن مین بہت ہی
کم اثر ہوگا۔ جہان وارث مابعد خود عورت ہی ہو جسکو صرف حقیت حین حیاتی پہنچتی
ہے تو اسکی رضامندی دوسرے وارث عودی کو پابند نہ کریگی جو بطور قطعی جائداد
پاتا ہے (ت) ہائیکورت بنگال نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ فیصلہ اجلاس کامل
محولہ بالا صرف وہین متعلق ہوتا ہے جہان جملہ ورثائے عودی نے انتقال کی
منظوری دی ہو۔ مثلاً فرض کیجئے کہ کہین چار ہم رتبہ اشخاص ہین جو وقت واحد
مین بعد فوت بیوہ جائداد پائینگے۔ پس اگر وہ اُن چارون کو جائداد منتقل کردے
تو ان کی حقیت فوراً نافذ اور بیوہ کی مسدود ہوجائیگی۔ لیکن اگر اس نے صرف
دو کو منتقل کیا تو اسکی نصف حقیت باقی رہیگی۔ اسکی نسبت عدالت نے تجویز کیا ہے
کہ بلاشبہہ اس کے زمانہ حیات سے زیادہ منتقل نہین ہوسکتی۔ اور کسی اجنبی پر
منتقل کرنے مین دو آدمیون کی رضامندی بھی ظاہر اویسی ہی غیر موثر ہے (ث) ※

(ت) کوئر گلاب سنگھ بنام راوکرن سنگھ۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱ پریوی کونسل
بنام لچھا کوار۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۳۔
(ث) راداشیان بنام جوے رام انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۹۶۔
※ (حاشیہ) دیکھئے حال کا فیصلہ ایسی بحث متعلق انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ثبوت رضامندی

ف ۵۹۳ کہا گیا ہے کہ دستخط یا تصدیق کے ذریعہ سے رضامندی ہو لیکن کوئی شک نہین کہ منجملہ دیگر طریقون کے صرف یہی ایک ایسا طریقہ ہے جس سے اسکو ثابت کیا جاتا ہے - بوقت معاملت موجود ہونا یا اسکا علم رکھنا بھی جس کے بعد ہی صریحاً یا کنایتہً رضامندی بھی ہوئی ہو - ایسا ہی موثر ہوگا - گو تحریری رضامندی کے مقابلہ مین اسکا ثبوت آسان نہ ہوگا (خ) ملابار مین یہہ امر قرار دیا گیا ہے کہ بیع کیلئے تاروا ڈ کے تمام ممبرون کی رضامندی ضرور ہے لیکن تحریری منظوری کی حاجت نہین - بڑے انندراون یا ممبر خاندان کے دستخط جو بزرگی مین کرناون یعنی منیجر سے دوسرے نمبر پر ہو کچھ ضروری نہین ہین لیکن اگر ہو جائین تو تمام اشخاص کی رضامندی کا بادی النظری ثبوت ہے جنکو جائداد مین کوئی تعلق ہو - اور اگر درحقیقت وہ رضامند نہین ہین تو اس امر کے پابند ہین کہ اپنی عدم رضامندی کو ثابت کرین (ذ) بہرحال زیادہ تر زمانہ حال مین یہ امر فیصل کر دیا گیا ہے کہ تمام چھوٹے ممبرون کی رضامندی کیلئے کوئی قطعی قاعدہ نہین ہے - اور یہہ کہ ایک انندراون کی فتنہ انگیز اور متلون نارضامندی کے لئے جائز نہ رکھنا چاہئے کہ جو بیع بموجب خانگی فیصلہ جماعت خاندانی عمل مین آئی ہو اور جو یا تو ضروری ہو یا دوسری جائداد خاندانی کے محفوظ رکھنے کیلئے بہت ہی معقول و عاقلانہ انتظام ہو اسکو ناجائز کر دے (الف)

بار ثبوت -

ف ۵۹۴ ایسی حالت اور نیز اور تمام صورتون مین جب کوئی شخص کسی قابل مالک کے ساتھہ معاملت کرتا ہو تو اسکو وہ واقعات ضرور ثابت کرنے چاہئین خواہ وہ کام کے متعلق ہون یا رضامندی کے متعلق ہون جنپر وہ معاملہ کے جائز کر دینے کی نسبت بھروسہ کرتا ہو - البتہ مقدار ثبوت اس کے

(خ) مطیع اللہ بنام رادھا بنودی - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۹۶ - مہیش بنام اگراولکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۷ -

(ذ) کاندی من بنام بنام سرانجیا گیا - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۴۸ - کاپرپا بنام مکاٹل ایضاً صفحہ ۳۵۹ - کوئی لوہتہ بنام پوتھن پرائل - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ -

(الف) کلیانی بنام نرائن - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود فریق معاملہ ہونے یا محض اس فریق کا قائم مقام ہونے کے لحاظ سے مختلف ہوگی اور استداد زمانہ اور دیگر اسی قبیل کے واقعات کے لحاظ سے بھی مختلف ہوگی۔ اگر ایک مرتبہ ایسے قرض کا ثبوت دے جس کی وجہ سے معاملت حق بجانب ہو تو اس کا باقی رہنا اختیار کیا جائے تاوقتیکہ شخص معترض معاملہ یہ فرض کرنیکی کافی وجہ ثابت نکرے کہ اسکی ادای ہو چکی (ب) اور نہ وہ بھی ثابت کرنے پر مجبور ہے کہ واقعات بعینہٖ وہی ہیں جو اس سے بیان کئے گئے تھے بشرطیکہ اس نے واقعی اور مناسب تحقیقات بھی کی تھی اور اسطرح کے واقعات جو اس سے بیان کئے گئے اگر صحیح ہوں تو معاملت کو جائز کر دیتے (ج) ص ۷۳۹ اور نہ وہ کسی حال میں روپیئے کے مصرف دیکھنے کا پابند ہے (د) لیکن کسی دستاویز میں محض اس امر کا بیان ہونا کہ دستاویز مذکور کی تکمیل فلاں کام کیلئے کیگئی ہے نہ تو اسکا کافی ثبوت ہے کہ کار مذکور کا وجود تھا اور نہ اس امر کا ثبوت ہے کہ کافی تحقیقات ہوئی (ھ) اس موقع پر یہ اضافہ کرنا چنداں ضرور نہیں ہے کہ خود بیوہ اور ان لوگوں کے درمیان جو اس سے معاملہ کرتے ہیں لازم ہے کہ معاملہ فریب سے قطعاً پاک ہو اور بالضرور ثابت کیا جائے کہ معاملہ مذکور

(ب) مقدمہ ہنومان پرشاد۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۳۹۳۔ کبولا ونکٹ بنام کلکٹر مولی پٹم مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۱ (پریوی کونسل) لوکہی بنام گوکل مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۷ (پریوی کونسل) راوکرن بنام نواب محمد مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ (پریوی کونسل)

(ج) مقدمہ ہنومان پرشاد حب بالا۔ کیسور بنام رن بہادر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ ص ۸ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۴۳۔ ایکٹ نمبر ۴ بابتہ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳۸ متعلق انتقال جائداد۔

(د) مقدمہ ہنومان پرشاد حب بالا۔ رام پرشاد بنام مسماۃ ناگ بنگشی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۰۱۔

(ھ) شنکر لال بنام جدو بنس۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۸۵۔ کتاب ہذا فقرہ ۳۲۳ وغیرہ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکی پوری نوعیت اور اُسکے نتایج بیوہ کو خوب سمجھا دینے کے بعد عمل مین لایا گیا ہی (و)

اثر اجرائے ڈگری نسبت قبضۂ عورت

دفعہ ۵۹۵ جو نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری کسی عورت وارث کے مقابلہ مین عمل مین آئے وہ محض غیر اختیاری انتقال ہوگا اور اسکی اصول مذکورۂ سابق سے جانچ کیجائیگی۔ جس موقع پر کہ دعوے بالکل ہی اسکے ذاتی قرض اور معاہدہ پر مبنی ہو تو ڈگری صرف اسکی ذات اور ذاتی جائداد ہی کے مقابلہ مین ہوسکتی ہے اور نیلام بصیغۂ اجرائے ڈگری سے صرف اسی کی حقیت واقع جائداد مذکور منتقل ہوگی۔ لیکن اگر ڈگری ایسی ذمہ داری پر مبنی بھی ہو جو ورثا مابعد کو پابند کرے تو یہی بات تنہا کافی نہوگی۔ نالش کو ضرور ایسا مرتب ہونا چاہیے جس سے ظاہر ہو کہ وہ محض ذاتی مطالبہ عورت قابض پر نہین ہے بلکہ اسکا مقصود ہے کہ تمام جائداد اور اُن لوگون کے تمام حصص کو پابند کرے جو اس عورت کے بعد وارث ہوتے ہین اس کا سبب یہ ہے کہ اگرچہ ایک ایسے دعوے مین جو ایک ایسی جائداد کے حصول یا اُسپر مواخذہ جائداد کرنیکے لیے کیا گیا ہو جسکی مالک کوئی ہندو عورت ہو وہ بحیثیت مدعا علیہا حاضر ہوکر حسقدر اپنا تحفظ کریگی اسی قدر حقیت کا بھی تحفظ کریگی لیکن پھر بھی اور نیز اسی وجہ سے بھی مدعی یہ نوٹس دینے کا پابند ہے کہ وہ اسطرح کی بڑی چارہ جوئی کر رہا ہے تاکہ وہ لوگ جو آیندہ اس سے اثر پذیر ہون گے ہوشیار ہوکر اپنا بچاؤ خود کرلین (نسا) پس اگر مقدمہ کی ترتیب اسطرح کیگئی ہے کہ صرف ذاتی ڈگری بمقابلہ صف ۷۴۰

(و) کامیسور بنام رن بہادر انگلش لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۸ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۴۳ سودشت بنام مسماۃ شیو بارت۔ ایضاً صفحہ ۳۹۔ سداشیو بنام دھاکو بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۵۰ (نسا) نگندر بنام کامتی۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۷ (پریوی کونسل) کتاب ہذا فقرہ ۶۰۵۔ اس موقع پر اور مقدمہ سوہا بنام رام کشور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۴۔ مین عدالت کے الفاظ مین یہ تجویز ہوا تھا کہ ورثاے آیندہ کو اُس مقدمہ مین جو بغرض ہذا مرتب کیا گیا ہو ضرور فریق ہونا چاہیے اور بلا مشبہہ اُن کو یہہ استحقاق ہے کہ آئین اور اپنے فریق بنائے جانے کی درخواست کرین اور کوئی شک نہین کہ اگر معلوم ہونا ممکن ہو تو ان کو پہلے ہی سے فریق بنانا چاہیے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وارثہ مطلوب ہے تو مدعی کو اس عورت کی ذاتی ذمہ داری کے سوا کوئی اور امر ثابت کرنیکی ضرورت نہوگی لیکن اس صورت مین ڈگری کا اجرا قابضہ عورت کی ذات اور اسکے محدود حقیت اراضی کے مقابلہ مین ہوسکتا ہے - (ح)

بحیثیت قائم مقام جائداد

۵۹۶ - جس موقع پر کہ کارروائی برائے نام بمقابلہ وارثہ ہو لیکن حقیقی طور پر خاص اسکے مقابلہ مین محض قائم مقام جائداد کی حیثیت سے ہو یعنی جہان کہ وہ قرضہ جسکی بنیاد پر ڈگری ہوئی بالکل اس کا ذاتی نہو بلکہ مرد قابض آخر کا قرضہ ہو تو دوسری صورت ہوگی - اور اس موقع پر بموجب صدور ڈگری ہی ایک فرق ہے کہ آیا وہ مرد قابض کی زندگی اور اسکے مقابلہ مین صادر ہوئی تھی یا نہین - پہلی صورت مین یہہ ہے کہ اگر اسکی زندگی مین تعمیل نہ کرائی گئی ہو تو اس کے بعد جو جائداد مرد چھوڑ کر مرا ہو اس کے مقابلہ مین تعمیل کرائی جاسکتی ہے اس سے کچھہ بحث نہین کہ جائداد مذکور کس کو پہنچ گئی ہے (ظ) بلکہ جائداد مقررقہ نیلام شدہ کو متوفی کی جائداد کہا جائیگا اور اس کی تمام حقیت بذریعہ نیلام منتقل ہو جائیگی البتہ اگر اسکی وفات سے پہلے ڈگری بھی صادر نہوئی ہو تو یہہ ضرور ہے کہ اس کے قائم مقام کے مقابلہ مین جدید نالش کیجائے یا وہ نالش قائم رکھی جائے خواہ اس سے کہ وہ مرد ہو یا عورت - ایسی حالتون مین متوفی نہین بلکہ قائم مقام مدعا علیہ ہوتا ہے اور اشتہار نیلام و سرٹیفکیٹ نیلام مین یہہ

(ح) نگندر بنام کامنی - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۸ (پریوی کونسل) بائجن بنام برج بہوکن - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ - موہابنام رام کشور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۴ - کستوموئی برو سونو - ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۰۴ - دیکھیے مقدمہ وینکٹا رامائن بنام وینکٹا سبرامونیا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۵۸ - سیوا تھاگم بنام یلانی پادیاکی - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۰۱ کرشنو گوبند بنام ہیم چندر - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۱۱ -

(ظ) قرض خواہ کے حق پر اشتہار و عطا کی نسبت دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۳۰۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صہ ۷۴۱

ظاہر کرنا چاہیئے کہ جو کچھہ نیلام کیا گیا ہے وہ حق وحقوق مرافق قائم مقام مندرجہ مسل ہین نہ کہ شخص متوفے کے۔ چونکہ جملہ جائداد متوفے اسکے قائم مقام قانونی پر منتقل ہوتی ہے اسلئے اگر قائم مقام مندرجہ مسل حقیقی قائم مقام قانونی ہوگا۔ تو خریدار نیلام محفوظ رہیگا۔ لیکن اسکبارہ مین اس کا فرض ہوگا کہ اپنا اطمینان کرلے اور اگر کوئی اور صورت پیدا ہوجائے تو اسکے نتایج برداشت کرے" (ی) پس جہان متوفے منقسم رہا ہو اور اسوجہ سے اسکی بیوہ قائم مقام ہوئی ہو مگر مقدمہ اس کے منقسم بہائی پر دائر کیا جائے اور پہر اسکے عکس مین جہان متوفی غیر منقسم ہو اور مقدمہ بہائی کے مقابلہ مین نہین بلکہ بیوہ کے مقابلہ مین دائر کیا جائے تو ان دونون صورتون مین یہہ قرار دیا گیا تہا کہ بروئے ڈکری نیلام مین کچھہ خریدار کو نہین ملا (ک) اسی طرح جہان متوفی نے بیوہ اور پسر نابالغ چہوڑا تہا اور دعوے بمقابلہ بیوہ کے دائر ہوکر ڈکری حاصل کی گئی اور بحیثیت قائم مقام جائداد اسکے مقابلہ مین تعمیل کرائی گئی اور تمام کارروائی مین نابالغ کے موجود ہونے کا کچھہ لحاظ نہین کیا گیا تو یہہ قرار پایا کہ نابالغ کے حقوق پر کوئی اثر نہین پڑا (ل) لیکن جہان کسی جائداد کی حقیقتاً قائم مقام کوئی عورت ہو اور بربنا قرضہ مرد قابض آخر صحیح طور پر اسپر دعوے کیا جائے تو اسکی ذات پر کوئی ذمہ داری عاید نہین ہوسکتی (م)

(ی) رائے عدالت ناتہہ بنام جامنی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۸۱ (صیغہ اپیل)

(ک) ناتہہ بنام جامنی رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۷ سدابرت پرشاد بنام فول باش کوئر بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱ (اجلاس کامل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱ (اجلاس کامل) فول باش کنور بنام لالہ جگیشر انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۷ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۸۲۔ دیکھو مقدمہ سندرنی بنام منی رام انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۵۔

(ل) جانہا نائک بنام ونکٹ اپا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۔ اکو بادا دا بنام سکہارام ایضاً جلد ۹ صفحہ ۴۲۹ سبنا بنام کرسنن۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۸۔

(م) استری دہن کی بابتہ صرف ذاتی مدار لی ہی زن منکوحہ سے متعلق ہوسکتی ہے چاہے ڈکری بہی عموماً اپنی ہی شکل مین ہو۔ مقدمہ راوہی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنا رنالش اس کے مقابلہ مین یہہ ہے کہ جس جائداد پر وہ قابض ہے وہ ذمہ دار ہی اور وہ اس امر پر مجبور کیے جانے کے قابل ہے کہ خاص اپنی املاک مین سے نہین بلکہ اسی املاک مین سے اسکو ادائی پر مجبور کیا جائے۔

جائداد متوفی دیندار ہوتی ہے۔

پس جو ڈکری اس کے مقابلہ مین ہو وہ اور جملہ تعمیلی کارروائی کو اس طرح تعبیر کیا جائے گا کہ معاملت پر ٹھیک اثر ڈالے مثلاً ایک شخص نے ایک تمسک لکھا اور ایک شیر خوار لڑکا اور بیوہ چھوڑکر مر گیا جو شیر خوار کی محافظ تہی۔ برخلاف تمسک بیوہ پر دعوے ہوا۔ اور اس کے خلاف مین فیصلہ ہو کر ڈکری کا اجرا رہوا۔ اشتہار مین درج تہا کہ جائداد بیوہ کی ہے اور یہ کہ حقیت و ملکیت مدیون نیلام ہو گی پس قرار پایا کہ جو کچھ نیلام ہوا وہ متوفی کی حقیت تہی اور بیٹے کے مقابلہ مین خریدار کو صحیح حقیت حاصل تہی (ن) اس فیصلہ کو پریوی کونسل نے منظور کیا۔ اور ایک ایسے مقدمہ مین اسکی پیروی کی جس مین بیوہ پر بقایاے لگان کا دعوے کیا گیا تہا جو اس کے شوہر کے وقت کا واجب الادا تہا۔ مدعی نے اس زمانہ کے عمل درآمد کے مطابق بمقابلہ شوہر بابتہ بقایا مذکور عدالت دیوانی سے ڈکری حاصل کر لی اسکے بعد اسنے بمقابلہ بیوہ جائداد سے رقم دلانے کیلئے محکمہ کلکٹری مین کارروائی کی۔ اور بمقابلہ بیوہ بحیثیت وارثہ و قائم مقام شوہر تہا ڈکری دیدی گئی۔ پس قرار یہ پایا کہ ڈکری مذکور کی تعمیل اُن تمام حقوق کو پابند کرتی ہے جو جائداد مین ہین

ص ۷۴۲

(ن) ایشان نبام بخش علی۔ مارشل رپورٹس صفحہ ۶۱۴۔ وہی مقدمہ دیکلی رپورٹ صفحہ ۱۱۹ (اعلاس کامل) الک مونی نبام بینی مدہوب۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۷۷۔ اسی طرح ڈکری اموسومہ بیوہ بعد کے بتلنے کو پابند کرتی ہے اور اسیطرح اس اپیل کا نتیجہ ہی اسکو پابند کرتا ہے جو تبنیت کے بعد منجانب بیوہ دائر ہوئی ہو۔ گو اسکو فریق مقدمہ بھی نہ بنایا گیا ہو۔ ہری سرن موسومہ انبام بہوبنیسوری انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۵۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیہہ کہ محض بیوہ کی حقیت کو (س) اور جہان اشتہار نیلامی سے کوئی ایسی ڈگری بمقابلہ شوہر ظاہر ہوتی ہو کہ وہ نفاذ پذیر ہو چکی ہے تو پہر اس مین یہہ درج ہونا محض غیر اہم ہے کہ جو کچھہ نیلام کیا جاتا ہے وہ حق وحقوق و مرافق بیوہ کے ہین (ع)

بیوہ کا اختیار نسبت مکسوبات ذاتی

ف ۵۹۷ ہر شخص کی جائداد مکسوبہ ذاتی وہان اسکی بیوہ پر منتقل ہو گی جہان مشترکہ اور موروثی جائداد اسطرح منتقل نہین ہوتی لیکن اسکو بہ نسبت دوسری کے پہلی پر کوئی زائد اقتدار نہین ہوتا (ف) قوم جین مین ایک مختلف طریقہ رائج ہے - ان مین بیوہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ اپنے شوہر کی مکسوبہ جائداد مین قطعی حقیت رکھتی ہے اور ظاہرا گو قطعی حقیت نہو لیکن پہر بھی معمولی بیواؤن کے مقابلہ مین اسکو جائداد موروثی مین بھی بہت زیادہ حقیت ہوتی ہے (ص)

صہ ۳۴۷

اختیار بیوہ بنسبت جائداد منقولہ

ف ۵۹۸ دوسرا امر جس کے متعلق بہت کچھہ اختلاف آرار

(س) درہنگہ بنام کمار مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۴ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۹ - جوڈیشل کمیٹی نے اس فیصلہ اور فیصلہ جات سابق کا یہ اثر بیان کیا ہے کہ "تعمیلی کارروائیون مین عدالت اصلیت معاملہ کو دیکھیگی اور واقعی صحیح بانی پر بنا رد وجوہ اصطلاحی کارروائی تعمیل منسوخ کرنے پر آمادہ نہو گی" - بسیر بنام لکھمیسر - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ - و ۲۳۸ - وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۷۴ - رام کشور بنام کالی کنت - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۹۴ - جوتندرو بنام جگل ایضاً جلد ۷ صفحہ ۳۵۷ - بجال رہا جگل کشور بنام جوتندرو - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۶۶ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۸۵ - ہری و دپا ناتھہ بنام بنگاکشی - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۵ -

(ع) مساۃ نظیرن بنام مولوی امیر الدین - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳ -

(ف) مساۃ ٹہاکرن بنام رائے بالک رام - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۹ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳ (پریوی کونسل)

(ص) شیو سنگھہ بنام مساۃ دا کھو رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۶ صفحہ ۳۸۲ وہی مقدمہ اپیل مین بحال رہا - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۷ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ آیا بیوہ یا کوئی اور عورت وارث جائداد غیر منقولہ کی نسبت جائداد منقولہ پر زیادہ اختیارات انتقال رکھتی ہے یا نہیں - ان مقدمات میں جو کہ تابع قانون بنگالہ و بنارس ہیں یہ امر پورے طور پر طے ہو گیا ہے کہ کوئی فرق نہیں ہے اور ایک ہی قسم کے قیود ہر صورت سے متعلق ہیں (ق) لیکن ان دونوں فیصلوں میں اور نیز مقدمہ محولۂ بالا مسماۃ ٹھاکر بنام راے بالک رام میں جوڈیشل کمیٹی نے یہہ امر قبول کیا تھا کہ اسبارہ میں بابین قانون ممالک مذکورہ و قانون متھلا و ممالک مغربی و جنوبی ہند فرق ہو سکتا ہے - اور کوئی شک نہیں کہ اضلاع آخر الذکر میں بہت ہی قوی سلسلہ اسناد اور طرح پر ہے (س) اس امر کا معلوم کرنا دشوار ہے کہ کن وجوہ پر یہہ فیصلہ جات مبنی تھے - کیونکہ ان میں اکثر ان فتووں کے مطابق ہوئے تھے جن میں کوئی وجوہ و اسناد نہیں ظاہر کئے گئے ہیں - مدراس ہائیکورٹ نے

(ق) دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ ۵۶ و ۶۰ و ۶۳ و ۶۴ - دائے کرم سنگرہ باب ۱ صفحہ ۲ کاشی ناتھ مبیاک بنام ہرو سندری - مورلیز ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ پریوی کونسل میں بحال رہا دیکھئے کلارک رولز صفحہ ۹۱ - بیوستہ در پن صفحہ ۹۷ - بھگوا ندین بنام مینا بائی مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۴۸ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۳ (پریوی کونسل) بنگالہ کے متعلق اس حیثیت کی نسبت شک کیا گیا تھا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۶۳ (س) متھلا کی نسبت دیکھئے بیواد چنتامنی صفحہ ۲۶۱ تا ۲۶۳ - سری نرائن بنام بہیا جہا - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ (۲۹ و ۳۶) رگا بنام پورن - ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ - براجن کنور بنام لچھمی نرائن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۲ - مدراس کی نسبت دیکھئے سادھو یہ فقرہ ۴۴ - رام ساشین بنام اکلن اٹل فیصلہ جات صدر عدالت مدراس بابت ۱۸۴۹ء صفحہ ۱۱۵ - گروبخش بنام لچھنا - ایضاً بابتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۶۱ گوپال نرائن ایضاً صفحہ ۴۷ کپتا بنام ساسیمن - ایضاً بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۲۲ - بمبئی کی نسبت دیکھئے بیوہار میوکھ باب ۲ فصل ۸ فقرہ ۳۰ - بیچر بنام بائی لکشمی - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶ - پران جیوندا س بنام دیوکنور بائی - ایضاً جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ جمیت رام بنام بائی رجھنا - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱ لکشمی بائی بنام گنپت مرویا ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ و ۱۶۲ (صیغہ ابتدائی دعوی) بہاسکر ترمبک بنام جمنا دیورامجی - ایضاً جلد ۶ صفحہ ۱ و ۱۳ (صیغہ ابتدائی) ہر رائے عدالت تمجا رام بنام متھرا داس - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۷۰ - امودر بنام پرمانند داس ایضاً جلد ۷ صفحہ ۱۶۳ ہربلال بنام پران داس ایضاً جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۹ بائی رجھنا بنام بائی ناکر ایضاً صفحہ ۲۳۳ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حال مین یہ فیصل کیا ہے (گو بظاہر جو فیصلہ جات کہ خلاف مین صدر عدالت سے ہوئے ہین ان پر توجہ نہین کی) کہ جو مسمات بیوہ کی جائداد پر ہین وہ منقولہ و غیر منقولہ دونون سے تعلق رکھتے ہین (ش) پس جب کبھی یہ مسئلہ آیندہ فیصلہ قطعی کیلئے پیدا ہو تو جوڈیشل کمیٹی نے مقدمہ بھگوانداین بنام مینا بائی مین جو خیالات ظاہر کئے ہین ان کو پیش نظر رکھنا اچھا ہوگا (ت) بیانات مذکورسے واضح ہوتا ہے کہ جو اقوال ایک عورت کے اس جائداد منقولہ کے انتقال قطعی کو جایز کرنے ہین جو اس کے شوہر نے دی ہو وہ اُن اقوال سے علیحدہ ہین جو اسکے وراثت مین پائی ہوئی جائداد کے انتقال پر حاوی ہین اور غالباً عورت مذکور بمقابلہ آخر الذکر اول الذکر جائداد پر زیادہ اختیارات رکھہ سکیگی - نیز یہ کہ متاکشرا کی بہت زیادہ محقق قول (باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۲) پر اس امر کی نسبت چندان بھروسہ نکرنا چاہیے کہ اس جائداد مین جو عورت نے وراثتاً پائی ہو اور استری دھن مین نسبت حق انتقال کوئی مشابہت پیدا کرتا ہے - ص ۷۴۴

چارہ کار - **۵۹۹** (چارہ کار بمقابلہ افعال عورت وارث) یہ جزو بیان تین شعبون پر منقسم ہوتا ہے - یعنی کون لوگ دعوے کر سکتے ہین کس امر کے لئے دعوے کر سکتے ہین - اور اکوپٹی جو عطار چارہ کار مین پیدا ہو -

اشخاص جو عرض رکھتے ہین - (کون لوگ دعوے کر سکتے ہین) کوئی شخص بجز اُن اشخاص کے جو توریث مین کوئی حق رکھتے ہون اور جن کو کہ اُن افعال سے جن کی شکایت ہے کوئی زیان پہنچتا ہو نسبت افعال مالکہ عورت کے کوئی دعوی نہین کر سکتا - یہ امر بالکل صاف ہے کہ محض اجنبی کوئی دعوے نہین کر سکتا اور اس کی حیثیت مین بحیثیت مدعا علیہم ورثاے مابعد کے ساتھہ

(ش) نرسما بنام وینکٹ اوری - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ - بچی راما بنام جوگیتھی - ایضاً صفحہ ۳۰۵ -

(ت) مورس انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۰ تا ۵۱۴ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۳ (پریوی کونسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شریک ہوجانے یا اُن کی رضامندی حاصل کر لینے سے کوئی اضافہ نہیں ہوتا (ث) لیکن یہاں ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اجنبی کون ہے؟ وارث عودی قریب ترینی وارث قیاسی توریث میں صرف ایک غیر مشروط حقیت رکھتا ہی مگر یہہ امر طے ہوچکا ہے کہ یہ حقیت اسکو ایسا حق دیدیتی ہے کہ جہاں وہ حق معرض خطر میں ہو تو نالش کرنا جایز ہو (خ) اسکے خلاف یہ بھی مساوی طور پر طے شدہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف وارث عودی قریب ترین اسطرح کا دعوے کر سکتا ہی (ذ) بشرطیکہ خود ورثا عودی قریب کے ساتھہ وارثہ سے اس طرح سازش نہ کرلیں کہ اُن کی حفاظت جائداد سے برطرف ہوجائے (الف) یا تاوقتکہ وارث عودی قریب ترین

X صہ ۴۵

(ث) برو جکشوری بنام سری ناتھہ بوس - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ - اور نہ وارث ابعد کے حق کا مفروضہ ابعدی دعوی کر سکتا ہی چاہے اس کے بعد ہی وہ کیوں نہ وارث ہو - رام چرن بنام پیاری نمی - بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۰ (صیغہ ابتدائی) نسبت درجہ آخری ؟ اگر تفویض جائتہی تو عین وارث ابعد ہوا دیکھئے مقدمہ امبر بنام موہن رپورٹ ہائی کورٹ حالک مغربی شمالی جلد ۲ صہ ۳۱

(خ) نکھی بنام گوکل - مورس انڈین اپیلس جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ - و ۲۲۴ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ (پریوی کونسل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۷ (پریوی کونسل) کوئر گلاب بنام اوکرن مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ احمنا بنام یماسندری - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۷۲ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ - اودی دیو بنام دکھا رام - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۵۳۲ - دیکھئے کتاب ہذا فقرہ ۶۰۲ نوٹ (ی)

(ذ) گوگن چند رنبام جودے رگا - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۶۲ - برو جکشوری بنام سری ناتھہ بوس ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ بامانسدری بنام بامانسدری ایضاً جلد ۱ صفحہ ۳۰۱ (لیکن دیکھئے مقدمہ اوجل مونی بنام ساگر مونی - ٹیلر اینڈ بیل صفحہ ۳۷) رگھوناتھہ بنام ہٹاکری - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶ - مداری بنام ساگر مونی - ٹیلر اینڈ بیل صفحہ ۳۷) رگھوناتھہ بنام ہٹاکری - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶ - مداری بنام ساگر مونی - ٹیلر اینڈ بیل صفحہ ۳۷) رگھوناتھہ بنام ہٹاکری - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶ - مداری بنام

(الف) نیک رام بنام ہیرا بنیس - فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۸۹۱ - شام سندری بنام جھونا ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۸۶ - ریتو بنام لانجی ایضاً صفحہ ۳۹۹ - کوئر گلاب بنام اوکرن مورس انڈین اپیلس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ - انند بنام کورٹ آف وارڈس انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۱۴ - بال گوبند بنام رام کمار انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ - گوری بنام گرسہائے ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ - جھولا بنام کنتا پرشاد ایضاً جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ محمد بنام کرشن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ - اپیل مدعی کو وجوہ نالش کے اشتمال بیجا کی نسبت جو اس متقرر کا مستدعی ہو کہ کسی شخص کے نام انتقال ناجایز ہو - دیکھئے مقدمہ کاچر بنام مائی راٹھور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۸۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود ہی مین حیاتی قابض حقیت ہو (ب)

کس امر کے لئے نالش کر سکتے ہین۔

ف ۶۰۰ کس امر کیلئے دعوی کر سکتے ہین کوئی شک نہین کہ نالش بمقابلہ وارث قابض صرف اسیوقت قابل پذیرائی ہوگی جب اس کے کسی ایسے فعل کے متعلق ہو جو وارث عودی کے حق مین ضرر رسان ہو۔ ایسے افعال دو قسم کے ہین۔ اول وہ جو قیمت جائداد کو گھٹا دیتے ہین اور دوسرے وہ افعال جو سلسلہ توریث مین بعد کو آنیوالونکی حقیت کو خطرہ مین ڈالین۔

بربادی سے روکنا

اول۔ اس مد مین وہ تمام افعال داخل ہوتے ہین جو بربادی کی تعریف مین داخل ہون۔ یعنے ناجایز تباہی یا خرابی اصل جائداد۔ ظاہر اس قسم کی بربادی سے روکنے کا حق اون لوگون کے لئے جو قریب ترین وارث عودی ہون پہلے پہل سر لارنس پیل چیف جسٹس کی تجویز سے ۱۸۵۱ء مین قایم ہوا (ج) اگر اس امر پر کہ کون سے افعال بمنزلہ بربادی کے ہین کبھی بحث نہین کی گئی غالباً اسبارہ مین ان انگریزی مقدمات کی جانچ کرنیسے جو نسبت اسامیان حق حیاتی کے ہین کوئی مدد نہین مل سکتی۔ عورت وارث فائدہ مند تمتع کے تمام کامون مین پوری مالک ہے میرے خیال مین اسکو پورا حق ہوگا کہ لکڑی کاٹے یا معدنیات وغیرہ کھودے بشرطیکہ اس نے یہ فعل جائداد سے تمتع اٹھانیکی غرض سے کیا ہو نہ یہ کہ ورثا عودی کو نقصان پہنچانے کے لئے۔ جیساکہ سر لارنس پیل نے کہا ہے (د) "ہندو عورت بہ نسبت ایسے وارث یا موصی لہ ایک بالکنایہ امانت کے کسی قدر ایسے وارث کی حیثیت مین ہے کہ اگر کوئی اتفاق پیش نہ آئے تو وہ وارث ہوتا ہے اسلئے کوئی وارث قیاسی توریث بمقابلہ وارث عین مابعد جو دراثنا مالک ہوا ہو اگر کوئی

(ب) کوئر گلاب بنام راوکرن بمبئی لا رپورٹس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱ و انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس صفحہ ۱۷۶۔ کنداسامی بنام اکمل انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵۔

(ج) ہریداس بنام رنگن مونی۔ سویسٹری رپورٹس صفحہ ۶۵۔

(د) ایضاً ایضاً ایضاً صفحہ ۶۶۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نالش دائر کرے تو اسکو ضرور ثابت کرنا چاہیئے کہ حالت قریب بہ تباہی ہے" اور اسکی نسبت نہ محض یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ جائداد کو صرف کر رہی ہے بلکہ یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ برباد کر رہی ہے اسلیئے صریح افعال بربادی یا بدانتظامی یا دیگر بداعمالی کو بیان کرکے ضرور ثابت کرنا چاہیئے۔ پس تاوقتیکہ یہہ نہ ہو نہ تو وارث عورت کو جائداد اپنے قبضہ مین لینے سے باز رکہا جاسکتا ہے نہ اپنے ہاتہہ مین جائداد رکہنے سے روکا جاسکتا ہے۔ نہ اسکو بیات پر مجبور کیا جاسکتا ہے کہ اسکی (جائداد کی) ضمانت دے اور نہ قبل از وقت اسکو اسطرح کا کوئی حکم دیا جاسکتا ہے کہ فلان طریقہ سے جائداد کو استعمال مین لائے یا اسکو کسی کام مین لگادے (ھ) لیکن جہان ایسی صورت ثابت ہوجائے وہان عورت وارث کو اس فعل سے روکدیا جائے گا جسکی شکایت ہوگی۔ کسی بڑے بہاری مقدمہ مین اسکو انتظام جائداد سے بہی محروم کرکے ریسیور مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اس بنا پر نہین کہ اس کا فعل مثل ایک ایسے زوال کے ہے جو دوسری حقیت کو دخل دیتا ہے اور وارث عودی کو مستحق کرتا ہے کہ فوری قرضہ کا دعویدار ہوگویا وہ درحقیقت مرچکی ہے (و) بلکہ اس بنیاد پر کہ اسکے جائداد کے ساتہہ اسطرح کا روبار کرنے کا اعتماد نہین کیا جاسکتا جو اسکے محدود حقوق کے مطابق ہو (ز)

ترک حق

ایسی صورت مین گو ممکن ہے لیکن ضروری نہین ہے کہ دوسرے وارث ریسیور مقرر کردے جائین بشرطیکہ وہ فائدہ جائداد کے انتظام کے لئے موزون اشخاص ہون (ح) اور نیز عدالت تاوقتیکہ

(ھ) ہیدا اس بنام اپورنا سورس انڈین اپیلس جلد ۶ صفحہ ۳۳۳۔ بندو بنام بولی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ گردس بنام امرنامائی بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱ (مینیجر اپیل دیوانی) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ (اپیلیٹ دیوانی)

(و) رائے عدالت راد کرن بنام نواب محمد سورس انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱ کشنی بنام خیالی۔ رپورٹ ہائیکورٹ حالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۴۲۴۔

(ز) نندلال بنام بلاقی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۳۵۱۔ گوری کنتہ بنام بہاگوتی ایضاً بابتہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۱۰۳۔

(ح) گولک موتی بنام کشن پرشاد۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۱۰۔

CC-0: Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاید ایسی صورت ہو کہ عورت فریب مجرمانہ کی مجرم ہو یہہ ہدایت کریگی کہ تمام آمدنی اسکو دیجائے اور نہ یہہ کہ محض گزارہ کا الاونس سمجھکر دیجائے (ط) ایک شخص مدبر نے بیوہ نے اپنی جائداد بخوف کارروائی عدالتی شخص ثالث کو دیدی تھی اور انکار کردیا تھا کہ اسکے پاس کوئی املاک ہی نہین ہے پس عدالت نے قرار دیا کہ ورثار عودی بیوہ اور شخص ثالث پر دعوی کر سکتے ہین کہ قبضہ حفاظت مناسب مین آجائے اور یہہ کہ ایک منیجر مقرر کردیا جائے جو تحصیل کرے۔ حساب رکھنے اور وصولات عدالت مین داخل کرے تاکہ ان ورثار کے فائدہ مابعد کے مدنظر رہے جو بعد فوت بیوہ وارث ہونیکے مستحق ہونگے (ی)

کوئی شک نہین کہ ورثار عودی یکسان طور پر اس امر کے بھی مستحق ہون گے کہ ان لوگون کے افعال ناجائز کو روکین جو وارث عورت کے تحت مین قابض ہون (ک) مگر محض یہہ امر کہ اجنبی اشخاص بدون بیدخلی حقیقی قابض درمیانی جائداد کے ساتھہ اس طرح کا معاملہ رکھتے ہین کہ گویا ان کی ہے یا اسکو تباہ کرتے ہین یا ضرر پہنچاتے ہین وارث عودی کو ان کے اوپر کسی نالش کا حق نہین دیتا چاہے وہ استقرار حق کیلئے ہو یا اور کچھہ ہو (ل)

ص ۷۴۲

نالشات استقراریہ۔ **قانون** ۔ دوم۔ عورت وارث کی زندگی مین کوئی شخص

(ط) نندلال بنام بلاقی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۳۵۱۔ ایضاً بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۱۔ حب بالا۔ لودھو مونا بنام گنیش چندر ایضاً بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۴۳۶۔ کروتا موئی بنام گوبند ناتھہ۔ ایضاً بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۴۴۹۔ مہارانی بنام نندلال بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷ (صیغہ اپیل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۷۔ شام سندری بنام جمونا ایضاً جلد ۲۴ صفحہ ۸۶ (ی) رادھا موہن بنام رام داس۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۲ (صیغہ اپیل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۸۶ نوٹ۔ جوے مرت بنام بلدیو۔ ایضاً جلد ۲۱ صفحہ ۴۴۴۔

(ک) گوبند منی بنام شام لال۔ بنگال لا رپورٹ مجلد ضمیمہ صفحہ ۴۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر ۱۶۹ راے عدالت کما دادہنی بنام جونا۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۱۹۔

(ل) سوریج منی کنور بنام نہیپت۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۶۶۹۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس امر کے استقرار کا دعوے نہین کرسکتا کہ اسکے مرنے پر وہ وارث ہوگا۔ اس لیے کہ اسکی حقیت ان حالات پر مبنی ہوتی ہے جو عورت مذکور کی وفات کے وقت موجود ہون پس اس سے قبل اس کا دعوے کرنا غیر ضروری اور ایک ایسے مسئلہ کی بابت بحث ہوگی جو ممکن ہے کہ کبھی پیدا نہو۔ صرف کسی مختلف شکل مین پیدا ہو (م) البتہ وہ اس امر کے رفع کرنیکے لیے دعوے کرسکتا ہے جو بوقت حصول قبضہ اس کی حقیت کے لئے مانع ہو اس قسم کے معاملات صرف وہی قسم کے ہین جن کا یہ اثر ہوگا پہلے تبنیت دوسرے انتقالات۔

قانون دادرسی خاص

ف ۶۰۲ ۔ قانون دادرسی خاص ایکٹ نمبر ۱ بابتہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۴۲ مین درج ہے کہ "جو شخص کسی حیثیت قانونی یا کسی حق کا نسبت کسی جائداد کے مستحق ہو جایز ہے کہ وہ نالش اس شخص کے نام جو اسکی ایسی حیثیت یا استحقاق سے انکار کرتا ہو یا انکار کرنے سے غرض رکھتا ہو رجوع کرے اور عدالت بحسب اپنی اقتضائے رائے کے ڈکری بہ اظہار اس امر کے صادر کرے کہ وہ اسطور پر مستحق ہے اور ایسی نالش مین مدعی کو ضرور نہین ہے کہ کسی اور حق رسی کی درخواست کرے لیکن جس صورت مین کہ مدعی سوائے درخواست اظہار ملکیت کے کسی اور دادرسی کی استدعا بھی کرسکتا ہو اور ایسی استدعا نہ کرے تو عدالت ایسی ڈکری مشعر اظہار محض حق کے صادر نہ کرے گی" (ن) اس دفعہ کی متعلقہ تمثیلات (ہ - د) جن مین صراحتاً اس امر کی نالشات کا تذکرہ درج ہے کہ انتقالات بیوہ اسکی

صفحہ ۹۴۸

(م) پران پتی بنام لالہ فتح۔ رپورٹ کلکتہ ہائیکورٹ اپلیٹ سائڈ جلد دوم صفحہ ۶۰۸ - وہی مقدمہ سوسٹری رپورٹس صفحہ ۶۳۸۔ کاتہہ مانا کشر بنام دورسنگا تیوار۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۸۳ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴ گرمین بنام واہری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۔

(ن) بہولائی بنام کالی۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۰۔ ابھوئی چرن بنام کالی پرشاد۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۴۹ عدالت کلکتہ نے قرار دیا ہے کہ وارث مابعد کی ایسی حقیت نہین ہے کہ اسکو اس ایکٹ کے رو سے دعوی کرنیکا استحقاق ہو گریمان سنگھ بنام وہاری لال۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۔ عدالت مدراس نے اسکو خلاف رائے قائم کی ہے گنگا بنام مہا لکشمی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حیات کے بعد کالعدم ہین اور اسکا کوئی بیٹا متبنے کرنا ناجایز ہے وہ ظاہر کرتی ہین کہ اکٹ

نالشات تنسیخ تبنیت

کا منشا یہہ ہے کہ قانون سابق کو پھر ظاہر کرے جیسا کہ فیصلہ جات ذیل مین درج ہے

۱۰۳ بروے قانون میعاد سماعت اکٹ نمبر ۱۴ بابتہ ۱۸۵۹ء

یہ حکم دیا گیا تھا کہ محض واقعہ تبنیت ورثاء عودی کیلئے کوئی لازمی نقصان

نہین ہے۔ تاوقتیکہ اس کو حق مقابضت پیدا نہو جائے اور میعاد سماعت تاریخ تبنیت سے

نہین بلکہ تاریخ آخر الذکر سے شروع ہوگی۔ قانون میعاد سماعت بابتہ ۱۸۷۱ء کی نسبت

پریوی کونسل نے ایک قاعدہ اسکے خلاف مین قرار دیا۔ لیکن ابھی تک یہہ نہین طے

ہوا کہ آخر کے قانون میعاد سماعت اکٹ نمبر ۱۵ بابتہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ دوم مدات ۱۱۸ و ۱۴۰

و ۱۴۱ کے لحاظ سے کونسا قاعدہ متعلق ہوگا (س) * بہرحال یہ امر طے ہو چکا ہے کہ قریب

تر وارث عودی اس بنیاد پر استقرار ناجوازی تبنیت کیلئے دعوی کر سکتا ہے کہ اگر دعوے

نکرے گا تو ممکن ہے کہ وہ ثبوت جاتا رہے جو عند الموقع تبنیت کا ناجایز ہونا ثابت کرائیگا (ع)

(س) کتاب ہذا فقرہ ۱۵۰۔

(ع) چندر بنام دوارکا ناتھہ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۶۲۳ نوین کشوری بنام گوبند سوتری

رپورٹس صفحہ ۲۸۶ نوٹ رائے عدالت گنگو پدھیا بنام مہیش چندر بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹ (اجلاس کامل) - وہی مقدمہ

ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۴ (اجلاس کامل) بروجو بنام سری ناتھہ بوش ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ مرن موئی بنام بہوبن موئی

بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۲ سدھیر بنام شام چند بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹

نوٹ۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۵ (قانون میعاد سماعت کی نسبت دیکھو) وہ مقدمات آخر الذکر)

کوٹامارتی بنام دوربا۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵۱ کلو ابنام پدیا۔ انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱

صفحہ ۲۴۸ جمونا بنام باسندری۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۲۱۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱

صفحہ ۲۸۹۔ انند بنام کورٹ آف وارڈس انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۱۴ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ

جلد ۶ صفحہ ۷۶۴ سے تہے امل بنام وکنٹارام ایضاً جلد ۷ صفحہ ۱۰۴۔

* (حاشیہ) حال مین ہائیکورٹ الہ آباد نے اس بحث کو تمام نظائر پر غور کرکے فیصل کر دیا ہے کہ میعاد کا شمار وفات بیوہ سے

ہوگا اور معمولی حالات مین بیوہ کی حیات تک منتقل الیہہ کا قبضہ بمقابلہ وارث عودی قبضہ مخالفانہ نہوگا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد

جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۷ اور اسکی تایید مین دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸ و بمبی جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۶ — نیز ملاحظہ کیجئے

وہ صورت جہان بمقابلہ وارث عودی قبضہ مخالفانہ سے میعاد شروع ہوگی الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرڈکریات استقراری کا دینا محض اختیار تمیزی پر ہے (ف) اور ایک مقدمہ مین جہان شہادت قابل اطمینان نہ تھی عدالت نے کسی قسم کا استقرار کرنے سے انکار کردیا (ص) اور نیز محض ہم قالب معاملات کیلئے بھی استقرار نکیا جائیگا مثلاً بتنیت مین دینے یا لینے کے معاہدہ کا وجود کہ اگر اسکے متعلق استقرار کیا جائے تو جواز بتنیت پر کوئی اثر نہ پڑیگا (ق)

مص ۷۴۹

۶۰۴ ایک زمانہ مین یہہ خیال کیا گیا تھا کہ جو انتقالات اختیار بیوہ سے متجاوز ہون وہ کلیتاً کالعدم ہین بلکہ اس کے زوال حقیت پر بھی موثر ہین پس ورثار عودی دعوی کرسکتے ہین کہ جائداد بیوہ پر بحال کردیجائے تاکہ فوراً ان ہی کے قبضہ مین دیدیجائے لیکن اب یہہ طے ہوگیا ہے کہ ایسی صورت نہین ہے اس طرح کا انتقال صرف حیات بیوہ مین جایز ہوگا اور اگر جائز کام کے لئے نہ کیا گیا ہو ایسا کہ ورثار کو پابند کرے تو وہ ان کی حقیت حایل ہونے تک ان پر کوئی اثر نہین رکھتا اور اسوقت وہ قبضہ کیلئے نالش کرسکتے ہین اور میعاد سماعت کا شمار اسی تاریخ سے ہوسکتا ہے (ر) لیکن اسمین بھی مثل بتنیت جواز معاملت ان ہی واقعات پر منحصر ہوسکتا ہے جن کا ثبوت دیر کرنے سے فوت ہوجائیگا۔ اس لئے

(ف) سری نرائن بنام سری متی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۱ و ۱۹۰۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۳۳ وہی مقدمہ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس مجلد ضمیمہ صفحہ ۱۴۹۔ موتی لال بنام بھوپ سنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۶۴ بروجو بنام سری ناتھہ بوش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۶۳

(ص) برہمو موئی بنام انند لال۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۱۹۔ ان مقدمات کی نسبت جسمین یہ قرار پایا تھا کہ عدالت نے غلطی سے استقرار کرنیسے انکار کیا مقدمہ ایندا بنام گوپی ناتھہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۱۷ اسری دت بنام ہنس بتی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۵۔ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۳

(ق) سری نرائن بنام سری متی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۱۔ حسب بالا۔

(ر) جب کسی بیوہ کی حیات مین اسکے انتقال کو بعد حیات کالعدم قرار دیجانے کی دعوی کیا جاتا ہے تو تمادی کا حساب انتقال سے ہوتا ہے۔ اگر بعد مرگ قرضہ کیلئے ہوتا ہے تو تمادی کا حساب وقت فوت سے محسوب ہوتا ہے۔ اور دونون صورتون مین مدت ۱۲ سال ہے۔ ایکٹ نمبر ۱۵ ابابتہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مدات ۱۲ و ۱۴۱۔ پرستہ کھور بنام پالت رائے۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۴۲۔ سری ناتھہ بنام پرسونو۔ ایضاً جلد ۹ صفحہ ۹۳۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دعوے وارث عودی فوراً ہو سکے گا مگر اس امر کے لیے نہیں کہ معاملت کلیتاً منسوخ کر دیجائے
بلکہ اس امر کے لیے کہ اس قدر حصہ معاملہ منسوخ ہو جائے جہان تک اس کے خلاف میں
موثر ہے (ش) اس طرح کے دعوے کو صریح نظائر انتقال پر مبنی ہونا چاہیے جو وارث کی
محدود اختیارات سے خارج ہو ایسی نالش قابل پذیرائی ہوگی کہ تمامی انتقالات روک دیے
جائیں۔ کیونکہ ہر ایک انتقال کا جواز ان ہی حالات پر منحصر ہوگا جن پر کہ وہ کیا گیا ہے
اور قبل از وقت طے نہیں ہو سکتا (ت) اس قسم کا استقرار اسوقت تک
نہ کیا جائیگا جب تک کہ جس فعل کی شکایت کی گئی ہے وہ ایسا نہو کہ اگر اسکو بلا مزاحمت
چھوڑ دیا جائے تو حقیت وارث مابعد کو نقصان پہنچائے (ث) اور اگر یہہ ظاہر ہو

صفحہ ۵۰۷

(ش) گوبند منی بنام شام لعل بنگال لا رپورٹ مجلد ضمیمہ صفحہ ۴۸۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر صفحہ ۱۶۵
اودی بنام دہنی سونی۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۱۸۳۔ گروس بنام امرتا بائی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ (صیغہ ابتدائی) وہی مقدمہ
ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ (صیغہ اپیل) شیوک بنام سید محمد۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ (صیغہ اپیل) وہی مقدمہ
ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۔ لالہ چتر بنام مسماۃ اوما۔ ایضاً جلد ۸ صفحہ ۲۷۳۔ بیکنٹھ بنام گریش چندر ایضاً جلد ۱۵
صفحہ ۹۶۔ شیو بہاری بنام لالہ بیجناتھ۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴۹۔
دامودر بنام موہی کنت ایضاً جلد ۲۱ صفحہ ۵۴ دیکھئے رائے جسٹس مکفرسن صاحب پرو سونو بنام ترپیوا۔ ایضاً جلد ۲۴
صفحہ ۸۸ جسمیں مقدمہ برند ابنام پیاری (ایضاً جلد ۹ صفحہ ۴۶) کی تشریح کیگئی ہے۔ شمل بنام شیوک رام۔ انگلش
لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۷۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۶۔ وہی مقدمہ ویکلی
رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۹۔ کلیان سنگھ بنام سانول سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۷۔ کنت کمار
بنام سکھہ ندھان۔ ایضاً جلد ۸ صفحہ ۳۶۵۔ گوپی چند بنام بجان کنور۔ ایضاً جلد ۸ صفحہ ۶۴۶۔
(ت) پران پتی بنام مسماۃ پورن۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ بابتہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۴۹۴۔ وہی مقدمہ
بحالت نظر ثانی۔ لالہ فتح بنام مسماۃ پران پتی۔ فیصلہ جات مذکور بابتہ ۱۸۵۷ء صفحہ ۳۸۱۔
(ث) سری زاین بنام سری متی۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۱۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۳
وہی مقدمہ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس مجلد ضمیمہ صفحہ ۱۴۹۔ بہاری بنام مادھو۔ بنگال لا رپورٹ
جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۲۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۴۳۰۔ نیل مونی بنام کالی چرن۔ انگلش لا رپورٹ
انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۸۳۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۲ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳
صفحہ ۱۵۔ رام پرشاد بنام جوکہو رائے۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۳۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ امتداد زمانہ وارث مابعد کے لئے اس امر کو دشوار نہ کریگا کہ بوقت توریث اپنی حقیت قائم کرے تو عدالت حسب اقتضائے رائے خود استقرار مذکور کی نسبت انکار بھی کر سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ویسا ہو تو مقدمہ لڑنا قبل از وقت اور غیر ضروری ہی (ح)

اثر ڈکری استقراریہ

۶۰۵ ابتدا مین یہ امر غیر مطے شدہ تھا کہ مقدمہ استقرار حق مین ڈکری فریقین کے سوا اور کسی کو کس حد تک پابند کریگی پس ایسے دعوے مین جو منجانب عورت وارثہ قابض یا اسپر ایسے امر کی نسبت کیا جائے جو اسکی حقیت کی بیخ کنی کرتا ہو یہ قرار دیا گیا ہے کہ جو ڈکری مناسب اور جائز طریقہ سے اس کے مقابلہ مین حاصل کر لیجائے وہ تمام ورثائے عودی کو پابند کرتی ہے کیونکہ وہ کلیتاً جائداد کی قائم مقام ہوتی ہے (ذ) لیکن یہ امر کسی طرح پر صاف نہین ہے کہ یہی نتیجہ ایسے دعوے مین بھی نکلے گا جس مین وہ کلیتاً اپنی حقیت کا بچاؤ نہ کرتی ہو۔ ایک مقدمہ مین جس مین تنسیخ ہبنیت کی درخواست ہوئی تھی جوڈیشل کمیٹی نے بیان کیا تھا کہ وہ اس معاملہ مین اپنی رائے کا اظہار نکریگی کہ ایسے دعوے مین ڈکری کا کیا اثر ہوگا یعنی آیا وہ ڈکری جو ہبنیت کے

(ح) بہاری بنام مادھو حسب بالا۔

(ذ) کاتما ناچیار بنام راجہ شیوگنگا۔ مورس انڈین اپیلس جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ و ۶۰۴ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱ (پریوی کونسل) نوبن چندر بنام گروپرشاد بنگال لا رپورٹ مجلد ضمیمہ صفحہ ۱۰۰۸ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۰۵ منظور ہوا۔ امرتو لعل بنام راجوانی کانت انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۔ وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴۔ پرتاب نرائن بنام نری لوکی ناتھ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۷ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۶۔ اثر قانون میعاد سماعت کی نسبت دیکھئے مقدمہ ناتھا بنام جانی۔ رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۷۔ (ضمیمہ اپیل) بابو لد بنام ہیکاجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۱۷۔ رام سوئی بنام کرسٹو موہن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲۔ نند کمار بنام رادھا مکوری۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۲۔ گندھارت سنگھ بنام لچھمن سنگھ ایضاً جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۵۔ گیا پرشاد بنام ہیت نرائن۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۔ سری ناتھی کمار بنام پروشو نو کمار۔ ایضاً صفحہ ۹۳۴ (اجلاس کامل) گوکل موتی بنام مانک چندر ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۹۱۷۔ درولو سوئی گیتا بنام دیوس۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳ و ۳۴۴ کتاب ہذا فقرہ ۵۹۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موافقت مین ہو مدعی کے سوا کسی اور وارث عودی کو بھی پابند کریگی یا انکہ جو ڈکری خلاف تبنیت ہو وہ پسر متبنےٰ کو بمقابلہ کسی اور شخص کے سوائے مدعی کے پابند کرے گی یا نہین (الف) ایک بعد کے مقدمہ مین جو ڈیشل کمیٹی نے حقوق پسر غیر پیدا شدہ پر وصیت نامہ کے موثر ہونے کا استقرار کرنے سے اس دلیل پر انکار کر دیا کہ وہ کوئی ایسی تجویز جو اس کے حقوق پر موثر ہو نہین کر سکتی (ب) اب بذریعہ ایکٹ نمبر ۱ بابتہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۳ (قانون وارثی خاص) حکم ہے کہ جو استقرار بروے باب ۶ کیا گیا ہو وہ صرف فریقین نالش اور ان اشخاص کو جو بذریعہ اُن کے وعیدار ہون اور نیز جہان کوئی فریق ان اشخاص کے امین ہون جن کے لئے اگر بوقت استقرار وہ موجود ہوتے تو ایسے اشخاص امین ہوتے پابند کرتا ہے۔

مقتضائے نصفت نسبت تنسیخ انتقال مبیعہ۔

۶۰۶ اقتضا نصفت عموماً جہان کوئی جھگڑا وارثہ کے منتقل علیہ اور وارث عودی مین پیدا ہوتا ہے تو سوال صرف یہہ ہوتا ہے کہ آیا اسکا انتقال کار جائز و ضروری کے لئے تہا یا نہین۔ پس اگر جائز ہو تو وارث عودی کو پابند کرتا ہے ورنہ نہین کرتا۔ ان دونون رایون مین کوئی نصفت ان کے درمیان نہین پیدا ہو سکتی اور درحالیکہ بیع جائز ہو تو وارث عودی ماذون نہین ہے کہ اسکو فسخ رہن سمجھے اور اس قدر رقم دیکر اسکو منسوخ کرائے جس قدر ثابت ہو کہ عورت قابضہ قرض لینے کی ضرورت رکھتی تھی (ج) بعض

(الف) جمنا بنام بابا سندری انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۳ صفحہ ۷۲ و ۸۴ - وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۹ - دیکھئے رائے چیف جسٹس پیکاک صاحب بروجو نام سری ناتھ بوش ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۲۰ - وہی جسٹس مارکبی صاحب بروجو نام انند چندر بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ - نوٹ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۰

(ب) رام لعل بکرجی بنام سکریٹری آف اسٹیٹ - انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۸ صفحہ ۴۶ وہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۴ -

(ج) سگی رام بنام جدو بنس - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۸۴ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صورتون مین وارث عودی ماذون ہے کہ معاملت کو منسوخ کرادے لیکن وہ خاص شرائط پر ہے مثلاً اگر وارثہ کوئی بڑا جزو جائداد اس مقدار سے زیادہ جس قدر رقم جائز حاصل کرنے کے لئے ضرور نہایچ ڈالے۔ تو بمقابلہ ورثائے عودی بیع مذکور کلیتاً کالعدم نہوگی البتہ اگر اسکو وہ منسوخ کرا سکتے ہین تو صرف اسطرح کہ اس قدر رقم معہ سود من ابتدائے تاریخ وفات بیوہ دیدین جس قدر لینے کی بیوہ مجاز تہی اور مدعا علیہ اسی زمانہ سے لگان و منافع کے حساب دینے کا ذمہ دار رہے (د) اور غالب یہ ہے کہ اس قدر بھی چارہ کار منظور نکیا جائیگا مادقتیکہ حالات اس طرح کے نہون کہ خریدار باجز پر یہہ اثر ڈالین کہ بیع قانونی ضرورت سے زائد تھی (ھ) * یا تاوقتیکہ یہ نہ ثابت کیا جائے کہ اس امر کی تحقیقات معقول کرنے مین قاصر رہا تہا (و)

انفکاک رہن

۶۰۷ - اس کے خلاف جہان وارثہ نے جائداد کو برنہار ادائے زر رہن فروخت کیا ہو تو اگر یہ معلوم ہو کہ اسکے پاس سرمایہ ایسی کافی مقدار مین موجود تہا کہ بدون انتقال جائداد اسکو ادا کرتی تو ورثائے عودی کے دعوے پر وہ بیع منسوخ کردی جائیگی۔ لیکن صرف ان ہی شرائط پر کہ رہن کو قرضہ موجود سمجھا جائے اور خریدار کو اس قدر رقم دیدی جائے جو وارثہ دینی پڑتی اگر

(د) پہول چند بنام رگہوبنس - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۰۸ - متی رام بنام گوپال بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۷ -

(ھ) کمکہا پرشاد بنام جگدمبا - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰۸ -

* (حاشیہ) چندرا راضیات انعام علی الخدمت عہدہ کرنم (پٹواریگری) بجی ایک بیوہ دانگشت کیگئی جسپر وہ بعد وفات اپنے شوہر کے قابض ہوئی تھی اور اسکے بعد مسماۃ مذکورہ نے اراضیات کو فروخت کردیا تجویز ہوئی کہ مشتری کا استحقاق بمقابلہ وارث عودی شوہر کے صحیح تہا اور وہ انتقال بیوہ مذکورہ پر اعتراض نہین کرسکتا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۷۳

(و) للیت بنام سری دہر - ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۵۷

(ز) شمسل بنام شیوک رام انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۷ - وہی مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۹ - سدا شیو بنام داکربائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۵۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس موقع پر یہ کہا جائیگا کہ وارثہ بدون خلاف ورزی فرض منصبی کر سکتی ہی کہ رہن بحال خود باقی رہے اور مناسب سمجھے تو وارث عودی کو ادا کرنے دے یا نہ ادا کرنے دے۔ لیکن میں نہیں خیال کرتا کہ یہی قاعدہ اسوقت بھی متعلق ہوتا جبکہ بیوہ بلا ضرورت ایسے مطالبات ادا کرنیکے لئے جائداد فروخت کرتی جس کا ادا کرنا خود اسی پر لازم تھا مثلاً شوہر کا قرض یا پرورش و شادی افراد دست نگر خاندان کیونکہ اس طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ان مطالبات کے بار سے سبکدوش ہو کر ورثاے عودی پر ڈالدے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اکیسوان باب

عورت کی حقیت

اُس جائداد مین جو مردون سے وراثتاً نہ ملی ہو

(صفحہ انگریزی) ۷۵۳

استری دہن

ف ۶۰۸ اس باب مین اُس چیز کی بحث کیجائیگی جسکو عموماً استری دہن یا عورت کی قطعی جائداد یعنی وہ جائداد جسکو بالخصوص اسی نام سے نامزد کیا گیا ہے لیکن مین نے بہت ہی عام عنوان اختیار کیا ہے تاکہ اس امر کے جھگڑون سے قطع نظر ہو جائے کہ آیا کوئی خاص قسم کی جائداد استری دہن کی تعریف مین داخل ہوتی ہے یا نہین - اِس قسم کی تحقیقات بالاکثر لفظی نزاع سے بڑھکر کوئی بات نہین ہوتی (الف) ایک مورخ اور عامل قانون دان کیلئے صرف اسی ایک سوال مین دلچسپی ہے کہ ہر قسم کی جائداد کے حالات کیا ہین - جائداد کے نام سے کچھہ غرض نہین ہے الّا اس حد تک کہ اس نام سے ایک رہنمائی حالات دریافت کرنے مین ہوتی ہے اگر خود نام کو مختلف اوقات مین مختلف اشیاء سے متعلق کیا گیا ہے تو رہنمائی کی عوض گمراہ ہونے کا زیادہ احتمال ہے - (ب)

(الف) راجہ بٹس ہالوی صاحب مقیم کاتانا چار نام وراسنگ تیوار - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۴ -

(ب) ڈاکٹر میئر نے اپنی کتاب کے صفحات ۱۶۴ تا ۱۷۹ مین استری دہن کی نسبت جید بحث کی ہے اس باب مین مین نے ان کی کتاب سے بہت کچھہ لیا ہے اور صرف وہی عبارات ہی نہین جنمین بطور خاص ان کی کتاب کا حوالہ دیا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس جائداد کی ابتدا اور اسکا نشو ونما

۶۰۹ یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ عورت کیلئے کسی جائداد کے حق کا قبول کرنا بالفرور بتدریج ہوا ہے۔ ہر قوم مین ایک ایسا وقت رہا ہے کہ عورت خود ایک جنس سے زیادہ نہ تھی اور اس کے سوا کوئی جائداد پانیکے قابل نہ تھی جو اس کا مالک اسکے قبضہ مین دیدے اور وہ بھی اسوقت تک جبتک کیلئے وہ دے۔ اس حالت تمدن کے آثار سنسکرت کی متون سے فقرہ ۷۰۰ کتاب ہذا مین بیان ہو چکے ہین۔ ڈاکٹر میئر نے ویدکی عبارتین پیش کی ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم مین عورتین آزادانہ پیشی رکھتی تھین اور ان سے نفع حاصل کرتی تھین (ج) لیکن منو اور کاتیائن دونون کا یہ قول ہے کہ اُن کی آمدنیان بالکل ان ہی اشخاص کے قبضہ قدرت مین ہوتی تھین جنسے ان کا تعلق ہوتا تھا (د) ہندو خانہ داری کی سادگی مقبوضات عورت کیلئے کپڑون زیور اور شاید ضروری ظروف تک محدود تھی۔ اور شوہر کو اگر منظور ہوتا تھا تو اُن اشیاء کے متعلق زوجہ کا حق بھی تسلیم کر سکتا تھا لیکن ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم مین حق مذکور شوہر کی زندگی کے ساتھہ ختم ہو جاتا تھا۔ یعنی جیسے ہی وہ مرتا عورت دوسرون کے اختیار مین ہو جاتی تھی اور ساتھہ ہی اسکے جائداد کی ملکیت کا اختیار بھی ان پر چلا جاتا تھا۔ وشنو کا قول ہے "وہ زیور جو عورتین معمولاً پہنتی ہون اُن کے شوہرون کے جیتے جی ورثار پر تقسیم نہون" اور مسٹرس وسیٹ اینڈ بہولر ایک حاشیہ مین اضافہ کرتے ہین "مگر بیواؤن کے زیور تقسیم کئے جا سکتے ہین چنانچہ اس امر آخر کو نند پنڈت نے بالخصوص بیان کیا ہے" (ھ) یہی قول ظاہرا منو مین بھی پایا جاتا ہے جسمین وہ کسی قدر متغیر ہے کہ ورثاے شوہر۔ شوہرون کے مرنے پر بھی عورت کی

صہ ۷۵۴

(ج) میئر صاحب کی کتاب صفحہ ۱۶۲۔

(د) منو باب ۸ مفسرہ ۴۱۶۔ وای بہاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۹۔ دیہات پنجاب مین کہا جاتا ہے۔ کہ عورت کی جداگانہ جائداد کو حاصل کوئی شے بہت ہی شاذ و نادر کبھی ہوتی ہے۔ پنجاب کسٹمس صہ ۱۱۵ پنجاب سمری لا حصہ دوم صفحہ ۸۰ حصہ سوم صفحہ ۱۰۱ و ۱۵۹۔

(ھ) وشنو باب ۱۷۔ فقرہ ۹۹ جیسا کہ اس کے مفسر وجیانتی نے بیان کیا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد لینے سے باز رہین۔ قول مذکور کے یہ وہ معنی ہین جو متاکشرا مین بیان ہوئے ہین اور کوئی شک نہین کہ یہہ بعد کی ہیئت قانون ہے (ق) اور اسی کے مطابق اپاستمبہ کا بھی ریمارک ہے "بعضون کے قول کے مطابق حصہ زوجہ اسکے زیورات اور اس دولت پر مشتمل ہے جو رشتہ دارون سے ملی ہو" (ن) مطلب یہ ہے کہ عند التقسیم خاندانی عورت کو اس کا خاص مال و اسباب دیدینے سے اسکا حق قبول کرنیکا رواج بعد مین ہو گیا۔ اور شوہر کی جائداد سے اسکی جائداد کا کلیتاً علیحدہ کرنا اس طرح پر کہ اسکو اسکے مرنیکے بعد دوسرے سلسلہ توریث مین منتقل کیا جاے اور بہی ترقی ہو گی۔

دولہن کی قیمت

۶۷۱ ۔ شیر خوار دن کی شادی ہندوستان مین ایسی شایع ہے کہ کوئی لڑکی کسی مالدار خاندان مین بھی شاذ و نادر ہی لگنی ہے پہلے کوئی قیمتی زیورات اپنے قبضہ مین رکہیگی کیونکہ اسکی جائداد بحیثیت ہدایاے شوہر وہدایاے خاندان شادی کے وقت سے شروع ہو گی غالباً بہ اعتبار زمانہ ہدایاے اول الذکر قدیم تہے دولہن کی قیمت بہ ہیئات مختلف مثل رشوت قبل شادی یا نظم عین مابعد شادی یا والدین کو ہدیہ ادا کرنا یا زوجہ کو جہیز کی حیثیت سے دینا ایک بہت ہی قدیم جزو شادی ہے جو صرف اسپر قبضہ کر لینے کی حد کے بعد ہوا ہے (ح) ہدایاے خاندان دختر اُس رضامندی کو فرض کراتے ہین جس کی درخواست صرف اس زمانہ مین ہوئی ہے جب اختیار پدری تسلیم ہوا (دیکہئے کتاب ہذا فقرہ ۷۷) لیکن ہدایاے مذکورہ سے لازماً یہہ خیال نہین پیدا ہوتا کہ حق جائداد جداگانہ بہی پیدا ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر میئر صاحب کی تجویز ہے کہ جب رشتہ داران شوہر نے زوجہ کو ہدیے دینے شروع کیے ہین تو اس قسم کی حیثیت جائداد جداگانہ ضرور تسلیم ہوئی ہے اور اسلیے اس قبیل کے ہدایا بلحاظ ابتدا اورون کے بعد کے ہین (ط) پس باسباب ظاہر

صد ۷۵۵

(ق) منو باب ۹ فقرہ ۲۰۰ مناکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۳۳۔ کتاب میئر صاحب صفحہ ۱۶۴

(ن) اپاستمبہ باب ۲ فصل ۱۴ فقرہ ۹۔

(ح) ارلی انسٹی ٹیوشنس ہولفہ مین صاحب صفحہ ۳۲۴۔ کتاب میئر صاحب صفحہ ۱۶۸ کتاب ہذا فقرہ ۷۵

(ط) کتاب میئر صاحب صفحہ ۱۶۹۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہدایاے اشخاص اجنبی یا رشتہ داران بعید کی تائید نہ کیجائیگی اور اگر ان کو جائز رکھا جائے تو وہ شوہر پر منتقل ہون گے۔ اسی طرح جو کچھہ زوجہ پیدا کرتی تھی وہ صرف شوہر کی اجازت سے پیدا کر سکتی تھی اور بحیثیت صلۂ خدمات جن کو وہ اسکے خلاف خاندان شوہر کے لئے بجا لاتی وہ مکسوبات بھی شوہر کے تھے نہ کہ اسکے۔

استری دھن کی نسبت قدیم اقوال۔

۶۱۱ ۔ جو اقوال استری دھن کے متعلق ہین وہ ارائے مصرحۂ بالا کے موافق ہین۔ استری دھن کی اصلی تعریف وہ ہے جو منو مین درج ہے۔ "جو کچھہ (ادھی) اگنی کے روبرو۔ در خصت کے وقت اور بحیثیت علامت محبت (دتم پریتی کرمنی) دیا جائے اور جو کچھہ بھائی ماں یا باپ سے حاصل ہو۔ یہ چھہ قسم کی جائداد (جداگانہ) عورت (کنتدا) کی سمجھی گئی ہے"۔ (ی) "بھائی ماں باپ" کے الفاظ ظاہر اً تمثیلاً بیان ہوئے ہین کیونکہ دوسرے اشلوک مین ان کا یہہ قول ہے کہ "جو کچھہ بعد شادی (انوادھیم) خاندان شوہری سے ملے اور جو کچھہ اسکا خاوند خوش ہو کر اسکو دے تو وہ شوہر کی زندگی مین بھی زوجہ کے مرجانے سے شوہر کے بچون کو وراثتاً ملے گا" (ک) وشنو اور یاجنا ولک بھی ایسا ہی شمار بیان کرتے ہین لیکن دونون اسقدر اضافہ کرتے ہین کہ جو کچھہ عورت اسوقت پائے جب اسکا شوہر دوسری بیوی کرتا ہے وشنو نے اصطلاح شلکا (یعنے اجرت) بجاے "ہدیہ نشان محبت" درج کی ہے اور یاجنا ولک نے اپنی فہرست کو پر ر نر لفظ ادیم یا وغیرہ کے ساتھہ ختم کر دیا ہے جسکو وجنا میشور نے یون وسیع کیا ہے کہ "اور نیز وہ جائداد بھی جو اس نے بروے وراثت

صلح ۵۶۷

(ی) منو باب ۹ فقرہ ۱۹۴۔ نارد نے بھی یہی تعریف کی ہے (باب ۱۳ فقرہ ۸) اور "نشانی محبت" کے الفاظ کی عوض "ہدیہ شوہر" کے لفظ رکھے ہین دایہ بھاگ (باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۷) سے واضح ہوتا ہے کہ اسمین ستر وکہ شوہری شامل نہین ہے۔ استری دھن کی نسبت دیکھیے عموماً متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ بیوہار مایوکھ باب ۴ فقرہ ۱۰۔ اسمرتی چندرکا باب ۹۔ دای بھاگ باب ۴ فصل ۱۔ دای کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۲۔ قانون وراثت جیب ورو ترو دیا صفحہ ۲۲ فقرہ ۱۔ مادھویہ فقرہ ۵۰۔ ورد ہ راجہ صفحہ ۴۸۔ بیواد چنتامنی صفحہ ۲۵۶۔ اس اصطلاح یعنی "ادھی اگنی کے وقت" کا دیا ہوا" مین وہ تمام عطایا شامل ہین جو دوران شادی مین ہوے ہون۔ بستو بنام رادھا سندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۵۔

(ک) منو باب ۹ صفحہ ۱۹۵۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خرید تقسیم۔ ضبطی یا فیصلہ حاصل کی ہو (ل)

لوازم استری دہن (خصائص)۔

۶۱۲ واضح ہو کہ یہہ مختلف قسم کی جائدادین حسب ذیل تمام خصائص عام طور پر رکھتی ہین کہ ان کا تعلق زن کتخدا سے ہے۔ وہ اسکو عروس یا زوجہ کی حیثیت مین دیگئی ہین اور شامل (خالص پہ ایائے عروسی کے سوا) وہ شوہر کی طرف سے یا زوجہ یا شوہر کے رشتہ دارون کی دی ہوئی ہین۔ جمتواہن نے اُن ہدایا کو جو رسم رخصتی عروس مین دیے گئے ہون صراحتاً اس مال کے ساتھہ محدود کیا ہے۔ جو زوجہ کے پدر و مادر کے خاندان سے ملا ہو۔ اسبارہ مین جگناتھہ کو ان سے اختلاف ہے اور اُن کی یہہ رائے ہے کہ اس تعریف مین ہر شخص کا دیا ہوا ہدیہ داخل ہو جائیگا۔ اور اسی مضمون کا ایک فتوے مسٹر ڈبلیو کمناٹن صاحب نے بھی درج فرمایا ہے (م) غالب یہہ ہے کہ زمانہ قدیم مین اجنبی رسوم خاندانی مین شریک ہوتے تھے۔

سُلک

سُلک یعنی اجرت کو مختلف طریقہ سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ عروس کیلئے ایک خاص ہدیہ اس غرض کیلئے ہے کہ خوش وخرم اپنے خاوند کے مکان مین جانے پر راغب ہو (ن) یا ایک ایسا انعام ہے جس کی رسید مین دختر شادی مین دیجاتی ہے (س) وردہ راجہ نے اس آخری رائے کو اور بہی بری طرح بیان کیا ہے یعنی وہ کہتے ہین کہ "جو کچھہ مالکان دختر کو بحیثیت قیمت برنباہ فروخت دختر دیا جائے" (ع) درامتر و دیا مین اسکو یون بیان کیا گیا ہے کہ "قیمت دختر صد ۷۵

(ل) وشنو باب ۱۷۔ فقرہ ۱۸۔ یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۱۴۳ و ۱۴۴۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۲ نیز دیکھیے کاتیائن۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۵۔ دیوالا دائے بہاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۵۔ دیکھیے کتاب ہذا فقرہ ۵۶۶۔

(م) دائے بہاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۶ جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۵۹۔ دہرم شاستر کمناٹن جلد ۲ صفحہ ۱۲۲

(ن) بیاس جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷۔ دائے بہاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ ۲۱۔

(س) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۶۔

(ع) وردہ راجہ صفحہ ۴۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خانہ داری وغیرہ اور باقی بحثیت زیورات جو (والدین نے) دولہا سے لڑکی کیلئے حاصل کئے ہون (ف) یہہ مختلف معانی غالباً ایسے مختلف مدارج کا پتہ دیتے ہین کہ جو کچھہ والدین کو ابتدا گربنا فروخت دختر بہیجا کرتا تھا وہ بدل کر اس کے لئے جہیز ہو جاتا تہا (ص) اس لفظ کے ایک اور معنی خال مین اسوقت ہوے جب لفظ مذکور سے ہدایاے خاص شوہر جز وجہ کو بربنا ادایے زائد خدمات خانہ داری دیے گئے ہون (ق) یا ایسے ہدیے جو اجنبیون نے شوہر یا اپنے خاندان کے ساتہہ رسوخ جتانیکے لئے دیے ہون مراد لئے گئے (ر)

ناکتخدا کی جایداد

کوئی شک نہین کہ ناکتخدا عورت کے پاس جایداد کا ہونا ممکن ہے چاہے زیور کی صورت مین ہو یا اُن ہدیون کی صورت مین ہو جو اسکو منگنیتر یا خود اسکے خاندان نے دیے ہون یا وہ جایداد جو مردون کے علاوہ اس نے اور لوگون سے وراثتاً پائی ہو۔ اول قسم کی جایداد کو صراحتاً استری دہن مانا گیا ہے اور اسکی توریث ایک خاص طریقہ سے ہوتی ہے (ش) بنگالہ مین وہ جایداد جو باپ نے اپنی بیٹی کو قبل شادی ہبہ کر دی ہو اسکا استری دہن قرار پائی ہے اور اسی حیثیت سے قابل توریث ہے (ت) جو جایداد کہ اس سے وراثتاً پہنچے اس کا ذکر فقرہ ۶۲۷ مین کیا جائیگا۔

یوتک۔ ایوتک

۶۱۳ اس سلسلہ مضمون کو ترک کرنیسے پہلے ان دو اصطلاحون کی شرح کرنا ضرور ہے جو استری دہن کے متعلق اکثر مستعمل ہوتی ہین۔ یعنی سدھویک۔ اور یوتک اور اسکی ضد ایوتک ہے۔ یوتک محض اُن ہدایا کو ظاہر

(ف) ولیمز اینڈ بہولرس ڈائجسٹ طبع ثانی صفحہ ۵۰۰ قانون وراثت بحث وردستر دیا صفحہ ۲۲۳۔

(ص) کتاب ہذا صاحب صفحہ ۱۷۰۔ کتاب ہذا فقرہ ۷۸۔

(ق) کاتیائن جگناتہہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۶۳۔

(ر) دایے بہاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ ۲۰۔

(ش) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۳۰۔ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۳۳۔

(ت) جودوناتہہ بنام لبشت کمار۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۶ دہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۴۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرتی ہے جو شادی کے وقت پہنچے ہون (ث) اور ایوتک بلاشبہہ وہ ہے جو اصطلاح یوتک کے معنون سے خارج ہے۔

سدویک

سدویکت کا یہ ترجمہ ہوا ہے کہ "چاہنے والے اغرہ کا ہدیہ" اور سمرتی چندرکا کا مصنف اسکو اُس دولت تک محدود کرتا ہے جو کسی عورت کو خود اسکے والدین یا اُن اشخاص سے ملی ہو جو والدین مذکور سے چاہے زن مذکور کے والد کے گھر سے یا اس کے شوہر کے گھر سے تعلق رکھتے ہین منگنی کی ابتدا سے اس وقت تک جبکہ وہ رسم ختم ہو جائے جو زوجہ کے اپنے خاوند کے گھر مین داخل ہونے پر ادا کیجاتی ہے" (خ) لیکن ویاس اور کاتیاین کے انہین اقوال کی جنپر مصنف مذکور یہہ معنی بیان کرتا ہے دوسرون نے یون شرح کی ہے کہ اسمین وہ ہدیے بھی شامل ہین جو بعد شادی شوہر یا دوسرے اشخاص سے ملے ہون (ذ) حال کے فتوے اور فیصلہ جات بھی اسی رائے پر ہین - چاہے ہدیہ شوہر نے دیا ہو چاہے اس عورت یا شوہر کے رشتہ دار نے دیا ہو لیکن یہہ امر محض غیر اہم ہے کہ آیا وہ شادی سے پہلے دیا گیا یا شادی مین دیا گیا یا شادی کے بعد دیا گیا ان سب صورتون مین یکسان وہ سدویک ہے (الف)

(ث) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۱۳ تا ۱۵ - سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۱۳ یہ لفظ "یو" سے مستخرج کیا گیا ہے جس کے معنی بلحاظ ایجاد تزویج متحد ہونے کے ہین - رگھونندن باب ۱۰ صفحہ ۱۴ - قانون وراثت بجب ورومتر ودیا صفحہ ۲۳۱ فقرہ ۲ -

(خ) سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۲ فقرہ ۷ -

(ذ) قانون وراثت بجب ورومتر ودیا صفحہ ۲۲۲ - فقرہ ۳ - مادھوی فقرہ ۵۰ صفحہ ۲۴۲ وردہ راجہ صفحہ ۵۰ دائے بھاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۲۱ -

(الف) گوسائین نام کشن معونی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۶ صفحہ ۷۷ (۹۰) درگا نام مساۃ تیجو - ویکلی رپورٹر متفرق اپیلین صفحہ ۵۳ - گنگا دریا نام پرمیشور رام رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ جیون نام مساۃ سونا رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۱ صفحہ ۶۶ - کاشی نام گرگشور - ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ - رادھا بنام بشیشر - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۶ صفحہ ۲۷۹ - ہری موہن نام شوناتن - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ رامسوامی بنام ویراسوامی - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدویک

عورت کے تمامی پس انداز جو اس نے استری دہن سے کئے ہون اور تمام خریداریان جو اس سے عمل مین آئی ہون بلاشبہہ اُسی سرمایہ کی متبع ہین جن سے کہ پیدا ہوئین (ب) اور اس لئے بقایا رنان ونفقہ کی نسبت تجویز ہوئی ہے کہ از روئے قول دیولا جو اسکی معاش کا ذکر کرتا ہے کہ وہ اُسکی جداگانہ جائداد ہے (یعنی جو کچھ اسمین سے باقی رہتا ہے جو اُسکو کھانے کپڑے کے لئے دیا جاتا ہے) وہ اسکا استری دہن ہے۔ (ج) یہ ایک علیحدہ سوال ہے کہ آیا یہہ بقایا بھی سدویک ہے یا نہین۔ اس اختلاف کی اہمیت اس موقع پر پیدا ہوتی ہے جہان اسکا اختیار انتقال جائداد خاص اور اسکی خودمختاری نسبت اقتدار شوہری زیر غور ہو جاتی ہے۔

اختیار انتقال

ف ۶۱۴ ۔ متاکشرا مین عورت کی جائداد پر بحث کرتے وقت صراحتاً اصطلاح مذکور مین بہ تقسیم تمام وہ جملہ جائداد داخل کیگئی ہے جو عورت نے جائز طور پر حاصل کی ہو۔ اور اسمین اسکے اختیار انتقال کی نسبت کوئی قاعدہ نہین بیان کیا گیا ہے (د) اور بلاشبہہ یہہ بھی استنباط نہین کیا جا سکتا کہ وہ جملہ اقسام جائداد مصرحہ پر ایک ہی طرح کا اختیار رکھتی ہے۔ یہ ایسا امر ہے جسپر وجنانیشور نے کہین بحث نہین کی ہے البتہ یہہ مسئلہ سمرتی چندرکا اور وِرومترودیا مین قطعاً جانچا گیا ہے اور عورت کے اختیار انتقال جائداد ہائے مختلفہ کا فرق دکھلایا گیا ہے۔ مگر جمتواہن نے اصطلاح استری دہن اس جائداد سے محدود کرنے مین کاتیائن کی پیروی کی ہے "جس کی نسبت شوہر کے اقتدار سے علیحدہ اسکو بیچنے اور کام مین لانے کا اختیار رہو" (ھ) لیکن یہہ ظاہر ہے کہ بلحاظ دیگر اشخاص ماسوائے شوہر

ص ۷۵۹

ص ۲۸۱

(ب) لچھمن بنام کالی چرن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ (پریوی کونسل) ونکٹ بنام سیر یا منڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ دیکھئے متعدد ہرسٹ بنام سوری بنک مانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۶۲۔

(ج) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۵۔ کورٹ آف وارڈس بنام مہیشر ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۷۶۔

(د) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲ و ۳۔

(ھ) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۸ و ۱۹۔ دائے کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲۴۔ رگھونندن باب ۹ فصل ۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اپنی جائداد پر قطعی اختیار رکھ سکتی ہے اور پھر شوہر ہی اسکے اختیار انتقال کو روک سکتا ہے - پس اسکی جائداد (بلحاظ اوسکے وسیع معنی کے) تین مدون مین آتی ہے - اول وہ جائداد جسپر وہ قطعی اقتدار رکھتی ہے - دوم وہ جسپر اس کا اقتدار صرف منجانب شوہر محدود ہے - سوم وہ جائداد جسکو وہ صرف کارہائے محدود مین کام مین لاسکتی ہے -

اختیار بسبت سدویک

ف ۶۱۵ - اول ہر قسم کی سدویک جائداد چاہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ جو شوہر کے سوا اور کسی رشتہ دار سے ملی ہو - اور منقولہ سدویک جو شوہر سے ملی ہو وہ بالکل عورت ہی کے زیر اختیار ہین - اور وہ اپنی خوشی پر ان کو صرف ہبہ یا عطا کرسکتی ہے (ف)

وہ جائداد جسپر اسکو اختیار کلی حاصل ہے

یہی قاعدہ اُن زمین سے بھی تعلق رکھتا ہے جو اُس نے اسی سدویک کے ذریعہ سے خرید کی ہو جو کلیتاً اس کے زیر اختیار رہی ہو (ز) اسمین اسکا شوہر نہ تو اوسکی معاملت کرنے مین زوجہ کو قابو مین رکھ سکتا ہے اور نہ خود اسکو صرف مین لاسکتا ہے صف ۶۰۷

(ف) دائی بھاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ - ۲۱ و ۲۳ - وائے کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۲ فقرہ - ۲۶ و ۳۱ و ۳۲ رگھونندن باب ۹ فصل ۳ تا ۵ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱۰ فقرہ - ۸ و ۹ - سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۱۰ فقرہ ۱ تا ۱۲ - لچھمن بنام کالی چرن - ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۲ - کالاآل بنام کپاآر پورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۸۵ دہرم شاستر مکناٹن جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ ولبھہ رام بنام بجلی بوراڈیل رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۴۴۴ (۴۸۱) وسودر بنام پرمانند اس انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ اومینا بنام پورن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱ - ونکٹ بنام سریا - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ (پریوی کونسل)

(ز) ونکٹ بنام سریا - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ - جہان کوئی زن منکوحہ صاحب استری دھن کوئی تخفیف کرتی ہے تو اسکی نسبت یہہ سمجھا جائے کہ اپنے دین کو اپنی جداگانہ جائداد سے چکا دینے کی نیت رکھتی ہے - گوندجی بنام لکھی داس - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۱۸ - پروتم بنام مالکا - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۳ اگر وہ اپنی معاملت کے وقت ناکتخدا رہی ہو تو وہ اپنے قرضہ کی ادائی کیلئے ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگی نہ کہ محض اپنے استری دھن کی حد تک عام اس سے کہ استفسار قرضہ مذکور سے پہلے شادی کرے نہال چند بنام بابی سیتوا - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

البتہ جائداد مذکور کسی سخت مصیبت کی حالت مین لے سکتا ہے مثلاً قحط - یا بنا بر ادائے قرض لازم یا بحالت بیماری یا ایسے حال مین کہ قرض خواہ نے اسکو محبس بھجوا دیا ہو - اور اسپر بھی شوہر پر اخلاقی لزوم یہہ ہوگا کہ جب امکان مین ہو تو قیمت جائداد زوجہ کو واپس دے اور جو کچھہ اس نے بدون ضرورت لیا ہو اسکی نسبت پابند ہے کہ مع سود واپس کرے (ح) زوجہ کی جائداد لینے کا یہ حق شوہر کیلئے محض ذاتی ہے - اسلئے اگر وہ خود اس سے مدد لینا پسند نہ کرے تو قرض خواہ نہین لے سکتے ہین (ط)

جگناتھ کا قول ہے کہ جو جائداد عورت نے کسی عورت سے وراثتاً پائی ہو وہ بھی کلیتاً اسی کے زیر اختیار رہے (ی) یہہ امر صاف ہے کہ جہان کوئی شخص کسی عورت کو ایسی جائداد دے جو اس کا استری دھن ہو جائے تو یہہ ہو جانے کی حالت مین بھی وہ ویسا ہی رہیگا (ک) لیکن بنگالہ مین یہہ طے ہو چکا ہے کہ عورت جو عورت سے وراثتاً جائداد پاتی ہے تو وہ صرف ایک محدود حقیت ہوتی ہے جو لینے والی عورت کے مرنے پر اسکے ورثا پر منتقل نہین ہوتی بلکہ دینے والی عورت کے ورثا پر منتقل ہوتی ہے (ل) بنگالہ کے ہائیکورٹ نے یہہ بھی طے کر دیا ہے کہ بروئے قانون دائے بھاگ جو جائداد اسطرح ملی ہو وہ باعتبار

(ح) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ - ۳۱ و ۳۲ - سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۲ فقرہ - ۱۳ تا ۲۲ - مادھوی فقرہ - ۵۱ - بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱۴ فقرہ - ۱۰ - دائے بھاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ - ۲۴ - دای کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۲ فقرہ - ۳۳ -

(ط) قانون وراثت بحب ورومتر ودیا صفحہ ۲۲۵ - فقرہ ۶ - اسٹرجنس ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۲۷ - ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۳ - لکشمی رام بنام گوناجی - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۲۹ راوہا بنام لشیشر - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۶ صفحہ ۲۷۹ -

(ی) جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۶۲۹ -

(ک) رام دولال بنام جگموہنی سیریز ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۶۵ - اعدالت جودوناتھہ بنام بنت کمار بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۵ -

(ل) پران کشن بنام کریانا مونی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ - ہری دیال سنگھہ بنام گریش چندر راندھین دہی بمقدمہ ونکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۶ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۱۱ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیار انتقال ان ہی قیود کی پابند ہے جو اس صورت مین ہوتین جب جائداد کسی مرد سے ملی ہوتی (م)

جائداد محکوم اختیار شوہری

۶۱۹ - دوم دیوالا نے حاصلات زن کو جز و جائداد جدا گانہ کہا ہے جسپر اسکو تنہا اختیار حاصل ہی اور جسکو اُس کا شوہر حالت مصیبت کے سوا کام مین نہین لا سکتا - لیکن غالب یہہ ہے کہ

دوسری صورتین بالکل اہی گئی

وہ لفظ مذکور کو عطیات کے معنون مین مستعمل کرتا ہی (ن) کاتیاین یہ قرار دیتا ہی کہ وجود دولت مصنوعات

صہ ۶۱۷

کے ذریعہ سے حاصل کیجائے یا جو بوجہ محبت کسی شخص سے (اغوہ کے سوا) ملے وہ ہمیشہ اقتدار شوہری کے تابع ہے" اور رجمتواہن نے اسمین یہہ اضافہ کیا ہے کہ اگر مصیبت بھی نہ پڑے تو وہ اس کے لینے کا حق رکھتا ہے (س) ایسا ہی سمرتی چندر کا بھی بیان ہے کہ عورت کو آزاد صرف سدویکا اور اپنے شوہر کی بخشی ہوئی جائداد پر (سوائے جائداد غیر منقولہ کے) ہے اور یہہ کہ عورتون کا اختیار اور قسم کی جائداد دنکی نسبت آزادانہ نہین ہے چاہے وہ اُن کا استری دہن ہی کیون نہون" (ع) بلکہ اس قسم کی جائداد پر اس کا اختیار صرف اقتدار شوہری کا تابع ہے - وہ اس کو لیسکتا ہی مگر اور کوئی نہین لے سکتا - اسلئے اگر وہ شوہر کے سامنے مرجائے تو جائداد شوہر کے قبضہ مین رہتی ہے اور شوہر کے ورثا پر منتقل ہوتی ہے - لیکن اگر شوہر اس کے سامنے مرجائے تو وہ جائداد کی مالک قطعی ہو جاتی ہے اور مرنے پر

(م) بہوبن موہن بنرجی بنام مدن موہن شامنر رپورٹ جلد ۳ مین اس مقدمہ کو صرف اقتباس اور منظوری کی بنیاد پر جانتا ہون - رائے عدالت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۱ -

(ن) دائے بہاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۵ - اسی متن کے دوسرے معنی کیلئے دیکھیے جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ جسمین لفظ "حاصلات" کا ترجمہ "دولت محصلہ زن (از قرابت دار)" کیا گیا ہی - قانون وراثت وروتر و دیا مین حاصلات کی توضیح یون کیگئی ہی کہ "جو کچھ کسی ایسی شخص سے وصول ہو جو بنظر خوشنودی دیمی تحفہ دیتا ہی"

(س) دائے بہاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۹ و ۲۰ - دائے کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲۵ و ۲۸ و ۲۹ - رگھونندن باب ۴ فصل ۱ - بیوہار مایوکھ باب ۴ فصل ۱۰ فقرہ ۷ - رام دولال بنام جوے مونی - مور لیز ڈائجسٹ جلد ۲ صفحہ ۶۵ -

(ع) سمرتی چندر کا باب ۹ فصل ۲ فقرہ ۱۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی کے ورثار کو پہنچتی ہے شوہر کے ورثار کو نہین ملتی (ف) * کوئی شک نہین کہ اگر کسی بیوہ کے مکسوبات ہون تو بھی یہی قاعدہ متعلق ہوگا۔ (ص) مسٹر کولبروک کے ریمارک کی سند پر ہائیکورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا ہے کہ جائداد اراضی کی نسبت بھی جو شوہر سے نہ ملی ہو زن کتخدا کو یہ اختیار نہین ہے کہ بدون رضامندی شوہر کسی پر منتقل کرے (ق) کاتیائن کے بھی ایک قول سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بخشی ہوئی اُن چیزون پر اختیار رکھتا ہے جو از قسم غیر منقولہ نہون اور یہہ کہ عورت پہلے پہل ان کی نسبت اختیار انتقال شوہر کے مرنے پر حاصل کرتی ہے (ر) اسمین کوئی شک نہین ہو سکتا کہ شوہر کیلئے ہمیشہ ممکن ہے کہ اپنی زوجہ پر سخت دباؤ رکھے کہ اسکو اپنی خاص خانگی جائداد دیڈالنے سے باز رکھے جیسا کہ کوئی انگریز شوہر اس حال مین کرتا جبکہ اُسکی زوجہ اپنے جواہرات فروخت کرنا ص ۶۲۷

(ف) بذریعہ جگناتھ۔ جگناتھ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۶۲۸۔ مدا ورایا بنام ترتھا سامی۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ ص

(ص) دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۲۳۹۔ دیکھئے مقدمہ عطیہ گورنمنٹ بہ بیوہ۔ برج اندر بنام جانکی۔ انگلش لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۵ صفحہ ۱۔ وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۸۔

(ق) وتتوسوری بنام ملاپودی۔ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۶۰۔

(ر) وای بہاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۸ و ۹۔ سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۱ فقرہ ۱۴ و ۱۵ باب ۹ فصل ۲ فقرہ ۳ و ۴۔ نیز دیکھئے نارد ہ مقتبسہ وای بہاگ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۲۳ ستانون واشت ورومتر ودیا صفحہ ۲۲۴ فقرہ ۵۔

* (حاشیہ) ایک اراضی جسکی آمدنی عہدۂ مانیم سے متعلق تھی بحق ایک ہندو عورت کے سرکار نے واگذاشت کی عورت مذکور مدعی علیہ نمبر ۲ (اپنے شوہر اور مدعیہ (اپنی دختر نا کتخدا) اور دو پسران وودود خترن کتخدا کو (جو فریق مقدمہ نہ تھی) چھوڑ کر فوت ہوئی تھی مدعیہ نے اراضی کے دلاپانیکی نالش اس بنا پر کی کہ وہ اسکی مان کا استری دھن ہے اسلئے وہ مستحق ہے مدعی علیہ نمبر ۲ نے عذر کیا کہ جائداد مملوکہ خاندان مدعی علیہ مذکور ہے متوفیہ کی جائداد خاص اس معنی مین نہ تھی کہ مدعیہ اسکو وراثتاً پائے۔ اختلاف رائے عدالت اپیل تحت حسبنی فقرہ ۶۱۶ کتاب ہذا کی بنا پر شوہر (مدعی علیہ نمبر ۲) کو مستحق اراضی خیال کیا تھا ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ جائداد متوفیہ کی استری دھن تھی اسلئے مدعیہ مستحق وراثت بموجب قانون وراثت متعلقہ جائداد مذکور ہے اور دعوی ڈگری کیا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۔ نیز ملاحظہ کیجئے جلد مذکور ص ۳۵۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجویز کرتی لیکن اقوال محولہ بالا ایک اخلاقی حکم سے زیادہ نہین ہین اور وہ جو اس سے پہلے مقتبس ہو چکی ہین اور قطعی اختیار دیتی ہین وہ صریح اور غیر محدود ہین۔

جائداد محدود

۶۱۷ - سوم - جائداد غیر منقولہ جب شوہر اپنی زوجہ کو دیدے یا ہبہ کردے وہ کبھی اس کے قبضۂ اقتدار مین نہین ہوتی انتہا یہ کہ شوہر کے مرنے پر بھی نہین ہوتی وہ جائداد اس کا استری دھن اسی حد تک ہے کہ ورثائے شوہر کو نہین بلکہ ورثائے زوجہ کو پہنچتی ہے لیکن اختیار انتقال کی نسبت وہ ان سبھی قیود کی محکوم معلوم ہوتی ہے جو اس جائداد سے متعلق ہین جو اس نے کسی مرد سے وراثتاً پائی ہو گو ہبہ ایسے شرائط مین بھی ہوا ہو جو اسکو ایک موروثی جائداد بناتے ہون (ش) البتہ وہ ایک جداگانہ حالت ہے کہ عطیہ یا ہبہ کے ساتھ ہی اختیار انتقال صریحی طور پر دیدیا گیا ہو (ت)

قائم مقامی جائداد زن ناکتخدا -

۶۱۸ - عورتون کی جائداد کی توریث (قائم مقامی) بہت ہی ٹیڑھا معاملہ ہے اسلئے کہ سلسلہ ہائے توریث لحاظ زن کتخدا و ناکتخدا ملحاظ طریقہ پسندیدہ و ناپسندیدہ شادی اور اس طریقہ کے لحاظ سے جس مین کہ جائداد حاصل کیگئی مختلف ہین - نیز اس معاملہ مین مسائل مقننان بنارس و بنگالہ مین بھی اختلاف ہے - ہندوؤن کی تصانیف مین جائداد زن ناکتخدا کی

(ش) ملاحظہ ہون وہ سندین جو فقرہ - ۶۱۵ کے حاشیہ (ہ) مین مقتبس کی گئی ہین - قانون وراثت در و متروکہ یا صفحہ ۲۲۴ فقرہ - ۵ - دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۲ صفحہ ۳۵ - گنگا دریا بنام پرشوارام - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ - کوتار بسیا بنام چنوپروا - رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۰۳ - اوار بنام رب کوار - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳۷ - بھگنگ راؤ بنام رام بیا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۸ -

(ت) جیون بنام مسماۃ سونا - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی جلد ۱ صفحہ ۶۶ - کنج بہاری بنام پریم چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۸۴ - وہی مقدمہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۸۴ - پرد سونو کمار بنام نارک ناتھ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ - کاشریا بنام ہاہی لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۵ دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۵۸۴ - مقدمہ سیٹھ مول چند بنام بائی سنچا (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۹۱) جس حد تک کہ بیان متن سے تجاوز نہین اسکی نسبت ہائیکورٹ مدراس نے شک کیا ہے - دیکھئے انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۸۹ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نسبت بہت ہی کم کچھ ملے گا۔ کیونکہ جبتک وہ اپنے باپ کے گھر رہیگی اوسوقت تک غالباً گہنے اور زیور کے سوا اور کوئی جائداد اسکے پاس نہوگی۔ اگر منگنی ہو چکی ہو تو ممکن ہے کہ شادی کی امید پر خاص اس کے خاندان یا دولہا سے کچھ ہدیے بھی مل گئے ہون۔ اور شاذونادر صورتون مین یہہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت رشتہ دار سے کوئی جائداد بھی وراثتاً پہنچ جاے۔ اس امر کی بابت جو صرف ایک قول ہے وہ بالاختلاف بودھائن اور نارد سے منسوب ہے لیکن وہ ہر دو اشخاص کی موجودہ تصانیف مین نہین مل سکتا "ایک زن نامنکحہ فوت شدہ کی وراثت حقیقی بہائیونکو ملیگی۔ وہ نہون تو ماں کو ملیگی یا اگر وہ زندہ نہو تو باپ کو ملیگی" (ث) متاکشرا مین بدین عبارت اسکی شرح کیگئی ہے۔ کہ برادران اخیافی پسر کا زیور اور دوسرے وہ ہدیے پائینگے جو ناکنخدا کے نانا یا اور رشتہ دارون نے اسے دیے ہون اور نیز وہ جائداد جو باقاعدہ اس نے وراثتاً پائی ہو" (خ) توضیح آخر بطور صاف اس جائداد سے متعلق ہے جو کسی مرد سے نہ پہنچی ہو کیونکہ اس کے باپ کو اسوقت تک زندہ کہا گیا ہے۔ پس بلاشبہ نتیجہ یہہ ہے کہ اسکی جائداد اسیکے خاندان مین رکھی گئی ہے۔ اور والدین کے موجود نہونے پر جائداد قریب تر رشتہ دارون کو پہنچتی ہے (ذ) مگر وہ تمام تحائف جو دولہا کی جانب سے پہنچے ہون ان مین سے وہ اخراجات جو جانبین پر عائد ہوے ہون مجرا کرینکے بعد واپس کر دیے جائینگے۔ (الف)

(ث) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ ۷۔ دائے کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۱۔

(خ) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۲۹ و ۳۰۔ سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۳۵۔ مادھوئی فقرہ ۵۰ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۳۴۔

(ذ) قانون وراثت بجب ورڈ مترودیا صفحہ ۲۴۱۔

(الف) یاجناولکیہ باب ۲ فقرہ ۱۴۶۔ متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۲۹ و ۳۰۔ سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۳۴۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۳۳۔ دائی کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۲۔ کتاب میئر صاحب صفحہ ۱۷۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائداد زن کتخدا

۶۱۹ - جو جائداد زن کتخدا کی قبضہ مین ہو وہ اپنی اصلیت اور حیثیت کے لحاظ سے مختلف سلسلہ ہاے توریث مین جائیگی اسکے تحایف عروسی اشیاے خاص زیور و اسباب استعمال زنان ہونیکی وجہ سے فطرتاً اسکی لڑکیون کو پہنچینگے - اور اگر اسکی کسی لڑکی کی شادی ہو چکی ہو گی تو اسکو اپنے باپ کا گہر چھوڑتے وقت کچھ مناسب مقدار مین پہنچ ہی گیا ہو گا اور جہان کتخدا و ناکتخدا دونون طرح کی لڑکیان ہون وہان آخر الذکر وارث مرجح متصور ہونگی - اسی طرح کتخدا بیٹیون مین جو زیادہ صاحب احتیاج ہون گی وہ مرجح ہونگی (ب) ✻ اسکا جہیز (شلک) زمانہ قدیم مین خود اسکی ملک ہوتا تھا بلکہ والدین کا مال تھا - اور خاندان شوہری مین منتقل ہونیکی عوض اسکے ماں کے خاندان کو واپس ہوتا تھا - (دیکھئے کتاب ہذا فقرہ - ۷۸) جب وہ امتیاز حقوق مابین زن و شو پیدا ہوا جس نے بعد شادی اسکے علحدہ جائداد حاصل کرنیکو تسلیم کر لیا تو جائداد جو اس طرح سے حاصل ہوئی اس جائداد سے بہت ہی عام اور اہم حیثیت کی ہو سکتی تھی جو اسنے شادی کیوقت پائی تھی اس امر کیلئے کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ صرف بیٹیون ہی کو پہنچتی پس بیٹون کو بیٹیون کے ساتھ حصہ پانا ماذون ہو گیا (ج) پس یہان ہی سے ایک جداگانہ سلسلہ وراثت "تحایف مابعد" اور عطیہ شوہری کی نسبت پیدا ہو گیا - ص ۶۴۲

شلک کا انتقال

۶۲۰ - اوّل - شلک کے انتقال کی نسبت قدیم قاعدہ گوتم کی قول مین موجود ہے جسکو مختلف طریقہ سے ترجمہ کیا گیا ہے - ڈاکٹر بہولر اسکو یون بتلاتے ہین کہ "بہن کی اجرت اگر مان مرچکی ہو تو برادران اخیافی کی ملک ہے - بعض کہتے ہین کہ اگر مان زندہ ہو (تو بھی اُن ہی کی ملک ہے)" (د) دائے بھاگ

(ب) کتاب میر صاحب صفحہ ۱۷۳ -

(ج) کتاب میر صاحب صفحہ ۱۷۴ -

(د) گوتما باب ۲۸ فقرہ - ۲۵ و ۲۶ -

✻ (حاشیہ) دیکھئے حال کا فیصلہ جات بنسبت توریث جائداد از قسم استری دھن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۵۷ و ۱۰۰ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین اس قول کا یہ ترجمہ ہے کہ "بہن کی اجرت برادران اخیافی کی ملک ہے اُن کے بعد مانکی اور اس کے بعد باپ کی ملک ہے بعض کا قول ہے کہ مان سے پہلے باپ کو پہنچتی ہے" اسکو جمبواہن نے یون بیان کیا ہے کہ بعضون کے قول کے مطابق باپ مان سے پہلے پاتا ہے اور یہ دونون برادران اخیافی کے بعد پاتی ہین (ھ) بالم بھٹ کی توضیح جسکو ڈاکٹر بیئر پسند کرتے ہین یہ ہے کہ اس اشلوک مین فقط مان کا لفظ اسی شخص سے متعلق ہے جو سابق اشلوک گوتم مین اس جگہہ بیان ہوا ہے جہان اسکی اور جائداد کی نسبت کہا گیا ہے کہ بیٹون کو پہنچتی ہے یعنی اسکا تعلق اس عورت سے ہے جسکو سلک پہنچا ہو نہ کہ اس عورت کی مان سے پس اسکے مطابق ڈاکٹر بیئر یہ ترجمہ کرتے ہین کہ مان کے مرنیکے بعد اسکا حق برادران حی کو پہنچتا ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ اسکی زندگی مین بھی بہن کی اجرت اُن کی ملک ہے" اگر یہ ترجمہ صحیح ہے تو سلک کی نسبت دو مدارج قانونی واضح ہون گے اول وہ جب کہ اس کو پدر عروس کی جائداد سمجھا گیا تہا۔ گویا کہ عروس کیلئے اسکو قیمت دی گئی تہی اور اسی لئے اس لڑکی کی زندگی ہی مین باپ کے بیٹون کو پہنچ جاتی تھی دوم وہ کہ جب بحیثیت جہیز فوراً لڑکی کی جائداد ہو گئی لیکن اسکے مرنے پر اسی طرح منتقل ہوئی جس طرح ابتدا مین اسکے باپ کے ورثا کو پہنچتی تہی

بنارس | بہرکیف زمانہ قدیم مین یہہ حالت کیسی ہی رہی ہو۔ لیکن یہ امر بالکل صاف ہے کہ بنارس اسکول کے مصنفین سلک کو اس قاعدہ کی استثنا سمجھتے ہین کہ عورت کی جائداد بیٹیون پر منتقل ہوتی ہے۔ اور فوراً بھائیون پر منتقل کرتے ہین اور اُن کے نہونے پر مان کو پہنچاتے ہین (ن)

ص ۷۶۵

(ھ) دلے بھاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ ۲۷ و ۲۸۔

(و) کتاب میئر صاحب صفحہ ۱۷۰۔

(ن) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۱۴۔ سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۳۳۔ قانون وراثت در مترجمہ صفحہ ۲۴۲ فقرہ ۱۲۔ بیواد چنتامنی صفحہ ۲۷۰۔ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۳۲۔ مادھویہ فقرہ ۵۰۰ صفحہ ۴۵۔ وردہ راج صفحہ ۴۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن یاجنا ولک تحائف افزبائے اور تحائف مابعد کے ساتھہ سلک کو جگہہ دیتا ہے۔ جو بہن کے لاولد مرجانے پر صرف بھائیون کو پہنچتا ہے۔

بنگالہ

اسیکے مطابق مستندین بنگالہ گوتم کے قول کو سمجھتے ہین۔ قاعدہ کلیہ سے مستثنےٰ حیثیت مین نہین بلکہ محض اس امر کی تشریح کے لئے کہ اس قسم کی جائداد ورثائے قریب کے نہونے پر کیونکر منتقل ہوتی ہے (ح) اسکی توریث مستندین مذکور کی سمجھہ کے مطابق عنوان سوم مین درج کیجائیگی (یعنے فقرہ ۶۲۵ کتاب ہذا)۔

جائداد قسم یوتک کی توریث۔

ف ۶۲۱ ۔ دوم۔ یوتک یعنی وہ جائداد جو بوقت عروسی دیجائے ہمیشہ پہلے عورت کی بیٹیون کو یا اور اولاد کو (اگر کوئی ہو) پہنچتی ہے اسبارہ مین قدیم تصانیف مین بہت کم کچھہ پایا جائیگا۔ بودہائن کا قول ہے کہ "بلحاظ رواج قومی جس قدر زیورات مان کے (پہننے کے) ہون وہ بیٹیون کو ملین گے"۔ (ط) وششٹھہ کا قول ہے کہ "بیٹیان اپنے ماؤن کے تحائف عروسی مین حصہ لگائین" (ی) تحائف عروسی کیلئے جو لفظ پری نائم یہان استعمال کیا گیا ہے وہ وہی ہے جو منو باب ۹ فقرہ ۱۱ مین مستعمل ہوا ہے جہان اسکا بیان ہے کہ زوجہ کو اہتمام ظروف خانہ داری مین مصروف ہونا چاہیے ظاہرا اس کا تعلق اُن اشیاء خانہ داری سے ہے جو شادی کیوقت لڑکی کو دیجائین مثلاً گہڑمان چاردان اور سامان زینت میز جو ایک انگریزی دلہن اپنا نیا مکان سجنے کے لئے پاتی ہے۔ اسی طرح کنندہ لوگون مین بھی ذاتی زیورات اور اسباب

(ح) یاجنا ولک باب ۲ فقرہ ۱۴۵۔ دائے بھاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ ۱۰ تا ۳۰ دای کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۱۵ تا ۱۸۔ جودوناتھہ بنام بسنت کمار۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۶ و ۲۹۷۔ وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۴۔

(ط) بودہائن باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۲۷۔

(ی) وششٹھہ باب ۱۸ فقرہ ۲۴۔

(ک) کتاب میئر صاحب صفحہ ۱۶۶۔ بیوادچنتامنی صفحہ ۲۶۸۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خانہ داری بیٹیون پر منتقل ہوتا ہے نہ کہ بیٹون پر (ل) گوتم نے ایک اور فرق اضافہ کیا ہے کہ "عورت کی جداگانہ جائداد (استری دہن) (بمرتبہ اول) دختران ناکتخدا کی ملک ہوتی ہے اور (وہ موجود ہنون) تو اُن بیٹیون کو ملتی ہے جو محتاج ہون" (م) جائداد مذکورہ کے متعلق ان مصنفین مین سے کوئی بھی جداگانہ سلسلۂ توریث نہین تجویز کرتا اسکا وجود پہلے پہل منو مین پایا جاتا ہے جس کا قول ہے کہ "جو جائداد ماں کو شادی مین دیگئی ہو (یعنے یوتک) اسکو (ناکتخدا) بیٹیان پاتی ہین" (ن) بعد کی عبارت مین تعمیم کے ساتھہ ان کا قول ہے کہ "ماں کے مرنے پر تمام برادران وخواہران رحمی (بشرطیکہ ناکتخدا ہون) جائداد مادری برابر برابر تقسیم کرلین" مگر ضرورتاً یہہ قول یوتک کے خلاف جائداد سے تعلق رکھتا ہے جسکی نسبت کہا گیا ہے کہ صرف بیٹیون کو پہنچتی ہے - اس کے بعد عورت کی چھہ قسم کی جائداد (کتاب ہذا فقرہ ۶۱۱) کا بیان کرنے کے بعد ان کا قول ہے کہ "جو کچھہ اسکو بعد شادی (یعنی انوادہی) خاندان شوہر سے ملا ہو اور جو کچھہ اسکے چاہنے والے خاوند نے دیا ہو تو وہ چاہے شوہر کی زندگی ہی مین مرجائے - اسکے بچون کو پہنچے گا" (س) پس یہی اختلاف سلسلہ ہائے توریث کی ابتدا معلوم ہوتا ہے جن کی نسبت اس موقع پر دوسرے اور میسرے عنوان مین بیان کیا گیا ہے -

قاعدہ توریث

۶۲۲ - سمرتی چندرکا اور ورومترودیا کے مصنفین پہلے قول منوجی کے لفظی معنی لیتے ہین کہ دختر ناکتخدا کے سوا عورت کی اولاد مین سے اور کسی کو اسکا یوتک لینے کی اجازت نہین ہے - اور درحالیکہ اسطرح کی بیٹیان نہون وہ فوراً اسکو شوہر یا والدین پر بلحاظ طریقہ پسندیدہ وناپسندیدہ

(ل) ہنٹرس اوڈیسہ جلد ۲ صفحہ ۹۷ -
(م) گوتم باب ۲۸ فقرہ ۲۱ -
(ن) منو باب ۹ فقرہ ۱۳۱ - وای بھاگ باب ۱۱ فصل ۲ فقرہ ۱۴ -
(س) منو باب ۹ فقرہ ۱۹۲ و ۱۹۵ - کتاب میئر صاحب صفحہ ۱۷۴ - آشابائی بنام حاجی طیب انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ -

صد ۶۶۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شادی منتقل کرتی ہین (ع) * لیکن ایسی تنگ تعبیر کی پیروی نہ بنارس نے کی ہے اور نہ بنگالہ کی اسکول نے جو قاعدہ توریث یاجناولک نے قرار دیا ہے وہ یہ ہے "اس زوجہ کا استری دھن جو لاولد مری ہو اور جس نے چار طریقون مین سے کسی طریقہ مین شادی کی ہو (جیسا کہ برہم وغیرہ فقرہ ۶۷ کتاب ہذا مین بتلایا گیا ہے) شوہر کی ملک ہے اور اگر صاحب اولاد ہو تو استری دھن اوسکی بیٹیون کو پہنچتا ہے اور اگر اس نے کسی اور طریقہ سے شادی کی ہو تو پھر اسکا استری دھن والدین کو پہنچتا ہے (ف)

ص ۶۷

توریث یوتک بے قانون بنارس -

اس قاعدہ غیر معین کو متاکشرا نے وسعت دی ہے کہ "اسی وجہ سے اگر ان مرجائے تو پہلے اسکی جائداد بیٹیان پاتی ہین اور اس موقع پر بحالت تقابل دختران کتخذا و ناکتخذا - ناکتخذا وارث ہوتی ہین لیکن اگر وہ نہون تو کتخذا وارث ہوتی ہین - اور پھر اس موقع پر اس تقابل کے لحاظ سے کہ کن کو دیا گیا ہے اور کن کو جہیز نہین دیا گیا آخر الذکر پہلے وارث ہوتی ہین لیکن اگر وہ نہون تو پھر وہ وارث ہوتی ہین جو جہیز پا چکی ہین" (ص) بیٹیون کے بعد نواسے آتی ہین اور پھر نواسے اور پھر بیٹے اور ان کے بعد پوتے جو دوسری پشت مین ہون ہمیشہ بالرءوس پاتے ہین (ق) سوتیلے بچون کو متاکشرا نے ایک حالت کے سوا جواب ناممکن ہو گئی ہے مستحق نہین مانا ہے یعنی جہان وہ عورت جس نے جائداد چھوڑی ہو کم ذات زوجہ نہی اور جو بچے کہ دعویدار ہون وہ اعلے ذات کی

(ع) سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۱۲ و ۱۵ - قانون ورا مترد یاس صفحہ ۲۳ فقرہ ۲ صفحہ ۲۳ فقرہ ۶ صفحہ ۲۳۶ فقرہ ۷ -

* (حاشیہ) بموجب دھرم شاستر مروجہ بنارس بصورت نہونے کسی شہادت خلاف کے یہ قیاس کیا جاتا چاہیے کہ بیاہ کسی ایک طریقہ سے منجملہ طریقہائے پسندیدہ کے ہوا تہا اور بدینوجہ وارث عورت کی جائداد استری دھن کا قریب ترین رشتہ دار مسماۃ کے شوہر کا ہوگا اور نہ مسماۃ کے باپ کا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۴ -

(ف) یاجناولک باب ۲ فقرہ ۱۴۵ -

(ص) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۱۳ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۷ و ۱۸ -

(ق) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۹ و ۱۲ و ۱۵ تا ۱۹ و ۲۴ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۲۰ تا ۲۳ بیٹیون کو پوتون کو کلیتاً خارج کر دیتے ہین جن کے باپ مر چکے ہون رگھونندن بنام گوپی ناتھہ دھرم شاستر کمنٹن جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ کتاب ہذا فقرہ ۱۲۷ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیوی سے ہون (سا) لیکن سمرتی چندرکا درحالیکہ دوسرے ورثار مثل اولاد وشوہر وغیرہ نہون سوتیلے بچون کو لینے کی اجازت دیتا ہے (ش) اگران مین کوئی بھی نہو اور شادی پسندیدہ قسم مین ہوئی ہو تو جائداد شوہر کو ملتی ہے اور اس کے بعد بقول وجنانیشور اسکے قریب ترسپنڈون کو پہنچتی ہے (ت) اور بقول میوکہہ ان رشتہ دارون کو ملتی ہے جو زوجہ کے ذریعہ سے خاندان شوہر مین قریب ہون اگر شادی ناپسندیدہ قسم مین ہوئی ہو تو وہ اسکے والدین کو پہنچتی ہے اور مان کو باپ سے پہلے ملتی ہے (ث) وجنانیشور نے اس سے آگے سلسلہ توریث کا پتہ نہین لگایا ہے۔ لیکن اسی اسکول کے اور مصنف وہرپتی کے قول کو مقتبس کرتے ہین جسکے روسے وراثت۔ خالہ۔ مامون۔ یا چچا کی زوجہ۔ پھوپھی۔ ساس۔ اور بڑے بھائی کی عورت کے بیٹھون کو پہنچتی ہے (خ) یہی سلسلہ توریث ہو بہو سمرتی چندرکا اور ورومترودیا نے مان کی تمام جائداد کی نسبت قرار دیا ہے جو یوتک یا شادی کے بعد یا شوہر سے پائی ہوئی جائداد نہین ہے یعنے منوجی کے ہر دو اقوال مقتبسہ مین داخل نہین ہوتی (ذ)

ص ۶۸۷

(سا) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۲۲ بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۹۔ قول منوجی پر بھی قاعدہ مبنی ہے بنگالہ مین انکی اور طرح پر شرح کیگئی ہے۔ کتاب ہذا فقرہ ۶۲۶۔

(ش) سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۳۸۔ بریمبیا نام پاپنا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۸۔

(ت) اسیکو متہلا کا قانون ہونا ہی قرار دیا گیا ہے۔ بچا جہا۔ بنام جگمون جہا۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۸

(ث) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۱۲ بیوہار میوکہہ باب ۴ فقرہ ۲۸۔ بروے سمرتی چندرکا وہ جائداد جو کسی عورت کو دیگئی ہو وہ بوقت انکار شادی مذکور معطی پر عود کرتی ہے باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۳۱ و ۳۲۔

(خ) بیوہار میوکہہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۳۰۔ سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۳۶ و ۳۷۔ قانون وراثت ورومترودیا صفحہ ۲۴۳۔ یہ صرف متہلا کے لئے ہے اور کہین نہین کہ سوتیلی بہن کا بیٹا اس کا وارث ہوتا ہے۔ سری نرائن بنام بہیا جاہ۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ (۲۹ و ۳۵) اقربائے شوہری اقربائے پدری سے پہلے وارث ہوتے ہین یعنے شوہر کے بھائی کا بیٹا بہن کے بیٹے سے پہلے پاتا ہے۔ بچا جہا بنام جگمون انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۸۔

(ذ) منو باب ۹ فقرہ ۱۳۱ و ۱۹۵۔ سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳۔ فقرہ ۱۶ تا ۳۰۔ و ۳۶ تا ۴۱ قانون وراثت ورامترودیا صفحہ ۲۳۱۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون بنگالہ

۶۲۳۔ یوتک کا سلسلہ توریث بروے مستندین بنگالہ بھی اسی قبیل کا ہے لیکن بالکل ایسا ہی نہین ہے۔ یعنی (پہلے اُن بیٹیون کو پہنچتی ہے جن کی نسبت نہوئی ہو۔ اگر اس طرح کی کوئی بیٹی نہو تو ان بیٹیون کو ملتی ہے جن کی نسبت ہو چکی ہو" بصورت اُنکے نہونیکے کنیذا لڑکیون کو پہنچتی ہے (الف) جمتواہن نے عقیمہ اور بیوہ بیٹیونکی نسبت توجہہ نہین کی ہے لیکن دائے کرم سنگرہا مین بیان کیا گیا ہے کہ ایسی کنیذا بیٹیان نہ ہونیکی صورت مین جو صاحب اولاد ذکور ہون یا جنکے اولاد ذکور ہونیکی امید ہو وہ وارث ہوتی ہین۔

قانون بنگالہ نسبت یوتک

سری کرشن بھی کہتے ہین کہ یہہ بیٹیان یکے بعد دیگرے جداگانہ حیثیت سے نہ کہ ایک دوسرے کے نہونے پر وارث ہوتی ہین مثلاً ایسی بیٹی کی وفات پر جس نے نسبت یا شادی ہو جانیکے لحاظ سے پایا تہا مگر لاولد مری تہی۔ جائداد اس دوسری بیٹی پر منتقل ہو گی جو لینے کے قابل ہو نہ کہ اس بیٹی کے شوہر کو جو وارث ہو چکی ہے۔ (کیونکہ شوہر کا استحقاق عورت کی جداگانہ جائداد کی نسبت ہے۔ اور جو دولت کہ اس طرح ایک سے دوسرے پر منتقل ہوئی ہو اسکو جداگانہ جائداد عورت نہین سمجہا جا سکتا" (ب) بنگالہ کے مصنفین بنارس اسکول کے مصنفین سے نواسیون کو بکلی خارج کرنے مین اور بیٹے کو نواسہ سے پہلے اور پوتے اور پرپوتے کو سلسلہ ذکور مین نواسہ کے بعد لانے مین ہی مخالفت رکہتے ہین (ج)۔ نیز اُن کو خود عورت کے پرپوتون کے بعد اسکے سوتیلے لڑکون کو سوتیلے پرپوتے تک داخل کرنیسے بہی اختلاف ہے۔ یہ امر منوجی کے ایک

صد ۷۶۹

(الف) دائے بہاگ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۱۳ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۶۔ رگھونندن باب ۱ فقرہ ۱۲ تا ۱۵ و ۱۷ تا ۲۰۔
(ب) دائے کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۵ و ۶۔ کتاب ہذا فقرہ ۶۲۷۔
(ج) دائے بہاگ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۱۷ تا ۲۱۔ دائے کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۸ تا ۱۰۔ نواسہ کا بیٹا کبہی وارث نہین ہوتا۔ دائے بہاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ ۳۴ دائے کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۶ فقرہ ۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قول کی سند پر مبنی معلوم ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص کی کئی زوجات مین سے ایک کے لڑکا پیدا ہو تو اس بچہ کے ذریعہ سے وہ سب بیویان ولد مذکور کی مائین ہین (د) ان سب کے ہونے پر بلحاظ قسم شادی شوہر و والدین وارث ہوتے ہین لیکن شوہر کے سپنڈ ظاہرا وارث نہین ہوتے جیسا کہ متاکشرا مین ہے اور اسکے ہونے پر وراثت فوراً زن فوت شدہ کے بھائی - مان یا باپ پر منتقل ہوتی ہے (ہ) اسکے خلاف جہان ناپسندیدہ طریقہ کی شادی ہوئی ہو وہان مان باپ اور بھائی کو ایک کے ہونے پر دوسرے کو پہنچتی ہے اور اگر ان مین سے کوئی نہو تو شوہر کو (و) سب سے آخر بروئے قول ورہسپتی بہت دور کے ورثار وارث ہوتے ہین لیکن وہ اس سلسلہ سے نہین وارث ہوتے جیسا کہ بیان کیا ہے ان کی ترتیب بروئے اصول فوائد مذہبی بنگالہ ہے جو یہ ہے - شوہر کا چھوٹا بھائی شوہر کے بھائی کا بیٹا یہن کا بیٹا - شوہر کی بہن کا بیٹا - بھائی کا بیٹا بیٹی کا شوہر خسر اور شوہر کا بڑا بھائی - اگر ان مین سے کوئی نہون تو سکولیا برہمنان فاضل - یا راجہ وارث ہوتا ہے (نا)

۶۲۴ یوتک کی توریث

۶۲۴ - سوم کسی کتخدا عورت کی ایسی جائداد کی توریث جو نہ تو اسکا سلک ہوا ور نہ یوتک ایک ایسا امر ہے جس کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے - منوجی کے وہ اقوال جنین بیان ہوا ہے کہ اسکی جائداد بیٹے اور بیٹیان برابر تقسیم کرلینگی اور جو ہدیے کہ اسکو شادی کے بعد شوہر یا اس کے خاندان سے پہنچے ہون گے وہ عموماً عورت ہی کے بچون کو ملینگے وہ فقرہ - ۶۲۱ کتاب ہذا مین مقتبس ہو چکی ہین - مگر دوسرے مصنفین ایسی ہی

(د) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ - ۳۲ دائے کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۳ فقرہ - ۱۱ تا ۱۳

(ہ) دائے کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۱۴ تا ۱۷ ابستو نبام رادھاسندر - ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۵ -

(و) دائے کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۳ فقرہ - ۱۹ تا ۲۱ -

(نا) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ - ۳۱ و ۳۵ تا ۳۷ دائے کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۶ - رگھونندن باب ۱۰ صفحہ ۲۳ تا ۲۶ و ۳۰ تا ۳۹ - یہ سمجھنا ناممکن ہے کہ کس اصول پر پدر شوہر اور برادر کلان کی وراثت آخر مین واقع ہوتی ہے -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صفحہ ۷۰

وضاحت کے ساتھہ کہتے ہین کہ اسکی جائداد بیٹے اور نا کتخدا بیٹیون پر برابر برابر تقسیم ہوگی وجانیشور نے سلک کے سوا یعنی جو بطور یوتک کے دیا جائے (فقرہ ۶۲۳ کتاب ہذا) باقی تمام جائداد زن کتخدا کیلئے ایک ہی سلسلۂ توریث تسلیم کیا ہے وہ منوجی کی قول کی شرح کرتا ہے کہ اسکے یہ معنی نہین ہین کہ بہائی اور بہن ساتھہ ہی وارث ہوتے ہین بلکہ یہہ مطلب ہے کہ پہلے بہنین وارث ہوتی ہین پھر بہائی ہوتے ہین اور دونون باہم برابر حصہ لیتے ہین یعنے وہ اسکو قاعدہ مصرحہ سابقہ کی تمثیل مین بیان کرتا ہے کہ بیٹیان بیٹون سے پہلے وارث ہوتی ہین نہ یہ کہ قاعدۂ مذکور کی استثنا کی حیثیت سے اور یہی رائے ظاہر اما دھویہ نے بھی اختیار کی ہے (ط)

قانون بنارس

مگر سمرتی چندرکا ورومترودیا - بیوادچنتامنی - میوکھہ اور وردھہ راج سب کے سب ان اقوال کے لفظی معنی اسطرح لیتے ہین کہ ان دونون قسم کے استری دھن کے متعلق جداگانہ طریقہ توریث تجویز کیا گیا ہے یعنی ہدایاے بعد شادی جو چاہے خود عورت کے خاندان سے پہنچے ہون یا خاندان شوہری سے ملے ہون - اور وہ ہدایا جو شوہر سے ملے ہون ان کی تقسیم وقت واحد مین اور تساوی کے ساتھہ عورت کے بیٹون اور نا کتخدا بیٹیون مین ہوجاتی ہے اور کتخدا بیٹیان اور نواسیان وہ محض بنظر اعزاز کچھہ پاتی ہین اور بیواین قطعاً خارج ہین - لیکن اگر نا کتخدا بیٹیان نہون تو کاتیائن نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ وہ کتخدا بیٹیان جن کے شوہر زندہ ہون اپنے بھائیون کے ساتھہ حصص لین (ی)

(ح) دیوالا - دائی بھاگ - باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۶ - سانچالکھیا - جگناتھہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۵۸۸ - ورہسپتی - ایضاً -

(ط) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ ۱۹ تا ۲۱ - دیکھئے قانون وراثت ورومترودیا صفحہ ۲۳۲ فقرہ ۵ - مادھوی - فقرہ ۵ صفحہ ۴۳ -

(ی) سمرتی چندرکا باب ۹ فصل ۳ فقرہ ۱ تا ۱۱ - قانون وراثت ورومترودیا صفحہ ۲۲۸ فقرہ ۱ بیوہار میوکھہ باب ۴ فصل ۱ فقرہ ۱۵ و ۱۶ - وردھہ راج صفحہ ۴۷ - بیوادچنتامنی صفحہ ۲۶۶ - آشابائی بنام حاجی طیب - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میوکھ کے مطابق یہہ قرار پایا ہے کہ جو جائداد زن کتخدا کو اجنبی سے ملی ہو اور جو اس نے خود پیدا کی ہو اُن لوگون پر منتقل ہوتی ہے جو اُس کے مرد ہونیکی حالت مین وارث ہوتے (ک) مکتب بنارس کے مصنفین سلسلہ توریث کو اس سے آگے نہین بڑہاتے اور نہ یہ بتاتے ہین کہ اگر وارثان مذکورہ بالا نہون تو جائداد کیونکر منتقل ہوگی۔

قانون بنگالہ

۶۲۵ مصنفین بنگالہ بھی اقوال مندرجہ بالا کے لفظی معنی لیتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یونمک اور باپ کی دی ہوئی جائداد کے

ص ۷۷۱ سوا باقی جملہ جائداد سے ان کا تعلق ہے (ل) مصنفان موصوف نے جو سلسلہ توریث قرار دیا ہے وہ حسب ذیل ہے پہلے بیٹا اور دختر ناکتخدا باہم وارث ہوتے ہین (م) اور جب ان دونون مین سے ایک نہو تو دوسرا کل جائداد لیتا ہے۔ اگر دونون نہون تو جائداد اُس دختر کتخدا کو پہنچتی ہے جو اولاد ذکور رکھتی ہو یا جس کے اولاد ذکور ہونا ممکن ہو۔ اس کے بعد بیٹے کے بیٹے۔ بیٹی کے بیٹے اور بیٹے کے پوتے کو علی الترتیب پہنچتی ہے۔ اور جب ان مین سے بھی کوئی نہو تو سوت کی اولاد ذکور پاتی ہے اور سب سے آخر عقیمہ اور بیوہ بیٹیان پاتی ہین (ن) اس کے بھی بعد کی توریث اس ذریعہ پر منحصر ہوتی ہے جہان سے کہ جائداد حاصل کیگئی تھی۔ اگر وہ یا جناولک کی اس قول کے تحت مین آتی ہے کہ جو کچھہ اس نے اپنے اقربا سے پایا ہو اور نیز اجرت یا انعام یا اور جو چیز بعد شادی اسکو عطا کیگئی ہو اگر وہ لاولد مرجاے تو اسکے اقربا پاتے ہین" تو سلسلہ توریث کی ابتدا برادران حقیقی سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی حقیقی بہائی نہو تو مان۔ اگر مان مرچکی ہو تو باپ۔ اور جب ان مین سے کوئی نہو تو شوہر اور

(ک) بائی نرمادہ بنام بھگونت رائے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۔

(ل) دائی بھاگ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۱ تا ۹۔ رگھونندن باب ۱ صفحہ ۱ تا ۱۰۔

(م) لفظ ناکتخدا سے یہ مراد ہے کہ جسکی منگنی نہ ہوئی ہو۔ گنگوپدھیا بنام سرامن گلا بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ (صیغہ اپیل) وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۸۔

(ن) دائے بھاگ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۹ تا ۱۲ دائے کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۴ فقرہ ۱ تا ۱۰۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دور کے درثار جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے (س) لیکن اس قول مین یہ الفاظ کہ جو کچھ اسکو اسکے اقربا نے دیا ہو" یہ ظاہر کرتے ہین کہ جو کچھ کنوار پنے مین اسکو والدین نے دیا ہو - اور لفظ اجرت مین "وہ انعام جو دوشیزہ کو بوقت شادی اسور دیا جاتا ہے شامل نہین ہے" (ع)

توریث یوتک

اگر اس کے خلاف جائداد یوتک ہو تو قول متذکرہ بالا کے تحت مین نہین آتی اور اسکی توریث بالکل اسی صورت سے ہوتی ہے جیسا کہ کتخدا عورت کی یوتک اولاد نہ چھوڑنے پر منتقل ہوتی ہے (ف)

جو جائداد باپ نے دی ہو

۶۲۶ - منوجی کے اس قول کی (باب ۹ فقرہ - ۱۹۸) کہ "عورت کی وہ دولت جو کسی طرح پر بھی اس کے باپ نے اسکو دی ہو اسکی نسبت اجازت ہے کہ برہمن کی دوشیزہ بی بی یا اوسکی اولاد ہی سے متعلق رہے" متاکشرا نے یون شرح کی ہے کہ وہ اعلیٰ ذات والی بیوی کے سوتیلی بچون کی توریث جائز کرتا ہے (ص) مصنفان بنگالہ لفظ برہمن کو محض تمثیلی سمجھتے ہین اور شرح کرتے ہین کہ جو قاعدہ فقرہ بالا مین قائم کیا گیا ہے اس مین اس سے استثنا قرار پاتی ہے - پس اُن کے قول کے مطابق جو جائداد کسی وقت مین بھی منجانب پدر بیٹی کو دیدیجائے اس مین بیٹی کے بیٹون کا کبھی کوئی حصہ نہین ہوتا بلکہ وہ صرف اس کی بیٹیون پر منتقل ہوتی ہے - پہلے ناکتخدا لڑکی پاتی ہے - پھر کتخدا جو صاحب اولاد ذکور ہو یا جس سے ایسی اولاد کا امکان ہو اور سب سے آخر عقیمہ اور بیوہ بیٹیان پاتی ہین - ان سب کے بعد اُن کے بیٹے آتے

ص ۷۷۲

(س) وای بہاگ باب ۲ فصل ۳ فقرہ - ۱۰ و ۲۹ تا ۳۱ کتاب ہذا فقرہ - ۶۲۳ - جو دوتا تہ بنام بسنت کمار - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۶ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۲

ہری موہن بنام شوناتن - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ -

(ع) وای بہاگ باب ۴ فصل ۳ فقرہ - ۱۵ و ۲۳ -

(ف) وای کرم سنگرہا باب ۲ فقرہ - ۴ فصل ۱۱ - کتاب ہذا فقرہ - ۶۲۳ -

(ص) متاکشرا باب ۲ فصل ۲ فقرہ - ۲۲ -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین (ق) اس کے بعد توریث یونک کی حالت کی طرح بڑہکر سوت کے پرپوتون تک پہنچتی ہے - پہر بہائی - مان - باپ - اور شوہر کو یاجنا ولک کے قول کے مطابق پہنچتی ہی جو درج کیا جاچکا ہے (س) *

جائداد جو کسی عورت سے ورانتاگلی ہو -

۶۲۷ - بہت ہی تہوڑے زمانہ کے پیشتر تک اس جائداد کے سلسلہ توریث پر کوئی بحث نہین ہوئی تہی جو کسی عورت کو کسی عورت سے پہنچی ہو یہہ امر اب فیصل ہو چکا ہے کہ ایسی جائداد اگر قابض آخر کے ہاتہہ مین استری دہن کی حیثیت سے رہی ہو تو بہی توریث کی غرض سے دوسرے وارث کے قبضہ مین استری دہن نہ رہیگی (ش) اسلئے وہ کوئی قاعدے جو عورت کی جداگانہ جائداد کی توریث کیلئے اُن لوگون نے بیان کئے ہین جو اس اصطلاح کو اصطلاحی معنون مین استعمال کرتے ہین ظاہرا منطبق نہ ہون گے - وجنانیشور اس اصطلاح کا استعمال اسکے عام معنون مین کرتے ہین اور یہہ ظاہر کرتے ہین کہ وہ تمام جائداد جو اس اصطلاح مین شامل ہے (سوائے سلک کے) وہ عورت ورثار کے سلسلہ مین جاتی ہے - ناکتخدا عورت کی جائداد کی نسبت وہ صراحتاً کہتے ہین کہ جو سلسلہ انہون نے بتلایا ہی وہ اس جائداد پر منطبق ہوتا ہے

(ق) دای بہاگ باب ۴ فصل ۲ فقرہ ۱۶ - دای کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۵ - رگہونندن باب فصل ۱۱ و ۱۶ -

(س) جودوناتہہ بنام بسنت کمار بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۶ و ۳۰۰ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۴

(ش) دای کرم سنگرہا باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۶ دہرم شاستر کمنٹاٹن جلد ۱ صفحہ ۳۸ - پران کشن بنام سماۃ بہاگوتی فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۴۲۳) گنگو پادہیا بنام سربامن گلا - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ (صیغہ اپیل) وہی مقدمہ مسلمی بہ گنگولی بنام سربومنگولا - ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۸۸ - رائے عدالت سنگا ملا بنام ویلیودا - رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ بہاشکر ترمبک بنام مہادیو - انڈین رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸ (صیغہ ابتدائی) چہوٹے بنام چنو - بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳ - وہی مقدمہ ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۶ - پران کشن بنام نیان موتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ -

* (حاشیہ) ایک اراضی کی وخلیابی کی نالش مین - یہ معلوم ہوا کہ اراضی ایک متوفاۃ کو اسکی شادی کے بعد اسکے باپ نے دی تہی موہوب لہا اپنی بہائی (مدعی علیہ نمبر ۱) اور اپنے پسر (متوفی) یعنی شوہر مدعی علیہا نمبر ۲ اور مدعیہ اپنی دختر کو چہوڑکر فوت ہوئی مدعی علیہ نمبر ۱ کا قبضہ مشترک از جانب مدعا علیہ نمبر ۲ کے تہا تجویز ہوئی کہ یہ مستحق اراضی ہے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۵۸ و جلد مذکور صفحہ ۱۰۰ - م -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو اسکو پہنچی ہو (ت) مین یہہ سمجھنے کے اسباب بیان کر چکا ہون کہ وجانیشور اس جائداد کا اشارہ نہین کرتے ہین جو اس کو مردون سے پہنچی ہو (کتاب ہذا فقرہ ۵۶۶) لیکن کوئی وجہ نہین ہے کہ کیون اسنے اُس جائداد کو شامل نہین کیا ہے جو اس نے وراثتاً کسی عورت سے پائی ہو۔ اسبارہ مین ایک دیسی مصنف کا صرف ایک اور حوالہ وہ ہے جو دائے کرم سنگرہ مین درج ہے چنانچہ مصنف مذکور ظاہر کرتا ہے کہ اگر جائداد کسی کنواری بیٹی کو پہنچی جس کے بھائی بہنین بھی ہون اور پھر وہ شادی کے بعد لاولد مر جائے تو وہ جائداد شوہر کو نہ ملیگی جو اس کی جداگانہ جائداد کا وارث ہوگا بلکہ کنیذا بہنون کو پہنچے گی۔ اس سے یہہ فرض کیا جاتا ہے کہ اسکی وفات پر توریث کا شمار پھر قابض آخر سے ہوگا۔ بہن اسکی وارث نہو گی بلکہ مان کی وارث ہوگی جس سے کہ اُس نے جائداد حاصل کی تھی (ث) معلوم ہوتا ہے کہ اسی اصول کی ایک بنگالہ کے مقدمہ مین بھی پیروی کی گئی تھی جس مین ایک باپ نے اپنی بیٹی کو ایک تعلقہ دیا تھا اور وہ مر گئی اس کے مرنے پر جائداد اسکی بیٹی کو پہنچی پھر وہ بھی ایک بیٹی بیوہ اور لاولد چھوڑ کر مر گئی۔

صد ۷۷۳

باپ

بیٹا	دختر موہوب الیہا
پوتا	دختر
	دختر (بیوہ و لاولد)

پس پنڈتون کی رائے پر قرار یہ پایا کہ تعلقہ اُس بیٹی کا تو استری دھن تھا جس نے بروہ ہبہ حاصل کیا تھا۔ لیکن اس کا نہ تھا جس نے بروے وراثت پایا۔ پس اسکی وفات پر تعلقہ اسکی بیٹی کو نہین پہنچا بلکہ مان کے بھائی کو پہنچتا ہے اور اگر وہ زندہ نہو تو پھر بھائی کے بیٹے کو پہنچیگا (خ) پس اب بھائی اصل موہوب الیہا کا وارث تھا لیکن یقیناً اپنی بھانجی کا وارث نہ تھا جس نے

(ت) متاکشرا باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ ۸ تا ۳۰۔

(ث) دای کرم سنگرہ باب ۲ فصل ۳ فقرہ ۶۔

(خ) پران کشن نام مسماۃ بھاگ وجی۔ فیصلہ جات صدر عدالت بنگالہ جلد ۱ صفحہ ۳ (۴) سنگا ملا ہہ ال نام ویلیو دار پورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱۲۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موہوب ایہا کے بعد جائداد پائی تھی۔ یہ وہ رائے تھی جو مسٹر جسٹس ولسن نے بمقدمہ پران کشن بنام کنوران مورانی دی اختیار کی تھی جسمین فاضل جج نے اس کا حوالہ اس امر کا فیصلہ کرنیکی حیثیت سے دیا تھا کہ جو بیٹی اپنی ماں سے وراثتاً جائداد پاتی ہے وہ حقیت محدود ہوتی ہے اور پھر بیٹی کے مرنے پر ماں کا وارث وارث ہوتا ہے

میوکہہ کا قول | میوکہہ کا قول ہے "یہہ امر صاف ہے کہ گو بیٹیان ہون پھر بھی بیٹے اور دوسرے ورثا اس حدتک ماں کی جائداد کے وارث ہوتے ہین جس حدتک کہ مصرحہ بالا جز سے علیحدہ ہے۔ (یعنی توریث قسم خاص کی پابندی کے ساتھہ جو بروئے اقوال قابل انطباق نسبت اقسام استری دھن کے ہین)" صہ ۷۷

اس کے مسٹر جسٹس وسیٹ یہ معنی بتاتے ہین کہ جہان کسی عورت کے پاس کوئی ایسی جائداد ہو جو ٹھیک طور سے حسب تعریف مصنفان قدیم استری دھن ہو تو پھر توریث کا حساب اسی عورت سے ہوتا ہے گویا کہ وہ کوئی مرد تھی (الف) مگر یہہ ممکن ہے کہ اس عبارت کی اور طرح پر شرح کیجا سکے مثلاً یہ کہ جائداد ایسے ورثا پر منتقل ہوگی جو کہ اسکو اس صورت مین لیتے جب کہ وہ کبھی کسی عورت کے ہاتھہ نہ پڑی ہوتی۔ یعنی ورثائے قابض آخر پر منتقل ہوتی۔ یہ معانی اس رائے کے مطابق ہین جو مقدمہ متقبسہ آخر مین اختیار کیگئی ہے یہ مسئلہ صریحی طور پر ہائیکورٹ بنگالہ نے اس موقع پر طے کیا تھا جہان ایک بیٹی نے اپنی ماں کا استری دھن وراثتاً پایا تھا پس اس لڑکی کی وفات پر یہ قرار پایا کہ بروئے قانون دائی بھاگ وہ تمام جائداد جو کسی عورت کو وراثتاً ملی ہو چاہے مرد سے ہو یا عورت سے ان ہی قیود کی پابند قرار دیگئی ہے جو انتقال کی نسبت ہین۔ اور اس کے مرنے پر ورثائے قابض آخر پر منتقل ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ متوفیہ کے بھائی اور بیٹی کے باہم جھگڑے مین بھائی کو استحقاق وراثت ہے کیونکہ وہی ماں کا وارث قریب ہے جس سے کہ جائداد حاصل کیگئی تھی (ب)

بے عصمتی | عصمت کو اس موقع پر ضروری نہین قرار دیا گیا ہے جہان کوئی عورت بحیثیت وارث کسی عورت کی جائداد کی دعویدار ہو (ج) اس بارہ مین بھی کسی ویسی سند کا علم نہین ہے فقط۔

تمت

(ف) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۲۔
(الف) کتاب ہذا فقرہ ۵۷۳۔
(ب) ہری دیال بنام گریش چندر۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۱۱۔
(ج) گنگا بنام گھیسٹا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۶۔

Gurukul Kangri Library

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین ردیف وار

اس فہرست مین جو حوالہ جات دیئے گئے ہین وہ فقرون کے ہین

الف

ایاستمب
— کا زمانہ ۱۸
— امدادی بیٹون کو تسلیم نہین کرتا ۶۴
— قنیت کے مخالف ہے ۹۲

اپاوہ
— امدادی بیٹون مین ایک قسم ہے ۶۴ و ۷۶
— اب متروک ہے ۷۵

اپرتی بندہ جائداد
— توضیح اس اصطلاح کی ۲۵۰
— اپرتی بندہ جائداد کے وارث کو ایک معین حق ہے ۲۵۱

اپررک
— کا زمانہ و سند ۲۶

اتحاد ثانی
— (۱) کون لوگ پہر متحد ہو سکتے ہین ۴۵۵
— کون سا امر بمنزلہ اتحاد ثانی ہے ۴۵۶
— کا اثر ۴۵۶
— قیاس اتحاد ثانی کے خلاف مین ہے ۴۵۶
— (۲) اتحاد ثانی کے بعد توریث ۵۴۲ و ۵۴۳
— حق بہائی یا بیٹے کا ۵۴۲
— حق بہن کا ۴۸۹ و ۵۴۲

— قانون بنارس سے کسطرح مطابق کیا جاتا ہے ۴۳۵
اثاثہ (دیکھئے قرضہ جات مد ۲ و نان و نفقہ مد ۱)

اجرائی ڈگری
— کی کارروائی کے معنی وسعت کے ساتھ لیے جاتے ہین ۲۹۵ الف و ۳۲۴
— قائم مقام خاندان مشترکہ کے مقابلہ مین جائداد خاندان پر ہوگی ۳۲۴
— موسومہ ممبر خاندان مشترکہ جو اوسکی ذاتی حیثیت سے ہو اسکے حصہ پر ہوگی ۳۲۴
— موسومہ بدرمقابلہ کل جائداد خاندانی کے جو بیٹون اور پوتون کے قبضہ مین ہو سکتی ہے ۲۹۶ و ۲۹۸
— کی کارروائی کس حد تک خاندان کو پابند کر سکتی ہے ۲۹۷ و ۲۹۹ و ۳۲۴
— مدیون کے حین حیات قرقی کا اثر پس ماندگی کو روکنے مین ۳۰۷
— مدیون کے حین حیات قرقی کا اثر بصورت بیوہ یا عورت وارث کے ۵۹۵ و ۵۹۶
— (دیکھئے انتقال مد ۱۰ و قرضہ جات مد اوستری و ہندو)

اجنبی
— کا حق تقسیم کرانیکا ۴۴۲
— کا حق وراثت ۵۴۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیار (دیکھئے تبنیت مد ۳ و ۴)
اختیار وصیت (دیکھئے وصیت نامجات)
ادائی
— قرضہ ثابت کرنا لازم ہے ۳۲۵ و ۵۹۴
ارش
— طریقہ شادی ۷۶ و ۷۸
آریا (دیکھئے تبنیت ۱ و تعدد شوہران)
ازدواج ثانی (دیکھئے شادی مد ۵)
آسام
— قانون بنگالہ کے تابع خیال کیا جاتا ہے ۱۱
استری دھن
— کا بیٹے لڑکا وارث ہوتا ہے ۱۵۸
— نان و نفقہ سے کب علیحدہ رکھا جاتا ہے ۴۱۷
— کی وصیت کنندہ عورت کی جانب سے ۳۷۰
— (دیکھئے عورت کی حقیت)
استقرار حق
— نالش استقرار حق بمنجانب وارث مابعد قیاسی ۵۹۱ تا ۶۰۱
— کس طرح تمادی عارض ہوتی ہے ۶۰۴
— (دیکھئے عورت کی حقیت مد ۱۱)
استمرار
— کے متعلق قانون انگریزی ہندوستان سے متعلق نہیں ہے ۳۸۵
— سے اگر ایسی حقیت پیدا ہو چکا شاستر میں ذکر نہیں ہے تو وہ کالعدم ہے ۳۸۵
— مذہبی اغراض کیلئے جایز ہے ۳۹۵
اسلاف کی پرستش
— آریا ہندوؤں میں رایج ہے ۶۰
— کا اثر قانون وراثت پر ۴۷۳
اسلام (دیکھئے تبدیل مذہب)
اسور
— طریقہ شادی ۷۶ و ۷۸ و ۸۰
اصول انصاف
— تنسیخ معاملات منجانب مرد مین ۲۴۱ تا ۲۴۵
— تنسیخ معاملات منجانب عورت وارث ۶۰۶ و ۶۰۷
— تنسیخ معاملات منجانب نابالغ ۱۹۶
اعادۂ حقوق زن و شوہر کی نالش ۹۱
اقرار نامہ
— اقرار قابل پابندی رواج نہین پیدا کر سکتا ۴۹ و ۵۶
— اقرار شادی یا تبنے کر نیکا دوسری شادی یا تبنے کرنیکو ناجایز نہین کرتا ہے ۹۰ و ۹۷
— جس سے تبنے کے حقوق مین کمی ہو ۱۸۰
— بمقابلۂ تقسیم۔ اس کا اثر ۴۴۵
— انتقال ۳۴۹
اکلوتا بیٹا (دیکھئے تبنیت مد ۷)
اگنوکی
— بنیاد سنسکرت قانون ازدواج ۸۲
— کا عمل غیر آریا قومون مین ۸۲
الاتم
— تبنیت الاتم مدراس مین ۱۹۰ الف
التواء

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— قائم مقامی کبھی معرض التوا نہین رہتی ۵۵۶ ۲۴۵۸
الیاسنتانا - قانون کنارہ (دیکھیے لفظ کنارا)
امانت
— عورت کا حقیت پر امینانہ قبضہ نہین ہوتا ۵۸۵ و ۵۹۵
— (دیکھیے بے نامی - مذہبی اوقاف - وصیت نامجات ۵۸۵ و ۵۹۵)
انتقال
— (۱) ان اقوال کا اختلاف جو تاریخ خاندان کے ایسے زمانہ سے پیدا ہوتے ہون جس سے کہ تعلق رکھتے ہین ۲۲۵ و ۲۲۶
— باپ کے اختیار بحیثیت افسر خاندان جدی و افسر خاندان مشترکہ مین فرق ہے ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸
— (۲) قانون مناکشہ ارباب کے حقوق بیٹے کے حصہ جائداد مین محدود ہین ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱
— بیٹے بلحاظ پیدائش اس جائداد پدری مین حصہ نہین پاتے جو اسکو مورثان قریب کے سوا اور کسی سے ملی ہو ۲۵۱
— اور نہ اس جائداد مین حصہ پاتے ہین جو اوکی چیدائش سے منتقل ہو گئی ہو ۳۱۶ و ۳۱۹
— اور نہ منقسمہ و جائداد مکسوبہ ذاتی مین حصہ لگاتے ہین ۳۱۸
— (۳) باپ کا حق نسبت انتقال جائداد منقولہ موروثی ۲۵۱
— اختلاف آرا (اسباب مین) ۳۱۰
— حق پدر نسبت انتقال جائداد منقولہ مکسوبہ ذاتی ۲۳۲ و ۲۳۳
— فیصلہ جات حال ۳۱۸
— خاص اپنے قرضہ جات ادا کرنیکے لئے جائداد کا فروخت کرنا ۲۸۰ و ۲۸۴ و ۳۰۲ و ۳۲۲
— باقی اور حیثیتون مین وہ شخص حصہ دار ہی کا منتظم ہے ۳۱۱
— (۴) اختیارات مالک جائداد ناقابل انقسام ۳۱۲ تا ۳۱۵
— آمدنی اور پس انداز پر قطعی اختیار ۲۶۲
— جو اراضیات بصلہ خدمت ہون وہ قابل انتقال نہین ہین ۳۱۲
— اثر ضبطی جائداد ۳۱۳
(۵) اختیار منتظم خاندان مشترکہ ۳۰۷
— برضامندی حصہ داران ۳۱۹
— کون سی چیز بمنزلہ رضامندی کے ہے ۳۱۹
— بحالت ضرورت ۳۲۰
— حالت ضرورت کس چیز سے معلوم ہوتی ہے ۳۲۰
— اختیار بیع ۳۲۱
— ضرورت کا بار ثبوت ۳۲۲
— جہان ڈگریان صادر ہو چکی ہون ۳۲۴
— فضول خرچی یا بد انتظامی ۳۲۰ و ۳۲۵
— مذہبی اوقاف کے نسبت منتظم کے اختیار ۳۹۷
— (۶) مشتری قرضہ جات کا ذمہ دار نہین ہے ۳۰۴
— خریدار پر لازم نہین ہے کہ وہ رزشمن کے مصرف کو دیکھے ۳۲۰
— خریدار کو کن کن امور کی تحقیقات کرنا ضرور ہے ۳۰۰ تا ۳۰۵ و ۳۲۰ تا ۳۲۵
— (۷) حصہ دار کا استحقاق اپنی حصہ فروخت کرنیکا ۳۲۱ و ۳۲۴
— اختلاف آرا ۳۲۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدالت مدراس نے اس استحقاق کو تسلیم کیا ہے ۳۳۱ و ۳۳۳

خاص حصہ کو منتقل نہین کرنا چاہئے ۳۳۲

نہ وصیت کرنا چاہئے ۳۳۳

عدالت بمبئی انتقال بالمعاوضہ کو جایز رکھتی ہے ۳۳۴

نہ ہبہ یا وصیت کو ۳۳۵

عدالت بنگال اس حق سے انکار کرتی ہے ۳۳۷

عدالت اصول انصاف پر عمل کرتی ہے ۳۳۸

پریوی کونسل کا قول ۳۳۹ و ۳۴۰

(۸) ناجائز انتقال کے مقابلہ مین چارہ کا ۳۴۲

غریب کی صورت مین بیع کی تنسیخ ۳۴۰

جو شخص تقسیم کی نالش نکر سکتا ہو وہ انتقال کو منسوخ نہین کرا سکتا ۳۴۸

تنسیخ انتقال کیلئے اصول انصاف ۳۴۱

ترقیات کی بابت استحقاق ۳۴۳

جہان جبر جزوًا جائز ہو ۳۴۴

غفلت یا رضامندی ۳۴۴

ضرورت اقرار واپسی معاوضہ ۳۴۵

اس جائداد کی صورت جو لاوارثی مین لی گئی ہو ۳۴۵

(۹) حصہ دار جو انتقال کرے اسکا نفاذ بذریعہ تقسیم ۳۲۱

تقسیم کرانیکا طریقہ ۳۲۹ و ۳۳۲

(۱۰) انتقال بصیغہ اجرائے ڈگری ۳۲۹

مالک مشترکہ کے مقابلہ مین نفاذ کا طریقہ ۳۲۹

جب جائداد مشترکہ تقسیم کیجائے تو مدیون کی وفات سے پہلے تقسیم ہونا چاہئے ۳۰۴ و ۳۰۵ تا ۳۰۷

(۱۱) قانون بنگال - باپ کا قطعی اختیار ۲۲۵ و ۳۴۶

بجز بیٹون مین جائداد موروثی کی تقسیم کے ۲۴۰ و ۳۴۷ و ۳۴۵ و ۳۵۰

نوعیت حقیت حصہ داران کی جائداد مین ۳۴۸

حصہ دار کا اختیار نسبت معاملت حصۂ خود ۳۴۸

(۱۲) آیا انتقال بالمعاوضہ مین قبضہ دیدینا لازم ہے ۳۵۸

بہ صورت ہاربع ۳۵۹ تا ۳۶۱

بہ صورت ہارہن ۳۶۲

بہ صورت اظہار زبانی جبکہ قبضہ نہ دیا گیا ہو ۳۶۴

(۱۳) تحریر یا اصطلاحی الفاظ کی ضرورت نہین ہے ۳۶۵

بجز ان صورتون کے جو تابع قانون انتقال جائداد ہون ۳۶۶

حقیت وراثت کیونکر منتقل ہوتی ہے ۳۶۵

دیکھئے الفاظ ہبہ وصیت کی حقیت

اثر اقرار نامہ بمقابلہ انتقال ۳۴۹

انتیا

طریقہ تبنیت ۱۶۰

انوادھیا

بیاہہ مابعد ۶۱۱

کا سلسلہ توریث ۶۱۹ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۴

(دیکھئے لفظ عورت کی حقیت مد ۱۳ و ۱۵)

اندیا (دیکھئے محرومیت مد ۲)

انڈومگی

کی شہادت جنوبی ہند مین ۸۲

اوپٹین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا چیز ہے اور اوسکے ادا کرنیکا وقت ۱۲۷

مانع تبنیت ہے ۱۲۸ و ۱۲۹

شاملہ بخر صورت رشتہ داری کے ۱۲۹

اور متغیر ہونیکے ۱۳۰

کریتیرم طنیر لعہ مین نہین ۱۸۶

اودہ

اثر ضبطی سرکاری اودہ مین ۲۶۲ نوٹ

اورس

یا صحیح النسب لرکا ۶۴

اوریسہ

کی نسبت کہا گیا ہے کہ قانون بنگالہ کا تابع ہے ۱۱

اولاد

کا لفظ اس کتاب مین کس معنی مین استعمال کیا گیا ہے ۲۵۱ نوٹ

مین برپوتا شامل ہے ۴۹۸ و ۵۲۹

دیکھئے انتقال و خاندان مشترکہ و وراثت مد ۱۲ و ۲۰

اولوتک (دیکھئے عورت کی حقیت مد ۱۳ و ۱۵)

ایکٹ

نمبر ۵ سنہ ۱۸۴۳ء (تنسیخ عمل غلامی) ۵۰۴

نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۴۳ء (عہدہ داران موروثی) ۴۲۸

نمبر ۱ سنہ ۱۸۴۵ء (نیلام بعلت بقایا مالگزاری بنگالہ ۴۰۲

نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء (آزادی مذہب) ۹۷ و ۳۸۳ و ۴۰۸ و ۴۱۳ و ۵۱۱ و ۵۴۹

نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۵۴ء (تعلیم متعلقہ کورٹ آف وارڈز بنگالہ) ۱۹۲

نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۵۵ء (نابالغان مدراس) ۱۹۲

نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء (شادی بیوگان ہنود) ۸۸ و ۵۱۲ و ۵۲۲

نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۵۷ء (ضبطی جائداد افواج دیسی بوجہ غدر ۳۱۵

نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۸ء (نابالغان مدراس) ۱۹۲

نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ء (نابالغان بنگالہ) ۱۹۲ و ۲۳۰

نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء (ضابطہ دیوانی قدیم) ۴۰۲ و ۴۰۵

نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء (قانون لگان بنگالہ) ۵۸۹

نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ء (نیلام زمینداری بعلت بقایا مالگزاری بنگالہ ۴۰۲

نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء (قانون میعاد سماعت قدیم ۶۰۲

نمبر ۹ سنہ ۱۸۶۱ء (ضابطہ دیوانی متعلقہ نابالغان ۱۹۲

نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء (دیسی اوقاف مذہبی) ۳۹۹

نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء (عدالتہائے عدن) ۴۱۰

نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۶۴ء (قانون عہدہ داران ہنود و مسلمانان ۳۸

نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۶۴ء (رجسٹری) ۳۶۳

نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۴ء (نابالغان بمبئی) ۱۹۲

نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۴ء (وصول رزرگان مدراس) ۴۱۳

نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء (وراثت) ۳۵۷ و ۳۷۰ و ۳۸۰ و ۳۹۰

نمبر ۷ سنہ ۱۸۶۶ء (ذمہ داری اہل ہنود بنابر ادائی قرضہ جات مورث بمبئی مین ۲۸۰

نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء (رجسٹری) ۳۶۳

نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ء (دیسی نوعیسائیون مین شادیون کا انفساخ) ۴۱۴

نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۹ء (علاقہ جات اودہ) ۲۵۴ و ۲۶۲ و ۳۹۰

نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۹ء (زمینداری و پیٹی داری بنگال) ۵۹۰

نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۰ء (قانون کورٹ آف وارڈس بنگالہ) ۱۹۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۰ء (وصیت نامجات ہنود) ۳۷۰ و ۳۸۰ و ۳۸۸ و ۳۹۰

نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۱ء (رجسٹری) ۳۶۳

نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۱ء (مالگزاری پنجاب) ۴۲

نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء (قانون شہادت) ۴۵۸

نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۲ء (قوانین پنجاب) ۱۹۲

نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ) ۳۰۸

نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۳ء (عدالتہائے دیوانی مدراس) ۴۱

نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۱ء (یوروپین انگریز نابالغ) ۱۹۲

نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۵ء (بلوغ) ۱۰۰ و ۱۹۱

نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۵ء (عدالتہائے برہما) ۴۱

نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۷۵ء (قوانین ممالک متوسط) ۴۱

نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء (مالگزاری اودہ) ۴۱

نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۶ء (قوانین اودہ) ۴۱

نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء (دوا درسی خاص) ۶۰۲

نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء (قانون رجسٹری نافذہ ۵) ۳۶۳ و ۳۶۴

نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۷ء (ضابطہ دیوانی نافذ الوقت) ۹۱ و ۳۹۹ و ۴۰۲

نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء (میعاد سماعت) ۱۵۰۱ و ۴۳۵ و ۴۴۶ و ۶۰۳ و ۶۰۴

نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۷۸ء (ترمیم قوانین پنجاب بابت ۱۸۷۲ء) ۴۱ و ۲۱۳

نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء (پروبیٹ و اہتمام ترکہ) ۳۲۰ و ۳۸۰ و ۳۹۱

نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء (امانات) ۴۰۱

نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء (انتقال جائداد) ۳۲۳ و ۳۵۴ و ۳۶۵ و ۳۸۷ و ۴۲۱ و ۴۴۵ و ۴۵۹

نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء (ضابطہ دیوانی جدید) ۱۹۷ و ۳۵۹ و ۳۹۹ و ۴۰۲

ب

باپ (دیکھئے تبنیت و انتقال مدا تا ۴ و ۱۱ و قہر جات ۱ و تقسیم مد ۲ و ۴ و ۷ و ۱۴ خاندان جدی و وراثت ۱۷۵)

بادشاہ (دیکھئے لاوارثی و سرکار و ولی)

بدکاری (دیکھئے محرومیت مد ۲)

برہم

طریقہ شادی ۷۶ و ۷۹ و ۸۰

برہمنیت

اس امر کا برہمنیت اصلی جزء کسی قانون کا ہے امتیاز کرنا اہم ہے ۴

مجموعہ دہرم شاستر کے بعد ہے ۵

کا اثر قانون کی تبدیل و تغیر میں ۵ و ۲۳۷ تا ۲۳۹

کی مزاحمت قانون کی توضیع میں ۲۳۹

کوئی جزء قدیم جماعتی طریقہ کا نہیں ہے ۸

نہ قدیم قانون وراثت کا ہے ۹ و ۴۶۸ تا ۴۷۵

نہ تبنیت کا ۱۰ و ۹۵ و ۱۲۴ و ۱۳۰ و ۱۹۰

کا قیاسی اثر نسبت ازدواج ثانی کے ۸۸

کا قیاسی اثر نسبت تقسیم کے ۲۱۹

کا قیاسی اثر نسبت وصیت نامون کے ۳۶۸

بن بیاہا (دیکھئے تبنیت مد ۲ و نقرہ ۹۸۵)

بندھوا

شمار بندھوؤں کا قانونی کتابوں میں محتشم نہیں ہے ۴۶۹ و ۵۳۵

مغربی ہند میں عورت بحیثیت بندھوا تسلیم کیجاتی ہے ۵۴۱ و ۵۴۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(دیکھیے وراثت مد ۲ تا ۵ و ۲۲)
بنگالہ کا شاستر
— امتیازی اصول ۳۵ و ۴۲۲ و ۲۳۵ و ۲۴۲
و ۲۴۶ و ۴۸۶ و ۴۵۰
— اوسکی ابتدا اور توضیح ۲۳۷
— جمتواہن کا اثر ۲۳۹
— عورت کے استحقاق کے موافق ۲۴۲ و ۴۳۸
— قواعد توریث ۴۵۹ تا ۴۶۷ و ۵۳۶
بمبئی
— میوکھہ جزیرہ بمبئی مین سب سے معتبر ہے ۲۸
(دیکھیے مغربی ہند)
بودھائین
— کا زمانہ ۱۸ و ۲۱
— عورتون کو وراثت سے خارج کرتا ہے ۴۷۶
بہائی
— نابالغ لڑکی کی جائداد کے وارث ہوتے ہین ۶۱۸
— کی بہن کا سلک ۶۲۰
— وارث مین ایک ایسی عورت کے جسکی شادی
ناپسندیدہ طریقہ سے ہوئی ہو ۶۲۳
— (دیکھیے انتقال و تقسیم و وراثت مد ۱۸)
بہانجا
— مثل بند ہوا سکے حقوق ۵۳۱ و ۵۳۳
— بنگالہ مین بحیثیت وارث اُس کا درجہ ۵۳۶
(دیکھیے تبنیت مد ۶ دکریتم)
بہتیجے (دیکھیے وراثت مد ۱ و ۱۹)
بہتیجے کا بیٹا (دیکھیے وراثت مد ۱ و ۱۹
بہرا (دیکھیے محرومیت مد ۲)
بہنین (دیکھیے اتحاد ثانی مد ۲ - وراثت مد ۱۱
و ۲۳ عورت کی حقیت مد ۳)
بیٹے
— قدیم خاندانی قانون کی بے ترتیب حالت ۵۰۵
— مختلف اقسم کے متبنے ان کے سلسلہ کا ۶۴
— کی ضرورت ۶۵
— مان کا مالک بچہ کا باپ تہا ۶۳ و ۶۶
— کشتریہ یا وہ بیٹا جو زوجہ سے پیدا ہو ۶۷
— گدواج - کینین - سہودھا - پانیہاؤ ۷۱
— داشتہ کا بیٹا ۷۲ و ۵۰۴ و ۵۰۵
— معینہ بیٹی کا بیٹا ۵۱۸ و ۵۷۳
— اب بجز صحیح النسب و متبنے لڑکے کے سب متروک ہین
۵۷۵ و ۹۴
— (دیکھیے تبنیت و انتقال مد ۲ و قرضہ جات
مد ۱ و نیوگ و تقسیم مد ۲ و ۴ و ۱۴ و تعدد شوہران و وراثت
مد ۱ و ۱۲)
بیٹا جو بعد وفات پدر پیدا ہو
— وہ لڑکا جو بعد وفات کے متبنے کیا گیا ہو نہین ہے
۱۸۱
— (دیکھیے طفل)
بیٹی
— مقام رواج کی رو سے محروم کیگئی ہے ۵۱۳ و ۵۱۷
— وارث ہوتی ہے غیر منقسم خاندان بنگالہ مین ۴۳۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(دیکھئے تقسیم مد ۷ وراثت مد ۸ و ۱۵ - عورت کی حقیت مد ۳ و ۱۵)

بیع (دیکھئے انتقال و عورت کی حقیت مد ۳ و ۴ و ۶)

بے عصمتی (دیکھئے عصمت)

بیمار (دیکھئے محضر و میت مد ۲)

بینامی معاملات

(۱) کے عمل کی ابتدا ۴۰۰

جن اصول پر منحصر ہین ۴۰۱

کی نسبت کوئی قیاس نہوگا بصورت طفل ۴۰۱

" یا در صورت عورت ۴۰۱

کو سختی کے ساتھہ ثابت کرنا چاہئے ۴۰۱

(۲) اثر جو اصلی استحقاق کو دیا جاتا ہے ۴۰۲

بشرطیکہ خلاف قانون نہو ۴۰۲

یا بیگناہ اشخاص کو فریب نہ دیتا ہو ۴۰۳

اثر اطلاع ۴۰۳

قرضخواہون کو فریب دینے کا ارادہ ۴۰۴

فریب کا مکمل ہو جانا لازم ہے ۴۰۵

فریب کی جوابدہی ضرور ہے ۴۰۵

اصلی استحقاق کو چھپانیکے لئے بصورت بینامی خریداری ۴۰۶

(۳) ڈگری مابین فریقین قطعی ہے ۴۰۷

مگر شخص ثالث کے مقابلہ مین نہین ہے ۴۰۷

بینامی دار کو فریق ہونا چاہیئے ۴۰۷

بیوہ

سابق مین ازدواج ثانی کی مجازتھی ۸۸

نیز مقامی رواج سے ہے ۸۹

اب قانون کی رو سے ہے ۵۷۲

وراثت سے بحیثیت بیٹی محروم ہے ۴۷۹ و ۴۸۱

(دیکھئے تبنیت مد ۳ و ۴ و ۶ و ۱۵ و نان و نفقہ مد ۱ و ۷ و تقسیم مد ۸ - وراثت مد ۱ و ۱۳ و ۱۴ عورت کی حقیت)

پ

پاٹ

یا ازدواج ثانی بیواؤن کا ۸۹

پانڈو شہزادون

کا واقعہ ۶۱

پانبرہاؤ

امدادی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴ و ۷۱

پارسوا

امدادی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴

پارون سرادہ

کیا چیز ہے ۴۶۱ و ۵۲۸

سلسلہ ہے مابین پدری و مادری رشتہ دارون کے بنگالہ مین ۴۶۱

پتری کا پتر

امدادی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴ و ۵۱۴ و ۵۲۳

پرجاپتی

ایک طریقہ شادی ہے ۷۶ و ۷۹

پروبیٹ و ایڈمنسٹریشن ایکٹ ۳۹۰ تا ۳۹۲

پساج

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— شادی کا ایک طریقہ ہے ۷۶ و ۷۷ و ۸۰

پس انداز

— حق قابض جائداد ناقابل انقسام نسبت پس انداز ۲۶۲
— کی توریث ۲۶۲
— ناقابل تقسیم ہے حین حیات مورث ۴۲۸
— جو قابض عورت کی حیثیت سے کیجائے ۵۷۹ تا ۵۸۰
— نوعیت جائداد کے تابع ہے جہان جائداد موروثی ہے ۲۱۵
— نوعیت جائداد کے تابع ہے جہان استری دھن ہو ۶۰۷

پس ماندگی

— خاندان مشترکہ مین رائج ہے نہ کہ وراثت ۲۴۶
— کس قسم کی جائداد سے متعلق ہے ۲۵۰
— مابین متبنے و بعد کے پیدا شدہ بیٹے کے ۱۵۸
— حقوق قرضخواہ پر مرجح ہے ۲۰۵ تا ۳۰۰
— موہوب لہ یا موصی لہ پر ترجیح ہے ۳۲۰ و ۳۲۵
— استحقاق حصہ بروے متاکشترا پس ماندگی سے پہچانا ہے ۴۳۲

پکڑ لیجانا

— شادی کے لئے ۷۷

پنجاب

— مین ناکامی بر بہبودیت ۸
— مین مسئلہ مذہبی جزو قانون نہین ہے ۸
— مین دینوی حیثیت تبنیت کی ۱۰ و ۹۵
— مین دینوی حیثیت قانون وراثت ۴۷۵
— مین دیہی جماعتین۔ اُنکے نین طریقہ ۸ و ۲۰۰
— حق شفعہ پنجاب کے دیہاتیون کے ۲۱۳
— حق ممانعت انتقالات ۲۱۲

— عورت کے از دواج ثانی کی اجازت ۸۹
— محدود حقوق عورت ورثہ کے ۵۱۷ و ۵۹۵
— (دیکھیے تبنیت مد ۴ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۳ و وراثت مد ۱ و ۲ و ۳)

پنڈ

پنڈ ۴۶۰

پنڈت

— رواجی قاعدون مین اضافہ کرنیکی نسبت اثر ۱۲
— قدیم قانون فیصلجات کی نسبت ذمہ داری ۳۸
— تحریری قانون کے وضع کرنے مین امداد ۳۸

پوتے پر پوتے

— لفظ اولاد مین شامل ہین ۴۹۸
— کا استحقاق تقسیم پر ۴۳۰ و ۴۳۲
— کا درجہ بحیثیت سپنڈ ۴۲۴ و ۴۲۷ و ۴۶۰ و ۴۶۳
— کا استحقاق مذہبی اصول پر مقدم ہے ۴۷۴
— (دیکھیے وراثت مد ۱۲ و ۲۰)

پوراخون (دیکھیے نصف خون)

ت

تار وار ٹیلیبار

— تعدد شوہران کی حیثیت ۲۰۳ و ۲۰۸
— قاعدہ نسبت ذاتی مکسوبات کے ۲۱۷
— تقسیم کرانیکا استحقاق نہین ہے ۲۱۸
— ممبران تار وار کو حساب فہمی کی نالش کا حق نہین ہے ۲۶۸
— صرف نان و نفقہ کے مستحق ہین ۲۷۵
— کی بیع کیلئے رضامندی ضرور ہے ۵۹۳
— عورت کے ذریعہ سے وراثت ۴۷۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— سب سے بڑا مرد انتظام کرتا ہے ۴۷۶
— اسکا اختیار ۴۲۰

تارک الدنیا

— واقعی گوشہ نشین ہوجانا بمنزلہ قانونی موت کے ہے ۴۵۸ و ۵۴۶ و ۵۵۹
— کی دنیوی جائداد فوراً اوسکے ورثا کو پہنچتی ہے ۵۴۶
— کے خاص قواعد وراثت ۵۴۶
— اسکی مذہبی جائداد برنبار رواج منتقل ہوتی ہے ۳۹۰

تاجر

— اوسکا استحقاق بحیثیت وراثت شریک تاجر کو ۵۴۴

تبدیل مذہب

— بہ عیسائیت سے قانون کی پابندی ۵۶
— اسلام مین کس حد تک ہندو شاستر کی پابندی ہوسکتی ہے ۵۴ و ۵۵
— حقوق عورت کے بوقت ازدواج ثانی جبکہ وہ اصلی مذہب پر نہو ۵۱۲
— کیا ہوا شخص ولی کی حفاظت مین رہتا ہے ۱۹۴
— سے حق ولایت زایل ہوسکتا ہے ۱۹۲

تبنیت

— (۱) کی ابتدا خاص طور پر صرف آریا یا برہمنون سے نہین ہے ۱۰ و ۹۵
— کے مقاصد دینی و دنیوی علیحدہ علیحدہ نہین ۹۰ و ۹۱
— عورتون کی تبنیت ۹۵
— مختلف قسم کے پسران تبنے ۶۴
— وجہ ان سے کم ہونیکی ۹۴
— دو کے سوا باقی اب سب متروک ہین ۹۴ و ۹۶
— قدیم زمانہ کے اقوال ۹۶
— عکس پسر کے معنی اور اوسکی اصلیت ۹۴
— (۲) کون تبنے کرسکتا ہے؟ صرف وہی جو لاولد ہو ۹۷
— تبنیتہائے متفقہ و متواترہ ۹۷
— ایک وقت کی تبنیتین ۹۷
— منجانب رنڈوے یا بن بیاہے کے ۹۸
— وارث ناقابل کا تبنے کرنا ۹۹
— نابالغ کیجانب سے تبنی۔ کورٹ آف وارڈس کا ایکٹ ۱۰۰
— زوجہ کی رضامندی غیر ضروری ہے ۱۰۱
— زوجہ کیلئے شوہر کی رضامندی ضروری ہے ۱۰۱
— زوجہ صرف شوہر ہی کیلئے تبنے کرسکتی ہے ۱۰۱
— (۳) متہلا مین بیوہ کا شوہر کیلئے تبنے کرنا جائز نہین ہے ۱۰۱
— بنگالہ اور بنارس مین شوہر کی منظوری درکار ہے ۱۰۱
— جنوبی اور غربی ہند مین رضامندی کی ضرورت نہین ہے ۱۰۱ و ۱۰۸
— طریقہ اختیار تبنیت ۱۰۲
— طریقہ مذکور کی سختی کی ساتھ پابندی کرنی چاہیئے ۱۰۳
— کب قابل عمل نہین ہے ۱۰۴ و ۱۰۴ الف
— جب تک اُس پر عمل نکیا جائے غیر موثر ہے ۱۰۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب نابالغ یا بے عصمت ہو ۱۰۵

جب کئی بیوائین ہون ۱۰۶ و ۱۰۷

متوفی کیلئے کوئی اور رشتہ دار متبنے نہین کر سکتا ۱۰۷

بیوہ کا اختیار تمیزی قطعی ہے ۱۰۷

اور ہر وقت اسکو عمل مین لاسکتی ہے ۱۰۷

(۴) اجازت کی ضرورت جنوبی ہند مین سپنڈون کی رضامندی سے پوری ہوجاتی ہے ۱۰۸

یہی طریقہ پنجاب مین بھی ہے ۱۱۰

کسکی رضامندی ضروری اور کافی ہے ۱۰۹ تا ۱۱۴

اس کا عمل برضا و رغبت ہونا چاہیئے ۱۱۴

جب بیٹا مرجائے تو تبنیت کی اجازت ہوسکتی ہے ۱۱۶

آیا کسی مذہبی مقصد کی بھی ضرورت ہے؟ ۱۱۵ تا ۱۱۷

غربی ہند مین رضامندی کی ضرورت نہین ہے ۱۱۸ و ۱۱۷

اور نہ قوم جین مین رضامندی درکار ہے ۱۱۹

(۵) تبنیت مین کون دیسکتا ہے؟ صرف والدین ۱۲۰

ضرورت رضامندی زوجہ ۱۲۰

یتیم متبنے نہین لیا جاسکتا ۱۲۰

حالت ماقبل تبنیت ۱۲۱

رضامندی کورٹ آف وارڈس یا میجر ۱۲۲

(۶) کس کو تبنیت مین لیا جاسکتا ہے۔ رشتہ داری کے لحاظ سے کوئی قید نہین ہے ۱۲۳

مگر ایسا شخص ضرور ہونا چاہیئے جسکی ماں سے بیاہ کرنیوالا شادی کرسکتا ہو ۱۲۳

بہن یا بیٹی کا بیٹا خارج ہے ۱۲۳

بہہ قاعدہ شودروں سے اور پنجاب اور غربی ہند اور قوم جین سے تعلق نہین رکھتا ۱۲۲

مفروضہ توسیع قاعدہ تبنیت منجانب بیوہ ۱۲۵

ہم قوم ہونا ضرور ہے ۱۲۶

(۷) شخص ناقابل نہو ۱۲۷

قیود بلحاظ عمر والدے مراہم سابقہ ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۲۹ الف

قاعدہ مذکور پنجاب و غربی ہند اور قوم جین سے متعلق نہین ۱۳۰

اکلوتے بیٹے کے قابل تبنیت ہونیکی نسبت نزاع ۱۳۱ تا ۱۳۸

دو ارمشائین کے طور پر لیا جاسکتا ہے ۱۳۲ و ۱۳۵

بڑے بیٹے یا دو مین سے ایک کی تبنیت کا جواز ۱۳۱

(۸) دو شخص ایک ہی لڑکے کو متبنے نہین کرسکتے ۱۳۵

ضروری رسمین۔ انکی اطلاع غیر اہم ہے ۱۴۰

دینا اور لینا لازم ہے ۱۴۱

شودرون مین دت ہوم کا ادا ہونا ضرور نہین ۱۴۲

اعلی قومون مین اسکے ضروری ہونیکی نسبت نزاع ۱۳۶ و ۱۳۸ و ۱۴۱ و ۱۴۳

ادائے رسوم کو عمداً ترک کرنا ۱۴۴

پنجاب مین کسی رسم کی ضرورت نہین ہے ۱۴۴

(۱۰) ثبوت تبنیت۔ تحریری ضرور نہین ۱۴۵

اثر امر فیصل شدہ ۱۴۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— امتداد زمانہ ۱۴۷

— رضامندی ۱۴۸

— قانون سعاد سماعت ۱۴۹ تا ۱۵۱

— (۱۱) نتایج تبدیل خاندان ۱۵۲

— توریث آبائی ۱۵۳

— توریث ہم جدّی ۱۵۳

— توریث صرف مادری ۱۵۴

— توریث متبنی کرنیوالی ماں کے استری دھن کی ۱۵۴

— (۱۲) جب پسر صحیح النسب بعد میں پیدا ہو ۱۵۵

— درثائی جدّی کے ساتھہ اسکا تقابل ۱۵۶ و ۱۵۷

— اختلاف حصص پسر متبنی بنگالہ و بنارس و

— غربی جنوبی ہند میں اور نیز شودروں میں ۱۵۸

ان کے درمیان پس ماندگی ۱۵۸

— پسر متبنے کس موقع پر دراثت کا پٹا ہوتا ہے ۱۶۱

— (۱۳) پسر متبنے کے اپنی اصلی خاندان میں نہ

تو کوئی حقوق ہوتے ہین نہ فرایض ۱۵۹

— وہ اس خاندان میں بیاہ شادی کر سکتا ہے

نہ کسی کو متبنی کر سکتا ہے ۱۵۹

— دو ارمتائن دونون خاندانون مین وارث

ہو سکتا ہے ۱۶۰

— اس کا حصہ اس بیٹے کے ساتھہ جو بعد

مین پیدا ہو ۱۶۱

— اس قاعدہ کی پابندی پنجاب یا پانڈی

چیری مین نہین ہے ۱۶۲

— (۱۴) اثر تبنیت ناجائز ۱۶۳

— وہ صورتین جن مین لڑکا اپنے اصلی

— خاندان کو واپس نہین ہو سکتا ۱۶۴

— نالش استقرار تبنیت ۶۰۳ و ۶۰۴

— بے پالک کو کوئی حق نہین ہے ۱۶۷

— (۱۵) تبنیت سے حقیت بیوہ متبنے کنندہ زائل

ہو جاتی ہے ۱۷۱ و ۱۷۲

— حقیت مادر متبنے کنندہ کے اثر کا قیاس ۱۷۲

— ایسے شخص کی تبنیت جس نے اوس شخص کی

جائداد پائی ہو جس کے لئے متبنے لیا جاتا ہے

۱۷۲

— تاوقتیکہ خود اسکی حقیت مرجح نہو ۱۷۲

— ایسے شخص کی تبنیت جس نے ایسے شخص

کی جائداد پائی ہو جس کیلئے متبنے نہین کیا

گیا تھا ۱۷۵ تا ۱۷۹

— نتیجہ فیصلہ جات ۱۷۹

— (۱۶) متبنے کنندہ کی ہدایت پر متبنے کی حقیت

کا التوا ۱۸۰

— قانون متاکشرا مین ایسا نہین ہے ۱۸۰

— اقرار صریحی کے ذریعہ سے ۱۸۰

— متبنے کی دست برداری کا اثر ۱۸۰

— (۱۷) متبنے کے حقوق کا شمار تاریخ تبنیت سے

ہوتا ہے ۱۸۱

— متبنے بیوہ کے گذشتہ افعال کا کہانتک پابند

ہے ۱۸۲

— یا اسیطرح مرد قابض قطعی کے افعال کا

— کہانتک پابند ہے ۱۸۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تبنیت

— یا باپ کے افعال کا درحالیکہ وہ اجازت تبنیت دیچکا ہو ۳۱۷
— یا ذریعۂ اقرارنامہ ماقبل تبنیت ۱۸۰
— (۱۸) عورت کا اپنے لئے متبنے کرنا غیر موثر ہے ۱۸۳
— تاوقتیکہ تبنیت مذکور کریتہ رم طریقہ مین نہو ۱۸۹
— طوائف کا متبنے کرنا ۱۸۳
— دیکھیے الائم ۱۹۰ الف دکریتہرم ۱۹۰۴ تا ۱۹۰

تحریر

— تبنیت مین ضروری نہین ۱۰۲ و ۱۴۵
— نہ انتقال مین ۳۶۵
— نہ وصیت نامجات مین ۳۸۸
— نہ معاملات بیعامی مین ۴۰۱
— نہ تقسیم مین ۴۵۴
ترہبت (دیکھیے متہلا)

تعدد ازدواج

— عام یا قدیم قانون نہین ہے ۸۷
— اب قطعی طور پر شوہر کے اختیار تمیزی پر ہے ۸۷ و ۴۱۸

تعدد شوہران کی رسم

— قیاس کیا جاتا ہے کہ قانون شادی اسی پر مبنی ہے ۵۸
— کی موجودگی غیر آریا اقوام مین ۵۹
— کے آریا اقوام مین رواج کی نسبت شبہہ ہے ۶۰
— کی قدیم مصنفون نے تصدیق کی ہے ۶۱
— کو ذاتی اجازت کے ساتھہ شامل نہ کرنا چاہیے ۶۴
— کی بہائی کی بیوہ کے ساتھہ شادی کرنا کوئی وجہہ نہین ہے ۷۰
— کا تعلق جائداد کی ابتدا سے ۲۰۸
— کا اثر عورت کے درجہ کی نسبت کسی خاندان مین ۴۷۶

تفویض

— سنجانب نہو بیوہ دوسری وارث کو ۵۹۱ و ۵۹۲

تقسیم

(۱) کا ملیبار و کنارا مین وجود نہین ہے ۲۱۸
— کی ابتدا ذاتی مکسوبات سے ہے ۲۱۹
— کی تائید برہمنون سے ۲۱۹
— بتدریج ترقی حق ۲۲۰
(۲) ابتدا ۔ باپ کی زندگی مین نہین ہوتی ہے ۲۲۰
ابتدا ۔ مان کی زندگی مین نہین ہوتی ہے ۲۲۱
— بالآخر قانون بنارس نے اجازت دی ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۴۳۰
— بنگالہ مین باپ کی زندگی مین نہین ہوتی ہے ۲۲۴ و ۴۳۰
— بنگالہ مین مان کی زندگی مین ہوتی ہے ۲۲۵
(۳) تمام حصہ داری کی جائداد تقسیم کی پابند ہے ۴۲۶
— جائداد منقولہ موروثی پابند ہے ۴۲۶
— اشیاء ناقابل انقسام کے ساتھہ کس طرح پیش آنا چاہیے ۴۲۷
— جائداد جو ایک ممبر کو پہنچتی ہے قابل تقسیم نہین ہے ۴۲۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— جائداد کی آمدنی وپس انداز کب قابل تقسیم ہے ۴۲۸

— جائداد کی ہو سکتی ہے ۴۲۸

— طریقہ مقدار کے اندازہ کرنیکا ۴۲۹

— واصلات کی کب اجازت ہوتی ہے ۴۲۹

— (۴) تمام حصہ دار تقسیم کرانیکی نالش کر سکتے ہین ۴۳۰

— اولاد ذکور حسب متاکشرا ۴۳۰

— اولاد ذکور بجز اس صورت کے جہان عین ماقبل کا مورث زندہ ہو ۴۳۲

— بنگالہ مین نہین ہے ۴۳۰

— حقوق پسران جو بعد تقسیم پیدا ہون ۴۳۱

— حقوق پسران جو بعد تقسیم پیدا ہون بذریعہ قائم مقامی پہنچتے ہون ۴۳۲

— اختلاف قانون بنگالہ ۴۳۲

— غیر صحیح النسب لڑکے اعلے اقوام کے مستحق نہین ہین ۴۳۴

— شودرون مین دوسری صورت ہے ۴۳۴

— (۵) نابالغی یا عدم موجودگی مانع نہین ہے ۴۳۵

— بصورت نامناسب ہونیکے تجدید ہو سکتی ہے ۴۳۵

— صرف خاص وجوہ سے نابالغ تقسیم کرانیکی نالش کر سکتا ہے ۴۳۵

— (۶) عورات کا استحقاق تقسیم قانون قدیم کی رو سے ۴۳۶

— جنوبی ہند مین متروک ہے ۴۳۷ و ۴۴۱

— بنگالہ مین اعلے درجہ پر ہے ۴۳۸

— (۷) زوجہ تقسیم کا مطالبہ شوہر سے نہین کر سکتی ہے ۴۳۶

— زوجہ کا حصہ اگر شوہر تقسیم جائداد کرے ۴۳۶ تا ۴۴۱

— نا کتخدا بیٹی کا حصہ ۴۳۶

— اب شادی اور نان ونفقہ تک گھٹا دیا گیا ہے ۴۴۱

— بیٹیان مان کی جائداد تقسیم کرانیکی دعویدار نہین ہو سکتین ۴۴۱

— اثر تقسیم مابین چند بیٹیون کے جو ہم ارث ہین ۵۱۵

— (۸) بیوہ حصہ کی جنوبی ہند مین مستحق نہین ہے ۴۳۷

— بمبئی مین مشتبہ حالت ہے ۴۳۷

— بیوہ گو اسے بیٹے نہون بنارس مین مستحق ہے ۴۳۷

— دوسری صورت بنگالہ مین ۴۳۸

— بجز اسکے کہ شوہر لاولد ہو ۴۳۸

— اثر تقسیم مابین چند بیواون کے جو ہم ارث ہون ۵۱۰

— (۹) جنوبی ہند مین مان حصہ کی مستحق نہین ہے ۴۳۷

— مان کے حقوق بنارس و بمبئی مین ۴۳۷

— صرف سوتیلی مان بنگالہ مین محروم ہے ۴۳۷ و ۴۳۸

— بنگالہ مین تقسیم نہین کرا سکتی ہے ۴۳۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— دوسروں سے تقسیم کی صورت میں کب مستحق ہے ۴۳۸

— ماں کے حصہ کی مقدار ۴۳۹

— شوہر کی جائداد میں سے ۴۴۰

— دادی کے حقوق ۴۳۶ و ۴۳۹

— پردادی کے حقوق ۴۳۹

— (۱۰) اجنبی تقسیم کرانے پانیکی نالش نہیں کرسکتا ۴۴۲

— اجنبی انتقال کی نسبت مجبور کرسکتا ہے تقسیم کیلئے ۴۴۲

— (۱۱) ناقابل ورثا حصہ کے مستحق نہیں ہیں ۴۴۳

— ناقابل ورثا کی اولاد نالش کرسکتی ہے ۴۴۳

— رفع ناقابلیت کا اثر ۴۴۳

— (۱۲) نتیجہ فریب حق کے مانع ہوئے ہیں ۴۴۴

— (۱۳) ہدایت امتناع یا التوا ناجائز ہے ۴۴۵

— ہدایت مجبوری کی نسبت کس حد تک جائز ہے ۴۵۱

— اقرارنامہ خلاف تقسیم کس حد تک موثر ہے ۴۵۱

— زمانہ گزرنے سے کب تمادی عارض ہوتی ہے ۴۴۶

— (۱۴) حصص مساوی ہونا چاہیئے ۴۴۷

— اصول قائم مقامی ۴۳۲

— خاص وجہہ ترجیح اب متروک ہے ۴۴۷

— غیر مساوی تقسیم جائداد بکسوبہ ذاتی ۴۴۸

— غیر مساوی تقسیم باپ کے طرف سے بمجالہ ہیں ۴۴۹ و ۴۵۰

— (۱۵) صرف بعض ارکان خاندان تقسیم کرسکتے ہیں ۴۵۱

— تمام ارکان خاندان کو فریق ہونا چاہیئے ۴۵۱

— (۱۶) تقسیم میں تمام جائداد شامل ہونی چاہیئے ۴۵۲

— بجز اسکے کہ وہ ناقابل تقسیم ہو یا اختیار سماعت عدالت کے باہر ہو ۴۵۲

— وہ صورت جہاں اجنبی مشترکا قابض ہو ۴۵۳

— تقسیم کی نسبت قیاس یہ ہے کہ وہ مکمل ہے ۴۵۳

— وہ جزو جائداد جو بلا تقسیم چھوڑ دیا گیا ہو یا رہ گیا ہو ۴۵۳

— کب تقسیم کی تجدید ہوسکتی ہے ۴۵۳

— (۱۷) وہ حالتیں جن سے تقسیم ثابت ہوتی ہے ۴۵۳

— تحریر غیر ضروری ہے ۴۵۳

— ارادہ ضروری ہے ۴۵۳

— جزو حقیت حصہ داری کو علیحدہ کرنا ۴۵۲

— پوری حقیت کی علیحدگی نہ کہ جائداد کی ۴۵۳

— جو جائداد غیر منقسمہ چھوڑ دیگئی ہو اسکا نتیجہ ۴۵۲ و ۴۵۳

— (۱۸) وہ جائداد جو کسی عورت کو از روئے تقسیم ملی ہو انہیں معمولی قیود کی پابند ہے

— جو عورت کی حقیت ئی نسبت میں ۵۷۷

— بجز اسکے کہ کوئی خاص شرط اسکے خلاف ٹھہر لیگئی ہو ۵۷۷

— (دیکھئے استحاد ثانی مد ۱)

توڈی

— تعدد شوہران ۵۹ و ۳۸۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

توریث (دیکھئے وراثت)

— حقیت توریث کس طرح پیدا ہوتی ہے ۴۶۵

— متعلق صرف اس جائداد کے جسپر متوفی قابض ہو ۴۵۷

— ہر مرد وارث جدید ذخیرہ کا مظہر ہوتا ہے ۴۵۷

— کا آخر مرد قابض تک ہمیشہ پتہ لگایا جاتا ہے ۴۵۷

(دیکھئے عورت کی حقیت)

— معرض النواء مین نہین رہتی ۴۵۸ و ۵۵۶

— وہ شخص پاتا ہے جو موت کے وقت رشتہ دار ہین مابعد ہو ۴۵۸ و ۵۵۶

— اپنے خاص استحقاق سے پاتا ہے نہ کہ بذریعہ دوسرے کے ۴۵۸ و ۴۹۱ و ۵۵۵

— سے کوئی شخص وراثت پیدا شدہ مابعد کی وجہ سے محروم نہین ہوتا ۴۵۸ و ۵۵۶

— بجز اس صورت کے کہ وہ حمل مین ہو یا بعد موت کے متبنے کیا گیا ہو ۴۵۸ و ۵۵۶

— قانونی موت سے بھی پیدا ہوتی ہے ۴۵۸ و ۴۶۴ و ۵۵۵

تہسا ویلم

— اسکی وقعت بحیثیت ٹامل رواج کی شہادت کے ۴۲

ج

جاٹ (دیکھئے پنجاب)

جائداد

— (۱) قدیم قانون ۱۹۸ تا ۲۴۳

— متفرقہ حیثیت — ۱۹۸

— تین طریقہ جو اختیار کرتی ہے ۱۹۹

— مسٹر مکلین کی رائے نسبت تاریخ ۲۰۸

— جماعت سے شخصی ہو جانیکا تغیر ۲۰۹ تا ۲۱۱

— سنسکرت مصنف رائے دیتے ہین کہ وہ خاندان کے قبضہ مین رہتی ہے ۲۱۲ تا ۲۱۴

— (۲) مختلف خیالات نسبت ملکیت از روئے پیدائش قانون بنارس ۲۲۸ تا ۳۴۹

— مختلف خیالات نسبت ملکیت از روئے پیدائش قانون بنگالہ ۳۳۵ تا ۳۴۶

— اپرتی بندہ و سپرتی بندہ ۲۵۰

— (۳) جائداد مشترکہ تین قسم کی ہے ۲۵۱ تا ۲۵۴

— جائداد موروثی کیا ہے ۲۵۱

— موروثی جائداد جو تقسیم ہبہ یا وصیت سے ملی ہو ۲۵۲

— موروثی جائداد جو سابق مین کہوئی گئی ہو اوسکو دوبارہ حاصل کرنا ۲۶۳

— مشترکہ حاصل کی ہوئی جائداد ۲۵۳

— مشترک ذخیرہ مین شامل کیجاتی ہے ۲۵۴

— غیر قابل تقسیم جائداد ۲۵۵

— (دیکھئے انتقال خاندان مشترکہ تقسیم بکسوبہ ذاتی)

جائداد اپرتی بندہ (دیکھئے اپرتی بندہ)

جائداد سپرتی بندہ (دیکھئے سپرتی بندہ)

جائداد منقولہ (دیکھئے انتقال مد ۳ و عورت کی حقیت مد ۶ و ۱۴)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— جائداد غیر منقولہ (دیکھئے انتقال مد ۳ و عورت کی حقیت مد ۱۴)

جائداد غیر قابل تقسیم

— جہان اسطرح تسلیم کیجائے ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹

— دوسری صورتون مین جائداد مشترکہ ہوسکتی ہے ۴۲۵

— دوسری ممبرون کے نان ونفقہ کی ذمہ دار ہے ۴۱۶

— کے ساتھ بوقت تقسیم کسطرح پیش آتے ہین ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹

— طریقہ توریث ۴۹۹

— بڑی بیوہ یا لڑکی پاسکتی ہے ۵۰۱ و ۵۱۵

— سب سے بڑی زندہ بیٹی کا بیٹا پاسکتا ہے ۵۱۹

— (دیکھئے انتقال مد ۴)

جائداد مشترکہ (دیکھئے جائداد)

جائداد موروثی (دیکھئے جائداد)

جاگیر

— حقیت حین حیاتی قیاس کیگئی ہے ۲۶۲ و ۲۶۵

جٹھانسی کا قاعدہ

— رواج یا نوعیت حقیت پر منحصر ہے ۵۱

— سلسلہ توریث بروئے قاعدہ جٹھانسی ۴۹۹ تا ۵۰۲

— حقیقی کلانیت سے پیدا ہوتا ہے ۴۹۹ تا ۵۰۲

— معمولی اور پیشینی جٹھانسی کا فرق ۵۰۱

— تجویز شدہ قواعد صورتہا جٹھانسی کے ۵۰۲

جذامی

— کی قابلیت سبقت کرنیکی نسبت ۹۹

— (دیکھئے محرومیت مد ۲)

جگناتھ ڈائجسٹ

— پر مختلف رائین ۳۲

— بنگالہ کی رائے کی تائید مین ہے ۳۲

جماعت

— کو ہبہ یا وصیت جہان صرف بعض حاصل کرسکتے ہون ۳۵۴ تا ۳۵۹

— قابلیت سہ سکتے ہون ۳۵۴ تا ۳۵۹

— کے معنی ۳۵۴ الف

جماعت ہندو یہی

— آریا اقوام پر محدود نہین ۸

— کے پنجاب مین تین طریقے ۲۰۰

— کا پتہ جنوبی ہند مین ابتک ملتا ہے ۲۰۱

— عام توریث کی صنعت ۲۰۲

— بنگال مین مفقود ہین۔ مغربی و وسطی ہند مین ۲۰۱

— نائر و پہاڑی اقوام مین کبھی نہ تھین ۲۰۳

— کو تعدد شوہران کی رسم کے ساتھ متعلق کرنا ضرور نہین ۲۰۹

— کی ابتداء و اختتام ۲۱۰

— کے ممبران کے حقوق ممانعت انتقال مین ۲۱۲

— کے ممبران کے حقوق نفاذ حق شفعہ مین ۲۱۳

جمتواہن (دیکھئے دلک بہاگ)

جنوبی ہند

— قانون سمرتیان تمام اقوام کو پابند نہین کرتا ۲

— آریا و برہمنون کا دوسرے درجہ کا اثر ۶ و ۱۱ و ۴

— ہندو جماعتین ۸ و ۲۰۱

— محکوم متاکشرا ہے ۲۶

— دوسری ایسی السنہ کی تابع ہے جسکی ابتداء مقامی ہے ۲۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— مین شہادت تعدد شوہران ۵۱
— مین جورو اور بیٹی کی فروخت ۶۲
— مین اسور طریقہ شادی ابتک رائج ہی ۷۹ و ۸۰
— مین طریقہ اگزوگمی واندوگمی موجود ہی ۸۲ و ۸۳
— مین ازدواج ثانی و طلاق ۸۸
— دینوی حیثیت کی تبنیت ۹۵
(دیکھیے تبنیت مد ۳ و ۴)

جوگی (دیکھیے تارک الدنیا)

جہیز
— کی ابتدا رخرید کی شادی سے ۷۸
(دیکھیے استری دہن مد ۱۳ و ۱۵)

جین
— وید کو تسلیم نہین کرتے نہ سرادہ ادا کرتے ہین ۴۴
— مین تبنیت کی دینوی حیثیت ۹۵
(دیکھیے تبنیت مد ۴ و ۶ و ۷)
— قانون وراثت مذہبی سرادہ پر مبنی نہین ہے ۶۴
— دیکھیے وراثت مد ۱۰ و عورت کی حقیت مد ۶

چ

چیلہ
— کا حق وراثت ۵۴۴

ح

حساب
— کے مطالبہ کا حق ممبر خاندان مشترکہ کو ۲۷۰ تا ۲۷۳
— عند التقسیم حساب لینے کا طریقہ ۴۲۹
— دیکھیے لفظ "خاندان مشترکہ" مد (۵) فہرست ہذا)

حصہ داران (دیکھیے انتقال، قرضہ جات، خاندان مشترکہ، تقسیم، پس ماندگی)

حفاظت (دیکھیے شادی مد ۶ و نابالغی مد ۱)

حقیت حین حیاتی
— جب جائداد پر قبضہ ہو ۳۱۲ و ۳۶۵

حکمران (دیکھیے لاوارثی و ولی)

حقیت قطعی
— کون سے الفاظ سے پیدا ہوتی ہی ۳۶۵ و ۳۸۰ و ۴۲۵
حقیت سے محروم ہونا
— بذریعہ تبنیت ۱۷۱ و ۱۷۹
— تولد مابعد سے ۴۵۸
— بوجہ بے عصمتی نہین ہوسکتا ۵۱۱ و ۵۱۳ و ۵۲۲
— نہ مابعد کی ناقابلیت سے ۵۵۴
— نہ رفع ناقابلیت سے ۵۵۶
حوالگی (دیکھیے انتقال مد ۱۲ و وصیت نامجات مد ۱۱)

خ

خاندان (دیکھیے خاندان مشترکہ و خاندان جدی)

خاندان جدی
— کی ابتدا اور تعریف ۲۰۶
— قدیم طریقون مین سے ایک ہی ۲۰۵
— نائرون کے طریقہ سے خارج ہے ۲۰۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

— خاندان طریقہ تعدد شوہران سے علیحدہ ہے ۲۰۸
— اختیار باپ کا ۲۰۶
— خاندان جدّی سے خاندان مشترکہ میں جانا ۲۰۷
— وہ صورتیں جو مانع ہیں ۲۰۴

خاندان مشترکہ

— (۱) آریا قوموں میں محدود نہیں ہے ۸
— خاندان جدّی سے پیدا ہوا ۲۰۷
— یا مسئلہ تعدد شوہران سے ۲۰۸
— باپ کی حیثیت بطور افسر خاندان مشترکہ (خاندان جدّی) سے مختلف ہے ۲۰۷
— (۲) قیاس بتائید اتحاد ۲۴۴ و ۲۶۵
— میں بذریعہ پس ماندگی جائداد منتقل ہوتی ہے نہ بذریعہ وراثت ۲۴۶
— اثر نیابت ۲۴۶
— اختلاف از روئے طریقہ بنگالہ ۲۴۶
— (۳) حصہ داری ایک کم وسعت کا مجمع ہے بمقابلہ ممبران خاندان مشترکہ کے ۲۴۵
— کس طرح بنتا ہے اور محدود ہوتا ہے ۲۴۷
— دور کی رشتہ داری مورث مشترکہ سے نہیں جانچی جاتی ہے ۲۴۸ و ۲۴۹
— اپرتی بندہ و سپرتی بندہ جائداد ۲۴۷ و ۲۵۰
— (۴) جائداد خاندان مشترکہ ۲۵۱ تا ۲۶۳
— (دیکھئے جائداد مکسوبۂ ذاتی)
— قیاس اشتراک جائداد ۲۶۵ تا ۲۶۷
— (۵) طریقہ تمتع ملیبار، بنارس و بنگالہ میں ۲۶۸
— منتظم کے اختیارات ۲۶۹
— معمولی ممبر کے حقوق ۲۶۹ و ۲۷۵
— معمولی ممبر کا استحقاق حساب فہمی کیلئے ۲۶۲ و ۲۶۷ و ۲۷۰ و ۲۷۱
— آمدنی میں حصہ کے دعوے کرنیکا استحقاق ۲۶۸ و ۲۷۰ و ۲۷۲
— حصہ اور حساب فہمی کیلئے خاص انتظام ۲۶۹ و ۲۷۳ و ۴۲۹
— (۶) اس معاملہ میں کل ممبروں کو فریق ہونا چاہئے جو خاندان مشترکہ پر موثر ہو ۲۷۴
— نالش ایک حصہ دار کی طرف سے بمقابلہ دوسروں کے ۲۷۴
— ایک حصہ دار وسطے رفع کرنے خاص مضرت کے نقصان کر سکتا ہے ۲۷۴
— ایک حصہ دار بدون رضامندی دوسرے حصہ داروں کے جائداد میں تغیر نہیں کر سکتا ۲۷۵
— مشترک جائداد کا ایک حصہ دار مستاجر ہو سکتا ہے ۲۷۶
— زر لگان صرف خاص اقرار سے ادا کیا جا سکتا ہے ۲۷۶
— (دیکھئے تقسیم و اتحاد ثانی)

خاندان غیر منقسمہ (دیکھئے خاندان مشترکہ و خاندان جدّی)

خاندانی رواج (دیکھئے قانون رواجی)

خارج القوم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خارج القوم
— ہوجانا مانع توریث نہا ۵۴۷
— ہونیکی قید اب برطرف ہوگئی ہی ۵۴۹
(دیکھئے محرومیت مد ۲)
خریدار (دیکھئے انتقال سنان ونفقہ مد ۶ وتقسیم مد ۱۰)
خلاف تہذیب (دیکھئے عصمت وقانون رواجی)
خلف اکبر
— اصلی کلانیت سے ہوتا ہے نہ کہ مان کے اعتبار سے ۴۹۹
— کے حقوق جب جائداد ناقابل تقسیم ہو ۳۱۲ و ۴۹۹
— کے حقوق خاص حصہ کی بابت بوقت تقسیم ۴۴۷
— (دیکھئے تبنیت مد ۷)
خوجے
— کے رواجات ۵۴
خیرات (دیکھئے مذہبی اوقاف وعورت کی حقیت مد ۶)

د

دائے بہاگ
— کا زمانہ اور تالیف ۳۱
دائے بہاگ
— کی سند جنوبی ہند میں ۲۷
دائے کرم سنگرہا
— کا زمانہ اور تالیف ۳۱
دت تک (دیکھئے تبنیت)
دت ہوم (دیکھئے تبنیت مد ۹)
دت تک چندر کا
— دیون بہٹ نے تالیف کی ہے ۲۷ و ۳۰
دت تک ممانسا
نند پنڈت کی مولفہ ہے ۳۰
دراویڈ اقوام
— اکثر مذہبی اعتقاد کی رو سے ہندو نہیں ہیں ۲
ضرور نہیں ہے کہ سنسکرت قانون کے تابع ہوں ۱۱ و ۴۴
— کے رواجات کی شہادت تہسلدار میں ۴۲
(دیکھئے جنوبی ہند)
درویدی
— کا واقعہ ۶۱
دوا، مشائن
— معنی اصطلاح ۱۳۲
— (دیکھئے تبنیت مد ۷ و ۱۳)
دہرم شاستر
— وہ صورتیں جنمیں منطبق کیا گیا ۱۳
— کی نوعیت وابتدار ۱ تا ۱۳
— سنسکرت تحریرات عام سند دہرم شاستر نہیں ہیں ۲
— حقیقی رواج کے موافق ہے ۳
— ایسے رواجات پر مبنی ہے جو برہمنیت سے پہلے تھے ۲
— بعد کے مذہبی طریقہ پر وضع ہونا ۱۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھرم شاستر

— برہمنیت جماعتی طریقہ کی بنیاد نہیں ہے ۸
— نہ قانون وراثت کی ۹
— نہ عمل تبنیت کی ۱۰
— برہمنیت نے قدیم رواجات کو متغیر کر دیا ہے ۱۲
احتیاط کے ساتھ غیر برہمن اقوام سے متعلق کرنا چاہئے ۱۱ و ۱۳
— (دیکھئے ماخذ ہندو شاستر و رواج)

دیسی عیسائی (یورشین)

— قانون جسکے وہ محکوم ہیں ۵۶ و ۵۷

دیو

— طریقہ شادی ۷۶ و ۷۹

دیوانگی (دیکھئے محرومیت مدہ ۲)

ڈ

ڈگری

— عدالتہائے ہند ججمنٹ آن رم نہیں ہے ۱۴۶
— نابالغ کو کس حد تک پابند کرتی ہے ۱۹۷
— خاندانی جائداد کے نیلام کو جائز کرتی ہے ۳۲۴
— کب قطعی ہوئی ہے بمقابلہ مسببہ بیمامی دار کے ۴۷
— کا اثر مقدمات تبنیت میں ۱۴۶
— استقراریہ کا اثر ۶۰۵
— نان و نفقہ جائداد کو کب پابند کرتی ہے ۴۲۰
— کا عمل بمقابلہ اس حقیت کے جو عورت کی مقبوضہ ہو ۵۹۵ و ۵۹۶

ذ

ذات

— زمانۂ قدیم میں مختلف ذات کے لوگوں میں تزویج مختلط کا جواز ۸۴
— اب متروک ہے ۸۵
— اسی قسم کی تبدیلی قانون تبنیت میں ۱۲۶ و ۱۸۷

ذخیرہ

— کی امانت کب ناجائز ہوتی ہے ۲۸۷
— (دیکھئے لفظ "پس انداز" "وراثت کی حقیت" مدہ)

ر

راجہ (دیکھئے لاوارثی و سرکار ولی)

راکشس

— طریقۂ شادی ۷۶ و ۷۷ و ۸۰

رتناکر

— کی سند متہلا میں ۲۹

رجسٹری

— رجسٹری شدہ و غیر رجسٹری شدہ دستاویزات کا باہمی مقابلہ ۳۶۳
— اختلاف فیصلہ جات نسبت اثر اطلاع ۳۶۳
— قبضہ بمنزلہ اطلاع ہے ۳۶۳
— دستاویزات و زبانی اقرارات ۳۶۴

رسوم

— آٹھ مرد کیلئے و مناسب اوقات ۱۲۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسوم
— شادی شودرون کیلئے صرف ایک ہی ہے ۱۲۷
— (دیکھئے تبنیت مد ۷ و ۹ و کریتم و شادی مد ۶)
رشتہ پدری
— شمالی ہند مین بہت ہی سختی سے نافذ ہے ۵۱۷
رشتہ داران پدری (دیکھئے لفظ وراثت مد ۳ و ۵)
رضامندی
— کس حال مین مانع تقریر مخالف کا کام دیتی ہے ۱۴۸
— محض رضامندی مجہولہ مانع حقوق نہین ہے ۱۴۸
— حصہ دارون کی بذریعہ منتظم بیع کرنی مین ۳۱۹
— انتدراون ملیبار کی ۵۹۳
— وارث عودی کی عورت وارث کے معاملت
مین ۵۹۱
رگھونندن
— کا زمانہ ۳۱
رنڈوا (دیکھئے تبنیت مد ۲)
رواج عام
— کا مثل تحریری رواج کے ۴۲
رہن (دیکھئے انتقال۔ عورت کی حقیت مد ۳ و ۴ و ۶)

ز

زمینداری (دیکھئے انتقال مد ۴ و جائداد ناقابل انقسام۔ و قاعدۂ جٹھانسی)
زوجہ (دیکھئے تبنیت مد ۲ و ۵۔ کریتم۔ نان و نفقہ مد ۴ و ۷ و شادی۔ تقسیم مد ۷ و وصیت نامجات مد ۳۔ عورت کی حقیت)

س

سپنڈ جائداد
— کے معنی ۲۵۰
— کا وارث صرف ایک حقیت مشروط رکھتا ہے ۲۵۱
سپنڈ (دیکھئے وراثت مد ۱ و ۴ و ۲۲)
سدو دیک (دیکھئے عورت کی حقیت مد ۱۳ و ۱۴)
سمرتی و سمرتی
— کے مابین فرق ۱۶
سر سوتی ولاس
— کی سند جنوبی ہند مین ۲۷
سرکار (دیکھئے لاوارثی)
سرودھا
— امدادی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴ و ۷۱
سیر یکرشن ترکالنکار
— مصنف دائی کرم سنگرہ ۳۱
سکونت مستقل
— کے ساتھ ضرور نہین ہے کہ قانون شخصی بھی
— ساتھ دے ۴۵ و ۴۶
سکولیا (دیکھئے وراثت مد ۱ و ۴ و ۲۱ و ۲۲)
سکھہ (دیکھئے پنجاب)
سلک (دیکھئے شادی مد ۲۔ عورت کی حقیت مد ۱۳ و ۱۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمانودک (دیکھئے وراثت مداوہ ۴ و ۴۲۱)

سمرتی

— کا زمانہ ناممکن التحقیق ہے ۱۵
— فرق مابین سرتی و سمرتی کے ۱۶
— نظم و نثر تصانیف شامل ہین۔ اول الذکر عام
— طور پر قدیم ہے ۱۶ تا ۱۹

سمرتی چندرکا

— کا زمانہ و تالیف و سند ۲۷

سوائم وت

— امدادی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴ و ۴۷۷
— اب متروک ہے ۷۵ و ۹۴

سوتر

— اُن کی نوعیت و ابتدا و زمانہ تخمینی ۱۷
— عام طور پر منظوم تصنیفات سے قدیم ہے ۱۹
— کی قدامت ۱۸

سوتیلے بچے (دیکھئے نصف خون)

سوتیلی مان

— کا حق ولایت ۱۹۲
— سوتیلے بیٹے کی وارث نہین ہوتی ہے ۵۲۲
— کے حقوق بوقت تقسیم ۴۲۷

ش

شادی

— (۱) کے برواجات خلاف تہذیب منسوخ کئے گئے ۵۲
— کے قدیم قانون کی منسزلزل حالت ۵۸ و ۶۳

شادی

— (دیکھئے رسم تعدد شوہران و نیوگ مد ۲)
— (۲) کے آٹھ طریقے ۷۶
— کے ناپسندیدہ طریقے کی قدامت ۷۷
— راکشس۔ پساچ۔ گندہرو ۷۷
— اسورو ارش طریقۂ خریداری ۷۸
— جہیز کی ابتدا اسلک سے ہے ۷۸
— پسندیدہ طریقون کی ابتدا ۷۹
— بجز برہم و اسور طریقہ کے کل طریقے متروک ہین ۸۰
— آیا گندہرو باقی ہے ۸۰
— قیاس گندہرو طریقہ کی نسبت ۸۰
— (۳) دولہن کو کون دیسکتا ہے ۸۱
— اس شادی کا اثر جبین لڑکی نادرست طور پر دیدی گئی ہو ۱۸۱ الف
— (۴) کون آپس مین شادی کر سکتے ہین ۸۲
— اگزوگمی و انڈوگمی ۸۲
— سابق مین مختلف ذات کے لوگ شادی کر سکتے ہین ۸۴
— لیکن اب ممنوع ہے ۸۵
— قابلیت شادی کی عنین و فاترالعقل ۸۶
— (۵) تغیر قانون نسبت کثیر الازدواجی ۸۷ و ۴۱۴
— ازدواج ثانی و عورت کا طلاق ۸۸
— اسبارہ مین قدیم سنسکرت قانون ۸۸
— غیر آریا لوگون کا رواج ۸۹

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شادی

حال کے توضیع قانون ۵۱۲

(۶) منگنی سے مختلف ہے ۹۰

منگنی قطعی شے نہین ہے۔ چارہ کار واسطے شکست منگنی کے ۹۰

رسوم جن سے قطعی شادی ہوجاتی ہے ۹۰

گو بے ترتیب ہو تاہم شادی پابند کرتی ہے ۹۱

شادی کے نفاذ کا طریقہ۔ حفاظت زوجہ ۹۱

(۷) عام طور پر تبنیت کی ایک روک ہے ۱۲۸ و ۱۲۹

لیکن مغربی ہند مین نہین ہے ۱۳۰

شادی کے طریقہ سے عورت کی جائداد کی توریث کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے ۶۲۲ و ۶۲۸

شارحین

مکتب بنارس و متاکشرا ۲۶

جنوبی ہند ۲۷

مغربی ہند ۲۸

منہلا ۲۹

مکتب بنگالہ۔ دائے بھاگ ۳۱

رسالہ جات متعلقہ تبنیت ۳۰

ہالہیڈ صاحب کا مجموعہ۔ جگناہ ڈائجسٹ ۳۲

شخص ثالث (دیکھیے اجنبی)

شخص خاص

کے نام ہبہ کب جایز ہے ۱۶۷ تا ۱۶۹

شرط

ماقبل تبنیت ۱۲۱

شرط

ہبہ بالشرط ممکن ہے ۳۵۰

ہبہ ناجائز ہوگی جو ایسی حقیت پیدا کرے جسکا ذکر دھرم شاستر مین نہین ہے ۳۵۰

یا نوعیت حقیت کے خلاف ہو ۳۵۰

جب غیر موثر یا حقیت کو زایل کرنیوالی ہو ۳۵۰

خاتمہ حقیت کا وقت مقرر کرنا ۳۸۲

انتقال یا تقسیم کے خلاف ۳۵۰ و ۳۸۷ و ۴۴۵

وصیت نامہ مین جس سے تقسیم کا نفاذ ہو ۴۵۱

تبنیت نامہ مین جس مین متبنے بیٹے کے حقوق محدود ہون ۱۸۰

شودر

فرض کیا گیا ہے کہ باشندگان قدیم مین ۸۴

شودرون کی شادیان اعلے اقوام کے ساتھ ۸۴

اسور طریقہ شادی پر شودر عمل کرتے ہین ۸۰

(دیکھیے تبنیت مد ۶ و ۹ و ۱۲ و تقسیم مد ۴ و وراثت مد ۱۳)

شوہر (دیکھیے تبنیت مد ۲ و ۳ و نان و نفقہ مد ۴ و ۷ عورت کی حقیت مد ۱۲)

شہادت (دیکھیے تبنیت مد ۱۰ و انتقال مد ۵ و ۶ و تقسیم مد ۱۷ و قیاس و کسوبات ذاتی مد ۴ و عورت کی حقیت مد ۶ تا ۸)

شیر خوار (دیکھیے طفل)

ض

ضبطی

کا اثر حقوق وراثت پر ۲۶۲ و ۳۱۵

ضرورت (دیکھیے انتقال مد ۵ و عورت کی حقیت مد ۶)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ط

طالب علم

— وراثت جائداد ظاہری طالب علم ۵۴۶

— کب وراثت سے محروم ہوتا ہے ۵۵۹

طفل

— کو ہبہ ہو سکتا ہے جبکہ وہ رحم مادر مین ہو ۳۵۳

— جو رحم مادر مین ہو بعد تقسیم اسکا حق ۴۳۱

— کم درجہ کے وارث کو حقیت سے محروم کریگا ۴۷۰

— (دیکھیے نابالغ)

طلب زوجہ کی نالش ۹۱

طلاق

— کی قانون قدیم مین اجازت تھی ۸۸

— مقامی رواج کی رو سے تسلیم کیا جاتا ہے ۸۹

طوائف

— تسلیم کیگئی ہین ہندو شاستر مین ۵۲

— بنانیکے لئے نابالغون کا حاصل کرنا جائز ہے ۵۲

— کے درمیان رواج تبنیت و وراثت ۱۸۳

— بیان کیے گئے ہین مثل داسی یا باندیون کے ۵۰۴

ع

عدالتی فیصلے

— ابتدا مین پنڈتون کی رائے سے ہوئے ۳۸

— انگریزی ججون کا رسوخ مابعد ۳۸

— نتیجہ اصلی رواج کی تحقیقات کا ۳۹

عصمت

— ضرور ہے کہ کوئی عورت نان و نفقہ کی دعویدار ہو ۴۰۸ و ۴۱۴

— ضرور ہے کہ جبکہ کسی مرد کی وراثت کی بحیثیت بیوہ عورت دعویدار ہو ۵۱۱

— یہی قاعدہ نسبت توریت لڑکی یا مان کے بنگالہ مین ۵۱۳ و ۵۲۲

— مگر قانون متاکشرا کے بموجب نہیں ہے ۵۱۳ و ۵۲۲

— بعد کی بے عصمتی اُسکو حق سے محروم نہین کر سکتی ۵۱۳ و ۵۲۲

— لازم نہین ہے جہان عورت کسی اور عورت وارث کی حیثیت سے دعویدار ہو ۶۲۷

عمر (دیکھیے لفظ تبنیت مد (۷) و نابالغ مد (۱))

عورات

— کے ذریعہ سے طریقہ رشتہ داری ۲۰۸

— کا بڑا درجہ طریقہ تعدد شوہران مین ۴۷۶

— کی مجبورانہ حالت خاندان جدی مین ۴۷۶

— کی بنگال اسکول مین رعایت کیگئی ہے ۴۴۲ و ۴۴۳

— کی بنگال اسکول اور مغربی ہند مین ۴۷۲ و ۴۸۸ و ۵۴۱

— شادی کے بعد اپنی شوہر کے خاندان مین چلی جاتی ہین ۴۹۱

— کی توریت کی ناقابلیت بجز خاص اقوال کے بیان کیگئی ہے ۴۷۶

— کی قابلیت سرادہ ادا کرنیکی نسبت ۴۹۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورات

کے نام ہبہ یا وصیت کا اثر نسبت وسعت حقیت جو منتقل ہوئی ہے ۲۸۸ و ۵۸۴

سے تمام وجوہ ناقابلیت توریث متعلق ہوتے ہین ۵۵۳

دیکھئے استری دہن وعورت کی حقیت)

عورت کی حقیت

اس جائداد مین جو مرد سے وراثتاً ملی ہو ۵۶۰ تا ۶۰۷

(۱) استری دہن کی مختلف معنی متاکشرا ودائے بہاگ مین ۵۶۰ و ۵۶۶ و ۶۱۴ و ۲۸

(۲) حقیت کے اقسام جو مرد سے وراثتاً ملی ہو ۵۶۱

کی سند قدیم مصنفون مین ۵۶۲

ابتدائے قیود نسبت انتقال ۵۶۳ و ۵۶۴

عورت کی غیر خودمختارانہ حالت ۵۶۳

مذہبی اصول کا اثر ۵۶۴

(۳) قیود تمام وارثہ عورتون سے متعلق ہین ۵۶۵

جینون مین بیوہ کے اعلے حقوق ۵۹۷

قول متاکشرا کی جانچ ۵۶۶

تجویز ہوئی کہ عورت کی حقیت سے متعلق نہین ہے ۵۶۷ تا ۵۶۹

تجویز ہوئی کہ یا مان یا دادی سے ۵۶۷ تا ۵۶۹

" " یا بیٹیون سے ۵۶۷ تا ۵۶۹

بجز بمبئی کے ۵۶۹ و ۵۷۰

نہین بمبئی مین قطعی طور پر پائی ہین ۵۷۱ و ۵۷۲

عورت کی حقیت

حصہ بوقت تقسیم دہی قیود کا پابند ہی ۵۷۶ و ۵۷۷

جہان صریح اختیارات انتقال عطا ہوئے ہین ۵۷۶ و ۵۸۴

(۴) نوعیت عورت کی حقیت کی۔ عورت امین نہین ہے ۵۷۸ و ۵۷۹

اس کے عام اختیارات ۵۷۸

زاید افعال ناجائز مین ۵۷۸

مگر اسکی حقیت حین حیاتی کو پابند کرتے ہین ۵۸۸

پورا اختیار تمتع حاصل ہے ۵۷۹

حقیت کو خطرہ مین نہین ڈال سکتی نہ اصراف کر سکتی ہے ۵۷۹

حقیت کے قائم مقام ہی ۵۹۵ و ۶۰۵

ڈگری یا قانون تمادی جو اوسکی حقیت کو پابند کرے ورنہ عودی پر بھی قابل پابندی ہے ۵۹۵ و ۶۰۵

بجز اسکے کہ ڈگری فیر بھی ہو ۵۹۵ و ۶۰۵

ڈگری استقراریہ کا اثر ۶۰۵

(۵) منافعہ جو شوہر نے جمع کیا ہو اسکے جائداد کے ساتھ رہتا ہو ۵۸۰

بعد اسکی وفات اور قبل حوالگی عورت کے ۵۸۰

جو خود بیوہ کی طرف سے ہو وہ جائداد مین اضافہ ہوتا ہے ۵۸۱

بجز اسکے کہ بیوہ نے اوسے علحدہ رکھا ہو ۵۸۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورت کی حقیت

— یا محض نقدی بقایا رہو ۵۸۱ و ۵۸۳
— اپنی پس انداز سے جو کچھ بیوہ خرید کرے ۵۸۱
— جہان اُسے منافعہ صرف کرنیکا اختیار حاصل ہو ۵۸۴
— اسکی توریث شوہر یا خود اسکے وارث کو ۵۸۱ و ۵۸۴
— (۶) اسکا اختیار منتقل کرنیکا ۵۷۸
— " " " واسطے مذہبی یا خیراتی اغراض کے
— " " " واسطے خاندان رسوم کی ۵۸۶ و ۵۸۷
— " " " شوہر کی قرضہ جات یا نان و نفقہ کے ادائی کیلئے ۵۸۷
— اسکا اختیار انتقال واسطے ضروری اغراض کے ۵۸۸
— " " " واسطے ادا کرنے بقایا مالگزاری شوہر کی ۵۸۹
— اسکی فضول خرچی یا بد انتظامی کا اثر ۵۸۹
— جائداد کا کوئی جزو فروخت کر سکتی ہے گو قرض کا ملنا ممکن ہو ۵۸۹
— اُسکو اُس وقت توقف کرنا ضرور ہے جبتک کہ ضرورت یا دباؤ نہو ۵۸۷ و ۵۸۹
— اُسکو ظاہر کرنا چاہیئے کہ وہ حقیت کو پابند کرتی ہے نہ کہ صرف اپنی ذات کو ۵۹۰
— ذاتی مکسو بات جو وراثتاً ملین اونپر زاید اختیار نہین ہے ۵۹۷
— بجز جینون کے ۵۹۷
— نہ جائداد منتقلہ پر ۵۹۸
— شاید بمبئی و جنوبی ہند و متھلا کے ۵۹۸
— (۷) وارثہ عورت کی رضامندی معاملہ کو جائز کرتی ہے ۵۹۱

عورت کی حقیت

— کس کی رضامندی ضروری اور کافی ہے ۵۹۱ و ۵۹۲
— ملیبار مین ۵۹۷
— کسطرح ثابت ہو سکتی ہے ۵۹۷
— (۸) بار ثبوت جہان اسکے افعال کی نسبت بحث ہو ۵۹۴
— اُن افعال کے جواز کا ثبوت ۵۹۴
— (۹) اثر اجرائے ڈگری ذاتی قرضۂ وارثہ ۵۹۵
— " " قرضہ ذمگی جائداد ۵۹۵
— نالش اسی غرض سے مرتب ہونی چاہیئے ۵۹۵
— واسطے اخراج قابض کے قرضہ کے ۵۹۶
— جہان ڈگری اسکے مقابلہ مین حاصل کیگئی ہو ۵۹۶
— جہان وارثہ بحیثیت اسکے قائم مقام کے نالش ہوئی ہو ۵۹۶
— (۱۰) ناجائز افعال کی نسبت چارہ کار ۵۹۹
— صرف وارث عورت نالش کر سکتا ہے ۵۹۹
— فضول خرچی کو روکنے کیلئے ۶۰۰
— کون امر بمنزلہ فضول خرچی ہے ۶۰۰
— نتیجۂ نالش ۶۰۰
— افعال اجنبی کے لئے نہین ہے ۶۰۰
— (۱۱) نالشات استقراریہ واسطے معلوم کرنے حق وراثت کے ناجایز ۶۰۱
— نالشات استقراریہ واسطے تنسیخ تبنیت کے ۶۰۳
— " " واسطے انتقال کے ۶۰۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورت کی حقیت

— نالشات استقراریہ عدالت کے اختیار تمیزی پر منحصر ہین ۶۰۴
— نالشات استقراریہ کے سماعت کی اجازت نہین ہے بجز اسکے کہ انکار سے مدعی کا نقصان ہوتا ہو ۶۰۴
— نالشات استقراریہ ہم قالب اغراض کیلئے نہوگی ۶۰۳
— " " کا اثر شخص ثالث پر ۶۰۵
— " " مین قانون میعاد ۶۰۴
(۱۳) وارثہ کے افعال کی تنسیخ کیلئے اصول انصاف ۶۰۶
— جہان اس کا فعل کلیتًا ناجایز ہو تو نہین ہے ۶۰۶
— جہان بیع ضرورت سے زائد ہو ۶۰۶
— جہان بیع بلا ضرورت رہن کے ادائی کیلئے ہو ۶۰۶
(۱۴) اصول توریث جایداد جو عورت کو وراثتًا ملی ہو اور جسمین اسکو محدود حقیت حاصل ہو ۵۶۵ ۵۶۹
— نزاع متاکشرا کے قتل پر مبنی ہے ۵۶۶ و ۵۶۷
— جہان اسکو قطعی حقیت حاصل ہو ۵۷۳
— عورت کی حقیت اس جایداد مین جو مرد سے وراثتًا نہ ملی ہو ۶۰۸ تا ۶۲۷
(۱۴) ابتدا و ترقی اور اسکی خاص جایداد کی ۶۰۹
— اسکی تعریف قدیم اقوال مین ۶۱۱
— ابتدا و معنی سلک کے ۶۰۸ و ۶۱۰ و ۶۱۲
— جایداد جو وراثتًا یا وصیتًا ملی ہو ۶۱۲ و ۶۱۳
— انکی نسبت یہ خیال نہین ہے کہ انپر قطعی اختیار انتقال ہے ۶۱۴

عورت کی حقیت

— یوتک - ایوتک و سدویک کے معنی ۶۱۳
ان کے ذریعہ سے خریداری و پس انداز سرمایہ کی حیثیت کے تابع ہے ۶۱۳
(۱۵) اُنپر اختیار انتقال ۶۱۴ و ۶۱۷
— سدویک پر اختیار قطعی ہے ۶۱۵
— بجز اراضی کے جو شوہر نے دی ہو ۶۱۷
— اُس جایداد پر جو عورت سے وراثتًا ملی ہو ۶۱۵
— اور اپنی جایداد پر بعد شوہر کے وفات کے ۶۱۶
— اس جایداد پر جو بیوہ کی حیثیت سے ملی ہو ۶۱۶
— دوسری صورتون مین شوہر کے اختیار کے تابع ہے ۶۱۶
— لیکن کسی اور شخص کے نہین ۶۱۶
— اسکی وفات پر شوہر کو ملتی ہے ۶۱۶
— اُس اراضی پر جو شوہر نے دی ہو محدود ہے ۶۱۷
— بجز صریح اختیارات انتقال کے ۶۱۷
— اختیار شوہر صرف کرنیکی نسبت ۶۱۵ و ۶۱۶
— قرضخواہ قرق نہین کرا سکتے ۶۱۵
— عورت کی ذمہ داری کی حد نسبت اپنے قرضجات کے ۶۱۵
(۱۶) اصول جن پر جایداد منتقل ہوتی ہے ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۱
— ناکتخدا لڑکی کی جایداد کی صورت ۶۱۸
— توریث سلک از روے قانون بنارس ۶۲۰ و ۶۲۵
— مختلف قاعدہ بنگالہ ۶۲۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عورت کی حقیت

— صورت یونتاک از روئے قانون بنارس ۶۲۱ و ۶۲۲

— " " " بنگالہ میں ۶۲۳

— اصول ہبہ جات بعد شادی و شوہری ۶۲۴

— " " " از روئے متاکشرا ۶۲۴

— " " " دیگر مصنفین بنارس ۶۲۴

— " " " از روئے مصنفین بنگال ۶۲۵

— اصول اس جائداد کا جو باپ کی طرف سے ملی ہو ۶۲۶

— " " " از روئے بنارس اسکول ۶۲۲

— ان تمام جائدادوں کا جنکے لئے دوسرا حکم نہو ۶۲۲

— بحیثیت استری دہن صرف ایک توریت ہوگی ۶۲۷

— دوسرے وارث پر منتقل ہوگی ۶۲۷

— میعوکہ کا مسئلہ ۶۲۷

عنینین

— کی شادی درست نہیں لیکن جائز ہے ۸۶

— کو ترک کرنیکی زوجہ کو سابق میں اجازت تھی ۸۸ و ۸۹

— (دیکھئے اجرائی ڈگری مد ۲)

عیسائیت (دیکھئے تبدیل مذہب)

غ

غلام (دیکھئے لونڈی)

غیر صحیح النسب

— اولاد یوروپین اشخاص کی کس قانون کی پابند ہے ۵۷

غیر صحیح النسب

— کی ولی اسکی ماں ہوتی ہے ۱۹۵

— کو نان و نفقہ کا استحقاق ہے ۴۰۸

— کا استحقاق بوقت تقسیم ۴۲۴

— (دیکھئے وراثت مد ۱۲ و ۱۸)

ف

فاتر العقل

— کی شادی گو نادرست ہے مگر جائز ہے ۸۶

— (دیکھئے محرومیت مد ۲)

فحش

— کس حد تک تسلیم کیا گیا ہے ۵۲ و ۱۸۳

فریب

— حصہ دار کا خود اسکے حصہ لینے کے حق پر کسطرح موثر ہوتا ہے ۴۴۴ و ۵۵۳

— کا نتیجہ بوقت تقسیم ۴۴۴ و ۴۵۲

— (دیکھئے بینامی مد ۲)

فضول خرچی

— کون سا امر بمنزلہ فضول خرچی منجانب قابض وارثہ کے ہے ۶۰۰

— وارث عودی کی نالش پر روکدیجا سکتی ہے ۶۰۰

— حقیت کو زایل نہیں کرتی ہے ۶۰۰

— کا نتیجہ اسکی بیدخلی ہو سکتا ہے ۶۰۰

ق

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون دادرسی خاص ۶۰۲

قانون وراثت کا وصایا رہنود سے متعلق کیا جانا ۳۹۰

قانون وصایائے ہنود ۳۹۰

قانون مکتب

— واقعی صرف دوہین ۳۳

وجہہ اختلاف ۳۴

— (دیکھئے دائے بہاگ ومیتاکشرا ومتاکشرا ومتھلا — پنجاب ومغربی ہند وجنوبی ہند)

قانون رواجی

— ہر ہمیت سے پہلے ہے ۲ و ۵

— مشابہ اُس قانون سے ہے جسکی شرح سنسکرت مصنفین نے کی ہے ۳

— سنسکر تحریرات پر مبنی نہین ہے ۶

— کا جواز قدیم مصنفون نے تسلیم کیا ہے ۶ و ۴

— فیصلہ جات اور توضیع قانون سے جایز رکھا گیا ۴۱

— مقامی رواجات کی تدوین دکن - پنجاب اودہ - وجنوبی ہند مین ۴۲

— کے سکھہ - جاٹ - جین - واقوام دراویڈ پابند ہین ۴۴

— ہر ایک قلمرو اپنی خاص رواجی قانون کی پابند ہے ۴۵

— ایک شخصی قانون ہے جسکی پیروی ایک خاندان کیجاتی ہے ۴۵

قانون رواجی

— ترک کیا جا سکتا ہے ۴۶ و ۵۰

— تبدیل مقام سے متاثر نہین ہوتا ۴۶

— رواج جایز کی اصلیت وشہادت ۴۷

— باہمی اقرار سے نہین پیدا کیا جا سکتا ۴۹ و ۵۶

— اراضی کا ساتھہ نہ دے گا ۴۹

— خاندانی رواج کا جواز گو وہ اس قلمرو کے رواج کے خلاف ہو ۵۱

— کا بار ثبوت ۴۸

— صورتہائی قاعدہ چتھانسی مین ۴۸

— بحیثیت محرومیت بیٹیون کے ۵۱۳ و ۵۱۷

— " " بیٹیون کے لڑکون کی ۵۱۷

— ناجائز ہے اگر خلاف تہذیب یا خلاف مصلحت عامہ ہو ۵۲

— تبدیل رواج خاندانی ۵۳

— تبدیل رواج خاندانی مسلمان ہوجانیسے ۵۴ و ۵۵

— " " عیسائی ہوجانیسے ۵۶

— یوروپین کی غیر صحیح النسب اولاد ۵۷

قایم مقامی

— کس حد تک وسیع ہے ۴۲۷ و ۴۳۲ و ۴۳۳

قبضہ (دیکھئے انتقال مد ۱۲ ادہبہ وجیٹری)

قرابت

— قانون متاکشرا کی رو سے سلسلہ توریث بھی اسی پر مبنی ہے ۴۶۸ تا ۴۷۲

— اور قانون قدیم کی بھی بنیاد ہے ۴۷۳ و ۵۰۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قرضخواہ

کے مقابلہ مین ہبہ جایز ہے ۳۰۷

کوئی مواخذہ کسی جائداد پر قرقی سے پہلے نہین کہتا ہے ۳۰۴

کا استحقاق پس ماندہ حصہ دار کے مقابلہ مین کم ہے ۳۰۵ تا ۳۰۸

کو فریب دینے کیلئے بیعنامی معاملات ۳۰۲ تا ۳۰۴

زوجہ کی جائداد شوہر کے قرضہ مین قرق نہین کرا سکتا ۶۱۵ و ۶۱۶

قرضہ جات

کی ذمہ داری کی تین سبب ہین ۲۷۷

(۱) ادا نہ کرنا گناہ ہے ۲۷۸

مورث کے ادا کرنیکا فرض بیٹے پر پڑنے پر ۲۷۸

کے خلاف تہذیب ہونیکا بار ثبوت ۲۷۹ نوٹ

خلاف تہذیب سے املاک آزاد ہے ۲۷۹

کا لزوم اب املاک سے محدود ہے ۲۸۰

ثبوت املاک ۲۸۱

جائداد مین جملہ جائداد مشترکہ شامل ہے نہ کہ صرف باپ کا حصہ ۲۸۲ و ۲۸۴

کی ذمہ داری باپ کے مرنے پر پیدا ہوتی ہے ۲۸۳

ادا کرنے کے لئے باپ جائداد بیع کر سکتا ہے ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۳۲۲

بمقابلہ مین بالغ اشخاص ان معاملات کے پابند نہین ہین جنمین وہ رضامند نہوے ہون ۲۸۶

کے ادای کے مواخذہ سے کنایتہ پابند ہین ۲۸۶

قرضہ جات

کی بابت بالغ پر نالش کرنیکا صحیح طریقہ ۲۸۶

کے عوض جو بیع ہو اسکے نابالغان صاف طور پر پابند ہین ۲۸۶

جو قابل ادائے ہین وہ سابق سے ہونے ضرور ہین ۲۸۶

جہان سابق کے نہون وہان بیع یا رہن کا معاوضہ بیٹے کو مثل قرضہ کے پابند کرتا ہے ۲۸۶

بیع یا رہن کے نفاذ کی نالش مین بیٹے کو فریق ہونیکی ضرورت نہین ہے ۲۸۷

لیکن حقوق جو مطابق جواز معاملت کے ہون دگری سے موثر نہین ہوتے ۲۸۷

جہان نالش بعد تقسیم کے ہو ۲۸۷

زر نقد کا اثر بیٹے کی حقیت پر ۲۸۸

کی دگری بیٹے کو پابند کریگی گو وہ فریق نہو ۲۸۹

اس امر پر پریوی کونسل کے بظاہر مخالف فیصلہ جات ۲۹۰ و ۲۹۱

مقدمات جو مطابق کئے گئے ۲۹۲

خریدار جو لینے کا ارادہ رکھتا ہے اسکو یہ باور کرنا چاہیئے کہ پوری حقیت جائداد مین لیتا ہے ۲۹۳ تا ۲۹۵

بکار روائی اجرائدگری کا بیان آزادی کے ساتھ ہوا ہے ۲۹۶

قواعد مجوزہ ۲۹۶

ایا بیع بمقابلہ خریدار صیغہ اجرا ئدگری ہوجانے کے وہ فریق نہ تھے قرضہ کے خلاف تہذیب ہونیکا عذر کر سکتے ہین ۲۹۷ تا ۲۹۹ و ۳۲۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قرضہ جات

— اطلاع خلاف تہذیب ہونیکا خریدار پابند ہے ۲۹۸
— دگریدار کو اطلاع سمجھی جائیگی ۲۹۹
— عرضیدعوے کے بیانات بمنزلہ نوٹس ہین ۳۰۰
— دگری کے مقابلہ مین کس طرح محفوظ ہین ۳۰۰
— اختلاف مابین اس اصول اور نیز بیٹون کے استحقاق مزاحمت انتقال پدر کی نسبت ۳۲۲
— قرضہ جات خلاف تہذیب کے ذمہ دار نہین ہے ۲۷۹ و ۲۸۴
— یا رزنقد کی ادائی کے ۲۷۹
— لزوم محدود نہین معاملات مفید مین ۲۷۹ و ۲۸۴
— موروثی املاک پابند ہے ۲۷۹ و ۲۸۴
— وہ طریقہ جس مین منجانب بیٹون کے ادائی کیجاتی ہے ۳۰۱
— بیٹا جو بعد تقسیم کے پیدا ہو ۳۰۱
— (۲) وارث کا فرض نسبت ادائی قرضہ جات بزرگان ۳۰۲ و ۳۰۳
— بیوہ کا فرض شوہر کے قرض کی ادائی کی نسبت ۵۸۷ و ۵۹۶
— کس حد تک املاک کا تعاقب کیا جائیگا ۳۰۲
— وسعت حقوق خریدار موصی لہ موہوب لہ ۳۰۴
— قرضہ جات کا جائداد پر اجرائے دگری سے پہلے مواخذہ نہین ہے ۳۰۴
— متوفی حصہ دار کے حصہ کو قرضہ جات پابند نہین کرتے ہین ۳۰۶ و ۳۰۷

قرضہ جات

— بجز اسکے کہ ڈگری حاصل کیگئی اور مرنے سے پہلے قرقی ہوگئی ہو ۳۰۷
— عام دعوے نان ونفقہ پر قرضہ جات کو ترجیح ہے ۴۲۲
— (۳) ذمہ داری جو ایجنسی سے پیدا ہو ۳۰۸
— محض رشتہ داری سے لزوم نہین ہے ۳۰۸
— کس چیز سے ایجنسی ہوتی ہے ۳۰۸
— منقسمہ ممبر کے قرضہ جات کی ذمہ داری نہین ہے ۳۰۸
— یا علیحدہ قرضہ جات غیر منقسمہ ممبر کی ۳۰۸
— (۴) جب انکا وجود خاندانی جائداد کی بیع جایز کہے ۳۰۰ تا ۳۰۵ و ۳۲۰ تا ۳۲۵
— (دیکھئے انتقال مد ۵ و ۶)
— (۵) کون سے معاملات مابین ممبران خاندان مشترک سے قرضہ جات کو پیدا کرسکتے ہین ۲۶۹ و ۲۹۴

قیاس

— تبنیت کی موافقت مین ہے ۱۴۵
— خاندانی اتحاد کی موافقت مین ہے ۲۴۴ و ۲۶۵
— جائداد مشترکہ کی موافقت مین ہے ۲۶۵ تا ۲۶۷
— اتحاد خاندانی کے خلاف مین ہے ۴۵۹
— قرضہ کی ادائی کے خلاف مین ہے ۵۹۴

ک

کچھی میمن

— ہندو قانون وراثت کے تابع ہین ۵۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرت

— تائیدی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴ و ۷۴
— اب مفقود ہے ۷۵ و ۹۴

کریتیرم

— طریقۂ تبنیت متہلا مین رائج ہے ۱۸۴
— دوسرے مقامات پر متروک ہے ۱۸۴
— مشابہ ہے اس طریقہ سے جو جفنا مین ہے ۱۹۰
— جاری رہنے کی وجہ مبنیہ ۱۸۴
— کی توضیح ۱۸۵
— جدید پیدائش کی کوئی صنعت نہین ہے ۱۸۷
— متبنے کنندہ کی زندگی مین متبنے لڑکے کی رضامندی ضرور ہے ۱۸۶
— بالغ ہونا چاہیے ۱۸۶
— کوئی قیود بجز قومیت کے نہین ہین ۱۸۶ و ۱۸۷
— بہن یا بیٹی کا بیٹا لیا جا سکتا ہے ۱۸۷
— حقوق وراثت ۱۸۸ و ۱۸۹
— عورت اپنے لئے متبنے کر سکتی ہے ۱۸۹
— متوفی شوہر کیلئے نہین کر سکتی ۱۰۱ و ۱۸۴
— کوئی رسوم لازم نہین ۱۹۰

کرناون

— ملیبار اور اُسکا اختیار ۲۲۰

کشتریج

— تائیدی بیٹون کی ایک قسم ہے ۶۴ و ۶۷

کفارہ

— کا اثر ناقابلیت توریث کو رفع کرنے مین ۵۴۸ و ۵۵۱ و ۵۵۲

کنارا

— مین الیاسنتانا قانون ہنوز جاری ہے ۳
— مین عورات جائداد کے انتظام کرتی ہین ۴۷۶
— (دیکھیے ملیبار)

کنین

— تائیدی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴ و ۷۱

کورٹ آف وارڈس

— تبنیت منجانب زمیندار تحت کورٹ آف وارڈس ۱۰۰ تا ۱۲۲
— زمانۂ نابالغی تحت کورٹ آف وارڈس ۱۹۱

گ

گڈھاج

— امدادی بیٹون مین سے ایک ہے ۶۴ و ۷۱

گرو

— کا حق توریث ۵۴۴

گندھرو

— طریقۂ شادی ۷۶ و ۷۷ و ۸۰

گوتر جسپنڈ

— کون کون لوگ ہین ۴۶۰ و ۴۶۲ و ۴۸۹
— بعد شادی مغربی ہند مین عورتین گوتر جسپنڈ رہتی ہین ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۵۴۱ و ۵۷۱

گوتم

— کا زمانہ ۱۸

گورنمنٹ

— کی رضامندی یا اطلاع صورتہائے تبنیت مین ضرور نہین ۱۲۲ و ۱۴۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ

— بجز اس صورت کے کہ زمیندار تحت کورٹ آف وارڈ ہو ۱۰۰ و ۱۲۲

— (دیکھئے لاوارثی)

گوشہ نشینی (دیکھئے تارک الدنیا)

گونگا (دیکھئے محرومیت مد ۲)

گہاٹوالی مستاجری

— ناقابل انتقال ۳۱۴

ل

لاوارثی

— میں لی ہوئی جائداد پر نان ونفقہ کا مواخذہ ۴۱۶ و ۴۸۳

— کا حق جائداد بہر ہمن پر بھی ۵۴۴ و ۵۴۵

— سرکار کو ثابت کرنا چاہیئے کہ کوئی وارث نہیں ہے ۵۴۵

— سرکار کی جانب سے انتقالات کی تنسیخ ہو سکتی ہے ۵۴۵ و ۵۷۸

— سرکار پابندی واجبی مواخذوں کے وارث ہوتی ہے ۵۴۴

— جائداد کے عطا کنندہ اور گیرندہ کو کوئی حق نہیں ۵۴۵

لنگڑا (دیکھئے محرومیت مد ۲)

لونڈی

— سے جو بیٹا ہوا اسپر باپ کے خاص حقوق ۱۷

— کے خاص معنی بہ تعلق شودر کے غیر صحیح النسب ہونے کے ۵۰۴

لونڈی

— اب از روئے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۳ء منسوخ ہے ۵۰۴

لے پالک

— کوئی قانونی حقوق اس حیثیت میں نہیں رکھتا ہے ۱۹۶

— کے نام ہبہ جایز ہے گو عطا کنندہ بہ نسبت اسکی قابلیت ادائے سزا دہ غلطی کرے ۱۶۷

— لیپ یا پنڈ بھاگ ۴۵۸

لیویریٹ (متوفی شوہر کے بھائی سے شادی کرنیکی رسم)

(دیکھئے رسم نکاح شوہران)

م

ماخذ ہندو دھرم شاستر

— اسناد جنکا حوالہ دیا گیا ہے ۱۴

— (دیکھئے سمرتی فقرہ ۵ تا ۲۴ و مفسرین فقرہ ۲۵ تا ۳۲ و رائے فیصلہ جات فقرہ ۳۸ تا ۹۰)

— (قانونی اسکول ۳۳ تا ۳۷ و رواج ۴۰ تا ۵۶)

مادری رشتہ داران

— کی محرومیت شمالی ہند میں ۵۱۷

— (دیکھئے وراثت مد ۲ تا ۵)

مادھو بھٹ

— مصنف دلئے بھاگ ۲۷

مادور (دیکھئے جنوبی ہند)

مادو مکاٹیم (دیکھئے تاروار ملیبار)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مانع تقریر مخالف

— رضامندی کب بمنزلہ مانع تقریر مخالف ہوتی ہے ۱۴۸

مان

— کے حقوق بحیثیت ولیہ پسر صحیح النسب ۱۹۲
— " " ازدواج سے ضائع ہوجاتے ہین ۱۹۲
— " " یا تبدیل مذہب سے ۱۹۳
— کے حقوق بحیثیت ولیہ پسر غیر صحیح النسب ۱۹۵
— جتنے لڑکا مان کی جائداد کا وارث ہوتا ہی ۱۱۸
— جتنے لڑکا اسکے خاندان کا وارث ہوتا ہی ۱۵۴
— (دیکھیے تقسیم مد ۲ و ۹ وراثت مد ۹ و ۱۷ و عورت کی حقیت مد ۲ و ۳)

متاکشرا

— کا زمانہ و تالیف ۲۶
— کی سند کی وسعت ۲۶ و ۲۸
— کے بموجب اصول قانون وراثت ۴۶۸
— کے مسئلہ متعلقہ استری دہن کی جانچ کیگئی ۵۶

متراامصر

— مصنف ویرامترودیا ۲۸

متہلا

— کی وسعت اضلاع۔ اسانید جنکا وہ تابع ہی ۲۹

مجنون

— کی شادی گو نادرست ہو مگر جائز ہے ۸۶
— (دیکھیے محرومیت مد ۲)

محافظ (دیکھیے ولی)

محرومیت وراثت سے

— (۱) اصول جسپر یہہ مبنی ہے ۵۴۷
— آیا یہہ اصول غیر آریا قومون سے متعلق ہے ۵۵۹
— اس اصول کی تخفیف پر اسجت ہی ۵۴۸
— یہہ اصول یکسان طور پر ورثا راناث پر منطبق ہوتا ہے ۵۵۳
— یہہ اصول دوسرے طریقہ سے جائداد حاصل کرنے پر منطبق نہین ہوسکتا ۵۴۷
— (۲) کون کون لوگ محروم ہین ۵۴۸
— قانونی جارہ کار خارج القوم لوگون کو ۵۴۹
— نقائص اند ہے۔ بہرے۔ گونگے۔ ہونیکے پیدائشی ہونا ضرور ہین ۵۵۰
— کیا یہی قاعدہ صورتہائے دیوانگی مین ہے ۵۵۰
— کیا یہی قاعدہ صورتہائے لنگڑے پنے مین ۵۵۲
— جذامی کی صورت مین نہین ہی ۵۵۱
— کون قسم جذام مانع ہے ۵۵۱
— دوسری بیماریان ۵۵۱
— کسی عضو یا حواس کا نہونا ۵۵۲
— فریب۔ بدکاری۔ دشمنی والدین سی ۵۵۳
— مذہبی سلسلہ مین داخل ہوجانا ۵۵۹
— (۳) ناقابلیت ناقابل شخص کے وارث کو محروم نہین کرتی ہے ۵۵۴
— بجز اسکے کہ وہ وارث بننے ہو ۵۵۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محرومیت وراثت سے

— یا ہیوہ ہو ۵۵۴
— ایسا وارث ناقابل شخص کل وارث ہو سکتا ہے ۵۵۴
— ایسا وارث اس حقیت کو جو حاصل ہو چکی ہو زائل نہیں کر سکتا ۵۵۶
— وارث مابعد کو فوراً اجازت دیتا ہے ۵۵۳
— (۴) ازانکہ ناقابلیت سے رفع ہو جاتی ہے ۵۵۶ تا ۵۵۸
— وراثت جو پہنچ گئی ہو پھر دوسروں کے لئے
— باقی نہیں رہتی ۵۵۶ تا ۵۵۸

مذہبی اصول

— دھرم شاستر کی ابتدائی بنیاد نہیں ہے ۵
— کے پیدا ہونیکا طریقہ ۵
— قانون تبنیت کی بنیاد نہیں ۱۰ و ۹۵
— آمانشا تبنیت کیلئے ضروری ہے ۹-۱۰ و ۱۱۵ تا ۱۱۷
— بنگال کے قانون وراثت کو ترتیب دیتا ہے ۴۵۹ تا ۴۶۷ و ۴۷۱
— قاعدہ متاکشرا نہیں ہے ۴۷۸ و ۴۷۵
— قدیم قانون نہیں ہے ۴۷۲ و ۴۷۵
— اور نہ پنجاب کا یا جینوں کا ہے ۴۷۵
— کا اثر عورت کی حقیت کو جو وراثتاً حاصل ہوئی
— محدود کرنے میں ۵۶۴

مذہبی اوقاف

— (۱) دھرم شاستر مذہبی اوقاف کی موافقت
— میں ہے ۳۹۳
— کی مثالیں وصیت نامون میں ۳۹۴
— منجانب قابض حقیت عورت ۵۸۶
— قانون میں ممانعت رسوم و سواسی وہ معتبر نہیں ہے ۳۹۵

مذہبی اوقاف

— (۲) جائداد متعلقہ مذہبی اوقاف امین کے قبضہ
— میں رہنا چاہئے ۳۹۶
— امانت ناقابل انفساخ اگر مکمل ہو گئی ہو ۳۹۹
— قابل انفساخ ہے اگر عطا کنندہ ہی سرمایہ پر
— قابض ہو ۳۹۷
— بپابندی امانت فائدہ مند ملکیت ہو سکتی ہے ۳۹۷
— " " " " یا قطعی انتقال
— پوری حقیت کا ۳۹۷
— (۳) پہنچنا امانت کا رواج یا عطا پر منحصر ہے ۳۹۸
— عطا کنندہ یا اسکے ورثاء امین ہو سکتے ہیں
— ۳۹۶ و ۳۹۸
— عورت امین ہو سکتی ہے ۳۹۸
— باری باری سے انتظام ۳۹۸
— ناکامی وراثت ۳۹۹
— امین کے اختیارات ۳۹۷
— امین اپنی خدمت کو بیع نہیں کر سکتا ۳۹۸
— (۴) امانت کالعدم ہے جہاں صرف نمائشی ہے ۳۹۵
— بانی کی نگرانی ۳۹۹
— بذریعہ نالش نافذ ہو سکتی ہیں ۳۹۹
— اسکے اغراض کی ناکافی ۳۹۹

مسئلہ وقعت امر واقعہ

— صورتہائے تبنیت میں ۴۴ الف ۴۴ ب
مصلحت عامہ (دیکھئے قانون رواجی)
معاہدہ (دیکھئے اقرار نامہ و شادی ۲۰ و نابالغ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معینہ بیٹی
— باپ کے زیر اختیار رہتی ہی ۷۳
— کا استحقاق وراثت ۴۷۸
— اب متروک ہے ۵۱۸ و ۷۵

مغربی ہند
— قانون رواجی کی شہادت ۳ و ۳۹
— تصنیفات متعلقہ اسناد ۲۸
— صریح مسائل حقوق عورات ۳۶ و ۴۷۲ و ۴۸۴ تا ۴۹۰ و ۵۱۳ و ۵۴۱
— تبنیت بیواؤن کی جانب سے ۳۷ و ۱۰۱ و ۱۱۸
— اسور طریقہ ازدواج تسلیم کیا گیا ہے ۸۰
— طلاق و بیواؤن کی شادی کی اجازت ہی ۸۹
— دنیوی حیثیت تبنیت ۹۵
— دیکھیے تبنیت مد ۶ و ۷ و ۱۲ و وراثت مد ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۹)

مکلفن
— کے حوالہ جات ۵۸ و ۶۰ و ۶۱ و ۷۰ و ۷۷ و ۸۲ و ۲۰۸ و ۴۷۳

مکسوبات ذاتی
— (۱) کا خاندان جدی میں پتہ نہیں ہی ۲۰۶ تا ۲۱۵
— کی ابتدا و تعریف ۲۱۵
— کی ابتدا گو تائید نہیں کیگئی ۲۱۶
— میں صرف دوہرے حصہ کا استحقاق ہوتا تھا ۲۱۶
— میں اختیار انتقال غیر محدود نہیں ہے ۲۱۷
(دیکھیے انتقال مد ۲ و ۳ و تقسیم مد ۱۴)
— (۲) خاندانی جائداد کو کسیطرح کا نقصان نہیں پہنچانا چاہیے ۲۱۲ و ۲۵۷ و ۲۶۱

مکسوبات ذاتی
— ہبہ یا وصیت باپ کی جانب سے بیٹے کو ۲۵۲
— حاصلات علوم ۲۱۶ و ۲۵۸
— اثر تعلیم یا گذارہ سرمایہ مشترکہ سے ۲۵۸ و ۲۵۹
— حقیت جو گورنمنٹ کی جانب سے عطا ہو ۲۶۲
— جائداد ناقابل انقسام سے پس انداز ۲۶۲
— جائداد موروثی کا دوبارہ حاصل کرنا ۲۶۳
— حاصل کرنیوالے کو کیا نتیجہ ملتا ہی ۲۶۳
— (۳) مکسوبات جسمیں کسی قدر مشترکہ سرمایہ سے مدد ملی ہو ۲۶۴
— بنگالہ میں دوہرا حصہ ۲۶۴
— (۴) بار ثبوت جہاں جائداد پر بحیثیت مکسوبہ ذاتی دعوے ہو ۲۶۵
— مختلف فیصلہ جات ۲۶۶
— کس طرح موافقت ہوسکتی ہے ۲۶۷
— (۵) از روئے متاکشرا غیر منقسمہ ممبر کی بیوہ کو پہنچتی ہے ۴۸۷
— (۶) جس عورت کو وراثتاً کسی مرد سے جائداد ملی ہو اسکے اختیارات محدود ہیں ۵۹۷
— سوائے جین لوگوں کے ۵۹۷

منتظم (دیکھیے انتقال و خاندان مشترکہ)

منگنی (دیکھیے شادی مد ۶)

منو
— کی تصنیف و سند ۲۰
کا قیاسی زمانہ ۲۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منسوخ
کی ہوجودہ عبارت اصلی نہیں ہے ۲۱
غیر مطابقت و تردید ۲۱ و ۴۸ و ۵۸
موت
کون سا امر بمنزلہ قانونی موت کے ہوتا ہے ۵۴
و ۴۶ و ۵۵۵ و ۵۵۹
سے وارث مابعد فوراً وارث ہوجاتا ہے ۵۴۸
و ۴۶ و ۵۵۵ و ۵۵۹
موروثی جائداد (دیکھئے لفظ جائداد مد ۳)
میئر (ڈاکٹر)
کے حوالہ جات ۲۰۸ و ۲۱۶ و ۵۵۴ و ۴۷۳ و
۴۸۱ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۲۰
میراث دار
مدراس میں جماعت دیہ کے قایم مقام ہوتے
ہیں ۲۰۱
کے اختیارات ۲۰۱
میعاد سماعت
قانون میعاد سماعت بصورت تبنیت ۱۴۹ تا ۱۵۱
" " " بصورت تقسیم ۴۴۶
" " " بصورت انتقال منجانب غیر ۶۰۴
" " " بصورت نالش استقراریہ ۶۰۴
جو وہ اُن قرضہ جات کی ادائی کیلئے جائداد
کو بیع نہیں کرسکتی جنمیں تمادی عارض ہو ۵۸۶
میمن (گجراتی)
کے حوالہ جات ۵۵
میمن (سر - ایچ - لیس)
کے حوالہ جات - ۲ و ۹ و ۳۸ و ۱۰۱ و ۲۰۲ و
۲۰۵ و ۲۲۷ و ۴۴۷ و ۴۷۳ و ۵۶۶
میوکہہ
کا زمانہ اور تالیف ۲۸
گجرات و جزیرہ بمبئی میں زیادہ معتبر ہے ۲۸
مسئلہ میوکہہ نسبت توریث استری وہن
۵۷۱ و ۵۷۲ و ۶۲۷

ن

نابالغ
(۱) نابالغی کی مختلف میعادیں ۱۹۱
نابالغی کی میعاد اب بذریعہ قانون مقرر
کردیگئی ہے ۱۹۱
کی قابلیت بتبنے کرنیکی نسبت ۱۰۰ و ۱۲۵
(دیکھئے تبنیت مد ۷)
کی حفاظت کا حق ولی کو ہے ۱۹۳
کے تبدیل مذہب کرنیکا اثر ۱۶۳
نابالغ کے تبدیل مذہب کرنیکا اثر ۱۹۴
(۲) کے معاہدات ۱۹۶
کے معاہدات کی پابندی ان لوگوں
پر ہوگی جو اسکے ساتھ معاملہ کرتے ہیں ۱۹۶
تنسیخ معاہدات نابالغ کیلئے
اصول انصاف ۱۹۶

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نابالغ

— لڑکی موسومہ نابالغ کب پابند کرتی ہے ۱۹۷
(دیکھئے ولی و کورٹ آف وارڈز)
— وصیت کرنیکی ناقابلیت ۳۷۰
— وصیت کی رو سے پاسکتا ہے ۳۸۰
— تقسیم کا پابند ہے بشرطیکہ راست طور پر کیگئی ہو ۴۳۵
— تقسیم کرانیکا کیا دعوے کرسکتا ہے ۴۳۵
— نان ونفقہ کا مستحق ہے ۴۰۹ و ۴۱۲

نانتر

— یا ازدواج ثانی بیواون کا ۸۹

نارد

— کا قیاسی زمانہ و زمانہ حال کا خیال ۲۳
— منو کے قدیم اڈیشن پر مبنی ہے ۲۳

ناکتخدا لڑکی

— کی جائداد ۶۱۰ و ۶۱۲
— کی توریث ۶۱۸

نان ونفقہ

— کے کون اشخاص مستحق ہین ۴۰۸
(۱) آیا ذمہ داری املاک سے آزاد ہے ۴۰۹
— بیوہ کی صورت مین عصمت ضروری ہے ۴۰۸ و ۴۱۴
— بیوہ کے حقوق کی وسعت ۴۰۹ و ۴۱۱
— خاندانی مکان مین سکونت اختیار کرنیکا حق بیوہ کو ۴۲۳
— شوہر کے خاندان کے ساتھ رہنا لازمی نہین ہے ۴۱۵
(۲) شیر خوار لڑکا مستحق نان ونفقہ ہے ۴۰۹

نان ونفقہ

— بصورت بالغ جو اپنے آپکو پرورش نہ کرسکتا ہو ۴۱۲
(۳) ضعیف والدین مستحق ہین ۴۰۹
(۴) زوجہ صرف شوہر سے نفقہ طلب کرسکتی ہے ۴۰۹ و ۴۱۳
— زوجہ کے شوہر کے ساتھ رہنے کا لزوم ۴۱۴
— بجز اُن جایز وجوہ کے جنمین اسکو ایسا حق ہے ۴۱۴
— زوجہ کا حق شوہر کے مطالبات کو گرو کرنیکا ۴۱۴
— اسکے بے عصمتی کا نتیجہ ۴۱۴
(۵) مقدار کے اندازہ کرنے کا طریقہ ۴۱۷
— جب کہ استمراری دہن علحدہ کردیا گیا ہو ۴۱۷
— بقایا بروقت مطالبہ سے دلائی جائیگی ۴۱۷
— آیا حصہ دار نفقہ کیلئے نالش کرسکتا ہے ۴۱۶
— معمولی طور پر نفقہ حین حیات کیلئے دیا جاتا ہے ۴۲۵
(۶) وارث قابض پر مواخذہ نفقہ ہے ۴۱۶
— بادشاہ یا راجہ ذمہ دار نفقہ ہے ۴۱۶
— مشتری جائداد نفقہ کا ذمہ دار نہین ہے ۴۱۹
— بجز اسکے کہ اُسکو مواخذہ کی اطلاع دیگئی ہو ۴۲۰
— کون سا امر بمنزلہ مواخذہ ہے ۴۲۰
— قرضہ حیات کو ترجیح ہے ۴۲۲
— شوہر زوجہ یا بیوہ کو محروم نہین کرسکتا ۴۲۴
— موہوب لہٗ یا موصی لہٗ کی ذمہ داری ۴۲۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نان ونفقہ

— اس عطیات کے واپسی کا حق جو نان ونفقہ کے لئے دیگئی ہو ۴۲۵

نائیران

— مین رسم تعدد شوہران ۵۹ و ۲۰۸

— مین دیہی جماعتون کا پتہ نہین ملتا ۲۰۴

— کے رواج سے جدی خاندان محروم ہے ۲۰۸

— (دیکھیے ملیبار)

نشاد

— امدادی بیٹون مین سے ایک ہی ۴۷ و ۷۲

نصف خون (سوتیلے)

— کے مرد پورے خون والون (حقیقی) کے بعد تک ملتوی رکھے گئے ہین ۵۲۳ و ۵۲۵ و ۵۲۷ و ۵۲۹

— کے لوگون مین اتحاد ثانی کے بعد توریث کی صورتین ۵۴۲

— عورت کی حقیت پر ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۵

— جہان بہنین بھائیون کی وارث ہوتی ہین ۴۹

نند پنڈت

— مصنف دت تک ممانسا ۳۰

نواسہ

— مقامی رواج کی رو سے محروم کیا گیا ہی ۵۱۷

— بنگالہ کے خاندان غیر منقسمہ مین وارث ہوتا ہے ۴۳۳

— عورت کی جائداد کا وارث ہوتا ہے ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۵

— (دیکھیے تبنیت مد ۶ و کریتترم وراثت مد ۲ و ۱۶)

نیلام (دیکھیے انتقال وعورت کی حقیت مد ۳ و ۴ و ۶)

نیلکنٹھ

— مصنف میوکھ ۴۸

نیوگ

— اصلیت وابتدار ۶۶ تا ۶۸

— کی لیوریٹ صرف ایک ہی مثال ہی ۶۸

— قواعد وقیود ۶۸

— رسم تعدد شوہران کی قائم کرنیوالی نہین ہے ۶۹

— نیوگ خلاف طریقہ شادی بیوہ برادر ہے ۷۰

— موافقت وتبنیت ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۴

— کا اثر بیوہ کی وراثت کی تائید مین ۴۸۴

و

واجب العرض

— کی نوعیت واثر ۴۲

واچسپتی مصر

— مصنف بیاد وبیوہار چنتامنی ۲۹

وارث (دیکھیے قرضہ جات وتوریث ونان ونفقہ ووراثت)

وارث ناقابل

— وصیت نامہ کی رو سے وارث ہوسکتا ہی ۲۸۹

— (دیکھیے تبنیت مد ۲ ومحرومیت وتقسیم مد ۱۱)

وارث عودی

— عورت کی حقیت کے بعد ایک مشروط حق رکھتا ہے ۵۲۰ و ۵۷۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وارث عورت
— کی رضامندی کا اثر عورت کے افعال پر ۵۹۱
— کا چارہ کار بمقابلہ افعال عورت ۶۰۰ تا ۶۰۴
— کی جانب سے نالش استقراریہ ۶۰۱ و ۶۰۲
— نالش کر سکتا ہے گو عین وارث مابعد نہو ۶۰۴
— سابق مین حقیت کو ترک کر دینا ۵۹۱ و ۵۹۲
وارڈ (دیکھئے کورٹ آف وارڈز ولی ونابالغ)
واصلات
— بوقت تقسیم کب دی جا سکتی ہے ۴۲۹
والدین
— ضعیفی مین نان ونفقہ پانیکے مستحق ہین ۴۰۹
— (دیکھئے وراثت ۱۷ و ۲۰)
وجنانیشور (دیکھئے متاکشرا)
وراثت
— اصول وراثت بصورت مذکور ۴۵۷ تا ۴۵۸
— (۱) قانون بنگالہ مذہبی سرادہ پر مبنی ہے ۴۵۹
— تین قسم کے پنڈ پانی ۴۶۰
— سپنڈ۔ سکولیا۔ سماندک ۔ ۴۶۰
— مسئلہ رشتہ داری بموجب پنڈ پانی کے ۴۶۰
— عورتون سے کسطرح مطابق کیا جاتا ہے ۴۶۲
— شجرہ جس سے طریقہ ہوتا ہے ۴۶۳
— (۲) مطابقت طریقہ مذکور بندہو رشتہ داران مادری سے ۴۶۱
— تعریف اصطلاح ۴۶۱
— پدری بندہو ۴۶۴

وراثت
— مادری بندہو ۴۶۵
— شمار مختتم نہین ہے ۴۶۶ و ۵۳۵
— (۳) قواعد ترجیح ورثار ۴۶۷
— رشتہ داران مادری و پدری باہم ملے ہوئے ہین ۴۶۷
— (۴) متاکشرا مذہبی اصول سے درگذر کرتا ہے ۴۶۸
— لفظ سپنڈ رشتہ داری کو ظاہر کرتا ہے ۴۶۹
— شکولیا شامل ہین ۴۷۰
— توریث کی جانچ سلسلۂ مذکور مین قریب تر رشتہ داری سے ہوتی ہے ۴۷۱
— رشتہ داران مادری رشتہ داران پدری کے بعد وارث ہوتے ہین ۴۷۱
— بندہوون کو پنڈ پانی سے تعلق نہین ہے ۴۷۲
— رشتہ داری کے تین درجہ ہین ۴۷۲
— بمبئی مین عورات شامل کیجاتی ہین ۴۷۲
— (۵) قانون قدیم ۔ وراثت اور پنڈ پانی دینے کا
— فرض رشتہ داری سے ہوتا آیا ہے ۴۷۳
— حصہ داری کے مسئلہ کی تقلید کیگئی ۴۷۴
— کس وجہ سے پرپوتے پر راست سلسلہ ختم ہوا ۴۷۴
— رشتہ داران مادری اصل مین وارث نہین ۴۷۴
— اُن کے پنڈ پانی سے کوئی حق وراثت پیدا نہین ہوتا ۴۷۵
— اُن کا استحقاق کیونکر پیدا ہوا ۴۷۵
— (۶) پنجاب وسکھہ وجین متاکشرا پر عمل کرتے ہین ۴۷۵

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وراثت

پنجاب وسکھہ مذہبی اصول نہین ہے ۴۷۵
اصول وراثت بصورت اتفاق ۴۷۶ تا ۴۹۶
(۷) حقوق عورات خاندان طیر لقہ تعدد وشوہر امین ۴۷۶
عورت کے حقوق قدیم خاندان مشترکہ مین ۴۷۶
عورات ابتداً وارث نہ تہین ۴۷۶
صرف خاص اقوال کی بنا پر ۴۷۶
بجز مغربی ہند کے ۴۸۸ و ۴۹۰
اُن کا حق بحیثیت وارث حق نان ونفقہ سے پیدا ہوا ۴۷۷
مغربی ہند مین اپنے حقوق شادی سے نہین ضائع کرتی ہین ۴۹۰
(۸) لڑکی معین کئے جانے پر پہلے مرتبہ وارث ہوئی ۴۷۸
بعد اصول قرابت پر ۴۷۸
مذہبی دلائل بعد ہین ۴۷۹
مختلف اصول ترجیح ۴۷۹
(۹) مان ودادی ۴۸۰
مختلف دلائل استحقاق ۴۸۰
(۱۰) بیوہ زیادہ حال کے زمانہ مین مثل وارث کے تسلیم کیگئی ۴۸۱
ابتداً صرف نان ونفقہ کی مستحق تہی ۴۸۲
جائداد اس کام کیلئے علیحدہ رکہی جاتی تہی ۴۸۳
نیوگ کا اثر ۴۸۴
صرف جداگانہ حقیت کی وارث ہے ۴۸۵

وراثت

بجز بنگالہ ۴۸۶
اور بعض اوقات پنجاب وجہین لوگون کے ۴۸۵
خاندان غیر منقسمہ مین ہی پاتی ہے ۴۸۷
اسکی وراثت کیلئے دلائل مابعد ۴۸۸
صرف اس جائداد کی وارث ہوتی ہے جو اسکے شوہر نے چہوڑی ہو ۴۸۸
بجز مغربی ہند کے ۴۸۸
ناقابل شوہر کی وارث نہین ہوتی ۴۸۹ و ۵۵۴
جزواً یا کلاً پنجاب مین محروم ہے ۴۸۸
(۱۱) بہن کوئی مذہبی اثر نہین رکہتی ۴۸۹
صریح اقوال کی رو سے وہ وارث نہین ہے ۴۸۹
بمبئی مین مثل وارث تسلیم کیگئی ہے ۴۹۰ و ۵۴۱
سوتیلی بہن بہی ۴۹۰ و ۵۴۱
باہم مساوی طور پر پاتی ہین ۴۹۰
بنگالہ مین محروم ہین ۴۹۱
نیز بنارس کی اسناد کی رو سے ۴۹۲
وعلے ہذا پنجاب مین ۴۹۳
مدراس مین حال مین تسلیم کیگئی ہے ۴۹۴
فیصلہ مذکورہ پر مباحثہ ۴۹۵ تا ۴۹۷
بہن کے حقوق بعد اتحاد ثانی ۵۴۲
سلسلۂ وراثت ۴۹۸ تا ۵۴۶
(۱۲) اولاد مین پوتے وپرپوتے شامل ہین ۴۹۸
سب وقت واحد مین وارث ہوتے ہین اور کس وجہ سے ۴۹۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وراثت

— اُن کے حقوق جہان جائداد ناقابل انقسام ہو ۴۹۹
— (۱۳) اعلےٰ اقوام مین غیر صحیح النسب لڑکے وارث
نہین ہوتے ۵۰۳
— شودر مین غیر صحیح النسب وارث ہوسکتا ہے ۵۰۳
— آیا اوسکی ماں بالضرور لونڈی ہونی چاہیئے؟ ۵۰۴
— تعلق جائز ہونا لازم ہے ۵۰۵
— تعلق غالباً مسلسل ہو ۵۰۵
— اسکے حقوق کی وسعت جہان دوسرے وارث ہون ۵۰۶
و ۵۰۷
— آیا بیوہ کو محروم کرتا ہے؟ ۵۰۶ و ۵۰۷
— ہم جدیون کا وارث ہوتا ہے ۵۰۸
— ماں کا یا باہم وارث ہوتا ہے ۵۰۸
— ہم جدیون کے مقابلہ مین پس ماندگی کی رو سے
— دعویدار نہین ہوسکتا ۵۰۸
— بجز اسکے کہ صحیح النسب کے ساتھہ مشترکا جائداد
پائی ہو ۵۰۸
— (۱۴) بیوہ - جہان کئی مشترکا پاتی ہین ۵۰۹
— بڑی بیوہ ناقابل انقسام جائداد پاتی ہے ۵۰۹
— کل جائداد کا انتظام کرتی ہے ۵۰۹
— تقسیم پر کچھہ اثر نہین ڈال سکتی ہین ۵۱۰
— سوائے ایک امر آسایش کے ۵۱۰
— جداگانہ تمتع کا استحقاق ہے ۵۱۰
— حقیت پہنچنے کیلئے عصمت لازم ہے ۵۱۱ و ۵۴۹
— کمی عصمت کیوجہ سے حقیت سے محروم نہین ہوتی ۵۱۱
— ازدواج ثانی اب جائز ہے ۵۱۲

وراثت

— کون سے حقوق اس سے زائل ہوتے ہین ۵۱۲
— (۱۵) بعض وقت بیٹی بربناء رواج محروم کیجاتی
ہے ۵۱۲ و ۵۱۷
— بے عصمتی یا جسمانی عیب سے ۵۱۲ و ۵۱۷
— بیٹی صرف باپ کی وارث ہوتی ہے ۵۱۲ و ۵۱۷
— بجز مغربی ہند کے ۵۴۱
— سلسلہ ترجیح جب کئی بیٹیان ہون ۵۱۴
— بجز بمبئی کے اور جگہ مشترکا پاتی ہین ۵۱۵
— بیٹیون کو تقسیم کرانیکا حق نہین ہے ۵۱۵
— جائداد ناقابل انقسام بڑی بیٹی پاتی ہے ۵۱۵
— (۱۶) بیٹی کے بیٹے کا مثل وارث درجہ ہونیکا شبہ ۵۱۶
— شمالی ہند مین خاص رواج کی بنا پر محروم ہے ۵۱۷
— تمام لڑکیان جو قابل تسلیم ہین اُن کے بعد نواسہ
پاتا ہے ۵۱۹
— فرضی استثناء بنگالہ ۵۱۶
— اگر کئی ہون تو بالرءس پاتے ہین ۵۱۹
— آیا وہ مشترکا پس ماندگی سے پاتے ہین ۵۱۹
— ناقابل انقسام جائداد سب سے بڑا پاتا ہے ۵۱۹
— بیٹیون کی موت سے پہلے کوئی معین حصہ نہین
— رکھتا ہے ۵۲۰
— جدید ذخیرہ اکتساب ۵۲۰
— بیٹی کا پوتا یا بیٹی کی بیٹی وارث نہین ہے ۵۲۰
— (۱۷) والدین - ترجیح والدین مین اختلاف ۵۲۱
— ماں بربنا بے عصمتی محروم ہے ۵۲۲
— مگر ازدواج ثانی سے محروم نہین ہوتی ۵۲۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وراثت

سوتیلی ماں مستحق نہین ہے ۵۲۲

(۱۸) بھائی۔ نصف خون (سوتیلے) سے پہلے پورے خون والے (حقیقی) پاتے ہین ۵۲۳ و ۵۴۲

بنگالہ مین بھی جب کہ غیر منقسم ہون ۵۲۴

غیر منقسم بھائی منقسمہ بھائیون سے پہلے پاتے ہین ۵۲۴

غیر صحیح النسب آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین ۵۲۴

(۱۹) بھتیجے کبھی نہین پاتے جہان کہ بھائی موجود ہون ۵۲۵

بجز میوکہہ کے جس مین حقیقی سوتیلے سے پہلے پاتے ہین ۵۲۲ و ۵۲۵

بیٹے اس بھائی کے جس نے حصہ پایا ہو اُسکے قائم مقام ہوتے ہین ۵۲۵

اور بالاصول پاتے ہین ۵۲۶

اپنے خاص فائدہ کیلئے بالروس پاتے ہین ۵۲۶

کوئی معین حقیت نہین رکھتے ہین ۵۲۶

ازروے میوکہ بھائی کے ساتھ حصہ پاتے ہین ۵۲۵

بعد مین پیدا ہونے سے حقیت زایل نہین ہوگی ۵۲۶

بھتیجے کے بیٹے بھتیجے ہونیکی صورت مین وارث ہوتے ہین ۵۲۷

ان مین قواعد ترجیح وہی ہین جو بھائیون مین ہین ۵۲۵ و ۵۲۷

وراثت

(۲۰) دادا و پردادا کا سلسلہ ۵۲۹

ترجیح اسیطرح ہے جو والدین مین ہے ۵۲۹

اُنکی اولاد اُنکے بعد وارث ہوتی ہے ۵۲۹

(۲۱) سکولیا و سمانودک ازروئے قانون بنارس ۵۳۰

ترجیح مابین اخلاف و اسلاف ۵۳۰

(۲۲) بندھوا ازروئے متاکشرا مذکرہ بالا وارثون کے بعد آتے ہین ۵۳۱ و ۵۴۱

قانون بنگال کی رو سے دوسری صورت ہے ۵۴۶، ۵۳۶ و

حق بیٹی کے بیٹے کا بحیثیت بندھو ہونے کے ۵۳۱ تا ۵۳۳ و ۵۵۵

باپ کی چچا کی بیٹی کا بیٹا ۵۳۴

سلسلہ ترجیح ازروئے متاکشرا ۵۳۵

" " ازروئے والے بھاگ ۵۳۶

بنگالہ مین انکی ترجیح بلحاظ سپنڈ ہونیکے ۵۳۷

" " " بلحاظ سکولیا ۵۳۹

بنگالہ مین صرف مادری بندھوؤن کا درجہ ۵۴۰

(۲۳) قانون بمبئی کی خصوصیت عورت وارث کو تسلیم کرتے ہین ۵۴۱

سوتیلی و حقیقی بہنون کی صورت ۵۴۱

اُس مرد کی بیوہ جس نے حصہ نہ پایا ہو ۵۴۱

بیٹی اور بھتیجی ۵۴۱

(۲۴) چیلا یا گرو ۵۴۴

شریک تجارت یا راجہ ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۴۴ و ۵۴۵

(دیکھئے لاوارثی و محرومیت و تارک الدنیا و انحاد ثانی ۲ و عورت کی حقیت)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ورامتر ودیا

— کا زمانہ اور تالیف اور سند ۲۸

وردراجہ

— مصنف بیوہار نرنی ۲۷

وسشٹھ

— کا زمانہ ۱۸ و ۱۹ و ۲۱

وسواسی رسوم

— جائز وسواسی رسوم کیلئے امانت ۳۹۵

— دیکھئے مذہبی اوقاف)

وصی

— ہندو کے وصیت نامہ کا اسکے اختیارات سابق وحال ۳۹۲

وصیت نامجات

— (۱) کا ابتدا اُرد وجود نہ تھا ۳۶۷

— کی خاص طور پر انگریزی ججوں نے تائید نہیں کی ۳۶۷

— برہمنت کے اثر سے پیدا ہوئی ۳۶۸ و ۳۹۴

— (۲) اُن کی ترقی بنگالہ میں ۳۶۹

— " " جنوبی ہند میں ۳۷۱ و ۳۷۲

— قطعی طور پر پریوی کونسل سے قائم ہوئی ۳۷۳ تا ۳۷۵

— پریوی کونسل کے فیصلے کا اثر ۳۷۶

— اور ہائیکورٹ کے ۳۷۸

— کی ترقی بمبئی میں ۳۷۹

— (۳) اختیار وصیت نابالغ یا کنواعورت کا ۳۷۰

— (۴) آیا اختیار وصیت وہی ہے جو ہبہ کا ۳۷۱ و ۳۷۵ و ۳۷۷ و ۳۸۰

وصیت نامجات

— پس ماندگی کے مقابلہ میں بے اثر ہے ۳۸۰

— بنگالہ میں مطلق ہے ۳۸۴

— بجز حقوق نان ونفقہ کے ۴۲۴

— (۵) ہبہ بالوصیت ۳۸۲

— وفات کے وقت موصی لہ کا وجود ضروری ہے ۳۸۴

— امانت انیوالے اشخاص کیلئے جائز ہے ۳۸۴

— بشرطیکہ اغراض جائز ہوں اور موصی لہ قابل پائے ہو ۳۸۶

— (۷) وہ سلسلہ حقیت جسکا دہرم شاستر میں ذکر نہو ناجائز ہے ۳۸۵

— امانت واسطے جمع کرنے کے ۳۸۷

— ناجائز شرائط مناجری (پٹہ) ۳۸۷ و ۴۴۴

— التوا حقیت ۴۴۵

— حقیت جو معرض التوا میں رکھی گئی ہو ۴۴۵

— (۸) وہ وارث جسکو جائز طور پر وصیت نہیں کیگئی پانا ہے ۳۸۶ و ۳۸۸

— کس طرح محروم الارث ہوتا ہے ۳۸۸

— (۹) وصیت زبانی ممکن ہے ۳۸۸

— کوئی خاص طریقہ ضروری نہیں ہے ۳۸۸

— کسطرح منسوخ کئے جاتے ہیں ۳۸۸

— ایکٹ وصیت نامجات ہنود کا عمل ۳۹۰

— پروبیٹ واڈمنسٹریشن ایکٹ کا عمل ۳۹۲

— (۱۰) ارادہ کے موافق ضبط تحریر میں لانا چاہئے ۳۸۸

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وصیت نامجات

کونسا امر حقیت وراثت کو پیدا کرتا ہے ۳۸۸

مہل وناجائز ارادہ ۳۸۸

وصیت بنام پسر اور اُس کا اثر ۳۵۲

(۱۱) وصیت کیلئے قبضہ ضرور نہیں ۳۸۹

فاتر العقل وشیر خوار ناقابل وارث پاسکتے ہین ۳۸۹

وطن کا پٹہ

ناقابل انتقال ہے ۳۱۴

وقعت امر واقعہ (دیکھئے مسلہ وقعت امر واقعہ)

ولی

حکمران وقت مالک ہونیکے لحاظ سے ولی ہے ۱۹۲

ہونیکا استحقاق رشتہ دارون کو سلسلہ کے لحاظ سے ہے ۱۹۲

باپ اس بیٹے کا حق ولایت کھو دیتا ہے جو تبنیت مین دیدیا گیا ہو ۱۹۲ و ۲۰۰

غیر صحیح النسب بچہ کی اسکی ماں ہوتی ہے ۱۹۲ و ۱۹۳

کو نابالغ کی حفاظت کا استحقاق ہے ۱۹۳

بجز اسکے کہ اس نے دوسری شادی کرلی ہو ۵۱۲

کے تبدیل مذہب کا نتیجہ ۱۹۳ و ۱۹۴

جہان اسکے افعال نابالغ کو پابند کرتے ہون ۱۹۶

ذمہ داری ولی کی حد ۱۹۷

(دیکھئے نابالغ)

دواد بھگارنوا (دیکھئے جگناتھ)

دواد چندر

کی سند متہلا مین ۲۹

دواد چنتامنی

کا زمانہ تالیف سند ۲۹

دواد رنواستو

ہالہیڈ جنٹو کوڈ ۳۲

دوارچنتامنی

کا زمانہ وتالیف ۲۹

دوارنرنی

کی سند جنوبی ہند مین ۲۷

ہبہ

(۱) عطا کنندہ کے مقابلہ مین جبکہ مکمل ہوجائے جائز ہے ۳۵۷

جداگانہ یا مکسوبہ ذاتی جائداد کا ۳۵۰

حصہ دار کا خاص اپنے حصہ کو بمبئی مین ناجایز ہے ۳۳۵

" " بموجب قانون بنارس ناجایز ہے ۳۳۷

حصہ دار خاص اپنے حصہ کا مدراس مین جایز ہے ۳۳۲

حصہ دار خاص اپنے حصہ کا از روئے قانون بنگال جایز ہے ۳۴۸

بمقابلہ متصرف جہان صحیح ہوگا جبکہ بہ نیک نیتی کیا جائے ۳۵۷

آیا جایز ہوگا بمقابلہ دعوے نان ونفقہ کے ۴۲۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہبہ

(۲) مشروط ہو سکتا ہے بشرطیکہ شرائط مخالف نوعیت عطا نہوں ۳۵۰

بشرط موت ۳۵۰

سے نہ پیدا کرنا چاہیے ناجائز حقیت کو ۳۵۰

سابق کے ناجائز ہونے سے حقیت مابعد مین عجلت ہوتی ہے ۳۵۰

(۳) دیسی اسناد نسبت ضرورت قبضہ ۳۵۱

وعدہ خود اختیاری نافذ نہین کرایا جا سکتا ۳۵۲

وعدہ خود اختیاری اگر مکمل ہو جائے ناقابل تنسیخ ہے ۳۵۲ و ۳۵۷

اثر استقرار امانت ۳۵۲

قبضہ کے نہونیکا عذر واہب کر سکتا ہے ۳۵۲

کس قسم کا قبضہ کافی ہے ۳۵۳

شرائط قانون انتقال جائداد ۳۶۶

(۴) موہوب لہ کا وجود لازم ہے بجز اسکے کہ رحم مین ہو یا از روئے اختیار عطیہ بننے ہونیوالا ہو ۳۵۳

ہبہ ایسی جماعت کو جسمین بعض ناقابل پانیکے ہون ۳۵۴ تا ۳۵۶

(۵) ہبہ ایسے شخص کو جسکی نسبت غلطی سے قیاس کیا گیا کہ وہ بننے ہے یا کوئی خاص حیثیت رکھتا ہے ۱۶۷ تا ۱۶۹

ہبہ بحق شخص مقررہ ۱۶۷ تا ۱۶۹

(۶) حقیت جو اس ہبہ سے پیدا ہو جو بنام عورت ہو ۳۸۸ و ۵۸۴

ہبہ

حقیت جو اس ہبہ سے پیدا ہو جو باپ کے طرف سے بیٹے کو ہو ۲۵۲

(۷) کسی شخص کو کل جائداد کے ہبہ کرنیکی کب ممانعت ہے ۴۱۸

(دیکھئے مذہبی اوقاف، و عورت کی حقیت)

ہالہیڈ

جنٹو کوڈ ۴۲

ی

یاجنا ولک

کا زمانہ و تالیف ۲۲

یوتک (دیکھئے عورت کی حقیت مد ۱۳ و ۱۵)

یورپین

کی غیر صحیح النسب اولاد کس قانون کی پابند ہے ۵۷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غلطنامہ

حسب ذیل مقامات پر کتابت کی غلطی کی اصلاح قبل مطالعہ کتاب کرنا ضروری ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶	۱۲	مشرقی ہند کی رہنے والے	ایسٹ انڈینیز	۸۲۲	۲	دارث نہونا	وارث ہونا
۹۵	۱۸	راسور	اسور	۸۲۶	۱	نواسہ تمام	نواسہ تمام
۱۰۴	۶	ف۸۳	ف۸۲	۸۵۴	۶	(س)	(ن)
۱۰۴	۱۱	اگروگمی	اگزوگمی	۸۵۴	۹	(ع)	(س)
۲۱۴	۱	ناطق	ججمنٹ آن رَم	۸۵۴	۱۶	(ف)	(ع)
۸	۹	فیصلۂ قطعی	ججمنٹ ان رم	۸۵۴	۱۷	-	(ف)
۳۳۱	۴	ف۳۳۱	ف۲۳۱	۸۵۴	۲۵	(بعد حرف (ع))	(ف) ویسٹ انڈ
۳۳۴	۴	جن من پر	جس قول پر			نوٹ حرفا (ف)	بھولرس ڈائجسٹ
۳۵۰		ف۲۴۷	ف۲۴۸			سہواً ترک ہوگیا ہے	صفحہ ۹۴۹ کمیٹی کا نام
۳۹۷	۹	کاکل	کامل				ولیہہ انڈین لا رپورٹ
۶۱۵	۲	اور نہ مداومت ممنوع ہے	اور نہ مداومت ممنوع ہے				بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۱
۶۱۵	۵	شاندار	نمائشی	۹۲۶	۱۰	مسئلہ نے	مسئلہ میں
۷۴۴	۷	ف۵۶۸	ف۴۶۸	۹۲۶	۱۱	انتلاف ہے	اختلاف ہوا ہے
۷۴۴	۲۱	ف۵۶۹	ف۴۶۹				
۷۵۵	۱	پوتا	پر پوتا				
۵۵	۱	پوتے	پر پوتے				
۸۱۴	۵	تجویز ثانی	ترجیح ثانی				

Gurukula Kangri Library

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Gurukul Kangri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

29 SEP 1986

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार

वर्ग संख्या..... आगत संख्या 16164

पुस्तक – वितरण की तिथि नीचे अंकित है। इस तिथि सहित ३०वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए। अन्यथा १० पैसे के हिसाब से विलम्ब-दण्ड लगेगा।

29 SEP 1986

G. 962128

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar